اور اول مین بسم اللہ لانے سے اشارہ طرف اس امر کے ہے کہ ہر کتاب کے اول و رشروع مین بسم اللہ لانی چاہیے اسواسطے کہ جو کلام شروع بسم اللہ
نہین ہو تو وہ کلام ابتر ہو جاتا ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے اور حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ ترک کرو تم بسم اللہ کو اگرچہ
بعد اسکے ایک شعر ہی ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سرقہ کیا لوگون نے اس آیت کا کہ جو تمام قرآن مین زیادہ بزرگ اور
سزاوار ہے لانا اسکا وقت شروع ہر امر چھوٹے اور بڑے کے تاکہ برکت ہو اس امر مین اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ لایق
اسکے ہے کہ آواز سے پڑہی جاے اور وہ وہ آیت ہے کہ فرمایا ہے خدا نے اسکے مقدمہ مین واذا ذکرت ربک فی القرآن وحدہ ولوا علی ادبارھم نفورا
اور تفسیر امام علیہ السلام مین لکھا ہے کہ جو کوئی ترک کرے اسکو ہمارے شیعون مین سے تو آزمایگا اسکو خدا مکروہ کے ساتھ تاکہ متنبہ ہو شکر کرنے پر
اور جو کچھ اس سے اسکے ترک کرنے مین تقصیر ہوئی ہے اسکو مٹا دے اور فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسوقت کوئی بندہ کہتا ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک مرتبہ تو رضوان داروغہ بہشت کو خطاب ہوتا ہے خدا کیطرف سے کہ اے رضوان بنا تو بسم اللہ کہنے والے کے واسطے
ہزار شہر یاقوت سرخ کے کہ ہر شہر مین ہزار محل ہون اور ہر محل مین ہزار خانہ ہون اور ہر خانہ کے ہزار دروازے ہون واسطے اس شخص کے
کہ جو میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کی پیروی کرتا ہے اور انکے دامن کو پکڑے ہوئے ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم تو خدا تعالی واسطے اسکے بہشت مین ستر ہزار محل بناتا ہے یاقوت سرخ کے کہ ہر محل مین ستر
ہزار خانہ ہون موتی سفید کے اور ہر خانہ مین ستر ہزار تخت ہون زبرجد سبز کے اور ہر تخت پر ستر ہزار فرش ہون سندس اور استبرق کے اور
ہر فرش پر ایک حور العین ہو کہ جس کے ستر ہزار گیسو ہون آراستہ کئے ہوئے موتیون اور یاقوتون سے اور اس حور کے رخسارہ راست پر لکہا
ہو محمد رسول اللہ اور رخسارہ چپ پر لکہا ہو علی ولی اللہ اور اسکی پیشانی پر الحسن ہو اور اسکی گردن پر الحسین ہو اور اسکے لبون پر بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکہا ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسوقت معلم لڑکے کو کہتا ہے کہ کہہ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہتا
وہ لڑکا بسم اللہ الرحمن الرحیم تو لکہتا ہے خدا بیزاری واسطے اسکے آتش دوزخ سے اور اس لڑکے کے والدین کے واسطے اور اسکے معلم کے واسطے
اور منقول ہے کہ حضرت عیسی ایک مردہ کی قبر پر گذرے اور دیکہا کہ ملائکہ عذاب اسکو کرتے ہین یہہ دیکہکر وہان سے آگے کو چلے گئے اور کچھ کلام
نہ کیا اور ایک مقام پر پہنچے جب وہان سے واپس ہوئے تو پہر اس قبر پر آئے اور اس قبر کو دیکہا کہ بہت راحت مین ہے اور ملائکہ رحمت اسکی
قبر پر نور کے طبق لاتے ہین حضرت عیسی کو یہہ امر دیکہکر بہت تعجب ہوا اور اپنے پروردگار سے سبب اسکا پوچھا وحی آئی کہ اے عیسی یہہ بندہ
میرا بہت گناہ کرتا تہا اور جسوقت مر گیا تو اسنے اپنی زوجہ حاملہ بعد اپنے چھوڑی جسوقت اسکے بیٹا پیدا ہوا اور پڑہنے کی عمر کو وہ
پہنچا تو اسکے پڑہنے کیواسطے معلم کے پاس بٹھایا معلم نے اسکو بسم اللہ الرحمن الرحیم تعلیم کیا پس مجکو شرم آتی ہے اے عیسی کہ مین
اپنے بندہ کو قبر مین عذاب کرون اور بیٹا اسکا میرا نام لیتا ہو اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص ارادہ کرے
کہ اسکو خدا تعالی نجات دے عذاب کے انیس فرشتون سے جو کہ دوزخ مین واسطے عذاب کرنیکے متعین ہین پس چاہیے کہ پڑہے وہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم اسواسطے کہ بسم اللہ کے بہی انیس حرف ہین تاکہ کرے خدا ہر حرف کو سپر ہر ایک فرشتہ سے اور روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسوقت شب معراج مجکو آسمانون پر لے گئے تو مینے چار نہرین دیکہین پانی اور دودہ اور شہد اور شراب کی جبرئیل سے
مینے پوچھا کہ یہہ نہرین کہان سے آئی ہین کہا کہ مجکو حکم ہے کہ ان نہرون کے منبع پر تمکو پہنچا دون حضرت نے فرمایا کہ مین جبرئیل کے ہمراہ
ہو لیا یہانتک کہ ایک قبہ پر پہنچے کہ دروازہ اسکا مقفل تہا مجسے جبرئیل نے کہا کہ یا رسول خدا اپنی انگلی سے اسکی قفل کیطرف اشارہ کرو
تاکہ یہہ قفل کہل جائے مینے اشارہ کیا تو وہ قفل کہل کر گر پڑا اور مین اس قبہ مین داخل ہوا اور اس کے اندر ایک ستون کہڑا ہوا دیکہا
کہ اسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا ہے اور دیکہا مینے کہ پانی کی نہر بسم اللہ کے میم حلقہ مین سے جاری ہے اور دودہ کی نہر اللہ کے اسکے

حلقہ مین سے جاری ہے اور شہد کی نہر رحمٰن کے میم کے حلقہ مین سے جاری ہے اور شراب کی نہر رحیم کے میم کے حلقہ مین سے جاری ہے اور بسم اللہ کی بار
برپینے لکھا ہوا دیکھا کہ جو کوئی پڑھے دنیا مین بسم اللہ الرحمن الرحیم تو داخل کرونگا اسکو مین اس قبہ مین اور یہ چارون نہرین اسکو دونگا اور دعا مین اپنے خلاف کرونگا
اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کیا شیطان آدمی کے ہمراہ کھاتا ہے فرمایا کہ ہان جس دسترخوان پر
بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہا جاوے تو شیطان اُنکے ہمراہ کھانا کھاتا ہے اور خدا تعالی اُس دسترخوان سے برکت لیجاتا ہے اور منع کیا ہے
خدا نے اُس کھانے سے کہ جسپر خدا کا نام نہ لیا جائے چنانچہ فرماتا ہے سورہ انعام مین کہ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ یعنی اور نہ کھاؤ تم اُس چیز کو کہ نہین ذکر کیا گیا ہے نام خدا کا اوپر اُس کے اور فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کہ جسوقت مومن صراط پر سے گزریگا تو کہیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اُسوقت شعلہ آتش دوزخ کا سرد ہو جائیگا اور دوزخ
کہیگا کہ اے مومن جلدی سے گزر جا کہ تیرے نور نے میرے شعلہ کو بجھا دیا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ کا
اسم اعظم ہونا قریب تر ہے نظر کرنیوالے کو سیاہی سے طرف سفیدی آنکھ کے اور بائے بسم اللہ کے واسطے ملابست کی ہے یا واسطے استعانت
کے اور متعلق ہے اقرء محذوف کے یا اشرع یا ابتدا کے اور اسم مشتق ہے سمو سے کہ معنی بلندی ہے اسواسطے کہ وہ رفعت ہے وا
مسمی اپنے کا اور الف اسکا کثرت استعمال سے محذوف ہو گیا ہے اور اللہ کا لفظ اسم ذات ہے اور اس لفظ کو جلالہ بھی کہتے ہین اور
اطلاق اس لفظ کا سوائے خدا کے دوسرے پر نہین ہو سکتا اور اصل اسکی آلہ ہے ہمزہ اُسکا دور کر کے الف اور لام عوض ہمزہ کے
اُسپر داخل کر دیا ہے اور لام کو لام مین ادغام کر دیا ہے اور اگرچہ معنی اُسکے معبود کے ہین لیکن اطلاق اُسکا معبود حق پر غالب ہو گیا ہے
اور جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ خدا کے نامون مین سے اسم اعظم ہے اور دوسرے شخص کا یہہ نام نہین
ہو سکتا اور وجود خدا کا عقلا کے نزدیک ظاہر ہے احتیاج دلیل کی اسمین نہین ہے ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے
پوچھا کہ اے فرزند رسول خدا خدا کیطرف مجھکو رہنمائی کر کہ لوگ مجھسے اسمین بہت جھگڑا کرتے ہین اور مجھکو اُنہون نے حیران کر دیا ہے
فرمایا کہ اے بندہ خدا کے کبھی تو کشتی پر بھی سوار ہوا ہے کہا کہ ہان سوار ہوا ہون فرمایا کبھی کوئی کشتی شکستہ بھی ہوگئی ہے جسپر کہ
تو سوار ہوا ہے اور دوسری کشتی کوئی وہان موجود نہو کہ جسپر تو سوار ہوکر نجات پاتا اور نہ کوئی تیرنے والا ہو کہ تجھکو پانی سے نکالے
کہا کہ ہان ایسا ہی حال ہوا ہے فرمایا کہ اُسوقت کبھی تیرے دل مین ایسا گذرا ہے کہ کوئی چیز چیزون مین سے قادر ہے کہ اس ورطہ
خلاصی دیوے اُس نے کہا کہ ہان فرمایا کہ وہی خدا ہے جو کہ قادر ہے نجات دینے پر جسوقت کہ کوئی نجات دینے والا نہو اور قادر ہے
فریادرسی پر جسوقت کہ کوئی فریادرس نہو الرحمن یعنی بہت بخشنے والا دنیا مین بسبب عطا کرنے وجود اور حیات اور رزق اور تمام
نعمتون کے تاکہ اُس کے وسیلے سے معرفت جناب باری عز اسمہ کی حاصل ہووے اور اُسکی عبادت مین مشغول ہون رحیم یعنی بہت
مہربان بندون پر آخرت مین بسبب مغفرت کے اور داخل کرنے جنت کے اور رحمان اور رحیم دونو مشتق ہین رحمت سے کہ معنی رقت قلب ہے
اور یہہ دونو اسم ہین کہ واسطے مبالغہ کے رحمت سے بنائے گئے ہین مثل غضبان کے غضب سے اور مثل علیم کے علم سے اور حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ رحمت خدا کے سو جزو ہین از انجملہ ایک جزو دنیا مین منتشر کیا ہے اور پھیلایا ہے کہ جو کچھ دنیا مین رحمت اور نعمت ہے وہ ایک
جزو کے وسیلے سے ہے اور آخرت مین اُس جزو کو ننانوین جزو باقی کے ساتھ پیوست کر کے بندون پر صرف کریگا اور حدیث مین آیا ہے کہ
خدا تعالی رحمان ہے یعنی مہربان ہے نسبت جمیع بندگان مومن و کافر یا بمعنے کہ خالق اور رازق سب کا ہے اور رحیم ہے یعنی مہربان ہے
نسبت مومنان کہ توفیق دینے والا اُنکا ہے واسطے طاعت کے اور بخشنے والا اور جنت مین پہنچانیوالا اُنکا ہے آخرت مین اور فریادرس
اُنکا ہے تاریکی قبر مین اور حشر کے دن اور حضرت امام صادق علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنے مین فرمایا ہے کہ الباء بہاء اللہ

والسین سناء اللہ والمیم مجد اللہ اور بعضی روایت میں مجد اللہ کی جگہہ ملک اللہ ہے یعنی بار روشنی خدا کی ہے اور سین سے روشنی یا بلندی
خدا کی ہے اور میم بزرگی خدا کی یا بادشاہی خدا کی ہے اور مراد خدا کی تینون نامون سے جو کہ بسم اللہ میں ہین یہہ ہے کہ اللہ معبود ہر
چیز کا ہے اور رحمان ہے تمام خلقت کی نسبت اور رحیم ہے خاص مومنین کی نسبت اور خاص مومنین کی نسبت رحیم اور مہربان
ہونیکا حال دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت بندہ مومنین کو قبر میں رکہین اور قبر کا
منہہ پوشیدہ کردین اسمین مٹی ڈالکر تو اسوقت خداتعالی کمال مہربانی اور لطف اور بندہ نوازی سے خطاب کریگا کہ اے بندہ میرے کوشہ مین
اس قبر کے تو تنہا پڑا رہگیا اور وہ دوست اور یار تیرے جنکی خاطر تو میری نافرمانبرداری کرتا تہا اور انکی خوشی کے واسطے گناہو مین
مشغول رہتا تہا تجہکو اونہون نے تنہا چہوڑ دیا آج میں اپنی رحمت سے تجہکو بخشونگا کہ تمام خلایق تعجب کرین اور بعد اسکے فرشتونکو خطاب کرے
کہ جاو تم اور میرے بندہ کی دلجوئی کرو اور ایک دروازہ بہشت کا اسکی طرف کہولدو اور اسکی قبر کو کشادہ اور پرنور کرو اور قسم قسم کے پہول
اور خوشبوئین اور خوان کہانون کے اسکے پاس حاضر کرو اور بعد اسکے میرے بندہ کو مت چہوڑو کہ میں مونس اور ہمنشین اسکا ہونگا قیامت
تک اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت قیامت کا روز ہو تو دو بندون کو مومنین میں سے حاضر کرین اور
فرشتون کو حکم پہنچے کہ ایک قبہ کہڑا کرو اور میرے بندون کو اسمین بٹہاو بعد اسکے خداتعالی ایک بندہ سے خطاب کرے کہ اے بندہ میرے
میری نعمتون کو تو نے سرمایہ گناہ اور نافرمانبرداری کا کیا اور جون جون میں نے تجہپر نعمت زیادہ کی تو نے میری نافرمانی اور گناہون مین
زیادتی کی بندہ اسوقت خجالت سے سر اپنا آگے کو ڈالدے خطاب آئے کہ اے بندہ میرے سر اپنا اوپر کو اٹہا کہ میں نے اسی ساعت کہ
تو نے گناہ کیا تہا تجہکو بخشدیا تہا دوسرے بندہ کو حاضر کرین اور گناہون کی کثرت سے اسکو ملامت کرین کہ تو نے کسواسطے اسقدر
گناہ کئے ہین اور وہ ندامت کی جہت سے رونے لگے حق تعالی فرمائے کہ اے بندہ میرے جس روز کہ تو گناہ کرتا تہا اس روز تو ہنستا تہا اور
اس روز میں نے تجہکو شرمسار کیا اور آجکے روز کہ تو گناہ نہین کرتا ہے اور تضرع اور زاری کرتا ہے کیونکر تجہکو عذاب کرون گناہ تیرے
میں نے بخشے اور بہشت میں داخل ہونے کی رخصت دی اور اسم بسم اللہ میں کہ مجرور ہے مضاف ہے طرف اللہ کے اور رحمن اور رحیم
دو وصفتین اللہ کی ہین اور بیا یہہ کہ الرحمن بدل ہے اللہ سے اور الرحیم صفت ہے الرحمن کی

الحمد للہ سب تعریفین ثابت ہین واسطے خدا کے یعنی ماہیت اور حقیقت ہر ثنائے جمیل کی اور ہر وصف نیک کا اول ہوچکا
ہے اور جسقدر کہ آئندہ کو ہوگا وہ سب ثابت ہے واسطے خدا کے کہ موصوف ہے جمیع صفات کمالیہ سے یہان خداتعالی اپنی تعریف کرتا ہے
اور اپنے بندون کو تعلیم کرتا ہے کہ تعریف کرو اپنے خدا کی اسطرح سے اور حمد اور شکر خداتعالی کا واجب ہے اسواسطے کہ وہ منعم حقیقی ہے اور
قادر ہے اصول نعمت پر اور فاعل اسکا ہے اور اس آیت میں دلالت ہے واجب ہونے شکر نعمت پروردگار پر اور حضرت امام صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی نعمت حاصل ہو چہوٹی یا بڑی اور وہ اسوقت کہے کہ الحمد للہ تو اس نے شکر اس نعمت کا ادا
تفسیر کیا ہے اور حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ وہ دعا کہ شامل جمیع مقاصد دنیا اور آخرت کو ہو مجہکو تعلیم کرو فرمایا
کہو الحمد للہ یعنی خدا کی تعریف کرو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس کار کے اول میں حمد نہو وہ ابتر اور ضائع ہوجاتا ہے اور فرمایا اس حضرت نے کہ سبحان اللہ
نصف ترازو ہے اور الحمد للہ پوری ترازو ہے یعنی ثواب الحمد للہ کا مضاعف ہے سبحان اللہ کے ثواب سے اور اسی حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر بندہ شکر کو
کہے کہ الحمد للہ کما ہو اہلہ تو مستحفظ ملائکہ اسکے ثواب کے لکہنے سے عاجز ہوجائین اور اسوقت انکو خدا کیطرف سے خطاب پہنچے کہ کسواسطے اس کلمہ کو
کہ جو میرے بندہ نے زبان پر جاری کیا ہے اسکے نامہ اعمال میں تم نہین لکہتے ہو ملائکہ کہین کہ خداوندا ہم کیا جانین کہ ثواب اس کلمہ کے کہنیکا
کہ مضمون استحقاق اور اہل ہونے حمد تیرے کے ہے کسقدر ہے تاکہ اسکو ہم لکہین حق تعالی فرمائے کہ تم اس کلمہ کو لکہو اور مجہپر لازم ہے کہ [illegible]

ثواب اُس حمد کا کہ سزاوار میری ہے اُسکو مین عطا کرون اور فرمایا اُسی حضرت نے کہ جسوقت خدا تعالیٰ بندہ کو کوئی نعمت بخشے اور وہ اُسکے
مقابلہ مین الحمد للہ کہے خدا تعالیٰ ملائکہ کو خطاب کرے کہ نظر کرو تم میرے بندہ کیطرف کہ مینے اُسکو ایک حقیر شئے عطا کی ہے اور اُسنے اُسکے
مقابلہ مین وہ کلمہ اپنی زبان پر جاری کیا ہے کہ شامل ہے تمام حمدون کو اور نعمتون غیر متناہیہ کو اور لازم ہے مجھپر کہ آخرت مین اُسکو
نعمتین غیر متناہی عطا کرون اور اُسی حضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی صبح کے وقت چار مرتبہ کہے کہ الحمد للہ رب العالمین وہ شخص
اُس روز کے عہدہ شکر نعمت سے باہر ہوئیگا اور اگر شب کو چار مرتبہ کہے تو شب کے عہدہ شکر نعمت سے باہر ہو جائیگا اور کہتے ہین کہ حضرت
نوح پیغمبر جسوقت کہانا کہانے سے فارغ ہوتے تو کہتے کہ الحمد للہ اور جسوقت پانی پیتے تو کہتے کہ الحمد للہ اور جسوقت سوار ہوتے تو کہتے الحمد للہ
اسواسطے خدا تعالیٰ نے اُنکے حق مین فرمایا کہ انہ کان عبداً شکوراً اور حمد بمعنی ستودن ہے اور قرات مشہورہ مین بضم دال ہے اور
مبتدا ہے اور للہ جار مجرور متعلق ثابت کے ہوکر خبر اُسکی ہے اور یہی قرات افضل ہے کہ جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ دلالت کرتا ہے دوام
اور ثبات پر اور قرات شاذہ مین الحمد بفتح دال اور کسرہ دال بھی آیا ہے پہلی صورت مین مفعول فعل محذوف کا ہے اور دوسری
صورت مین للہ کے نام کی تابعداری سے الحمد کی دال کو بھی کسرہ ہوگیا ہے لیکن یہ قرات فتح اور کسرہ کے خلاف مشہور کی ہے
اور الف لام الحمد پر جنس کا ہے یا استغراق کا اور حمد اور شکر آپسمین مترادف ہین مگر فرق یہ ہے کہ شکر مقابلہ مین نعمت کے ہوتا ہے اور
حمد عام ہے خواہ عوض مین نعمت کے ہوئے خواہ سوائے نعمت کے اور حمد زبان سے ہوتی ہے اور شکر عام ہے خواہ زبان سے ہو خواہ
غیر زبان سے **رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** ۝ پروردگار عالمون کا ہے یعنی حقیقت حمد کی خاص ہے واسطے خدا کے کہ پروردگار جمیع مخلوقات
انسان اور حیوان اور ملائکہ کا ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مالک جماعتون کا ہے
ہر مخلوق کے اور خالق اُنکا ہے اور روزی دینے والا اُنکا جسجگہ سے کہ جانتے ہین وہ اور جسجگہ سے کہ نہین جانتے اور منقول ہے کہ
خدا تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے ہین کہ یہ دنیا ایک اُنہین سے ہے اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ مراد اٹھارہ ہزار عالم سے
اٹھارہ ہزار ملائکہ ہین چار ہزار اور پانسو اُنہین سے مشرق مین ہین اور چار ہزار پانسو مغرب مین اور چار ہزار پانسو جنوب مین اور
چار ہزار پانسو شمال مین اور رب تربیت کے معنے مین ہے اور مراد تربیت سے پہنچانا ہے ایک شئے کا طرف کمال کے بتدریج اور اطلاق
اُسکا خدا تعالیٰ پر از روئے مبالغہ کے ہے جیسے کہ اطلاق عدل کا زید عدل مین زید پر باعتبار مبالغہ کے ہے اور رب بمعنی مالک اور
صاحب اور سید اور مطاع اور مربی اور مصلح کے بھی آیا ہے اور عالمین جمع عالم کی ہے اور عالم بھی جمع ہے کہ جسکی واحد نہین ہے
مثل جیش اور نفر کے اور عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہین اور مشتق ہے وہ علامت سے کہ وہ دلیل اور علامت ہے اپنے صانع کی اور بعضے
عالم فقط عقلا کی جماعت کو کہتے ہین اور بعضے جن و انس ہی کو کہتے ہین اور بعضے فقط آدمیون کو کہتے ہین اور رب العالمین کہ مضاف
اور مضاف الیہ ہے صفت اللہ کی ہے اور رب العالمین مین تنکیر باقی نہین ہی ہے اسواسطے کہ پروردگار عالم [illegible]
خدا کے اور کوئی نہین ہوسکتا اسواسطے اُسکا اللہ کی صفت ہونا صحیح ہے اور منقول ہے کہ جو کوئی سات بار [illegible] حدیث مین
دوسری روایت مین ہے کہ پانچ بار کہے اور بعد اُسکے جو دعا کرے وہ قبول ہوتی ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حدیث مین وہ ایسا
فرمایا ہے کہ جسوقت بندہ مومن کہے کہ یارب حق تعالیٰ جواب مین کہتا ہے لبیک اور اگر دوسری مرتبہ کہیگا اور حدیث مین آیا ہے کہ
عزاسمہ کیطرف سے آواز آتی ہے کہ اے بندہ میرے جو کچھ چاہتا ہے وہ مجھسے طلب کر کہ خالق اور رازق سب کا ہے اور رحیم ہے یعنی مہربان ہے
کہ دعائے یا من اظہر الجمیل مین واقع ہوا ہے موجود ہے رسول اللہ اور بخشنے والا اور جنت مین پہنچانیوالا اُنکا ہے آخرت مین اور فریاد رس
جسوقت بندہ مومن اس کلمہ کو کہے تو حق تعالیٰ ملائکہ کو صادق علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنے مین فرمایا ہے کہ الباء بہاء اللہ

اُس ہر چیز کی کہ پیدا کی ہے مین نے بہشت اور دوزخ اور سات آسمان اور زمین مین اور بشمار نکلنے اور غایب ہوتے آفتاب و ماہتاب
اور تمام ستارون کے اور باران کے قطرون کے اور قسم قسم کی خلقت اور پہاڑون کی اور سنگریزون کی اور بشمار اُس چیز کے کہ
پیدا کیا ہے بیچ عرش اور کرسی مین اور اب دوسری صفت بیان کرتا ہے کہ **الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** بخشنے والا نعمت کا
خلقون پر اور بخشنے والا گنہگارون کا اُس جہان مین اور مکرر لانا ان دونو صفتون کا اس سورہ مین واسطے مبالغہ کے ہے
اور واسطے تنبیہ اِس امر کے کہ خدا تعالی مستحق ہے واسطے حمد کے اسواسطے کہ انعام اور پرورش رحمت سے ہوتے ہین اور انعام
باعث حمد کا ہے اور اسواسطے یہ دونو صفتین اللہ کی واقع ہوئی ہین تاکہ دلالت کرین اس امر پر کہ خدا تعالی فضل و کرم
کرنے والا اور نعمت دینے والا اپنے اختیار سے ہے نہ اضطرار اور ناچاری سے اسواسطے کہ موصوف برحمت وہی ہوتا ہے
کہ جو باختیار خود تفضل اور پرورش اور انعام کرتا ہے اور جسوقت ایسا ہوتا ہے تو مستحق حمد کا ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بسم اللہ
مین ذکر ان دو وصفون کا اول پیدایش کے واسطے ہے کہ بدون مادہ اور مدت کے ممکنات کو پیدا کیا اور اس سبب سے
وہ سزاوار پرستش کا ہوا اور اسجگہہ اُن دونو وصفون کا ذکر کرنا بملاحظہ باقی رکھنے اُن کے وجود کے ہے وقت معین تک کہ
وہ وقت اجل کا ہے اور واسطے زندہ کرکے اُٹھانیکے آخرت مین واسطے جزا اور سزا کے اور اسیواسطے بعد اسکے فرماتا ہے کہ **مٰلِكِ**
یَوْمِ الدِّیْنِ ط مالک روز جزا کا یعنی بادشاہ اور متصرف جمیع امور قیامت کا ہے کہ تمام بندون کو اُس روز اُنکے
افعال اور اعمال کی جزا دیگا متقی اور پرہیزگار کو ثواب عطا کریگا اور گنہگارون اور نافرمانون کو عذاب کریگا اور بادشاہی
اُسکی اگرچہ عام ہے نسبت بدنیا و آخرت لیکن خصوصیت ذکر بادشاہی آخرت کیواسطے تعظیم اُس روز کی ہے اور یا اسواسطے
کہ اُس روز سوائے خدا کے کوئی نہوگا کہ دعوی خدائی کا کرے بخلاف دنیا کے کہ یہان بہتیرے آدمی دعوی بادشاہی کا کرتے ہین اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دین یعنی حساب ہے یعنی مالک روز حساب کا اور حاکم اُس روز کا کہ درمیان بندونکے حق کے
ساتھ حکم کریگا اور یہ آیت دلیل ہے واسطے واقع ہونے روز قیامت کے اور امیدوار کرنے بندون کے واسطے ثواب کے اور اُن کے
ڈرانیکے واسطے عذاب سے ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ بہت دانا وہ شخص
ہے کہ ہر روز حساب اپنے نفس کا کرے اور عمل کرے دنیا مین اسواسطے کہ بعد مرنیکے اُس سے فائدہ ہو اور کام آئے اور بڑا احمق وہ شخص ہے
کہ تابعداری کرے اپنی نفس کی خواہش کے اور دوسری حدیث مین یہ ہے کہ حساب کرو تم نفسون اپنی کا پہلے اس سے کہ حساب
کئے جاؤ تم اور وزن کرو تم انکا یعنی اُنکے اعمال کا پہلے اس سے کہ وزن کئے جاؤ تم کہ تمہارے اعمال کو وزن کرین اور قراءت
مشہورہ مین عاصم اور کسائی اور یعقوب کے نزدیک مالک ہے اور باقی قاریون کے نزدیک ملک ہے اور یہی قراءت حرمین
شریفین کے باشندون کی ہے اور مالک اُسکو کہتے ہین کہ جو قادر ہو جمیع امور مملوک کے تصرف مین اور جسطرح چاہے اپنا تصرف
کرے اور مانع اُسکے تصرف کا کوئی نہووے اور مالک یوم الدین مضاف اور مضاف الیہ ملکر صفت اللہ کی ہین اور جس نے رب کی
کہ تصدیق [illegible] صرف بدا کے اُس نے مالک کی کاف کو بھی فتح سے پڑھا ہے اور اب خدا تعالی بندون کو اپنی کیفیت
تصدیق [illegible] اور الحمد للہ پوری [illegible] جانب میری توجہ کرو اور طرف میری خطاب کرکے کہو کہ اے خدا وہ شخص کہ اُن
کہے کہ الحمد للہ کہا ہو [illegible] مستحق [illegible] اُسکے ثواب کے لکھنے سے عاجز [illegible] ہی عبادت کرتے ہین ہم اور بس اور تیرے غیر کو پرستش
کہ جو میرے بندہ کے زبان پر جاری کیا ہے اسکے نامہ اعمال مین تم نہین [illegible] پرستش کا نہین ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین مذکور ہے
کہ متضمن استحقاق اور اول [illegible] حمد ہے [illegible] ہے کہ مقصد یہی تا کہ [illegible] نعبد یعنی تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اے نعمت دینے والے

اور تابعداری کرتے ہین ہم تیری باخلاص اور واحد جاننے والے ہین تجھکو اپنی ذلت اور خواری کے ساتھہ بدون ریا اور سمعہ کے
یعنی بدون دکھانے اور سنانے لوگون کے **وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم طاعت اور عبادت
تیری مین اور تمام مقصدون اور حاجتون کے بر آنے مین اور دفع کرنے شر اور مکر دشمنون کے مین اور تیرے غیر سے ہم مدد نہین
چاہتے ہین اور نہ تیرا کسی کو ہم شریک کرتے ہین اس آیت سے ثابت ہوا کہ مدد چاہنی سوائے خدا کے کسی دوسرے سے پیغمبر ہو یا امام
ہو جائز نہین ہے اسطرح سے کہ یہ بزرگوار بالاستقلال حاجتون اور مقصدون کو لوگونکی بر لاوین اسواسطے کہ بر لانا حاجتون کا سوائے
خدا کے کسی کی قدرت مین نہین ہے البتہ ان بزرگون سے اسطرح سے سوال کرنا کہ تم میرے واسطے خدا سے دعا کرو اسمین کچھہ
مضایقہ نہین ہے کہ یہ مقبولان درگاہ خدا ہین اور یا یہ کہ انکے واسطے سے خدا سے دعا کرے یہ بھی درست ہے اس صورت مین
حصر بھی آیت مین باقی رہتا ہے اور سوائے خدا کے بالاستقلال کسیکو حاجت کا روا کرنیوالا جاننا درست نہین ہے کہ حصر ہو گیا ہے
عبادت کا اور مدد چاہنے کا خاص خدا کے واسطے اور ان دونو امرون کو خدا نے ایک جگہہ ذکر کیا ہے پس جیسے کہ عبادت سوا
خدا کے کسی غیر کی جائز نہین ہے اسیطرح سوائے خدا کے کسی کو بالاستقلال حاجت کا بر لانیوالا جانکر مدد چاہنی بھی اُس سے جائز
نہین ہے اور اگر خدا کے غیر سے مدد چاہنی جائز ہو تو چاہیئے کہ عبادت بھی اُسکی جائز ہو اور اس آیت مین خدا تعالی نے غیبت سے
طرف خطاب کے رجوع کی ہے اور قرآن شریف مین اور کلام فصحاء عرب مین رجوع غیبت سے طرف خطاب کے اور خطاب سے طرف غیبت
کے بہت مذکور ہے اور مراد یہ ہے کہ جسوقت مذکور ہوا وہ شخص کہ سزاوار حمد کے ہے اور موصوف ہوا بصفات عظیمہ تو ہم نزد اسکے ہو گئے کہ گویا
اُسکو دیکھتے ہین اسواسطے کہ رجوع کی غیبت سے طرف خطاب کے اور مخاطب ہوا کہ اے وہ شخص کہ یہ شان تیری ہے خاص کرتے ہین ہم تجھکو
عبادت کیواسطے اور استعانت کیواسطے اور نہین شریک کرتے ہین ہم تیرا اسمین کسی دوسرے شخص کو اور ایاک نعبد وایاک نستعین کے
کہنے کا بہت ثواب اور فائدہ ہے چنانچہ ایک شخص ابوطلحہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھا روایت کرتا ہے کہ مین
ایک جہاد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا اور جسوقت لڑائی بہت سخت ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سر مبارک کا اپنا اوپر کو اُٹھایا اور کہا یا مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین مینے دیکھا کہ سر کافرون کے خود بخود بدن سے گرنے لگتے ہین اور
کسی کو ہم نہین دیکھتے اور دوسری روایت مین ہے کہ جسوقت کسی بندہ مومن پر کار تنگ ہو تو اُسکو چاہیئے کہ ہمیشہ ان کلمونکو پڑھا کرے
تا کہ وہ کام اُسپر آسان ہو جاوے اور ایاک نعبد وایاک نستعین مین ضمیر خطاب کی مفعول ہو واقع ہوئی ہے اور مقدم ہوئی ہے اپنے فعل پر حصر کے واسطے یعنی
تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم نہ تیرے غیر کو اور تجھی سے مدد چاہتے ہین نہ تیرے غیر سے اور عبادت لغت مین بمعنی ذلت ہے اور عبد کو
عبد اسواسطے کہتے ہین کہ ذلت اس کی ہے اور واسطے فرمانبرداری امر مولی کے کہتے ہین اور جسوقت معرفت خدا حاصل ہو گئی اور راہ راست کو پالیا لیکن
قایم رہنا اُسپر اور محفوظ رہنا خطاؤن سے بہت دشوار تھا اسواسطے سوال کیا خدا تعالی سے ہمیشہ کی توفیق کا اور ثابت رہنے کا صراط مستقیم پر
اور کہا کہ **اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ** دکھلا تو ہم کو راہ سیدہی کہ سبب پہنچنے بہشت جاودان کا اور روضہ رضوان کا ہو
یعنی ہمکو توفیق طاعت اور عبادت کی دے کہ اُسکے وسیلہ سے ہم سعادت اخروی کو پہنچین اور سبب بہشت مین داخل ہونیکا ہو اور کہتے ہین
کہ اصل ہدایت تو حاصل ہے مومنین کو پس مقصود ہدایت کے طلب کرنے سے ثابت رکھنا ایمان پر ہے اور یا توفیق طاعت کی ہے اور تفسیر امام
علیہ السلام مین حضرت صادق علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین اسطرح منقول ہے کہ رہنمائی کر تو ہمکو واسطے لزوم اس طریق کے کہ پہنچانے
والا ہو طرف محبت تیری کے اور جنت تیری کے اور منع کرنیوالا ہو فرمانبرداری خواہش نفس سے اور امیر المومنین علی علیہ السلام نے اسکی تفسیر
مین فرمایا ہے کہ ہمکو راہ راست کہ تو نے دکھائی ہے اسپر ثابت قدم رکھ تو تا کہ فرمانبردار تیرے رہین ہم اور ہی ہین اور ایک لحظہ غیر کی

پرستش میں مشغول نہ ہوویں ہم اور دوسری روایت میں اُن حضرت نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ توفیق دے تو ہمکو کہ جیسے فرمانبرداری کی ہے
ہم نے تیرے دنوں گذرے ہوئے میں ایسی ہی تابعداری کریں ہم تیری آیندہ کو اور عمدۃ المحدثین حنبلی نے ابو بریدہ سے کہ رسول خدا صلعم
کے اصحاب میں سے ہیں نقل کی ہے کہ صراط مستقیم طریق محمدؐ اور آل محمدؐ کا ہے کہ بنا کیا اصول کی پانچ پر ہے کہ وہ توحید اور عدل اور
نبوت اور امامت اور معاد ہے اور شک نہیں ہے کہ صراط مستقیم طریق اہلبیت علیہم السلام کا ہے کہ جو موجب نجات اور رستگاری کا ہے
اور سوا اسکے سب راہیں باعث ہلاکت اور زیانکاری کے ہیں چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اہلبیت میری مثل کشتی
نوح علیہ السلام کے ہیں کہ جو کوئی نوح کی کشتی میں بیٹھا اُس نے نجات پائی اور جو کوئی اُس سے باہر رہا وہ غرق ہوا ایسے ہی
جو کوئی اہلبیت کے طریق پر چلا اور اُن کی پیروی کی اُسنے نجات پائی اور جسنے اُن کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف رجوع کی وہ
ہلاک ہوا اور منقول ہے کہ صراط دو ہیں ایک صراط دنیا دوسرا صراط آخرت صراط دنیا تو امام ہے کہ جسکی اطاعت اور پیروی واجب ہے جس نے
پہچانا اُسکو دنیا میں اور پیروی کی اُسکی ہدایت کی وہ شخص گذر جاویگا صراط پر سے آخرت میں اور جس شخص نے نہ پہچانا اُسکو دنیا میں تو ڈگ جاویگا
قدم اُسکا صراط آخرت سے اور گر پڑیگا وہ آتش جہنم میں اور صراط ایک پل ہے دوزخ کے اوپر کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ
تیز ہے کوئی تو اُسپر سے مثل برق کے جاویگا اور کوئی مثل دوڑنے گھوڑے کے اور کوئی مثل چلنے پیادہ کے اور کوئی بہت آہستہ اور کوئی لٹک کر
پس آتش دوزخ اُسکو پکڑ لیگی اور بہت جلدی اور دیر میں جانا ہر ایک کا موافق مرتبہ اپنے کے ہے اور وہ مقام نہایت تاریک ہے اپنا اپنے نور کے
موافق اُسپر سے گذرینگے اور یہاں ہدایت بمعنی توفیق ہے اور بمعنی تثبیت بھی کہتے ہیں اور اہدنا کا صیغہ امر کا ہے صرف یا کلام فعل ہے
اسکے آخر میں سے یا ساقط ہو گیا ہے اور ضمیر متکلم کی مفعول اول اسکا ہے اور الصراط المستقیم موصوف اور صفت ملکر مفعول دوسرا اسکا ہے
اور بعضے قاری صراط میں اشمام کرتے ہیں اور صاد کو سین اور زا سے ملا ہی پڑھتے ہیں اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ ہمکو توفیق دے تو
راہ راست کی کہ وہ طاعت اور عبادت تیری ہے اور یا یہ کہ ثابت قدم رکھ تو ہمکو راہ ایمان پر اور راہ طاعت پر **صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** راہ اُن لوگوں کی کہ انعام کیا ہے تو نے اوپر اُنکے راہ راست اور طریق طاعت اپنے کو اور تفسیر امام علیہ السلام
میں امیر المومنین علی علیہ السلام سے اسکی تفسیر میں منقول ہے کہ کہو تم اے خدا رہنمائی کر تو ہم کو راہ اُن لوگوں کی کہ انعام کیا ہے تو نے
اُنپر بسبب توفیق کے واسطے دین تیرے کے اور اطاعت تیری کے نہ واسطے مال اور صحت کے اسواسطے کہ وہ کبھی کفار اور فاسقوں کے واسطے
بھی ہوتے ہیں اور وہ لوگ کہ انعام کیا ہے جنپر وہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہیں چنانچہ فرماتا ہے خدا **وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ**
یعنی اور جو لوگ فرمانبرداری کرتے ہیں خدا کی اور پیغمبر کی پس وہ لوگ ہمراہ اُن لوگوں کے ہونگے کہ انعام کیا ہے خدا نے اوپر اُن کے پیغمبر
ہیں اور صدیقوں میں سے اور شہیدوں میں سے اور صالحین ہیں اور مراد نبیین سے جناب رسول خدا صلعم ہیں اور صدیقین سے مراد
علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں اور شہداء سے مراد حسنین علیہم السلام ہیں اور صالحین سے مراد باقی ائمہ علیہم السلام ہیں اور رسول خدا صلعم
فرمایا ہے کہ جنپر خدا نے انعام کیا ہے وہ شیعہ علی کے ہیں یعنی اُنپر انعام کیا ہے علی کی ولایت اور دوستی کا اور اُنپر غضب نہیں کیا اور وہ گروہ
ہیں اور یہ صراط بدل کل پہلے صراط کا ہے یا صفت اسکی ہے اور بعضے قاری علیہم کی ہا کو مضموم پڑھتے ہیں اور میم کو ساکن اور بعضے صراط من
انعمت علیہم پڑھتے ہیں یعنی الذین کیجگہ من کو پڑھتے ہیں پس اے خدا ہم کو راہ ان لوگوں کی سوا **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ** نہ اُن لوگوں کی
غضب کیا ہے اوپر اُنکے اور مراد اُن لوگوں سے یہود ہیں کہ بسبب اُنکے عناد کے اور قتل کرنے پیغمبروں کے اور تحریف کرنے توریت کے
خدا تعالیٰ نے اُنپر غصہ کیا ہے اور حق میں اُنکے خدا تعالیٰ نے فرمایا **وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ** یعنی اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر

اُنکے اور لعنت کی ہے اور اُنکے بس ان لوگونکی راہ تو ہمکو مت کہلا کہ جنپر تو نے غضب کیا ہے وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور نہ راہ اُن لوگونکی کہ گمراہ
ہوتے ہین راہ راست سے اور مراد اس سے نصاریٰ ہین کہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اُنہون نے کہا اور رسول خدا صلعم پر ایمان نہ لائے
اور سبیل طرف گمراہی کے گیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ یعنی اور گمراہ ہوئے وہ راہ راست سے اور
منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وادی القریٰ مین یہود اور نصاریٰ سے جنگ کرتے تھے ایک شخص نے صحابہ مین سے اشارہ
طرف یہودیون کے کیا اور پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم یہ کون ہین کہ تم سے جنگ کرتے ہین فرمایا کہ وہ مغضوب علیہم ہین اور بعد اسکے نصاریٰ
کیطرف اشارہ کرکے پوچھا کہ یہ کون ہین فرمایا کہ یہ ضالون ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد مغضوب علیہم و ضالین سے کل کفار ہین اور غیر المغضوب
را مجرور ہے اسواسطے کہ غیر بدل ہے الذین سے اور بعضا قرأت ہے طرف مغضوب کے اور لا والضالین مین زائد ہے واسطے تاکید نفی کے آیا ہے اور ابن کثیر
نے غیر المغضوب کو حال ٹھیرا کر منصوب پڑھا ہے اور بعضون نے ولا الضالین کو غیر الضالین پڑھا ہے اور معنی غضب کے ہیجان نفس کے ہین وقت ارادہ انتقام
اور ضلالت کے معنی عدول کرنے کے طریق راست سے ہین اور تفسیر امام علیہ السلام مین حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام
نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے تھے کہ فرمایا ہے خدا نے کہ تقسیم کیا ہے مینے سورہ فاتحہ کو درمیان اپنے اور درمیان بندے کے کہ نصف
واسطے میرے ہے اور نصف واسطے بندے کے اور واسطے بندے کے وہ چیز ہے کہ سوال کرے پس جسوقت بندہ کہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
تو اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے کہ شروع کیا میرے بندے نے میرے نام سے اور میرے نام سے اپنے ابتدا کی پس واجب ہو مجھپر کہ تمام کار اسکے دنیا اور
آخرت کے تمام اور پوری کرون اور اسکے احوال و مال مین برکت دون اور جسوقت بندہ کہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
تو حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے تعریف کی اور میرا شکر کیا اور جانا اور یقین کیا اسکا جو نعمت کہ مینے اسکو دی ہے وہ خدا کیطرف سے ہے
اور جو بلا کہ دفع ہوتی ہے اسکا دفع ہونا بھی خدا کیطرف سے ہے پس گواہ کرتا ہون تمکو اپنے فضل اور کرم کا کہ مین زیادہ کرونگا اُسکے واسطے دنیا کی
نعمتون پر آخرت کی نعمتون کو اور دفع کرونگا مین اُس سے آخرت کی بلاؤن کو جیسے کہ دفع کی ہین مینے اس سے دنیا کی بلائین اور جسوقت بندہ کہے
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہی دی بندے نے میرے رحمٰن اور رحیم ہونیکی پس گواہ کرتا ہون تمکو کہ البتہ کثرت سے
اُسکو مین نعمتین دونگا اور بہت بخشش اُسپر کرونگا اور جسوقت بندہ کہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو خدا فرماتا ہے کہ گواہ کرتا ہون
تمکو جیسے کہ اقرار کیا میرے بندے نے میرے بادشاہ ہونیکا قیامت کے روز کو تو البتہ ایسے ہی آسان کرونگا مین اُن حساب کے اُسکے حساب کو
اور قبول کرونگا مین اُسکی نیکیون کو اور درگذر کرونگا اُسکے گناہون سے پس جسوقت بندہ کہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ تو فرماتا ہے خدا کہ
سچ کہا میرے بندے نے وہ مجھی کو عبادت کرتا ہے نہ میرے غیر کو گواہ کرتا ہون تمکو کہ البتہ اسقدر ثواب دونگا مین کہ آرزو کریگا اُسکو ہر وہ شخص
مخالفت کرے اُسکی میری عبادت کرنین اور جسوقت بندہ کہے کہ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے
مجھسے ہی مدد چاہی اور میری ہی طرف پناہ لیگیا گواہ کرتا ہون تمکو کہ البتہ مدد کرونگا مین اُسکے ہر کار مین اور اُسکی فریاد کو پہنچونگا اُسکی
سختیون مین اور اُسکی دستگیری کرونگا اُسکی مصیبتون کے وقت اور جسوقت بندہ کہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ آخر سورہ
تک تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ واسطے بندہ میرے کے ہے اور واسطے بندہ میرے کے وہ چیز ہے کہ اُسنے سوال کیا ہے پس تحقیق کہ قبول کیا ہے
مینے دعا کو اپنے بندہ کی اور دونگا مین اسکو جو کچھہ کہ وہ امید و آرزو کرتا ہے اور امن دونگا مین اُسکو اُس چیز سے کہ وہ ڈرتا ہے

سورۃ البقرہ

یہ سورہ مدنی ہے مگر ایک آیت اسمین سے حجۃ الوداع مین مقام منا مین نازل ہوئی ہے جسجگہہ کہ حاجی اپنے سرونکو منڈاتے
ہین اور جمرونکو کنکریان مارتے ہین اور وہ آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ط ہے اور اسمین دوسو اور (٢٨٦)
چھیاسی آیتین ہین اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ سورہ بقر اور سورہ آل عمران کو پڑھے قیامت کے روز

یہ دونو سورتین اُس شخص پر مثل ابر کے سایہ کرینگی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ بقر کو پڑہے گہر اسکا خیرات اور برکات سے خالی نہوا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اے علی مین سردار اولاد آدم کا ہون اور تو سردار عرب کا ہے اور سلمان سردار فارس کا ہے اور صہیب سردار روم کا ہے اور بلال سردار حبشہ کا ہے اور طور سردار پہاڑونکا ہے اور سدرہ سردار درختونکا ہے اور حرام مہینے یعنی رجب اور ذیقعد اور ذالحجہ اور محرم سردار سب مہینون کے ہین اور قرآن سردار سب کلامون کا ہے اور سورۂ البقر سردار قرآن کا ہے اور سورہ بقر کی آیتون کا سردار آیۃ الکرسی ہے اور جسوقت حضرت علی علیہ السلام سردار عرب کے ہوئے تو خلافت انکی ثابت ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمٓ ۱ ان حرفون کو حروف مقطعہ کہتے ہین اور یہ متشابہات مین سے ہین اور انکی تاویل سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا ہے اور یا راسخون فی العلم جانتے ہین اور یہی منقول ہے اہلبیت علیہم السلام سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ حروف اسم اعظم خدا کے ہین کہ قطع کئے گئے ہین قرآن مین سے مرکب کرتا ہے انکو پیغمبر یا امام پس جسوقت دعا کرتا ہے انکے وسیلہ سے تو مقبول ہوتی ہے اور بعض علما یہ کہتے ہین کہ مراد اس روایت سے یہ ہے کہ یہ حرف رمز ہین درمیان خدا کے اور پیغمبر اور راسخین فی العلم کی اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین سے اور راز حبیب کا ہے طرف حبیب کے کہ آگاہ کرنا اور سمجہانا اُسکا دوسرے کو مقصود نہین ہے اور مفسرین نے ان حروف کی تفسیر مین بہت اختلاف کیا ہے چنانچہ مجمع البیان مین دس روایتین مختلف اسکی تفسیر مین مرقوم ہین اور ایک روایت کو انہین سے صاحب مجمع البیان نے پسند کیا ہے کہ یہ نام سورہ کے ہین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ الف سے اشارہ طرف انا کے ہے اور لام سے اشارہ طرف اللہ کے ہے اور میم سے اشارہ طرف اعلم کے ہے کہ وہ انا اللہ اعلم ہو یعنی مین خدا زیادہ جاننے والا ہون اور تفسیر امام علیہ السلام مین مرقوم ہے کہ معنی الف لام میم کے یہ ہین کہ یہ کتاب نازل کی ہے جسنے وہ حروف مقطعہ ہین کہ انہین سے الف لام میم ہے اور وہ تمہارے لغت مین سے ہے اور حروف تہجی تمہارے ہین پس لاؤ تم مثل اسکے اگر ہو تم راستگو اور جناب امیر المومنین علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ ہر کتاب خدا کا ایک خلاصہ ہوتا ہے اور خلاصہ قرآن کا حروف مقطعہ ہین اور کہتے ہین کہ حروف مقطعہ اسلیے عاجز کرنے کیواسطے ہین تا کہ جانین کہ کسیکو اس کتاب کی حقیقت کیطرف راہ نہین اور بعضے کہتے ہین کہ سبب اسکا کہ خداتعالی نے قرآن کی سورتونکو حروف مقطعہ سے شروع کیا ہے یہ ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم قرآن شریف پڑہتے تھے تو تمام مشرکین جمع ہوتے تھے اور شعر پڑہتے تھے اور سیٹی بجاتے تھے اور تالیان بجاتے تھے مشغول ہوتے تھے تا کہ لوگ کلام خدا کو سننے نہ پاوین پس خداتعالی نے ان عجائب حرفونکو نازل کیا مشرکین نے انکو سنکر تعجب کیا اور خاموش ہوکر قرآن کو سنا تا کہ مثل ان حرفونکے اور حرفونکو بہی سنین - اور اس سبب سے قرآن کی آیتونکے سننے پر چہتے تھے اور حضرت انپر حجت قایم کرتے تھے اور کہتے ہین کہ خداتعالی نے جناب رسول خدا صلعم سے وعدہ کیا تھا کہ مین ایک کتاب نازل کرونگا وہ قیامت تک دنیا مین باقی رہے گی اور جبکہ قرآن نازل ہوا تو اپنے حبیب کو خبر دی ذٰلِكَ الْكِتٰبُ وہ کتاب یعنی یہ وہ کتاب ہے کہ پہلے اس سے جسکے نازل کرنیکا وعدہ ہوا تھا اور تفسیر امام علیہ السلام مین اسطرح لکہا ہے کہ وہ یعنی قرآن کہ شروع ہوا ہے الٓمٓ سے وہ وہ کتاب ہے کہ جسکی خبر دی تہی مین نے موسی علیہ السلام کو اور بعد اُسکے اور پیغمبرونکو اور ان پیغمبرون نے خبر دی تہی بنی اسرائیل کو کہ مین اس کتاب کو نازل کرونگا پیغمبر محمد صلعم پر وہی کتاب ہے لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ نہین شک بیچ اُسکے اسواسطے ظاہر ہوا اُس کتاب کے نزدیک انکے یعنی جسوقت کہ ہدایت اور حق اور معجزہ ہونا اس کتاب کا ثابت ہوا تو اُسکو لاریب فیہ کے ساتھ موصوف کرسکتے ہین اور بسبب نہایت ظاہر ہونے اسکی حجت ہونیکے اور دلالت کرنیکے اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ اگر کوئی شخص اندک تامل اور تہوڑا سا بہی غور کرے تو اُس کو اُسکے کلام خدا اور وحی ربانی ہونے مین کسیطرح کا شک اور شبہہ نہو سکے اور بطور یقین جانے کہ یہ کلام خدا ہے اور الٓمٓ نام اس سورہ کا ہے جیسے کہ مذہب بعض کا ہے تو وہ مبتدا ہے اور ذٰلِكَ الْكِتٰبُ خبر اسکی ہے اور یا یہ کہ الٓمٓ خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہذا الٓمٓ اور ذالک مین ذا اسم اشارہ ہے - اور

اور کاف حرف خطاب کا ہے اور لام مکسور اسمین واسطے تاکید کے زیادہ کردیا ہے اور کتاب کے معنی مکتوب ہے اور واسطے مبالغہ کے بنایا گیا ہے صفت
ذالک کی ہے اور یہ اسم اشارہ مع مشارالیہ کے خبر الم کی ہے اور یا یہ کہ ذالک الکتاب مبتدا ہے اور لاریب فیہ خبر اسکی ہے اور لاریب فیہ
مین لا نفی جنس کا اور ریب کے معنی اضطراب اور قلق ہے اسم لا کا ہے اور فیہ خبر اسکی ہے اور سب ملکے صفت کتاب کی ہین اور ریب بمعنی شک کے
اسواسطے ہے کہ وہ نفس کو اضطراب مین لاتا ہے **هُدًى** راہ راست دکہانیوالی اور ہدایت دلالت کرنیوالی ہے وہ کتاب طرف حق اور راستی
لِلْمُتَّقِينَ واسطے پرہیزگارونکے یعنی ثابت رکھنے والے انکو راہ راست پر اور متقی وہ لوگ ہین جو نگاہ رکھتے ہین اپنے نفس کو اور بچتے ہین
اُن فعلون سے کہ جو موجب نارضامندی خدا کے ہین اور اونکی رضامندی کیلئے خدا کو ناراض نہین کرتے ہین بسبب فرمانبرداری اور خوف خدا
کے اور کعب الاحبار سے تقوے کے معنے پوچھے گئے تو کہا کہ کبھی تم اس راہ مین چلے ہو کہ جو خارا اور خاشاک سے پُر ہو لوگون نے کہا کہ ہان ہم
ایسی راہ مین چلے ہین پوچھا کہ کسطرح چلتے ہو لوگون نے کہا کہ دامن اپنا اوپر کو اٹھا لیتے ہین تاکہ دامن ہمارا خار وخس سے نہ الجھے اور خاشاک آلودہ نہو
اور بچکر چلتے ہین کہ ہمارے پاؤن مین خار نہ چبہین کعب الاحبار نے کہا کہ تقوی اسی قبیل سے ہے یعنی راہ دین مین گناہون سے اسیطرح پرہیز کرو۔ اور
امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ متقی وہ شخص ہے کہ اگر کل اعمال اسکے ایک طبق مین رکہین اور اسکو جہان کے لوگون کے روبرو پیش کرین تو کوئی چیز ایسی
نہو کہ اسکو اس سے شرم معلوم ہوتی ہو۔ اور فرمایا جناب امیر المومنین نے کہ متقیون کی کئی علامتین ہین کہ ان علامات سے وہ پہچانے جاتے ہین
راستگوئی۔ اور ادائے امانت۔ اور وفائے عہد۔ اور قلت فخر اور بخل۔ اور رشتہ دارون سے مواصلت کرنی اور ضعیفون پر رحم کرنا۔ اور عورتون کی
پیروی کم کرنا۔ اور خرچ کرنا نیکی کا۔ اور حسن خلق۔ اور حلم۔ اور پیروی اس علم کی جو نزدیک کرے طرف خدا تعالیٰ کے۔ اور جناب رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ زیادہ پرہیزگار اور متقی وہ شخص ہے کہ جو حق کہے خواہ اسمین اپنے تئین فائدہ ہو خواہ نقصان ہو اور ہدایت کیواسطے خدا تعالیٰ نے
متقیون کو اسواسطے خاص کیا ہے کہ نفع ہدایت سے وہی پاتے ہین نہ بدکار اور کفار اور ہدی کا لفظ کہ معنی ہادی ہے اصل مین مصدر ہے مثل
تقی و سُری کے اور ترکیب مین حال واقع ہوئے ضمیر فیہ سے اور للمتقین جار اور مجرور متعلق ہدی کے ہے اور متقین مشتق ہے وقایت سے کہ معنی
نگاہداشتن ہے اور واحد اوسکا متقی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ متقی ہمارے شیعہ ہین **الَّذِينَ** وہ لوگ ہین وہ کہ
يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ایمان لاتے ہین وہ ساتھ غیب کے یعنی ان چیزون پر ایمان لاتے ہین کہ جو غائب ہین حواس سے اور انکو دیکھا
نہین ہے جیسے کہ معرفت اور توحید خدا اور نبوت انبیا اور امامت ائمہ معصومین علیہم السلام اور موجود ہونا امام آخر الزمان کا اور حشر اور نشر
اور حساب اور صراط اور میزان اور بہشت اور دوزخ اور ملائکہ اور سوا اسکے جو چیز کہ غائب ہے اور ایمان لانا اسپر لازم ہے اور ائمہ علیہم السلام سے
منقول ہے کہ مراد غیب سے صاحب الزمان علیہ السلام ہے یعنی متقی وہ لوگ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین امامت امام آخر الزمان
کا اور نماز کہ افضل اعمال بدنی ہے اور زکوۃ کہ افضل اعمال مالی ہے اسواسطے تمام اعمال مین سے انکو خاص کرکے متقیون کی اس صفت سے تعریف
کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ متقی وہ لوگ ہین کہ ایمان لاتے ہین سب ان چیزون پر کہ جو پیغمبر خدا کے یہان سے لایا ہے **وَيُقِيمُونَ الصَّلوٰةَ**
اور قائم رکھتے ہین وہ نماز کو اور ہمیشہ اسکو پڑھتے ہین مع شرائط اور ارکان کے اور رکوع اور سجدہ کو تمام کرتے ہین اور وقتونکو اسکے نگاہ رکھتے
ہین اور ان امور سے جو نماز کو فاسد کرتے ہین اور بگاڑ دیتے ہین اسکو وہ اپنے تئین بچاتے ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ نماز ستون دین کا ہے جسنے عمداً نماز کو ترک کیا اسنے اپنے دین کو منہدم کیا اور ڈہا دیا جسنے اسکے وقتونکو ترک کیا وہ ویل مین داخل ہوگا اور
ویل ایک صحرا ہے جہنم مین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جہنم مین ایک صحرا ہے اور دوزخی اس صحرا سے ہر روز ستر ہزار مرتبہ فریاد کرتے ہین
اور اس صحرا مین ایک گھر ہے آگ کا اور اس گھر مین ایک کنوان ہے آگ کا اور اس کنوئین مین ایک تابوت ہے آگ کا اور اس تابوت مین
ایک سانپ ہے کہ اسکے ایک ہزار دانت ہین اور ہر دانت ایک ہزار گز کا ہے انس نے پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم یہ کسکے واسطے ہے فرمایا

کو واسطے پینے والے شراب کے اور ترک کرنیوالے نماز کے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ زنا کرے ایک بار اپنی ماں سے ستر مرتبہ اور جو شخص کہ ڈھائے
کعبہ کو ستر مرتبہ وہ بہتر ہے نماز کے ترک کرنیوالے سے اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ ایک نماز فرض بہتر ہے بیس حج سے اور ایک حج
بہتر ہے اس گھر سے جو کہ طلا سے پُر ہو اور راہ خدا میں کل سونا تصدق کیا جائے یعنی ثواب نماز کا اسکے ثواب سے اسقدر زیادہ ہے اور نماز
کے ادا کرنیکے ثواب کے اور ترک کرنیکے عذاب کے احادیث بہت ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے پس متقی وہ لوگ ہیں کہ
ہمیشہ پڑھتے ہیں نماز کو **وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ** اور اُس چیز میں سے کہ روزی دی ہے ہمنے اُنکو خرچ کرتے ہیں وہ
کہ زکوٰۃ اور خمس کو ادا کرتے ہیں اور مستحقوں کو پہونچاتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کی نفقہ سے خبر لیتے ہیں اور سوائے اسکے جو حقوق
کہ واجب ہیں اُنکو ادا کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر ایک قیراط یعنی ایک ماشہ بھی کم کوئی منع کرے اور زکوٰۃ
مال میں سے نہ دیوے مستحقوں کو وہ مسلمان نہیں ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ایسا شخص یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے
اختیار ہے کہ سب برابر ہے اور بعضوں کے نزدیک نفقہ واجب اور مستحب کو دونو کو شامل ہے پس نفقہ بھی اسمیں داخل ہوگا اور بعضے کہتے ہیں
کہ معنی عام لینے مناسب ہیں یعنی جمیع حقوق مستحقوں کو پہنچاتے ہیں اور تصدق کرتے ہیں اور قرض دیتے ہیں اور حاجتیں مومنین کی روا
کرتے ہیں اور ضعیفوں کی اعانت کرتے ہیں اور اندھوں کا ہاتھ پکڑتے ہیں اور بلاؤں سے اُنکو بچاتے ہیں اور جو کوئی اپنے سے ایمان میں افضل ہے اسکو
اپنے مال و نفس پر اختیار کرتے ہیں اور اپنے سے اُسکو مقدم رکھتے ہیں اور لوگوں کا اسباب اُٹھاتے ہیں اور اپنی چارپایہ پر اُسکو سوار کرتے ہیں اور
جو کوئی درجہ میں اپنی برابر ہے اُسکو اپنے مال و نفس میں اپنی مانند شمار کرتے ہیں اور جو کچھ علم رکھتے ہیں وہ علم دوسرونکو تعلیم کرتے ہیں اور فضائل
اہلبیت علیہم السلام کے اپنے دوستوں کے روبرو بیان کرتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے حضرت صادق علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو کچھ علم
ہمنے اُنکو تعلیم کیا ہے وہ دوسرونکو پہنچاتے ہیں اور ممّا رزقنٰهم متعلق ینفقون سے ہے اور فرماتا ہے خدا اُن متقیوں کی تعریف میں **وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ**
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اور وہ لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے یعنی قرآن اور شریعت جو
تیری طرف نازل کیگئی ہے اے محمد اسکی تصدیق کرتے ہیں اور اُسکا اعتقاد رکھتے ہیں **وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ** اور وہ چیز کہ
نازل کیگئی ہے پہلے تجھسے اے محمد صلعم یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور تمام صحیفے انبیا کے جو پہلے تجھسے نازل ہوئے ہیں ان سب کی بھی تصدیق
کرتے ہیں اور اُنپر ایمان لاتے ہیں کہ وہ سب حق ہیں اور خدا کیطرف سے نازل ہوئے ہیں **وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ** اور ساتھ آخرت کے
وہ یقین کرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ دن آخرت کا کہ بعد دنیا کے ہے وہ ضرور ہونیوالا ہے اور اُس دن اپنے اعمال کی جزا کو پاوینگے
اُولٰٓئِكَ متقی جنکے یہ اوصاف مذکور ہیں **عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ** اوپر ہدایت کے ہیں پروردگار اپنے کیطرف سے کہ اپنے اختیار سے
ایمان لائے ہیں اور اعمال نیک بجالاتے ہیں نہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے ایمان کو اُنمیں پیدا کیا ہے اسواسطے کہ یہ موجب ظلم خدا کا ہے کافرونکے عذاب
کرنے میں بسبب اُنکے قدرت نرکھنے کے ایمان کے کسب کرنیمیں اسواسطے کہ جسوقت ایمان کو اُنمیں پیدا نکیا تو اُنکے عذاب کرنے میں ظلم لازم آتا ہے
بلکہ مراد یہ ہے کہ مومنین نے اپنے ارادہ اور اختیار سے ایمان کو قبول کیا ہے اور کافرون نے اپنے ارادہ اور اختیار سے اسکو قبول نہیں کیا ہے **وَاُولٰٓئِكَ**
اور یہی لوگ جو کہ اپنے ارادہ اور اختیار سے ایمان لائے ہیں اور اپنے اختیار سے اعمال نیک بجالاتے ہیں **هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** وہ ہی رستگاری پانیوالے
ہیں عذاب سے اور پہنچنے والے مرتبہ ثواب کو ہیں شیخ طبرسی نے اور امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ان علیا و شیعتہ هم الفائزون
یعنی تحقیق علی اور شیعہ اُسکے وہی رستگار ہیں اور یہی روایت اہل سنت کی کتاب صواعق محرقہ میں ہے اور اہل سنت جو اپنے تئیں شیعیان علی بھی
کہتے ہیں نہایت فخر و غلو ہے اور یہ قول انکا موافق قول سعدی کے ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور اور دفع المغالطہ میں بیشتر ثابت کیا ہے کہ یہ لوگ
شیعیان علی بیچ نہیں ہو سکتے اور کہتے ہیں کہ چار آیتیں سورہ بقر کی اول کے مومنین کی تعریف میں نازل ہوئی ہیں اور بعد اسکے دو آیتیں

اِنَّ الَّذِیْنَ یہ وہ آیتین ہین جو کافرونکی مذمت مین نازل ہوئی ہین اور وہ دو آیتین ہین اور اُسکے بعد تیرہ منافقونکی مذمت مین نازل ہوئی ہین اور اُسکے بعد کافرونکی مذمت ہین
کَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بسبب عناد کے ایمان نہ لائے اور اپنے کفر پر ثابت قدم رہے اور دلیلون روشن کو اُنہون نے ملاحظہ نہ کیا تاکہ اُنکو سرحد
رستگاری کو پہونچاتے سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ برابر ہے اوپر اُنکے ءَاَنْذَرْتَهُمْ کیا ڈرائے تو اُنکو عذاب سے اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا نہ ڈرائے تو اُنکو
یعنی خواہ ڈرائے تو اُنکو خواہ نہ ڈرائے تو وہ ایسے ہین کہ اپنے عناد کی جہت سے لَا یُؤْمِنُوْنَ نہ ایمان لائینگے وہ اسواسطے کہ وہ تیرے معجزونکے
طرف نظر نہین کرتے ہین اور تیری پیغمبری کو نہین مانتے ہین اور قرآن کی تصدیق نہین کرتے ہین پس بسبب نظر نکرنیکے تیرے معجزونکی طرف
نہایت سختی کفر سے اس مرتبہ کو پہنچے ہین کہ خَتَمَ اللّٰهُ مہر رکہی خدا نے عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اوپر دلون اُنکے کے وَعَلٰی سَمْعِهِمْ اور اوپر کانو
اُنکے کے یعنی خدا تعالی نے اپنے علم سے جانا کہ یہ ہرگز ایمان نہ لائینگے اُنکے دلونپر اور کانونپر ایک نشان کر دیا ہے کہ جو کوئی ملائکہ اور اولیا مین سے
نظر کرتا ہے وہ پہر تو اُسکو پہچانتا ہے کہ یہ لوگ ایمان نہ لائینگے اور اس جہت سے اُونپر لعنت کرتا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ خدا تعالی نے اُنکے دلونپر بسبب اُنکے کفر کے عذاب کو چہاپ دیا ہے جیسا کہ دوسری جگہہ خدا تعالی فرماتا ہے بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا بِکُفْرِهِمْ
یعنی بلکہ چہاپا ہے خدا نے اوپر اُنکے بسبب کفر اُنکے کے اور کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ فائدہ دل کا دریافت کرنا حق کا ہے اور فائدہ کانونکا
سننا آیتون کا ہے اُنسے حاصل نہین ہوتا ہے پس گویا کہ حق تعالی نے ان اعضا پر مہر رکہدی وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
اور اوپر آنکہون اُنکی کے پردہ ہے یعنی جیسے [illegible] کے لینے کی تکلیف دی گئی تہی اور قصور کیا اُنہون نے
[illegible] اور پردہ سے آخرت مین مراد
اس امر مین کہ جسکا ارادہ اُنسے کیا گیا تہا وہ ایسے ہوگئے کہ گویا اُنکی آنکہونپر پردہ ہے اور [illegible]
کہ حق تعالی آخرت مین اُنکو بے عقل اور بہرا اور اندہا کر دیگا اور ایسا نہین ہو سکتا کہ خدا نے تعالی اُنکے دلونپر مہر کر دی کہ بسبب اُسکے
ایمان نہین لاسکتے اور ایمان لانے مین مجبور ہو جاتے ہین اسواسطے کہ یہ امر قبیح ہے اور خدا تعالی امر قبیح کے صادر ہونے سے پاک ہے اور کیونکر ہوسکتا
کہ دلونپر اُنکے خدا مہر کرکے اُنکو مجبور کر دے اور پہر اُنکو کہے کہ تم ایمان لاؤ اور اگر وہ ایمان نہ لائین تو اُنکو عذاب کرے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
اور واسطے اُنکے عذاب ہے بڑا دنیا مین تو اسیر اور قتل ہونا اور آخرت مین ہمیشہ دوزخ مین جلنا اور کہتے ہین کہ عبد اللہ بن ابی سلول اور اُسکے تابعین نے
آپس مین مشورہ کرکے اتفاق کیا کہ زبان سے اسلام کو ہم ظاہر کرین اور دل مین اپنے اعتقاد پر رہین اور جسطرح سے کہ مسلمانونکو پیغمبر کی قربت اور
مصاحبت حاصل ہے ہمکو بہی حاصل ہو تاکہ ہم مسلمانونکے راز سے مطلع ہو کر کفار کو اُس راز سے خبر کرتے رہین پس متفق ہو کر سب رسول خدا صلعم
پاس آئے اور اپنا مسلمان ہو جانا ظاہر کیا خدا تعالی اُنکے حال سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ اور بعضے آدمیون سے مَنْ یَّقُوْلُ
وہ شخص ہین کہ کہتے ہین کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ دن آخرت کے کہ وہ قیامت کا روز ہے
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ اور حال یہ ہے کہ نہین ہین وہ ایمان لانیوالے دلسے اور یقول کی ضمیر من کیطرف باعتبار لفظ کے پہرتی ہے کہ لفظ
اسکا مفرد ہے اور باقی کی ضمیرین باعتبار معنی کے اُسکی طرف پہرتی ہین کہ معنی مین وہ جمع کیلئے بہی آتا ہے اور بمومنین مین با تاکید کی ہے یُخٰدِعُوْنَ
اللّٰهَ فریب دیتے ہین وہ منافقین خدا کو اسلام ظاہر کرتے ہین اور کفر کو پوشیدہ رکہتے ہین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین
اور خدا کا فریب دینا بطریق مجاز کے ہے نہ بطریق حقیقت اس واسطے کہ منافقین جانتے تہے کہ خدا کو فریب نہین
دیسکتے کہ وہ ظاہر اور پوشیدہ کو سب جانتا ہے اور اُنکے دلونکی بات اُسپر پوشیدہ نہین ہے پس اس صورت مین معنی اس آیت کے یہ ہونگے کہ معاملہ اُنکا مثل
مثل معاملہ اُن لوگونکے ہے کہ دہوکا دیتے ہون کہ اپنے غیر کو فریب دیوین اور یا یہ کہ پیغمبر کے فریب دینے کو خدا کا فریب دینا کہا ہے اسواسطے کہ پیغمبر
کا فریب دینا رجوع کرتا ہے طرف فریب دینے خدا کے جیسے خدا تعالی دوسری جگہہ فرماتا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جو شخص
کہ فرمانبرداری کرے پیغمبر کی بتحقیق فرمانبرداری اُسنے خدا کی اور مومنین کے فریب دینے کے واسطے مومنین سے کہتے تہے کہ ہم خدا اور رسول

ایمان لائے ہین مثل تمہارے اور خدا فرماتا ہے وَمَا یَخْدَعُوْنَ اور نہین فریب دیتے ہین وہ حقیقت مین اس عمل مین اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ مگر نفسون
اپنے کو ہو اسطے کہ وبال فریب دینے کا کہ وہ عذاب الیم ہے پہنچا اور آخرت مین وہ اُنکی ہی طرف رجوع کرنیوالا ہے وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہین
اطلاع رکھتے ہین وہ کہ وبال اُسکا اُسکی سزا مین اُنکی طرف راجع ہوگا اور خدا تعالی اُنکے نفاق کی پیغمبر اور مومنین کو خبر کریگا کہ وہ اُنپر لعنت
کرنے لگینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم سے کسی نے سوال کیا کہ کل قیامت کے روز نجات کس چیز مین ہے
فرمایا کہ یہ ہے کہ خدا سے فریب نکرو کہ جو کوئی خدا سے فریب کریگا خدا اُسکو فریب کی سزا دیگا اور ایمان کو اُس سے نکال لیگا اور اگر وہ غور کرتا
ہو تو جانے کہ اپنے نفس کو وہ فریب دیتا ہے پھر اُسنے پوچھا کہ خدا سے کیونکر فریب کرے فرمایا کہ عمل کرے اُس چیز کا کہ خدا تعالی نے اُسکے
کرنیکا حکم دیا ہے اور ارادہ اُسکا اُس سے سوائے خدا کے دوسرا امر ہو پس فریب رہا ہے کہ وہ شرک بخدا ہے فِیْ قُلُوْبِهِمْ بیچ دلون
اُن منافقون کے کہ جو محل اعتقاد ہے مَّرَضٌ بیماری نفاق کی ہے اور کینہ مومنون کا اور حسد اُنکا کہ وہ دلوں میں اُنکے جوش کرتا ہے
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا پس زیادہ کی خدا نے بیماری نفاق کی بسبب اُسکے کہ مرتبہ اپنے پیغمبر کا بلند کرتا ہے اور اسلام کو روز بروز قوت
دیتا ہے اور مومنین کی ترقی کرتا ہے منافقین یہ حال دیکھکر نفاق کو اپنے دلون مین زیادہ پیدا کرتے ہین اور شب و روز رنج والم مین رہتے ہین اور
پیغمبر اور مومنین کی ترقی دیکھکر اپنے دلون مین جلتے ہین وَلَهُمْ اور واسطے اُن منافقون کے آخرت مین عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دردناک ہے
بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ بسبب اُسکے کہ ہین وہ جھوٹ کہتے مومنین سے کہ ہم ایمان لائے ہین اور بعضون نے یکذبون کو تشدید دال پڑھا ہے
اب خدا تعالی اُنکے افعال سے خبر دیتا ہے اسطرح سے کہ وَاِذَا قِیْلَ اور جسوقت کہا جاتا ہے یعنی مومنین کہتے ہین لَهُمْ واسطے اُن منافقین کے
کہ لَا تُفْسِدُوْا فساد کرو تم اے منافقو فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے بسبب نافرمانی کے اور باز رکھنے لوگون کے ایمان سے ایمان کو بُرا کہکر اور بسبب
فریب دینے مومنین کے اسلام کو ظاہر کرکے اور کافرون کے روبرو اسلام کا بطلان بیان کرکے قَالُوْا کہتے ہین وہ مومنین کے جواب مین عناد کی راہ سے
اِنَّمَا نَحْنُ سوا اسکے نہین کہ ہم مُصْلِحُوْنَ درستی کرنیوالے ہین اپنے کام مین یعنی جو کچھ کہ ہم کرتے ہین سب صلاح اور بنا ہے
کہ ہم اسلام کو ظاہر کرکے محمد کو راضی رکھتے ہین اور اپنا اعتقاد بھی دلوں مین اپنے باقی رکھتے ہین اور وہ اپنے قول کو جو اچھا جانتے تھے
خدا تعالی اُنکے قول کو رد کرتا ہے کہ اَلَآ خبردار ہو اور جانو تم اے مومنین کہ اِنَّهُمْ تحقیق وہ منافقین هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وہی فساد
کرنیوالے ہین اور تباہی ڈالنے والے ہین اور دوسرا ہم فصل کا ہے یا ابتدا کا وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ اور لیکن وہ نہین اطلاع رکھتے ہین
کہ مفسد وہی ہین اور عمل اُنکا بوجہ صلاح نہین ہے بسبب تفکر کرنے اُنکے کے سمجھتے نہین اور روشن اور ظاہر دلیلوں مین اور بسبب اسکے کہ اگر
خدا تعالی پیغمبر کو اُنکے نفاق سے خبر کردیگا تو وہ مومنین کو اُنکے نفاق سے مطلع کردیگا۔ اور اونپر لعنت کرنیکا حکم کریگا تو وہ مومنین اُنپر لعنت
کرنے لگینگے اور اگر وہ انصاف سے نظر کرتے تو جانتے کہ جو کچھ کرتے ہین عین فساد ہے نہ صلاح وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اور جسوقت کہا جاتا
اُن منافقون سے یعنی پیغمبر یا مومنین اُنسے کہتے ہین اٰمِنُوْا ایمان لاؤ تم ویسے اور پیغمبر کی تصدیق کرو كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ جیسے کہ ایمان لائے ہین
لوگ یعنی کہ وہ مومنین خالص ہین اور دلون مین اپنے وہ نفاق نہین رکھتے ہین قَالُوْا کہتے ہین وہ کہ منافقین ہین پیچھے مین یا اپنی قوم کے روبرو
کہ اَنُؤْمِنُ کیا ایمان لائین ہم كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ جیسے کہ ایمان لائے ہین احمق اور بیخرد اور کم ظرف آدمی یعنی ہم مثل بیوقوفون کے ہرگز
ایمان نہ لائینگے اور اکثر مومنین جو فقیر اور محتاج تھے اور بعضے اُنمین غلام تھے مثل سہیب اور بلال کے اسواسطے اُنکو احمق کہا اور ہمزہ استفہام
انؤمن کا انکاری ہے اور کاف کما کا موضع نصب مین ہے کہ صفت ہے مصدر محذوف کی اور ما موصول ہے اپنے صلہ کے معنی مصدر ہے یعنی
آمنوا ایمانا مثل ایمان الناس پس موصوف کاف کا کہ ایمانا ہے یہان سے محذوف ہے اور کاف بمعنی مثل ہے اَلَآ خبردار ہو اور جانو اے مومنین
مخلصین کہ اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ منافقین هُمُ السُّفَهَآءُ وہی کم عقل ہین کہ سمجھتے نہین ہین اور نہین جانتے کہ ہم جو اسلام کو ظاہر

کرتے ہین اور دلمین کفر کو پوشیدہ رکہتے ہین یہ نہایت بیوقوفی ہے اور مومنین کم عقل نہین ہین کہ انہون نے کفر پر ایمان کو اختیار کیا ہے اور معصیت
پر طاعت اور منافقین بالعکس اسلئے کرتے ہین اور بسبب بیعقلی کے کفر کو ایمان پر اور معصیت کو طاعت پر اختیار کیا ہے انہون نے
وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن نہین جانتے ہین کہ وہ خدا تعالی انکے نفاق کی مومنین کو خبر کریگا تو مومنین انپر لعنت کرنے
لگینگے اور الا واسطے تنبیہ کے آتا ہے شروع کلام مین اور اصل اسکی لا ہے اور واسطے تحقیق کلام مابعد کے ہمزہ اسپر داخل ہوگیا ہے اور
منقول ہے کہ ایک روز عبداللہ بن ابی اور اسکے تابعین نے امیر المومنین علیہ السلام سے مع دیگر اصحاب کے ملاقات کی اور ہر ایک منافق نے
انمین سے امیر المومنین علیہ السلام کی از راہ خوشامد بہت تعریف کی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عبداللہ خدا سے ڈر اور نفاق کو
اپنے ترک کر اور اعتقاد خالص سے ایمان لا کر زمرہ مومنین مخلصین کے داخل ہو عبداللہ نے جواب مین کہا کہ اے ابو الحسن تم ہمکو منسوب نفاق
کرتے ہو ہم تو مثل تمہارے ایمان لائے ہین اور پیغمبر کا اعتقاد رکہتے ہین خدا تعالی نے عبداللہ کی تکذیب اور جناب امیر کی تصدیق کے باب مین
آیہ نازل کی اور فرمایا کہ وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جسوقت ملاقات کرتے ہین وہ منافقین ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تو قَالُوْا
کہتے ہین وہ از روے نفاق کے اٰمَنَّا ایمان لائے ہین ہم مثل تمہارے محمد پر اور قرآن پر وَاِذَا خَلَوْا اور جسوقت خلوت اور تنہائی مین ہوتے ہین اِلٰی
شَیٰطِیْنِهِمْ طرف شیطانون اپنے کے کہ وہ متکبر ہین اور یاران کے ہین اور گمراہ کرنیمین مثل شیطانونکے ہین اور رئیس اور پیشوا انکے
ہین تو اسوقت قَالُوْا کہتے ہین وہ منافقین پیشواؤن اپنے سے از روے اعتقاد کے اِنَّا مَعَکُمْ تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہین تمہارے دین
اور اپنے دین سے ہم پہرے نہین اور مسلمانونکے روبرو جو ہم اسلام اپنا ظاہر کرتے ہین اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ سوا اسکے نہین کہ ہم
ہنسی کرنیوالے ہین ان مسلمانونسے خدا تعالی مومنین کیطرفسے فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ خدا جزا ہنسی کی دیگا انکو کہ دنیا مین
تو احکام مسلمانونکے انپر جاری کریگا اور آخرت مین جسوقت وہ دوزخ مین ہونگے تو کہتے ہین کہ ایک دروازہ بہشت کا انکی طرف کہولیگا اسوقت
وہ جلدی بہشت کیطرف کو دوڑینگے جسوقت وہ بہشت کے دروازہ پر پہونچینگے تو اسوقت دروازہ بہشت کا بند ہو جاویگا اور آتش
دوزخ انکو اپنی طرف کہینچ لیویگی اور مومنین یہ دیکہکر ہنسینگے جسوقت وہ کہینگے کہ ایسا ہمارے ساتہ کیون کیا تو کہا جائیگا کہ یہ جزا
اس ہنسی کی ہے کہ جو تم دنیا مین مومنین سے ہنستے تہے وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ اور کہینچیگا انکو بیچ سرکشی انکی کے اور مدد کریگا انکی
کفر مین اور نفاق مین کہ یَعْمَهُوْنَ حیران رہینگے وہ اور سرگردان ہونگے راہ ثواب سے یعنی بسبب کفر اور تامل نکرنیکے بیچ استدلال اور
دلائل ظاہرہ مین چہوڑ دیگا انکو خدا تعالی انکی سرکشی مین کہ سرگردان اور حیران رہین وہ اور توفیق اور نظر لطف اپنے اٹہا لیگا اُولٰئِکَ
الَّذِیْنَ وہ منافقین وہ لوگ ہین کہ اشْتَرَوُا خرید کیا ہے انہون نے یعنے بدل کیا ہے انہون نے الضَّلٰلَةَ گمراہی کو کہ وہ کفر
اور نفاق ہے بِالْهُدٰی ساتہ راہ راست کے کہ وہ ایمان اور یقین ہے اور مراد یہ ہے کہ خرید کیا انہون نے ضلالت کو بدلے رستگاری کے
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ پس نہ نفع دیا سوداگری انکی نے بدلے ایمان کے کفر کو خرید کرنیکے معاملہ مین وَمَا کَانُوْا مُهْتَدِیْنَ اور
نہین تہے وہ راہ راست پانیوالے یعنی ان لوگون نے دین خدا کو فروخت کیا اور اسکے عوض مین کفر کو لیلیا اس صورت مین انکی تجارت
انکو کچہ فائدہ نہ دیا بلکہ ایمان کو چہوڑکر کفر کو اختیار کیا اور بہشت کو کہ قسم قسم کی نعمتین اسمین ہین از جہالت سے ترک کرکے آتش دوزخ کو کہ
طرح طرح کے عذاب اور تکلیفین اسمین ہین پسند کیا۔ یہ لوگ حق اور ثواب کیطرف ہرگز راہ پانیوالے نہین ہین اور اشتروا کی واو کو سب
قاریون نے مضموم پڑہا ہے مگر یحیی نے مکسور پڑہا ہے۔ لو استطعنا کی واو کے مشابہ جانکر اور ضمہ اشتروا کی واو کو اسواسطے ہوا کہ یہ واو
ساکن تہی اور جسوقت ساقط ہوا ہمزہ وصل کا تو یہ واو ساکن جا کر ملے جو کہ لام تعریف کے بدل کیا گیا ہے اور دو ساکن جمع ہوئے اسواسطے
واو کو حرکت ضمہ کی دی کہ دلالت کرے صیغہ جمع ہونے پر مَثَلُهُمْ مثال ان منافقین کی اس معاملہ مین کَمَثَلِ الَّذِی

مانند اُس شخص کی ہے کہ اندھیری رات تاریک مین استوقد نارا روشن کرے آگ کو صحرا مین واسطے دیکھنے راہ کے تا کہ گرد اگرد
اپنے دیکھے اور جلدی راہ چلے دشمنونکے خوف سے اور اُسکی جگہہ مین پہنچے فلما اضاءت پس جسوقت روشن کرے وہ آگ ما حولہ اُس
چیز کو کہ گرد اگرد اُسکے ہے ذهب الله بنورهم لیجاے خدا روشنی اُنکی کو وترکهم اور چھوڑ دے اُنکو فی ظلمات بیچ
اندھیریونکے لا یبصرون کہ نہ دیکھین وہ کسی چیز کو یعنی کہ جیسے بعضے آدمی واسطے دیکھنے راہ کے اور خوف گم کرنے راہ کے شب
تاریک مین آگ روشن کرین اور جسوقت وہ آگ اُنکے گرد کو روشن کرے اور حقتعالی ہوا کو بھیجکر اُس روشنی کو دور کرے تو اُسوقت وہ
لوگ تاریکی مین حیران اور سرگردان رہجاتے ہین اُس صحرا مین ایسی ہی منافقین کا حال ہے کہ شب تاریک گمراہی مین اظہار کلمۂ اسلام کر کے
اُسکی روشنی مین مسلمانون کے خوف شمشیر سے اور تاراجی مال سے بیخوف ہو جاتے ہین اور جسوقت خدا تعالی اُنکو موت دے تو نور ظاہری
اُنکا کہ وہ فقط اقرار زبانی ایمان کا تہا بسبب مرنیکے اُنسے جاتا رہے اور تاریکی عذاب مین بسبب کفر باطنی گرفتار ہو جاتے ہین کہ راہ نکلنے
کی اُس تاریکی عذاب سے نہ پاتے ہین پس جن لوگونکا یہ حال ہے وہ صم بہرے ہین یا یہ معنی کہ حق کے سننے پر کان نہین رکھتے ہین بکم
گونگے ہین یا یہ معنی کہ سخن حق نہین کہتے ہین عمی اندھے ہین اسوجہ سے کہ حق کو نہین دیکھتے ہین یعنی جو دلیلین کہ حق کی ہین
اُنکو نہین سنتے ہین اور ویسے اقرار خدا اور رسول کا نہین کرتے ہین اور معجزون کی طرف نہین دیکھتے ہین پس گویا کان اور زبان
اور آنکھ نہین رکھتے ہین فهم پس وہ لوگ کہ اس مرتبہ کو پہنچے ہین لا یرجعون نہ رجوع کرینگے کفر سے طرف ایمان
اور گمراہی سے طرف راہ راست کے اور آخرت مین بہی وہ لوگ بہرے اور گونگے اور اندھے ہونگے اُنہین کے حق مین خدا تعالی فرماتا
ہے کہ نحشرهم یوم القیامة علی وجوههم عمیا و بکما و صما یعنی محشور کرینگے ہم اُنکو دن قیامت کے اوپر مونہون اُنکے کے اندہا اور
گونگا اور بہرا اور اس آیہ مثال مین پہلے تو ضمیرین مفرد کی آئی ہین ۔ اور بعد اُسکے جمع کی اسکی تاویل مین بیان کرتے ہین کہ الذی
جمع کے معنی مین ہے جیسا کہ دوسری آیت مین والذی جاء بالصدق وصدق به اور بعضے کہتے ہین کہ الذی مین نون جمع کا حذف ہو
ہے اور اصل مین یہ الذین ہے اور ایسا شعر عرب کے کلام مین آتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مضاف یہان سے محذوف ہے گویا اسطرح ہے
کہ مثلهم کمثل اتباع الذی استوقد نارا یعنی مثال اُن منافقون کی مانند پیروی کرنیوالون اُس شخص کے ہے کہ روشن کیا اُسنے آگ کو اور
بعضے کہتے ہین کہ اسمین تشبیہ حال کی ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ حال هولاء المنافقین فی جهلهم کحال المستوقد نارا یعنی حال اُن منافقون
کا بیچ جہالت اور نادانی اُنکے کے مانند حال روشن کرنیوالے کے آگ کو ہے اور اضاءت اگر متعدی ہے تو ضمیر اُسکی طرف نار کے پہرتی ہے
اور اگر لازمی ہے تو ضمیر اُسکی طرف ما حولہ کے پہرتی ہے اور تانیث اسکی باعتبار متعدد ہونے اشیاء کے ہے کہ جو گرد اُسکے ہین اور جملہ منصوب
علی الظرفیت ہے او کصیب یا مثال اُن منافقون کی مانند صاحبون مینہہ کے ہے اصحاب کا لفظ اور وہ مضاف یہان سے محذوف ہے
اور تقدیر اُسکی کاصحاب صیب ہے اور عطف اسکا کمثل الذی استوقد نارا پر ہے اور اصحاب کا لفظ یہان اسواسطے محذوف ہے کہ صیب غیر
عاقل ہے اسکا عطف عاقل پر کیونکر ہوگا اسواسطے اصحاب کے لفظ کی تقدیر بیان مناسب ہوئی اور دلالت کرتا ہے اسکے مقدر ہونے پر
ما بعد اسکا کہ وہ یجعلون اصابعهم فی آذانهم ہے یعنی مثال اُن منافقون کی مانند یاران باران کی ہے کہ جسکے بڑے بڑے قطرے ہون
اور وہ لوگ اُس باران مین گرفتار ہو گئے ہون اور جلدی جلدی وہ مینہہ برستا ہو من السماء آسمان سے کہ فیه بیچ اُس باران کے
یعنی وقت برسنے باران کے ظلمات اندھیری ہون تاریکی شب کی بادلون کی ورعد اور گرج ہو اُسمین آواز سخت ہو
وبرق اور بجلی ہو روشن زمین پر گرتی ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ رعد آواز ایک فرشتہ کی ہے کہ وہ بادلونکو اطراف عالم مین
پراگندہ کرتا ہے اور پہیلاتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ برق روشنی تازیانہ کی ہے کہ وہ لوہے کا ہے اور ملائکہ بادلون کو

اُس سے مار کر ہانکتے ہیں اور دوسری روایت ہے کہ وہ تازیانہ نور کا ہے اور کہتے ہیں کہ رعد آواز ہے ابر کے ٹکڑوں کی آپس میں ٹکرانے سے اور برق
ایک آتش ہے کہ نکلتی ہے وقت برہم ہونے بادلوں کی آپس میں حاصل یہ ہے کہ منافقین مثل صاحبوں اُنکے ہیں کہ جسمیں رعد اور برق ہے اور
اُسمیں وہ گرفتار ہیں کہ بجلی کی کڑک سے **يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ** کرتے ہیں وہ انگلیوں اپنی کو **فِي آذَانِهِمْ** بیچ کانوں اپنے کے **مِنَ**
الصَّوَاعِقِ کڑکوں بجلی کے **حَذَرَ الْمَوْتِ** واسطے ڈر موت کے اور خوف ہلاک ہونیکے **وَاللَّهُ مُحِيطٌ** اور خدا گھیرنے والا ہے اور احاطہ
کرنیوالا ہے **بِالْكَافِرِينَ** ساتھ کافروں کے یعنی اُسکا علم اُنکے سب افعال کو پہونچا ہے اور سب کو موافق اُنکے فعلوں کے سزا دیگا اگر چاہے اپنے حبیب
کو اُنکے نفاق کی خبر دیوے اور مطلع کر دیوے کہ اُنکے ظاہر اور پوشیدہ کو وہ جانتا ہے اس آیت میں خدا تعالیٰ نے قرآن اور ہدایت کو مشابہت
دی ہے باران سے اسواسطے کہ جیسے کہ باران سے زمین زندہ ہوتی ہے ایسے ہی قرآن اور ہدایت سے دل زندہ ہوتے ہیں اور باران میں ابر سے
جو اندھیرے ہوتے ہیں اور رعد اور بجلی اور کڑک جو ہوتی ہے تو اسوقت انگلیوں کو کانوں میں دیتے ہیں کڑکوں رعد کے سے مرنیکے خوف سے کہ
بجلی پھر نگرے ایسے ہی حال منافقوں کا ہے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ ایسا نہو کہ پیغمبر اپنے اصحاب کو اُنکے نفاق کی خبر دیوے اور قرآن میں جو کچھ
وعید اور عذاب اور لعن اور خوف لاتا ہے کہ وہ مثل رعد اور برق اور صاعقہ کے ہے اُسکے سننے سے کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں کہ ایسا نہو کہ
حکم قتل کا نازل ہوا ہو اور اُسکو سن لیویں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حقتعالیٰ نے تشبیہہ دی ہے باران کو کہ جو آسمان سے نازل ہوتا ہے
قرآن کے ساتھ اور رعد اور برق کو کہ جو اُسمیں تشبیہہ دی ہے اُن چیزوں کے ساتھ جو کہ قرآن میں مذکور ہیں مثل عذاب اور ڈرانے کے اور
تشبیہہ دی ہے روشنی صاعقہ کو وعید آخرت اور جہاد دنیا کے ساتھ اور حذر الموت مفعول لہ واقع ہوتا ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے
کہ دو مرد منافق رسولخدا صلعم سے خوف کر کے مدینہ سے بھاگ گئے تھے اور راہ میں باران سخت اُنکو پہونچا کہ وہ حیران ہو گئے جسوقت کہ بجلی
چمکتی تھی تو چند قدم اُسکی روشنی میں چلتے تھے جسوقت تاریکی ہوتی تھی تو کھڑے ہو رہتے تھے اور جسوقت سخت آواز بجلی کی کڑک کی آتی
تھی تو اپنے کانوں میں انگلیاں دیتے تھے اور جسوقت بیتاب ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ کاشکے جلدی صبح ہوتی کہ ہم پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر
ہو کر فرمانبرداری اُسکی کرتے جبکہ صبح ہوئی تو رسولخدا صلعم کی خدمت میں وہ حاضر ہوئے اور باعتقاد تمام ایمان لائے حقتعالیٰ نے مدینہ
کے منافقوں کے حال کو اُن دو مردوں کے حال کیساتھ تشبیہہ دی ہے اور فرمایا کہ مثال اُنکی مثل اُن لوگوں کے ہے کہ جو خوف کی جہت سے
انگلیاں اپنے کانوں میں کرتے ہیں اور بسبب چمکنے کی جہت سے **يَكَادُ الْبَرْقُ** قریب ہے بجلی کہ **يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ** چوندھا دیوے
آنکھوں اُنکی کو **كُلَّمَا أَضَاءَ** جسوقت روشن ہوتی وہ بجلی اور رستہ روشن ہو **لَهُمْ** واسطے اُنکے یعنی اُنکے چلنے کے لئے تو
مَشَوْا فِيهِ چلتے ہیں وہ بیچ اُسکے **وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ** اور جسوقت تاریکی ہوئی اُوپر اُنکے اور راستہ میں اندھیرا ہو گیا بجلی کے دور
ہونیسے **قَامُوا** تو کھڑے ہو رہتے ہیں وہ ایک جگہہ حیران اور سرگردان ہو کر یعنی جو لوگ کہ برق میں مبتلا ہیں قریب ہے کہ درخشندگی برق
اُنکی بینائیوں کو لیجاوے اور آنکھوں کو اُنکی چندھیا دیوے اور ایسا ہی حال منافقین کا ہے کہ جو کچھ قرآن کی آیتیں دلالت کرتی ہیں حقیت پیغمبر پر اور
وہ اُنکو دیکھتے ہیں اور تامل اُنمیں نہیں کرتے ہیں اور انکار حق کا کرتے ہیں قریب ہے کہ باطل ہو جاویں سب علوم اُنکے جو کچھ کہ اُنکو حاصل ہیں اسواسطے
کہ جو کوئی حق صریح کا انکار کرتا ہے یہ انکار اُسکا پہونچا دیگا اُسکو طرف اس امر کے کہ سب حقوق کا اُس سے بطلان ہو جاوے۔ اور منقول
ہے کہ جسوقت منافقین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آتے تو انگلیاں اپنے کانوں میں کرتے تھے اس خوف سے کہ مبادا حکم اُنکے قتل
کیواسطے پہنچا ہو پس حقتعالیٰ نے تشبیہہ دی اُنکو اُس جماعت کیساتھ کہ ہلاکت کے خوف سے وقت سننے آواز کڑک گرجنے کے انگلیوں کو کانوں میں
اور جسوقت دیدہ بصیرت سے دلیل روشن قرآن کو دیکھتے تھے تو قریب تھا کہ دل اُنکے اُن آیتوں کی نور کی جہت سے کفر سے پھر جاویں حقتعالیٰ نے
تشبیہہ دی اُسکو برق کیساتھ کہ بسبب درخشندگی کے نزدیک ہو کہ باران والوں کی آنکھوں کو لیجاوے اور فرمایا حق تعالیٰ نے کہ جسوقت روشن

ہوتی ہے بجلی تو چلتے ہین وہ اُسکی چمک مین اور جسوقت اندھیرا ہوتا ہے تو کھڑے ہو رہتے ہین یہی حال منافقون کا ہے کہ جسوقت کہتے ہین کوئی فایدہ
دنیا مثل فتح اور ظفر اور غنیمت کے واسطے مسلمانونکے تو رغبت کرتے ہین وہ طرف دین اسلام کے اور تمنا اطاعت اور بیعت کی کرتے ہین اور جسوقت
کوئی سختی اور شکست مسلمانونکی طرف پہنچتی ہین اور اپنی دنیا مین سے کوئی امر مکروہ اور ناخوش ملاحظہ کرتے ہین تو بدفالی اور بدشگونی جانتے ہین اور
کہتے ہین کہ یہ دین محمد کی جہت سے ہے وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ اور اگر چاہے خدا بسبب اُنکے نفاق کے انکو عذاب کرے تو لَذَهَبَ
البتہ لیجاے آواز رعد کی بِسَمْعِهِمْ سننے انکے کو کہ انکو بہرا کر دے وَاَبْصَارِهِمْ اور لیجاے بینائی اُنکی کو بجلی کی چمک سے کہ انکو اندھا کر دے
اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا تعالی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اوپر ہر چیز کے قادر ہے پس ممکن ہے کہ اُنکی شنوائی اور بینائی کو لیجاے اور اُنکو
بہرا اور اندھا کر دے اور شنوائی اور بینائی کے لیجانے کو خدا تعالی نے سب اعضا مین سے اسواسطے خاص کیا ہے کہ انہین دونوکا ذکر چلا آتا
تیرہ آیتین منافقین کے حق مین تمام ہوئی اور اب خدا تعالی بندہ کو پرستش کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے
آدمیو اعْبُدُوْا عبادت اور بندگی کرو تم رَبَّكُمُ پروردگار اپنے کو الَّذِیْ وہ پروردگار کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُمْ
پیدا کیا ہے تمکو وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور اُن لوگونکو پہلے تمسے تمہارے باپ اور دادا اور سواے اُنکے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
تاکہ تم بچو تم آتش دوزخ سے عبادت کی برکت کے سبب اگر خاص واسطے خدا کے عبادت کرو اور فضل سے عبادت کے نا ہے اسکو ہرگز بسی
انہین ترک نکرو اور یہ خطاب مومن کے اور کافر کے سب کی طرف ہے سوا اُن شخصون کے کہ جو بالغ اور عاقل نہین ہین اور خدا تعالی نے
اسیواسطے پیدا کیا ہے کہ اُسکی عبادت کرتے رہین چنانچہ دوسری آیت مین فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اور خدا تعالی
کی ذات غنی مطلق ہے اُسکو تمہاری عبادت کی اور تمہاری کچھ پروا نہین اور نسے وہ کھانا اور پینا نہین مانگتا ہے اور وہ تمہاری عبادت کا
محتاج نہین فقط اسی چاہتا ہے کہ تم اُسکی عبادت کرو وہ تمسے اجی سے لئنا کو دینے حق عبادت کا جانکر یاد کیا اور فایدہ بھی اس عبادت کا تمہارے
ہی واسطے ہے کہ تمکو آتش جہنم سے محفوظ رکھیگا اور بہشت تمہارے رہنے کو دیگا اور خدا این اور تم مین کچھ رشتہ داری نہین کہ رشتہ کی جہت تمہاری حمایت کرے
اُسکا پیارا تو وہی ہے کہ جو اُسکو یاد کرے اور موافق شرع کے اُسکی عبادت کرتا ہے اور واجبات کو ترک نکرے اور محرمات سے پرہیز کرتا ہے اور اُس سے وہ راضی

استعاجز بندگی بجا ہے بندہ کوئی نام
طاعت بڑا وسیلہ ہے بندہ کا خیر مین
سمجھی ہیں بسر ہو گر بار کہ عین

بندہ وہی ہے جو ہے بجا لاتا ہے حکم
گر چاہتا ہے خیر سے جنت میں ہو مقام
معبود اس سے راضی ہو اور خوش ہے

اگر بندگی نہ کی تو وہ بندہ نہیں رہا
آقا کے گر حضور میں حاضر ہو پھر کہو

گر چاہے بندگی سے نہ بندہ ہی اسکا نام
پیارا اسے ہو پیمبر تو نکیونکر ہو وہ غلام

اور کلمہ لعل کا جو اس آیت میں آیا ہے وہ واجب کے لیے ہے یعنی لازم

ہے خدا پر کہ اپنی پرستش کرنیوالونکو عذاب سے نجات دیوے اسواسطے کہ وہ کریم مطلق ہے اور کریم مطلق کے لائق نہین کہ کسیکو بدون فایدہ
مشقت مین ڈالے اور اُس مشقت کے عوض مین کچھ فایدہ اُسکو نہ دیوے اور اسکو طمع دیکر محروم رکھے اور دیکھو اسنے کیا کیا نعمتین تمکو دی ہین
چنانچہ فرماتا ہے کہ الَّذِیْ وہ خدا پروردگار تمہارا کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا کیا ہے
واسطے تمہارے زمین کو فرش بچھا ہوا کہ وہ تمہاری طبیعت اور بدن کے بہت مناسب اور موافق ہے نہ بہت گرم ہے کہ تمکو جلا دیوے
اور نہ بہت سرد ہے کہ تمکو جما دیوے اور نہ ایسی خوشبودار ہے کہ تمہارے سر مین درد پیدا کرے اور نہ ایسی بدبودار ہے کہ تمکو ہلاک کرے اور نہ ایسی نرم ہے
مثل پانی کے کہ تمکو غرق کرے بلکہ ایسے مناسب ہے واسطے تمہارے کہ تم اُسمین زراعت کرتے ہو اور اپنے مکان بناتے ہو اور اپنے مردون کو
دفن کرتے ہو اور سواے اسکے طرح طرح کے فائدے اُس سے حاصل کرتے ہو اور اوسپر آرام کرتے ہو وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اور آسمانکو چھت یعنی بنایا
خدا نے تمہارے واسطے آسمان کو چھت اور تمہارے فائدے کیواسطے اسمین آفتاب اور ماہتاب اور ستارے پیدا کیے اور منقول ہے کہ خدا تعالی نے
جبکہ آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے ایک جوہر سبز پیدا کیا اور بعد اُسکے بنظر ہیبت اُسکی طرف دیکھا وہ جوہر آب لرزان ہو گیا اور کف اور

اور بخار اُسکے موج سے ظاہر سات طبقہ آسمان کو اُسکے بخار سے پیدا کیا اور سات زمینون کو اُسکے کف سے اور کہتے ہین کہ ہر طبقہ آسمان
اور زمین کا مقدار پانسو برس کی راہ کے ہے اور بعد پیدا کرنے آسمان اور زمین کے فرشتون کو پیدا کیا اور آسمانون کے طبقون کو اُنکے شانون پر رکہا
اور ایک فرشتہ اور پیدا کیا اور اُسکو حکم کیا کہ مشرق سے مغرب تک ہاتہون کو اپنے پہیلا دے اور زمین کو اُسکے ہاتہون پر رکہا لیکن قدم اُسکا
کسی چیز پر قرار نہین پکڑتا تہا گاؤ کو پیدا کیا کہ اُسکے چالیس ہزار سینگ اور چالیس ہزار ہاتہ اور پاؤن ہین اُس فرشتہ نے اُس گاؤ
کو ہاتہ پر اپنا قدم رکہا اور سینگ اُسکے زمین کیجانب زیر عرش تک پہونچے ہین اور دم مین اُسکا دریا ہے جسمین ہر روز ایک دم پہنچتا ہے یہ پادلی
اور کمی سمندر کی جسکو جوار بہاٹا کہتے ہین اس سبب سے ہے اور گاؤ کے پاؤن بہی کسی چیز پر نہین ٹہرتے تہے ایک پتہر کو پیدا کیا برابر سات آسمانکے
اور سات زمین کے اُسپر گاؤ نے اپنے پاؤن رکہے اور بعد اُسکے ایک مچہلی کو پیدا کیا اور اُسکی پشت پر وہ پتہر رکہا اور مچہلی کو پانی پر رکہا اور پانیکو ہوا پر
اور ہوا قدرت خدا سے قایم ہے اور زمین مثل کشتی کے پانی پر حرکت کرتی تہی پہاڑونکو پیدا کر کے تلو اُسکی میخین بنایا اور ایک اور نعمت اپنی
بیان کرتا ہے وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور اوتارا خدا نے آسمان سے پانی کو کہ وہ نہایت مبارک اور فایدہ مند اور قسم قسم کے نفع اُس سے حاصل
کرتے ہین اور خدا تعالی اپنی حکمت سے قطرہ قطرہ برساتا ہے اگر ایک بڑا سا پانی کا ٹکڑہ ڈالدے تو تمکو اور تمہارے چوپایون کو اور زراعت اور
درختونکو اُس سے بہت ضرر ہو اور سما بمعنی بلندی ہے اور اسیواسطے بعضون کے نزدیک مراد سما سے یہ ہے کہ وہی بلند ہوتا ہے اور پانیکو دریا سے لیکر
اوپر چڑہتا ہے اور ہوا اُسکو پراگندہ کرتی ہے اور ہانکتی ہے اور نچوڑتی ہے اور باران رحمت اُس سے گرتا ہے فَأَخْرَجَ بِهِ پس نکالا خدا نے
ساتھ اُس پانی کے مِنَ الثَّمَرَاتِ پہلونسے رِزْقًا لَّكُمْ روزی واسطے تمہارے کہ قسم قسم کے میوے اور غلہ پیدا کئے کہ
جسکو تم کہاتے ہو پس جسوقت کہ خدا تعالی ایسی نعمتین تمہارے واسطے پیدا کرتا ہے فَلَا تَجْعَلُوا پس مت کرو تم لِلَّهِ أَندَادًا
واسطے خدا کے شریکونکو وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ اور تم جانتے ہو کہ جنکی پرستش سوائے خدا کے کرتے ہو وہ کسی چیز کے پیدا کرنیکی قدرت
نہین رکہتے ہین کیونکر وہ سزاوار پرستش کے ہونگے اور بعد اسکے خدا تعالی قرآن کے معجزہ ہونیکا ذکر کرتا ہے کہ وہ دلیل ہے محمد صلعم کی نبوت
کی اسواسطے کہ ایمان تمام نہین ہوتا ہے بدون اقرار توحید اور نبوت محمد صلعم کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ اگر ہو تم
بیچ شک کے مِّمَّا نَزَّلْنَا اُس چیز سے کہ نازل کی ہے ہمنے یعنی قرآن کہ جو نازل کیا ہے ہمنے عَلَىٰ عَبْدِنَا اوپر بندہ اپنے کے کہ
وہ محمد صلعم ہے اور اُسمین تم شک کرتے ہو اور تم گمان کرتے ہو کہ ہمنے اُسکو نازل نہین کیا ہے بلکہ محمد نے اپنی طرف سے اُسکو بنالیا ہے
فَأْتُوا بِسُورَةٍ پس لاؤ تم ایک سورت کو مِّن مِّثْلِهِ مانند اُسکے کہ فصاحت اور بلاغت مین وہ مثل قرآن ہو کہ
جسکو محمد لایا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نہ کسی سے پڑہا ہے اور نہ کسی آدمی سے اُسنے لکہنا سیکہا ہے اور نہ کسی عالم کے پاس اُسنے آمد و رفت کی
ہے اور سفر اور حضر مین تمنے اُسکو خوب دیکہا ہے پس ایسے شخص نے ایک مرتبہ ہی حکمتین اور علوم اولین اور آخرین سب بیان کر دئے اور ایسی بات
فصیح اور بلیغ لایا کہ اُسکے مقابلہ سے تمہارے بڑے بڑے نامی فصحا عاجز ہو گئے الغرض آدمی کی قدرت نہین کہ ایسا کلام کہہ سکے اور تم سے
یہ کام نہین ہو سکتا ہے تو اور کسی آدمی سے کہو کہ وہ کہلائے وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم اور بلاؤ تم حاضران مجلس اپنے کو مِّن
دُونِ اللَّهِ سوائے خدا کے کہ جو بڑے بڑے فصیح شاعر ہین پس چاہئے کہ مثل قرآن وہ بیان کرین اور یا یہ کہ اپنے بتونکو طلب کرو
جنکی کہ تم پرستش کرتے ہو اور سوائے خدا کے وہ اس امر مین تمہاری نصرت کرین إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم راستگو اس قول مین
کہ یہ قرآن کلام محمد کا بنایا ہوا ہے اور خدا نے اسکو نازل نہین کیا ہے فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا پس اگر نکرو تم مثل قرآن سے یعنی کوئی
سورت تم نلاسکو وَلَن تَفْعَلُوا اور ہرگز نکر سکو گے تم مثل اُسکے قیامت تک اور باوجود اسکے جو تم پہر انکار محمد کا کرتے ہو اور اسکو خدا کا
پیغمبر نہین جانتے ہو تو فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي پس ڈرو تم اُس آگ سے کہ وَقُودُهَا النَّاسُ ایندہن اُسکا آدمی کفار

والحجارۃ اور پتھر گندک کے ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ آگ دنیا کی دوزخ کی آگ کا ہفتادم حصہ حرارت مین اور ستر مرتبہ
اسکو دہو کر یہان لائے ہین۔ اور فرمایا ہے حضرت نے کہ اگر اس مسجد مین لاکہ آدمی ہون اور ایک آدمی دوزخ کا یہان آکر اپنا سانس
باہر نکالے تو سب آدمی مر جائین اور اسطرح کی آگ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ تیار کیگئی ہے اسواسطے کافرونکے کہتے ہین کہ داؤد پیغمبر بہت رویا
کرتے تھے لوگون نے کہا اے داؤد اسقدر مت رو فرمایا کہ اسے ہارو مجھکو رونے دو شاید اسی سے کہ فائدہ رونا نہ بخشنا اور ہمارا دوزخ مین
ہو جائین اور کفار کے اُنکے بعد مومنین کو بہشت کی خوشخبری دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور خوشخبری دے تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین یعنی جو لوگ کہ دل سے اعتقاد رکھتے ہین اور زبان سے اقرار کرتے ہین خدا کی توحید
عدل کا اور نبوت انبیاء کا اور امامت آئمہ معصومین کا اور واقع ہونا قیامت کا انکو خوشخبری دے تو۔ اور مومنین کی علامات احادیث مین وارد
ہوئے ہین جس سے پہچاننا چاہئے کہ یہ مومن ہے اور اُن علامات مین بعضے علامات یہ ہین کہ دروغ نکہنا اور امانت کا ادا کرنا اور عہد کو وفا کرنا اور ہر ایک کو
ملاقات کرنی اور اُنسے سلوک کرنا اور ضعیفون پر مہربانی کرنی اور نیکی کا صرف کرنا اور نیک خلق رہنا اور علم دین کی پیروی کرنی اور بعد کرنے فعل بد
کے رنجیدہ اور پشیمان ہونا اور گناہ ہونے سے بخشش چاہنے اور نعمت کے حاصل ہونے پر شکر کرنا اور بلا پر صبر کرنا اور والدین کی فرمانبرداری کرنی
اور ہمسایون اور یتیمون اور فقیرونکی خبر لینی اور ذکر خدا مین مشغول رہنا اور مال پر تکبر نکرنا اور سوائے خدا کے کسیسے خوف نکرنا اور دوسرے کے عیب پر
نظر نکرنی اور دنیا کیطرف رغبت کم رکہنی اور عاقبت کیطرف زیادہ رغبت رکہنا اور بزرگ کی توقیر کرنی اور خرد پر مہربانی کرنا اور مومن کی عیادت
کرنا اور اُسکے جنازہ پر جانا اور نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے منع کرنا اور واجبات کا ادا کرنا اور محرمات سے پرہیز کرنا اور سوا اسکے اور بھی علامتین ہین
لیکن واسطے طول ہو جانیکے نہین لکہین حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ خوشخبری دے تو اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور عمل کئے ہین اُنہون نے نیک مثل نماز اور روزہ اور ادائے زکوۃ وحج وجہاد وغیرہ کے کہ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ واسطے انکے بہشتین ہین کہ
جنمین طرح طرح کی نعمتین ہین اور ایسی ہین وہ بہشتین کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچے درختون اُنکے سے
نہرین کہتے ہین کہ زمین بہشت کی چاندی کی ہے اور خاک اسکی مشک کی ہے اور کنکر اسکے مروارید اور جواہر کے ہین اور محل اسکے یاقوت اور
زبرجد اور مروارید کے ہین۔ اور اسمین نہرین اوپر زمین جاری ہین پانی کی سطح کی برابر شراب کی اور شہد کی اور شیر کی اور سب خالص کی اور چارون
نہرین آپسمین متصل اور ملی ہوئی جاری ہین اور ایک نہر دوسرے مین نہ مخلوط اور نہ گدلا پن اُنمین ہوئی۔ ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا
کہ عقلین حیران ہین تا کہ دو پانی متصل ہوکر جاری ہون اور ایک پانی دوسرے پانی مین نملجا حضرت صادق نے فرمایا کہ اسی موقوف نہین دیکہتا ہے انڈے
کو کہ دو پانی زرد اور سفید اسمین متصل ہین اور ایک پانی دوسرے پانی مین نہین ملجاتا ہے اور فرماتا ہے خدا کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
جسوقت وہ دی جائینگے بہشتی ان بہشتون مین رِزْقًا ہو بہشت کا میوہ اسمین نازل ہوئے یعنی جسوقت بہشتیونکو بہشت کے میوہ دیئے جاینگے
تو قَالُوْا کہینگے وہ بہشتی اُن میوونکو دیکہکر ہٰذَا الَّذِیْ یہ وہ چیز ہے یعنی یہ وہ میوہ ہین رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ روزی
دیگئے ہین ہم پہلے اسکے دنیا مین اور وہ میوے دنیا کے میوونکی مشابہت ہونگے اسواسطے وہ ایسا کہینگے کہ آگے ہم نے پہلے بھی کہائے ہین اور
پہلے انکو دنیا کے میوونکی مشابہ اسواسطے دینگے تا کہ انکو کہانیکی رغبت زیادہ ہو کہ انسان غریب سے کچھ کہتے ہین لیکن مزے اور لذت مین دنیا کے میوون سے افضل
ہونگا اور اگر بہشتی کہڑے ہونگے تو ہاتھ انکا درخت کے میوہ پر پہنچیگا اور اگر بیٹھے یا لیٹے ہونگے تو بھی ہاتھ انکا میوہ پر پہنچیگا اور درخت میوہ کا شاخ
نہ رکہتا ہوگا بلکہ غرض ہے اور ہر ایک ایک ایسا خوشنما میوہ کا ہوگا اور جڑ اسکی مروارید اور زبرجد کی ہوگی اور جسوقت میوہ کو توڑینگے تو اسیوقت اسکی جگہ دوسرا اسی طرح
موجود ہو جاویگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر میوہ کو توڑینگے تو دوسرا پہل اسکی جگہ کیونکر موجود ہو جاویگا اسکی مثال دنیا کی
چیزون مین بیان فرماؤ فرمایا کہ جیسے چراغ کہ اس سے سیکڑون چراغ روشن کرو لیکن وہ چراغ نگہٹے بدستور اسیطرح اپنی جگہ موجود رہیگا اور اگر خدا کو چاہے

کہ یہ انار ہو تو ہو جاوے گا اور اگر انار کو چاہینگے تو وہ انجیر ہو جاویگا اگر انجیر کو چاہینگے کہ انگور ہو جاوے تو وہ انگور ہو جاویگا اسطرح ہر میوہ انکی
خواہش کے موافق دوسرا میوہ ہو جاویگا وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا اور لائے جاوینگے وہ اسکو آپس میں مشابہ ہونگے یعنی اُن
بہشتیوں کیلئے جو میوے لائے جاوینگے وہ رنگ اور صورتوں میں یا دنیا کے میوے سے مشابہ ہونگے لیکن مزہ میں مختلف ہونگے اور وہ خام ہونگے نہ
زیادہ پختہ ہونگے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہونگے اور دنیا کے میوے جیسے کہ تحلیل ہو کر ہمین طرف بول و براز اور سودا اور صفرا اور خون اور بلغم
کے ہو جاتے ہیں ایسے نہ ہونگے بلکہ انکو بعد کہانیکے ایک عرق آئیگا کہ وہ مشک اور عطر سے زیادہ خوشبودار ہوگا اور اتوا صیغہ مجہول کا ہے اور باء
پاتی ہے اور یہ باء کی جہت سے وہ متعدی ہو گیا ہے اور متشابہا حال واقع ہوا ہے وَلَهُمْ اور واسطے اُن بہشتیوں کے بیچ اُن بہشتوں کے
اَزْوَاجٌ زوجہ ہیں حور وغیرہ اور جو کہ دنیا میں انکی بیبیاں یا اور بھی ہیں ہونگی اور حوروں سے بھی زیادہ وہ حسن و جمال میں ہونگی
اور سب عورتیں بہشت میں مُطَهَّرَةٌ پاک کیگئی ہونگی سب عیبوں سے جو کہ دنیا میں عورتوں کو ہوتی ہیں حیض اور نفاس اور استحاضہ اور
منی اور بول و براز اور بدخوئی اور کج خلقی وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور وہ بہشتی بیچ اُن بہشتوں کے ہمیشہ رہنے والے ہیں کبھی وہاں
نکلینگے اور نہ کبھی انکو موت آئیگی بلکہ ابد الآباد ہمیشہ وہاں نہ مرینگے اور بہشت میں ہر طرح کی لذت اور مزہ پاتے رہینگے کہانا اور پینے کی چیزو
اور کہتے ہیں اگر عورت بہشت کی کہ وہ حور ہے دنیا کی طرف دیکھے تو تمام روے زمین کو مشک سے بھر دے اور روشنی چاند اور سورج کی انکی روشنی
کے مقابلہ میں کم اور پست ہو جاوے اور اگر وہ آب دہن یا اور شوربہ میں ڈالے تو سب پانی اسکا شیرین ہو جاوے اگر حور بہشت میں ہنسے تو اسکی انکی
روشنی تمام بہشت میں روشنی ہو جاوے اور اگر لباس اسکا دنیا میں لٹکایا جاوے تو اہل دنیا اسکو دیکھکر برداشت نکرسکے دیکھنے کی اور اسکے دیکھنے کی
خواہش میں لوگ مر جاوینگے اور ایسے ہی حسن و جمال اور لباس اُن مردوں کا ہوگا کہ جنکو یہ حوریں ملینگی اور ہر مرد کو خدا تعالی بہشت میں سو مرد
کی جماع اور کہانے اور پینے کی عطا کریگا اور یہ نعمتیں بہشتیوں سے کبھی کم نہونگی بلکہ روز بروز جانب قیاس مطلق ترقی اور افزونی نعمتوں کی
ہوتی رہیگی اور تفصیل سے ذکر بہشت کی نعمتوں اور حوروں کا انشاء اللہ تعالی اپنے اسکے سورۃ کے ہو گی تفسیر میں ہوگا اور پہلے سے خدا تعالی
نے منافقوں کی مثالیں بیان کی تہیں یا مثل الذی استوقد اور کصیب کرنیوالی کے اور یا ان گرفتار ہونیکے منافقوں نے کہا کہ خدا تعالی کی ذات
بہت بڑی ہے کہ ایسی مثالیں بیان کرے خدا تعالی انکے قول کی رد میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا
تحقیق کہ خدا نہیں حیا کرتا ہے اس سے کہ بیان کرے مثل کو اسواسطے کہ حیا ایسی چیز ہے کہ نقص ہو اور خدا تعالی اس سے پاک ہے اور حق بات کہنے والوں
نے قرآن میں ذکر مکڑی اور مکھی کا دیکہا تو کہنے لگے کہ یہ کلام خدا کے کلام سے مشابہ نہیں ہے کہ جسمیں ذکر مکھی اور مکڑی کا ہے خدا تعالی انکے جواب میں فرماتا ہے
کہ خدا تعالی منافقوں اور کافروں کے واسطے مثل کے بیان کرنیکو ترک نہیں کرتا ہے مَّا بَعُوْضَةً جو چیز کہ مچھر ہو یعنی اگرچہ مچھر کی ہو وہ مثل
فَمَا فَوْقَهَا پس جو چیز کہ زیادہ اس سے ہووے وہ مثل اگرچہ مچھر ہو یا بڑا اس سے ہو مانند مکھی اور مکڑی کے اسواسطے کہ ان مثلونکے بیان کرنیمین
بہت فائدے ہیں مومنوں کیواسطے اور مثلاً ما بعوضۃ کی ترکیب میں بہت اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ ما اسمین زائد ہے اور معنی سکے تو لیے ہیں
اسصورت میں یہ فقرہ اسطرح کا ہوگا کہ ان اللہ لا یستحی ان یضرب بعوضۃ مثلا یا مثلا بعوضۃ مفعول ثانی یضرب کا ہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ ما نکرہ ہے
اور بعوضۃ اسکی تفسیر ہے اور اس حال میں اسکے یہ معنی ہونگے کہ ان اللہ لا یستحی ان یضرب مثلا شیئا من الاشیاء بعوضۃ او بعوضۃ شیئا سے بدل واقع ہو
اور فما فوقہا کا عطف بعوضۃ پر ہے اور ما اسمین موصولہ ہے اور فوقہا صلہ اسکا ہے حاصل یہ ہے کہ خدا تعالی مثل کے بیان کرنیمین حیا نہیں کرتا ہے خواہ
مچھر ہو خواہ مچھر سے بڑی چیز ہو اسواسطے کہ مثل کے بیان کرنیمین مومنوں کیواسطے بہت فائدے ہیں فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا پر اور پیغمبر پر فَيَعْلَمُوْنَ پس جانتے ہیں وہ مومنین کہ اَنَّهُ تحقیق وہ مثل کہ جو خدا نے بیان
کی ہے الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ حق ہے کہ نازل ہوئی ہے پروردگار انکے کی جانب سے اور اسمین بہت فائدہ ہیں وَاَمَّا الَّذِيْنَ

کفروا اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے اور ناشکری کی اُنہون نے خدا کی نعمتون کی اور اُسپر ایمان نہ لائے فیقولون پس کہتے ہین وہ اِس
مثل کو سنکر کہ ماذا اراد اللّٰہ کیا ارادہ کیا ہے خدا نے بھذا مثلا ساتھ اسکے مثل کے یعنی اور اِس مثل کے بیان
کرنے مین کیا فائدہ ہے اور ماذا استفہام کے معنی مین ہے اور ذا اسمین نام اَلذی ہے اور مثلاً مفعول اراد کا ہے پس جسوقت کفار نے کہا کہ خدا نے
اس مثل سے کیا ارادہ کیا ہے تو خدا تعالیٰ نے اُنکے جواب مین فرمایا یضل بہ کثیرا گمراہ کرتا ہے خدا ساتھ اس مثل کے بہت
یعنی جو لوگ کہ بسبب کثرت عناد کے مثل سے انکار کرتے ہین اور حق مین تامل نہین کرتے ہین وہ لوگ انکار کرکے گمراہ ہوجاتے ہین پس اسطرح سے
خدا تعالیٰ گمراہ کرتا ہے کہ وہ مثل کو بیان کرے اور لوگ اُس مثل کا انکار کرکے گمراہ ہوجاتے ہین نہ یہ کہ خدا تعالیٰ خود اُنکو گمراہ کرتا ہے اور جو لوگ
کہ اُس مثل کو قبول کرتے ہین وہ ہدایت پاتے ہین اس سبب سے اُنکو ہدایت کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے ویھدی بہ کثیرا اور ہدایت
کرتا ہے خدا ساتھ اُس مثل کے بہت اور کثیر دونون جگہ صفت ہے مصدر محذوف کی وہ مفعول مطلق ہے یضل اور یہدی کا اور تقدیر اسکی اضلالاً
کثیراً اور اہداءً کثیراً ہے یعنی گمراہ کرنا بہت اور ہدایت کرنا بہت پس معلوم ہوا کہ گمراہ کرنا اور ہدایت کرنا اسطرح سے ہے کہ جو بیان ہوا اور یہ معنی
اسکے نہین ہین کہ خدا تعالیٰ خود اُنکو گمراہ کرتا ہے جیسے کہ بعضے کہتے ہین اور یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ خدا آپ تو بندہ کو گمراہ کرے اور اپنے فعل پر
بندہ کو عذاب کرے خدا کا کام تو رہنمائی کا ہے کہ راہ بتاوے اور بدی سے آگاہ کردیتا ہے پیغمبرونکو بھیجکر اور اسیواسطے پیغمبرونکو بھیجا کہ تم بندونکو
خیر سے اور شر سے مطلع کرو کہ وہ خیر کو اختیار کرین اور اگر خود اُنکو گمراہ کرتا ہے تو پیغمبرونکے بھیجنے سے کیا فائدہ ہے بلکہ عبث محض ہے اور خدا تعالیٰ
قرآن مین فرماتا ہے کہ ہمارا کام ہدایت کرنا ہے چاہے کوئی اپنے اختیار سے مومن ہوجاوے چاہے کافر ہوجاوے چنانچہ فرماتا ہے انا ہدیناہ السبیل
اما شاکرا واما کفورا اور فرماتا ہے کہ فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر یعنی جو شخص چاہے کہ ایمان کو اختیار کرے اور جو شخص
چاہے کہ کافر ہووے بندہ اپنے ارادہ سے جو چاہتا ہے اختیار کرتا ہے اور اکثر آیتین ایسی مضمون پر دلالت کرتی ہین اور جو کوئی آیت
ایسی ہو کہ اسکے ظاہر معنے خلاف عقل اور خلاف اعتقاد ہون وہ متشابہات مین سے ہے اسکے ظاہر معنی پر عمل کرنیکا حکم نہین ہے چنانچہ
خدا تعالیٰ خود قرآن مین فرماتا ہے کہ جنکے دلونمین کجی ہے وہ متشابہات کے ظاہر معنی پر عمل کرتے ہین اور اگر خدا ہی گمراہ کرتا ہے تو اور لوگون
کیطرف گمراہی کو کیون منسوب کرتا ہے واضل فرعون قومہ یعنی اور گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو اور فرماتا ہے کہ اضلہم السامری
یعنی اور گمراہ کیا اُنکو سامری نے اور فرماتا ہے کہ وقال الذین کفروا ربنا ارنا الذین اضلانا من الجن والانس یعنی اور کہینگے قیامت کے روز وہ لوگ
کہ کافر ہوئے ہین اے پروردگار ہمارے دکھلا تو ہمکو اُن دو شخصونکو کہ گمراہ کیا ہے ہمکو اُنہون نے جن اور آدمیون سے اور سورہ شعرا مین لکھا ہے
کہ کفار دوزخ مین آرے جاوینگے تو کہینگے کہ وما اضلنا الا المجرمون یعنی نہین گمراہ کیا ہمکو مگر گنہگارون نے یہان پر حصر کیا ہے گمراہ کرنیکا
گنہگارونمین اور گمراہ کرنا صفت گنہگارونکی ہے اور معاذ اللّٰہ اگر خدا تعالیٰ گمراہ کرے تو وہ بھی گنہگارونمین داخل ہو اور مراد کفار کی گنہگارون سے
شیاطین ہین یا انسان ہین نہ معاذ اللّٰہ خدا تعالیٰ چنانچہ پہلے تینون آیتون سے معلوم ہوا اور اگر خدا گمراہ کرتا ہے تو وہ خدا کو کہتے ہین کہ خدا ونداتو
ہی نے ہمکو گمراہ کیا ہے عذاب ہمکو کسواسطے کرتا ہے اور مجرمون کو کیون کہتے کہ اُنہون نے ہی گمراہ کیا ہے ہمکو اور کسی آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ
آدمی خود اپنے اختیار سے ہی گمراہ ہوتے ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ وقد ضلوا یعنی اور تحقیق گمراہ ہوگئے وہ خود اپنے اختیار سے پس معلوم ہوا کہ اگر قرآن مین کوئی
ایسی آیت ہو کہ اُسمین گمراہی خدا کیطرف منسوب ہے تو ظاہر معنی اسکے صحیح نہین ہین بلکہ مراد اُس سے یہ ہے کہ خدا اُنکو گمراہی مین پڑا رہنے دیتا ہے
اُنکے انکار اور عناد کی جہت سے اور اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور توفیق اُنسے اُٹھا لیتا ہے بسبب اسکے کہ وہ ظاہر اور روشن دلیلونمین تامل نہین کرتے
ہین عناد اور سرکشی کی جہت سے اور یہ کیا ضرور ہے کہ یہان ضلالت سے معنی گمراہی ہو بلکہ ضلالت ضایع کرنے اور باطل کرنیکے معنی مین آتا
ہے اور ہلاک کرنیکے معنی مین آتا ہے چنانچہ اور آیتون سے ثابت ہوتا ہے اور سب معنی یہان درست ہوسکتے ہین یعنی ضایع اور ہلاک اور باطل

کرتاہے دوزخمین ڈالکر اُنکو عذاب کرتاہے بسبب کفر اور انکار کرنے مثل کی بہت اور بہشت کی راہ دکہاتاہے ساتھ اُس مثل کے جو کوئی ایمان
لایاہے بہت اور دلالت کرتاہے اُسپر قول حقتعالےٰ کا چنانچہ فرماتاہے کہ وَمَا یُضِلُّ بِہٖٓ اور نہیں گمراہ کرتاہے وہ ساتھ اُس مثل کے
اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ مگر بدکارونکو اور باہر ہونیوالونکو ایمان سے کہ جو حد سے گذر گئے ہین بسبب انکار اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ
اور وہ لوگ کہ توڑتے ہین عَھْدَ اللّٰہِ عہد خدا کو مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ بعد مضبوط کرنے اُسکے سے کہتے ہین کہ خدا تعالےٰ
نے یہودیونسے عہد لیاتہا کہ محمدؐ کی صفات جو کچھ کہ توریت مین ہین اُنکو پوشیدہ نکرینا لیکن اُنہون نے پوشیدہ کیا اور عہد کو توڑ ڈالا اور
صفات کو پیغمبر آخر الزمان کے بدل ڈالا وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ اور قطع کرتے ہین وہ اُس چیز کو کہ حکم
کیاہے خدا نے ساتھ اُسکے یہ کہ ملائی جاوے اور وصل کیجائے جیسے کہ تفرقہ درمیان پیغمبرونکے اور کتابونکے کہ بعضے پیغمبر اور بعضی کتابونپر ایمان
لانا اور بعض کو رد کرنا اور اپنے قریبون اور رشتہ دارونسے قطع کرکے جدائی اختیار کرنی اور اُنکی ملاقات کو ترک کرنا وَیُفْسِدُوْنَ
فِی الْاَرْضِ اور فساد کرتے ہین بیچ زمین کے لوگونکو ایمانسے منع کرتے ہین اور اسلام کی مذمت بیان کرتے ہین تاکہ لوگ اُس سے
نفرت کرین اور مومنین کو ضرر پہنچاتے ہین اور دین حق پر ٹھٹہا کرتے ہین اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہ لوگ وہی ہے نقصان
پانیوالے ہین کہ بہشت کی نعمتونکو ترک کرکے عذاب دوزخکو اختیار کیا اور سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ وہ فاسق اور نقصان پانیوالے
خوارج ہین کہ پہلے تو وہ ایمان لائے اور فضائل امیر المومنین علیہ السلام کے رسول خدا سے سُنے اور بعد اُسکے حضرت علی سے لڑے اور اُنسے
جنگ کرکے ایمانسے خارج ہوگئے اور فرماتاہے خدا کہ اے معاندان بیدین اور اے منکران نبوت سید المرسلین کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ
کیونکر کفر کرتے ہو تم ساتھ خدا معبود حقیقی کے اور کسوجہ سے تم ایمان نہین لاتے ہو وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا اور حال یہ ہے کہ تھے تم مُردے اپنے
باپونکی پشتونمین اور اپنی ماؤنکے پیٹونمین پیدا ہونے سے پہلے فَاَحْیَاکُمْ پس زندہ کیا تمکو کہ روح اور بدن تمکو عطا کیا اور پہلے اُس سے
تم بالکل معدوم اور نابود تھے ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو بعد گذرنے ایام زندگانی کے ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ پھر زندہ کریگا تمکو
قبرمین واسطے سوال منکر و نکیر کے اور نعمتین عطا کریگا مومنین کو اور عذاب کریگا کافرونکو اور بعد سوال و جواب کے پھر قبرمین تمکو مار ڈالیگا
ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف اُس خدا کے پھیرے جاؤگے تم کہ تمکو زندہ کرکے قبرونسے باہر نکالیگا واسطے حساب اور جزائے اعمال کے اور
مومنین کو بہشت مین داخل کریگا اور کافرونکو دوزخمین اور جسوقت کہ تم بیقین جانتے ہو اپنے تئین کہ پہلے اُس سے تم بالکل نابود تھے اور
خدا تعالیٰ نے پیدا کیا تمکو اور پھر مار ڈالا اپنی قدرت سے اور بار دیگر جلاویگا کہ ایسی علامتین اُسکی قدرت کی دیکہتے ہو اور پھر ایمان نہین لاتے ہو تم
بہت تعجب ہے تمہاری عقلونسے اور منقول ہے کہ مردہ واسطے جواب دینے منکر و نکیر کے پھر قبرمین زندہ ہوتاہے اور سینہ تک اُسمین روح
داخل ہوتی ہے اور جسوقت آدمی قبرسے اُٹھ پھرتے ہین تو مُردہ اُنکی جوتیونکی آواز سنتاہے اور جو کوئی قبر پر جاتاہے مردہ اُس سے صحبت اُنس
پکڑتاہے اور جب لوٹ پھرتاہے تو اُسکو وحشت ہوتی ہے ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا اُسنے واسطے تمہارے اپنی مہربانی سے یعنی تمہارے
فائدہ کے واسطے مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا اُس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے درختونکو اور پہاڑونکو اور نہرونکو اور کانون اور چیونٹیونکو اور سوا اُسکے
جو کچھ کہ زمین مین ہے سب کو تمہارے واسطے خدا نے پیدا کیا ہے اور جمیعا تاکید ہے ما کی اور ما موصول ہے صلہ ہے بلکہ وہ فی الارض ہے مفعول ہوا
خلق کا ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ پھر قصد کیا خدا نے طرف آسمان کے کہ اُسکو پیدا کیا فَسَوّٰىھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ پس
درست کیا اُنکو سات آسمان برابر اور جناب امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ یہ چیزین خدا تعالیٰ نے اسواسطے پیدا کی ہین کہ تم نصیحت پکڑو اور جانو
کہ پیدا کرنیوالا اُنکا بڑا زبردست ہے اور بیشک وہ موجود ہے وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور وہ خدا ساتھ ہر چیز کے عالم ہے اور جاننے
والا ہر چیز کا ظاہر ہو یا پوشیدہ ہو اور منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرشتونسے کہاتہا کہ مین زمین پر ایک نایب پیدا کرونگا کہ وہ حق کو رواج

دیوے اور باطل کو دور کرے اور جن فرشتون سے کہا تہا وہ فرشتے ہمراہ ابلیس کے زمین پر رہتے تہے اُس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے **وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ** اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے کہ
اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً تحقیق مین پیدا کرنیوالا ہون بیچ زمین کے نایب کو کہ وہ حق کو جاری کرے اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ خدا تعالی نے پہلے اس ملائکہ سے یہی فرمایا تہا کہ مین زمین پر اپنا ایک خلیفہ پیدا کرونگا یعنی آدم کو پیدا کرونگا کہ اولاد اُسکی
فساد اور ناحق خونریزی پیدا کریگی جسوقت ملائکہ نے یہ سنا تو تعجب کر کے نہ اعتراض کی راہ سے **قَالُوْٓا** کہا اُن فرشتون نے خدا تعالی
سے کہ **اَتَجْعَلُ فِيْهَا** کیا پیدا کریگا تو بیچ اُس زمین کے **مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا** اس شخص کو کہ فساد کرے وہ بیچ اُس زمین کے
وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور گرائے وہ خونون کو ناحق کہ جو نہایت سخت گناہ ہے **وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ** اور ہم
تسبیح کرتے ہین ساتھ حمد تیری کے **وَنُقَدِّسُ لَكَ** اور پاکی بیان کرتے ہین ہم واسطے تیرے کہ تیری حمد اور ثنا مین ہم
ہمیشہ مشغول رہتے ہین پس ہمین کو خلیفہ کرنا چاہیئے نہ ایسے شخصونکو کہ جو فساد اور خونریزی کرین جسوقت خدا تعالی نے فرشتون سے یہ
کلام سنا تو **قَالَ** کہا خدا نے کہ **اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ** تحقیق مین جانتا ہون اُس چیز کو کہ نہین جانتے ہو تم اور جو مصلحت
کہ انکے پیدا کرنیمین ہے تم اُس سے واقف نہین ہو اور اُس مصلحت کو مین ہی خوب جانتا ہون اور وہ مصلحت آدم کے پیدا کرنیمین ظاہر کرنا ابلیس کا
تہا کہ خدا کے فرمانے سے آدم کو سجدہ نکیا اور پیدا کرنا انبیا اور آئمہ ہدی علیہم السلام کا صلب آدم سے منظور تہا کہ یہ سب برگزیدگان الہی ہین علی الخصوص
جناب سید المرسلین اور انکی اولاد طیبین اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ ملائکہ نے خدا تعالی سے عرض کی کہ خلیفہ زمین کا ہمسے ہو کہ ہم
تجکو پاکی سے یاد کرتے ہین اور کسی امر مین تیری نافرمانی نہین کرتے ہین اور ہمارا غیر تیری نافرمانی کریگا پس جسوقت فرشتون نے اسکے جواب مین سنا کہ انی اعلم
ما لا تعلمون تو اُسوقت جانا کہ ہم اسکا رتبہ نہین رکہتے ہین اور عرش خدا پر پناہ لیجا کر استغفار کیا اور اُس سوال اور گفتگو کی بخشش چاہی۔ اور جسوقت
آدم بہشت سے زمین پر آئے تو حکم ہوا کہ اے آدم ایک گہر بنا تاکہ گنہگار تیری اولاد کے وہان پناہ لیجا کر استغفار کرین جیسا کہ ملائکہ مقربین عرش پر پناہ لیجا کر استغفار
کرتے ہین اور جسوقت وہ گہر بنگیا تو گنہگار سر پا برہنہ اور غبار آلودہ ادہر کو روانہ ہوا اور وہان پہنچکر زاری اور نالہ مین مشغول ہوا اور اسی سبب سے اُسکے گناہ بخشے
جاتے ہین تو خدا تعالی نے ملائکہ کو خطاب کیا کہ یہی حکمت اور مصلحت آدم کی پیدا کرنیمین جسکو تم نہین جانتے تہے اور مین جانتا تہا۔ اور خدا تعالی نے بعد فرمانے
انی اعلم ما لا تعلمون کے زمین کی کئی جگہ سے خاک اُٹھوائی اور ابر کو حکم کیا وہ چالیس روز اُس پر برسا اور جسوقت وہ خاک چسپیدہ ہوگئی تو اُسکا پتلا بنا کر روح اُسمین
کی پہونکی اور رنگ اُسکا گندم گون تہا اسواسطے نام اُسکا آدم ہوا اور خلیفہ روئے زمین کا اُسکو کیا اور منقول ہے کہ خدا کو ظاہر کرنا حضرت آدم کی
فضیلت کا فرشتون پر منظور ہوا تو انکو الہام کر کے سب اشیا کے نام تعلیم کئے اُس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **وَعَلَّمَ اٰدَمَ**
الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور سکہلا دیا خدا نے آدم کو نام کل وہ نام اور سارا اور سب چیزون کے کیا آسمانونکی چیزونکے اور کیا زمین کے نام اور بعد تعلیم کرنے نامونکے
آدم کو حکم کیا کہ اِن نامونکو فرشتونکے آگے پیش کر اور اُنسے پوچہہ کہ کس کس چیز کے نام ہین حضرت آدم نے ایسا ہی کیا چنانچہ خدا فرماتا ہے **ثُمَّ عَرَضَهُمْ**
عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ پہر پیش کیا آدم نے اُن نامونکو اوپر فرشتونکے **فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ** پس کہا کہ خبر دو تم مجکو ساتھ
اُن نامون انکے کی اور بتلاؤ کہ وہ کیا کیا چیزین ہین جنکے کہ یہ نام ہین **اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ** اگر ہو تم راستگو اور سمجہے امر خلافت سزاوار ہونمین
اور مستحق امر خلافت کے اپنے تئین جانتے ہین اور ابتوئی مقولہ قال کا ہے اور ہولا کو کل پر بنا اور آل بصرہ نے ایک سے پڑہا ہے اور باقیون دو ہمزا اور
انکے تم کی جزا مقام ہے یا محذوف ہے اور وہ ابتوئی ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت خدا نے چاہا کہ فضیلت حضرت آدم کی فرشتون پر ظاہر کرے تو اُسوقت حکم
کیا کہ ساتوین آسمان پر منبر لاوین اور جسوقت منبر آیا تو کرسی نور کی اُسپر رکہی گئی اور فرشتونکو اُسکے گرد حاضر کیا اور آدم کو حکم ہوا وہ منبر پر تشریف لیگئے اور نام چیزون
فرشتونکے آگے پیش کئے اور کہا کہ بتلاؤ کہ یہ کس کس چیز کا نام ہین اور تم باوجود دیکہنے اُن چیزونکے انکے نامونسے خبر نہین رکہتے ہو خواص کو اُنکے کیا جانو گے

پہونچتے ہو کہ ہم سزاوار خلافت کے ہین اُسوقت فرشتون نے اپنا عجز و قصور بیان کیا اور نہایت عاجزی کرکے قَالُوْا کہا اُن فرشتون نے
اور درگاہ پروردگار مین عرض کی سُبْحَانَكَ پاک ہے تو ہر عیب اور نقصان سے اور ہر چیز کو تو جانتا ہے اور سواے تیری کوئی عالم
حقیقی نہین ہے اور ہم کیا بتلا سکتے ہین کہ ہم کچھ نہین جانتے ہین اپنی ذات سے لَا عِلْمَ لَنَا نہین ہے کوئی علم واسطے ہمارے اور ہم کچھ نہین
جانتے ہین اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا مگر جو کچھ کہ سکھلایا ہے تو نے ہمکو اور حقیقت مین جاننے والا اسباب اشیا کا اور سوجھنے کہ کوئی چیز پوشیدہ
نہو وہ تو ہی ہے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ تحقیق کہ تو ہی جاننے والا کامل کہ کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ نہین ہے الْحَكِيْمُ حکمت والا کہ موافق حکمت
اور مصلحت کے کرتا ہے اور سبحانک مقولہ قول کا ہے اور مفعول مطلق تسبیح محذوف کا ہے اور انت کلمہ فصل کا ہے اور حکمت اس علم کو کہتے ہین کہ جو اپنے
صاحب کو جہالت سے باز رکھے اور جسوقت فرشتون نے اپنا عجز اور قصور بیان کیا تو خدا تعالی نے فرمایا کہ اے آدم ان فرشتونکو اشیا کے نامونسے
خبر کر دے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالَ کہا خدا نے آدم سے یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ اے آدم خبر کر تو ان فرشتونکو
ساتھ نامون ان چیزونکے فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پس جسوقت خبر کی ان فرشتونکو ساتھ نامون ان چیزونکے تو قَالَ
کہا خدا نے فرشتونسے بر وجہ تنبیہ کے اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہین کہا تھا مینے واسطے تمہارے یعنی کیا نہین کہا تھا مینے تم سے کہ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق مین جانتا ہون پوشیدگی آسمانون اور زمین کو وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
اور جانتا ہون مین اس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہو وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور اس چیز کو کہ ہو تم پوشیدہ کرتے اسوقت فرشتون نے اپنی عاجزی
کا اقرار کیا اور آدم علیہ السلام کی فضیلت اور بزرگی کے معتقد ہوئے پس جسوقت کہ آدم کی فضیلت سمجھ چکے تو خدا تعالی نے فرشتونکو حکم کیا
کہ حضرت آدم کا منبر اٹھا کر لیگئے اور سو برس عرصہ مین ساتون آسمان کے عجایب کی سیر انکو کروائی اور واسطے تعظیم آدم کے فرشتونکو حکم کیا کہ تم
آدم کو سجدہ کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا ہمنے واسطے
فرشتونکے کہ سجدہ کرو تم واسطے آدم کے سجدہ تعظیم نہ سجدہ عبادت کہ وہ خاص واسطے خدا کے ہے فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ پس
سجدہ کیا ان فرشتون نے مگر ابلیس نے کہ اسنے سجدہ نکیا یعنی سب فرشتون نے سجدہ کیا جن جن فرشتونکو سجدہ کرنیکا حکم ہوا تھا مگر ابلیس نے کہ وہ فرشتون
مین رہتا تھا اور قوم جن مین سے تھا اسنے آدم کو سجدہ نکیا اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ انکار کیا اور تکبر کیا اس ابلیس نے سجدہ کرنے سے وَكَانَ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ اور تھا وہ کافرون سے کہ خدا تعالی اپنے علم ازلی سے اسکے کفر کو جانتا تھا اور اسکے کفر کے ظاہر کرنیکو سجدہ آدم کا اسکو
حکم کیا اسنے خدا کا کہنا نمانا اور آدم کو سجدہ نکیا اور رد کرنا خدا کے فرمانیکا کفر ہے اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سجدہ کی آیت کو تلاوت کرکے
سجدہ کرے تو ابلیس بھاگ جاتا ہے اور گریہ و زاری کرکے کہتا ہے کہ وائے تجھپر کہ فرزند آدم تو سجدہ کرکے مستحق بہشت کا ہوا اور مین سجدہ نکرنے سے مستحق دوزخ
کا ہوا اور کہتے ہین کہ حضرت نوح کشتی مین سوار ہوئے تو ابلیس بھی کشتی کے پیچھے بیٹھا نوح نے فرمایا کہ اے ابلیس تکبر کرکے اپنی جانکو اور لوگونکو ہلاک کیا
اب کیا کرونگا نوح نے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اگر تو آدم کی قبر کو سجدہ کرے تو توبہ تیری قبول کرونگا کہا کہ جیتے زندہ کو تو سجدہ کیا ہی نہین
مردہ کو کیونکر کرونگا القصہ ابلیس نے آدم کو سجدہ نکیا تو فرشتون نے اسپر لعنت کی اور فرشتونکے زمرہ مین سے خدا نے اسکو نکالدیا اور آدم کو حکم ہوا کہ
تو بہشت مین جاکر سکونت اختیار کر اور بہشت کی لذتون سے فائدہ حاصل کر لیکن گندم کو نکھانا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ اور کہا ہمنے کہ اے آدم رہ تو اور زوجہ تیری بہشت مین آرام سے اور راحت سے وَكُلَا مِنْهَا
رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا اور کہاؤ تم دونون اس بہشت مین سے بفراغت جس جگہہ چاہو تم دونون سو اسکے سیر ہوکر اور رغدًا صفت ہے مصدر
محذوف کی کہ وہ مفعول مطلق ہے کلا مذکور کا اور تقدیر اسکی اکلا رغدا ہے یعنی کہانا بفراغت اور معنی رغد کی وسعت عیش کے ہین اور حیث مثل قبل اور بعد
مبنی علی الضم ہے کہ مضاف ہوتا ہے طرف جملہ کے پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ کہاؤ تم دو تو بہشت مین سیر ہوکر جس جگہہ سے چاہو

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اور نہ نزدیک ہو تم دونو اس درخت کے وہ درخت گندم کا ہے **فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ** پس ہو جاؤ
تم ظلم کرنیوالون مین سے اپنے نفسونپر اور ہر اور نزدیک ہونیسے کہانا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا نے کہانیکو درخت کے منع نہین کیا ہے بلکہ اسکے نزدیک
جانیکو منع کیا ہے اور خدا تعالی نے جو حضرت آدم اور حوا کو گندم کی درخت کے نزدیک جانے یا گندم کے کہانیسے منع کیا ہے یہ منع کرنا ہی تنزیہی ہے
یعنی اگر نکہاؤگے تو بہتر اور افضل ہے اور نکہانیمین فائدہ ہے واسطے تمہارے اور اگر تم کہاؤگے تو کچھ گناہ بھی نہین ہے اور یہ اسواسطے کہا جاتا ہے کہ
کہ انبیا معصوم ہین اول عمر سے آخر تک اور گناہان کبیرہ انکے مرتبہ کی خلاف ہین اور حضرت آدم پیغمبر خدا کے تھے اور انبیا کی اول عمر آخر تک معصوم
ہونیکی بحث علم کلام کی کتابونمین ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جسوقت آدم بہشت مین گئے تو بسبب تنہائی کے انکو وحشت ہوتی تھی اور گہبراتے
تھے حق تعالی نے انپر خواب کو غالب کیا اور بعد انکے پہلو سے چپ کے ایک استخوان کو جدا کیا اور اس سے حوا کو پیدا کیا باحسن و جمال یہ موافق مشہور کے
ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حوا کو آدم کی استخوان سے پیدا نہین کیا بلکہ جو کچھ مٹی کہ حضرت آدم کا جسم بنکر باقی رہگئی تہی اس سے پیدا کیا ہے
اور اسکا ذکر انشاء اللہ سورہ نساء کے اول مین آئیگا پس جسوقت خدا تعالی نے حوا کو باحسن و جمال پیدا کیا اور بہشت کی پوشاک اسکو پہنائی اور اسی
طرح طرح کی زینت سے انکو آراستہ کیا تو آدم نے بیدار ہوکر انکو دیکہا تو انسے انس پکڑا اور محبت انکی اپنے دلمین پیدا کی اور منقول ہے کہ جسوقت خدا
نے آدم کو بہشت مین جگہہ دی اور نعمتون سے بہشت کی انکو سرفراز فرمایا اور حورین اور غلمان انکی خدمت کیواسطے مقرر کئے تو ابلیس کو اسکا حسد
رشک ہوا اور چاہا کہ آدم کو اس منصب سے گرا دیوے اور دور کرے اسواسطے ابلیس سانپ سے جا کر کہا کہ مجہکو تو آدم تک پہنچا دے اور سانپ نے منہ مین چھپا لیا
سانپ اسکو مور کے وسیلہ سے بہشت مین لیگیا اور ابلیس آدم اور حوا کے پاس جا کہڑا ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ منہ سے باہر نہین نکلا بلکہ وہین سے اپنے تئین
ظاہر کیا اور رونے لگا آدم نے پوچھا کہ کیون روتا ہے کہا کہ تمہارے مرنے پر اور تمہاری نعمتونکے جاتے رہنے پر روتا ہون آدم نے پوچھا کہ علاج اسکا کیا
ہے کہا کہ کہانا گندم کا کہ موجب ہے بہشت مین ہمیشہ رہنے کا انہون نے کہا کہ ہمکو اسکے کہانیسے منع کیا ہے ابلیس نے قسم کہائی یہ وہ درخت نہین جسکے
کہانیسے تمکو منع کیا ہے اور آدم اور حوا کو یہ گمان تہا کہ خدا کی قسم جہوٹی کوئی نہین کہاتا ہے اسواسطے ابلیس کے فریب مین آگئے اور گیہون کو انہون نے کہا
لیا اور جسوقت گیہون کو کہایا تو لباس انکے بدنسے گر پڑے اور حورین اور غلمان انکے پاس سے بہاگ گئے یہ دونون برہنہ رہگئے اور انجیر کے پتونسے اپنے
آگے پیچھے کو چہپاتے تھے چنانچہ اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے **فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا** پس ڈگا دیا ان دونونکو
شیطان نے اس بہشت سے اور بعضونے ازالہما پڑہا ہے **فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ** پس نکالدیا ان دونونکو اس چیز سے کہ تہے وہ
دونون بیچ اسکے یعنی بہشت سے اور اسکی نعمتون سے آدم اور حوا کو شیطان نے فریب دیکر نکالدیا اور شیطان جو باعث تہا انکے نکالدینے کا اسواسطے
نکالنے کو خدا نے شیطان کی طرف منسوب کیا ہے کہ اسکے کہنے سے انہون نے وہ کام کیا کہ جسکے سبب سے بہشت سے نکالے گئے اور حقیقت مین نکالے گئے وہ حکم خدا
سے اور نکلنا آدم کا بہشت سے ضرور تہا کہ انکو خدا تعالی نے خلیفہ زمین کا کیا تہا اگر گیہون نکہاتے تو بھی نکالتے لیکن اسوقت نکلنا آسان تہا اور اسوقت
شاق معلوم ہوا اور یہ نکلنا انکا واسطے مصلحت کے تہا نہ عقوبت کی راہ سے اور جسوقت آدم کو حکم ہوا کہ تو بہشت سے باہر نکل جا اسوقت آدم نے حوا کا ہاتہ پکڑا
اور چاہا کہ بہشت سے نکلین نکلا پائے آدم کی تہ بالشت بسم اللہ الرحمن الرحیم جاری ہوئی یہ سنکر جبرئیل نے کہا کہ اے آدم یہ کلمہ تیری زبانپر جاری ہوا ہے تو چاہا
شاید خدا تعالی اسکی برکت سے تجہپر رحم کرے خطاب آیا کہ اے جبرئیل آدم کو باہر جانیدو اور اگر مین آج اسپر رحم کرون تو ایک شخص پر رحم کرونگا اور مین چاہتا ہون
کہ کل کو جو آدم بہشت کو روانہ ہوگا لاکہون گنہگار اسکی اولاد سے اسکے ہمراہ ہونگے اور اسوقت مین رحم کرون تا کہ فراخی میری رحمت کی ظاہر ہو پس اسواسطے
ہمنے انکو بہشت سے نکالا ہے **وَقُلْنَا اهْبِطُوا** اور کہا ہمنے اترجاؤ تم بہشت سے اے آدم اور حوا اور ابلیس کہ **بَعْضُكُمْ**
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض تمہارا واسطے بعض کے دشمن ہے پس سب بہشت سے نکل گئے اور آپس مین
ان کی دشمنی ہوگئی لیکن عداوت آدم کی اور انکی اولاد کی ابلیس سے ابلیس کے کفر اور زیادتی کی جہت سے ہے اور عداوت

ابلیس کے آدم و حوا اور انکی اولاد سے انکے ایمان کے سبب سے ہوا یہی عداوت کو خدا تعالی نے بیان کیا ہے اور فرمایا ہے **وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ**
اور تمہارے واسطے بیچ زمین کے **مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ** جگہ ٹھہرنے اور فائدہ اٹھانیکی ہے ایک وقت تک یعنی جب تک تمہاری
اجل آئے پس وہ زمین پر جا پہونچے ۔ اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت آدم اور حوا زمین پر آئے تو حکم ہوا کہ تم دونوں آپس میں جدا ہو جاؤ آدم تو
کوہ سراندیب پر پہونچے اور حوا جدہ میں اور حضرت آدم دو برس تک کوہ سراندیب پر رویا کئے یہانتک کہ روتے روتے انکے رخسار و نہر دو
جاری ہو گئی تھیں کہ ہمیشہ وہ جاری رہتی تہیں ۔ اور روایات اہل بیت علیہم السلام میں مذکور ہوا ہے اور اہلسنت کی کتابوں میں بھی آیا ہے
جسوقت خدا تعالی حضرت آدم کو بعد پیدا کرنیکے آسمانپر لیگیا تو آدم نے کئی صورتیں نور کی اپنی صورت کے موافق ساق عرش پر لکھی
ہوئی دیکھیں اور نام ہر ایک کا بالائے سر لکھا ہوا دیکھا عرض کی کہ خداوندا کیا کوئی خلقت میری صورت پر مجھسے پہلے بھی تونے پیدا کی ہے خطاب
آیا کہ نہیں پھر پوچھا کہ یہ کون ہیں کہ ساق عرش پر جنکی صورتیں ہیں فرمایا کہ سب فرزند تیرے ہیں اور اگر مجھکو غرض انکے پیدا کرنیکی نہوتی تو
تجھکو میں پیدا نہ کرتا آدم نے پوچھا کہ اے پروردگار انکے نام کیا ہیں تیرے بندے بہت بزرگ ہیں فرمایا کہ ہاں انکے ناموں کو یاد کر لے کہ وقت مشکل اور
ماندگی کے تیری فریاد کو پہونچیں ۔ آدم نے وہ نام یاد کر لیے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ **فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ**
پس سیکھے آدم نے پروردگار اپنے سے کلمے اور مراد ان کلمات سے نام آل عبا کے ہیں کہ وہ محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام ہیں
اور جبکہ توبہ کا وقت آیا تو جبرئیل نے آدم سے کہا کہ اے آدم جو نام تونے ساق عرش پر لکھے دیکھے تھے کیا انکو تونے فراموش کیا جسوقت آدم
نے یہ سنا تو دونوں ہاتھ اپنے اٹھا کر دعا کی اور کہا کہ خداوندا بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کے توبہ میری قبول کر پس خدا تعالی
نے سبب برکت ان ناموں پاک کے توبہ آدم کی قبول کی چنانچہ فرماتا ہے **فَتَابَ عَلَيْهِ** پس توبہ قبول کی خدا نے اوپر اس
آدم کی جسوقت آدم نے ان ناموں کے واسطے سے توبہ کی اور توبہ کا صلہ علی آتا ہے تو وہ توبہ کو قبول کرنیکے معنی میں ہوتا ہے اور اگر صلہ اسکا
الی آتا ہے تو توبہ کرنیکے معنی میں ہوتا ہے **إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ** تحقیق کہ وہ ہے توبہ قبول کرنیوالا ہے مہربان توبہ کرنیوالوں پر
توبہ کرنیوالونکے گناہونکو بخشتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ان کلمونسے کہ جن کلمونکے پڑھنے سے توبہ آدم کی قبول ہوئی ۔ رَبَّنَا
ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد انسے لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ہے ۔ القصہ آدم اور حوا نے زمین میں سکونت اختیار کی اور اولاد انسے
پیدا ہوئی اور خدا تعالی نے آدم کو خلیفہ زمین کا کیا اور صحیفے انپر نازل کیے اور اب خدا تعالی خطاب کرتا ہے طرف آدم کے اور انکی
اولاد کے جو کہ آدم کی صلب میں تھی چنانچہ فرماتا ہے **قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا** اور کہا ہمنے اترو تم اس بہشت سے سب اور زمین
میں سکونت کو اختیار کرو اور جمیعا تاکید واقع ہوا ہے پس اے آدمیو جسوقت تم زمین پر سکونت کرو **فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم** پس اگر آئے تمہارے پاس
مِّنِّي هُدًى میری جانب سے رہنمائی اور اما اصل میں ان شرطیہ ہے اور ما اسپر زیادہ کیا گیا ہے اسواسطے جو معنے تاکید کے دیتی ہیں یعنی پس اگر
آئے پاس تمہارے جانب میری سے ہدایت کہ وہ انبیاء اور کتابیں ہیں کہ تمہاری ہدایت کے واسطے نازل کرونگا **فَمَن تَبِعَ هُدَايَ**
پس جو کوئی کہ پیروی کریگا ہدایت میری کی یعنی پیغمبروں کی اور کتابوں کی اور عمل انکا موافق انکے حکم کے ہوگا **فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ**
پس نہیں خوف اوپر انکے کسیطرح کا **وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ** اور نہ وہ غمگین ہونگے دنیا میں اور آخرت میں اور من موصول مفرد کی اور جمع کی
ہونیکے واسطے باعتبار معنی کے آتا ہے اور لفظ اسکا مفرد ہے اسواسطے ضمیر تبع کی کہ مفرد ہے طرف لفظ من کی پھرتی ہے اور ضمیر علیہم کی من
کی طرف باعتبار معنی کے پھرتی ہے کہ باعتبار معنی کے وہ جمع ہے اسواسطے بھی آتا ہے **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** اور جو لوگ کہ کفر کرینگے **وَكَذَّبُوا**
بِآيَاتِنَا اور جھٹلائینگے وہ اور تکذیب کرینگے ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے اور پیغمبروں کے جھٹلائینگے وہ آیتوں کتاب ہماری کو **أُولَٰئِكَ**

اَصْحٰبُ النَّارِ یہی لوگ صاحب آتش دوزخ کے ہین کہ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ بیچ اُس آتش دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہین کہ ابدالاباد
اُسمین جلا کرینگے اور اب خدا تعالی خطاب کرتا ہے طرف یہودیونکے اور یاد دلاتا ہے انکو نعمتین اپنی جو کہ انکو بخشی تھین اور یاد دلاتا ہے انکو اُس عہد کو
جو کہ اُنہون نے خدا سے کیا تھا کہ ہم پیروی حقی کرینگے کہ خاتم الانبیاء پر ایمان لاوینگے چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا اے بیٹو یعقوب
کے یاد کرو تم نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ نعمت میری کو جو کہ انعام کی ہے بیچ اوپر تمہارے۔ اسرائیل نام حضرت یعقوب کا ہے اور اسرا
کے معنی بیٹے ہین اور ئیل اللہ کو کہتے ہین یعنی عبد اللہ اور بعضون نے اُسکو اسرائیل پڑھا ہے اور بعضون نے اسرئیل اور بعضون نے اسرال اور بعضون نے
اسراین پس خدا تعالی اپنی نعمتونکو یاد دلاتا ہے کہ اے اولاد یعقوب کی یاد کرو تم اُن نعمتونکو میری کہ انعام کی ہین تمپر کہ تمہارے باپ دادا کو فرعون
سے نجات دی اور من و سلوی تمپر نازل کیا اور ابر سے تمپر سایہ کیا اور گوسالہ پرستی کے گناہ کو تمسے معاف کیا۔ بعد توبہ کرنیکے اور ہزارون پیغمبر اور کثر
سے پادشاہ تم مین پیدا کئے پس چاہیئے کہ تم اُن نعمتونکا شکر ادا کرو وَاَوْفُوْا اور وفا کرو تم بِعَهْدِیْٓ ساتھ عہد میرے کے جو کہ پہلے
تمسے عہد لیا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لانا اور وہ پیغمبر ناخواندہ ہوگا کہ کسی آدمی سے کچھ نہ سیکھیگا اور جسوقت تم میری عہد کو وفا کروگے اُوْفِ
بِعَهْدِكُمْ وفا کرونگا ساتھ عہد تمہارے کے کہ ثواب عظیم تمکو عطا کرونگا وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ اور مجھسے ڈرو تم اس عہد شکنی مین
وایای مفعول ہے فعل محذوف کا کہ تفسیر کرتا ہے اُسکے فارہبون بدلے اور فارہبون اصل مین فارہبونی ہے یا اُسکے اخیر مین سے محذوف ہو گیا ہے پس
خدا تعالی فرماتا ہے کہ اس عہد شکنی مین مجھسے ڈرو تم وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ اور ایمان لاؤ تم ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کیا ہے مینے اُسکو اور وہ
قرآن ہے کہ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ تصدیق کرنیوالا ہے واسطے اُس چیز کے کہ ہمراہ تمہارے ہے کتاب توریت اور پہلے اُس سے نازل ہوئی ہے اور
اُسکے حق اور کتاب خدا ہونیکی بہی وہ خبر دیتا ہے پس تمکو چاہیئے کہ اُسپر ایمان لاؤ اور مصدقا حال واقع ہوا ہے اُس ضمیر کہ بعد انزلت کے
محذوف ہے اور یا موصول کیطرف پھرتی ہے وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ اور نہ ہو تم اول کفر کرنیوالے ساتھ اُس قرآن کے یعنی تم ہی
سب سے پہلے اُسکے ساتھ کفر مت کرو بلکہ تمکو چاہیئے تھا کہ سب سے پہلے اُسپر ایمان لاتے کہ تمکو علم اُسکی حقیقت کا ہے اور اُسکے نازل ہونیکی بشارت سے تم
لوگونکو یاد کرتے تھے اور اب اُسکے ساتھ کفر کرتے ہو وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ اور نہ خرید کرو تم ساتھ آیتون میری کے ثَمَنًا قَلِیْلًا
مول تھوڑا سا یعنی میری آیتونکو جو کہ توریت مین محمد کی شان مین ہین کہ وہ پیغمبر آخر الزمان ہے تھوڑی سی قیمت لیکر بدل نہ ڈالو کہ اُنکی جگہہ
کچھ اور بنا دو یہ ذکر علماء یہود کا ہے مثل حیی ابن اخطب اور کعب بن اشرف وغیرہ کے کہ ہر سال وہ جو اور گندم اور میوا اپنی قوم سے لیتے تھے اور
بادشاہ ہونسے بہرہ لیتے تھے اور انکو یہ خوف تھا کہ اگر یہ لوگ محمد کی پیروی کرینگے تو یہ سب مدد موقوف ہو جائیگی اسواسطے توریت مین تحریف
کرتے تھے اور پیغمبر آخر الزمان کی اوصاف کو بدل دیتے تھے اور مشتبہ کر دیتے تھے۔ اور خدا تعالی انکو فرماتا ہے کہ وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ
اور مجھسے پس ڈرو تم ان آیتونکے بدلے لینے مین کہ اُسکی سزا مین عذاب ابدی مین گرفتار ہو جاؤ اور ترکیب اُسکی بہی وہی ہے کہ اوپر گذرا ہے فارہبونکی
اور فرماتا ہے خدا اُن یہودیونکو کہ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اور نہ ملاؤ تم حق کو ساتھ باطل کے یعنی جو کہ توریت مین صفات محمد کے کہ وہ حق
ہین اُسکو باطل کیساتھ آمیزش نکرو کہ اُسکو مشتبہ کر دو اور بدل ڈالو اور لبس بعضے امور کو بعض کیساتھ آمیزش کرنیکو کہتے ہین وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ
اور نہ پوشیدہ کرو تم حق کو کہ محمد کی صفات کو لوگونسے چھپاؤ اور اُسکو ظاہر کرو اور تکتموا باعتبار عطف کے لا تلبسوا پر ہے اسواسطے کہ عطف اُسکا تلبسوا پر ہے پس خدا تعالی
فرماتا ہے کہ اور نہ پوشیدہ کرو تم حق کو کہ وہ محمد کی صفات ہین وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکا ذکر توریت مین
دیکہا ہے اور پہر اُسپر ایمان نہین لاتے ہو وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرو نماز کو کہ ہمیشہ اُسکو پڑہتے رہو بطریق اہل اسلام وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
اور دو تم زکوٰۃ کو جسطرح سے کہ مسلمان دیتے ہین اور ادا کرتے ہین وَارْكَعُوْا اور رکوع کرو تم مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ہمراہ رکوع کرنیوالون کے
یعنی مسلمانونکی ہمراہ نماز جماعت پڑہو جسطرح سے کہ وہ پڑہتے ہین تاکہ مسلمانونمین شمار کئے جاؤ تم بعد اختیار کرنے ایمان کے اور ثواب جماعت کا بہت ہے

حدیث میں آیا ہے کہ اگر ایک آدمی جماعت میں ہمراہ امام کے ہو تو پچیس نمازوں کا اسکو ثواب ملتا ہے اور اگر دو آدمی جماعت میں ہوں تو پچیس کو پچیس میں
ضرب دیوین چھ سو پچیس حاصل ہونگے اسقدر نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اگر تنہا پڑھے اور تین آدمی جماعت میں ہوں تو چھ سو پچیس کو چھ سو
پچیس میں ضرب دیوین تین لاکھ نوے ہزار چھ سو پچیس ہونگے اسقدر نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اگر تنہا پڑھے اسیطرح جسقدر آدمی جماعت
زیادہ ہونگے اسیقدر ثواب زیادہ ہوگا اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ پانا امام کی تکبیر کا اور اسوقت ہمراہ اسکے نماز میں شریک ہونا بہتر ہے ستر
حج اور ہزار عمرے سے اور ایک رکعت امام کے ہمراہ بہتر ہے لاکھ دینار طلا کے راہ خدا میں دینے سے اور ایک سجدہ امام کے ہمراہ بہتر ہے ایک برس کی عبادت
سے اور جماعت میں نماز پڑھنے والیکو نہ عذاب قبر ہے اور نہ ہول قیامت ہے اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلعم نے کہ پہلی تکبیر امام کیساتھ بہتر ہے تمام دنیا سے
اسیطرح بہت سی حدیثیں نماز جماعت کے ثواب میں ہیں اور ایک مرتبہ جبرئیل ہزاروں فرشتوں کو ہمراہ لیکر آئے اور کہا کہ یا رسولخدا خدا تعالی بعد سلام
تمکو فرماتا ہے کہ اپنی امت کو کہدے کہ جو کوئی جماعت سے مفارقت کر کے مریگا تو وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اگرچہ تمام اہل دنیا سے اسکے اعمال زیادہ ہوں
اور ترک کرنیوالا جماعت کا میرے نزدیک ملعون ہے اور ملائکہ کے نزدیک ملعون ہے اور لعنت کی ہے میں نے اسکو توریت میں اور انجیل میں اور زبور میں اور
قرآن میں اور فرماتا ہے خدا کہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ کیا حکم کرتے ہو تم لوگوں کو ساتھ نیکی کے اور کہتے ہو لوگوں کو کہ تم مسلمان ہو جاؤ
وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور بھول جاتے ہو تم نفسوں اپنے کو کہ خود ایمان نہیں لاتے ہو وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ حالانکہ
تم پڑھتے ہو کتاب کو اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہیں سمجھتے ہو تم باوجود اسکے کہ تم توریت کو پڑھتے ہو اور اسمیں صفات محمد کی لکھے ہوئے
دیکھتے ہو اور پھر ایمان نہیں لاتے ہو کیسی عقل اور سمجھ ہے تمہاری منقول ہے کہ بعضے علما یہود کے مدینہ میں تھے اپنے یاروں کو اسلام کی رغبت دلاتے
تھے اور خود قبول نہیں کرتے تھے ان لوگوں کی خدا تعالی نے مذمت کی ہے اور بڑا سخت گناہ ہے کہ باوجود نصیحت کرنے کے لوگوں کو خود نیکی نکرے اور
انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ میں شب معراج آسمان پر گیا تو ایک جماعت کو دیکھا کہ انکے ہونٹوں کو مقراض سے کترتے ہیں جبرئیل
سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا کہ واعظ ہیں کہ دنیا میں اور لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور خود نیکی نہیں کرتے تھے اور فرماتا ہے خدا وَاسْتَعِيْنُوْا
بِالصَّبْرِ اور مدد چاہو تم ساتھ صبر کرنیکے مشقت طاعت پر اور حرام کے ترک کرنے پر وَالصَّلٰوةِ اور ساتھ نماز کے یعنی مدد چاہو تم
ساتھ صبر اور نماز کے اپنے مقاصد دنیا اور آخرت میں اور احادیث ائمہ معصومین علیہم السلام میں مراد صبر سے روزہ ہے یعنی مدد چاہو تم اپنی دنیا
اور آخرت کیواسطے روزہ رکھکر اور نماز پڑھکر تاکہ خدا تعالی روزہ اور نماز کی برکت سے تمہاری مرادیں برلائے وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اور تحقیق
کہ وہ نماز البتہ بڑی اور بھاری ہے لوگوں پر اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ مگر اوپر عاجزی کرنیوالوں کے جو کہ خدا تعالی سے ڈرتے ہیں الَّذِيْنَ
يَظُنُّوْنَ وہ لوگ کہ گمان کرتے ہیں اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ یہ کہ تحقیق وہ ملاقات کرنیوالے ہیں جزا پروردگار اپنے کو موافق
اپنے اعمال کے وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اور تحقیق وہ طرف حکم اسکے کی رجوع کرنیوالے ہیں کہ اپنے اعمال نیک کے عوض میں موافق وعدہ
پروردگار کے ثواب پاوینگے اور خدا تعالی نے جو کچھ بنی اسرائیل کو نعمتیں دی تھیں واسطے تاکید کے پھر انکو یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے اولاد یعقوب کی یاد کرو تم نعمت میری کو جو کہ انعام کی ہے
میں نے اوپر تمہارے کہ تمہارے باپ دادوں کو نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور تحقیق میں نے بزرگی
دی ہے تمکو اوپر عالم کے لوگوں کے مراد عالم سے تمہارے باپ دادوں کے زمانہ کا عالم ہے اور فضیلت انکی اس عالم کے لوگوں پر بسبب ایمان اور عمل صالح اور
اور قبول کرنے دوستی محمد اور آل محمد کی تھی اور بسبب اسکے کہ انمیں انبیا اور بادشاہ عادل پیدا ہوئے لیکن انکی اولاد نے پیروی انکی نکی بلکہ
کفر اور گناہوں میں مشغول ہے پس فرماتا ہے خدا انہی بنی اسرائیل کو کہ وَاتَّقُوْا يَوْمًا اور ڈرو تم اس دن سے کہ لَّا تَجْزِيْ
نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا نہ کفایت اور حق گزاری کرسکے کوئی شخص کسی شخص سے کسی چیز کو

بیگانہ کو نہ پہچانتے سب کو قتل کرتے تھے یہانتک کہ بیٹا باپکو اور باپ بیٹے کو اور بھائی بھائی کو قتل کرتا تھا زوال آفتاب سے غروب تک ستر ہزار آدمی قتل
ہوئے اور اسوقت موسیٰ اور ہارون کو انپر رحم آیا اور بہت روئے اور گریہ کیا اور درگاہ قاضی الحاجات میں کمال تضرع اور زاری سے نالہ کیا اور
عرض کی کہ خداوندا بہت بنی اسرائیل قتل ہوگئے اور جو کچھ باقی رہے ہیں انکو تو بخشدے خدا تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی اور تاریکی دور ہوئی
تو موسیٰ نے کشتونکے شمار کئے تو ستر ہزار آدمی شمار میں آئے یہ حال دیکھکر موسیٰ بہت غمگین ہوئے حقتعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قاتل انکا مجاہد ہے
اور مقتول انکا شہید ہے ہم سب کو بہشت میں لیجاوینگے حضرت موسیٰ یہ سنکر راضی اور خوش ہوئے اور ذکر گوسالہ پرستی کا تفصیل سے انشاء اللہ تعالیٰ
سورہ اعراف میں آویگا اور منقول ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے بعد قتل کے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا تو حضرت موسیٰ کو خطاب پہنچا کہ بار
دوم بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر مناجات کیواسطے روانہ ہو اور بنی اسرائیل سے عذر چاہیں اور کلام میرا سنیں حضرت موسیٰ ستر آدمی بزرگان بنی اسرائیل
میں سے انتخاب کرکے کوہ طور پر ہمراہ اپنے انکو لیگئے جسوقت چاہا کہ مناجات کریں ایک حجاب درمیان موسیٰ کے اور ہمراہیونکے پیدا ہو گیا ہمراہی
پردہ کے باہر رہے اور موسیٰ پردہ کے اندر رہے اور خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا امر و نہی اور وعظ و پند کا اور کہا کہ میں ہی خدا ہوں اور سوا میرے
اور کوئی خدا نہیں ہے ہمراہی بھی پردہ کے باہر سنتے تھے اور جسوقت موسیٰ پردہ کے باہر آئے اور وہ پردہ دور ہوا تو موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا
کہ تمنے کلام خدا کو سنا۔ کہا کہ ہمنے ایک آواز سنی ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ گویندہ اسکا خدا تھا یا شیطان تھا اور جبتک ہم خدا کو اپنی آنکھوں سے
نہ دیکھینگے تو باور نہوگا ناگاہ ایک آگ آسمان سے آئی اور انسب کو جلا دیا اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے **وَاِذْ قُلْتُمْ** اور
یاد کرو تم جسوقت کہ کہا تمنے **یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ** اے موسیٰ ہرگز نہ باور کرینگے ہم واسطے تیرے اور تیرے کلام کو راست جانینگے
حَتّٰی نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً یہانتک کہ دیکھیں ہم خدا کو ظاہر اپنی آنکھوں سے **فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ** پس پکڑ لیا تمکو آتش
بجلی نے بسبب تمہارے انکار کرنیکے اور بسبب طلب کرنے محال کے **وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ** اور تم دیکھتے تھے یعنی تمہارے باپ دادا
اس آگ کو دیکھتے تھے جسوقت کہ وہ آسمان سے آئی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ لوگ آواز سخت بجلی کی کڑک سے مر گئے تھے اور منقول ہے کہ ایک رات
اور دن بعد مرنیکے وہ پڑے رہے تھے اور موسیٰ بیہوش ہوگئے جسوقت ہوش میں آئے تو حیرت سے انکی طرف دیکھتے اور کہتے تھے کہ خداوندا بنی اسرائیل
پوچھینگے تو میں انکو کیا جواب دونگا خدا تعالیٰ نے انکو زندہ کر دیا چنانچہ فرماتا ہے **ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ** پھر زندہ کئے اٹھایا ہمنے
تمکو بعد مرنے تمہارے کے **لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** تاکہ تم شکر کرو اس نعمت کا کہ پھر تمکو بعد مرنیکے زندہ کیا اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت موسیٰ نے
بنی اسرائیل سے کہا کہ تم واسطے لڑائی جباروں اور گروہ کشتونکے بیت المقدس کو چلو تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم تو یہیں ٹھیرے ہیں
تو اور تیرا خدا جاکر لڑے جب انہوں نے ایسا کہا تو خدا تعالیٰ انپر غصہ ہوا اور چالیس برس تک انکو بیابان تیہ میں حیران و سرگردان رکھا اور انہیں
جنگل میں پھرایا جسوقت ایک مقام سے کوچ کرتے تھے تمام شب پھرتے تھے صبح کو اپنے تئیں اسی مقام پر پاتے تھے جہانسے کہ کوچ کیا تھا جسوقت تابش
آفتاب سے بیتاب ہوتے تو تضرع اور زاری سے حضرت موسیٰ سے کہا کہ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمپر سایہ کرے ورنہ ہم حرارت آفتاب سے ہلاک ہو جاوینگے حضرت
موسیٰ کی دعا سے خدا تعالیٰ نے ابر سفید اور تنک بھیجا جو ٹھنڈا تھا انکے سر پر پہنچا جسوقت اسکے نیچے آرام پایا تو کہا کہ اے موسیٰ حرارت آفتاب
سے ہمنے آرام پایا لیکن کھانا ہمارے پاس نہیں حقتعالیٰ نے من و سلویٰ انپر برسایا چنانچہ فرماتا ہے **وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ** اور سایہ کیا
ہمنے اوپر تمہارے ابر کو **وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى** اور نازل کیا ہمنے اوپر تمہارے من و سلویٰ کو اور بعضے کہتے ہیں کہ من
ترنجبین کو کہتے ہیں اور سلویٰ بٹیر کو کہتے ہیں کہ وہ ایک پرندہ ہے اور کہا ہمنے **كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ** کہا تم پاکیزہ
ان چیزوں میں سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو بے مشقت اور بے تردد تمکو من و سلویٰ کھانیکو واسطے ہم دیتے ہیں اس نعمت بزرگ کا تم شکر کرو اور
اگر نافرمانی ہماری کروگے تو اپنے ہی نفسوں پر ظلم کروگے کہ اسکے عوض میں گرفتار ہو جاؤگے اور تمہاری نافرمانی میں ہمارا کچھ ضرر نہیں ہے

پس نافرمانی کی اُنہون نے ہماری اور ظلم کیا اُنہون نے کفر کرکے وَمَا ظَلَمُونَا اور نہ ظلم کیا اُنہون نے ہمپر نافرمانی کرکے کہ ہمارا کوئی کیا کر سکتا ہے وَلٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور لیکن تھے وہ جانون اپنی پر ظلم کرتے کہ ہماری نافرمانی کرکے گرفتار بلا ہوئے تہے اور جسوقت تک چالیس برس تک بیابان تیہ مین حیران اور سرگردان پھرتے رہے گذر گئی تو خدا تعالی کا حکم ہوا کہ شہر مقدس مین جاؤ چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اور یاد کرو تم جسوقت کہا ہمنے تمہارے باپ داداؤں کو کہ داخل ہو تم اس بستی مین یعنی بیت المقدس مین فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا پس کہاؤ تم اس بستی مین سے جسجگہ چاہو تم سیر ہو کر اور رغدا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی اکلا رغدا وَادْخُلُوا الْبَابَ اور داخل ہو تم دروازہ مین اس بستی کی سُجَّدًا سجدہ کرنیوالے ہو کر یعنی سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اس شہر بیت المقدس مین اور سجدا جمع ساجد کی ہے اور حال واقع ہوا ہے وَقُولُوا اور کہو تم اس شہر مین داخل ہوتے ہوئے حِطَّةٌ حطہ کو کہتے ہین کہ اس شہر کے سات دروازے تہے ایک دروازہ تنگ تہا جس سے انکو داخل ہونیکا حکم ہوا تہا اور حطہ انکے استغفار کا کلمہ تہا یعنی کہو تم کہ بخش تو ہمکو اور شرح جامع صغیر کتاب اہل سنت مین لکہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ علی باب حطۃ من دخل فیہا کان مومنا ومن خرج منہا کان کافرا یعنی علی باب حطہ ہے جو کوئی داخل ہوگا اسمین ہوگا وہ مومن اور جو کوئی نکل جائیگا اس سے ہوگا کافر۔ شارح اسکا کہتا ہے کہ مراد اس سے پیروی اور اطاعت علی کی ہے کہ جسنے پیروی اسکی کی وہ مومن ہوا اور جسنے اسکی پیروی نکی وہ کافر ہوا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سیّاد ہی بعد رسول خدا کی جن لوگون نے پیروی علی کی نکی تہی اور اسکے خلاف مین رہے تہے وہ کافر ہوگئے تہے اور یہی ہمارا مذہب ہے نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ بخشینگے ہم خطائین تمہاری یعنی تم سجدہ کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوگے اور حطہ کہوگے تو ہم تمہاری خطائین بخشینگے وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ اور قریب ہے کہ ثواب زیادہ کرین ہم نیکی کرنیوالون کو فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا پس بدل ڈالا ان لوگون نے کہ ظلم کیا انہون نے یعنی حطہ کو غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ سوا اس چیز کے کہ کہا گیا تہا واسطے انکے یعنی حطہ کے کہنے کا انکو حکم ہوا تہا اور ان لوگون نے حطہ کہ جو کلمہ استغفار کا ہے اسکو نکہا بلکہ اسکو بدل ڈالا اور اسکی جگہہ حنطہ کہا ہے اپنے مطلوب کے موافق کہ وہ نعمت دنیا اور حنطہ گندم سرخ کو کہتے ہین اور انکو حکم ہوا تہا کہ دروازہ تنگ سے داخل ہو کہ تمہاری پشتین وقت داخل ہونیکے خم ہوجائین واسطے تواضع اور فروتنی کے آگے خدا کے اور وہ دروازہ کشادہ سے داخل ہوئے جب انہون نے ہماری نافرمانی کی اور ایسا کیا فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا پس نازل کیا ہمنے اوپر ان لوگون کے کہ ظلم کیا انہون نے اپنے نفسون پر ہماری نافرمانی کرکے رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ عذاب آسمان سے بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ بسبب اسکے کہ تہے وہ باہر ہوتے تہے ہمارے حکم سے ہماری نافرمانی کرکے اور کہتے ہین کہ وہ عذاب طاعون کا تہا اور طاعون وبا کو کہتے ہین کہ جسمین گلٹی نکلتی ہے اس سے بہتیرے ہلاک ہوجاتے ہین اور کہتے ہین کہ چوبیس ہزار آدمی اور ایک روایت ہے کہ ستر ہزار آدمی اس بیماری مین ہلاک ہوئے اور منقول ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے اس صحرا مین من و سلوی کہایا تو شدت سے پیاسے ہوئے اور ستر ہزار آدمی العطش العطش کہتے ہوئے حضرت موسی کے پاس آئے اور کمال عاجزی سے پانی انسے طلب کیا اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اور یاد کرو تم جسوقت پانی چاہا موسی نے واسطے قوم اپنی کے اور پانی طلب کیا ہے انکے واسطے فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ پس کہا ہمنے اے موسی مار تو ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو یعنی اپنے عصا کو پتھر پر مار اسمین سے پانی نکلیگا اور منقول ہے کہ وہ عصا اور پتھر حضرت شعیب نے حضرت موسی کو دیے تہے اور وہ عصا حضرت آدم کا تہا کہ بہشت سے لائے تہے اور وہ سنگ بہی بہشت کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پتھر حضرت موسی نے رستے مین سے اٹہا لیا تہا جسوقت اس پتھر نے کہا تہا کہ تو مجکو اٹہا لے مین تیرے کام آونگا اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین لکہا ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے پانی طلب کیا تو موسی علیہ السلام نے واسطے دعا کے ہاتہہ بلند کیا اور کہا کہ الہی بحق محمد سید الانبیاء وبحق علی سید الاوصیاء وبحق فاطمہ سیدۃ النساء وبحق الحسن سید الاولیاء وبحق الحسین افضل الشہداء وبحق عترتہم وخلفائہم سادۃ الازکیاء اسقہم یعنی بحق چاردہ معصوم ان پیاسون کو پانی دے خدا کا حکم ہوا کہ اے موسی اپنے عصا کو پتھر پر مار موسی نے عصا کو پتھر پر مارا فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس جاری ہوئے اس پتھر سے بارہ چشمے اور اصل مین انفجار شق ہونیکے معنی مین ہے اور استعمال اسکا جاری ہونیکے معنی مین ہے

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ اور نہ قبول کیجائے اُس سے سفارش کسی کی اور اہل مکہ اور اہل بصرہ نے یقبل کو تا سے پڑھا ہے
وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ اور نہ لیا جائے اُس سے فدیہ کہ کچھ دیکر نجات پائے وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ
وہ مدد کئے جاینگے کہ کوئی کسیکی مدد کرکے اُسکو عذاب سے نجات دلوا دے اور اگر مراد اُس دن سے قیامت کا دن ہے تو خطاب یہودیوں کی طرف ہے یعنی اور ڈرو تم اُس دن سے
کہ کوئی آدمی کسی آدمی کو نہ بچا سکیگا اور نہ کوئی کسیکی سفارش کر سکیگا کہ اُسکو کسیطرح عذاب سے نجات ہو جاوے اور نہ کوئی کسیکی اُمت اور مدد کر سکیگا کہ اپنی
کمک سے کسی کو رہائی دلوا دے اور یہ خدا تعالیٰ نے اُن یہودیونکے جواب میں فرمایا جسوقت کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارے باپ اور دادا انبیا ہیں وہ ہمکو عذاب سے بچا لینگے
اور صحیح یہ ہے کہ مراد اُس روز سے موت کا روز ہے اور مراد اُن لوگوں سے مومن اور کافر سب آدمی ہیں کہ موت سے کوئی کسی کو سفارش کرکے اور مدد کرکے نہیں بچا
سکتا ہے چنانچہ تفسیر امام علیہ السلام میں حضرت صادق سے روایت ہے کہ وہ مرنیکا روز ہے اور قیامت کا روز اُس سے مراد نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ قیامت کے
روز البتہ شفاعت جناب سرور خدا اور ائمہ ہدیٰ اور اولیاء اللہ کی حق ہے کہ وہ گنہگاران مومنین کی سفارش کر کے عذاب دوزخ سے رہائی دلوائینگے اور اب
خدا تعالیٰ تفصیل اپنی نعمتوں کی کر کے یاد دلاتا ہے بنی اسرائیل کو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ اور یاد کرو تم جسوقت کہ نجات دی ہم نے تمکو مِّنْ
اٰلِ فِرْعَوْنَ لوگوں فرعون کے سے يَسُوْمُوْنَكُمْ پہنچاتے تھے وہ تمکو سُوْٓءَ الْعَذَابِ بہت بڑا سخت عذاب کہ يُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَآءَكُمْ ذبح کرتے تھے وہ بیٹوں تمہارے کو وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور زندہ رکھتے تھے وہ عورتوں تمہاری کو کہ اُنسے خدمت لیتے
تھے اور مرد و زن بنی اسرائیل سے قسم قسم کا کام مقرر کر رکھا تھا کسی سے کہیتی کرواتے تھے اور کسی سے خشت اور گارہ کا کام لیتے تھے اور کسی کو بتونکی خدمت
پر مقرر کر رکھا تھا اور جو شخص لایق کام کرنیکے نہ تھا اُسپر جزیہ مقرر کر رکھا تھا اور اُنکی عورتوں سے اپنی عورتوں کی خدمت کرواتے تھے اور اُنکے متعلق اذکر و انجدوت
تھا اور سبب بچوں کے ذبح کرنیکا یہ تھا کہ فرعون نے خواب میں دیکھا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ خرابی ملک کی اور ہلاکت فرعون کی اُسکے ہاتھ سے
ہوگی اور کہتے ہیں کہ فرعون نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک آگ بیت المقدس کیطرف سے شعلہ مارا اور تمام گھر مصر والونکے جلا دئے اور بنی اسرائیل کو اُس آگ سے کچھ ضرر
نہ پہنچا فرعون اس آگ کو دیکھکر پریشان ہوا اور اُس خواب کو کاہنوں اور نجومیونسے دریافت کیا اُنہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا
کہ ہلاکت تیری اُسکے ہاتھ سے ہوگی فرعون نے بہت سی دائیاں بنی اسرائیل کی عورتوں پر مقرر کیں کہ جسکے بیٹا پیدا ہو اُسکے بیٹے کو مار ڈالیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وَفِيْ ذٰلِكُمْ اور بیچ اُسکے یعنی تمہارے بیٹوں کے ذبح ہونے میں اور تمہارے مردوں اور عورتوں کی خدمتگاری میں بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ آزمایش تھی پروردگار تمہارے کی طرف سے بہت بڑی کہ کون اُس آزمایش میں ثابت قدم رہتا ہے اور یا یہ کہ بیچ اُس نجات دینے تمہارے کی نعمت تھی
بڑی اور یہ اُس صورت میں ہے کہ بلا بمعنی نعمت لیجاوے اور خدا تعالیٰ یہ خطاب بنی اسرائیل کو کرتا ہے اور مراد اُنکے باپ اور دادا ہیں کہ حاصل ہوئی نعمت باپ اور
دادا کو سو سبب اُسکے فرزندوں کا ہوتا ہے اور فرعون عمالقہ کے بادشاہ کو کہتے ہیں جیسا کہ روم کے بادشاہ کو قیصر کہتے ہیں اور نام اُس فرعون کا مصعب بن
ریان تھا اور سبب موسیٰ کلیم کے پیدا ہونے کا یہ ہے اور کہتے ہیں کہ فرعون موسیٰ کے باپ عمران کو اپنے پاس سے جدا نہیں کرتا تھا کہ وہ اپنے گھر کو جا سکے جسوقت کہ پیدا
اسکا بیٹا پیدا ہوا ایک رات فرعون اپنے مکان میں سوتا تھا اور عمران بھی اُسکے سرہانے خوابیدہ تھے جسوقت عمران بیدار ہوئے تو اپنی زوجہ کو اُنہوں نے اپنے پاس
حاضر پایا پوچھا کہ تو کیونکر آئی ایسے وقت میں کہ دروازہ بند ہے اور پاسبان چاروں طرف گھیرے ہیں اُسنے کہا کہ خود نہیں آئی ہوں عمران جانا کہ اسکو خدا
لایا ہے پس عمران نے فرعون کے سرہانے اپنی زوجہ سے صحبت کی اور وہ موسیٰ کے حمل سے حاملہ ہو گئی اور جو فرشتہ کہ اُسکو لایا تھا پھر موسیٰ کی ماں کو اُسکے گھر پہنچا دیا اور جب
تک موسیٰ اپنی ماں کے پیٹ میں رہے پیٹ اُنکی ماں کا اونچا نہ ہوا اور حمل اُنکا ظاہر نہ ہوا اور خدا تعالیٰ نے لوگوں کی نظروں سے اُس حمل کو پوشیدہ رکھا اور موسیٰ
پیدا ہوئے تو گماشتے فرعون کے دیکھنے کو آئے موسیٰ کی ماں نے اُنکے خوف سے موسیٰ کو تنور میں ڈال دیا اور موسیٰ کی خالہ نے بیخبری میں روٹیاں پکانے کے
واسطے اُس تنور میں آگ روشن کی اور خوب بھڑکائی اور گماشتوں نے فرعون کے سارے گھر میں بچہ کو تلاش کیا کہیں نہ پایا اور تنور کو دیکھا اُس میں
شعلے آگ کے نکلتے تھے مایوس ہو کر چلے گئے اور فرعون کو خبر کی کہ کسی نے غلط بیان کیا ہے اُس گھر میں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا

فرعون یہ سنکر خوش ہوا اور ... اور موسیٰ تنور پر گئی تو دیکھا کہ اُسمیں آگ روشن ہو رہی ہے یہ دیکھکر دل اُسکا جلنے لگا اور جسوقت تنور پر گئی اور اُسکے اندر نگاہ
کی تو دیکھا کہ موسیٰ آگ سے بازی کرتے ہیں تب جانا کہ اسمیں اسرار الٰہی ہے اور فرماتا ہے **وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ** اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت
کہ پھاڑا ہمنے ساتھ تمہارے دریا کو اور بعضے قاریوں نے فرقنا کو تشدید راء سے پڑھا ہے یعنی دریا کو ہمنے تمہارے واسطے پھاڑا جسوقت دریا تمہارے سامنے تھا
جسمیں خوف غرق ہونیکا تھا اور فرعون دشمن تمہارا تمہارے پیچھے تھا کہ وہ تمہارے قتل کئے درپے تھا اور نجات کی کوئی صورت تمکو نظر نہیں آتی تھی
ایسے وقت مشکل میں **فَاَنْجَيْنٰكُمْ** پس نجات دی ہمنے تمکو اُس بلا سے کہ دریا کو پھاڑ کر اُسمیں بارہ رستے کر دیے مثل بارہ گلیوں کے کہ اُسمیں تمہارے
بارہ قومیں نکل گئیں ہر ایک قوم ایک رستہ میں سے **وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ** اور ڈبو دیا ہمنے لوگوں فرعون کو کہ وہ دس لاکھ آدمی تھے موافق
ایک روایت کے **وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ** اور تم دیکھتے تھے اُنکو ڈوبتے ہوئے جسوقت کہ وہ دریا میں داخل ہوئے اور پانی دریا کا اُنکے سر پر سے پھر گیا اور فرماتا ہے
خدا کہ **وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً** اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت کہ وعدہ کیا ہمنے موسیٰ سے چالیس رات کا توریت کے
دینے کا یعنی بعد گذر جانے چالیس روز کے کہ وہ تمام مہینا ذوالقعدہ کا اور دس روز ذوالحجہ کے تھے اور اہل بصرہ اور ابو جعفر نے واعدنا کو وعدنا پڑھا ہے اور
موسیٰ زبان قبطی میں دو اسموں سے مرکب ہے اور نسب اُنکا یہ ہے کہ موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن
ابراہیم اور خدا نے اربعین لیلۃ فرمایا اربعین یوما نہیں کہا اسواسطے کہ عرب مہینے کو اول لیل سے شمار کرتے ہیں اور ایام بھی لیالی میں داخل ہیں اور
اذ منصوب ہے اذکر محذوف سے اور جسوقت یہ وعدہ کیا تو موسیٰ مع خاص لوگوں اپنے کے کوہ طور پر گئے واسطے لینے توریت کے اور وہاں موسیٰ کو دیر ہوئی
کہ چالیس روز تمام ہو جائیں تو وہ توریت لیکر آئیں **ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ** پھر پکڑا یعنی پوجا تمنے بچھڑے کو بعد اُس موسیٰ کے سامری کے
بہکانے سے **وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ** اور تم ظلم کرنیوالے تھے اپنے نفسوں پر کہ تمنے سوائے خدا کے گوسالہ کی پرستش کی اور اُسکو اپنا معبود بنایا **ثُمَّ عَفَوْنَا**
عَنْكُمْ پھر معاف کیا ہمنے تمسے اُس گناہ کو بعد توبہ کرنیکے **مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ** بعد اُس کے کہ تمنے گوسالہ پرستی کی تھی اور عذاب نازل کیا اُس
جرم کی سزا میں **لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** تا کہ تم شکر کرو اس نعمت کا کہ تمہیں معاف کیا ہے اور خطاب اسجگہ اگرچہ زمانہ رسول خدا کی بنی اسرائیل کی طرف
ہے لیکن مراد اُنکے باپ دادا ہیں جو کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں تھے اور فرماتا ہے **وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ** اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت کہ
دی ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت **وَالْفُرْقَانَ** اور فرقان یعنی حجت فرق کرنیوالی درمیان حق اور باطل کے **لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ**
تا کہ تم ہدایت پاؤ اُسمیں غور اور تامل کرکے اور راہ راست پر چلو اور فرماتا ہے خدا کہ **وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ** اور یاد کرو تم جسوقت کہا موسیٰ نے
واسطے قوم اپنی کے یعنی کہا موسیٰ نے تمہارے باپوں سے جسوقت موسیٰ کوہ طور سے پھرا اور تمہارے باپوں کو گوسالہ پرستی کرتا دیکھا اسوقت کہا موسیٰ نے **يٰقَوْمِ** اے قوم میری **اِنَّكُمْ**
ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ تحقیق تمنے ظلم کیا تمنے جانوں اپنی کو اور ہلاکت میں پڑے **بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ** سبب پکڑنے یعنی بسبب پوجنے
تمہارے بچھڑے کو یعنی بعد میرے جو تمنے بچھڑے کو پوجا اپنی جانوں پر تمنے بڑا ظلم کیا کہ لائق عذاب اور خدا کے ہوئے **فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ** پس رجوع کرو
تم طرف خالق اپنے کے اور کمال زاری اور عاجزی سے گریہ کرکے اس عمل سے توبہ کرو اور توبہ اسطرح سے کرو کہ **فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ** پس قتل
کرو نفسوں اپنے کو آپسمیں **ذٰلِكُمْ** یہ توبہ کہ تم اپنے نفسونکو قتل کرو **خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ** بہتر ہے واسطے تمہارے نزدیک
خالق تمہارے کے **فَتَابَ عَلَيْكُمْ** پس توبہ قبول کریگا وہ اوپر تمہارے **اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ** تحقیق کہ وہ توبہ قبول کرنیوالا
ہے مہربان توبہ کرنیوالوں پر جو کہ پشیمان ہو کر طرف اُسکے رجوع کرتے ہیں پس لازم ہے تمکو کہ بموجب اُسکے حکم کی توبہ کرو کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے بارشاد
موسیٰ غسل کیا اور کفن پہنا اور صحرا کو روانہ ہوا اور دو زانو بیٹھکر سر اپنے نیچے جھکا دیے اور حضرت ہارون برادر موسیٰ مع بارہ ہزار مومنین کے جو کہ دین موسیٰ پر
ثابت قدم رہے تھے شمشیریں برہنہ کرکے آئے اور قتل کرنا اُنکا شروع کیا اور حقتعالیٰ نے ایک ابر سیاہ اُنکے سر پر بھیجا کہ ہوا تاریک کر دیا تا پوشیدہ ہو جاوے اور قتل کرنیمیں اپنے
قریبوں اور بیگانوں کو دیکھ نہ سکیں تا رحم اور شفقت قاتلوں کو نہ آوے اور اُسوقت اپنے یگانہ اور بیگانہ کو سب قتل کریں پس قتل کرنا اُنہوں نے شروع کیا اور یگانہ اور

اور چشمہ اُس پانی کو کہتے ہیں جو پتہر یا زمین سے جوش کر کے نکلے قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر قوم نے چشمہ اپنا کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل
کی بارہ قومیں تہیں بارہ قوموں کے واسطے بارہ چشمے جاری ہوئے ہر قوم نے اپنا اپنا چشمہ پہچان لیا اور فرمایا ہے خدا نے کہ اُسوقت کہا ہمنے انکو كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ کہاؤ تم اور پیئو تم روزی بخشی ہوئی خدا کی سے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور نہ پہرو تم بیچ زمین
فساد کرنیوالے ہوکر مفسدین حال واقع ہوا ہے یعنی تم زمین میں فساد کرتے ہوئے مت پہرو کفر کا کام کیا اور لوگوں کو طرف کفر کے رغبت دلاؤ اور آمادہ کرو
کہتے ہیں کہ چہہ لاکہہ آدمی اُس پانی سے سیراب ہوتے تہے اور جسوقت احتیاج پانی کی ہوتی تہی تو دوسر عصا سے حضرت موسیٰ مارتے تہے پانی کا نکلنا اُس
پتہر سے بند ہو جاتا تہا اور منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے جسوقت بنی اسرائیل کو من و سلوی عطا کیا اور پانی چشموں سے سیراب کیا تو اُنہوں نے ناشکری
کی اور اُس نعمت کو غنیمت جانا اور سوائے اُسکے جو چیزیں کہ کمتر اور ادنی تہیں اُسکو طلب کیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ قُلْتُمْ اور
یاد کرو تم جسوقت کہا تم نے يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ اے موسیٰ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اوپر ایک کہانے کے کہ ایک کہانا کہاتے کہاتے ہم
سیر ہو گئے اور دل ہمارے اُس کہانے سے بہر گئے فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ پس دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے يُخْرِجْ لَنَا
نکالے وہ واسطے ہمارے یعنی ہمارے کہانے کے واسطے مِمَّا اُس چیز سے وہ کہانا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اوگاتی ہے زمین مِنْۢ بَقْلِهَا
ساگ پات سے وَقِثَّآئِهَا اور ککڑی اپنی سے وَفُوْمِهَا اور گیہوں اپنے سے وَعَدَسِهَا اور مسور اپنے سے وَبَصَلِهَا اور پیاز اپنے سے
قَالَ کہا موسیٰ نے ازراہ تعجب کے یا کہا خدا نے اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ کیا بدلا کرتے ہو تم لیتے ہو اُس چیز کو هُوَ اَدْنٰى وہ ادنی اور
کمتر ہے مثل ساگ اور ترکاریوں اور غلہ وغیرہ کے بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ساتہ اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہے مثل من و سلوی کے کہ اُسکو چہوڑ کر ساگ وغیرہ کو طلب
کرتے ہو پس حکم ہوا انکو خدا کا اِهْبِطُوْا مِصْرًا اترو تم یعنی جاؤ تم شہر اس جنگل کو چہوڑ کر فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ پس تحقیق واسطے تمہارے
وہ چیز ہے کہ سوال کیا تمنے یعنی اُن چیزوں کا اور طلب ہیں وہ چیزیں اُس شہر میں سب موجود ہیں اور بسبب اس حرکت نالائق کے کہ اعلی چیز کو چہوڑ کر ادنی کو
طلب کیا ہمیشہ کو خوار ہو گئے چنانچہ فرماتا ہے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ اور ماری گئی اوپر انکے یعنی لازم ہوئی اوپر بسبب ناشکری کے الذِّلَّةُ خواری جزیہ لی کر
ہمیشہ جزیہ دیتے ہیں وَالْمَسْكَنَةُ اور فقیری یعنی لازم ہوئی اوپر فقیری کہ ہمیشہ محتاج اور ذلیل رہتے ہیں اور آجتک یہود ان بنی اسرائیل کا یہی حال ہے
کہ جہاں ہیں خوار اور ذلیل ہیں اور کہیں انکو حکومت اور ریاست حاصل نہیں ہے وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اور پہرے وہ ساتھ غضب کے خدا کی طرف
کہ ہمیشہ خدا کے غضب میں گرفتار ہیں ذٰلِكَ یہ یعنی غضب خدا کا اوپر انکے تہا اس سبب سے ہے کہ تحقیق وہ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
تہے وہ کفر کرتے تہے ساتہ آیتوں خدا کی اور جو کچہہ کہ توریت میں صفات پیغمبر آخر الزمان میں اُسکا انکار کرتے تہے اور انکو بدل دیتے تہے وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
بِغَيْرِ الْحَقِّ اور قتل کرتے تہے وہ پیغمبروں کو ساتہ ناحق کے ذٰلِكَ یہ سب جو بیان ہوا اس واسطے ہے بِمَا عَصَوْا ساتہ اسکے کہ نافرمانی
کی انہوں نے خدا کی اور اسکی ناشکری کی وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور تہے وہ کہ حد سے گذر گئے تہے کہ ہزاروں پیغمبر انہوں نے قتل کر ڈالے اور اب اہل ایمان
ایمان اور اعمال نیک کی خوبی کو بیان کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ظاہر میں اور حقیقت میں منافق ہیں وَالَّذِيْنَ
هَادُوْا اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے اور یہودی انکو اسواسطے کہتے ہیں کہ یہ لوگ وقت پڑہنے توریت کے ہلتے تہے اور یہ معنی ہود کے حرکت کرنے کے ہیں اور بعض
کہتے ہیں کہ اسواسطے انکو یہودی کہتے ہیں کہ وقت نازل ہونے توریت کے آسمان حرکت کی تہی سو یہ حرکت انہی کی اور بیان یہ کہ یہود ابن یعقوب کی اولاد میں ہیں
وَالنَّصٰرٰى اور نصاری یعنی جو لوگ نصاری ہیں انکو نصاری اسواسطے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ جو انکے پیغمبر ہیں شہر ناصرہ میں پیدا ہوئے
تہے اور یا یہ کہ حواریین نے کہا تہا کہ نحن انصار اللہ وَالصّٰبِئِيْنَ اور صابئین یعنی جو لوگ ستارہ پوجنے والے ہیں اور نافع صابئین کو بغیر ہمزہ کے پڑہتا ہے
اور انکو صابئین اسواسطے کہتے ہیں کہ انہوں نے توحید خدا کو ترک کر کے ستارہ پرستی اختیار کی اور صابئین کے معنی لغت میں یہی ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین
کیطرف رجوع کریں پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقین ظاہر میں ایمان لائے اور یہودی اور نصاری اور صابئین مَنْ اٰمَنَ جو شخص کہ

ایمان لائے انہین کے خالص اعتقاد سے نیت صادق باللہ ساتھ اللہ کے والیوم الآخر اور دن آخرت کے کہ وہ ضرور ہونیوالا ہے وعمل
صالحا اور عمل کرے نیک اور صالحا صفت ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر اسکی عملا صالحا ہے یعنی عمل کرے عمل کرنا نیک فلہم اجرہم
عند ربہم پس واسطے اُنکے ثواب اُنکا ہے نزدیک پروردگار اُنکے کے اُنکے ایمان صحیح اور اعمال نیک کی عوض مین ولاخوف علیہم اور نہ
خوف ہے اوپر اُنکے آخرت مین کسیطرح کا ولاہم یحزنون اور نہ وہ غمگین ہونگے بلکہ ہمیشہ فرحت اور بہشت کی نعمتون اور لذتون مین رہینگے
اور ضمیر مفرد کی من کیطرف باعتبار لفظ کے پہرتی ہے اور ضمیر جمع کی باعتبار معنی کے کہ واسطے جمع کیلیے بھی آتا ہے اور منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد نازل
ہونے توریت کے سرکشی شروع کی اور اُسکی احکام کو قبول نکیا حقتعالی نے حضرت جبرئیل کو حکم کیا کہ ایک پہاڑ فلسطین کے پہاڑون مین سے جسکو طور
کہتے ہین طول و عرض مین ایک فرسخ مطابق بنی اسرائیل کی لشکرگاہ کی زمین سے اکہاڑ اور ایک مرد کی قد کی مقدار اُنکے سر پر اُس پہاڑ کو بلند کر
جبرئیل نے پہاڑ کو اوکہاڑ کر اُنکی سر پر بلند کیا اور سامنے اُن لوگونکے آگ روشن ہوگئی اور پیچہے اُنکے دریائے دخان ظاہر ہوگیا جسوقت بہاگنے کو
کوئی جگہ نہ دیکہی تو تضرع اور زاری کرنیلگے اور سجدہ مین گر پڑے ایک رخسارہ اور آدہی پیشانی تو سجدہ مین تہی اور دوسرا رخسارہ اور آدہی پیشانی اوپر کو
اُٹہائی ہوئی تہی اور اوپر کو دیکہتے تہے اس خوف سے کہ پہاڑ ہمپر نگر پڑے اور اسیواسطے سجدہ یہود کا آدہے منہ سے ہوتا ہے اس قصہ کو خدا تعالی بیان
کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ واذ اخذنا میثاقکم اور یاد کرو تم جسوقت کہ لیا ہم نے عہد تمسے کہ موسی کی فرمانبرداری کرو اور توریت کے احکام پر عمل کرو
اور شرک اور کفر مت کرو اور سب پیغمبرون پر ایمان لاؤ ورفعنا فوقکم الطور اور بلند کیا ہم نے اوپر تمہارے کوہ طور کو اس عہد کے قبول کرنے کے
واسطے اور کہا ہم نے تمسے کہ خذوا ما اتینکم لو تم اُس چیز کو کہ دی ہم نے تمکو کہ وہ احکام شرع کے ہین توریت مین بقوۃ ساتھ
قوت کے یعنی لو تم شرع کے احکام کو کوشش تمام اور قوت دلی سے کہ جسمین شک نہ ہو واذکروا ما فیہ اور یاد کرو تم جو کچہ کہ بیچ
اُس چیز کے یعنی جو کچہ کہ توریت مین احکام ہمارے ہین لعلکم تتقون تاکہ تم بچو گناہون سے اور نجات پاؤ اُسکے احکام پر عمل کرکے ثم
تولیتم پہر پہرگئے تم اس عہد کو وفا کرنے سے من بعد ذلک پیچہے اس قول کرنے کے فلولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ
پس اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تمہارے اور مہربانی اُسکی کہ تمکو مہلت توبہ کرنیکی دی ہے اور نہ وجود مسعود محمد صلعم کا کہ تمکو وہ حقکی طرف بلاتا ہے تو عوض
ہین مین نا فرمانیکے لکنتم من الخاسرین البتہ ہوتے تم نقصان والونمین سے کہ اسیوقت تم عذاب مین گرفتار ہوتے - اور منقول ہے کہ
بنی اسرائیل کے لوگ شہر ایلہ مین دریا کے کنارے پر رہتے تہے اور اُنکو حکم خدا کا اور انبیاء کا یہ تہا کہ تم شنبہ کے روز مچہلیون کا شکار نہ کیا کرو
بلکہ صبح سے شام تک عبادت خدا مین مشغول رہا کرو اُن کمبختون نے حیلہ کیا کہ دریا کے گرد حوض بنائے اور دریا سے حوضون تک نالیان کہودین اور نالیون
ذریعہ سے دریا سے حوضون تک پانی جانیکا راستہ بنا دیا اور جمعہ کے روز وہ لوگ پانی دریا کا کہولدیتے تہے شنبہ کے روز مچہلیان پانی مین بہتی ہوئی نالیون کے
رستہ اُن حوضون مین چلی آتی تہین اور حوض مچہلیون سے پر ہوجاتے تہے - اور پہر وہ لوگ پانی کی راہ کو بند کر دیتے تہے - اور پانی حوضونکا جو اُنکی منڈیر پر سے
نیچے ہوتا تہا - اس سبب سے وہ مچہلیان اگر ارادہ واپس ہونیکا کرتی تہین تو اُن حوضون سے باہر نکلنے کی قدرت نرکہتی تہین اور یکشنبہ کو وہ لوگ مچہلیونکو
بمشقت حوضون مین سے پکڑ لیتے تہے اور کہتے تہے کہ ہمنے تو مچہلیان یکشنبہ کو پکڑی ہین شنبہ کو نہین پکڑین اور اُن مچہلیونکو وسیلہ سے وہ تونگر اور مالدار ہوگئے - اور اُنکے
صلحا اور نیک آدمی اُنکو ہر چند منع کرتے تہے کہ تم اس حرکت سے باز آؤ وہ اُنکا کہنا قبول نہین کرتے تہے اور اُنکے کہنے کو نہین مانتے تہے بلکہ بعض روایت مین ہے جب اُنکو
پکڑنیکی عادت ہوگئی تو وہ شنبہ کو بہی پکڑنے لگے اور یہ فعل اُنکی نزدیک مساوی ہوگیا چاہے شنبہ کو پکڑین چاہے یکشنبہ کو کہتے ہین یہ لوگ اسی ہزار سے زیادہ آدمی
اُنہین سے شکار کرتے تہے اور باقی آدمی اُنکو منع کرتے تہے جب اُنہون نے کہنا نمانا تو وہ نیک آدمی اُس خوف سے کہ اگر اونپر عذاب نازل ہو تو ہم بہی عذاب مین گرفتار ہوجاوینگے
وہانسے نکلکر دوسری بستی مین جا رہے اور وہ شکار کرنیوالے اپنی حرکت سے باز نہ آئے تو حضرت داؤد نے دعا کی اور اُنکو اوپر عذاب نازل ہوا اور تہوڑے دنون بعد ایک روز صبح کو
گرد اور نواح کے آدمی جو اُنکے شہر کو گئے تو دیکہا کہ دروازہ شہر کا بند ہے لوہ وہ بہر شہر کے چڑہکر شہر مین داخل ہوئے اور دیکہا کہ سب آدمی بندر ہوگئے ہین اپنے رشتہ دارون

رکوع ۸

اور ملاقاتیں نہیں ہے جسکو پہچانتے تھے کہتے تو فلانا ہے وہ شخص آپ پیدا ہو کر سر اپنا الا دیتا تھا تین روز تک زندہ رہے بعد آخر کو مر گئے اور حقیقت کئے ایک الیسی بلا بھی
گزشتہ سے کو دریا میں پھینک دیا۔ اور ایک روایت میں کہ یہ تین فرقے تھے ایک فرقہ تو شکار کرتا اور دوسرا فرقہ انکو منع کرتا تھا اور تیسرا فرقہ شکار کرتا تھا
اور نہ انکو منع کرتا تھا جب عذاب نازل ہوا تو منع کرنیوالا فرقہ عذاب سے محفوظ رہا اور وہ دونو فرقے عذاب میں گرفتار ہو گئے اور بندر بن گئے اُن لوگوں کے قصہ کو
خدا تعالیٰ یاد دلا کر کہتا ہے کہ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا ہے تمنے اُن لوگوں کو جو حد سے
گزر گئے یعنی امر الٰہی کی حکم عدولی کی تم میں سے بیچ روز شنبہ کے کہ تمنے انکو اس روز شکار کرنے سے منع کیا اور انہوں نے ایک حیلہ کر کے اس روز مچھلیوں کا شکار کیا
اور ہر چند انکو منع کیا لیکن وہ اپنی حرکت سے باز نہ آئے جب انہوں نے کہنا ہمارا نہ مانا تو فَقُلْنَا لَهُمْ پس کہا ہمنے واسطے انکے كُونُوا قِرَدَةً
خَاسِئِينَ ہو جاؤ تم بندر ذلیل اور خوار ہونیوالے پس وہ بندر ہو گئے اور قردۃ جمع قرد کی ہے اور خاسئین مصدر سے ہے یعنی قطع اور خاسی کئے گئے گنہگاری ہوکر کہتے
ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَجَعَلْنَاهَا پس کر دیا ہمنے اُس قصہ کو نَكَالًا عذاب یعنی نصیحت لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا
واسطے اُن لوگوں کے کہ روبرو انکے تھے اسکے زمانہ میں وَمَا خَلْفَهَا اور واسطے انکے کہ پیچھے انکے آنیوالے تھے وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ
اور نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے جو کہ خدا سے ڈرتے ہیں اب خدا تعالیٰ ایک اور قصہ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ
لِقَوْمِهِ اور یاد کرو تم جس وقت کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے کہ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ تحقیق کہ خدا حکم کرتا ہے تمکو أَنْ تَذْبَحُوا
بَقَرَةً یہ کہ ذبح کرو تم گائے کو اس قصہ میں روایتیں کئی طرح سے آئی ہیں روایت مختصر یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت صاحب جمال
تھی اور ایک مرد عالم صالح اور پرہیزگار نے اپنے نکاح کا اُسکو پیام دیا اُسنے قبول کیا اور نام اُس مرد صالح کا عامیل تھا اور عامیل کے چچا کا بیٹا ایک
مرد فاسق اور بدکار تھا اُسنے بھی اُس عورت کو اپنے نکاح کا پیام دیا اُسکا اُس عورت نے انکار کیا اُس مرد فاسق نے بسبب حسد کے عامیل کو مار ڈالا
اور اسطرح سے بھی روایت ہے کہ عامیل مالدار تھا اور اُسکے چچا کے بیٹے نے اُسکا مال لینے کے واسطے اُسکو قتل کر ڈالا اور اُسکا لاشہ اُٹھا کر حضرت موسیٰ کے پاس لے گیا اور کہا
کہ یا نبی اللہ یہ میرے چچا کا بیٹا ہے اسکو قتل کر ڈالا ہے حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ اسکو کسنے قتل کیا ہے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں اور بنی اسرائیل میں قتل
کرنا امر عظیم اور سخت گناہ تھا اسواسطے حضرت موسیٰ پر اسکا قتل بہت گران تھا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اُسکا قاتل کو مسجد کے دروازہ پر ڈال دیا تھا
لوگوں میں اختلاف ہوا کوئی کسیکو کہتا تھا کہ اسنے قتل کیا ہے اور کوئی کسیکو کہتا تھا اور بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے پاس جمع ہوا اور کہا کہ کیا حکم ہے یا نبی اللہ
اور بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اُسکے پاس ایک گائے تھی اور ایک اُسکے بیٹا تھا کہ وہ کچھ مال تجارت اپنے پاس رکھتا تھا خریدار اُس کے مال کے خریدنے آئے اور
جس مکان میں وہ مال تجارت تھا کنجی اُس مکان کی اُسکے باپ کے پاس تھی اور وہ سوتا تھا اُس لڑکے نے اپنے باپ کو بے آرام ہونیکی جہت سے بیدار نہ کیا اور خریداروں کو جواب
دیدیا وہ چلے گئے جب باپ اُسکا بیدار ہوا تو اُسنے پوچھا کہ مال تیرا فروخت ہو گیا اور کچھ فائدہ بھی حاصل ہوا اُسنے بیان کیا کہ مال میرا فروخت نہیں ہوا خریدار آئے
تھے لیکن کنجی مکان کی تمہارے پاس تھی اور تم سوتے تھے تمکو بے آرام ہونیکے خوف سے بیدار نہ کیا اُسنے کہا کہ اب اِس نیکی کے عوض میں تجکو وہ گائے بخشی اور حضرت
موسیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ گائے کو ذبح کرو کہ خدا تعالیٰ تمکو حکم کرتا ہے اور اُس گائے کے ٹکڑے کو اُس مقتول پر مارو وہ زندہ ہو کر اپنے قاتل کو بتا دیگا لیکن وہ
بنی اسرائیل اُس گائے کو نہیں جانتے تھے کہ وہ کیسی ہے اور کسکے پاس ہے اُس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے اور یاد کرو تم جس وقت کہا موسیٰ نے اپنی
قوم سے کہ تحقیق خدا حکم کرتا ہے تمکو کہ ذبح کرو تم گائے کو قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا کہا اُن لوگوں نے کہ کیا لیتا ہے تو ہمکو ٹھٹھے میں یعنی اے موسیٰ کیا تو ہمسے ہنسی
کرتا ہے کہ گائے کو ذبح کر کے اُسکا ٹکڑا اُس مردہ پر مارے اور وہ زندہ ہو کر اپنے قاتل کو بتلا دے کہیں مُردہ بھی زندہ ہوتا ہے اور ہزوا اسم مفعول کے معنی میں ہے اور تتخذ
کا دوسرا مفعول ہے اور بعضوں نے اسکو ہزؤا پڑھا ہے ہمزہ کے ساتھ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ کہا موسیٰ نے پناہ مانگتا ہوں میں
ساتھ خدا کے اس سے کہ ہوؤں میں نادانوں سے کہ تمسے ٹھٹھا کروں میں تمکو تو خدا نے حکم کیا ہے اسواسطے تم سے کہتا ہوں قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ کہا اُن
لوگوں نے دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے کہ يُبَيِّنْ لَنَا بیان کرے واسطے ہمارے کہ مَا هِيَ کیا ہے وہ گائے اور کیسی ہے وہ

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا موسیٰ نے تحقیق وہ خدا کہتا ہے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ تحقیق وہ گائے ایسی ہے کہ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ نہ بوڑھی ہے اور نہ بیاہی
عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ جوان درمیانہ ہے درمیان ان دونوں کے یعنی نہ بچہ ہے اور عوان اسکو کہتے ہیں کہ جو ایک یا دو دفعہ جنی ہو فَافْعَلُوْا مَا
تُؤْمَرُوْنَ پس کرو تم جو کچھ کہ حکم کیے جاتے ہو تم یعنی ذبح کرو تم اسکو اور بعد تومرون کے محذوف ہے قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ کہا ان لوگوں نے
دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے یعنی اللہ کہ يُبَيِّنْ لَّنَا بیان کرے وہ خدا واسطے ہمارے مَا لَوْنُهَا کیا ہے رنگ اسکا سفید ہے
یا کالا یا زرد یا ایسا ہی کچھ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا موسیٰ نے تحقیق وہ خدا کہتا ہے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ تحقیق وہ گائے ایسی گائے ہے کہ
صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا زرد چوچہا ہے رنگ اسکا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ خوش کرتی ہے وہ دیکھنے والوں کو اور صفرا غیر منصرف ہے اسواسطے
اسپر تنوین نہیں آئی قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ کہا ان لوگوں نے دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے يُبَيِّنْ لَّنَا بیان کرے وہ خدا
واسطے ہمارے مَا هِيَ کیسی ہے وہ گائے اسواسطے کہ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا تحقیق گائے مشتبہ ہوگئی ہے اوپر ہمارے وَاِنَّآ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ اور تحقیق ہم اگر چاہے خدا البتہ راہ پانیوالے ہیں اس گائے کیطرف قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا موسیٰ نے
تحقیق وہ خدا کہتا ہے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ تحقیق وہ گائے ایسی ہے کہ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ نہ سدہائی ہوئی ہے کہ جوتے زمین کو
وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ اور نہ سینچتی ہے کھیت کو مُسَلَّمَةٌ صحیح سلامت ہے لَّا شِيَةَ فِيْهَا کہ نہیں داغ ہے بیچ اسکے جب اس قدر صفات
اسکی سن چکے قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ کہا انہوں نے کہ اب لایا تو حق کو یعنی اب کہ تو نے ساری صفتیں اس گائے کی بیان کر دیں
اور بنی اسرائیل نے صفات سنکر گائے کو تلاش کیا تو اس لڑکے کے پاس وہ گائے پائی کہ اسکے باپ نے اسکو سونپی تھی اور وہ اسکا اس سے پہلے ہو لیا
اور اس لڑکے سے بنی اسرائیل کے آدمیوں نے وہ گائے طلب کی تو اسنے کہا کہ اس گائے کی قیمت میں کھال اسکی سونے سے پر کر دو اس سے
کم نہ لونگا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا کہ وہ لڑکا اس گائے کا مالک اس قدر سونا اسکی قیمت میں طلب کرتا ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اس قدر طلب کرتا ہے
اور حقیقت کہ وہ طلب کرے وہی دینا چاہیے اسواسطے کہ حکم خدا اسی گائے کے ذبح کرنیکا ہے سب متفق ہوئے اس گائے کو اسی قیمت کو خریدا پھر اس شخص کی
نیکی کا کہ جو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتا تھا اس لڑکے کی جو بیان آگے کیا گیا ہے یعنی اپنے باپ کو خواب سے بیدار نہ کیا تھا خدا تعالیٰ نے اسکو اس قدر دولت دلائی حکم
کہ وہ گائے ذبح کیجاوے القصہ ان لوگوں نے اس گائے کو ذبح کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ فَذَبَحُوْهَا پس ذبح کیا انہوں نے اس گائے کو وَمَا كَادُوْا
يَفْعَلُوْنَ اور نہیں نزدیک تھے کہ کریں وہ بسبب گرانی قیمت کی یعنی اسکی قیمت کی گرانی کے سبب خریدنا نہیں چاہتے تھے ذبح کرنیکو واسطے
لیکن انہوں نے اسکو خرید کر ذبح کیا اور اسی قصہ کو خدا تعالیٰ پھر بیان کرتا ہے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا اور یاد کرو تم جس وقت کہ قتل کیا تھا
ایک جان کو فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا پس اختلاف کیا تم نے بیچ اسکے آپس میں ہر ایک دوسرے کو اس گناہ کو رکھتا تھا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا
كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور خدا نکالنے والا ایسی چیز کا ہے کہ تم چھپاتے تھے یعنی جس امر کو پوشیدہ کرتے تھے اور خون ناحق کو چھپاتے تھے خدا نے اسکو ظاہر کر دیا
فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا پس کہا ہم نے کہ مارو پھر اس مقتول کو ساتھ بعض ٹکڑے اس گائے کے کہ وہ مقتول زندہ ہو جائیگا اور قاتل کو بتلا دیگا
پس انہوں نے اس گائے کو ذبح کر کے اسکا ایک ٹکڑا اس مردے پر مس کیا وہ زندہ ہو گیا اور اپنے قاتل کو اسنے بتلا دیا اور کہا کہ مجھکو میرے چچا کے بیٹے فلانے شخص نے
قتل کیا تھا اور خصوصیت اس گائے کے ٹکڑے کے مس کرنے سے زندہ ہونیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس لڑکے کی نیکی کا فائدہ پہنچانا منظور تھا عوض میں اس نیکی کے
جو اسنے اپنے باپ کے ساتھ نیکی کی تھی کہ اسکو بے آرام ہونے کے لحاظ سے بیدار نہ کیا تھا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى اسیطرح زندہ
کریگا خدا مردوں کو اور قیامت کے روز ایسی ہی زندہ کرکے اٹھاویگا وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ اور دکھلاتا ہے تمکو نشانیاں قدرت اپنی کی لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ تا کہ تم سمجھو اور اپنی عقلوں کو کام فرماؤ کہ جو شخص کہ ایسا قادر ہے کہ مردے کو زندہ کرتا ہے قیامت کے روز بھی وہ بیشک اسیطرح سے سب کو
زندہ کرکے اٹھاویگا واسطے جزا اعمال کے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر سخت ہو گئے دل تمہارے پیچھے اسکے یعنی بعد زندہ ہونے

اُس مقتول کی اور دیکہنے معجزہ کے تمہارے دل سخت ہو گئے فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ پس وہ دل تمہارے مثل پتھر کے ہین سختی مین کہ حقوق خدا کو ادا نہین کرتے
اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً یا بہت زیادہ ہین سختی مین کہ پتھر سے بہی زیادہ سخت ہین اور قسوۃ پتھر واقع ہوا ہی اور دل تمہارے پتھر سے بہی زیادہ سخت ہین ہو گئے
کہ پتھر ایسے سخت نہین ہین جیسے کہ تمہارے دل سخت ہین چنانچہ فرماتا ہے وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ اور تحقیق بعض پتھر ہین لَمَا يَتَفَجَّرُ
مِنْهُ الْاَنْهٰرُ البتہ وہ ہے کہ جاری ہین اُس سے نہرین وَاِنَّ مِنْهَا اور تحقیق بعض اُن پتھرون مین سے لَمَا يَشَّقَّقُ البتہ وہ ہے کہ پہٹتا ہے
فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ پس نکلتا ہے اُس سے پانی وَاِنَّ مِنْهَا اور تحقیق بعض ان پتھرون مین سے لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ
البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہے خوف خدا سے بلندی سے اوپر سے نیچے کو اور دل تمہارے ایسے سخت ہین کہ ہرگز نرم اور متاثر نہین ہوتے اور اصلاً اُنسے نیکی اور خیر سرزد نہین ہوتی
اور دل تمہارے کسیطرح خوف خدا نہین کرتے کہ نصیحتین اپنا اثر کرین وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین ہے خدا غافل اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم
بلکہ وہ خوب جانتا ہے اور ہر ایک کو تم مین سے موافق عمل کے سزا دیگا اور خالی تمکو نہ چہوڑیگا اور اب خدا مومنین کیطرف خطاب کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اَفَتَطْمَعُوْنَ
اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ کیا پس طمع رکہتے ہو تم اے محمد اور مومنین یہ کہ تصدیق کرین وہ یہودی واسطے تمہارے اور ایمان لاوین وَقَدْ كَانَ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اور حال یہ ہے کہ تحقیق تہا ایک فرقہ انمین سے کہ وہ ستر آدمی تہے کوہ طور پر کہ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ سنتے تہے
وہ کلام خدا کو ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ پہر تحریف کرتے تہے وہ اُس کلام کو اور بدل ڈالتے تہے مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ بعد اسکے کہ سمجہا
تہا انہون نے اُس کلام کو وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے تہے کہ یہ کلام خدا کا ہے اور جان بوجہکر اُسکی تحریف کرتے تہے پس جسوقت کہ ان کے
داناؤن نے کلام کو سنکر یہ حال کیا تہا تو تم انکی نادانون اور جاہلون سے کیا طمع رکہتے ہو ایمان لانیکی اسلئے وہ کب ایمان لاوینگے اور امام محمد باقر علیہ السلام
فرماتا ہے کہ یہان جناب رسول خدا صلعم کے زمانہ کے یہودی مراد ہین کہ کلام خدا جو کہ رسول خدا صلعم کی تعریف مین اور توریت مین لکہا ہوا اُسکی تحریف
کرتے تہے وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جسوقت ملاقات کرتے ہین وہ یہودی ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین مثل سلمان اور ابوذر کے تو
قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہتے ہین وہ یہودی کہ ایمان لائے ہین ہم مثل تمہارے اور جو کچہ کہ صفات رسول خدا صلعم کی توریت مین ہر قوم مین اُسکو بیان کرتے
اُن مومنین کے روبرو کہتے ہین کہ یہ حال ایک جماعت کا تہا اُن یہودیون سے کہ مومنین سے ملاقات کرتے تو کہتے کہ ہم ایمان لائے ہین اور صفات رسول خدا کی جو توریت
مین لکہی ہین انکو روبرو بیان کرتے اور آپسمین ان یہودیونکا یہ حال تہا کہ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ اور جسوقت کہ خالی ہوتا اور خلوت کرتا
بعض انکا طرف بعض کی یعنی صفات محمد کو خبر کرنیوالے وہ دوسرا فرقہ یہودیونکا جو تنہائی مین ملاقات کرتے ہین کہ جہان کوئی مومن نہو تو وہ یہودی ان
خبر کرنیوالونسے وہ دوسرے یہودی قَالُوْٓا کہتے ہین کہ اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ کیا خبر دیتے ہو تم ان مسلمانونکو بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
ساتہ اُس چیز کہ واضح کی ہے خدا نے اوپر تمہارے کہ صفات محمد جو خدا نے تمکو بتادی ہین اور تمپر واضح کردی ہین اُنکو تم مسلمانون کے روبرو ظاہر کرتے ہو
لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ تاکہ حجت پکڑین وہ مسلمان تمپر ساتہ اُسکے نزدیک پروردگار تمہارے کے قیامت کے روز اور کہین خدا سے کہ یہودی جانتے تہے
اسلام کو حق ہونیکو اور پہر ایمان نہین لائے تہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس تم نہین سمجہتے ہو کہ اپنے راز کو دشمنونپر واضح کرتے ہو یعنی تمکو جو صفات
معلوم ہین کہ تمنے توریت مین دیکہی ہین تم مسلمانونکے روبرو ان صفات کو کیون بیان کرتے ہو کہ توریت مین محمد کی صفات لکہی ہین کوئی اپنا راز دشمنونکے روبرو
بہی بیان کرتا ہے اور خدا تعالی انکے جواب مین فرماتا ہے اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ کیا نہین جانتے ہین وہ یہودی اس امر کو اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ تحقیق
خدا جانتا ہے مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اُس چیز کو پوشیدہ کرتے ہین وہ اور اُس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہین اگر مسلمانونکے روبرو وہ بیان
نکرینگے تو ہمنے کیا ہوتا ہے خدا کو تو خوب معلوم ہے اُنکے ظاہر اور باطن کا حال اور جانتا ہے کہ انکے دلوپر واضح ہو گئی ہے حقیقت اسلام کی اور نبوت محمد صلعم کی
اور وہ خوب جانتے ہین کہ یہی پیغمبر آخر الزمان ہے کہ جسکا ذکر توریت مین ہے لیکن بسبب حسد کے وہ اسپر ایمان نہین لاتے ہین قیامت کے روز انکو معلوم ہوگا کہ جو کہنا کیا
کیا تہا اور اُس روز کا پشیمان ہونا اور افسوس کرنا کچہ فائدہ انکو نبخشیگا اور بعضے یہودی ایسے تہے کہ بسبب ناخواندہ ہونیکے نہین جانتے تہے کہ توریت مین کیا لکہا ہے

انکا حال خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ اور بعضے اُن یہودیوں میں سے ناخواندہ ہیں اور امیون مشتق ام سے ہے اور ام ماں کو کہتے ہیں یعنی
انکو ویسا ہی جاننا ہے جیسے بچے نہیں جانتے ہیں پس یہودی بسبب ناخواندہ ہونے کے ایسے ہیں لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ نہیں جانتے ہیں وہ کتاب توریت کو کہ
اُس میں کیا لکہا ہے اِلَّآ اَمَانِيَّ مگر آرزوئیں اور خواہشیں اپنے دلونکی .... اور گمان کرتے ہیں کہ جو کچہ توریت میں لکہا ہے وہ ہماری آرزو
کے مطابق ہے اور جو کچہ اقرار کرتا ہے علما سے سنتے ہیں وہ انکی ماں آرزو ہے اور از انجملہ یہ ہے کہ انکے علما جہوٹے دہوکا دیتے ہیں کہ بہشت میں ہم خاص لوگ ہی
جاوینگے اور ہمارے باپ دادا انبیا ہیں ہمکو وہ بچا لینگے اسکا وہ اعتقاد رکہتے ہیں لیکن یقین انکو دلونمیں اسکا نہیں ہے وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ اور
نہیں ہیں وہ مگر گمان کرتے یعنی جو کچہ کہ وہ اپنے علما سے سنتے ہیں اسکا انکو یقین نہیں ہے کہ جو کچہ ہم کہتے ہیں وہ یقینًا توریت میں موجود ہے بلکہ گمان کرتے ہیں غالب ہے کہ
توریت میں موجود ہو اور یہی سبب ہے حسن ظن اُن علما کا ہے کہ گمان نیک انکا ہے ایسا جانتے ہیں جاہل یہودیونکے عوام الناس کا بیان ہوا اور اب خدا تعالیٰ
تحریف کرنیوالونکی مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَوَيْلٌ پس واے ہے یا عذاب ہے یا ہلاکت ہے یا چاہ دوزخ ہے کہ اگر اُسمیں پہاڑ ڈالیں تو چالیس برس کی راہ کا ہے
لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ واسطے اُن لوگونکے کہ لکہتے ہیں توریت کو ساتھ ہاتہوں اپنے کے تحریف کرکے جو کچہ کتاب توریت میں
محمد کی صفات لکہی ہیں انکو بدل کر لکہتے ہیں اور خود بخود جیسے صفات ہیں بعینہا انکو نہیں لکہتے اور اس کتاب کے فقرونمیں تبدیل و تحریف کرتے ہیں ثُمَّ
يَقُوْلُوْنَ پہر کہتے ہیں اس تحریف کی ہوئی عبارتکو اور اپنی بنائی ہوئی کو هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یہ نزدیک اللہ کے ہے یعنی کلام خدا کا
اور اسکو کلام خدا کا اسواسطے کہتے ہیں لِيَشْتَرُوْا بِهٖ تاکہ خرید کریں وہ ساتھ اُسکے یعنی عوض میں اس تحریف کی ہوئی کلام کے ثَمَنًا قَلِيْلًا
مول اور پونجی تہوڑی کہ وہ مال فانی دنیا کا ہے یعنی علما یہود رشوت لیکر پیغمبر آخر الزمان کی صفات میں تحریف کرتے ہیں اس طرح جیسے کہ صفات اُن حضرت کے
توریت میں لکہی تہیں خوش رو خوش اندام گول سیاہ چشم میانہ قد اور انہوں نے اسکو بدلکر یوں لکہا کہ پیغمبر آخر الزمان ایک شخص ہوگا دراز قد کبود چشم
سفید پوست فرو ہشتہ مو اور یہ صفات دجال کی ہیں وجہ اونکے علما بیان کیا کہ یہ صفات طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ایک جماعت ہوئی
میں جو تحریف کرتے تہے فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ پس واے ہے واسطے اُن کے اس چیز سے کہ لکہا ہے اُسے ہاتہوں انکے نے کلام خدا کو بدل کر
اپنی طرف سے اور ظاہر کیا اس سے کہ یہ کلام خدا کا ہے وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ اور واے ہے واسطے انکے اس چیز سے کہ کمائی کرتے ہیں
وہ کہ مال حرام اُس وقت تحریف کے عوض میں لیکر اپنا گزارہ کرتے ہیں اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندہ خود فاعل اپنے فعل کا ہے اور اپنے اختیار سے کام کرتا ہے اسیواسطے
اُسکی جزا میں ثواب و عذاب پاویگا خود اپنے کئے ہوئے کے سبب سے جیسے کہ تحریف کرنیوالونکے واسطے خدا فرماتا ہے کہ وَيْلٌ ہے انکے واسطے بسبب اسکے کہ انہوں نے
اپنے ہاتہوں سے لکہا ہے اور اب خدا تعالیٰ یہودیونکے گمان باطل کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَقَالُوْا اور کہا اُن یہودیوں نے لَنْ تَمَسَّنَا
النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ہرگز مس نہ کریگی ہمکو آتش دوزخ مگر دن گنے ہوئے کہ وہ چالیس دن ہیں کہ گوسالہ پرستی کی اُن دنوں
ہمنے گوسالہ پرستی کی تہی اسقدر ہمکو عذاب ہوگا نہ زیادہ اُس سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیوں کو اَتَّخَذْتُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا کیا لیا ہے تمنے نزدیک خدا کے عہد یعنی کیا تمنے خدا سے عہد و پیمان لیلیا ہے کہ خدا تمکو ہمیشہ عذاب نکریگا اور اگر تمنے خدا سے عہد لیلیا ہے تو
فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ پس چاہیئے کہ ہرگز نہ خلاف کرے خدا عہد اپنے کو اور ہمیشہ تمکو عذاب نکرے اور اتخذتم کا ہمزہ جو مفتوح ہے یہ ہمزہ استفہام
کا ہے آیا تو ہمزہ وصلی اسمیں سے ساقط ہوگیا اور بعضے قاریوں نے اسکی ذال کو تا سے بدل کر تا کو تا میں ادغام کیا ہے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تمنے ہمیشہ عذاب
نکرنیکا خدا سے عہد لیا ہے کہ خدا اپنے عہد کے خلاف نکریگا اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ یا کہتے ہو تم اوپر خدا کے اپنی طرف سے افترا اور تہمت کرکے مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ اس امر کو کہ نہیں جانتے ہو تم اور جس چیز کا علم نہیں اُسکو اپنی طرف سے جسطرح جی چاہتا ہے کہتے ہو ایسا نہیں ہے جو کہ یہودی کہتے ہیں کہ ہمکو چند
روز ہی آتش مس کریگی بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً ہاں جو شخص کسب کرے بدی کو کہ وہ شرک ہے وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ اور احاطہ کرلیوے
ساتھ اُسکے گناہ اُسکا اور گہیر لیوے اُسکو کہ وہ اپنے گناہ میں گرفتار ہو اور توبہ اپنے گناہ سے نکرے اور حدیث میں آیا ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے تو اسکے دل میں

ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر وہ توبہ کرے تو وہ نقطہ زائل ہوجاتا ہے اور اگر وہ توبہ نکرے اور گناہ کرتا رہے تو جوں جوں وہ گناہ کرے اور وہ نقطہ زیادہ ہوتا رہے یہانتک کہ اُسکے قلب کو گھیر لیوے پھر وہ شخص طرف نیکی کی رجوع نہیں کرسکتا ہے **فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ** بس یہ لوگ ساتھی آتش دوزخ کے ہیں **هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ** اور وہ بیچ اُس آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں کبھی اُس سے نکلینگے اور ہمیشہ اُسمیں جلا کرینگے اور بلٰی جواب ہے انکے قول کا کہ وہ لن تمسنا النار ہے اور فرق درمیان بلٰی اور نعم کے یہ ہے کہ بلٰی جواب نفی کا ہوتا ہے اور نعم جواب ایجاب کا اور اہل مدینہ نے خطیئہ کو خطیئات پڑہا جمع کا صیغہ اور اب مومنین کا حال بیان کرتا ہے **وَالَّذِينَ آمَنُوا** اور جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول پر **وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** اور عمل کئے ہیں انہوں نے اچھے **أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ** یہی لوگ صاحب بہشت کے **هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ** وہ اُس بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہیں کبھی اُس سے نہ نکلینگے اور ہمیشہ بہشت کی نعمتوں سے لذت پاتے رہینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی مستحق بہشت کا اُس حال میں ہوتا ہے کہ مومن ہو اور نیک اعمال بجالائے اور اگر مومن ہو اور اچھے کام نکرے اور گناہوں سے پرہیز نکرے اور بدون توبہ کے مرگیا ہو تو وہ مستحق بہشت کا نہیں ہوتا مگر خدا تعالی اپنی رحمت سے گناہوں کو بخشکر بہشت میں داخل کرسکتا ہے اور اگرچاہے گناہوں کو نہ بخشے بلکہ دوزخ میں داخل کرکے موافق اعمال بد کے عذاب کرے اور جبتک کہ آدمی مومن ہے گو گناہ کرتا ہو واسطے اُسکے امید نجات کی ہے اور احادیث ائمہ معصومین علیہم السلام میں مذکور ہے کہ آدمی مومن جبتک ہے کہ اگر گناہ کرے تو بعد گناہ کرنیکے اُسکو فعل بُرا معلوم ہو اور اپنے دل میں قصور کرے کہ تونے بُرا کیا اور اگر گناہ کرنا اُسکو بُرا معلوم نہو اور گناہ کرنیکے بعد خوش ہو جائے کہ تونے اچھا کیا تو وہ شخص مومن نہیں ہے اور جبکہ مومن نہو تو اُسکے واسطے مغفرت بھی نہیں ہے اور نہ اُسکے واسطے شفاعت ہے اور اب خدا تعالی پھر بنی اسرائیل کی بیہودگیوں کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ **وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ** اور یاد کرو تم جس وقت کہ لیا ہمنے پیمان بنی اسرائیل کا یعنی ہمنے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ **لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ** نہ پرستش کرو تم سوای خدا کے کسیکو کہ سوا اُسکے کوئی خدا ہے اور نہ کوئی مستحق عبادت کے ہے اور لا تعبدون خبر نہی کے معنی میں ہے **وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا** اور ساتھ باپ اور ماں کے نیکی کرو اور بالوالدین متعلق احسنوا محذوف کے ہے اور احساناً اُسکا مفعول مطلق اور تقدیر اُسکی احسنوا بالوالدین احساناً ہے یعنی نیکی کرو تم ساتھ باپ اور ماں کے نیکی کرنا اور احساناً کے بالوالدین متعلق نہیں ہوسکتا ہے اس واسطے کہ مقدم ہونا معمول مصدر کا مصدر پر جائز نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ نیکی کرنی والدین کے ساتھ کیا ہے فرمایا کہ اُنکے ساتھ نیکی سے صحبت رکھو اور تکلیف نہ دو کہ وہ تجھسے سوال کریں کسی چیز کا اور کہیں کہ تو ہمکو دے بلکہ ایسا کر کہ اُنکو تجھسے سوال کرنیکی نوبت نہ پہنچے اور اُنکی آواز پر اپنی آواز کو بلند نکر اور اُنکے آگے ہو کر مت چل اور نگاہ تیز سے اُنکی طرف مت دیکھ اور اگر تجکو وہ ماریں تو کہہ خدا اُنکو بخشے اور اُنکے روبرو خاشع و حاضر رہو اور ذلیل ہو کر رہو اور اگر وہ تجکو تنگ کریں تو اُنکو اُف مت کہہ پس تفسیر میں بالوالدین احساناً کے بعض علماء نے لکھا ہے انشاء اللہ تعالی بعد اسکے سورہ بنی اسرائیل میں اسکا ذکر آویگا **وَذِي الْقُرْبَىٰ** اور ساتھ صاحب قرابت کے نیکی کرو اور قربی مصدر ہے یعنی نیکی کرو تم اپنے قرابتداروں کے ساتھ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی رعایت کرے اپنی والدین کی قرابت کی تو وہ شخص ہزار ہزار درجہ بہشت میں پاویگا **وَالْيَتَامَىٰ** اور ساتھ یتیموں کے نیکی کرو یعنی نیکی کرو اُنکو ساتھ اُنکے کہ اُن پر رحم اور شفقت کرو اپنے بچوں کی یتیمی کو یاد کرکے کہ اگر تمہاری اولاد یتیم ہوجاوے تو چاہو گے کہ اُن پر مہربانی کریں اور یتامی جمع یتیم کی ہے اور یتیم اُسکو کہتے ہیں جسکا باپ مرگیا ہو اور وہ بالغ نہ ہوا ہو یتیم انسان کا ہے اور یتیم غیر انسان کا وہ ہے کہ جسکی ماں مرگئی ہو اور احادیث میں آیا ہے کہ یتیم انسان کا وہ ہے کہ جو علم الٰہی سے بے بہرہ ہو **وَالْمَسَاكِينِ** اور ساتھ مسکینوں کے نیکی کرو یعنی نیکی کرو تم مسکینوں پر اور مسکین وہ ہے کہ جسکو احتیاج بیچارہ کرے گویا کہ فقیری نے اُسکو ساکن کردیا ہے اور مشہور علماء میں سے کسی نے کہا ہے کہ مسکین وہ ہے جو ایک سال کے کہانے پینے کی قدرت نہ رکہتا ہو اور نہ کوئی پیشہ اُسکے پاس ایسا ہو کہ اُس سے اپنی احتیاج کو رفع کرے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یاری اور مدد کرے مسکین کی مال میں خدا تعالی بہشت کو اُسپر فراخ اور کشادہ کریگا اور مغفرت اور رضامندی خدا کی اُسکو پہنچیگی اور حدیث میں آیا ہے کہ مسکین تین چیزیں ہیں ایک مسجد کہ مسلمانوں کے محلہ میں ہو اور اُسمیں نماز نہیں پڑھتے ہیں دوسرے مسکین قرآن ہے کہ گہر میں رکہا ہو اور وہ اُسکی تلاوت نکرتے ہوں اور تیسرے عالم ہے کہ وہ ایک قوم میں ہو اور اُس سے مسائل دین دریافت نکرتے ہوں **وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا** اور بات کرو تم اور کہو واسطے لوگوں کے نیک یعنی خلق نیک سے اور حضرت صادق

علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کہو تم آدمیوں سے نیک بات یعنی خلق نیک سے مومن ہے اور کافر سے سب سے لیکن مومن ہیں پر اسکے کشادہ روئی اور تبسم باتیں کرو اور جو کوئی
اپنا مخالف ہو وے اُس سے نرمی خلق سے باتیں کرو اور حدیث میں آیا ہے کہ کافر سے مدارات کہو اور خلق نیک سے ساتھ اُس سے ملاقات کرو کہ اگر وہ تمہارا اس خلق
خلقی سے مسلمان نہ ہو گا تو اُس سے کوئی آزار تو تمکو نہ پہنچے گا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور قایم رکھو تم نماز کو ہمیشہ اُسکے وقتوں پر پڑھتے ہو مع شرائط
اور ارکان کے وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دو تم زکوۃ کو کہ ہمیشہ اُسکو ادا کرتے ہو یہانتک عہد بنی اسرائیل کا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اُن سے لیا تھا
اور اُنہوں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ ہم یہ سب کام کرتے رہیں گے لیکن اُن لوگوں نے اُس عہد کو وفا نہ کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ثُمَّ
تَوَلَّیْتُمْ پھر پھر گئے تم بعد اسکے اس عہد سے اے بنی اسرائیل اور اُس عہد کو تم نے توڑ ڈالا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ مگر تھوڑے سے آدمیوں نے تم میں سے
کہ وہ عہد پر رہا تھا تم سے اور محمد صلعم پر ایمان لائے وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور تم روگردانی کرنیوالے ہو حکم توریت سے کہ جسمیں کہ پہری اُنکا حکم ہے اور پھر خدا
تعالیٰ اُن یہودیوں کو خطاب کرتا ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ اور یاد کرو تم جسوقت کہ لیا ہمنے عہد تمہارا یعنی تمہارے باپ دادا سے ہمنے عہد لیا تھا
کہ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ نہ گراؤ تم خون اپنے یعنی آپسمیں تم خونریزی مت کرو کہ ایک شخص تم میں سے دوسرے کو مار ڈالے وَلَا تُخْرِجُوْنَ
اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اور نہ نکالو تم نفسوں اپنے کو شہر اور ولایت اپنے سے کہ بعض تم میں سے جو کہ زبردست ہے وہ زبردست عاجزوں کو نکال دیو
اور تم سبب ہم مذہب ہونے کے بمنزلہ ایک نفس کے ہو پس جو کوئی تم میں سے کسی کو نکالتا ہے گویا کہ وہ اپنے نفس کو نکالتا ہے ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ پھر اقرار کیا
تمنے اُس عہد کا وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اور تم گواہی دیتے ہو تم اُسکو ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ پھر تم وہ گروہ ہو کہ بعد اُس عہد اور پیمان کے
تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ قتل کرتے ہو تم نفسوں اپنے کو کہ آپسمیں ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْکُمْ
مِّنْ دِیَارِهِمْ اور نکالتے ہو تم ایک فرقہ کو اپنے میں سے شہر اُنکے سے تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ مدد کرتے ہو تم آپسمیں اوپر اُنکے یعنی اُنکے نکالنے میں
ایک شخص دوسرے کی مدد کرتا ہے بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ بسبب گناہ اور عداوت کے اور کہتے ہیں کہ مدینہ میں دو گروہ یہود کے تھا ایک کو بنی قریضہ
کہتے ہیں اور دوسرے کو بنی نظیر اور یہ دونوں گروہ آپسمیں لڑائی کرتے تھا اور ہجرت سے پہلے دو قبیلہ مشرکین کے تھے ایک کا اوس اور دوسرا خزرج بنی قریضہ تو
قبیلہ اوس کے ساتھ ملکر ایک ہو گئی تھی اور بنی نظیر خزرج کے ساتھ مل گئی اور ہر فرقہ یہود کا دونوں فرقوں میں سے مشرکین کے فرقہ کی کمک دوسرے فرقہ سے لڑائی
کرتا تھا اور غلبہ کر کے اُنکو جلاوطن کر دیتے تھے اور جو کوئی آپس میں دشمن کے ہاتھ چڑھ جاتا تھا اور وہ اُسکو اسیر کرتا تھا تو اُسکو وہ اپنے مال سے خرید لیتے تھے اس
قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی اور اگر آتے ہیں وے تمہارے پاس قید ہو کر تُفٰدُوْهُمْ تو فدیہ دیتے ہو تم
اُنکا آپسمیں یعنی اُنکو خرید کرتے ہو تم فدیہ دیکر اور اُسارٰی حال واقع ہوا ہے اور اُسارٰی جمع اسرٰی کی ہے اور اسرٰی جمع اسیر کی ہے اور بعضے قاریوں نے
اسکو اسرٰی پڑھا ہے وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُهُمْ اور حال یہ ہے کہ حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے نکال دینا اُنکا وطن سے اور جلاوطن کرنا
اور یہ ضمیر شان کی ہے اور مبتدا ہے اور محرم خبر اُسکی ہے اور اخراجهم مفعول ما لم یسم فاعلہ محرم کا ہے اور اخراجهم کا اعادہ کیا اور یہاں اسکو اسواسطے لائے کہ یہ
وہم نہ ہو کہ ہو کی ضمیر جاوے بیطرف پھرتی ہے اور وہ حرام ہے اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ کیا ایمان لاتے ہو تم ساتھ بعضی کتاب کے
فدیہ اسیر دیکر دیتے ہو وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ اور کفر کرتے ہو تم ساتھ بعضی کے کہ قتل کرنا مومن کا اور جلاوطن کر دینا اسکا توریت میں حرام لکھا
ہے اور تم اُسپر عمل نہیں کرتے ہو فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ پس نہیں ہے جزا اُس شخص کی کہ کرے اُس کار بد کو تم میں سے اے یہودیو
اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مگر رسوائی بیچ زندگانی دنیا کے کہ وہ مقرر کرنا اور تمہارا گردنوں پر رکھنا بار جزیہ کا ہے وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ
یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ اور دن قیامت کے پہیر جاوینگے وے طرف بہت سخت عذاب کے کہ وہ عذاب دوزخ ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں ہے خدا غافل اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ سب اعمال کو تمہارے جانتا ہے اور موافق تمہارے عملوں کے تمکو جزا دیویگا اور بعضے
قاریوں نے تعملون کو یعملون پڑھا ہے غایب کا صیغہ یعنی اور نہیں ہے خدا غافل اُس چیز سے کہ کرتے ہیں وے عہد توڑنیوالے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ یہ گروہ یہودیوں کا وہ ہے کہ خرید کیا ہے انہوں نے زندگانی دنیا کو بدلے آخرت کے فَلَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ یعنی ہلکا کیا جاویگا انسے عذاب وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ وہ نصرت کئے جاوینگے کہ انکی کوئی مدد کرکے
دنیا کی مکروہات سے انکو رہائی دلوائے اور عذاب دوزخ سے انکو بچائے اور بعد اسکے کتاب و پیغمبر بھیجنے کا ذکر کرتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
اور البتہ تحقیق دی تھی ہمنے موسی کو کتاب توریت کہ اسمین احکام شرع کے مرقوم ہیں اور وہ ہدایت تھی واسطے لوگوں کے وَقَفَّيْنَا مِنْ
بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ اور پیچھے لائے ہم بعد اس موسی کے پیغمبروں کو جیسے کہ یوشع اور اشمویل اور شمعون اور داؤد اور سلیمان اور شعیا اور ارمیا اور عزیر
اور حزقیل اور یونس اور زکریا اور یحیی وغیرہ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ اور دی ہمنے عیسی پسر مریم کو نشانیان روشن اور
معجزہ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور مدد کی ہمنے اسکی ساتھ روح القدس کے کہ نام جبرئیل کا ہے اور وہ مدد یہ تھی کہ جبرئیل حضرت
عیسی کو بروز نہیں لیگیا مگر آسمان پر لیگئے تھے جسوقت یہودیوں نے عیسی کو سولی دینا چاہا تھا اور یہودا حضرت عیسی کی صورت بنگیا اسکو یہودیوں نے
سولی دیدی اور ابن کثیر نے قدس کو بسکون دال پڑھا ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ کیا پس جسوقت لایا تمہارے
پاس پیغمبر ساتھ اس کے بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسچیز کو کہ نہیں دوست رکھتے ہیں نفس تمہارے تو اسْتَكْبَرْتُمْ تکبر کیا تمنے اور ایمان لائے
تم اور تم وہ لوگ ہو کہ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ پس ایک فرقہ کو جھٹلایا تمنے مثل محمد اور عیسی اور موسی کے وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ اور ایک
فرقہ کو قتل کرتے ہو تم مثل زکریا اور یحیی کے اور فریقا دونوں جگہ مفعول ہے اپنے فعل پر وہ مقدم ہے اور یہودی کہتے تھے کہ دل ہمارے غلاف اور
پردہ میں ہیں جو کچھ تو کہتا ہے ہمارے دلوں پر اثر نہیں کرتا ہے محمد ہم اسکو نہیں سمجھتے ہیں اور دلوں میں ہمارے تیرا کلام اثر نہیں کرتا ہے چنانچہ خدا تعالی ان
قول کو بیان کرتا ہے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ اور کہا انہوں نے کہ دل ہمارے غلاف میں ہیں پس خدا تعالی انکے جواب میں فرماتا ہے
کہ ایسا نہیں ہے کہ وہ یہودی کہتے ہیں کہ دل ہمارے غلاف میں ہیں اسواسطے ہم تیرا کلام نہیں سمجھتے ہیں بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ بلکہ
رحمت اپنی سے دور کیا ہے انکو خدا نے بسبب کفر انکے اسواسطے وہ کلام حق کو نہیں سنتے ہیں فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ پس بہت
ناقص ایمان لاتے ہیں کہ بعضی کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور بعضی کتاب پر ایمان نہیں لاتے اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی اور وہ مفعول
مطلق فعل مذکور کا ہے اور ما اسمین زائد ہے کہ واسطے مبالغہ تقلیل کے آیا ہے اور تقدیر اسکی فایمانا قلیلا ہے اور فرماتا ہے خدا وَلَمَّا جَآءَهُمْ
كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور جسوقت آئی انکے پاس کتاب یعنی قرآن نزدیک خدا کے سے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ تصدیق
کرنیوالا واسطے اس چیز کے کہ ہمراہ انکے ہے یعنی سچا کرنیوالا توریت کہ یہودیوں کے پاس ہے اور موافق توریت کی توحید اور نبوت اور قیامت کے بیچ ذکر میں پس یہود
ایمان نہیں لاتے وَكَانُوْا اور تھے وہ یہودی مِنْ قَبْلُ پہلے سے يَسْتَفْتِحُوْنَ فتح اور نصرت چاہتے تھے اپنی کتاب سے عَلَى الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اوپر ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے وہ جسوقت کہ انکو کفار مارتے تھے اور اسوقت کہتے تھے یہ یہود کفار عرب سے کہ یا الہی ساتھ نبی امی کی ولادت کے مدد کر ہماری یعنی ظاہر ہو جو نبی لائے اور
ویسا ہی … تھے محمد کی آمد کی فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا پس جسوقت آیا انکے پاس جو کچھ کہ پہچانتے تھے وہ یہودی اور جانتے تھے حقیقت محمد کو توریت میں دیکھکر
كَفَرُوْا بِهٖ کفر کیا انہوں نے ساتھ جانی ہوئی چیز کے جان بوجھکر خلاصہ یہ ہے کہ یہود پہلے اس سے محمد صلعم کی آمد کی آرزو کرتے تھے اور جسوقت محمد قرآن
لیکر آیا اسپر ایمان نہ لائے اور اسکی ساتھ کفر کیا ان یہودیوں نے اور کفر واجب کیا کہ ہی فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ پس لعنت خدا کی ہو اوپر
کافروں کے کہ جان بوجھکر انکار کرتے ہیں بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ بری ہے وہ چیز کہ بیچا ہے انہوں نے ساتھ اسکی یعنی بدلے اسچیز کے اَنْفُسَهُمْ
نفسوں اپنے کو اَنْ يَّكْفُرُوْا یہ کہ کفر کریں بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے کہ وہ قرآن ہے اور کفر کیا انہوں نے بَغْيًا
از روئے سرکشی و حسد کے اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ نازل کرتا ہے خدا فضل اپنے سے اوپر
جس شخص کے کہ چاہے بندوں اپنے میں سے جو کہ لائق ہے یعنی خدا تعالی اپنے فضل سے محمد پر جو قرآن کو نازل کیا ہے تو یہ یہودیوں کو حسد ہوا کہ اسپر کیوں نازل کیا ہے

کہ بیچ اسمعیل کی اولاد میں ہے اسواسطے وہ اسکے ساتھ کفر کرنے لگے اور فرماتا ہے خدا فباءو بغضب علی غضب
پس پھر گئے وہ ساتھ غضب کے اوپر غضب کے اور غضب ہے خدا کی طرف سے کہ غضب پر غضب خدا کا انپر ہے ایک غضب تو کفر کرنیسے اور دوسرا غضب حسد کرنیسے بہترین
مخلوقات کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وللکافرین عذاب مہین اور خاص واسطے کافروں کے ہے عذاب خوار اور ذلیل کرنیوالا
اور فرماتا ہے خدا کہ واذا قیل لہم اور جسوقت کہا جاوے واسطے ان یہودیوں کو کہ آمنوا بما انزل اللہ ایمان لاؤ تم ساتھ اس چیز کے کہ
نازل کی ہے خدا نے کہ وہ قرآن ہے قالوا کہتے ہیں یہودی جواب میں کہ نؤمن بما انزل علینا ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ اس چیز کے
کہ نازل کی گئی ہے اوپر ہمارے یعنی ہم تو توریت پر ایمان لاتے ہیں کہ ہمپر نازل کی گئی ہے اور سوا اسکے کسی کتاب پر ایمان نہیں لاتے ویکفرون بما وراءہ
اور کفر کرتے ہیں وہ یہودی ساتھ اس چیز کے کہ سوا ہے اس توریت کے ہے یعنی سوای توریت کے جو کتاب کہ نازل ہوئی ہے اور وہ قرآن ہے اسکے ساتھ کفر کرتے ہیں
وهو الحق اور حال یہ ہے کہ وہ قرآن حق ہے مصدقا لما معہم سچا کرنیوالا ہے واسطے اس چیز کے کہ ہمراہ انکے ہے اور وہ توریت
ہے کہ اسکی خبر دیتا ہے کہ وہی کتاب خدا کی ہے اور یہودیوں کا حال واقع ہوا ہے قل کہہ تو اے محمد ان یہودیوں سے کہ اگر تم توریت کو سچا جانتے ہو اور اسپر ایمان
لاتے ہو تو فلم تقتلون انبیاء اللہ من قبل پس کسواسطے قتل کرتے ہو تم پیغمبران خدا کو پہلے اس سے جیسا کہ تمہارے بزرگوں نے کیا ہے کہ انہوں
نے ہزاروں پیغمبر قتل کر ڈالے اسکا جواب معقول تم مجھکو دو ان کنتم مؤمنین اگر ہو تم ایمان لانے والے یعنی اگر تم مومن تھے تو
پیغمبروں کو کسواسطے قتل کرتے تھے ولقد جاءکم موسی بالبینات اور البتہ تحقیق آیا تھا تمہارے پاس موسی ساتھ معجزوں
اور دلیلوں روشن کے اور تمکو اسنے راہ راست بتلائی ثم اتخذتم العجل من بعدہ پس پکڑا تم نے یعنی پوجا تم نے بچھڑے کو پیچھے
اس موسی کے جسوقت کہ وہ تمکو طور پر توریت لینے کو گیا وانتم اور تم اس گوسالہ پرستی میں اپنے نفسوں پر ظالمون ظلم کرنیوالے تھے
کہ اسکی سزا میں مستحق عذاب کے ہوئے اور فرماتا ہے خدا کہ واذ اخذنا میثاقکم اور یاد کرو تم کہ جسوقت لیا ہمنے عہد تمہارا یعنی جسوقت کہ
ہمنے تمسے عہد لیا موسی کی فرمانبرداری کرنیکا اور شرع کے احکام پر عمل کرنیکا ورفعنا فوقکم الطور اور بلند کیا اوپر تمہارے کوہ طور کو یعنی کوہ
طور کو تمہارے سروں پر ہمنے جبرئیل سے اٹھوا کر بلند کیا اور کہا ہمنے تم سے کہ خذوا ما آتیناکم لو تم جو چیز کہ دیا ہے ہمنے تمکو کہ احکام شرع کے ہیں تمہارے
پاس بھیجے ہیں انکو لو تم بقوۃ ساتھ قوت دل کے اور نہایت کوشش کی اور عمل کرو تم واسمعوا اور سنو تم احکام شرع کے اور خدا کے حکم کی فرمانبرداری
کرو تم قالوا کہا ان یہودیوں نے باوجود اسقدر تاکید اور تنبیہ کے سمعنا سنا ہمنے اپنے کانوں سے وعصینا اور نافرمانی کی ہمنے حکم تیرے کی واسطے
کہ انہوں نے اپنے کانوں سے سن تو لیا لیکن اسپر عمل نہ کیا واشربوا اور پلائی گئی وہ یہودی فی قلوبہم بیچ دلوں انکے العجل
دوستی بچھڑے کی کہ یہ مضاف عجل کا محذوف ہے اور تقدیر اسکی حب العجل ہے یعنی پلائی گئی انکے دلوں میں دوستی بچھڑے کی بکفرہم بسبب کفر انکے
یہانتک کہ وہ اسکو پوجنے لگے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم ان یہودیوں سے کہ بئسما یامرکم بہ بہت بری ہے وہ چیز
کہ حکم کرتا ہے ساتھ اسکے ایمانکم ایمان تمہارا ان کنتم مؤمنین اگر ہو تم ایمان لانے والے توریت اور موسی پر اپنے گمان میں
کہ مومن اپنے تئیں جانو اور خدا کا کفر بھی کرو اگر تم میں ایمان ہوتا تو وہ کفر کا حکم کیونکر کرتا پس معلوم ہوا کہ توریت پر تمہارا ایمان نہیں ہے اور اگر ہوتا تو ایسے
افعال بد تمسے صادر نہ ہوتے اور توریت ہرگز حکم نہ کریگی اس امر کا کہ جسکو خدا اتنا برا جانے بلکہ تمہارے نفسوں کی خواہش ایسے ایسے افعال بد کا حکم کرتی ہے اور
یہودی کہتے تھے کہ بہشت خاص ہم لوگوں کے واسطے ہے کہ سوا ہمارے کوئی بہشت میں نہ جاویگا خدا انکو فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم ان یہودیوں کو
ان کانت لکم الدار الآخرۃ اگر ہے واسطے تمہارے ہی خانہ آخرت عند اللہ نزدیک خدا کے خالصۃ خالص اور
خالص تمہارے ہی واسطے من دون الناس سوا اور آدمیوں اور فرقوں کے تم ہی بہشت میں جاؤگے اور سوا تمہارے اور کوئی بھی بہشت
میں نہ جاویگا نہ محمد اور نہ مومنین اسکی امت تو اس صورت میں تمکو چاہیے کہ فتمنوا الموت پس آرزو کرو تم مرنے کی ان کنتم صادقین

اگر سچے ہو دراسکو یہ قول ہین کہ تمہی بہشت مین جاوینگے ہو اسواسطے کہ جسوقت آدمی کو یقین ہو کہ مین بلا تامل بہشت مین جاونگا تو وہ بیشک اپنے
مرنیکی آرزو کریگا کہ دنیا کی رنج و تردد دور ہوئی پاکر بہشت مین آرام سے رہیگا خلاصہ مضمون ہے اور حال واقع ہوا یہ ہے وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا اور حال
یہ ہے کہ ہرگز نہ آرزو کرینگے وہ یہودی اس موت کی کبھی ہمیشہ کو اور ابدًا منصوب علی الظرف ہے اور وہ خواہش مرنیکی نکرینگے بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ
بسبب اسکی کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون انکے نے کہ افعال بد جو انہون نے کئے ہین اس سبب سے وہ ہرگز اپنا مرنا نچاہینگے کہ انبیا کو وہ قتل کرتے تھے اور صفات
پیغمبر آخر الزمان کی توریت مین سے محو کردیتے تھے باوجود ثبوت حقیت کے اور یہ سب انکو باعث دخول دوزخ کے ہین وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ
اور خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ ظلم کرنیوالون کے اپنے نفسون پر کہ انہون نے دروغگوئی کو اپنا شعار کیا ہے اور خدا تعالی اپنے حبیب کی طرف خطاب
کرتا ہے کہ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اور البتہ پاویگا ان یہودیونکو اے محمد صلعم أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاةٍ زیادہ حرص کرنیوالے دنیا کے جینے پر
وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا اور ان لوگونسے کہ شرک کیا ہے انہون نے بتون کو ساتھ خدا کے اور مشرکون سے بھی زیادہ حرص کرنیوالے جینے پر ان یہودیونکو تو پاویگا اسواسطے
کہ وہ جانتے ہین اپنے تئین کہ جبتک جیتے ہین آرام سے اور فراغت سے ہین اور جسوقت مرجاوینگے تو اپنے افعال ناشائستہ کے سبب سے دوزخ مین داخل ہونگے اور
مشرکین سب دوزخمین داخل تھے پھر جو انکا ذکر کیا تو اسواسطے کہ مشرکین بھی اگرچہ جینے کی حرص کرتے ہین اور آخرت کی نعمتون سے محروم ہین اور
ناامید ہین لیکن یہ یہودی مشرکین سے زیادہ جینے کی حریص ہین اور مرنا نہین چاہتے کہ انہون نے دیدہ و دانستہ حسد کی راہ سے حق کو مٹایا ہے اور
من الذین اشرکوا محمول ہے احرص الناس کے معنی پر یعنی احرص من الناس و من الذین اشرکوا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل مین احرص من الذین
اشرکوا ہو پہلے فقرہ مین جو احرص موجود تہا اسواسطے دوسرے فقرہ مین سے محذوف کردیا ہے اور یا یہ کہ احرص الناس مین من نہین ہے یا و من الذین
الذین اشرکوا مین آیا اسواسطے کہ مراد بعض ناس کا ہے اور اضافت افعل کی اسیطرح ہوتی ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ الیاقوت افضل الحجارۃ اور نہین کہہ سکتا ہے
افضل الزجاج بلکہ افضل من الزجاج کہیگا اور فرماتا ہے کہ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ دوست رکھتا ہے ایک انکا اور چاہتا ہے کہ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ
کاش عمر دیا جاوے ہزار برس وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ اور حال یہ ہے کہ نہین ہے وہ ایک انکا ایسا کہ دور کرنیوالا ہو اس ایک کو مِنَ الْعَذَابِ
عذاب سے أَنْ يُعَمَّرَ عمر دینا اسکا اور ہو کی ضمیر احدہم کیطرف پھرتی ہے اور ان یعمر تاویل مصدر کے ہو کر معنی مین ہو کر فاعل ہے مزحزحہ
کا اور تقدیر اسکی یہہ ہے کہ وما احدهم بمزحزحه من العذاب تعميره یعنی اور نہین ہے کوئی انکا ایسا کہ دور کرنیوالا ہو اسکو عذاب سے عمر دینا اسکا اور
مقصود اس سے یہ ہے کہ اگر ہزار برس کی عمر اسکو دیجاوے تو وہ عمر عذاب کو اس سے دور نکریگی اور بعضے مفسرین اسکو مشرکین کے تحت مین لاتے ہین
اور کہتے ہین کہ مشرکین مین سے ہزار برس کی عمر چاہتے تھے اور من المشرکین کو علیحدہ آیت کہتے ہین اور اوپر کی آیت سے موصلت اسکو نہین ۱۱ ع ۱۱
وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور خدا دیکھنے والا ہے اور بینا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین وہ اور موافق اپنے اعمال کے انکو سزا دیگا اور منقول ہے کہ
جسوقت یہودیون نے خدا کا حکم سنا تو جبرئیل نے حضرت موسی کے زمانہ مین انکے سرونپر پہاڑ کو بلند کیا اور کہا کہ اگر تم خدا کا حکم نمانوگے تو مین
پہاڑ کو تمہارے اوپر گرادونگا اور بخت نصر کو مارتے تھے یہودی تو جبرئیل نے اسکو بچالیا اور بخت نصر جوان ہوا تو اسنے یہودیونکو قتل کیا اور بیت المقدس کو
خراب کیا اسلئے یہودی جناب رسول خدا صلعم سے کہتے تھے کہ ہمارا دشمن تمہارے پاس وحی لاتا ہے ہم تم پر ایمان نلاوینگے اور کوئی فرشتہ لاتا تو ہم مانتے پس
انکے جواب مین اپنے حبیب کیطرف خطاب کرتا ہے کہ قُلْ کہدے اے محمد صلعم ان یہودیونکو مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ جو کوئی کہ ع
ہو وہ دشمن واسطے جبرئیل کا اور جزا اس شرط کی محذوف ہے اور وہ فلیمت غیظا ہے اور تقدیر اسکی من کان عدوا لجبریل فلیمت غیظا یعنی جو کوئی کہ ہو
دشمن واسطے جبرئیل کے پس چاہئے کہ مرجاوے غصہ مین جلکر اسواسطے کہ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ پس تحقیق اسنے جبرئیل نے نازل کیا ہے اس
قرآن کو اوپر دل تیرے اے محمد صلعم بِإِذْنِ اللَّهِ ساتھ حکم خدا کے اور وہ قرآن کہ جسکو تجہپر جبرئیل نے نازل کیا ہے جسوقت کہ مُصَدِّقًا لِمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ سچا کرنیوالا ہے واسطے اس چیز کے کہ آگے اسکے ہے اور وہ توریت اور سوا اسکے اور کتابین جو پہلے تجہسے نازل ہوئی ہین سب کا

سچا کرنیوالا ہے وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ اور رہنمائی کرنیوالا اور خوشخبری دینے والا ہے واسطے مومنون کے بہشت مین داخل ہونکی
اور دوزخ سے نجات پانیکی اور مصدقاً حال واقع ہوا ہے اسی طرح ہدی اور بشری کہ مصدر ہین بمعنی اسم فاعل یہہ بھی حال ہین اور فرماتا ہے مَنْ كَانَ
عَدُوًّا لِلَّهِ جو کوئی کہ ہووے دشمن خاص واسطے خدا کے وَمَلَائِكَتِهِ اور فرشتون اسکے کے وَرُسُلِهِ اور رسولون اسکے کے
وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ اور جبرئیل اور میکائیل کے فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ پس تحقیق خدا دشمن ہے واسطے
کافرونکے کہ وہ دشمن خدا کے اور پیغمبرون اور فرشتون کے ہین اور جبرئیل و میکائیل اگرچہ فرشتون مین داخل ہین لیکن واسطے بلندی انکے مرتبہ کے
علحدہ بھی انکا ذکر کیا ہے اور نافع نے میکال کو میکائل پڑہا ہے اور عاصم نے میکال پڑہا ہے اور بعضون نے میکئیل اور کہتے ہین کہ ابن صوریا کہ بڑا
عالم یہود کا تہا اسنے کہا اے محمد جو کچہ تمپر نازل ہوا ہے اسکو تو ہم خوب سمجہتے ہین اور جانتے ہین اور جو کچہ کہ تجہپر نازل ہوا ہے اسکی ہم متابعت
نکرینگے اسکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ اور البتہ تحقیق نازل کیا ہے ہمنے طرف تیری
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آیتون روشن کو کہ وہ قرآن ہے وَمَا يَكْفُرُ بِهَا اور نہین کفر کرتے ہین ساتہ
اُن آیتونکے إِلَّا الْفَاسِقُونَ مگر بدکار باہر ہونیوالے احکام خدا سے یعنی یہودی اور حسد کرنیوالے اور کہتے ہین کہ صنیف بن مالک یہودی نے کہا کہ
خدا تعالی نے موسی کی زبانی ہمسے کچہ عہد نہین لیا تہا کہ محمد پیدا ہوگا تو اسپر ایمان لانا اور کہا کہ ہمپر خدا کا کچہ عہد نہین ہے اسکے جواب مین
خدا تعالی فرماتا ہے أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا کیا ایسا ہی ہے کہ جسوقت عہد کیا انہون نے عہد کرنا اسطرحکا کہ جو طریقہ عہد
کرنیکا ہے اور اسکو کامل کیا نَّبَذَهُ ڈالدیا اس عہد کو یعنی توڑ ڈالا اسکو بعد اسکے فَرِيقٌ مِّنْهُم ایک فرقے نے ان یہودیون مین سے
بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ بلکہ اکثر انکی ایمان نہین لاتے ہین وَلَمَّا جَاءَهُمْ اور جسوقت آیا اُن یہودیونکے پاس رَسُولٌ
مِّنْ عِندِ اللَّهِ پیغمبر نزدیک خدا کے سے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ یعنی سچا کرنیوالا اُن کتابون کا کہ ہمراہ انکے ہین اور ان کتابونکو
خدا کیجانب سے نازل ہونیوالی کہنے والا اور حق کا جاننے والا نَبَذَ ڈالدیا ایک فرقہ نے مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ان
لوگون مین سے کہ دئے گئے ہین کتاب كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ کتاب خدا کو کہ وہ قرآن ہے پیچہے پیٹہون اپنی کے کہ اُس کتاب پر
عمل نہین کرتے ہین كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ عہد شکن علماء ہین لَا يَعْلَمُونَ نہین جانتے ہین کہ یہہ کلام خدا کا ہے اور محمد پیغمبر اُسکا
ہے یعنی یہہ خوب بہ یقین جانتے ہین کہ قرآن کلام خدا کا ہے اور محمد پیغمبر اسکا ہے لیکن بسبب حسد اور عناد کے ظاہر مین انکار کرتے ہین
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعد وفات حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے ابلیس نے جادو بنایا اور اسکو لکہکر
لپیٹ کہا اور اسکی پشت پر لکہا کہ یہہ آصف بن برخیا نے بنایا تہا واسطے پادشاہی سلیمان کے اور یہہ علم کے خزانونمین سے ہے اور اسکے
وسیلہ سے ہر ایک مطلب حاصل ہو سکتا ہے اور اسکو حضرت سلیمان کے تخت کے نیچے دفن کر کے چہپا دیا اور بعد اسکو تخت کے نیچے سے نکالکر لوگونپر
ظاہر کیا جو لوگ کہ کافر تہے کہتے تہے کہ سلیمان اسی عمل سے ہمپر غالب ہوگیا اور مومنین کہتے تہے کہ وہ بندہ خدا کا ہے اور پیغمبر اسکا تہا اسلئے
یہودی حضرت سلیمان کو جادوگر کہتے تہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ
اور پیروی کی اُن یہودیون نے اس چیز کی کہ پڑہتے تہے شیاطین اوپر پادشاہی سلیمان کے یعنی سلیمان کی بادشاہی مین اسکو پڑہتے تہے اور
گمان کرتے تہے کہ سلیمان جادوگر تہا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ اور نہین کفر کیا تہا سلیمان نے یعنی اسنے جادو نہین کیا تہا اور وہ جادوگر
نہ تہا اور جادو کو کفر اسواسطے فرمایا کہ جادو کا حلال جاننے والا کافر ہے وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا اور لیکن شیاطین نے کفر کیا کہ وہ
جادو کرتے تہے يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ سکہلاتے تہے وہ آدمیونکو جادو اور منقول ہے کہ ایک پیغمبر کے زمانہ مین بعد نوح علیہ السلام
کے لوگ جادو مین مشغول رہتے تہے اور فسق و فجور طرح طرح اسکے سبب سے بہم پہونچتے تہے اور لوگون نے جادوگری مین مشغول ہوکر دین اسلام

ترک کردیا حق تعالی نے دو فرشتے ہاروت و ماروت آدمیوں کی صورت میں شہر بابل کو روانہ کئے کہ لوگوں کو ان فعلوں سے منع کریں وہ فرشتے آسمان سے اتر کے
وہاں کے لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کیا اور اس زمانہ کے پیغمبر کو ایک عمل تعلیم کیا اور کہا کہ تم بندگان خدا کو یہ عمل سکھلاؤ کہ وہ اس عمل سے جادو کو
جادوگروں کے دفع کرتے رہیں اُس پیغمبر نے وہ عمل بحکم اُن فرشتوں سے سیکھا اور اُن لوگوں کو تعلیم کیا اور کہا کہ تم اس عمل سے جادو دفع کرنا اور اس سے
کسی دوسرے آدمی پر جادو نہ کرنا اور اس امر کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ **وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ**
هَارُوتَ وَمَارُوتَ اور پیروی کی اُن یہودیوں نے اُس چیز کی کہ نازل کی گئی تھی اوپر دو فرشتوں کے بیچ بابل کے کہ ہاروت اور ماروت تھے وہ فرشتے
اور بابل غیر منصرف ہے اور ہاروت و ماروت عطف بیان ملکین سے ہیں اور غیر منصرف ہیں یعنی یہودیوں نے پیروی کی بابل میں ہاروت و ماروت کے
عمل کی کہ اُسکا استعمال بطور جادو کے کیا اور تھا وہ عمل جادو کے دفع کرنیکو اسواسطے نہ جادو کرنیکے واسطے **وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ** اور نہیں سکھاتے
تھے فرشتے کسی کو وہ عمل **حَتَّىٰ يَقُولَا** یہانتک کہ کہتے وہ دونو فرشتے کہ **إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ** سوا اسکے نہیں کہ ہم آزمائش کے
لئے ہیں **فَلَا تَكْفُرْ** پس نہ کفر کر تو یعنی اس عمل سے تو کافر ہو جانا اور ہم امتحان کرتے ہیں کہ کون شخص خدا تعالی کی فرمانبرداری کرتا
اور ایمان پر ثابت رہتا ہے اور اس سے جادوگروں کا جادو دفع کرتا ہے اور کون شخص بطور جادو کے آدمیوں کو ضرر پہنچانیکے واسطے اُسکو استعمال کرتا ہے کہ
آدمی اُسکے معتقد ہو جاویں اور کہنے لگیں کہ ایسی قدرت کوئی نہیں رکھتا ہے سوائے خدا کے اور اس سبب سے وہ شخص کافر ہو جاوے **فَيَتَعَلَّمُونَ** پس
سیکھتے تھے وہ لوگ طالب سحر کے **مِنْهُمَا** اُن دونو جادوؤں میں جو کہ شیاطین ملک سلیمان میں پڑھتے تھے اور جو کہ فرشتوں پر نازل ہوا تھا
مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ اُس چیز کو کہ جدائی ڈالدیں ساتھ اُسکے یعنی اُن دونو جادوؤں سے وہ طالب جادو کے اُس جادو کو سیکھتے تھے کہ جس جادو
سے ڈالدیں **بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ** درمیان مرد کے اور زوجہ میں اُسکی کہ **وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ** اور
نہیں ہیں وہ لوگ ضرر پہنچانیوالے ساتھ اُس جادو کے کسی کو **إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ** مگر ساتھ علم خدا کے کہ خدا اُسکو جانتا ہے اور انکو اس عمل کی
سزا دیگا سو اسواسطے کہ انکا کوئی عمل اُس پر پوشیدہ نہیں ہے **وَيَتَعَلَّمُونَ** اور سیکھتے ہیں وہ **مَا يَضُرُّهُمْ** اُس چیز کو کہ ضرر کرے انکو آخرت میں
وَلَا يَنفَعُهُمْ اور نہ نفع بخشے انکو آخرت میں و دنیا میں مگر اسقدر دنیا میں فائدہ ہے کہ اُس سے کسی نے سحر کو ضرر پہنچایا ہیں اگر قصد اُسکے سیکھنے
سے پہنچانا ضرر کا ہے اور سوائے اسکے جادو سے ضرر تو پہنچا سکتے ہیں اور فائدہ نہیں پہنچا سکتے نہ غیر کو نہ اپنے تئیں **وَلَقَدْ عَلِمُوا** اور البتہ تحقیق
جانتے ہیں وہ یہودی کہ جنہوں نے کتاب خدا کو پیٹھ کے پیچھے ڈالدیا ہے اس امر کو **لَمَنِ اشْتَرَاهُ** البتہ وہ شخص کہ خرید کیا ہے اُسنے جادو کو
اور بدلا ہے دین خدا سے **مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ** نہیں ہے واسطے اُسکے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اور فائدہ اور عذاب سے اُسکے
ہرگز نجات نہوگی سو اسواسطے کہ دیدہ و دانستہ وہ عذاب کو اپنے واسطے اختیار کرتے ہیں **وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ** اور البتہ بُرا ہے وہ چیز کہ
وہ فروخت کیا ہے انہوں نے بدلے اسکے **أَنفُسَهُمْ** نفسوں اپنے کو **لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ** اگر ہیں وہ یہودی کہ جانتے ہیں اسکی قباحت کو لیکن
انہوں نے عمل نکیا تو وہ گویا کچھ نہیں جانتے **وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا** اور اگر تحقیق وہ یہودی ایمان لاتے اوپر محمد صلعم کی نبوت کو اور قرآن کو حق جانتے
وَاتَّقَوْا اور پرہیزگار ہوتے وہ دین میں یہود سے اور جادو سے اور سوائے اسکے اور گناہوں سے **لَمَثُوبَةٌ** البتہ ثواب اور بدلا اُسکا **مِّنْ عِندِ** ع ۱۲
اللَّهِ خَيْرٌ نزدیک خدا کے سب سے بہتر تھا واسطے انکے صفات محمد کی پوشیدہ کرنیکی رشوت لینے اور جادو سے **لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ** اگر ہیں وہ
جانتے کہ ثواب خدا کا بہت بہتر ہے اور ابد الآباد ہے اور ہمیشہ بہشت میں رہنا ہوگا و بعضے لوگ جو ہاروت و ماروت کے قصہ میں کہتے ہیں کہ یہ دونوں
گرم ہو گئے اور شراب نوش کی اور قتل نفس کیا اور سزا میں اسکی چاہ بابل میں لٹکائے گئے ہیں یہ مطلب اصلاً باطل ہے سو اسواسطے کہ ملائکہ معصوم ہیں انسے ایسا فعل
شنیع صادر نہیں ہو سکتا اور منقول ہے کہ مومنین جناب سرور کائنات صلعم کو کہتے تھے کہ راعنا یعنی مراعات کر تو ہماری اور ملاحظہ ہمارا احوال کا کر اور یہ
یہودیوں کی نزدیک کلمہ دشنام تھا حماقت کے معنی میں سو اسواسطے یہودی بہی خوش ہو کر یہ کلمہ بد کہتے ہیں اور مسلمانوں کی پیروی میں آنحضرت کو راعنا کہتے ہیں سو خدا فرماتا ہے

نے مومنین کو اُس کلمہ کے کہنے سے منع کیا کہ تم راعنا مت کہو جیسا کچھ فرماتا ہی کہ یا ایھا الذین آمنوا وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو لا
تقولوا راعنا نہ کہو تم کلمہ راعنا وقولوا اور کہو تم عوض اُس کلمہ کے انظرنا یعنی دیکھہ تو ہمکو اور ملاحظہ ہمارے حال کا کر تو اور یہ
مہلت دے تو ہمکو تاکہ بخوبی تیرے ارشاد کو ہم سمجھیں واسمعوا اور سنو تم اے مومنین دل کے کانوں سے اور قبول کرو تم جو کچھ پیغمبر تمہارا انکو کہے
اور اُسکی فرمانبرداری کرو وللکافرین عذاب الیم اور واسطے کافروں کے عذاب ہے دردناک آتش دوزخ کا کہ ہمیشہ اُسمین جلا کرینگے اور
منقول ہے کہ یہود کو بہت ناگوار تہا نبوت اولاد اسمعیل مین ہونا کہتے تہے کہ نبوت محمد کو کیون پہونچی اور ایسے ہی مشرکین مکہ کو ناگوار تہا کہتے تہے کہ کسی
بڑے رئیس کو پہونچتی اور مومنین کو جو کوئی فائدہ حاصل ہوتا تہا اُسکا حسد کرتے تہے اور کہتے تہے کہ یہ بہتری اُنکے واسطے کیون حاصل ہوئی خدا تعالی
مومنین کو خطاب کرکے فرماتا ہی کہ ما یود الذین کفروا نہین چاہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے من اھل الکتاب
ولا المشرکین اہل کتاب سے کہ وہ یہودی ہین اور نہ مشرکین کہ وہ مکہ کے آدمی ہین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم
یہ کہ نازل کیجاوے اوپر تمہارے کوئی نیکی دنیا اور آخرت کی پروردگار تمہارے کیطرف سے واللہ یختص برحمتہ من یشاء اور خدا خاص
کرتا ہے ساتھ رحمت اپنی کے جسکو چاہتا ہے اور مصلحت دیکہتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نیکی دنیا اور آخرت کی پہنچاتا ہے اور جسکو اپنے نزدیک مناسب جانتا
ہے پیغمبر کرتا ہے اپنے فضل اور کرم سے واللہ ذو الفضل العظیم اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہے کہ اپنے فضل سے جسکو چاہے فائدہ مند کرے
اور منقول ہے کہ جسوقت کوئی حکم پہلے حکم کے خلاف نازل ہوتا تو یہود اور مشرکین طعن کرتے تہے اور کہتے تہے کہ محمد کل اور رائے رکہتا تہا اور آج اور فکر سے اور نہین ہے یہی حکم
دیتا ہے اُنکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ ما ننسخ من آیۃ جو کچھ منسوخ کرتے ہین ہم کوئی آیت او ننسھا یا بہلا دیتے ہین ہم
اُس آیت کو موافق مصلحت کے نأت بخیر منھا لاتے ہین ہم بہتر اُس آیت منسوخ سے بندونکے فائدہ کیلئے او مثلھا یا
لاتے ہین مثل اُس آیت کے کہ جو منسوخ ہوئی ہے اور آیت کو مانند اُسکے ہی اور فائدہ اُسکے برابر ہے باوجود رعایت مصلحت کے الم تعلم کیا نہین
جانتا ہی تو ان اللہ علی کل شیء قدیر کہ تحقیق خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے چاہے منسوخ کرے آیت کو چاہے ثابت رکہے لیکن جو کرتا ہے موافق مصلحت
کے کرتا ہے اور یہ منسوخ کرنا آیت کا محمد سے تعلق نہین رکہتا ہے ہم جو چاہتے ہین سو کرتے ہین اور منقول ہے کہ ایک شخص مومن جناب رسول خدا صلعم کی
مجلس مین کہڑا ہوا اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول خدا چند آیات قرآنی مجکو یاد تہین اور نماز تہجد مین مین اُنکو پڑہتا تہا کل کی رات وہ آیات مجہسے
فراموش ہو گئین ہر چند چاہتا ہون یاد آئین لیکن یاد نہین آتین اور دوسرا شخص کہڑا ہوا اُسنے بہی یہی عرض کی اور ایک اور شخص کہڑا ہوا اُسنے بہی یہی عرض
کی حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی نے اُن آیات کو منسوخ کیا اور جس آیت کو خدا تعالی منسوخ کرتا ہے اُسکو دلسے بہلا دیتا ہے یہی تفسیر ننسھا کی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ الم تعلم
کیا نہین جانتا ہی تو ان اللہ یہ کہ تحقیق خدا وہ ہے کہ لہ ملک السموات والارض واسطے اُسکے بادشاہی آسمانونکی ہے
اور زمین کی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اپنی سلطنت مین وما لکم من دون اللہ اور نہین ہے واسطے تمہارے سوائے خدا کے من ولی
کوئی دوست کہ جس سے تمکو نفع پہونچے ولا نصیر اور نہ کوئی مددگار ہے الا کہ کسی ضرر کو دور کرے پس جو کچھ تمہارے فائدہ کے واسطے ہے منسوخ
کرنا یا ثابت رکہنا وہی خدا کرتا ہی ام تریدون ان تسئلوا رسولکم بلکہ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ سوال کرو تم پیغمبر اپنے سے
لیے یہود کہا سئل موسی من قبل جیسا کہ سوال کیا گیا تہا موسی سے پہلے اس سے کہ تمہارے بزرگون نے کہا تہا موسی سے کہ تو ہمکو
خدا کو دکہلا دے کہ ہم اپنی آنکہون سے اُسکو دیکہین ومن یتبدل الکفر بالایمان اور جو کوئی بدل کرے کفر کو ساتھ ایمان کے یا ایمان
ترک کرکے کفر کو اختیار کرے فقد ضل سواء السبیل پس تحقیق گمراہ ہوا وہ شخص سیدہی راہ سے یعنی جو کوئی پیغمبر کے معجزہ پر
نظر نکرے اور عناد کی راہ سے دوسرا معجزہ طلب کرے اُسنے راہ سیدہی کو گم کیا اور کفر کو اختیار کیا اور کہتے ہین کہ بعد واقعہ احد کے یہودیون نے حضرت
عمار اور حذیفہ سے کہا کہ اگر پیغمبر تمہارا حق پر ہوتا تو یہ شکست اُسکو نہوتی تم ہمارے دین مین چلے آؤ عمار نے جواب مین فرمایا کہ ہم دین اسلام ہرگز نہ چہوڑینگے

اور بعد اسکے وہ دونوں بزرگ رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہہ حال بیان کیا حضرت نے اُن دونوں کو حق میں دعاء خیر کی اور خدا تعالیٰ نے
یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ دوست رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں بہت سے اہل کتاب یعنی بہت سے اہل
کتاب یہہ چاہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں چاہتے ہیں کو يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا کاش پھیر دیں تمکو مومنین پیچھے
ایمان تمہارے سے کفر کرنیوالے کہ حسد کرتے ہیں وہ تمسے حسد کرنا کثرت سے یعنی وہ یہودی چاہتے ہیں کہ پھیر دیں تمکو ایمان سے طرف کفر کے کہ تم کفر کرنیوالے ہو اور وہ
تمسے بہت حسد کرتے ہیں اور تمہارے دشمن جانی ہیں اسلیے یہہ کرتے ہیں اور کفاراً اسم مفعول دوسرا یردون کا ہے اور حسداً مفعول مطلق حسد محذوف کا
یہہ چاہتے ہیں وہ تمہارا کافر ہو جانا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم نزدیک نفسوں اپنے سے یعنی اپنے جی سے تمہارا کافر ہونا چاہتے ہیں مِّن بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ پیچھے اس کے کہ ظاہر ہو گیا ہے واسطے ان کے حق یعنی تمہارا کافر ہو جانا چاہتے ہیں بعد اسکے کہ ظاہر ہو گیا ہے ان یہودیوں کو اسلام
کا حق ہونا اور دین یہود کا باطل ہونا فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا پس معاف کرو تم اور در گذر کرو تم اے مومنین اور منہ پھیرلو انکی طرف سے اور
ارادہ جنگ کا انسے نکرو حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ یہانتک کہ لاوے خدا حکم اپنا اور جاری کرے اپنے حکم کو انکی قتل کیواسطے إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے تمہارا بدلا انسے لیگا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ اور قایم رکھو تم نماز
اور دو تم زکوٰۃ کو یعنی ہمیشہ نماز کو پڑہتے رہو اور زکوٰۃ اسکے وقت پر دیتے رہو وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم اور جو کچھ آگے بھیجا تم نے واسطے نفسوں
اپنے کے مِّنْ خَيْرٍ نیکی سے یعنی جو اعمال نیک تم اپنے نفسوں کے واسطے دنیا سے آگے بھیجتے ہیں تَجِدُوهُ پاؤ گے تم اسکو یعنی ثواب اسکا تم
پاؤ گے عِندَ اللَّهِ نزدیک خدا کے کہ تمکو عطا کریگا سو واسطے کہ إِنَّ اللَّهَ تحقیق خدا بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ساتھ اسکے کہ کرتے ہو
تم بینا ہے اور دیکھنے والا ہے کوئی عمل تمہارا ضایع نہیں کرتا ہے ہر ایک عمل کی تمکو جزا دیگا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی خدا کی راہ میں ایک
پایا ایک خرما دیتا ہے خدا تعالیٰ اسکی پرورش کرتا ہے کہ وہ مثل کوہ عظیم کی ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت کہ جناب رسول خدا پیغمبر ہوئے اور یہود اور
نصاریٰ کی شرع کو منسوخ کیا تو ہر فرقہ دشمنی کی راہ سے حضرت کے در پے ہوا اور ہر ایک کہتا تھا کہ ہم بہشت میں جاوینگے اور جو کوئی ہمارے دین پر
نہیں وہ بہشت میں نجاویگا اُس حال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اور کہا انہوں نے کہ ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں
إِلَّا مَن كَانَ هُودًا مگر جو شخص کہ ہو یہودی أَوْ نَصَارَىٰ یا نصرانی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ یہہ گمان انکے آرزوئیں انکی باطل
ہیں بغیر دلیل کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان یہودیوں اور نصرانیوں سے کہ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ لاؤ تم دلیل اپنی بہشت میں جانے پر
إِن كُنتُمْ اگر ہو تم اس امر میں صَادِقِينَ سچے اسکو اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ جو تم کہتے ہو سوا اپنے کسی کو بہشت میں جانیکا نہیں بَلَىٰ
ہاں وہ شخص بہشت میں جاویگا مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ جسنے تابع کیا ہے ذات اپنی کو خالص واسطے خدا کے وَهُوَ مُحْسِنٌ اور
حال یہہ ہے کہ وہ نیک ہی کردار میں اور گفتار میں فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ پس واسطے اسکے اجر اسکا ہے نزدیک پروردگار اسکے
اور ثواب بیشمار ہے اسکے فضل و کرم سے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہیں خوف اوپر انکے کو آخرت میں وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
اور نہ وہ غمگین ہونگے کسیطرح سے اور ضمیر مفرد کی طرف من کے باعتبار لفظ کے پھرتی ہے اور ضمیر جمع کی باعتبار معنے کے اور منقول ہے کہ یہود اور نصاریٰ
جناب رسول خدا صلعم کے پاس جھگڑا کرتے آئے اور کہا کہ ہمارے بیچ میں حکم کرو حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا قصہ ہے یہودیوں نے کہا کہ ہم مومن ہیں اور
نصاریٰ باطل پر ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم مومن ہیں اور یہودی باطل پر ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم سب میں حق سے خارج ہو یہودیوں نے کہا
کہ ہم کیونکر خارج ہوں کہ ہمارے پاس کتاب خدا کی ہے اسکو ہم پڑہتے ہیں اور ایسے ہی نصاریٰ نے کہا کہ ہم بھی کتاب خدا کی پاس رکھتے ہیں
فرمایا کہ تم دونوں نے کتاب خدا کی مخالفت کی ہے اور نہیں جانتے تم کتاب خدا کو اگر جانتے تو ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو تم میں بغیر دلیل کافر
نکہتا اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ اور کہا یہودیوں نے کہ نہیں

اور کہا یہود نے کہ نہیں ہیں نصاریٰ کسی چیز پر یعنی دین میں وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ اور کہا نصاریٰ نے کہ نہیں ہیں یہودی کسی چیز پر
وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ اور حال یہ ہے کہ وہ پڑھتے ہیں یعنی یہودی توریت پڑھتے ہیں اور نصاریٰ انجیل یہودی جانتے ہیں کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو فرزند خدا کہنے سے کافر ہیں اور
نصاریٰ انجیل میں پڑھتے ہیں کہ یہودی بسبب انکار کرنے عیسیٰ و عزیر کے کافر ہیں كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ ایسی ہی کہا ان لوگوں نے لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ
نہیں جانتے ہیں مثل کہنے ان یہود و نصاریٰ کی یعنی جو لوگ کہ کچھ نہیں جانتے ہیں اور ان کے پاس کوئی کتاب نہیں ہے مثل مجوس اور مشرکین عرب کے انہوں نے بھی ایسا ہی
کہا جیسے یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر کہتا ہے فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ پس حکم کریگا خدا درمیان انکے دن قیامت کے
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے اختلاف کرتے اور ہر ایک کو اسکی سزا دیگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قریش نے سال حدیبیہ
میں جناب رسول خدا صلعم کو مسجد الحرام میں جانے سے منع کیا تھا اس مقدمہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ اور
کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے کہ منع کرے مسجدوں خدا کو أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ اس سے کہ ذکر کیا جائے بیچ انکے نام اس خدا کا وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا
اور کوشش کرے بیچ خرابی اور ویران کرنے انکے کے کہ ان مسجدوں کو آباد ہونے دے اور نماز و ذکر خدا سے اور ایک روایت میں ہے کہ بعد ہجرت کے مومنین کو مکہ کی مسجدوں میں
نہیں جانے دیتے تھے اس مقدمہ میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور انکی عورتوں کو لوٹ لیا اور بیت المقدس کو خراب کیا تو
خبر خدا تعالیٰ نے اس آیت میں دیا اور فرماتا ہے کہ أُولَٰئِكَ یہ لوگ منع کرنیوالے مَا كَانَ لَهُمْ نہیں لائق ہے واسطے انکے أَنْ يَدْخُلُوهَا یہ
داخل ہوں وہ ان مسجدوں میں إِلَّا خَائِفِينَ مگر خوف کرنیوالے ہوکر اور ترساں مسلمانوں کے عدل و حکم سے یہ کہ ان مسجدوں کو آباد ہونے سے منع کریں اور الا خائفین استثنا
کا واسطے توڑنے نفی کے آیا ہے اور خائفین حال واقع ہوا ہے اور اگرچہ یہ حکم خاص لوگوں کے واسطے ہے لیکن مراد اس سے عام ہے کہ کسی مسجد کو عبادت سے منع نکرنا چاہئے
اور مسجد کو ویران نکرنا چاہئے کہ اسمیں کوئی نماز نہ پڑھے اور وہ ویران پڑی رہے اور ان منع کرنیوالوں کی تنبیہ میں خدا فرماتا ہے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا واسطے
ان منع کرنیوالوں کے بیچ دنیا کے خِزْيٌ رسوائی اور خواری ہے وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب بڑا
اور منقول ہے کہ جسوقت آیت قبلہ کی نازل ہوئی تو مسلمانوں نے منہ طرف کعبہ کے کیا اور یہودی مسلمانوں پر طعن کرنے لگے کہ بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کیطرف
نماز پڑھتے ہیں خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ اور خاص واسطے خدا کے ہے پورب یعنی وہ جگہ کہ جس جگہ سے آفتاب نکلتا ہے
وَالْمَغْرِبُ اور پچھم یعنی بیت المقدس کہ جس جگہ آفتاب غروب کرتا ہے فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا پس جدھر کو منہ پھیرو تم فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ
پس اس جگہ ذات خدا کی ہے اور وہی قبلہ ہے کہ خدا تعالیٰ سب جگہ موجود ہے اور جسطرف کو چاہا حکم نماز پڑھنے کا دیا اور بعضوں نے وجہ کو قبلہ کے معنی میں کہا ہے
اور لام للہ کا ملک کے واسطے ہے اور مشرق و مغرب سے مراد جنس انکی ہے اسواسطے جمع پر دلالت کرینگے اور اینما فعل کو جزم کرتا ہے حرف ما اسکے بعد آئے یا نہ آئے اور
اذا و حیث جزم نہیں کرتے ہیں جبتک ما انکے بعد نہ آئے اور ثم ظرف مکان ہے اور استعمال اسکا مکان بعید میں ہوتا ہے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ
خدا وَاسِعٌ فراخ مغفرت اور عطا کا وسیع کرنیوالا ہے بندوں پر کہ زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے عَلِيمٌ جاننے والا ہے بندوں کی مصلحت کا پس جو لوگ کہ تم کو
مسجد الحرام میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں تو تم جہاں چاہو نماز پڑھو نماز قبلہ کیطرف منہ کرکے وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا اور کہا اہل الکتاب
نے کہ پیدا کیا ہے خدا نے فرزند کو یہودی کہتے تھے کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے تھے کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ سُبْحَانَهُ پاک ہے
خدا اس سے کہ اسکے کوئی فرزند ہووے بَل لَّهُ بلکہ واسطے اسکے ہے مخلوق اور ملک اسکی ہے مَا فِي السَّمَاوَاتِ جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے
ہے ملائکہ وغیرہم وَالْأَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے حیوانات اور درخت اور پہاڑ اور انسان خواہ عزیر ہو خواہ عیسیٰ ہو كُلٌّ لَّهُ
قَانِتُونَ ہر ایک اور کل واسطے اسی خدا کے فرمانبرداری کرنیوالے ہیں اور اسکے زیر حکم ہیں بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا
آسمانوں کا ہے اور زمین کا وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا اور جسوقت حکم کرے کسی امر کو کہ موجود ہو جائے فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ پس سوا اسکے
نہیں کچھ کہتا ہے واسطے اسکے کہ كُن ہو جا تو فَيَكُونُ پس ہو جاتا ہے وہ پس جو شخص کہ ایسے اوصاف رکھتا ہو وہ کیونکر صاحب

فرزند ہوگا اور جو لوگ کہ رسول خدا صلعم کی نبوت کا انکار کرتے تھے اُنکے رد میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور کہا اُن لوگوں نے کہ نہیں جانتے ہیں اور بالکل نادان اور جاہل ہیں کہ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ کیوں نہیں کلام کرتا ہے ہم سے خدا جیسا کہ فرشتوں سے کلام کرتا ہے یا ہمارے بزرگوں سے کلام کیا تھا اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ یا کیوں نہیں آتی ہے ہمارے پاس کوئی آیت اور اُسمیں اطلاع ہو اس امر کی کہ یہ پیغمبر بھیجا ہوا ہے یا کوئی معجزہ دکھلاتا ہمکو کہ اُسکے دعوے کی راستی پر دلالت کرتا ہو یہ حال تھا کفار کا کہ باوجود دیکھنے معجزوں کے بعد معجزہ کے معجزہ طلب کرتے تھے از روے عناد کے اور کہتے تھے کہ کوئی دوسرا معجزہ دکھلا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ایسا ہی کہا تھا اُن لوگوں نے کہ پہلے اُنسے تھے نادان اور جاہل مِّثْلَ قَوْلِهِمْ مانند کہنے اُنکے کے یعنی جیسا کہ یہ کہتے ہیں ایسا ہی پہلے نادانوں نے کہا تھا اپنے پیغمبر سے کہ ہمکو کوئی معجزہ دکھلا باوجودیکہ اکثر معجزات انبیا کے دیکھتے تھے اور عناد کی راہ سے دوسرا معجزہ طلب کرتے تھے تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ مشابہ ہیں دل اُنکے آپس میں یعنی اِن لوگوں کے اور اُن لوگوں کے دل جہالت اور اندھے پن میں آپس میں مشابہ ہیں جیسے کہ وہ لوگ نادان اور دلوں کے اندھے تھے ایسے ہی یہ لوگ نادان اور اندھے ہیں انمیں آپس میں فرق نہیں ہے قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ تحقیق بیان کر دی ہیں ہم نے دلیلیں روشن توحید اور نبوت کی لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ یقین کرتے ہیں نہ وہ لوگ کہ تابع حسد و عناد کے ہیں پھر خطاب کرتا ہے خدا طرف رسول خدا صلعم کے بشارت کے لیے ردمیں اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ تحقیق بھیجا ہے ہم نے تجھکو اے محمد صلعم ساتھ حق کے بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا خوشخبری دینے والا مومنوں کو بہشت کی اور ڈرانیوالا کافروں کو عذاب دوزخ سے اور کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول خدا صلعم کی زبان پر جاری ہوا کہ خدا تعالیٰ یہود پر عذاب کو نازل کرے تو غالب ہے کہ یہ لوگ خوف الٰہی سے ایمان لاویں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اور نہ سوال کیا جاویگا تو اے محمد صاحبوں دوزخ سے یعنی روز قیامت یہ حال ہے تو سوال کیا جاویگا کہ کیوں ایمان لائے تیرے ذمہ تو فقط احکام حق کا پہنچا دینا ہے چاہے کوئی ایمان لاوے اور چاہے کوئی کافر رہے اور واسطے نا امید کرنے رسول خدا کی اسلام یہود اور نصاریٰ سے فرمایا ہے کہ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى اور ہرگز راضی ہونگے تجھسے یہود اور نصاریٰ اے محمد صلعم حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ یہانتک کہ پیروی کرے تو مذہب انکی کی اور جس وقت اُنکا یہ ارادہ ہوا کہ انکی پیروی کرے وہ تیری پیروی کا پھر کو کرینگے اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگوں سے کہ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ تحقیق ہدایت خدا کی طرف راہ راست کی کہ وہ دین اسلام ہے هُوَ الْهُدٰى وہی ہدایت حق ہے نہ وہ راہ کہ جسکی طرف تم مجھکو بلاتے ہو اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ اور البتہ اگر پیروی کرے تو خواہشوں انکی کی اے محمد صلعم اور اُنکی آرزو کے موافق ہو کرے بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اُسکے کہ آیا ہے تجھکو علم یعنی بعد اُسکے کہ حاصل ہوا ہے تجھکو علم اور یقین اسلام کے حق ہونیکا اور یہود اور نصاریٰ کی مذہب کے باطل ہونیکا تو بس حق یہ ہے مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ نہیں ہے واسطے تیرے عذاب خدا سے بچانیوالا کوئی دوست وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ مدد کرنیوالا عذاب خدا سے یہ بات بطریق فرض کے ہے ورنہ پیروی رسول خدا صلعم کی اُن کی امر محال ہے اور اسکے خدا تعالیٰ اہل کتاب کے مومنین کا ذکر کرتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے اُنکو کتاب توریت يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ پڑھتے ہیں وہ اُسکو حق پڑھنے اُسکے کا اور پیروی کرتے ہیں اُس کتاب کی بدوں تحریف کرنے اور بدلنے کے جیسا کہ عبد اللہ بن سلام وغیرہ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وہی لوگ ایمان لانیوالے ہیں ساتھ اُس کتاب کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ اور جو شخص کہ کفر کرے ساتھ اُس کتاب کے کہ اسمیں اپنی طرف سے کچھ بدل ڈالے یا اُسکے حلال اور حرام پر ایمان نہ لاوے فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ پس وہی لوگ ہیں نقصان والے ہیں کہ دنیا میں خواری قید قتل اور جزیہ کے اُنکے واسطے ہے اور آخرت میں وہ گرفتار عذاب دوزخ کے ہونگے اور فرماتا ہے خدا کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ نعمت میری کو جو کہ انعام کی ہے میں نے اوپر تمہارے اور اس آیت کو خدا تعالیٰ نے واسطے مبالغہ کے بنی اسرائیل کی نصیحت میں پھر بیان کیا ہے اور فرماتا ہے کہ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور تحقیق میں نے بزرگی

۱۴ ع ۱۴

دی تمکو اور عالم کے لوگون کے کہ تمہین بادشاہ اور انبیا پیدا کیے تمکو اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے وَاتَّقُوْا یَوْمًا اور ڈرو تم اُس دن سے کہ لَا تَجْزِیْ
نَفْسٌ نہ کفایت کریگا کوئی نفس عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا کسی نفس سے کچھ اور کوئی شخص کسی کی حق گزاری نکر سکیگا کہ کوئی کسی کو عذاب سے
بچاوے وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ اور نہ قبول کیا جاویگا اُس سے عوض یعنی کوئی اپنا فدیہ دیکر عذاب سے محفوظ رہے وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ اور نہ نفع دیگی
اُنکو سفارش کسی کی وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ اور نہ مدد دیے جاوینگے کہ اپنی کمک سے کوئی کسی کو عذاب سے رہائی دلوائے اور اب خدا تعالیٰ حضرت ابراہیم کا
حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذِ ابْتَلٰٓی اور یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جسوقت آزمایا یعنی حکم کیا اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ ابراہیم کو پروردگار اسکے
نے بِكَلِمٰتٍ ساتھ کلموں کے یعنی ساتھ بجا لانے کئی چیزون کے فَاَتَمَّهُنَّ پس تمام کیا اُسنے اُن کلموں کو یعنی بجا لایا اُنکو اور آزمایش سے مراد یہ
کہ معاملہ آزمانے والوں کا سا کیا گو اُسکو علم اُسکا پہلے سے تھا اسواسطے کہ آزمایش خدا کیواسطے نہین ہے کہ وہ علام الغیوب ہے اور آزمانے والیکو بعد آزمایش
کے علم حاصل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کو پہلے ہی سے علم حاصل تھا کہ یہ ایسا کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اُن کلمات سے اعمال حج کے ہین اور قمی نے بیچ تفسیر مین لکھا ہے
کہ مراد اُس سے وہ دس ہین کرنا سر کے بالونکا ہے اور نکالنا مانگ کا اگر سارے سر پر بال ہوین اور کلی کرنا اور ناک مین پانی دینا تین تین مرتبہ اور مسواک کرنا اور لبین
لوانی اور ناخن کترنے اور بغلون کے بال منڈوانی اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کروانا اور پانی سے استنجا کرنا اور ایک روایت مین ہے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ
ابراہیم کو خواب مین دکھلایا کہ تو اپنے فرزند کو ذبح کر اور اُسنے ذبح کا ارادہ کیا اور ایک روایت مین ہے کہ مراد کلمات سے وہ کلمے ہین کہ جنکے وسیلے سے آدم کی
توبہ قبول ہوئی تھی اور وہ محمد اور علی و فاطمہ اور حسن اور حسین ہین غرض یہ جو کچھ اُنکو حکم ہوا تھا وہ اُنکو بجا لائے اور تمام کیا اور خدا تعالیٰ نے اسکے بجا لانے
کے عوض مین قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کہا کہ تحقیق مین کرنیوالا ہون تجکو واسطے آدمیونکے امام اور پیشوا کہ تمام صلحا اور نیک آدمی بعد تیرے
پیروی تیری کرینگے قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ کہا ابراہیم نے اور اولاد میری مین یعنی ابراہیم نے کہا کہ میری اولاد مین سے بھی بعضونکو امام کر
قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ کہا خدا نے کہ نہین پہنچتا ہے عہد میرا کہ وہ امامت ہے ظالمون کو یعنی عاصیون اور فاسقون کو تیری اولاد مین سے
کسی کو امام نکرونگا بلکہ نیکون اور متقیون اور صلحا کو امام کرونگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام معصوم ہین اور گنہگار آدمی
قابلیت اور لیاقت امامت کی نہین رکھتا اور ایک دلیل امام کے معصوم ہونیکی یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے جو کہا تھا کہ میری اولاد مین سے بھی امام کر تو مراد اُنکی
اُس سے یہ نہ تھی کہ حالت ظلم مین اُنکو امام کر بلکہ مراد یہ تھی کہ حالت پایداری اور اتقا اور نیکی مین امام کر اگرچہ پہلے اس سے اُنہون نے ظلم کیا ہو خدا تعالیٰ نے ابراہیم
کے سوال کو نا پسند کیا اور فرمایا کہ ظالم کو امامت نہین ہو سکتی اگرچہ پہلے اُسنے ظلم کیا ہے اور کافر ظالم ہوتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَالْكٰفِرُوْنَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی اور کفار وہی ظالم ہین پس معلوم ہوا کہ جو شخص ایک زمانہ مین کافر تھا اور دوسرے زمانہ مین وہ مسلمان ہو گیا ہو وہ لوگ قابل امامت کے
نہین ہین اور مناقب خوارزمی مین رسول خدا صلعم سے روایت کرکے لکھا ہے کہ جسوقت حضرت ابراہیم نے دعا کی کہ میری اولاد مین بھی امام
کر اور خدا تعالیٰ نے اُنکے جواب مین فرمایا کہ عہد میرا ظالمونکو نہین پہنچتا تو اُسوقت ابراہیم نے دعا کی وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ یعنی بچا مجکو اے
خدا مجکو اور اولاد میری کو اس سے کہ پرستش کرین ہم بتونکو خدا تعالیٰ نے دعا اُنکی قبول کی میری اور علی کے حق مین اور مجکو نبی کیا اور علی کو وصی کیا اس
روایت سے معلوم ہوا کہ جن لوگون نے بت پرستی کی وہ لائق امامت کے نہین ہین گو بعد اسکے مسلمان ہو گئے ہون اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ
اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کیا ہمنے خانہ کعبہ کو مَثَابَةً جگہ پھرنیکی یا ثواب کی لِّلنَّاسِ واسطے آدمیونکے اور مراد اُس سے حج کرنیوالے ہین کہ ہر
سال حج کو جاتے ہین اور ثواب بے نہایت پاتے ہین وَاَمْنًا اور کیا ہمنے اُسکو جگہ امن کی کہ وہان کوئی کسی کو قتل نہین کرسکتا اور آزار نہین پہنچا
سکتا یا جگہ امن کی ہے دوزخ کے عذاب سے واسطے کہ حج اور عمرہ موجب مغفرت عصیان ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتا ہے کہ جو کوئی داخل ہو حرم
مین پناہ مانگنے والا ساتھ خدا کے وہ امن مین ہو ناراضامندی خدا سے اور فرماتا ہے کہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی اور پکڑو تم ہم مین مقام
ابراہیم مین سے جگہ نماز پڑھنے کی اور نافع اور ابن عامر واتخذوا کی خا کو فتح سے پڑھا ہے اور باقیون نے کسرہ سے یعنی جسوقت طواف خانہ کعبہ سے فارغ ہو تو

مقام ابراہیم ہین کہ دروازہ خانہ کعبہ کے سامنے ہی اور وہان ایک حجرہ ہے اور اُسمین ایک پتہر ہے کہ جسپر حضرت ابراہیم کے پاؤنکا نقش ہے اُسکے قریب دو رکعت نماز
کی پڑہتے ہین کہ جسوقت حضرت ابراہیم خانہ کعبہ کو بناتے تہے تو اُس پتہر پر کہڑے ہو کر دیوار کو چنتے تہے حضرت ابراہیم کے پاؤنکا نقش اُس پتہر پر ہو گیا اور وہ
پتہر خانہ کعبہ کی زیر دیوار تہا جاہلیت کا زمانہ ہوا تو لوگون نے اُسکو وہان سے اُٹہا کر یہان لا رکہا کہ اب جس جگہ ہے جناب رسول خدا نے اپنے عہد مین فرمایا کہ اس پتہر کو
وہان رکہو کہ جس جگہ پہلے اس سے ابراہیم کے زمانہ مین تہا لوگون نے اُسکو اُٹہا کر وہان رکہدیا بعد رسول خدا کے جب عمر کا زمانہ ہوا تو عمر نے لوگون سے پوچہا
کہ یہ پتہر جاہلیت کے زمانہ مین کہان تہا لوگون نے اُسجگہ کا نشان دیا اور کہا کہ اسجگہ پر رکہا تہا عمر نے پہر وہین رکہوا دیا کہ جسجگہ جاہلیت کے زمانہ مین تہا اور اُسی قدر سے
وہین رکہا ہے ایک حجرہ مین اور فرماتا ہے خدا تعالی وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ اور عہد کیا ہمنے طرف ابراہیم اور اسمعیل کی یعنی عہد
لیا ہمنے اور حکم کیا ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ کہ پاک کرو تم گہر میرے کو بتون اور نجاست سے لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ
واسطے طواف کرنیوالونکے اور عبادت کرنیوالونکی اور مجاور رہنے والون بیت اللہ کے وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ اور واسطے رکوع کرنیوالونکا اور سجدہ کرنیوالون کی
اور رکع جمع راکع کی ہے اور سجود جمع ساجد کی اور خدا تعالی اپنے خانہ کعبہ کو اپنا گہر فرماتا ہے بسبب اُسکی بزرگی کے اسواسطے کہ جو چیز عزیز ہوتی ہے اُسکو
اپنی طرف منسوب کرتے ہین جیسے کہ روح اللہ اور خدا تعالی کا علم اور قدرت کو تو نسبت تمام مخلوقات کیطرف برابر ہے اور خاص ایک جگہ مین
نہین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی داخل ہوا خانہ کعبہ مین وہ داخل ہوا رحمت خدا مین اور جو کوئی باہر نکلا اُس خانہ سے وہ باہر نکلا اپنے گناہون سے اور
دوسری حدیث مین ہے کہ خدا تعالی رات اور دن مین ایکسو بیس بار رحمت خانہ کعبہ کیطرف بہیجتا ہے ساٹہ واسطے طواف کرنیوالونکے اور چالیس واسطے نماز
پڑہنے والونکے جو کہ وہان نماز پڑہتے ہین اور بیس واسطے نظر کرنیوالون خانہ کعبہ کے اور خانہ کعبہ ایسی جگہ بنا ہوا تہا کہ وہان نہ آب شیرین تہا اور نہ کہانس
اور نہ زراعت تہی اور نہ میوہ کے درخت تہے بلکہ یہ سب چیزین ملتے وہان نہ تہے اور یہ امر باعث تکلیف کا ہے واسطے حج کرنیوالونکے کہ آدمی اکثر ان چیزونکی طرف
محتاج ہوتا ہے سو اسواسطے حضرت ابراہیم نے روزیکی فراخی کیواسطے دعا مانگی چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے کہ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم
جسوقت کہا ابراہیم نے کہ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا اے پروردگار میرے کر دے تو اس گہر کو بَلَدًا آمِنًا شہر امن کا قحط اور روزیکی تنگی سے
وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ اور روزی دے تو لوگون اُسکے کو پہلون اور میوونسے مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین وہ اُن مکہ والونمین سے ساتہ خدا کے اور دن آخرت کے خدا تعالی نے ابراہیم کی اس دعا کو قبول کیا کہتے ہین کہ جبرئیل نے بحکم خدا ایک
بستی کو فلسطین کی بستیونمین سے کہ جسمین کثرت سے میوے تہے وہانسے اُکہاڑ کر مکہ مین لائے اور سات مرتبہ اُسکو بیت اللہ کے گرد پہرا کر تین منزل مکہ سے دور لیگیا
اور وہان اُسکو رکہدیا اور سات مرتبہ جو بیت اللہ کا طواف اُسکو کروایا تہا اسواسطے اُس بستی کا نام طائف ہوا اور طائف مکہ سے تین منزل ہے۔ اور
وہان اس کثرت سے میوے ہین کہ بیان نہین ہو سکتا اور تمام میوے طائف کے مکہ مین لیجا کر فروخت کرتے ہین اور بعد قبول کرنے دعا کے واسطے مومنین کے
خدا تعالی نے قَالَ کہا کہ وَمَن كَفَرَ اور جو شخص کہ کفر کرے اور ایمان خدا پر نہ لاوے تو فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا پس فائدہ دونگا مین اسکو تہوڑا قلیلاً
صفت ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر اُسکی فامتعہ تمتعا قلیلا ہے اور ابن عامر نے امتعہ کو مخفف پڑہا ہے باب افعال سے یعنی فائدہ دونگا مین اسکو فائدہ دنیا
تہوڑا کہ وہ فائدہ چند روز کا ہے زندگانی دنیا کا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ پہر ناچار کر کے اور مجبور کر کے لیجاؤنگا مین اسکو طرف عذاب
آتش دوزخ کی کہ ہمیشہ وہ اُسمین جلا کریگا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بُری جگہ پہرنیکی ہے وہ آتش دوزخ اور اب خدا تعالی حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام
کی دعا کا ذکر کرتا ہے کہ وقت تعمیر خانہ کعبہ کے وہ ذکر دعا کی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ اور یاد کر تو
اے محمد صلعم جسوقت کہ بلند کرتا تہا ابراہیم بنیاد کو خانہ کعبہ سے اور اسمعیل اور اسوقت دعا کی انہون نے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اے پروردگار ہمارے قبول کر
ہمسے یہ عمل کو إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ بتحقیق تو سننے والا دعا کا جاننے والا نیتونکا ہے کہتے ہین کہ ابراہیم تو خانہ کعبہ کو بناتے تہے اور اسمعیل اُنکو پتہر
دیتے تہے اور ابراہیم اور اسمعیل سریانی زبان مین کہتے کہ پتہر لا اور اسمعیل عربی زبان مین ابراہیم سے کہتے کہ یہ پتہر لے اور کہتے ہین کہ پانچ پہاڑونکے پتہر سے خانہ کعبہ ابراہیم نے بنایا تہا

تو وہ ہوا اور کوہ تیا اور کوہ لبنان اور کوہ جودی او ر بنیاد اسکی کوہ حرا سے ہے کہ وہ مکہ کے باہر ہے اور جسوقت وہ مکان تیار ہوا تو کہا کہ اے پروردگار ہمارے قبول کر تو ہم سے اور کہا کہ
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ اے پروردگار ہمارے اور کر دے تو ہم کو فرمانبرداری کرنیوالے واسطے اپنے اور ثابت قدم واسطے راہ اپنی کے وَمِنْ
ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ اور کر تو اولاد ہماری میں سے ایک گروہ کو فرمانبردار واسطے اپنے ثابت قدم دین اسلام پر اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد اس ذریت سے اولاد ہاشم بن عبد مناف ہے اور پھر دعا کی حضرت ابراہیم اور اسمعیل نے کہ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا اور دکھلا تو ہم کو
اے پروردگار ہمارے مقامات حج ہمارے کو وَتُبْ عَلَيْنَا اور توبہ قبول کر تو واسطے ہمارے إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ تحقیق کہ تو توبہ قبول کرنیوالا الرَّحِيمُ
مہربان ہے توبہ کرنیوالوں پر یہ توبہ خشوع اور خضوع اور کسر نفس کی راہ سے ہے نہ یہ کہ کوئی گناہ انسے صادر ہوا ہو اور یا یہ کہ یہ توبہ انکے واسطے اولاد کی ہو وے اور
ابن کثیر نے ارنا کو سکون راء پڑھا ہے اور باقیوں نے کسرہ سے اور ابن عمرو نے کسرہ راء کو اختلاس سے پڑھا ہے اور وہ یہ ہے کہ دو تہائی حرکت پڑھے اور ایک تہائی
نہ پڑھے اور مضاف مناسکنا کا محذوف ہے اور وہ مفعول ثانی ارنا کا ہے یعنی ارنا مواضع مناسکنا اور پھر حضرت ابراہیم اور اسمعیل نے دعا کی کہ رَبَّنَا
وَابْعَثْ اے پروردگار ہمارے اور اٹھا تو اور مقرر کر تو فِيهِمْ بیچ انکے یعنی ہماری اولاد میں رَسُولًا مِّنْهُمْ ایک پیغمبر کو ان میں سے
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ کہ پڑھے وہ اوپر انکے آیتیں تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اور سکھلاوے وہ انکو کتاب اور حکمت کہ وہ احکام
شرع کے ہیں وَيُزَكِّيهِمْ اور پاکیزہ کرے وہ انکو شرک اور گناہوں سے إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ تحقیق کہ تو ہی ہے غالب سب چیز پر الْحَكِيمُ
حکمت والا کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور یہ دعا حضرت ابراہیم اور اسمعیل کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تھی کہ ایک پیغمبر
ہماری اولاد میں سے اٹھا اسلیے کہ اولاد اسمعیل میں سوا ہمارے پیغمبر کے کوئی پیغمبر نہیں ہوا خدا تعالی نے دعا حضرت ابراہیم اور اسمعیل کی قبول کی اور روایت
ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے اپنے بھتیجوں کو سلمہ اور مہاجر کو بلا کر کہا کہ تم جانتے ہو کہ توریت میں محمد کی صفت لکھی ہے تم دین اسلام کو جو کہ ملت ابراہیم ہے قبول
کرو یہ سنکر سلمہ تو ایمان لایا اور مہاجر نے انکار کیا اس ذکر کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ اور کون شخص ہے کہ
منہ پھیرے دین ابراہیم سے اور اسکی طرف رغبت نکرے إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ مگر وہ شخص کہ بیوقوف اور خوار کرے بیچ نفس اپنے کے اور اپنی آگاہی
اور رغبت کا صلہ عن آتا ہے تو وہ روگردانی کے معنی میں ہوتا ہے اور نفسہ منصوب بنزع خافض ہے یعنی فی نفسہ اور اسکی ترکیب میں اختلاف بہت ہے اور فرماتا
ہے کہ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا اور البتہ تحقیق برگزیدہ کیا ہم نے اس ابراہیم کو بیچ دنیا کی بسبب پیغمبری کے وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ
لَمِنَ الصَّالِحِينَ اور تحقیق کہ وہ بیچ آخرت کے البتہ نیکوں میں سے ہے اور امام زین العابدین سے روایت ہے کہ دین ابراہیم پر سوا ہمارے اور ہمارے شیعوں کے کوئی
نہیں ہے اور پھر فرماتا ہے خدا ابراہیم کی صفات میں إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کہا واسطے اس ابراہیم کے پروردگار
اسکے نے کہ اسلام لا تو اور فرمانبرداری کر تو ہمارے احکام کی قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہا ابراہیم نے کہ اسلام لایا میں واسطے پروردگار عالموں کے
اور فرمانبرداری اسکی قبول کی جو چاہے سو حکم کرے اور ابراہیم نے جو وصیت کی تھی اپنی اولاد کو اسکو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے وَوَصَّىٰ بِهَا
إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ اور وصیت کی ساتھ اس دین کے ابراہیم نے بیٹوں اپنے کو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو اور یعقوب عطف ابراہیم پر ہے
اہل شام نے وصی کو اوصی پڑھا ہے باب افعال سے اور وصیت یہ کی تھی کہ يَا بَنِيَّ اے بیٹو میرے إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ تحقیق خدا نے
برگزیدہ کیا ہے واسطے تمہارے دین کو کہ جو دین حق ہے اور سب دینوں سے فضل اور بہتر ہے تمکو دیا ہے اس صورت میں چاہیے کہ فَلَا تَمُوتُنَّ پس مرو تم
إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ مگر جسوقت کہ تم مسلمان ہو یعنی اگر تم مرو تو حالت اسلام پر مرو اور فلا تموتن میں ظاہر میں نہی موت سے ہے لیکن حقیقت
میں نہی ترک اسلام سے ہے اور واو اَنتُم کا جملہ حال واقع ہوا ہے اور یہودی کہتے تھے کہ یعقوب نے اپنے مرنیکے وقت اپنی اولاد کو دین یہود کی وصیت کی تھی انکے
میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ کیا تھے تم حاضر اور ہو تم إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ جسوقت کہ حاضر ہوئی یعقوب کو
یعنی جسوقت مرتا تھا اور اسنے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کیا تم اسوقت اسکے پاس تھے اور تم کہاں سے دعوی کرتے ہو کہ یعقوب نے دین یہود کی وصیت کی

تھی بالکل تم نہ تھے ہو یا ام منقطعہ ہی اور شہدا جمع شہید کی ہی کہ جو حاضر کے معنی میں ہے اور فرمایا کے آگہ کہاں تھے تم اُسوقت کہ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ جسوقت
کہا تھا یعقوب نے واسطے بیٹوں اپنے کے مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ کسکو پرستش کروگے پیچھے مجھسے یعنی بعد میرے مرنیکے تم کسکی عبادت کروگے
قَالُوْا کہا اُنہوں نے یعنی یعقوب کی اولاد نے یعقوب سے کہا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ عبادت کرینگے ہم معبود تیرے کو وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اور معبود باپوں تیرے کو اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ابراہیم کو اور اسمعیل کو اور اسحاق کو یعنی تیرے باپ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق کے معبود کی ہم عبادت کرینگے اِلٰهًا وَّاحِدًا
عبادت کرینگے ہم معبود ایک کو کہ وہ خدا ہی پاک ہے اور سوائے اُسکے کوئی معبود نہیں ہے وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے خدا کی فرمانبرداری کرنے
والے ہیں اور ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق بدل ہیں آبائک سے اور الٰہا واحدا بدل ہے الٰہک سے اور اس آیت میں خدا تعالیٰ ابراہیم اور اسمعیل کو باپ
یعقوب کا فرمایا ہے اور حقیقت میں ابراہیم انکے دادا تھے اور اسمعیل انکے چچا تھے پس معلوم ہوا کہ عرب تعلیم کی جہت سے دادا اور چچا کو باپ کہتے ہیں اور آزر کو
جو خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ باپ ابراہیم کا فرمایا ہے اور حقیقت میں وہ چچا انکا تھا اور باپ انکے تارخ تھے وہ اسی جہت سے فرمایا ہے کہ عرب چچا کو بھی باپ
کہتے ہیں اور سوائے اسکے آزر نے حضرت ابراہیم کو پرورش بھی کیا تھا اسواسطے وہ انکو باپ کہتے تھے اور وہ انکا باپ نہ تھا بلکہ چچا تھا اور یہود کہتے تھے
کہ اولاد کو باپوں کی نیکیوں کا ثواب ملیگا اور انکے گناہوں کا انکو عذاب ہوگا سواسطے حق تعالیٰ یہودیوں کی رد میں فرماتا ہے کہ تِلْكَ وہ یعنی ابراہیم
اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب وغیرہ انبیا باپ دادا تمہارے تھے اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ایک گروہ ہے کہ تحقیق گزر گئے وہ لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے انکے
وہ ہے کہ جو کسب کیا تھا اُنہوں نے اور اعمال بجا لائے تھے وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ اور واسطے تمہارے وہ ہے کہ جو کسب کیا ہے تمنے اور جو اعمال کہ تم خود بجا لائے
ہو اور انکو اور تمکو دونوں کو موافق اپنے اپنے اعمال کی جزا ملیگی وَلَا تُسْئَلُوْنَ اور نہ سوال کیے جاؤگے تم عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اُس چیز سے کہ تھے وہ
عمل کرتے یعنی جو اعمال کہ وہ کرتے تھے تمسے اُن اعمال کو نہ پوچھینگے اور انکی برائیوں کا تمسے مواخذہ نہوگا نہ انکی نیکیوں کا تمکو ثواب ملیگا اور ایسے ہی اعمال
تمہارے اُنسے نہ پوچھینگے تمہارے اعمال تمہارے واسطے ہیں اور انکے اعمال اُنکے واسطے ثواب اور عذاب ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کا ہے دوسرے کے
اعمال کا اور کہتے ہیں کہ یہودیوں کی جماعت سو محمد صلعم کے اور انکے اصحاب کے پاس آئی اور کہنے لگے کہ راہ حق نہیں ہے مگر طریق ہمارا تم ہمارے دین کی
پیروی کرو اور اسیطرح نصارا کے لوگوں نے حضرت کے اصحاب سے کہا اور اُس ذکر کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَقَالُوْا اور کہا اُن
یہود اور نصارا نے مومنوں کو کہ كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ہو جاؤ تم یہودی مسلمانو یا نصارا یعنی یہودیوں نے کہا کہ تم ہمارے دین پر ہو جاؤ
اے مسلمانو کہ تَهْتَدُوْا ہدایت پاؤگے تم اور راہ راست پر ہو جاؤگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انکے جواب میں کہ نہ ایسا ہے کہ
جو تم کہتے ہو بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم دین ابراہیم کی کہ تھے دین یا ابراہیم حَنِیْفًا مائل ہے طرف حق کی اور سب کجیوں اور
گمراہیوں اور ادیان باطلہ کو ترک کر کے طرف دین حق کے رغبت کرنیوالا ہے اور ملۃ مفعول ہے فعل محذوف کا اور حنیفا حال واقع ہوا ہے وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اور نہ تھا وہ ابراہیم مشرکوں میں سے اور یہ کنایہ ہے طرف مشرک یہود اور نصارا کی کہ وہ دعوی کرتے تھے کہ ہم ابراہیم کی تابع ہیں
اور حال یہ تھا کہ وہ شرک کرتے تھے یہودی تو کہتے تھے کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصاری حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ مومنوں
کیطرف خطاب کرتا ہے اور کافی اور تفسیر عباسی میں لکھا ہے کہ اس خطاب میں مراد علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں اور بعد انکے یہ قول
جاری ہے سب مومنین کیطرف چنانچہ خطاب کر کے فرماتا ہے کہ قُوْلُوْا کہو تم اے مومنین اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَیْنَا اور ساتھ اُسچیز کے کہ نازل کیگئی ہے طرف ہمارے کہ وہ قرآن ہے وَمَآ اُنْزِلَ اور ایمان لائے ہم ساتھ اُسچیز کے کہ نازل کیگئی ہے
اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق کی اور یعقوب کی اور فرزندان یعقوب کے
کہ وہ بارہ شخص تھے اور انکی اولاد میں سب بنی اسرائیل ہیں اور اسباط بنی اسرائیل بمنزلہ قبائل کے ہیں اولاد اسمعیل میں اور اسباط جمع سبط کی
اور سبط وہ جماعت کہ رجوع کرتے ہیں طرف ایک باپ کے اور لغت میں سبط درخت کو کہتے ہیں اور سبط وہ ہیں کہ جو ایک شجرہ سے ہوں مثل اور

حسین علیہم السلام کو جو سبط رسول خدا کہتے ہیں اسواسطے کہ یہ فرزندان رسول خدا ہیں اور جو چیز کہ ابراہیم پر نازل ہوئی تھی وہ بس صحیفے تھے وَمَآ اُوْتِيَ
مُوْسٰى وَعِيْسٰى اور ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ دیا گیا ہے موسیٰ اور عیسیٰ کو اور وہ توریت اور انجیل ہے وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ
مِنْ رَّبِّهِمْ اور ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ دی گئی ہیں پیغمبر پروردگار اپنے کی طرف سے یعنی جو کتابیں کہ اوپر نازل کی گئی ہیں کہ وہ باقی
پیغمبر ہیں سوائے انبیاء مذکورین کے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ نہیں فرق کرتے ہیں ہم درمیان کسی کے اُن پیغمبروں میں سے بلکہ سب پر ایمان
لاتے ہیں نہ مثل یہود کے کہ وہ عیسیٰ اور محمد پر ایمان نہ لائے اور نہ مثل نصاریٰ کے کہ وہ محمد پر ایمان نہ لائے وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے
خدا کی فرمانبرداری کرنیوالے ہیں فَاِنْ اٰمَنُوْا پس اگر ایمان لاتے ہیں وہ یہود اور نصاریٰ بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ساتھ مثل اسکے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ
اسکے یعنی اگر ایمان لاتے ہیں وے جیسا تم ایمان لائے ہو سب پیغمبروں اور کتابوں پر فَقَدِ اهْتَدَوْا پس تحقیق ہدایت پائی انہوں نے اور راہ راست
پر ہو گئے وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر پھر جاتے ہیں وے ایمان سے فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ پس سوا اسکے نہیں کہ وے بیچ برخلاف اور نزاع کے ہیں اور حضرت پر قائم
ہیں فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ پس قریب ہے کہ کفایت کرے تجھکو اے محمد شر انکے سے خدا اور انکو خوار اور ذلیل کرے وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ خدا سننے والا ہے
باتیں سب مومنوں اور مشرکوں کی الْعَلِيْمُ اور جاننے والا ہے اعتقاد دونو فرقوں کا اور احوال انکی نیتوں کا اور بعد نازل ہونے اس آیت کے یہودی اور
نصرانی رسول خدا صلعم سے رو گردانی کر کے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ ہمارے یہاں صبغہ ہے اور تمہارے ہاں صبغہ نہیں اور صبغہ نصرانیوں کا تو یہ تھا کہ جسوقت
انکا بچہ سات روز کا ہوتا تھا تو وہ اپنے بچہ کو زرد پانی میں غوطہ دیتے تھے اور اسکو معمودیہ کہتے تھے اور اعتقاد انکا یہ تھا کہ یہ پانی بچہ کو پاک کرتا ہے
سب پلیدیوں سے اور ثابت ہوتی ہے اسپر مذہب عیسیٰ کی اور اسکو قائم مقام ختنہ کی جانتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے جو اس کو رنگ دیا ہے یہ علامت ہے اسکے نصرانی ہونیکی اور یہود
اور رنگ نصرانیونکی رنگ کی مخالف ملتے تھے آپس میں فرق ہوئے اس قصہ کی طرف حقتعالیٰ اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ کہو تم اے مسلمانو کہ ×
صِبْغَةَ اللّٰهِ کی پیروی کرتے ہیں ہم رنگ کرنا خدا کی صبغۃ بدل ہے مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ سے اور صبغۃ سے مراد پیدائش اسلام ہے یا شریعت ہے اور یا اصل
میں صبغنا صبغۃ اللہ ہے یعنی رنگے گئے ہم رنگ کرنا خدا کا یعنی ہم اسلام رنگے گئے ہیں اور خدا نے ہمکو رنگ دیا ہے پیدائش اسلام پر اور تمام آدمی اس رنگ
رنگے ہوئے ہیں اور ہمکو یہی رنگ کفایت کرتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اور کون شخص نیک زیادہ ہے خدا سے رنگ کرنے میں کہ تمام نجاسات کفر
اسنے پاک کر دیا اور رنگ وہی ہے کہ جو خدا کا رنگا ہوا ہے اور ظاہر میں بدنوں اور کپڑوں کی رنگنے سے کیا ہوتا ہے جسوقت کہ ایمان دل میں نہوا یہ قول شعر جو
نجاست جاتی نہیں اوپر رنگلو تو کیا ہوا اور صبغۃ تعبیر واقع ہوا ہے پس رنگنا صحیح وہ ہے کہ جو خدا نے رنگ کیا ہو اور اسکی رنگ کرنے پر قائم ہو اسلام کو جسنے
ہاتھ سے پایا ہو اور خاص واسطے خدا کی عبادت کرتا ہو بدون آمیزش شرک کے وَنَحْنُ اور ہم ہیں یعنی جو لوگ کہ مسلمان ہیں لَهٗ عٰبِدُوْنَ واسطے اسکے
عبادت کرنیوالے ہیں خالص بدون شرک کے نہ اسکی غیر کو اور کسیطرح کا ہم شرک نہیں کرتے ہیں اور تم شرک کرتے ہو پس ہم بہتر ہیں تم سے یا تم بہتر ہو
اور یہود اور نصاریٰ کو ایسی باتونکی سننے سے کہ مسلمان انکو جواب دیتے تھے نہایت تعصب ہوتا تھا اور کہتے تھے کہ ہم فرزندان خدا ہیں اور پیغمبر ہمیشہ ہم ہی میں سے ہوئے ہیں
اور عرب میں کوئی پیغمبر نہیں ہوا سو واسطے خدا کی ساتھ ہمکو خصوصیت ہے نہ مسلمانوں کو اور اگر پیغمبر ہوتا تو ہم میں سے ہوتا نہ عرب میں سے انکو جواب میں خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان اہل کتاب سے اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ دین خدا کی اور خدا کی بابت میں دعوی فرزندی کا کر کے وَهُوَ
رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اور حال یہ ہے کہ وہ پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمہارا ہے اور اسکو کسی کے ساتھ خصوصیت نہیں ہے سب اسکے مخلوقات اور بندے ہیں اسکے اور پرستش
اسکی سب پر واجب ہے اور فرزندی منافی پرستش کے ہے وَلَنَآ اَعْمَالُنَا اور واسطے ہمارے عمل ہمارے ہیں کہ ہمکو انکی جزا ملیگی وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ
اور واسطے تمہارے عمل تمہارے ہیں کہ تم اپنے اس اعمال کی جزا پاؤگے وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ اور ہم واسطے اسکے خالص اعتقاد رکھنے والے ہیں اور خالص
اسکی عبادت کرنیوالے ہیں اور ہم شرک نہیں کرتے ہیں اور تم مشرک ہو اور مخلص بہتر ہے مشرک سے اور منقول ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم اور اسمعیل اور سب اولاد انکے
یہودی تھے اور نصاریٰ کہتے تھے کہ وہ نصرانی تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمْ تَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو تم یہ قرأۃ اہل کوفہ کی ہے سوائے ابوبکر اور ابن عامر کے

اور باقی قاری یقولون پڑھتے ہیں غائب کا صیغہ یعنی کیا کہتے ہیں وہ اہل کتاب کہ اِنَّ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ تحقیق ابراہیم
اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور فرزندان یعقوب کَانُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تھے وہ سب یہودی یا نصرانی فرماتا ہے خدا تعالی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انکو بات
کرکے ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ کیا تم زیادہ عالم اور جاننے والے ہو ان پیغمبروں کے حال کو اَمِ اللّٰهُ یا خدا کہ جسنے انکو پیغمبر کیا تھا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ اور کون زیادہ
ظالم ہے اس شخص سے کہ چھپایا کہ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ گواہی کہ جو ثابت ہے نزدیک اسکے خدا کیطرف سے کہ اسنے کتاب خدا سے جانا ہے حق ہونا نبوت محمد صلعم
کو یعنی یہودی اور نصرانی بڑے ظالم ہیں کہ جان بوجھکر گواہی کو پوشیدہ کرتے ہیں وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں ہے خدا غافل اُس امر سے کہ کرتے
ہو تم اے یہودیو اور نصارا کہ دیدہ و دانستہ گواہی چھپاتے ہو اور محمد کی نبوت کا انکار کرتے ہو بعضوں کی قرأت میں یعملون بھی مثل قرأت یقولون وہی اختلاف
تِلْكَ اُمَّةٌ وہ ایک گروہ تھا انبیا کا کہ قَدْ خَلَتْ تحقیق گذر گئے وہ لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے انکے ہے جو کچھ کسب کیا ہے انہوں نے اور جو اعمال کہ
انہوں نے کیے ہیں وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ اور واسطے تمہارے وہ ہے کہ جو کسب کیا ہے تم نے اور اعمال کیے ہیں تم نے اپنے اعمال کا ہر ایک بدلا دیا جائیگا وَلَا تُسْئَلُوْنَ
عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور نہ سوال کیے جاؤ گے تم اُس چیز سے کہ عمل کرتے تھے وہ یعنی انکے اعمال تم سے نہ پوچھے گا اور نہ انکے اعمال کی تمکو جزا ملیگی اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا
صلعم مکہ میں تھے تو پہلے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھے اور بعد اس بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی جب مدینہ منورہ میں ہجرت کرکے تشریف لائے تو
سترہ مہینے تک پھر بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی یہودی طعن کرنے لگے کہ بیت المقدس کو قبلہ کیوں نہیں جانتا واسطے ہمارے قبلہ کیطرف نماز پڑھتا ہے اور ہماری پیروی کرتا ہے

ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

حضرت کو یہ طعن نہایت شاق گزرا اور بہت غمگین ہوئے اور دعا مانگی اللہ تعالی سے کعبہ کیطرف نماز پڑھنے کا حکم پایا اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے
سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ قریب ہے کہ کہینگے بیوقوف لوگ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا کس چیز نے پھیر دیا
ان مسلمانوں کو قبلہ انکے سے وہ قبلہ کہ تھے وہ اوپر اسکے کہ پہلے اس سے اسکی طرف نماز پڑھتے تھے یعنی پہلے اس سے جو مسلمان بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھے اور اب
کعبہ کیطرف نماز پڑھنے لگے انکو بیت المقدس سے کعبہ کیطرف کسنے پھیر دیا اور بعضی یہودی کہتے تھے کہ محمد کو قبلہ کے امر میں تردد ہے کبھی بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتا ہے
اور کبھی کعبہ کیطرف اور بعضی یہودی اور منافق کہتے تھے کہ محمد اپنے وطن مکہ کا مشتاق ہے اسواسطے اسکی طرف نماز پڑھنے منہ کیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو
اے محمد صلعم ان یہودیوں اور منافقوں سے لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ خاص واسطے خدا کے ہے مشرق اور مغرب یعنی کعبہ کہ وہ مشرق کیطرف ہے اور بیت المقدس
کہ وہ مغرب کی طرف ہے سب خدا کے واسطے ہیں اور سب جگہ وہ موجود ہے جس طرف چاہے نماز پڑھنے کا حکم دیوے اور موافق مصلحت کے يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رہنمائی کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے اور از انجملہ یہ ہے کہ کبھی ہدایت کرتا ہے واسطے نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور کبھی طرف
کعبہ کے موافق حکمت اور مصلحت کے اور اب خدا تعالی واسطے ظاہر کرنے فضیلت امت محمد مرحومہ کی بیان کرتا ہے کہ وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ
تمکو راہ راست پر ہدایت کیا اسی طرح جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا کیا ہم نے تمکو گروہ عادل اور برگزیدہ اور بہتر لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ تا کہ ہو تم گواہ
اور جو لوگ کہ انبیاء کے واسطے اور امتوں کے کہ جو انبیاء کی نبوت کے منکر تھے وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اور ہووے پیغمبر آخر الزمان اوپر راستی تمہارے
گواہ یعنی جسوقت تم واسطے انبیاء کے گواہی دو گے تو تمہارا پیغمبر تمہارے سچ کہنے کی گواہی دیگا منقول ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالی واسطے الزام ان لوگوں
کہ جو پہلے پیغمبروں کی نبوت کے منکر تھے انکے انبیاء سے پوچھیگا کہ تمنے پیغام ہمارا کہ وہ ہمارے احکام کا پہنچانا امتوں کو تھا تمنے اپنی اپنی امتوں کو پہنچایا وہ کہینگے کہ جو حکم تو
نے فرمایا تھا ہمنے سب انکو پہنچا دیا اسوقت خدا تعالی انسے احکام کے پہنچانے پر گواہ ہونا طلب کریگا تو وہ انبیاء اپنی تصدیق کیواسطے اس امت کو یعنی پیغمبر آخر الزمان
کی امت کو اپنے گواہ مقرر کر لائینگے اور اس امت کے لوگ گواہی دینگے کہ انبیاء نے سب احکام خدا کے اپنی امتوں کو پہنچائے اسوقت پہلی امتوں کے لوگ کہینگے کہ تمکو کیا خبر
کہ انبیاء نے ہمکو احکام خدا کے پہنچا دیئے تب اس امت کے لوگ کہینگے جواب میں کہ ہمنے اپنے پیغمبر سے سنا ہے اور اسکو خدا تعالی نے اپنی کتاب میں خبر دی تھی اسوقت
جناب پیغمبر کائنات کو طلب کریگا اور امت کے حال سے دریافت کریگا حضرت اپنی امت کی عدالت اور راستگوئی کی گواہی دینگے یہ مقصود ہے آیت کا یہی معنے مشہور
مفسرین میں اور نسبت اہلبیت علیہم السلام میں جو کہ وارد ہوا ہے یہ ہے کہ مراد امت وسط سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اسواسطے کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ تمکو

وسط یعنی عادل بنایا ہے اور جسکو خدا تعالےٰ نے عادل فرمایا ہو وہ بیشک معصوم ہے اسلئے کہ خدا تعالےٰ ظاہر و باطن کا سب حال جانتا ہے اور جبتک کہ آدمی گناہ سے
پاک نہ ہو خدا تعالےٰ اسکو کبھی عادل نفرمایگا اور آئمہ معصومین سے مراد ہونیکی حدیثیں ہماری کتابوں میں بہت سی ہیں اور اہل سنت کی کتابوں میں بھی ہیں ابو القاسم حسکانی سنی نے
شواہد التنزیل میں روایت بیان کی ہے اس ایک روایت پر اکتفا کرتا ہوں چنانچہ روایت کی ہے سلیمان بن قیس ہلالی نے کہ فرمایا جناب امیر المومنین نے کہ یہ لوگو
خدا تعالیٰ نے ہمارے حق میں کہا ہے ہم مراد ہیں اور رسول خدا صلعم ہمارے گواہ ہیں اور ہم گواہ ہیں خدا تعالیٰ کی خلقت پر اور حجت خدا کی ہیں اسکی زمین میں اور ہم وہ ہیں کہ فرمایا ہے
خدا تعالیٰ نے ہمارے حق میں وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا اور خدا تعالیٰ بیت المقدس کے قبلہ ہونیکی وجہ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ اور
نہیں کیا ہمنے قبلہ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا اس جہت کو کہ تھا تو اوپر اسکے إِلَّا لِنَعْلَمَ مگر تاکہ جانیں ہم خدا تعالےٰ نے پیغمبر اور اصحاب کے جاننے کو اپنا جاننا فرمایا ہے
جیسا کہ سمجھا جاتا ہے بعد میں پیغمبر کے فرزند کو اپنے تئیں قریب بنا فرمایا ہے یہ اسلئے زیادتی خصوصیت ان لوگوں کی ہے طرف خلاصے اور مراد اس سے یہ ہے کہ جانے پیغمبر اور
مومنین کہ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ کون پیروی کرتا ہے پیغمبر کی مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ان لوگوں میں سے کہ الٹے پھر گئے اوپر پیٹھوں اپنی کے یعنی مرتد ہو گئے
وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ اور البتہ یہ بڑی بات تھی اوپر ان لوگوں کے کہ ہدایت کی ہے خدا نے انکو اور ایمان صحیح دیا ہے انکو پس جسطرف خدا
نماز پڑھنے کا حکم کرتا ہے بدل سکو قبول کرتے ہیں اور جس جہت کو خدا دوست رکھتا ہے نماز کیواسطے اسی کو وہ دوست رکھتے ہیں اور انکانت میں ان مخففہ ان مثقلہ کا
دلالت کرتا ہے اوپر لام تاکید کا اور منقول ہے کہ ہجرت سے پہلے جناب رسول خدا کعبہ کیطرف نماز پڑھتے تھے پیچھے اسکے کہ تیرہ برس بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی اور
جبکہ مدینہ میں پہنچے تو بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا اسوقت مکہ کے لوگوں کا حال کھل گیا جو کہ منافق تھے اور انکو الفت تھی اپنے باپ دادا کے قبلہ سے انکو
قبلہ کا بدلنا ناگوار معلوم ہوا اور جسوقت بیت المقدس سے کعبہ کیطرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا تو بعضے ضعیف الایمانوں کو کمال شاق تھا غرض ہر ایک کے
دلوں میں تو نکلے انکے ایمانوں کا حال کھل گیا کہ وہ کعبہ کیطرف نماز پڑھنا خوش جانتے تھے اور بعضوں نے انمیں حضرت کی مخالفت کی اور بعضے ایسے تھے کہ اگرچہ انہوں نے
ظاہر مخالفت نکی تھی لیکن دل میں ناراض تھے اور دوسرے صورتیں یہ تھیں کہ بعض لوگوں کا حال ظاہر ہو گیا کہ وہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے کو پسند کرتے
اور کہتے ہیں کہ بعضے یہودی کہتے تھے کہ اگر کعبہ قبلہ کی جہت ہے تو جن لوگوں نے پہلے اس سے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی ہے انکی نماز درست نہیں ہوئی
مومنین کو بھی تردد تھا کہتے تھے کہ معلوم نہیں کہ ہماری نماز صحیح رہی یا نہیں انکے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ
اور ایسا نہیں ہے کہ خدا ضایع کرے ایمان تمہارا کہ جو نماز کہ تمنے بیت المقدس کیطرف پڑھی ہے اسکا ثواب تمکو دیوے إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ تحقیق کہ خدا ساتھ آدمیوں کے البتہ مہربان بخشنے والا ہے کہ عمل کرنے ثواب سے زیادہ اپنے فضل اور کرم سے دیتا ہے اسلیے وہ عمل کو کسی کے تو کاہیکو
ضایع کریگا اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم جبکہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھے تو یہودی کہتے تھے کہ محمد ہمارے قبلہ کیطرف نماز پڑھتا ہے یہ سخن انکا
حضرت کو نہایت ناگوار تھا اور یہ کلام سنکر بہت آزردہ ہوتے تھے اور آرزو کرتے تھے کہ کعبہ کیطرف کہ وہ قبلہ ابراہیم کا ہے نماز پڑھنے کا حکم ہو جاوے جبرئیل سے
حضرت نے بیان کیا جبرئیل نے عرض کی کہ تم دعا کرو تمہاری دعا قبول کریگا حضرت نے دعا کی اور جبرئیل اپنے مقام کو چلے گئے اور رسول خدا صلعم ساعت بساعت آسمان کی
طرف دیکھتے تھے اور منتظر تھے کہ جبرئیل وحی لاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ تحقیق کہ دیکھتے ہیں ہم
پھرنا منہ تیرا آسمان کیطرف بسبب انتظار وحی کے فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا پس البتہ پھیر دینگے ہم تجکو اس قبلہ کو کہ راضی ہوگا تو اس سے اور
پسند کریگا اسکو فَوَلِّ وَجْهَكَ پس پھیر تو منہ اپنے کو اے محمد شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ طرف مسجد الحرام کو کہ وہ گرد خانہ کعبہ کے ہے اور خانہ کعبہ
اسکے درمیان ہے اور حرام اس مسجد کو اسواسطے کہا کہ وہاں قتل کرنا اور ایذا دینا اور درخت کا اکھاڑنا اور گرا پڑا مال اٹھانا حرام ہے کہتے ہیں کہ جناب
رسول خدا مسجد قبا میں کہ مدینہ سے ایک فرسخ ہے اور اسکو ذو قبلتین کہتے ہیں بروز دوشنبہ پندرہویں رجب کی ہجرت کے دوسرے سال میں بدر کی لڑائی
سے پہلے نماز ظہر پڑھتے تھے اور حضرت امیر المومنین بھی مع اصحاب کے حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے دو رکعت نماز کی تمام ہوئی تھی کہ حکم نازل ہوا
حضرت رسول خدا صلعم اسیوقت درمیان نماز پھر گئے اور منہ اپنا بیت المقدس سے طرف کعبہ کے کیا اور دو رکعت پہلی بیت المقدس کیطرف پڑھی

اور دو رکعت پچھلی کعبہ کی طرف پڑھی اور بعد اسکے خدا تعالیٰ حکم عام واسطے تمام امت پیغمبر آخر الزمان کے بھیجتا ہے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ اور جس جگہ کہ تم ہو
اے مومنین فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ پس پھیرو تم مونہوں اپنے کو ساتھ طرف اس مسجد الحرام کے کہ درمیان اسکے کعبہ ہے پس سولہ مہینے اصحاب نے
بیت المقدس کی طرف تیرہ برس تو مکہ میں نماز پڑھی اور سترہ یا انیس مہینے مدینہ میں اور اب خدا تعالیٰ یہودیوں کی عداوت کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا
وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور تحقیق وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں کتاب یعنی علما یہود کہ جنکو کتاب توریت خدا نے دی ہے لَيَعْلَمُوْنَ
البتہ جانتے ہیں وہ علما اَنَّهُ تحقیق وہ پھرنا بیت المقدس سے طرف کعبہ کی الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ حق ہے پروردگار انکے کی طرف سے کہ حکم صادر
ہوا ہے خدا کی طرف سے اور یہ امر درست اور راست ہے سو واسطے کہ انہوں نے توریت میں پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان دو قبلہ کی طرف نماز پڑھیگا اور آخر قبلہ کو جو
ہمیشہ کو رہیگا وہ کعبہ ہوگا باوجود اسکے علما یہود انکار کرتے ہیں اور اپنے مذہب کے عوام کو گمراہی میں ڈالتے ہیں وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ اور نہیں ہے
خدا غافل عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اس چیز سے کہ کرتے ہیں وہ یہودی کہ جان بوجھکر قبلہ کا انکار کرتے ہیں اور روایت ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر محمد
معجزہ دکھلاوے اپنے دعوی کی راستی پر کعبہ کی طرف نماز پڑھنے میں تو ہم اسپر ایمان لاویں اور کعبہ کی طرف ہم بھی نماز پڑھنے لگیں حق تعالیٰ انکی تکذیب
کرتا ہے کہ وَلَئِنْ اَتَيْتَ اور البتہ اگر لاوے تو محمد صلعم اور دکھلاوے تو الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور ان لوگوں کو کہ دیئے گئے ہیں کتاب
بِكُلِّ اٰيَةٍ کل معجزے اپنے حق ہونے پر اور ہر معجزہ تو انکو دکھلاوے تو مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ نہ پیروی کرینگے وہ قبلہ تیرے کی اور ہرگز ادھر
منہ کرکے وہ نماز نہ پڑھیں گے اور منقول ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر محمد ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھے تو ہم اسپر ایمان لاویں خدا تعالیٰ ان کی
طمع کو دفع کرتا ہے اور فرماتا ہے وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ اور نہیں ہے تو اے محمد صلعم پیروی کرنیوالا قبلہ انکے کی کہ جیسے وہ تیرے قبلہ کی طرف
نماز نہیں پڑھتے ہیں تو بھی انکے قبلہ کی طرف نماز نہ پڑھیگا کہ تجکو حکم نہیں ہے ادھر کو پڑھنے کا وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ اور نہیں ہے بعض
انکا پیروی کرنیوالا قِبْلَةَ بَعْضٍ قبلہ بعض کی کہ قبلہ یہود کا مغرب ہے اور قبلہ نصارا کا مشرق ہے اور ایک فرقہ انمیں سے دوسرے کے قبلہ
کی پیروی نکریگا جیسے کہ تیری پیروی نہیں کرتے ہیں وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور البتہ اگر پیروی کرے تو اے محمد بر سبیل فرض اَهْوَاۗءَهُمْ خواہشوں
انکی کی قبلہ کو مقرر ہیں کہ انکے قبلہ کی طرف تو نماز پڑھنے لگے مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اسکے کہ آیا ہے تجکو علم یعنی حال تیرے تجکو حکم قبلہ
ابراہیم کا حق ہے اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق کہ تو اسوقت البتہ ظلم کرنیوالوں میں سے ہو جاوے کہ خدا کے حکم کے برخلاف کرے اور یہ بہا
مبالغہ ہے انکی طمع کی قطع کرنے میں اور اب خدا تعالیٰ یہود کی عناد کو بیان کرتا ہے کہ دیدہ و دانستہ جان بوجھکر وہ پیغمبر کا انکار کرتے ہیں چنانچہ فرماتا
ہے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو کتاب یعنی جن لوگوں کو ہمنے کتاب توریت دی ہے وہ لوگ يَعْرِفُوْنَهٗ
پہچانتے ہیں اسکو یعنی صفات و حلیہ محمد کو پہچانتے ہیں کہ یہ پیغمبر خدا آخر الزمان ہے اور پہچانتے ہیں اسکو اسطرح جیسے کہ كَمَا يَعْرِفُوْنَ
اَبْنَاۗءَهُمْ جیسے کہ پہچانتے ہیں وہ بیٹوں اپنوں کو اپنے گھروں میں اور انکو یقین کامل حاصل ہے کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہے لیکن بسبب حسد کے
انکار کرتے ہیں وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ اور تحقیق کہ ایک فرقہ انمیں سے کہ وہ علما یہود ہیں مثل حیی بن اخطب وغیرہ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ البتہ چھپاتے ہیں
وہ حق کو کہ وہ صفات پیغمبری ہے اپنے مذہب کے عام لوگوں وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ علما یہود جانتے ہیں کہ ہم دیدہ و دانستہ
پوشیدہ کرتے ہیں محمد کی صفات کو اور فرماتا ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ حق پروردگار تیرے کی طرف سے ہے اے محمد صلعم کہ تو بیشک پیغمبر ہے فَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس مت ہو تو شک کرنیوالوں میں سے یہ خطاب حضرت کی طرف ہے اور مراد اس سے امت آپکی ہے اور پھر خدا تعالیٰ قبلہ کا ذکر کرتا ہے کہ
وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ اور واسطے ہر قوم کی جہت قبلہ اور شرع اور ملت ہے کہ هُوَ مُوَلِّيْهَا وہ متوجہ ہونیوالا اسکا ہے اور ابن عامر اور ابو بکر
نے مُوَلّٰاهَا کو مخفف پڑھا ہے اور یا معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ خدا اپنے حکم سے اس طرف کو متوجہ کرنیوالا ہے پس جسوقت کہ واسطے ہر فرقہ کے ایک
قبلہ ہے کہ وہ اسکی طرف نماز پڑھتے ہیں تو پھر تجکو کعبہ کی طرف نماز پڑھنے سے کسواسطے عیب لگاتے ہیں اور فرماتا ہے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ

پس اے پیر جاؤ تم اے مسلمانو نیکیوں میں سبقت کرو اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا جس جگہ ہو تم اور جس قبلہ کیطرف کہ نماز پڑہو تم یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا لائیگا تمکو خدا
سب کو اور جمع کریگا محشر میں تمکو بھی اور اہلکتاب کو بھی اور احادیث اہلبیت علیہم السلام میں آیا ہے کہ مراد اُنسے اصحاب مہدی علیہ السلام ہیں اور فرمایا امام رضا
علیہ السلام نے کہ واللہ جسوقت ظہور کریگا قایم ہمارا تو جمع کریگا خدا اسکی طرف تمام شیعوں ہمارے کو تمام شہروں میں سے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق کہ خدا
اوپر ہر چیز کے قادر ہے جمع کرنے پر اور مارنے پر اور زندہ کرنے پر اور فرماتا ہے خدا کہ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جس جگہ سے کہ نکلے تو اے محمد صلعم واسطے سفر کے اور باہر آئے تو
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پس پھیر تو منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے وقت پڑھنے نماز کے وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ اور تحقیق وہ ہی البتہ حق
ہے پروردگار تیرے کی طرف سے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں ہے خدا غافل اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم کہ منہ اپنا قبلہ کیطرف کرتے ہو موافق حکم کی اور
واسطے زیادتی تاکید کو مکرر فرماتا ہے کہ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جس جگہ سے کہ نکلے تو اے محمد صلعم واسطے سفر کو فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
پس پھیر تو منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کی وقت پڑھنے نماز کے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ اور جس جگہ کہ ہو تم اے اُمت محمد صلعم فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ
پس پھیرو تم منہوں اپنے کو طرف اُس مسجد الحرام کی لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ تاکہ نہووے واسطے آدمیوں یعنی یہودیوں کے عَلَیْکُمْ حُجَّةٌ اور پر
تمہارے حجت کہ کہنے لگیں وہ کہ محمد ہمارے دین کا منکر ہے اور پھر ہمارے ہی قبلہ کیطرف نماز پڑہتا ہے اسواسطے ہم نے تمکو تاکید مسجد الحرام کیطرف نماز پڑہنے کی کردی ہے اِلَّا الَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اُن یہودیوں سے کہ وہ ایسی حجت کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر یہودیوں کی غیبت اور اپنے شہر کی اُلفت سے کعبہ کیطرف
نماز پڑہتا ہے اور بت پرست کہتے ہیں کہ محمد ہمکو جانتا ہے کہ ہم حق پر ہیں اسواسطے ہمارے ہی قبلہ کیطرف پھر نماز پڑہنے لگا اور یہ استثنا ناسخ ہے اور فرماتا ہے خدا کہ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ پس مت ڈرو تم اے مسلمانو اُنسے کعبہ کیطرف نماز پڑہنے میں وَاخْشَوْنِیْ اور ڈرو تم مجھ سے پھر حکم کی مخالفت کرنے میں وَ
لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ اور تاکہ تمام کروں میں نعمت اپنی اوپر تمہارے اے مومنین اور لاتم متعلق ہے فولوا کی یعنی لان اتم وَلَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ
اور تاکہ تم ہدایت پاؤ طرف احکام شرع کے جناب سید محمد صلعم نے فرمایا ہے کہ تمام نعمت بہشت میں داخل ہونیکو کہتے ہیں اور جناب امیرالمومنین نے فرمایا ہے کہ تمام نعمت
یہ ہے کہ آدمی دین اسلام کے اعتقاد پر مرے پس حق تعالی نے فرمایا کہ تمام کروں میں تم پر نعمتیں اپنی کَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا جیسے کہ بھیجا ہم نے بیچ تمہارے
پیغمبر کو اُسکے بھیجنے کی نعمت اپنی تمام کی ہے اور بھیجا ہے بیچ تم میں پیغمبر کو مِّنْکُمْ تم میں سے کہ وہ بھی مثل تمہارے بشر ہے اور تمہاری قوم میں سے ہے کہ
یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا پڑہتا ہے اوپر تمہارے آیتیں ہماری وَیُزَکِّیْکُمْ اور پاک کرتا ہے تمکو کفر و شرک سے وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ
اور سکھلاتا ہے تمکو کتاب کہ وہ قرآن ہے اور حکمت کہ وہ احکام شرع کے حلال و حرام ہیں وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور سکھلاتا ہے تمکو جو چیز
کہ نہیں تھے تم جانتے فَاذْکُرُوْنِیْۤ پس یاد کرو تم مجھکو طاعت اور عبادت کرکے اَذْکُرْکُمْ یاد کرونگا تمکو مغفرت اور ثواب سے کہ تمہارے گناہ
بخشونگا وَاشْکُرُوْا لِیْ اور شکر کرو تم واسطے میرے اُن نعمتوں کا کہ دی ہیں تمکو وَلَا تَکْفُرُوْنِ اور نہ ناشکری کرو تم میری گناہ کرکے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اہل طاعت جو خدا کا ذکر کرتے ہیں تو خدا تعالی اُنکے ذکر کرنے سے یاد کر کے اُنکا ذکر کرتا ہے اور جناب امیرالمومنین نے فرمایا ہے
ذکر کرو تم خدا کا ہر مکان میں کہ وہ تمہارے ہمراہ ہے اور دوسری روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ شکر ہر نعمت کا پرہیزگاری ہے اُن چیزوں سے کہ حرام کی ہیں
وہ چیزیں خدا نے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ شکر کی کچھ حد ہے کہ جسوقت بندہ اسکو کرے تو شکر کرنیوالا ہو جاوے فرمایا کہ ہاں جسوقت کہے کہ
الحمد للہ علی کل نعمة انعمها علی اور فرمایا ہے حضرت صادق نے کہ شیعہ ہمارے وہ ہیں کہ تنہائی میں ذکر خدا بہت کرتے ہیں اور روایت ہے اُن حضرات
علیہم السلام سے کہ بہشت میں ایک میدان وسیع ہے جسوقت بندہ ذکر خدا میں مشغول ہوتا ہے تو فرشتے اُسکے واسطے اُس میدان میں درخت لگاتے ہیں
اور جسوقت بندہ ذکر سے خاموش ہو جاتا ہے تو فرشتے درخت کا لگانا موقوف کرتے ہیں اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی وقت صبح کے کہے
الحمد للہ رب العالمین اُسنے شکر اُس دن کا ادا کیا اور جو کوئی شام کو کہے کہ الحمد للہ رب العالمین تو اُسنے شکر اُس شب کا ادا کیا اور ہمیشہ جو ذکر کرنا خدا کا
باعث حفاظت نفس کا بلاؤں سے ہے اسواسطے بعد تاکید ذکر کے فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر

اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ مدد چاہو تم ساتھ صبر اور نماز کے کہ صبر تو کلید درجات ہی اور نماز اصل عبادت ہے اور معراج مومنین ہے اور
مناجات رب العالمین ہے إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ ۝ تحقیق کہ خدا ہمراہ صبر کرنیوالونکی ہی حفظ اور حمایت اور نصرت اور قبول کرو دعا مین
اور بعض کے نزدیک مراد صبر سے روزہ ہی کہ اسمین بھوک اور پیاس سے صبر کرنا ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی صبر کرے ازروی
کراہت کے اور خلقت کی روبرو شکایت نکرے اور اپنے راز کی پردہ دری ہونیسے زاری نکرے وہ شخص عام لوگونمین سے ہے اور نصیب اسکا وہ ہے کہ خدا تعالی نے فرمایا
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِينَ الآیہ یعنی حصہ اسکا بہشت ہے اور جس شخص پر بلا نازل ہو اور وہ کشادہ روئی سے سہے اور پیشانی پر اپنے بل نہ ڈالے اور صبر کرے آرام دل
اور آرام تن سے پس وہ شخص خاص لوگونمین سے ہے اور نصیب اسکا وہ ہی کہ جو خدا نے فرمایا ہی کہ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ اور اب خدا تعالی فضیلت اور
بزرگی جہاد کرنیوالونکی بیان کرتا ہے کہ جو راہ خدا مین شہید ہوئے ہین کہتے ہین کہ صحابہ بدر کی لڑائی کی بعد شہدا کا ذکر کرتے تھے اور وہ شہدا چودہ تن تھے
چھ مہاجرین مین سے اور آٹھ انصار مین سے بعضی آدمی افسوس کرکے کہتے تھے کہ فلانے نے بدر کی لڑائی مین اپنی جان دی اور دنیا کی لذتوں سے محروم رہا
خدا تعالی انکے جواب مین فرماتا ہی کہ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ اور نہ کہو تم واسطے اُن لوگونکے
قتل کئے گئے ہین بیچ راہ خدا کی کہ وہ مردے ہین یعنی راہ خدا مین قتل ہونیوالونکو مردے مت کہو بَلْ أَحْيَاءٌ بلکہ زندہ ہین وہ نزدیک خدا کے
وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ اور لیکن تمہین اطلاع نہین ہی تم اور کیفیت اُس زندگی کی تم نہین جانتے ہو اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
فرمایا ہی کہ خدا تعالی شہید کو چھ خصلتین عطا فرماتا ہے اول یہ کہ پہلا قطرہ خون کا جسوقت اسکے بدن سے زمین پر گرتا ہے اُسوقت خدا تعالی اسکے گناہونکو
بخشتا ہی دوسرے یہ کہ بہشت مین منزل عالی اسکے نامزد کرتا ہے تیسرے یہ کہ ستر حور العین کو اسکی خدمت کیواسطے مقرر فرماتا ہے چوتھے یہ کہ
اسکو عذاب قبر اور ہول قیامت سے محفوظ اور امن مین رکھتا ہی پانچوین یہ کہ تاج بزرگی کا یاقوت سرخ سے اسکے سر پر رکھتا ہی چھٹے یہ کہ شفاعت
اسکی اسکے قرابتیونمین سے ستر آدمیونکے واسطے قبول فرماتا ہے اور صادق علیہ السلام نے یونس بن ظبیان سے پوچھا کہ کیا کہتے ہین آدمی ارواح
مومنین کی بابت کہا کہتے ہین کہ بعد مرنیکے سبز پرندون کے پوٹونمین ہوتے ہین اور وہ پرندے زیر عرش قندیلونمین ہین فرمایا حضرت نے کہ سبحان اللہ
مومن زیادہ پاک ہی اس سے کہ خدا تعالی اُسکی روح کو پرندہ کے پوٹے مین رکھدے پس جسوقت مومن مرنیکو ہوتا ہے تو اسکے پاس محمد اور علی
اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام اور ملائکہ مقربین آتے ہین اور جسوقت مر جاتا ہے تو اسکی روح ایک قالب مین ہوجاتی ہی کہ وہ بدن مثل اُن بدن
کے ہوتا ہے کہ جو بدن اسکا دنیا مین تھا اور وہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جسوقت کوئی دنیا سے جاتا ہی تو اسکو اسی صورت سے پہچانتا ہی جو کہ دنیا مین
اور اسی صورت سے اسکو پہچانتا ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ حضرت صادق سے کسی نے مومنین کی ارواح کے حال سے سؤال کیا تو فرمایا کہ وہ اپنے
ان بدنونکی صورتونمین ہین کہ جو دنیا مین تھے اگر تو اسکو دیکھے تو کہے کہ یہ فلانا ہے اور اب خدا تعالی چند امور کو بیان کرتا ہی کہ جنسے بندونکی آزمائش کرے
چنانچہ فرماتا ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو یعنی اگرچہ ہم تمہارا حال جانتے ہین اور تمہارا احوال ہم پر کچھ پوشیدہ نہین لیکن
ہم تمہارے ساتھ معاملہ آزمایش کا کرینگے کہ کون تم مین سے صبر کرتا ہے مصیبتونپر اور کون بے قدم ہٹتا ہے اور وہ آزمانا بِشَيْءٍ ساتھ کچھ
مِنَ الْخَوْفِ ساتھ ایک شی کے خوف سے کہ خوف دشمن ہی ہم تمکو مبتلا کرین وَالْجُوعِ اور بھوک کہ ہم تمکو بے آب و دانہ گرسنہ اور تشنہ
رکھین وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ اور نقصان سے مالونکے یعنی تمہارے مالونکے نقصان سے تمکو آزماوینگے کہ دشمن تمہارے مال لوٹ کر
لیجاوین اور یا اور کسی طرح تمہارے مال ضائع ہوں وَالْأَنْفُسِ اور نقصان سے جانونکے یعنی تمکو ہم جانونکے نقصان سے بھی
آزماوینگے کہ تم دشمنونکے ہاتھ سے مقتول ہوجاؤ وَالثَّمَرَاتِ اور نقصان سے پھلونکے ہم تمکو آزماوینگے اور مراد ان پھلونسے فرزند ہین
کہ میوہ ہین دل کے باغ کے یعنی تمہارے فرزندونکی ضائع ہونیسے ہم تمکو آزماوینگے کہ اسمین تم صبر کرتے ہو یا نہین اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت
کسی مومن کا فرزند مرتا ہے تو خدا تعالی فرماتا ہی کہ اے فرشتو کیا قبض کیا تمنے فرزند میرے بندہ کا وہ کہتے ہین کہ ہان اے پروردگار ہمارے تو جانتا ہے

پھر فرماتا ہے کہ کیا قبض کیا تم نے میوۂ اُسکے دل کا وہ کہتے ہین کہ ہان اے پروردگار ہمارے تو جانتا ہے اور پھر پوچھتا ہے کیا کہا میرے بندہ نے جسوقت مر گیا فرزند اُسکا
کہتے ہین حمد کیا تیری جسوقت مر گیا فرزند اُسکا ہے کہ شکر کیا تیرے بندہ نے اور حمد کی تیری پس کہتا ہے خدا کہ بناؤ تم میرے بندہ کے
واسطے ایک گھر بہشت مین اور نام رکھو تم اُسکا بیت الحمد اور حکم اس آیت کا اگرچہ عام ہے لیکن جیسکہ یہ آیت امام حسین کے حال پر صادق آئی دوسرے
شخص کو ہم نے ایسا نہین سُنا گویا خدا تعالیٰ غیب کی خبر دیتا ہے کہ ایسا واقعہ بعض بندگان صالحین پر ہونیوالا ہے اور تاویل اس آیت کی یہی ہے
کہ اسمین اشارہ ہے امام حسین علیہ السلام کے حال کی طرف اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ خوف دشمن کا امام حسین علیہ السلام کو اسقدر تہا کہ خوف کثرت عدا سے
اپنے خیمونکے گرد خندق کہودکر اسمین آگ روشن کر دی تھی کہ دشمن ناگہان خیمون مین چلے نہ آئین اور گرسنگی اور تشنگی کا حال تہا کہ تین روز تک کہانا اور
پانی میسر نہوا تہا اور چہوٹے چہوٹے بچے تشنگی کی شدت سے تڑپتے تہے اور نقصان مالونکا اسقدر ہوا کہ خیمونمین انکے آگ لگا دی اور مال و اسباب انکا لوٹ لیا
یہانتک کہ چادرین عورتونکے سر پر سے اوتار لیئن اور بچون کے کان چیر کے انکے بندے نکال لیئے اور نقصان جانونکا اسقدر ہوا کہ فرزند اور بھائی
اور بھتیجے اور بھانجے اور یار اور دوست آنکھونکے سامنے مارے گئے اور نقصان پہلونکا اسقدر ہوا کہ گود کے بچے دودہ پیتے ہوئے ذبح ہوگئے اور ان بلاؤن
کے سہنے کا نتیجہ نکلا اور غور و تامل سے ملاحظہ کرو تو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ یہ آیت حقیقت مین امام حسین علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی ہے اور سوا ان
کے جو کچھ اس آیت مین ہے وہ انکے حال پر صادق آتا ہے اور دوسرے شخص کو ہم ایسا نہین سنتے ہین اور یہہ معرکہ ان حضرت کا بڑا معرکہ ہے اور رونا اور
رولانا انکی مصیبت پر ثواب عظیم رکہتا ہے اور اسکے ثواب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین کہ وہ کتب احادیث مین مذکور ہین لیکن اکثر آدمی محرم مین
بدعتین کرکے اپنے ثواب کو ضایع کرتے ہین باجے بجاتے ہین اور ناچتے ہین اور مرثیونمین جہوٹی روایتین اپنی طرف سے ایجاد کرکے داخل کرتے ہین اور
غلو اور تفویض کی روایتونکو مجلسون مین بیان کرکے لوگونکے ایمان کو فاسد کرتے ہین اور جو راگ کہ شرع مین ممنوع ہین اُسمین مرثیونکو پڑہتے
ہین اور عورتین بلند آواز سے مرثیونکو پڑہتی ہین اور نامحرم انکی آواز کو سنتے ہین ان امور سے مومنین کو اجتناب ضرور چاہیئے اور تعزیون پر محتاج
آدمی تو اپنی احتیاج کی عرضیان باندہتے ہین اور یا کاغذ کی روٹی کتر کر باندہتے ہین اس سے مراد یہ ہے کہ اگر میری آسودگی اور فراغت ہوگی تو تین
چاندی کی روٹی گہڑوا کر تعزیہ پر چڑہاؤنگا اور بیٹا والا آدمی کاغذ کا لڑکا کتر کر تعزیہ پر باندہتے ہین اس ارادہ سے کہ اگر ہمارے بیٹا پیدا ہوگا تو ہم چاندیکا
پتلہ گہڑوا کر اسپر چڑہاوینگے [illegible] اپنی تمام کی ہے اور [illegible] اجتناب لازم ہے اور سوا اسکے حاجت کا طلب کرنا پروردگار سے
[illegible] تعزیہ پر چڑہانا اول تو یہہ تصویر انسانی ہے اور تصویر کے بنانے [illegible]
چاہیئے کہ وہ قاضی الحاجات ہے بغیر اسکا ان حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام سے شفاعت کا چاہنا کہ حقتعالیٰ ہماری حاجت کو برلاوے اور انکے
واسطے سے دعا کا مانگنا موجب قضائے حاجت اور باعث حصول مقصد ہے جیسا کہ احادیث مین وارد ہوا ہے اور بعضے جہلا جو تعزیہ کو سجدہ کرتے ہین یہ امر لغو
و منکر ہین کیونکہ یہ شرک ہے اس سے پرہیز کرنا واجب ہے اور تعزیہ اور علم پر زیارت کا پڑہنا بیجا ہے البتہ اگر کربلائے معلیٰ کیطرف منہ کرکے حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ
کی نیت سے زیارت پڑہے تو مضائقہ نہین ہے اور بعضے امور ایسے ہین کہ وہ اگرچہ شرع مین ممنوع تو نہین ہین لیکن تعزیہ داری کے خلاف ہین انکو عمل مین
لاتے ہین جیسکہ ماتم کو تو لباس سیاہ اور سبز اور نیلا پہنتے ہین لیکن اسمین سنجاف اور گوٹا اور کناری لگا کر ایک وضع خوبصورتی اور زینت کی
نکالتے ہین اور گوٹا بنا کر کہاتے ہین کہ جسمین کہوپرا اور بادام اور الائچی وغیرہ لذیذ کہانے ہوتے ہین اور زردین ٹوپی جو کہ شادی پر دلالت کرتے ہین
اسمین تقسیم کرتے ہین پس ایسا بیجا ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ عشرہ محرم کے ایام مین لباس ماتمیونکا سا چاہیئے اور لذیذ کہانونکو ترک کرین بقصد ثواب
اور جو رسمین کہ شادی پر دلالت کرتی ہین اُس سے پرہیز کرین اور روایات متعددہ کتب معتبرہ کی مثل جلاء العیون وغیرہ کتابونکی بیان کرکے روئین
اور رولائین تاکہ مستحق ثواب کے ہون اور اب خدا تعالیٰ صابرونکے ثواب کی اطلاع دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ
اور خوشخبری دو تو اے محمد صلعم صبر کرنیوالونکو اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ وہ لوگ کہ جسوقت پہونچتی ہے انکو کوئی مصیبت قَالُوْٓا
کہتے ہین وہ وقت نازل ہونے مصیبت کے اِنَّا لِلّٰهِ کہ ہم خاص واسطے خدا کے ہین کہ بندہ اور مخلوق اسکے ہین سوائے تسلیم و رضا کے ہمکو چارہ نہین

وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اور تحقیق کہ ہم طرف حکم اُسکے رجوع کرنیوالے ہین واسطے جزائے اعمال کے اور کسائی نے انا کی نون کو اور للہ کی لام کو امالہ سے
پڑہا ہے اور باقیون نے تفخیم سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی چار چیزون پر عمل کرے وہ شخص
البتہ بہشتیون مین سے ہو اول کہنا لا الہ الا اللہ کا اور دوسرے اگر کوئی نعمت حاصل ہو تو کہے کہ الحمد للہ اور تیسرے یہ کہ اگر کوئی گناہ کرے تو کہے استغفر اللہ
اور چوتھے یہ کہ جسوقت کوئی مصیبت پہونچے تو کہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون ایسے لوگونکے حق مین حقتعالی فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ یہ لوگ کہ جوقت
مصیبت کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین عَلَیْهِمْ اوپر انکے صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ رحمتین ہین پروردگار انکے کی طرف سے وَرَحْمَةٌ
اور مہربانی اور نعمت بزرگ کہ وہ بہشت ہے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور وہی لوگ ہدایت پانیوالے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ یہ آیت حضرت امیر المومنین کی شان مین ہے جسوقت انکے بہائی جعفر طیار کی خبر پہونچی کہ وہ موتہ مین شہید ہوگئے اُسوقت اُنہون نے
یہ واقعہ سنکر کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور جناب امیر المومنین سے پہلے یہ کلمہ کسی نے نہ کہا تہا اسصورت مین اگرچہ یہ آیت خاص انکے واسطے نازل ہوئی
ہے لیکن حکم اسکا عام ہے ہر مومن کیواسطے جوکہ ایسا کرے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ دو بت اساف اور نائلہ صفا اور مروہ پر رکہے تہے ایک
صفا پر اور دوسرا مروہ پر جب اسلام کا غلبہ ہوا اور بتون کو توڑا تو اُن بتون کو بہی توڑ ڈالا اور توڑ کر پہینکدیا مسلمان وہانکا طواف کرنا
مکروہ جانتے تہے اسلئے کہ وہان بت رکہے تہے خداتعالی نے طواف کا حکم کیا اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ دو بت صفا مروہ کے درمیان رکہے
تہے اور قریش وقت طواف کے انکو چہوا کرتے تہے جب مسلمانون نے طواف صفا اور مروہ کا مکروہ جانا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اور حکم طواف کا
دیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ تحقیق کہ صفا اور مروہ کہ یہ دونون پہاڑ کہ ہین مکہ مین مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ نشانیون
خدا کے سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ پس جو شخص کہ قصد کرے خانہ کعبہ کے حج کے بجالانے کے واسطے اَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجالاوے فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ ہے اوپر اُسکے اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا یہ کہ طواف کرے ساتہ اُن دونون صفا اور مروہ کے یعنی سات مرتبہ
درمیان اُن دونو کے پہرے وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا اور جو کوئی بطوع ورغبت کرے اور بجالاوے نیکی کو تو فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ پس تحقیق خدا
قدردان اور جزا شکر کی دینے والا ہے عَلِيْمٌ جاننے والا ہے اعمال بندونکا اس آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ طواف صفا اور مروہ کا واجب نہین
اسواسطے کہ فرماتا ہے خدا کہ اگر طواف ان دونون کا کرے تو گناہ نہین ہے لیکن احادیث سے ثابت ہے کہ یہ طواف واجب ہے اور صورت عمرہ اور
حج کی مجملا یہ ہے کہ جو کوئی حج کو یہانسے جاتا ہے تو پہلے عمرہ کو بجا لاتا ہے اور جو کوئی یہانسے حج کرنیکو جاتا ہے اُسکے حج کو حج تمتع کہتے ہین اور
عمرہ کو عمرہ تمتع اور وہ یہ ہے کہ یہانسے روانہ ہو کر جسوقت یلملم پر پہونچے کہ وہ مکہ سے دو منزل اسطرف ہے تو وہان احرام عمرہ تمتع کا باندہے
غسل کرکے اور وہ یہ ہے کہ لباس سیا ہوا بدن سے اوتار کر ایک تہبند باندہے اور ایک چادر اوڑہے بدون سیئے ہوے کپڑے کے اور سر کو کہلا ہوا
رکہے اور تلبیہ کہے اور وہ یہ ہے کہ لبیک لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک اور تلبیہ کہتا ہوا مکہ کو روانہ ہو جسوقت مکے کے گہر دیکہے تو
تلبیہ کا کہنا موقوف کرے اور مسجد الحرام مین پہونچ کے بیت اللہ کا طواف کرے کہ سات مرتبہ گرد اُسکے پہرے اور بعد اُسکے دو رکعت نماز
طواف کی مقام ابراہیم مین پڑہے اور پہر مسجد الحرام سے باہر نکلکر سات مرتبہ درمیان صفا اور مروہ کے پہرے اور بعد ساتوین پہیرے کے تہوڑے
سے بال اور ناخن اپنے کترے تو عمرہ تمتع تمام ہوا اور احرام کے کپڑے اتار کر اگر چاہے اپنے کپڑے پہن لیوے اور جبتک حج نکرے مکہ سے باہر
نہ نکلے اور ذی الحجہ کی آٹہوین تاریخ کو یا نوین تاریخ کو احرام حج تمتع کا مسجد الحرام سے باندہکر اسیطرح مکہ سے عرفات کو روانہ ہو اور
نوین تاریخ ذالحجہ کی زوال سے پہلے عرفات مین پہونچے اور زوال سے شام تک وہان ٹہیرے اور بعد غروب آفتاب کے وہانسے مکہ کو اُلٹا
پہرے اور رستہ مین شب کو مزدلفہ مین پہونچکر تمام شب وہان قیام کرے اور صبح کو دسوین تاریخ ذالحجہ کی بعد طلوع آفتاب کے وہانسے
مکہ کو روانہ ہو اور رستہ مین جسوقت منا مین پہونچے تو وہان قربانی کرے اور سر اپنا منڈواوے اور سات کنکریان جمرہ کو مارے اور

اور بعد اسکے مکہ کو روانہ ہو اور وہاں مسجد الحرام میں پہنچکر اسیطرح طواف بیت اللہ کا کرے کہ اسکو طواف زیارت کہتے ہیں اور بعد اسکے دو رکعت نماز بعد
طواف کے مقام ابراہیم میں پڑہے اور مسجد الحرام سے باہر نکلکر سات مرتبہ درمیان صفا اور مروہ کے پھرے اور پھر مسجد الحرام میں جاکر طواف نساء
کرے اور دو رکعت اس طواف کی مقام ابراہیم میں پڑہے اور بعد اسکے پھر منا کو روانہ ہو اور وہاں ہی اور گیارہویں اور بارہویں کو وہاں
رہے اور ہر روز تینوں جمروں کے سات سات کنکریاں مارتا رہے اور اگر چاہے بارہویں کو یا تیرہویں کو جمروں کی کنکریاں مارکر مکہ کو روانہ ہو اور حج
تمام ہو گیا یہ سب افعال حج کے ہیں اور تفصیل سے فقہ کی کتابوں میں لکھے ہیں اور اب حقتعالی حق کے پوشیدہ کرنیوالونپر لعنت کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ تحقیق جو لوگ کہ چھپاتے ہیں مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى اس چیز کو کہ نازل کی ہمنے نشانیاں
روشن اور رہنمائی ہے یعنی نشانیاں روشن اور دلیلیں ظاہر اور رہنمائی جو ہمنے نازل کی ہے اسکو پوشیدہ کرتے ہیں مِنْ بَعْدِ مَا
بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ بعد اسکے کہ بیان کر دیا ہے ہمنے اسکو واسطے آدمیوں کے بیچ کتاب توریت کے مراد ان لوگوں سے علماء یہود ہیں
کہ صفات پیغمبر آخر الزمان کو جو کہ توریت میں تھے پوشیدہ کرتے تھے أُولَئِكَ یہ لوگ وہ ہیں کہ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ لعنت کرتا ہے انکو خدا
وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ اور لعنت کرتے ہیں انکو لعنت کرنیوالے کہ وہ ملائکہ اور مومنین جن و انس ہیں إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر
وہ لوگ کہ توبہ کی انہوں نے وَأَصْلَحُوا اور نیکی اختیار کی انہوں نے وَبَيَّنُوا اور بیان کیا انہوں نے حق کو جو کہ توریت میں لکھا تھا فَأُولَئِكَ
پس وہ لوگ ہیں کہ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرتا ہوں میں اور رجوع کرتا ہوں میں اوپر انکے وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اور میں توبہ قبول کرنیوالا
مہربان ہوں کہ جلدی انپر عذاب نہیں کرتا اور توبہ کرنیکی مہلت انکو دی ہے اور یہ آیت اگرچہ یہودیوں کے حق میں ہے کہ وہ صفات پیغمبر آخر الزمان کو
پوشیدہ کرتے تھے لیکن حکم اسکا عام ہے جو کوئی حق کو پوشیدہ کرے اسکا یہی حال ہے اور اسپر لعنت خدا کی اور ملائکہ اور جن و انس کی ہے پس جن لوگوں نے
کہ پوشیدہ کیا نص خلافت امیر المومنین کو وہ اس آیت کے حکم میں داخل ہیں۔ اور اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ لعنت کرنی مستحقان پر جائز ہے اور
صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نماز صبح کی دوسری رکعت میں قنوت پڑہتے تھے اور اسمیں کہتے تھے کہ اللھم العن فلانا و فلانا یعنی
اے خدا لعنت کر تو فلانے اور فلانے کو۔ پس جو لوگ کہ لعنت کرنیکو مستحقان لعنت پر منع کرتے ہیں قول انکا مخالف قرآن اور حدیث کی ہے اور
خدا تعالی ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے کہ جو بدون توبہ کے حالت کفر میں مر گئے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا وَمَاتُوا
وَهُمْ كُفَّارٌ اور مر گئے وہ جسوقت کہ کافر تھے یعنی حالت کفر میں بدون توبہ کئے ہوئے وہ مر گئے أُولَئِكَ یہ لوگ وہ ہیں کہ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ اوپر انکے لعنت خدا کی ہے اور فرشتوں کی اور آدمیوں سب کی خَالِدِينَ فِيهَا
ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اس لعنت کے لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ نہ ہلکا کیا جائیگا انسے عذاب کہ کچھ کم کر دیویں وَلَا هُمْ
يُنْظَرُونَ اور نہ وہ مہلت دئے جاوینگے کہ اسیطرح کا عذر کریں اسواسطے کہ بعد مرنیکے عذر مسموع نہیں ہے اور منقول ہے کہ قریش نے جناب رسول خدا
صلعم سے عرض کی کہ خدا کا وصف بیان کر کہ ہم اسپر ایمان لاویں حقتعالی نے سورہ قل ہو اللہ احد نازل کی اور اسکے ہمراہ یہ آیت نازل کی کہ وَإِلَٰهُكُمْ
إِلَٰهٌ وَاحِدٌ اور معبود تمہارا معبود ایک ہے کہ شریک اپنا نہیں رکھتا ہے نہ ذات میں اور نہ صفات میں لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہیں ہے
کوئی معبود سوای اسکے کہ سزاوار پرستش کا ہو الرَّحْمَٰنُ مہربان بہت بخشش کرنیوالا دنیا میں بسبب عطا کرنے زندگی اور روزی اور تمام نعمتوں دنیا
کے الرَّحِيمُ مہربان بندوں پر آخرت میں بسبب مغفرت کی اور داخل کرنے جنت کے اور اب حقتعالی اپنی وحدانیت کی دلیلیں بیان کرتا ہے
اور فرماتا ہے کہ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں کے اور زمین کے وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
اور آمد و رفت رات اور دن کی وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ اور بیچ پیدا کرنے کشتیوں کی کہ جو جاری ہیں بیچ دریا کے بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ
بسبب اسکے کہ نفع پہنچاتی ہیں آدمیوں کو وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ اور بیچ پیدا کرنے اس چیز کے کہ نازل کی ہے آسمانوں سے

پانی ہے کہ وہ باران ہے فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پس زندہ کیا ساتھ اُس پانی کے زمین کو بعد مرنے اسکے یعنی سبز اور تازہ
کیا زمین کو بعد خشک ہونے اسکے طرح طرح کی بوٹیوں اور گھاسوں اور پھلوں سے وَبَثَّ فِيْهَا اور بکھیری بیچ اُس زمین کے اور پھیلائی
مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ہر قسم کے چار پائیوں سے اور دابہ اصل میں ہر جاندار کو کہتے ہیں کہ جو زمین پر چلے اور استعمال اُسکا چار پایوں میں اکثر ہے وَتَصْرِيْفِ
الرِّيٰحِ اور پھیرنے ہواؤں کے کبھی پروا ہوتی ہے اور کبھی پچھوا اور کبھی جنوبی اور کبھی شمالی اور کسائی نے ریاح کو ریح پڑھا ہے
وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بیچ بادل کے حکم کیا گیا ہے درمیان آسمان اور زمین کے بیچ کو نہیں گرسکتا لَاٰيٰتٍ
البتہ نشانیاں ہیں قدرت خدا کی ان سب چیزوں میں کہ دلالت کرتی ہیں اُسکی وجود اور وحدانیت اور قدرت کاملہ پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
واسطے اُس قوم کے کہ جو سمجھتے ہیں اور فکر و تامل سے اُنمیں نظر کرتے ہیں اور سموات کا لفظ جمع آیا ہے اور ارض کا لفظ مفرد ہے اسواسطے کہ آسمان
سات ہیں کہ جمع پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن میں کئی جگہ سات آسمانوں کا ذکر آیا ہے اور زمین کو اگرچہ مثلہن کہا ہے لیکن تصریح سے قرآن میں
سات زمین کا ذکر نہیں آیا ہے اور اب خدا تعالی بیان کرتا ہے حال مشرکوں کا جو کہ بتوں کی تعظیم کرتے تھے اور خدا تعالی کو چھوڑ کر رئیسوں کی تابعداری
کرتے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ اور بعض آدمیوں سے مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا وہ شخص ہیں کہ پکڑتے
ہیں وہ اور اختیار کرتے ہیں سوائے خدا کے شریکوں کو کہ وہ بت ہیں اور رئیس اُنکے ہیں يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ دوست رکھتے ہیں وہ اُنکو اور تعظیم اور
اطاعت اُنکی کرتے ہیں مانند دوستی اور تعظیم خدا کی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ بہت مضبوط
ہیں دوستی کرنے میں خاص واسطے خدا کی یعنی دوستی مومنین کی زیادہ ہے دوستی کافروں کی سے جو کہ وہ بتوں اور رئیسوں سے رکھتے ہیں اسواسطے
کہ مومنین بملاحظہ قدرت پروردگاری خدا کی خدا سے دوستی رکھتے ہیں اُنکی دوستی پختہ اور خالص ہے بخلاف کفار کے کہ جسوقت کسی بت سے مطلب
برآری اُنکی نہیں ہوتی تو اُسکو چھوڑ کر دوسرے بت سے دوستی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اُس سے بہتر ہے وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اور کاش
دیکھیں وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے اُنہوں نے اپنی جانوں پر بتوں کے پوجنے سے اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ جسوقت دیکھینگے وہ عذاب کو یعنی جس
قیامت کے روز تو اُسوقت جانینگے کہ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا تحقیق خاص قوت واسطے خدا کے ہے سب واسطے بتوں کو اور نہ واسطے
اُنکے رئیسوں کے وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ اور تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اور نافع نے یری کو تری پڑھا ہے تا کہ خطاب رسول
کو ہو اور ابن عامر نے یُرَون کو بضم یا پڑھا ہے اور ابو جعفر اور یعقوب نے اُنکو دونوں جگہ ہمزہ کی کسرہ سے پڑھا ہے پس وہ لوگ قیامت کے روز عذاب کو دیکھکر جانینگے
کہ قوت خدا ہی کی واسطے ہے اور خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اور یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا جسوقت بیزاری ڈھونڈینگے
وہ لوگ کہ پیروی اور تابعداری کیے گئے ہیں یعنی متبوع اُنکے اور پیشوا اُنکے کہ بت ہیں وہ بیزاری ڈھونڈینگے مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا اُن
لوگوں سے کہ تابعداری کی ہے اُنہوں نے یعنی پیشوا اور متبوع اُسروز بیزاری ڈھونڈینگے اپنے تابعداروں سے کہ وہ کفار ہیں وَرَاَوُا الْعَذَابَ
اور دیکھینگے وہ تابع اور متبوع دونوں عذاب کو وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ اور کٹ جائینگے ساتھ اُنکے سبب یعنی علاقے اور رابطے خویشی
اور دوستی کے جو کچھ آپس میں رکھتے تھے اور اپنے اپنے حال میں سب گرفتار ہوجائینگے کوئی کسی دوسرے کو کیا پوچھیگا اور ایسے ہی پیروں کو اپنی جان کی
پڑی ہوگی مریدوں کو کیونکر عذاب سے چھڑائینگے اور فرماتا ہے خدا وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا اور کہینگے وہ لوگ کہ تابعداری اور پیروی کی
اُنہوں نے بتوں اور رئیسوں کی لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً کاش تحقیق واسطے ہمارے پھر جانا ہووے طرف دنیا کے کہ اگر ہم پھر دنیا میں جائیں فَنَتَبَرَّاَ
مِنْهُمْ پس بیزاری ڈھونڈیں ہم ان پیشواؤں اور رئیسوں سے كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا جیسے بیزاری ڈھونڈی ہے اُنہوں نے ہم سے اور
الگ ہوگئے ہیں وہ ہم سے اور فنتبرأ منصوب ہے اسواسطے کہ بعد فا کے تمنی کا جواب میں آیا ہے اور وہ لفظ لو کا ہے كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ
بیزاری ڈھونڈیگا ہر ایک اُنمیں سے دوسرے سے اور دیکھینگے وہ عذاب کو ایسے ہی يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ دکھلاویگا اُنکو خدا اعمال اُنکے

حسرات علیہم حسرتا در افسوس ہونگے وہ اعمال اُنپر وما ہم بخارجین من النار اور نہیں ہیں وہ نکلنے والے
ش دوزخ سے بلکہ ہمیشہ اُسمین جلا کرینگے اور یُریہم کے تین مفعول ہیں مفعول اول تو ضمیر ہم کی ہے اور دوسرا مفعول اعمالہم ہے اور
مفعول حسرات ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت اُس شخص کے حق میں ہے کہ مال کو راہ خدا میں بسبب بخل کے خرچ نکرے
جمع کرکے پیچھے اپنے چھوڑ جائے وہ شخص وصال سے خالی نہیں ہے یا تو وارث اُسکا اُس مال کو راہ خدا میں خرچ کریگا اور نیک کام مومنین اور
ناہ اور معصیت میں اگر راہ خدا میں خرچ کیا ہے تو وہ مرنیوالا اُسکو دوسرے کی میزان میں دیکھکر افسوس کریگا کہ ناحق جمع تو کیئے میں مال کو
تھا اور ثواب اُسکا دوسرے آدمی کو پہونچا اور اگر اُس وارث نے اُس مال کو معصیت خدا میں خرچ کیا ہے تو اُسنے قوت دی معصیت میں
کر کیسے کہ جمع کرکے مال کو چھوڑ گیا غرض یہہ ہے کہ از راہ بخل حقوق خدا کو جو کچھہ کہ مال میں تھے اُنکو ادا نہ کیا اور مال کو چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا
مال اُسکا وبال جان ہوگا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ بعضے قبائل عرب نے اپنے اوپر زراعت اور چارپایوں اور
سون کو حرام کیا تھا اسمقدمہ میں خدا تعالی نے حکم عام سب بندون کو مومنین اور کفار کو خطاب کرتا ہے کہ یا ایہا الناس
کلوا مما فی الارض اے آدمیو کہاؤ تم اُن چیزون میں سے کہ بیچ زمین کے ہیں میوا اور غلہ حلالا طیبا حلال اور پاکیزہ اور
ل صفت ہے مصدر محذوف کی اور طیبا صفت بعد صفت ہے اور من تبعیضیہ ہے اور متعلق کلوا کے ہے اور تقدیر اسکی کلوا مما فی الارض
حلالا طیبا ہے یعنی کہاؤ تم بعض اُس چیز میں سے کہ بیچ زمین کے ہے کہانا حلال پاکیزہ اور حاصل اُسکا یہہ ہے کہ جو کچھہ تمپر حلال ہے
اپنے اوپر حرام مت کرو ولا تتبعوا خطوات الشیطان اور نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان کی
کے پیچھے چلو اور جو کچھہ وہ اغوا کرے وہ کرو انہ لکم عدو مبین تحقیق کہ وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر
ہے کہ تمکو فریب دیکر دوزخ میں ڈالے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد خطوات الشیطان سے یہہ ہے کہ طلاق دینے
م کہانی اور گناہ کرنے کی نذر کرے اور بغیر خدا کے دوسرے کی قسم کہائے انما یامرکم بالسوء والفحشاء
کے نہیں کہ حکم کرتا ہے شیطان تم کو ساتھہ بدی اور فحش کے یعنی وہ تمہارے دلوں میں وسوسہ نہیں ڈالتا مگر بدی کا اور برائی
ہوئی اور ظاہر گناہ کا وان تقولوا علی اللہ اور یہہ کہ کہو تم اوپر خدا کے ما لا تعلمون اُس چیز کو نہیں جانتے
یعنی اُس امر کا وسوسہ ڈالتا ہے کہ خدا کے حق میں تم وہ بات کہو کہ جسکا علم نہیں رکہتے ہو جیسے کہ شریک کرنا خدا کا اور حلال کرنا حرام
حرام کرنا حلال کا اور اس آیت میں اشارہ ہے طرف اس امر کے بھی کہ اپنی طرف سے مسئلہ کو بیان مت کرو چنانچہ حضرت امام محمد باقر
سلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا ہے حق خدا کا بندون پر فرمایا کہ جو کچھہ جانتے ہو وہ کہو اور جو نہیں جانتا اُسمیں توقف کرو اور کہو کہ
ہیں جانتے اور اپنی طرف سے کچھہ بنا کر مت کہو اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہودیون کو فرمایا کہ تم مسلمان
و تو اُنہون نے جواب میں کہا کہ ہم اپنے باپ دادا کے تابع ہیں اور ہم اُنہیں کی پیروی کرتے ہیں کہ وہ ہمسے زیادہ دانا
حلال اور حرام کے مقدمہ میں اُس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ واذا قیل لہم اتبعوا اور
وقت کہا جاتا واسطے اُنکے کہ پیروی کرو تم ما انزل اللہ اُس چیز کی کہ نازل کی ہے خدا نے کہ وہ قرآن ہے کہ جسکو خدا تعالی نے
واسطے ہدایت کے نازل کیا ہے قالوا بل نتبع کہا اُنہون نے کہ بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم ما الفینا علیہ آباءنا اُس چیز کی
پایا ہے ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو کہ جو مذہب اُنکا ہے وہی ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے خدا تعالی اُنکے جواب میں فرماتا ہے
اولو کان اباؤہم لا یعقلون شیئا کیا اگر ہوئیں باپ اُنکے کہ نہ سمجھیں کسی چیز کو دین میں سے اور مذہب
ا اور بیہودگی کا ہوں ولا یہتدون اور نہ ہدایت پائیں وہ بلکہ ضلالت اور کجی پر ہون کیا تب بھی اُن کی پیروی

کرینگے یعنی باپ اُن کے یہودی یا نصرانی یا بت پرست ہون کام دین مین کچھ سمجھے ہون اور نہ کچھ فکر اور تامل کرتے ہون اور اپنی
جہالت سے اُنہون نے کفر کو اختیار کر لیا ہو تو کیا تب بہی وہ باپون اپنے ہی کی پیروی کرینگے ایسا نہین ہو سکتا کہ وہ بے دلیل
ایک امر کو اختیار کرتے ہین بلکہ چاہیے کہ وہ خود تحقیق کرین اور حق کو دریافت کر کے اختیار کرین نہ یہ کہ باپون کی پیروی پر اکتفا
کرین اور اس آیت سے یہ بہی معلوم ہوا کہ مذہب مین پیروی والدین کی اور اپنی قوم کی بیجا ہے بلکہ خود تحقیق کر کے مذہب کو اختیار
کرنا لیکن اس زمانہ مین جسکو دیکہتے ہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ مذہب والا ہندو ہو یا مسلمان یا یہودی یا نصرانی یا سنی یا شیعہ
اپنے باپ کی یا اپنی قوم کی مذہب پر ہوتا ہے اور جو امر کہ اُن کے مذہب کے مضر اُن کی کتابون مین ہے اور دوسرے مذہب
کی اُس سے حقیت پائی جاتی ہے اُسکی وہ تاویل کرتے ہین یا اُس مین سکوت کرتے ہین اور اپنے باپ کے مذہب کو
ترک نہین کرتے گو مذہب اُن کے باپون کا واقع مین باطل معلوم ہوتا ہو اور بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
اکثر آدمی بسبب حب جاہ اور ریاست کی حق سے خارج ہو گئے لیکن انکے تابعین اُسکی اصلاح کے واسطے واہی تباہی دلیلیں
کرتے ہین اور انکی پیروی کو ترک نہین کرتے اور بعض آدمیون کو اس امر نے گمراہ کیا ہے کہ کہتے ہین کہ اس مذہب مین بڑے
علما گزرے ہین کیا وہ سب گمراہ تھے کہ اس مذہب کو اختیار کرتے ۔ لیکن یہ نہین خیال کرتے کہ ہنود اور نصاریٰ مین بہی
بڑے بڑے علما اور فہمیدہ اور عاقل لوگ ہین اُنکو بہی اُنکے باپون کی پیروی نے گمراہ کر رکہا ہے اور وہ اسی مذہب کو
اپنے باپون کے برحق جانتے ہین چاہیے کہ وہ بہی حق پر ہون پس چاہیے کہ مذہب کے مقدمہ مین کسی کی پیروی نہ کرین بلکہ
خود تحقیق کر کے اختیار کرین اور ایسے ہی حال رسوم کا ہے کہ اکثر رسوم خلاف شرع ہین اور اُن مین بیجا صرف کرتے ہین
اپنے باپون کی پیروی سے اور اپنی قوم کے لحاظ سے اور ترک اُن کو نہین کرتے اور یہ رسوم عورتون کی اطاعت سے
اکثر عمل مین لاتے ہین اور خوف خدا کا [illegible] نہین کرتے کہ کل کو قیامت کے روز جو خدا پوچہے گا اور کہے گا کہ تمنے میرے حکم کے برخلاف
یہ کام کیون کئے تو اس کا کیا جواب دینگے اور اب خدا تعالی کفار کے لئے مثل بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اور مثل اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے ہیں خدا پر ایمان نہ لائے كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ مانند مثل اُس شخص کے ہے
کہ آواز دیتا ہے وہ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ساتھ اُس چیز کے کہ نہین سنتی ہے وہ چیز مگر بلانے اور
پکارنے کو یعنی جیسکہ کوئی کسی جانور کو آواز دیوے تو وہ جانور سمجھ اُس آواز اور ندا کے اسمین سے کچھ اور مطلب ہرگز نہین
سمجہتا ہے ایسے ہی حال کفار کا ہے کہ اگر کوئی ڈرانیوالا خدا کی طرف سے اُنکو ڈراوے تو وہ کفار سمجھ ایک آواز کے اُسکے
ڈرانے کو کچھ نہین سمجھتے اور حقیقت سخن کو دریافت نہین کرتے تامل کر کے اور عناد اور تکبر کے سبب سے اُسکے سمجھنے کی طرف
متوجہ نہین ہوتے اور اسی سبب سے صُمٌّ بہرے ہین وہ کلام حق کے سننے سے بُكْمٌ گونگے ہین وہ سخن
حق کے سننے سے عُمْیٌ اندہے ہین وہ راہ راست کیطرف جانے سے فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ پس وہ نہین سمجھتے
ہین اور گویا کچھ عقل نہین رکہتے ہین کہ دریافت کرین اور سمجہین پیغمبر کے ارشاد کو اور اب خدا تعالی مومنین کو خطاب کر کے فرماتا ہے
کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کہاؤ تم پاکیزہ
اُن چیزون سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو یعنی حلال کہانے تمکو دئے ہین اور کہانا انکا تمہارے اوپر ہمنے حلال کیا ہے اُن کہانون کو
تم کہاؤ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اور شکر کرو تم واسطے خدا کے اُس روزی کے عوض مین کہ جو تمکو دی ہے اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ
اگر ہو تم کہ خاص اُسی کو پرستش کرتے ہو تم نہ اُسکے غیر کو اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہے کہ دعا

اسکی قبول ہووے تو لازم کہ وہ کسب حلال سے پاکیزہ کہانا کما کر کہائے اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ترک
کرنا لقمہ حرام کا خدا کے نزدیک افضل ہے دو ہزار رکعت نماز سنتی سے اور پہیر دینا اور دور کرنا دانہ حرام کا اپنے پاس سے
برابر ستر حج کے اور حدیث قدسی مین آیا ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ مجکو تعجب ہے آدمیون اور جنون سے کہ روزی تو انکو مین
دیتا ہون اور شکر میرے غیر کا کرتے ہین اور اللہ تعالی نے حلال کا ذکر کیا تو اب حرام چیزونکا ذکر کرتا ہے کہ اِنَّمَا
حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ سواے اسکے نہین کہ حرام کیا ہے اللہ نے اوپر تمہارے مردار کو سواے ٹڈی اور مچہلی کے کہ جو
پانی سے زندہ باہر نکلکر مرجائے وَالدَّمَ اور حرام کیا ہے خون کو سواے اُس خون کے کہ بعد ذبح کے گوشت مین رہگیا ہو کہ
وہ حلال ہے وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ اور حرام کیا ہے گوشت خوک کو اور خوک کی سب چیزین حرام اور نجس ہین یہانتک کہ دانت اور
بال وغیرہ سب نجس ہین وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ اور حرام کیا ہے اُس چیز کو کہ آواز دیگئی ہو ساتہ اُسکے واسطے غیر خدا کے
یعنی وقت ذبح کے حیوان پر سواے خدا کے کسی غیر کے نام کی آواز دیجائے اور وقت ذبح کے اُسپر کسی غیر کا نام لیا جائے سواے
خدا کے۔ اُسکا کہانا بہی حرام ہے اور اہلال اصل مین چاند دیکہنے کو کہتے ہین لیکن عادت اسطرح سے جاری ہوگئی ہے کہ وقت دیکہنے
چاند کے آوازین بلند ہوتی ہین اسواسطے آواز کرنیکے معنی مین مستعمل ہوگیا ہے فَمَنِ اضْطُرَّ پس وہ شخص کہ مضطر اور ناچار
ہو کہ خواہ تو کوئی شخص اُسپر زبردستی کرے یا ایسی اُسکو بہوک ہو کہ اُس سے خوف مرجانیکا ہو اور کوئی طعام میسر نہووے کہ
اُس سے سد رمق کرے غَيْرَ بَاغٍ جسوقت کہ نہ زیادتی اور ظلم کرنیوالا ہو وہ شخص کہ کسی ایسے ہی دوسرے مضطر اور ناچار سے
چہین لیوے یا امام زمان پر خروج کرے یا رہزنی کرے یا بقصد لذت کہائے ایسا ہووے وَلَا عَادٍ اور نہ تجاوز کرنیوالا ہووے
وہ شخص سد رمق سے بڑہکر کہ سیر ہو کر کہائے بلکہ تہوڑا سا اسقدر کہائے کہ جس سے جان بچ جائے اور مرے نہین اور غیر باغ
حال واقع ہوا ہے اور لا ولاعاد پر واسطے تاکید نفی کے زیادہ کر دیا ہے پس ایسا ناچار آدمی اگر ایسی حالت مین ان حرام
چیزون مین سے بقدر سد رمق کے کہائے تو اُسپر کچہ گناہ نہین ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ
ہے اوپر اُسکے کہ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے اپنے بندونکو رَحِيمٌ مہربان ہے اپنے بندونپر سد رمق
کے کہانیکی رخصت دینے پر واسطے حفاظت جان کے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ باغی تو وہ شخص ہے کہ امام معصوم
پر خروج کرے اور عادی وہ ہے کہ رہزنی کرے اور بعضی حدیث مین آیا ہے کہ باغی تو ظالم ہے اور عادی غاصب ہے اور بعضی
حدیث مین چور کے واسطے بہی عادی کا لفظ آیا ہے پس ان لوگونپر بقدر سد رمق بہی حرام کہانے مین سے کہانا جائز نہین ہے
اور پہلے اس سے گذر گیا ہے کہ علماء یہود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفات کو توریت مین سے اپنے
روزینون کے موقوف ہونیکے خوف سے بدل دیتے تہے پہر خدا تعالی اسی مقدمہ مین فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ
تحقیق وہ لوگ کہ پوشیدہ کرتے ہین مَا أَنْزَلَ اللَّهُ اُس چیز کو کہ نازل کی ہے خدا نے مِنَ الْكِتَابِ کتاب سے یعنی صفات پیغمبر
جو کہ کتاب توریت مین لکہی ہین اُنکو پوشیدہ کرتے ہین اور من الکتاب بیان ہے ما کا وَيَشْتَرُونَ بِهِ اور خرید کرتے ہین وہ ساتہ
اُس بدل کرنیکے یعنی اسکے عوض مین ثَمَنًا قَلِيلًا مول تہوڑا سا أُولَئِكَ یہ لوگ کہ جو صفات پیغمبر آخر الزمان کے پوشیدہ
کرتے ہین مول تہوڑا سا خرید لیتے ہین اور اُس مول کو کہاتے ہین وہ لوگ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نہین کہاتے ہین بیچ
پیٹون اپنے کے إِلَّا النَّارَ مگر آگ کو وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور نہ کلام کریگا انسے خدا دن قیامت کے وہ کلام کہ
جس سے انکو نفع ہووے وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور نہ پاکیزہ کریگا انکو انکے اعمال کی ناپاکی سے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے انکے عذاب دردناک

کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ یہ لوگ وہ ہین کہ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ کہ خرید کیا ہے اُنہون نے گمراہی کو بِالْهُدَىٰ
بدلے ہدایت کے وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ اور عذاب کو بدلے مغفرت کے فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ پس کیا چیز صابر کیا اُنکو
اوپر آگ کے یعنی کس چیز نے اُنکو دلیر کیا اعمال بد کرنے پر کہ جو باعث ہین عذاب آتش دوزخ کے ذَٰلِكَ یہ عذاب بِأَنَّ اللَّهَ
نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ بسبب اسکے ہے کہ نازل کیا ہے خدا نے کتاب کو ساتھ حق کے اور راستی اور درستی کے اور اُن
لوگون نے اُسکو ترک کیا اور جھٹلایا وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ اور تحقیق وہ لوگ اختلاف کیا ہے اُنہون نے بیچ کتاب کے
کسی نے تو کہا ہے کہ وہ سحر ہے اور کسی نے کہا وہ شعر ہے اور کسی نے کہا کہ وہ پہلون کے قصے ہین یہ لوگ اختلاف کرنیوالے لَفِي
شِقَاقٍ بَعِيدٍ البتہ بیچ مخالفت بعید کے حق سے ہین اور بیچ عناد کے ہین کہ حق خلاف کہتے ہین اور منقول ہے کہ یہودی نماز کو ربع
مغرب کی طرف پڑھتے تھے اور نصاری مشرق کیطرف پڑھتے تھے اور ہر بار کار اپنے مذہب قبلہ کی توجہ پر کہتے تھے اور ہر ایک
اپنے قبلہ کو بہتر جانتا تھا اور کہتے تھے کہ عبادت منحصر اسی توجہ قبلہ پر ہے اللہ تعالی اُن کے جواب مین فرماتا ہے
لَيْسَ الْبِرَّ نہین ہے نیکی اور پسندیدہ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ یہ کہ پھیرو تم مونہون اپنے کو
قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ طرف مشرق اور مغرب کے کہ فقط مشرق اور مغرب کے
طرف اپنے مونہون کو کرکے حق پر ہو جاؤ اور حفص اور حمزہ نے بر کی را کو منصوب پڑھا ہے لیس کی خبر مقدم کرکے
اور اسم اُس کا ان تولوا ہے بتاویل مصدر یعنی لیس البر تولیتکم اور باقی کے قاریون نے بر کو مرفوع پڑھا ہے
لیس کا اسم مقرر کرکے اور ان تولوا کو بتاویل مصدر کے خبر اُس کی پڑھا ہے اور یہان اسم اور خبر دونون معرفہ ہین
اور جس وقت دونون معرفہ ہون تو اختیار ہے کہ جس کو چاہو اسم ٹھہراؤ اور جس کو چاہو خبر کہو اور نافع اور ابن عامر نے
لاکن کے نون کو مخفف پڑھا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ اور لیکن نیکی یہ ہے کہ مَنْ آمَنَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ جو کوئی شخص
ایمان لائے ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اور فرشتون کے اور کتاب کے اور پیغمبرون کے یعنی
سب کتابون اور سب پیغمبرون پر ایمان لائے نہ مثل یہود اور نصاری کے کہ بعضی کتابون پر اور بعضے پیغمبرون
پر ایمان لائے اور بعض پر ایمان نہ لائے وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ اور نیکی یہ کہ دیوے مال کو
اوپر دوستی اُس مال کے یعنی مال کو بہت دوست رکھتا ہوا اور پھر راہ خدا مین اُس کو دیوے اور یا یہ کہ دیوے
مال کو اوپر دوستی اُس خدا کے ذَوِي الْقُرْبَىٰ قرابت والون کو وَالْيَتَامَىٰ اور یتیمون کو
وَالْمَسَاكِينَ اور مسکینون کو وَابْنَ السَّبِيلِ اور مسافر کو وَالسَّائِلِينَ اور سوال کرنیوالون کو
وَفِي الرِّقَابِ ط اور بیچ چھڑانے گردنون کے یعنی غلامون اور لونڈیون کے دیوے کہ گردنین اُن کی
جو پھنس رہی ہین آقاؤن کے ملک مین وہ مال اُنکو دیکر آزاد ہو جائین اور اپنی گردنون کو اپنے آقاؤن سے
چھڑالیوین وَأَقَامَ الصَّلَاةَ اور نیکی یہ ہے کہ قایم رکھے نماز کو کہ ہمیشہ اُسکو پڑھتا رہے وَآتَى الزَّكَاةَ
اور دیوے زکوة کو اگر قدرت اُسکی رکھتا ہو وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا
اور وفا کرنے والا ساتھ عہد اپنے کے جسوقت کہ عہد کیا ہو اُنہون نے وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ
وَالضَّرَّاءِ اور صبر کرنے والے بیچ فقر اور فاقہ اور بیچ اور سختی کے وَحِينَ الْبَأْسِ ط اور وقت لڑائی

اُولٰئِكَ یہ گروہ راہ خدا مین دینے والے اور نماز کو قایم رکہنے والے اور زکوٰۃ کو ادا کرنے والے اور عہد کو وفا
کرنے والے اور صبر کرنے والے فاقہ اور سختی مین الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وہ لوگ ہین کہ سچے ہین وہ دین مین
وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور یہی لوگ وہ ہین کہ جو پرہیزگار ہین اور ڈرنے والے ہین اپنے خدا سے
ظاہر اور باطن مین اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عمل کرے اس آیت پر تحقیق کہ
کامل کیا اُس نے ایمان اپنا اور علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا ابوحمزہ ثمالی سے کہ اے ابوحمزہ چاہتا ہے تو کہ خوشحال
تمام تجکو موت دیوین اور سب گناہ تیرے بخشین تو چاہیے کہ نیکی کرے تو کہ راہ خدا مین دیوے تو پوشیدہ اور اپنے
یگانون سے سلوک نیک کرے تو کہ یہ صفت عمر کو زیادہ کرتی ہے اور فقیری کو دور کرتی ہے اور ستر طرح کی موت
بد کو دفع کرتی ہے پس صدقہ دینا اور یگانون سے سلوک کرنا موجب ثواب دنیا اور آخرت کا ہے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یتیم کی پرورش کرے اور اُسکو کہانا دیوے یہانتک کہ وہ مستغنی ہو جاے
اللہ تعالی بہشت کو اُسپر واجب کرتا ہے اور دعا کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خداوندا مجکو
مسکینون کا ہمنشین کر کہ حضرت کی کسی بی بی نے کہا کہ یہ دعا کس واسطے کرتے ہو فرمایا کہ وہ تونگرون سے
چالیس برس پہلے بہشت مین جاوینگے اور بعد اُس کے فرمایا کہ مساکین سے دوستی کرو اور اُنکو
راہ خدا مین دو اگرچہ آدہا خرما ہو اور اُن کو حقیر کو نہین اور اُنکو نا اُمید مت کرو تا کہ خدا تعالے تمپر رحمت زیادہ
کرے اور منقول ہے کہ جو کوئی مسافر پر نوازش کرے حقتعالی اُس کے مقصود دنیا اور آخرت کے روا کرے
اور وہ شخص قبر مین اور صراط پر اور میزان پر غریب نہ ہووے بلکہ ایک جماعت اُس کے ہمراہ ہووے کہ
اُسکو ہولون سے بیخوف کرین اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی لونڈی اور غلام کو
اپنے مال مین سے کچھ دیوے کہ وہ اپنے تئین غلامی کے قید سے آزاد کروائین وہ شخص سایہ رحمت اور حمایت خدا
مین ہوگا اُس دن کہ جسدن کوئی سایہ نہوگا بجز رحمت خدا اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ایمان نہ رکہے جو کوئی کہ
امانت کو ادا نکرے اور دین نہ رکہے جو کوئی کہ عہد کو وفا نکرے اور بہی حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے روز
صاحبان بلا اور بیماری کو اسقدر ثواب دیوینگے کہ تندرست آرزو کرینگے کہ کاشکے ہمکو دنیا مین طرح طرح
کی بیماریون اور بلاؤن مین مبتلا کرتے کہ ہمکو یہ ثواب ملتا اور ہمارے علما نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ عمل کرنے والا اس
آیت پر بجز امیر المومنین علیہ السلام کے دوسرا کوئی شخص نہین ہوا کہ تمام صفتون کاملہ کا اپنے مین جمع کرنے والا
ہوا اور اب خدا تعالی احکام شرع کے شروع کرتا ہے اور فرماتا ہے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو كُتِبَ لکہا گیا ہے یعنی واجب کیا گیا ہے عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ
فِي الْقَتْلٰى اوپر تمہارے قصاص لینا بیچ مقتولون کے اور لحاظ رکہنا برابری کا کہ آزاد کے بدلے
آزاد سے قصاص لینا چاہئے اور غلام کے بدلے غلام سے اور عورت کے بدلے عورت سے اور منقول
ہے کہ پہلے اسلام سے جسوقت دو گروہ مین لڑائی ہوتی تہی تو زبردست گروہ کے آدمی کمزور گروہ کے
آدمیون مین سے عوض غلام کے آزاد کو قتل کرتے تہے اور بدلے عورت کے مرد کو قتل کرتے تہے
اور ایک مرد کے عوض مین دو مردون کو قتل کرتے تہے اور بعد ہجرت کے رسولخدا کی خدمت مین یہ حال

کیا گیا تو حکم برابری کا نازل ہوا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قتل کیا جاوے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ ایک آزاد بدلے ایک آزاد کے وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ
اور ایک غلام بدلے ایک غلام کے وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی اور عورت بدلے عورت اور غلام کے بدلے آزاد کو نہ قتل کرینگے
بلکہ بہت سختی سے اُس آزاد کو مار پیٹ کرینگے اور عورت کے بدلے مرد کو قتل نکرینگے مگر جس وقت کہ وہ ولی عورت کا نصف دیت وارثان
قاتل کو ادا کرے اور بعد اسکے خدا تعالیٰ دیت کا مقدمہ بیان فرماتا ہے کہ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ پس اگر معاف کیا جاوے واسطے اُس قاتل کے مِنْ
اَخِیْهِ برادر دینی اسکی کی طرف سے کہ وہ مقتول ہے شَیْءٌ کچھ یعنی کوئی چیز قاتل کو مقتول کی طرف سے معاف کیجاوے اس طرح سے کہ وارث مقتول
کے قصاص لینے کو قاتل سے معاف کر دیویں اور اس سے خونبہا لینے پر راضی ہو جاویں فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ پس پیروی کرنی چاہئے
ساتھ نیکی کے اور اتباع خبر ہے مبتدا کے محذوف کی اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ حکمہ اتباع بالمعروف یعنی پس حکم اسکا پیروی کرنی ہے ساتھ نیکی
کے وارثان مقتول کو کہ قاتل سے زیادہ طلب کریں اور اُسپر سختی نکریں اور اگر تنگدست ہو تو اسکو مہلت دیویں وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ
بِاِحْسَانٍ اور ادا کرنا طرف اسکی ہے ساتھ نیکی کے یعنی ادا کرنا خون بہا کا قاتل کو بھی طرف وارثان مقتول کی نیکی کے ساتھ چاہئے اور
قاتل خونبہا کو خوشحالی سے پہنچا دے طرف وارثان مقتول کی کہ اسمیں کچھ کمی نکرے اور باوجود قدرت کے اسکے ادا کرنے میں دیر نکرے ذٰلِكَ
یہ حکم قصاص کو معاف کرکے اسکے عوض میں خونبہا لینا تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ تخفیف ہے پروردگار تمہارے کی طرف سے اور مہربانی اور
بخشش ہے بندوں پر کہ اسمیں فائدہ وارثان مقتول کو ہے اور قاتل کی جان بچتی ہے اسواسطے کہ اگر فقط قتل ہی ہوتا تو قاتل کی جان جاتی
تھی اور اگر عفو ہوتا بدون خونبہا کے تو وارثان مقتول کا دل فقط معاف ہی کرنے سے خوش نہوتا اور توریت میں قصاص لینا لازم
لکھا تھا اور معاف کرنا اور خون بہا لینا حرام تھا اور انجیل میں فقط معاف کر دینا لکھا تھا اور قصاص اور خونبہا حرام تھے خدا تعالیٰ نے
اُس امت مرحومہ پر رحم کرکے تینوں امروں میں اختیار دیا چاہو قصاص لو اور چاہو خونبہا لو اور چاہو معاف کرو و کچھ نلو فَمَنِ اعْتَدٰی
پس جو شخص کہ حد سے گزر جاوے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اسکے کہ معاف کیا جاوے اور خونبہا لیلیا ہے اور وہ گزرجانا حد سے یہ ہے کہ بعد لینے خون بہا کے اور معاف
کرنے کے پھر قاتل سے قصاص لیوے اور یا یہ کہ قاتل بعد ادا کرنے خونبہا کے کسی اور کو مار ڈالے فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ پس واسطے اسکے عذاب
ہے دردناک آخرت میں کہ وہ جلنا ہے دوزخ میں اور کہتے ہیں کہ قصاص لینا حشر کے مواخذہ سے بری نہیں کرتا ہے جبتک کہ توبہ نکرے اور فرماتا
خدا وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ واسطے تمہارے بیچ قصاص کے زندگی ہے اے صاحبو عقلوں
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم ڈرو اور پرہیز کرو تم ناحق کرنے خون سے اسواسطے کہ قصاص کے خوف سے کوئی کسی کو قتل نکریگا اور دونو
زندہ رہینگے قتل کا ارادہ کرنیوالا بھی اور جسکو قتل کرنا چاہتا تھا وہ بھی اور اسکے بعد خدا تعالیٰ وصیت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کُتِبَ
عَلَیْكُمْ لکھی گئی ہے اوپر تمہارے یعنی فرض کیگئی ہے اوپر تمہارے اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ جسوقت کہ حاضر ہووے کسی کو تمہارے یعنی جسوقت کہ حاضر
ہو تم میں کسیکو الْمَوْتُ موت یعنی آثار موت کے ظاہر ہوں کہ کوئی بیماری مہلک لاحق ہو یا زمانہ پیری کا آگیا ہو اُسوقت میں اِنْ
تَرَكَ خَیْرًا اگر چھوڑے خیر کوئی مال کو بعد اپنے تو فرض کیگئی ہے الْوَصِیَّةُ وصیت یعنی اگر کسی کو تم میں سے آثار موت کے ظاہر ہوں
اور بعد اپنے مال کو چھوڑے تو اس صورت میں فرض کیگئی ہے اُسپر وصیت کرنی لِلْوَالِدَیْنِ واسطے باپ اور ماں کے وَالْاَقْرَبِیْنَ اور
واسطے قریبوں کے کہ انکو اپنے مال میں سے حق دینے کو واسطے کہہ جاوے کہ تمہارے مرنے کے بعد انکو دیویں اور چاہئے کہ وصیت کریں بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ
نیکی کے کہ وہ وصیت تہائی مال سے زیادہ نہو اسواسطے کہ تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنے میں دوسرے وارثوں پر ظلم ہوتا ہے اور الوصیہ مفعول
مالم یسم فاعلہ کتب کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مبتدا ہے اور خبر اسکی للوالدین اور بالمعروف متعلق وصیت کے ہے کہ وہ مصدر ہے اور وصیت کرنا
حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ثابت اور واجب ہوا پرہیزگاروں پر کہ خدا سے ڈرتے ہیں ظاہر اور پوشیدگی میں اور حقا مصدر ہے مؤکد اور مفعول مطلق

مطلق فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اسکی حق ذالک حقاً علی المتقین ہے اور پہلے اسکے ایام کفر مین یہ رسم تھی کہ لوگ غیرونکو اپنا مال دیتے تھے اور والدین اور قریبون کو محروم رکھتے تھے سو واسطے خدا تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور والدین اور یگانون کیواسطے وصیت کرنی واجب کی لیکن میراث کی آیت کہ بعد اسکے نازل ہوئی ہے یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور وصیت کرنا واجب نرہا اور وصیت کرنا سنت ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَمَنْ بَدَّلَهٗ پس جو کوئی کہ بدل دیوے اُس امر وصیت کو یا وصیت کرنیوالے کی ہے کو بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ بعد اسکے کہ سُن لیا ہے اُسکو بخوبی اور ثابت ہو لیا ہے نزدیک اسکے فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ پس سوا اسکے نہین کہ گناہ اُسکا اوپر اُن لوگونکے ہے کہ جو بدلتے ہین وہ اُسکو اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ تحقیق کہ خدا سننے والا ہے وصیت کرنیوالونکے قول کا عَلِيْمٌ جاننے ہے نیت کو وصیت کرنیوالونکی اور بدلنے کو بدلنے والونکی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا پس جو شخص کہ ڈرے وصیت کرنیوالے سے میل حق سے طرف باطل کی یعنی جو کوئی کہ ڈرے وصیت کرنیوالے سے وصیت مین خواہ وارث خواہ وصی حق سے طرف باطل کی رغبت کرنیکو اَوْ اِثْمًا یا گناہ کرنیکو عمداً کہ جنسے گزر جاتا ہے اور تہائی مال سے زیادہ کی دینے کی وصیت کرے یا ایک وارث کو کل مال کی دینے کی وصیت کرے اور دوسرے وارث کو بالکل محروم رکھے یا اور کسیطرح خلاف شرع کی وصیت کرے فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ پس صلح کروا دے درمیان اُنکے یعنی صلح کروا دے وہ وصی یا اور کوئی وارثونکی یا اُن لوگونمین کہ جنکے واسطے وصیت کی ہے کہ جو کچھ بیجا تھا اُسکو موقوف کردے تو فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین ہے کوئی گناہ اوپر اسکے کہ اسنے باطل کو حق سے بدلکر حق کو قایم رکھا ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے اُس شخص کو کہ جسنے باطل کو موقوف کرکے حق کو قایم رکھا ہے رَّحِيْمٌ مہربان ہے اُس شخص پر کہ جو وصیت کی مضمون سے تکرار ہے اور اب خدا تعالیٰ روزہ کی فرض ہونیکو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو کہ ایمان لائے كُتِبَ عَلَيْكُمُ لکھی گئی ہین اوپر تمہارے یعنی فرض اور واجب کئے گئے ہین الصِّيَامُ روزے رکھنے كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ جیسے کہ فرض کئے گئے تھے اوپر اُن لوگونکے کہ مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے تھے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم ڈرو تم اور پرہیز کرو تم گناہ سے اسواسطے کہ روزہ توڑ ڈالتا ہے قوت شہوت کو اور فرمایا خدا نے کہ فرض کیا گیا ہے تمپر روزہ جیسے کہ فرض کیا گیا ہے پہلے لوگونپر یہ تسلی ہے مسلمانونکے حق مین کہ تمہی پر روزہ فرض نہین ہوا ہے بلکہ پہلے لوگونپر بھی فرض تھا اور فرمایا کہ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ روزے رکھو تم دنون شمار کئے گئے ہین اور مقرر کئے گئے ہین کہ وہ دن ماہ رمضان کے ہین اور ایاما منصوب علی الظرفیۃ ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ کتب علیکم ان تصوموا ایاما معدودات فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا پس جو شخص کہ ہو وے تم مین سے بیمار ماہ رمضان مین کہ طاقت روزہ رکھنے کی نرکھتا ہو اَوْ عَلٰى سَفَرٍ یا اوپر سفر کے ہو یعنی یا یہ کہ رمضان مین کسی سفر مین ہو کہ وہ سفر مباح ہو تو فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ پس شمار دنون اور سے یعنی بعد ماہ رمضان کی عوض اُسکے روزے رکھو اور فعدۃ کی تقدیر فعلیہ عدۃ ہے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ اور اوپر اُن لوگونکے کہ طاقت رکھتے ہین وہ اُس روزہ کی لیکن ضعف پیری کے یا قریب ہونے ایام وضع حمل کے یا دودہ پلانے بچہ کی یا عارضہ تشنگی کی روزہ نہین رکھتے ہین اور اگر رکھین تو بہت مشقت سے رکھین اسواسطے اُنپر فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فدیہ دینا ہے کہ وہ کھانا ایک مسکین کا ہے اور وہ ایک طعام ہے کہ تخمیناً بوزن شاہجہان آباد تین پاؤ اور ایک چھٹانک ہے بدلے ایک روزہ کی اور ابوجعفر اور نافع اور ابن عامر نے فدیہ کو مضاف پڑھا ہے طرف طعام کی اور مسکین کو مساکین پڑھا ہے اور فرمایا ہے کہ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا پس جو شخص کہ زیادہ کرے خیر کو یعنی ایک سے زیادہ مسکین کو دیوے فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ پس وہ بہتر ہے واسطے اُسکے کہ ثواب اسکا زیادہ ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا اور یہ کہ روزہ رکھو تم یعنی روزہ رکھنا تمہارا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے فدیہ دینے سے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم روزہ کی فضیلت کو پس جو لوگ کہ بمشقت روزہ رکھ سکتے ہین بسبب عارض مذکور کے اُنکو خدا تعالیٰ نے اختیار دیا ہے فدیہ دینے مین اور

اور روزہ رکھنے مین لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے اور بعضے لوگ کہتے ہین کہ ماہ رمضان کے روزونکی فرض ہونیسے پہلے کچھہ روزے فرض تھے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ ہر مہینہ کی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کی روزے تھے یہان روزون کا ذکر ہے اور جب ماہ رمضان کے
روزے فرض ہوئے تو یہ منسوخ ہوگئے لیکن صحیح یہہ ہے کہ مراد ان روزون سے ماہ رمضان کے روزے ہین اور یہ روزے تیرہوین اور چودہوین
اور پندرہوین کی منسوخ نہین ہوئے ہین ماہ رمضان کے روزون سے بلکہ رکھنا ان روزونکا سنت ہے اور تطوع کو حمزہ اور کسائی نے یا سے اور تشدید طا
اور واو سے پڑہا ہے باب تفعل سے اور فرماتا ہے خدا **شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي** مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے کہ **أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ**
کہ نازل کیا گیا ہے بیچ اسکے قرآن **هُدًى لِلنَّاسِ** ہدایت واسطے آدمیون کے **وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى** اور روشن دلیلین
ہین ہدایت مین سے **وَالْفُرْقَانِ** اور فرقان سے یعنی حلال و حرام سے اور جدا کرنیوالے حق سے باطل سے اور شہر ماخوذ شہرت سے ہے کہ چاند کے دیکھنے
سے جو مہینہ مشہور ہوتا ہے اسواسطے اسکا نام شہر ہوا اور رمضان غیر منصرف ہے اور مشتق ہے رمضان رمض سے اور رمض بہت گرم کو کہتے ہین جسپر گرمی آفتاب
کی شدت سے پڑے اور اس مہینہ کا نام رمضان اسواسطے رکھا گیا ہے کہ جس فصل مین اسکا نام رکھا گیا تہا ان دنون گرمی سخت تھی اور رمضان
خدا کا نام بھی ہے اور اسیواسطے حدیث مین آیا ہے کہ اس مہینہ کو رمضان آیا اور رمضان گیا مت کہو بلکہ ماہ رمضان آیا اور ماہ رمضان گیا
کہو اور ہدی حال واقع ہوا ہے اور ایسے ہی بینات ہے اور فرق قرآن اور فرقان مین یہہ ہے کہ قرآن تو اس مجموع سب کتاب کو کہتے ہین اور
فرقان وہ ہے کہ جسمین آیات محکمات واجب العمل ہین اور فرماتا ہے خدا **فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ** پس جو کوئی کہ حاضر ہو تم مین سے
ماہ رمضان مین یعنی ایک جگہہ مقیم ہو خواہ اپنے وطن مین خواہ غیر وطن مین کہ دس روز کی یا زیادہ کی دس روز سے نیت سکونت کی ہو تو
فَلْيَصُمْهُ پس چاہئے کہ روزہ رکھے وہ اس مہینہ مین اور شہر منصوب علی الظرفیہ ہے نہ علی المفعولیہ اور تقدیر اسکی فمن شهد منکم المصر فی الشهر
ہے اور لفظ شہر کا مفعول بہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ حاضر مہینہ مین مسافر بھی ہوسکتا ہے پس چاہئے کہ اسپر بھی روزہ لازم ہوجائے **وَمَنْ
كَانَ مَرِيضًا** اور جو شخص کہ ہووے بیمار کہ روزہ رکھنے کی طاقت نرکھتا ہو **أَوْ عَلَى سَفَرٍ** یا اوپر سفر کے ہو کہ سفر مباح ہو تو
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ پس شمار دنون دوسرے سے کہ بعد ماہ رمضان کے دوسرے ماہ رمضان تک جبتک چاہو روزہ رکھو اگر بیماری
اور سفر سے فراغت حاصل ہو اور علی سفر ظرف کا عطف مریضا پر ہے کہ وہ اسم ہے اسواسطے کہ وہ علی سفر مسافر کے معنی مین ہے اور بیماری سفر مین
خدا تعالی نے تمپر روزہ رکھنا واجب نکیا اسواسطے کہ **يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ** ارادہ کرتا ہے خدا ساتھ تمہاری آسانی کو کہ جسوقت تمکو تندرستی
حاصل ہو اور ایک جگہہ ٹھہرو اسوقت روزہ رکھو **وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ** اور نہین ارادہ کرتا ہے ساتھ تمہاری تنگی کو یعنی تنگی اور دشوار
کو تمپر نہین چاہتا ہے کہ تم حالت بیماری اور سفر مین بھی روزہ رکھو **وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ** اور چاہئے کہ پورا اور تمام کرو تم شمار ایام
بیماری اور سفر کو **وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ** اور چاہئے کہ بزرگی سے یاد کرو تم خدا کو **عَلَى مَا هَدَاكُمْ** اوپر اس امر کے کہ
راہ حق دکہائی ہے تمکو **وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ** اور تاکہ تم شکر کرو اسکی نعمتون کا کہ تمپر آسانی کی اور روزہ کا ثواب واسطے تمہارے
مقرر کیا اور اگر آدمی کو ایسی بیماری لاحق ہو کہ اسکو روزہ رکہنے سے کچھہ تکلیف یا زیادتی بیماری کی نہووے تو وہ شخص بیماری مین بھی روزہ
رکھیگا اور اگر سفر اسکا مباح نہین ہے تو اس سفر مین بھی روزہ رکھے گا کہ واجب ہے اور کہتے ہین کہ ولتکبروا اللہ سے مراد تکبیرین
کہتے ہین بعد چار نمازون کے بعد نماز مغرب شب اول عید اور بعد نماز عشا شب اول عید اور بعد نماز صبح روز عید
اور بعد نماز عید کے اور وہ تکبیر یہہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد والحمد للہ علی ما
ہدانا وله الشكر على ما اولنا۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا خواہ واجب ہو خواہ سنت سپر آتش جہنم
ہے اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ شیاطین کو ماہ رمضان مین قید کرتے ہین اور دروازے بہشت کے کہولدیتے ہین

اور روزہ دار کی سونیکو عبادت لکہتے ہین اور اسکی سانس اور خاموشی کو تسبیح لکہتے ہین اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جابر سے کہ اے جابر یہ مہینہ رمضان کا ہے جو کوئی اس مہینے مین دن کو روزہ رکہے اور شب کو کچھہ ذکر خدا کرے
اور نگاہ رکہے اپنے پیٹ اور ستر کو اور باز رکہے اپنی زبان کو بیہودہ باتون سے وہ شخص نکل جائے گا اپنے گناہون سے جیسکہ نکل
جاتا ہے مہینہ پس جابر نے عرض کی کہ یا رسول خدا کیا اچہی ہے یہ حدیث حضرت نے فرمایا کہ کیا سخت ہین شرطین اور فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرماتا ہے خدا بزرگ کہ ہر روز ماہ رمضان مین وقت افطار کے ہزار ہزار آزاد ہوتے ہین
آتش جہنم سے اور جمعہ کے روز اور شب ہوتے تو اسمین ہزار ہزار ہر ساعت مین آزاد ہوتے ہین آتش جہنم سے جو کہ مستحق دوزخ
کے ہوتے ہین اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی روزہ دار کا روزہ ماہ رمضان مین کہلوائے خدا تعالی تمام گناہون کو اُس کے
بخشدیگا اور گردن اُسکی آتش دوزخ سے آزاد کریگا اور جسقدر ثواب کہ روزہ دار کو ہوگا اُسیقدر اُس کو ملے گا اور اگر
کہانا کہلانے پر قادر نہو تو پانی ہی سے روزہ کو افطار کرا دے کہ خدا تعالی آب کوثر سے سیراب کریگا اور ابن عباس نے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر جانو تم کہ جو کچھہ کہ تمہارے واسطے ماہ رمضان مین ہے تو البتہ زیادہ کرو تم
شکر خدا تعالی کا جبکہ شب اوّل ماہ رمضان کی ہوتی ہے تو خدا تعالی تمام گناہ میرے اُمت کے بخشتا ہے اور ہزار ہزار درجے
اُن کے بلند کرتا ہے اور پچاس شہر تیار کرتا ہے اور دوسرے روزہ مین ہر قدم کے عوض مین عبادت ایک برس کی لکہتا ہے
اور ثواب ایک پیغمبر کا اور ایک برس کی روزونکا عطا کرتا ہے اور تیسرے روزہ کے عوض مین بدن کے بالون کی شمار فردوس
مین مروارید سفید کے قبّے بناتا ہے کہ جسمین ہزار گہر نور کے ہوتے ہین اور بیچ ہی اُسکے بارہ ہزار گہر ہوتے ہین اور ہزار
تخت ہوتے ہین اور ہر روز داخل ہوتے ہین اُسمین ہزار فرشتے ہدیہ لیکر اور چوتہے روزہ کے عوض مین عطا کرتا ہے جنت خلد
مین ستر ہزار محل کہ ہر محل مین ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین پچاس ہزار تخت ہین اور ہر تخت پر ایک حور ہے اور ہر حور کی خدمت مین
ایک ہزار لونڈیان ہین کہ ہر ایک لونڈی اُنمین سے بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہے اور پانچوین روزہ کے عوض
مین بخشتا ہے خدا جنت ماوا مین ہزار ہزار شہر کہ ہر شہر مین ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین ستر ہزار دسترخوان ہین
اور ہر دسترخوان پر ستر ہزار خوان ہین اور ہر خوان مین ستر ہزار طرح کا کہانا ہے کہ ایک کہانا دوسرے کہانے سے مشابہ
نہین ہے اور چہٹے روزہ کے عوض مین بخشتا ہے خدا جنت دار السلام مین لاکہہ شہر کہ ہر شہر مین لاکہہ محل ہین اور ہر محل مین لاکہہ
گہر ہین اور ہر گہر مین لاکہہ تخت ہین طلائی کہ طول جنکا ہزار ہاتھہ کا ہے اور ہر تخت پر ایک حور ہے کہ جسکی تیس چوٹیان ہین بنی
ہوئی موتیون اور یاقوتون سے اور ساتوین روزہ کے عوض مین عطا کرتا ہے خدا جنت نعیم مین ثواب ساٹہہ ہزار عابدون کا
اور ساٹہہ ہزار زاہدونکا اور آٹہوین روزہ کے عوض مین عطا کرتا ہے خدا جنت نعیم مین ثواب چالیس ہزار شہیدونکا اور چالیس ہزار
صدیقونکا اور نوین روزہ کے عوض مین عطا کرتا ہے وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہے ہزار عالمونکو اور ہزار آدمیون اعتکاف کرنیوالونکو جو کہ
سرحد کفار پر حفاظت کیواسطے بیٹہے ہین اور دسوین روزہ کے عوض مین بر لاتا ہے ستر ہزار حاجتین اور مغفرت چاہتے ہین روزہ دار کیواسطے چاند
اور سورج اور ستارے اور پرندے اور درندے اور ہر پتہر اور ڈہیلا اور ہر تر اور خشک اور مچہلیان دریا کی اور پتّے درختون کے
اور گیارہوین روزہ کے عوض مین لکہتا ہے خدا تعالی ثواب چار حج اور چار عمرہ کا کہ ہر حج ہمراہ پیغمبرون کے کیا ہو اور
ہر عمرہ ہمراہ صدیقون اور شہیدون کے کیا ہو اور بارہوین روزہ کے عوض مین بدلتا ہے خدا بدیون کو نیکیون سے اور نیکیون کو
دوچند اور سہ چند کرتا ہے اور ہر نیکی کے عوض مین ہزار نیکیان لکہتا ہے اور تیرہوین

روزہ کے عوض مین مکہ اور مدینہ کی باشندون کی عبادت کا سا ثواب لکھتا ہی اور عطا کرتا ہی بشمار ہر شہر اور ڈھیلے کے جو درمیان
مکہ اور مدینہ کے ہے شفاعت اُس کی اور چودھوین روزہ کا ثواب یہہ ہی کہ گویا کہ ملاقات کی آدمؑ اور ابراہیمؑ اور نوحؑ اور موسیؑ اور داودؑ
اور سلیمان علیہم السلام سے گویا کہ عبادت کی ہمراہ ہر پیغمبر کے سو برس اور پندرھوین روزہ کے عوض مین بر لاتا ہی خدا حاجتین دنیا
اور آخرت کی اور عطا کرتا ہے وہ چیز کہ جو عطا کرتا تہا ایوب علیہ السلام کو اور مغفرت چاہتے ہین واسطے اسکے حاملان عرش اور بخشتا ہی
خدا قیامت مین واسطے اُسکی چالیس نور کہ دس نور جانب راست ہوتے ہین اور دس نور جانب چپ اور دس نور آگے اور دس نور پیچھے اور
سولھوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ جسوقت قبرون سے نکلینگے روزہ رکھنے والے تو خدا تعالی اُنکو ساتھ ساتھ حلے پہنایگا اور ناقو پر
سوار کریگا اور ایک بادل کو بھیجیگا کہ وہ سایہ کریگا اُس روز کی حرارت سے اور سترھوین روزہ کی عوض مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ
مینے تمکو بخشا اور تمہارے باپ اور دادا کو بھی اور سختیان روز قیامت کی دور کرتا ہی اور اٹھارھوین روزہ کا ثواب یہہ ہی کہ خدا تعالی
حکم کرتا ہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو اور سواے انکے اور فرشتون کو کہ تم بخشش چاہو اُس روزہ دار کیواسطے سال آیندہ تک
اور عطا کرتا ہی واسطے اسکے ثواب شہداے بدر کا اور انیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہی کہ نہین باقی رہتا ہی کوئی فرشتہ مگر یہہ کہ اذن طلب کرتا
واسطے زیارت قبور روزہ داران کی اور ہر فرشتہ کی پاس ایک تحفہ ہوتا ہے اور شراب طہور اور بیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہی کہ خدا
تعالی ستر ہزار فرشتے بہیجتا ہی کہ وہ محافظت کرین شیطان رجیم سے اور روزہ کے عوض مین ثواب سو برس روزون کا عطا
کرتا ہے اور درمیان روزہ دار اور دوزخ کے ایک خندق بنا دیتا ہی اور بخشتا ہے ثواب توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کے
قاریون کا سا اور بشمار پرون جبرئیل کے ثواب عبادت کا عطا کرتا ہے اور بخشتا ہے ثواب عرش اور کرسی کی تسبیح کا اور
زوجہ کرتا ہے بشمار آیت قرآن کی حورون کو اور اکیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہی کہ کشادہ کرتا ہی خدا قبر کو اُسکی ہزار فرسخ اور
دور کرتا ہے تاریکی کو اور وحشت قبر کو اور شہدا کی قبور کی مانند اُسکی قبر کو کر دیتا ہی اور چہرہ کو اُسکے مثل چہرہ یوسفؑ کے
کرتا ہے اور بائیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ ملک الموت کو خدا تعالی وقت مرنیکے اُس روزہ دار پر اس طرح
بہیجتا ہے کہ جیسے انبیا پر بہیجتا تہا اور دفع کرتا ہے اُس سے منکر اور نکیر کی ہول کو اور دور کرتا ہی اُس سے غم دنیا اور آخرت
کو اور تیئیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ پار اُتارتا ہی خدا صراط پر سے ہمراہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحون
کے اور گویا کہ کہلایا اُسنے یتیمون کو میری اُمت کے اور پہنایا میری اُمت کی برہنہ آدمیون کو اور چوبیسوین روزہ کا
ثواب یہہ ہی کہ جس وقت دنیا سے نکلتا ہے تو اپنے مکان کو بہشت مین دیکہتا ہے اور بخشتا ہے اُسکو خدا تعالی ثواب ہزار
مریض اور ہزار غریب کا جو کہ نکلے ہین راہ خدا مین اور عطا کرتا ہے ثواب آزاد کرنے ہزار غلام کا اولاد اسمعیل مین سے
اور پچیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ بناتا ہی خدا عرش کے نیچے ہزار قبے سبز اور ہر ایک قبہ پر خیمہ ہے نور کا اور فرماتا ہے خدا
کہ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین خدا تمہارا ہون اور تم غلام اور لونڈیان میری ہو تم میرے عرش کے سایہ مین
ان قبون مین رہو اور کہاؤ اور پیو کہ کچھ خوف تمپر نہین ہے اور نہ تم غمگین ہو گی اے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہی مجکو
اپنی عزت اور جلال کی کہ بہیجون گا مین تمکو طرف اُس جنت کی کہ تعجب کرینگے لوگ پہلے اور پچہلے اور ہر ایک کو ہزار
تاج نور کے پہناؤن گا اور نور کے ناقہ پر سوار کرون گا کہ لگام اُسکی نور سے ہو گی اور ہون گے اُسکے ہزار حلقے طلا کے
کہ ہر حلقہ مین ایک فرشتہ کھڑا ہوگا اور ہاتھ مین اُس کے ایک گرز ہوگا نور کا یہانتک کہ داخل ہون بہشت مین بدون
حساب کے اور چھبیسوین روزہ مین نظر رحمت کرتا ہے خدا اور بخشتا ہے گناہون کو مگر خون اور غصب اموال کو اور ستر

گناہان کبیرہ بخشتا ہے اور ستائیسوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ بس گویا کہ مدد کی ہر مومن اور مومنہ کی اور پہنایا ستر ہزار برہنہ کو
اور تلاوت کی تمام کتابوں خدا کی اور خدمت کی ہزار مرابط کی کہ جس جگہ سرحد کفار پر گھوڑے باندھتے ہین واسطے
محافظت کے اور اٹھائیسوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ بناتا ہے خدا جنت خلد مین لاکھ شہر نور کے اور جنت الماوا مین
لاکھ محل چاندی کے اور جنت فردوس مین لاکھ شہر سونیکے کہ ہر شہر مین ہزار حجرے ہین اور عطا کرتا ہے لاکھ منبر مشک کے
اور ہر منبر کی شکم مین ہزار گھر ہین زعفران کے اور ہر گھر مین ہزار تخت ہین موتی اور یاقوت کے اور ہر تخت پر ایک
زوجہ ہے کہ وہ حور ہے اور انتیسوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ عطا کرتا ہے خدا ہزار محل اور ہر محل مین ایک قبہ سفید ہے اور
ہر قبہ مین ایک تخت ہے کافور کا کہ نہایت سفید ہے اور اس تخت پر ہزار فرش سندس اور استبرق کی ہین اور ہر فرش
پر ایک حور ہے ستر ہزار حلے پہنے ہوئے اور اسکے ہزار چوٹیان ہین موتیون کی اور یاقوتون کی اور تیسوین روزہ کا
ثواب یہ ہے کہ بعوض ہر روزہ کے کہ گزرے ہین ثواب ہزار شہیدون کا اور ہزار صدیقون کا اور ہزار روزون کا ہے
اور بشمار اس گھاس کے کہ جو آب دریائے رود نیل سے اوگی ہو درجے بلند کرتا ہے اور بیزاری آتش جہنم سے اور گزرنا
صراط سے اور امان عذاب سے عطا کرتا ہے اور جنت کا ایک دروازہ ہے کہ نام اسکا ریان ہے وہ قیامت تک نہین کھولا جاتا
مگر واسطے روزہ دارون کے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ندا کرتا ہے رضوان داروغہ بہشت کا کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و تم طرف ریان کے فرمایا حضرت نے کہ پس داخل ہوگی امت میری اس دروازہ سے جنت مین اور اجابت
دعا کی قبول کرنیکا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ اور جسوقت سوال کرین تجھسے اے محمد صلی اللہ
وآلہ وسلم بندے میرے عَنِّیْ حال میرے سے تو کہہ انکو کہ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ پس تحقیق مین نزدیک ہون کہ علم میرا انکو حاصل
کئے ہوئے ہے اور جو کچھ کہ وہ کہتے ہین مین سنتا ہون اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ قبول کرتا ہون مین دعا دعا
کرنیوالیکو اِذَا دَعَانِ جسوقت دعا کرتا ہے وہ مجھسے اور پکارتا ہے وہ مجھکو فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ پس چاہئے کہ قبول کرین
وہ واسطے میرے حکم میری کو اور جو کچھ کہ مین نے ارادہ کیا ہے انسے طاعت اور بندگی کا وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ اور چاہیے کہ
ایمان لاوین وہ ساتھ میرے یعنی ثابت قدم رہین اور مجھکو قبول کرنیوالا جانین کہ مستحق قبول کرنیکے ہون
لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ تا کہ وہ راہ راست اور بھلائی کو پاوین اور حق کو پہنچین اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا کیواسطے کوئی مکان
معین نہین ہے اسواسطے کہ جسوقت ہر ایک بندہ سے قریب ہوا تو مکان بھی اسکے واسطے معین نہوگا اور منقول ہے کہ ایک عالم یہودی
عمر بن خطاب سے انکی خلافت مین پوچھا کہ خدا کہان ہے عمر نے کہا کہ آسمان پر ہے یا اوپر عرش کے یہودی نے کہا کہ معلوم ہوا کہ زمین
اس سے خالی ہے عمر نے کہا کہ تو زندیقون کا سا کلام کرتا ہے دور ہو میرے پاس سے ورنہ تجھکو مروا ڈالونگا وہ یہودی
باہر نکلا اور اسلام پر ہنستا جاتا تھا راستہ مین امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ تیرا سوال
اور خلیفہ صاحب کا جواب مینے سنا اور جو کچھ کہ جواب تیرے سوال کا ہے وہ مجھ سے سن کہ خدا تعالی بیمکان ہے مبرا اور پاک ہے
اور کوئی جگہ اس سے خالی نہین ہے اور وہ ہمارے ہمراہ ہے نہ اس طور سے کہ وہ ہمسے چپٹا ہوا ہے بلکہ اسکا علم اور قدرت
ہمسے متعلق ہے توریت مین لکھا ہے کہ چار فرشتے حضرت موسی کے پاس بیٹھے تھے ان سے حضرت موسی نے
پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو ایک نے انمین سے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے آتا ہون خدا کے پاس سے دوسرے نے کہا کہ مین
انتہائے مشرق زمین سے آتا ہون خدا کے پاس سے اور تیسرے نے کہا کہ مین انتہائے مغرب سے آتا ہون خدا کے

پاس سے اور چوتھے نے کہا کہ مین نے مین ہفتم سے آتا ہون خدا کے پاس سے حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ پاک ہے خدا کہ کوئی جگہ
اُس سے خالی نہین ہے اور اُس یہودی نے اس قول کی تصدیق کی اور فلیستجیبوا لی سے معلوم ہوا کہ دُعا کا قبول
ہونا موقوف ہے خدا کے احکام کے قبول کرنے پر کہ جو کچھ خدا نے واجب کیا ہے اُسکو ترک نکرے اور جس کام کو منع کیا ہے
اُسکے گرد نجائے اور سب گناہون سے پرہیز کرے اور ولیؤمنوا بی سے معلوم ہوا کہ یہہ بھی اعتقاد کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ
بیشک دعا کا قبول کرنیوالا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے
دعا کی قبول کرنے کا اور ہم ہر چند دعا کرتے ہین لیکن دعا ہماری قبول نہین ہوتی اسکی کیا وجہ ہے فرمایا کہ کیا تو خدا کو ایسا
جانتا ہے کہ وہ وعدہ کے خلاف کرتا ہے کہا کہ نہین فرمایا کہ مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ جو کوئی فرمانبرداری کرے خدا کی
اس امر مین کہ جس کا اُسے حکم دیا ہے اور اُسکو بجا لائے اور پھر دعا کرے جہت دعا سے تو خدا تعالیٰ قبول کرے گا اُس
شخص نے پوچھا کہ جہت دعا کیا ہے فرمایا کہ پہلے خدا تعالیٰ کی حمد اور ثنا بیان کرے اور اُسکی نعمتون کا ذکر کرے اور پھر
اُن نعمتون کا شکر کرے اور پھر درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور پھر ذکر کرے اپنے گناہون کا اور اقرار کرے
انکا اور توبہ کرے اُن سے یہہ جہت دعا کی ہے اور پھر دعا کرے خدا تعالیٰ قبول کریگا اور دوسری روایت مین ہے کہ
حرام کے کھانے سے اور دروغ گوئی سے پرہیز کرے اور یہہ بھی اعتقاد ہو کہ خدا تعالیٰ ضرور قبول کریگا اور مخلوقات
سے مایوس ہو اور اُمید قوی خدا سے رکھے کہ وہی دینے والا ہے اور ایک اور روایت مین یہہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ
کی مشیت مین قبول کرنا دعا کا مصلحت نہین ہے تو امر مطلوب کے عوض مین خدا تعالیٰ کوئی اور بھلائی عطا کرتا ہے
اور اگر اُس کا دینا بھی مصلحت نہین ہوتا تو امر مطلوب کے عوض مین اُسکا درجہ آخرت مین بڑھاتا ہے اور کہتے ہین کہ پہلی
ماہ رمضان مین شب کو بعد سونے کے کھانا حرام تھا اور زوجہ سے صحبت کرنی ماہ رمضان کے دن اور رات دونو
دونون مین حرام تھی اور بعضی روایت مین ہے کہ خوات بن جبیر اور بعضے مین ہے کہ مطعم بن جبیر نے شب کو کھانا
نہ کھایا اور یہہ حضرت کے اصحاب مین سے تھے اور بسبب فاقہ کی جہاد مین اُنکو غشی ہو گئی اور بعضون کو شہوت کے غلبہ سے
تاب نہ تھی اُنھون نے پوشیدہ شب کو اپنی اپنی زوجہ سے صحبت کی اور صبح کو یہہ راز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر ظاہر ہو گیا فاقہ کشون پر حضرت کو رحم آیا اور زوجہ کے پاس جانیوالون نے حضرت کے روبرو شب کی صحبت کا
عذر کیا اور بیضاوی وغیرہ تفاسیر اہل سنت مین لکھا ہے کہ عمر بن خطاب سے شہوت کے سبب سے برداشت
نہو سکی اور شب کو اُنھون نے اپنی زوجہ سے مجامعت کی اور صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس کا عذر کیا
اور بعد اُسکے اور آدمی بھی کھڑے ہوئے اور حضرت سے اُنھون نے شب کی صحبت کا عذر کیا کہ ہم سے ضبط نہو سکا
ہم نے اپنی زوجہ سے صحبت کی تب یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ حلال کی گئی
واسطے تمہارے بیچ رات روزونکے یعنی شب ماہ رمضان مین الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ مجامعت کرنی طرف عورتون تمہاری
کے کہ اگر تم شب ماہ رمضان مین اُنسے مجامعت کرو تو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ وہ واسطے تمہارے مباح ہے اور لیلہ منصوب
علی الظرفیۃ ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وہ عورتین لباس ہین واسطے تمہارے وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور تم لباس ہو واسطے اُن
عورتون کے کہ تم اُن سے لپٹ کر سوتے ہو اور وہ تمسے لپٹ کر سوتی ہین تم آپسمین بمنزلہ لباس کے ہو ہر ایک دوسرے کے واسطے
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ جانا خدا نے یہہ کہ تحقیق تم ہو تم تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ خیانت کرتے ہو تم نفسون اپنے کو اور ظلم

کرتے ہو تم اُنپر بسبب اختیار کرنے عذاب کے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس رجوع کی اوپر تمہارے اور توبہ تمہاری قبول کی خدا
نے اپنی رحمت سے وَعَفَا عَنْكُمْ اور معاف کیا تمسے اُس گناہ کو فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ پس اب مجامعت کرو تم اُن
عورتوں سے شب ماہ رمضان میں وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اور طلب کرو تم جو کچھ کہ لکھا ہے خدانے واسطے تمہارے قسمت
تمہاری میں پیدا ہونا فرزند کا یعنی مقصود تمہارا مجامعت سے طلب فرزند ہو نہ محض لذت اور حظ نفس اور جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت کہ اپنے شوہر کے گھر میں وہ کام اور سلوک کرے کہ جسمیں درستی اور صلاح شوہر کی ہو تو خدا تعالیٰ
اُسکے گناہوں کو مٹا دیگا اور نیکیوں کو اُسکے دوچند کریگا اور جسوقت کوئی عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہو تو اُسکو اسقدر ثواب
ہو کہ کوئی شخص تمام عمر دن کو روزہ رکھے اور شب کو عبادت خدا میں مشغول رہے اور ایکبار اپنے بچہ کو دودھ پلانا مثل آزاد کرنے
بندہ کی ہے اور جسوقت بچہ کو دودھ پلانے سے چھوڑائے تو خدا کیطرف سے ایک آواز کرنیوالا اُس کو آواز کرے کہ اے
عورت تمام گناہ تیرے بخشے گئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول خدا یہ تو ثواب عورتوں کا ہے اور مردوں کا کیا
ثواب ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ جو مرد کہ ہاتھ اپنی زوجہ کا رغبت سے پکڑے تو خدا تعالیٰ
اُسکو حسنات عطا کرے اور اگر اُسکی گردن میں ہاتھ ڈالے تو دس نیکیاں اُسکے واسطے لکھے اور اگر اُسکو بوسہ دیوے تو
بیس نیکیاں اُس کے واسطے لکھے اور اگر اُس سے صحبت کرے تو اسقدر ثواب اُسکو دیوے کہ تمام دنیا سے زیادہ
ہو اور بعد اس کے غسل کرے تو بشمار ہر مو کی کہ پانی اُسپر سے گذرتا ہے گناہوں کو اُسکے مٹا کر درجے اُسکے زیادہ کرے
اور فرشتوں سے فرمائے کہ تم گواہ رہو کہ میں نے اُسکو بخشا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے مطعم بن جبیر کہ پیر اور ضعیف ہو گئے تھے ایک شب کو ماہ رمضان کی شبوں میں سے اُنکی
زوجہ کھانا دیر میں لائی اور وہ افطار کرنے سے پہلے سو گئے اور جسوقت بیدار ہوئے تو اپنی زوجہ سے کہا کہ اس شب کو کھانا
مجھپر حرام ہو گیا اور دوسرے روز روزہ پر روزہ رکھا اور دن کو جنگ احزاب میں خندق کے کھودنے میں شریک ہوئے اور
دو روز کا جو فاقہ تھا درمیان خندق کے بیہوش ہو گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اُنکو دیکھا تو حضرت کے دل میں
رقت پیدا ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا اور کھاؤ تم اور پیو تم شب ماہ
رمضان میں حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ تاگا سفید صبح کا مِنَ
الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ تاگے سیاہ سے فجر میں سے یعنی سفیدی صبح صادق کی سیاہی رات کی میں سے تمکو نکلی ہوئی معلوم ہو
تو اسوقت سے پہلے کھانا کھاؤ اور جسوقت سفیدی صبح صادق کی ظاہر اور شروع ہو تو اسوقت سے کھانا پینا شب کا موقوف
کرو ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ پھر تمام کرو تم روزوں کو اِلَى الَّيْلِ رات تک یعنی اسوقت تک کہ سرخی مشرق کی شام کیوقت جاتی
دور ہو جاتے اور بعد اسکے پھر کھاؤ اور پیو اور خدا تعالیٰ اعتکاف میں مجامعت کرنیکو منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ
وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ اور نہ مجامعت کرو تم ان عورتوں سے جسوقت کہ تم اعتکاف کرنیوالے ہو بیچ مسجدوں کے اور
اعتکاف یہ ہے کہ تین روز مسجد جامع میں بیٹھتے ہیں اور عبادت خدا میں مشغول رہتے ہیں اور تینوں روز روزہ سے ہوتے ہیں
اور وہاں سے باہر نہیں نکلتے ہیں مگر واسطے حاجت ضروری کے جیسے کہ دفع کرنا بول اور براز کا اور غسل کرنا اور مومن
بیمار کی عیادت کو جانا اور مومن کی جنازہ کے ہمراہ چلنا اور گواہی دینے لیکن جسوقت نکلے تو سایہ میں نہ چلے اور بدون
ضرورت بیٹھنے کے جگہ کے کہیں بیٹھے نہیں اور مسجد سے باہر اُسکو نماز پڑھنی اور تین روز تک کسی وقت عورتوں سے

مجامعت کرنی اُس کو جائز نہین ہے اور خوشبو سونگھنی اور خرید و فروخت کرنا اُس پر حرام ہے اور ماہ رمضان
مین اعتکاف کرنیکا بہت ثواب ہے اور علی بن حسین علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ جو کوئی ماہ رمضان مین اعتکاف کرے ایسا ہے کہ اُسنے دس حج اور دس عمرہ کیئے ہون اور فرماتا ہے خدا
تِلْكَ یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے **حُدُودُ اللّٰهِ** حدین خدا کی ہین مقرر کی گئی ہین واسطے بندون کی کہ مراد انسے منہیات
اور محرمات ہین **فَلَا تَقْرَبُوهَا** پس نہ نزدیک ہو تم اُن منہیات اور محرمات کی کہ انکو عمل مین نہ لاؤ **كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ**
اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ اسیطرح بیان کرتا ہے خدا نشانیان اور آیتین اپنی **لِلنَّاسِ** واسطے آدمیون کی کہ وہ امر و نہی اور وعدہ
اور وعید **لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ** تاکہ وہ ڈرین اور پرہیز کرین اور حدود خدا سے نہ گذرین اور مخالفت امر اور نہی کی نکرین
اور دوسرا حکم بیان کرتا ہے خدا تعالیٰ کہ **وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ** اور نہ کھاؤ تم مالون اپنے کو درمیان اپنے یعنی ایسے
ایک شخص دوسرے شخص کا مال نہ کھاوے **بِالْبَاطِلِ** ساتھ باطل کے جو کہ شرع مین ممنوع ہے جیسے کہ چوری اور خیانت
اور قمار بازی اور غصب اور رشوت وغیرہ اور امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک حدیث مین منقول ہے فرمایا کہ مراد باطل سے
یہ ہے کہ آدمی جھوٹی قسم کھا کر مال کسی مومن کا قطع کروادے اور اپنی جھوٹی قسم سے کسی دوسرے کو دلوادے اور دوسری حدیث
مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر آدمی قرض لیکر کھالے اور نیت اُسکے ادا کرنیکی نہ رکھتا ہو تو
یہ بھی باطل مین داخل ہے **وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ** اور نہ کھینچ لیجاؤ تم ان مالون کو طرف حاکمون کی تدلوا کا عطف
تاکلوا پر ہے یعنی ان مالون کا مرافعہ اور نالش طرف حاکمون نہ لیجاؤ **لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ**
تاکہ کھاؤ تم ایک پارہ کو مالون آدمیون کے سے ساتھ گناہ کے اس حیلہ سے **وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ** اور تم جانتے ہو کہ یہ فلانیکا حق
یعنی حاکم کیطرف نالش نہ لیجاؤ کہ اس بہانہ سے جھوٹی گواہی دیکر آدمیون کا مال کھاؤ اور یا حق کو کسی کی مطلب ہو اور
جس کا کچھ حق نہین ہے اسکو صلح کرواکر کچھ دلوادو اور حاکم ظالم سے سازش کر کے اُسکو رشوت دو اور اُس کی حمایت
سے آدمیون کا مال کھاؤ کہ حاکم مخالف حق کی حکم دیوے اور تم جانتے ہو کہ ہم باطل پر ہین اور یہ حق ہمارا نہین ہے اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ اس امت مین حکام ہونگے کہ وہ موافق حق کے حکم نہ دینگے اسواسطے
خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے مومنین کو کہ اُن حاکمون کیطرف رجوع نکرین اور وہ جانتے ہین کہ یہ حکام حکم بحق نکرینگے۔
اور معاذ بن جبل نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یہودی چاند کا حال ہم سے بہت سوال کرتے ہین کہ چھوٹے سے
بڑا ہوجاتا ہے اور پھر چھوٹا ہو کر غایب ہوجاتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ**
سوال کرتے ہین وہ تجھ سے چاندون کا احوال سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قُلْ** کہہ تو ان لوگون سے **هِيَ مَوَاقِيْتُ**
لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وہ چاند علامتین وقتون کی ہین واسطے آدمیونکی اور حج کے اور اسی سے پہچانے جاتے ہین عدہ عورتون کی
اور مزدوریان مزدورونکی اور حال تجارتون کا اور حساب اور کتاب معاملات کا اور حال آغاز و اختتام سال کا اور روزہ رکھنا اور
افطار کرنا اور اوقات حج اور عمرہ کا اور مدت حمل کی اور مدت دودھ پلانے بچہ کی اور اُس کے دودھ چھڑانیکی اور سوای اسکے
بہت امور معلوم ہوتے ہین جو کہ چاند پر موقوف ہین اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین جو کوئی احرام حج اور عمرہ کا باندھتا تھا
اُسپر حرام تھا دروازہ مین سے ہو کر گھر مین جانا اور کوٹھے پر سے زینہ لگا کر جاتے تھے اور اُسکو اپنے اعتقاد مین نیکی جانتے تھے
خدا تعالیٰ نے اس عمل کا موقوف کرنیکو یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا**

اور نہین ہے نیکی یہ کہ آؤ تم گھرون مین پچھواڑون انکے سے اور اُن کی پشتیون کی جانب سے اور با اسمین زائد ہے کہ واسطے تاکید
نفی کے آئی ہے اور جار اور مجرور مل کر محل نصب مین ہے کہ خبر لیس کی ہے پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ نیکی یہ نہین ہے کہ تم
گھرون کی پشتون کیجانب سے آؤ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اور لیکن نیکی بر مصدر ہے اور اسم فاعل کے معنی مین ہے یعنی اور لیکن
نیکی کرنیوالا مَنِ اتَّقٰى وہ شخص ہے کہ پرہیز کرے اُن چیزون سے کہ حرام کی ہین خدا نے وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا
اور آؤ تم گھرونمین دروازون انکے سے ہر حال مین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیز کرو تم بدل ڈالنے احکام خدا
کے سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تاکہ رستگاری پاؤ تم عذاب خدا کے سے اور اہلبیت علیہم السلام کی احادیث مین آیا ہے کہ معنی اس
آیت کے یہ ہین کہ حاصل کرو تم علوم کو اُنکے دروازون سے کہ وہ امیر المومنین اور اُنکی اولاد طیبین ہین موافق حدیث انا مدینۃ
العلم وعلی بابہا کی اور مراد بیوت سے بیوت علم ہین اور فرمایا حضرات علیہم السلام نے کہ جسنے ہماری پیروی کی اور ہماری
دوستی کا اقرار کیا وہ شخص دروازون مین سے گھرونمین آیا اور جسنے ہماری مخالفت کی اور ہمپر دوسرونکو فضیلت دی بعد
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ گھرونکی پشتون کی جانب سے آیا اور کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم چودہ سو اصحاب ہمراہ اپنے لیکر بقصد قضاے عمرہ سن چھ ہجری مین مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے اور مشرکین نے حضرت کو
مکہ مین داخل ہونیسے منع کیا آخر کو حدیبیہ مین اس امر پر صلح ٹہیری کہ سال آئندہ مومنین مکہ مین داخل ہون اور
مشرکین تین روز مکہ کو خالی کردین کہ مسلمان بفراغت تمام طاعت مین مشغول ہون دوسرے سال جو جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب مکہ کو روانہ ہوئے تو حضرت کے اصحاب کو یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا مشرکین اپنے عہد
پھر جائین اور شرط پر قائم نرہین اور لڑنیکو آمادہ ہون تو ہم اُنسے حرم مین کیونکر لڑینگے تب یہ آیت نازل ہوئی اور خدا
تعالی نے فرمایا کہ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور لڑو تم اے مومنین بیچ راہ خدا کے الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ اُن لوگونسے کہ لڑین وے تمسے
اور حرم کا کچھ لحاظ مت کرو وَلَا تَعْتَدُوا اور نہ حد سے گذرو تم کہ ابتدا لڑائی کی کرو تم اور اُنسے پہلے تم ہی ارادہ لڑنیکا کرو
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ تحقیق کہ خدا دوست نہین رکہتا ہے حد سے گذرنیوالونکو وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ
اور قتل کرو تم اُنکو جسجگہ پاؤ تم اُنکو وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ اور نکالدو تم اُنکو جسجگہ سے کہ نکالا ہے انہون نے تمکو
وَالْفِتْنَةُ اور فتنہ یعنی شرک اُنکا اور مکہ سے تمہارا نکالدینا أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ زیادہ سخت ہے قتل کرنے اُنکے سے حرم مین وَلَا
تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور نہ لڑائی کرو تم اُنسے نزدیک مسجد الحرام کے حَتّٰى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ یہانتک کہ لڑائی کرین
وہ تمسے بیچ اسکے فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ پس اگر لڑائی کرین وہ تمسے تو فَاقْتُلُوهُمْ پس قتل کرو تم اُنکو كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ
ایسا ہی ہے بدلا کافرون کا کہ جسوقت وہ تمسے لڑنیکو موجود ہون اور تمسے لڑین تو تمکو پھر کیا ڈر ہے تم بھی اُنکو قتل کرو
فَإِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز آئین وہ لڑائی سے اور شرک سے فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ پس تحقیق خدا بخشنے والا ہے اُنکے گناہونکا
رَحِيمٌ مہربان ہے کہ برکت اسلام اُنکو بہشت مین لیجاتا ہے وَقَاتِلُوهُمْ اور لڑو تم اُنسے اے مومنین حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ
یہانتک کہ نہووے فتنہ یعنی باقی نرہے شرک وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ ط اور ہووے دین خاص واسطے خدا کے کہ خدا
کی پرستش کرنیوالے رہجائین فَإِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز آئین وہ لڑائی اور شرک سے تو فَلَا عُدْوَانَ پس نہین
تعدی اور زیادتی یعنی سزا إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ مگر اوپر ظلم کرنیوالونکے کہ وہ اپنے کفر پر قائم ہین اور منقول ہے کہ مشرکین
نے مسلمانون سے سال حدیبیہ مین ذیقعد کے مہینے مین ارادہ لڑنیکا کیا تھا اور سال آئندہ مین جب مسلمان واسطے قضاے عمرہ

تکہ کو روانہ ہوئے تو وہ مہینا بھی ذیقعد کا تھا مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ اگر مشرکین ہم سے لڑائی کرینگے ماہ حرام مین کہ یہ مہینا ذیقعد
کا ماہ حرام ہے تو ہم اُنسے کیونکر اس ماہ حرام مین لڑینگے تب خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ
بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ ماہ حرام بدلی ماہ حرام کے ہے یعنی یہ ماہ حرام ذیقعد کا ہے جسمین تم اسواسطے قضائے عمرہ کو جاتے ہین عوض اُس ماہ حرام
ذیقعد کے ہے کہ جسمین تم سے مشرکین نے جنگ و جدال پیش آئے تھے تم اندیشہ نکرو کہ پہلے انہون نے ہی حرمت اس مہینے کی شکست
کی تھی اور ماہ حرام چار مہینے ہین ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب اور فرماتا ہے خدا کہ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتین
کہ جنکی محافظت کیجاتی ہے قصاص ہین یعنی جاری ہوتا ہے بیچ انکے قصاص اور یا یہ کہ حرمتین صاحب قصاص ہین کہ انمین
برابری اور مساوات چاہیئے یعنی انمین بھی قصاص جاری ہوتا ہے جیسے کہ اور چیزون مین جاری ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز کا ایک بدلہ
اور عوض ہے پس جسوقت کہ انہون نے حرمت اس مہینے کی نرکھی کہ وہ تم سے اس مہینے مین لڑے تو قصاص اُسکا یہی ہے کہ تم بھی
انکے مہینے کی حرمت نرکھو جیسے کہ کوئی کسی کو مار ڈالی تو قصاص اُسکا یہی ہے کہ اُسکو اُسکے بدلے مار ڈالین پس اگر وہ تم سے لڑین تو تم
انکو قتل کرو فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ پس جو شخص کہ تعدی اور ظلم کرے اوپر تمہارے تو فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ پس تعدی کرو تم
اوپر اُسکے بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ساتھ مثل اُسکے کہ تعدی کی ہے اُسنے اوپر تمہارے نہ زیادہ اُسکے ظلم سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اور ڈرو تم خدا سے زیادہ تعدی کرنے مین اور اُسکے حکم کی مخالفت کرنے مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور جانو تم کہ
تحقیق خدا ہمراہ ڈرنیوالون اور پرہیزگارون کی ہے کہ اُنسے راضی ہے اور انکے افعال کو پسند کرتا ہے اور انکی نصرت کرتا ہے اور یہ
کہتے ہین کہ جسوقت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد قضائے عمرہ کا کیا تو بعضے مسلمانون نے کہا کہ ہم اپنے پاس کچھ توشہ
اور خرچ راہ نہین رکھتے ہین اور تونگر لوگ ہم کو کچھ دیتے نہین ہین اس صورت مین ہم اسواسطے قضائے عمرہ کے ہمراہ حضرت کے کیونکر چلین تب
آیت نازل ہوئی وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور خرچ کرو تم بیچ راہ خدا کی اے تونگرو کہ محتاجونکو اپنے پاس سے کچھ دو
تاکہ وہ جہاد مین جائین اور کار نیک مین خرچ کرو وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اور نہ ڈالو تم ہاتھون اپنے کو طرف ہلاکت
کہ بخل کرکے دور خلو اختیار کرو اور اسقدر اسراف بھی نکرو کہ کل مال اپنا راہ خدا مین دیدو اور خود محتاج ہو جاؤ کہ موجب تمہاری
ہلاکت کا ہو بلکہ اسقدر دو کہ خود بھی بے رہو اور یا یہ کہ مین ایدی کہ واسطے تاکید نفی کے آئی ہے اور تہلکہ مصدر ہے اور سوائے
اُسکے اس وزن پر بضم عین اور کوئی مصدر کلام عرب مین نہین آیا ہے وَاَحْسِنُوْا اور نیکی کرو تم کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
تحقیق خدا دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالون کو یعنی نیکی کرو غازیون اور محتاجونکی ساتھ ایک حق کا انکو دو اور خود بھی بے رہو
یہ کہ کل مال کو راہ خدا مین دیدو کہ آپ محتاج ہو جاؤ پس مراد احسان سے میانہ روی ہے نہ بخل اور نہ اسراف اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خرچ کرے راہ خدا مین کل مال اپنا اور اپنے پاس کچھ نہ رکھے تو یہ احسان نہین ہے اسواسطے
خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ کہ محتاج ہو کر اپنے تئین ہلاکت مین ڈالنا بھی مذموم ہے اور آیہ ولا تلقوا سے ثابت
ہوا کہ آدمی بجز جہاد کی کہ وہ مستثنیٰ ہے اپنے تئین کسی ہلاکت مین نہ ڈالے اور واسطے حفاظت جان کے اطاعت سلاطین اور مخالفین
لازم ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت کوئی مومن عمل نیک کرتا ہے تو خدا
تعالی اُسکو مضاعف کرتا ہے ہر حسنہ کے عوض سات سو اور امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ جو کوئی اپنے گھر مین بیٹھا ہوا ایک درہم راہ خدا مین یعنی حج اور جہاد مین دیوے تو ثواب سات سو درہم کا اُسکو واسطے
لکھین اور اگر حج اور جہاد مین جاوے اور مال کو راہ خدا مین خرچ کرے تو ہر درہم کے عوض مین سات لاکھ درہم کا ثواب

اُسکو دیویگی اور بعضے کہتے ہین کہ احسان کے معنی یہ ہین کہ خدا کیطرف گمان نیک لیجائے کہ خدا اُس شخص کو کہ جو خدا کی طرف گمان نیک
لیجاتا ہی بہت دوست رکھتا ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدا کیطرف گمان نیک لیجانا مول بہشت کا ہی اور فرمایا
کہ روز خدا کا حکم ہوگا کہ بندہ کو دوزخمین لیجاؤ جسوقت ملائکہ اُسکو دوزخمین لیجائینگے تو وہ اپنا سر اُٹھائیگا اور کہیگا کہ خداوندا گمان میرا تجھپر
نہ تھا خدا تعالی فرمائیگا کہ گمان تیرا تجھپر کیا تھا بندہ کہیگا کہ گمان میرا تجھپر یہ تھا کہ تو مجھکو بخشیگا اور میرے گناہون سے درگذریگا اُسوقت
خدا تعالی فرمائیگا کہ مینے تجھکو بخشا اور تیرے گناہون سے مین درگذرا پس اُسکو واپس کرکے بہشت مین لیجائینگے اور اب خدا تعالی حج اور
عمرہ کے فرض ہونیکو بیان کرتا ہی **وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ** ط اور تمام کرو تم حج اور عمرہ کو واسطے خدا کے
یعنی اُنکے افعال اور اعمال کو کامل کرکے مع شرائط اور ارکان کے بجالاؤ خاص واسطے خدا کے نہ مثل کفار کے کہ وہ
طواف اور قربانی بتون کی نام کی کرتے ہین اور حج تو باجماع اُمت واجب ہے اور عمرہ کی وجوب مین اختلاف ہے لیکن
ہمارے مذہب مین عمرہ بھی مثل حج کے واجب ہے اور احادیث اسکے وجوب پر دلالت کرتے ہین اور آیت سے بھی یہی ثابت
ہوتا ہے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ تمام کرو تم افعال حج اور عمرہ کو **فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ** پس اگر منع کیے جاؤ تم اور روکے جاؤ تم
کسی بیماری یا دشمن کے خوف کی سبب سے اور وہان تک نجا سکو افعال حج بجالانیکے واسطے اور تم احرام باندھے ہوئے ہو تو **فَمَا**
اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ پس جو کچھ کہ میسر ہوسکے ہدی کی قسم سے کہ قربانی کرو اُسکو مکہ مین یا منا مین بھیجکر اور بہتر یہ ہے کہ وہ
دنبہ ہووے اور جسوقت مانع ہر طرف ہوجائے تو ان افعال حج کو قضا کرو اور بجالاؤ کہ اگر موسم اُسکا باقی ہے تو اُسی سال
مین ورنہ سال آئندہ مین **وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ** اور نہ منڈواؤ تم سرون اپنے کو اور احرام سے اپنے باہر نہو جاؤ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ یہانتک کہ پہونچے ہدی جگہہ اپنی کو کہ اگر احرام عمرہ کا ہی تو جگہہ اُسکی مکہ ہے وہان اُسکو بھیجدو
اور اگر احرام حج کا باندھا ہے تو اُسکو منا مین بھیجدو کہ جگہہ اُسکی منا ہے اور جسکے ہاتھ بھیجو اُس سے کہدو کہ فلانے روز
فلانے وقت اُسکو ذبح کرنا جب وہ وقت آئے تو بعد اُسکے احرام اپنا کھولڈالو اور جسوقت کوئی آدمی احرام حج کا یا عمرہ
کا باندھتا ہے تو اُسپر کئی چیزین حرام ہوجاتی ہین لباس دوختہ پہننا اور صحرا کا شکار کرنا اور عورتون سے مجامعت کرنی
اور خوشبو سونگھنی اور سر کو ڈھکنا اور آئینہ مین چہرہ اپنا دیکھنا اور موزہ پہننا اسیطرح کئی چیزین ہین کہ وہ حرام ہین اور
فقہ کی کتابونمین مذکور ہین اور انمین سے سر کا منڈانا بھی حرام ہے اور اگر احتیاج سر کے منڈانیکی ہو تو وہان آدمی کیا کرے اُسکو
خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ **فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا** پس جو شخص کہ ہووے تم مین سے بیمار حالت احرام مین اور ایسی
بیماری ہو کہ جسمین سر کے منڈانیکی ضرورت ہو **اَوْ بِهٖ اَذًى مِنْ رَّاْسِهٖ** یا ساتھ اُسکے اذیت ہو سر اُسکے کہ سر مین
اُسکی زخم ہے یا جوئین پڑگئی ہین یا درد سر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ کعب بن عجرہ احرام باندھے ہوئے تھا اُسکے سر مین
جوئین بہت ہوگئی تہین اور اُسکے منہ پر پھرتی تہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ تو اپنے سر کو منڈوالے
اور ایک گوسپند کو ذبح کر اور فقیرون کو اُسکا گوشت دیدے اُسنے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر مین مقدور
نہین رکھتا ہون تب یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی حالت احرام مین بیمار ہو اور یا کوئی اُسکے سر مین اذیت ہو **فَفِدْيَةٌ**
مِّنْ صِيَامٍ پس فدیہ دینا ہے روزون سے کہ تین روزہ رکہے **اَوْ صَدَقَةٍ** یا صدقہ سے کہ چھ مسکین کو
کھانا دیوے ہر مسکین کو نصف صاع یا دو مد کھانا دیوے کہ ایک صاع بوزن شاہجہان آباد سوا تین سیر تخمینا اور ایک
مد تین پاؤ اور ایک چھٹانک ہوتا ہے **اَوْ نُسُكٍ** یا قربانی سے ہے فدیہ کہ وہین اُسکو ذبح کرکے فقرا کو دیوے

اور ادنی اسکا دنبہ ہے اور پہلے اس سے آیہ ان الصفا والمروۃ کی تفسیر مین حج اور عمرہ کا بیان ہولیا ہی لیکن حج تین طرحکا
ہوتا ہی حج تمتع اور حج افراد اور حج قران حج تمتع تو ان لوگون پر ہی کہ جو مکہ معظمہ سے اڑتالیس میل یا زیادہ اس دور رہتے ہین اور
اس حج مین حج سے پہلے عمرہ بجا لاتے ہین اور اس عمرہ کو عمرۂ تمتع کہتے ہین اور اس عمرہ مین طواف نسا نہین ہوتا لیکن اسکے
حج مین ہوتا ہی اور یہ عمرہ شوال اور ذیقعد اور ذی الحجہ مین ہوتا ہی اور سوا اسکے اور کسی مہینہ مین نہین ہوتا اور حج افراد بھی ایسا ہی ہے
جیسے کہ حج تمتع ہے لیکن عمرہ اس کا بعد حج کے ہے اور اس مین طواف نسا بھی ہے اور اس عمرہ کو ہر مہینے مین کر سکتے ہین اور ایسی
ہی حج قران ہی اور فقہ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہی اور اس آیت مین خدا تعالی عمرہ تمتع اور حج تمتع کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے
کہ فَاِذَآ اَمِنۡتُمۡ پس جسوقت کہ امن مین ہو تم کہ کوئی بلا بیماری وغیرہ کا تمکو لاحق نہووے فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَۃِ
اِلَی الۡحَجِّ پس جو شخص کہ فائدہ اٹھاوے ساتھ عمرہ کے طرف حج کے یعنی عمرہ کو بجا لا کر اور احرام عمرہ کا کھولکر قصد بجا لانے حج کا کرے اور
احرام حج کا باندہے تو فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡیِ پس جو کچھ کہ میسر ہو ہدی کی قسم سے شتر یا گائے یا گوسفند اُس کو
منا مین قربانی کرے فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ پس جو شخص کہ نہ پاوے ہدی کو کہ قدرت اسکی نرکہتا ہووے تو فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ
فِی الۡحَجِّ پس روزہ تین روز کا ہین بیچ حج کے یعنی ہدی کی بدل اسپر تین روزہ تو حج کے دنون مین ساتوین اور آٹھوین اور نوین
ذی الحجہ کی اور تقدیر فصیام ثلثۃ ایام کے فعلیہ صیام ثلثۃ ایام فی الحج ہے یعنی پس اوپر اسکے روزہ تین روز کے ہین بیچ حج کی ساتوین اور
اور آٹھوین اور نوین ذی الحجہ کی وَسَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اور سات روزہ جسوقت کہ لوٹے پھر تم طرف وطن کی پہر وہان پہونچکر
رکھو اور سبعۃ کا عطف ثلثۃ پر ہے اور تین اور سات یہ دس روزہ ہوئے بدلے ہدی کے کہ اسکو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ تِلۡكَ
یعنی تین اور سات عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ دس کامل ہین کہ قربانی کا ثواب کچھ کم نہین ہوتی اور مراد کامل سے یہان قربانی ہو ذٰلِكَ
یہ یعنی عمرہ اور حج تمتع لِمَنۡ لَّمۡ یَكُنۡ اَهۡلُهٗ واسطے اس شخص کے ہے کہ نہوین وہ لوگ اسکے کنبے کے حَاضِرِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ حاضر ہونیوالے
ہونیوالے مسجد حرام کی بلکہ مسجد حرام سے اڑتالیس میل یا زیادہ اس سے دور رہتے ہون اور جو لوگ کہ مکہ مین و اڑتالیس میل سے کم اسکے گرد رہتے
ہین حج اونکا افراد یا قران ہے اور آیت مین ذکر حج تمتع کا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اے مسلمانون خدا سے اسکے حکم کے خلاف
کرنے مین وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ اور جانو تم کہ تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اس شخص کو جو کہ دور ہی اس سے اور
اسکے حکم کے برخلاف کرے اور فرماتا ہی کہ اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ حج کے مہینے معلوم ہین اور تقدیر اسکی اشہر الحج اشہر معلومات ع ٨ ٨
مضاف حج کا محذوف ہو گیا ہے یعنی مہینے حج کے مہینے معلوم ہین اور وہ شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہین یعنی احرام
عمرہ تمتع کا اور حج تمتع کا ان مہینون مین ہوتا ہے اور بعضی آدمی تمام مہینے کو ذی الحجہ کی اشہر حج مین سے شمار کرتے ہین اس واسطے کہ
بعضے افعال حج کے بعد دسوین تاریخ ذی الحجہ کی بھی ہوتی ہین جیسے کہ جمرات کو کنکریان مارنا اور روزے ہدی کے فَمَنۡ فَرَضَ
فِیۡهِنَّ الۡحَجَّ پس جو شخص کہ واجب کرے بیچ ان مہینون کے حج کو اپنے نفس پر یعنی نیت احرام کی کرکے تلبیہ کہے حج تمتع اور حج
افراد والا اور حج قران والا کوہان مین شتر کے چہری لگائے یا اسکے جوتا لٹکائے کہ جسمین نماز پڑہی ہو اور اسکو فعل عربی کہتے ہین پس صورت
مین فَلَا رَفَثَ پس نہین جائز ہے جماع کرنا وَلَا فُسُوۡقَ اور نہ دروغ اور دشنام کہنا ہے وَلَا جِدَالَ فِی الۡحَجِّ اور
نہ جھگڑا کرنا بیچ حج کی یعنی لا واللہ و بلی واللہ کہنا خواہ جھوٹا ہو خواہ سچا ہو اور رفث کے معنی فحش ہے اور مراد اس سے مجامعت ہے اور رفث
باللسان سے مراد وعدہ مجامعت ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور یعقوب نے رفث اور فسوق اور جدال کو مفتوح پڑہا ہے اور ابو جعفر نے
سب کو مرفوع پڑہا ہے تنوین سے اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ اور جو کچھ کہ کرتے ہو تم نیک کام مین سے

یعلمه الله ط جانتا ہے اُس کو خدا اور موافق اُسکے تم کو جزا دیگا اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی بے توشہ گھر سے نکلکر حج کو جاتے تھے
اور لوگون سے خرچ راہ طلب کرتے تھے اور لوگ اُن سے بہت تنگ ہوتے تھے خدا تعالی نے اُس سے منع کیا اور فرمایا کہ بے توشہ گھر سے
حج کرنیکو نکلو چنانچہ فرماتا ہے کہ وتزودوا اور توشہ لیجاؤ تم کہ آمد و رفت مین اپنی ضروریات مین خرچ کرو تم اور آدمیون پر
تم گران نہو کہ اُنکو واسطے زادراہ کے تنگ کرو ایسا تمکو چاہئے فان خیر الزاد التقوی پس تحقیق بہتر توشہ کا پرہیزگاری ہے
طمع سے اور افعال بد سے اور ایسے ہی زیارات کو جانے کیواسطے لوگون سے طلب کرتے ہین اور اُنکو تنگ کرتے ہین اور بعضے تو اُنہین سے
ایسے ہین کہ اس بہانہ سے روپیہ جمع کرکے گہر مین بیٹھ رہتے ہین اور زیارات کو ہرگز نہین جاتے اور جو کچھ حاصل کیا ہے اُس کو اپنے
کہانے پینے مین صرف کرتے ہین اور بعضے ایسے ہین کہ لوگون سے مانگتے اور کہاتے چلے ہی جاتے ہین اور زیارات کو حاصل
کرتے ہین لیکن اسطرح کے جانے مین کیا خوبی ہے ہرچند دینے والے کو تو ثواب کثیر ہے لیکن مانگنے والے کو حیا اور شرم چاہئے کہ لوگون
کے آگے ہاتھ پسارتا اور اُنکو تنگ کرکے وصول کرتا یہ کون لطف زیارت کا ہے لطف اسی مین ہے کہ اگر خدا تعالی اپنے تئین پوچھے تو
قصد زیارت کا کرے ورنہ بیٹھا رہے اور امیدوار اُسکے فضل و کرم کا رہے یہانتک کہ خدا تعالی سامان زادراہ کا مہیا کردے اور
اور فرماتا ہے کہ واتقون یا اولی الالباب ۝ اور ڈرو تم مجھسے اے صاحبو عقلون کے تخصیص عاقلون کی اسواسطے ہوئی
کہ عقل کا کام باعث خوف کا خدا سے ہے اور جو لوگ کہ خدا سے خوف نہین کرتے ہین اور بے محابا افعال بد عمل مین لاتے ہین وہ
نہایت کم عقل اور سفیہ ہین اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی جو سفر حج کرتے تھے تو تجارت کو حج کے دنون مین گناہ جانتے تھے اور
جبکہ اس دن اول ذیحجہ کے آتے تھے تو خرید اور فروخت کو بالکل موقوف کردیتے تھے خدا تعالی نے اس امر کو منع کیا
چنانچہ فرماتا ہے کہ لیس علیکم جناح نہین ہے اوپر تمہارے کوئی گناہ ان تبتغوا یہ کہ طلب کرو تم راہ
حج مین اور ایام حج مین فضلا من ربکم فضل کو پروردگار اپنے سے یعنی طلب کرو تم روزی اپنی کو خدا کے فضل و کرم تجارت
کے سبب سے کہ یہ معاملہ خرید اور فروخت کا تمکو ثواب حج سے محروم نہین رکھتا ہے اور پہلے اس سے حج کی کیفیت مذکور ہوچکی ہے اور
اب پہر تہوڑا سا مجملا بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت حج کو شروع کرتے ہین تو آٹھوین تاریخ کو ذیحجہ کے بعد ظہر کے یا تو اوسی روز
یا شب کو یا نوین کی صبحکو مقام ابراہیم مین یا میزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہوکر حج کا احرام باندہتے ہین اسطور سے کہ لباس
دوختہ پہنے اوتارتے ہین اور غسل کرکے ایک لنگ بدون دوختہ باندہتے ہین اور ایک چادر بے دوختہ اوڑہتے ہین اور سر کو
نہین ڈہکتے اور جسوقت احرام کے کپڑے پہنتے ہین اُسوقت تلبیہ کہتے ہین کہ تلبیہ کے کہنے سے احرام منعقد ہوتا ہے اور تلبیہ یہ ہے کہ
لبیک لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک اور بعد اوس کے مکہ معظمہ سے عرفات کو
روانہ ہوتے ہین اور وہ وہان سے تخمینا چار فرسخ ہے اور رستہ مین عرفات کے پہلے منا آتا ہے اور بعد اُس کے مشعر الحرام کہ
جسکو مزدلفہ کہتے ہین اور مزدلفہ کے بعد عرفات مین پہونچتے ہین اور عرفات ایک میدان وسیع ہے کوہستان کے درمیان وہان
نوین تاریخ کو ذیحجہ کے اول زوال سے غروب آفتاب تک سب حجاج قیام کرتے ہین اور شام کو وہان سے مشعر الحرام
کیطرف اولٹے پہرتے ہین اُس کا ذکر خدا تعالی کرتا ہے کہ فاذا افضتم من عرفات
پس جس وقت پہرو تم عرفات سے طرف مشعر الحرام کے ہمراہ انبوہ اور کثرت کے تو فاذکروا الله
عند المشعر الحرام پس ذکر کرو تم خدا کا نزدیک مشعر الحرام کے یعنی مشعر الحرام کے قریب پہونچکر خدا تعالی
کا ذکر کرو اور اُس کو یاد کرو اور اُسکی نعمتون کا شکر کرو اور اُسکی نعمتون کو یاد کرکے اور جسوقت مشعر الحرام مین ایک

پھر شب گذرے سب حجاج پہنچتے ہین تو مغرب اور عشا کی دونو نمازون کو وہان پہنچکر پڑھتے ہین اور شب کو وہان رہتے ہین
اور صبح صادق سے طلوع آفتاب تک نیت وہان کے ٹھہرنے کی کرتے ہین اور ذکر خدا مین مشغول رہتے ہین چنانچہ فرماتا ہے
وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ اور یاد کرو تم اُس خدا کو جیسے کہ ہدایت کی ہے اسنے تمکو دین اور ایمان کی یعنی بقدر
ہدایت کی اُسکا ذکر کرو وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝ اور تحقیق کہ تھے تم پہلے اس کے البتہ گمراہون مین سے کہ
راہ راست کو نہین جانتے تھے اور یہ ان مخففہ ان مثقلہ کا ہے کہ اُسکے ہمراہ لام ابتدائیہ آیا ہے اور یہ ان شرطیہ نہین ہے اور
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قریش اور جس حاجیون کے ہمراہ عرفات مین نہین جاتے تھے اور کہتے تھے کہ
ہم حرم کے رہنے والے ہین ہمکو حرم سے باہر نکلنا نہین چاہئے اور اس سبب سے اپنے تئین لوگون پر بزرگی دیتے تھے
اور مشعر الحرام تک جاتے تھے اور وہان سے اُٹھ پھر کر دوسرے راستہ سے منا مین آتے تھے اس حرکت کو اُن کے خدا نے
تعالی نے منع کیا اور فرمایا کہ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ پھر لوٹے پھرو تم اے قریش جس جگہ سے کہ پھرتے
ہین آدمی یعنی عرفات سے پھرو جہان سے کہ سب حجاج پھرتے ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ اور بخشش چاہو تم خدا سے
اعمال کی بدل ڈالنے مین کہ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے گناہون کا اُس شخص کو کہ توبہ کرے رَّحِيمٌ
مہربان ہے کہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ مراد ناس سے ابراہیم اور اسمعیل علیہم السلام ہین اور
بعض روایتون مین یہ ہے کہ مراد آدم علیہ السلام ہین اور حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ حج کرنیوالے مقربان درگاہ
الہی ہین مثل اُن لوگون کے کہ خدمت مین بادشاہ کے حاضر ہون اور اُنکو قرب بادشاہ کی حاصل ہوا اور اگر خدا تعالی
کی درگاہ مین دعا کرتے ہین تو خدا قبول کرتا ہے اور اگر بخشش چاہین تو بخشتا ہے اور کہتے ہین کہ پہلے عرب کے
بزرگون کی یہ عادت تھی کہ جسوقت حج سے فارغ ہوتے تھے تو اُسوقت نزدیک خانہ کعبہ کے کھڑے ہو کر آواز بلند
اپنے حسب اور نسب کا ذکر کرتے تھے اور ہر ایک شخص دوسرے شخص پر فخر کرتا تھا بعضے کہتے تھے کہ ہمارے
باپون نے ایسا کھانا محتاجون کو دیا ہے اور کوئی کہتا تھا کہ ہمارے باپون نے ایسی مہمانی کی ہے اور بعضے کہتے
تھے کہ ہمارے باپون نے ایسی شمشیر زنی کی ہے خدا تعالی اُنکے اقوال کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَإِذَا
قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ پس جسوقت کہ ادا کر لو تم افعال حج اور عمرہ اپنے کو تو فَاذْكُرُوا اللَّهَ پس
ذکر کرو تم خدا کا كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ مانند ذکر کرنے تمہارے کے باپون اپنے کو یعنی جیسا کہ تم اپنے
باپون کا ذکر کرتے ہو اور اُن کے فخر اور بزرگیان بیان کرتے ہو ایسے ہی خدا کا ذکر کرو أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا یا بہت
زیادہ ذکر کرنا اُسکی نعمتون کا اور اُس کے احسان کا کہ جو تمپر اور تمہارے باپون پر ہے تاکہ تمکو فائدہ اور ثواب آخرت مین
حاصل ہوا اور باپون کی بزرگی سے تمکو کیا فائدہ ہے اُن کے اعمال اُن کے واسطے ہین اور تمہارے اعمال تمہارے
واسطے اور فخر اپنے اعمال نیک سے ہوتا ہے نہ غیرون کے اقبال سے اور تمہارا فخر تو اسمین ہے کہ تم خدا کو یاد کرو
کہ خدا تم سے راضی ہو اور بعضے آدمی تو ایسے ہوتے ہین کہ مقصود اُن کا خدا کے ذکر کرنے سے دنیا
کی نعمت اور مال اور جاہ اور حشم دنیا کا ہوتا ہے کہ خدا تعالی اُنکو دنیا مین ایسا کرے اور دنیا ہی کی عزت
اور آبرو اور رونق کو وہ مقصود دلی سمجھتے ہین اور آخرت سے بالکل سکوت کرتے ہین اور مومن مفلس کو حقیر جانتے ہین
اور ناداری کی جہت اُسپر طعن کرتے ہین اور تونگرون اور دولتمندون کو بڑے مرتبے اور عزت والے جانتے ہین

ہین اور بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین کہ دنیا اور آخرت کی دونوں کی خیر چاہتے ہین اور عذاب دوزخ سے پناہ مانگتے ہین انکا ذکر
خدا تعالی کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ پس بعضے آدمیون مین وہ شخص ہے کہ کہتا ہے رَبَّنَا آتِنَا
فِي الدُّنْيَا اے پروردگار ہمارے دے تو ہمکو بیچ دنیا کے دنیا مین آسودگی اور تونگری سے مین ہون اور آخرت کو کچھ یاد نہین
کرتا اسکے واسطے خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ اور نہین ہے واسطے اسکے طالب دنیا کے
بیچ آخرت کے کچھ حصہ کہ اس نے فقط حقیر چیزین دنیا کی جو کہ فنا ہونیوالی ہین طلب کی اور آخرت کی پروا نکی کہ جہان
ہمیشہ رہے گا وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ اور بعض ان آدمیون مین وہ شخص ہے کہ کہتا ہے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً اے پروردگار ہمارے دے تو ہمکو بیچ دنیا کے نیکی مثل صحت اور امن اور روزی کے وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً اور
بیچ آخرت کے نیکی مثل جنت اور مغفرت کی وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور نگاہ رکھ تو ہمکو عذاب آتش دوزخ سے أُولَٰئِكَ
یہ لوگ جو کہ دنیا اور آخرت کی خیر طلب کرتے ہین لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا واسطے ان کے حصہ ہے اس چیز سے کہ
کسب کیا ہے انہون نے اور عمل کیا ہے انہون نے نیک اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد حسنہ دنیا سے زوجہ
صالحہ ہے اور مراد حسنہ آخرت سے حور ہے اور مراد عذاب نار سے زوجہ بدخو اور سخت گو ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ مراد حسنہ
دنیا سے فراخی معاش اور حسن خلق ہے اور مراد حسنہ آخرت سے رضامندی خدا کی اور بہشت ہے اور کہتے ہین کہ مراد حسنہ دنیا سے علم اور عبادت
اور مراد حسنہ آخرت سے جنت ہے اور عذاب نار سے مراد شہوات اور ذنوب ہین کہ دوزخ مین لیجاتی ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی دیا جاوے دل شکر کرنیوالا اور زبان ذکر کرنیوالی خدا کا اور زوجہ مومنہ کہ
اعانت کرے اسکی امور دنیا اور آخرت پر تو وہ شخص پایا گیا ہے نیکی دنیا مین اور نیکی آخرت مین اور انس سے
روایت ہے کہتا ہے کہ مین ہمراہ رسول خدا کے ایک بیمار کی عیادت کو گیا اور وہ بیمار بہت پریشان تھا حضرت نے فرمایا
کہ تو اپنے حق مین دعاء خیر کیون نہین کرتا اسنے عرض کی کہ ہان یا رسول خدا سے دعا کرتا ہون کہ اے خدا جو عذاب کہ مجھپر
کرنا چاہے وہ دنیا مین کر تو کہ مین طاقت عذاب دوزخ کی نہین کہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ یہ دعا بد ہے کہ جو تو کرتا ہے
کیون نہین کہتا ہے تو کہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اس شخص نے
جب اسطرح سے دعا کی تو اللہ تعالی نے اسکو شفا بخشی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جس روز خدا تعالی نے عالم کو پیدا کیا تو ایک فرشتہ کو
رکن یمانی کے نزدیک متعین کیا اور حکم دیا کہ جس وقت کوئی بندہ اسطرح دعا کرے تو وہ آمین کہے وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ اور
خدا جلد لینے والا حساب کا ہے کہ ایک لحظہ مین لیویگا کہ جیسے ایکدفعہ سب کو روزی دیتا ہے ایسے ہی ایکدفعہ سب کا حساب لیویگا اور کسی شخص نے
امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ کیونکر حساب لیویگا خدا خلایق کا کہ وہ اسکو دیکھتے نہین ہین فرمایا کہ جیسے خلایق کو روزی دیتا ہے اور وہ دیکھتے نہین ہین
اسکو اور تفسیر امام علیہ السلام مین لکھا ہے کہ ایک کام اسکو دوسرے کام سے منع نہین کرتا ہے اور ایک حساب دوسرے حساب سے منع کرتا ہے پس جس وقت وہ حساب لیگا ایک شخص
کا تو اسی حالت مین حساب کریگا کل کا اور ایک حساب سب کل کا حساب تمام ہو جاویگا اور وہ ایسا ہے جیسے کہ فرمایا ہے مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ
وَاحِدَةٍ اور خدا تعالی حج کے احکام مین ایک اور حکم بیان کرتا ہے وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ اور ذکر کرو تم خدا کا
بیچ دنون شمار کئے گئے کہ وہ گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین ذیحجہ کی ہے کہ جسکو ایام تشریق کہتے ہین اور ذکر خدا کا اندنون مین یہ ہے کہ
کہ اگر منا مین ہو تو ذیحجہ کی دسوین کی نماز ظہر کے بعد سے تکبیر کہنی شروع کرے اور ہر نماز کے بعد کہے اور تیرہوین کی صبح کی نماز کے بعد
ختم کرے پندرہ نمازونکے بعد یہ پندرہ تکبیرین اور اگر منا مین نہ ہو بلکہ دوسرے شہر مین ہو تو دس نمازون کے بعد

بعد تکبیر کہے اور دسوین کی ظہر کے بعد سے شروع کرے اور بارہوین کی صبح کی نماز پر ختم کرے اور اس تکبیر کے
وجوب اور استحباب مین اختلاف ہے مشہور استحباب ہے اور بعضون نے واجب جانا ہے احوط یہ ہے
کہ ترک نکرے اور صورت اس تکبیر کی یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
عَلٰی مَا ہَدَانَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَہِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ اور منقول ہے کہ پہلے اعتقاد
بعضے عرب کا یہ تھا کہ منا مین دو روز ٹھہرنیکو گناہ جانتے تھے اور بعضے تین روز ٹھہرنیکو گناہ جانتے تھے خدا تعالیٰ نے دونو فرقون کا عتقاد
رد کیا اور فرمایا فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ پس جو شخص کہ جلدی کرے بیچ دو دن کے کہ منا مین تینون
جمرون کو کنکریان مار کر بارہوین تاریخ کو دوپہر کی منا سے چلا جاوے اور فقط گیارہوین اور بارہوین ہی شب وہان رہے تو
فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ پس نہین ہے کوئی گناہ اوپر اسکے وَمَنْ تَاَخَّرَ اور جو کوئی کہ تاخیر اور دیر کرے
کہ تین شب منا مین رہے اور تیرہوین تاریخ کو دوپہر کی کنکریان جمرون کو مار کر منا سے جاوے تو فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ پس نہین
ہے کوئی گناہ اوپر اسکے چاہے بارہوین تاریخ کو کنکریان مار کر جاوے چاہے تیرہوین تاریخ کو کنکریان مار کر جاوے
اختیار ہے لیکن تیرہوین کو کنکریان مار کر جانا بہتر ہے اور اختیار بارہوین اور تیرہوین کو جانے مین لِمَنِ اتَّقٰی
واسطے اس شخص کے ہے کہ ڈرے اور پرہیز کرے شکار کرنیسے اور مجامعت کرنیسے اور بوئے خوش لگانے سے
حالت احرام مین اور اگر پرہیز نہین کیا ہے بلکہ کوئی امر انمین سے حالت احرام مین کیا ہے تو واجب ہے اسکو منا مین تیسری شب
بھی رہنا اور تیرہوین کو کنکریان مار کر منا سے کوچ کرنا اور اس سے پہلے اسکو وہان سے جانا جائز نہین ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین
اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ جو کوئی جلدی کرے کہ دو دن ہے ایام تشریق سے منا مین اور اپنے حج سے فارغ ہو کر اپنے شہر کو جاوے
تو کوئی گناہ اسپر نہین ہے اور جو کوئی تاخیر کرے تیسرے روز تک وہ تیسرے دن تمام روز منا مین ہے تو کوئی گناہ گناہان گزشتہ سے اسپر
نہین ہے کہ تمام گناہ اسکے بخشے گئے حج کرنیسے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو تم خدا سے سب احوال مین وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ
اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ جانو تم کہ تحقیق تم طرف اسکے جمع کئے جاؤ گے بعد مرنیکے قیامت کی روز واسطے جزائے اعمال کی اور اچھے اپنے عمل کا
بدلا پاؤ گے اور تفسیر امام علیہ السلام مین لکھا ہے کہ ڈرو تم حج کرنیوالو کہ گناہ تمہارے بخشے گئے ہین بسبب حج کرنیکے پھر ان گزشتہ گناہون
کو نکرو کہ پھر ان گناہونکا بار اور سزا تمہاری گردنون پر ہو جائے اور تم انکا بار نہ اٹھا سکو اور وہ گناہ پھر نہ بخشے جاوین مگر توبہ خالص
اور منقول ہے کہ ایک منافق اخنس ثقفی نام شیرین گفتار اور خوبصورت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا تھا
اور حضرت کو اسکی گفتار اور صورت خوش معلوم ہوتی تھی ایکروز اسنے حضرت کے روبرو خدا کی قسم کھائی کہ مین اس واسطے
حاضر ہوا ہون کہ بصدق دل مینے اسلام کو اختیار کیا ہے اور حضرت کو اسکے نفاق سے اطلاع نہ تھی اور حضرت کے
پاس سے اٹھکر جو روانہ ہوا اور زمین حدیبیہ سے آگے بڑھا تو ایک قوم کی زراعت کو آگ سے اسنے جلا دیا اور مسلمانون کے
چوپاؤن کو قتل کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ
فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور بعض آدمیون سے وہ شخص ہے کہ خوش معلوم ہوتی ہے تجھکو اے محمد بات اسکی
بیچ زندگانی دنیا کی کہ وہ دین کو ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین مسلمان ہون وَیُشْہِدُ اللّٰہَ اور گواہ کرتا ہے وہ شخص
منافق خدا کو اور خدا کی قسم کھاتا ہے عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِہٖ اوپر اس چیز کے کہ بیچ دل اس منافق کے ہے یعنی کہتا ہے کہ
مین دل سے مسلمان ہون اور خدا کو اسپر گواہ لاتا ہے وَہُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اور حال یہ ہے کہ وہ بہت سخت اور سرکش تر

دشمنوں اور جھگڑنیوالوں میں کا ہے نسبت باہل ایمان وَاِذَا تَوَلّٰی اور جسوقت پشت پھیرتا ہے وہ مجلس اقدس نبوی سے
تو سَعٰی فِی الْاَرْضِ دوڑتا ہے بیچ زمین کے اور کوشش کرتا ہے لِیُفْسِدَ فِیْهَا تاکہ فساد اور تباہی کرے
بیچ اُس زمین کے وَیُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ اور نابود کرے زراعت کو اور نسل کو کہ زراعت کو تو جلادے اور نسل کو حیوانوں کی قطع
کرے کہ اُنکو قتل کر ڈالے وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ اور خدا نہیں دوست رکھتا ہے فساد کو اور نہیں پسند کرتا ہے
تباہی ڈالنے کو اُسکی مخلوقات پر وَاِذَا قِیْلَ لَهُ اور جسوقت کہا جاتا ہے واسطے اُس منافق کے اِتَّقِ اللّٰهَ
ڈر تو خدا سے اور چھوڑ دے تو ان فعلوں کو تو اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ پکڑتی ہے اُس منافق کو عزت بِالْاِثْمِ ساتھ
گناہ کے کہ غیرت اور حمیت جاہلیت کی گناہ کو اُس سے چھوٹنے نہیں دیتی کہ جون جون اُسکو منع کرو زیادہ گناہ کرتا ہے فَحَسْبُهٗ
جَهَنَّمُ پس کافی ہے اُسکو دوزخ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اور البتہ بُرا بچھونا ہے وہ دوزخ اور جہنم ایک طبقہ ہے آتش دوزخ
کے طبقوں میں سے کہ کافروں اور منافقوں کو اُسمیں عذاب کرینگے اور یا وہ کنواں ہے دوزخ میں کہ بغایت عمیق ہے اور منقول
ہے کہ جسوقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کے تنگ کرنے سے اپنے وطن مکہ معظمہ سے ہجرت اختیار کرنے لگے اور
اپنے وطن کو چھوڑنے لگے تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کو اپنے فرش خواب پر سُلایا اور خود حضرت غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے
اور بعد تین روز کے وہاں سے طرف مدینہ کی روانہ ہوئے اور جناب امیر کمال جوانمردی اور شجاعت سے حضرت کے بستر خواب پر سوئے
خدا تعالیٰ جناب امیر کی شان میں فرماتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ اور بعض آدمیوں میں سے وہ شخص ہے کہ
بیچتا ہے یعنی بدل کرتا ہے نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ط جان اپنی کو واسطے طلب کرنے مرضیوں خدا
اور اُسکی خوشنودی کے واسطے یعنی خدا کی رضامندی کے واسطے جہاد میں یا امر معروف اور نہی منکر میں اپنی جان کو بدل کرتا ہے
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور خدا مہربان ہے ساتھ بندوں کے بسبب فدا کرنے جان کے راہ خدا میں اور ابتغاء مفعول لہ
واقع ہوا ہے اور اس آیت کا جناب امیر کی شان میں نازل ہونا سُنّی اور شیعہ کی دونوں کی تفسیروں میں لکھا ہے اور ثعلبی اپنی تفسیر
میں اس قصہ کو اسطرح لکھا ہے کہ شب غار کو جو جناب سید ابرار نے بحکم پروردگار خوف کفار سے ارادہ وطن کے چھوڑنے کا کیا تو علی بن
ابیطالب کو بلایا اور اُنہوں نے عمر حضرت علی کی اکیس برس کی تھی فرمایا کہ اے علی کفار نے اتفاق کیا ہے کہ فرش خواب پر آکر مجھکو
قتل کریں اور حکم خدا یہ ہے کہ تو میرے فرش پر میری عبا اوڑھکر میری جگہ خواب کرتا کہ اُنکو گمان ہو کہ میں سوتا ہوں اور اب میں باہر
جاتا ہوں اور ایسی جگہ پہنچوں کہ اُن کی شر سے امن میں ہوں حضرت علی نے عرض کی کہ اگر میں آپکی جگہ خواب کروں تو آپکو
تو کچھ ضرر نہو گا فرمایا کہ نہیں حضرت علی نے عرض کی کہ حضرت کی اپنی سلامتی کی مجھکو خوشخبری ہو اسوقت میں اپنی مرگ سے خوشحال ہوں
سر اینجان صد ہزار چو من وقف جان تو ہم ہزار تحفہ زمن بر روان تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولت سرا سے باہر تشریف
لیگئے اور چلتے ہوئے حضرت علی سے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا اور مکہ سے روانہ ہوا تو مکہ میں تو توقف کرنا اور لوگوں سے کہنا کہ اگر کسیکی امانت یا قرض مجھ
کو پاس ہو تو وہ آئے اور مجھسے وصول کرے اور جسوقت تو قرض کو میرے ادا کر چکے تو مع فاطمہ بنت اسد مادر اپنے کی اور فاطمہ بنت محمد اور فاطمہ بنت زبیر بن
عبدالمطلب کی مدینہ کو روانہ ہو حضرت یہ فرماکر مکان سے روانہ ہوئے اور حضرت علی عبائے مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوڑھکر حضرت کے بستر پر
جا لیٹے اور کفار قریش نے اُس شب کو حضرت کی دولتسرا کا محاصرہ کیا تھا کہ ایسا نہو کہ محمد باہر نکلجائیں اور حضرت کی خوابگاہ پر پتھر برساتے
تھے اور حضرت علی اپنے تئیں خدا کے سپرد کرکے اُس خوابگاہ سے ہرگز حرکت نہیں کرتے تھے اور نہ کسی طرح کا اضطراب کرتے تھے اور
صبح ہوئی تو سب کفار نے گھر میں داخل ہو کے ہجوم کیا اور شمشیریں کھینچکر خوابگاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف متوجہ

ہوئے کہ ایکبار اُن حضرت پر تلواریں ماریں اور جسوقت خوابگاہ کی نزدیک گئے تو حضرت علی ایکدفعہ ہی بستر سے کودے اور تلوار
کھینچکر اونپر حملہ کیا اور باواز بلند جو اُنکو للکارے تو سب ہراسان ہوگئے اور سردار اُنکے ابوجہل اور خالد بن ولید اور حنظلہ بن ابو
سفیان تھے کہنے لگے کہ اے علی تجھسے تو ہمکو کچھہ مقصود نہین ہے تیرے چچا کا بیٹا کہان ہے فرمایا کہ وہ جسجگہ ہے امن خدا مین ہے
وہ لوگ اُن سے نا امید ہوکر پھر گئے اور مثل شجاعت جناب امیر المومنین علیہ السلام کے کسیکی شجاعت عالم مین ثابت نہین ہے
کہ یکہ و تنہا ہزارون سے مقابلہ کرکے غالب آئے یہہ بھی ایک مصلحت خدا تھی کہ جناب رسول خدا کو بباعث تعدی کفار کے
حکم ہجرت کا ہوا اور نہین تو کفایت کرتی تھی شجاعت علی کی سب کفار کے واسطے اور اب خدا تعالیٰ منافقون کیطرف
خطاب کرکے فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ظاہر مین ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ
كَآفَّةً داخل ہو تم بیچ اسلام کے سب کے دل سے اعتقاد کرو جیسے کہ تم ظاہر مین کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہین اور سلم کو اہل حجاز اور
کسائی نے بفتح سین پڑھا ہے اور کافہ بمعنی کل ہے اور ترکیب مین وہ حال واقع ہوا ہے ادخلو کی ضمیر سے اور فرماتا ہے منافقون
کو کہ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اور نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان کی کہ اسکے پیچھے چلو اور اسکے وسوسہ اپنے
سے کفر کو اپنے دلون مین پوشیدہ رکھو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ تحقیق کہ وہ شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے
اسکی دشمنی ہرگز پوشیدہ نہین ہے فَاِنْ زَلَلْتُمْ پس اگر ڈگمگاؤ تم اور پھر جاؤ تم دین اسلام سے مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ
الْبَیِّنٰتُ بعد اسکے کہ آئی ہین تمہارے پاس دلیلین روشن اسلام کے حق ہونیکی اور معجزہ ظاہر تو فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ عَزِیْزٌ پس جانو تم کہ تحقیق خدا غالب ہے اور قادر ہے عذاب کرنے پر حَكِیْمٌ حکمت والا ہے کسی کو عذاب نہین
کرتا ہے مگر حق کے ساتھ اور اہل سنت کی کتب احادیث مین جابر سے روایت ہے کہ ایک روز عمر خطاب نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول خدا ہم یہودیون سے بہت اچھی باتین سنتے ہین اگر اجازت ہو تو ہم اُنکو لکھہ لیوین حضرت
نے فرمایا کہ شک اور تردد مین مت پڑو اسلام کیطرف جیسے کہ یہودیون نے شک اور تردد کیا اپنے دین مین دین لایا ہون تمہارے
واسطے ایک دین اور مذہب نورانی اور پاکیزہ اور اگر موسی زندہ ہوتا تو سواے میری پیروی کے اُسکی کوئی راہ نہوتی اور دوسری
روایت جمع بین الصحیحین مین ہے کہ اسپر عمل نکیا آخر کو عمر خطاب توریت کی نقل کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے
اور حضرت کے روبرو اُسکو پڑھنے لگے اور حضرت کے چہرہ مبارک کا رنگ اُسکو دیکھکر متغیر ہوگیا اور بدل گیا نہایت غصہ و غضب سے
اُسوقت ابوبکر نے عمر سے کہا کہ تیری مان تیرے غم مین بیٹھے کیا تو نہین دیکھتا ہے رسولخدا کے چہرہ کو کہ متغیر ہوگیا ہے اور تو پڑھے جاتا ہے
اُسوقت پڑھنا موقوف کیا اور کہا کہ اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ دیکھو یہہ سب متعلق ہے اس آیت کی تفسیر کے اور فرماتا ہے
خدا کہ هَلْ یَنْظُرُوْنَ نہین انتظار کرتے ہین وہ لوگ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ مگر یہہ کہ آئے اُنکے پاس حکم خدا فِیْ ظُلَلٍ
مِّنَ الْغَمَامِ بیچ سایبانون کے ابر سفید سے جیسا کہ قوم شعیب پر آیا تھا وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور آئین فرشتے عذاب کے وَقُضِیَ
الْاَمْرُ اور ادا کیا جاوے حکم کہ ہر ایک کو سزا دیجاوے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کی رجوع کرینگے اور پھرینگے امور یعنی
دنیا مین حکام اور سلاطین حکمرانی کرتے ہین لیکن قیامت کے روز سب احکام اُنکے باطل ہوجاوینگے اور سواے خدا کے پاک کے کسیکو مجال حکم کی نہوگی
ع ۲۵ بلکہ اپنے حالون مین سب گرفتار ہونگے اور خدا تعالیٰ اپنے حبیب سے خطاب کرتا ہے کہ سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ پوچھہ تو بنی اسرائیل سے محمد
صلعم یعنی یہودیون سے پوچھہ تو کہ وہ یعقوب کی اولاد ہین کہ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ کتنی دی ہین ہمنے اُنکو یعنی آنکو یا انکو مِّنْ اٰیَةٍۢ
بَیِّنَةٍ نشانیان واضح روشن اور معجزہ ظاہر مثل من و سلویٰ کے اور پھٹنے دریا کے اور سایہ کرنے ابر کے لیکن اُنہون نے سب کی تکذیب کی

تو ایمان لاتے ہیں اور بعضو نہین لاتے ہیں ای محمد اگر یہ لوگ با وجود ملاحظہ معجزات کی تیری ہی تکذیب کرین مثل انبیا گذشتہ کی تو تعجب نہین ہے
وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ اور جو شخص کہ بدل ڈالی نعمت خدا کو سبب عناد کی یعنی تکذیب معجزات کی کرے کہ سبب ہدایت کا ہی مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ بعد اسکے کہ آئی ہی وہ نعمت معجزات کی اسکے پاس اور پہچان لیا ہی اسکو اور حق ہونا نبوت کا اور ثابت ہو گیا
اور یا یہ کہ تامل کرے معرفت اسکی حاصل کر سکتے ہین اور توجہ اسکی طرف نہین کرتے ہین بلکہ انکار کرتے ہین پس اس صورت مین فَاِنَّ
اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ پس تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے کہ دنیا مین تو قتل اور غارت اور عذاب جزیہ کا ہی اور آخرت مین
ابد الآباد دوزخ مین رہنا انکا اور منقول ہی کہ عرب کے مالدار آدمی مثل ابو جہل اور ہشام وغیرہ فقرا مومنین پر مثل عمار اور صہیب اور
بلال وغیرہ کے ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ محمد کہتا ہی کہ مین ان فقیرون کی اعانت سے کام اپنا درست کرتا ہون اور بزرگی اور عظمت تمام
عرب کی درہم اور برہم کرتا ہون اگر محمد حق پر ہوتا تو چاہیے تھا کہ اشراف عرب کے بڑے نامی آدمی اسکی پیروی کرتے نہ گدا و فقرا خدا تعالی
انکے رد مین فرماتا ہے کہ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا آراستہ کی گئی ہی واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے یعنی عزیز اور خوب معلوم ہوئی
نظرون مین کفار کی الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا زندگانی دنیا کی کہ اسکے سبب سے مغرور ہین وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اور ٹھٹھا کرتے ہین ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور وہ لوگ کہ ڈرتے ہین خدا سے اور متقی اور پرہیزگار ہین
فَوْقَهُمْ اوپر انکے ہین اور بالا ہین انسے مرتبہ مین یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے کہ وہ مومنین مدارج عالیہ اور علیین مین ہونگے
اور درجہ انکا بلند ہوگا ان ٹھٹھا کرنیوالون سے وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور خدا روزی دیتا ہی جسکو
چاہتا ہی بے حساب کہ جسکی شمار کچھ نہین ہی اور دنیا مین روزیکا فراخ کرنا بر سبیل استدراج ہی یا بطریق امتحان اور آخرت کی روزی بدلے نیک
اعمال کی ہے کہ وہ روزی ہمیشہ اور ابد الآباد ہوا اور روزی دنیا کی چند روزہ ہی اور فنا ہونیوالی ہے اور امام رضا علیہ السلام اپنے آبا
طاہرین سے روایت کی ہی اور انہون نے جناب رسولخدا صلعم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی مومن یا مومنہ کو خوار اور حقیر لیے سبب
اسکی مفلسی اور ناداری کی اور اسکو سمجھے بیقدر حق تعالی اسکو قیامت کے دن میان اہل محشر کے رسوا اور خوار کریگا اور جو کوئی مومن اور مومنہ پر
بہتان باندھیگا حق تعالی اسکو قیامت کو دن آگ کی پشتہ پر رکھیگا تا کہ اس بہتان کی عہدے سے باہر آوے اور مومن خدا کے نزدیک بزرگ
زیادہ ہے فرشتہ مقرب سے اور کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ خدا تعالی اسکو مومن تائب سے زیادہ دوست رکھتا ہو اور اہل آسمان اسطرح مومن
کو پہچانتے ہین کہ جیسے کوئی اپنے فرزند اور اہل کو پہچانتا ہے اور خدا تعالی اپنے حبیب کی تسلی کیلیے فرماتا ہی کہ كَانَ النَّاسُ
اُمَّةً وَّاحِدَةً تھے سب آدمی گروہ ایک متفق ایک شریعت پر آدم سے نوح تک اور بعد اسکے اختلاف ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ آدم سے
نوح تک دس قرن ہو کہ سب ایک شرع پر تھے پھر اختلاف کیا انہون نے اور خدا تعالی نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے کہ تین سو تیرہ
انمین سے رسول ہین اور انمین سے اٹھائیس کا نام قرآن مین ہی اور پانچ اولو العزم ہین نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی اور محمد علیہم السلام اور
پچاس صحیفے خدا نے شیث کو دیے اور تیس ۲ نوح کو اور دس ابراہیم کو اور توریت موسی کو دی اور زبور داؤد کو اور انجیل عیسی کو اور قرآن محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہی کہ اس آیت مین فرمان لوگو نکا ہی کہ جو حضرت نوح سے پہلے تھے اور وہ لوگ
نہ مومن تھے اور نہ کافر فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ پس بھیجا خدا نے پیغمبر و نکو مُبَشِّرِیْنَ خوشخبری دینے والے تھے وہ مومنین
اہل طاعت کو ثواب کی اور بہشت مین داخل ہونیکی وَمُنْذِرِیْنَ اور ڈرانیوالے تھے وہ گنہگار و نکو عذاب سے وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ اور نازل کیا ہمراہ انکے کتاب کو ساتھ حق کے کہ اسمین احکام شریعت کے تھے لِیَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ تا کہ حکم کرے خدا
درمیان آدمیون کے یا پیغمبر اسکے واسطے فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ بیچ اس چیز کے کہ اختلاف کیا ہی انہون نے بیچ اسکے وَمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ

اور نہین اختلاف کیا بیچ اُس حق کی اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْہُ مگر اُن لوگون نے کہ دیے گئی ہین اسکو واسطے دور کرنے اختلاف کے مثل
یہود اور نصاریٰ کی کہ تغیر و تبدل اسکا کیا اور صفات پیغمبر آخر الزمان کو پوشیدہ کیا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ
بعد اسکے کہ آئی اُنکی پاس دلیلین روشن اور معجزات اور اختلاف کیا اُنہون نے نماز مین کہ بعضون نے پورب کو منہ کیا اور بعضون نے پچھم کو
اور خدا نے مومنین کو حکم کیا کعبہ کیطرف منہ کرنیکا اور بعضے رات کو روزہ رکھتے تھے اور بعضے آدہے دنکو اور خدا نے مومنونکو حکم دیا ماہ رمضان
مین سارے دنکا روزہ رکھنے کا اور اختلاف کیا اُنہون نے کہ ہفتہ مین کونسا دن اچھا ہے یہودیون نے کہا کہ سنیچر ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ
اتوار ہے اور خدا تعالی نے مومنین کو جمعہ کا حکم دیا اور حضرت ابراہیم مین اختلاف کیا یہودیون نے کہا کہ وہ یہودی تہا اور نصرانیون نے کہا
کہ وہ نصرانی تہا اور خدا تعالے نے مومنین کو بتلایا کہ وہ نہ یہودی تہا اور نہ نصرانی تہا بلکہ وہ مسلمان تہا اور یہ سب اختلاف کیا اُنہون نے
بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ واسطے حسد اور سرکشی کی درمیان اپنے یعنی آپسمین بنا کی حرص فَهَدَی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس ہدایت کی
خدا نے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وہ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ واسطے اُس چیز کے کہ اختلاف کیا ہے اُنہون نے بیچ اسکے کہ حق
ہے وہ چیز یعنی جس حق اور راستی مین اُن یہود اور نصاریٰ نے اختلاف کیا تہا خدا تعالی نے مومنین کو اسکی ہدایت کی
بِاِذْنِهٖ ساتھ حکم اپنے کی اور اپنے لطف اور ارادہ سے اور مومنین کو بتلا دیا وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور خدا ہدایت
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ طرف راہ سیدھی کے اُن لوگونکو کہ تامل کرتے ہین بات خدا مین اور
پہنچ جاتے ہین تفکر اور تامل سے طرف اُس طریق کے کہ وہ طریق انبیا اور اولیا کا ہے اور اخلے تعالی کفار کا ایذا دینے کے مقابلہ مین
صبر کرنیکو فرماتا ہے کہ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا گمان کیا ہے تم نے اے مومنین یہ کہ داخل ہو تم بہشت مین
کفار کی بیچ سے آزار پانیکی جنت وَلَمَّا یَاْتِكُمْ اور ابہی نہین آیا ہے تمکو یعنی نہین گزرا ہے تمپر مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلِكُمْ حال اُن لوگون کا سا کہ گذرے ہین وہ پہلے تم سے انبیا اور مومنین کہ وہ بڑے سخت آزار اُٹہاتے تھے ... کفار کے
ہاتھ سے اور یہ لما حرف نفی کا ہے یعنی تمکو وہ آزار نہین پہونچے ہین جو کہ اُنکو پہونچے تھے مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ
جسوقت کہ پہونچتی تہی اُنکو سختی اور بیماری اور فقیری اور تنگی وَزُلْزِلُوْا اور ڈگمگا گئے تھے اور متزلزل ہوتے تھے وہ بلاؤن کی
کثرت سے حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ یہانتک کہتا تہا پیغمبر اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے ساتھ اُسکے اُن
آزارون اور بلاؤن سے گھبرا کر مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ کب ہوگی مدد خدا کی کہ ہم دشمنون پر فتح پاوین کیونکہ بڑے آزار اٹہائے ہین ہم اور بہت تکلیفین
پائی ہین کفار کے ہاتھ سے اللہ اُنکے جواب مین فرماتا تہا کہ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ خبردار ہو اور جانو تم کہ تحقیق مدد خدا کی نزدیک
ہے مومنین سے اور اسمین اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ خدا تعالی کی رحمت اٹہانا اور پانا اور بہشت کی نعمتونکو حاصل کرنا وسیلہ سے محنت سختی
آزار اور بلیات اور ترک لذات اور شہوات نفس کی ہے اور وہب بن منبہ روایت ہے کہتا ہے کہ مینے بعضے حواریون کی کتاب مین لکہا
ہوا دیکہا ہے کہ اے فرزند آدم جسوقت خدا تعالی تجھکو بلاؤن مین مبتلا کرے تو خوش ہو کہ یہ طریقہ انبیا اور اولیا کا ہے اور جسوقت تجھکو وسعت
اور فراغت حاصل ہو تو غمگین ہو کہ تیری ساتھ خلاف اس امر کے کیا کہ جو انبیا اور اولیا کے ساتھ کیا تہا اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین درجے ہین معلق ادہر کہ انکو اوپر سے کچھ لگاؤ ہے اور نہ نیچے سے اور نہ اُنکے نیچے کوئی ستون ہے کہ اُنکے سہارے
سے وہ کہڑے ہون اُن درجات کو بندہ اپنے اعمال نیک سے نہین پاسکتا ہے کسی نے عرض کی کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنمین
کون لوگ ہین وہ کہ جنکو وے درجے ملینگے فرمایا کہ اہل بلا اور غمون جو کہ دنیا مین بلیات اور غمون مین مبتلا ہوتے ہین اور دوسری حدیث مین
ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو لوگ کہ دنیا مین بلاؤن مین مبتلا ہوے ہین اُنکے واسطے آخرت مین وے درجے ہین کہ اُنکو بندہ لے پہنچے

اعمال سے نہیں پا سکتا یہانتک کہ آدمی جسوقت اُن درجون کو دیکھیگا تو آرزو کریگا کاش میرا بدن مقراض سے ریزہ ریزہ کیا جاتا دنیا مین
تاکہ اُن درجونکو مین پاتا اور منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ کا ایک وزیر تہا کہ وہ اُنکے احکام کو پہونچاتا تہا اُسکو صحرا مین شیر نے کہا لیا حضرت
عیسیٰ نے مناجات کی کہ خداوندا یہ شخص وزیر اور مددگار میرا تہا اسمین کیا مصلحت تھی دیکھی کہ شیر کو اُسپر غالب کیا یہانتک کہ وہ اُسکو کہا گیا
فرمایا کہ چاہتا تہا مین کہ اُسکو ایک مرتبہ حاصل ہو وہ عمل اُسکا کوئی اس قابل نہتا اسواسطے ہمنے اُسکو شیر سے پہڑوایا کہ اُسکو وہ مرتبہ حاصل ہو اور
اگرچہ خدا اپنی شفقت سے جیسا مرتبہ چاہے ویسا دے سکتا ہے لیکن لطف اسمین ہے کہ جب استحقاق حاصل ہووے اور کہتے ہین کہ ایک شخص عمرو بن جموع
بہت بوڑہا ہوگیا تہا اور مال کثیر اپنے ملک مین رکہتا تہا چاہا کہ اُسکو راہ خدا مین صرف کرے کہ موجب خوشنودی خدا کا ہو اور باعث نجات
ابدی کا عقبیٰ مین ہووے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین عرض کی کہ یا رسول خدا اپنے مالکو مین کیونکر خرچ کرون راہ
خدا مین یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۥ سوال کرتے ہین تجہسے اے محمد کہ
کیا خرچ کرین وہ راہ خدا مین اور ماذا مرفوع اور منصوب دونو ہو سکتا ہے جیسا کہ نحو کی کتابون مین لکہا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے
اُنکے جواب مین قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ جو کچہ خرچ کرو تم خیر سے یعنی مال حلال سے تو
فَلِلْوَالِدَيْنِ پس واسطے باپ اور مان کے ہے کہ اُنکو دو وَالْاَقْرَبِيْنَ اور واسطے رشتہ دارون کو وَالْيَتٰمٰى اور واسطے یتیمونکے
کہ جنکے باپ اُنکو بچہ چہوڑ کر مر جاتے ہین اور وہ قدرت کہانے اور کپڑے کی نہ رکہتے ہون وَالْمَسٰكِيْنِ اور واسطے مسکینون محتاجون
کہ جو علاج اپنی معاش کا نہین کر سکتے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے مسافرون کے ہے جو کہ اپنے وطن سے دور ہین اور اُنکے پاس خرچ
نہین ہے تاکہ اپنے وطن مین پہونچین اور اگرچہ وہ اپنے وطن مین مالدار اور آسودہ ہون وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچہ کرو گے
تم بہلائی مین سے کہ اپنا مال راہ خدا مین خرچ کرو گے فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ پس تحقیق خدا ساتہ اُسکے عالم ہے اور خوب جانتا ہے
اور اُسکی جزا تمکو دیگا اور اب خدا تعالیٰ جہاد کا حکم کرتا ہے کہ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ لکہا گیا ہے یعنی فرض کیا گیا ہے اوپر تمہارے لڑنا
کافرون سے راہ خدا مین وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ اور وہ ناخوش ہے واسطے تمہارے یعنی لڑنا تمکو ناخوش اور مکروہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری طبیعت
لڑنیکو نہین چاہتی وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا اور قریب ہے کہ مکروہ جانو تم ایک شی کو وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور وہ
بہتر ہے واسطے تمہارے انجام مین یعنی شرع کی تکلیفون کو تم مکروہ جانتے ہو اور مصلحت دنیا اور آخرت کی تمہارے واسطے اس امر مین
کہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے دونو جہان مین دنیا مین فتح اور غنیمت اور غلبہ اعلاے دین پر اور آخرت مین جنت کی نعمتین وَعَسٰٓى اَنْ
تُحِبُّوْا شَيْـًٔا اور شاید کہ دوست رکہتے ہو تم ایک شی کو بسبب کاہلی کے وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ اور وہ بد ہے واسطے تمہارے یعنی بسبب
کاہلی کے تم چاہتے ہو کہ ہم کافرون سے نہ لڑین اور اس امر کو تم دوست رکہتے ہو اور حال یہ ہے کہ یہ امر واسطے تمہارے نہایت بُرا ہے
کہ دنیا مین تو ذلت و خواری اور غلبہ کفار کا ہے اور آخرت مین نا امیدی ثواب سے اور درجہ شہادت کے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا
ہے اس امر کو کہ جسمین تمہاری خیر اور فائدہ ہے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور تم نہین جانتے ہو اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم بدر کی لڑائی
سے دو مہینے پہلے عبداللہ بن جحش اپنے پہوپہی کے بیٹے کو مع آٹہ صحابے جمادی الاخری کے مہینے مین قافلہ قریش پر کہ طائف سے
آتا تہا اور اُسمین مال تجارت تہا روانہ کیا کہ اُس کاروان کو قتل اور اسیر کرین پس جسوقت کہ یہ اُنکے قریب پہونچے تو آپس مین
ان دونو فریق کے جنگ ہوئی اور عمرو حضرمی قافلہ قریش مین سے مارا گیا اور نماز شام کے وقت چاند رجب کا مسلمانونکو نظر آیا لیکن
اُنکو یہ نہ معلوم ہوا کہ آج چاند رات ہے یا غرہ رجب کا ہے اور حقیقت مین وہ غرہ رجب کا تہا جب یہ خبر مشہور ہوئی تو کافرون نے طعن کیا
کہ محمد نے ماہ حرام کو حلال کر دیا اور اپنے اصحاب کو رجب کے مہینے مین کہ وہ ماہ حرام ہے خونریزی کا حکم دیا رسول خدا صلعم عبداللہ بن جحش کو

طلب کیا اور فرمایا کہ مینے تجھسے نہ کہا تہا کہ ماہ حرام مین لڑائی نکرنا اور کسی کو قتل اور اسیر نکرنا عبد اللہ نے عرض کی یا رسول خدا ظن غالب یہ تہا کہ اس روز
جمادی الآخر کی سلخ یعنی روز آخر ہی اور بعد قتل اور اسیر کرنیکے کفار کو معلوم ہوا کہ وہ غرہ رجب کا تہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غنیمت
اور اسیر انکو واپس کر دیا اور کفار کو پاس بہیجدیا اور اسمین کسیطرحکا تصرف نکیا اور اس درمیان مین اکابر کفار قریش نے ایک خط جناب رسول خدا صلعم کیخدمت
مین مع انکے بہیجا اور ماہ حرام مین لڑنیسے سوال کیا اُسکے جوابمین یہ آیت نازل ہوئی یَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ سوال کرتے ہین وہ تجھسے
اے محمد صلعم ماہ حرام سے قِتَالٍ فِيهِ لڑائی کرنیسے بیچ اُس مہینے کے اور قتال بدل اشتمال ہے شہر سے فرمایا ہے خدا تعالے کہ قُلْ کہدو تم اے محمد صلعم اُن
لوگونسے قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ لڑنا بیچ اُس مہینے کے بڑا گناہ ہے وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ اور بند کرنا راہ خدا سے اور منع کرنا کہ
لوگونکو مسلمان ہونیدیا وَكُفْرٌ بِهِ اور کفر کرنا ساتھ اُس خدا کے وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور باز رکہنا مسجد حرام سے مسجد کا مضاف محذوف ہے اور تقدیر
اُسکی صد المسجد الحرام ہے یعنی اور بند کرنا مسجد حرام سے کہ وہان پیغمبر کو اور مومنین کو نجانے دینا وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ
اور نکال دینا لوگون اُس مسجد کا اُس مسجد سے کہ وہ پیغمبر اور مومنین ہین أَكْبَرُ بہت بڑا گناہ ہے عِنْدَ اللَّهِ
نزدیک خدا کے وَالْفِتْنَةُ اور فتنہ یعنی شرک کرنا أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ بہت بڑا اور زیادہ گناہ ہے قتل سے
اور قید کفار سے حرام مہینے مین وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ اور ہمیشہ لڑائی کرینگے وہ کفار تمسے اے مومنین ہمیشہ دکہ
حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ یہانتک کہ پہیریں وہ تمکو عَنْ دِينِكُمْ دین تمہارے سے إِنِ اسْتَطَاعُوا اگر طاقت رکہین وہ اور اُنکے
اختیار مین ہو وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ اور جو شخص کہ پہرجاوے اور مرتد ہو جاوے تم مین سے دین اپنے سے فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ
پس مر جاوے وہ جسوقت کہ وہ کافر ہے یعنی حالت کفر ہی مین کہ مرتد ہو کر مرجاوے فَأُولَٰئِكَ پس یہ لوگ مرتد حالت کفر مین مرنیوالے حَبِطَتْ
أَعْمَالُهُمْ نابود اور باطل ہو جاوینگے عمل انکے فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے کہ انکو امن ملیگی اور میراث سے وہ محروم رہینگے اور زوجہ انکی نکاح سے باہر ہو جاویگی
وَالْآخِرَةِ اور بیچ آخرت کے کہ ثواب سے محروم رہینگے وَأُولَٰئِكَ اور یہ لوگ أَصْحَابُ النَّارِ صاحب دوزخ کے ہین هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
بیچ اُس دوزخ کے ہمیشہ رہنیوالے ہین اور کہتے ہین کہ عبد اللہ بن جحش نے اور اُسکے ہمراہیون نے بسبب کہ احتیاط کی اُس لڑائی مقدمہ ہین یعنی حرمت سے
توبہ کی اور بعضی صحابہ کہتے تہے کہ اگرچہ انہون نے اس گناہ سے خلاصی پائی ہے لیکن اس جہاد کرنیکا انکو کچھ ثواب نہوگا انکے جواب مین خدا تعالی نے یہ آیت
نازل کی اور فرمایا کہ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہین وَالَّذِينَ هَاجَرُوا اور جن لوگون نے کہ ہجرت کی ہے
اور اپنے وطن کو راہ خدا مین ترک کیا ہے وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جہاد کیا ہے انہون نے بیچ راہ خدا کے أُولَٰئِكَ
يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ یہ لوگ امید رکہتے ہین رحمت خدا کی وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے توبہ کرنیوالونپر
اور ان لوگونکے گناہ کو بخشیگا کہ وہ مومن ہجرت کرنیوالے ہین راہ خدا مین اگرچہ از روی خطا کے وہ ماہ حرام مین کفار سے لڑے ہین شبہہ مین پڑکر لیکن
خدا تعالی انکے گناہ کو بخشیگا اور ثواب سے انکو محروم نرکہیگا کہ رحمت اُسکی بہت فراخ ہے اور فضل اُسکا نہایت وسیع ہے خدا تعالی نے ہجرت کرنیوالون
کی تعریف بہت توکلین کی ہے اور بہشت کی نعمتونکی بشارت انکو دی ہے اور وعدہ بہشت کا انسے کیا ہے لیکن یہ سب موقوف ہے سلامتی ایمان
پر کہ جو لوگ ایمان پر تا دم واپسین اپنے ایمان پر قایم رہے ہین وہ لوگ بیشک موافق وعدہ خدا کے مستحق ہین نعمتون بہشت کے نہ وہ لوگ جو ایمان صحیح سے
خارج ہوگئے ہین اپنے بد افعال کی جہت سے اور ہجرت کرنیکو یہ لازم نہین ہے کہ بعد ہجرت کے ہجرت کرنیوالے بد فعلی نکرین اور اپنے ایمان پر نہرہین اسواسطے کہ جیسے
خدا تعالی نے ہجرت کرنیوالونسے وعدہ بہشت کا کیا ہے ویسے ہی فقط ایمان لانیوالون اور نیک عمل کرنیوالونسے بھی وعدہ بہشت کی نعمتونکا کیا ہے قرآن مجید مین
اگرچہ ہجرت انہون نے کی ہو اور اپنی رضامندی کی اور بہشت کی نعمتون کی انکو بشارت دی ہے اور بہت تعریف انکی کی ہے اور حال یہ ہے کہ بہت سے لوگ
رسول خدا کے مرتد ہوگئے تہے چنانچہ کتب تواریخ مین لکہا ہے اور خدا تعالے نے جو انکی تعریف کی تہی اور بہشت کی نعمتونکی بشارت انکو دی تہی وہ انکی عمر کے حال کے مناسب تہی

مانع ہنو ایسا ہی حال ہجرت کرنیوالونکا ہی کہ خدا تعالے کی تعریف کرنیسے اور بہشت کی نعمتونکی بشارت دینے سے لازم نہین آتا ہی کہ وہ اپنے ایمان سے
ہرگز نہ پہر سکینگے پس معلوم ہوا کہ یہ بشارت اُن ہجرت کرنیوالونکو ہی کہ جو تا مرگ اپنے ایمان پر قایم رہے ہین اور جیسے کہ خدا تعالی نے مہاجرین کی مذمت
کسی آیت مین نہین کی ہی ایمان لانیوالون کی بہی مذمت کسی آیت مین نہین کی ہی لیکن ہجرت کرنیوالونکی اور ایمان لانیوالونکی دونونکی طرف
خطاب کر کر فرمایا ہی کہ تم مین سے اگر کوئی مرتد ہو جاویگا تو اُسکے اعمال نیک ہجرت وغیرہ سب جاتے رہینگی اور وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور حال ہر شخص کا کہ کون اپنے ایمان صحیح پر قایم رہا اور کون فعال بد کرکے ایمان سے خارج ہو گیا یہ امر
روایات سے معلوم ہوتا ہی نہ قرآن سے اور کہتے ہین کہ اسلام سے پہلے لوگ شراب پیتے تہی اور جوا کہیلتے تہی جب زمانہ اسلام کا آیا تو ایک جماعت صحابہ
کی رسول خدا صلعم کے پاس آئی اور سوال کیا کہ یا حضرت ہمکو فتویٰ دیجئے شراب کے مقدمہ مین کہ یہ عقل کو زائل کرتی ہی اور قمار بازی مین حکم فرمائیے کہ یہ مال
کو لیجاتی ہی خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ يَسْأَلُونَكَ سوال کرتے ہین تجھسے اے محمد عَنِ الْخَمْرِ شراب سے کہ اُسکا
پینا کیسا ہی وَالْمَيْسِرِ اور قمار بازی سے کہ کہیلنا جوئے کا کیسا ہی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ بیچ اُن دونوکے
گناہ بڑا ہے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور فایدے ہین واسطے آدمیون کے کہ شراب مین تو سرور اور قوت حرارت غریزی کی اور ہضم طعام اور
قمار بازی مین فایدہ ہاتہ مین آنے مال کا ہی وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا اور گناہ اُن دونوکا بہت بڑا ہے فایدہ ان دونوکے سے کہ بڑے فساد
اُنسے پیدا ہوتے ہین اور وہ فساد اُنکے بہت بڑہ ہین اُن کی فایدون سے کہ جنکی متوقع ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ پینے والا شراب کا
ایسا ہی کہ جیسے پوجنے والا بت کا اور فرمایا ہی حضرت صلعم نے کہ لعنت کی ہی خدا نے شراب کو اور اُسکے نچوڑنے والے کو اور اُسکے درخت کو بونے والے کو
اور اسکے پینے والے کو اور اسکے پلانے والے کو اور اسکے فروخت کرنیوالیکو اور اسکے خرید کرنیوالیکو اور اسکی قیمت کہانیوالیکو اور اسکو اٹہا کر لیجانیوالیکو اور اُس شخص کو کہ جسکے پاس اٹہا کر لیجاوین
اُسکو اور فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ دس آدمی میری امت کے دعوی ایمان کا کرتے ہین اور حال یہ ہی کہ وہ ایمان نہین رکہتے تارک الصلوٰة اور
مانع الزکاة اور کہانیوالا سود کا اور زنا کرنیوالا اور شراب پینے والا اور چغلی کہانیوالا اور آدمیون مین فتنہ ڈالنے والا اور غیبت کرنیوالا اور ہمسایہ کو
آزار پہنچانیوالا اور ظالمون مین سعی کرنیوالا تاکہ کسی شخص کو بلا مین ڈالدے اور فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ دور ہو تم ان دو کعبتین یعنی نرد اور شطرنج
سے کہ یہ دونو قمار اہل عجم کے ہین اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ ایکمرتبہ جناب رسول خدا صلعم کا گذر ایک قوم پر ہوا کہ وہ شطرنج کہیلتے تہی حضرت نے
فرمایا کہ یہ کیا تصویرین ہین کہ جنکو تم عبادت کرتے ہو اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ فروخت کرنا شطرنج کا حرام ہی اور کہانا اُسکی
قیمت کا حرام ہی اور رکہنا اُس کا کفر ہی اور کہیلنا اسکا شرک ہی اور ہاتہ ڈالنا اُسمین کہیلنے کیواسطے ایسا ہی کہ جیسا گوشت خوک مین ہاتہ ڈالا
ہو اور نہوگی نماز اسکی جبتک کہ اُس ہاتہ کو نہ دہوئیگا جیسے کہ ہاتہ کو دہوتا ہی گوشت خوک کے ہاتہ لگانیسے اور نظر کرنیوالا طرف شطرنج کے وقت کہیلنے کے
ایسا ہی کہ جیسے اپنی ماں کی فرج کو دیکہتا ہی اور سلام کرنا شطرنج کہیلنے والے کو وقت کہیلنے شطرنج کے گناہ ہی اور جو شخص کہیلنے والیکے پاس بیٹہے
وقت کہیلنے کے تو وہ اپنی جگہ دوزخ مین کرلیوے اور یہ زندگانی اُس کی قیامت روز حشر اور ندامت ہوگی اور منقول ہی کہ پہلے عمرو بن جموح نے
رسول خدا صلعم سے سوال کیا تہا کہ ہم کیا خرچ کرین راہ خدا مین کہ جس سے قربت حاصل ہو چنانچہ اُسکے جواب مین آیت نازل ہوئی اور فرمایا کہ اپنے
باپ ماں کو اور قریبیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرونکو دو اور دوسری بار ابن جموح نے پہر حضرت سے پوچہا کہ ان دینونکی تفصیل تو
معلوم ہوئی کہ جنکو صدقہ دینا چاہی لیکن یہ معلوم ہوا کہ کیا دینا چاہیے تب یہ آیت نازل ہوئی وَيَسْأَلُونَكَ اور سوال کرتے ہین تجہسے محمد
صلعم کہ مَاذَا يُنفِقُونَ کہ کیا خرچ کرین وہ قُلِ کہہ تو اُنسے کہ الْعَفْوَ زیادہ حاجت سے جو کچہ ہو وہ راہ خدا مین خرچ کرین
ورنہ بخل کرین اور نہ بیجا خرچ کرین اور راہ خدا مین بہی اسقدر خرچ نکرین کہ خود محتاج ہو جائین اور منقول ہی کہ ایک شخص جناب رسول خدا

پاس مثل انڈے کے سونا لایا اور کہا کہ یا حضرت اسکو لو کہ یہ صدقہ ہے راہ خدا میں اور وہ اسکو مال غنیمت میں سے ملا تھا اور اسکے سوا اپنے
پاس اور کچھ نہیں رکھتا تھا حضرت نے یہ سنکر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اسنے دوسری طرف جاکر پھر یہی کہا حضرت نے ادھر سے بھی
منہ اپنا پھیر لیا اور تیسری مرتبہ حضرت غصہ ہوئے اور وہ سونا اسکے ہاتھ میں سے لیکر زمین پر پھینکدیا اور اس زور سے پھینکا کہ اگر اسکے لگتا
تو زخمی ہو جاتا اور فرمایا حضرت نے کہ ایک تم میں سے آتا ہے اور تمام مال اپنا صدقہ کرتا ہے اور بعد اسکے رستہ کے سر پر بیٹھکر لوگوں کے سامنے
ہاتھ پھیلاتا ہے اور گدائی اختیار کرتا ہے صدقہ وہ ہے کہ جو اسوقت میں ہو کہ جو پہلے اپنی عیال کی خبر لیوے اور اونپر خرچ کرے جب عیال کے
کھانے پینے سے کچھ بچ رہے اور وہ زیادہ ہو تو وہ صدقہ میں در راہ خدا میں دیوے اور فرمایا ہے خدا نے كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ
بیان کیا کہ میانہ روی سے چلو نہ بخل کرو اور نہ بیجا خرچ کرو ایسے ہی يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ بیان کرتا ہے خدا واسطے
تمہارے نشانیاں روشن لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تاکہ تم فکر کرو بیچ امور دنیا اور آخرت کے کہ کونسی چیز
فائدہ ہے دونوں جہان میں پس جو کہ مفید ہے اسکو اختیار کرو اور جسمیں نقصان ہے اسکو ترک کرو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما تو جس کسی کے پاس یتیم تھا اسنے اسکو اپنے پاس سے
نکالدیا اور پھر حضرت سے پوچھا کہ کیا کرنا چاہیے اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرت صادق نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جسوقت
یہ آیت نازل ہوئی کہ آتوا الیتامی اموالہم تو لوگوں نے یتیموں کی آمیزش مکروہ جانی اور یتیموں پر یہ امر بہت شاق گزرا اور جناب
رسولخدا صلعم کی خدمت میں جاکر اس امر کی شکایت کی تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَسْئَلُوْنَكَ اور سوال
کرتے ہیں تجھسے اے محمد صلعم عَنِ الْيَتٰمٰى یتیموں کی یعنی یتیموں کے ساتھ آمیزش کرنیسے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انسے کہ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ
درستی کرنی واسطے حال اور مال انکی کی بہتر ہے انکے ترک کرنیسے وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ اور اگر آمیزش کرو تم انسے اور اپنا کھانا انکے
کھانے میں ملاؤ اور کھانے پینے میں شریک ہو فَاِخْوَانُكُمْ پس بھائی تمہارے ہیں وہ دین میں اور حق بھائی ہونیکا آمیزش ہے
نہ دوری و جدائی اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ ان کے مال میں سے اسقدر نکالو کہ انکو کافی ہو اور اپنے مال میں سے اسقدر نکالو
کہ تمکو کافی ہو پھر خرچ کرو تم اسکو اور کسی نے ان حضرت سے کہا کہ یتیم چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں عمر میں اور بڑے بھی ہوتے ہیں اور بعضے کا
لباس اعلی اور زیادہ ہوتا ہے اور بعضے زیادہ کھاتے ہیں فرمایا کہ لباس تو ہر ایک کا جیسا ہوگا اسکے دام اسکے مال میں سے ہونگے اور
کھانا سب کا ایک ہو کہ صغیر بھی مثل کلان کے کھاویگا یعنی چھوٹا لڑکا دیکھنے کی مرتبہ کھاتا ہے پس کھانے میں وہ برابر ہو جاتے ہیں
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور خدا جانتا ہے بگاڑنیوالا مال یتیم کے درست کرنیوالے سے یعنی یتیم کو جدا مت کرو اور جو کوئی
یتیم کا مال تباہ اور برباد کرتا ہے اور جو کوئی درست کرتا ہے خدا اسکو خوب جانتا ہے جو کوئی اسکو برباد کریگا خدا اسکو عذاب کریگا اور جو کوئی
اسکے مال کو درست اور اصلاح کرنیوالا ہے اسکو وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا لَاَعْنَتَكُمْ البتہ رنج میں ڈالتا تمکو اور کار تمپر تنگ کرتا کہ تمکو
یتیموں کے ساتھ آمیزش کرنی حرام کردیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ تحقیق خدا غالب اور قادر ہے ہر چیز پر حَكِيْمٌ حکمت والا ہے کہ موافق حکمت
اور مصلحت کے کرتا ہے اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے مرثد غنوی کو کہ مرد شجاع اور دلاور تھا مدینہ سے مکہ کو روانہ کیا کہ مسلمانوں کو پوشیدہ مکہ سے
باہر نکال کر یہاں پہنچادے جسوقت وہ مکہ میں پہنچا تو ایک عورت کہ جسکا نام عناق تھا اور نہایت خوبصورت تھی اور ایام جاہلیت میں مرثد
وہ اس سے دوستی رکھتا تھا اسکے پاس آئی اور محبت قدیمی ظاہر کرکے طالب وصال کی اس سے ہوئی مرثد نے جواب دیا کہ اسلام میرے اور تیرے
درمیان حائل و مانع ہوا ہے میں تجھسے وصال بطور زنا کے نہیں کر سکتا اس عورت نے کہا کہ تجھسے نکاح کر لے مرثد نے جواب دیا کہ یہہ امر
اجازت پر جناب رسول خدا صلعم کی موقوف ہے وہ عورت یہ سنکر غصہ ہوئی اور مشرکین کو اس نے جاکر خبر کی کہ مرثد اسلئے آیا ہے

کہ مسلمانونکو یہانسے نکال لیجاوے اُن مشرکون نے اُسکے گھر مین جاکر اُسکو مارا وہ اُنسے بھاگ کر مدینہ مین پہونچا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ
وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ اور نکاح کرو تم شرک کرنیوالی عورتون سے حَتّٰی یُؤْمِنَّ یہانتک کہ ایمان لاوین وہ یعنی جبتک
کہ ایمان نہ لاوین وہ تو اُن سے نکاح مت کرو اور کہتے ہین کہ عبداللہ رواحہ نے اپنی کنیز کو طمانچہ مارا اور وہ رسول خدا صلعم کے نزدیک
دادخواہ ہوئی حضرت نے عبداللہ سے اُسکا حال دریافت کیا عبداللہ نے عرض کی کہ یہ خدا اور رسول پر ایمان لاتی ہے لیکن لڑتی جھگڑتی
بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ اُس سے نیکی کری چاہیے عبداللہ نے اُسکو آزاد کیا اور پھر اُس سے نکاح کر لیا اور اُنکے ہمسایہ مین ایک عورت
مشرک رہتی تھی اور اُس سے نکاح کرنا چاہتی تھی اُس سے عبداللہ نے نکاح نہ کیا لوگ اُسپر طعن کرنے لگے کہ عورت صاحب حسن و
جمال اور مال سے نکاح نہ کیا اور کنیز سیاہ کو اپنے نکاح مین لایا تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَلَاَمَۃٌ مُّؤْمِنَۃٌ خَیْرٌ
اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے مِّنْ مُّشْرِکَۃٍ شرک لانیوالی آزاد عورت سے وَّلَوْ اَعْجَبَتْکُمْ اگرچہ تعجب مین ڈالے وہ تمکو اور خوش
معلوم ہو بسبب حسن اور جمال اور مال کی وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ اور مت نکاح مین دو تم شرک لانیوالے مردونکو ایمان والی عورتین
دوسرا مفعول تنکحوا کا محذوف ہے اور تقدیر اُسکی لا تنکحوا المشرکین ازواجا ہوتا ہے یعنی مشرکون کے نکاح مین ایمان لانیوالی عورتین
مت دو حَتّٰی یُؤْمِنُوْا یہانتک کہ ایمان لاوین وہ مرد شرک کرنیوالے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ اور البتہ غلام مومن بہتر ہے
شرک کرنیوالے آزاد مرد سے وَّلَوْ اَعْجَبَکُمْ اگرچہ تعجب مین ڈالے وہ تمکو اور خوش معلوم ہو بسبب صورت اور مال و جمال کے اُولٰٓئِکَ یہ شرک
لانیوالے مرد اور عورت یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ بلاتے ہین طرف آتش دوزخ کے آدمیونکو کفر کی رغبت دلاکر وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اور خدا بلاتا
آدمیونکو اِلَی الْجَنَّۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ بِاِذْنِہٖ طرف بہشت اور بخشش کے ساتھ حکم اپنے کے توفیق عطا کرکے کہ بسبب ایمان اور اعمال نیک
بہشت مین جاوین وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ اور بیان کرتا ہے خدا نشانیان اپنی واسطے آدمیون کے یعنی بیان کرتا ہے نشانیان
روشن حلال اور حرام کی لَعَلَّہُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ تاکہ وہ نصیحت پکڑین تامل اور تفکر کرکے خدا کی قدرت کی نشانیون مین
اور منقول ہے کہ ایام جاہلیت اور کفر مین حیض والی عورتون سے ایام حیض مین یہود اور مجوس کے طریقہ کے موافق نہ تو کلام کرتے تھے اور نہ اُنکو
نزدیک بٹھاتے تھے اور نہ اُنکے ہمراہ کھانا کھاتے تھے اور یا سطرف اُنکو ڈال دیتے تھے اور نصاری سب امور کرتے تھے یہانتک کہ مجامعت بھی اُن سے کرتے
در زمانہ اسلام ثابت ابن دحداح انصاری اور ابو وحداح مع دیگر مومنین کے رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول خدا عورتون سے
حالت حیض مین کیا سلوک کرنا چاہیے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَیَسْـَٔلُوْنَکَ اور سوال کرتے ہین وے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عَنِ الْمَحِیْضِ حیض عورتون کے سے کہ حالت حیض مین اُنسے کیا کرنا چاہیے اور محیض مصدر ہے حیض کے معنی مین اور خدا تعالی
اسکو جواب مین فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے جو کہ حیض کے مقدمہ مین تجھسے سوال کرتے ہین کہ ہُوَ اَذًی وہ ناپاکی
ہے اور موجب ایذا دینے کا اور تفسیر بکی ہے اور اذی اسم مصدر ہے پس جسوقت کہ حیض ناپاکی اور موجب ایذا اور نفرت کا ہے فَاعْتَزِلُوا
النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ پس کنارہ کشی کرو تم عورتون سے بیچ حالت حیض کے وَلَا تَقْرَبُوْہُنَّ اور نزدیک ہو تم اُنسے حیض مین
در مجامعت اُنسے مت کرو حَتّٰی یَطْہُرْنَ یہانتک کہ پاک ہون وہ عورتین حیض سے نہادھو کر اور اہل کوفہ نے سواے حفص کے
یطھرن کو تشدید ط اور تشدید ہا سے پڑھا ہے فَاِذَا تَطَہَّرْنَ پس جسوقت کہ پاک ہو جاوین وہ حیض سے تو فَاْتُوْہُنَّ مِنْ حَیْثُ
اَمَرَکُمُ اللّٰہُ پس آؤ تم اُن عورتون پاس جسجگہ سے کہ حکم کیا ہے تمکو خدا نے یعنی جسجگہ سے کہ حکم مجامعت کا تمکو کیا ہے اُسجگہ سے کرو
پردہ دار اقُبل کی ہے یہ متعلق کی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ تحقیق خدا دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالون کو گناہون سے
وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ اور دوست رکھتا ہے پانی سے پاک ہونیوالون کو اور عورت سے حالت حیض مین جماع کرنا نہایت

گناہ ہے لیکن بعد بند ہونے حیض کے اور غسل سے پہلے بھی مجامعت کر سکتے ہیں یا نہیں اسکا حکم کوئی حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا تھا فرمایا
کہ اگر شوہر اس عورت کا پر شہوت ہے تو اپنی اس عورت کو کہے کہ وہ اپنی فرج کو دھو ڈالے اسوقت اس سے مقاربت کرے لیکن اکثر علما ہمارے
فرماتے ہیں کہ اس حالت میں مجامعت کرنی مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ نہ کرے اور اگر کوئی شخص حالت حیض میں مجامعت کرے تو گنہگار ہوگا اور کفارہ
اسکا یہ ہے کہ اگر اول حیض میں مجامعت کی ہے تو ایک دینار دیوے اور اگر وسط حیض میں مجامعت کی ہے تو نصف دینار دیوے اور اگر آخر حیض میں
مجامعت کی ہے تو چہارم حصہ دینار کا دیوے اور دینار سونے کا ہوتا ہے تخمیناً تین ماشہ اور تین رتی وزن میں اور فرماتا ہے خدا کہ نِسَآؤُكُمْ
حَرْثٌ لَّكُمْ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں واسطے تمہارے فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ پس آؤ تم کھیتی اپنی کو جس طرح سے کہ چاہو تم
خواہ منہ کی جانب سے خواہ پشت کی جانب سے لیکن فرج میں مجامعت کرو نہ مقعد میں اسواسطے کہ خدا تعالی نے زراعت سے مشابہت دی ہے
کہ جس میں تخم ڈالنے سے روئیدگی پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح عورت میں فرج کی جانب سے نطفہ ڈالے تو بچہ پیدا ہوتا ہے اور اگر مقعد کی راہ سے
نطفہ ڈالے تو بچہ پیدا نہیں ہوتا اور اس صورت میں مشابہت زراعت کی جاتی رہتی ہے اور اکثر روایتیں دلالت کرتی ہیں اوپر وطی فی الدبر کے
جائز ہونے پر اور امام مالک کے نزدیک دبر میں مجامعت کرنی بدون کراہت کے جائز ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ اور
آگے بھیجو تم واسطے نفسوں اپنے کے یعنی اعمال نیک بجا لاؤ کہ وہ آخرت میں تمہارے کام آئیں اور تمہارے جانے سے پہلے وہ ذخیرہ تمہارا موجود رہے پس تم گنا
ہ سے پرہیز کرو اور واجبات اور مستحبات کو بجا لاؤ کہ یہ اعمال تمہارے نجات کا وسیلہ ہوویں قیامت کے روز اور یہ بھی کہ طلب فرزند کرو تم کہ فرزند صالح بھی
سرمایہ ثواب عظیم کا ہے چنانچہ جناب رسولخدا صلعم فرمایا ہے کہ جسوقت مومن مرتا ہے تو سب اعمال اسکے منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین چیزیں ایک تو فرزند
صالح کہ بعد مرنے اسکے واسطے دعاے مغفرت کرے یا کوئی صدقہ جاری چھوڑ جاوے کہ اسکا اثر باقی ہے اور آدمی اس سے فائدہ پاتے ہیں جیسے کہ پل اور مسافرخانہ
اور کنواں اور درخت میوہ دار یا علم کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں جیسے کہ تالیف کیا ہوا یا پڑھایا علم دین اور جناب رسولخدا صلعم فرمایا ہے کہ جسکے تین فرزند
غیر بالغ پہلے اس سے مر گئے ہوں تو وہ دوزخ میں نہ رہیگا مگر بہت کم اور فرماتا ہے خدا کہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے بیچ احکام کی مخالفت
کرنے میں وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ اور جانو تم کہ تحقیق تم ملاقات کرنیوالے ہو اسکی جزا دینے سے اپنے اعمال کی اور جزا پاؤگے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
اور خوشخبری دے تو اے محمد صلعم مومنین کو بہشت کی نعمتوں کی ان لوگوں کو کہ جو پہنچے ہیں کمال کو اور مستعد ہیں اور کہہ تو انسے کہ تم جاؤگے
بہشت میں سوا اپنے اعمال کے وسیلہ سے اور کہتے ہیں کہ عبداللہ رواحہ نے اپنے بہنوئی پر غضب کیا اور قسم کھائی کہ اس سے کلام نکرونگا اور
اسکی اور اسکی زوجہ کے درمیان صلح نہ کراؤنگا اور اسکے حق میں نیکی نکرونگا اور اسمیں اور اسکے دشمنوں میں صلح نہ کراؤنگا اور اگر کوئی کہتا اسکو
اسمیں اور اسکے دشمنوں میں صلح کروا دے تو کہتا کہ میں نے قسم کھائی ہے خلاف اسکے نہیں کر سکتا اس امر کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ وَلَا
تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ اور نکرو تم خدا کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کے اور یہ کہ نکرو تم خدا کو مانع واسطے قسموں اپنی کے أَن تَبَرُّوا
وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا اس بات سے کہ نیکی کرو تم اور پرہیزگاری کرو تم اور صلح کرو تم بَيْنَ النَّاسِ درمیان آدمیوں کے یعنی خدا کی قسم کو مانع
نیکی و صلح کرانیکی نہ ٹھہراؤ کہ قسمیں کھا کر نہ نیکی کرو تم اور نہ صلح کرواؤ اور نہ احسان کرو کسی پر اور حاصل یہ ہے کہ نیکی اور احسان اور صلح کرنیکی
قسم مت کھاؤ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت بلایا جاوے واسطے صلح کروانیکے درمیان دو شخص کے تو قسم نکھاؤ کہ میں اسکو
نکرونگا اور یا اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ نکرو تم خدا کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کے کہ ہر بات پر سچے اور جھوٹے قسم کھا کر اپنے تئیں نیکوکار اور پرہیزگار
اور اصلاح کرنیوالا بناؤ تم کہ ہم اچھے ہیں اسواسطے کہ بہت قسم کھانیوالا اور خدا پر جرات کرنیوالا کہ ہر بات میں سچی پر بھی اور جھوٹ پر بھی قسم کھاتا
وہ شخص نیک نہیں ہے اور نہ وہ پرہیزگار ہے اور نہ صلح کرانے میں اسپر اعتماد ہے کہ ہر امر میں قسم کھاتا ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ نہ قسم کھاؤ تم اللہ کی نہ سچی نہ جھوٹی کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ اور دوسری وہ آیت میں ہے کہ

فرمایا کہ جسنے جہوٹی قسم کہائی خدا کی اُسنے کفر کیا اور جسنے سچی قسم کہائی خدا کی وہ گنہگار ہوا **وَاللّٰهُ سَمِيعٌ** اور خدا سننے والا ہی قسمونکا **عَلِيمٌ** جاننے والا ہی تمہارے دلون کی بات کا اور اب اللہ تعالیٰ قسمون کی اقسام کو بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی **لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ** نہ مواخذہ کریگا تم سے خدا **بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ** ساتھ لغو کی بیچ قسمون تمہاری کی کہ بے ارادہ قسم کہاؤ اور زبان پر بے اختیار قسم جاری ہووے جیسے کہ عادت ہوتی ہی بعضون کی کہ بے ارادہ انکی زبان پر جاری ہوتا ہی کہ واللہ فلانی بات یون ہی اور واللہ فلانا امر ایسا ہی اور ارادہ اُسکے قسم کہانیکا نہین ہوتا بلکہ ویسے ہی زبان پر جاری ہو جاتا ہی اس قسم کا کفارہ نہین ہی **وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا** اور لیکن مواخذہ کریگا تم سے خدا ساتھ اُس چیز کی یعنی ساتھ اُس قسم کی **كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ** کہ کسب کی ہی وہ دلون تمہارے نے یعنی ارادہ اور قصد کرکے اپنے دلمین کسی امر مقرر کرکے جو قسم کہاؤ گے تو اُسکا مواخذہ تمسے ہوگا اور اُسی قسم کا کفارہ ہی **وَاللّٰهُ غَفُورٌ** اور خدا بخشنے والا ہی کہ بندے کو لغو قسم پر گرفتار نکریگا **حَلِيمٌ** بردبار ہی کہ ارادہ کی قسم پر بھی جلدی مواخذہ نہین کرتا ہی شاید کہ بندہ اُس سے توبہ کرے اور کفارہ اُس قسم پر یہی کہ آدمی قسم کہاتا ہی کہ مین فلانا کام کرونگا لیکن وہ کام مباح بھی ہوا پھر اُس کام کو نکرے تو اُسکا کفارہ اُسکو دینا ہوگا اور وہ دس آدمیون کو مومنین مین سے کہانا کہلانا ہی یا کپڑا دینا اور تفصیل اُسکی انشاء اللہ تعالیٰ بعد اسکے سورہ مائدہ مین آویگی اور یا بندہ آزاد کرنا ہی اور ایک قسم یہ ہی کہ کسی گزشتہ امر خلاف اپنے علم کے قسم کہائے یعنی یقین کہتا ہو ایک بات کا کہ یہ بدلی ہی اور قسم کہاتا ہی کہ زید کی نہین ہی اس قسم کا کفارہ کچھ نہین ہی لیکن سزا اُسکی آتش دوزخ ہی مگر یہ کہ توبہ کرے اور کہتے ہین کہ اگر کوئی مرد قسم کہاتا ہی کہ مین اپنی زوجہ سے مجامعت نکرونگا پس اگر عورت اُسکی صبر کرے تو بیٹھی رہے اور اگر نالش اپنے حاکم شرع کی پاس لیجائے تو حاکم چار مہینے کی مہلت اُس مرد کو دیگا اور چار مہینے تک اُس مرد سے کچھ نہ کہیگا اور اگر وہ مرد اس عرصہ مین اُس عورت سے رجوع کرے اور مجامعت کرے اور قسم کو توڑے تو کفارہ دیوے پھر اُس مرد کو کچھ نہ کہا جاویگا اور اگر چار مہینے تک اُس مرد نے رجوع نکی بعد اسکے حاکم اُسسے فرمائیگا کہ یا تو اُس عورت سے مجامعت کر اور یا اسکو طلاق دے پس یا تو وہ طلاق دیگا اور یا مجامعت کریگا اور اگر مجامعت کریگا تو کفارہ قسم کے توڑنیکا دیگا اور اگر ان دونو امرونمین سے کوئی امر نکریگا تو حاکم اسکو قید کریگا اور یہ طریقہ ایام جاہلیت مین تہا کہ جب اپنی زوجہ کو اذیت دینی منظور ہوتی تہی تو قسم کہاتے تہے کہ مین اپنی زوجہ سے مجامعت نکرونگا وہ بیچاری دہرمین پڑی رہتی تہی نہ تو کسی اور سے نکاح کر سکتی تہی اور نہ شوہر اُسکا اُس سے رجوع کرتا تہا حق تعالیٰ نے اس مقدمہ مین یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ **لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ** واسطے اُن لوگون کے کہ قسم کہاتے ہین وہ عورتون اپنی سے مجامعت ترک کرنیکی تو اُن مردونکے واسطے **تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ** انتظار کرنا چار مہینے کا ہی **فَإِنْ فَاءُوا** پس اگر رجوع کرین وہ مرد کہ جنہونے قسم کہائی ہی اور قسم کو اپنی توڑ ڈالین اور مجامعت کرین تو **فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ** پس تحقیق خدا بخشنے والا ہی گناہ خلاف کرنی قسم کو جسوقت کفارہ دیوین مجامعت کرینگا **رَحِيمٌ** مہربان ہی کہ قسم کو توڑنے کو مباح کیا کفارہ دینے سے **وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ** اور اگر ارادہ کرین طلاق دینے کا اور رجوع اپنی عورتونکی طرف نکرین بعد قسم کہانیکے تو **فَإِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ** پس تحقیق خدا سننے والا ہی صیغہ طلاق کا **عَلِيمٌ** جاننے والا ہی انکی غرض کا اور خدا تعالیٰ بیان کرتا ہی شمار عدت کو اُن عورتونکی کہ جنکو طلاق دی ہو اور وہ بالغہ ہون اور حاملہ نہون اور اُنسے مجامعت بھی کی ہو اور حیض بہی انکو آیا کرتا ہو اسواسطے کہ حیض نہ آنیوالی عورتونکا اور حاملہ کا عدہ یہ نہین ہی اور انکا عدہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد اسکے سورہ طلاق مین آویگا اور اس آیت مین حائضہ غیر حاملہ کا عدہ بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ **وَالْمُطَلَّقَاتُ** اور طلاق دیگئی عورتین **يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ** انتظار کرین ساتھ نفسون اپنے کے تین پاکی اور تربصن خبر ہی امر کے معنی مین اور ثلثۃ قروء منصوب ہی علی الظرفیہ ہی یعنی ان عورتون نے کہ مجامعت کیگئی ہی غیر حاملہ حسوقت انکو طلاق دیجائے تو وہ تین پاکیون تک عدت مین نہ ہون اور پاکی سے مراد وہ دن ہین جن دنون مین حیض والیون کو حیض نہین آتا ہی اور طلاق دینے کی لئی شرطین ہین چاہیے کہ

طلاق دینے والا بالغ اور عاقل ہو اور غیر بالغ اور مجنون نہو اور اپنے ارادہ اور اختیار سے طلاق دیوے اور جس عورت کو طلاق دیوے
وہ عورت وقت طلاق دینے کے حیض اور نفاس سے پاک ہو اگر شوہر اُس کا طلاق دینے والا وہان موجود ہے اور بعد حیض آنیکے اُس سے
مجامعت بھی نہ کی ہو اور دو عادل طلاق کے صیغہ کو سنتے ہون وقت واقع کرنے صیغہ طلاق کی جب یہ شرطین پائی جائین تو عورت
کو طلاق دیوے پاکی کے دنون مین اور بعد اسکے جب حیض آئے اور منقطع ہو جائے تو یہ دوسری پاکی شروع ہوئی اور اسکے بعد جب دوسرا
حیض آئے اور پھر منقطع ہو جائے تو یہ تیسری پاکی شروع ہوئی اور جب یہ پاکی تمام ہوا اور تیسرا حیض شروع ہو تو عدہ پورا ہو جائیگا
اور جسکو حیض نہین آتا ہے اور وہ عمر مین اُس عورت کے ہے کہ جس کو حیض آتا ہے وہ عورت تین مہینے عدہ مین بیٹھے گی اور حاملہ عورت کا عدہ اسکے
حمل کے وضع ہونے تک ہے اور ان دونون کے عدہ کا ذکر سورہ طلاق مین آئیگا اور کہتے ہین کہ اسمعیل بن عبداللہ غفاری نے اپنی زوجہ کو
کہ نام اُسکا قتیلہ تھا طلاق دی اور وہ عورت حاملہ تھی اور اسمعیل کو خبر نہ تھی کہ وہ حاملہ ہے اور اُس عورت نے حمل کو ظاہر نکیا اسواسطے کہ
وہ مکروہ جانتی تھی اس امر کو کہ ایسا نہو کہ وہ حمل کی جہت سے مجکو پھر رجوع کرے اور اسمعیل کو جب اُس حمل سے خبر ہوئی تو اُسنے رجوع کی اور پھر
اُس عورت کو اپنی زوجہ کر لیا اور اپنے گھر اُسکو لیگیا اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اور نہین حلال ہے واسطے
اُن عورتون کے أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ یہ کہ پوشیدہ کرین وہ اُس چیز کو کہ پیدا کی ہے خدا نے بیچ رحمون اُنکے
کے یعنی جو بچہ کہ خدا نے انکے پیٹون مین پیدا کیا ہے وہ اُسکو پوشیدہ نہ کرین إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ اگر ہین وہ عورتین کہ ایمان لائی ہین
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ اور شوہر اُن عورتونکے حقدار
زیادہ ہین ساتھ رجوع کرنے اور پھیر لینے اُن عورتونکے فِي ذَٰلِكَ بیچ اس عدہ کے یعنی ان طلاق دیگئی عورتون کے شوہر اُن عورتونکو
اپنی طرف عدہ مین رجوع کر کے پھر اپنی زوجہ اُنکو بنا لیوین تو وہ حقدار زیادہ ہین إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا اگر ارادہ کرین وہ شوہر
اصلاح اور درستی کا اُس رجوع کرنیسے کہ اُنکو آزار اور ضرر پہنچانا منظور نہو اور انکو کسی طرح سے تنگ نہ کرین جیساکہ ابتدائے اسلام مین تھا کہ جب
عورت کو اذیت دینی منظور ہوتی تھی تو اُسکو طلاق دیتے تھے اور جب عدہ گذر جانیکو ہوتا تھا تو اُسکو رجوع کرتے تھے اور پھر طلاق دیتے تھے اسی طرح
اُنکو دُکھ مین رکھتے تھے لیکن ایسا نچاہیے بلکہ محبت اور الفت سے رہین چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ اور واسطے
ان عورتون کی مثل اُس چیز کے ہے کہ اوپر اُن عورتون کے ہے یعنی واسطے اُن عورتون کے حق ہین مردون پر جیسے کہ حق مردون کا ان عورتون پر ہے
بِالْمَعْرُوفِ ساتھ نیکی کے دونو جانب سے کہ آپس مین اچھا سلوک اور پیار سے اوقات اپنی بسر کرین اسطرح سے کہ عورت اپنی شوہر کی فرمانبرداری
کرے اور اُسکے ناموس کو نگاہ رکھے اور بے اجازت شوہر کی گھر سے باہر نہ نکلے اور عفت اور پاکدامنی سے رہے اور شوہر کی عیش کو تلخ نکرے اور جسوقت وہ
مقاربت کو چاہے تو اُسیوقت مستعد ہو جاوے اگر کوئی مانع شرعی نہو اور مرد کو بھی چاہیے کہ لحاظ اُسکے حال کا رکھے اور اُسکو کھانا اور کپڑا اچھی طرح دیوے اور نیک
خلق سے اُس سے صحبت رکھے اور جو کوئی کجی اُس سے ملاحظہ کرے تو اُس سے درگذر کرے اور مواخذہ نکرے کہ اکثر طبیعت عورتون کی کجی پر ہوتی ہے اور اُسکو تنگ نکرے
وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ اور واسطے مردون کے اوپر اُن عورتون کے درجہ ہے یعنی حق مردون کے عورتون پر زیادہ ہین وَاللَّهُ
۲۸ ع ۷ ۱۲ عَزِيزٌ اور خدا غالب ہے انتقام لینے مین اُن لوگون سے جو کہ اُسکے احکام کی خلاف کرتے ہین حَكِيمٌ حکمت والا ہے کہ جو کرتا ہے موافق مصلحت اور
حکمت کے کرتا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک عورت جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئی اور پوچھا کہ یا حضرت حق شوہر کا عورت پر کیا ہے
فرمایا کہ چاہیے کہ فرمانبرداری کرے شوہر کی اور اُسکی نافرمانبرداری نکرے اور اُسکے گھر مین سے بے اذن اُسکے خیرات نکرے اور اپنی نفس کو اُس سے باز نرکھے
جسوقت اُسکا جی مقاربت کو چاہے اگرچہ کجاوے پر ہو اور اُسکے گھر سے بدون اُسکی اذن کے باہر نہ نکلے اور اگر نکلے گی بغیر اُسکی اذن کے تو لعنت کرینگے
اُس عورت کو فرشتے آسمان کے اور فرشتے زمین کے اور فرشتے غضب کے اور فرشتے رحمت کے یہانتک کہ وہ عورت اُسکے گھر مین الٹی پھر آوے اور اُس عورت

پوچھنے والی نے حضرت سے پوچھا کہ کون شخص زیادہ حقدار ہے آدمیون مین سے مرد پر فرمایا کہ والدین اُسکا وپہر پوچھا کہ کون شخص زیادہ حقدار ہے آدمیون مین عورت پر فرمایا کہ شوہر اُسکا پہر کہا اوس عورت نے کیا میرا حق مرد پر ایسا نہین ہے کہ جیسے کہ اُسکا حق مجھپر ہے فرمایا کہ نہین اور نہ سو مین سے ایک تب اُس عورت نے کہا کہ قسم ہے اُس شخص کی کہ جسنے تجھکو بحق وراستی پیغمبر کیا ہے کہ آجسے بعد کوئی مرد میرا مالک نہوگا یعنی کسیکو مین اپنا شوہر نہی کرونگی اور دوسری روایت مین ہے کہ کسی آدمی نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حق عورت کا مرد پر کیا ہے فرمایا کہ پیٹ اُسکا بہرے کہانیسے اور بدن اُسکا لباس سے پوشیدہ کرے اور اگر جہالت کرے تو بخشدے اور میمونہ زوجہ رسول خدا سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ بہتر مرد میری امت کے وہ ہین کہ اپنی عورتون کے ساتھ زندگانی اچھی طرح کرتے ہین اور بہتر عورتین میری امت کی وہ ہین کہ بہت خوب جو ہے شوہرون کے ہمراہ رہتی ہین اور جو عورت کہ اپنے شوہر کے ہمراہ اچھی زندگانی کرے حقتعالی ہر شب اور ہر روز اسکو ثواب ہزار شہیدونکا دیتا ہے اور حور العین پر اُسکو فضیلت دیتا ہے اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین طلاقون کی شمار مقرر نتھی اگر کوئی دس طلاق دیتا تو پہر رجوع کر لیتا تہا ایک مرتبہ ایک عورت عائشہ کے پاس گئی اور اپنے شوہر کی شکایت کی کہ وہ ہمیشہ طلاق دیتا ہے اور اس سبب سے ضرر پہنچاتا ہے یہ خبر حضرت کو پہنچی اور یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ** طلاق دو مرتبہ ہے یہ ذکر طلاق رجعی کا ہے اور طلاق رجعی وہ ہے کہ شوہر شرائط مذکورہ سے جو کہ پہلے آیت کی تفسیر مین گذرا ہے زوجہ کو طلاق دیوے تو وہ عورت عدہ مین بیٹھے پس اگر چاہے تو پہر وہ مرد اُسکو بغیر نکاح کے اپنی طرف عدہ ہی مین رجوع کرکے وجہ یہ ہے کہ جبتک وہ عدہ مین ہے اور عدہ سے باہر نکلے اور اگر عدہ سے باہر ہو جائیگی تو پہر بدون نکاح کے حلال نہوگی اور اُسکو رجوع کرکے پہر طلاق دیوے تو وہ پہر عدہ مین بیٹہیگی یہ دوسری طلاق ہوئی اور یہانتک طلاق رجعی ہے اور اُس سے آگے رجعی نہین ہے اور اگر اس طلاق کے عدہ مین بہی رجوع کرے اور اپنی زوجہ بنالیوے تو ہو سکتا ہے لیکن بعد اسکے اگر پہر اُسکو طلاق دیویگا تو پہر رجوع نہین کر سکتا ہے کہ یہ تیسری طلاق بائن ہے اور اب یہ زوجہ اُس مرد پر حلال نہین ہے جبتک کہ وہ عورت عدہ سے باہر ہو کر کسی دوسرے سے نکاح نکر لیوے اور اُس سے مجامعت نہو لیوے اور اس آیت مین خداتعالی طلاق رجعی کا ذکر کرتا ہے کہ وہ دو مرتبہ ہے اور بعد دو طلاق رجعی کے اگر رجوع کرو تو **فَاِمْسَاكٌ** پس نگاہ رکہنا اُس عورت کا ہے **بِمَعْرُوْفٍ** ساتھ نیکی کے الفت اور خلق نیک سے زندگانی کرین **اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ** یا چہوڑ دینا ہے ساتھ نیکی کے اگر رجوع اُس عورت سے نکرے کہ عدہ اُسکا گذر جاوے اور وہ اپنی راہ لیوے اور جہان چاہے چلی جاوے اور اگر چاہے بعد اُسکے پہر اُس سے نکاح کر لیوے اور اگر اُسکو رجوع کر کے تیسری طلاق دیوے کہ وہ عدہ پورا کرکے جہان چاہے چلی جاوے تو یہ تیسری طلاق بائن ہے اور اب اُس سے نکاح نہین کر سکتا جبتک کہ وہ دوسرا شوہر نکر لیوے اور امساک خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی فالواجب علیکم امساک بمعروف اور خداتعالی خلع کے مقدمہ مین بیان کرتا ہے اور کہتے ہین کہ یہ آیت اسعدہ کی جمیلہ اور ثابت بن قیس کے حق مین نازل ہوئی ہے اور سبب اُسکا یہ ہے کہ ثابت جمیلہ کو بہت چاہتا تہا اور دوست رکہتا تہا اور جمیلہ ثابت سے دشمنی اور بغض رکہتی تہی سو اسلئے جمیلہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول خدا مین ثابت کو بہت مکروہ جانتی ہون بخدا جانتی ہون کہ سر میرا اور سر اُسکا یکجا جمع نہوے یا رسول خدا تم حکم کرو کہ وہ مجہکو طلاق دیوے حضرت نے ثابت کو بلایا اور فرمایا کہ تیری زوجہ شکایت تیری کرتی ہے اسنے عرض کی کہ یا رسول خدا قسم ہے اُس شخص کی کہ جسنے حضرت کو بحق وراستی پیغمبر کیا ہے کہ مین نے نہین اُسکی برابر کسی کو دوست نہین رکہتا ہون جمیلہ نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہے یا رسول خدا لیکن یہ شخص کوتاہ قد اور سیاہ رنگ اور بدصورت ہے مجکو یہ بہت مکروہ معلوم ہوتا ہے اگر یہ مجہکو طلاق نہ دیویگا تو مجہکو خوف ہے کہ مجہسے ایسا امر صادر ہو کہ موجب میری ہلاکت کا ہو حضرت نے ثابت سے فرمایا کہ تو کیا کہتا ہے عرض کی کہ یا رسول خدا اپنے مہر کا باغ اُسکو مہر مین دیا ہے حضرت اُسکو حکم کرین کہ میرا باغ واپس کرے مین اُسکو طلاق دیدونگا اُس عورت نے یہ سنکر کہا کہ یا رسول خدا مین باغ بہی دیتی ہون اور اُسکے سوا اور بہی کچہ دیتی ہون لیکن یہ کسیطرح مجہکو طلاق دیوے حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ وہ باغ ہی واپس کردے اور زیادہ دینیکی کچہ ضرورت نہین ہے اُس عورت نے اُسکو باغ واپس کر دیا اور اُس مرد نے اُس کو طلاق

میں دی قطع اسلام میں پہلی ہی وقوع ہوا ہے اور خدا تعالیٰ نے اُسکے مقدمہ میں یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اور نہیں
حلال ہے واسطے تمہارے اے طلاق دینے والو اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا یہ کہ لو تم اُس چیز میں سے کہ دیا ہے تمنے اُن
عورتوں کو کچھ یعنی مہر جو تمنے عورتوں کو دیا ہے بعوض طلاق دینے کے وہ مہر اُنسے مت لو اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ مگر یہہ کہ ڈریں وہ جورو
اور خاوند دونو اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط اس سے کہ نہ قایم کر سکینگے وہ حدون خدا کی کو یعنی احکام خدا کے جو جورو اور خاوند کے مقرر
ہیں کہ نیک سلوک اور پیار اور محبت سے آپسمین گذارہ کرین اُسکو ادا نکر سکین بلکہ آپسمین رنج اور کراہیت ہے اور ابو جعفر اور حمزہ نے
یخافا کو بضم یا پڑہا ہے اور بعضون نے تخافا اور تقیما تا سے پڑہا ہے فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر خوف کرو تم یعنی اگر یہی بات ہو کہ ڈرو تم اَلَّا یُقِیْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ اس سے کہ نہ قایم رکہہ سکینگے وہ دونو حدون خدا کی کو فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا پس نہین گناہ ہے اوپر اُن دونو جورو اور
خاوند کے فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط بیچ اُس چیز کے کہ بدلا دے وہ عورت ساتھ اُسکے یعنی عورت مہر کو واپس کرے اور مرد اُسکو طلاق دیدے
تو اُسمین کچھ گناہ نہیں ہے اُن دونون پر تِلْكَ یہ احکام جو بیان کئے گئے ہیں حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین خدا کی ہیں جو کہ بندون کے
واسطے مقرر کین ہیں فَلَا تَعْتَدُوْھَا پس نہ گزرو تم اُن حدون سے وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ اور جو شخص کہ گزرے
حدون خدا کی سے فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ حدون سے گزرنے والے هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہی ظلم کرنیوالے ہیں اپنے نفسون پر خدا
کی حدون سے باہر ہو کر اور اب خدا تعالیٰ تیسری طلاق کا ذکر کرتا ہے جو کہ طلاق بائن ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق
دے اُس عورت کو بعد اُن دو طلاق رجعی کے فَلَا تَحِلُّ لَهٗ پس نہین حلال ہے وہ عورت واسطے اُس مرد طلاق دینے والے کے
مِنْۢ بَعْدُ بعد اُس طلاق تیسری کے حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا یہانتک کہ نکاح کرے وہ عورت تیسری طلاق دیگئی اُس شوہر سے
کہ وہ غَیْرَهٗ غیر اُس شوہر پہلے طلاق دینے والے سے ہو اور یہ دوسرا طلاق دیوے مجامعت کرکے اور فَاِنْ طَلَّقَهَا متعلق الطلاق مرتان
ہے اور کہتے ہیں کہ دختر عبد الرحمن نے تین طلاق اپنے شوہر سے لیکر دوسرے شخص سے نکاح کیا اور بعد اُسکے چاہا کہ پھر شوہر اول سے صلح کرے تو
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ بدون مجامعت شوہر ثانی کے پہلے شوہر سے پھر نکاح کرے مطابق اُسکے یہ آیت نازل ہوئی
چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دیوے شوہر ثانی اُس عورت کو بعد جماع کے اپنی رغبت سے اور بعد اسکے مرجاے
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَآ پس نہین گناہ ہے اوپر اُن دونو یعنی شوہر اول اور اُس عورت پر اَنْ یَّتَرَاجَعَآ یہ کہ رجوع کرین وہ
دونو آپسمین بعد طلاق شوہر ثانی کے اور بعد گذرنے عدہ اُسکے کے اِنْ ظَنَّآ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط اگر گمان کرین وہ دونو یہ کہ
قایم رکہینگے وہ حدون خدا کو جو حقوق زوجیت کے ہیں اُنکو آپسمین ادا کرینگے اور اُن حقوق میں اسی طرحکا فرق نکرینگے وَتِلْكَ اور
یہ احکام جو گزرے ہیں حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین خدا کی ہیں یُبَیِّنُھَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ بیان کرتا ہے خدا اُن حدون کو واسطے اُس
قوم کے کہ جانتے ہیں وہ کہ یہ احکام خدا کے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اور جسوقت کہ طلاق دو تم عورتوں کو اور وہ
عدہ میں بیٹہین فَبَلَغْنَ پس پہنچیں وہ عورتیں طلاق دیگئی اَجَلَھُنَّ مدت اپنی کو یعنی قریب گزرنے عدہ کے وہ پہنچیں تو
فَاَمْسِكُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس تہام رکہو تم اُنکو ساتھ نیکی کے ارادہ سے تہام رکہنے سے اور رجوع کرنے سے ضرر پہنچانیکا ہو
اَوْ سَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا چھوڑ دو تم اُن عورتوں کو ساتھ نیکی کے کہ اپنی عدہ سے باہر ہو کر اپنے نفسون کے مختار ہو جاین جس سے
چاہیں نکاح اپنا کرین وَلَا تُمْسِكُوْھُنَّ ضِرَارًا اور نہ تہام رکہو تم اُن عورتوں کو ارادہ کرکے تم اُنکو واسطے ضرر پہنچانے کے
لِّتَعْتَدُوْا تا کہ ظلم کرو تم اور عدہ کو اُنکے دراز کرکے کہ جب عدہ گزرنے کو ہووے تو اُنکو رجوع کر لو اور پہر طلاق دو اور اُنکو ضرر پہنچانیکو وہ ہمیشہ
عدہ میں پڑی رہیں اور اسیطرح تم اُنکو تنگ کرو اور ضرارا مفعول لہ ہے یا حال ہے تمسکو کی ضمیر سے فاعل کے معنی ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ

وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ اور جو شخص کہ کرے ایسا کہ عورتون کو ضرر پہنچانیکو یہ امر کرے تو فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ پس تحقیق ظلم کیا اُسنے
جان اپنی کو کہ اپنے اِس فعل ناشایستہ سے خدا کو غضب مین لایا وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا اور نہ پکڑو تم آیات خدا کو ٹھٹّا
اُسکے احکام سے روگردانی کرو اور جو اُسنے فرمایا ہے اُسکے برخلاف کرو اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ نے لعنت کی ہے اُس شخص پر کہ جو کوئی
کسی مسلمان کو آزار پہنچاوے اور یا یہ کہ اُس سے مکر کرے وَاذْكُرُوا اور یاد کرو تم اے مومنین نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ نعمت خدا کو
کہ اوپر تمہارے ہے کہ مباح کی اُسنے تمکو چار عورتین کہ اپنی زوجیت مین چار عورتون کو جمع کر سکتے ہو اور بعد طلاق کی پھر عورت سے رجوع کر سکتے
ہو اور پہلی اُمتون کو یہ نعمت حاصل نتھی وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم اور یاد کرو تم اُس چیز کو کہ نازل کی ہے اوپر تمہارے اپنے
فضل اور احسان سے مِّنَ الْكِتَابِ کتاب سے کہ وہ قرآن ہے وَالْحِكْمَةِ اور حکمت سے کہ وہ احکام شرع کے ہین حلال و حرام کو
يَعِظُكُم بِهِ نصیحت کرتا ہے وہ تمکو ساتھ اُسکے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے اُسکے احکام کی مخالفت کرنے مین وَاعْلَمُوا
اور جانو تم کہ أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق خدا ساتھ ہر چیز کے عَلِيمٌ عالم ہے کہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمہارے اقوال اور افعال
اور ظاہر اور باطن سب کو جانتا ہے اور کہتے ہین کہ جمیلہ بنت یسار کو اُسکے شوہر ابو وصاح نے طلاق دی اور وہ عورت جسوقت عدت سے باہر
ہوئی تو ابو وصاح نے پھر اُس عورت کو پیغام نکاح کا دیا اُس عورت کا بھائی معقل بن یسار غصہ ہوا اور کہا قسم ہے خدا کی کہ ہم
اُس سے نکاح نکرینگے کہ اُسنے بے قصور طلاق دی تھی اُسکے جواب مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ اور
جسوقت طلاق دو تم عورتونکو فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ پس پہنچین وہ مدت اپنی کو کہ عدہ اُنکا گذر جاوے تو فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ
پس منع کرو تم اُن عورتون کو أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ اس سے کہ نکاح کرین وہ شوہرون اپنے پہلون سے یعنی
اگر عورتین اپنے عدے سے باہر نکلکر اپنے پہلے شوہرون سے نکاح کرنا چاہین تو تم اُنکو منع مت کرو إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم جسوقت
راضی ہون وہ دونو آپسمین بِالْمَعْرُوفِ ساتھ نیکی کے کہ تابع احکام خدا کے ہون اور آپسمین سلوک سے رہین ذَٰلِكَ یہ امور جو کہ مذکور
ہوئی ہین وہ ہین کہ يُوعَظُ بِهِ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وہ شخص کہ جو تم مین سے کہ ایمان لاتا ہے وہ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کی کہ اُس روز کے ہونیکا اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اُس روز اعمال کی
کی جزا ملیگی ذَٰلِكُمْ یہ نصیحت دینا تمکو أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ پاکیزہ تر ہے واسطے تمہارے اور بہت پاک ہے تمہاری زندگانی
کیواسطے اور بہت مناسب و مفید ہے تمہارے لئے وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے صلاح مردون کی وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور
تم نہین جانتے ہو اور کہتے ہین کہ معقل بیسار ایک مرد نیک اور خدا پرست تھا جسوقت رسول خدا صلعم نے اُسکے روبرو یہ آیت پڑھی تو رو دیا
اور کہا یا رسول خدا مینے اس امر سے توبہ کی اور کفارہ سوگند کا دیا اور اپنی بہن کا نکاح ابو وصاح سے کر دیا اور اب خدا تعالیٰ دودھ پلانے
اطفال کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ اور مائین دودھ پلائین اولاد اپنی کو اگرچہ اُنکے شوہرون نے
طلاق دی ہو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس کامل تک اور یہ حکم لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے اُس شخص کے ہے کہ تمام کرے وہ
دودھ پلانیکو اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدت حمل کی چھ مہینے بھی ہین اسواسطے کہ دوسری آیت مین خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حمل سے دودھ چھڑانے تک
تیس مہینے ہین اور اِس آیت مین فرماتا ہے کہ مدت دودھ پلانیکی دو سال ہے یعنی اور تیس مہینے مین سے چوبیس مہینے دو برس کے گئے تو چھ مہینے باقی رہے وَ
عَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ اور اوپر اُس شخص کے کہ پیدا کیا گیا ہے واسطے اُسکے بچہ یعنی اُس لڑکے کے باپ پر رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ رزق اُن
دودھ پلانے والیون کا ہے اور لباس اُنکا یعنی کہانا اور کپڑا دودھ پلانے والیون کا دودھ پینے والونکے باپون پر ہے بِالْمَعْرُوفِ ساتھ نیکی کے کہ موافق
عرف اور رواج کے ہو لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ نہین تکلیف دیا جاتا ہے کوئی نفس إِلَّا وُسْعَهَا مگر گنجایش اور طاقت اپنی کو یعنی باپ شیرخوار بچہ کا دودھ

ثلثین

ع ۳ ۳۹ ۱۳

مسئلہ مدت دودھ پلانیکی

پلانیکے عوض مین موافق اپنی قدرت کے دیوے نہ زیادہ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ نہ ضرر پہنچایا جاوے والدہ بچہ کی بِوَلَدِهَا ساتھ فرزند اپنے کی جو کہ دودہ پیتا ہی
کہ اُسے جدا کرکے اُسکی باپ کو دیدیوے ایسا نکرے وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ اور نہ وہ شخص کہ پیدا کیا گیا ہی واسطے اُسکے فرزند ساتھ فرزند اپنے کے
یعنی اور نہ باپ اپنے فرزند کو ضرر پہنچاوے کہ دودہ پینے کی زمانہ مین اُسکو اُسکی ماں سے چھوڑا لیوے اور جناب علی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بچہ شیرخوار کے حق مین سوا
برکت والا سواے شیر مادر کے کوئی شیر دوسرا نہین ہوتا اور فرماتا ہی خدا کہ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ اور اوپر وارث کی مثل اُسکے ہی یعنی اگر
باپ بچہ شیرخوار کا مرجاوے تو اُسکا جو کوئی وارث ہو اُسپر کھانا اور کپڑا او دودہ پلانیوالی کا اور نہ ضرر پہنچانا بچہ کا ہے اور اسباب اور حکم بچہ دودہ پینے
کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا پس اگر ارادہ کرین وہ دونو باپ اور ماں جدا کرنے بچہ کو دو سال سے پہلے عَنْ
تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ رضامندی اپنی اور مشورہ سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہ اوپر اُن دونو کے اور اپنے بچہ کی
مصلحت کو وہ خوب جانتے ہین وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اور اگر ارادہ کرو تم لیے دودہ پلانے اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ کو یہ کہ دودہ پلوانا
چاہو تم اولاد اپنی کو کسی دایہ سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ ہے اوپر تمہارے دایہ سے دودہ پلوانے مین اِذَا سَلَّمْتُمْ جسوقت سپرد کرو تم
اُن دودہ پلانیوالیوں کو مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ جو کچھ دینا کیا ہے تمنے ساتھ نیکی کے یعنی جو کچھ تمنے دودہ پلانے کے عوض مین اُنکو دینا کہا ہے وہ
اچھی طرح بدون کم کرنیکے اُسکو دیدو تو دایہ سے دودہ پلوانے مین کچھ مضایقہ نہین ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اُسکے حکم کے خلاف کرنے مین وَ
اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جانو تم یہ کہ تحقیق خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا اور دیکھنے والا ہے اور اسکے بعد حق تعالیٰ وفات
کے عدہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ مرجاتے ہین تم مین سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور
چھوڑتے ہین وہ بیبیوں کو تو يَّتَرَبَّصْنَ چاہیے کہ انتظار کرین وہ بیبیان جو کہ بیوہ ہوگئی ہین بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
وَّعَشْرًا ساتھ نفسوں اپنے کے چار مہینا اور دس دن یعنی چار مہینے اور دس روز عدہ مین رہین اور آپس ستاین سنگار نکرین اور اس
عرصہ مین کسی سے نکاح نکرین فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس جس وقت پہنچین وہ عورتین مدت اپنی کو کہ چار مہینے اور دس دن گذر جاوین تو فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ اوپر تمہارے لیے اے عورتوں کے فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بیچ اُس چیز کے کہ قصد کیا ہے اُن
عورتون نے بیچ نفسوں اپنے کے ارادہ نکاح کا رکھتی ہین بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ نیکی کے کہ موافق شرع کی ہو یعنی بعد گذرنے عدہ وفات کے کہ وہ چار مہینا
اور دس دن ہی ہین اگر عورتین کسی سے نکاح کرنا چاہین تو منع مت کرو اُنہین کچھ تمکو گناہ نہین ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور خدا ساتھ
اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اور موافق اعمال کے تمکو جزا دیگا اور بعد اسکے حق تعالیٰ بیان کرتا ہی کہ اگر عورتون سے عدہ مین بہ کنایہ پیغام نسبت کا کرو
تو مضایقہ نہین ہی لیکن کہولکر اور واضح کرکے نکہو چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ ہوا اوپر تمہارے فِيْمَا عَرَّضْتُمْ
بِهٖ بیچ اُس چیز کے کہ بہ کنایہ خبر دی ہو تمنے ساتھ اُسکے مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ منگنی عورتون کی سے یعنی عورتون کو عدہ مین بکنایہ
اسطرح سے کہ تو کیا خوبصورت ہی اور یا یہ کہ تو بہت نیکبخت ہی اور یا یہ کہ تجھسے بہت آدمی رغبت رکھتے ہین تاکہ عورت کو معلوم ہے کہ یہ میرا خواستگار ہی
اور صریح اُس عورت سے نکہیا اسطرح سے کہ مین تجھسے نکاح کرونگا سو اُسکو کہنا نہین چاہیے کہ نکاح کرنا درست نہین ہی ایسے ہی صراحتہ کہنا ہی درست نہین
اور تعریض کلام سربستہ کو کہتے ہین مخالف تصریح کے یعنی نہین گناہ تمپر اس مین کہ کلام سربستہ اور کنایہ سے کہا ہے تمنے اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
یا پوشیدہ رکھا ہے تمنے بیچ نفسوں اپنے کہ اُسکا زبان سے کچھ ذکر نکرو نہ کنایۃً نہ صراحتۃً عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ جانتا ہی خدا یہ کہ تحقیق
قریب ہے کہ یاد کروگے اُن عورتون کو اور ذکر اُنکا کروگے اور صبر تمسے نہو سکیگا اس سبب سے جائز رکھا ہے کہ ایسا نہو کہ کوئی دوسرا خواستگاری کرنے لگے وَلٰكِنْ
لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اور لیکن نہ وعدہ کرو تم اُن عورتون سے پوشیدہ پہلے گذرنے عدہ کی اسطرح سے کہ وعدہ نکاح میرا اور تیرا فلانے کا کہ
اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا مگر یہ کہ کہو تم کہنا نیک کہ کنایہ سے کہو اور واضح کرکے نکہو وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

اور نہ ارادہ کرو تم عقد نکاح کا حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتٰبُ یہانتک کہ پہونچی کتاب یعنی حد کہ لکھا ہوا اور فرض ہے وہ پہنچی اَجَلَهٗ مدت اپنی کو
کہ وہ تمام ہو جاوے اور عدت کے درمیان نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص جان بوجھکر عمداً کسی عورت سے عدت میں بیٹھی ہوئی ہے نکاح کرے عدہ
کے گذرنے سے پہلے تو وہ عورت ہمیشہ کو اُسپر حرام ہو جاویگی اور پھر اُس سے نکاح کرنا درست نہیں ہوگا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا
فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اور جانو تم یہ کہ تحقیق خدا جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ نفسوں تمہارے کے ہے یعنی ارادہ اُس چیز کا کہ جائز نہیں ہے اور وہ تمہارے دلوں میں
اُسکو خوب جانتا ہے فَاحْذَرُوْهُ پس ڈرو تم اُس سے یعنی اُسکے عذاب سے ڈرو تم وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ اور جانو تم کہ تحقیق خدا
بخشنے والا ہے اُس شخص کو کہ جو اُسکے خوف سے ارادہ حرام کا نکرے حَلِیْمٌ بردبار ہے کہ جلدی عذاب نہیں کرتا ہے اور واجب اتفاقی مہر مقرر کرنے سے پہلے
اور مجامعت کرنے سے پہلے طلاق دینے کا حکم کرتا ہے کچھ مضائقہ نہیں ہے اور عرب کا دستور تھا کہ طلاق بہت دیتے تھے اور عدت میں پھر رجوع کرتے تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ امر ناپسند معلوم ہوا اور فرمایا کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ بے قصور اسقدر طلاق دیتے ہو اگر کوئی بدگمانی عورت سے
نہیں ہے تو اصحاب کو یہ بات سنکر گمان ہوا کہ پھر طلاق دینے میں گناہ ہوگا اسواسطے انہوں نے طلاق دینی بالکل موقوف کی یہ آیت انکے
وہم کو دور کرنے کیواسطے نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے اے مومنین اگر ع ۴ ۱۴
طلاق دو تم عورتوں کو مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ جبتک کہ نہیں چھوا ہے تم نے انکو یعنی جبتک کہ نہیں جماع کیا ہے تمنے ان عورتوں سے اَوْ تَفْرِضُوْا
لَهُنَّ فَرِیْضَةً اور نہیں مقرر کیا ہے تمنے واسطے ان کے فریضہ کو یعنی مہر کو اور تفرضوا میں بعضے تو کہتے ہیں کہ او بمعنی الا اور بعضے کہتے ہیں کہ
حتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ واؤ کے معنی میں ہے اور ظاہر میں یہ سب سے بہتر معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ نفی دونو جملوں کی ہوئی ہے تمسوھن اور
تفرضوا کی بھی تاکہ دینے کا حکم ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ او اپنے معنی میں ہے اور تفرضوا کا عطف تمسوا پر ہے اور تقدیر کلام کی یہ ہے کہ ما لم تمسوھن
من قبل فرضتم لہن او لم تفرضوا لہن فریضۃ اور فریضہ مفعول بہ ہے تفرضوا کا اور فریضہ بمعنی مفروض ہے اور تا اسمیں واسطے نقل ہونیکے وصفیت
کی سے طرف اسمیت کے اور حاصل یہ ہے کہ اگر مہر مقرر کرنے اور مجامعت کرنے سے پہلے تم عورتوں کو طلاق دو تو کوئی گناہ نہیں
اگر چاہو انکو طلاق دو وَّمَتِّعُوْهُنَّ اور فائدہ دو تم انکو یعنی جن عورتوں کا مہر مقرر نہیں ہوا ہے اور بدون ذکر مہر کے نکاح کیا
اور مجامعت سے پہلے انکو طلاق دو تو ان عورتوں کو کچھ دو کہ انکو فائدہ ہو اور اس صورت میں عطف تفرضوا کا تمسوا پر ہے اور او واو جمع کے
معنی میں ہے اور باعتبار عطف کے تفرضوا پر نفی داخل ہوگی اور یا معنی اسکے یہ ہیں کہ پس گناہ نہیں ہے اوپر تمہارے اگر طلاق دو تم عورتوں کو جبتک
کہ نہیں مجامعت کی ہے تمنے اُنسے انکو کچھ دینا نہیں آتا مگر یہ کہ مقرر کرو تم مہر کو اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا بعد طلاق کے اور اگر مقرر
نہیں ہوا ہے تو مہر نہ دو مگر کچھ فائدہ دو اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ پس نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے اگر طلاق دو تم عورتوں کو
جبتک کہ نہیں مجامعت کی ہے تمنے ان سے اور مقرر کیا ہے تم نے انکے مہر کو یا نہیں مقرر کیا ہے تمنے مہر کو اگر مقرر کیا ہے تو نصف
مہر دو اور اگر مقرر نہیں کیا ہے تو کچھ مہر نہ دو اور فائدہ دو اور یہ دونو معنی آخر کے قریب قریب ہیں اور منقول ہے کہ ایک مرد انصاری نے بدون
ذکر مہر کے نکاح کیا اور نزدیکی کرنے سے پہلے اسکو طلاق دی یہ آیت نازل ہوئی اور رسول خدا صلعم نے اس سے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دے
اگرچہ تیری ٹوپی ہو غرض یہ ہے کہ کچھ دینا واجب ہے اور وہ موافق حال طلاق دینے والے کے ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ
اوپر گنجایش والے اور تونگر کے مقدار تونگری اُسکی کی ہے کہ وہ موافق اُسکے مقدور کے دیوے جیسے کہ کوئی گھوڑا یا خادم وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ
اور اوپر تنگدست کی مقدار تنگدستی اُسکی کی ہے جیسے کہ انگشتری یا ایک درہم اور میانہ ایک جوڑا پوشاک کا دیوے مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ
فائدہ دینا ساتھ نیکی کے کہ شرع میں وہ نیک ہو حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ ثابت اور واجب ہے اوپر نیکی کرنیوالوں کے کہ عورت کو طلاق کی
عوض میں کچھ دیویں اور متاعًا مفعول مطلق ہے متعوا کا اور حقًا مفعول مطلق نہیں حق محذوف کا وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ اور اگر طلاق

دو تم ان عورتون کو من قبل ان تمسوھن پہلے اس سے کہ چھوؤ تم انکو یعنی پہلے اس کے کہ مجامعت کی ہو تمنے اون سے
وقد فرضتم لھن فریضۃ اور حال یہ ہو کہ تحقیق مقرر کیا ہو تمنے واسطے انکے فریضہ یعنی مہر کو تو فنصف ما فرضتم
پس ادا اس مہر کا ہو کہ مقرر کیا ہے تم نے الا ان یعفون مگر یہ کہ معاف کرین وہ عورتین مہر کو تو کچھ دینا نہین ہو او یعفوا الذی
یا بخشے وہ شخص کہ بیدہ عقدۃ النکاح بیچ ہاتہ اسکی کے عقد نکاح کا ہو یعنی والی عورت کا اگر عورت بالغہ عاقلہ نہوے وان
تعفوا اقرب للتقوی اور معاف کرنا تمہارا ہو والیان عورت نزدیک زیادہ ہو واسطے پرہیزگاری کی اسواسطے کہ جب اپنا حق کوئی
طلب نکریگا تو غیر کا حق کاہیکو لینا چاہیگا اور ان تعفوا بتاویل مصدر مبتدا ہے اور اقرب خبر اسکی ہو ولا تنسوا الفضل بینکم
اور مت بہولو تم فضل اور احسان کو درمیان اپنے یعنی آپس مین کہ جیسے تم مین سے ایک شخص دوسرے شخص پر احسان کرتا ہو کہ کچہ دیوے یا اپنا حق بخشے
خاطر کسی سے نہ لیوے تو اسکو بہولنا نہین چاہیے ان اللہ بما تعملون بصیر تحقیق کہ خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم کسی پر احسان کرتے
ہو بصیر دیکھنے والا ہے کہ تمہارا فضل و احسان ضایع نکریگا اور اب خدا تعالی ذکر نماز کا کرتا ہے کہ یہ سب عبادتون سے افضل ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ حافظوا علی الصلوات محافظت کرو تم اوپر نمازون کے ہمیشہ انکو پڑہتے رہو ان کے وقتونپر مع آداب و شرائط کے
والصلوۃ الوسطی اور محافظت کرو تم خصوصا اوپر نماز درمیان والی کے کہ وہ نماز ظہر ہے اور اول جناب رسول خدا صلعم یہی
نماز پڑہی ہے اور وہ دن کے بیچ مین ہو اور دنکی دو نمازونکے درمیان مین ہو درمیان نماز عصر کے اور نماز صبح کی اور گرم وقت مین ہوتی ہے
جس وقت آفتاب سر پر ہوتا ہو اور اسوقت سب چیزین خدا کی تسبیح کرتی ہین اور اسوقت قیلولہ کرکے بستر سے اٹہنا بہت بہاری معلوم
ہوتا ہو اور اکثر روایات اہل بیت علیہم السلام سے یہی نماز معلوم ہوتی ہو کہ نماز وسطی سے مراد نماز ظہر ہے اور بروز جمعہ نماز جمعہ سے مراد ہے اگر نماز
جمعہ واجب ہووے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد صلوۃ وسطی سے نماز عصر ہے کہ یہ دنکی دو نمازونکے اور رات کی دو نمازونکے درمیان ہے اور بعضی روایتین بہی اسپر دلالت کرتی
ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد صلوۃ وسطی سے نماز صبح ہے کہ یہ سیاہی شب اور روشنی روز کے درمیان ہے وقوموا للہ قانتین اور کہڑے
ہو تم واسطے خدا کے قنوت پڑہنے والے ہو کر اور قانتین حال واقع ہوا ہے اور مراد قانتین سے یہان پڑہنا دعاے قنوت کا ہے ہاتہونکو اوٹہا کر
نماز کے درمیان چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے اور یہی مذہب ہے اہل بیت علیہم السلام کا جسکی پیروی شیعہ کرتے ہین
اور اہل سنت کی کتب احادیث مین بہی روایت ہے کہ رسول خدا صلعم دعاے قنوت نماز مین پڑہتے تھے اور اب خدا تعالی نماز خوف کی
کیفیت کو بیان کرتا ہے کہ فان خفتم پس اگر خوف کرو تم چور سے یا درندہ سے یا دشمن سے اور نماز کو اطمینان سے نپڑہ سکو تو فرجالا
او رکبانا پس پیادے یا سوار ہو اور رجال جمع رجل کی ہو اور حال واقع ہوا ہے اور رکبانا کا اسپر عطف ہے اور تقدیر اسکی
فصلوا رجالا او رکبانا ہے یعنی پس پڑہو تم جس حالت مین کہ پیادہ چلتے ہو تم یا سوار ہو کے چلتے ہو تم اسی حالت مین نماز کو چلتے ہوئے پڑہو
اشارہ سے جسطرح کہ ممکن ہو فاذا امنتم پس جس وقت کہ امن مین ہو تم اور بے خوف ہو جاؤ تم تو فاذکروا اللہ پس یاد کرو تم خدا
کا یعنی نماز پڑہو تم آداب و شرائط سے کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون جیسے کہ تعلیم کیا ہے تمکو خدا نے اسکو کہ نہین جانتے تھے
تم کہ نماز کی آداب و شرائط اور ارکان اور احکام سے بالکل واقف نہ تھے اور کہتے ہین کہ پہلے عرب مین یہ دستور تہا کہ جس عورت کا شوہر مر جاتا
تہا وہ ایک سال عدت مین رہتی تہی اور زینت اور آرایش اپنی موقوف کرکے لباس کہنہ پہنتی تہی اور مکان ملوکہ مین رہتی تہی اور اسکے
خرچ ضروری کیواسطے شوہر کے وارثون سے لیتی تہی ایک شخص حکیم بن حارث فوت ہوا اور اسنے زوجہ اور باپ اور مان اور بیٹا اپنے پیچہے چہوڑے
جناب رسول خدا صلعم نے ترکہ اسکا اسکے بیٹے کو دیا اور باپ اور مان اور زوجہ کیواسطے ایک حصہ مقرر کر دیا لیکن حکم دیا کہ ترکہ مین سے
ایکسال اسکی زوجہ کو دیوین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ والذین یتوفون منکم اور جو لوگ کہ مر جاتے ہین تم مین سے ویذرون ازواجا

اور چھوڑ جائیں وہ بیبیون کو پیچھے اپنے تو وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا وصیت کرنا چاہیئے واسطے بیبیون اپنی کے فائدہ دینے کو یعنی وصیت کرین
کھانے اور لباس اور مسکن وغیرہ کی إِلَى الْحَوْلِ ایک سال تک غَيْرَ إِخْرَاجٍ نہ نکال دینا اُسکا مسکن سے فَإِنْ خَرَجْنَ پس اگر
نکلجائیں وہ بعد ایک سال کے تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ پس نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے بیچ اُس امر کے کہ کیا ہے اُن
عورتون نے بیچ نفسون اپنے کے زینت کی ہے یا طالب شوہر کی ہوئی ہین مِن مَّعْرُوفٍ نیکی سے کہ موافق شرع کی کرتی ہین یہ حکم
ابتدائے اسلام مین تھا اور جسوقت نازل ہوئی یہ آیت يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا تو یہ حکم منسوخ ہوگیا وَاللَّهُ عَزِيزٌ
اور خدا غالب ہے کہ سزا دیوے حکم کے برخلاف کرنیوالیکو حَكِيمٌ صاحب حکمت ہے الٰہی کہ موافق مصلحت کی کرتا ہے اور اہل مدینہ اور کسائی اور ابن
کثیر نے وصیت کو مرفوع پڑھا ہے اور باقیون نے منصوب پڑھا ہے پس وصیت محذوف کا مفعول مطلق مقرر کرکے اور متاعًا مفعول مطلق متعوا کا یا مفعول
بہ لیوصوا مضمر کا ہے اور غیر اخراج صفت متاعًا کی ہے اور روایت ہے کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے متعہ دینے کی آیت نازل کی تو بعضے آدمی یہ گمان
کرکے کہ متعہ کا دینا سنت ہے اور واجب نہین ہے اسلیے متعہ کا دینا ترک کرنے لگے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ
مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ اور واسطے طلاق دی ہوئی عورتون کے متعہ دینا ساتھ نیکی کے یعنی واجب ہے کہ کچھ اُنکو دینا چاہیئے اگر اُنکو طلاق دی ہے پہلے مقرر کرنے
مہر کے اور پہلے جماع کرنے کے حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ اور واجب اور ثابت کیا گیا ہے ثابت کرنا اوپر پرہیزگارون کے کہ جو شرک سے پرہیز کرتے ہین یعنی
سب مسلمانون پر متعہ دینا واجب ہے اور حقًا مفعول مطلق حق فعل محذوف کا ہے اور کہتے ہین کہ جس عورت سے مجامعت کی ہے اُسکو متعہ دینا بعد
انقضائے عدت کے سنت ہے كَذَٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے احکام طلاق کے بیان کیے ہین ویسے ہی يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ بیان کرتا ہے
واسطے تمہارے دلیلین روشن اپنی اور احکام اپنے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ تاکہ تم سمجھو اور اپنی عقلون کو کام فرماؤ اور احکام خدا کو قبول ع ۱۳ ۷ ۱۵
کرو۔ اور اب خدا تعالیٰ ایک قصہ بیان کرتا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ کہ جنکا قصہ خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے
قصہ ایک شہر کے رہنے والون کا ہے کہ وہ شہر شام کے شہرون مین سے تھا اور ستر ہزار آدمی اُس مین رہتے تھے اور طاعون یعنی وبا اکثر اُس شہر کے لوگون
مین آتی تھی اور جسوقت وبا آتی اور ہوتی تھی تو تونگر آدمی اپنی قوت کے سبب سے شہر کو چھوڑکر باہر نکلجاتے تھے اور فقرا وہان باقی رہتے تھے اپنی
تنگدستی کے سبب اور جو آدمی کہ اُس شہر مین رہتے تھے اُنمین موت کثرت سے ہوتی تھی کہتے تھے کہ اگر ہم اس شہر سے باہر نکلجاتے تو ہم مین موت کم ہوتی
بعد اسکے سب کی رائے یہ ہوئی اور اُس امر پر اتفاق کیا کہ اگر بعد اسکے طاعون آوے تو سب آدمی اس شہر سے باہر نکل چلیں پس جسوقت اُنہون نے طاعون
کو آتے دیکھا تو شہر کو چھوڑکر سب نکل گئے اور موت کے ڈر سے طاعون سے ایک طرف ہوگئے اور دوسرے شہرون کی طرف اُنہون نے سفر کیا تھا
کہ ایک شہر ویران مین پہنچے کہ آدمی وہان کے جلاوطن ہوگئے تھے اور طاعون سے مرگئے تھے اُس شہر مین جاکر اُترے اور اپنا اسباب رکھا جب
مطمئن ہوئے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ سب مرجاؤ تو تم اسیوقت سب مرگئے اور استخوان بوسیدہ ہوگئے اور وہ شہر جسمین کہ وہ مرگئے تھے سڑک کے نزدیک
تھا راہ گیرون نے اُنکی ہڈیون کو جمع کرکے ایک طرف کو ڈالدیا تھا حضرت حزقیل پیغمبر کا وہان گذر ہوا جسوقت اُنہون نے اُن ہڈیون کو
دیکھا تو وہ بہت روئے اور گریہ کرکے کہا کہ خداوندا اگر تو چاہے تو اسیوقت سب کو زندہ کردے جیسے کہ تو نے اُنکو مار ڈالا ہے اگر تو اُنکو زندہ کریگا تو یہ
تیرے شہرونکو آباد کرینگے اور تیرے بندے اُنسے پیدا ہونگے اور تیری عبادت مین مشغول ہونگے خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ کیا تو اُنکے زندہ ہونے کو
چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے عرض کی حزقیل نے کہ ہان مین چاہتا ہون کہ یہ زندہ ہوجائیں خدا تعالیٰ نے اسم اعظم حضرت حزقیل کو تعلیم کیا
اور فرمایا کہ اُن کلمونکو پڑھ تو جب اُنہون نے وہ کلمے کہے تو دیکھا کہ بعضی ہڈی بعضی ہڈی کی طرف دوڑی اور ایک لحظہ مین وہ سب زندہ ہوگئے
اور وقت اُٹھنے کے سبحان اللہ والا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہتے تھے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ مدت دراز تک وہ آدمی زندہ رہے اور اُنہون نے
نکاح کیا اور اولاد اُنسے پیدا ہوئی اور اُن آدمیون مین سے اثر مردون کا اُنکے چہرے پر تھا اور جو کپڑا کہ پہنتے تھے کفن سا ہوجاتا تھا اور ان

عباس سے روایت ہے کہ انکی اولاد جو پیدا ہوتی تھی اُن میں اثر وجوہی اور ایک بہار میں رہتے تھے اور کہتے ہیں کہ وہ لوگ واسط کے رہنے والے تھے انکے قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ کیا نہ دیکھا تو نے اے دیکھنے والے یا اے محمد صلعم طرف اُن لوگوں کے کہ نکلے وہ گھروں اپنے سے وَهُمْ
أُلُوفٌ اور وہ لوگ ہزاروں تھے یعنی نکلے وہ اپنے گھروں سے حَذَرَ الْمَوْتِ واسطے ڈر موت کے اور حذر الموت مفعول لہ ہے خرجوا کا
یعنی موت کے خوف سے اپنے شہر سے باہر نکلکر دوسرے شہر میں جا پہنچے اس امید پر کہ ہم یہاں زندہ رہینگے اور اپنے شہر میں طاعون کی آفت سے مر جاتے ہیں پس جب
وہ دوسرے شہر میں پہنچے تو فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا پس کہا واسطے انکے خدا نے کہ مر جاؤ تم پس سب دفعی اسیوقت مرگئے ثُمَّ أَحْيَاهُمْ پھر
زندہ کیا انکو خدا نے إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ تحقیق خدا البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہے کہ احسان کرتا ہے عَلَى النَّاسِ اوپر سب آدمیوں کے
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ اور لیکن اکثر آدمی نہیں شکر کرتے ہیں اُسکی نعمتوں کا جیسا کہ اُسکا شکر کرنا چاہئے اور یہ آیت دلیل ہے رجعت کی
ہونے پر جیسے کہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو زندہ کیا ہے ایسی ہی امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں زندہ ہونگے جو کہ بہت نیک ہیں اور جو کہ بہت بد ہیں
اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُٹھائینگے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج کو اور یہاں سے خدا تعالیٰ نے واسطے رغبت دلانے جہاد کے واسطے لوگوں کا
قصہ بیان کیا اسواسطے کہ بہاگنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے کہ موت سے نجات ہرگز نہیں ہوتی پس راہ خدا میں جہاد کرو اور موت سے خوف مت کرو کہ مقدر ہو تو
اگر آنیوالی ہے تو یہاں ہو گو وہاں آئیگی تم لڑو اور راہ خدا میں جہاد کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور لڑو تم بیچ راہ خدا
تا کہ درجات عالیات کو پہنچو وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ اور جانو تم کہ تحقیق خدا سننے والا ہے ان لوگوں کی عذر کو کہ جو جہاد میں جانیکو بیجا
عذر کرتے ہیں اور جہاد نہیں کرتے عَلِيمٌ اور جاننے والا ہے نیت کو ان لوگوں کی کہ جو خالص نیت سے ارادہ جہاد کا کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ
رغبت دلاتا ہے طرف اعمال مالی کی بعد اعمال بدنی کی چنانچہ فرماتا ہے کہ مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ کون ہے وہ شخص کہ قرض دیوے خدا کو
نیت خالص سے قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یعنی اُسکی بندگان مسکین کو دیوے بقصد ثواب جسکو دیا ہے راہ خدا میں بے احسان اپنا رکھے
اور دینے میں عذر نکرے فَيُضَاعِفَهُ لَهُ پس مضاعف کرے اُسکو واسطے اُسکے خدا اور زیادہ کرے أَضْعَافًا كَثِيرَةً زیادتیاں بہت اور
اضعافا حال واقع ہوا ہے اور کثیرۃ اُسکی صفت ہے وَاللَّهُ يَقْبِضُ اور خدا تنگ کرتا ہے روزی کو وَيَبْسُطُ اور کشادہ کرتا ہے وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ
اور طرف اُسی کی رجوع کیے جاؤ گے تم واسطے جزا اعمال کے اور جو کوئی راہ خدا میں دیگا دینا اُسکا ضائع نہ جائیگا اور منقول ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت
جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ روز قیامت بعضے بندوں کو کہیگا اے بندہ مومن تجھ سے کہانا مانگا تو نے مجھکو کہانا نہ دیا اور پینے کو تجھ سے
پانی مانگا تو نے مجھکو پانی نہ دیا اور پہننے کو تجھ سے لباس طلب کیا تو نے مجھکو لباس نہ دیا بندہ کہیگا کہ خداوندا یہ کہاں تہا خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ فلانا بندہ میرا بہوکا
تہا اور اُسنے تجھ سے کہانا طلب کیا تو نے اُسکو نہ دیا اور فلانا بندہ میرا پیاسا تہا اور پانی اُسنے تجھ سے طلب کیا تو نے پانی اُسکو نہ دیا اور فلانا بندہ میرا برہنہ تہا اور اُسنے لباس
تجھ سے طلب کیا تو نے لباس اُسکو نہ دیا قسم ہے اپنے جلال کی کہ آج میں اپنا فضل و کرم تجھ سے باز رکھونگا جیسا کہ تو نے اپنا کرم دنیا میں باز رکھا تہا اس سے معلوم ہوا کہ
دنیا میں بندہ مومن کو دینا خدا کو دینا ہے اور منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو ابو دحداح نے عرض کی کہ یا رسول خدا ماں باپ میرے آپ پر قربان ہوں کیا
خدا تعالیٰ ہمسے قرض مانگتا ہے اور وہ غنی ہے فرمایا حضرت نے کہ ہاں تا کہ اُسکے سبب تمکو بہشت میں داخل کرے ابو دحداح نے عرض کی کہ اگر میں خدا کو قرض
دوں تو آپ ضامن ہوتے ہیں بہشت میں میرے داخل ہونیکی فرمایا کہ ہاں پہر عرض کی ابو دحداح نے کہ میری زوجہ اور دختر بھی میرے ہمراہ ہوگی فرمایا کہ ہاں
پہر ابو دحداح نے کہا کہ یا رسول خدا اپنا ہاتھ دو حضرت نے اپنا ہاتھ دیا اور ضامن ہوئے اور بعد اُسکے ابو دحداح نے عرض کی کہ یا رسول خدا میرے دو باغ ہیں
ایک تو نیچے شہر اور دوسرا بالائے شہر اور سوائے اُسکے میرے پاس کوئی مال نہیں ہے پس وہ دونوں باغ اپنے خدا کو قرض دیے حضرت نے فرمایا کہ ایک باغ دیدو
اور دوسرا باغ اپنی معاش کیواسطے رکھو ابو دحداح نے عرض کی کہ گواہ کرتا ہوں میں تمکو یا رسول خدا کہ دینے ان دونوں باغوں میں سے جو کہ بہتر تہا وہ راہ
خدا میں دیا اور اُس باغ میں چہ سو درخت خرما کے تہے حضرت نے فرمایا کہ خدا تجھکو عوض میں اسکے بہشت دے اور اب خدا تعالیٰ ایک قصہ بیان کرتا ہے

قصہ طالوت اور جالوت

طالوت اور جالوت کا اور اسکی کیفیت مین امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل نی بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام گناہ کرنی اختیار کیئے اور حق
کو بدل دیا اور متغیر کردیا اور ایک پیغمبر انمین تھا نام اسکا ارمیا تھا اور دوسری روایت مین ہے کہ نام اسکا اشمویل تھا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ یوشع تھا
اور مشہور یہ ہے کہ نام اسکا اشمویل تھا وہ پیغمبر برے فعلون سے انکو منع کرتا تھا اور وہ لوگ کہنا اسکا نمانتے تھے خداتعالی نی بنی اسرائیل پر اس جرم کی عوض مین
جالوت کو غالب کیا اور جالوت قوم قبطیون یا عمالقہ مین سے تھا اسنے بنی اسرائیل کو بہت آزار دیئے اور مردونکو انکے قتل کیا اور شہر سے انکو نکال دیا
اور مال انکے لوٹ لیئے اور عورتون کو انکی لونڈیان بنالیا تب بنی اسرائیل اپنے پیغمبر اشمویل کی پاس آکر گڑگڑائے اور درخواست کی کہ خداتعالی سے سوال کرکے
ایک بادشاہ یعنی ایک خلیفہ مقرر کرکے ہمارے واسطے بھیج کہ اسکے ہمراہ ہوکر راہ خدا مین ہم جالوت سے لڑین اور بنی اسرائیل مین نبوت تو ایک گھر مین
تھی اور سلطنت دوسرے گھر مین اور خداتعالی نی نبوت اور سلطنت کو ایک گھر مین جمع نکیا تھا اسواسطے ان لوگون نی پیغمبر سے کہا تھا کہ ایک بادشاہ
کو مقرر کر تب اس پیغمبر نے فرمایا کہ اگر تمپر لڑنا فرض کیا جائیگا تو تم لڑوگے نہین ان لوگون نی کہا کہ ہم کیون نلڑینگے راہ خدا مین اور حال یہ ہے کہ ہم اپنے
گھرون سے نکالے گئے ہین اسکے ظلم سے یہی قصہ کو خداتعالی بیان کرتا ہے کہ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ
کیا نہ دیکھا تونے ای دیکھنے والے ای محمد طرف جماعت اشراف کی بنی اسرائیل سے بعد موسیٰ کے إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا
جسوقت کہا انہون نی واسطے پیغمبر اپنے کے کہ واسطے ہمارے مقرر کر تو واسطے ہمارے پادشاہ کو یعنی خلیفہ کو کہ نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تاکہ لڑین
ہم بیچ راہ خدا کی اس جالوت سے خلیفہ کی ہمراہ ہوکر قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ کہا اس پیغمبر نے کہ کیا نزدیک ہو تم کہ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ
اگر لکھا جاوے یعنی اگر فرض کیا جاوے اوپر تمہارے لڑنا أَلَّا تُقَاتِلُوا یہ کہ نہ لڑوگے تم یعنی جیسا کہ تم اپنی زبان سے کہتے ہو کہ ہم لڑینگے ایسا نکروگے بلکہ لڑنے سے
پرہیز کروگے اور مانع لڑنیکو سستی کرو گے قَالُوا کہا ان لوگون نی بنی اسرائیل کے اس پیغمبر کے جواب مین کہ وَمَا لَنَا اور کیا ہے واسطے
ہمارے یعنی کیا غرض ہے ہم کو أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ یہ کہ نہ لڑین ہم بیچ راہ خدا کے ان ظالمون سے وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ
دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا اور حال یہ ہے کہ تحقیق نکالے گئے ہین ہم گھرون اپنے سے اور اولاد اپنی سے ان ظالمون کے ظلم سے کہتے ہین کہ جالوت نے چارسو
چالیس لوگ فرزندان ملوک اور رؤسا بنی اسرائیل کے قید کیئے تھے اسواسطے بنی اسرائیل اس سے لڑائی کرنے مین زیادہ مبالغہ کرتے تھے لیکن پھر بھی
وہ جالوت کے مقابلہ مین ثابت قدم نرہے چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ پس جسوقت لکھا گیا یعنی جسوقت
فرض کیا گیا اوپر ان بنی اسرائیل کے لڑنا دشمنون سے تَوَلَّوْا پھر گئے وہ اور انکے مقابلہ مین جم کر کھڑے نہوئے بلکہ جالوت کے لشکر کی کثرت کے
خوف سے پیچھے ہٹ گئے اور آگے کو قدم نبڑہا سکے إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ مگر تھوڑے سے انمین سے کہ وہ ثابت قدم رہے اور وہ تین سو تیرہ آدمی تھے
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ اور خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ ظالمون کے کہ جو جہاد سے پھر گئے کہتے ہین کہ جسوقت اس پیغمبر نے اوپر
جہت پکڑی تو خداتعالی سے دعا کی کہ ایک بادشاہ کو اوپر مقرر کر تو خداتعالی نے ایک برتن بھرا ہوا روغن کا اور ایک عصا اس پیغمبر کے پاس بھیجا اور فرمایا
کہ جو کوئی تیرے پاس آوے اور اسوقت یہ روغن جوش مین آوے اور یہ عصا اسکے قدم کی برابر ہو تو وہ پادشاہ ہے اور اسکو ہی خلیفہ مقرر کیا جاوے پس
پیغمبر نے یہ بات بنی اسرائیل کے روبرو بیان کی تو ہر ایک شخص بنی اسرائیل کے بزرگ آدمیون مین سے پیغمبر کے پاس آتا تھا لیکن کسی کے آنے سے وہ روغن
جوش مین نہ آیا اور نہ وہ عصا کسی کے قد کی برابر ہوا یہانتک کہ ایک سقا یا طباخ یا دباغ کہ نام اسکا طالوت تھا وہ پیغمبر کے گھر مین آیا اور اسکے آنے سے
وہ روغن بھی جوش مین آیا اور وہ عصا اسکے قد کی برابر ہوا اسکو حضرت اشمویل پیغمبر نے بادشاہ کیا اور بنی اسرائیل کو خبر کی چنانچہ خداتعالی فرماتا
کہ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا واسطے انکے پیغمبر انکے نے إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ یہ کہ تحقیق خدا نے تحقیق کہ بھیجا ہے لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا
واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ۔ اور وہ بن یامین بن یعقوب کی اولاد مین سے تھا اور انبیاء لاوی بن یعقوب کی اولاد مین سے ہوتے تھے اور
بادشاہ یوسف بن یعقوب کی اولاد مین سے یا یہودا کی اولاد مین سے ہوتے تھے اور یہ ان دونو کی اولاد مین سے نتھا بلکہ بن یامین کی اولاد مین

تھا جو کہ یوسف کا حقیقی بھائی تھا کہ وہ اور یوسف ایک ماں سے پیدا ہوئے تھے اور یہ طالوت بڑا قوی اور شجاع اور عالم تھا لیکن مفلس تھا اسلئے بنی اسرائیل
اُسکو عیب لگاتے تھے اور پسند نہیں کرتے تھے اور اہل سنت کی علما کہتے ہیں کہ یہ شخص خلیفہ اُس پیغمبر کا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُسکو مقرر کیا تھا یہاں سے معلوم ہوا کہ
خلیفہ پیغمبر کا وہ ہوتا ہے کہ جسکو خدا مقرر کرے اور اگر خلیفہ کرنا امت کی رائے پر ہوتا تو بنی اسرائیل خود کسی کو خلیفہ مقرر کر لیتے اور پیغمبر سے کیوں خواہش
کرتے کہ تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دے بلکہ پیغمبر بھی خود کسی کو مقرر نہ کر سکا اُسنے بھی خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ کسی کو مقرر کر دے اور خدا کی مقرر کئے ہوئے کو
لوگ مکروہ جانتے تھے چنانچہ ذکر اسکا آتا ہے ایسے ہی خدا کی مقرر کئے ہوئے علی بن ابیطالب کو لوگوں نے مکروہ جانا اور ابوبکر کو اپنی رائے سے خلیفہ کیا اور حکم خدا
کی سنت کو کہ انکے خلفا خدا کی مقرر کئے ہوئے ہوتے تھے ترک کیا۔ اور جس وقت شموئیل نے بنی اسرائیل کو خبر کی کہ خدا تعالیٰ نے طالوت کو خلیفہ کیا ہے تو وہ
طالوت کا نام سنکر غصہ ہوئے اور اسکو نا پسند کیا اور کہا کہ وہ کیونکر بادشاہ ہمارا ہو سکتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالُوْٓا کہا اُن بنی اسرائیل نے
پیغمبر کے جواب میں کہ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ کہاں ہووے واسطے اُس طالوت کی بادشاہی عَلَيْنَا اوپر ہمارے اور یہ کیونکر
ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارا بادشاہ ہو وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ اور ہم حقدار زیادہ ہیں ساتھ بادشاہی کے اُس سے کہ ہم سبط نبوت اور سبط بادشاہی سے ہیں
اور طالوت سبط بنیامین سے ہے اور باوجود اسکے وہ سقا یا دباغ ہے وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور نہیں دیا گیا ہے وہ فراخی
مال سے تا کہ لشکر کو تیار کرے تسخیر ملک کی کرے جس وقت اُس پیغمبر نے بنی اسرائیل سے طالوت کی بادشاہی کا انکار سنا تو قَالَ کہا اُس پیغمبر نے
کہ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا ہے اُس طالوت کو اوپر تمہارے وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ
اور زیادہ دی ہے اُسکو خدا نے کشادگی بیچ علم اور جسم کے یعنی بیچ علم اور شجاعت کے اور یہ اسواسطے فرمایا ہے کہ تدبیر مملکت اور حفظ عدالت میان رعیت
علم سے تعلق رکھتی ہے اور تسخیر مملکت اور ملک گیری شجاعت سے علاقہ رکھتے ہیں پس خدا تعالیٰ نے علم اور شجاعت کی جہت سے طالوت کو واسطے خلافت
کے پسند کیا اور ایسے ہی علی بن ابیطالب کو علم اور شجاعت کی جہت سے واسطے خلافت کے پسند کیا تھا کہ رسول خدا صلعم کی اصحاب میں
کوئی مثل علی کے عالم نہ تھا اور نہ کوئی شجاع تھا اور یہ امر ثابت ہے اسکا انکار کوئی نہیں کر سکتا یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ امام و خلیفہ اپنے
عہد کے لوگوں سے افضل ہو اور خلافت کے واسطے علم اور شجاعت چاہیئے نہ وہ لوگ کہ جو علم میں محتاج دوسرے کے ہوں کہ جس وقت کسی مسئلہ میں دشواری
ہو تو دوسرے کی طرف رجوع کریں اور شجاعت میں یہ حال ہو کہ ہمیشہ جہادوں میں بھاگتے رہیں اور جب ریاست حاصل ہو تو خود جہادوں میں نہ جائیں
خوف اعدا سے اور تابعین کو اپنے لڑنیکے واسطے روانہ کریں وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ اور خدا دیتا ہے ملک اپنا جسکو چاہتا ہے اور
جسکو جانتا ہے کہ یہ صلاحیت ملک داری کی رکھتا ہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا افضل وسیع والا ہے عَلِيْمٌ جاننے والا استحقاق مستحق کا اور بنی اسرائیل نے جب
یہ کلام سنا کہ خدا نے طالوت کو خلافت کے لائق کیا ہے تو جیسا طریقہ انکا تھا بڑی عاجزی سے دوسری بار اپنے پیغمبر سے کہا کہ طالوت میں کوئی علامت چاہیئے کہ دل
ہمارے اُسکی طرف رغبت کریں اُس پیغمبر نے یہ سنکر خدا تعالیٰ سے درخواست کی خدا تعالیٰ نے اُسکی علامت سے خبر دی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
اور کہا واسطے انکے پیغمبر انکے نے کہ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ تحقیق علامت بادشاہی اُس طالوت کی اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ یہ ہے کہ آوے گا
تمہارے پاس تابوت کہ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ بیچ اُسکی تسکین ہے پروردگار تمہارے کی طرف سے وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى
وَاٰلُ هٰرُوْنَ اور بقیہ ہے اُس چیز میں سے کہ چھوڑا ہے اُسکو اولاد موسیٰ نے اور اولاد ہارون نے تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اُٹھاتے ہیں اُسکو فرشتے اِنَّ
فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ تحقیق بیچ اُسکے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالے اور تابوت صندوق کو
کہتے ہیں اور سکینہ مصدر ہے کہ واقع ہوا ہے موقع اسم کے اور ماخوذ ہے سکون سے اور آل موسیٰ اور آل ہارون سے مراد موسیٰ اور ہارون ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تابوت ایک
صندوق تھا چوب شمشاد کا اور طلا سے وہ مزین اور آراستہ ہوا تھا اور طول اُسکا تین گز کا تھا اور عرض میں دو گز کا اور تمام انبیا کی صورتیں اُسمیں نقش تھیں آدم سے ع ۲۴۳ ۶ ۱۴
خاتم تک اور بعضے کہتے ہیں کہ سکینہ ایک جانور تھا بلی کی برابر اور دو آنکھیں روشن ایسی تھی کہ کسی کو طاقت اسکے دیکھنے کی نہ تھی اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ

تہا اسکا مشابہ آدمی کی منہ کے تہا اور وہ دو بازو رکہتا تہا اور لڑائی کی وقت وہ تابوت آپ سے باہر نکلتا تہا اور مانند ہوا کی سخت دشمنوں پر جست کرتا تہا اور انکو متفرق کر دیتا تہا اور بنی اسرائیل ہمیشہ اس تابوت کو لشکر کے آگے رکہتے تہے اور اس سے انکو تسکین ہوتی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا تعالی نے آدم کو ایک صندوق بہیجا تہا کہ جسمین سب پیغمبرونکی صورتین منقش تہین اور گہر انکے منقش تہے اور آخر مین ایک گہر یاقوت کا تہا کہ اسمین ہمارے پیغمبر کی تصویر تہی نماز پڑہتے ہوئے اور گرد اس صورت کے انکے اہل بیت اور اصحاب کی صورتین تہین اور اسمین بقیہ آل موسی اور آل ہرون کا تہا یعنی عصا موسی کا اور ٹکڑے اس تختی کے جو کہ موسی نے غصہ ہوکر پہینکدی تہی اور وہ ٹوٹ گئی تہی اور دو تختیاں توریت کی اور تہوڑی سی ترنجبین جو آسمان سے اوتری تہی اور نعلین اور عمامہ ہرون کا تہا اور بنی اسرائیل اسکو سوار کے آگے رکہتے تہے خدا تعالی اسکی برکت سے فتح دیتا تہا جب بنی اسرائیل نے فساد اور بت پرستی شروع کی تو خدا تعالی نے انپر دشمن کو بہیجا اور جسکے پاس یہ تابوت تہا نام اسکا عیلی تہا اسکے بیٹے گمراہ ہو گئے تہے عمالقہ نے اسکو مار کر یہ تابوت ان سے چہین لیا اور بتخانہ مین لیجا کر اسکو رکہدیا ان لوگونمین درد گردن کی بیماری شروع ہوئی اور بہت آدمی اس بیماری سے مر گئے پہر اس تابوت کو جنگل مین لیجا کر دفن کیا جو کوئی وہان طہارت کو جاتا تہا اسکے ناسور اور درد قولنج پیدا ہوتا تہا ناچار ہوکر اور دو بیلون پر اسکو لدوا کر بیلون کو ہانکدیا پہر فرشتے ہانکتے ہوئے ان بیلون کو طالوت کے لشکر مین لائے جب تابوت آیا تو بنی اسرائیل کی خاطر جمع ہوئی اور دلونمین انکے تسکین پیدا ہوئی اور جانا کہ طالوت کو خدا نے بادشاہ کیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ تابوت تہا کہ حضرت موسی کی ماں نے موسی کو اسمین رکہکر دریا مین ڈالدیا تہا اور بنی اسرائیل نے اپنا تبرک اسکو شمار کیا تہا اور اسکو بہت گرامی رکہتے تہے جسوقت حضرت موسی کی وفات قریب ہوئی تختیان توریت کی اور اپنی زرہ اسمین رکہدی تہی اور جو کچہہ کہ انکے پاس آیات نبوت تہین وہ سب اسمین رکہدی تہین اور وہ تابوت اپنے وصی یوشع کو سپرد کر دیا تہا اور ہمیشہ وہ تابوت بنی اسرائیل مین تہا یہانتک کہ انہون نے اسکی خفت و بیقدری کی اور لڑکے انکی اسکو رستہ مین ڈالکر اس سے کہیلتے تہے اور جبتک وہ تابوت بنی اسرائیل مین تہا تو بنی اسرائیل عزت اور بزرگی سے رہتے تہے اور جب انہون نے گناہ کرنے شروع کئے اور تابوت کی بیقدری کی تو خدا تعالی نے وہ تابوت انکے پاس سے اوٹہا لیا اور جب انہون نے اپنے پیغمبر شمویل سے سوال کیا اور خدا تعالی نے طالوت کو انکا بادشاہ کیا اور انکے ہمراہ ہو کر لڑے تو خدا تعالی نے پہر اس تابوت کو انکے پاس بہجوادیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ سکینہ ایک ہوا تہی بہشت کی کہ اسکا منہ آدمی کے منہ کی مشابہ تہا اور جسوقت وہ تابوت مسلمانون اور کفار کے درمیان رکہا جاتا تہا تو جو کوئی اس تابوت کے آگے بڑہتا تہا الٹا نہین پہرتا تہا یہانتک کہ وہ مارا جاتا تہا یا غالب ہوتا تہا اور جو کوئی تابوت سے الٹا پہر کے جاتا تہا وہ کافر ہو جاتا تہا اور امام اسکو قتل کرتا تہا اور سوای اسکے اور روایتین بہی آئی ہین اور مختلف ہین اور اب خدا تعالی طالوت و جالوت کی لڑائی کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **فلما فصل طالوت بالجنود** پس جسوقت جدا ہوا طالوت ساتہ لشکر کے یعنی جسوقت جدا ہوا طالوت شہر ایلیا سے اپنے پیغمبر کے حکم سے بنی اسرائیل کا لشکر ہمراہ لیکر عمالقہ کی لڑائی کو تو **قال ان اللہ مبتلیکم بنہر** کہا کہ تحقیق خدا آزمانے والا تمہارا ہے ساتہ ایک نہر کے اے بنی اسرائیل **فمن شرب منہ فلیس منی** پس جو شخص کہ پیویگا اسمین سے پانی کو پس نہین ہے وہ مجہہ سے یعنی میرے گروہ مین سے وہ نہین ہے **ومن لم یطعمہ** اور جو کوئی نہ چکہے گا اسکو **فانہ منی** پس وہ شخص مجہہ سے ہے یعنی میری پیروی کرنیوالون مین سے ہے **الا من اغترف غرفۃ** مگر جو کوئی کہ چلو بہر کر اوٹہائے ایک چلو کو **بیدہ** ساتہ ہاتہ اپنے کے اور اسکو نوش کرے تو وہ معاف اور مستثنی ہے من شرب منہ سے اور غرفۃ کو اہل مدینہ اور ابو عامر اور ابن کثیر نے بفتح غین پڑہا ہے اور باقیون نے بضم غین اور وہ مفعول اغترف کا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت بنی اسرائیل نے تابوت کو آتے دیکہا تو انکو یقین ہوا کہ خدا تعالی ضرور طالوت کی مدد کریگا اسواسطے سوای بیمار اور اندہی کے سب طالوت کے ہمراہ ہو لئے طالوت نے کہا کہ اسقدر بہیڑ کرنیکی کچہ ضرورت نہین ہے جو کوئی جوان تندرست ہو وہ میرے ہمراہ چلے چنانچہ اسمین اسی ہزار آدمی طالوت کے ہمراہ ہوئے اور وہ موسم جو گرمی کا تہا اور تشنگی شدت سے سب کو ہو رہی تہی لوگون نے طالوت سے کہا کہ تو دعا کر کہ خدا تعالی ایک نہر جاری کرے کہ ہم پیاس سے مرتے ہین طالوت نے دعا کی اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے انکی راہ مین ایک نہر جاری کی جسوقت لشکر بنی اسرائیل کا

ہوئی گرم اور تشنگی مین پاس نہر پر پہنچا تو اُنسے صبر نہو سکا اکثر نے اُس نہر مین سے پانی پیا باوجود منع کرنے کے چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ فشربوا منه
پس پیا اُنہون نے اُس نہر مین سے الا قليلا منهم مگر تہوڑون نے اُنمین سے کہ وہ تین سو تیرہ آدمی تہے اُنہون نے نہ پیا یا بعضون نے
ایک چلو پر کفایت کی اور اُنسے ہی وہ سیر ہوگئے اور چلو مین سے جو کچہہ باقی رہا تہا اُس سے اپنی چہاگلین بہرلین اور جن لوگون نے ایک چلو سے زیادہ
پیا تہا اُنکے ہونٹ سیاہ ہوگئے اور تشنگی اونپر غالب ہوگئی ہر چند وہ پانی پیتے تہی لیکن تشنگی اُنکی نہین جاتی تہی بلکہ زیادہ ہوتی تہی اور وہ نہر کے
کنارہ پر رہگئی اور نصرت و فتح سے محروم ہی فلما جاوزه هو پس جسوقت گذر گیا اُس نہر سے وہ طالوت اور پار اوتر گیا والذين آمنوا
معه اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تہے ہمراہ اُسکے اور تصدیق اُسکی اُنہون نے کی تہی جالوت کے لشکر کی کثرت جو اُنہون نے دیکہی تو قالوا
لا طاقة لنا اليوم کہا اُنہون نے کہ نہین طاقت ہے واسطے ہمارے آج کے دن بجالوت وجنوده ساتہ جالوت کے اور لشکر
اُسکے کہ ہم مقابلہ اُسکا کرین اور بعض کتب مین لکہا ہے کہ چہتر ہزار آدمی اُنمین سے نہر کے پار نہ اوترے تہے اور وہ اُسی طرف نہر کے رہگئے تہے اور چار ہزار
جسوقت نہر کے پار اوترے اور نظر اُنکی جالوت کے لشکر پر پڑی تو تین ہزار چہہ سو ستاسی آدمی اُنمین سے ہراسان اور بددل ہوئے اور کہنے لگے
کہ ہمکو طاقت جالوت کی لڑائی کی نہین ہے اور چار ہزار مین سے تین ہزار چہہ سو ستاسی آدمی تو ہراسان ہوئے اور تین سو تیرہ
آدمی جو اُنمین سے باقی رہے اُنکا حال خداتعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قال الذين يظنون کہا اُن لوگون نے کہ
یقین کرتے تہے اسکا انهم ملاقوا الله تحقیق وہ ملاقات کرنیوالے خدا کے ہین یعنی نیک جزا اپنے اعمال کی پانیوالے ہین
اُن لوگون نے کہا کہ كم من فئة قليلة اکثر جماعت تہوڑی مسلمانون کی غلبت فئة كثيرة غالب ہوئی ہے جماعت
بہت بڑی کافرون پر باذن الله ساتہ حکم خدا کے والله مع الصابرين اور خدا ہمراہ صبر کرنیوالون کے ہے ولما برزوا
اور جسوقت ظاہر ہوئے وہ تین سو تیرہ مومنین باخلاص و صف باندہے اُنہون نے لجالوت وجنوده واسطے جالوت کے اور لشکر
اُسکے کے تو قالوا ربنا کہا اُنہون نے کہ اے پروردگار ہمارے افرغ علينا صبرا گرا تو اوپر ہمارے صبر کو کہ ہمارے دلونمین صبر کو
جگہہ دے وثبت اقدامنا اور ثابت رکہہ تو قدمون ہمارے کو وانصرنا على القوم الكافرين اور نصرت و فتح
دے تو ہمکو اوپر قوم کافرون کے اور جالوت غیر منصرف ہے اسواسطے حالت جرّی مین اوسپر فتح آیا ہے اور افراغ کے معنی آب ریختن کے ہین اور یہان
مطلق ریختن کے معنی مین ہے فهزموهم پس بہگا دیا اُن مومنین نے اُن کفار کو باذن الله ساتہ حکم خدا کے وقتل داود
جالوت اور قتل کیا داود نے جالوت کو فلاخن کے پتہر سے اور وہ پتہر اُسکی پیشانی کو توڑ کر اُسکے دماغ مین گہس گیا اور جالوت
بڑا قوی اور زبردست آدمی تہا کہتے ہین کہ تخمیناً اونیس من بوزن ہندوستان اُسکے بدن پر لوہا ہتیارون کا تہا اور قریب چہہ من کے
خود فولاد کا کون تنور کے اُسکے سر پر رکہا تہا لشکر اسلام نے اُسپر فتح پائی اور تمام کفار مغلوب ہوئے اور طالوت نے اسقدر شجاعت اور
دلاوری داود کی ملاحظہ کی تو اپنی دختر اُسکے نکاح مین دی اور انگشتری بادشاہی کی اُسکی انگلی مین پہنائی اور اُسکو اپنے تخت پر
بٹہایا اور اُسنے عدالت بہت کی کہ تمام رعیت اُسکی مطیع اور فرمانبردار ہوگئی اور اُسنے جو دشمن خدا اور دشمن مومنین کو قتل کیا تو خداتعالی
نے اُسکو بادشاہی اور علم شریعت دیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وآتاه الله الملك والحكمة اور دی اُسکو خدا نے بادشاہی اور
حکمت کہ مراد اُس سے پیغمبری یا کتاب زبور ہے کہ علم اُسمین مندرج تہا وعلمه مما يشاء ط اور سکہلایا اُسکو جس چیز سے کہ چاہتا
جیسے کہ زرہ بنانی کہ لوہا اُسکے ہاتہ مین باعانت الٰہی مانند موم کی نرم ہوجاتا تہا اور جاننا حیوانون کی زبان کا اور سوا اِسکے جو کچہہ چاہا وہ
سکہلایا ولولا اور اگر نہ منظور ہوتا دفع الله الناس دفع کرنا خدا کو آدمیون کا بعضهم ببعض بعض اُنکے کا ساتہ
بعض کے یعنی اگر خدا کو بعضے آدمیون کا بعضے آدمیون سے دفع کرنا منظور نہوتا کہ بسبب جہاد مومنین کے کفار کو دفع کیا ہے لفسدت الارض

البتہ تباہ ہو جاتی زمین بسبب کفر اور ظلم کا فرونکی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور لیکن خدا صاحب فضل کا ہی اوپر
لوگوں کے یعنی مومنین پر فضل اور رحمت کرتا ہے دنیا اور آخرت میں اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے اور بعضی کتابوں میں امام رضا
علیہم السلام سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے پیغمبر پر وحی کی کہ جالوت کو وہ شخص قتل کریگا جسکے بدن پر زرہ موسیٰ کی برابر آ جائیگی اور
وہ اولاد لاوی بن یعقوب میں سے ہے اور نام اسکا داؤد بن ایشا ہے اور ایشا چرواہا تھا کہ دنبیاں چراتا تھا اور اس کو دس بیٹے تھے اور سب سے چھوٹا
داؤد تھا جسوقت طالوت بادشاہ ہوا اور بنی اسرائیل کو جالوت کی لڑائی کیواسطے جمع کیا تو ایشا کو معہ فرزندوں کے طلب کیا جسوقت وہ
حاضر ہوا تو اسکے ایک ایک فرزند کو بلایا اور موسیٰ کی زرہ اسکو پہنائی کسی کے بدن پر تو وہ زرہ دراز ہوئی اور کسی کے بدن پر کوتاہ اسوقت طالوت نے
ایشا سے کہا کہ تو کوئی اور اپنا بیٹا بھی چھوڑ آیا ہے کہ وہ یہاں نہیں آیا کہا ہاں چھوٹا بیٹا میرا یہاں نہیں آیا ہے اسکو میں نے دنبیوں کی نگہبانی
کیواسطے ریوڑ میں چھوڑا ہے کہ وہ انکو چراتا ہے طالوت نے اسکو بھی بلوایا وہ وہاں سے چلا اور اسکے ہمراہ ایک فلاخن تھا رستہ میں تین پتھروں نے
اسکو آواز دی اور کہا کہ اے داؤد تو ہمکو اٹھا لے اسنے انکو اٹھا کر اپنے توبرہ میں رکھ لیا اور داؤد بڑا قوی اور زبردست اور شجاع تھا جسوقت طالوت کے
پاس آیا طالوت نے اسکو زرہ موسیٰ کی پہنائی اسکے بدن پر وہ زرہ درست آئی اور طالوت اپنی لشکر کو لیکر چلا اور بنی اسرائیل سے انکے پیغمبر نے کہا کہ اے
بنی اسرائیل میں جنگل میں ایک نہر ہے خدا تعالیٰ تمکو اس نہر سے آزمائیگا پس جو شخص کہ اسمیں سے پانی پیویگا وہ خدا کے گروہ میں سے نہیں ہے اور جو شخص کہ بالکل
نہ پیوے اور یا ایک چلو بھر پیوے وہ خدا کے گروہ میں سے ہے پس جسوقت کہ سب نہر پر وارد ہوئے تو خدا تعالیٰ کا حکم پایا کہ ایک چلو سے زیادہ نہ پیوے سیر ہو کر پیا
مگر تھوڑے سے آدمیوں نے نہ پیا اور جنھوں نے پیا ان تھوڑے سے آدمیوں میں سے تو ایک چلو بھر کر پیا اور جن لوگوں نے سیر ہو کر پیا وہ ساٹھ ہزار آدمی تھے اور یہ ایک
امتحان تھا کہ جسمیں وہ ثابت قدم رہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ قلیل آدمی کہ جنھوں نے پانی نہیں پیا تھا وہ تین سو
تیرہ ۳۱۳ آدمی تھے جسوقت وہ نہر سے پار اترے اور جالوت کے لشکر کو انہوں نے دیکھا تو جن لوگوں نے کہ پانی پیا تھا انہوں نے کہا کہ ہمکو آج طاقت
نہیں ہے جالوت کی لشکر سے لڑنے کی اور جن لوگوں نے نہیں پیا تھا انہوں نے کہا کہ اے پروردگار ہمارے گرا تو ہم پر صبر کو اور ثابت رکھ تو قدم ہمارے اور
نصرت اور فتح دے تو ہمکو قوم کفار پر اور داؤد آگے بڑھا اور جالوت کے مقابلہ میں کھڑا ہوا اسوقت جالوت ہاتھی پر سوار تھا اور اسکے سر پر ایک تاج تھا
اور پیشانی پر اسکے ایک یاقوت تھا کہ نور اسکا چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا اور لشکر اسکا اسکے آگے کھڑا تھا داؤد نے ایک پتھر ان تین پتھروں میں سے لیکر
فلاخن میں رکھا اور جالوت کی داہنی جانب اسکو پھینکا وہ پتھر ان میں جا لگا اور گرا اور وہ سب بھاگ گئے اور دوسرا پتھر بائیں طرف انکی پھینکا اس طرف
والے بھی بھاگ گئے اور تیسرا پتھر جالوت کیطرف پھینکا وہ پتھر اسکی پیشانی پر جا لگا اور اس یاقوت کو توڑ کر اسکے دماغ میں جا پہنچا اور جالوت اسکے
آگے سے زمین پر گر پڑا اور یہی مراد قول حق تعالیٰ سے ہے فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ۔ اور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیر داؤد کی دنبیوں میں آیا
دنبی کو اٹھا کر لیگیا تھا داؤد نے شیر کا کلہ چیر دیا کہ اسکے منہ میں سے نکال لیا تھا ایسا قوی تھا داؤد اور یہ سب انکی نبوت سے پہلے کا ذکر ہے اور بعد
بیان کرنے اس قصہ کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تِلْكَ یہ یعنی ہزاروں آدمیوں کو اسکے ایک دفعہ مار کر پھر دفعۃً زندہ کرنا پیغمبر کی دعا سے اور
طالوت کو کہ ایک دہقانی آدمی تھا بادشاہ کرنا اور لانا تابوت سکینہ کا اور نصرت کرنی طالوت کی اور قلیل آدمیوں کو کثیر پر غالب کرنا اور ایک
لڑکے کے ہاتھ سے جالوت جیسے زبردست کو قتل کروانا اٰيٰتُ اللّٰهِ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں کہ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ پڑھتے ہیں انکو ہم اوپر
تیرے اے محمد صلعم بِالْحَقِّ ساتھ حق کے وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور تحقیق کہ تو البتہ پیغمبروں میں سے ہے کہ تو ان قصوں کی لوگوں کو
خبر دیتا ہے کہ جو تو نے دیکھے نہیں ہیں اور وہ سب مطابق واقع کے ہیں اور اہل کتاب کو اسمیں کسیطرح کا شک اور شبہ نہیں ہے یہ بڑی دلیل ہے تیری
نبوت کی تِلْكَ الرُّسُلُ یہ پیغمبر کہ جنکے قصے کہے گئے ہیں فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بزرگی دی ہے ہمنے بعض کو اوپر بعض
کے کہ بعضے پیغمبر بعضے پیغمبروں سے مرتبہ میں زیادہ ہیں مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعض انمیں سے وہ ہے کہ کلام کیا ہے اسنے خدا سے جیسے کہ

حضرت موسیٰ کہ کوہ طور پر انہوں نے خدا سے کلام کیا اور محمد صلعم کہ شب معراج انہوں نے خدا سے کلام کیا وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ اور بلند
کیا بعض کو کئی وجہ سے جیسے کہ حضرت خاتم المرسلین کہ مخصوص ہیں نبوت عام اور کثرت معجزات اور فضائل علمیہ و عملیہ کے ساتھ وَآتَيْنَا عِيسَى
ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ اور دی ہم نے عیسیٰ پسر مریم کو معجزے روشن جیسے کہ شفا دینی مادرزاد اندھوں کو اور زندہ کرنا مردوں کا اور سوا ان کے
وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ اور مدد دی ہم نے اسکو ساتھ روح القدس کے یعنی ساتھ جبرئیل کے کہ وہ اسکو دشمنوں سے باہر نکال کر
آسمان پر لیگیا جس وقت یہودی اسکو سولی دینا چاہتے تھے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا بجبر و قہر تو مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ نہ اختلاف کرتے
وہ لوگ کہ مِنْ بَعْدِهِمْ بعد ان انبیا کے تھے یعنی جو لوگ کہ بعد موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیہم السلام کے تھے وہ لوگ اختلاف کرتے مِنْ بَعْدِ
مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بعد اسکے کہ آئیں انکے پاس دلیلیں روشن وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا ولیکن اختلاف کیا انہوں نے اپنی خواہش
نفس یا طمع دنیا یا حب جاہ یا عناد سے اپنے ارادہ و اختیار سے فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ پس بعضے انہیں سے وہ شخص ہے کہ ایمان لایا وَمِنْهُمْ
مَنْ كَفَرَ اور بعضے انہیں سے وہ شخص ہے کہ کافر ہو گیا اور یہ مضمون دلیل ہے اس امر پر کہ امت رسول خدا صلعم کی بھی بعد ان حضرت کے
مختلف ہوئی بعض تو انہیں سے مومن رہا اور بعض انہیں سے کافر ہو گیا اور منقول ہے کہ بروز جنگ جمل جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے
پوچھا کہ یا امیر المومنین یہ قوم بھی تکبیر کہتے ہیں اور ہم بھی تکبیر کہتے ہیں اور یہ بھی لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور ہم بھی لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور یہ بھی
نماز پڑھتے ہیں اور ہم بھی نماز پڑھتے ہیں پس ہم کیونکر انسے لڑیں جناب امیر نے جواب میں فرمایا کہ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ اور فرمایا کہ ہم وہ لوگ
ہیں کہ بعد انبیا کے ہیں اور ہم ایمان پر ثابت ہیں اور ان لوگوں نے کفر کیا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ استیعاب میں جو کہ بہت معتبر کتاب اہل
سنت کی ہے انہیں لکھا ہے کہ حضرت علی نے طلحہ اور زبیر کے حق میں کہ جو سرگروہ جمل والوں کے تھے دعا بد کی اور فرمایا کہ خداوندا تو انسے مواخذہ کر
مسلمانوں کو قتل کروانے میں کہ یہ میری بیعت کو توڑ کر یہاں آئے ہیں اور عقد ابن عبد ربہ نے بھی کتاب میں لکھا ہے کہ علی نے طلحہ پر لعنت کی اور علی
بہت بعید ہے کہ مومن کے حق میں بددعا کریں یا اسپر لعنت کریں اور واسطے تاکید کے خدا تعالیٰ تکرار فرماتا ہے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا
بجبر تو مَا اقْتَتَلُوا نہ اختلاف کرتے وہ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ولیکن خدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے موافق مصلحت اور
حکمت کے کہ وہ اختیار دینا بندوں کا ہے افعال میں اور نہ مضطر اور مجبور کرنا انکا ایمان لانے میں اسواسطے کہ یہ برخلاف حکمت کے ہوا اور فعل
حق تعالیٰ کا محض حکمت ہے اور عین مصلحت ہے اور اب خدا تعالیٰ تاکید کرتا ہے اور خیر میں صرف کرنا کہ اسواسطے مرنے سے پہلے کہ جب دنیا سے جائیگا
اور بہت افسوس کریگا کہ ہم نے کیوں نہ خرچ کیا راہ خدا میں تو اس وقت کا افسوس کرنا کچھ فائدہ نہ بخشے گا چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ خرچ کرو تم اس چیز میں سے کہ روزی دی ہے ہم نے تمکو یعنی مستحقوں کو
زکوٰۃ اور خمس دو اور اپنی عیال کو کھانا اور لباس دو اور قرضخواہوں کو انکا قرض دو اور اگر زیادہ مقدور رکھتے ہو تو اپنے رشتہ داروں
اور محتاجوں کو راہ خدا میں دو مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ پہلے اس سے کہ آئے وہ دن کہ اسکی ہول سے لَا بَيْعٌ فِيهِ نہ خرید و فروخت
ہے بیچ اسکے کہ کوئی اپنے تئیں عذاب سے خرید لیوے اور اپنی جان کو نجات بخشے وَلَا خُلَّةٌ اور نہ دوستی ہے کہ کوئی دوست کام کرے
وَلَا شَفَاعَةٌ اور نہ سفارش ہے کہ کوئی کسی کو سفارش کر کے بچا سکے اور بیع اور خلۃ اور شفاعت کو ابن کثیر اور ابو عمرو اور یعقوب نے مفتوح پڑھا ہے
اور باقیوں نے مرفوع وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور کفر کرنے والے وہی ظالم ہیں کہ خدا کے حق کو منع کرتے ہیں اور مستحقوں کو نہیں
دیتا اور اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں کہ اس سبب سے عذاب دوزخ کو اختیار کرتے ہیں اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مراد اس سے زکوٰۃ نہ دینے والا
کہ کوئی سفارش کر کے موت سے نہیں بچا سکتا اور نہ کسی کی دوستی کام آتی ہے کہ کوئی کسی دوست کو مرنے نہ دیوے اور مراد اس سے قیامت
روز نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ شفاعت قیامت کی روز مومنین کے واسطے حق ہے اور ثابت ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنی وحدانیت کو بیان کرتا ہے

چنانچہ فرماتا ہے کہ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو خدا ہی ایک سزاوار پرستش کے ہے نہیں ہے کوئی معبود سوائے اسکے کہ مستحق عبادت کا ہو الحی زندہ ہے ہمیشہ کہ جو
ابدی ہے اسی کو واسطے ہے القیوم قایم ہے کہ ہمیشہ کو باقی ہے حفاظت کرنیوالا مخلوقات کا اور لا ابتدا ہے اور لا الٰہ الا ھو خبر اسکی و درمیان میں مبتدا ہے اور بدل بھی ہو سکتا ہے
اور قیوم کی اصل قیووم ہے اور صرفی قاعدہ جاری کرنے سے قیوم بنا ہے لا تاخذہ نہیں پکڑتی ہے اسکو یعنی نہیں لاحق ہوتی ہے اسکو سنۃ ولا نوم
اونگھ اور نہ نیند اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی قوم نے موسیٰ سے کہا کہ تیرا خدا سوتا ہے موسیٰ نے کہا کہ خداوند تو جانتا ہے کہ ان لوگوں نے کیا کہا ہے
خطاب آیا کہ اے موسیٰ میں تجھکو اسپر آگاہ کرتا ہوں کہ تو ایک رات اور ایک دن خواب مت کر اور بیدار رہ حضرت موسیٰ موافق حکم کے ایک رات اور ایک دن نہ سوئے بعد اسکے خدا تعالیٰ نے
ایک فرشتہ کے ہاتھ دو شیشہ بھیجے اس فرشتہ نے موسیٰ سے کہا کہ خدا تعالیٰ تمہکو حکم کرتا ہے کہ ان دونوں شیشوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں رکھو اور انکی محافظت کرو اور آج شب کو خواب
نہ کرو حضرت موسیٰ نے ان دونوں شیشوں کو دونوں ہاتھوں میں رکھا اور اپنے نفس پر جہاں تک ہو سکا ضبط کیا کہ خواب نہ آوے لیکن خواب نے آخر غلبہ کیا اور نیند میں دونوں ہاتھ ملکر دونوں شیشہ
ٹوٹ گئے اسوقت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو خواب میں شیشوں کو محفوظ نہ رکھ سکا اور اگر میں سو جاؤں تو زمین اور آسمان کو کون نگاہ رکھے
اور فرماتا ہے خدا لہ ما فی السموات واسطے اسی کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور اسکی مخلوق اور بندے اسکے ہیں وما فی الارض
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کہ سب کو اسی نے پیدا کیا ہے اور سب اسکے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ سب کی تدبیر اور حفاظت کرتا ہے کہ دوسرا اسمیں کوئی شریک اسکا
نہیں ہے۔ اور مشرکین کہتے تھے کہ بت ہماری سفارش کرینگے اور یہودی کہتے تھے کہ ہمارے باپ دادا اور پیغمبر تھے وہ ہمکو بچا لینگے خدا تعالیٰ انکے رد میں فرماتا ہے کہ
من ذا الذی یشفع عندہ کون شخص ایسا ہے کہ سفارش کرے نزدیک اسکے فرشتہ یا پیغمبر یا مومن اور بتوں کا تو کیا ذکر ہے کہ وہ لکڑی اور
پتھر ہیں پس کوئی سفارش نہیں کر سکتا ہے اسکے خوف سے الا باذنہ مگر ساتھ حکم اس خدا کے کہ جسکو وہ اجازت دیوے یعنی کوئی اسکی برابر
اور کوئی اس کا مصاحب اور کوئی اسکا ہمسر نہیں ہے کہ جس چیز کا وہ ارادہ کرے اسکو وہ شفاعت کر کے دفع کروا دے اور جو لوگ شفیع ہیں وہ تو اس روز
اسکے خوف سے خود کانپتے ہونگے مگر جسکو کہ وہ اجازت دیوے وہ اس روز شفیع ہوگا اور از روئے عناد اسکے ارادہ کا دفع کرنا یا بے مرضی اسکے کسی کی سفارش
کرنا تو کسکا مقدور ہے یعلم ما بین ایدیھم جانتا ہے خدا جو کچھ کہ آگے انکے ہے اس جہان میں وما خلفھم اور جو کچھ کہ پیچھے انکے ہے اس
جہان میں یعنی جو کچھ کہ اہل آسمان اور اہل زمین کے دربارہ امور اس جہان کے ہیں اور جو کچھ کہ پیچھے انکے امور اس جہان کے ہونیوالے ہیں اور یا یہ کہ جو کچھ کہ
ہو لیا ہے اور جو کچھ کہ آگے کو ہونیوالا ہے سب کو خدا جانتا ہے ولا یحیطون اور نہیں گھیر سکتے ہیں وہ عالم کے لوگ اور نہیں احاطہ
کر سکتے ہیں بشیء من علمہ ساتھ کسی چیز کے علم اسکے سے یعنی اسکے اندک معلومات کو بھی کوئی نہیں جان سکتا ہے الا بما شاء
مگر ساتھ اس چیز کے کہ چاہے وہ خدا یعنی مگر جو کچھ کہ چاہے خدا کہ وحی کر کے کسی کو تعلیم کرے کہ وہ بھی جاننے لگے جسقدر کہ اسکو بتلایا ہے وسع
کرسیہ السموات والارض احاطہ کیا ہے کرسی اسکی نے آسمانوں کو اور زمین کو کہ سب کو گھیرے ہوئے ہے اور بیچ
میں اپنے لئے ہوئے ہے اور وہ ایک جسم ہے بہت وسیع اور کلان اور عرش کے نیچے ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
خدا صلعم نے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کرسی کے درمیان ایسے ہیں کہ جیسے کوئی حلقہ جنگل میں پڑا ہو اور کرسی عرش کے مقابلہ میں ایسی ہے کہ جیسے
وہ حلقہ مقابلہ میں کرسی کے ہے اور کہتے ہیں کہ مراد کرسی سے علم ہے یعنی سما لیا ہے علم اس کے نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے
سب کو اسکا علم پہنچا ہوا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ عرش تو وہ علم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسکی اطلاع انبیا کو دی ہے اور ائمہ معصومین کو اور کرسی وہ علم ہے
کہ اسکی اطلاع کسی کو نہیں ہے اور سوائے خدا کے اسکو کوئی نہیں جانتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ولا یؤدہ حفظھما اور نہیں تھکاتی ہے اس خدا کو
نگہبانی ان دونوں آسمان اور زمین کی یعنی وہ انکی نگہبانی سے تھکتا نہیں ہے جیسے کہ آدمی کسی چیز کی نگہبانی سے تھک جاتا ہے وھو العلی العظیم
اور وہ خدا بلند ہے بزرگی اور عظمت والا یعنی بلند ہے شریکوں سے کہ اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور بزرگ ہے ایسا کہ مثل اسکے کوئی بزرگ نہیں ہے اور
جو کوئی سوائے اسکے دنیا میں بزرگ ہے اسکو اسی نے بزرگی دی ہے کہ سب اسکے محتاج ہیں اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قرآن میں

آیۃ الکرسی کی برابر کوئی آیت نہین ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مینے سنا ہے جناب رسولخدا صلعم سے ایک روز منبر پر فرماتے تھے
کہ جو کوئی آیۃ الکرسی کو بعد نماز فریضہ کے پڑہے اُسکو بہشت مین داخل ہونے سے کوئی چیز منع نہین کرتی ہے مگر موت اور ہمیشہ اس کو
نہین پڑہتا ہی مگر صدیق یا عابد اور جو کوئی پڑہے اُسکو سونے سے پہلے تو امن دے اُسکو خدا اور اُسکے ہمسایہ کو اور اُسکے ہمسایہ کی ہمسایہ کو
اور جسقدر گہر کہ اُسکے گہر کے گرد ہین اور جابر نے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی آیۃ الکرسی کو پڑہے بعد نماز فریضہ
کے تو آسمان پہٹ جاتین اور آپسمین ملین نہین یہانتک کہ خدا تعالی اُسکے پڑہنے والے پر نظر لطف اور رحمت فرمائے اور گناہ کو اُسکے بخشدے
اور جو مومن کہ آیۃ الکرسی کو پڑہے اور ثواب اُسکا مومنین کے قبرستان کو بخشدے تو خدا تعالی چالیس شمع نور کی قبر مین داخل کرے
اور اُنکی قبرون کو کشادہ اور پرنور کرے اور اُسکے پڑہنے والیکو ثواب ساٹھ پیغمبرونکا عنایت فرمائے اور بشمار ہر حرف اُسکے کی ایک فرشتہ کو
پیدا کرے کہ وہ قیامت تک اُسکے واسطے تسبیح خدا کی کریں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک بار آیۃ الکرسی کو پڑہے
تو خدا تعالی ایک ہزار مکروہات دنیا اور آخرت اُس سے دفع کرے کہ کمترین مکروہات دنیا درویشی اور محتاجی ہی اور کمترین مکروہات
آخرت عذاب قبر ہے اور منقول ہی کہ جو کوئی ہمیشہ آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز فریضہ کے پڑہے فقر اور درویشی سے امان مین رہے اور
اللہ تعالی اپنے فضل اور کرم سے مال کثیر اُسکو عطا کرے اور روزی اُسکی فراخ کرے اور جو کوئی صبح اور شام اُسکو پڑہے چور اور رہزن
شر سے محفوظ رہے اور آگ سے محفوظ رہے اور اسباب اُسکا جلنے نپائے اور آفت سے سانپ اور بچہو کے امن مین رہے اور جن و انس اُسکو
ضرر نہ پہنچا سکین اور اگر آیۃ الکرسی کو لکھکر کہیت مین دفن کرین تو وہ کہیت دزدی اور نقصان کی آفت سے محفوظ رہے اور برکت
عظیم اُسمین ظاہر ہو اور اگر آستانہ دوکان مین اُسکو رکہین تو فائدہ بہت حاصل ہو اور اگر گہر کے آستانہ مین رکہین تو چور اُس گہر
مین نجائے اور اگر سونے سے پہلے پڑہین تو جگہ اپنی بہشت مین دیکہین اور کہتے ہین کہ ابوالحصین انصاری کے دو بیٹے تہے ایک جماعت
تاجرونکی کہ شام سے مدینہ مین آئی تہی اُنکو دین نصاری کی رغبت دلا کر نصرانی کرلیا اور وہ ہمراہ اُنکے شام کو چلے گئے ابوالحصین نے
جناب رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسولخدا کوئی آدمی بہیجکر اُنکو رستہ مین سے بلوا لو اور تنبیہ فرماؤ کہ وہ پہر اسلام کیطرف رجوع
کرین حقتعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ نہین ہی جبر اور زبردستی بیچ دین کے یعنی جبر کرکے
یہودی اور نصرانی اور مجوسی کو مسلمان نکرنا چاہیے کہ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ تحقیق ظاہر اور جدا ہو گئی
ہے رہنمائی اور راہ سیدہی گمراہی سے یعنی اگر آدمی تامل اور فکر کرے اور عقل کو کام فرمائے تو حق اور باطل مین فرق کرسکتا ہے اور
اور اُسکو بخوبی معلوم ہو جائے کہ طریق نجات کا کونسا ہی لیکن کہتے ہین کہ یہ آیت منسوخ ہی بہ جاہدا الکفار والمنافقین واغلظ علیہم
اور دوسری روایت اُسکی شان نزول مین یہ ہے کہ جسوقت بنی نضیر کیواسطے حکم ہوا کہ تم سب اپنے قلعہ کو چہوڑ کر چلے جاؤ اور انصار
نے کہا کہ یا رسولخدا ہمارے قرابتی اُنہین مین ہین خدا نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ دین مین جبر نہین ہی اگر مسلمان ہوتین تو نجائین
قلعہ کو چہوڑ کر اور تیسری روایت یہ ہے کہ خدا نے فقط مشرکین کے قتل کا حکم دیا اہل کتاب کو جزیہ کا اور فرمایا کہ جو کوئی جزیہ دے اُسپر
جبر نکرو اور اب خدا تعالی توحید کو تعلیم کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ پس جو کوئی کفر کرے ساتھ
طاغوت کے یعنی ساتھ شیطان اور یا ساتھ ہر اُس چیز کے کہ سوائے خدا کے ہے لوگون نے اُسکو معبود اپنا مقرر کیا ہی وَيُؤْمِنْ
بِاللّٰهِ اور ایمان لائے ساتھ خدا کے کہ اُسکو واحد اور بے شریک جانے تو اُس شخص نے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
پس تحقیق کہ مضبوط پکڑا اور چنگل مارا ساتھ دست آویز محکم کے کہ لَا انْفِصَامَ لَهَا نہین شکستگی ہی واسطے اُسکے یعنی اگر ظاہر
صحیح کرکے ایمان کو اختیار کرے تو اُسکو کسطرح کی لغزش نہین ہے اور وہ دوزخ مین نجائیگا اور عروہ ڈول کی لکڑی کو کہتے ہین کہ جسمین ہو

دول کی رسن باندہتے ہین اور یہان مراد دستاویز سے ہی اور انفصام بمعنی انقطاع ہے وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ اور خدا سننے والا ہی قول ہر
شخص کا کہ جسنے ایمان کی دستاویز کو مضبوط پکڑا عَلِیْمٌ جاننے والا ہے جو کچھ نیت بیچ ہے بندے کے اور فرماتا ہے خدا کہ اَللّٰهُ وَلِیُّ
الَّذِیْنَ خدا دوست اور ناصر ہے اُن لوگونکا کہ اٰمَنُوْا ایمان لائے وہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر اور جمیع احکام پر یُخْرِجُهُمْ
نکالتا ہی انکو بسبب توفیق کے مِّنَ الظُّلُمٰتِ اندہیرون کفر کے سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان اور مغفرت کے
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اور وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اُنہون نے اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ دوست اُنکے شیاطین ہین اور اصل
طاغوت کی طغیوت ہی اور وہ مصدر ہے اور لام کلمہ کو اُسمین عین کلمہ سے پہلے لا کر اُسکو طیغوت کیا اور بعد اُسکے اُسمین قاعدہ
جاری کیا کہ یا متحرک اور ما قبل اُسکے مفتوح کو الف سے بدلا طاغوت ہوا اور طاغوت شیطان کو کہتے ہین یہ دوست اُنکے شیاطین
ہین کہ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ نکالتے ہین وہ اُنکو روشنی ایمان سے اِلَى الظُّلُمٰتِ طرف اندہیرون کفر کے
اُولٰٓئِكَ یہ لوگ اَصْحٰبُ النَّارِ صاحب آتش دوزخ کے ہین کہ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اُس آتش دوزخ کے
ہمیشہ رہنے والے ہین اور اب خدا تعالیٰ واسطے تسلی خاطر اقدس جناب رسالتمآب کے نمرود کا اور حضرت ابراہیم کا قصہ بیان کرتا ہے اور نمرود
دعوی خدائی کا کرتا تہا اور کہتا تہا کہ میرے سوا کوئی خدا نہین ہے خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اُسکی ہدایت کیواسطے بہیجا وہ اُسکے
پاس گئے اور اُس سے کہا کہ تو ایمان لا اُسنے کہا کہ کیا میرے سوا کوئی اور بہی خدا ہے حضرت ابراہیم نے کہا کہ خدا وہ ہے جو کہ جلاتا ہے
اور مارتا ہے اور تو بندہ اُسکا ہے اِس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکہا تو نے اے محمد صلعم اِلَى الَّذِیْ طرف
اُس شخص کے یعنی طرف نمرود کے کہ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖٓ جہگڑا کیا اُسنے ابراہیم سے بیچ دین پروردگار اُسکے کی
اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اُسواسطے کہ دیا اُسکو خدا نے ملک اور بادشاہی یعنی اس جہت سے کہ خدا نے جو نمرود کو بادشاہی
دی ہو تو وہ اپنے پروردگار کے مقابلہ مین جہگڑا کرنیکے غرور مین آ گیا اور اُسکی وحدانیت اور قدرت مین ابراہیم سے بحث اور گفتگو
کرتا ہے اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ جسوقت کہا ابراہیم نے اُس سے کہ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ پروردگار میرا وہ
شخص ہے کہ زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ کہا نمرود نے کہ مین بہی زندہ کرتا ہون اور مار ڈالتا
ہون کہ سزاوار قتل کو معاف کرتا ہون اور جسکو چاہتا ہون مار ڈالتا ہون اور اُسیوقت اُسنے ایک قیدی واجب القتل کو
طلب کر کے آزاد کیا اور کہا کہ دیکہ مینے مردہ کو زندہ کیا اور دوسرے شخص بیگناہ کو طلب کر کے قتل کیا اور کہا کہ دیکہ کہ اُس زندہ
کو مینے مار ڈالا اور وہ مردود اسیکو زندہ کرنا اور مارنا سمجہتا تہا تاکہ اپنی پیروی کرنیوالون کو فریب مین لائے لیکن حضرت ابراہیم
نے دوسری وجہ سے حجت قایم کی کہ جسمین وہ عاجز ہوا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ اِبْرٰهٖمُ کہا ابراہیم نے نمرود سے کہ
فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ پس تحقیق خدا لاتا ہے آفتاب کو مشرق سے فَاْتِ بِهَا پس لا تو اُسکو ای نمرود
مِنَ الْمَغْرِبِ مغرب سے یعنی اے نمرود خدا میرا لاتا ہے آفتاب کو نکالکر پورب سے اور تو اگر خدا ہے تو آفتاب کو پچہان سے نکال کر
لا اسواسطے کہ خدا تو وہ ہے کہ جو چاہے سو کرے فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ پس مبہوت اور حیران ہو گیا وہ شخص کہ کافر ہو گیا تہا یعنی
نمرود مردود یہ کلام حضرت ابراہیم کا سنتے ہی حیران اور ششدر ہو گیا اور کچہ جواب اُس سے نہو سکا اسواسطے کہ آفتاب کا مغرب سے
لانا اُسکی قدرت مین کہان تہا اور حضرت ابراہیم نے پہر اُسکو سمجہایا تو کہا کہ میرے سوا کوئی خدا نہین ہے اور اگر تیرا کوئی خدا ہے تو
کہہ تو اُس سے کہ وہ اپنا لشکر لائے اور مجہسے جنگ کرے خدا تعالیٰ نے مچہر بہیجے کہ جو نہایت چہوٹے اور حقیر جانور ہین اُسکی مخلوقات مین سے
اُن مچہرون نے نمرود کو اُسکے لشکر سمیت مار ڈالا وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی اور خدا نہین رہنمائی کرتا ہے بطریق محبت لانے کے

ع ۳۴ ۱۷ ۳
قصہ نمرود و حضرت ابراہیم علیہ السلام

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قوم ظلم کرنیوالونکو اور اب خداتعالیٰ قصہ عزیر پیغمبر کا اور بعضے کہتے ہین کہ قصہ ارمیا پیغمبر کا اور مشہور قصہ عزیر
کا ہے کہ خداتعالیٰ اُسکو بیان کرتا ہے اور خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ خدا نے ایک قوم کو ہلاک کیا اور مدت بہت اُسپر گذر گئی تہی عزیر یا ارمیا
اپنے گدہے پر سوار ہوکر وہان جو گذرے تو اُنہون نے اپنے دل مین کہا کہ کیونکر خدا ان بوسیدہ گلی ہوئی ہڈیونکو قیامت کے روز زندہ کریگا اور
اُنکے ہمراہ کہانا اور دودہ تہا اُنکو وہان نیند آگئی حقتعالیٰ نے اُنکی روح کو قبض کرلیا اور اُنکا گدہا سرہانے کہڑا رہا خدا نے اُنکو اور اُنکے
گدہے کو خلق کی نگاہ سے چہپا رکہا اور بعضے کہتے ہین کہ گدہا بھی مرگیا تہا جب یہ زندہ ہوئے بعد سو برس کے اور گدہے کو تلاش کیا تو
اُنکے روبرو گدہے کی ہڈیان اکہٹی ہوئین اور وہ جی اُٹہا اور اُنکا کہانا بھی او بسا نہ تہا اور دودہ جو اُنکے پاس تہا وہ بگڑا نہ تہا جب یہ
حال اُنہون نے دیکہا تو کہا کہ خداتعالیٰ سب چیز پر قادر ہے اُس قصہ کو خداتعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ
عَلٰى قَرْيَةٍ یا مانند اُس شخص کے کہ گزرا اوپر ایک بستی کے اور اَوْ کا عطف کلام کے معنی پر ہے جو کلام کہ اس سے پہلے ہے اور تقدیر
اُسکی یہ ہے کہ اَرَاَيْتَ كَالَّذِيْ حَاجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ یعنی یا مانند عزیر کی گزرا اوپر ایک بستی کے کہ وہ بیت المقدس تہا
وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور وہ بستی گرنیوالی تہی اوپر چہتون اپنی کے یعنی اُس بستی بیت المقدس کے گہرونکی
چہتین گری ہوئی تہین کہ بخت نصر نے اُسکو ڈہا دیا تہا اور باشندے اُسکے قتل ہوئے تہے اور جانور اُنکی لاشونکو کہاتے تہے جس وقت
عزیر یا ارمیا نے اُنکی ہڈیونکو پڑے ہوئے دیکہا تو قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کہا کہ کیونکر زندہ کریگا اُنکو
خدا بعد مرنے کے فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پس مار رکہا اُس عزیر یا ارمیا کو خدا نے سو برس اور اُسکا گدہا بھی مرگیا ثُمَّ
بَعَثَهٗ پہر اُٹہایا اُسکو زندہ کرکے اور اُسکے گدہے کو بہی زندہ کیا خدا نے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین
ایک طولانی روایت حضرت ارمیا کے حالین سے اُس روایت مین سے بعد حذف بعض فقرات کے لکہتا ہون کہ بنی اسرائیل
نے جس وقت اپنے پروردگار سے سرکشی کی اور کثرت سے گناہ کرنیلگے تو خداتعالیٰ نے حضرت ارمیا کو خبر دیا کہ بنی اسرائیل نے میرے
دین کو متغیر کردیا اور بدل دیا اور میری نعمتونکی ناشکری کی ہے اسمین اوپر ایسے شخص کو غالب کرونگا کہ وہ میرے سب
بندونسے بدتر ہوسے پیدایش مین بھی اور کہانے مین بھی اور وہ بنی اسرائیل کو قتل کرے اور اُنکے گہرونکو ڈہا دیوے ارمیا نے عرض
کی کہ خداوندا مجہے بتلا دے کہ وہ کون شخص ہے تاکہ مین اُس سے امان چاہون فرمایا کہ فلانے شہر مین فلانے مقام کو روانہ ہو
حضرت ارمیا اُس شہر مین آئے دیکہا کہ ایک لڑکا مریض ایک کاروان سرا مین ایک مزبلہ پر پڑا ہے اور اُسکی ماں روٹی کے
ٹکڑے توڑکر سور کا دودہ ان ٹکڑونپر دوہتی ہے اور اُن ٹکڑونکو اُس دودہ مین چور کر اُسکو کہلاتی ہے حضرت ارمیا اُس کے
نزدیک گئے اور پوچہا اُس لڑکے سے کہ تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ میرا نام بخت نصر ہے ارمیا نے اُسکو پہچانا اور اپنے جی مین کہا کہ یہ لڑکا
وہی شخص ہے کہ جسکی تلاش مین آیا ہون پس ارمیا نے اُسکا علاج کیا وہ تندرست ہوگیا پہر اُس سے پوچہا کہ تو جانتا ہے کہ مین کون
ہون اُسنے کہا کہ مین تجہکو نہین جانتا لیکن اسقدر جانتا ہون کہ تو بہت نیک ہے ارمیا نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون بنی اسرائیل کا
مجہکو خدا نے خبر دی ہے کہ تو بنی اسرائیل پر غالب ہوگا اور اُنکو قتل کریگا اُسوقت یہ سنکر ایک آہ کی پہر ارمیا نے فرمایا کہ تو مجہکو ایک
کاغذ امان کا لکہدے اُسنے لکہدیا اور اُس لڑکے کا یہ دستور تہا کہ شب کو پہاڑ سے لکڑیان کاٹ لاتا تہا اور شہر مین اُسکو فروخت
کرتا تہا اسیطرح وہ ایک مدت تک کرتا رہا اور روز بروز اُسکو ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ بڑہتے بڑہتے ایک سرگروہ ہوگیا اور جب
اُسکو بہت قوت حاصل ہوگئی اور جماعت کثیر اُسکے متفق ہوگئی تو اُسنے بنی اسرائیل کے لڑائی کا ارادہ کیا اور بنی اسرائیل اُس
زمانہ مین بیت المقدس مین رہتے تہے جب وہ چلا تو بہت آدمی کثرت سے اُسکے ہمراہ ہوگئے جب وہ بیت المقدس کے قریب

پہنچا تو ارمیا نے اپنے گدہے پر سوار ہو کر اُسکی پیشوائی کو گئے اور آدمیونکی کثرت کے سبب سے اُسکے قریب نجا سکے مگر اُس کاغذ امان کو ایک لکڑی
میں لگا کر بلند کیا بخت نصر نے پوچھا کہ تو کون ہے فرمایا کہ مین ارمیا ہون جسنے تجھکو خوشخبری بادشاہی کی دی تہی اور تو نے مجھکو امان
لکھدی تہی اور یہہ تیری امان ہے اس لکڑی پر بخت نصر نے کہا کہ تجھکو تو مینے امان دی اور تیرے اہل وعیال کو بہی امان نہین ہے
مین بیت المقدس کیطرف تیر کو پہینکتا ہون اگر میرا تیر وہان پہنچا تو اُنکو امان ہے اور اگر وہان پہنچ گیا تو اُنکو امان نہین ہے
یہہ کہکر اُسنے تیر کو کمان مین رکہا اور بعد اُسکے بیت المقدس کیطرف وہ تیر پہینکا وہ تیر بیت المقدس مین پہنچ گیا اُسوقت کہا کہ تیرے
اہل وعیال کو امان نہین ہے اور جسوقت بخت نصر نے شہر مین آمد و رفت کی تو دیکہا کہ شہر کے بیچ مین ایک پہاڑ مٹی کا ہے اور خون
اُسمین سے جوش کرکے نکلتا ہے اور جسوقت اُس خون پر خاک ڈالتے ہین تو وہ خون خاک مین سے جوش کرکے باہر نکلتا ہے بخت نصر
پوچہا کہ یہہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ یہہ خون پیغمبر خدا کا ہے اور نام اُسکا یحییٰ بن زکریا ہے بنی اسرائیل کے پادشاہ نے اُسکو قتل کیا ہے
اور خون اُسکا جوش کرکے مٹی مین سے باہر نکلتا ہے اور مٹی ڈالتے ڈالتے یہہ ایک پہاڑ ہو گیا ہے لیکن خون بند نہین ہوتا اگر مٹی اسپر
ڈالتے ہین تو مٹی مین سے یہہ خون جوش کرکے باہر نکلتا ہے اور سو برس کا عرصہ ہوا کہ اُسکو قتل کیا ہے جب سے مٹی ڈالتے ڈالتے یہہ ایک پہاڑ
ہو گیا ہے لیکن بند نہین ہوتا اور سبب اُسکے قتل کرنیکا یہہ ہے کہ اُسکے زمانہ مین ایک پادشاہ تہا وہ بنی اسرائیل کی عورتون سے زنا کیا کرتا تہا
جسوقت یحییٰ کے پاس اُسکا گذر ہوتا تو یحییٰ اُسکو کہتا کہ اے پادشاہ خدا سے ڈر یہہ تجھکو حلال نہین ہے اور جن عورتون سے وہ زنا کیا کرتا تہا اُنمین سے
ایک عورت نے پادشاہ سے وقت نشہ اُسکے کہا کہ یحییٰ کو قتل کر اُسنے حکم دیا کہ یحییٰ کا سر کاٹ کر حاضر کرین آدمی اُسکے حضرت یحییٰ کا سر
کاٹ کر اور ایک طشت مین اُسکو رکہکر لائے جسوقت پادشاہ کے پاس وہ سر آیا تو طشت مین بہی وہ سر کہتا تہا کہ اے پادشاہ ڈر تو
خدا سے کہ تجھکو حلال نہین ہے اور بعد اُسکے خون سر کا جوش کرکے زمین پر گرا اور جوش کرتا تہا اور ساکن نہین ہوتا تہا اور اُسپر مٹی ڈالتے تہے
تو اُسمین سے بہی نکلتا تہا یہانتک کہ مٹی ڈالتے ڈالتے ایک پہاڑ ہو گیا اور خون بند نہوا بخت نصر نے کہا کہ مین بنی اسرائیل کو ہمیشہ قتل کرونگا
یہانتک کہ یہہ خون بند ہوا اور بنی اسرائیل کا قتل کرنا اُسنے شروع کیا جس بستی مین جاتا تہا اُسکے مرد اور عورت اور لڑکے اور حیوان کو سبکو قتل
کرتا تہا اور وہ خون جوش مارے جاتا تہا اور یہانتک اُسنے قتل کیا کہ بنی اسرائیل کو فنا کر دیا اور پوچہا کہ ان شہرونمین کوئی باقی رہا ہے بنی اسرائیل
مین سے کسی نے کہا کہ ایک بڑہیا فلانی بستی مین ہے اُسنے بڑہیا کو پکڑ کر اُس خون پر گردن مارا اور خون یحییٰ کا بند ہو گیا اور کہتے ہین کہ یہہ بڑہیا وہ عورت
تہی کہ جسنے حضرت یحییٰ کو قتل کروایا تہا پادشاہ سے کہکر اور پھر بخت نصر بابل مین آیا اور وہان ایک شہر بنایا اور اُسمین ایک کوان بنایا اور اُسمین دانیال
پیغمبر کو ڈالدیا اور پھر اُنکے ایک شیرنی کو کوئین مین ڈالدیا وہ شیرنی اُنکو کچھ نہین کہتی تہی اور اُس کوئین مین مٹی کہاتی تہی اور دانیال
کو اپنا دودہ پلاتی تہی بخت نصر نے ایک خواب دیکہا کہ سر اُسکا لوہے کا ہے اور پاؤن اُسکے تانبے کے اور سینہ اُسکا سونے کا ہے بخت نصر نے نجومین
کو بلاکر پوچہا کہ مینے خواب مین کیا دیکہا ہے اُن لوگون نے کہا کہ ہم کیا جانین جب تو بیان کرے اور اُنسے وہ خواب بتایا گیا تو اُنکو بخت نصر نے
مروا ڈالا کسی نے کہا کہ یہہ خواب وہ شخص بتلائیگا جو کوئین مین ہے اور شیرنی اُسکو دودہ پلاتی ہے اور کچھ نہین کہتی یہہ سنکر بخت نصر نے دانیال کو
کوئین مین سے نکلوایا اور اپنے پاس طلب کرکے اُنسے پوچہا کہ مینے خواب مین کیا دیکہا ہے اُنہون نے سب خواب اُسکا جو کہ دیکہا تہا بتلا دیا اور
اُسکی تعبیر پوچھی تو فرمایا کہ تیرا ملک گیا اور تین دن مین تو قتل ہوگا اور ایک شخص فارس کا تجھکو قتل کریگا بخت نصر نے کہا کہ میرے سات شہر ہین
اور ہر شہر کو دروازہ پر تانبے کی بط ہے جسوقت مسافر دروازہ مین داخل ہوتا ہے تو وہ بط آواز کرتی ہے اور مسافر گرفتار ہو جاتا ہے اور یہہ سنکر اپنے سوار
چارون طرف روانہ کیا اور کہا کہ جسکو دیکہو اُسکو قتل کرو اور دانیال سے کہا کہ تو میرے پاس تین دن تک ہمارہ اگر تین دن گذر گئے تو مین تجھکو قتل کرونگا
جب تیسرا دن ہوا تو اُسکو بہت رنج ہوا اور باہر نکلا تو ایک لڑکا فارس کا رہنے والا کہ اُسکے خادمونمین تہا اُسکے روبرو آیا اور بخت نصر کو خبر نہتی کہ یہہ

قصۂ شہادت حضرت یحییٰ علیہ السلام و دانیال پیغمبر

فارس کا رہنے والا ہے بخت نصر نے اسکو تلوار دی اور کہا کہ جو کوئی تجھکو ملے اسکو قتل کر اگرچہ مین ہون اس لڑکے نے تلوار لیکر بخت نصر کو اسیوقت قتل کیا اور ارمیا اپنے گدھے پر سوار ہو کر نکلے اور انکے ہمراہ کچھ انجیر اور شیرہ تھا کہ یہ توشہ اپنے ہمراہ لیا تھا انکی نظر ان کشتون پر پڑی جو کہ بخت نصر نے قتل کئے تھے دیکھا کہ درندے جنگل اور دریا کے ان مردونکو کہاتے ہین ایکساعت اپنے جی مین تامل کیا اور بعد اسکے کہا کہ کیونکر زندہ کریگا انکو خدا کہ کہا لیا ہے انکو درندون نے خدا تعالی نے ارمیا کو مار ڈالا اور سو برس کے بعد اسکو زندہ کیا اور انکے گدھے کو جو مار ڈالا تھا اسکو بھی زندہ کیا اور قصہ بخت نصر کا کئی روایتون سے اور تفصیل سے سورہ بنی اسرائیل مین بھی انشاء اللہ تعالی مذکور ہوگا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے جو روایت کرتے ہین تو بجائے ارمیا کے عزیر کا نام ہے اور مشہور ہے قصہ مین عزیر ہی کا نام ہے اور شاید ارمیا کا بھی کوئی قصہ ہوئے کہ انہون نے بھی اسطرح کی مردے دیکھکر افسوس کیا ہوا اور کہتے ہین کہ وقت چاشت کے عزیر کو یا ارمیا کو خدا نے مار ڈالا تھا اور جس وقت زندہ کیا تو اسروز ابھی آفتاب غروب نہوا تھا پس فرشتے نے بحکم خدا عزیر سے **قال** کہا کہ **کم لبثت** کتنی دیر کی تو نے **قال** کہا عزیر نے کہ **لبثت یوما** دیر کی ہے مینے ایکروز اور جسوقت آفتاب کو دیکھا کہ غروب نہین کیا ہے تو کہا کہ **او بعض یوم** یا بعض دن کا کچھ کم ایکدن مینے **قال** کہا فرشتے نے کہ **بل لبثت مائة عام** بلکہ دیر کی ہے تو نے سو برس یعنی سو برس تو یہان مردہ رہا اور عزیر نے اپنے بدن کی طرف دیکھا جسوقت طرز اعضا کی کچھ اور طرح پائی تو تعجب انکو زیادہ ہوا دوسری بار فرشتے نے کہا کہ **فانظر الی طعامک** پس نظر کر تو طرف کھانے اپنے کی **وشرابک** اور پینے اپنے کی یعنی نظر کر تو طرف اس شیرہ اور دودھ وغیرہ کھانے اپنے کی کہ **لم یتسنہ** نہین سڑا ہے **وانظر الی حمارک** اور نظر کر تو طرف گدھے اپنے کے کہ ہڈیان اسکی باقی رہگئی ہین اور سب اعضا متفرق ہوگئے ہین کیونکر وہ زندہ ہوا **ولنجعلک** اور تا کہ کرین ہم تجھکو اور تیرے گدھے کو **آیۃ للناس** نشانی واسطے آدمیونکے کہ جو شک کرتے ہین قیامت روز زندہ ہونے مین **وانظر الی العظام** اور نظر کر تو طرف ہڈیون گدھے کی کہ **کیف ننشزہا** کیونکر ترکیب دیتے ہین ہم اور اٹھاتے ہین ہم ان استخوانہای متفرقہ کو **ثم نکسوہا لحما** پھر پہناتے ہین ہم ان ہڈیونکو گوشت اسوقت عزیر ہڈیونکو دیکھتے تھے ایک آواز سنی کہ اے گوشت اور پوست متفرق شدہ جمع ہوجا تم خدا کی قدرت سے سب اجزاء متفرقہ جمع ہوگئے اور انسے ایک صورت بنگئی اور جان مین داخل ہوگئی اور اسیوقت وہ گدہا کھڑا ہو کر آواز کرنے لگا **فلما تبین لہ** پس جسوقت ظاہر ہوا واسطے اس عزیر کے کہ کیسا خدا مردونکو زندہ کرتا ہے تو **قال** کہا **اعلم** جانتا ہون مین اب مشاہدہ کرنے سے جیسے کہ مین پہلی دلیلون سے جانتا تھا **ان اللہ علی کل شیء قدیر** کہ تحقیق خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے جسے چاہے مارے جسے چاہے جلائے اور اس آیت سے اور واسطے لوگونکے زندہ ہونیکی آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی مرنے کے بعد قیامت سے پہلے بھی زندہ ہوئے ہین اگر قیامت سے پہلے اس امت کے آدمی بھی بعد مرنے کے زندہ ہون تو کچھ تعجب نہین ہے اور قدرت خدا سے بعید نہین رسول خدا صلعم نے بھی فرمایا ہے کہ جو کچھ پہلی امتون مین ہوا ہے اس امت مین بھی ہونیوالا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت عزیر اپنے گدھے پر سوار ہو کر اپنے شہر کو گئے تو اس شہر کے گہر اور دیوارین دوسری طرح سے پائین اور اپنے دروازہ پر پہنچے اور دروازہ کو کھٹکھٹایا ایک لونڈی کہ قوت بینائی کی عزیر کے بیس برس کی تھی اور وقت اسکے ایکسو بیس برس کی تھی اور اندھی ہوگئی تھی اسنے آواز دی کہ کون ہے دروازہ پر عزیر اس سے پوچھا کہ کیا یہ گہر عزیر کا ہے کہا کہ ہان اور بہت روئی اور کہا کہ اے شخص تو کون ہے کہ عزیر کو جانتا ہے وہ تو سو برس کے عرصے سے گم ہوگیا ہے اور اسکی کچھ خبر نہین ہے اور اسکا تو کوئی نام بھی نہین لیتا عزیر نے فرمایا کہ مین ہون عزیر خدا تعالی نے مجھکو سو برس تک مردہ رکھا تھا اور اب زندہ کیا ہے اسی شکل اور ہیئت پر کہ جیسے پہلے تھا اس لونڈی نے کہا کہ کوئی نشانی بتلا کہ جس سے تجھکو پہچانون اور تیرا اعتبار کرون عزیر نے دعا کی خدا تعالی نے اس لونڈی کو بینا کردیا اور آنکھین اسکی روشن ہوگئین جب اسنے آنکھین کھولکر عزیر کیطرف نگاہ کی اور اسکی صورت اور شکل کو دیکھا اور پہچانا تو کہا کہ گواہی دیتی ہون کہ تو عزیر ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے اور بنی اسرائیل کو جا کر اس

لونڈی نے خبر کی وہ تعجب کر کے دوڑی اور عزیر کے نزدیک میں حاضر ہوئی اور بیٹا عزیر کا ایک سو اٹھارہ برس کا ہوگیا تھا اُسنے کہا کہ عزیر کے دونوں شانوں کے
درمیان ایک تل تھا مثل ستارہ کے وہ روشن تھا مجھکو وہ دکھلا عزیر نے شانہ کھولکر دکھلایا اُسنے یقین کیا کہ باپ میرا یہی ہے اور بنی اسرائیل نے
عزیر سے کہا کہ جسوقت بخت نصر نے تمام نسخہ توریت کا جمع کر کے جلا دیے تھے تو کوئی نسخہ باقی نرہا تھا اور ایک نسخہ توریت کا بخت نصر سے جو پوشیدہ
بچ رہا تھا وہ موجود ہے اگر تو عزیر ہے توریت کو حفظ پڑھ ہم اُس نسخہ سے مطابق کرینگے خدا تعالی نے ایک ظرف پانی کا فرشتہ کے ہاتھ عزیر کے پاس
بھیجا اور کہا کہ اس پانی کو نوش کر جسوقت عزیر نے وہ پانی پیا تو تمام توریت اُنکو ازبر یاد ہوگئی اور بنی اسرائیل کے روبرو توریت کو حفظ پڑھکر
سنا دیا تب بنی اسرائیل کو یقین ہوا کہ عزیر یہی ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت عزیر اپنی قوم میں سے گئے تھے تو عمر اُنکی
پچاس برس کی تھی اور زوجہ اُنکی حاملہ تھی جسوقت خدا تعالی نے سو برس کے بعد اُنکو زندہ کیا اور وہ اپنے گھر آئے تو بیٹا اُنکا سو برس کا تھا
اور وہ پچاس برس کے تھے بیٹا باپ سے عمر میں زیادہ اُنکو ہی سنا ہے یہ بھی ایک قدرت ہے خدا کی اور اب خدا تعالی علامت اپنی قدرت کا
کی بیان کرتا ہے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت خدا تعالی نے حضرت ابراہیم کو ملکوت آسمان و زمین کی سیر کروائی
تو انھوں نے کنارہ پر دریا کے ایک مردار کو دیکھا کہ آدھا تو وہ پانی میں ہے اور آدھا وہ خشکی میں ہے اور درندے دریا کے آتے ہیں اور اُس آدمی کو جو
پانی میں ہے کہاتے ہیں اور پھر وہ اوٹ جاتے ہیں اور بعض بعض پر حملہ کرتا ہے اور بعض بعض کو کہا جاتا ہے اور ایسے ہی درندہ خشکی کا آکر اُسے کو
کہاتے ہیں حضرت ابراہیم کو یہ ماجرا دیکھکر بہت تعجب ہوا اور درخواست کی کہ خداوندا دکھلا دے تو مجھکو کہ کیونکر تو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور کیونکر
نکالتا ہے تو پیٹ میں سے کہ بعض بعض کو کہا گیا ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر تو اے محمد جسوقت کہا ابراہیم
نے اپنے پروردگار سے کہ رَبِّ أَرِنِي اے پروردگار میرے دکھلا تو مجھکو كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ کیونکر زندہ کرتا ہے تو مُردوں کو اور ہر چند
خدا تعالی جانتا تھا کہ ابراہیم کو یقین ہے کہ میں مُردوں کو زندہ کرتا ہوں لیکن مطابق سوال ابراہیم کو جواب دیا اور قَالَ کہا کہ أَوَلَمْ
تُؤْمِن کیا نہیں باور کرتا ہے تو کہ مُردوں کو زندہ کرتا ہوں میں قَالَ بَلَىٰ کہا ابراہیم نے ہاں مجھکو یقین ہے اور میرا اعتقاد یہی ہے کہ تو مُردوں کو زندہ
کرتا ہے وَلَٰكِن اور لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنی آنکھ سے دیکھوں لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي کہ مطمئن ہووے دل میرا اور علم الیقین عین الیقین
سے بدل جائے قَالَ کہا خدا تعالی نے کہ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ پس پکڑ تو چار جانور پرندوں میں سے اور ٹکڑے ٹکڑے کر اُنکے اور اُن
سب ٹکڑوں کو آپس میں ملا دے فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ پس صورت پہچان رکھ تو اُنکی طرف اپنی ثُمَّ اجْعَلْ پھر رکھ تو ہر
عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا اوپر ہر پہاڑ کے کہ گرد تیرے ہیں اُن میں سے ایک ٹکڑا ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا تو اُنکو نام بنام طرف اپنے کہ
يَأْتِينَكَ سَعْيًا آئینگے وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے اور سعیا مصدر ہے کہ واقع ہوا ہے موقع حال کا اور فرماتا ہے کہ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ اور جان
تو تحقیق خدا عَزِيزٌ غالب ہے اور قدرت رکھنے والا ہے ہر امر کی حَكِيمٌ حکمت والا محکم کام کا ہے اور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے
چار پرندے کہ اُن میں مور اور بطخ اور مرغا اور کبوتر تھا پکڑ کر مار ڈالا اور اُنکے ٹکڑے کر کے چاروں کے ٹکڑوں کو آپس میں ملا دیا اور بعد اُسکے اُنکو کوٹا و پیسکر مثل سرمہ کے
کر دیا کہ وہ سب ملکر ایک جسم ہوگیا اور بعد اُسکے اُنکے دس حصے کر کے دس پہاڑ پر جو کہ اُنکے گرد تھے ہر پہاڑ پر ایک حصہ ڈالدیا چونچ ہر ایک کی
اپنی انگلیوں میں رکھی اور آواز دی کہ اے گدہ اور اے مور اور اے بطخ اور اے مرغ اپنی چونچ کی طرف آؤ پس بقدرت خدا ٹکڑا اور ذرہ ہر ایک کا
جدا ہو کر اپنے ٹکڑے اور ذرہ میں جا ملتا تھا اور ٹکڑا اور ذرہ ملکر ہر ایک جانور اپنی اپنی صورت پر درست ہو گیا اور ہر ایک میں
جان پڑ گئی اور کہتے ہیں کہ ابراہیم واسطے امتحان کے ہر جانور کی چونچ دوسرے جانور کے بدن پر رکھتے تھے لیکن وہ بدن اُس چونچ سے علیحدہ ہو جاتا
تھا جب جانور کی چونچ اُسی کے بدن پر رکھتے تھے تو وہ اُس سے پیوست ہو جاتا تھا اسیطرح چاروں جانور زندہ ہو گئے اور دانا اور پانی کھانے
لگے اور اب خدا تعالی راہ خدا میں خرچ کرنیکے ثواب کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

[illegible]

کہ خرچ کرتے ہیں اَمْوَالَهُمْ مالوں کو اپنے بے پروا اور بے یا بغیر آمیزش غرض نفسانی کے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کی کَمَثَلِ حَبَّةٍ
مثل دانہ کی ہے یعنی مثال اُن لوگوں کی کہ جو اپنے مالوں کو راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں مثل اُس دانہ اور تخم کی ہے کہ اَنْۢبَتَتْ اُگائے وہ تخم
سَبْعَ سَنَابِلَ سات خوشہ کو کہ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ بیچ ہر خوشہ کے مِّائَةُ حَبَّةٍ سو دانہ ہیں کہ ہر تخم سو سات سو دانے
حاصل ہوتے ہیں جو کوئی ایک درہم راہ خدا میں دیوے تو اُسکو سات سو درہم کا ثواب حاصل ہو وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ
اور خدا چند در چند کرتا ہے واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے ثواب دینگی کو وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا فراخ اور کشادہ کرنے والا ہے عَلِیْمٌ اور
جاننے والا ہے خرچ کرنیوالوں کی نیت کا بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص ہے جہاد کرنیوالوں کے واسطے کہ جو کوئی اُنکو دیوے تو اسقدر ثواب
اُسکو حاصل ہو لیکن حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حکم اس آیت کا عام ہے خواہ جہاد میں خرچ کرے خواہ جہاد کے سوا اور امور خیر میں
سب کیواسطے یہی ثواب ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت بندہ مومن عمل نیک کرتا ہے اور راہ خدا میں دیتا ہے
تو خدا تعالیٰ مضاعف کرتا ہے اُسکے عمل کو یہانتک کہ ہر ایک حسنہ کو سات سو کرتا ہے اور منقول ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنین علیہ السلام
اپنی دولتسرا میں تشریف لائے اور حسنینؑ کو دیکھا اور حضرت فاطمہؑ اُنکو سلاتی ہیں اور وہ مضطرب ہیں سبب شدت گرسنگی کے سو نہیں سکتے تھے
حضرت فاطمہؑ نے کہا کہ یہ لڑکے ہیں اور دونو بھوک کی شدت سے سو نہیں سکتے ہیں اور تین روز سے انہوں نے کھانا نہیں کھایا ہے جناب امیر
یہ سنکر گھر سے باہر نکلے اور عبد اللہ عوف کے پاس تشریف لیگئے کہ ایک دینار اُس سے قرض لیویں عبد اللہ عوف نے ایک تھیلی سو دینار کی جناب امیر
روبرو رکھی اور کہا کہ اسکو قبول کرو کہ یہ ہدیہ اور تصدق ہے بدون عوض کے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ واللہ میں ہرگز نہ لونگا بیشک جناب رسوخدا
صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ہاتھ دینے والا بہتر ہے لینے والے ہاتھ سے اور میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کسیکا منت اور احسان ہو ولیکن ایک دینار
مجھکو قرض دو کہ رسوخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ثواب صدقہ کا دس ہے اور ثواب قرض کا اٹھارہ ہے پس ایک دینار اُس سے قرض لیکر بازار لیجانے
روانہ ہوئے تاکہ واسطے اولاد کی کچھ کھانا خرید کریں حضرت مقداد کو دیکھا کہ رستہ کے سرے بیٹھے ہیں فرمایا کہ اے مقداد ایسی دوپہر گرم میں کسواسطے
گھر سے باہر آیا کہا کہ چار دن سے بیٹے کھانا نہیں کھایا ہے اور بیطاقت ہوکر گھر سے باہر آیا ہوں کہ کچھ ہاتھ لگے حضرت امیر نے وہ دینار مقداد کو دیا
اور فرمایا کہ تو مجھسے زیادہ سزاوار ہے اسواسطے کہ میں نے تین روز سے کھانا نہیں کھایا ہے اور تو نے چار دن سے کھانا نہیں کھایا ہے اور بعد اسکے مسجد رسوخدا
صلعم میں تشریف لائے اور شان میں حضرت علی کی یہ آیت نازل ہوئی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی اور اختیار کرتے ہیں
اوپر نفسوں اپنے کی دوسروں کو اگرچہ ہو ساتھ اُنکے گرسنگی یعنی خود اگرچہ بھوکے ہوں لیکن اپنی جگہ پر دوسروں کو مقدم کرتے ہیں اور دوسروں کو کھلاتے
ہیں اور خود بھوکے اور فاقہ سے رہتے ہیں اور اپنی عیال کو بھی فاقہ سے رکھتے ہیں اور دوسروں کا فاقہ نہیں دیکھ سکتے اور دوسرے روز حضرت علی
مسجد کے دروازہ پر بیٹھے تھے ایک عرب اونٹنی پر بیٹھکر آیا اور حضرت علی کو اُسنے ایک تھیلی دی اور کہا کہ اسکو لے کہ یہ تیری ہے اور اسی وقت غائب
ہو گیا حضرت علی اُس تھیلی کو لیکر جناب رسوخدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کے روبرو وہ تھیلی رکھدی اور حال اُسکا بیان کیا جناب
رسوخدا صلعم نے اُس تھیلی کو کھولا اُسمیں سات سو دینار تھے اور حضرت علی سے پوچھا کہ اے علی تونے پہچانا کہ وہ عرب کون تھا عرض کی کہ خدا
اور رسول اُسکا جانتا ہے حضرت رسوخدا نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھا حق تعالیٰ نے اُسکو حکم کیا کہ زمین کے خزانوں میں سے خزانہ لیجاکر تمکو دیوے اور یہ عوض
اُس دینار کے ہے کہ تونے مقداد کو دیا تھا اور آخرت میں خدا تجھکو اسقدر دیویگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو اور نہ کسی کان نے سنا ہو اور نہ کسی کے
دل میں گذرا ہو اور حضرت علیؑ نے فرمایا کہ راست اور درست فرمایا خدا نے کہ وہ بہت بزرگ ہے مَثَلُ الَّذِیْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ اور اُن دیناروں میں
ایک تو عبد اللہ عوف کو قرض کا دیا اور باقی اپنے اہلبیت اور فقراء پر خرچ کئے اور اب خدا تعالیٰ خوبی اُن لوگوں کی بیان کرتا ہے کہ جو راہ خدا میں دیکر
اپنا احسان نہیں جتلاتے ہیں اور نہ اُن لوگوں کو ایذا دیتے ہیں کہ جنکو دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ جو لوگ کہ

احسان کر کے جتلانے کی ممانعت

خرچ کرتے ہیں مالوں اپنے کو فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کے خالص نیت سے ثم لا یتبعون پھر پیچھے نہیں لاتے ہیں ما انفقوا اُس
چیز کے کہ خرچ کیا ہے اُنہوں نے منا و لا اذی احسان جتلانیکو اور نہ آزار دینے کو یعنی جو لوگ کہ راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور بعد
اُس خرچ کرنے کے پیچھے اُس خرچ کرنیکے نہیں لاتے احسان جتلانیکو اور آزار پہنچانیکو کہ جسکو راہ خدا میں دیا ہے اُسپر اپنا احسان نہیں کہتے ہیں کہ
ہمنے اُس سے کہ تجھکو اسقدر دیا ہے اور نہ آزار پہنچاتے ہیں اُسکو کہ محتاج کو وقت دینے کے کوئی سخت کلمہ کہیں کہ جس سے اُسکو رنج ہو
اور یا کسیطرح کی تکلیف اُسکو دیویں ایسا نہیں کرتے اُن لوگونکے تئین خدا فرماتا ہے کہ لھم اجرھم واسطے اُن لوگونکے کا اجر اُنکا
ہے اور ثواب اُنکے اعمال کا کہ وہ بہشت ہے عند ربھم نزدیک پروردگار اُنکے کو ولا خوف علیھم اور نہیں خوف ہے اوپر
اُنکے ثواب کے کم ہونیکا ولا ھم یحزنون اور نہ وہ غمگین ہونگے کہ وہ ثواب اُنکا کم ہو جاوے اور آخرت میں خاطر خواہ اُنکو ثواب اُنکے اعمال
کا ملیگا اور فرمایا ہے رسول خدا نے کہ جو کوئی اپنے برادر مومن سے نیکی کرے اور پھر اُسپر منت رکھے اور احسان اپنا جتلاوے تو خدا تعالی اُسکے عمل کو
حبط کر دیتا ہے اور مٹا دیتا ہے اور عذاب اُسپر ثابت کرتا ہے اور کوشش کو اُسکے ہرگز قبول نکریگا اور کسی کو کچھ دیکر اپنی تعریف کی اُس سے
امید رکھنی کہ اسکے عوض میں وہ میری تعریف کرے یہہ بھی منت رکھنے ہی میں داخل ہے اور فرماتا ہے خدا کہ قول معروف بات
کہنی نیک سائل سے یعنی محتاج کو اچھی بات کہکر خالی پھیر دینا و مغفرۃ اور بخشنا اور درگذر کرنا سائل سے اگر وہ بہت درپے ہو کے لگ جاوے
اور گڑگڑاوے اور اُسکو سخت کلمہ کہنا خیر من صدقۃ بہتر ہے اُس صدقہ اور راہ خدا میں دینے سے کہ یتبعھا اذی پیچھے ہو اُسکے اذیت
اور رنج پہنچانا کہ سائل کو ملامت کرے اور رنج پہنچاوے واللہ غنی اور خدا بے پرواہ ہے اُنکے دینے سے کہ جنمیں منت رکھی اور آزار پہنچانا
حلیم اور بردبار ہے خدا کہ جلدی عذاب نہیں کرتا ہے منت رکھنے والے اور آزار پہنچانے والیکو اور منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت
خضر سے کہا کہ کوئی کلمہ حکمت کا بیان کرو فرمایا کہ کیا خوب ہے شفقت اور مہربانی تونگرونکی درویشوں پر واسطے رغبت ثواب کے
جناب امیر نے فرمایا کہ اس سے بہتر کیا ہے حضرت خضر نے فرمایا کہ اس سے بہتر نہیں ہے جناب امیر نے فرمایا کہ اس سے بہتر تکبر درویشونکا
تونگروں پر واسطے اعتماد کرنیکے خدا پر اور منت کشی نکرنی لوگونکی اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ جوانمردیاں چار ہیں تواضع کرنی تونگری اور
ثروت میں اور بخشنا باوجود قدرت عوض لینے کی اور نصیحت کرنی باوجود دشمنی کی اور دینا بدون احسان رکھنے کے اور اب خدا تعالی اُنکو
منع کرتا ہے منت رکھنے اور آزار پہنچانے سے چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایھا الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لا تبطلوا صدقاتکم
نہ باطل کرو تم خیراتوں اپنی کو اور نہ تباہ کرو اپنے صدقوں کو بالمن والاذی ساتھ احسان رکھنے اور آزار پہنچانیکے کہ یہ امر مخالف
قربت اور اخلاص کے ہے اور تم ایسا نکرو اور جو نہیں تو ہوجاؤ گے تم کالذی ینفق مالہ مانند اُس شخص کے کہ خرچ کرتا ہے مال اپنے کو
رئاء الناس واسطے دکھلانے آدمیونکے واسطے رضامندی خدا کے ولا یؤمن باللہ والیوم الآخر اور نہیں ایمان لاتا ہے
وہ ساتھ خدا اور دن آخرت کے اسواسطے کہ اگر خدا پر ایمان لاتا تو صدقہ کو اُسی کے واسطے دیتا اور اگر آخرت کو باور کرتا تو جزائے نیک کے واسطے دیتا
کہ وہ قیامت کو ملیگی نہ واسطے دکھلانے آدمیونکے فمثلہ کمثل صفوان پس مثال اُس شخص کی مانند پتھر صاف کی ہے کہ علیہ
تراب اوپر اُسکے مٹی ہوئے فاصابہ وابل پس پہنچا ہو اُسکو مینہہ بڑے بڑے قطروں کا فترکہ صلدا پس
چھوڑ دیا ہو اُس مینہہ نے اُس پتھر کو صاف یعنی بڑی بڑی بوندیں کی مینہہ نے برس کر اُس پتھر کو ایسا صاف کر دیا ہو کہ مٹی کا نشان اُسپر
باقی نرہا ہو پس مثال ریا سے خرچ کرنیوالے کی مثال پتھر کی ہے کہ جو کچھ اُسنے خرچ کیا ہے وہ مثال مٹی کی ہے جو پتھر پر ہے جیسے کہ پتھر مینہہ برسنے سے
صاف ہو جاتا ہے اور مٹی اُسپر سے بہہ جاتی ہے ویسے ہی اُسکا خرچ کیا ہوا سب برباد ہو جاویگا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ
لا یقدرون نہ قدرت رکھینگے علی شیء اوپر کسی چیز کے ثواب حاصل کرنیکے مما کسبوا اُس چیز میں کہ کسب

کیا ہی اُنہون نے ریا سے یعنی ریا سے دینے کا اُنکو کچھ ثواب نہوگا بلکہ عذاب مین گرفتار ہونگے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور خدا نہین ہدایت کرتا ہے طرف خیر کے
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قوم کفار کو جیسے کہ مومنین کو ہدایت کرتا ہے اور اس آیت مین اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ ریا اور منت رکھنی اور آزار دینا اللہ
دینے مین یہ سب صفات کفار سے ہے نہ صفات مومنین سے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہو کہ جو کوئی عمل کرے میرے
واسطے اور اُسمین غیر کو شریک کرے مین اُسکو اُسکے شریک کیواسطے چھوڑ دونگا کہ وہ اُس سے اپنا ثواب لیوے اور مجھسے اُسکو کچھ کام نہین ہے اور
خدا تعالی اُن لوگونکا ذکر کرتا ہے کہ جو خاص خدا کیواسطے دیتے ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ اور
مثال اُن لوگونکی کہ خرچ کرتے ہین وہ مالون اپنے کو ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ واسطے طلب کرنے رضامندی خدا کو وَتَثْبِيتًا
مِنْ أَنْفُسِهِمْ اور واسطے ثابت کرنے نفسون اپنے مین سے ایمان پر اور ابتغاء اور تثبیت دونو مفعول لہ ینفقون کے ہین یعنی مثال اُن لوگونکی
کہ خرچ کرتے ہین اپنے مالونکو واسطے طلب کرنے رضامندی خدا کے اور واسطے ثابت کرنے نفسون اپنے کے ایمان پر اور واسطے تصدیق اسلام
پس مثال اُن لوگونکی كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ مانند باغ بلند کے کہ وہ باغ بلندی پر ہو کہ تاب آفتاب کی اور ہوائے خنک اُن تک
پہنچتی ہو اور آفات ارضی سے محفوظ ہو اور ایسا ہو کہ أَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا ہو اُسکو باران بزرگ قطرہ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ
پس لائیگا وہ باغ میوہ اپنا دو چند یعنی وہ ایک سال مین اسقدر میوہ لائیگا کہ جسقدر دو سال مین ہوتا ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَإِنْ لَمْ
يُصِبْهَا وَابِلٌ پس اگر نہ پہنچے اُس باغ کو مینہہ بڑی بڑی بوندونکا فَطَلٌّ پس پھوار ہے کہ وہی واسطے اُسکے کافی ہے غرض یہ
کہ جو کچھ اُن لوگون نے بخلوص نیت خرچ کیا ہی وہ پاک اور پاکیزہ ہی کہ اسمین برکت اور بڑھنا بہت ہی اگر خدا تعالی تفضل کرے تو کثرت سے
ثواب عطا کرے اور اگر عدالت کو کام فرمائے تو موافق اُسکے خرچ کرنیکے ثواب بخشے اور دیا ہوا اُنکا ضائع نہ جائیگا جیسا کہ ریا سے دینا ضائع
ہو جاتا ہے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتھ اُسچیز کے کہ کرتے ہو تم ریا سے یا خلوص سے سب کو بَصِيرٌ دیکھنے والا ہے اور موافق اُسکے
تمکو جزا دیگا اور جناب سرور کائنات صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشت گھر سخی لوگونکا ہے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ سردار اہل دنیا اور آخرت کے سخی ہین
اور فرمایا حضرت علی نے کہ تعجب ہی مجھکو اُن لوگون سے کہ غلام کو اپنے مال سے خرید کے آزاد کرتے ہین وہ لوگ آزادونپر احسان کرکے ہمیشہ کو اُنکو اپنا
غلام کیون نہین بنائے رکھتے ہین اور اب خدا تعالی پھر ریا سے دینے والونکو تنبیہ کرتا ہے أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ کیا دوست رکھتا ہے کوئی تمہارا یہ
استفہام ہے اور ہمزہ اسمین انکاری ہے یعنی کوئی تم مین سے دوست نہین رکھتا ہے أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ یہ کہ ہووے واسطے اُسکے باغ مِنْ
نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ کھجورون اور انگورونکے تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جاری ہون نیچے اُسکے سے نہرین لَهُ فِيهَا اُسکے واسطے ہین
مالک باغ کے بیچ اُس باغ کے مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ہر قسم کے میوے سوای خرما اور انگور کے وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ اور پہنچا ہو اُس باغ والیکو بڑھاپا
کہ جسکے سبب سے اُس سے کچھ کام نہو سکتا ہو وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ اور واسطے اُسکے اولاد ناتوان خورد سال ہون کہ کچھ کمائی نکر سکتے ہون
اور معاش اُنکی اسی باغ پر منحصر ہو فَأَصَابَهَا پس پہنچے اُس باغ کو إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ بگولا کہ بیچ اُسکے آگ ہو فَاحْتَرَقَتْ
پس جلجاے وہ باغ اور باغ والا متحیر رہجاے یعنی جو کوئی کہ اعمال نیک کرے اور ریا کو اُسمین دخل دیوے تو حال اُس شخص کا ایسا ہو کہ کوئی باغ میوہ کا
رکھتا ہو اور سبب اُسکی معاش کا وہی باغ ہو اور ہوائے گرم اُسکو جلا کر نابود کرے اور کوئی فائدہ اُسپر مترتب نہو اور جیسا کہ باغ والا با وجود احتیاج
کے بے نصیب ہو جائے ایسے ہی ریا سے عمل کرنیوالا قیامت کی روز باوجود احتیاج کے اپنے عمل کا کچھ فائدہ نہ پائیگا اور افسوس کریگا پس چاہیے کہ تم اُس
باغ نہین چاہتے ہو کہ وہ بیفائدہ ہے ایسے ہی ریا سے دینا بھی بیفائدہ ہے پس چاہیے کہ اگر راہ خدا مین دو تو ریا کو اُسمین دخل ندو اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ یہی حال اُس شخص کا ہی کہ کسیکو کچھ دیوے پھر احسان اپنا اُسپر رکھے اور فرماتا ہے کہ كَذَٰلِكَ
ایسے ہی یعنی جیسے کہ صدقہ کے باب مین بیان ہوا ہے ایسے ہی يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے نشانیان اپنی

ع ۳۶

الطاف اور احسان کی لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ تاکہ تم فکر کرو اور سوچو اور اس سے نصیحت پکڑو اور اب خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ اگر راہ خدا میں دو
تو حلال اور بہتر مال دو نہ حرام اور ناکارہ اور یہ آیت زکوٰۃ دینے کے حکم میں ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو ایمان
لائے ہو اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ خرچ کرو تم پاکیزہ اُس مال میں سے کہ کمایا ہے تم نے وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
اور اُس مال میں سے کہ نکالا ہم نے واسطے تمہارے زمین میں سے مثل غلہ اور میوہ کی اور ایام جاہلیت اور کفر میں جو مال کہ بُرا ہوتا تھا یا بطور حرام کے
کمایا تھا اُسکو چاہتے تھے کہ اب وقت اسلام کی زکوٰۃ میں اور راہ خدا میں دیویں خدا تعالیٰ نے ایسے مال کو خرچ کرنیکو منع کیا چنانچہ فرماتا ہو
وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ اور نہ قصد کرو تم ناپاک یعنی حرام اور بگڑے ہوئے مال کا مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ کہ اُسمیں سے خرچ کرو تم وَلَسْتُمْ
بِاٰخِذِیْهِ اور حال یہ ہی کہ نہیں ہو تم لینے والے اُس ناکارہ چیز کی کہ اگر کوئی تمہارا حق تمکو دیوے اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ مگر یہ کہ چشم پوشی
کرو تم بیچ اُسکے اور کراہت اور ناخوشی سے اُسکو لیلو پس جبکہ تم خود نہیں لیتے ہو ایسی چیز کو تو خدا کے حق میں ایسی چیز کیوں دیتے ہو اور جو
چیز خود نہ پسندی ہو دوسرے کو پسند وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ اور جانو تم کہ تحقیق خدا بے پرواہ ہے اس شخص سے کہ راہ خدا میں مال
ناپاک اور ناکارہ دیتا ہی حَمِیْدٌ ستودہ کیا گیا ہی اپنے ذات میں اور کسی کی تعریف کرنے اور مال دینے کا محتاج نہیں ہی اور تعریف کرنیوالا ہے
اُس شخص کی کہ مال پاکیزہ اُسکی راہ میں دیوے اور خدا تعالیٰ کہ پاک ہی ناپاک مال کو نہیں قبول کرتا ہے بلکہ مال پاک کو قبول کرتا ہے اور اب
خدا تعالیٰ بخل اور خست کو منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ شیطان وعدہ کرتا ہے تمسے فقیری کا یعنی تم
جو راہ خدا میں اپنی فقیری کا خوف کرکے نہیں دیتے ہو یہ بات سوچکر کہ اگر ہم اپنے مال میں سے کسی محتاج کو دیوینگے تو ہم فقیر اور محتاج
ہو جاوینگے یہ خیال تمہارا باطل ہی اور شیطان تمکو بہکاتا ہی وَیَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ اور حکم کرتا ہے تمکو ساتھ بُرے کام کو کہ وہ
بخیلی اور خست ہو وَاللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً اور خدا وعدہ کرتا ہے تمسے بخشنے گناہ کا مِّنْهُ وَفَضْلًا اپنی ذات سے اور زیادتی
روزی کا راہ خدا میں خرچ کرنے سے دنیا میں آسودگی زیادہ ہوتی ہی اور آخرت میں ثواب حاصل ہوتا ہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا فراخ
کرنیوالا روزی کا ہے عَلِیْمٌ جاننے والا نیت خالص خرچ کرنیوالوں کا یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ دیتا ہی حکمت کو مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا
یعنی علم شریعت کہ جس سے فرق درمیان الہام رحمانی اور شیطانی کے کر سکتے ہیں وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ اور جو شخص کہ دیا جاوے
حکمت فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا پس تحقیق دیا گیا ہی وہ خیر کثیر وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور نہیں نصیحت پکڑتے
مگر صاحبان عقول کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد حکمت سے اس آیت میں علم قرآن ہی اور ایک حدیث میں ہی کہ مراد
حکمت سے طاعت خدا اور معرفت امام ہی اور یہی حدیث میں ہی کہ مراد حکمت سے معرفت امام اور پرہیز کرنا اُن گناہوں سے کہ جنکے
کرنیوالے پر خدا تعالیٰ کی آتش دوزخ واجب کی ہی اور اسطرح یہی حدیث میں آیا ہی کہ مراد حکمت سے معرفت خدا اور جاننا حلال اور حرام کا
ہی اور مراد خیر کثیر سے معرفت دوازدہ امام علیہم السلام ہی اور منقول ہی کہ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ
بہشت کے دروازہ پر لکھا ہی کہ تو حرام ہی ہر بخیل پر اور ریا کرنیوالے پر اور چغل خور پر اور والدین کے ناخوش کرنیوالے پر اور جناب امیر علیہ السلام
فرمایا ہی کہ بہانہ اور عذر کرنا سائل سے علامت بخل کی ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اور جو کچھ خرچ کیا ہی تم
نے مومنین پر کچھ خرچ کرنا بہت یا تھوڑا بہ نیت خالص حق یا ریا سے ظاہر یا پوشیدہ حق میں یا باطل میں اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ یا منت مانی
تم نے کوئی منت مانی طاعت میں یا معصیت میں نذر میں یا غیر معین فَاِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُهٗ پس تحقیق خدا جانتا ہی اسکو اور
اُسکے نیک و بد اور حلال اور حرام کا عالم ہی اُسکے موافق تمکو جزا دیگا وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اور نہیں ہی واسطے ظالموں کی نصرت
اور مددگار نیوالے آخرت میں کہ عذاب کو دفع کریں اُن لوگوں سے کہ جو لوگ حرام اور گناہ میں صرف کرتے ہیں اور ریا سے دیتے ہیں اور نذر

بخل وخست کی مذمت

حرام کرتے ہین اور کسی طاعت کی نذر کرتے ہین تو اُسکو وفا اور پورا نہین کرتے ہین اور انصار اسم ماکا ہی اور مِن اُس سے پہلے ابتدا ہی اور ظالمین خبر
ما کی ہی **اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ** اگر ظاہر کروتم صدقونکو یعنی اگر وقت دینے خدا کے نام کے جو کسیکو کچھ دو تو وہ ظاہر ہین دوکہ تمہارے دیتے
کو لوگ دیکھین **فَنِعِمَّا ھِیَ** پس اچھی شے ہے وہ جو کہ ظاہر ہین دیتے ہو تاکہ تمکو دیتے ہوئے دیکھکر دوسرے آدمیونکو بھی دینے کی رغبت ہو اور
بخیلونپر حجت لازم آئے اور بیگانونکے دل طرف آشنائی اور دوستی دینے والیکے مائل ہون اور فنعماہی کی تقدیر فنعم شئاً ابداہا ہی ما اسم تمام ہی
شئاً کے معنے مین ہی اور نکرہ ہی اور محل نصب مین ہی کہ تمیز فاعل مضمر کی ہی اور وہ فاعل نعم مین پوشیدہ ہی اور ابداہا مخصوص بالمدح ہی اور ابدا
جو مضاف ہی وہ محذوف ہو گیا ہے اور مضاف الیہ اُسکا ضمیر ہے جو صدقات کیطرف پھرتی ہی اور قائمقام اُسکے ضمیر ہے کی ہی اور ابن عامر
اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے فنعما کو نون کو فتح سے پڑہا ہے اور عین کو کسرہ سے اور اہل مدینہ نے سوائے ورش کے اور یحیی اور ابو عمرو نے اُسکے نونکو
مکسور پڑہا ہے اور عین کو ساکن **وَاِنْ تُخْفُوْھَا** اور اگر پوشیدہ کروتم اُن صدقونکو وقت دینے کے **وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَاۤءَ** اور دو تم
اُنکو محتاجونکو اسطرح سے کہ کوئی دوسرا آدمی اُسپر مطلع نہو تو **فَھُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ** پس وہ چھپا کے دینا بہتر ہے واسطے تمہارے سو اسطے
کہ اسمین دینے والا ریا سے بچتا ہی اور جسکو دیوے وہ بھی لینے کی شرم اور خواری سے محفوظ رہتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ پوشیدہ
دینا مخصوص ہے صدقہ سنت اور مستحب کیساتھ اور صدقہ فرض مثل زکوۃ اور خمس کے اُسکو ظاہر کرکے دینا افضل ہے تاکہ لوگ اُسکو متہم نکرین
کہ یہ زکوۃ اور خمس واجب کو ادا نہین کرتا ہے اور دوسری روایت مین یہ ہی کہ فرمایا اُن حضرت نے کہ جو چیز خدا نے تجپر فرض کی ہی اُسکا
ظاہر کرنا افضل ہی پوشیدہ دینے سے اور جو چیز کہ سنت ہی اُسکا پوشیدہ دینا افضل ہے اور ابن عباس نے روایت کی ہی کہ پوشیدہ دینا صدقہ سنت کا
افضل ہے ظاہر مین دینے سے ستر مرتبہ اور صدقہ فرض ظاہر مین دینا افضل ہے پوشیدہ دینے سے پچیس ۲۵ مرتبہ اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ
صدقہ پوشیدہ خدا کے غضب کو کم کرتا ہے اور بجہاتا ہی اور گناہونکو دفع کرتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجہاتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ **وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ**
مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ اور دور کریگا خدا تمسے اور پوشیدہ کریگا بعضے گناہون تمہارے مین سے جو گناہ کہ آدمیونکے اور حقوق اُنکی تمہین ہین مثل
غیبت اور آزار دینے کی اور آدمی کی حق غصب کرنیکے کہ یہ تو بدون بخشنے اُس آدمی کی جسکا کہ وہ گناہ ہی معاف نہین ہوسکتا ہی اور سوا اُسکے
جو گناہ ہی اُسکو خدا فرماتا ہے کہ ہم دور کرینگے اور نکفر کو اہل مدینہ اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے نکفر پڑہا ہے متکلم کا صیغہ اور آخر مین اُسکے جزم
دیا ہے اور ان تخفوہا کی جزا مقرر کرکے باعتبار عطف کی اور ابن عامر نے اور حفص نے غایب کا صیغہ پڑہا ہے اور آخر مین رفع دیا ہے خبر مبتدا محذوف
کی مقرر کرکے اور تقدیر اُسکی و ہو یکفر ہے اور یا یہ کہ کلام جدید ہی اُس سے شروع ہوا ہے اور ماقبل سے کچھ تعلق نہین ہے اور باقیون نے نون اور آخر کے
رفع سے پڑہا ہے اور تقدیر اُسکی و نحن نکفر ہے **وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ** اور خدا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر دینا یا پوشیدہ دینا صدقہ کا
اُن سب سے **خَبِيْرٌ** خبردار ہی اور جانتا ہی جسطرح سے کہ تمنے دیا ہی اور اُسکے موافق تمکو جزا دیگا **لَيْسَ عَلَيْكَ** نہین ہی اوپر تیرے واجب
اے محمد صلعم **ھُدٰىھُمْ** راہ راست پر لانا اُن کافرونکا بلکہ تجپر تو یہی پہنچانا ہی ہمارے احکام کا اور بلانا طرف حق کی ہے اور راہ راست پر لانا
اُنکا وہ صدقہ دیکر کسی پر منت نکہین اور کسی کو آزار نہ دین اور ریا نکرین اور مال ناکارہ صدقہ مین ندیوین یہ تیرے ذمہ نہین ہی **وَلٰكِنَّ اللّٰهَ**
اور لیکن خدا اپنے لطف اور توفیق **یَهْدِيْ** رہنمائی کرتا ہے ایمان کی اور اعمال نیک کیطرف **مَنْ يَّشَاۤءُ** جسکو چاہتا ہی یعنی جو کہ
لایق توفیق کے ہے کہ وہ طالب ہدایت کا ہی اور حق کی دلیلونمین نظر کرتا ہے اُسکو توفیق دیتا ہی نہ جو کہ وہ طرف دلیلون روشن کی نظر نہین کرتا ہے
اور دیدہ و دانستہ انکار کرتا ہے **وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ** اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم اچھی چیز مال مین سے راہ خدا مین **فَلِاَنْفُسِكُمْ**
پس واسطے نفسون تمہارے کے ہی کہ اُسکا ثواب اور فائدہ تمکو پہنچیگا پس کسو واسطے خرچ کرکے منت رکھتے ہو اور مال ناکارہ صدقہ مین دیتے ہو کیونکہ
خدا تمہارا محتاج نہین ہی کہ تمہارے دینے کا فائدہ کچھ اُسکو ہوتا ہو اور ماتنفقوا معنی شرط ہی اور اسیواسطے اسکا نون محذوف ہو گیا ہے

وَمَا تُنْفِقُوْنَ اور نہیں خرچ کرتے ہو تم اور کہتے ہیں کہ یہ نفی بمعنی نہی ہے یعنی اور نہ خرچ کرو تم اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ مگر
واسطے طلب کرنے خوشنودی خدا کے اور ابتغاء مفعول لہ واقع ہوا ہے یعنی تم جو واسطے راضی ہونے خدا کے دیتے ہو پس چاہئے کہ خالص نیت سے دو کہ
خدا تم سے راضی ہو وَمَا تُنْفِقُوْا اور جو کچھ خرچ کرو تم مِنْ خَيْرٍ مال میں سے اپنے اور وہ مال بہتر ہے يُوَفَّ اِلَيْكُمْ تو پورا
دیا جائیگا طرف تمہاری ثواب اسکا وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم نہ ظلم کئے جاؤ گے کہ ثواب تمہارے اعمال کا تمکو کم دیا جاوے اور جو صدقہ کیا کرو
مال کا ہو وہ لِلْفُقَرَآءِ واسطے فقیروں محتاجوں کے ہے الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو لوگ کہ روکے گئے ہیں بیچ راہ خدا کے یعنی جو کہ
مشغول ہیں جہاد میں یا طاعت میں ہمیشہ کہ طاعت نے انکو معاش کے کسب کرنے سے باز رکہا ہے اور وہ ایسے ہیں کہ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
نہیں طاقت رکہتے ہیں وہ بسبب مشغول ہونے جہاد کے اور طاعت کے ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ چلنے بیچ زمین کے واسطے تجارت اور کسب معاش کے
اسواسطے کہ انکو جہاد اور عبادت سے فرصت نہیں ہوتی ہے اور ضربا یستطیعون کا مفعول ہے اور یہ لوگ کہ جنکا یہ ذکر ہے مہاجرین تھے
محتاج آدمی مثل عمار اور مقداد اور ابوذر اور ابن مسعود وغیرہ کے کہ مدینہ میں کوئی اپنا گہر اور ملک نہیں رکہتے تہے کہ شب کو اسمیں بسر کریں
بلکہ شب کو ایوان مسجد میں پڑے رہتے تہے اور اسیواسطے انکو اصحاب صفہ کہتے ہیں اور صفہ ایوان کو کہتے ہیں اور وہ لوگ جناب رسول خدا
صلعم کی خدمت میں حاضر رہتے تہے کچھ کسب کیا کرتے تہے اور نہ کسی سے سوال کرتے تہے اسواسطے يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ گمان کرتا ہے انکو نادان
اور بیخبر انکے حال سے اَغْنِيَآءَ توانگر مِنَ التَّعَفُّفِ عفت اختیار کرنے کے سبب سے کہ وہ سوال نہیں کرتے تہے اور حمزہ اور ابوجعفر اور عاصم اور ابن
عامر نے یحسب کو بفتح سین پڑہا ہے اور باقیوں نے بکسر سین تَعْرِفُهُمْ پہچانتا ہے تو انکو اے محمد صلعم بِسِيْمٰهُمْ ساتھ نشان اور
علامت انکی کے کہ رنگ انکا زرد ہے اور بدن انکا ناتوان ہے اور کمریں انکے خمیدہ ہو رہے ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ
اِلْحَافًا نہیں سوال کرتے ہیں وہ آدمیوں سے گڑگڑا کر عاجزی سے اور مراد اس سے بالکل نہ سوال کرنا ہے اور الحافا قائمقام حال کے ہے یعنی
لا یسئلون الناس ملحفین وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم مال بہتر اپنے میں سے اوپر مومنین اصحاب صفہ پر اور سوا
انکے اور مستحقوں بہتر فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ پس تحقیق خدا ساتھ اسکے عالم ہے اور اسکو خوب جانتا ہے اور موافق اسکے تمکو خدا جزا دیگا اور
الربع جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ فقرا بادشاہ بہشتیوں کے ہونگے اور قیامت کے روز آدمی مشتاق بہشت کے ہونگے اور بہشت مشتاق فقرا کا
ہوگا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایکروز رسول خدا صلعم صفہ مسجد پر گزرے اور ان لوگوں کی فقیری اور احتیاج ملاحظہ فرمائی اور بعد اسکے
فرمایا انسے کہ جو کوئی میری امت سے اسحالپر کہ جو حال تمہارا ہے اور اسحالپر وہ خوش ہو تو کل کو قیامت کے روز وہ میرے رفیقوں میں سے
ہوگا اور منقول ہے کہ جسوقت فقرا اور تنگدست میدان قیامت میں آئینگے تو ملائکہ انسے کہینگے کہ دنیا میں تمہارے پاس کچھ نہ تہا کہ آج اسکا
حساب دو اور بعد اسکے بیحساب انکو بہشت میں لیجائینگے تونگروں سے پانسو برس پہلے اور شیعہ اور سنی کی دونوں کی کتابوں میں لکہا ہے کہ
امیر المومنین علیہ السلام کے پاس ایکبار چار درہم تہے ایک درہم کو انہوں نے انمیں سے شب کو راہ خدا میں دیا اور ایک کو دن میں دیا اور ایک کو
پوشیدہ دیا اور ایک کو ظاہر دیا اور جناب رسول خدا صلعم نے سنا تو فرمایا کہ اے علی اسطرح سے تو نے تصدق کیوں کیا حضرت علی نے عرض
کی کہ یا رسول خدا جس تصدق سے کہ خدا راضی ہو وہ تصدق ان چار صورتوں سے باہر نہیں ہے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے علی
جو کچھ تو امید رکہتا ہے خدا تعالی نے تجھکو عنایت فرمایا اور یہ آیت شان میں علی کے نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ الَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہیں راہ خدا میں مستحقوں پر اَمْوَالَهُمْ مالوں اپنے کو بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ بیچ رات کے اور دن کے سِرًّا
وَّعَلَانِيَةً پوشیدہ اور ظاہر فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ پس واسطے انکے اجر انکا ہے اس صدقہ کے عوض میں کہ وہ نعمتیں بہشت کی ہیں عِنْدَ
رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار انکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہیں خوف ہے اوپر انکے ثواب کم ہونیکا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین

شان نزول الذین ینفقون

ہوگا اسکے سبب سے اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہین فرمایا کہ علی نے چار درہم جو تصدق کیے ہین اس تصدق کرنے مین سبقت لیگیا
وہ چار ہزار درہم کے تصدق کرنے پر اور اب خدا تعالی سود کا حال بیان کرتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا جو لوگ کہ کھاتے ہین
سود کو لَا یَقُوْمُوْنَ نہ اُٹھینگے وہ قیامت کے روز اپنی قبرون سے اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ مگر جیسے کہ اُٹھتا ہے الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ
وہ شخص کہ دیوانہ کرے اسکو بھتنا مِنَ الْمَسِّ چھونے سے اور گمان عرب کا یہ تھا کہ جسوقت جن آدمی کو چھوتا ہے تو عقل اُسکی زائل
ہو جاتی ہے اور دماغ اُسکے خلل ہو جاتا ہے اور وہ دیوانہ اور باؤلا ہو جاتا ہے حقتعالی نے اسیوجہ سے کہ مشہور تہا عرب مین اُسکو بیان کیا
کہ سود کے کہانیوالے قیامت کے روز مثل دیوانون کے اُٹھینگے جیسے کہ کسیکو بھتنا لپٹتا ہے اور قیامت کے روز جو آدمی یہ عذاب اُنکا دیکھینگے تو پہچانینگے
ذٰلِکَ یہ عذاب بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق کہا تہا اُنہون نے دنیا مین کہ اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا سوا
اسکے نہین کہ بیع مانند سود کے ہے اور کہتے ہین کہ عرب ایک درہم کو دو درہم سے فروخت کرتے تہے اور کہتے تہے کہ یہ سود نہین ہے بلکہ بیع ہے اور بیع
سود مین فرق نہین کرتے تہے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ اور حال یہ ہے کہ حلال کیا ہے خدا نے بیع کو وَحَرَّمَ
الرِّبٰوا اور حرام کیا ہے سود کو فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ پس وہ شخص کہ آئی اُسکو نصیحت پروردگار اُسکے کیطرف سے یعنی سود
کہانیکی ممانعت کا حکم آئی پروردگار کیطرف سے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد موعظہ سے توبہ ہے اگر جہالت سے کہایا ہے اور پہر توبہ کرے
فَانْتَهٰی پس باز آئے وہ کہ سود کہانیکو چھوڑ دے فَلَهٗ مَا سَلَفَ پس واسطے اسکے ہے جو کچھ گذر گیا ہے لینا سود کا یعنی ممانعت
سے پہلے جو سود لیا ہے وہ معاف ہے وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ اور کام اُسکا طرف خدا کی ہے کہ اُسکو توفیق دے کہ سود لینے سے وہ محفوظ رہے
اور ان آیتون کے مضمونکو دیکہکر وہ خوف کرے اور پرہیز کرے سود کے لینے سے وَمَنْ عَادَ اور جو شخص کہ عود کرے اور پہر سود کہانے لگے حلال
جانکر بعد ممانعت کے فَاُولٰٓئِکَ پس یہ لوگ سود کو حلال جانکر یا خدا کے حکم کو خفیف جانکر پہر سود کے لینے والے اَصْحٰبُ النَّارِ
صاحب دوزخ کے یعنی رہنے والے دوزخ کے ہین هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اُس دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین اسواسطے کہ حلال
جاننا سود کا یا خفیف جاننا خدا کے حکم کا کفر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عمداً سود کا لینے والا اُسکو حلال جانکر اس
آیت کے حکم مین ہے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سود کا لینا بعد نازل ہونے حکم ممانعت کے گناہ کبیرہ ہے اور ممانعت کا خفیف
جاننے والا داخل کفر مین ہے اور بعض عارفین کہتے ہین کہ سود کا کہانیوالا سب کبائر کے اختیار کرنیوالون سے بدتر حال ہے اسواسطے کہ
کسب مین خدا پر توکل ہوتا ہے کسب کرنیوالونکو تہوڑا ہو یا بہت مثل تاجر کے اور کسان اور پیشہ والے کہ وہ روز مین اپنی عقلون کا
بہروسا نہین کرتے ہین اور حیلے کسب کے یہ ہین روزی اُنکی متعین نہین ہوتی ہے کہ کسقدر حاصل ہوگی اور سود کا کہانیوالا اپنی روزی کو
متعین کر لیتا ہے اور پروردگار پر اُسکو توکل نہین ہوتا ہے اسواسطے وہ قیامت کے روز اسطرح سے اُٹھیگا کہ جیسے کسیکو بھتنا لپٹتا ہے یَمْحَقُ
اللّٰهُ الرِّبٰوا گہٹاتا ہے خدا سود کو اور اُسکے مال کو کم کرتا ہے کہ اُسمین برکت نہین دیتا اور انجام کو اُس مال مین خسارہ اور نقصان
وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ اور بڑہاتا ہے صدقونکو زیادہ کرتا ہے برکت دیکر اُس مال کو کہ جسمین سے وہ صدقہ دیا جاتا ہے اور آخرت مین اُسکا
عوض بہت زیادہ اور کثرت سے دیگا اگرچہ وہ صدقہ تہوڑا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
کہ ہر شئے کیواسطے ایک فرشتہ موکل ہے مگر صدقہ کہ اُسکو خدا تعالی اپنے ہاتہ مین لیتا ہے اور اُسکی پرورش کرتا ہے جیسے کہ تم مین کوئی
اپنے لڑکے کی پرورش کرتا ہے یہانتک کہ قیامت کے روز اُسکو دیکہینگے تو وہ مثل کوہ احد کے ہوگا غرض یہ ہے کہ ثواب راہ خدا مین دینے
کا بہت کثرت سے ہوگا وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ اور خدا نہین دوست رکھتا ہے کُلَّ کَفَّارٍ ہر ناشکری کرنیوالے کو کہ حرام کے
حلال لینے پر اصرار کرتا ہے کہ اَثِیْمٍ گناہ کرنیوالا ہو کہ سود کے کہانے پر اور سوا اُسکے اور محرمات کے اختیار کرنے پر حرص رکھتا ہو

اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ قیامت کے روز پیٹ سود کہانیوالوں کا سانپوں سے بہرا ہوگا اور پوست اُن لوگوں کا ایسا پتلا و ضعیف ہوگا کہ وہ سانپ
اُنکے پیٹ میں سے دیکھے جاتے ہونگے اور اب خدا تعالی مومنین کی صفتیں فرماتا ہے جو کہ سود کہانے سے پرہیز کرتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں خدا اور پیغمبر اور اُس حکم پر کہ جو پیغمبر لایا ہے خدا کے یہاں سے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں
اُنہوں نے نیک موافق حکم خدا کے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کیا ہے اُنہوں نے نماز کو یعنی ہمیشہ پڑہتے ہیں وہ اُسکو مع شرائط اور
ارکان کے وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دیتے ہیں وہ زکوۃ کو لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اُنکے اجر ہے اُنکا نزدیک پروردگار اُنکے کے
قیامت کے روز وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہیں ہے خوف اوپر اُنکے کسیطرحکا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب کی نہ ملنے اور
کم ہونیسے بلکہ پورا ثواب اُنکو ملیگا اور کہتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ ایام جاہلیت میں یعنی اسلام سے پہلے لوگوں سے معاملہ سود کا کرتا تہا اور قبیلہ بنی
ثقیف پر اُسکا کچھ باقی رہگیا تہا جب وہ مر گیا تو اُسکے پسر خالد بن ولید نے جو سیف اللہ سے نبوئکا ہے اُس سے سودی روپیہ کا مطالبہ کیا
خدا تعالی نے منع کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو دل سے اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو تم عذاب خدا
سے وَذَرُوْا اور چھوڑ دو تم اور دست بردار ہو تم اُس سے کہ مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا جو کچھ باقی رہا ہے سود میں سے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
اگر ہو تم باور کرنیوالے سود کے حرام ہونیکو اسواسطے کہ دلیل ایمان کی فرمانبرداری خدا کے حکم کی ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس اگر نہ کروگے تم
یعنی اگر سود باقی ہے کو ترک نہ کروگے تم تو فَاْذَنُوْا پس خبردار ہو جاؤ تم بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتھ لڑائی کے خدا سے
اور پیغمبر اُسکے سے اور آپس میں ایک دوسرے کو خبر کرو تم اور یقین کرو تم اور عاصم اور حمزہ نے فَآذِنُوْا کو ہمزہ کی مد سے اور کسرہ ذال سے پڑہا ہے یعنی جانو
اور عالم ہو تم ساتھ لڑائی کی خدا سے اور پیغمبر اُسکے سے اور خدا سے لڑائی کرنیوالا دوزخ میں جاتا ہے اور رسول سے لڑائی کرنی یہہ ہے کہ سود کہانیوالوں پر
جہاد کریں اس سے معلوم ہوا کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ سود کے کہانیکو حلال جانے تا کہ نوبت کفر کی پہنچے پس اُسکے واسطے عذاب ہے اور اگر
سود کی کہانیکو حلال نہ جانے بلکہ اُسکو حرام جانے تو یہہ کفر نہیں ہے لیکن سود کا کہانا ہی ایسا ہے کہ گویا خدا اور رسول سے لڑائی کرنی ہے اور انجام اُسکا
آتش جہنم ہے اگر توبہ نکرے میں اُس گناہ کی عظمت کیواسطے مجازا ایسا بیان کیا ہے جیسا کہ بعضے کہتے ہیں اور حدیث یا علی حربک حربی میں
حربک سے حقیقی مراد نہیں ہے یہہ جواب بلکہ آخر کیطرف منجر ہوتی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ قیامت کے روز سود خوروں سے
کہا جائیگا کہ خذوا اسلحتکم للحرب من اللہ یعنی سنبہالو تم ہتہیار اپنے خدا سے لڑنیکے واسطے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک درہم
سود کا لینا نزدیک خدا کے زیادہ سخت ہے ستر زنا سے اور دوسری روایت میں اُن حضرت کی یہہ ہے کہ وہ زنا اپنی خالہ یا پہوپہی سے ہو
اور بیت اللہ میں واقع ہو اور تیسری روایت میں اُنہیں حضرت سے یہہ ہے کہ سود کے ستر ٹکڑے ہیں اور کمتر اُسکا یہہ ہے کہ اپنی ماں سے
خانہ خدا میں زنا کرے اور حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں کہ جناب سرور کائنات صلعم نے لعنت کی ہے سود کو اور اُسکے کہانیوالیکو اور اُسکے
خریدار و فروخت کرنیوالیکو اور اُسکے تمسک کے لکہنے والیکو اور اُسپر گواہی کرنیوالیکو وَاِنْ تُبْتُمْ اور اگر توبہ کرو تم سود کے لینے سے اور
اُسکے حلال جاننیکے اعتقاد سے تو فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ پس واسطے تمہارے اصل مال تمہارے ہیں بدون سود کے لَا
تَظْلِمُوْنَ نہ ظلم کرو تم کہ مقروض سے اصل مال سے زیادہ کچھ طلب کرو تم وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کئے جاؤ تم کہ تمپر کوئی ظلم کرے
یہانتک کہ اصل مال سے بہی تمکو دیوے اور کہتے ہیں کہ مسلمان بعد نازل ہونے اس آیت کے اپنے اصل مال کے لینے پر راضی ہو گئے اور جو کچہ اصل مال
اُنکا لوگوں پر آتا تہا اُسکو اُنہوں نے وصول کر لیا لیکن جو لوگ کہ تنگدست تہے اُنہوں نے کہا کہ ہمکو چند روز کی مہلت ملے کہ ہمارا غلہ
زراعت کا طیار ہو جائے اُسوقت ہم تمہارا قرض ادا کرینگے اور قرضخواہوں نے طلب کرتے تہیں جلدی کی تو اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَ
اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ اور اگر ہو وے وہ قرضدار صاحب تنگی کا کہ تہیدست ہو تو فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ پس انتظار کرنا ہے

طرف آسانی کی لینے اُسکو مہلت دینی چاہیے یہانتک کہ اُسکو میسر ہو کہ اُسوقت وہ تمہارا قرض ادا کرے اور یہ کہ ان کہتے ہین کہ اسمین یعنی وان تعذر وغیرہ
اور ابوجعفر نے میسرہ کو بضم سین پڑہا ہے اور باقیون نے اسکو بسین پڑہا ہے اور زید ابن یعقوب نے میسرہ کو بضم سین پڑہا ہے مضاف طرف ہ کی وَ
اَنْ تَصَدَّقُوْا اور اگر صدقہ کرو تم قرضدار پر اپنے اُس مال کو کہ اسکو بخشدو اور بری الذمہ اپنے مال سے اُسکو کردو تم تو خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے
واسطے تمہارے یعنی ثواب اُسکا بہتر ہے مہلت دینے سے اور زیادہ ہے اسواسطے کہ دونو کا ثواب تمہارے نامہ اعمال مین لکھا جائیگا اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم اُسکے ذکر کیا اور ثواب کثیر کو اور عاصم نے تصدقوا کو بتخفیف صاد پڑہا ہے اور باقیون نے بتشدید صاد وَاتَّقُوْا يَوْمًا
اور ڈرو تم عذاب اُس روز کے سے کہ تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ رجوع کرو گے تم بیچ اُسکے طرف خدا کی اور پہر جاؤ گے اُسکے حکم کی طرف واسطے جزا کے
اعمال کے ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ پہر پورا دیا جائیگا ہر نفس مَّا كَسَبَتْ جو کچھ کہ کسب کیا ہو اُسنے اور اعمال نیک یا بد کئے ہون اور اُسکی جزا
اُسکو پوری ملیگی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ ظلم نکئے جاوینگے کہ ثواب اُنکی کم کیجاوے اور یا یہ کہ عذاب اُنکے زیادتی کیجاوے تو ایسا نہوگا اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے منبر پر چڑہکر فرمایا کہ آگاہ ہو چاہیے کہ پہنچا دے حاضر تم مین سے غایب کو کہ جو شخص مہلت دیوے تنگدست
مقروض کو تو ہوویگا واسطے اُسکے ہر دن خدا پر صدقہ مثل مال اُسکے کے یہانتک کہ وصول کرے وہ مال اپنا اور کہتے ہین کہ یہ آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ
سب آیتون کے بعد نازل ہوئی ہے اور بعد اُسکے کوئی آیت رسولخدا صلعم پر نازل نہین ہوئی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو کہ ایمان
لائے ہو اِذَا تَدَايَنْتُمْ جسوقت معاملہ کرو تم آپس مین بِدَيْنٍ ساتھ قرض کے خواہ کسیکو قرض دو یا خریدو اور فروخت ہین کسیکے مہ کچھ بیچا
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایک مدت نام رکھے گئے تک یعنی ایک مدت کی وعدہ پہ کسیکو کچھ دو یا کسی سے کچھ لو تو فَاكْتُبُوْهُ پس لکہو تم اُس معاملہ کو
ایک کاغذ پر کہ لکھنے کو بہتر ہے اور کیسا کہ بینے ہونگے اور نام دینے والے اور لینے والے کا اسمین درج ہو تاکہ وقت حاجت کے اُسکی طرف رجوع کرو اور یہ امر
سنت ہے واجب نہین ہے اور خدا تعالی نے تمہاری آسانی اور دفع نزاع کیلئے بیان کر دیا ہے وَلْيَكْتُبْ اور چاہیے کہ لکہے اُس تمسک کو قرض
بَّيْنَكُمْ درمیان تمہارے كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ایسا لکہنے والا ساتھ انصاف کے کہ کم یا زیادہ نکرے یعنی مال کو اور مدت وعدہ کو
وَلَا يَاْبَ اور چاہیے کہ انکار نکرے كَاتِبٌ کوئی لکہنے والا اَنْ يَّكْتُبَ اس سے کہ لکہے وہ یعنی لکہنے سے اُس کاغذ کی انکار نکرے بلکہ چاہیے
کہ لکہے كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ جیسے کہ سکہلایا ہے اُسکو خدا نے یعنی جیسے کہ حکم شرع ہے اُسکے موافق لکہے فَلْيَكْتُبْ پس چاہیے کہ لکہے یا مطلب کو
وَلْيُمْلِلِ اور چاہیے کہ لکہوا الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وہ شخص کہ اوپر اُسکے حق ہے کہ وہ مقروض ہے اُس مال کا وہ لکہوی یعنی اگر قرضدار لکہنا
جانتا ہو تو وہ اپنی طرف سے اپنے اقرار سے لکہے اور اگر وہ لکہنا نہین جانتا ہے یا یہ کہ جانتا ہے اور لکہتا نہین ہے تو دوسرے شخص کاتب کے سامنے اقرار کرے کہ وہ
اُسکی طرف سے لکہے وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ اور چاہیے کہ ڈرے وہ لکہنے والا اُسے کہ پروردگار اُسکا ہے وَلَا يَبْخَسْ اور نہ کم کرے وقت لکہنے
مِنْهُ اُس حق مین سے کہ اُسکے ذمہ ہے شَيْـًٔا کسی چیز کو بلکہ جو کچھ ہے وہ تمام اور پورا لکہے فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ پس اگر ہووے وہ شخص کہ
عَلَيْهِ الْحَقُّ اوپر اُسکے حق ہے سَفِيْهًا بیعقل ہر چند کہ بالغ ہو گیا ہو اور مال کو غرض صحیح مین خرچ نہین کرتا ہے اور فائدہ اور نقصان کو
کچہہ نہین سمجہتا ہے اَوْ ضَعِيْفًا یا ضعیف اور ناتوان ہو گیا ہو مثل بوڑہے آدمی کی اور لڑکے کے اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ
یا نہ طاقت رکہتا ہو یہ کہ لکہے وہ بسبب مشغول ہونے معاش کی یا دوسرے کام ضروری کے تو اسصورتون مین فَلْيُمْلِلْ پس چاہیے کہ لکہی حق کو وَلِيُّهٗ
بِالْعَدْلِ ولی اُسکا ساتھ انصاف کی یا مطلب یہ ہے وہ والی کہ جسمین کسیطرح کی کمی اور زیادتی نہو اور ولی ایسے آدمیونکا باپ دادا ہے
یا دادا ہوتا ہے وَاسْتَشْهِدُوْا اور گواہ کرو تم اپنے معاملہ پر شَهِيْدَيْنِ دو گواہ یعنی سنت ہے اور بہتر ہے کہ اپنے معاملہ مین
تم دو گواہ مقرر کرو مِنْ رِّجَالِكُمْ مردون اپنے سے کہ وہ مومن مرد ہون فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ پس اگر نہون وہ دو
گواہ مرد تو فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ پس ایک مرد اور دو عورتین ہون اور فرجل وامراتان کی تقدیر فلیکن رجل وامراتان ہے

یعنی بس چاہیے کہ ہوئی ایک مرد اور دو عورتین کہ اُنکو گواہ مقرر کرو مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ اُن شخصونمین سے کہ پسند کرو تم اور راضی ہو تم
اُن گواہوں سے یعنی گواہان عادل مقرر کرو اور دو عورتین اسواسطے مقرر کی ہین کہ أَنْ تَضِلَّ اگر بہولجاوی إِحْدَاهُمَا ایک
ان دونوین کی اُس معاملہ کو کہ جسپر وہ گواہ ہوئی تہی تو فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ پس یاد دلاوی ایک اُن دونوین
کے دوسری کو اُس معاملہ کو یعنی اگر ایک اُن دونوین سے اُس معاملہ کو بہولجاوے تو دوسری اُسکو یاد دلاوے اور یہ اسلیئے فرمایا ہی کہ بسبب ضعف
عقل کے عورت پر غلبہ نسیان کا ہوتا ہے کہ شاید بہولجاتی اسواسطے دوسری مقرر ہوئی کہ اگر ایک فراموش کرے تو دوسری اُسکو یاد دلاوی اور
حمزہ نے ان تضل کی ہمزہ کو مکسور پڑہا ہے اور باقیون نے مفتوح اور ابن کثیر اور ابو عمرو اور قتیبہ نے فتذکر کو تخفیف سے پڑہا ہے اور منصوب اور حمزہ نے
مشدد پڑہا ہے اور مرفوع اور باقیون نے مشدد اور منصوب پڑہا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ اور نہ انکار کرین گواہ گواہی
قبول کرنیکو إِذَا مَا دُعُوا جسوقت بلائی جائین وہ واسطے گواہ ہونیکے کہ یہ فرض کفایہ ہے وَلَا تَسْأَمُوا اور نہ سستی کرو
تم لکہنے مین اور نہ اظہار ملال کرو تم أَنْ تَكْتُبُوهُ اس سے کہ لکہو تم اُسکو صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا چہوٹا ہو یا بڑا ہو یعنی وہ مطلب تہوڑا
ہو یا بہت ہو اُسکو لکہنا چاہیے اور اُسکے لکہنے مین کاہلی نہ کرنی چاہیے إِلَىٰ أَجَلِهِ طرف مدت اُسکی کے یعنی جو مدت کہ واسطے اُسکے مقرر
ہوئی ہی اُس مدت تک لکہو اور کم یا زیادہ اُسمین نکرو ذَٰلِكُمْ یہ تحریر تمہاری تمسک کی أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ بہت راست اور درست
ہے نزدیک خدا کے وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ اور ثابت اور قایم ہے واسطے گواہی دینے کے اسواسطے کہ تمسک یاد دلا دیتا ہی گواہ کو اگر وہ بہول
گیا ہو اُس مطلب کو کہ جسپر گواہ ہوا ہے کہ وہ جسوقت تمسک کو دیکہے گا تو اُسیوقت اُسکو یاد آجاویگا کہ ہان مین اسپر گواہ ہوا ہون وَأَدْنَىٰ
أَلَّا تَرْتَابُوا اور نزدیک تر اسکے ہی کہ نہ شک کرو گے تم اگر اُس تمسک کو دیکہو گے پس تمسک کے لکہنے کو ترک مت کرو إِلَّا أَنْ
تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً مگر یہ کہ ہووے وہ معاملہ خرید و فروخت حاضر یعنی ہاتہون ہاتہ کہ روبرو دونو معاملہ کرنیوالونکے اور عاصم نے تجارۃ
حاضرۃ کو منصوب پڑہا ہے کان کی خبر مقرر کرکے اور باقیون نے مرفوع پڑہا ہے کان کو تامہ اعتبار کرکے یعنی وہ تجارت حاضر ہو کہ تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ
پہراتے ہو تم اُسکو درمیان اپنے کہ دست بدست ایک شخص ایک چیز کو لیتا ہی اور دوسری چیز اُسکے عوض مین اُسیوقت دیتا ہی اور وہ دوسرا
اُسکو لیتا ہی اور اُسمین اُدہار اور وعدہ آیندہ کو دینے کا نہین ہوتا ہے بلکہ ایک چیز خرید کر کے لیتے ہین اور قیمت اُسکی اُسیوقت دیدیتے ہین تو اسصورت مین
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ پس نہین ہی اوپر تمہارے کوئی گناہ أَلَّا تَكْتُبُوهَا کہ نہ لکہو تم اُسکو کہ اسمین کوئی صورت نزاع کی نہین ہے کیونکہ یہ
معاملہ نقد ہی وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ اور گواہ مقرر کرو تم جسوقت خرید اور فروخت کرو تم آپسمین نقد اور دست بدست ہو واسطے
اسکے کہ اگر گواہ اُسپر کوئی نہو تو ہو سکتا ہی کہ بائع یا مشتری اُس معاملہ کا انکار کرے اور یا یہ کہ قیمت کی اور خریدی ہوئی چیز کی کمی یا زیادتی مین
جہگڑا ہو اور یہ امر بہی واجب نہین ہے بلکہ مباح ہی اور دفع نزاع کیواسطے خدا نے ارشاد کیا ہی وَلَا يُضَارَّ اور چاہیے کہ نہ ضرر پہنچایا
جاوی اور نہ رنج دیا جاوی كَاتِبٌ لکہنے والا تمسک کا کہ زبردستی اُسپر جبر کرکے اُس سے کاغذ لکہوائین وَلَا شَهِيدٌ اور نہ گواہ کو
اور نہ گواہ ضرر اور رنج دیا جاوی کہ اُسکو زبردستی گواہ مقرر کرین اگر وہ کچہ عذر کہتا ہو اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ یضار معروف کا صیغہ ہو اور اصل
مین یضارر بکسر رائے اولی ہو اور معنی اسکے اسصورت مین یہ ہونگی کہ اور نہ ضرر پہنچاوی لکہنے والا بائع کو یا مشتری کو اسطرح سے کہ کاغذ کو درست اور
صحیح نہ لکہے اور اُسکی عبارت مین خیانت کرے اور گواہ بہی ضرر نہ پہنچاوی کہ گواہی سے ادا کرنے سے انکار کرے اور یا یہ کہ درست گواہی نہ دیوی اور ابو جعفر نے
یضار کو مشدد اور رے ساکن پڑہا ہے اور باقیون نے تشدید اور نصب را پڑہا ہے وَإِنْ تَفْعَلُوا اور اگر کرو تم ایسے معاملہ کرنیوالوں امر کو
کہ جسکے کرنیکی تمکو ممانعت ہی جیسے کہ ضرر پہنچانا کاتب کا اور گواہ کا اور سوا اسکے منہیات مین سے تو فَإِنَّهُ پس تحقیق وہ کرنا فُسُوقٌ بِكُمْ
بدکاری ہے کہ لاحق ہوئی ہو ساتہ تمہارے اور باہر ہو جانا ہی حکم خدا سے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے کہ اُسکے حکم کے برخلاف مت کرو تم

دین اور دنیا میں وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ اور سکھلاتا ہی تمکو خدا احکام دین اور دنیا تمہاریکو وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور خدا ساتھ ہر چیز کے
عالم ہے اور جاننے والا ہی اور اب دوسرا حکم قرض کا خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ وَإِنْ كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ اور اگر ہو تم اوپر سفر کی یعنی جس وقت
تم سفر میں ہو وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم کسی لکھنے والے کو کہ تمہارے معاملہ کا وہ کاغذ لکھے یا دوات اور قلم اور کاغذ میسر نہو فَرِهَانٌ
مَّقْبُوضَةٌ پس کوئی چیز گرو قبضہ کیگئی ہووے اور ابو عمرو نے رہان کو رہن پڑھا ہے اور وہ خبر ہی مبتدا محذوف کی یعنی فالوثیقہ رہان مقبوضہ
اور رہان جمع رہن کی ہے یعنی کوئی چیز قرض لینے والیکی لیکر اپنے قبضہ میں لاؤ اور اسکو رکھلو عوض میں قرض کے اور قبضہ کرنا گرو کا اکثر علما کے نزدیک
بطریق جواز کے ہے اس صورت میں اگر رہن کو قبضہ نکرے تو بھی ہو سکتا ہی فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا پس اگر امین جانے بعض تمہارا
بعض کو یعنی قرض دینے والا قرض لینے والیکو معتبر جانے بسبب حسن ظن کی اور یا یہ کہ معاملہ میں اسکو ہمیشہ درست پایا ہو اور اسکو معتبر جانکر اسکو
قرض دیوی بدون اسکے کہ کوئی چیز اسکے عوض میں اپنے قرض کی گرو کرے تو فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ پس چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص
کہ امین اور معتبر جانا گیا ہی یعنی قرض لینے والا ادا کرے أَمَانَتَهُ امانت اس قرض دینے والیکو یعنی قرض قرض دینے والیکا کہ وہ امانت
قرض دینے والیکی قرض لینے والیکے پاس ہے چاہیے کہ قرض لینے والا اسکو ادا کرے اور اسکے حق کا انکار نکرے کہ اسنے احسان اپنا اسپر کیا تھا اور
ایک ضرورت میں اسکو دیا تھا وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ اور چاہیے کہ وہ ڈرے خدا سے کہ رَبَّهُ پروردگار اسکا ہی اور امانت میں خیانت نکرے اور
اور اب خدا تعالی گواہی کی پوشیدہ کرنیکو منع کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ اور نہ پوشیدہ کرو تم گواہی کو اے گواہو وَ
مَن يَكْتُمْهَا اور جو کوئی کہ پوشیدہ کرے اسکو تو فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ پس تحقیق گناہ کرنیوالا ہی دل اسکا اور خدا تعالی نے دل کو
گنہگار فرمایا ہی اسواسطے کہ ارادہ ہر چیز کے کرنیکا دل سے ہوتا ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر کرنا گواہی کا
یا پوشیدہ کرنا اسکا عَلِيمٌ عالم ہی اور جاننے والا ہی کہ موافق اسکے تمکو جزا اور سزا دیگا اور گواہی کا ادا کرنا حاکم کے روبرو واجب ہی
اور وہ حاکم شرع کے روبرو نہ حاکم ظالم کے روبرو لِلّٰهِ خاص واسطے خدا کے ہی اور ملک اور مخلوق اسکی ہی مَا فِي السَّمَاوَاتِ جو کچھ کہ بیچ
آسمانوں کے ہے مثل فلک اور ستاروں کے وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے مثل حیوانات اور درختوں اور پہاڑوں کے پس جو کچھ کہ تم کو
حکم کرتا ہے وہ تمہاری فائدہ کی اور تمہاری مصلحت کیواسطے ہی خدا کو کچھ احتیاج کسی چیز کی نہیں ہی وَإِن تُبْدُوا اور اگر ظاہر کرو تم مَا
فِي أَنفُسِكُمْ اس چیز کو کہ بیچ نفسوں تمہارے کے ہی نیک ارادہ یا بد ارادہ أَوْ تُخْفُوهُ یا پوشیدہ کرو تم اسکو يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّٰهُ
حساب کریگا تمہارا ساتھ اسکے خدا اور تمکو موافق اسکے جزا دیگا اور کہتے ہیں کہ اعمال بندہ کی اسکے پیش کریگا زبان کے کہنے کو اور سب اعضا کے
افعال کو اور نیک اور بد کی قصد کرنیکو فَيَغْفِرُ پس بخشے گا لِمَن يَشَاءُ واسطے جس شخص کے کہ چاہی وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ اور عذاب
کریگا جسکو کہ چاہے اور عاصم اور ابن عامر اور ابو جعفر اور یعقوب نے یغفر اور یعذب کو مرفوع پڑھا ہے اور پہلے کلام سے اسکو قطع کر دیا ہے اور فعل کو خبر
مبتدا محذوف کی ٹھہرایا ہے اور باقیوں نے اسکو مجزوم پڑھا ہے باعتبار عطف کی جزا شرط کی مقرر کرکے وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اور خدا اوپر ہر
چیز کے خواہ بخشش ہو خواہ عذاب کرنا ہو قَدِيرٌ قدرت رکھنے والا ہی چاہے بخشے چاہے عذاب کرے لیکن احادیث میں وارد ہوا ہی کہ خدا تعالی
بعضی چیزوں پر مواخذہ نکریگا جیسے کہ دل میں وسوسے گذرتے ہیں کہ انسے بچنا بہت مشکل ہے اور خطا اور نسیان سے اگر کوئی امر صادر ہوا ہو تو اسپر بھی
مواخذہ نکریگا اور جس چیز کا علم نہیں رکھتے ہیں اور جسکی طاقت نہیں رکھتے ہیں جس کام کرنیکی طرف مضطر اور ناچار ہوں اور بے بس ہوں اور
جسوقت اور جتنا سا کہ ظاہر نہووے ان چیزوں سے مواخذہ نہوگا اور مواخذہ اس سے ہوگا کہ جسکا اعتقاد رکھتا ہی یا اپنے ارادہ اور اختیار سے کوئی امر کرتا ہے
اور اگر کوئی فعل بد دل میں گذرے اور ارادہ اسکے کرنیکا ہو لیکن جبتک کہ اسکو نکریگا تو مواخذہ اسکا اس سے نہوگا اور اگر نیک کام دل میں گذرے اور ارادہ
اسکے کرنیکا ہو اور اسکو نکرے تو ثواب اسکا تو بھی پائیگا اور منقول ہے کہ قیامت کے روز بندہ کو حاضر کرینگے اور نامہ اعمال کو اسکے ہاتھ میں دیوینگے

وہ اُسکو کہوے تو اُسکے اول ہی مین حج مقبول لکہی ایک ساعت اُسمین تامل کرو اور بعد اُسکے کہو کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ دنیا مین میری کوئی حج نہین کیا ہی حقتعالی فرماتے کہ اگرچہ تونے کوئی حج نہین کیا ہی لیکن فلانی روز تونے حاجیونکا قافلہ دیکہا تو چشم پر آب ہوا تو اور کہتا تہا کہ کاش مجہکو طاقت ہوتی حج کرنیکی تو مین بہی ہمراہ اُنکے جاتا مینے تیری نیت کی راستی اور درستی کو جانکر حج مقبول تیری واسطے لکہا اور اب خدا تعالی امت مرحومہ کی تعریف مین اور اُنکی تکلیف کی سبکساری مین بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ایمان لایا اور اعتقاد کیا پیغمبر نے یعنی محمد صلعم نے بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ ساتہ اُس چیز کے کہ نازل کیگئی ہی طرف اُسکے مِنْ رَّبِّهٖ پروردگار اُسکے کیطرف سے اور وہ آیتین قرآن کی اور احکام شرع کی ہین اور یہہ گواہی ہی خدا کیطرف سے رسولخدا صلعم کی ایمان کی صحت پر اور ایسے ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ یعنی اور مومنین ایمان لاتے ہین اور اعتقاد کیا ہی اُنہون نی جو مومنین کہ امت محمد صلعم کی ہین كُلٌّ یہہ اصل مین کلہم ہی اور مضاف الیہ اسکا محذوف ہی اور تنوین کل کی قائمقام اُسکے ہی اور ضمیر ہم کی رسول کی اور مومنین کی سب کیطرف پہرتی ہی یعنی کل اُنکی اٰمَنَ بِاللّٰهِ ایمان لاتے ساتہ خدا کی اور وہ واحد ہی وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور ساتہ فرشتون اُسکے کی کہ وہ معصوم اور مقرب درگاہ الٰہی کے ہین وَكُتُبِهٖ اور ساتہ کتابون اُسکی کی ایمان لائے کہ وہ حق ہین اور خدا کی بہیجی ہوئی ہین وَرُسُلِهٖ اور ساتہ پیغمبرون اُسکے کی ایمان لاتے کہ ہر ایک اُنمین سے معصوم اور بہیجا ہوا خدا کا ہی بخلاف اہل کتاب کی کہ بعضے پیغمبرونپر اور بعضی کتابونپر وہ ایمان لاتی ہین اور بعضی پر ایمان نہین لاتے اور بعضے پیغمبرونکو خدا کا بیٹا کہتی ہین اور سب مومنین متفق الکلمہ ہوکر کہتی ہین کہ لَا نُفَرِّقُ نہین فرق کرتے ہین ہم اور جدائی نہین ڈالتے ہین ہم ایمان لانے مین بَيْنَ اَحَدٍ درمیان کسی کے مِّنْ رُّسُلِهٖ پیغمبرون اُسکی سے اسطرح سے کہ بعضی کو سچا جانین اور بعضے کو جہوٹا جانین یہہ اعتقاد ہمارا نہین ہی بلکہ سب پیغمبرونپر ہم ایمان لاتے ہین وَقَالُوْا اور کہا اُن سب مومنین نے کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے یعنی قبول کیا ہمنے حکم خدا کو وَاَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے یعنی خدا کا فرمانا مانا ہمنے غُفْرَانَكَ بخشش مانگتے ہین ہم تجہسے رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اور طرف حکم تیرے کے پہرنا ہے واسطے جزائے اعمال کے اور غفرانک مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اور تقدیر اُسکی اللہم اغفر لنا غفرانک ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جناب رسولخدا صلعم فرماتے تہی کہ مین جسوقت شب معراج کو سدرۃ المنتہی پر پہنچا تو دیکہا مینے کہ ایک پتا اُسکا ایک گروہ کو سایہ کرتا ہے اور مین اپنے پروردگار سے مثل قاب قوسین کی تہا اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے مینے اپنے پروردگار کو دل کی آنکہہ سے دیکہا نہ سر کی آنکہہ سے اور مجہکو میری پروردگار نے آواز دی کہ اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ مینے کہا کہ مین اسکو قبول کرتا ہون اپنی طرف سے اور اپنی امت کیطرف سے پہر آواز آئی کہ والمومنون کل اٰمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ اُسوقت مینے کہا کہ سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر اور اُسوقت فرمایا خدا نے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نہین تکلیف دیتا ہی خدا نَفْسًا کسی نفس کو اِلَّا وُسْعَهَا مگر موافق طاقت اور گنجایش اُسکی کی بلکہ طاقت سے کم تکلیف دی ہے کہ شب و روز مین سوائے سترہ رکعت نماز کی اور تمام سال مین سوائے ایک مہینے ماہ رمضان کی روزی واجب نکئے اور حال یہ ہے کہ اس سے زیادہ کی طاقت رکہتے ہین لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے اُس نفس کے ہے جو کچہہ کسب کیا ہی اُسنے نیکیون مین سے یعنی جو نیکیان کہ اُسنے کی ہین اُنکا فائدہ اُسی کے واسطے ہی وَعَلَيْهَا اور اوپر اُسی نفس کے یعنی اُسی کے ضرر کے واسطے ہی مَا اكْتَسَبَتْ جو کچہہ کہ کسب کیا ہی اُس نفس نے برائیون مین سے یعنی اگر اُسنے گناہ کئے ہین تو اُنکا ضرر اُسی کے واسطے ہی اور خیر کے واسطے کسب فرمایا اور شر کے واسطے اکتساب سو اسواسطے کہ اکتساب بہت سعی اور اضطراب سے اور ارادہ اور اختیار سے کسب کرنیکو کہتے ہین اور شر کیطرف نفس کی رغبت بہت ہوتی ہی بخلاف خیر کی اور رسولخدا صلعم فرماتے ہین کہ بعد اُسکے مینے کہا کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اے پروردگار ہمارے نہ مواخذہ کر تو ہمسے اور منقول ہے دوسری روایت مین کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے شب معراج یہہ کلمات اپنے پروردگار سے سنے تو خدا نے الہام کئے یہہ کلمات امت کی زبان پر جاری کئے کہ ربنا لا تواخذنا یعنی اے پروردگار ہمارے

نہ مواخذہ کر تو ہمسے یعنی ہمکو عذاب میں مت گرفتار کر تو اِنْ نَّسِیْنَا اگر فراموش کیا ہے ہمنے اور کسی طاعت کو ہم بھول گئے ہیں اَوْ اَخْطَاْنَا
یا خطا کی ہے ہمنے کہ بقصد کوئی فعل بد ہمسے صادر ہوا ہے اور یہ کلام بر سبیل خشوع اور خضوع کی اور عاجزی اور انکساری کو اعتبار سے ہے ورنہ بندہ
مومن ان دونو صورتوں میں عذاب سے بے خوف ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ سنکر فرمایا کہ نہ مواخذہ کرونگا میں اور فرماتے ہیں حضرت کہ پھر میں نے کہا کہ رَبَّنَا اے
پروردگار ہمارے وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اور نہ بار کر تو اوپر ہمارے اِصْرًا بوجھ بھاری کو یعنی تکلیف امور شاقہ کی ہمکو مت دے کہ جسکو نہایت
محنت اور مشقت سے کرنا ہو یعنی ایسا بوجھ تو ہم پر مت رکھ کَمَا حَمَلْتَهٗ جیسا کہ رکھا ہے تو نے اس بوجھ کو عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا اوپر
ان لوگوں کے کہ پہلے ہمسے تھے اور بڑی تکلیفیں شاقہ انکو تو نے دی تہیں مثل یہود اور نصاریٰ کے کہ رات دن میں یہود پر پچاس نمازیں فرض تہیں اور
اور زکوٰۃ انپر چہارم حصہ مال کا تہا اور انکا کپڑا نجس ہوتا تو دہونیکا حکم نہ تہا بلکہ انپر واجب تہا کہ جسقدر کپڑا نجس ہے اسقدر کتر کر پہینکدیویں
اور نماز انکی سوائے مسجد کی دوسری جگہ درست نہ تہی اور اگر پانی نملتا تو انکو تیمم جائز نہ تہا اور جسوقت گناہ کرتے تو علامت گناہ کی انکے چہرہ پر
ظاہر ہوتی تہی اور اگر گہر میں کوئی گناہ کرتے تو دروازہ پر مرقوم ہو جاتا تہا کہ فلانا فلانے کام میں مشغول ہوا ہے سب تکلیفیں برکت سے حضرت محمد
صلعم کی امت مرحومہ سے اٹہائی گئی اور یہ دعا بھی اس آیت میں بر سبیل خشوع اور خضوع ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ کسی پر بوجھ بھاری نہیں
رکھتا ہے اور یہ دعا حضرت نے کی تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تیری امت پر بوجھ بھاری نہ رکھونگا اور حضرت نے فرمایا کہ پھر کہا میں نے کہ رَبَّنَا
اے پروردگار ہمارے وَلَا تُحَمِّلْنَا اور نہ اٹہوا تو ہمسے مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ اس چیز کو کہ نہیں ہے طاقت واسطے ہمارے ساتھ اسکے
اسلئے کہ یہ دعا بھی بر سبیل خشوع اور خضوع ہے اسواسطے کہ اگرچہ ہم یہ دعا نکریں لیکن خدا تعالیٰ ہمکو تکلیف مالا یطاق نہیں فرماتا ہے
وَاعْفُ عَنَّا قف اور معاف کر تو ہمسے وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ اور بخش تو واسطے ہمارے گناہوں ہمارے کو اور پوشیدہ کر تو ہمارے عیبوں کو اور انکا
مواخذہ کرکے ہمکو رسوا مت کر وَارْحَمْنَا وقفہ اور رحم کر تو ہم پر کہ ہماری طاعت کو قبول کر تو کہ اَنْتَ مَوْلٰىنَا تو ہی ہے آقا ہمارا اور کارساز
اور مددگار ہمارا فَانْصُرْنَا پس نصرت دے تو ہمکو عَلَى الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ؏ اوپر قوم کافروں کی کہ ہمکو تو انپر غالب کر جنگ میں بھی اور دلیل
اور حجت میں بھی اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم یہ دعا کرتے تھے شب معراج کو ملائکہ آمین کہتے تھے اور خدا تعالیٰ قبول کرتا تہا اور اسیواسطے سنت ہے کہ
ان دو آیتوں کو بہت پڑہے اور رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ یہ دو آیتیں بہشت کی خزانوں میں سے ہیں اور خدا تعالیٰ نے اپنی دست قدرت سے انکو
لکھا ہے آسمان اور زمین کی پیدا کرنیسے دو ہزار برس پہلے اور جو کوئی اسکو بعد نماز عشا کی پڑہے تو ایسا ہو کہ گویا تمام شب وہ بیدار رہا ہے عبادت
خدا میں اور فرمایا ہے حضرت نے کہ جو کوئی ان دو آیتوں کو پڑہے تمام مقصود اسکے دنیا اور آخرت کی بر آئیں اور شیطان اسکے گرد نہ پہرے اور
رسول خدا صلعم نے کہ فرمایا ہے مجہسے خدا تعالیٰ نے کہ دیا میں نے تجہکو اور تیری امت کو ایک خزانہ عرش کی خزانوں میں سے کہ وہ سورہ فاتحہ اور خوبی آخر
بقر کا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت بندہ ان دو آیتوں کو پڑہتا ہے اور جسوقت اس مقام پر پہنچ کرتا
ربنا تو خدا تعالیٰ فرماتے کہ بخشا میں نے تجہکو اور جسوقت کہے کہ ربنا لا تواخذنا تو خدا تعالیٰ فرماتے کہ تجہسے میں مواخذہ نکرونگا اور جسوقت کہے [illegible]
تو خدا تعالیٰ فرماتے کہ ایسی تکلیف تجہکو میں نہ دونگا کہ جسکی طاقت تجہکو نہ ہو اور جسوقت بندہ مومن کہے کہ واعف عنا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ عفو
کیا میں نے تجہسے اور جسوقت کہے کہ واغفر لنا تو خدا تعالیٰ فرماتے کہ بخشا میں نے تجہکو اور جسوقت کہے کہ وارحمنا تو خدا تعالیٰ فرماتے کہ رحم کیا اور جسوقت
کہے فانصرنا علی القوم الکافرین تو حق تعالیٰ فرماتے کہ سب کافروں پر میں نے تجہکو نصرت دی اور تیری مدد کی سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ اور حال یہ ہے کہ یہ سورہ
مدینہ میں نازل ہوا ہے اور اس میں دو سو آیتیں ہیں اور پہلے اس سے سورہ بقر کی فضیلت میں گزر گیا ہے کہ جو کوئی زہراوین پڑہے
تو یہ دو سورتیں قیامت کی روز اسکے سر پر مثل ابر کی سایہ کرینگی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی سورہ آل عمران کو
جمعہ کی روز پڑہے اسپر خدا تعالیٰ اور ملائکہ درود بہیجتے ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الٓمّٓ یہ بھی حروف مقطعہ میں سے ہے

ربع

یہ حروف رمز ہین بیچ میان خدا کی اور پیغمبر کے اور اُسکے اوصیا کی اور اُسکا ذکر سورہ بقر مین گزر گیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آل عمران کی
الم کے معنے یہ ہین کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین خدا بزرگ ہون اَللّٰهُ معبود قابل پرستش لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سوا
اُس خدا کی کہ وہی مستحق عبادت کا ہی اَلْحَیُّ زندہ ہی کہ زندگی اُسکی دائم ہی اور زندگی ہر زندہ کی اُسی سے ہے اَلْقَیُّوْمُ وہ ہمیشہ قائم ہی اور باقی ہی
اور اُسی سے سب کا قیام ہے اور ابو جعفر اور اعشی نے الم کی میم کو ساکن اور اللہ کی الف کو قطعی پڑہا ہے اور باقیون نے میم کو مفتوح کر کے اللہ مین اصل
کیا ہی اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم فرماتے تہی کہ اسم اعظم تین سورتون مین ہی ایک تو سورہ بقر مین اور وہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہی اور دوسرے
سورہ آل عمران مین اور وہ ہی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہی اور تیسری سورہ طٰہٰ مین اور وہ وعنت الوجوہ للحی القیوم ہی اور آصف بن برخیا نے
ان دو اسم مبارک سے تخت بلقیس کا شہر سبا سے حضرت سلیمان کی پاس لایا تہا اور کہتے ہین کہ اسّی آیتین یا کچہہ زیادہ اس صورت کی اول سے نصارا
نجران کی مقدمہ مین نازل ہوئی ہین کہ وہ ساٹہ سوار تہی اور جناب رسول خدا صلعم سے دین کی مقدمہ مین گفتگو کرنے مدینہ مین آئے تہے اور پیشوا اُن کے
تین آدمی تہی ایک تو عاقب کہ امیر اُنکا تہا اور دوسرا ایہم کہ کارگزار اور صلاح دہ اُنکا تہا اور تیسرا ابو حارثہ کہ مدرس اُنکا تہا یہ لوگ لباس فاخرہ پہنکر
باآراستگی تمام رسول خدا صلعم کی مسجد مین آئی جسوقت کہ حضرت نے نماز عصر سے فراغت پائی تہی اور حضرت کی پاس وہ سب بیٹہ گئی اور باتین کرنے
لگی یہانتک کہ اُنکی نماز کا وقت پہنچا حضرت سے وہ اجازت لیکر کہڑی ہوئے اور مشرق کیطرف منہ کر کے ناقوس بجانے لگے اور نماز اپنی اُس مسجد مین پڑہی
اور بعد اُسکے پہر حضرت کی پاس جا کر بیٹہے رسول خدا صلعم نے اُنسے فرمایا کہ تم مسلمان ہو جاؤ عاقب اور ایہم نے کہا کہ ہم تجہسے پہلے ہی دین خدا کو اختیار
کئے ہوئے ہین حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ تم جو خدا تعالی کی زن و فرزند مقرر کرتے ہو اور سولی کی عبادت کرتے ہو اور گوشت خوک کہاتے ہو اسنے تمکو
اسلام سے باز رکہا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم جو عیسی کو فرزند خدا کہتے ہین ہم حق پر ہین کہ اگر عیسی فرزند خدا کا نہین ہی تو اُسکا باپ کون ہی حضرت نے
فرمایا کہ تمہارے دین مین خدا پر فنا اور زوال روا نہین ہی اور تم جانتے ہو کہ عیسی کو ایکروز اجل گرفتار کریگی اور سوا اسکے تم اعتقاد رکہتے ہو کہ تصویر
عیسی کی صورت کی جو رحم مین تشکیل مین خدا کی تقدیر سے تہی اور تم کہتے ہو کہ عیسی کہاتا پیتا سوتا تہا اور رفتہ رفتہ لڑکپن سے بڑہکر جوانی کو پہنچا اور
خدا سب ان امور سے پاک اور منزہ ہی وہ لوگ الزام کہا کر وہانسے اُٹہکہڑے ہوئے حقتعالی نے اسّی آیتین اول مین اس سورہ کی نازل کین اُن لوگونکے
مقدمہ مین اور نزاع اُنکا ایکبار خدا کی خدائی مین تہا اور بار دوسری نبوت مین خاتم الانبیا کی اسواسطے اول مین اس صورت کے بیان کیا اپنی خدائی کو اور
اپنی حیات کا اور قیوم ہونیکا کیا اور بعد اُسکی نبوت مین خاتم الانبیا صلعم کے فرمایا کہ وہ معبود زندہ اور قایم وہ ہی ہی کہ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ نازل کیا
اُسنے او پیغمبر کتاب کو یعنی محمد صلعم یعنی قرآن کو تدریج بتہیر نازل کیا ہی بِالْحَقِّ ساتہ حق کی اور ساتہ راستی اور درستی کی مُصَدِّقًا لِّمَا باور کرنیوالا
درستی کا بَیْنَ یَدَیْهِ واسطی اُسکے کہ آگی اُس کی ہے یعنی جو کتابین کہ خدا کیطرف سے پہلے نازل ہوئی ہین اُنکی تصدیق کرنیوالا ہی یہہ قرآن اور
مخالف نہین یہہ اُن کتابونکی توحید اور عدل اور نبوت اور معاد مین اور تمام اصول دین مین اور مقصد قا حال واقع ہوا ہی وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ
شب روز پیغمبر نازل کیا ہی توریت اور انجیل کو ایکدفعہ مِنْ قَبْلُ پہلے اُس سے کہ هُدًی لِّلنَّاسِ ہدایت کرنیوالے ہی واسطے آدمیون
رکہتے ہین لِّتَا وہ دونو کتابین اور یہی حال واقع ہوا ہی اور اُن دونو کتابون مین اثبات وحدانیت خدا کا اور ابطال شرک کا تہا لیکن یہہ لوگ نصاری کے
واسطے ہی وَعَلَیْهِ انہون نے عیسی کو ابن اللہ کہا وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اور نازل کیا قرآن کو کہ حق سے باطل کو جدا کرنیوالا ہی وہ اور فرقان
اُسکو کہتے ہین تو اُنکا اور قرآن کل آیات کو کہتے ہین اور بعضے لوگ کہتے ہین کہ فرقان معجزات انبیا کو کہتے ہین اور منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا نے کہ قرآن کو
اول اور آخر ایسے کہ آیتین اور سورتین جو اسمین ہین متفرق نازل ہوئی ہین بیچ مختلف وقتون کی بخلاف اور کتابونکی کہ پہلے انبیا کی صحیفے اور
توریت اور انجیل اور زبور ایکبارگی یکدفعہ ہی تختیون پر اور کاغذون پر لکہی ہوئی نازل ہوئی ہین اور فرماتا ہی خدا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق جن لوگون نے کفر کیا
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ساتہ نشانیون قدرت خدا کی یا ساتہ آیتون خدا کی کہ وہ آیتین قرآن کی ہین اور اُنکو باور نکیا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ

واسطے اُنکی عذاب ہے سخت بسبب اُنکے کفر اور نفاق کے وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ اور خدا غالب و قادر ہے عذاب کرنے پر کہ کوئی اُسکو منع نہیں کر سکتا ذُوانْتِقَامٍ صاحب بدلا لینے اور عذاب کرنیکا ہے کہ جسطرح چاہے عذاب کرے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ خدا وہ شخص ہے کہ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ نہیں پوشیدہ ہے اوپر اُسکے کوئی شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے بلکہ علم اُسکا سب اشیا کو محیط ہے اور گھیرے ہوئے ہے اور کلیات اور جزئیات کو سب کو جانتا ہے اور علم حضرت عیسیٰ کا کہ بعض اشیائے غایب کو وہ جانتے تھے ناقص تھا اور وہ بھی تعلیم اور الہام ربانی تھا پس ایسے علم ناقص کو دلیل اُنکی خدا ہونیکی ٹھہرانا چاہتے ہو ھُوَ الَّذِیْ اور خدا ہے حق وہ شخص ہے یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ صورت بناتا ہے تمہاری بیچ پیٹوں ماؤں کے کَیْفَ یَشَآءُ جسطرح چاہتا ہے اور جسطرح جیسے کہ اُسکی حکمت تقاضا کرتی ہے نر یا مادہ کوتاہ یا دراز گورا یا کالا خوبصورت یا بدصورت کامل یا ناقص اور عیسیٰ کی قدرت ایسی نہ تھی بلکہ صورت اُسکی بھی ماں ہی کے پیٹ میں بنی تھی پس جبکہ وہ خود محتاج صورت بننے کا ہو کہ کوئی اُسکی صورت کو بنادے تو وہ دوسری کی صورت پیٹ میں کیونکر بنا سکیگا اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جب نطفہ عورت کی رحم میں جاتا ہے تو چالیس روز اُسمیں حرکت کرتا ہے اور بعد اُسکے خون بستہ ہو جاتا ہے اور چالیس روز وہ خون حرکت کرتا ہے اور بعد اُسکے وہ گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے اور چالیس روز کے بعد پھر ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں اور اُنپر گوشت پہنایا جاتا ہے اور پٹھے اور رگیں سب درست ہو جاتی ہیں اور جبکہ پورے چار مہینے پیٹ میں گذرے اور سب اعضا اُسکے طیار ہو گئے تو دو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے وہ اُسکی ماں کے منہ میں ہو کر پیٹ میں جاتے جاتے ہیں اور اُسکے آنکھ اور کان اور ناک سب چیزوں کو بناتے ہیں اور بعد اُسکے اُسمیں روح کو داخل کرتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش مگر وہ خدا ہے پاک کہ جو کچھ وہ کرتا ہے دوسرا سوائے اُسکے کوئی نہیں کر سکتا ہے اور جو کچھ وہ جانتا ہے دوسرا نہیں جانتا ہے اور جو کچھ وہ قدرت رکھتا ہے دوسرا نہیں رکھتا ہے اَلْعَزِیْزُ غالب ہے سب چیزوں پر اَلْحَکِیْمُ حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وہ خدا وہ شخص ہے کہ نازل کیا ہے اُسنے اوپر تیرے کتاب کو اے محمد یعنی قرآن کو مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ بعضی اُسمیں سے آیتیں محکم ہیں کہ جسکے ظاہر معنی میں کچھ دشواری نہیں ہے اور مقصود اُنسے آسانی سے حاصل ہو جاتا ہے اور وہ مفصل و مبین ہیں کہ اُنمیں اجمال کسیطرح کا نہیں ہوتا ہے ھُنَّ وہ آیات محکمات اُمُّ الْکِتٰبِ اصل کتاب کی ہیں اور معظم ہیں کہ اور آیتیں اُنکی طرف رد ہوتی ہیں وَاُخَرُ اور دوسری آیتیں کہ سوائے اُن محکمات کے ہیں مُتَشٰبِھٰتٌ متشابہات ہیں کہ اُنکے معانی کئی طرح کے احتمال رکھتے ہیں اور ظاہر معنی سے اُسکے مقصود حاصل نہیں ہوتا اور معانی اُنکے نہایت مجمل ہیں کہ اُنمیں فکر اور تامل درکار ہے اور اُنمیں فضل اور علم علماء کا آزمایا جاتا ہے کہ اُنسے مقصود کو حاصل کریں اور آیات محکمات پر اُنکو رد کریں فَاَمَّا الَّذِیْنَ پس لیکن جو لوگ کہ تعصب نفسانی کی جہت سے فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ بیچ دلوں اُنکے کجی ہے یا خدا کی سخن میں اُنکو شک ہے فَیَتَّبِعُوْنَ پس پیروی کرتے کرتے ہیں وہ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ اُس آیت کی کہ جو متشابہ ہے اُس کتاب میں سے اور معانی اُسکی مشکل ہیں اور وہ لوگ اُسکے ظاہر معنی پر عمل کرتے ہیں یا تاویل باطل پر اُسکی جہت لاتے ہیں امر باطل پر اور کہتے ہیں کہ یہ آیت قرآن کی اس مطلب پر دلالت کرتی ہے اور کرتے ہیں پیروی اُسکی اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ واسطے طلب کرنے فتنہ کے تاکہ آدمیوں کو شک میں ڈالیں اور دین میں جاہلوں کو شبہ ہو جاوے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد فتنہ سے کفر اور شرک ہے اور ابتغاء مفعول لہ واقع ہوا ہے یعنی وہ پیروی متشابہ کی کرتے ہیں لوگوں کو کفر اور شرک میں ڈالنے کو اور جاہلوں کو شک اور شبہ میں ڈالکر تباہ کرنیکو وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ اور واسطے طلب کرنے تاویل اُسکی کے کہ اُنکی مدعا کے موافق ہو وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اور حال یہ ہے کہ نہیں جانتا ہے تاویل اُسکی اور حقیقت اُسکے معنی کی کوئی اِلَّا اللّٰہُ مگر خدا کہ جسنے اُسکو نازل کیا ہے وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ اور وہ لوگ کہ ثابت قدم اور مضبوط ہیں علم میں اور مراد راسخون فی العلم سے جناب امیر المومنین اور اُنکی اولاد طیبین ہیں کہ اُنکو سینہ بسینہ رسول خدا صلعم سے علم پہنچا ہے اور رسول خدا کو جبرئیل سے اور جبرئیل کو لوح محفوظ سے اور لوح محفوظ کی تحریر جناب باری سے ہے چنانچہ تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں ہے اور اس آیت میں

وقف لا اللہ کے لفظ پر نکرنا چاہیے بلکہ فی العلم پر کرنا چاہیے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت جناب امیر المومنین علیہ السلام سے آیت کو پڑھتے تو فرماتے تھے کہ
کہ مین ہون اُن راسخون فی العلم سے کہ جو تاویل متشابہ کو جانتے ہین اور حق بھی یہی ہے اسواسطے کہ اکثر اصحاب رسول خدا انکی طرف رجوع کرتے تھے مشکل
مسئلون مین اور امیر المومنین نے کسیکی طرف رجوع نہین کی ہے اور ایسا ہی حال باقی ائمہ علیہم السلام کا تھا کہ لوگ مسائل مین انکی طرف رجوع کرتے
تھے اور اُنہون نے کسی کیطرف رجوع نہین کی ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے ایک ایسا مرد ہے کہ تاویل قرآن پر جنگ کرے جیسا کہ مین
تنزیل قرآن پر جنگ کرتا ہون اور دست مبارک اپنا شانہ پر حضرت علی کے رکھکر فرمایا کہ مراد اُس سے یہ شخص ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ ہم ہین راسخون فی العلم اور ہم جانتے ہین تاویل اُسکی اور ایک روایت مین ہے کہ رسول خدا صلعم افضل راسخون فی العلم کے ہین اور جو کچھ خدا تعالیٰ
نے نازل کیا ہے سب کی تنزیل اور تاویل سے حضرت کو مطلع کر دیا ہے اور سکہلا دیا ہے اور ایسا نہین ہے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز نازل کی ہو اور
اسکی تاویل نہ سکہلائی ہو اور بعد اُس حضرت کے اوصیا اُسکے راسخون فی العلم ہین کہ وہ کل تاویل کو جانتے ہین يَقُولُونَ کہتے ہین وہ
راسخون فی العلم کہ اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہم ساتھ اُس متشابہ کے کہ كُلٌّ ہر ایک محکم اور متشابہ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا نزدیک پروردگار
ہمارے سے ہے وَمَا يَذَّكَّرُ اور نہین نصیحت پکڑتے ہین اور نہین یاد کرتے ہین اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ مگر صاحب عقلون کے کہ ذہن
جنکے بہی صاف ہین اور یہ تعریف اُن راسخون فی العلم کی ہے کہ جو عقل صاف اور ذہن ذکی رکھتے ہین کہ جو مقصود کو آیہ متشابہ سے حاصل کرتے
ہین اور جیسے کہ آیات کی دو قسم ہین محکم اور متشابہ ایسے ہی احادیث کی بہی دو قسم ہین کہ وہ بہی محکم اور متشابہ ہین اور حضرت امام رضا علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ احادیث متشابہ کو محکمات پر رد کرو اور متشابہات کی پیروی مت کرو کہ گمراہ ہوجاؤ گے اور لوگونکو گمراہ کرو گے اور یہ تفسیر دلالت کرتی ہے
اس امر پر کہ واو عاطفہ یقولون مین مقدر ہے اور اصل مین وہ ویقولون ہے اور اسیطرح سوائے اسکے اور آیت مین بہی واو عاطفہ مقدر ہے چنانچہ اہل
فارسی کہتا ہے اور وہ آیت یہ ہے کہ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت اور تقدیر اُسکی وقلت ہے لیکن واو عاطفہ بہت کم مقدر ہوتا ہے چنانچہ
نحو کی کتابون مین لکہا ہے اور کہتے ہین اور دعا کرتے ہین راسخون فی العلم کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا کج کر تو
دلون ہمارے کو اور نہ پہیر تو انکو حق سے یعنی توفیق اور لطف جو تو نے ہمکو عطا کیا ہے وہ ہمارے اوپر سے مت اُٹھا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا بعد اسکے کہ
ہدایت کی ہے تو نے ہمکو طرف حق کے اور توفیق عطا کی ہے راہ راست تو نے ہمکو دکہلائی ہے دلیلین قائم کر کے وَهَبْ لَنَا اور بخش تو واسطے ہمارے
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً نزدیک اپنے سے رحمت اور بخشش کو وہب امر کا صیغہ ہے وہب سے یعنی بخش تو ہمکو وہ لطف کہ جسکے سبب سے
درجہ بلند اور مرتبہ بزرگ تیری درگاہ سے حاصل کرے سعادت ابدی کو ہم پہنچین اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق کہ تو ہی ہے بخشنے والا
ہر مقصود اور مدعا کا رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ اے پروردگار ہمارے تحقیق کہ تو جمع کرنیوالا آدمیونکا ہے بعد مرنیکے لِيَوْمٍ واسطے اُس
دن کے اور کہتے ہین کہ مضاف یوم کا محذوف ہے یعنی واسطے جزا اُس دن کی لَّا رَيْبَ فِيْهِ نہین شک ہے بیچ واقع ہونے اسکی کے اور جو
کچھ کہ اُسمین ہے حساب اور جزا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق کہ خدا نہین خلاف کرتا ہے وعدہ کو کہ جو کچھ اُسنے وعدہ حشر اور نشر اور ۱ ع ۹
حساب کا کیا ہے اُسکو وفا کریگا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اُنہون نے لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ ہرگز نہ بے پروا کرینگے اُنسے
اور نہ دفع کرینگے اَمْوَالُهُمْ مال اُنکے کہ جسپر وہ نازاں اور مغرور رہتے ہین وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ اولاد اُنکی کہ جنکے ہونے سے وہ فخر کرتے تھے مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا
عذاب خدا سے کسی چیز کو نہ دنیا مین اگر کوئی بلا نازل ہو اور نہ آخرت مین جسوقت وہ دوزخ مین لے جائین وَاُولٰٓئِكَ اور یہ لوگ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ
وہی ایندھن ہین آتش جہنم کے کہ مثل ہیزم خشک کے اُسمین جلینگے اور عادت اُنکی پیغمبر کی جہٹلانی ہین كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگون
فرعون کے ہے کداب خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی عادتہم کداب آل فرعون یعنی عادت اُنکی مثل عادت تابعداری کرنے والون فرعون کے
موسیٰ کی جہٹلانی ہے وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مثل عادت اُن لوگونکی کہ پہلے اُنسے تہے جیسے کہ قوم عاد کی اور ثمود کی كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

جہٹلایا اُنہوں نے اور تکذیب کے ساتھ نشانیوں ہماری کے کہ انکی عادت ہی انبیا کی جہٹلانیکی تہی فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پس پکڑ لیا انکو خدا نے یعنی اُس کے
عذاب نے انکو گرفتار کیا دنیا اور آخرت مین بِذُنُوْبِهِمْ بسبب گناہوں انکے کے کہ انبیاء کو جہٹلاتے تہے وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور خدا
سخت کرنیوالا عذاب کا ہی کافرونپر قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا واسطے اُن لوگونکے کہ کافر ہوے ہین وہ قریش ہین سَتُغْلَبُوْنَ
قریب ہی کہ مغلوب ہوگے تم دنیا مین کہ مومنین تمپر غالب ہونگے جیسے کہ جنگ بدر مین غالب ہوے وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ اور جمع کیے جاوگے
تم طرف دوزخ کی آخرت مین وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اور بد آرام گاہ ہی وہ دوزخ اور منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلعم بدر کی لڑائی فتح کرکے مدینہ
مین تشریف لائے تو یہودیونکو جمع کیا اور فرمایا اے گروہ یہود کے ڈرو تم خدا سے کہ تمکو مثل قریش کے شکست پہنچے جیسے کہ بدر مین انکو پہنچی ہی
چاہیے کہ بلا کے نازل ہونے سے پہلے تم مسلمان ہوجاؤ اور تم جانتے ہو کہ مین پیغمبر ہون اور تم اپنی کتاب مین میری پیغمبری کی صفات دیکہتے ہو
یہودیون نے یہ بات سنکر کہا کہ قریش کیا جانتے ہین لڑائیکو کہ انکو لڑائی کا فن کچہ یاد نہین ہی اسواسطے تو غالب ہوگیا ہی اور ہمسے اگر مقابلہ کریگا
تو معلوم ہوگا تجہکو پس خداتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ قل للذین کفروا ستغلبون اور خداتعالی نے جو کچہ کہ وعدہ کیا تہا انکے مغلوب
ہونیکا وہ ظہور مین آیا یعنی قریظہ قتل ہوئے اور بنی نظیر جلاوطن ہوئے اور خیبر فتح ہوا کہ وہ یہودیونکا مسکن تہا اور باقی یہودیونپر جزیہ لگایا
گیا اور سب یہودی تباہی مین آئے اور یہ بڑی دلیل صدق نبوت کی ہی اور خداتعالی بعد وعدہ کرنے فتح اور ظفر مومنین کی بیان اُس امر
کا کرتا ہے کہ جو کچہ روز جنگ بدر کفار پر واقع ہوا کہ وہ مغلوب ہوئے اور شکست انکو حاصل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی کہ قَدْ كَانَ لَكُمْ تحقیق کہ ہے
واسطے تمہارے اے قریش اٰيَةٌ علامت اور نشانی درست نبوت محمد صلعم کی حق ہونیکی فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا بیچ دو گروہ کے ملے
آپسمین اور ملاقات کی اُن دونو گروہ نے صف باندہکر جنگ بدر مین اور ایک گروہ دوسری گروہ کے مقابلہ مین لڑنے کیواسطے کہڑے ہوے تہے فِئَةٌ
تُقَاتِلُ ایک گروہ تو لڑتے تہے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے اور یہ گروہ لشکر ظفر پیکر رسول خدا صلعم کا تہا کہ تین سو تیرہ آدمی تہے ستتر تو
ان مین مہاجرین تہے اور دو سو چہتیس انصار تہے وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ اور دوسری گروہ کافر تہے کہ وہ لشکر ابوجہل وغیرہ کا تہا اور وہ نو سو پچاس
آدمی تہے يَرَوْنَهُمْ دیکہتے وہ مسلمان انکو مِّثْلَيْهِمْ دو برابر اپنے رَاْيَ الْعَيْنِ دیکہنا معاینہ کا یعنی ظاہر اور آشکارا اور
رای مفعول مطلق یرون کا ہی اور العین کہ محل رفع مین ہی فاعل اسکا ہی اور یرونہم کو اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے ترونہم پڑہتے ہین اور باقیون نے
یاسے پڑہا ہی یعنی اور اگرچہ کفار زیادہ تہے مسلمانونسے ظاہر مین کہ لیکن خداتعالی نے جو وعدہ کیا تہا کہ مومنین کو غالب کرونگا کافرونپر
اسواسطے قوی دل ہوکر مسلمانون نے کافرونپر حملہ کیا وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور خدا قوت دیتا ہی ساتہ نصرت اپنی کے
جسکو چاہتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اسکے یعنی غالب کرنے قلیل بے ہتہیار کے کثیر ہتہیار والونپر لَعِبْرَةً البتہ ایک نصیحت اور
پند ہی لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ واسطے صاحبون بینائیون اور عقلونکے اور منقول ہی کہ نشان مسلمانونکے لشکر کا امیرالمومنین علیہ السلام
پاس تہا اور ان تین سو تیرہ آدمیون مین دو شخص کے پاس گہوڑا تہا ایک مقداد کے پاس اور ایک مرثد کے پاس اور چہہ آدمی انمین زرہ پوش
تہے اور کفار کے لشکر مین سو آدمی گہوڑون پر سوار تہے ہتہیار لگائے ہوئے اور پہلی جو اسلام مین مسلمانونکی لڑائی کافرونسے ہوئی وہی لڑائی تہی اور اب
خداتعالی خبر دیتا ہی لوگونکے رغبت اور باعث نہ اختیار کرنے حق اور ہدایت سے اور سبب غافل ہونے جانب خدا سے اور آگاہ کرتا ہے گمراہی کیطرف
رجوع کرنیکی وجہ سے چنانچہ فرماتا ہی کہ زُيِّنَ لِلنَّاسِ آراستہ کیگئی ہی واسطے آدمیونکی اور زینت دیگئی حُبُّ الشَّهَوٰتِ دوستی
خواہشون نفسونکی یعنی جو کچہ نفس خواہش کرتا ہی شیطان اسکو وسوسہ ڈالکر بہت خوب اور اچہا دکہلاتا ہے کہ وہ آدمی کو بہلا معلوم ہوتا ہی اور
خواہشون سے مراد اس آیت مین وہ چیزین ہین کہ انکو انسان دوست کہتا ہی اور خواہشونکی دوستی کا ذکر مبالغہ کیواسطے ہی اور حقیقت مین انسان
اُن چیزونکو دوست کہتا ہی اور وہ کئی چیزین ہین ایک تو دوستی انسانکی مِنَ النِّسَآءِ عورتون سے کہ وہ نہایت بد دام شیطان کا ہے

اور انسان اُسکو بہت چاہتا ہی اور عورت مرد کو حق سے باز رکہتی ہی اور انسان کیواسطے عورت کی برابر کوئی فتنہ نہین ہی اور جناب سرور خدا صلعم
نے فرمایا ہی کہ کوئی فتنہ ضرر کرنیوالا واسطے مرد کے عورت کی برابر نہین ہی اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ عورت دام شیطان کا ہے اور مرد کو عورت بیگانہ
کے پاس تنہا تنہا نہین بیٹہنا چاہیے کہ تیسرا اُنکا شیطان ہو جایگا اور منقول ہے کہ زیادہ معاصی اور فتنے کہ عالم مین واقع ہوتی ہین وہ عورتونکی شامت سے
ہین وَالْبَنِيْنَ اور بیٹونسے یعنی دوسری دوستی انسانکی بیٹونسے ہی کہ نہایت محبوب باپ اور مان کے ہوتے ہین اور حق سے وہ باز رکہتے
ہین اور انسان اُنکی محبت اور پرورش مین خدا کو بہول جاتا ہی اور اُنکے لئے مال جمع کرنیکی بسقدر رغبت ہوتی ہی کہ بخل کو اختیار کرتا ہے اور
اُنکے واسطے مال حرام جمع کرتے ہین اور لوگونکی حق غصب کرنے مین دریغ نہین کرتا ہے اور اُنکی محبت مین دشمنان دین سے لڑنیکو نہین جاتا ہی وَالْقَنَاطِيْرِ
الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اور کہالین بیلونکی جمع کی گئی اور بہری ہوئی سونے اور چاندی سے یعنی اور تیسری چیز جسکو
انسان بہت دوست رکہتا ہی وہ بیلونکی کہالین پُر کی گئین سونے اور چاندی سے ہین کہ اُنکی محبت مین آدمی ایسا حق سے غافل ہوتا ہے
کہ شب و روز اُنکی نگہبانی مین رہتا ہی اور قنطار سے مراد مال کثیر ہی اور کہتے ہین کہ وہ آٹہ ہزار مثقال طلائی ہین اور ایک مثقال وزن مین
تین ماشہ اور تین رتی کی تخمیناً ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اسی ہزار مثقال چاندی کی ہوتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
قنطار بیل کی کہال کو کہتے ہین جبوقت طلائی دینارونسے پُر ہو اور چاندی کی درہمونسے بہری ہوئی ہو وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ گہوڑون نشاندار
سے یعنی چوتہی محبت انسانکی گہوڑون نشاندار سے ہے کہ علامت خوب رکہتے ہون اور خوبصورت اور چالاک ہون اُنکے شوق مین انسان
غافل ہو کر حق سے منحرف رہتا ہی وَالْأَنْعَامِ اور چارپایونسے یعنی پانچوین چارپاؤن سے انسان محبت رکہتا ہی مثل اونٹ اور گائے اور بہینس اور گوسفند
کی کہ اُنکی طرف ایسی رغبت ہوتی ہی کہ اُنکے شوق مین حق سے بہت غافل رہتا ہی وَالْحَرْثِ اور زراعت سے انسانکو ایسی محبت ہوتی ہی کہ اُسکے
شغل مین حق کیطرف بالکل توجہ نہین کرتا ذٰلِكَ یہ یعنی جو کچہ کہ مذکور ہوا ہے سب مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فائدہ زندگانی دنیا کا ہی کہ چند روز
کا ہی اور بعد اُسکے فنا اور زوال ہی وَاللّٰهُ اور خدا سے یعنی ہی کہ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ نزدیک اُسکے نیک جگہ پہرنیکی ہی کہ بعد مرنیکی آدمی جہان
پہنچیگا اور وہان قسم قسم کی نعمتین ہین کہ بہتر ہین اُن چیزونسے اور ہمیشہ کو رہینگے کبہی اُنکو زوال نہین ہی اور اب خداتعالیٰ آخرت کی نعمتونکی
تعریف کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم أَؤُنَبِّئُكُمْ کیا خبر دون مین تمکو آیا خبر دون بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ساتہ بہتر کے اُن چیزونسے کہ
مذکور ہوئی ہین اور وہ بہتر لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا واسطے اُن لوگونکی ہین کہ پرہیز کرتے ہین گناہون سے عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اُنکے سے
جَنّٰتٌ بہشتین ہین کہ ادنیٰ چیز بہی وہانکی بہتر ہی تمام دنیا سے اور جو کچہ کہ دنیا مین ہی اور وہ بہشتین ایسی ہین تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ کہ
جاری ہین نیچے درختون اُنکے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ متقی بیچ اُن بہشتونکے وَأَزْوَاجٌ اور زوجہ ہین اُنکی
بہشتونمین حورین ہی اور اُنکے دنیا کی بیبیان بہی مُّطَهَّرَةٌ پاک اور پاکیزہ ہین ہمہ عیبونسے جو کہ عورتونکو ہوتے ہین وَرِضْوَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ اور رضامندی ہی خدا کی جانب سے کہ یہ سب نعمتون سے بہتر ہی وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور خدا بندونکو دیکہنے والا اور بینا ہی بِالْعِبَادِ ساتہ
بندونکے اور اعمال کو اُنکے دیکہتا ہی پس جزا دیتا ہی موافق عمل کی اور کہتے ہین کہ یہی استفہام کا قول ہی اؤنبئکم بخیر من ذٰلکم ہی اور للذین اتقوا سے جملہ علیحدہ
شروع ہوا ہی اور خالدین حال واقع ہوا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین لذت پائی ہی آدمیون نے دنیا اور آخرت مین ایسی لذت کہ
عورتونکی لذت سے زیادہ ہو اور یہی مراد ہی قول حقتعالیٰ سے زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ اور پہر فرمایا کہ بہشتی یہ لذت پاوینگے بہشت مین ایسی کہ وہ نزدیک اُنکے
عورتونسے زیادہ مرغوب ہوگی کہ نہ کہانے مین ایسی لذت ہوگی اور نہ پینے کی چیزونمین ہوگی اور کہتے ہین کہ نعمتونکی مراتب ہین کہ ادنیٰ سب نعمتونمین
تو فائدہ دنیا کا ہی اور اعلیٰ سب سے رضامندی خدا کی ہی اور درمیانہ اور اوسط کے مرتبہ کا بہشت ہی اس آیت مین خدا نے ان نعمتون کی مراتب
کی خبر دی ہی اور منقول ہی کہ خداتعالیٰ بہشتیونکی طرف خطاب کرکے فرمایگا کہ اے بہشتیو تم مجہسے راضی ہو وہ جواب مین کہینگے کہ خداوندا اس نعمت

زیادہ اور کونسی نعمت بہشت کی ہوگی خدا تعالی فرماتا ہے کہ میں تمسے ایسا راضی ہوں کہ کبھی تمپر غصہ نکروں اور روایت میں آیا ہے کہ بہشت میں تین چیزیں بہتر ہیں ایک تو رضامندی خدا کی دوسری ہمیشہ بہشت میں رہنا اور نعمتیں بہشت کی اور تیسری ہمسایگی حضرت رسالت پناہ صلعم کی اور اخدا تعالی متقیوں کے اوصاف بیان کرتا ہے کہ **اَلَّذِیْنَ** وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار کہ نہایت عاجزی سے **یَقُوْلُوْنَ** کہتے ہیں وہ کہ **رَبَّنَا** اے پروردگار ہمارے **اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا** تحقیق ہم ایمان لائے ہم اُن چیزوں پر کہ تو نے فرمایا ہے جن چیزوں پر ایمان لانیکو اور اپنے اعضا کو تیری عبادت میں صرف کرتے ہیں اور تجھسے بخشش کی کہتے ہیں **فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا** پس بخش تو واسطے ہمارے گناہ ہمارے **وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ** اور نگاہ رکھ تو ہمکو آتش دوزخ سے اور وہ لوگ ہیں وہ متقی پرہیزگار کہ **اَلصّٰبِرِیْنَ** صبر کرنیوالے ہیں ادا کرنے پر جمیع واجبات اور مستحبات کے اور ترک کرنے پر محرمات کے اور وقت نازل ہونے بلاؤنکے **وَالصّٰدِقِیْنَ** اور سچ بولنے والے ہیں وہ متقی اور راستگو ہیں اور قول میں اور فعل میں اپنی راستی پر ہیں اور نیت انکی بہت درست اور خیر پر ہے اور منقول ہے کہ جو کوئی عادت اپنی راستگوئی کی کرے اور راست گو مشہور ہو تو نام اُسکا صدیقوں میں درج کریں اور اگر دروغگوئی عادت اپنی کرے تو برعکس اسکے ہو **وَالْقٰنِتِیْنَ** اور فرمانبرداری کرنیوالے ہیں وہ متقی خدا کی ظاہر اور باطن میں **وَالْمُنْفِقِیْنَ** اور خرچ کرنیوالے مال حلال میں سے مستحقوں پر بقصد طاعت اور خوشنودی خدا کے واسطے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آفتاب کی دو طرف دو فرشتے ہوتے ہیں وہ دعا کرتے ہیں کہ خداوندا خرچ کرنیوالے کو عوض دے تو اور بخیل کا مال تلف اور برباد کر تو **وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ** اور بخشش چاہنے والے ہیں وہ متقی لوگ اپنے خدا سے گناہوں اپنے کے واسطے **بِالْاَسْحَارِ** ساتھ وقت سحر کے کہ وہ وقت صبح صادق سے پہلے ہوتا ہے اور وہ وقت قبول ہونے دعا کا ہے اور مراد اس سے نماز تہجد ہے اور وہ وقت ایسا ہے کہ نفس اُسوقت مطلق ہوتا ہے اور دنیا کی شغلوں سے دور رہتا ہے اور الذین اور صابرین سے مستغفرین تک سب حالت جر میں ہیں اسواسطے کہ یہ سب اوصاف ہیں للذین اتقوا کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سحر کے وقت ستر مرتبہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہے وہ داخل آیت کے لوگوں میں سے ہو یعنی پرہیزگاروں میں داخل ہو اور اسیواسطے یہ استغفار نماز تہجد کی وتر کی قنوت میں ستر مرتبہ پڑہنا سنت ہوا ہے اور سبب اسکے زیادہ ہونے ثواب کا یہ ہے کہ وہ وقت تنہائی کا ہے اور سب آدمی اُسوقت سوتے ہیں اور نفس کو گونہ صفائی حاصل ہوتی ہے اور دل سے اُسوقت معبود کیطرف توجہ ہوتی ہے اور اسیوقت نفس کشی بہی ہوتی ہے کہ نفس اُسوقت بستر سے اُٹھنے کو ہرگز راضی نہیں ہوتا ہے اور اُسوقت وہ عبادت میں مشغول ہوتے ہیں اسلئے دعا اُنکی قبول ہوتی ہے اور اسقدر ثواب حاصل ہوتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالی تین آوازوں کو دوست رکہتا ہے آواز مرغ سحر کو اور آواز قرآن پڑہنے والیکو اور آواز استغفار کرنیوالیکو وقت سحر کے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد مستغفرین سے نماز پڑہنے والے ہیں وقت سحر کے اور منقول ہے کہ دو عالم نصرانی شام سے مدینہ میں آئے اور رسول خدا صلعم کی نبوت کی علامتیں جو اپنی کتابوں میں دیکہی تہیں اُن علامات سے حضرت کو اُنہوں نے پہچانا اور عرض کی حضرت سے کہ ایک سوال ہے اگر تم جواب دو اُسکا تو ہم ایمان لاتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ وہ سوال کیا ہے کہا کہ زیادہ بزرگ کلمہ اور زیادہ شہادت قرآن میں کونسی ہے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ **شَهِدَ اللّٰهُ** گواہی دی خدا نے اپنی وحدانیت کی دلیلیں بیان کرکے اور جو آیات کہ دلالت کرتی ہیں اُسکے وجود اور وحدانیت پر اُنکو نازل کرکے واضح اور روشن کردیا **اَنَّهٗ** اس امر سے کہ تحقیق وہ ہی ہے معبود حق از روئے یقین **لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش سوائے اُس خدا کے **وَالْمَلٰٓئِكَةُ** اور گواہی دی فرشتوں نے اُسکی وحدانیت پر **وَاُولُوا الْعِلْمِ** گواہی دی ہے صاحبان علم نے کہ وہ مومنین ہیں اور بدلائل عقلیہ اُنکے نزدیک ثابت ہوا ہے اور اُسکے مظاہر اور عجایب صنایع کا مشاہدہ کرکے اُنہوں نے دریافت کیا ہے کہ وہ معبود بحق واحد ہے اور اُنہوں نے بہی اُسکی وحدانیت کی گواہی دی اور ویسے اُنکو اعتقاد ہے اُسکے واحد ہونیکا اور زبان سے اقرار ہے کہ **قَآئِمًاۢ** قیام کرنیوالا ہے وہ خدائے پاک **بِالْقِسْطِ** ساتھ انصاف کی تمام قولوں اور فعلوں میں اور قائما حال واقع ہوا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اولوا العلم سے مراد انبیا اور اُنکے اوصیا ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس سے عام علما مومنین ہیں جو کہ بدلایل عقلیہ اُسکے وجود اور وحدانیت کو ثابت کرتے ہیں اور جابر ابن عبد اللہ نے پیغمبر خدا صلعم سے روایت کی ہے

تفسیر صابرین و صادقین و اوصاف متقین

فضائل آیۂ شہد اللہ

ایک ساعت کہ عالم اپنے بستر پر تکیہ کرکے علم دین کیطرف نظر کرے وہ بہتر ہے اُس عابد سے کہ ستر برس خدا کی عبادت مین مشغول رہے اور اسی سبب سے
اولو العلم شہادت مین مقارن حقتعالی کی اور ملائکہ کے ہوئے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے اُس خدائے پاک کے
اور یہ فقرہ مکرر واسطے تاکید کے آیا ہے اور تاکہ تعلق ہو اُسکو اُسکے ساتھ کہ الْعَزِیْزُ غالب ہے وہ جمیع ممکنات پر اور سب اُسکے زیر حکم ہین الْحَکِیْمُ
حکمت والا ہے کہ جو کام کرتا ہے موافق حکمت کے کرتا ہے اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی اِس آیت کو پڑہے اور اُسکے آخر
مین کہے وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ حقتعالی بعدد ہر حرف ایک فرشتہ پیدا کرے کہ وہ فرشتہ قیامت تک اُسکے واسطے استغفار کرے اور
خداتعالی آٹھ دروازے بہشتونکے اُسپر کہولدے اور سات دروازے دوزخکے اُسپر بند کرے اور فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی وقت خواب کے
اس آیت کو پڑہے حقتعالی ستر ہزار فرشتہ پیدا کرے کہ قیامت تک اُسکے واسطے وہ استغفار کرین اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسولخدا
صلعم نے کہ جو کوئی اِس آیت کو پڑہے اور اُسکے آخر مین وانا ذلک من الشاہدین کہے حقتعالی قیامت کے روز اُسکو حاضر کرے اور فرمائے کہ اے بندہ
میرے عہد کو میرے تو نے وفا کیا کہ وہ توحید میری ہے اور مین زیادہ سزاوار ہون وفا کرنے مین اُس شخص سے کہ عہد کو وفا کرے اے فرشتو میرے
بہشت کے دروازہ اُسکے واسطے کہولدو جس دروازہ سے چاہے وہ داخل ہوجائے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ دو فرشتہ ہوا مین آپسمین ملے اور
ملاقات کی ایک نے دوسرے کو کہا کہ تو کہانسے آتا ہے کہا کہ ایک بندہ گنہگار کے پاس سے آتا ہون کہ آج وہ گناہ ہونمین مشغول تہا اور یہ نامہ اعمال
اُسکا کہ جو سیاہ ہورہا ہے آسمان کو لیجاتا ہون اُس دوسرے فرشتہ نے کہا کہ یہ کیا حال ہے کہ مین واسطے اُس بندہ کے آزادی آتش دوزخ
سے لیجاتا ہون فرشتہ پہلے کو یہ سنکر بہت تعجب ہوا دوسرے فرشتہ نے کہا فرشتہ اول سے کہ جسوقت تو اُس سے جدا ہوا تہا تو اُسنے آیۂ شہادت
کو پڑہا تہا حقتعالی نے فرمایا کہ وہ جو میرے اوپر ایمان لایا اور اُسنے مجہکو پہچانا تو مینے اُسکے گناہ کو بخشا اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ تین سو
ساٹھ بت خانہ کعبہ کے گرد رکہے تہے جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو سب منہ کے بل گر پڑے اور توحید جو اصل دین اسلام کی ہے اسواسطے بعد
توحید کے ذکر اسلام کا آیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ تحقیق دین پسندیدہ نزدیک خدا کے اسلام ہے نہ ملت
یہود اور نصاریٰ کہ خالی شرک سے نہین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام قبل ایمان ہے اور اسلام کی جہت سے آپسمین
مسلمان میراث لیتے ہین اور نکاح کرتے ہین اور ثواب ایمان کی جہت سے حاصل ہوتا ہے وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اور نہ اختلاف کیا
اُن لوگون نے کہ اُوْتُوا الْکِتٰبَ دیئے گئے ہین وہ کتاب یعنی یہود اور نصاری دین اسلام کی اور نبوت محمد کی حق ہونے مین اختلاف
اختلاف نہین کیا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا اُنکو علم اُنکے حق ہونے مین یعنی جبکہ اُنہون نے بملاحظہ آیات اور
معجزات حقیقت نبوت محمد اور حقیقت اسلام کو معلوم کرلیا تب اُنہون نے اختلاف کیا کہ قرآن اور محمد حق نہین ہین اور اختلاف اُنکا سو جہہ سے تہا
بعضے کہتے تہے کہ اسلام حق ہے اور بعضے کہتے تہے کہ وہ خاص عرب کے واسطے ہے اور اکثر مطلق انکار کرتے تہے اسلام کا اور یہ اختلاف کیا اُنہون نے
بَغْیًا بَیْنَهُمْ واسطے طلب کرنے ریاست کے درمیان اپنے اور واسطے حسد کے اور ظلم کے کہ درمیان اُنکے ہین نہ واسطے کسی شبہ کے کہ اسلام
حق ہونے مین اُنکو ہوا ہو اور بغیا مفعول لہ واقع ہوا ہے اور بغی ظلم سے بلندی اور بزرگی کے طلب کرنیکو کہتے ہین اور اب اُن لوگونکو وعدہ عذاب مین
فرماتا ہے کہ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اور جو کوئی کفر کرے ساتھ آیتون خدا کی کہ وہ قرآن ہے اور اُسپر ایمان نہ لائے اور یا تمام معجزون
پر رسولخدا صلعم کی ایمان نہ لائے اور اُنکو جہٹلائے تو فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا سَرِیْعُ الْحِسَابِ جلد لینے والا حساب کا ہے یعنی عنقریب اہل حسد
اور عناد اور انکار کرنے والے قرآن کے اور محمد صلعم کے دنیا سے کوچ کرکے عذاب آخرت مین گرفتار ہون فَاِنْ حَآجُّوْکَ پس اگر حجت لاوین وہ یہود
تجہسے اے محمد صلعم اور جہگڑا کرین عناد کی راہ سے دین اسلام مین بعد قائم ہونے حجت کے اور پہر یا نصارا نزاع سے پیش آوین عیسی کی جہت سے تو
فَقُلْ پس کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ تسلیم کیا مینے نفس اپنے کو اور فرمانبرداری کی مینے اپنی ذات سے لِلّٰهِ

واسطے خدا کے اور کسیوجہہ سے اسکا شریک کسی کو نکرونگا **وَمَنِ اتَّبَعَنِ** اور جس شخص نے کہ پیروی کی ہے میری یعنی جو شخص کہ مومن ہین اور میری
پیروی کرتے ہین انہون نے بھی اپنے نفسونکو تسلیم کیا ہے خاص واسطے خدا کے کہ واسطے اسکی کسی کو شریک نہین کرتے ہین **وَقُلْ** اور کہہ تو اے محمد
صلعم **لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ** واسطے ان لوگونکے کہ دیگئے ہین کتاب توریت اور انجیل **وَالْأُمِّيِّينَ** اور واسطے ناخواندون کے
کہ وہ مشرکین عرب ہین کہ لکھا اور پڑھا نہین ہین یعنی ان سب سے کہہ تو کہ **أَأَسْلَمْتُمْ** کیا اسلام لائے ہو تم اسکی حقیقت کی ظاہر ہونیکی جہت جیسے کہ
مین اسلام لایا ہون اور وہ لوگ کہ جو میری پیروی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ استفہام بمعنی امر ہے یعنی اسلام لاؤ تم **فَإِنْ أَسْلَمُوا** پس اگر اسلام
لاوین وہ اور حق کو قبول کرین اور فرمانبرداری اسکی کرین تو **فَقَدِ اهْتَدَوْا** پس تحقیق ہدایت پائی انہون نے اور گمراہی سے نکلگئے
ہونگے **وَإِنْ تَوَلَّوْا** اور اگر پھر جاوین وہ اور انکار کرین تو تجھکو کچھ ضرر نہین ہے **فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ** پس سوائے اسکے نہین کہ اوپر تیرے
پہنچانا ہے ہمارے پیغام کا اور تو نے وہ پہنچادیا ہے اور حجتین قایم کردی ہین **وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ** اور خدا دیکھنے والا اور بینا ہے ساتھ بندون کے کہ
کون تیری تصدیق کرتا ہے اور کون تجھکو جھٹلاتا ہے سب کو موافق انکی عمل کے جزا دیگا **إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ** تحقیق
جو لوگ کہ کافر ہوتے ہین ساتھ آیتون خدا کی کہ وہ قرآن اور محمد ہین اور انپر ایمان نہین لاتے ہین اور خدا کو واحد نہین جانتے ہین **وَيَقْتُلُونَ
النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ** اور قتل کرتے ہین پیغمبرونکو ساتھ ناحق کے اور حمزہ نے یقاتلون کو یقاتلون پڑھا ہے **وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ** اور قتل کرتے ہین
وہ ان لوگونکو کہ حکم کرتے ہین وہ **بِالْقِسْطِ** ساتھ انصاف کے **مِنَ النَّاسِ** آدمیون سے کہ وہ سوائے پیغمبرون کے نیک آدمی ہین اور سونحدا سے کسی نے پوچھا کہ زیادہ
سخت عذاب قیامت کے روز کن لوگونکو ہوگا فرمایا کہ جو کوئی قتل کرے پیغمبر کو یا اس شخص کو کہ جو حکم کرتا ہے نیکی کا اور منع کرتا ہے بدکام کرنے سے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی
ویقتلون النبیین بغیر حق ویقتلون الذین یامرون بالقسط اور بعد اسکے فرمایا کہ قتل کیا بنی اسرائیل نے تینتالیس انبیا کو اول دن ایک ساعت مین بعد اسکے کہڑے
ہوئے ایک سو بارہ آدمی بنی اسرائیل کے عابدون سے اور انہون نے ان قاتلونکو نیکی کا حکم کیا اور بدی سے منع کیا انکو بھی انہون نے اس دن
کے آخر روز مین قتل کیا اور یہہ تو ان لوگونکا ذکر ہے کہ جو بنی اسرائیل مین سے پہلے تھے اور حضرت کے زمانہ کے لوگ جو کہ انکی اولاد مین تھے کہتے ہین کہ وہ
اپنے باپ دادا کے فعل سے راضی تھے اور انہون نے جناب رسولخدا صلعم اور مومنین کی قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن خداتعالی نے انکو محفوظ
رکھا ان سے جنین خداتعالی فرماتا ہے کہ **فَبَشِّرْهُمْ** پس خوشخبری دے تو انکو اے محمد صلعم **بِعَذَابٍ أَلِيمٍ** ساتھ عذاب دردناک کے
قیامت کے روز **أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ** قتل کرنیوالے انبیا اور سوائے نیکی کا حکم کرنیوالونکو وہ لوگ ہین کہ نابود ہوگئی اور ضایع گئے
أَعْمَالُهُمْ عمل انکے **فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** بیچ دنیا اور آخرت کی دنیا مین تو یہہ حال ہے کہ تعریف انکی کوئی نہین کرتا ہے بلکہ لعنت انپر
کرتے ہین اور آخرت مین وہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے **وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ** اور انہو کے واسطے انکی مدد کرنیوالے کہ آتش جہنم سے انکو نجات دلاوین
اور اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو کوئی نیکی کے حکم کرنیوالے کو قتل کرے وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور کوئی اسکو عذاب سے نہ بچا سکیگا اور اہل
سنت کی کتب احادیث مین لکھا ہے کہ رسولخدا صلعم نے عمار یاسر سے فرمایا کہ تجھکو گروہ باغی قتل کرینگے اور تو انکو بہشت کیطرف بلاتا ہوگا اور
وہ تجھکو دوزخ کیطرف بلاتے ہونگے یعنی تو انکو نیکی کا حکم کرتا ہوگا اور جو کہ باعث ہے انکی بہشت مین جانیکا وہ انکو کہتا ہوگا اور عمار یاسر حضرت علی
کیطرف ہوکر معاویہ کی لشکر سے لڑے ان باغیونکے ہاتھون سے قتل ہوئے پس معلوم ہوا کہ معاویہ اور اسکے ہمراہی جو جناب امیرالمومنین علیہ السلام
کے ہمراہیون نیکی کے حکم کرنیوالونکو قتل کرتے تھے وہ سب ہمیشہ کو دوزخ مین جاوینگے اور کوئی انکو عذاب سے رہائی نہ دلواسکیگا اور منقول ہے کہ خیبر
کے یہودیون سے ایک مرد اور ایک عورت نے آپس مین زنا کیا اور توریت مین واسطے زنا کرنیوالونکے حکم سنگسار کرنیکا لکھا تھا سو واسطے انہون نے
جناب رسولخدا صلعم کیطرف رجوع کی کہ حکم سنگسار کرنیکا نفر ماوینگے بلکہ حد جاری کرینگے اور حضرت صلعم نے بھی وہی حکم دیا کہ جو توریت مین لکھا
تھا کہ زنا کرنیوالونکو سنگسار کرنا چاہئے بعضے یہودیون نے کہا کہ حکم سنگسار کرنیکا ہمپر ظلم ہے حضرت نے فرمایا کہ توریت مین بھی یہی لکھا ہے یہودیون نے کہا

ع ۱۱ ۲

[illegible]

کہ توریت میں یہ نہیں لکھا ہے حضرت نے ایک توریت منگوائی اور ایک عالم یہود سے اسکو پڑھوایا تو وہ سنگسار کرنیکی آیت کو چھوڑ گیا عبداللہ بن سلام
کہ پہلے یہودیوں کے مذہب میں تھے وہ کھڑے ہوئے اور توریت کو اسکے ہاتھ میں سے لیکر سنگسار کرنیکی آیت کو پڑھا اسمیں لکھا تھا کہ اگر مرد صاحب زوجہ
اور عورت شوہر دار زنا کریں تو انکو سنگسار کرنا چاہیے اور اگر عورت حاملہ ہو تو تا وضع حمل انتظار کرنا چاہیے اور بعد اسکے اُسکو سنگسار کرنا چاہیے
اور حضرت نے فرمایا کہ میرا حکم مطابق توریت کے ہوا خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ کیا نہ دیکھا تو نے
اے محمد صلعم طرف ان لوگوں کے اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ دیئے گئے ہیں وہ ایک حصہ کتاب توریت میں سے یعنی علماء یہود کہ يُدْعَوْنَ
اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ بلائے جاتے ہیں وہ طرف کتاب خدا کی کہ وہ توریت ہے لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ تاکہ حکم کرے وہ کتاب درمیان انکے اور بعضے کہتے ہیں
کہ رسول خدا یہودیوں کے مقام درس میں تشریف لیگئے اور انکو اسلام کیطرف بلایا ایک شخص نے انمیں سے حضرت سے کہا کہ تو کس دین پر ہے
حضرت نے فرمایا کہ ملت ابراہیم پر اُسنے کہا کہ ابراہیم تو یہودی تھا حضرت نے فرمایا کہ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے توریت منصف ہے
انہوں نے انکار کیا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ پس منہ پھیرتا ہے ایک فرقہ انمیں سے جانب حق سے وَهُمْ
مُّعْرِضُوْنَ جسوقت کہ وہ انکار کر بیٹھے اور روگردانی کر بیٹھے ہیں حق سے باوجود علم کے کہ رجوع کریں انکیطرف حکم رسول خدا کی واجب تھی کہ
مطابق توریت کی تھی یہ تھا وہ حکم ذٰلِكَ یہ انکار اور روگردانی انکی بِاَنَّهُمْ قَالُوْا بسبب اسکے ہے کہ کہا انہوں نے کہ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ ہرگز
نہ چھو سکیگی ہمکو آگ دوزخ کی اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ مگر چند روز شمار کئے گئے کہ وہ سات روز یا چالیس روز ہیں اسواسطے عذاب کو سہل جانکر حکم توریت
سے روگردانی کرتے تھے اور ایاما منصوب علی الظرفیتہ ہے اور معدودات اسکی صفت ہے وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ اور فریب دیا اُن یہودیونکو بیچ دین
انکے کے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اُس چیز نے کہ تھے وہ افترا کرتے اور جھوٹ بناتے اور کہتے تھے کہ ہمارے باپ دادا کہ انبیا تھے ہماری سفارش
کرکے ہمکو بچا لینگے اور یہ کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ تیری اولاد کو عذاب نکرونگا مگر چند روز قسم کی کھولنے کے
واسطے کہ وہ قول حقتعالیٰ کا ہے لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اور فرمایا ہے کہ وان منکم الا واردہا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَكَيْفَ پس کیونکر
ہوگا حال انکا اِذَا جَمَعْنٰهُمْ جسوقت جمع کرینگے ہم انکو لِيَوْمٍ واسطے اس دن کے یعنی واسطے حساب یا جزا اسدن کے لَّا رَيْبَ
فِيْهِ نہیں شک ہے بیچ واقع ہونے اسدن کے منقول ہے کہ قیامت کے روز پہلا نشان کفار کا جو بلند ہوگا وہ نشان یہود کا ہوگا اور
خدا تعالیٰ انکو اہل محشر میں رسوا کریگا اور بعد اسکے حکم کریگا کہ انکو دوزخ میں لیجاؤ اور ہمیشہ وہ وہاں رہینگے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ اور
پورا دیا جاویگا ہر نفس مَّا كَسَبَتْ جو کچھ کسب کیا اور عمل کئے ہیں اسنے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور نہ وہ ظلم کئے جاوینگے کہ کسی کے
ثواب میں کمی کیجاوے یا عذاب کسیکا زیادہ کیا جاوے بلکہ جزا موافق عمل کے ملیگی اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو تعلیم کرتا ہے کہ یہود کے
جواب میں اسطرح کہنا چاہیے چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اللّٰهُمَّ اے خدا مٰلِكَ الْمُلْكِ بادشاہ ملک دنیا اور
آخرت کی تیری ہی بادشاہی ہمیشہ کو قائم اور باقی ہے اور سوائے تیرے سب بادشاہ ہلاک ہونیوالے ہیں اور اللّٰھم کی اصل یا اللہ ہے اور میم
مشدد اسکے آخر میں عوض یا حرف ندا کی زیادہ کردیا ہے اور ضمہ ہا پر اسواسطے ہے کہ وہ منادی مفرد معرفہ ہے اور آخر میں میم اسواسطے مفتوح ہے
اور وہ ساکن تھا فتح کہ خفیف ہے انکو دیدیا اور مالک الملک منادی مضاف ہے اور حرف ندا کا اسمیں سے محذوف ہے کہتے ہیں کہ جنگ احزاب
میں مسلمان اپنے گرد خندق کھودتے تھے ایک پتھر ایسا سخت نکلا کہ کدال اسمیں کام نہیں کرتی تھی رسول خدا صلعم نے مسلمانوں کے ہاتھ میں سے
کدال کو لیکر اس پتھر پر مارا ایک تہائی اسمیں سے ٹوٹ گیا اور ایک روشنی مثل بجلی کی پتھر میں سے نکلی کہ پہاڑ مدینہ کا اس سے روشن ہوگیا
اور اس روشنی میں کنگرے ایوان کسریٰ کے جو کہ مداین میں تھا لوگوں نے اس مقام کے جو کہ وہاں حاضر تھے بخوبی دیکھے اور اسوقت جناب
رسالتماب اور حضرت کے اصحاب نے تکبیر کہی اور جب دوسری ضرب لگائی تو تہائی پتھر اور شکست ہوا اور اسمیں سے روشنی چمکی اور اس روشنی

مین محل صنعا یمن کے دکہلائی دیے پہر حضرتؐ نے اور حضرت کے اصحاب نے تکبیر کہی اور تیسری ضرب کی روشنی مین روم کے اور فارس کے محل نظر آئے اور حضرتؐ
مع صحابہ تکبیر کہی اور فرمایا حضرتؐ نے کہ مجھکو جبرئیل نے خبر دی تہی کہ غلبہ اسلام کا اطراف عالم مین پہنچیگا اصحاب نے یہ سنکر خدا کا شکر کیا اور منافق
ہنسنے لگے اور کہتے تہے کہ عجیب حال ہے اس شخص کا کہ لڑائی کے خوف سے تو اپنے گرد خندق کہودتا ہے اور اپنے یاروں سے روم اور فارس کے لینے کا وعدہ کرتا ہے
تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اے خدا مالک بادشاہی دنیا اور آخرت کے **تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ**
دیتا ہے تو بادشاہی جسکو چاہتا ہے **وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ** اور چہین لیتا ہے تو بادشاہی کو جس سے چاہتا ہے تو اور ازانجملہ حکومت مکہ
کی اور اطراف مکہ کی کفار قریش سے چہینکر رسول خدا صلعم کو اور خادمونکو دی اور ملک روم اور فارس اور یمن کہ انکی بادشاہی سے لیکر حضرتؐ کے تابعین کو
دیا اور بعضون کے نزدیک مراد ملک سے ملک نبوت ہے کہ بنی اسرائیل سے چہینکر اولاد اسمعیل مین دیا **وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ** اور عزت دیتا ہے تو جسکو
چاہتا ہے تو ایمان کی توفیق دیکر **وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ** اور خوار اور بیمقدار کرتا ہے جسکو چاہتا ہے تو انکے عناد کی جہت سے مثل ابوجہل وغیرہ کفار کی
اور بعضے کہتے ہین کہ مراد عزت سے عزت قناعت کی ہے اور مراد ذلت سے ذلت حشمت اور حرص کی ہے **بِیَدِکَ الْخَیْرُ** تیرے ہاتہ ہے نیکی اور خیر ہے اے خدا
کہ ملک اور عزت تو مومنین کو دیتا ہے اور ذلت اور عذاب کفار کو دیتا ہے یہ عدل تیرا ہے اور خیر مین یہ داخل ہے **اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ**
تحقیق کہ تو اوپر ہر چیز کے قدرت رکہنے والا ہے کہ جس سے چاہے بادشاہی کو چہین لیوے اور جسکو چاہے عطا کرے اور جسکو چاہے عزت دیوے اور جسکو چاہے ذلیل و
خوار کرے **تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ** داخل کرتا ہے تو رات کو بیچ دن کے کہ رات گہٹنے سے دن بڑہجاتا ہے **وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ**
اور داخل کرتا ہے تو دنکو بیچ رات کے کہ دن گہٹنے سے رات بڑہجاتی ہے **وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ** اور نکالتا ہے تو زندہ کو مردہ سے کہ نطفہ
مردہ سے حیوان زندہ کو نکالتا ہے یا نکالتا ہے تو مومن کو کافر سے یا عالم کو جاہل سے **وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ** اور نکالتا ہے تو مردہ کو زندہ
یعنی کافر کو مومن سے پیدا کرتا ہے یا جاہل کو عالم سے کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم اپنی ایک زوجہ کے پاس تشریف لیگئے ایک عورت پاکیزہ صورت اور نیک
سیرت وہان بیٹہی تہی حضرتؐ نے پوچہا کہ یہ کون ہے کہا کہ تیری خالاؤن مین سے ایک خالہ ہے فرمایا کہ کونسی خالہ کہا کہ خالدہ بنت الاسود اور یہ مومنہ ہوا اور باپ
اسکا کافر تہا یہ سنکر فرمایا کہ سبحان الذی یخرج الحی من المیت اور بعضون نے میت کی یا کو مخفف پڑہا ہے **وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ**
اور روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے تو بیحساب اور بیشمار اپنے خزانہ رحمت سے کہ خلقت جسکا حساب نکرسکے اور معاذ بن جبل نے روایت کی کہ مین بسبب
مطالبہ قرض کے ایکمرتبہ نماز جمعہ مین حاضر نہوا رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تو نماز جمعہ مین کیون نہین حاضر ہوا مینے عرض کی کہ فلانے یہودی کی ذمہ میرے کچہ
گیہون قرض آتے ہین اُسنے مجہکو نہین آنے دیا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ قل اللہم کو بغیر حساب تک پڑہ اور کہہ کہ یا رحمٰن الدنیا والاخرۃ ورحیمہما تعطیہما من
تشاء وتمنع منہما من تشاء اقض عنی دینی جو کوئی اسکو پڑہے اگر قرض اُسکا اسقدر ہو کہ زمین گنجایش اُسکی نہ رکہتی ہو تو خدا تعالیٰ اُسکو ادا کردیگا اور
حضرت صادق علیہ السلام سے فرمایا ہو کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے چاہا کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیۃ شہد اللہ اور آیۃ قل اللہم
کو زمین پر نازل کرے تو انہون نے عرض کی کہ خداوندا تو ہمکو زمین پر بہیجتا ہے کہ جو جگہہ گناہونکی ہے اور ہم تیرے عرش پر لٹکے ہوئے ہین کہ وہ مقام
پاک ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجہکو قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ جو کوئی تمکو بعد نماز فریضہ کے پڑہیگا مین اُسکو حظیرۃ قدس مین جگہہ دونگا اور ہر روز ستر
بنظر رحمت اُسکو دیکہونگا اور ہر روز ستر حاجت اُسکی بر لاؤنگا کہ کمتر حاجت سب حاجتون مین سے یہ ہے کہ اُسکے گناہونکو بخشونگا اور دشمنون سے اُسکو
نگاہ رکہونگا اور کوئی چیز اُسکو بہشت مین جانیسے منع نکرسکے گی اور اس آیت مین خدا تعالیٰ نے بیان کیا کہ مالک دنیا اور آخرت کا اور قادر عزت
اور ذلت دینے پر خدا ہی ہے اور بعد اُسکے مومنین کو منع کرتا ہے کافرون سے دوستی کرنیکو کہ وہ قادر نہین ہین عزت دینے اور ذلت دینے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ
لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ چاہیے کہ نہ پکڑین مومنین کہ دوستان خدا ہین اور معزز اور مکرم ہین نزدیک اُسکے **الْکَافِرِیْنَ** کافرونکو کہ دشمنان
خدا ہین اور ذلیل اور خوار ہین نزدیک اُسکے **اَوْلِیَاءَ** دوست **مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ** سوائے مومنین کے یعنی مومن کافر سے دوستی نکرے

اور مومن دوست رکہو مگر مومن کو خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے اس آیت مین کہ جاہلیت مین جو قرابت اور ملاقات کی جہت سے دوستی تہی اُسکو موقوف
کرو کہ کفار سے دوستی نہین چاہیے اور دوستی اور بغض جو ہو تو خاص خدا کیواسطے سے ہو کہ یہ ایمان کے اصول مین سے ہے اور یہ مضمون قرآن مین کئی
جگہہ آیا ہے لاتتخذ الیہود والنصاریٰ اولیاء اور لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر الایہ اور فرماتا ہے کہ **وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ** اور جو شخص
کریگا اُس دوستی کو دشمنان خدا سے تو **فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ** پس نہین ہے وہ دوستی خدا کی سے کسی شے کی یعنی خدا کی
دوستی سے اسکو کچھہ نصیب نہوگا **اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا** مگر یہ کہ بچو تم **مِنْهُمْ تُقٰىةً** ان کفار سے بچنا اور اُس چیز کا خوف ہو کہ نگاہ رکہنا
اور بچانا اُسکا واجب ہے جیسے کہ ضرر ہو جان کا یا مال کا یا عزت کا نقصان ہو تو اُنسے اس صورت مین دوستی کرسکتے ہین تقیہ کی راہ سے ظاہر مین
اور بعضوں نے تقاۃ کو تقیہ پڑہا ہے یعنی نگاہ رکہو تم اپنے تئین اُن کفار سے از روے تقیہ کے اور اس آیت سے تقیہ ثابت ہوا اور جو لوگ کہ تقیہ کو منع
کرتے ہین اُنکا ایمان اس آیت پر نہین ہے اور اس آیت کے وہ منکر ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم فرماتے تہے کہ ایمان
ایمان نہین واسطے اُس شخص کے کہ نہین تقیہ ہے واسطے جس شخص کے اور حال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے کہ الا ان تتقوا منہم تقٰۃ اور دوسری
روایت مین ہے کہ تقیہ سپر خدا کی ہے درمیان اُسکے اور درمیان خلقت اُسکی کے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تقیہ ہر شے مین ہے کہ جسکی
طرف مضطر اور ناچار ہو فرزند آدم اور تحقیق حلال کیا ہے خدا نے واسطے اُسکے تقیہ کو **وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ** اور ڈراتا ہے تمکو خدا دشمنوں سے
دوستی کرنیکے مقدمہ مین **نَفْسَهٗ** عذاب ذات اپنی سے کہ بسبب قاہر ہونیکے اُسکی ذات سے صادر ہو **وَاِلَى اللّٰهِ** اور طرف خدا کی یعنی اُسکے
حکم کیطرف یا اُسکے جزا دینے کیطرف **الْمَصِيْرُ** پہر ناسب کا ہے اور موافق عمل کے سب کو جزا دیگا اور فرماتا ہے خدا کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ
اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اگر پوشیدہ رکہو تم اُس چیز کو کہ بیچ سینون تمہارے کے ہے یعنی کفار کی دوستی کو اپنے دلون مین جگہہ دو
اَوْ تُبْدُوْهُ یا ظاہر کرو تم اُسکو جو کچھ تمہارے دلون مین ہو **يَعْلَمْهُ اللّٰهُ** جانتا ہے اُسکو خدا اور تمکو اُسکے عوض مین عذاب الیم مین گرفتار
کریگا وہ سب کچھ جانتا ہے **وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ** اور جانتا ہے خدا اُس چیز کو کہ بیچ آسمانون کے ہے **وَمَا فِي الْاَرْضِ**
اور اُس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے پس تمہارے ظاہر اور پوشیدہ کا وہ عالم ہے اور تمہارا کوئی امر اُسپر پنہان نہین ہے **وَاللّٰهُ** اور خدا کہ عالم ہے
اُسکا سب چیز ونکو پہنچا ہے **عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ تمکو تمہارے ظاہر اور پوشیدہ پر سب پر جزا دیگا اس صورت مین چاہیے
کہ نافرمانی اُسکی نکرو اور ویسے اُسکی فرمانبرداری مین حاضر اور مستعد ہو اور پہلے اس سے خدا نے کافرون اور گنہگارونکو عذاب سے ڈرایا تہا اور
اب عذاب کیوقت کو بیان کرتا ہے کہ **يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ** جسدن کہ پائیگا ہر نفس یعنی ہر ایک شخص **مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ**
جو کچھ کیا ہے نیکی مین سے **مُّحْضَرًا** حاضر کیا گیا نزدیک اپنے کہ اُسکے نامہ اعمال مین وہ لکہا ہوگا **وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ** اور جو کچھہ
کیا ہے برائی مین سے یعنی جسوقت ہر آدمی اپنے اعمال نیک کو اپنے پاس حاضر پائیگا اور ایسے ہی اعمال بد کو موجود اور لکہا ہوا اپنے نامہ اعمال مین پائیگا تو اُسکو نیکی کا تو
تَوَدُّ دوست رکہیگا اُس امر کو کہ **لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا** کاش یہ کہ ثابت ہوتا کہ تحقیق ہوتی درمیان اُس عمل کے **وَبَيْنَهٗٓ** اور درمیان اُسدن کے **اَمَدًۢا
بَعِيْدًا** ایک مدت بعید جیسے کہ مشرق سے مغرب تک دوری ہوتی ہے یعنی آرزو کریگا کہ بالکل اُس عمل کو نہ دیکہتا **وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ** اور ڈراتا ہے تمکو خدا
نَفْسَهٗ عذاب ذات اپنی سے اور یہ فقرہ واسطے تاکید کے کرر آیا ہے **وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ** اور خدا مہربان ہے ساتہ بندون اپنے کے اسواسطے اُنکو ڈراتا ہے عمل بد
کرنیسے کہ جو باعث عذاب کا ہے تاکہ وہ پرہیز کرین اور عذاب سے نجات پاوین اور منقول ہے کہ یہودی کہتے تہے کہ ہم پسران خدا ہین اور دوست اُسکے ہین اور نصاریٰ کہتے تہے کہ
ہم مسیح کو پسر خدا جانتے ہین اس سبب سے اُسکی تعظیم مین ہم کوشش کرتے ہین اور مشرک کہتے تہے کہ ہم بتونکو دوست رکہتے ہین اور اُن کی شفاعت کے اُمیدوار ہین تب
یہ آیت نازل ہوئی کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **اِنْ كُنْتُمْ** اگر ہو تم **تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ** دوست رکہتے ہو تم خدا کو اور اُسکی دوستی کی
لاف زنی کرتے ہو تو **فَاتَّبِعُوْنِيْ** پس پیروی کرو تم میری اور میری تابعداری مین ہو **يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ** دوست رکہیگا تمکو خدا یعنی

تقیہ کے احکام

ع ۱۰ — ۱۱

تابعداری کرینگی جسبے وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ اور بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے وَاللّٰهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہی
اُن لوگونکو کہ جو میری پیروی پر ثابت قدم ہین رَحِيمٌ مہربان ہی اوپر اپنی رحمت خاص سی اور رسولخدا صلعم حبیب اللہ ہین پس جو شخص کہ
دعوی کری خدا کی محبت کا تو لازم ہی کہ اُسکو محبت رسول اللہ کی ہو اسواسطے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے اور محبت رسولخدا نہین حاصل
ہوتی ہی مگر اُن حضرت کی پیروی اور متابعت سو کہ جو کوئی اُنکی متابعت کرتا ہے اور اُنکی طریق پر چلتا ہی قول مین اور فعل مین وہ ہی اُن کا
دوست ہی پس جو شخص کہ متابعت رسول اللہ کی کریگا وہ ہی خدا کا دوست ہی اور ایسے ہی جو شخص کہ کہتے ہین کہ ہم شیعیان علی ہین اور
آل رسول کی دوست ہین لیکن وہ اُنکی متابعت نہین کرتے ہین نہ قول مین اور نہ فعل مین اور نہ عقیدہ مین اور نہ سیرت مین اور اُنکی طریق پر
نہین چلتے ہین وہ ہرگز اُنکی دوست نہین ہین اور جسوقت اُنکی متابعت ہر امر مین نہ کی تو رسولخدا صلعم کی بھی متابعت نکی اور جبکہ رسولخدا کی
متابعت نکی تو خدا کی دوست نہوئے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جس شخص کو کہ خوش کری یہ امر کہ جانے وہ کہ خدا اُسکو دوست
رکھتا ہی تو پس چاہئے کہ عمل کری وہ خدا کی طاعت کا اور پیروی اور متابعت کری ہماری کیا نہ سنا ہی تو نے قول خدای عز و جل کا اپنی نبی صلعم سے
فرمایا ہی کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم قسم ہی خدا کی کہ نہین فرمانبرداری کرتا ہے بندہ کبھی مگر کہ داخل کرتا ہے خدا
اوپر اُسکی بیچ فرمانبرداری اپنی کی پیروی ہماریکو اور قسم ہی خدا کی نہین پیروی کرتا ہے ہماری بندہ کبھی مگر کہ دوست رکھتا ہی اُسکو خدا اور قسم ہے
خدا کی نہین چھوڑتا ہے ہماری پیروی کو کوئی کبھی مگر کہ وہ بغض رکھتا ہی ہمسے اور قسم خدا کی ہی کہ نہین بغض رکھتا ہی ہمسے بندہ کبھی مگر کہ نافرمانی
کی اُسنے خدا کی اور جو کوئی خدا کا نافرمانبردار ہو کر مرا تو رسوا کریگا اُسکو خدا اور اوندھے منہ اُسکو دوزخ مین ڈالیگا اور اس آیت سے ثابت ہوا
کہ رسولخدا صلعم جو حکم فرماوین اُسکو قبول اور تسلیم کرنا چاہئے تا کہ محبت خدا کی حاصل ہو پس جو لوگ کہ جناب رسولخدا صلعم کی حکم کو رد کرین
اور جسوقت رسولخدا صلعم فرماوین کہ تم یہ کام کرو اور وہ لوگ جواب دین اُن حضرت کو کہین کہ یہ مرد بکتا ہے کہ اسکو ہذیان ہوتا ہی ہم اسکی بات کو
ہم نہین مانتے ہماری پاس قرآن موجود ہے کہ وہ ہمکو کفایت کرتا ہے اور یا یہ کہ حضرت کی فعل پر اعتراض کرین اور کہین کہ تو یہ کام کیون کرتا
اور حضرت کو یہ اعتراض ناخوش معلوم ہو البتہ وہ لوگ خدا کی دوستون مین سی ہرگز نہین ہین بلکہ وہ لوگ دشمنان خدا ہین اور امید مغفرت
واسطے اُنکی منقطع ہی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مین بعد اپنے دو چیزین چھوڑتا ہون قرآن اور اہلبیت جو کوئی اُنکو مضبوط پکڑیگا
اور اُنکی پیروی کریگا یعنی موافق حکم قرآن اور اہلبیت سے عمل کریگا وہ شخص گمراہ نہوگا پس جو لوگ کہ اہلبیت کو ترک کر کی اُنکی غیرون کی
اقوال پر عمل کرتے ہین وہ لوگ رسولخدا صلعم کی متابعت سی خارج ہین اور جسوقت کہ حضرت کی تابعین مین سی نہوئے تو خدا کی دوست بھی نہوئے
اور منقول ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا تو عبد اللہ ابی منافق نے اپنی یارون سی کہا کہ دیکھو کہ محمد اپنی دوستی کو
خدا کی دوستی کی برابر کہتا ہی اور ہمکو حکم کرتا ہے کہ اُسکو ایسا دوست رکھین کہ جیسے نصارا عیسی کو دوست رکھتے ہین حقتعالی نے اُسکی جواب مین
فرمایا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ أَطِيعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو تم خدا کے سب احکام مین وَالرَّسُولَ اور پیغمبر کے احکام
شرع مین اور جو کچھ وہ حکم کری اُسکو قبول کرتے رہین فَإِنْ تَوَلَّوْا یہ لفظ ماضی کا اور مضارع کا بحذف تا دونو کا احتمال رکھتا ہے
یعنی پس اگر پھر جاوین وہ کفار اور روگردانی کرین اپنے کفر پر قایم رہین اور متابعت نکرین خدا کی اور پیغمبر کی تو فَإِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا
لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ نہین دوست رکھتا ہی کافرونکو اور اُنسے ہرگز راضی نہین ہی اور جسوقت کہ اُنکو خدا نے دوست نرکھا تو معلوم ہوا کہ
اُنسے بغض رکھتا ہی پس چاہئے کہ دوستان خدا بھی اُن لوگونسے بغض رکھین جنسے کہ خدا بغض رکھتا ہی اور روایت مین آیا ہے کہ ایمان اس امر پر
موقوف ہی کہ دوستان خدا کو دوست رکھین اور دشمنان خدا سے دشمنی رکھین اور ان آیتون مین فرمانبرداری پیغمبر کی واجب کی اور اُنکی
اُنکی کرتا ہے إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا ہی آدم کو کہ اسما اشیا سکی اُنکو تعلیم کیا اور ملائکہ سی اُنکو سجدہ کروایا اور نبوت

اُنکو عطا کی اور اُنکے نطفے سے انبیاء اور اوصیا اور اولیا پیدا کیے وَنُوحًا اور برگزیدہ کیا نوح کو کہ اُنکی عمر دراز کی اور کشتی کا بنانا اُنکو الہام کیا اور غرق ہونے سے اُنکو نجات دی اور پیغمبر کیا اُنکو وَآلَ إِبْرَاهِيمَ اور برگزیدہ کیا آل ابراہیم کو کہ وہ اسمٰعیل اور اسحاق اور اولاد اُنکی ہیں اور نبوت اُنکو عطا کی اور اسمٰعیل کی اولاد میں ہمارے پیغمبر صلعم ہیں اور اسحاق کی اولاد میں یعقوب اور یوسف اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور یونس اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام ہیں وَآلَ عِمْرَانَ اور برگزیدہ کیا آل عمران کو کہ وہ موسیٰ اور ہارون ہیں اور یہ دونو بیٹے عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام کے ہیں اور یا مراد اُس سے حضرت عیسیٰ ہیں اسواسطے ماں اُنکی مریم دختر عمران ہے اور فاصلہ ان دونو عمرانوں میں ایکہزار اٹھ سو سال کا تھا اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں ہے کہ مراد آل عمران سے علی بن ابیطالب اور اولاد اُنکی ہے اسواسطے کہ عمران نام ابوطالب کا ہے اور کئی حدیثیں اسمقدمہ میں وارد ہوئی ہیں اور آل ابراہیم سے مراد ہمارے پیغمبر کی آل ہے کہ وہ اہل اُسکی ہیں اسواسطے کہ آل ابراہیم میں ہمارے حضرت جیسے کہ داخل ہیں ایسے ہی اُنکی اولاد طاہرین بھی داخل ہے اور جسکو خدا تعالیٰ برگزیدہ کرتا ہے چاہیے کہ وہ پاک ہو سب گناہوں سے اور معصوم ہو خواہ پیغمبر ہو خواہ امام ہو پس اسصورت میں آل ابراہیم اور آل عمران میں سے برگزیدہ وہ ہونگے جو کہ معصوم ہے اور ابن عباس اور ابوذر اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ میں آل ابراہیم ہوں اور علی آل عمران ہے اور جسصورت میں آل ابراہیم سے مراد ہمارے پیغمبر مراد ہوں تو آل عمران سے مراد علی ابن ابیطالب کا ہونا بہت مناسب اور چسپان ہے نہ مراد ہونا موسیٰ اور ہارون اور عیسیٰ کا جیساکہ بعضے کہتے ہیں اسواسطے کہ اگر آل عمران سے موسیٰ یا عیسیٰ مراد ہوں تو اسصورت میں ذکر کی ترتیب میں فرق آجاتا ہے اور یہ امر نظم قرآن سے بہت بعید ہے اسلئے کہ ذکر میں ہمارے پیغمبر موسیٰ یا عیسیٰ سے مقدم ہوجاتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہمارے حضرت اُنسے پیچھے ہیں اور اگر اُسکے کچھ قباحت نہیں تو خدا تعالیٰ نوح کو آدم سے پہلے ذکر کیوں نکیا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ آیت کو تلاوت فرمایا اور بعد اسکے فرمایا کہ ہم ہیں اُنمیں سے اور ہم باقی اُس عترت کی ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ محمد بن اشعث کندی ملعون نے حضرت حسین علیہ السلام سے پوچھا کہ اے حسین پسر فاطمہ تمہکو رسول خدا صلعم کیطرف سے کونسی حرمت اور بزرگی ہے کہ وہ غیر کیواسطے نہیں ہے حضرت امام علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض اور پھر فرمایا کہ واللہ محمد آل ابراہیم میں سے ہے اور عترت ہمارا البتہ آل محمد میں سے ہے حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ تمام انبیا کو اور اُنکی اولاد کو برگزیدہ کیا خدا نے اور فضیلت دی عَلَى الْعَالَمِينَ اوپر عالم کے لوگوں میں سے ثابت ہوا کہ یہ سب بزرگ لوگ اُنکے سوا سے افضل ہیں اور قرائت اہلبیت علیہم السلام میں وآل محمد علی العالمین آیا ہے اسصورت میں عطف خاص کا عام پر ہوگا جیسے کہ عطف آل عمران کا آل ابراہیم پر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ آل محمد کون ہیں فرمایا کہ آل محمد وہ ہیں کہ جنسے نکاح اُنکا حرام ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آل محمد اولاد اُن حضرت کی ہے اور اہلبیت اُنکے جو کہ اوصیاء اُنکے اور ائمہ طاہرین ہیں اور عترت اُن حضرت کی اصحاب عبا ہیں کہ وہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام ہیں اور اُمت اُن حضرت کی وہ مومنین ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور سچا جانا ہے اور حق سمجھا ہے اُنہوں نے اُن امروں کو کہ جو رسول اللہ خدا کی پہاں سے لایا ہے اور تمسک کرتے ہیں وہ ثقلین سے یعنی قرآن اور اہلبیت کی پیروی کرتے ہیں بعد رسول خدا صلعم کی حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اولاد ابراہیم اور اولاد عمران کو برگزیدہ کیا عالم کے لوگوں پر ذُرِّيَّةً جبوقت کہ فرزند اور اولاد ہیں وہ کہ بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ بعض اُنکا بعضے سے ہے جیسے کہ آدم سے نوح ہے اور نوح سے ابراہیم ہے اور ایسے ہی عمران سے علی ہے اور علی سے حسنین اور حسین سے علی اور علی سے محمد اور محمد سے جعفر اور جعفر سے موسیٰ اور موسیٰ سے علی اور علی سے محمد اور محمد سے علی اور علی سے حسن اور حسن سے صاحب العصر والزمان صلوات اللہ علیہم اجمعین کہ یہ سب اولاد پسندیدہ ہیں اپنے پدران برگزیدہ سے اور ذریۃ حال واقع ہوئی ہے اور ذریۃ واحد اور جمع پر دونو پر کہا جاتا ہے یعنی وہ ایک ذریت ہے سلسلہ وار کہ بعض اُسکا نکلا ہے بعض سے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق کہ جن لوگوں کو خدا نے برگزیدہ کیا ہے بعض اُنکا نسل بعضے کی ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور خدا سننے والا ہی لوگونکے اقوال کا عَلِيْمٌ جاننے والا ہے انکے اعمال کا ہین برگزیدہ کرتا ہے اُس شخص کو کہ جسکا قول و عمل درست ہے اور اب
خدا تعالیٰ مریم کے حالین جو کہ اولاد انبیا ہین سے ہے بیان کرتا ہے کہ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا عورت
عمران بن ماثان نے کہ وہ ماں حضرت مریم کی تہی اور نام اُسکا حنہ تہا اور وہ زوجہ عمران کی تہی جسوقت ہوئی وہ حاملہ تو اُسنے کہا کہ رَبِّ
اے پروردگار میرے اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ تحقیق مینے نذر کیا ہی واسطے تیرے مَا فِیْ بَطْنِیْ اُس چیز کو کہ بیچ پیٹ میرے ہی کہ مُحَرَّرًا آزاد
کیگئی ہے تعلقات دنیا سے اور ہمارے حقسے اور محرر آحال واقع ہوا ہے یعنی اُسکو مشغول نکرونگی کاروبار دنیا مین تاکہ خاص تجہکو ہی عبادت کرے وہ
تیری مسجد کیخدمت کرے اور خدمت کرنا مسجد بیت المقدس کا ایک امر عظیم تہا اور اُسکو بڑی عبادت جانتے تہے اور فرزندونکو اُس کام کیواسطے نذر کرتے
تہے کہ وہ اُسمین جہاڑو دیتے اور مسجد کے عابدونکی خدمت کرتے اور مسجد مین چہڑکاؤ کرتے اور چراغ روشن کرتے اور اُس سے باہر نجاتے تہے مگر رفع حاجت ضرور
کیواسطے اور اسیطرح اُسکی خدمت کرتے یہانتک کہ بالغ ہوجاتے اور بعد اُسکے اُنکو اختیار ہوتا چاہتے وہان رہتا اور چاہتے باہر چلے آتے اور انبیا اور علما
ایک پسر اپنا یا زیادہ ایک سے اُسکی خدمت کیواسطے آزاد کرتے تہے اور جسوقت حنہ نے یہ نذر کی تو اُسکے شوہر عمران نے کہا کہ تونے یہ کیا نذر کی ہی شاید
تیرے پیٹ مین دختر ہو اور مسجد کی خدمت کے لائق نہو یہ سنکر حنہ کی زبان پر جاری ہوا کہ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ پس قبول کر تو مجہسے اسچیز کو جو مینے
نذر کیا ہے اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ تحقیق تو سننے والا ہے میری نذر کیے قول کو الْعَلِيْمُ جاننے والا ہے میری مقصود کو کہ مینے
اِس نذر مین سواے رضامندی تیری کے اور کچھ نہین چاہا ہے فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پس جسوقت جنی وہ حنہ اُس بچہ کو تو قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ
وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى کہا اے پروردگار میرے تحقیق مینے جنا ہی اُسکو مادہ یعنی دختر جنی ہی اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے
وحی کی عمران پر کہ مین تجہکو فرزند نرینہ عطا کرونگا کہ وہ مادرزاد اندہونکو بینا کریگا اور مردونکو زندہ کریگا باذن خدا اور اُسکو بنی اسرائیل کا پیغمبر کرونگا
عمران نے اپنی زوجہ سے اس امر کا ذکر کیا اور جسوقت وہ حاملہ ہوئی تو اُسکو یہ گمان تہا کہ میرے پیٹ مین لڑکا ہی اور جسوقت جنی تو دختر پیدا ہوئی
یعنی حضرت مریم پیدا ہوئی اور از راہ تحسر و تحزن افسوس کرکے کہا کہ پروردگار میرے مینے دختر جنی ہی اور نہین ہوتا ہے مرد مانند عورت کے کہ عورت پیغمبر
نہین ہوتی اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے عیسی کو مریم کے پیٹ سے پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو پیدا ہونیکی خوشخبری عمران کو دی تہی
نہ حنہ کو پیٹ کی بچہ کی اِس ذکر کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جسوقت جنی زوجہ عمران کی اُسکو تو کہا اُسنے کہ اے پروردگار تحقیق مینے جنا ہی
اُسکو عورت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا زیادہ عالم ہے بِمَا وَضَعَتْ ساتھ اُس چیز کے کہ جنا ہے اُس حنہ نے اور بما وضعت کی تاکو ابن عامر
اور ابوبکر اور یعقوب نے مضموم پڑہا ہے متکلم کا صیغہ یعنی اور خدا زیادہ عالم ہی ساتھ اُس چیز کے کہ جنا ہے مینے وَلَيْسَ الذَّكَرُ اور نہین ہے مرد کہ
مینے اُسکو طلب کیا تہا بیت المقدس کیخدمت کیواسطے كَالْاُنْثٰى مانند عورت کے کہ تونے مجہکو دی ہی اسواسطے کہ عورت کو بعد بالغ ہونے کے
حیض آتا ہے تو وہ مسجد سے باہر نکالی جاتی ہی اور محرر یعنی آزاد کیا گیا مسجد کی خدمت کیواسطے مسجد سے باہر نہین جاتا ہے اور مرد پیغمبر ہوتا ہے اور عورت
پیغمبر نہین ہوتی وَاِنِّیْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ اور تحقیق مینے نام رکہا ہی اُسکا مریم اور مریم کے معنی ہین عابدہ یا امۃ اللہ کو کہتے ہین یعنی کنیز خدا اسیر
نے کہا کہ مینے اُسکا مریم نام رکہا ہی وَاِنِّیْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ اور تحقیق مین پناہ مین لاتی ہون اُسکو ساتھ تیرے وَذُرِّيَّتَهَا اور اولاد
اُسکی کو مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وسوسہ شیطان رانده ہوے رحمت اور برکت سے اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر بچہ کو وقت
پیدا ہونیکے شیطان چہوتا ہے اور مس کرتا ہے مگر مریم کو اور اُسکے فرزند عیسیٰ کو مس نہین کیا اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ بہترین زنان عالم چار عورتین ہین مریم بنت عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلعم اور اسما بنت عمیس
روایت ہے کہ جسوقت خدیجہ فاطمہ سے حاملہ ہوئین تو کہا کہ اے خدا تو جانتا ہی کہ مین زوجہ عمران سے بہتر ہون اور محمد صلعم عمران سے بہتر ہے پس بخش اِس
فرزند کو جو کہ میرے شکم مین ہے آزاد کیا حق تعالیٰ نے جناب رسول خدا صلعم پر وحی کی کہ خدیجہ سے کہو کہ آزاد کرنا ملک کے واسطے نہین ہوسکتا اور اس حمل کو

مجھ پر چڑہا ہے کہ وہ صفیہ اور برگزیدہ میری ہو دیان اماموں کی ہے اور آزاد کی ہوئی بوفق ہے سے ہو خدیجہ نے سنکر کہا اگرچہ دختر ہی ہے لیکن دل اوس کا خوش ہے
اور رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کہ مریم بتول ہے اور فاطمہ بتول ہے پس جسوقت کہ مریم پیدا ہوئی تو فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا پس قبول کیا اسکو پروردگار
اسکے نے بِقَبُولٍ حَسَنٍ ساتھ قبول کرنے نیک کے مقبول ہے کہ حنہ کو دختر کے پیدا ہونے سے بہت افسوس تھا اور کہتی تھی کہ یہ لڑکی ہے
خدمت بیت المقدس کی کیونکر کریگی ایسی خدمت تو پسر ہی ہوتی ہے لیکن حنہ نے دعا کی کہ خداوندا تو قبول کر اسکو خدا نے اسکی دعا کو یہ قبول کیا
قبول کیا بیت المقدس کی خدمت کیواسطے اس دختر کو منظور کیا کہ وہ بجائے پسر کے بیت المقدس کی خدمت کیواسطے رہے وَأَنْبَتَهَا اور اوگایا
اس دختر کو یعنی نشو ونما کیا اور پرورش کیا نَبَاتًا حَسَنًا اوگانا یعنی نشو ونما کرنا اور بڑہانا نیک و نباتا مفعول مطلق انبت کا ہے یعنی توفیق
اسکو خدا تعالی نے نیک اور پاکدامنی اور معرفت کی اسوجہ پر دی کہ جسوقت وہ بالغ ہوئی تو عبادتین اور زہد مین سب عابدون اور زاہدون پر
غالب ہوگئی اور کہتے ہین کہ حضرت مریم پیدا ہوئی تو انکی ماں حنہ انکو ایک کپڑے مین لپیٹ کر مسجد مین لیگئی اور عابدون کے سامنے انکو کہا اور کہا کہ
تم لو اس حقیر نذر کو عابدون نے آپس مین جھگڑا واقع ہوا اور ہر ایک کو اسکے لینے کی رغبت ہوئی کہ وہ انکے امام کی دختر تھی اسواسطے کہ اولاد ماتان روسا
بنی اسرائیل تھے اور بادشاہ انکے اسلئے ہر ایک کہتا تھا کہ مین اسکی پرورش کرون زکریا علیہ السلام نے کہا کہ مین اسکا زیادہ حقدار ہون کہ اسکی خالہ
میری زوجہ ہے لوگون نے انکو نہ سہی انکار کیا آخر کو قرعہ ڈالنے کی رائے سب کی ہوئی اور کہا کہ جسکے نام قرعہ آئے وہ اسکی پرورش کرے اس رائے پر
متفق ہو کر سب نہر پر گئے اور کہا جن قلمون سے توریت کو لکہتے ہو ان قلمون کو ہر ایک اپنی اپنی قلم کو نہر مین ڈالے جسکا قلم پانی مین غرق نہو
وہ مریم کی پرورش کرے سب نے اپنے اپنے قلم پانی مین ڈالے سب کے قلم غرق ہوگئے لیکن زکریا کا قلم پانی مین غرق نہوا اور مشہور یہ ہے کہ زکریا
مریم کے خالو تھے لیکن بخاری روایتون مین آیا ہے کہ زکریا کی زوجہ مریم کی خالہ تھی بلکہ بہن مریم کی تھی اور وہ عابد بیت المقدس کے تھے اور وہی
تھے انہین سے زکریا کے نام مریم کی پرورش کا قرعہ آیا پس زکریا مریم کے پرورش کے متولی ہوئے چنانچہ فرمایا ہے خدا نے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا اور
سپرد کیا خدا نے اس مریم کو زکریا کو اور اہل کوفہ نے کفلہا کی فا کو تشدید سے پڑہا ہے اور باقیون نے تخفیف سے اور اہل کوفہ سوائے ابو بکر کے زکریا
کو منصوب پڑہا ہے اور باقیون نے ممدود اور جنہون نے کفل کی فا کو مشدد پڑہا ہے اللہ کو فاعل اور زکریا کو مفعول کفل کا کہا ہے اور جنہون نے اسکی فا کو تخفیف
سے پڑہا ہے انہون نے زکریا کو فاعل کفل کا کہا ہے اور حالت رفعی مین ہمزہ کو زکریا کے مرفوع پڑہا ہے یعنی کفیل ہوا اس مریم کی پرورش کا زکریا اور حضرت زکریا
حضرت سلیمان کی اولاد مین سے تھے اور یہی پیغمبر تھے جسوقت انکے نام قرعہ آیا تو مریم کو اپنے گہر مین لیگئے اور دایہ انکے واسطے مقرر کی اور جبکہ مریم
بچپن سے گذر گئی تو انکو مسجد مین لیگئے اور ایک حجرہ انکے واسطے بلندی پر بنایا کہ بدون زینہ کے اسپر چڑہ نسکتے تھے اسمین مریم دن کو عبادت کرتی تھی
اور جب زکریا کہین کو جاتے تھے تو حجرہ کو قفل لگا اور کبھی اپنے ہمراہ لیکر چلے جاتے تھے اور مریم اسمین بند رہتی تھی اور شب کو زکریا مریم کو اپنے
گہر لیجاتے تھے اسیواسطے حضرت مریم جوان ہوگئین اور آثار ولایت انمین سے ظاہر ہوتے تھے اور کہتے ہین کہ جسوقت مریم کے پاس جاتے تھے تو انکے
پاس موسم گرما مین موسم سرما کے میوہ پاتے تھے اور موسم سرما مین موسم گرما کے میوہ دیکہتے اور یہ میوہ انکو خدا تعالی غیب سے بھیجتا تھا اس قصہ کو خدا نے
بیان کیا ہے کہ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ جسوقت داخل ہوتا اوپر اس مریم کے زکریا محراب مین یعنی جسوقت آتا زکریا مریم کے پاس
اسکے حجرہ مین تو وَجَدَ عِنْدَهَا پاتا نزدیک اس مریم کے رِزْقًا روزی کو یعنی میوہ گرمی کا جاڑے مین اور میوہ جاڑے کا گرمی مین دیکہتا
اگرچہ زکریا نے متعجب ہو کر قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَٰذَا کہا اے مریم کہانسے ہے تیرے واسطے یہ میوہ بے موسم کے قَالَتْ کہا مریم نے
هُوَ وہ میوہ بے موسم مِنْ عِنْدِ اللَّهِ نزدیک خدا کے ہے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ روزی
دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بِغَيْرِ حِسَابٍ بے حساب اور بیشمار بدون استحقاق کے محض اپنے فضل اور کرم سے اور شیعہ اور سنی کی دونون کتابون
مین لکھا ہے کہ ایام قحط مین ایکروز جناب رسول خدا صلعم حضرت فاطمہ کے گہر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ اے فاطمہ تیرے گہر مین کچھ کہانا ہو تو لا

بیٹے تین روز سے کہانا نہیں کہایا ہے اور حضرت فاطمہ اور امیر المومنین اور حسنین نے بہی تین روز سے کہانا نہیں کہایا تہا حضرت فاطمہ گہر کے اندر تشریف
لیگئین اور مصلی بچہا کر دو رکعت نماز کی ادا کی اور بعد اسکے دعا کی کہ الہی غیب سے مجہکو کہانا بہیج تاکہ اولاد کو میرے باپ اور شوہر اور فرزند کے جو بہوکے
سو رہے ہیں ناگہان اسیوقت کہا ہے کہتے ہین حضرت خاتون محشر کا ایک کاسہ بڑا جو کہ گہر مین رکہا تہا اسمین سے دہوان اٹہتا ہے جسوقت اسمین نظر کی
تو دیکہا کہ وہ پیالہ کہانے سے بہرا ہے اسیوقت اسکو اٹہا کر جناب رسول خدا صلعم کیخدمت مین لیگئین اور جناب امیر المومنین اور حسنین کو طلب کر لیا اس
وقت جناب رسول خدا صلعم نے اسکا سرپوش اٹہایا تو دیکہا کہ وہ پیالہ پاکیزہ روٹیوں سے اور لذیذ گوشت سے بہرا ہے اور مشک کی خوشبو اسمین سے
آتی ہے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ای فاطمہ انی لک ہذا یعنی کہانسے آیا ہے واسطے تیرے یہہ کہانا حضرت فاطمہ نے بالہام خدا عرض کی کہ ہو
من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب یعنی وہ کہانا نزدیک خدا کے سے آیا ہے تحقیق کہ خدا روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بیشمار جناب رسول خدا
صلعم نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ حقتعالی نے تجہکو مثل مریم کے کیا کہ جسوقت خدا اسکو روزی پہنچاتا اور زکریا اس سے پوچہتا تو وہ بہی جواب یہی دیتی جو کہ تونے
جواب دیا ہے پس اس کہانیکو جناب رسول خدا صلعم نے مع اپنے اہلبیت کے تناول فرمایا اور وہ سب بزرگوار اس سے سیر ہوگئے اور پیالہ اس کہانے سے
اسیطرح بہرا تہا اور اسمین سے کچہ کم نہوا تہا حضرت فاطمہ نے ہمسایہ کے لوگوں کو بہی اس کہانے سے محظوظ فرمایا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت مین
یہہ ہے کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ سے کہانا طلب کیا تہا اور اس روایت مین اور اس روایت مین کچہ فرق بہی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ حضرت مریم بہت خوبصورت تہی اور جسوقت نماز کیواسطے کہڑی ہوتے تہے تو محراب مسجد انکی حسن سے روشن ہوجاتی تہی ایکمرتبہ زکریا
انکے پاس گئے تو دیکہا کہ مریم کے پاس موسم گرما کے میوے موسم سرما مین آتے ہین اور موسم سرما کے میوے موسم گرما مین آتے ہین مریم سے پوچہا کہ یہہ تیرے پاس
کہانسے آتے ہین کہا کہ خدا کی پاس سے آتے ہین اسوقت دعا کی زکریا نے اور تفسیر امام علیہ السلام مین سورہ بقر کی تفسیر مین لکہا ہے کہ زکریا نے اپنے دل مین
کہا کہ جو شخص کہ قادر ہے اس امر پر کہ بے رت کے میوے مریم کو دیتا ہے گرمی کے میوے جاڑے مین اور جاڑے کے میوے گرمی مین تو قادر ہے اسپر بہی کہ
مجہکو فرزند عطا کرے اگرچہ مین بوڑہا ہوگیا ہون اور زوجہ میری حاملہ ہونیکے قابل نہین ہی ہے اسواسطے کہ یہہ امر خدا پر نہایت آسان ہے اور
ایک روایت مین ہے کہ زکریا نے مریم کے پاس بے رت کے میوے دیکہکر جانا کہ بانجہہ مرد اور عورت کو بہی خدا تعالی اولاد دے سکتا ہے اسواسطے زکریا نے
رغبت کی کہ حقتعالی مجہکو بہی ایک ایسا فرزند عطا کرے کہ مثل مریم کے صاحب آیات اور صاحب کرامات ہووے اور جو کہ وہ پیر ہوگئے تہے
اور زوجہ بہی انکی بسبب پیری کے قابل حمل کے نہ رہی تہی لیکن جانتے تہے کہ یہہ امر خدا پر آسان ہے اسواسطے مناجات کی چنانچہ فرمایا ہے خداوند عالم نے
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا اسجگہ دعا کی زکریا نے یعنی جسجگہ کہ زکریا نے مریم کی کرامت دیکہی تہی اسجگہ دعا کی زکریا نے رَبَّهُ پروردگار اپنے
سے اور نہایت عاجزی سے قَالَ رَبِّ هَبْ لِي کہا کہ ای پروردگار میرے بخش تو واسطے میری مِنْ لَدُنْكَ نزدیک اپنے سے ذُرِّيَّةً
طَيِّبَةً فرزند پاک کہ گناہ سے جیسے کہ بخشی ہے تونے حنہ کو مریم إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق کہ تو سننے والا دعا کا ہے یعنی قبول کرنیوالا
دعا کا فَنَادَتْهُ پس پکارا زکریا کو الْمَلَائِكَةُ فرشتوں نے آواز دی انہوں نے اسکو وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ جسوقت کہ
وہ کہڑا ہوا نماز پڑہتا تہا بیچ محراب کے أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ یہہ کہ تحقیق خدا خوشخبری دیتا ہے تجہکو اے زکریا بِيَحْيَىٰ ساتھ یحیی کے
یعنی خوشخبری دیتا ہے تجہکو فرزند کی کہ نام اسکا یحیی ہے اور وہ تجہسے پیدا ہوگا اور یحیی اسواسطے نام ہوا کہ اس سے نام پدر کا یا دین یا ایمان زندہ ہوا اور
یا یہہ کہ رحم مادر کا زندہ ہوا مُصَدِّقًا جسوقت کہ تصدیق کرنیوالا اور ایمان لانیوالا اور یاد کرنیوالا ہوگا وہ فرزند بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ ساتھ
ایک کلمہ کے کہ موجود ہوا جانب خدا سے مراد کلمہ سے حضرت عیسی ہین کہ خدا کے کلام سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور پہلے سب سے حضرت یحیی حضرت عیسی پر
ایمان لائے ہین اور وہ دونو آپس مین خالہ زاد بہائی تہے اور یحیی عیسی کے آسمان پر جانے سے پہلے شہید کیا گیا اور یحیی چہہ مہینے عیسی سے عمر مین بڑا تہا
اور یحیی کی عیسی پر ایمان لانیکی وجہ تفسیر امام علیہ السلام مین اسطرح ہے کہ جسوقت کہ حضرت مریم کے پاس سے حضرت زکریا کو کوئی نہ تہا اور حضرت

یہ کسی جگہ جاتے تھے تو مریم کے حجرہ کو مقفل کرکے جاتے تھے جبکہ حضرت مریم کو بقدرت خدا حضرت عیسیٰ کا حمل ہوا تو زکریا نے دیکھکر کہا کہ اسکے پاس تو سوائے
میرے کوئی نہین جاتا ہے بیشک تجھکو لوگ متہم کرینگے اور کہینگے کہ یہ حمل زکریا کا ہے اپنی بی بی کے پاس جاکر یہ قصہ زکریا نے بیان کیا اُسنے کہا کہ تو حو
مت کر اور میرے پاس مریم کو لا کہ مین اُسکو دیکھون اور اُس سے دریافت کرون کہ یہ حال کیونکر ہوا حضرت زکریا حضرت مریم کو اپنی زوجہ کے پاس
لاتے اور زوجہ انکی حضرت مریم کی بڑی بہن تھین جسوقت مریم اپنی بڑی بہن کے پاس گئین تو بہن مریم کی کہ مریم سے بڑی تھی اُسواسطے مریم کی
تعظیم کو نہ اُٹھی بقدرت خدا حضرت یحیٰی اپنی ماں کے پیٹ مین پکارے کہ اے ماں تیرے پاس سردار عالم کے عورتوں کی آئی ہین کہ جسکے پیٹ
مین سردار عالم کے مردونکا ہے تو اُسکی تعظیم کو کیون نہین اُٹھتی ہے اور اپنی ماں کو حرکت دی کہ وہ اُسیوقت کہڑی ہوگئی اور یحیٰی نے
اپنی ماں کے پیٹ مین عیسیٰ کو سجدہ تعظیم کیا یہ وجہ ہے یحیٰی کے عیسیٰ پر ایمان لانیکی اور یحیٰی کی تعریف مین خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ وَ
سَیِّدًا اور سردار قوم کا ہو وہ علم مین اور حلم مین اور کثرت عبادتین اور تقوی اور زہد اور اخلاق نیک مین وَحَصُوْرًا اور روکنے والا
ہو وہ اپنے نفس کو تمام گناہون سے اور لہو ولعب سے اور سیدا اور حصورا کا عطف مصدقا پر ہے اور جیسے کہ مصدقا حال ہے ایسے ہی یہ سب حال ہین
اور کہتے ہین کہ جسوقت یحیٰی تین برس کی عمر کے ہوئے تو لڑکے کہنے لگے دیکھا کہ آپسمین کہیلتے ہین اور لڑکون نے یحیٰی کو دیکھا تو اُنسے بھی کہا کہ آؤ کہیلین
یحیٰی نے کہا کہ ہم کہیلنے کیواسطے پیدا نہین ہوئے ہین اور تمام عمر یحیٰی کسی عورت کے پاس نہین گئے بسبب مشغول ہونے عبادت اور طاعت کے بلکہ اسی جہت
سے اُنہون نے کسی عورت سے نکاح ہی نہین کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حصور وہ شخص ہے کہ کسی عورت کے پاس نہ پہنچا ہو اور امام حضرت
زین العابدین علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ امیر المومنین کی کوئی فضیلت بیان کرو فرمایا کہ مختصر بیان کرون یا طویل کہا کہ مختصر تب فرمایا کہ کبہی
اُنہون نے گناہ کا قصد نہین کیا جیسے کہ یحیٰی نے کبہی گناہ کا قصد نہین کیا تہا وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور پیغمبر پیدا ہونیوالا نیکوں سے
اور انبیا کا عطف بہی مصدقا پر ہے اور من کو کہتے ہین کہ بیانیہ ہے نہ تبعیضیہ اور تفسیر امام علیہ السلام مین واستشہدوا شہیدین من رجالکم کی
تفسیر مین لکہا ہے کہ کمال عقل مین چار لڑکے مردونکے لاحق ہوئے ہین یحیٰی اور عیسیٰ اور حسن اور حسین اور جسوقت زکریا کو ایسے فرزند کے پیدا ہونیکی
خوشخبری دی تو زکریا نے استفہام کی راہ سے یا تعجب سے قَالَ رَبِّ کہا کہ اے پروردگار میرے اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ کہان سے ہوگی
واسطے میرے لڑکا وَّقَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ اور حال یہ ہے کہ تحقیق پہنچا ہے مجھکو بڑہاپا وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ اور عورت میری بانجہ ہے
کہتے ہین کہ عمر زکریا کی ان ایام مین ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تہی اور انکی زوجہ کی چہیانوے برس کی تہی اور غرض زکریا کی اس کلام سے یہ
تہی کہ معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ ہم دونوں کو جوان کریگا یا اسی بڑہاپے مین فرزند ہوگا اور جبکہ زکریا نے تعجب سے کہا کہ ہم بوڑہے ہوگئے ہین ہمارے
کیونکر فرزند ہوگا تو اسکے جواب مین قَالَ کہا خدا نے فرشتہ کی زبانی كَذٰلِكَ اسی طرح ہے یعنی تمہارا یہی حال ہے کہ تم دونوں بوڑہے ہو
مگر خدا قادر ہے اور اُسپر بہت آسان ہے بوڑہے ہونیکو اولاد دینا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے برخلاف عادت کے قَالَ
کہا زکریا نے کہ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اے پروردگار میرے مقرر کر تو واسطے میرے اٰيَةً کوئی نشانی کہ جس سے مجھکو اپنی زوجہ کا حاملہ ہونا معلوم
ہو تاکہ تیرا شکر ادا کرون قَالَ کہا جبرئیل نے بحکم خدا کہ اٰيَتُكَ نشانی تیری یہ ہے اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ یہ ہے کہ نہ کلام
کرسکیگا تو آدمیون سے باوجود صحت اور درستی زبان کے ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ تین روز اِلَّا رَمْزًا مگر اشارہ کرنا ہاتہ سے یا سر سے اور حکمت اسمین
یہ تہی کہ اس مدت تک ذکر خدا مین اور اُسکی شکر گزاری مین مشغول رہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اور ذکر کر تو پروردگار اپنے کو كَثِيْرًا
بہت اور کثیرا صفت ہے ذکرا محذوف کی کہ وہ مفعول مطلق اذکر کا ہے وَّسَبِّحْ اور تسبیح کر تو اُسکی بِالْعَشِىِّ ساتہ آخر روز کے یعنی عصر
شام تک وَالْاِبْكَارِ اور ساتہ اول روز کے یعنی صبح سے چاشت تک اور جبکہ نطفہ زکریا کی بی بی کو حاملہ ہونیکا آیا تو خود بخود انکی زبان
بند ہوگئی اور جاتا اُنہون نے کہ سوائے ذکر خدا کے اسپر کوئی قدرت نہین کہتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اُسوقت وہ اپنے سر سے اشارہ کرتے

ع ۱۱ ۱۲

اور باقی قصہ زکریا کا سورہ مریم میں آئیگا انشاء اللہ تعالی اور جسوقت خدا تعالی نے ذکر عمران کا کیا اور اسکی دختر کا حال مجملاً بیان کیا تو بعد اسکے
تفصیل اسکی کرتا ہے اپنے قول سے کہ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ عطف ہے اسکا پہلی اذ قالت پر ہے یعنی اور یاد کر تو ای محمد صلعم کہ جسوقت کہا فرشتوں
یعنی جبرئیل نے مع ایک جماعت فرشتوں کے کہ ہمراہ اسکے مریم کے دیکھنے کو آئی تھی کہا کہ یٰمَرْیَمُ اے مریم اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ تحقیق خدا نے
برگزیدہ کیا ہے تجھکو واسطے عبادت کے وَطَہَّرَکِ اور پاکیزہ کیا ہے تجھکو شرک و حیض سے اور نفاس سے یعنی ان خونسے کہ جو جنے کیوقت آتا ہے اور سب
عیبونسے اور برائیوں سے وَاصْطَفٰکِ اور برگزیدہ کیا ہے تجھکو اور مکرر یہ فقرہ واسطے تاکید کے آیا ہے یعنی بیشک برگزیدہ کیا ہے تجھکو عَلٰی
نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اوپر عورتوں عالم کے لوگوں اس زمانہ کے اور یا یہ کہ برگزیدہ کیا تجھکو سب عورتونسے کہ بیت المقدس کی خدمت سب
عورتوں میں سے خاص تجھی کو دے اور پہلے ایسی عورت کوئی نہ تھی اور یا اسوجہ سے کہ تجھکو بے شوہر فرزند عطا کریگا نہ یہ کہ جمیع زنان عالم سے برگزیدہ کیا ہے
تجھکو اسواسطے کہ جمیع زنان عالم سے افضل ہونا صفت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ہے چنانچہ ابن عباس نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا
حضرت نے کہ دختر میری فاطمہ زہرا سردار زنان عالم کی ہے اور وہ پارہ جگر اور نور چشم اور میوہ دل اور روح میری ہے جسوقت وہ محراب میں کھڑی
ہوتی ہے آگے خدا کی عبادت کیواسطے تو نور اسکا فرشتونکو روشنی بخشتا ہے جیسے کہ ستارگان آسمان زمین کے لوگونکو روشنی بخشتے ہیں اسوقت حق تعالی
ملائکہ سے خطاب کرتا ہے کہ کنیز خاص میری فاطمہ زہرا کو دیکھو کہ جو سردار عورتونکی اور میری پرستش کرنیوالونکی ہے میرے خوف سے محراب میں کھڑی ہو کر کانپتی
اور روتی ہے تمکو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں اسکو اور اسکے شیعونکو آتش دوزخ سے بےخوف کردونگا اور خدا تعالی نے حضرت مریم کو اصطفاک اور طہرک فرمایا ہے
اور ایسے ہی رسولخدا صلعم کے اہلبیت کو فرمایا ہے ویطہرکم تطہیرا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جیسے کہ مریم بتول ہے ایسے ہی فاطمہ بتول ہے اور
بتول اسکو کہتے ہیں کہ جسکو حیض نہ آتا ہو اور اسکو بھی کہتے ہیں کہ جو خلقت سے انقطاع کرکے بالکل خدا کیطرف متوجہ ہو جاتی ہے اور بعد اسکے مریم کو
حکم کرتا ہے شکر گذاری کرنیکا عوض میں ان نعمتوں کی اسطرح سے کہ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ اے مریم فرمانبرداری کر تو لِرَبِّکِ خاص واسطے پروردگار
اپنے کے وَاسْجُدِیْ اور سجدہ کر تو اس معبود پاک کو وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ اور رکوع کر تو ہمراہ رکوع کرنیوالونکے کہ جماعت میں
نماز کو پڑھ یہ حکم ہے نماز جماعت کیواسطے یا یہ کہ رکوع کرنیوالونکے شمار میں تو بھی ہو جا اور سجدہ کو رکوع سے پہلے اسواسطے ذکر کیا ہے کہ انکی شریعت میں
سجدہ رکوع سے پہلے تھا اور یا یہ کہ وقت جمع کرنے آیات قرآنیہ کے تقدیم و تاخیر ہو گئی ہے اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت مریم کی باتیں ملائکہ سے ہوتی
تھیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا کا نام محدثہ اسواسطے ہوا کہ وہ بھی فرشتونسے کلام کیا کرتے تھے اور ملائکہ آسمان سے نازل
ہوتے تھے اور پکارتے تھے فاطمہ کو جیسے کہ مریم بنت عمران کو پکارتی تھے اور کہتے تھے کہ یا فاطمہ ان اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک علی نساء العالمین
یا فاطمہ اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین پس باتیں کرتی تھی فاطمہ ان فرشتونسے اور ایک شب فاطمہ نے فرشتوں سے کہا کہ کیا مریم دختر
عمران عالم کی عورتونسے بزرگ نتھی فرشتوں نے جواب میں کہا کہ مریم اپنے زمانہ کی عورتونسے افضل اور بزرگ تھی اور تو اسکے زمانہ کی اور اپنے زمانہ
کی سب عورتونسے افضل ہے اور سردار زنان اولین اور آخرین کی ہے ذٰلِکَ یہ یعنی جو کچھ مذکور ہوا ہے قصہ مریم اور زکریا اور یحیی میں مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ خبروں غیب کی ہے کہ بدون وحی کے معلوم نہیں ہوتا اور پہلی کتابوں میں جو ایسے قصے لکھے ہیں وہ صحیح اور واقعی نہیں
ہیں بلکہ انمیں تغیر و تصرف لوگونکا ہو گیا ہے اسواسطے جو کچھ قصص کہ قرآن میں مذکور ہیں وہ پہلی کتابوں سے مطابق نہیں ہوتے بلکہ جو کچھ کہ قرآن میں ہے
وہ واقعی ہے نہ اور کتابوں پہلیوں کی لکھی ہوئے قصے پس اسواسطے خدا تعالی فرماتا ہے کہ غیب کی خبر کو نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ وحی کرتے ہیں ہم طرف
تیری اور جبرئیل کیواسطے سے تیرے پاس بھیجتے ہیں ہم وَمَا کُنْتَ اور نتھا تو اے محمد صلعم لَدَیْہِمْ نزدیک انکے اور اس خبر کے غیب کی خبر …
خدا تعالی اسطرح سے بیان کرتا ہے کہ تو اپنی آنکھونسے نہیں دیکھا ہے اس واقعہ کو اور تو موجود نتھا نزدیک ان عابدوں بیت المقدس کے اِذْ یُلْقُوْنَ
جسوقت کہ ڈالتے تھے وہ واسطے قرعہ کی نہر میں اَقْلَامَہُمْ قلموں اپنی کو تاکہ جانیں وہ کہ اَیُّہُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ کہ کون انمیں سے …

اور ضامن ہو مریم کا کہ اسکو پرورش کرے **وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ** اور نہتا تو نزدیک انکے **إِذْ يَخْتَصِمُونَ** جسوقت کہ جہگڑتے تہے وہ عابد مریم کی پرورش
کیمقدمہ مین کہ ہر ایک طالب تہا مریم کی پرورش کا اور یہ آیت دلیل ہی قرعہ کی جائز ہونیکیواسطے اور جناب رسولخدا صلعم جب کسی جہاد مین جاتے تہے
تو اپنی بیبیونکے نام قرعہ ڈالتے تہے جسکا نام نکلتا تہا اسکو اپنے ہمراہ لیجاتے تہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہ ڈالے کوئی قوم قرعہ کو اور
اپنا کام خدا کے سپرد نکرین مگر کہ خدا تعالی جو کچہ کہ حق ہی اسکو باہر لاویگا **إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ** یاد کر ای محمد صلعم جسوقت کہا فرشتون نے
یعنی کہا جبرئیل نے مریم سے کہ **يَا مَرْيَمُ** اے مریم **إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ** تحقیق خدا خوشخبری دیتا ہی تجہکو **بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ** ساتہ ایک کلمہ کے
اپنی جانب سے کہ وہ عیسی ہی کہ کلمہ کن کے کہنے سے وہ پیدا ہو گیا تہا یعنی ای مریم خدا تعالی تجہکو عیسی کی پیدا ہونیکی خوشخبری دیتا ہے کہ
اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ نام اُنکا مسیح عیسی بیٹا مریم کا ہی اور نام انکا عیسی ہی اور لقب انکا مسیح ہی اور عیسی معرب یسوع کا ہی
اور مسیح عبرانی زبان مین مشیخ ہی اور مشیخ مبارک کو کہتے ہین اور یا یہ کہ مسیح سو واسطے کہتے ہین کہ مسح کیا گیا ہی ساتہ برکت کی اور یا یہ کہ مسح کیا گیا ہے
یعنی صاف کیا گیا ہی ناپاکیون سے اور پاک ہی وہ اور یا یہ کہ مسح کیا ہی اُسکو جبرئیل نے **وَجِيهًا** صاحب قدر او شرف ہی **فِي الدُّنْيَا**
بیچ دنیا کی باعتبار نبوت کی اور طاعت کی **وَالْآخِرَةِ** اور بیچ آخرت کی شفاعت کے اور بلند درجہ ہونیکے اعتبار سے **وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ**
اور مقربان خدا سے ہے اور پچہا چار واقع ہوئی اور حضرت عیسی زمانہ مین صاحب الزمان علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر نزول کرینگے
اور دجال کو قتل کرینگے اور حضرت صاحب الزمان کی پیچہے نماز پڑہینگے بسبب منسوخ ہونی شریعت اپنی کی اور نہ واقف ہونے ہماری شریعت
سے اور حضرت عیسی نے پیدا ہوتے ہی کلام کیا یہ ایک معجزہ انکا تہا تاکہ لوگونکو معلوم ہو کہ یہ پیغمبر ہے اور حضرت مریم سے تہمت موقوف
ہو جاتی اور مجاہد سے روایت ہی کہ جسوقت مریم تنہا ہوتی تہی تو عیسی پیٹ مین انسے باتین کرتے تہے اور جب کسی کام مین مشغول ہوتی
تہی تو عیسی تسبیح خدا کرتے تہے اگرچہ پیٹ مین ماں کی بہت کم مدت سے ہین اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جب خدیجہ حضرت فاطمہ سے
حاملہ ہوئی تو رسولخدا صلعم نے قریب خدیجہ کی جاکر سنا کہ کسی سے باتین کرتی ہین پوچہا کہ ای خدیجہ کس سے باتین کرتی ہو کہا یارسول اللہ اس
بچہ سے باتین کرتی ہون جو کہ میری شکم مین ہے حضرت نے فرمایا کہ ای خدیجہ خوشخبری ہو تجہکو کہ جبرئیل خوشخبری دیتا ہی مجہکو کہ یہ فرزند جو تیرے
شکم مین ہی دختر ہے اور یہ ماں اماموں کی ہی اور اسکی نسل سے امام پیدا ہونگے کہ جنکی پیروی بندگان خاص کرینگے اور فرماتا ہی خدا کہ
حضرت عیسی کی حال مین کہ **وَيُكَلِّمُ النَّاسَ** اور باتین کریگا وہ عیسی آدمیونسے **فِي الْمَهْدِ** بیچ گہوارہ کے اور جسوقت کہ تیری
گود مین دودہ پیتا ہو **وَكَهْلًا** اور ایام کہولت مین جسوقت کہ ادیہڑ ہو جاوے یعنی گفتگو کرنا اسکا گہوارہ مین اور ایام کہولت مین
برابر ہے اور کہلا حال واقع ہوا ہی **وَمِنَ الصَّالِحِينَ** اور نیکوکاروں سے ہوگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہوگا پس جسوقت مریم نے کلام ملایکہ کا سنا
قَالَتْ کہا تعجب کرکے **رَبِّ** اے پروردگار میرے **أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ** کہانسے ہو واسطے میرے فرزند اور کیونکر صورت ہو
مجہسے فرزند کی پیدا ہونیکی **وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ** اور حال یہ ہی کہ نہین چہوا ہے مجہکو کسی آدمی نے اور پیدا ہونا بچہ کا بدون شوہر کے
عادت کی خلاف ہی اور عورت سے بدون مرد کے پاس گئی کیونکر بچہ پیدا ہو **قَالَ** کہا جبرئیل نے مریم کے جواب مین **كَذَٰلِكِ** اسیطرح
ہے کہ بے شوہر ہی فرزند پیدا ہو **اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ** خدا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہی **إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا** جسوقت حکم کرے
کسی امر کو کہ اسکا کرنا چاہی تو **فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ** پس سوای اسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اسکے کہ **كُن** ہو تو عدم سے موجود
ہو **فَيَكُونُ** پس ہو جاتی ہی وہ اسیوقت مقصود یہ ہے کہ جسوقت کسی چیز کا پیدا کرنا چاہی تو بلا تاخیر وہ اسیوقت ہو جاتی ہی **وَ**
يُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ اور سکہلاویگا خدا اُس عیسی کو کتاب یعنی جو کتاب کہ اُس سے پہلے نازل ہوئی ہی **وَالْحِكْمَةَ** اور سکہلاویگا اسکو حکمت
کہ وہ علم حلال اور حرام کا ہی اور مراد شریعت سے ہے **وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ** اور سکہلاویگا اسکو توریت اور انجیل اور اگرچہ بہی

کتاب میں داخل نہیں لیکن واسطے انکی فضیلت کے علاحدہ انکا ذکر کیا ہے وَرَسُولًا مفعول ہے بسبب فعل مقدر کا یا ارسلت کا یعنی اور کرینگے ہم اسکو پیغمبر
اِلٰی بَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ طرف بنی اسرائیل کی کہ وہ کہیگا کہ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس ایک
نشانی اور علامت مِّنْ رَّبِّکُمْ پروردگار تمہارے کی پاس سے کہ وہ علامت گواہ ہے میری پیغمبری کی اور آیت سے مراد جنس آیت ہے
نہ ایک آیت اسواسطے کہ خدا نے پانچ علامتیں اور نشانیاں بیان کی ہیں پہلی علامت یہ ہے کہ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ تحقیق کہ میں
پیدا کرتا ہوں یعنی بناتا ہوں واسطے تمہارے مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْـَٔۃِ الطَّیْرِ مٹی سے مانند شکل پرندہ کی فَاَنْفُخُ فِیْہِ پس
دم پھونکتا ہوں میں بیچ اسکے فَیَکُوْنُ طَیْرًا پس ہوجاتا ہے وہ مٹی کا جانور پرندہ کہ اسمیں جان پڑجاتی ہے اور وہ پرواز کرجاتا ہے
بِاِذْنِ اللّٰہِ بحکم خدا اور دوسری علامت کو بیان کرتا ہے کہ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ اور اچھا کرتا ہوں میں مادر زاد اندھے کو وَالْاَ
بْرَصَ اور سفید داغ والیکو کہ اندھا تو بینا ہوجاتا ہے اور آنکھیں اسکی روشن ہوجاتی ہیں اور سفید داغ والے کا بدن صحیح اور درست
ہوجاتا ہے کہ کوئی داغ اسکے بدن پر باقی نہیں رہتا ہے اور داغ والیکا اچھا ہونا تیسری علامت ہے اور چوتھی علامت کو بیان کرتا ہے کہ
وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اور زندہ کرتا ہوں میں مردوں کو بِاِذْنِ اللّٰہِ ساتھ حکم خدا کی اور باذن اللہ کو مکرر فرمایا ہے اسلئے کہ کسیکو وہم
عیسیٰ کے خدا ہونیکا نہو اور روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ نے چار آدمی زندہ کئے ہیں ایک تو بڑھیا کا بیٹا کہ ماں اسکی اسکو بہت روتی تھی حضرت
عیسیٰ کو اسپر رحم آیا اور اسکے بیٹے کو بحکم خدا زندہ کردیا اور ایک دوست حضرت عیسیٰ کا تھا کہ وہ مرگیا تھا اسکو زندہ کیا کہ وہ بیس برس
تک زندہ رہا اور اسکی اولاد بھی پیدا ہوئی اور جبتک وہ زندہ رہا کھاتا پیتا رہا اور ایک بڑھیا کو زندہ کیا ہے کہ اسکے واسطے قوم اسکی
بہت روتی تھی اور حضرت عیسیٰ کی دعا سے وہ زندہ ہوگئی اور چوتھے سام پسر نوح علیہ السلام کو زندہ کیا ہے کہ اسکو مرے ہوئے قریب چار ہزار
برس کا عرصہ ہوا ہوگا حضرت عیسیٰ کی قوم نے کہا کہ اگر تو اسکو زندہ کردے تو ایمان لاویں ہم پیغمبری حضرت عیسیٰ کی اسکی قبر پر گئے اور کہا اسکو
کہ قم باذن اللہ اسیوقت قبر شق ہوئی اور وہ اسمیں سے باہر نکلا اور بال اسکے سفید تھے کہنے لگا کیا قیامت آگئی حضرت عیسیٰ نے فرمایا
کہ نہیں میں نے خدا سے درخواست کی تھی اسنے تجھکو زندہ کردیا ہے تو تو جوان مرا تھا بال تیرے کیوں سفید ہیں کہا کہ تیری آواز سنکر میں نے
گمان کیا کہ قیامت ہوگئی ہے سو اسکی ہول سے بال میرے سفید ہوگئے ہیں پھر حضرت عیسیٰ نے اس سے کہا کہ مرجا تو بحکم خدا وہ اسیوقت
مرگیا اور زمین میں چلا گیا اور حضرت امام حسین اور امام رضا علیہما السلام سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ نے بھی
مرے زندہ کئے ہیں ایکمرتبہ قریش حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے مردوں کو زندہ کردیجئے حضرت صلعم نے امیر المومنین
علی بن ابیطالب کو ہمراہ انکے روانہ کیا اور فرمایا کہ جن جن آدمی کا یہ نام لیویں باواز بلند تو اسکو پکار نام اسکا لیکر کہ محمد صلعم فرماتا ہے کہ اٹھ
تم بحکم خدا حضرت علی انکے ہمراہ گئے اور جن جن کا انہوں نے نام لیا تھا حضرت علی نے انکو پکارا کہ ای فلانے ای فلانے محمد صلعم کہتا ہے کہ اٹھو تم بحکم خدا اسیوقت وہ
زندہ ہوگئے اور قریش نے انسے باتیں کیں اور انسے کہا کہ محمد صلعم پیغمبر ہوئے ان لوگوں نے کہا کہ ہم زندہ اسپر ایمان لاویں اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا
صلعم مادرزاد اندھوں کو بھی اچھا کرتے تھے اور برص کے داغ والوں کو بھی شفا بخشتے تھے اور دیوانوں کو اچھا کرتے تھے اور جو جانور اور پرندے انسے باتیں
کرتے ان حضرت صلعم سے کلام کیا ہے اور پانچویں علامت کو بیان کرتا ہے کہ وَاُنَبِّئُکُمْ اور خبر دیتا ہوں میں تمکو بِمَا تَاْکُلُوْنَ ساتھ
اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اور ساتھ اس چیز کے کہ جمع کرتے ہو تم بیچ گھروں اپنے کے منقول ہے کہ چار
آدمیوں نے اتفاق کرکے چند قسم کا کھانا کھایا ایک کھانا دوسرے کو کھایا بغیر بتائے اپنے گھر میں لائے اور اسمیں سے ایک قدر میں نے کھایا
اور باقی کا متفرق کرکے علاحدہ علاحدہ ہر ایک جگہ رکھدیا اور حضرت عیسیٰ سے جاکر کہا کہ ہمکو خبر کرو ہمنے کیا کھایا ہے اور کس قدر کھایا ہے اور کس جگہ باقی
ہے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ کو سب بتلادیا اور عیسیٰ نے ہر ایک کھانے کی خبر دی اس کھانیکا خدا تعالیٰ ذکر کرتا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ

لَاٰيَةً لَّكُمْ تحقیق کہ بیچ اُن پانچ معجزونکی البتہ علامت اور نشانی ہی میرے دعوی نبوت کی راست ہونیکی اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور باور کرنیوالے نہ عناد اور انکار کرنیوالے وَمُصَدِّقًا اسکا عطف رسولاً پر ہے اور حال بھی ہو سکتا ہی اور تقدیر
اسکی وجئتکم مصدقا ہی یعنی اور آیا ہوں میں تمہارے پاس جسوقت کہ تصدیق کرنیوالا اور سچا کرنیوالا ہوں لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ واسطے اسچیز کے
کہ آگے مجھسے ہے مِنَ التَّوْرٰىةِ کہ وہ توریت ہی کتاب موسی کی وَلِاُحِلَّ لَكُمْ اور آیا ہوں میں تا کہ حلال کروں میں واسطے تمہارے
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ بعضی وہ چیز کہ حرام کیگئی تھی اوپر تمہارے موسی کی شرع میں مثل چربی اور گوشت
شتر اور تعظیم یوم شنبہ کے وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور لایا ہوں میں تمہارے پاس نشانی نبوت کی پروردگار تمہارے
کیطرف سے کہ وہ معجزے ہیں کہ دلالت کرتے ہیں میری نبوت پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے میری مخالفت میں وَاَطِيْعُوْنِ ۝
اور فرمانبرداری کرو تم میری اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ تحقیق کہ خدا پروردگار میرا ہی وَرَبُّكُمْ اور پروردگار تمہارا ہی فَاعْبُدُوْهُ پس
عبادت کرو تم اسکو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہ راہ سیدہی ہے کہ منزل مقصود کو پہنچاتی ہی اور کہتے ہیں کہ یہودیوں نے معجزات
ظاہر اور روشن حضرت عیسی کے دیکھے اور پھر انکا انکار کیا اور انسے عناد کرنے لگے یہانتک کہ ارادہ انکے قتل کا کیا اس مقدمہ میں خدا تعالی بیان
کرتا ہے کہ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى پس جسوقت کہ دریافت کیا عیسی نے مِنْهُمُ الْكُفْرَ اُن یہودیوں سے کفر کو یعنی وہ امر کہ جو دلالت
کرتا تھا اُنکے کفر پر اُن لوگوں کا آپسمیں مشورہ اور اتفاق کرنا تھا عیسی کے قتل پر اُسوقت قَالَ کہا عیسی نے اُن لوگوں سے کہ جو اسپر
ایمان لائے تھے مَنْ اَنْصَارِيْٓ کون ہیں مدد کرنیوالے میرے تم میں سے کہ پناہ لیجانیوالے ہیں اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کے دشمنوں سے
قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ کہا حواریوں نے جو کہ اسپر ایمان لائے تھے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم ہیں مددگار خدا کے یعنی نصرت
کرنیوالے اسکے دین کی اور کہتے ہیں کہ حور لغت میں سفید خالص کو کہتے ہیں اور وہ لوگ لباس سفید پہنتے تھے سو واسطے انکو حواری کہتے ہیں
اور بعضی کہتے ہیں کہ وہ دہوبی تھے کہ کپڑونکو سفید کرتے تھے سو اسواسطے انکو حواری کہتے ہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ حضرت مریم نے حضرت عیسی کو رنگریز کے سپرد کیا تھا کہ وہ
اپنا کام انکو سکہلاوے ایک روز وہ رنگریز طرح طرح کے رنگ کے کپڑے بہت سے انکو دیکر کہیں کو گیا اور حضرت عیسی سے کہا کہ ان سب کو رنگ لیتا ہوں تب وہ سب کپڑے
نیل کے ماٹ میں ڈالدیئے اور کہا کہ خداوندا جیسا میں رنگ چاہتا ہوں ویساہی ہو جاوے اور اسکے استاد نے یہ حال دیکھا تو غل مچایا اور کہا کہ تونے سب کپڑے
خراب کر دیئے اور لوگ وہاں جمع ہوگئے اور حضرت عیسی نے اپنے استاد سے کہا کہ جیسا تو رنگ چاہے ویسا ہی لے جس رنگ کو اسنے کہا وہ ہی عیسی نے نیل کے
ماٹ میں سے نکالکر اسکو دیدیا یہ معجزہ دیکہکر سب لوگ ایمان لائے وہ حواری حضرت عیسی کے تھے اور امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک
حواری وہ لوگ ہیں کہ جو اپنے نفسوں میں خالص تھے اور لوگونکو خالص کرتے تھے گناہونکی چرک اور میل سے بسبب وعظ اور نصیحت کی اور وہ بارہ
شخص تھے اور سب سے زیادہ فاضل اور عالم الوقا تھا حاصل یہ ہے کہ ان حواریوں نے کہا کہ ہم نصرت کرنیوالے ہیں خدا کی دین کی اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
ایمان لائے ہیں ہم ساتھ خدا کے اسکو واحد ہم جانتے ہیں وَاشْهَدْ اور گواہ رہ تو ہمارا اے عیسی قیامت کے روز نزدیک خدا کے بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
ساتھ اسکے تحقیق ہم اسلام کو قبول کرنیوالے اور فرمانبرداری کرنیوالے کل احکام خدا کے ہیں اور بعد اسکے کہا انہوں نے کہ رَبَّنَآ اے پروردگار ہمارے
اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ ایمان لائے ہم ساتھ اسچیز کے کہ نازل کی ہے تونے یعنی ایمان لائے ہم انجیل پر وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اور تابعداری کی
ہمنے پیغمبر تیرے کی کہ وہ عیسی ہے فَاكْتُبْنَا پس لکھ تو ہمکو مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ہمراہ گواہی دینے والوں وحدانیت خدا کی یعنی ہمارے ناموں کو
ثابت کر تو ان لوگونکی زمرہ میں کہ جو ایمان لائے ہیں خدا پر اور تمام پیغمبروں پر اور اب خدا تعالی اشارہ کرتا ہے طرف اس امر کے کہ یہودیوں نے
حضرت عیسی کا سولی پر چڑہانا چاہا تھا اور خدا تعالی نے انکو بچا لیا اور سردار یہودیونکا کہ جسکا نام یہودا تھا اور حضرت عیسی کو قید خانہ میں
واسطے سولی دینے کی باہر لانیکو گیا تھا وہ تو حضرت عیسی کی صورت بنگیا اور اسکو عیسی کے شبہ میں سولی دیدی اور حضرت عیسی کو جبرئیل

اسکے سولی دینے سے پہلے وے شنبہ مین سے باہر نکال کر لیگئے اور آسمان پر اُنکو روانہ کیا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَمَكَرُوا اور مکر کیا اُن یہودیون نے اسطرح سے کہ یہودیون کی ایک
جماعت کو اُنہون نے بہیجا تہا کہ عیسیٰ کے قتل کا قصد کرین اور جسجگہ کہ قابو پائین وہان اُنکو قتل کرین اور مشہور قصے مین یہہ ہی کہ جس طرح حواریون
ایک شب حضرت عیسیٰ کو گرفتار کرکے ایک گہر مین قید کیا اور قید ہونیسے پہلے حضرت عیسیٰ نے حواریین کو جمع کیا وصیت کرتے تہے وہ وصیت کرکے فراغت
کی تہی اور حکم دیا تہا کہ تم اطراف عالم مین متفرق ہوجانا اور جس شب کو یہودیون نے حضرت عیسیٰ کو قید کیا تہا اُسکی صبح کو ارادہ کیا کہ قیدخانہ مین سے
باہر لاکر اُنکو سولی پر چڑہاوین اور یہودا سے کہا کہ تو عیسیٰ کو قیدخانہ سے باہر نکال کر لا اور جبرئیل بحکم خدا حضرت عیسیٰ کو اسی شب وے شنبہ مین سے باہر نکال کر
آسمان پر لیگئے تہے اور یہودا حضرت عیسیٰ کے لانیکو علی الصباح قیدخانہ کے اندر گیا لیکن حضرت عیسیٰ کو وہان نہ دیکہا حقتعالی نے یہودا کی صورت عیسیٰ کی
صورت کے مشابہ کردی اور یہودا نے حضرت عیسیٰ کو جو اُس قیدخانہ مین نہ پایا تو مایوس ہوکر باہر چلا آیا اور چاہا کہ اپنے یارونسے بیان کرے کہ عیسیٰ
اس گہر مین نہین ہے لوگون نے اسکو بات کرنیکی بہی مہلت نہ دی اور اُس سے لپٹ گئے اور وہ ہرچند فریاد کرتا تہا اور کہتا تہا کہ مین یہودا ہون تمہارا یار
مجہکو کسواسطے گرفتار کرتے ہو اُسکے یارون نے کچہہ نہ سنا اور اُسکو عیسیٰ جانکر سولی پر چڑہادیا اور اُسکو سولی دیکر بعد اُسکی لاش پر تیر مارے اور بعد اُسکے یہودا
اپنی صورت اصلی پر ہو گیا اور تواریخ کی کتابون مین لکہا ہی کہ جس شب حضرت عیسیٰ کو آسمان پر لیگئے وہ شب ماہ رمضان کی تہی اور شب قدر تہی اور
کہتے ہین کہ وہ اکیسوین ماہ رمضان کی تہی حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ یہودیون نے مکر کیا کہ کسی حیلہ سے عیسیٰ کو قتل کرین وَمَكَرَ اللّٰهُ
اور جزا اُنکے مکر کی دی خدا نے اُنکو کہ یہودا کو جو کہ اُنکا سردار تہا عیسیٰ کی صورت پر کرکے سولی دلوائی اور عیسیٰ کو بچا کر آسمان پر لیگیا وَاللّٰهُ اور خدا خَيْرُ الْمَاكِرِينَ
بہتر مکر کرنیوالونکا ہی کہ سب مکر کرنیوالونسے قوی زیادہ ہی ضرر پہنچانیمین جسجگہ سے کہ گمان نہ تہا اور فرماتا ہی خدا کہ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یاد کر اے محمد
صلعم اُسوقت کو کہ کہا خدا نے کہ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ اے عیسیٰ تحقیق کہ مین پورا کرنیوالا اجل تیری کا ہون وقت مقرر تک
کہ اُس سے پہلے تجہکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہی اور مین نگاہ رکہنے والا تیرا ہون اُسوقت تک یہانتک کہ وقت تیری اجل کا آوے وَرَافِعُكَ إِلَيَّ
اور اُٹہانیوالا تیرا ہون طرف کرامت اپنی کی اور بلند کرنیوالا تیرا ہون مقام بلند مین کہ وہ آسمان ہی اور مسکن ملائکہ کا ہی وَمُطَهِّرُكَ اور
پاک کرنیوالا تیرا ہون صحبت سے مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا اُن لوگونسے کہ کافر ہوئے ہین وہ اور ایذا دینے والے تیرے ہین ناپاکی قصد اُنکے سے
وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ اور کرنیوالا اُن لوگونکا کہ پیروی کی ہی اُنہون نے تیری مومنین مین سے فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا
فوق اور بالا اُن لوگونکے کہ کفر کیا ہی اُنہون نے اور مراد اُن لوگونسے یہود ہین اور یہہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ نصارا غالب ہوئے یہود پر حجت اور
دلیل سے اور نبوت حضرت عیسیٰ کی اُنہون نے ثابت کی اور یا یہہ کہ غالب ہوئے شمشیر سے اور یہودی مسلمانان نصارا پر کبہی غالب نہین ہوئے
جو لوگ کہ ایمان لائے عیسیٰ کی نبوت پر وہ ہمیشہ غالب رہینگے یہود پر إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ دن قیامت تک ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پہر طرف
میری پہرنا تمہارا ہی سب کا یعنی عیسیٰ کا اور اُسکے فرمانبردارونکا اور اُسکے انکار کرنیوالونکا فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ پس حکم کرونگا مین درمیان تمہارے
فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ بیچ اُس چیز کے کہ تہے بیچ اُسکے اختلاف کرتے کہ یہودی تو اعتقاد حضرت موسیٰ سے رکہتے ہین اور عیسیٰ اور محمد کے منکر
ہین اور نصارا موسیٰ اور عیسیٰ کو مانتے ہین اور محمد کا انکار کرتے ہین اور تین خدا اُنکا اعتقاد رکہتے ہین اور مومنین کہتے ہین کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد سب
حق ہین اور تینون پیغمبر بہیجے ہوئے خدا کے ہین اور اُنہین فرقونکی جزا مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا پس لیکن جو لوگ کہ
کافر ہوئے یعنی یہود اور نصارا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا پس عذاب کرونگا مین اُنکو عذاب سخت فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے
کہ قتل اور غارت کرونگا اور جزیہ اُنپر رکہونگا وَالْآخِرَةِ اور بیچ آخرت کے کہ ہمیشہ وہ دوزخ مین جلا کرینگے وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ اور
نہوینگے واسطے اُنکے نصرت کرنیوالے اور مددگار کہ آتش دوزخ سے اُنکو رہائی دلوائین اور من ناصرین مین من زائد ہی وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا اور
لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور محمد صلعم کی نبوت پر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے ہین اُنہون نے نیک فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ

ع ۱۳

پس پورا دیگا انکو خدا اجر انکا دنیا میں تو نیکنامی اور عزت سے انکو رکھیگا اور آخرت میں درجے انکا بلند کریگا اور فیوفیہم کو حفص نے یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ
اور باقیوں نے نون سے پڑھا ہے متکلم کا صیغہ واللہ لا یحب الظالمین اور خدا نہیں دوست رکھتا ہے ظلم کرنیوالوں کو کہ ایمان اور طاعت کو
چھوڑ کر کفر اور گناہ کو اختیار کرتے ہیں ذلک یہ کلام جو کہ مذکور ہوا ہے قصہ میں عیسیٰ کے اور سوا اسکے نتلوہ علیک پڑھتے ہیں ہم اسکو اوپر
تیرے کہ وہ من الآیات نشانیوں اور حجتوں میں سے ہے کہ جو دلالت کرتے ہیں تیری نبوت کے راست اور درست ہونے پر والذکر
الحکیم اور نصیحت محکم میں سے ہے کہ جسمیں تمام حکمت بھری ہوئی ہے کہ شامل ہے حلال اور حرام کے حکم کو اور کہتے ہیں کہ نصاریٰ نے بعد سننے قصہ
عیسیٰ کے جناب رسول خدا صلعم سے کہا کہ تو کسواسطے عیسیٰ کو گالی دیتا ہے کہ تو اسکو بندہ کہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ عیسیٰ کو بندہ خدا کا کہنا ہرگز گالی
نہیں ہے وہ بیشک بندہ خدا کا اور بھیجا ہوا اسکا ہے یہ سنکر نصاریٰ نجران کے غصہ ہوئے اور کہنے لگے کبھی ایسا نہیں دیکھا اور نہ سنا ہے کہ فرزند بدون
باپ کے پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے انکے جواب میں فرمایا کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ تحقیق مثال عیسیٰ کی نزدیک خدا کے یعنی حال عیسیٰ کا اور
صفت اسکی خدا کے نزدیک کمثل آدم مانند آدم کے ہے اور تمکو یقین ہے اور اعتقاد رکھتے ہو کہ آدم بدون باپ اور ماں کے پیدا ہوا ہے
اور اسکو تم خدا کا بیٹا نہیں کہتے ہو اور جو شخص کہ ماں سے بدون باپ کے پیدا ہوا ہو اسکو کسواسطے خدا کا بیٹا کہتے ہو اور جیسے کہ آدم خلاف عادت
کے پیدا ہوا ہے ایسے ہی عیسیٰ پیدا ہوا ہے فرق ان دونوں میں کیا ہے اور اگر زیادہ تعجب ہے تو آدم میں ہے کہ وہ بدون ماں اور باپ کے پیدا ہوا ہے
خلقہ من تراب پیدا کیا ہے اسکو مٹی سے ثم قال لہ پھر کہا واسطے اسکے بعد پیدا کرنے قالب کے خدا کے حکم سے کن
ہو تو زندہ فیکون پس ہو گیا وہ اسیوقت یہ حکایت حال ماضی کی ہے الحق یہ خبر مبتدا محذوف کی ہے اور تقدیر اسکی ہو الحق
یعنی وہ وصف عیسیٰ کا حق ہے کہ جو نازل ہوا ہے من ربک پروردگار تیرے کی طرف سے کہ وہ مثل آدم کے ہے فلا تکن پس نہو تو من
الممترین شک کرنیوالوں میں سے اور ثابت قدم رہ تو اس امر پر کہ عیسیٰ بندہ خدا کا ہے اور پیغمبر اسکا اور خطاب اسمیں ہر ایک سننیوالے کی طرف ہے یا رسول خدا کی
طرف خطاب ہے اور مراد اس سے ہر ایک آدمی امت کا ہے یعنی امت میں تم ان لوگوں میں سے مت ہو جو کہ عیسیٰ کو مثل آدم کی مومنین شک کرتے ہیں
اور اسکو فرزند خدا کہتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ آیہ مباہلہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فمن حاجک پس جو شخص کہ جھگڑا کرے تجھ سے
نصرانیوں میں سے اے محمد صلعم فیہ بیچ اس عیسیٰ کے یعنی جو کوئی عیسیٰ کے مقدمہ میں تجھ سے جھگڑا کرے ان نصرانیوں میں سے اے محمد صلعم اور وہ اپنے
اعتقاد باطل پر رہیں من بعد ما جاءک من العلم بعد اسکے کہ آیا ہے تجھکو علم میں سے یعنی بعد اسکے کہ جانا ہے تو نے اس امر کو
کہ عیسیٰ خدا کا بندہ اور پیغمبر ہے فقل پس کہہ تو اے محمد صلعم کہ تعالوا آؤ تم اے نصرانیو واسطے مباہلہ کرنیکے کہ ندع بلاویں ہم
ابناءنا و ابناءکم بیٹوں اپنوں کو اور بیٹوں تمہارے کو یعنی ہم اپنے بیٹوں کو بلاویں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ و نساءنا و نساءکم
اور عورتوں اپنیوں کو اور عورتوں تمہاری کو یعنی ہم عورتوں اپنی کو بلاویں اور تم عورتوں اپنی کو بلاؤ و انفسنا و انفسکم اور نفسوں
اپنے کو اور نفسوں تمہارے کو یعنی ہم انکو بلاویں کہ جو ہماری بمنزلہ نفسوں کے ہیں اور تم انکو بلاؤ کہ جو تمہارے بمنزلہ نفسوں کے ہیں اور مراد یہ
ہے کہ ہم اپنے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور جو کہ ہمارے بمنزلہ نفسوں کے ہیں ان سب کو ہمراہ لیچلیں اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور انکو جو تمہارے
بمنزلہ نفسوں کے ہیں ہمراہ اپنے لیجاؤ اور چلکے مباہلہ کریں ثم نبتہل پھر لعنت کریں ہم دروغگو پر فنجعل لعنت اللہ پس کریں ہم
لعنت خدا کی علی الکاذبین اوپر جھوٹ بولنے والوں کے اور نجعل لعنت اللہ عطف بیان ہے نبتہل کا اسواسطے کہ معنی میں ایک ہی ہیں
حاصل یہ ہے کہ ہم دونوں جھوٹ کہنے والے پر لعنت کریں تا کہ عذاب خدا کا جھوٹوں کی طرف متوجہ ہو اور اہل حق اہل باطل سے جدا ہو جاویں اور منقول
ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول خدا صلعم نے نجران کے نصاریٰ کو طلب کر کے فرمایا کہ ہر چند تم سے ہم گفتگو میں غالب ہوئے ہیں
لیکن تم زیادہ عناد کرتے ہو اور جھگڑتے ہو آؤ ہم اور تم آپسمیں مباہلہ کریں یعنی دعا کریں کہ جو کوئی باطل پر ہو اسپر لعنت خدا کی نازل ہو نصاریٰ نے

امر پر راضی ہوئے اور شہر کے باہر ایک جگہ مباہلہ کیواسطے مقرر کی اور نصارا نے اپنے مکانون مین جمع ہو کر مشورہ کیا عاقب سے کہ سب سے زیادہ عالم انکے مذہب مین
تہا اُسنے اُن نصرانیون سے کہا کہ تم خوب جانتے ہو کہ محمد صلعم پیغمبر برحق ہے اگر ہم اُس سے مباہلہ کرینگے تو ایک نصرانی زمین پر باقی نرہیگا اور سقف
نے کہا کہ اے قوم اگر محمد اپنے اصحاب کے ہمراہ مباہلہ کرے تو ہم اُس سے مباہلہ کرینگے اور اگر وہ اپنے یگانون کے ہمراہ مباہلہ کریگا تو خوف کرنا چاہئے کہ اس
صورت مین وہ راستگو ہے جبکہ صبح ہوئی تو اصحاب باوقار صف باندہکر دولتسرائے رسولخدا صلعم کے سامنے کہڑے ہوئے اس امید مین کہ ہمکو مباہلہ کیواسطے
اپنے ہمراہ لیجائینگے اس عرصہ مین سلمان فارسی ایک کملی سُرخ اور چار چوب لیکر حضرت کی دولتسرا سے باہر آئے اور وعدگاہ پر جاکر ایک سائبان
کہڑا کیا اور بعد اُسکے جناب رسولخدا صلعم اپنی دولتسرا سے برآمد ہوئے اور حضرت علی کی حجرہ مین تشریف لیگئے اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ
لیا اور حسنین کو حکم دیا کہ تم ہمارے آگے آگے چلو اور جناب فاطمہ زہرا سے فرمایا کہ تو ہمارے پیچھے پیچھے چل اور اصحاب مین سے کسی کو اپنے ہمراہ نہ لیا اور جسوقت
وعدہ گاہ پر پہنچے تو امیر المومنین سے فرمایا کہ مین تو دعا کرتا ہون اور تم چارون آدمی آمین کہو اور اسقف نصرانی نے اُنکو دیکہا تو پوچہا کہ محمد
کے ہمراہ یہ کون ہین کسینے کہا کہ یہ جوان تو اسکے چچا کا بیٹا اور داماد اُسکا ہے اور یہ عورت اُسکی دختر نیک اختر ہے اور یہ دو لڑکے اُسکے نواسے ہین
یہ سُنتے ہی خوف اُسکے دل مین پیدا ہوا اور کہنے لگا کہ اے نصارا اگر اسکو کچھ خوف ہوتا تو یہ اپنے یگانونکو مقام خوف مین نہ لاتا انسے مباہلہ نکرنا
چاہئے یہ سنکر سب نصرانیون نے کہا کہ مناسب ہے کہ مصالحہ کرنا چاہئے سقف جناب رسولخدا صلعم کی پاس آیا اور کہا کہ ہم مباہلہ نہین کرتے ہین
ہمسے تم صلح کرلو جسطرح جسمے کہ مرضی ہو جناب رسولخدا صلعم نے دوہزار حلہ بطور جزیہ کے مقرر کئے کہ قیمت ایک حلہ کی چالیس درہم ہوتے ہین اور
ایک درہم تخمیناً سوا دو ماشہ چاندی کا ہوتا ہے جب یہ مقرر ہولیا تو نصارا اپنے شہر کو چلے گئے اور رستہ مین عاقب نے کہا کہ واللہ ہم اور تم سب جانتے
ہین کہ محمد پیغمبر برحق ہے اگر وہ مباہلہ کرتا تو کوئی تم مین سے زندہ باقی نرہتا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر نصارا مجھسے مباہلہ کرتے
تو عذاب خدا اُنپر نازل ہوتا اور بندرون اور خوکون کی صورتین وہ ہوجاتے اور تمام باشندے نجران کے یہانتک کہ پرندے بھی ہلاک ہوجاتے
اور اس آیت سے کئی مقصود ثابت ہوئے ایک تو فضیلت اہلبیت رسول کی تمام امت پر ہے اسواسطے کہ سوائے انکے اگر اور کوئی بھی ایسا
مقرب اور مقبول درگاہ الہی ہوتا تو رسولخدا صلعم البتہ اُسکو بھی واسطے دعا کے ہمراہ اپنے لیجاتے پس معلوم ہوا کہ مثل انکے اور کوئی ایسا
برگزیدہ نتہا اور دوسرے یہ ثابت ہوا کہ حسنین علیہما السلام جناب رسولخدا کے بیٹے ہین اور دختر کا فرزند اپنا فرزند ہوتا ہے اور تیسرے یہ کہ فاطمہ
علیہا السلام کی فضیلت سب عورتون پر ثابت ہوئی اور تائید کرتی ہے اُسکو وہ حدیث کہ فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہے
اور وہ سردار زنان عالم کی ہے اور سردار زنان جنت کی ہے اور اس سے ایک اور بہتر مقصد ثابت ہوا اور وہ یہ ہے کہ اکثر اطلاق نساء کا
زوجات پر ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ فلانشکی عورت یعنی زوجہ اُسکی پس جسوقت کہ نساء کا لفظ آیۂ مباہلہ مین حضرت صلعم کی بیبیان
مراد نہوئے باوجودیکہ وہ لفظ مخصوص اُنکے ہی واسطے تہا بلکہ یہان بھی مراد نساء سے فاطمہ زہرا ہوئی تو آیۂ تطہیر مین مراد اہلبیت سے کہ
وہ لفظ عام ہے اور اولاد اور بی بی اور غلام اور لونڈی کو سب کو شامل ہے تو اُس سے بیبیان رسولخدا صلعم کی کیونکر مراد ہونگی بلکہ وہان
بھی یہی لوگ مراد ہین جو کہ مقبول درگاہ الہی ہین اور تطہیر ایسی ہی لوگونکے واسطے چاہئے نہ اُن لوگونکے واسطے کہ جنکے حق مین خدا تعالی
نقل فرمائے پیغمبر کے قول کو کہ فقد صغت قلوبکما اور چوتہے یہ کہ اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ علی نفس رسول ہے یعنی وہ بمنزلہ نفس رسولخدا کے
ہے اور انفسنا کے لفظ سے نفس رسول مراد لینا اور علی کو ابنا مین داخل کرنا کمال تعصب اور چشم پوشی حق جرم ہے اسواسطے کہ اپنے نفس کو
کوئی نہین بلاتا ہے بلکہ غیر کو بلاتے ہین اور ابنا مین اگر علی داخل ہوئے تو فاطمہ کا داخل ہونا ابنا مین بدرجہ اولی تہا اور نساء کا ذکر کرکے
کلام فصیح کو دراز کرنیکی کیا احتیاج تہی بلکہ خدا کو تو فضیلت اہلبیت کی لوگونپر ظاہر کرنی منظور تہی کہ حسن اور حسین فرزندان رسولخدا ہین
اور تائید کرتی ہے اسکو وہ روایت کہ حضرت علی نے جنگ صفین مین محمد حنفیہ کو لڑتے ہوئے دیکہکر فرمایا کہ حقیقت مین تو فرزند میرا ہے اور

پوچھا کہ حسنین کیا تمہارے فرزند نہیں ہیں فرمایا کہ وہ رسولخدا کے فرزند ہیں اور نساء میں صاحب شرف اور منزلت فاطمہ زہرا ہیں چنانچہ معلوم ہوا اور
مشہور ہے اور علی نفس رسول ہیں کہ سوای شرف نبوت کی جو فضیلت کہ جناب رسولخدا صلعم کو حاصل تھی وہ ہی علی کو ہے اور تاکید کرتی ہے نفس
رسول ہونیکو وہ روایت کہ سوال کیا کسی نے جناب رسولخدا سے حضرت کے بعض اصحاب سے ایک شخص نے کہا کہ وہ علی ہے حضرت نے فرمایا کہ تو نے آدمیوں سے
سوال کیا تھا مجھسے مگر آدمیوں سے اور نہیں سوال کیا تھا تو نے میری نفس سے یعنی علی کہ میرا نفس ہے تو نے اُس سے سوال نہیں کیا تھا اور
فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں اور فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ کل آدمی متفرق درختوں سے پیدا ہوئے ہیں اور
میں اور علی ایک درخت سے پیدا ہوئے ہیں اور فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ میں علی سے ہوں اور علی مجھسے ہے اور فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ اے علی
گوشت تیرا گوشت میرا ہے اور خون تیرا خون میرا ہے اور واسطے نہایت اختصاص اور کمال محبت کی جو درمیان رسولخدا اور علی کی تھی
علی کو نفس رسول فرمایا ہے پس ایسے بزرگ پر کسی دوسرے کو فضیلت دینی بڑی بے انصافی ہے بجز عداوت علی کے اور کیا کہا جاوے اور اب خداتعالی
نصاری کے رد میں فرماتا ہے کہ إِنَّ هَٰذَا تحقیق یہ یعنی جو کچھ مذکور ہوا ہے قصہ عیسی اور مریم کا اور سوای اسکے لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ
البتہ وہ قصے حق اور راست ہیں وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ اور نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش کے إِلَّا اللَّهُ سوای حق کے کہ مستحق ہونا
عبادت کا اُسکو ثابت ہے وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور تحقیق کہ خدا البتہ وہ غالب ہے سب پر حکمت والا ہے کہ جو کام ہے
اُسکا وہ محکم ہے اور موافق حکمت اور مصلحت کی ہے اور سوای اسکے اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ شریک خدا کا ہو اور قابل پرستش کے ہو
فَإِن تَوَلَّوْا پس اگر پھر جاویں وہ نصاری مباہلہ سے اور خداتعالی کی وحدانیت کا باوجود واضح ہونے اُسکی دلیلوں کی اقرار نکریں تو فَإِنَّ
اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ پس تحقیق خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ فساد کرنیوالوں تباہ کاروں کی کہ باوجود ظاہر ہونے علامتوں
وحدانیت خدا کے اقرار نہیں کرتے ہیں وحدانیت خدا کا اور شرک کو سچ جانتے ہیں کہ عیسی کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نصارای نجران کے
مدینہ میں آئے تو مدینہ کے یہودیوں نے حضرت ابراہیم کے مقدمہ میں اُنسے مناظرہ اور بحث کی یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم یہودی تھا اور نصارا کہتے تھے
کہ ابراہیم نصرانی تھا یہ جھگڑا لیکر واسطے فیصلہ کے رسولخدا صلعم کے پاس آئے تو حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی تھا بلکہ مسلمان
تھا یہودیوں نے حضرت سے کہا کہ غرض تیری یہ ہے کہ ہم تیری حق میں وہ کہیں کہ جو نصارا نے عیسی کے حق میں کہا ہے اور نصارا نے حضرت سے کہا کہ
تو چاہتا ہے کہ ہم تیری حق میں وہ کہیں کہ جو یہودیوں نے عزیر کے حق میں کہا ہے خداتعالی نے واسطے رد کرنے اُنکے قول کے یہ آیت نازل کی
اور فرمایا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ اے اہل کتاب یعنی اے یہود و نصارا تَعَالَوْا آؤ تم إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
طرف کلمہ برابر اور راست اور درست کی بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے کہ کسی پیغمبر نے اُس میں اختلاف نہیں کیا ہے
اور کوئی کتاب خدا کی اُسکے مخالف نہیں ہے اور وہ کلمہ راست اور درست أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ یہ ہے کہ نہ پرستش کریں ہم مگر خدا کو جو اکیلا
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا اور نہ شریک کریں ہم ساتھ اُسکے کسی چیز کو کہ سوای اُسکے کسی دوسرے کو معبود جانیں وَلَا يَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا اور نہ پکڑے یعنی نہ مقرر کرے بعض ہمارا بعض کو پروردگار اپنے مِّن دُونِ اللَّهِ سوای خدا کے جو کہ معبود حق ہے
اور نہ کہیں ہم کہ عیسی اور عزیر بیٹے خدا کے ہیں اور نہ پیروی کریں ہم علما کی اُن چیزوں میں کہ جنہوں نے حلال کو حرام کر دیا ہے اور حرام کو حلال کر دیا ہے
اسواسطے کہ ہر ایک اُنمیں سے بعض ہمارا بشر ہے مثل ہمارے اور کہتے ہیں کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا
من دون اللہ تو کہا عدی بن حاتم نے کہ یا رسول اللہ ہم ان احبار و رہبانکو پرستش نہیں کرتے تھے حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ واسطے تمہارے
حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتے تھے اور تم اُسکے موافق عمل نہیں کرتے تھے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ یہی مراد ہے آیت سے اور
لا یتخذ کا عطف الا نعبد پر ہے اسواسطے وہ منصوب ہے فَإِن تَوَلَّوْا پس اگر پھر جاویں وہ اہل کتاب اس کلمہ حق سے فَقُولُوا اشْهَدُوا

ہیں کہو تم اے مسلمانو کہ گواہ رہو تم اے اہل کتاب بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ساتھ اسکے کہ ہم اسلام لانیوالے اور مسلمان ہیں کہ ہم توحید سے ہرگز نہ پھرینگے اور تم
پھر گئے ہو اور اب تمکو اقرار کرنا چاہیئے کہ ہمکو تم مسلمان کہو اپنے تئین یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ اے اہل کتاب یعنی اے یہود اور نصارا لِمَ تُحَآجُّوْنَ
کسواسطے جھگڑتے ہو تم فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ بیچ دین ابراہیم کے یہودی تو تم میں سے کہتے ہیں کہ وہ یہودی تھا اور نصارا بھی کہتے ہیں کہ وہ نصرانی تھا وَمَآ
اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ اور حال یہ ہے کہ نہیں نازل کیگئی ہے توریت جسپر یہودی عمل کرتے ہیں وَالْاِنْجِيْلُ اور نہ انجیل نازل کیگئی ہے کہ
جسپر نصارا بھی عمل کرتے ہیں اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ مگر بعد اُس ابراہیم کے یعنی ابراہیم سے موسی تو ایک ہزار سال پیچھے ہوا اور عیسی ابراہیم کے دو ہزار سال بعد
ہوا ہے پس جسوقت ابراہیم موسی اور عیسی سے پہلے اسقدر مدت ہوا ہے تو وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہوگا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہیں سمجھتے ہو
کہ یہ امر محال ہے اور باوجود اسکے کہ تم توریت اور انجیل میں پڑھتے ہو کہ وہ مسلمان تھا اور خدا کی وحدانیت کا اعتقاد رکھتا تھا اور توریت اور انجیل میں
بھی اسکا یہودی یا نصرانی ہونا نہیں لکھا ہے پس ہم کہ مسلمان ہیں ہم اسکے ساتھ اولی ہیں نہ تم هٰٓاَنْتُمْ خبردار ہو تم اے یہود اور نصارا
هٰٓؤُلَاۤءِ وہ لوگ ہو کہ نہایت احمق ہو اور حماقت تمہاری یہ ہے کہ حَاجَجْتُمْ جھگڑا کیا تمنے دشمنی سے فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ بیچ اس چیز کے
واسطے تمہارے ساتھ اسکے علم ہے کہ توریت اور انجیل میں محمد کی نبوت اور صفات کو لکھے ہوئے دیکھتے ہو اور اسمیں جھگڑا کرتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ شخص وہ نہیں ہے
فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ پس کسواسطے جھگڑتے ہو تم فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ بیچ اس چیز کے کہ نہیں واسطے تمہارے ساتھ اسکے علم کہ ابراہیم کا
تمہاری کتاب میں یہودی یا نصرانی ہونا ہرگز مرقوم نہیں ہے اور پھر تم انمیں جھگڑتے ہو اور کہتے ہو کہ وہ ایسا ہی تھا حاصل یہ ہے کہ پہلے سے تم ایک امر کا علم
رکھتے ہو اور اسکو سمجھتے ہو لیکن ازراہ عداوت اور عناد جان بوجھکر اسمین تم جھگڑا کرتے ہو اور اب تمہاری جہالت اور عداوت کی نوبت یہاں تک پہنچی
ہے کہ جس چیز کا تم علم نہیں رکھتے ہو اسمین بھی تم جھگڑا کرتے ہو اور ہا انتم میں ہا تنبیہ کا ہے اور انتم مبتدا ہے اور ہؤلاء خبر اسکی ہے اور حاججتم دوسرا جملہ ہے اور یہ بھی
ہو سکتا ہے کہ ہؤلاء عطف بیان ہو اور حاججتم خبر انتم کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہؤلاء بمعنی الذین کے ہے اور حاججتم صلہ اسکا ہے اور اہل کوفہ نے ہا انتم کو الف
اور ہمزہ سے پڑھا ہے اور اہل مدینہ اور ابو عمرو نے بغیر مد اور ہمزہ کے پڑھا ہے اور ابن کثیر اور یعقوب نے ہمزہ اور قصر کے ساتھ پڑھا ہے بغیر مد کے اور ابن عامر نے
مد کے ساتھ پڑھا ہے بغیر ہمزہ کے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے کہ ابراہیم تمہارے کسی دین پر نہ تھا کہ وہ عالم ہر ایک امر کا ہے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور تم
نہیں جانتے ہو اسکی حقیقت حال کو پس اسکے مقدمہ میں گفتگو مت کرو اور جس چیز کو نہیں جانتے اسکو اسکی طرف منسوب مت کرو بلکہ اسکے حال کو اس شخص
سے دریافت کرو کہ جو عالم اسکے حال کا ہے اور خوب واقف ہے اور وہ خاتم الانبیا صلعم ہے پس خدا تعالی انکے قول کو رد میں فرماتا ہے کہ مَا كَانَ
اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ نصرانی وَّلٰكِنْ كَانَ اور لیکن تھا وہ حَنِيْفًا پھرنیوالا عقاید باطلہ سے طرف
حق کی مُّسْلِمًا مسلمان گردن رکھنے والا اور فرمانبرداری کرنیوالا خدا کے احکام کی وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا وہ شرک کرنیوالوں میں سے
اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ تحقیق سزاوار تر آدمیوں کے بِاِبْرٰهِيْمَ ساتھ دین ابراہیم کے لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ البتہ وہ لوگ ہیں کہ پیروی
کی ہے انہوں نے اسکی اور للذین پر لام مفتوح لام تاکید کا ہے یعنی زیادہ لایق دین ابراہیم کے وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اسکی پیروی کی ہے اسکے
زمانے میں وَهٰذَا النَّبِيُّ اور یہ پیغمبر آخر الزمان خصوصا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اسکی امت میں سے وَاللّٰهُ
وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خدا دوست مومنین کا ہے اور کام بنانیوالا انکا اور نصرت کرنیوالا انکا اور ایمان پر انکو جزا اور ثواب دینے والا اور اس آیت سے
ثابت ہوا کہ سزاوار تر دین محمد کا وہ شخص ہے کہ متابعت اسکی کرے امر اور نہی میں اور سب احکام خدا میں چنانچہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے
پہلے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور بعد اسکے فرمایا کہ دوست محمد کا وہ شخص ہے جو کہ تابعداری کرے خدا کی اگرچہ قرابت سے حضرت کی دور ہو اور دشمن محمد کا
وہ شخص ہے کہ نافرمانی کرے خدا کی اگرچہ یگانہ حضرت کا ہو اور امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشت واسطے پرہیزگار نیکوکار اور مطیع کے
ہے اگرچہ وہ غلام حبشی ہوں اور دوزخ واسطے نافرمانبرداری کرنیوالوں خدا کے ہے اگرچہ وہ سید قریشی ہوں اور کہتے ہیں کہ فرقہ یہود کو آدمی عمار

اور حذیفہ اور معاذ کو اپنے دین کیطرف بلاتے تھے اور اپنے دین کی رغبت دلاتے تھے اسکا ذکر خدا کرتا ہے اور فرماتا ہے وَدَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
دوست رکھتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں ایک گروہ اہل کتاب میں سے یعنی یہودی چاہتے ہیں کہ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ کاش گمراہ کردیں وہ تمکو یعنی عمار اور حذیفہ
اور معاذ کو وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ اور حال یہ ہے کہ نہیں گمراہ کرتے ہیں وہ مگر نفسوں اپنے کو کہ وبال اس گمراہ کرنیکا انکے ہی جانوں پر
کہ دوچند انکو عذاب کیا جائیگا وَمَا يَشْعُرُونَ اور نہیں اطلاع رکھتے ہیں وہ اپنی جہالت کے سبب سے کہ وبال اسکا ہمارے ہی واسطے ہے اور
خدا تعالی تنبیہ کرتا ہے یہود اور نصارا کو کہ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ اہل کتاب لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ کسواسطے کفر کرتے ہو تم ساتھ آیتوں
خدا کی جو توریت اور انجیل میں لکھی ہوئی ہیں دلالت کرنیوالی نبوت محمد صلعم کی اور انکی صفات کی وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ اور حال یہ ہے کہ تم گواہی
دیتے ہو کہ توریت اور انجیل حق ہے اور یا یہ کہ کسواسطے کفر کرتے ہو تم قرآن کی آیتوں کا کہ وہ معجزہ ہیں نبوت محمد صلعم کی يَا أَهْلَ الْكِتَابِ اے اہل کتاب
لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ کسواسطے خلط کرتے ہو تم حق کو ساتھ باطل کی کہ تحریف کرکے حق کو مٹاتے ہو اور باطل کو ظاہر کرتے ہو وَتَكْتُمُونَ
الْحَقَّ اور پوشیدہ کرتے ہو تم حق کو کہ وہ نبوت خاتم النبیین کی اور صفات انکی ہیں جو کہ توریت اور انجیل میں لکھی ہیں وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ع ۸ ۱۵
اور حال یہ ہے کہ تم جانتے ہو جسکو کہ تم پوشیدہ کرتے ہو اور کہتے ہیں کہ بارہ آدمیوں نے یہود کے اس امر پر اتفاق کیا کہ اول روز ہم دین محمد پر ایمان
لاتے ہیں مکر اور حیلہ سے اور آخر روز انسے کہیں کہ ہمنے اپنی کتاب میں دیکھا ہے اور اپنے علماء سے بحث کی تو معلوم ہوا کہ یہ دین محمدی حق نہیں ہے اور جو صفات
پیغمبر آخر الزمان کی کہ توریت میں لکھی ہیں وہ محمد میں نہیں پائے جاتے تاکہ یہ بات سنکر اصحاب محمد کو تردد میں پڑیں اور کہیں کہ اہل امر میں یہود جو
کہتے ہیں کچھ جو تھا انہوں نے بیان کردیا اس آیت میں خدا تعالی انکے مکر کی خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ کہا ایک فرقے نے اہل کتاب میں سے یعنی یہودیوں نے آپس میں کہا کہ آمِنُوا بِالَّذِي ایمان لاؤ تم ساتھ اسچیز کے یعنی
زبان سے اقرار کرو تم ساتھ اس چیز کے کہ أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا نازل کیگئی ہے اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں محمد پر یعنی ایمان لاؤ تم ظاہر
میں قرآن پر وَجْهَ النَّهَارِ اول روز کا وَاكْفُرُوا آخِرَهُ اور کفر کرو تم اسکا آخر اسدن کو اور بعضی روایتوں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم مدینہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھے اور لوگوں کو یہ خوش آیندہ معلوم ہوتا تھا اور جسوقت خدا
نے انکو بیت المقدس سے کعبہ کیطرف پھیرا تو یہودی غصہ ہوئے اور قبلہ کیطرف پھرنیکا حکم ظہر کیوقت ہوا تھا یہودیوں نے کہا کہ نماز پڑھی ہے محمد نے صبحکو
ہمارے قبلہ کیطرف پس ایمان لاؤ تم اسچیز پر کہ جو نازل ہوئی محمد پر اول روز یعنی ہمارے قبلہ کیطرف نماز کرلی اور کفر کرو تم اسچیز کا کہ نازل ہوئی
ہے اسپر آخر روز یعنی کعبہ کیطرف نماز پڑھنے اور پہلی روایت کی موافق یہ ہے کہ کہا انہوں نے کہ پس اقرار کرو تم اور ظاہر میں ایمان لاؤ تم اول
روز میں اور کفر کرو تم آخر روز میں تاکہ اس اقرار اور انکار ہمارے سے اصحاب محمد کے تردد میں پڑیں اور تردد میں پڑکر لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ مسلمان
يَرْجِعُونَ پھر جائیں اپنے دین سے وَلَا تُؤْمِنُوا اور نہ ایمان لاؤ تم یعنی اور تصدیق اور باور نکرو تم إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ
مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے وہ دین تمہارے کی یعنی دین یہود کی اور بعد اسکے خدا تعالی یہودیوں کے کلام کو قطع کرتا ہے فرماتا ہے کہ قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم کہ إِنَّ الْهُدَىٰ تحقیق ہدایت یعنی دین حق هُدَى اللَّهِ دین خدا کا ہی یعنی دین اسلام کہ موجب رستگاری اور
پانے ثواب جاودانی کا ہے یہ جملہ معترضہ ہے قل کے لفظ سے ہدی اللہ تک کہ یہودیوں کے کلام کے بیچ میں آگیا ہے اور اب خدا تعالی پھر کلام یہودیوں کا
بیان کرتا ہے انکے پہلا کلام کو ضم کرکے کہ وہ یہودی کہتے تھے کہ نہ تصدیق کرو تم أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ اسکو کہ دیا گیا ہو کوئی یعنی مسلمانوں سے
مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ مثل اسچیز کے کہ دئے گئے ہو تم علم اور حکمت اور فضل اور شرف أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ یا حجت پکڑیں وہ مسلمان اور
غالب ہوں تمپر نزدیک پروردگار اپنے کی روز قیامت اسواسطے کہ دین تمہارا بہت صحیح ہے اور یہ آیہ ولا تؤمنوا الا لمن
تبع دینکم متشابہات میں سے ہے اور اسکے معنی میں بہت اختلاف ہے اور ان یؤتی کا جملہ مفعول واقع ہوا ہے ولا تؤمنوا کا اور قل ان الہدی ہدی اللہ

جملہ معترضہ ہی کہ درمیان فعل کی اور اسکے مفعول کی واقع ہوا ہی اور یحاجوکم کا عطف یوتی احد پر ہے اور وہ بھی باعتبار عطف کے مفعول ہی لاتومنوا کا واقع
ہوا ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ ولا تومنوا ان یوتی احد مثل ما اوتیتم الا لمن تبع دینکم او یحاجوکم عند ربکم اور کہتے ہیں کہ ان یوتی کی تقدیر بان یوتی
ہی حرف جر کا اسمین سے محذوف ہی اور ابن کثیر نے ان یوتی کو آان یوتی پڑہا ہی استفہام اور مد کیساتہ اور بعضے کہتے ہیں کہ ولا تومنوا سے آخر تک
خطاب مسلمانونکی طرف ہی اور ان یوتی کی تقدیر بان یوتی ہی اور یہ سب کلام خدا کا ہی کہ خطاب ہی ساتہ مومنین کیطرف نہ کلام یہودیونکا
کہ خدانے اسکو نقل کیا ہو اور معنی اسکے یہ ہونگے کہ اور نہ تصدیق اور باور کرو تم اے مومنین مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے وہ دین
ہمارے کی کہ وہ دین اسلام ہی اور نہ تصدیق کرو تم ساتہ اسطرح کے کہ دیا جاوے کوئی مثل اسکے کہ دیئے گئے ہو تم دین ہی پس نہیں ہی کوئی پیغمبر
بعد پیغمبر تمہارے کے اور نہیں ہی کوئی شریعت بعد شریعت تمہاری کے قیامت تک اور نہ تصدیق اور باور کرو تم ساتہ اسطرح کے کہ واسطے کسی کی حجت
اور غلبہ ہو اوپر تمہارے نزدیک پروردگار تمہارے کے اسواسطے کہ دین تمہارا سب دینوں سے بہتر ہے اور تحقیق یہی دین حق دین خدا کا ہی اور تحقیق فضیلت
اور شرف خدا کے ہاتہ میں ہی اور یہ خطاب مومنین کیواسطے ہو اسوقت کہ خدا کردیا یہودیوں نے حق کو باطل سے اور وہ کہتے تھے کہ ہم حجت پر ہیں اسلیے
اور غالب ہونگے نزدیک پروردگار کے اس شخص پر جو کہ ہمارے دین کی مخالف ہی پس بیان کیا خدا تعالی نے کہ وہ یہودی گمراہ ہوگئے ہیں اور مغلوب
ہوگئے ہیں اور تحقیق مومنین اونپر غالب ہیں اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان یہودیوں کے درمیان اِنَّ الْفَضْلَ تحقیق
فضیلت علم اور حکمت کی اور زیادتی اور بلندی مرتبہ کے نزدیک خالق کے بِيَدِ اللّٰهِ بیچ ہاتہ خدا کے ہی کہ اپنی دست قدرت کے یُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ دیتا ہی اسکو جسکو چاہتا ہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا بہت گنجایش والا رحمت کا ہی عَلِيْمٌ جاننے والا ہی استحقاق کا فضل کے
دینے میں کہ کون اسکا مستحق ہی يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ خاص کرتا ہے ساتہ رحمت اپنی کے کہ وہ نبوت ہی یا اسلام ہی مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی
اپنے بندوں میں سے اور مستحق اسکا جانتا ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور خدا صاحب فضل بزرگ کا ہی مومنین پر اور کہتے ہیں کہ
ایک شخص نے عبد اللہ بن سلام کے پاس جو کہ پہلے یہودیوں کے مذہب میں تہے ایکہزار دو سو اوقیہ طلا امانت رکہا تہا اور اوقیہ کہتے ہیں کہ
وزن میں چالیس درہم ہوتا ہی اور درہم تخمینا سوا دو ماشہ ہوتا ہے عبد اللہ نے وہ سب طلا اسکو دیدیا اور کسیطرح کی خیانت اسمیں نکی اور
ایک شخص دوسرے نے ایک دینار فنحاص بن عاورا کے پاس امانت رکہا اسنے اسمیں خیانت کی خدا تعالی ان دونوں کا حال بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور بعض اہل کتاب میں سے مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ وہ شخص ہے کہ اگر امانت داری
کرے تو اسکو ساتہ مال کثیر کے یعنی ساتہ ایکہزار دو سو اوقیہ طلا کے يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ادا کرتا ہے وہ اسکو طرف تیرے اور یودہ کی ہا کو
حمزہ اور ابوبکر نے ساکن پڑہا ہے اور ابو جعفر اور یعقوب نے اسکو کسرے سے پڑہا ساتہ اختلاس کیساتہ یعنی دو تہائی حرکت سے اور باقیوں نے
کسرہ کو اسکے اشباع سے یعنی پُر پڑہا ہے اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ اگر عبد اللہ کے پاس کوئی مال کثیر امانت رکہو تو وہ اسکو ادا کرتا ہے اور
اسکے مالک کو پاس پہنچا دیتا ہی وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ اور بعض ان اہل کتاب میں سے وہ شخص ہے کہ اگر امین کرو
تو اسکو ساتہ ایک دینار کے لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ نہ ادا کریگا وہ اسکو طرف تیرے اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا مگر جبتک
کہ ہے تو اوپر اسکے کہڑا یعنی ہمیشہ تو اسکے سر پر کہڑا رہے اور اس سے مطالبہ کرتا رہے تو وہ دیوے اور یہ مراد فنحاص سے ہے ذٰلِكَ وہ خیانت بِاَنَّهُمْ
قَالُوْا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق کہا انہوں نے کہ لَيْسَ عَلَيْنَا نہیں ہی اوپر ہمارے فِي الْاُمِّيّٖنَ بیچ خیانت ناخوانوں
اور نانویسندوں کے کہ وہ عرب ہیں سَبِيْلٌ کوئی راہ یعنی یہ یہودی اسواسطے خیانت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ ناخواندہ
ہیں اور لکھنا نہیں جانتے ہیں اور توریت کو نہیں پڑہ سکتے ہیں اور انپر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی ہی اور نہ انکا دین یہ ہے اگر انکا مال
لیلیویں تو پہر کوئی سبیل یعنی کوئی گناہ اور عذاب نہیں ہی کہ مال کہا جانا انکا ہمکو مباح اور حلال ہی اور ہمکو نہیں کچہ عذاب ہوگا اور نہ

کچھ پرستش ہوگی وَيَقُولُونَ اور کہتے ہیں کہ وہ یہودی اور بناتے ہیں اور سہی کہ یہودیونکو مال غیر یہودی کا کہا جانا مباح ہے عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ مال غیر یہود کا بے اجازت کہا جانا مباح ہے اسواسطے کہ سب نبیوں اور شریعتوں میں امانت کے ادا کرنیکا
حکم ہے انکو امانت غیر کی بے اجازت کیونکر مباح ہو جاویگی وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور حال یہ ہے کہ وہ یہودی جانتے ہیں کہ خیانت کرنی حرام
ہے اسواسطے کہ خیانت ایام جاہلیت میں بھی حرام تھی اور ایسا نہیں ہے کہ جو وہ کہتے ہیں کہ عرب کے مال میں خیانت کرنیسے کوئی گناہ نہیں ہے
بَلَىٰ ہاں یعنی بلکہ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ جو شخص کہ وفا کرے ساتھ عہد خدا کے کہ امانت کو ادا کرے اور اُس عہد کو وفا کرے کہ جو
توریت میں امانت کے ادا کرنے کیواسطے لکھا ہے وَاتَّقَىٰ اور ڈرے خدا سے اور پرہیز کرے حرام سے تو فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ
پس تحقیق خدا دوست رکھتا ہے پرہیز کرنیوالونکو اور جو شخص کہ عہد کو وفا نکرے امانت کے ادا کرنے میں اور خدا سے خوف نکرے امانت کی خیا
نت کرنے میں تو خدا انکو دوست نہیں رکھتا ہے اور انکو اس عمل کی انکو سزا دیگا اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت
نے کہ جسمیں تین خصلتیں ہیں وہ منافق ہے ہر چند روزہ رکھا اور نماز پڑھے جسوقت کچھ بات کہے تو جھوٹ بولا اور اگر کسی سے وعدہ کرے تو
اُسکے خلاف کرے اور اگر اُسکے پاس امانت رکھیں تو اُسمیں خیانت کرے اور فرمایا حضرت نے کہ سوداگر راست گو امانت کا ادا کرنے والا
قیامت کو روز صدیقوں اور شہیدونکے ہمراہ ہوگا اور جو کوئی امانت کو ادا کرے خدا تعالیٰ حور العین کو اُسکی زوجہ کریگا اور کہتے ہیں کہ
ایک جماعت علماء یہود کی کعب بن اشرف یہودی کے پاس آئی اور اُس سے گندم طلب کی تو اُسنے رسولخدا صلعم کے حق میں کہا کہ یہ شخص
جو دعوی نبوت کا کرتا ہے اُسکے مقدمہ میں تم کیا کہتے ہو ان علماء نے کہا کہ وہ پیغمبر خدا ہے کعب یہ بات سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ تم محروم ہو کہا ایسے تب
اُنہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں اور اُسکو دیکھتے ہیں اور توریت میں جو صفات پیغمبر آخر الزمان کی لکھے ہیں اُس سے مقابلہ کرتے ہیں جسوقت اُن
لوگوں نے توریت میں دیکھا تو سب صفات حضرت کے مطابق توریت کے پائے اُسوقت اُن صفات کو بدلکر برخلاف اُس کی صفات دوسری
تحریر کئے اور کعب کو دکھلائے وہ بہت خوش ہوا اور گیہوں اُنکو دئے اُس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ
تحقیق جو لوگ کہ يَشْتَرُونَ خرید کرتے ہیں بِعَهْدِ اللّٰهِ ساتھ عہد خدا کے کہ خدا کے ساتھ عہد کیا تھا محمد پر ایمان لاویگا اور
امانت کے ادا کریگا وَأَيْمَانِهِمْ اور ساتھ قسموں اپنی کے یعنی خرید کرتے ہیں ساتھ قسموں جھوٹی کے جو پیغمبر کی صفات کی مخالفت میں
قسمیں کہا کر کہا تھا کہ توریت میں یہی لکھا ہے ثَمَنًا قَلِيلًا مول تھوڑا کو یعنی خرید کرتے ہیں عوض میں عہد کے توڑنے اور قسمیں کہانے کی
مال اندک دنیا کا کہ وہ چند سیر گیہوں ہیں اور چند گز کپڑا ہے اور اسکی طمع میں عوام کے رو برو جھوٹی قسمیں کہاتے ہیں کہ جو صفات کہ توریت
میں لکھی ہیں وہ صفات محمد کی صفات کے مطابق نہیں ہیں أُولَٰئِكَ یہ وہ لوگ ہیں عہد کے توڑنیوالے اور جھوٹی قسمیں کہانے والے
لَا خَلَاقَ لَهُمْ نہیں ہے کوئی حصہ واسطے انکے فِي الْآخِرَةِ بیچ آخرت کے وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ اور نہ کلام کریگا اُنسے خدا وہ کلام
کہ جس سے اُنکا دل خوش ہو اور انکو فائدہ ہو بلکہ بلا انکے عذاب انسے سخت کلامی کرینگے وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ اور نہ نظر رحمت کریگا طرف انکے
يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور نہ پاکیزہ کریگا انکو گناہونکی ناپاکی سے گناہونکی بخشش کر کے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور
واسطے انکے عذاب ہے دردناک جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جھوٹی قسم کہا کر مال برادر مومن کا قطع کرے وہ شخص قیامت کے روز
خدا تعالیٰ سے ملاقات کریگا اسطرح سے کہ خدا تعالیٰ اُسپر نہایت غضب میں ہوگا اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی جھوٹی قسم کہاوے تا کہ
مال آدمیونکا قسم کہا کر لیجاوے حق تعالیٰ دوزخ کو اُسپر واجب کرے اور جھوٹی قسم گھرونکو ویران کرتی ہے اور لوگونکو خالی کرتی ہے اور تحریف
کے مقدمہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا اور تحقیق بیچ اُنکے ہیں یہودیوں میں سے البتہ ایک ایسا فرقہ ہے مثل کعب بن اشرف
اور حی بن اخطب اور کنانہ بن ابی الحقیق اور مالک بن ضیف وغیرہ کے کہ يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ مروڑتے ہیں وہ زبانوں اپنی کو بِالْكِتَابِ

ساتھ پڑھنے کتاب کی اور فریقاً اسم اِنَّ کا ہی اور لام اُسپر تاکید کا ہے اور یہ لام اُسوقت آتا ہے کہ جسوقت اسم خبر سے موخر ہو اسواسطے کہ دو آلہ تاکید کی ایک جگہ جمع نہین ہو سکتی اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ جسوقت وہ توریت کو پڑھتے ہین تو جو نہین حق ہے اور خدا کی پاس سے نازل ہوا ہے اسکو اپنی زبانکو موڑ کر دوسری طرح سے جو کہ انکے مقصود کے موافق ہو پڑھتے ہین لِتَحْسَبُوْهُ تاکہ گمان کرو تم اسکو یعنی مومنین مِنَ الْكِتٰبِ کتاب توریت مین سے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ اور حال یہ ہے کہ نہین ہے وہ کتاب توریت مین سے بلکہ وہ بناوٹ انکی ہے وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اور کہتے ہین وہ کہ وہ تحریف اور بناوٹ انکی مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک خدا کے سے ہے وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور حال یہ ہے کہ نہین ہے وہ نزدیک خدا کی سے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین وہ اور بناتے ہین عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ غیر کے سخن کو خدا کا سخن کہتے ہین وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ جانتے ہین کہ جھوٹ کہتے ہین اور اب خدا تعالی نصاریٰ کی افترا کو بیان کرتا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ عیسی نے دعوی خدائی کا کیا تھا اور اُمت کو اپنی عبادت کیواسطے حکم دیا تھا انکے قول کی رد مین فرماتا ہے کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ نہین ہے واسطے آدمی کی اور بشر کا اطلاق واحد اور کثیر پر دونو پر ہو سکتا ہے یعنی نہین لائق ہے واسطے آدمی کی یعنی نہین سزاوار ہے واسطے عیسی کی اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ یہ کہ دیوے اسکو خدا کتاب انجیل اور علم شریعت وَالنُّبُوَّةَ اور پیغمبری ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ پھر کہے وہ واسطے آدمیونکے کہ ہو تم عبادت کرنیوالی اور بندے واسطے میری مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کی اور بعضے کہتے ہین کہ ابو رافع یہودی اور رئیس نجران کی نصارا کا جناب رسولخدا صلعم سے کہتے تھے کہ اے محمد کیا تیرا ارادہ یہ ہے کہ ہم تیری عبادت کرین حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ معاذ اللہ کہ مین غیر خدا کی عبادت کرون یا کسی کو حکم کرون کہ سواے خدا کی کسی کی عبادت کرو تم خدا تعالی نے اس مقدمہ مین یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ نہین لائق ہے واسطے آدمی کی کہ جسکو خدا کتاب اور علم شریعت اور نبوت دیوے اور باوجود اس فہم اور دانائی کی وہ آدمیو اپنی امت کی کہے کہ تم میری عبادت کرو سوائے خدا کے وَلٰكِنْ اور لیکن کہے وہ لوگونکو یہ کہ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ ہو تم کامل علم دینی اور عمل دینی مین اور ربانی منسوب طرف رب کی ہے الف کی زیادتی سے مثل لحیانی اور رقبانی کی اور معنی اسکے کامل العلم کے ہے یعنی پیغمبر لوگونکو سوائے خدا کے کسی غیر خدا کی عبادت کرنیکو نہین کہتا اور لیکن وہ تو یہ کہتا ہے کہ تم علماء کامل ہو بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ بسبب اسکی کہ سکھلاتے سکھلاتے ہو تم کتاب کو آپہین وہ کتاب کہ جو خدا کے پاس سے نازل ہوئی ہے اور اہل کوفہ اور ابن عامر نے تعلمون کو بتشدید لام پڑھا ہے اور باقیون نے بتخفیف لام یعنی بسبب اسکے کہ جانتے ہو کتاب کو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ اور بسبب اسکے کہ ہو تم ہمیشہ پڑھتے ہو تم اس کتاب کو اور درس حلال اور حرام کا کہتے ہو اور کہتے ہین کہ ایک قوم ملائکہ کی عبادت کرتے تھی اور ایک قوم عیسی کو پروردگار گمان کرتے تھی اور یہودی کہتے تھے کہ عزیر فرزند خدا ہے انکے دین مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اور نہین سزاوار ہے کہ حکم کرے تمکو پیغمبر کہ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا یہ کہ پکڑو تم یعنی مقرر کرو تم فرشتونکو اور پیغمبرونکو پروردگار اور معبود اپنے اور عاصم اور حمزہ اور ابن عامر اور یعقوب نے ولا یامر کو منصوب پڑھا ہے بوجہ ان مقدر عطف کرکے اوپر تقدیر کی یعنی ما کان لبشر ان یامرکم اور باقیون نے اسکو مرفوع پڑھا ہے اسے قطع کرکے اور اب خدا تعالی بطریق انکار انکے قول کی رد مین فرماتا ہے کہ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ کیا حکم کریگا تمکو وہ پیغمبر ساتھ کفر کے اور واسطے پوشیدہ کرنے حق کی بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ بعد اسکے کہ تم اسلام کی قبول کرنیوالی ہو گئے ہو یعنی کیا تمہارے مسلمان ہونیکے بعد تمکو یہ حکم کریگا پیغمبر کہ سوائے خدا کے تم کسی اور کو اپنا پروردگار مقرر کرو کہ سراسر یہ امر کفر اور شرک ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہلاک ہوتے ہین میرے مقدمہ مین دو شخص اور وہ دو تو جہنم مین جاوینگے ایک تو وہ شخص کہ میری دوستی مین افراط کرتا ہے یہانتک کہ مجھکو میری درجہ سے زیادہ دیتا ہے اور دوسرا وہ شخص ہے کہ جو مجھسے عداوت رکھتا ہے اور میرا اس مین کچھ گناہ نہین ہے اور جو شخص کہ انکو باوجود دیکھنے کثرت روایات فضائل کی انکے مرتبہ سے گھٹاتا ہے اور انکے فضائل کی روایات مین تاویل کرکے انکی فضیلت کو کم کرتا ہے وہ بھی اسی مین داخل ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نہ مبالغہ کرو تم بیچ میرے حق

اور مرتبہ سے زیادہ ہو اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو پہلے پیاپندہ کیا اور اسکے بعد پیغمبر کیا اور یہی آیت حضرت نے تلاوت فرمائی پس جو شخص کہ غلو کرتے ہیں
رسولخدا کی اور جناب امیر کی یا کسی اور امام کے باب میں کہ انکو انکے مرتبہ سے بڑہاتے ہیں وہ ایمان سے خارج ہیں اور احادیث میں آیا ہے کہ جناب
سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ سے پہلے جسقدر کہ انبیا گزرے ہیں حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک سب سے خدا نے عہد
لیا ہے اور اگر محمد تمہارے پاس پیغمبر ہو کر آئے تو تم سب اسپر ایمان لانا اور انکی نصرت کرنا اور اپنی امتونکو اسکے پیغمبر ہونیکی اور اسکے صفات کی خبر دینا
اور اپنی امتوں سے کہنا کہ جسوقت وہ آئے تو انکی تصدیق کرنا اور اسپر ایمان لانا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کسی
پیغمبر کو نہیں بھیجا ہے مگر یہ کہ اس سے عہد لیا ہے کہ محمد صلعم آئے تو اسپر ایمان لانا اور اپنی امت کو اسپر ایمان لانیکا حکم کرنا ؛ مقدمہ کا خدا تعالیٰ ذکر کرتا ہے
کہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت لیا خدا نے عہد پیغمبروں کا یعنی پیغمبروں سے یہ عہد لیا کہ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ البتہ جو کچھ دوں میں تمکو کتاب اور علم شریعت میں سے ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ پھر آئے تمہارے پاس پیغمبر
بھیجا ہوا میرا اور وہ محمد صلعم ہے مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ تصدیق اور باور کرنیوالا واسطے اس چیز کے کہ ہمراہ تمہارے کتاب اور شرع سے تو مصرع ہیں
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ البتہ ایمان لاؤ تم ساتھ اسکے وَلَتَنْصُرُنَّهٗ اور البتہ نصرت کرو تم اسکی اور مدد کرو اپنی جان اور مال سے اور اسکی
صفات جو کچھ کہ اسکی کتابوں میں مذکور ہیں انکو ظاہر کرو اور لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ کو لام کو حمزہ نے کسرہ پڑہا ہے اور باقیوں نے مفتوح اور نافع نے اٰتَيْنٰكُمْ پڑہا ہے اور
باقیوں نے اٰتَيْتُكُمْ اور کہتے ہیں کہ اضافت میثاق کیطرف نبیین کی اضافت اسکی طرف فاعل کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اضافت میثاق کیطرف
اولاد نبیین کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل ہیں اور مضاف نبیین کا محذوف ہے قَالَ کہا خدا نے انبیا علیہم السلام کو بعد پیش کرنے اس عہد
کے ءَاَقْرَرْتُمْ کیا اقرار کیا تم نے وَاَخَذْتُمْ اور لیا تم نے عَلٰى ذٰلِكُمْ اوپر اسکے کہ کہا ہے میں نے اِصْرِيْ عہد میرا کو واسطے
اسکے وفا کرو قَالُوْٓا کہا انبیا علیہم السلام نے اور انکی امتوں نے اَقْرَرْنَا اقرار کیا ہمنے اور اس عہد کو قبول کیا ہمنے قَالَ کہا خدا نے
فَاشْهَدُوْا پس گواہ رہو تم اپنی پیغمبروں اٰنَا اور میں کہ خدا ہوں مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ہمراہ تمہارے گواہوں میں سے
اس اقرار پر اور گواہ ہونے پر فَمَنْ تَوَلّٰى پس جو شخص کہ منہ پہیرے اور انکار کرے ایمان لانے سے پیغمبر آخر الزمان پر اور اسکے نصرت کرنے
سے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اسکے اور انکار کرے اقرار اور شہادت کا تو فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ انکار کرنیوالے هُمُ الْفٰسِقُوْنَ وہی
باہر ہونیوالے ایمان سے یا عہد اور پیمان سے ہیں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت اہلکتاب نے جھگڑا کیا ابراہیم کے مقدمہ میں اور یہودی
کہتے تھے کہ ابراہیم یہودی تھا اور نصارا کہتے تھے کہ ابراہیم نصرانی تھا اور جھگڑا اپنا وہ فیصلہ کیواسطے رسولخدا صلعم کے پاس لیگئے اور رسولخدا صلعم
نے فرمایا کہ یہود و نصارا دونوں ابراہیم سے بیزار ہیں تو جسوقت اہل کتاب یہ سنکر غصہ ہوئے اور کہا کہ ہم تیرے حکم کرنے پر راضی نہیں ہیں حقتعالیٰ نے
اس مقدمہ میں یہ آیت نازل کی اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ کیا پس غیر دین خدا کو طلب کرتے ہیں اور یبغون کا مفعول اسپر مقدم ہے یعنی
کیا انکار کرتے ہیں ایمان سے اور دین خدا کے سوا کسی اور دین کو طلب کرتے ہیں وَلَهٗٓ اَسْلَمَ اور حال یہ ہے کہ واسطے اسکے اسلام لایا ہے اور
گردن جھکائی ہے یعنی خاص واسطے خدا کی فرمانبرداری کی ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ انہوں نے کہ بیچ آسمانوں کے ہیں وَالْاَرْضِ اور زمین
طَوْعًا رغبت سے بسبب نظر کرنیکے طرف دلیلوں وحدانیت خدا کی جیسے کہ مومنین اور ملائکہ ہیں وَّكَرْهًا اور نفرت اور ناخوشی سے جیسے کہ منافقین
کہ مسلمانوں کی تلوار کی خوف سے اسلام کو ظاہر کرتے ہیں اور طوعا اور کرہا دونوں مصدر ہیں کہ واقع ہوئے ہیں موقع حالین اور بعضی کہتے ہیں کہ بعضے
اپنا اختیار سے ایمان لائے ہیں جیسے کہ مومنین جسوقت کہ ایمان انکو نافع تھا اور جو کہ کراہت سے اسلام کو قبول کرتے ہیں وہ کفار ہیں کہ وقت
مرنیکے عذاب کو دیکھکر ایمان لاتے ہیں لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ امر صاحب الزمان علیہ السلام کے زمانہ میں
ہوگا کہ سب آدمی دنیا کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہینگے بعضی تو رغبت سے اور بعضے کراہت سے اور یہی قریب بقیاس ہے

ما بہ فضیلت آنحضرت از انبیاء و فضیلت علی ع از انبیا

وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ اور طرف اُسی کی رجوع کروگے تم واسطے جزا اعمال کی اور یرجعون کو ابو عمرو نے یا سے پڑہا ہے صیغہ غایب کا اور ترجعون کو تا سے
تا کیساتھ اور عباس اور حفص اور یعقوب اور سہل نے دونو کو یا سے پڑہا ہے اور باقیون نے دونو کو تا سے پڑہا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم آمَنَّا
بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے کہ وہ واحد ہے اور یکتا ہے بیچ ذات اور صفات کے وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا اور ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی گئی
ہے اوپر ہمارے یعنی قرآن وَمَا أُنْزِلَ اور ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْبَاطِ اوپر ابراہیم کی اور اسمعیل کے اور اسحاق کی اور یعقوب کے اور پوتون ابراہیم کی اور کتاب اسباط کی وہ ہی صحیفے ہیں کہ جو ابراہیم پر نازل
ہوئے تھے سواسطے کہ وہ اُسی کی شریعت میں تھے وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ اور ایمان لائے ہم ساتھ اُس چیز کے کہ دیا گیا ہے موسی اور عیسی
کو توریت تو موسی کو دی گئی ہے اور انجیل عیسی کو وَالنَّبِيُّونَ اور ایمان لائے ہم ساتھ اُس چیز کے کہ دئے گئے ہیں اور پیغمبر مثل شیث اور ادریس اور
داؤد اور شعیا کے کہ انکو بھی کتابین دیگئی ہیں مِنْ رَبِّهِمْ پروردگار انکے کیطرف سے لَا نُفَرِّقُ نہین فرق کرتے ہین ہم اور نہین جدائی
ڈالتے ہم بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ درمیان کسی کے انمین سے کہ بعضے پیغمبر پر ایمان لائین اور بعضے پر نہ لائین جیسے کہ یہود و نصارا بلکہ سب پر
ایمان لاتے ہین ہم وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور ہم واسطے اُسکے گردن جہکانے والے اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین سب حکمونکی وَمَنْ
يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا اور جو شخص کہ طلب کرے سوای اسلام کی کسی دین کو فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ پس ہرگز نہ قبول کیا جاییگا اُس
سے وہ دین وَهُوَ اور وہ شخص دین اسلام کی ترک کرنیکی جہت سے فِي الْآخِرَةِ بیچ آخرت کی مِنَ الْخَاسِرِينَ نقصان پانیوالون
مین سے ہین اور اب اُس قوم کی شان مین خداتعالی فرماتا ہے کہ جو بعد قبول کرنے اسلام کی مرتد ہو گئے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ
کیونکر رہنمائی کرے خدا یعنی بہت بعید ہے کہ رہنمائی کرے خدا قَوْمًا كَفَرُوا اُس قوم کی کہ کافر ہوئے وہ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ پیچہے ایمان اپنی
کے اور کہتے ہین کہ وہ بارہ آدمی تھے کہ بعد ظاہر کرنے شرایط ایمان کی اور قبول کرنے اسلام کی مرتد ہوکر کافر ہوگئے وَشَهِدُوا اور گواہی دی
تھی اُن لوگون نے أَنَّ الرَّسُولَ یہ کہ تحقیق پیغمبر بہیجا ہوا خدا کا کہ وہ محمد صلعم ہے حَقٌّ حق ہے اور قول اُسکا راست اور درست ہے
وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ اور آئی تہین اُنکے پاس دلیلین روشن یعنی قرآن کہ فصاحت اور بلاغت اُسکی طاقت بشر سے خارج ہے اور تمام معجزے
کہ یہ سب ایسے ہین کہ جنسے حق ہونا اسلام کا ثابت ہوتا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور خدا نہین رہنمائی کرتا ہے قوم ظالم کو جو کہ
باوجود ظاہر ہونے حقیقت اسلام کے بسبب عناد اور انکار کے راہ حق سے پہر گئے ہین أُولَٰئِكَ یہ لوگ مرتد ہونیوالے جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةَ اللَّهِ جزا انکی یہ ہے کہ تحقیق اوپر انکے لعنت خدا کی ہے وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ اور فرشتونکی اور آدمیون
سب کی کہ وہ دوری ہے رحمت خدا سے خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اُس لعنت کی لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
نہ ہلکا کیا جاییگا اُنسے عذاب دوزخ کا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ اور نہ وہ مہلت دیے جاینگے کہ ایمان کو قبول کرین یا عذاب مین اُنکے تاخیر کیجائے
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر وہ لوگ کہ توبہ کی ہے انہون نے اور رجوع کی ہے طرف خدا کی اور اُسکو واحد جانا ہے اور پیغمبر کی تصدیق کی ہے مِنْ
بَعْدِ ذَٰلِكَ پیچہے اُس مرتد ہونیکی وَأَصْلَحُوا اور درست کیا ہے انہون نے اپنے تئین اور اپنا اعتقاد فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
پس تحقیق کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندونپر کہ توبہ کرنیوالونکے گناہونکو بخشتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت ایک
شخص انصاری کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ نام اُسکا حارث بن سوید تہا اور ایک شخص کو وہ قتل کرکے بہاگ گیا تہا اور اسلام سے مرتد ہو گیا تہا
اور مکہ مین جاکر کافرونسے ملگیا تہا اور بعد اُس کے وہ پشیمان ہوا اور اپنی قوم کی پاس ایک آدمی بہیجا اور کہلا بہیجا کہ تم رسول خدا سے دریافت کرو
کہ مین توبہ کرتا ہون توبہ میری قبول ہے یا نہین پہ آیت اُسکی حق مین نازل ہوئی اور گناہ اُسکا بخشا گیا اور ایک مرد اُسکی قوم کا ان آیتونکو
لیکر حارث کی پاس گیا اُسنے ان آیتونکو دیکہکر کہا کہ تو سچا ہے اور رسول خدا تجہسے زیادہ راست گو ہین اور سب سے زیادہ سچا ہے خدا اور مدینہ مین

جاکر اُسنے توبہ کی اور ایمان اُسکا پھر درست ہوگیا اور کہتے ہیں کہ حارث کے بھائی نے ان آیتوںکو ایک معتبر آدمی کے ہاتھ حارث کے پاس بھیجا حارث نے ان آیتوں کو پڑھا اور توبہ کرکے مدینہ کو روانہ ہوا اور وقت روانگی مدینہ کے ان آیتوںکو ان گیارہ آدمیوں باقی کے روبرو پڑھا تو اُنہوں نے توبہ کرنے اور ایمان لانے سے انکار کیا انکی شان میں یہ آیت نازل ہوئی کہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے بعد ایمان اپنے کے کہ پہلے تو اُنہوں نے اسلام کو قبول کیا اور پھر وہ اس سے پھر گئے ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا پھر زیادہ کیا اُنہوں نے کفر کو اور کفر پر ثابت قدم رہے اور اصرار کیا اور یا مانند یہود کے کہ ایمان لائے موسیٰ اور توریت پر اور کفر کیا اُنہوں نے عیسیٰ اور انجیل سے اور پھر زیادہ کیا اُنہوں نے کفر کو کہ محمد اور قرآن پر ایمان نہ لائے اور یا یہ کہ ایمان لائے وہ محمد پر پیغمبر ہونے سے پہلے اور جب پیغمبر ہوکر وہ آیا تو اُسکا کفر کیا اور ایمان اُسپر نہ لائے اور پھر زیادہ کیا اُنہوں نے کفر کو کہ کفر پر اصرار کیا اور عناد اور طعن کرکے اور لوگوںکو ایمان سے بند کرکے لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ہرگز نہ قبول کیجاویگی توبہ اُنکی کہ موت کو دیکھکر وہ توبہ کریں اور اگر جیتے توبہ کرینگے تو با اخلاص توبہ نکرینگے وَأُولَٰئِكَ اور یہ لوگ جو کہ کفر پر قایم رہے ہیں هُمُ الضَّالُّونَ وہی گمراہ ہونیوالے ہیں راہ حق سے اور ثابت قدم گمراہی پر إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے وَمَاتُوا اور مر گئے وہ وَهُمْ كُفَّارٌ جسوقت کہ وہ کفر کرنیوالے تھے یعنی حالت کفر میں وہ مرگئے تو فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا ایکی ان سے مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا برابر زمین کے سونا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ اور اگرچہ فدا کرے وہ اپنی رہائی کیواسطے یعنی اگر ہر ایک کافر تمام روئے زمین کو مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک سونے سے پُر کردے اور اُسکو فدا کرے تاکہ عذاب دوزخ سے رہائی پاوے تو ہرگز اُس سے قبول نکیا جاویگا اور فدیا انہیں سے اور اسکے معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ اگر سونے سے تمام زمین کو پُر کرکے راہ خدا میں خرچ کرے وہ مرتد اور کافر تو بھی اُسکو عذاب سے نجات نہوگی أُولَٰئِكَ یہ لوگ وہ ہیں لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ واسطے اُنکے عذاب دردناک ہے وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ اور نہیں ہیں واسطے اُنکے نصرت کرنیوالے کہ عذاب سے اُنکو نجات دلویں اور من ناصرین میں من زائد ہے اور کہتے ہیں کہ قیامت کے روز کافروں کو حاضر کرینگے اور اُنسے کہینگے کہ اگر تمہارے پاس موافق پُری زمین کے سونا ہو تو اُسکو کیا تم اپنی مخلصی کیواسطے خرچ کرو تاکہ عذاب سے نجات پاؤ وہ کہینگے کہ ہاں تب اُنسے کہا جاویگا کہ تم سے دنیا میں تو اس سے کمتر چاہتے تھے لیکن تم نے ندیا اب چکھو عذاب دوزخ کا ہمیشہ کو لَن تَنَالُوا الْبِرَّ ہرگز نہ پہنچوگے تم نیکی کو یعنی نیکی کی حقیقت کو نہ پہنچوگے اور ابرار میں داخل نہوگے حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یہانتک کہ خرچ کرو تم اُن چیزوں میں سے کہ دوست رکھتے ہو تم اُسکو مثل مال کے کہ راہ خدا میں اُسکو خرچ کرو اور مثل جان کے اور قوت کے کہ خدا کی مرضی کیواسطے اور اُسی کی محبت میں اُسکو صرف کرو اُسکی طاعت میں اور جہاد میں اور منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے کپڑا خرید کیا اور وہ نہایت مرغوب و پسندیدہ معلوم ہوا تو اُسکو راہ خدا میں دیدیا اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے جناب رسولخدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنے نفس پر دوسرے کو اختیار کرے تو خدا اختیار کریگا اُسکو بہشت کیواسطے اور جو شخص کہ دوست رکھتا ہے کسی چیز کو چاہیے کہ وہ چیز خدا کو دیوے کہ اُسکے نام پر تصدق کرے اور حسین ابن علی اور صادق علیہما السلام قند اور مصری کو راہ خدا میں تصدق کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم اُسکو بہت دوست رکھتے ہیں اسواسطے اُسکو تصدق کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور کہتے ہیں کہ ابو طلحہ انصاری نے جو یہ آیت سنی تو جناب رسولخدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسولخدا میں ایک باغ رکھتا ہوں کہ اُسکی برابر کسی چیز کو دوست نہیں رکھتا ہوں اُسکو راہ خدا میں صرف کیجے حضرت نے وہ باغ اُسکے یگانوں پر تقسیم کردیا اور زید بن حارثہ نے عرض کی کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے کہ میں اُسکی برابر کسی کو دوست نہیں رکھتا ہوں اُسکو راہ خدا میں دو حضرت نے وہ دیدیا وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ اور جو کچھ چیز خرچ کرتے ہو تم کسی چیزوں میں سے تھوڑی یا بہت دوست یا غیر دوست فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ پس تحقیق خدا ساتھ اُسکے عالم ہے اور اُسکی حقیقت کو خوب جانتا ہے اور موافق اُسکی نیت کے جزا دیگا اور کہتے ہیں کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ میں ملت ابراہیم پر ہوں تو یہودیوں نے کہا کہ اگر تو ملت ابراہیم پر ہے تو اونٹ کا گوشت

ع ۱۱ / ۱۷

الجزء الرابع

اور دودھ کسواسطے کہانا اور پیتا ہی کہ یہ تو ابراہیم پر حرام تہا حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پر یہ ہرگز حرام نہتا تم دروغ کہتے ہو بلکہ سب کہانا اُسپر حلال تہا حقتعالیٰ
اپنے حبیب کی تصدیق کیلئے فرماتا ہی کہ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ہر کہانا تہا حلال واسطے بنی اسرائیل کے یعنی واسطے
اولاد یعقوب کی ہر قسم کا کہانا حلال اور مباح تہا إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مگر وہ کہانا کہ حرام کیا ہی یعقوب نے اوپر نفس اپنے
کی اور حرام کرنیکی وجہ یہ تہی کہ ایکبار حضرت یعقوب کو عرق النسا کی بیماری لاحق ہوئی تہی انہون نے نذر کی کہ اگر مجہکو شفا حاصل ہو تو جس چیز
کہانیکو زیادہ دوست رکہتا ہون اُسکو اپنے اوپر حرام کرونگا حقتعالیٰ نے اُنکو شفا بخشی انہون نے گوشت اونٹ کا اور دودھ اُسکا کہ اُسکو بہت دوست
رکہتے تہے اپنے اوپر حرام کیا نہ لوگونکے اوپر اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت حضرت یعقوب اونٹ کا گوشت کہاتے تہے تو اُنکو درد
پہلو ہوجاتا تہا اسلئے انہون نے گوشت شتر اپنے اوپر حرام کرلیا تہا اور حضرت ابراہیم کے زمانہ مین یہ کہانا حرام نہتا بلکہ حضرت یعقوب نے بعد حضرت ابراہیم
کے اپنی ذات پر حرام کرلیا تہا اور یہودیون نے اُنکی پیروی سے اُس کہانیسے اجتناب کرکے کہا کہ توریت اسکے حرام ہونیکا حکم کرتی ہی اور حال یہ ہے کہ یعقوب
کے اُس کہانیکو حرام کرنیکا قصہ توریت کی نازل ہونیسے پہلیکا ہے توریت مین اسکا ذکر کہان ہی خداتعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ ایسا ہی کہ جو یہودی کہتے ہین کہ
توریت اسکے حرام ہونیکا حکم کرتی ہی بلکہ یعقوب نے بسبب کسی بیماری کے اپنی ذات پر حرام کیا تہا مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ پہلے اس سے کہ نازل کیجائے
توریت کہ جو موسیٰ کے زمانہ مین نازل ہوئی ہی اور حضرت یعقوب نے جسے اپنے اوپر اس کہانیکو حرام کیا ہی وہ حضرت موسیٰ سے بہت پہلے تہے اور اگر یہودی
اسکا انکار کرتے ہین تو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیون سے کہ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا پس لاؤ تم توریت کو پس پڑہو تم اُس کو
یعنی جو آیت توریت کی اسکے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہی اُسکو پڑہو تم إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم سچے یہودیون نے اپنی دلیری کی
اسواسطے کہ وہ جانتے تہے کہ پیغمبر سچ کہتا ہی اور اپنے تئین وہ دروغگو جانتے تہے خداتعالیٰ فرماتا ہی کہ فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ پس جو شخص کہ
اپنے لیے بنائے اوپر خدا کے جہوٹ کو کہ دعویٰ اُسکے حرام ہونیکا ہے مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ پیچہے اُس کے کہ ظاہر ہوگیا ہی کہ تحریم یعقوب کی
طرف سے تہی اُسکے نفس کیواسطے نہ خدا کیجانب سے تو فَأُولَٰئِكَ پس یہ افترا کرنیوالے هُمُ الظَّالِمُونَ وہی ظالم ہین کہ خدا پر افترا کرکے
اپنے نفسون پر ظلم کرتے ہین اور اسی مقدمہ مین خداتعالیٰ فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ صَدَقَ اللَّهُ سچ کہا خدا نے تحریم کی خبر مین
یعنی خدا کا صدق اُسکو نازل کرنیمین اور تمہارا کذب اُسکے دعوے مین واضح ہوگیا فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ پس پیروی کرو تم دین ابراہیم
کی کہ وہ دین اسلام ہی اور اُس دین پر محمد ہی اور وہ شخص کہ اُسپر ایمان لایا ہی حَنِيفًا میل کرنیوالا ہی وہ باطل دینون اور اعتقادونسے طرف دین
اسلام کی کہ جو حق ہی اور حنیفاً حال واقع ہوا ہی وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہتا وہ ابراہیم شرک کرنیوالون مین سے مثل یہود اور نصاریٰ
کہ وہ شرک کرتے ہین وہ ہرگز ایسا نہتا اور ہمارے پیغمبر صلعم کسی پہلے پیغمبر کی شرع کے تابع نہتے اور لیکن شرع ہمارے پیغمبر کی جو موافق ابراہیم کی شرع کے تہی
اسواسطے خداتعالیٰ نے فرمایا ہی کہ فاتبعوا ملة ابراہیم اور وہ حضرت صلعم پیغمبر ہونیسے پہلے الہام کی رو سے اسی شرع ابراہیمی کی موافق عبادت کرتے تہے اور
کہتے ہین کہ یہودیون نے اور مسلمانون نے آپسمین اختلاف کیا کعبہ اور بیت المقدس کی شان مین یہودی کہتے تہے کہ بیت المقدس بہتر ہی اور مسلمان
کہتے تہے کہ کعبہ بزرگ زیادہ ہی خداتعالیٰ فرماتا ہی کہ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق کہ پہلا گہر بنایا گیا ہی واسطے آدمیون کے
زیارت سے کرین لَلَّذِي بِبَكَّةَ البتہ وہ گہر بیچ بکہ کے ہے اور اصل بکہ کی بک ہی اژدحام کرنیکے معنی ہین اور مکہ کو بکہ اسواسطے فرمایا کہ وہان
حاجیونکا اژدحام ہوتا ہے اور اصل مکہ کی بک ہی یا یہ ہوگئی ہی اور میم باسے بدلی ہوئی ہی اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ جسوقت خداتعالیٰ
نے ارادہ کیا کہ زمین کو پیدا کرے تو ہوا کو حکم کیا کہ وہ سمندر پر اسطرح چلے کہ وہان ایک موج پیدا ہوگئی اور پہر ہوا نے اُس موج کو ایسا بلویا کہ اُسکا
کف بنگیا اور اُسکو ایکجگہ جمع کیا کہ جسجگہ اس زمانہ مین بیت اللہ ہی اور اُس کف کا ایک پہاڑ سا بنا دیا اور نیچے اُسکے چارون طرف زمین پہیلادی
زمین بیت اللہ کی اصل سب زمین کی ہی کہ پہلے سب سے وہی زمین بنی ہی اور باقی زمین اُسکی چارونطرف پہیلادی ہی اور بیت اللہ ایک مروارید سفید کا

اللہ تعالی نے اسکو آسمان پر اٹھا لیا اور وہ اب بیت اللہ کے مقابلہ میں ہی اور بعد اسکے حضرت ابراہیم کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم ہوا اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل نے دونو باپ بیٹوں نے ملکر اسکو بنایا اور دوسری روایت میں ہی کہ آدم سے پہلے اس خانہ کو بیت العزت کہتے تھے اور ملائکہ طواف اسکا کرتے تھے اور جسوقت آدم زمین پر آئے تو حکم ہوا کہ حج کرو اور طوفان کے زمانہ میں اسکو آسمان پر لیگئے اور ملائکہ آسمان طواف اسکا کرتے ہیں حال ہے کہ اور گھر جو زمین پر بنایا گیا ہی وہ بیت اللہ ہو کہ مُبٰرَكًا برکت والا ہے وہ گھر اور کثیر الخیر ہے اور بہت فائدے ہیں ان لوگوں کے واسطے کہ جو حج اور عمرہ بجا لاتے ہیں اور حدیث میں آیا ہی کہ ایک حسنہ اسمیں کرنا برابر لاکھ حسنہ کے ہے کہ جو دوسری جگہ کرے اور ایک دینار وہاں دینا برابر لاکھ دینار کے ہے کہ جو دوسری جگہ دیوے اور نظر کرنے خانہ کعبہ کیطرف عبادت ہی اور طواف کرنیوالا اسکا گناہوں سے باہر نکلتا ہے اور دوسری حدیث میں ہی کہ جو کوئی داخل ہو خانہ کعبہ میں وہ داخل ہو رحمت خدا میں اور جسوقت اس سے باہر نکلا تو پیچ گناہوں سے باہر نکلا اور فرمایا ہے خدا نے وَهُدًى لِّلْعٰلَمِينَ اور رہنمائی کرنیوالا ہے وہ مکان واسطے عالم کے لوگوں کے کہ وہ قبلہ ہی مسلمانوں کا اور اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں کہ جنمیں ثواب کثیر حاصل ہوتا ہی اور اسمیں عبادت کرنیسے اور جگہ کی لاکھ عبادتوں کا ثواب پاتے ہیں اور مبارک اور ہدی حال واقع ہوئے ہیں اور فرماتا ہی خدا کہ فِيهِ آيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ بیچ اس گھر کے نشانیاں ہیں روشن بسبب اسکے شرف اور معجزات کے کہ اسکے اوپر سے کوئی پرندہ اڑکر نہیں جاتا ہے اور اسکے حرم کے درندے حیوانات کو ضرر نہیں پہنچاتے ہیں اور اگر کوئی شخص چاہتا ہے اسکا قصد کرے تو ہلاک ہو جاتا ہے جیسے کہ اصحاب فیل ہلاک ہوئے اور بیمار ان کو وہاں لیجاتے ہیں تو شفا حاصل ہوتی ہی اور کوئی جانور مسجد الحرام میں سرگین نہیں کرتا ہے اور جو کوئی اس خانہ کیطرف نظر کرتا ہے تو آنسو اسکی اشکبار ہوتی ہیں اور ستر ہزار ملائکہ ہر روز اسمیں داخل ہوتے ہیں کہ دوسری بار وہ نہیں آتے اور سوا اسکے بہت سی نشانیاں ہیں اور ایک نشانی عجیب مَّقَامُ إِبْرٰهِيمَ جگہ کھڑے ہونے ابراہیم کی ہی اور مقام ابراہیم خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اسکی ہی مقام ابراہیم ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ بدل ہے بعض آیات سے اور مقام ابراہیم ایک پتھر ہے کہ ابراہیم کے قدم کا نشان اسپر ہے اور حضرت ابراہیم اسپر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بناتے تھے اور ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہی کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابو حمزہ بہتر جگہ عالم میں درمیان مقام ابراہیم اور رکن یمانی کی ہی اگر کوئی مرد نوح کی سی عمر پاوے اور ہر روز روزہ رکھے اور تمام شب اس مکان شریف میں عبادت کرے اور بعد اسکے بدون محبت ہماری کے وفات پاوے تو کچھ فائدہ اسکو نہوگا اور دوزخ میں وہ داخل ہوگا وَمَن دَخَلَهُ اور جو کوئی داخل ہو اس گھر میں تو كَانَ آمِنًا ہوگا امن میں قتل اور غارت سے اسواسطے حکم ہی کہ جو گنہگار وہاں پہنچے اور پناہ لیجاوے اسکو کچھ نہ کہو کہ وہاں آزار دینا حرام ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ اس سے یہ مراد ہی کہ جو کوئی داخل ہوتے ہیں واسطے بجا لانے حج اور عمرہ کے وہ بیخوف ہو عذاب سے کہ گناہ ہو سکے اور جو گناہ کہ حج سے پہلے کئے ہیں وہ سب بخشے جاتے ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو کوئی کہ حرم میں داخل ہو حقیقت کا عارف ہو اور یہی اعتقاد رکھتا ہو سب ان چیزوں کا جو کہ خدا نے واجب کی ہیں تو وہ شخص آخرت میں عذاب سے بیخوف ہو اور حجر اسود بھی اسکی نشانیوں میں سے ہے اور پہلے یہ پتھر سفید تھا اور بہشت سے آدم کے ہمراہ آیا تھا ایام جاہلیت میں کفار اور مشرکین کے ہاتھ لگنے اور مس کرنے کے سبب سے سیاہ ہو گیا ہی یہانتک کہ اب اسکو حجر اسود کہتے ہیں اور اسکے ٹکڑے بھی ہو گئے ہیں وہ ٹکڑے آپس میں ملا رکھے ہیں اور چاندی کے حلقہ میں وہ سب لگے ہیں اور اب خدا تعالی حج کی واجب ہونیکا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ اور خاص واسطے خدا کے لازم اور ثابت ہی اوپر آدمیوں کے حِجُّ الْبَيْتِ قصد کرنا خانہ کعبہ کا واسطے ادا کرنے اعمال حج کے اور عمرہ کے مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا اس شخص کو طاقت رکھے طرف اسکے راہ چلنے کی کہ توشہ اور خرچ راہ اپنے جانے آنیکا اور کھانا اور لباس اپنے اور انکا اپنے عیال کا رکھتا ہو اور صحت بدنی حاصل ہو اور رستہ میں کسی طرح کا خوف نہو خواہ سواری پر چل سکتا ہو خواہ پیدل جا سکتا ہو پس یہ امور جمع ہوں تو حج بجا لانیکے واسطے جانا واجب ہے اور ترک کرنا اسکا گناہ عظیم ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ جس کسی پر حج واجب ہو گیا ہو اور وہ حج کو بجا نلاوے تو یہودیوں اور نصرانیوں کے ساتھ حشر ہوگا وَمَن كَفَرَ اور جو شخص کہ کفر کرے حج کرنے سے یعنی باوجود قدرت کے اسکو ترک کرے

بے پروائی ہے اور اسکی قدر و منزلت کچھ نہ سمجھے اور نہ اسکو خدا کے حکم کا کچھ پاس ہو تو فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ پس تحقیق خدا بے پروا
ہے عالم کے لوگوں سے کہ اسکو انکے حج کی کچھ پروا نہیں ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے جو حضرت علی کو چند تین کہیں ہیں انمیں فرمایا ہے کہ اے علی ترک کرنیوالا
حج کا باوجود قدرت کے کافر ہے اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین اور حضرت کاظم علیہ السلام نے قل ہل انبئکم
بالاخسرین اعمالا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ زیادہ نقصان والا وہ آدمی ہے جو عمال ہیں کہ حج کرنیمیں تاخیر اور دیر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام
فرمایا ہے کہ مراد قول حق تعالی ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی سے وہ لوگ مراد ہیں کہ حج انپر واجب ہوا اور وہ اسکو ادا نکریں حق تعالی قیامت کے روز
انکو اندہا کرکے اٹھائیگا اور حج کے ترک کرنیکی عذاب کی حدیثیں کثرت سے ہیں اور خدا تعالی نے حج کے ترک کرنیوالیکو کافر فرمایا ہے اور حدیث میں بھی
ایسا آیا ہے یہ واسطے مبالغہ اور نہایت تاکید کے ہے کہ ترک کرنا اسکا بڑا گناہ ہے اور موجب غضب خدا ہے اسواسطے کافر فرمایا ہے اور حقیقت میں وہ
کافر نہیں ہے البتہ اگر اسکے واجب ہونیکا انکار کرے اور یا یہ کہ اسکے ترک کرنیکی کچھ پروا نکرے کہ یہی موجب عدم اعتقاد فرضیت حج ہے اسکو
کافر کہہ سکتے ہیں اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نماز پنجگانہ پڑہو اور روزہ ماہ رمضان کا سارے مہینے کا رکہو اور زکوۃ کو ادا کرو اور حج خانہ خدا
بجا لاؤ تاکہ اپنے پروردگار کی بہشت میں داخل ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج درویشی اور گناہوں کو دور کرتا ہے اور بعضے کہتے
ہیں کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ وللہ علی الناس حج البیت تو رسول خدا نے سب اہل مذہب کے آدمیوں کو جمع کیا اور پہلے خطبہ پڑہا اور بعد اسکے فرمایا کہ خدا تعالی
نے تمپر حج کو فرض کیا ہے پس حج کو ادا کرتے رہو یہ سنکر ایک فرقہ نے تو ایمان لائے حج کے واجب ہونے پر اور پانچ مذہب والوں نے کفر
انکار کیا اسواسطے یہ آیت نازل ہوئی کہ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین اور حج کی حا کو ابو جعفر اور اہل کوفہ نے سواء ابو بکر کے کسرہ سے پڑہا
ہے اور باقیوں نے مفتوح اور معنی حج کے قصد کرنا ہیں اور من استطاع بدل البعض ہے ناس سے اور اب خدا تعالی اہل کتاب کو الزام
دیتا ہے اور ملامت کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اے اہل کتاب
کسواسطے کفر کرتے ہو تم ساتھ آیتوں خدا کے کہ وہ علمی اور سمعی دلیلیں ہیں محمد کے قول کی راستی اور درستی پر یعنی حج وغیرہ کے واجب ہونے پر
ہیں اور جو کچھ کہ وہ دعوی کرتا ہے حج وغیرہ کے واجب ہونیکا احکام شرع سے وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ اور حال یہ ہے کہ
خدا گواہ ہے اوپر اس امر کے کہ کرتے ہو تم کہ حق کو پوشیدہ کرتے ہو اور آیات خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو تمکو تمہارے ان اعمال کے عوض میں قرار
واقعی سزا دیگا اور تخصیص اہلکتاب کی اسواسطے ہے کہ یہ کفر میں زیادہ بلیغ ہیں اسواسطے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم ایمان لائے ہیں توریت اور
انجیل پر اور حال یہ ہے کہ وہ ہرگز ایمان نہ لائے تھے بلکہ اسکی آیات کی تحریف اور تبدیل کرتے تھے تو پھر فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم
یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اے اہل کتاب کسواسطے بند کرتے ہو تم راہ خدا کی ہو کہ وہ دین اسلام ہے
مَنْ اٰمَنَ ان لوگوں کو کہ ایمان لاتے ہیں وہ مثل عمار اور ابوذر وغیرہ کے کہ انکو تم اپنے دین کیطرف بلاتے ہو تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا
طلب کرتے ہو تم اس راہ خدا میں کجی کو اور گمراہی کو کہ لوگوں کو وہم میں ڈالتے ہو کہ توریت میں نسخ نہیں ہے اور صفات محمد کو جو کچھ توریت
میں ہیں تم بدلتے ہو وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ اور حال یہ ہے کہ تم گواہ ہو اس امر کے کہ راہ راست دین اسلام ہے اور اسیکو ابراہیم اور یعقوب
علیہما السلام کی وصیتوں سے جانتے ہو وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں ہے خدا غافل اس امر سے کہ کرتے ہو تم بلکہ تمہارے سب
اعمال اور افعال کو جانتا ہے اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا اور کہتے ہیں کہ شاس بن قیس یہودی کہ ایک مرد پیر سخت کافر اور سنگدل اور بد گو
مسلمانوں کا تہا ایکروز مجمع میں اوس اور خزرج کے گذرا اور کیا تو دیکہا کہ دونوں فرقے بہت محبت اور پیار سے آپس میں باتیں کرتے ہیں اس شخص کو یہ امر
دیکہکر حسد ہوا کہ یہ دونوں فرقے اسلام سے پہلے تو آپس میں جنگ و جدال کرتے تھے اور اب یہ دونوں فرقے مسلمان ہوکر ایک ہوگئے ہیں ایک شخص کو
اسنے کہا کہ تو انمیں بیٹھکر بعاث کی لڑائیکا کہ جو انکے آپس میں واقع ہوئی تھی ذکر کیجیو اور اشعار جو فریقین نے جو قصیدے خزرج کی مذمت میں کہا تہا

اُسکو پڑھا اُسنے وہ قصیدہ جو پڑھا تو خزرجیونکو بہت ناگوار معلوم ہوا اور غصہ ہو کر اوسیونکی مذمت بیان کرنیلگے اور آپس مین اُن دونو فرقونکی نوبت جنگ کی
پہنچی جبرئیل آیتین لیکر نازل ہوئے اور رسولخدا صلعم نے اُس مہر کہ مین جاکر فرمایا کہ باوجودیکہ مین تم مین موجود ہون اور تم پھر دعوی
جاہلیت کی تازہ کرتے ہو دیکھو خدا نے کیا فرمایا ہے نازل کرکے جسوقت نہون نے وہ آیتین سنین تو استغفار اور توبہ کرکے ہتھیار اپنے پھینکدیے
اور اشک ریزان ہو کر بغلگیر ہوئے آپس مین اور جانا کہ اگر ہم یونہی پھر چلینگے تو وہ پھر ہمکو کفر کیطرف پھیر دینگے اور وہ آیتین یہ ہین کہ خدا تعالی
فرماتا ہے کہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا اگر کہنا مانوگے تم کسی فرقہ کا مِّنَ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اُن لوگونمین سے کہ دیئے گئے ہین وہ کتاب مثل شاس وغیرہ یہود یونکے یَرُدُّوْکُمْ پھیر دینگے وہ تم کو
بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ بعد مومنین ہونے تمہارے کے یعنی کر دینگے تمکو بعد ایمان لانیکے کٰفِرِیْنَ کفر کرنیوالے یعنی تمکو پھر کافر کر دینگے اور مرتد
بنا دینگے وَکَیْفَ تَکْفُرُوْنَ اور کیونکر کفر کروگے تم وَاَنْتُمْ اور حال یہ ہے کہ تم وہ ہو کہ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ اٰیٰتُ اللّٰہِ پڑھی جاتی
ہین اوپر تمہارے آیتین خدا کی کہ وہ قرآن مین ہین وَفِیْکُمْ رَسُوْلُہٗ اور درمیان تمہارے پیغمبر اُسکا ہے وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ اور
جو کوئی چنگل مارے ساتھ دین خدا کے یعنی جو کوئی اختیار کرے دین خدا کو کہ وہ اسلام ہے تو فَقَدْ ھُدِیَ پس تحقیق رہنمائی کیا گیا وہ
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ طرف راہ سیدھی کے اور جسوقت راہ راست کو پہنچا تو ضرور وہ بہشت مین داخل ہوگا اور کہتے ہین کہ ثعلبہ بن
غنم اوسی اور اسعد بن زرارہ خزرجی آپس مین ایک شخص دوسرے شخص پر فخر کرتا تھا نسب اپنے مین اور فخر کرتے کرتے نزاع پر نوبت انکی پہنچی
خزرجی نے کہا کہ اگر رسولخدا پیغمبر ہو کر نہ آتے تو ہم تمہاری اولاد کو جڑ سے اکھاڑ کے پھینکدیتے اور اوسی نے کہا کہ اسلام سے پہلے تم ہمارے خوف
کی جہت سے باہر نہین نکل سکتے تھے اور نوبت انکی نزاع سے جنگ کو پہنچی اور یہ خبر رسولخدا صلعم نے سنی اُسیوقت سوار ہو کر انکے پاس
پہنچے اور انکو جدا کیا اور جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوئے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو قوم اوس اور قوم خزرج سے
اتَّقُوا اللّٰہَ ڈرو تم خدا سے حَقَّ تُقٰتِہٖ حق ڈرنے اُسکا کہ جیسا کہ لائق ہے کہ واجبات کو ادا کرتے رہو اور حرام اور بد کامون سے پرہیز کرو اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ مراد ہے اس سے کہ فرمانبرداری خدا کی کرو اور نافرمانبرداری اُسکی مت کرو اور اُسکی شکر گزاری مین
مشغول رہو اور ہمیشہ ذکر کرتے رہو اور کسیوقت اُس سے غافل نہو اور حق تقاتہ مفعول مطلق واقع ہوا ہے وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
اور نہ مرو تم مگر جسوقت کہ تم اسلام لانیوالے اور مسلمان ہو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ رہو مسلمان معلوم نہین کہ کسوقت تمکو موت آئے اور نہی لا تموتن
مین اگرچہ موت پر وارد ہوئی ہے لیکن مراد اُس سے قید اُسکی ہے یعنی لا تموتن علی غیر الاسلام اور وانتم مسلمون کا جملہ حال واقع ہوا ہے اور
منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے بعد تلاوت اس آیت کے فرمایا کہ اگر ایک قطرہ زقوم دوزخ کا زمین پر گرے تو تمام اہل دنیا کی زندگی تلخ ہوجاے
کیونکر ہوگا حال اُس شخص کا کہ جسکی خورش یہی ہوگی آخرت مین پس چاہیے کہ تم حالت اسلام مین دنیا سے کوچ کرو وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ
اور چنگل مارو تم ساتھ رسی خدا کی یعنی ساتھ دین خدا کے کہ وہ نہایت مضبوط ہے جَمِیْعًا سب جمیعا حال واقع ہوا ہے یعنی دین خدا کو
پکڑو کہ وہ رسی نجات ہاتھ تم کچھ جیسے کہ رسی پکڑ کے کوئین نجات پاتے ہو کوئین مین گرنے سے اس آیت مین حبل سے اشارہ ہے طرف قرآن اور اہلبیت
علیہم السلام کی چنانچہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے اپنی رحلت سے پہلے کہ دو حبل متین ہین تم مین چھوڑے جاتا ہون کہ وہ قرآن اور اہلبیت میری ہین
اگر انکو مضبوط پکڑوگے یعنی اگر ان دونو کی پیروی کروگے تو بعد میرے گمراہ نہوگے کہ یہ دونو آپس مین کبھی جدا نہونگے یہانتک کہ حوض کوثر پر مجھسے
ملاقات کرین اور جدا نہونے سے مقصود یہ ہے کہ جو مضمون کہ قرآن کا ہے وہ اہلبیت کے پاس ہے اور قرآن کلام ساکت ہے اور یہ کلام ناطق ہین
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہین حبل متین جسکو خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پس جو کہ پیروی انکی
کرتا ہے وہ ناجی ہے اور جو کہ پیروی انکی نہین کرتا ہے وہ ناری ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اہلبیت میری مثل کشتی نوح کے ہین

ع ۱۰
۱۰

جو کہ کشتی میں سوار ہوا اُسنے نجات پائی اور جو اُسکا خلاف کیا اور اُس کشتی سے پیچھے ہٹ رہا وہ غرق اور ہلاک ہوا اور اُس کشتی میں وہی لوگ سوار ہوئے تھے جو کہ
پیروی کرنیوالے نوح کے تھے اور تنہا دوستی بدون متابعت کے کسی کام کی نہیں ہے اگر فقط دوستی بے متابعت کام آتی تو زوجہ اور پسر نوح کا البتہ
نجات پاتے لیکن اُنہیں فقط دوستی نوح کی تھی اور اطاعت اور فرمانبرداری نوح کی نہ تھی اسواسطے غرق ہو گئے وہ ایسے ہی جو لوگ کہ اہلبیت کی محبت کا دعوی
کرتے ہیں لیکن پیروی اُنکی نہیں کرتے اُنکی نجات بھی مشکل ہے اور حضرت محمد باقر علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ آل محمد حبل متین خدا کے ہیں کہ جنکے ساتھ
چنگل مارنیکا قرآن میں حکم ہوا ہے آیہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا میں اور حضرت کاظم نے فرمایا ہے کہ حبل متین خدا کی علی بن ابیطالب ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ
ولا تفرقوا اور نہ متفرق ہو تم آپس میں اور مت پراگندہ ہو اختلاف کرکے مثل یہود اور نصاری کی بلکہ اپنا پیر متفق اور طاعت خدا پر ہمیشہ ثابت
قدم رہو اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہو اور زاذان نے روایت کی ہے کہ ایکروز ہم مسجد میں امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے راس الجالوت
کو کہ سردار علماء یہود کا تھا اور جاثلیق کو کہ امام نصاری کا تھا جناب امیر علیہ السلام کے پاس لائے حضرت امیر نے راس الجالوت سے پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ
یہودی بعد حضرت موسی کے کتنے فرقے ہوگئے ہیں کہا کہ کتاب میں لکھیوں تو بیان کروں فرمایا جناب امیر نے کہ لعنت ہے تجھ پر تجھ پر تو کسطرح لوگوں
کا امام بنا ہوا ہے اگر تجھسے کوئی مسئلہ پوچھیں اور کتاب جلجائی یا چوری جائی تو اُسوقت کیا کریگا تو اُسوقت بھی یہی کہیگا کہ کتاب ہوتی تو دیکھکر
بتلاتا اور بعد اُسکے جاثلیق کیطرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ نصاری بعد حضرت عیسی کے کتنے فرقے ہوگئے کہا کہ پینتالیس فرقے فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہے
قسم ہے خدا کی میں توریت کو اُس سے بہتر جانتا ہوں اور انجیل کو تجھسے بہتر جانتا ہوں امت موسی کی اکہتر فرقے ہوئے ہیں ستر اُن میں سے
ناری ہیں اور ایک ناجی ہے اور یہ ناجی وہ ہیں کہ جنکے حق میں خدا تعالی نے فرمایا ہے ومن قوم موسی امۃ یہدون بالحق اور امت عیسی کی بعد اُس
کے بہتر فرقے ہوئے ہیں ایک فرقہ تو اُنمیں سے ناجی ہے اور باقی کے ناری ہیں اور ناجی فرقہ کے حق میں خدا تعالی نے فرمایا کہ تری اعینہم تفیض من الدمع اور تا
اور امت محمد مصطفی صلعم کے تہتر فرقے ہونگے ایک تو اُنمیں سے ناجی فرقہ ہوگا اور باقی کے ناری ہونگے اور اُس ناجی فرقہ کے حق میں خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ
ممن خلقنا امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون اور وہ شیعہ میرے ہیں اور یہ اسواسطے حضرت امیر نے فرمایا ہے کہ پیروی اُن حضرت کی شیعہ ہی کرتے
ہیں اور پیروی میں جناب امیر کی نجات اسواسطے ہوئی کہ وہ حکم ساتھ حق کے کرتے تھے خاص اور جناب امیر ہی حق کیطرف ہدایت اسواسطے کرتے تھے کہ
بعد رسولخدا کے حق اُنکے ہی پاس تھا چنانچہ فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ علی مع الحق والحق مع علی یدور حیث دار یعنی علی ہمراہ حق کے ہے اور حق
ہمراہ علی کے ہے پھرتا ہے وہ حق جدہر کو پھرتا ہے علی کہ حق علی سے ہرگز جدا نہیں ہوتا ہے پس دلالت کی اس بیان نے اس امر پر کہ حق شیعوں کی ہمراہ ہے
اور شیعوں کے سوائے اور فرقے حق پر نہیں ہیں اور اہل سنت جو کہتے ہیں کہ ناجی فرقے کیواسطے رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ما انا علیہ واصحابی اگر یہ روایت تسلیم
کیجائے تو اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ناجی وہ ہے کہ پیروی کرے اُس امر کی کہ جسپر میں اور میرے اصحاب دونوں متفق ہیں نہ تنہا اصحاب
کی پیروی اور جسپر رسولخدا کا اور اصحاب کا دونوں کا اتفاق ہے اُسکو ہم بھی صحیح اور درست جانتے ہیں اور حدیث ثقلین سے ثابت ہوتا ہے کہ فقط اہلبیت
کی پیروی واسطے نجات کے کفایت کرتی ہے اور اصحاب تنہا کی پیروی کیواسطے رسولخدا صلعم نے کہیں نہیں فرمایا ہے اور بعضے روایات جو بیان
کرتے ہیں مثل اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور اصحابی کلہم عدول اور سوائے اسکے اگر ہم تسلیم کریں ان روایتوں کو تو وہ لوگ مراد ہیں کہ
جنکے حق میں علمائے فریقین بیان کرتے ہیں کہ اس ادرکوا صحبۃ النبی وماتوا مع الایمان یعنی وہ لوگ کہ پائی انہوں نے صحبت پیغمبر صلعم کی اور مرے وہ ساتھ
ایمان کے یہ مراد ہی اصحاب رسولخدا صلعم سے اور کل ہمراہی حضرت کی مراد نہیں ہیں اسواسطے کہ بعضے صحابہ کی فسق و فجور پر قرآن اور کتب احادیث
اہلسنت کی بلکہ بعضوں کی ارتداد پر روایتیں اہل سنت کی کتابوں کی دلالت کرتی ہیں اور علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین کی روایت اگر تسلیم
کیجائے تو مراد خلفاء راشدین سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اسواسطے کہ جناب رسولخدا صلعم راشدین اُن لوگوں کو نہ فرمائینگے کہ جو خلاف شرع کے
حکم دیتے تھے اور مسائل دین میں غلطیاں کرتے تھے اور ایسے لوگوں کی پیروی کیواسطے حضرت صلعم کیونکر حکم دیوینگے اپنی شریعت کے خلاف اور جنکو

اہل سنت خلفاء راشدین کہتے ہیں وہ ایسے ہوتے تھے کہ خلاف حکم خدا اور رسولخدا کی اکثر مسائل میں حکم دیتے تھے چنانچہ کتب اہل سنت میں یہ سب لکھا ہی
حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین حق سے متفرق اور جدا مت ہو وَاذْكُرُوا اور یاد کرو تم اے مومنین نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت خدا
کو کہ اوپر تمہارے ہے کہ تمکو ہدایت کی ہے اور توفیق دی ہے دین اسلام کی اور پیروی کرنی مذہب حق کی باعث ہے آپس کی الفت کا پس یاد کرو تم
اس نعمت کو کہ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً جس وقت تھے تم دشمن آپس میں زمانہ جاہلیت اور کفر میں فَاَلَّفَ پس الفت دی خدا نے اور محبت ڈالی
بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ درمیان دلوں تمہارے کے اسلام کی برکت سے اور بدخلقی تمہاری درمیان سے اٹھ گئی فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا
پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اس خدا کی بھائی یعنی اس کی رحمت سے تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو گئے کہ ہر ایک دوسرے سے محبت کرنے لگا وَكُنْتُمْ اور تھے تم ایام
جاہلیت میں عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ اوپر کنارے گڑھے کے آتش دوزخ سے بسبب کفر اور گمراہی کے یعنی قریب تھا کہ تم حالت کفر
میں دوزخ میں جاؤ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا پس چھوڑایا تمکو خدا نے اس گڑھے دوزخ کے سے ایمان اور اسلام کی برکت سے كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ بیان
کی تمہاری عداوت قدیم اور محبت جدید ایسے ہی يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے آیتیں اپنی لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ
تاکہ تم ہدایت پاؤ اور عذاب بدی سے رستگاری پاؤ ثواب نیکی کو حاصل کرو وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک گروہ کہ
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ بلاویں وہ لوگوں کو طرف خیر کے یعنی اسلام کے وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کریں وہ ساتھ نیکی کے جیسے کہ خدا اور رسول
نے فرمایا ہے وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کریں وہ بدی سے موافق حکم خدا کے اور پیغمبر کے جن جن امروں کو کہ انہوں نے منع کیا ہے وَاُولٰٓئِكَ
اور یہی لوگ جو کہ حکم کرتے ہیں نیکی کا اور منع کرتے ہیں برائی سے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہ وہی رستگاری پانے والے ہیں جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا
ہے کہ بہتر سب آدمیوں میں وہ لوگ ہیں کہ جو لوگوں کو حکم کرتے ہیں نیکی کا اور برائی سے منع کرتے ہیں اور زیادہ سب سے وہ ہی پرہیزگار ہیں اور فرمایا ہے حضرت
صلعم نے کہ آدمی ہمیشہ خیر سے ہیں جب تک کہ حکم نیکی کا کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیکی پر آپس میں مدد کرتے ہیں پس جس وقت کہ ایسا نکریں
تو برکتیں ان سے دور کیجاتی ہیں اور بعض ان کا بعض پر غالب کیا جاتا ہے اور کوئی ان کا ناصر اور مددگار نہ ہوگا نہ زمین میں نہ آسمان میں اور جناب امیر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے لعنت کی ہے ان لوگوں کو کہ وہ دوسرے آدمیوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور خود نیکی کو ترک کرتے ہیں اور لعنت کی ہے ان لوگوں کو
کہ دوسروں کو تو منع کرتے ہیں برائیوں سے اور آپ برائیوں کو عمل میں لاتے ہیں اور امت کے لفظ کا استعمال آٹھ معنی میں ہوتا ہے جماعت اور پیروی انبیاء اور
قدرت اور دین وملت اور حین اور زمان اور رقامت اور نعمت اور قصد اور فرمایا ہے خدا کہ وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہ ہو تم مومنین كَالَّذِيْنَ
تَفَرَّقُوْا مانند ان لوگوں کے کہ متفرق ہوئے وہ مثل یہود اور نصاریٰ کے کہ ہر ایک چند فرقے ہو گئے اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہو گیا
وَاخْتَلَفُوْا اور اختلاف کیا انہوں نے دین میں کہ یہودیوں نے تو پانسو برس بعد موت موسیٰ کی اور نصاریوں نے تین سو برس بعد اٹھائے
جانے عیسیٰ کی اختلاف کیا انہوں نے آپس میں مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ پیچھے اس سے کہ آئے ان کے پاس دلیلیں روشن ان کی کتابوں میں کہ
جو موجب اتفاق کی ہیں خدا کے واحد جاننے پر اور آخرت کی تصدیق پر وَاُولٰٓئِكَ اور یہ لوگ مخالفت کرنے والے اصول دین میں وہ ہیں کہ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ واسطے ان کے عذاب ہے بڑا يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ جس دن کہ سفید ہونگے منہ مومنین کے وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور سیاہ
ہونگے منہ کفار کے یعنی قیامت کے روز فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ پس لیکن وہ لوگ کہ سیاہ ہونگے منہ ان کے تو خدا تعالیٰ فرشتوں کو
حکم کریگا کہ وہ فرشتے ملامت کر کے انکو کہینگے اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کیا کفر کیا تم نے بعد ایمان لانے اپنے کے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس
چکھو تم عذاب کو بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اس کے کہ تھے تم کہ کافر ہوتے تھے تم بعد ایمان کے جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد ان
لوگوں سے یعنی اہل اس امت کے باطل رائے والے اور چاہنے اپنے نفسوں کی خواہشوں کے پابند ہیں اور بخاری میں اور جمع بین الصحیحین وغیرہ کتب احادیث اہل سنت
میں لکھا ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ حوض کوثر سے کچھ آدمیوں کو ہانکتے ہونگے اور دوزخ میں ان کو لیجاتے ہونگے میں انکو دیکھ کر پہچانونگا اور کہونگا فرشتوں

مخصوص ہو جانا [illegible]

انکو وہ رحمتین کیون لیجاتے ہو یہ تو میرے اصحاب ہین وہ فرشتے مجھکو جواب مین کہینگے کہ تو نہین جانتا ہی کہ انہون نے کیا احداث کیا ہی دین مین بعد تیرے اور ہمیشہ یہ اپنے پاشنون پر پھر بولیے ہین یعنی جسوقت سے مفارقت کی ہی تونے انسے یعنی تیرے مرتے ہی یہ لوگ مرتد ہو گئے اور دین سے پھر گئے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور لیکن جو لوگ کہ سفید ہونگے منہ انکے یعنی مومنین کہ جو پیرو ہین آئمہ معصومین علیہم السلام کے فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ پس بیچ رحمت خدا کے ہونگے کہ بہشت مین آرام کرتے ہونگے هُمْ وہ سفید منہ والے فِيْهَا بیچ اُس رحمت خدا کے خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہونگے تِلْكَ یہ جو کچھ کہ گذرا ہے پہلے اس سے اٰيٰتُ اللّٰهِ آیتین خدا کی ہین نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ پڑھتے ہین ہم انکو اوپر تیرے وحی کیواسطے سے بِالْحَقِّ ؕ ساتھ حق کے کہ انکی راستی اور درستی مین کسیطرح کا شبہا اور فرق نہین ہی وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور خدا نہین چاہتا ہی ظلم کو واسطے عالم کے لوگونکی کہ بیجرم کسی کو عذاب کرے اسواسطے کہ ظلم قبیح ہی اور خدا تعالٰی فعل قبیح سے پاک ہے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اور خاص واسطے خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی سب اسکی مخلوق اور بندہ ہین اسکے اور اسکے ملک ہین وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور طرف حکم خدا کے پھیری جاتینگے سب امور پس جزا دیگا ہر شخص کو موافق وعدہ اور وعید کے اور کہتے ہین کہ مالک بن ضیف اور وہب بن یہودا کہ دو عالم تھے یہود کے علما مین سے مسلمانونسے انہون نے کہا کہ ہم تمسے بہتر ہین اور دین ہمارا تمہارے دین سے افضل ہی خدا نے مسلمانونکی تعریف مین یہ آیت نازل کی کہ كُنْتُمْ ہو تم ای محمد صلعم خَيْرَ اُمَّةٍ بہتر ہر گروہ کی کہ عالم غیب سے اُخْرِجَتْ نکالے گئے یعنی ظاہر کیے گئے لِلنَّاسِ واسطے آدمیونکے تاکہ انکو راہ راست کیطرف بلاؤ اور بہتر ہونا اس امت کا ان صفتونکی جہت سے ہے چنانچہ بیان کرتا ہے کہ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرتے ہو تم ساتھ نیکی یعنی کہ جو شرع حکم کرتی ہی وہ ہی تم لوگون کو فرماتے ہو وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہو تم بدی سے ان بدی سے کہ جو شرع کے حکم سے وہ ممنوع ہی وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ اور ایمان لاتے ہو تم ساتھ خدا کی کہ نہایت ثبوتی اور استواری سے اسکا اعتقاد رکھتے ہو اور ایمان لانیکا ذکر نیکی کی حکم کرنیسے اور بدی کی منع کرنیسے پہلے چاہیے تھا لیکن اسواسطے آخر مین فرمایا کہ حکم کرنا نیکی کا اور منع کرنا بدی سے واسطے ایمان لا اور تصدیق کرنے دین اسلام کے ہے اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین مذکور ہے کہ یہ آیت خاص آئمہ طاہرین اور انکے مقلدین کی شان مین ہے جو کہ صالحین ہین اور انکی تقلید کے موافق حکم کرتے ہین اور یہی حق ہی اسواسطے کہ بعد رسول خدا صلعم کے وہ ہی ہین قابل ہین کہ رسول خدا سے ان کو سینہ بہ سینہ علم پہنچا ہی اور زیادہ لوگ ہین کہ جو نیکی پیروی سے نیکی کا حکم کرتے ہین اور برائی سے منع کرتے ہین اور بعلم آدمی جو کہ مسائل دین مین غلطی کرتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام انکو سنبھالتے تھے وہ ہرگز اس آیت سے مراد نہین ہو سکتی اسواسطے کہ نیکی کی حکم کرنیکو اور بدی سے منع کرنے کو علم چاہیے کہ موافق حکم خدا کے حکم کرے اور منع کرے اور جو لوگ کہ غلطی کرین وہ کیونکر اس آیت سے مراد ہونگے اور یہ بھی بعضی روایت اور قرات مین آیا ہے کہ خیر ائمہ بجای خیر امۃ ہے اور ایسے ہی لتکن منکم امۃ اصل مین ولتکن منکم ائمۃ ہی اور اگرچہ سب ائمہ طاہرین وقت نزول اس آیت کی موجود نہین تھے لیکن راس اور رئیس انکے علی ابن ابیطالب موجود تھے اور اکثر آیات مین خطاب طرف کل مومنین کی ہے جسقدر کہ قیامت تک ہونگے اور حال یہ ہے کہ وقت نزول آیت کی وہ موجود نہین ہین اور اس سے روایت ہی کہ اسقف نصرانی کہ عالم نصارا کا تھا جناب رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مین مسلمان ہوتا ہون حضرت نے پوچھا کہ کیا سبب ہی مسلمان ہونیکا کہا کہ مینے خواب مین دیکھا ہی کہ گویا قیامت برپا ہی اور لوگ اپنے اپنے حالین مبتلا ہین اور ایک گروہ کو مینے دیکھا کہ ہاتھ اور پانون انکے سفید نورانی ہین اور مثل بجلی کی صراط پر سے گذرتے ہین مینے پوچھا کہ کیا یہ لوگ انبیا ہین فرشتون نے کہا کہ یہ امت محمد کی لوگ ہین مجھکو یہ دیکھکر طرف اسلام کی رغبت ہوئی حضرت نے اسکو مسلمان کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جبتک پہلے سب پیغمبر فرشتے مین بہشت مین نجاؤن تو اور پیغمبرونپر بہشت مین جانا حرام ہی اور جبتک میرا وصی بہشت مین نجاوے تو اور اوصیا پر بہشت مین جانا حرام ہی اور جبتک میری امت بہشت مین نجاوے تو اور امتونپر بہشت مین جانا حرام

اور انس سے روایت ہے کہ میں ہمراہ رسول خدا صلعم کے ایک مقام پر پہنچا ایک آواز میں نے وہاں سنی اُس آواز کی طرف میں نے نگاہ جو کی تو ایک مرد
کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتا ہے اور یہ دعا کرتا ہے کہ خداوندا مجھکو اُس اُمت مرحومہ سے کر کہ جسپر تو نے رحمت کی ہے یعنی محمد کی امت میں سے
مجھکو کر رسول خدا صلعم کو اُسکے حال سے میں نے خبر دی فرمایا کہ تو اُسکے پاس جا اور اُس سے کہہ کہ رسول خدا تجھکو سلام پہنچاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تو کون
ہے انس کہتا ہے کہ میں گیا اور حضرت کا سلام اور پیغام اُسکو پہنچایا اُسنے جواب میں کہا کہ رسول خدا کو میرا سلام پہنچا اور کہہ کہ تیرا بھائی خضر ہے
خدا تعالی سے دعا کرتا ہے کہ اُسکو تیری امت میں سے کرے انس نے پیغام خضر کا حضرت کو پہنچایا اور یحیی بن معاذ کہتا ہے کہ یہ آیت امت محمد
کی تعریف میں ہے اور خدا تعالی اپنے کرم سے ہرگز روا نہ رکھے کہ جس قوم کی تعریف کی ہو اُسکو دوزخ میں ڈالے اور بعد اسکے فرماتا ہے کہ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ
الْكِتٰبِ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب کہ وہ یہود و نصاری ہیں محمد پر اور قرآن پر اور تمام اُن امور پر کہ جو محمد صلعم خدا کے یہاں سے
لایا ہے تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ البتہ ہوتا بہتر واسطے اُنکے دنیا اور آخرت میں کہ دنیا میں تو قتل اور جزیہ کی ذلت اور خواری سے چھوٹتے
اور آخرت میں عذاب دوزخ سے نجات پاتے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ بعضے اُن میں سے تو ایمان لائے ہوئے ہیں محمد اور قرآن پر مثل عبد اللہ بن سلام
اور اُسکے رفیقوں کے کہ وہ یہودی تھے اور مثل نجاشی وغیرہ کے کہ وہ نصرانی تھے وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور اکثر اُنکے باہر ہونیوالے ہیں حکم خدا
سے اور فرمان پیغمبر سے اور عداوت رکھنے والے پیغمبر سے اور عناد کرنیوالے اُن سے اور کہتے ہیں کہ چند آدمی یہودیوں کے عبد اللہ بن سلام کے پاس
آئے اور مسلمان ہونیکی جہت سے اُنکو ملامت کیا خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ ہرگز نہ ضرر پہنچاوینگے وہ یہودی تمکو
اے مومنین اِلَّآ اَذًى مگر تھوڑا سا رنج کہ اسلام پر اور پیغمبر پر وہ طعن کریں اور با طرف کفر کے تمکو بلاویں اور لڑائی کرنیسے تمکو ڈراویں وَاِنْ
يُّقَاتِلُوْكُمْ اور اگر لڑیں وہ تم سے يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ پھیریں وہ تمسے پیٹھوں کو اور تمہارے سامنے سے وہ بھاگ جاویں ثُمَّ
لَا يُنْصَرُوْنَ پھر نہ مدد کیے جاوینگے وہ نہ خدا کی طرف سے نہ خلق کی طرف سے اور یہ خبر غیب کی دی ہے اسواسطے کہ حال یہودیوں کا ایسا ہی ہوا کہ
بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع اور یہودی خیبر کے رسول خدا سے لڑے اور شکست کھا کر بھاگے اور خواری جزیہ کی اُنپر رکھی گئی چنانچہ
فرماتا ہے کہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ مارے گئے یعنی رکھی گئی اوپر اُنکے خواری مباح ہونے اُنکے خون کی اور مال کی واسطے مسلمانوں کے
اور یا جزیہ کی کہتے ہیں کہ یہودی اسلام سے پہلے مجوسیوں کو جزیہ دیا کرتے تھے اور بعد اسکے مسلمانوں کو دینا اختیار کیا ہمیشہ وہ اسی خواری میں
رہتے ہیں اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا جہاں کہیں پائے جاویں وہ یہودی اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ مگر ساتھ عہد خدا کے ہے کہ وہ قبول کرنا جزیہ کا ہے
یعنی اُنکو پناہ دیتے ہیں اور قتل نہیں کرتے ہیں بسبب عہد خدا کے کہ اُنہوں نے دینا جزیہ کا قبول کر لیا ہے وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ اور
ساتھ عہد کے آدمیوں کی جانب سے کہ وہ مومنین ہیں اور اُنکو اُنہوں نے امان دی ہے اور عہد کا نام حبل اسواسطے ہوا ہے کہ اُس سے امان
باندھی جاتی ہے جیسے کہ حبل سے کوئی چیز باندھی جاتی ہے اور حبل رسی کو کہتے ہیں وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اور ہو گئے وہ یہودی اور رجوع
کی اُنہوں نے ساتھ غضب کے خدا کی جانب سے کہ غضب خدا کا اُنپر بہت ہے وَضُرِبَتْ اور مارے گئے اور لازم کی گئی عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اوپر
اُنکے محتاجگی کہ اکثر یہودی فقیر اور تنگدست رہتے ہیں اور جو کہ تونگر ہیں وہ بھی اپنے تئیں محتاج ظاہر کرتے ہیں کہ جزیہ کم دینا ہو اور جگہ
ہیں بطور رعیت کے ہیں اور حکومت اُنکی دنیا میں کہیں نہیں ہے ذٰلِكَ یہ ذلت اور خواری اور فقیری اور جزیہ دینا اور خدا کے غضب
میں ہونا بِاَنَّهُمْ كَانُوْا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ تھے کہ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کفر کرتے تھے وہ ساتھ آیتوں خدا کے کہ وہ معجزے ہیں
رسول خدا صلعم کے اور قرآن ہے وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور قتل کرتے تھے وہ پیغمبروں کو ساتھ ناحق کے جیسا کہ انبیا کا قتل
کرنا نفس الامر میں ناحق تھا ایسے ہی وہ بھی جانتے تھے کہ ہم ناحق قتل کرتے ہیں ذٰلِكَ یہ کفر اُنکا اور قتل کرنا انبیا کا بِمَا عَصَوْا
بسبب اسکے تھا کہ نافرمانی کرتے تھے وہ خدا کی وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور تھے وہ کہ حد سے گذرتے تھے کہ خدا تعالی کے احکام پر عمل

نہیں کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام مع یاروں اپنے کے مسلمان ہوئے تو یہودی اُنپر طعن کرنے لگے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ بزرگ قوم کے ہیں کہ ان
لوگوں نے ہماری مخالفت کی اور یہودی سے مسلمان ہوگئے اُنکے دین میں خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ لَيْسُوا نہیں ہیں وہ
مومنین اہل کتاب کے جو کہ یہودیوں کا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں سَوَاءً برابر کفار کے کہ جو اُن یہودیوں سے ہیں مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ
بعض اہل کتاب میں سے ایک گروہ اور جماعت ایسی ہے کہ قَائِمَةٌ قائم ہے حق پر کہ وہ دین اسلام ہے يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ پڑھتے ہیں وہ آیات
خدا کو کہ وہ قرآن ہے اٰنَاۤءَ الَّيْلِ بیچ وقتوں اور ساعتوں رات کے یہ منصوب علی الظرفیہ ہے وَهُمْ اور وہ يَسْجُدُوْنَ سجدہ کرتے ہیں
خدا کو یعنی شب کو نماز تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اور تلاوت کو سجدہ کرتے ہیں يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ وحدانیت خدا کے اور صفات
اُسکا کے ہیں اور اُسپر ثابت قدم رہتے ہیں وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ دن آخرت کے ایمان لاتے ہیں وہ کہ اُسکے واقع ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرتے ہیں وہ ساتھ نیکی کے اپنے غیر کو وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہیں وہ برائی سے اور ہر کام بد کے وَيُسَارِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ اور جلدی کرتے ہیں وہ بیچ نیکیوں کے یعنی امر خیر کے بجا لانے میں بہت جلدی کرتے ہیں وَاُولٰٓئِكَ اور یہی لوگ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ
نیکوں میں سے ہیں نزدیک خدا کے اور پیغمبر کے اور یہ مومنین سے یہ سب صفات مفقود ہیں نہ حق پر قائم ہیں وہ اور نہ تلاوت آیات خدا کرتے ہیں وہ اور نہ شب
کو سجدہ کرتے ہیں وہ اور نہ نیکی کا حکم کرتے ہیں وہ اور نہ فعل بد سے منع کرتے ہیں وہ اور نہ امر خیر کے بجا لانے میں جلدی کرتے ہیں وہ اور جناب رسولخدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ دو رکعت نماز آخر شب میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور اُس چیز سے کہ اُسمین ہے اور اگر نماز شب میری امت پر شاق نہوتی تو میں اُسکو واجب کرتا
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جن گھروں میں نماز شب پڑھتے ہیں اور تلاوت قرآن کرتے ہیں وہ گھر روشن ہوتے ہیں آسمان کے لوگوں کیواسطے
جیسے کہ ستارے زمین کے لوگوں کیواسطے روشن کرتے ہیں اور بعد اُسکے فرمایا کہ نماز شب پڑھتے رہو کہ وہ سنت تمہارے پیغمبر کی ہے اور طریقہ صالحین کا
ہے اور دور کرنیوالا اور دوا کا ہے بدن سے اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلعم نے امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب کر کے فرمایا کہ اے علی نماز شب کو
قائم رکھ تو اور یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی بہت پڑھے نماز شب کو تو منہ اُسکا خوبی کیساتھ ہو اور فرمایا ہے خدا اُن مومنین اہل کتاب کے
حق میں کہ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ کرتے ہیں وہ کسی کار نیک میں سے تو فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ پس ہرگز نہ ناشکری کیجائیگی
یعنی اُنکے ثواب میں کچھ کمی نہوگی کہ جسکی وہ ناشکری کریں اور یہودیوں کو اہل کو فضیلت سوئی ایا ہے کے پاس سے اور یہودیوں نے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور خدا جاننے والا اور عالم ہے ساتھ احوال پرہیزگاروں کے یعنی جو لوگ کہ پرہیزگار ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اُنکے
احوال سے مطلع ہے اور قیامت کے روز اُنکے درجے بلند کریگا اور اب کافروں کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ
کافر ہوئے قرآن اور محمد سے لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ ہرگز نہ بے پروا کرینگے اُنسے اور نہ دور کرینگے اَمْوَالُهُمْ مال اُنکے وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ
فرزند اُنکے مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا عذاب خدا سے کسی چیز کو یعنی کوئی چیز اُنکو فائدہ نہ دیگی نہ مال اُنکے کہ جو دنیا میں جمع کئے تھے اور نہ اولاد اُنکی اور عذاب
اُنسے ہرگز دفع نکرینگے وَاُولٰٓئِكَ اور یہ کفار اَصْحٰبُ النَّارِ صاحبان آتش دوزخ ہیں هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اُس آتش دوزخ کے
ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اُن لوگوں کے خرچ کرنیکا حال خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ مثال اُس چیز کی کہ خرچ کرتے ہیں وہ یہودی کہ
اپنے علما کو بطور رشوت کے تحریف کرنیکے واسطے دیتے ہیں یا دیا ابوسفیان اور یاران اُسکے نے جنگ احد میں کفار پر خرچ کرکے اُنکی مدد کرتے ہیں یا اور کسی کو
جو لوگ ریا سے دیتے ہیں فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ اس زندگانی دنیا کے كَمَثَلِ رِيْحٍ مانند اُس ہوا کے ہے وہ دینا اُنکا کہ فِيْهَا صِرٌّ بیچ
اُس ہوا کے ٹھہری ہووے کہ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ پہنچی وہ کھیتی کو کسی قوم کی کہ بسبب شرک اور گناہوں اور برے کاموں کے ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ ظلم کیا ہے اُنہوں نے جانوں اپنی پر فَاَهْلَكَتْهُ پس ہلاک کر دیا اُس ٹھہری نے اُس کھیتی کو اور نابود کر دیا عذاب کی جہت سے
اور اس آیت میں تشبیہ دی ہے اُنکے خرچ کرنیکو زراعت کیساتھ اور قہر الٰہی کو دافع ہونیکو ٹھہری کیساتھ اور وجہ تشبیہ کی ضائع کرنا ہے وَمَا

ظلمہم اللہ اور نہین ظلم کیا ہی انکو خدا نے کہ خرچ انکے ضایع کئے نہین اور ثواب اُسکا نہ دیئے ہین ولکن انفسہم اور لیکن نفسون اپنے کو
یظلمون ظلم کرتے ہین وہ بسبب کرنے اُن عملونکے کہ جو موجب عذاب کے ہین اور کہتے ہین کہ کچھ مسلمان اور یہودی آپسمین دوستی رکھتے تھے
اور اپنا راز آپسمین کہتے تھے بسبب اُس قرابت کی کہ جو اسلام سے پہلے اُنمین تھی خدا تعالی منع کرتا ہے مومنین کو کہ سواے برادر مومن اپنے کے کسی دوسرے
مذہب والے سے دوستی مت کرو چنانچہ فرماتا ہی کہ یاایہا الذین امنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لاے ہو لاتتخذوا بطانۃ نہ پکڑو تم یعنی
نہ اختیار کرو تم ہمراز اور دوست خالص من دونکم سواے اپنے یعنی سواے مومنین کے کسی دوسرے مذہب والیکو اپنا دوست اور ہمراز
مت ٹہیراو اسواسطے کہ لا یالونکم نہ قصور کرینگے وہ تم سے تمہارے معاملہ مین خبالا تباہی کو اور فساد اور گمراہی کو کہ وہ درپے
تمہارے گمراہ کرنیکے ہین ودوا ما عنتم دوست رکھتے ہین اور چاہتے ہین وہ رنج مین پڑنے تمہارے کو یا ہمین مصیبت کے یعنی وہ یہودی
چاہتے ہین کہ تم رنج اور مشقت اور بلا مین پڑجاو قد بدت البغضاء تحقیق ظاہر ہوئی ہے دشمنی یعنی علامت دشمنی کی ظاہر ہوئی
ہی من افواہہم موہون انکے سے اسواسطے کہ بسبب کثرت عداوت اور بغض کی انسے ضبط نہین ہوسکتا ہی اور زبان سے انکی بات دشمنی کی
نکل جاتی ہی وما تخفی صدورہم اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین سینے انکے یعنی جو کچھ کہ انکے دلونمین تمہارا بغض اور عداوت ہی اکبر
بہت بڑا ہے اور زیادہ ہی دلونکی عداوت اُس عداوت سے کہ جو زبان پر انکے جاری ہوتا ہے اسواسطے کہ جو کچھ انکی زبان پر جاری ہوتا ہے عداوت
مین سے وہ بے اختیاری ہی اور دلونکی عداوت اختیاری ہی اور انکے ارادے سے ہے قد بینا لکم الایات تحقیق بیان کی ہمنے
واسطے تمہارے وہ آیتین کہ جو دلالت کرتی ہین فقط مومنین سے دوستی کرنے پر نہ کافرون سے محبت کرنے پر بلکہ کفار کی دوستی سے پرہیز
کرنا چاہیے ان کنتم تعقلون اگر ہو تم کہ کچھ سمجھتے ہو تم کہ دوستی کفار کی اور مخالفین کے موجب ضرر اور باعث خشم خدا ہی اور اب
خدا تعالی مخالفین سے دوستی کرنیکی قباحت کو بیان کرتا ہے کہ ہا انتم اولاء خبردار ہو کہ تم وہ لوگ ہو کہ تحبونہم دوست رکھتے
ہو تم انکو اے مومنین ولا یحبونکم اور نہین دوست رکھتے ہین وہ یہودی تمکو اور مراد اس سے یہ ہے کہ اگر تم انسے دوستی کرو تو مثل انکے
ہو جاو کہ کفر اور معصیت کرینگے اور وہ چاہتے ہین کہ تمکو مثل اپنے کردیوین اور یہ نہایت دشمنی ہی تمہارے ساتھ انکی اور تم انکو چاہتے ہو کہ وہ
مسلمان ہو جاوین یہ نہایت دوستی تمہاری ہی انکے ساتھ وتؤمنون بالکتاب کلہ اور ایمان لاے ہو تم ساتھ کتاب کل
اُس کتاب کی یعنی وہ نہین دوست رکھتے ہین تمکو اور حال یہ ہے کہ تم ایمان لاے ہو کل کتابو پر اپنی کتاب پر بھی اور انکی کتابون توریت اور
انجیل اور زبور پر بھی اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہین لاتے ہین پھر تم انسے کس واسطے دوستی رکھتے ہو واذا لقوکم اور جسوقت ملاقات
کرین تم سے وہ کافر تو قالوا کہتے ہین وہ تمہارے فریب دینے کو کہ آمنا ایمان لاے ہین ہم واذا خلوا اور جسوقت خلوت اور تنہائی
مین ہوتے ہین وہ تو عضوا علیکم الانامل من الغیظ کاٹتے ہین وہ اوپر تمہارے انگلیون کو غصہ سے کہ کینہ تمہارا اوپر اپنے
دلونمین رکھتے ہین قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ موتوا بغیظکم مرجاو تم ساتھ غصہ اپنے کے یعنی بسبب ترقی اور غلبہ اسلام کی تم ہمیشہ
غصہ مین رہو یہانتک کہ اُسی غصہ ہی مین مرجاو اور اُس غصہ ہی مین خدا تمکو عذاب مین گرفتار کرے ان اللہ علیم تحقیق کہ خدا جاننے
والا ہی اور عالم ہی بذات الصدور ساتھ سینونکی باتونکی اور تمکو پھر خوب سزا دیگا اور عداوت انکی تمسے اس مرتبہ کو تا پہنچی ہی اے مومنین
ان تمسسکم حسنۃ اگر تم تک پہنچتی ہی کوئی تمکو بھلائی کہ نصرت اور فتح تمہاری ہو اور مال غنیمت تمہارے ہاتھ آوے جیساکہ بدر کی لڑائی مین
ہاتھ آیا تھا تو یہ بھلائی تمہاری تسؤہم بری لگتی ہی انکو اور نہایت بد معلوم ہوتی ہی اور دلتنگ ہوتے ہین وہ اُس سے وان
تصبکم سیئۃ اور اگر پہنچتی ہی تمکو کوئی برائی کہ تمہاری شکست ہو یا کوئی رنج تمکو پہنچے تو یفرحوا بہا خوشدل ہوتے ہین وہ ساتھ
اُسکے وان تصبروا اور اگر صبر کرو تم اے مومنین اُن کافرونکی جفا پر اور یہودیون اور منافقونکی کید اور فریب پر شکیبائی اختیار کرو

مومنون کو سواے مومنون کے کسی سے دوستی رکھنا منع ہے

وتتقوا اور پرہیزگری تم انہیں ملکر بیٹہنے سے اور یا یہ کہ پرہیز کرو تم گناہوں سے تو لا یضرکم کیدہم شیئا ضرر کریگا تمکو مکر انکا
کچہ ان اللہ بما یعملون تحقیق خدا ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہیں اور عملیں لاتے ہیں وہ محیط احاطہ کرنیوالا اور گہیرنیوالا ہے اپنے علم
اور موافق انکے عمل کے انکو سزا دیگا اور حسن اور ابو حاتم نے یعملون کو تاسے پڑہا ہے مخاطب کا صیغہ یعنی ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم اے مومنین مثل
صبر اور تقوے کے خدا تعالی کا علم انکو احاطہ کئے ہوئے ہے موافق اسکے خدا تعالی انکو جزا دیگا اور بعد اسکے خدا تعالی نے ساٹھ آیتیں جنگ
احد کی لڑائی کی مقدمہ میں نازل کی ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ واذ غدوت اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت صبح کو باہر آیا تو من
اہلک مکان اور منزل اہل و عیال اپنے سے اور وہ شوال کا مہینا تہا اور ہجرت کو تین سال ہوئے تہے تبوئ المؤمنین
جگہہ دیتا تہا تو مومنین کو مقاعد للقتال جگہہ بیٹہنے کی واسطے لڑائی کے یعنی مقرر کرتا تہا تو کہ لڑائی کی صفوں میں کیونکر کہڑے ہوں
اور کسجگہہ کہڑے ہوں اور کسطرح کفار سے مقابلہ کرنا چاہئے واللہ سمیع اور خدا سننے والا ہے تمہاری گفتار کا کہ مدینے سے نکلیں اور
توقف کریں جو کچہ تم کہتے تہے علیم جاننے والا ہے تمہاری نیتوں کی درستی اور فساد کا کہ کون تم میں سے جہاد کریگا اور کون بہاگ جائیگا
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت کفار قریش نے جنگ بدر میں شکست فاش کہائی کہ ستر آدمی تو انکے قتل ہوئے
اور ستر آدمی اسیر ہوئے اور باقی کی بہاگ کر مکہ کو روانہ ہوئے اور جسوقت مکہ میں داخل ہوئے تو ابو سفیان نے کہ سردار قریش کا تہا کہا کہ اے
قریش اپنی عورتوں کو رونے ندو کہ رنج آنسو نکلنے سے جاتا رہتا ہے اور محمد سے عداوت ہے اور لشکر قبائل عرب کا ہم جمع کریں تا کہ محمد سے اپنا بدلہ لیوں
اور جسوقت احد میں رسولخدا صلعم سے لڑائی ہوئی تو اپنی عورتوں کو اذن رونے اور نوحہ کرنیکا دیا اور مکہ سے ابو سفیان واسطے لڑائی
تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادہ ہمراہ لیکر مع عورتوں کی باہر نکلا اور مدینہ کی سمت جناب رسولخدا صلعم سے لڑنیکو روانہ ہوا اور کوہ احد
دامن میں کہ وہ مدینہ سے دو کوس تخمینا ہے مقام کیا اور جسوقت رسولخدا صلعم کو خبر ہوئی تو اپنے اصحاب کو جمع کیا اور جہاد کی انکو رغبت
دلائی عبد اللہ بن ابی منافق نے کہا کہ یا رسولخدا مدینے سے باہر نکلنا مناسب نہیں ہے ہم یہیں اپنے کوچوں اور کوٹہوں پر انسے لڑینگے
کہ یہ شہر ہمکو بمنزلہ قلعہ کے ہوگا اور بوڑہے مرد اور عورتیں اور غلام سب اپنے اپنے کوٹہوں اور کوچوں کا فرو بردار کرینگے اور اسطرح ہم
انپر فتحیاب ہو جاینگے اور جسوقت ہم میں سے کوئی باہر نکلا ہے تو دشمن فتحیاب ہوا ہے اور بعد اسکے سعد بن معاذ کہڑے ہوئے اور حضرت صلعم
کی جناب میں عرض کی کہ یا رسولخدا صلعم جسوقت ہم مشرک تہے اور بتوں کی پرستش کرتے تہے اسوقت کسیکے ہمپر طمع نہیں کی کہ ہم پر
فتحیاب ہونیکی امید رکہی اور جسوقت تم ہم میں ہو تو پہر وہ کیا طمع رکہینگے مناسب یہ ہے کہ باہر نکلکر کفار سے لڑیں اگر مارے گئے تو شہید
ہونگے اور اگر زندہ رہے تو مجاہدین میں ہوئے جناب رسولخدا صلعم کو رائے سعد بن معاذ کی پسند آئی اور مع اصحاب مدینہ سے باہر نکلے اور
جسوقت حضرت مدینہ سے باہر نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق مع تین سو ہمراہیوں کے مدینہ کو الٹا پہر گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ کافر دشمن
جا ملا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مدینہ سے باہر ہی نہیں نکلا اور بنو سلمہ اور بنو حارثہ نے کہ انصار میں سے تہے اور کچہ قبیلہ خزرج اور اوس سے
ایسے تہے کہ انہوں نے بہی پیروی عبد اللہ ابی کی کرکے چاہا کہ حضرت کی ہمراہی سے بیٹہہ رہیں اور یا یہ کہ حضرت کی ہمراہی سے الٹے مدینہ میں
پہر جائیں لیکن توفیق الہی انکے شامل حال ہوئی کچہ سوچ سمجہکر حضرت کے ہمراہ رہے اور حضرت کی رفاقت ترک نکی چنانچہ خدا تعالی فرماتا
ہے کہ اذ ہمت یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جسوقت قصد کیا طائفتان منکم دو گروہ نے تم میں سے کہ وہ مسلمان ہیں یعنی بنو
سلمہ اور بنو حارثہ نے ان تفشلا یہ کہ نامردی کریں وہ اور اس نامردی کی جہت سے الٹے پہر جائیں وہ جسوقت کہ عبد اللہ ابی
پہرا تہا واللہ ولیہما اور خدا یار اور یاور ان دونوں گروہ کا ہے کہ انکو توفیق دی کہ عبد اللہ ابی کی پیروی انہوں نے نکی اور یا
معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا ناصر اور مددگار انکا ہے بس کسواسطے انہوں نے نامردی کی اور خدا پر توکل نکیا وعلی اللہ اور اوپر خدا ہی کے

ع ۱۳

نہیں سوائے غیر پر فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ پس چاہئے کہ توکل کریں مومنین کہ وہ انکی نصرت کریگا القصہ جسوقت کہ جناب رسولخدا صلعم مع اصحاب سات سو
آدمیونکے احد مین رونق افروز ہوئے تہے اور اپنے لشکر کی صف آرائی کی اُسوقت عبد اللہ بن جبیر کو مع پچاس تیر اندازونکے پہاڑ کے درہ پر مقرر کیا اسواسطے کہ ایسا نہو
کہ پہاڑ کی اسطرف سے دشمن آکر حملہ کرے اور عبد اللہ بن جبیر سے فرمایا کہ اگرچہ تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے انکو بہگا دیا ہو اور انکا پیچھا کیا ہو یہانتک کہ انکو مکہ مین داخل
کر دیا ہو لیکن تمکو لازم ہے کہ تم اس درہ سے نہ ٹلنا اور اگر تم دیکھو کہ انہون نے ہمکو بہگا دیا ہے یہانتک کہ ہمکو مدینہ مین داخل کر دیا ہے تو تمکو لازم ہے کہ تم
اسحالت مین بھی اپنی جگہ سے نہ ہلنا اور کسیطرح اپنے مکان سے حرکت نکرنا بلکہ اپنی جگہ ہی پر قایم رہنا اور ابو سفیان نے خالد بن ولید شقی کو مع دو سو سوار کے
کمینگاہ مین درہ سے اُسطرف کو روانہ کیا اور کہدیا کہ جسوقت تم ہمکو دیکھو کہ دونو لشکر آپسمین مل گئے ہین اُسوقت تم درہ سے باہر نکلکر دشمنونکی پشت
پر جا پڑنا اور جناب رسولخدا صلعم نے اپنے لشکر کی صف آرائی کی اور امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا علم سپرد کیا اور انصار نے لشکر ابو سفیان پر حملہ
کیا قریش اسطرح سے بہاگے کہ انکو پیچھے کی کچھ خبر نرہی اور لشکر اسلام لشکر کفار قریش مین جا ملا اور لشکری قریش کو لوٹنے لگے اور خالد بن ولید پلید مع
دو سو سوار کے درہ کیطرف آیا کہ درہ سے باہر نکلکر لشکر اسلام پر جا پڑے عبد اللہ بن جبیر کے ہمراہیون نے کہ وہ درہ پر متعین تہے خالد کا آگا روکا اور تیر مارا
کرکے اُن سبکا منہ پہیر دیا خالد اپنے ہمراہیون سمیت پیچھے کو بہاگ گیا اور عبد اللہ بن جبیر کے ہمراہیون نے دیکہا کہ مسلمان کفار کا مال اور
اسباب لوٹتے ہین یہ دیکہکر عبد اللہ بن جبیر سے کہا کہ ہمارے یار مال و اسباب لوٹ رہے ہین اور ہم محروم رہتے ہین عبد اللہ بن جبیر نے کہا کہ خدا سے
ڈرو جناب رسولخدا صلعم نے تاکید کر دی ہے ہم سب کو کہ تم یہانسے نہ ہلنا اُس بیچارہ دیندار کا کہنا اُن لوگون نے نمانا اور ایک ایک دو دو آدمی
کفار کا اسباب لوٹنے کیواسطے وہانسے کہسکنے لگے یہانتک کہ عبد اللہ بن جبیر کے پاس بارہ آدمی رہگئے اور باقی سب چلے گئے اور نشان کفار کا طلحہ بن
ابو طلحہ عبدری کے ہاتہ مین تہا حضرت علی نے اُسکو قتل کیا اور نشان کو ابو سعید بن ابو طلحہ نے اُٹہایا حضرت علی نے اُسکو بھی قتل کیا اسیطرح پھر ایک
شخص نشان کو لیتا تہا قبیلہ عبدری کے لوگون مین سے اور حضرت علی اُسکو قتل کرتے تہے یہانتک کہ نو آدمی انکے جناب امیر نے قتل کئے بعد اُسکے ایک حبشی نے
کہ غلام انکا تہا اور صواب اُسکا نام تہا اُسنے اُس نشان کو اونکے اُٹہایا حضرت علی نے اُسکا دست راست قلم کیا اُسنے جرأت کرکے دست چپ مین
نشان کو پکڑ لیا حضرت علی نے دست چپ بھی اُسکا قطع کیا اُسنے اُس نشان کو دونو ہاتہ کی ٹنڈون سے پکڑکر اپنے سینہ سے چپٹا لیا جناب امیر نے اُسکے
سر پر ایک تلوار ماری کہ وہ بھی جہنم کو بہاگا اور نشان گر پڑا اُسکو ایک عورت عمرہ بنت علقمہ کنانیہ نے پکڑکر اُٹہایا اور خالد بن ولید نے دیکہا کہ درہ پر
تہوڑے سے آدمی باقی رہے ہین ایک مرتبہ ہی عبد اللہ بن جبیر پر جا پڑا اور بارہ آدمی جو عبد اللہ بن جبیر کے ہمراہ رہگئے تہے انمین سے بھی کچھ بہاگ گئے
اور عبد اللہ بن جبیر مع چند آدمیونکے اُس درہ پر خالد بن ولید پلید کے ہمراہیون کے ہاتہ سے شہید ہوکر خلد برین کو سدہارے بڑا مرتبہ ہے پیش خدا
عبد اللہ بن جبیر کا کہ رسولخدا کے فرمانے پر عمل کرکے سر مو فرق نکیا آخر کو کفار کے ہاتہ سے درہ ہی پر شہید ہو گئے اور جسوقت خالد عبد اللہ بن جبیر کے
اور انکے ہمراہیون کو شہید کر چکا تو مسلمانونکے پیچھے سے اُسنے حملہ کیا اور قریش نے وقت بہاگنے کے نشان کو زمین پر پڑا ہوا دیکہا اُسکو اٹہا لیا اور
خالد نے مسلمانون پر انکے پیچھے سے حملہ کیا تو مسلمان بہاگے اور ایسے بیتحاشا بہاگ نکلے کہ پیچھے کی انکو کچھ خبر نرہی اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور بعضون کا
جدہر کو منہ ہوا اُدہر ہی کو دوڑا اور جناب رسولخدا صلعم پیچھے سے انکو پکارتے تہے اور فرماتے تہے کہ ادہر آؤ کہان بہاگے جاتے ہو مین ہون رسول خدا
کیا خدا اور رسول سے بہاگے جاتے ہو کوئی پیچھے پہر کے نہ دیکہتا تہا کہ کون پکارتا ہے اور ہندہ بنت عتبہ کفار کے لشکر کے درمیان تہی اور اُسکے ہاتہ مین
سرمہ دانی اور سلائی تہی جو کوئی قریش مین سے بہاگتا تہا وہ اُسکو کہتی تہی کہ تو عورت ہے لے سرمہ لگا کے بیٹہہ جا اور قریش کی کسقدر آدمی
بہاگ گئے تہے سب پہر کر چلے آئے اور مسلمانونکو بیچ مین گہیر لیا اور جب مسلمانونمین بہگی پڑی تو سوا حضرت علی بن ابیطالب اور ابو دجانہ انصاری
کے حضرت صلعم کے پاس کوئی آدمی باقی نرہا سب آدمی بہاگ گئے اور حضرت امیر حمزہ کہ حملہ پر حملہ کرتے تہے اور لڑائی مین مشغول ہو رہے تہے
اور انکے سامنے کوئی مشرک ثابت قدم نہین رہتا تہا اور مقابلہ سے ہو انکے بہاگ جاتا تہا اور ہندہ نے وحشی سے عہد کیا تہا اگر تو محمد کو یا علی

کو یا حمزہ کو قتل کریگا تو مین تجھکو اسقدر مال دونگی اور وحشی غلام تھا جبیر بن مطعم کا اُسنے ہندہ سے کہا کہ محمد کو قتل کر نہین سکتا تو میری قدرت نہین ہے
اور علی سے مجھکو خوف ہے اور حضرت حمزہ کیطرف وہ گیا اور دیکھا کہ لوگونکو وہ اپنے سامنے سے بہگاتے ہین اور وحشی کمین گاہ مین جا بیٹھا اور حضرت
حمزہ کو دیکھتا تھا کہ ناگاہ پاؤن حضرت حمزہ کا پہسلا اور زمین پر وہ گر پڑے وحشی نے قابو پاکر کمین گاہ مین سے ایک خشت فولادی حضرت حمزہ
کیطرف پہینکی کہ وہ اُنکے پہلو مین جا لگی اور دلکو توڑ کر نکل گئی اور وہ راہ خدا مین شہید ہوگئے اور وحشی بے رحم اُنکے قریب آیا اور پیٹ اُن کا
چاک کرکے جگر اُنکا نکالا اور ہندہ کے پاس لیگیا اور کہا کہ یہہ جگر حمزہ کا ہے ہندہ نے وہ جگر وحشی سے لیکر اپنے مُنہ مین رکہا اور اُسکو دانتون سے چبایا تو وُہ
اُسکے مُنہ مین مثل ہڈی کی سخت ہوگیا اُسکو منہ سے نکالکے پہینکدیا خدا تعالی نے ایک فرشتہ کو بہیجا کہ وہ اُسکو اُٹہا کر لیگیا اور حضرت حمزہ کی پیٹ مین
جسجگہ وہ تہا اُسی جگہہ پہر اُسکو رکہدیا اور ہندہ نے حضرت حمزہ کی نزدیک جاکر اُنکا عضو تناسل اور کان اور ہاتہ اور پاؤن کاٹ ڈالے اور جناب رسولخدا
صلعم کے پاس کوئی نرہا تہا مگر علی بن ابیطالب اور ابودجانہ انصاری اور بعضی روایت مین سہل بن حنیف اور بعضی مین سماک بن خرشنہ کو
لکہا ہے کہ یہہ بہی تہے اور آخر مین فقط علی بن ابیطالب تکتے تہے اور سوای اُنکے کوئی حضرت صلعم کے پاس موجود اور ثابت قدم نرہا تہا اور جسوقت
قوم کفار کی رسولخدا صلعم پر حملہ کرتے تہے حضرت فرماتے تہے کہ اے علی اُنکو دفع کر حضرت علی تن تنہا اُنکو قتل کرتے تہے اور متفرق کردیتے تہے یہانتک کہ لڑائی
جناب امیر کے لڑتے لڑتے تلوار اُن کی ٹوٹ گئی جناب رسولخدا صلعم نے ذوالفقار اُنکو عنایت کی اور جناب رسولخدا صلعم کوہ اُحد کے نیچے کہڑے
تہے اور ایک طرف لڑائی ہورہی تہی اسقدر جناب امیر علیہ السلام اس جنگ مین لڑے کہ اُنکے سر پر اور منہ پر اور ہاتہو پر اور پاؤن پر اور پیٹ پر ستر زخم لگے اس
اثنا مین جبرئیل نازل ہوے اور حضرت علی کو لڑتا ہوا دیکہکر جناب رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسولخدا اسکو یاری اور شجاعت کہتی ہین
کہ جو علی کرتا ہے حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ مین اُس سے ہون اور وہ مجہسے ہے جبرئیل نے کہا کہ مین تم دونو سے ہون اور حضرت صادق علیہ السلام
فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے جبرئیل کو دیکہا کہ مابین آسمان و زمین طلائی کرسی پر بیٹہے ہین اور علی کو لڑتا ہوا دیکہکر کہتے ہین کہ لا سیف الا
ذوالفقار لافتی الا علی اور جناب رسولخدا صلعم بیٹہے ہوے اور کفار حضرت پر پتہر برساتے تہے یہانتک کہ ابن وقاص ملعون نے حضرت کے روی
مبارک پر ایک پتہر مارا کہ لب مبارک زخمی ہوے اور چار دندان پیشین ٹوٹ گئے اور ابلیس ملعون نے آواز دی کہ محمد مارا گیا اور خبر مدینہ مین
پہنچی اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پریشان ہوکر اُحد کو روانہ ہوئین اور اُسجگہہ سے گذر ہوا کہ جہان بہادر اور شجاع قوم کفار کے علی کے
ہاتہ سے قتل ہوے تہے اور باقی کے سب مکہ کو بہاگ گئے تہے جسوقت حضرت فاطمہ جناب رسولخدا صلعم کے پاس پہنچین تو چہرہ مبارک حضرت
کا خون آلودہ دیکہکر رونے لگین حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ رونا نہین چاہیے کہ خدا تعالی نے آج ہم کو کفار پر فتح دی ہے اور جو کچہہ علی کے
ذمہ تہا وہ اُسنے ادا کیا اور حقتعالی نے اشراف قریش کے اُسکے ہاتہ سے قتل کروائے اور قیس بن سعد روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ کہتا تہا
کہ حضرت علی کہتے ہے کہ جنگ اُحد مین سولہ زخم بہت سخت اور کاری مجہکو لگے تہے کہ چار ضرب مین زمین پر مین گر پڑا ایک مرد خوش رو اور
خوشبو نے میرے پاس آیا اور میری اُنگلی پکڑ کر مجھکو اُسنے اُٹہایا اور کہا کہ دشمنان خدا کی لڑائی کیطرف متوجہ ہو کہ خدا اور رسولخدا تجہسے
راضی ہین مین جناب رسولخدا صلعم کے پاس گیا اور یہہ حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ اے علی خدا تیری آنکہونکو روشن کرے جس نے
تیرا ہاتہ پکڑکر اُٹہایا تہا وہ جبرئیل تہا یہہ سنکر نہایت قوت مجہ مین ہوگئی تب دونو ہاتہ سے کفار کو مین قتل کرتا تہا اور خدا تعالی کی تائید
سے کفار پر فتح پائی اور منقول ہے کہ جسوقت دندان مبارک حضرت کے شہید ہوے تو حضرت کے اصحاب مین سے بعضے آدمیون نے عرض کی
کہ یا رسولخدا ان کفار کے واسطے دعای بد کرنی چاہیے کہ یہہ جہنم واصل ہون حضرت نے فرمایا کہ مین تو اُنکی ہدایت اور نجات کے واسطے آیا ہون
کہ اُنکو ہدایت کرکے عذاب دوزخ سے رہائی دلواؤن دعای بد اُنکے واسطے کیونکر کرون اور اُحد کی لڑائی کو بیان مین خدا نے تعالے
بدر کی فتح کو یاد دلاتا ہے کہ مومنین اسکو یاد کرکے خدا کا شکر ادا کرین اور جنگ اُحد کے زخمونکا اُنکو مرہم بناوین چنانچہ وہ یہہ ہے ولقد

نصرکم اللہ ببدر اور البتہ تحقیق نصرت دی تمکو اے مومنین خدا نے بیچ جنگ بدر کے اور بدر ایک بستی ہے مابین مکہ اور مدینہ کے اور فتح دی تمکو اسوقت
کہ وانتم اذلۃ جسوقت تم ذلیل اور خوار دکھلائی دیتے تھے دشمنوں کی نظروں میں اور تمہاری جنگ کو وہ کچھ شمار میں نہیں لاتے تھے اور انکی
کثرت تھی کہ وہ ایکہزار آدمی تھے اور تم تین سو تیرہ ہی تھے اور پھر خدا تعالی نے تمکو فتح دی فاتقوا اللہ پس ڈرو تم خدا سے اسکی نافرمانی
کرنے میں اور دشمنونکی کثرت کا اندیشہ مت کرو لعلکم تشکرون تاکہ تم شکر کرو اس نصرت کا کہ جو تمکو کفار پر خدا کیجانب سے حاصل ہو
اور جنگ بدر میں بھی جو کہ شجاعت علی نے کی تھی ایسی شجاعت کسی سے ظہور میں نہیں آئی کہ دو تہائی کفار حضرت علی نے قتل کئے تھے اور
ایک تہائی باقی کو اصحاب نے اور جنگ بدر میں ملائکہ بھی مسلمانونکی کمک کو آئے تھے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ اذ تقول للمومنین
جسوقت کہ کہتا تھا تو واسطے مومنین کے یعنی خدا تعالی نے نصرت دی جنگ بدر میں جسوقت کہتا تھا تو اے محمد صلعم مومنین کو وقت گھبرانے
انکے کے اپنی قلت سے اور دشمنونکی کثرت سے کہ الن یکفیکم کیا نہیں کفایت کرتا ہے تمکو ان یمدکم ربکم یہ کہ مدد کرے تمکو پروردگار
تمہارا بثلثۃ الاف من الملائکۃ منزلین ساتھ تین ہزار کے فرشتوں میں سے کہ نازل کئے گئے ہیں اور منزلین حال واقع
ہوا ہے اور اسکی زراکوان عامر نے مشدد پڑھا ہے اور منقول ہے کہ بدر کی لڑائی میں خدا تعالی نے مسلمانونکی مدد کو فرشتے نازل کئے تھے اور نشان
انکا یہ تھا کہ سفید عمامہ انکے سر پر تھا اور شملے انکے پیچھے کو پڑے تھے اور کہتے ہیں کہ پہلے تو ایکہزار نازل ہوئے تھے اور بعد اسکے انکو تین ہزار کر دیا اور
بعد اسکے پانچہزار کر دیے اس حال کو خدا تعالی نے اس آیت میں بیان کیا ہے کہ اے محمد ہمنے نصرت اور مدد کی ہے اسوقت کہ جسوقت تو مومنین
کو مضطرب دیکھکر کہتا تھا کیا انکو کفایت نہیں کرتا ہے کہ خدا تعالی تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتوں سے بلی ہاں فرشتے تمہاری مدد کو
خدا بھیجیگا ان تصبروا اگر صبر کروگے تم جنگ میں اور ثابت قدم رہوگے وتتقوا اور ڈروگے تم خدا سے اسکی مخالفت میں اور اسکے
رسول کی مخالفت میں ویاتوکم اور آوینگے تمہارے پاس دشمن من فورہم جلدی اپنے سے اسیوقت یا غصہ اپنے سے اسیوقت
اور اصل میں فور معنی میں جوش کرنے دیگ کی ہے اور پھر سرعت سے استعارہ کیا گیا ہے اور بعد اسکا اطلاق کیا گیا ہے حال کے معنی میں کہ جسمیں
درنگ نہو اور ہذا مجرور المحل ہے اسواسطے کہ وہ فورہم کی صفت ہے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ اگر صبر کروگے تم اور ثابت قدم رہوگے تم اور فرمانبرداری(?)
خدا کی اور رسول کی کروگے تم اور آوینگے اسیوقت تمہارے اوپر چڑھائی کرکے دشمن تمہارے بدون درنگ اور تاخیر کے تو یمددکم
ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ یہ مدد کریگا تمہاری پروردگار تمہارا ساتھ پانچہزار کے فرشتوں سے وقت آنے دشمنونکے مسومین الربع
جسوقت کہ نشان کرنیوالے ہونگے اپنے تئیں وہ فرشتے اور نشان انکے انکے تین ہزار کے ذکر کی تفسیر میں بیان ہوگئے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ
گھوڑے انکے نشاندار ہونگے کہ وہ ابلق گھوڑوں پر سوار ہو کے آئے تھے اور سرخ پشم پیشانی اور دم پر گھوڑوں کے باندھے تھے پہلے ایک ہزار فرشتے
نازل ہوئے اور پھر تین ہزار ہوگئے اور پھر پانچہزار اور منقول ہے کہ اس روز حضرت علی نے چھتیس آدمی بہادر اور شجاع نامی کفار کے قتل کئے
اور باقی کے آدمی کچھ تو اصحاب رسول نے قتل کئے اور کچھ ملائکہ نے اور نصرت بدون نازل ہونے فرشتونکے بھی ممکن تھی اگر خدا چاہتا لیکن
فرشتے واسطے تسلی مومنین کے خدا تعالی نے نازل کئے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ وما جعلہ اللہ اور نہیں کیا ہے اسکو خدا نے یعنی فرشتو
نازل کرنیکو نہیں کیا ہے الا بشری لکم مگر خوشخبری واسطے تمہارے کہ جلدی فتح ہو جاویگی ولتطمئن قلوبکم بہ اور تاکہ
مطمئن ہو جاویں دل تمہارے ساتھ اس مدد کرنے ملائکہ کے اور خوف دشمنوں کا تمہارے دل سے جاتا رہے وما النصر الا من عند اللہ
العزیز الحکیم اور نہیں ہے نصرت مگر نزدیک خدا کے سے کہ غالب ہے صاحب حکمت ہے جسکو چاہتا ہے اپنی حکمت سے فتح دیتا ہے اور فتح اور نصرت آدمیو
کی کثرت پر موقوف نہیں ہے بلکہ خدا جسکو چاہتا ہے فتح دیتا ہے اور بدر کی لڑائی میں تمکو فتح دی لیقطع تاکہ کاٹے اور قطع کرے اور
نیست و نابود کرے طرفا ایک ٹکڑے جماعت اشراف کو من الذین کفروا ان لوگوں میں سے کہ کافر ہوے وہ ۱۷ اور اسطرح سے قطع

کرے کہ بعضے ان میں سے مقتول اور بعضے اسیر ہوئے اور بعضے ذلیل وخوار ہو کر بہاگ گئے اَوْ يَكْبِتَهُمْ یا خوار وذلیل کرے انکو کہ اسیری کی خواری
میں وہ گرفتار ہیں فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ پس پہریں وہ ناامید ہو کر شکست کہائی ہوئی باقی ماندونکو اور خوار وذلیل اور نگون ہو کر
بہاگ جائیں اور خائبین حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم کے دندان مبارک جنگ احد میں شکستہ ہوئے اور
حضرت حمزہ شہید ہوئے تو حضرت کو بہت رنج ہوا اور چاہا کہ لوگونکے کہنے سے کفار پر لعنت کریں خداتعالی نے منع فرمایا اور یہ آیت نازل کی
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہیں ہے واسطے تیرے اس امر سے کچہہ چیز یعنی تو جو کفار پر لعنت کرے اسمیں کچہہ حکمت نہیں ہے کہ ان
لوگون میں سے بہی ایمان لانیوالے ہیں پہر لعنت نکرنی چاہئے اور پہلے اس سے ایک روایت بیان ہوئی ہے کہ رسولخدا صلعم نے خود نہیں
چاہا کہ کفار پر لعنت کریں ہر چند لوگون نے لعنت کرنیکیواسطے کہا بلکہ فرمایا کہ میں تو انکی نجات کیواسطے آیا ہون نہ اسواسطے کہ انکو عذاب
میں گرفتار کراؤن اور اس آیت کی تفسیر حضرت امام محمد باقر سے اسطرح منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے چاہا کہ بعد میرے علی خلیفہ ہو اسکا
نے فرمایا کہ یہ امر تیرے اوپر نہیں ہے بلکہ وہ امر میرے ہے اور ہم اسکو بعد تیرے خلیفہ کرینگے اور تو اسکو نہیں کرسکتا ہے ہم کرینگے تو ہوگا اور اب
خداتعالی اپنے کلام کو مومنین کے نصرت دینے میں بیان کرکے فرماتا ہے کہ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ یا توبہ قبول کرے خدا اوپر انکا فرونکے
پہلے تو خدا نے فرمایا تہا کہ تمکو نصرت دی اے مومنین تاکہ قطع اور نابود کرے خدا جماعت کفار کو خوار اور نگونسار کرے اور اب فرماتا ہے کہ
توبہ قبول کرے انکی اگر اسلام کو اختیار کریں وہ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ یا عذاب کرے انکو اگر اپنے کفر پر اصرار کریں وہ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ پس تحقیق وے
ظلم کرنیوالے ہیں اپنے نفسو نپر کہ کفر کو اختیار کرکے مستحق عذاب کے ہوتے ہیں اور اب خداتعالی اپنی قدرت اور مالکیت اور عدالت اور تفضل کو
بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور خاص واسطے خدا کے ہے جو کچہہ کہ بیچ آسمانون کے ہے
اور جو کچہہ بیچ زمین کے ہے یعنی جو کچہہ ہے وہ سب اسکی دست قدرت میں ہے اور سب چیز کا وہ مالک اور خالق ہے يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ بخشتا ہے واسطے
جس شخص کے چاہتا ہے اپنے فضل وکرم سے وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ اور عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے کافرونکو انکے کفر سے اور مسلمانونکو انکے عدل
سے وَاللَّهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہے اپنے بندونکو جسوقت ایمان لائیں وہ اور گناہونسے توبہ کریں رَحِيمٌ مہربان ہے کہ جلدی
عذاب نہیں کرتا ہے اور اب سود کا ذکر کرتا ہے اور اسکے کہانیسے منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان
لائے ہو لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا نکہاؤ تم سود کو أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً چند در چند سود پر سود اور اضعافا مضاعفۃ حال واقع ہوا
ہے اور کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے اور ابتداے اسلام میں لوگ اپنا مال سود پر دیتے تہے ایک مدت معین تک جسوقت کہ وہ مدت گذر جاتی تہی
تو اصل اور سود کو ملا کر جمع کرتے تہے اور کل پر سود مقرر کرتے تہے اور یہ مدت گذر جاتی تہی تو پہر اصل اور سود کو جمع کرکے سود کو بڑہاتے تہے اسیطرح
چند در چند کرتے چلے جاتے تہے خداتعالی اسکو منع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے اسکی نافرمانی میں اور سود کے کہانے میں لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ تاکہ تم رستگاری پاؤ عذاب دوزخ سے اور تخصیص سود کے منع کرنیکی سب محرمات میں سے یہ ہے کہ یہ فعل لوگون سے بہت واقع ہوتا تہا
یہانتک کہ اکثر معاملات انکے اسیطرح جاری ہوتے تہے اور اسیواسطے منع کرنیکی زیادہ تاکید میں فرماتا ہے کہ وَاتَّقُوا اور ڈرو تم اس سے کہ نہیں کفار کی
متابعت میں سود کہاتے ہو اور اس سبب سے باز رکہو تم اپنے تئین النَّارَ الَّتِي اس آگ سے کہ جو کہ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ تیار کیگئی ہے
واسطے کافرونکے وَأَطِيعُوا اللَّهَ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی جس چیز کا کہ وہ تمکو حکم کرے وَالرَّسُولَ اور پیغمبر کی جو کچہہ کہ وہ فرماوے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ تاکہ تم رحم کئے جاؤ اور عذاب سے رہائی پاؤ اور پہلے اس سے بہی خداتعالی سود کو منع کرچکا ہے سورہ بقرہ میں اور
پہر منع کیا اسواسطے کہ تاکہ سود بند ہوجاوے اور قرض حسن جاری ہو اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سود کہاتا ہے خداتعالی اسکے
پیٹ کو آتش دوزخ سے پر کریگا بقدر اسکے کہ کہایا ہے سود کو اور اس سود سے کچہہ مال کمایا ہے تو خداتعالی اسکے عمل کو قبول نکریگا اور ہمیشہ وہ

شخص خدا کی اور فرشتوں کی لعنت میں رہیگا جبتک کہ سود میں سے اسکے پاس کچھ باقی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ اور جلدی
کرو تم طرف بخشش کے یعنی بہت سرعت اور جلدی کرو تم طرف اس امر کے کہ موجب مغفرت کا ہے مِّنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کیجانب
سے اور وہ یہ ہے کہ اعمال نیک بجا لاؤ واجبات کو ادا کرتے رہو اور محرمات سے پرہیز کرو اور اخلاق کو اپنے درست کرو تاکہ تمہاری مغفرت ہو اور غفلت
میں نگزارو کہ معلوم نہیں موت کسوقت آجاتی اور اگر بدون اعمال نیک اور بے توبہ دنیا سے کوچ کروگے تو باعث حسرت اور ندامت کا ہوگا اور
اُسوقت کی ندامت کسی کام نہ آئیگی وَجَنَّةٍ اور جلدی کرو تم طرف بہشت کی یعنی اس عمل کے کرنے میں جلدی کرو کہ جو تمکو بہشت میں پہنچا دے
وہ بہشت کہ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ چوڑائی اسکی مثل آسمانوں کے اور زمین کی ہے اور خدا تعالی نے بہشت کی عرض کو بیان کیا ہے اور طول
کو اسکے بیان نہیں کیا اسواسطے کہ وہ آدمی کے فہم میں نہیں آتا اور منقول ہے کہ عرض بہشت کا مثل آسمانوں اور زمین کی سطح جیسے ہوگا کہ آسمانوں
اور زمینوں کو طبق آپسمیں ملائیں جیسے کہ پیاز کے چھلکے ہوتے ہیں اور وہ باہم ملکے جسقدر بعید میں ہوں اُسقدر عرض بہشت کا ہوگا اور جناب رسولخدا صلعم
سے کسی نے پوچھا کہ جسوقت بہشت کا عرض مثل آسمانوں اور زمین کی ہوگا تو دوزخ کہاں ہوگا فرمایا کہ جسوقت رات آتی ہے تو دن کہاں جاتا ہے اس
معلوم ہوا کہ جو مکان کہ مومن کیواسطے بہشت ہے وہ مکان کافر کیلئے دوزخ ہو سکتا ہے اور خدا قادر ہے بہشت کی دوزخ کرنے پر جیسے کہ قادر ہے دن کی
جگہہ رات کرنے پر اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ بہشت ساتوں آسمانونکے اوپر ہے اور دوزخ ساتوں زمین کے نیچے ہے اور وہ بہشت اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِيْنَ طیار کیا گیا ہے واسطے پرہیزگاروں کے جو کہ گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ پہنچوگے تم اس بہشت میں
بدون تقوی کے اور متقیوں کے اوصاف خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ وہ لوگ ہیں کہ خرچ کرتے ہیں وہ اپنے مالوں کو راہ خدا میں
فِي السَّرَّآءِ بیچ آسایش کے کہ وہ حالت تونگری کی ہے وَالضَّرَّآءِ اور تنگی کی کہ وہ حالت مفلسی کی ہے یعنی اُنسے جو کچھ ہو سکتا ہے ہر حال میں
خرچ کرتے ہیں راہ خدا میں حالت آسودگی میں بھی اور حالت تنگدستی میں بھی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سردار دنیا اور
آخرت کے لوگوں کے سخی لوگ ہیں اور رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت نے کہ بہشت سخی لوگوں کیواسطے ہے اور فرمایا کہ سخی نزدیک ہے خدا کے
اور نزدیک ہے بہشت سے اور نزدیک ہے آدمیوں سے اور بخیل دور ہے خدا سے اور دور ہے بہشت سے اور دور ہے آدمیوں سے اور بخیل ایک درخت ہے دوزخ میں
اور شاخیں اسکی دنیا میں لٹکتی ہیں جو کوئی اُن میں لٹکے اُسکو وہ دوزخ میں پہنچاتی ہے وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور کہانے والے غصے کے ہیں وہ پرہیزگار
اور متقی باوجود قدرت بدلا لینے کی اس شخص سے کہ جو غصہ میں لاتا ہے اور کظم اصل میں بھری ہوئی مشک کے منہ باندھنے کو کہتے ہیں اور کظیم حزن اور غصے
بھرے ہوئے کو کہتے ہیں اور فرق درمیان غضب و غیظ کے یہ ہے کہ غضب ضد رضا کی ہے اور وہ ارادہ عذاب کرنیکا ہے سرکش اور نافرمان کو
اور غیظ طبیعت کی ہیجان کو کہتے ہیں جسمیں ارادہ بدلا لینے کا ہو اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ صاحب قوت وہ شخص نہیں ہے کہ لوگوں کو زمین
پر دے مارے بلکہ صاحب قوت وہ ہے کہ جو اپنے نفس کا مالک ہو اور اپنے قابو میں اُسکو رکھے اور وقت غضب کی غصہ کو نوش کر جاتا اور کوئی گہونٹ
خدا کے نزدیک زیادہ دوست غصہ کے گہونٹ سے نہیں ہے یا صبر کرنا گناہ پر کہ وہ گہونٹ ہے نزدیک خدا کے زیادہ دوست ہے اور جو کوئی
غصہ کو پی جاتی خدا تعالی حور العین کو اُسکی زوجہ کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہا جاتا غصہ کو اور اگر چاہتا تو اُس
غصہ کو جاری بھی کر سکتا ہو لیکن ایسی صورت میں غصہ کو کہاتا تو خدا تعالی قیامت کے دن اُسکے دلکو اپنی رضامندی سے پر کریگا وَ
الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرنیوالے ہیں آدمیوں سے وہ متقی لوگ اور اگر کوئی اُنکی خطا کرے اور سزاوار عذاب دینے کی ہو پس اُس آدمی
سے وہ درگزر کرتے ہیں اور اپنا عوض اس سے نہیں لیتے ہیں اور کاظمین اور عافین دو صفتیں متقین کی ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے
روز ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ جنکا اجر بزرگ خدا پر ہے کہ جنہوں نے معاف کیا ہے اُس شخص کو کہ جسنے اُسپر ظلم کیا ہو اور
جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ لازم ہے تمکو یہ کہ معاف کرو تم اسواسطے کہ معاف کرنا نہیں زیادہ کرتا ہے بندہ کو مگر عزت پس معاف کرو تم

آپسمین ایک شخص دوسرے شخص کو کہ خدا تعالی تمہاری عزت کو بڑہا ویگا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی کسی کی ظلم کرنیکو معاف کرے خدا تعالے
اُسکی عزت کو زیادہ کرے اور جو کوئی مال کے زیادہ ہونیکے واسطے سوا ہے خدا کے کسی آدمی سی سوال کرے خدا تعالی اُسکی فقیری اور محتاجگی کو زیادہ
کرے اور جو کوئی کسی کو اپنے مال مین سی کچھ دیوی تو خدا تعالی اُسکے مال مین برکت دے اور زیادہ کرے اور قیامت کے روز آواز کرنیوالا آواز کریگا
کہ کہان ہین وہ لوگ کہ بڑا اجر اُنکا خدا پر ہے جس کسی نے کہ ظالم کو ظلم اُسکا معاف کردیا ہو اور اُس سی درگزر کی ہو وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
اور خدا دوست رکہتا ہی نیکی کرنیوالونکو اور حدیث مین آیا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ شب معراج مینے بہشت مین محل دیکہے کہ اُنمین
وہ بہت بلند تہی جبرئیل سے مینے پوچہا کہ یہ محل کسکے واسطے بنائے گئے ہین کہا کہ واسطے غصہ کہانیوالونکے اور واسطے معاف کرنیوالونکے اور واسطے
نیکی کرنیوالونکے اور روایت ہی کہ ایک لونڈی امام زین العابدین علیہ السلام کی اُن حضرت کا مُنہ دہولاتی تہی اور آفتابہ سی پانی مُنہ پر ڈالتی
تہی کہ ناگاہ آفتابہ اُس لونڈیکی ہاتہ سی چہوٹ کر حضرت سجادکے سر پر گر پڑا کہ سر کو اُن حضرت کے زخمی کردیا حضرت سجاد نے سر اُٹہاکر طرف اُسکے
دیکہا لونڈی نے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ الکاظمین الغیظ یہ سنکر فرمایا کہ غصہ اپنا مینے نوش کیا پہر اُس لونڈی نے کہا کہ والعافین عن
الناس حضرت سجاد نے فرمایا کہ معاف کیا مینے تجہکو بعد اُسکے اُس لونڈی نے کہا کہ واللہ یحب المحسنین حضرت سجاد نے یہ سنکر فرمایا کہ جا
تو کہ مینے واسطے رضامندی خدا کی تجہکو آزاد کیا اور بعض تفاسیر اہل سنت مین یہ نقل حضرت امام حسن علیہ السلام کی لکہی ہی کہ وہ ہمراہ
اشراف عرب کے سترخوان پر بیٹہے ہوئے کہانا تناول فرماتے تہی غلام اُنکا پیالہ طعام گرم کا لیکر آیا اور دہشت سی پاؤن اُسکا فرش کی کنارہ پر
پہسلا اور پیالہ طعام سمیت حضرت امام حسن علیہ السلام کی سر اور چہرہ پر گر پڑا اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے اُسکی طرف دیکہا وہ غلام لرزان
ہوگیا اور ایکبارگی اُسکی زبان پر جاری ہوا کہ الکاظمین الغیظ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ غصہ اپنا مینے نوش کیا پہر اُسنے کہا کہ
والعافین عن الناس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے تجہکو معاف کیا بعد اُسکے اُسنے کہا کہ واللہ یحب المحسنین حضرت امام حسن
علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے تجہکو آزاد کیا اور معاش ہی تیری مینے اپنے ذمہ لی اور بعضی کتاب مین دیکہا گیا ہے کہ یہ نقل حضرت امام حسین
علیہ السلام کی ہی تعجب نہین ہی کہ یہ امر تینون بزرگونسے ظہور مین آیا ہو اسواسطے کہ یہ تینون بزرگوار مظہر العجائب والغرائب اور
معدن علوم نبی تہے وَالَّذِينَ اور وہ لوگ ہین وہ متقی کہ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً جسوقت کرین وہ نالایق فعل مانند زنا
کے و مثل اسکے أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ یا ظلم کرین وہ نفسون اپنے پر کرکے گناہون سے کہ سوا ہے زنا کے ہین اور کہتے ہین کہ مراد فاحشہ
گناہان کبیرہ ہین اور ظلم سی مراد گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا ہے یعنی جسوقت گناہان کبیرہ اور صغیرہ کرین وہ ذَكَرُوا اللَّهَ یاد کرتے ہین وہ
خدا کو اُسیوقت اور نادم ہوتے ہین فَاسْتَغْفَرُوا پس بخشش چاہتے ہین وہ خدا سی لِذُنُوبِهِمْ واسطے گناہون اپنے کی یعنی توبہ کرتے
گناہون سے اور نادم ہوکر مصمم ارادہ کرین کہ پہر نکرینگے گناہ کو اور ایسا ہی ہو کہ پہر مرتکب گناہ نہو نگے اسکے بعد مہون وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
اور کون شخص ہی کہ بخشے گناہونکو یعنی کوئی نہین بخشتا ہی إِلَّا اللَّهُ مگر خدا کہ وہ ہی بخشتا ہی وَلَمْ يُصِرُّوا اور نہ اصرار کرین عَلَىٰ
مَا فَعَلُوا اوپر اُس گناہ کی کہ کیا ہی اُنہون نے کہ اُسکو کرتے رہین بلکہ گناہ کرکے پشیمان ہوتے ہین وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور حال یہ ہی کہ وہ جانتے
ہین اُس گناہ کی قباحت کو اور اُسکے عذاب الیم کو اور اعتقاد رکہتے ہین اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ ایک جماعت اصحاب رسولخدا صلعم
آپسمین بیان کیا کہ بنی اسرائیل ہمسے زیادہ بزرگ تہی خدا کے نزدیک اسواسطے کہ جو گناہ کہ وہ کرتے تہی اُنکے گہر کے دروازہ پر لکہا جاتا تہا کہ ایسا ویسا کیا
کرین اور جسوقت کہ وہ کان اور ناک کاٹتے تہی تو کفارہ اُنکی گناہ کا ہوجاتا تہا اور خوف سی عذاب کی پہر وہ گناہ نکرتے تہی اور ہمکو الہی تنبیہ
نہین ہوتی تا کہ گناہونسے ہم باز رہین حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ تم بنی اسرائیل سی زیادہ بزرگ ہو میرے نزدیک اسواسطے کہ جب تم
توبہ اور استغفار ہی پر راضی ہوگیا ہون اور اُسکو کفارہ تمہارے گناہونکا کردیا ہی اور وہ عذاب کہ جو بنی اسرائیل پر مقرر کیا تہا تم سے اُس عذاب کو

اُٹھالیا ہی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی گناہ پر استغفار کرتا ہے اُسنے اصرار نہین کیا ہی اگرچہ ایک روز مین ستر بار گناہ کرے اور خوشا حال اُس
بندہ کہ جسوقت اپنے نامۂ اعمال کو کھولے تو نیچے ہر گناہ کی استغفار دیکھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی نماز صبح مین کہی استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ خدا تعالی اُسکے سات سو گناہون کبیرہ کو بخشے اور حضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ استغفار کرنے سے گناہان کبیرہ
باقی نہین رہتے اور اصرار کرنے سے صغیرہ کبیرہ ہوجاتے ہین یعنی اگر گناہان صغیرہ پر اصرار کرے تو وہ گناہان کبیرہ کے حکم مین ہوجاتے ہین اور جو کوئی استغفار
بہت کرے حقتعالی اُسکو تمام غم اور اندوہ سے فرحت بخشتی اور اُسکو روزی پہنچاتی ہی جگہہ سے کہ وہ گمان نکرتا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی
کہ جو کوئی بہت استغفار کرے اُسکے نامہ اعمال کو جو آسمان پر لیجائین تو وہ مثل ستارہ کے روشن ہوا اور کہتے ہین کہ یہ آیت نازل ہوئی تو شیطان نے
غصہ ہو کر کہا کہ خداوندا قسم ہی تیری عزت اور جلال کی جبتک کہ مجھسے ہوسکیگا اور میری قدرت ہی تیرے بندونکو گمراہ کرونگا مین حقتعالی نے
فرمایا کہ قسم ہے مجھکو اپنی عزت کی جو بندہ کہ استغفار کریگا مین اُسکو بخشونگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی
تو ابلیس پہاڑ پر چڑھکر باواز بلند اپنے گروہ کو پکارا سب نے حاضر ہو کر پوچھا کہ اے آقا ہمارے تو نے ہمکو کیون طلب کیا ہے کہا کہ یہ آیت نازل ہوتی ہے
کہ اسکی تدبیر کرنی چاہیئے وسواس خناس نے کہا کہ مین اسکی تدبیر کرونگا پوچھا کیونکر کہا کہ جسوقت کوئی گناہ کریگا تو اسکو استغفار کرنا بہلا دونگا کہ بعد
گناہ کرنیکے توبہ نکرے ابلیس نے کہا کہ تو اس کام کے سزاوار ہے اور قیامت تک ابلیس نے اسکو اس خدمت پر قایم رکہا اور فرماتا ہی خدا کہ أُولَٰئِكَ
یہ لوگ متقی پرہیزگار ہونیوالے کہ جنکے ایسے اوصاف ہین جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ جزا انکی بخشش پروردگار انکے کی جانب سے وَجَنَّاتٌ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اور بہشتین ہین کہ جاری ہین نیچے درختون یا محلون انکے سے نہرین خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے
والے ہین وہ بیچ اُن بہشتونکے وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ اور اچہا ہی اجر عمل کرنیوالونکا کہ وہ مغفرت اور بہشت ہی اور ان آیتونکی تفسیر مین والذین
اذا فعلوا فاحشة سے ونعم اجر العاملین تک تفسیر صافی مین عبدالرحمن بن غنم الدوسی سے اسکے شان نزول مین روایت ہی اور خلاصہ اسکا یہ ہی کہ
ایک مرتبہ معاذ بن جبل جناب رسولخدا صلعم کے پاس روتے ہوئے آئے حضرت نے پوچھا کہ کیون روتا ہی عرض کی کہ دروازہ پر ایک جوان خوبصورت
کھڑا ہوا روتا ہے اور چاہتا ہی کہ خدمت مین حضرت کی حاضر ہو فرمایا کہ بلاؤ معاذ اسکو حضرت کی خدمت مین لے آئے اُسنے حضرت کو سلام کیا اور
حضرت نے اسکو جواب سلام کا دیا اور فرمایا تو کیون روتا ہی کہا کہ مینے ایسا سخت گناہ کیا ہی کہ اسمین سے تھوڑے کا ہی اگر خدا مواخذہ کرے تو مجھکو
دوزخ مین ڈالدے اور مین ایسا جانتا ہون کہ مجھکو خدا کبھی نہ بخشیگا حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے شرک کیا ہی کہا کہ معاذ اللہ شرک تو مینے نہین کیا ہی
حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری گناہونکو بخشیگا اگرچہ مثل پہاڑ کے ہون کہا کہ وہ گناہ پہاڑ سے بڑے ہین فرمایا کہ خدا بخشدیگا اگرچہ مثل ساتون زمین اور
دریا اور ریت اور درختون کی ہون اُسنے عرض کی کہ میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا تیرے گناہونکو بخشیگا اگرچہ مثل آسمانون
اور ستارون اور عرش اور کرسی کے ہون کہا کہ وہ گناہ اس سے بھی بڑے ہین حضرت نے غصہ کی نظر سے اسکو دیکہا اور فرمایا کہ گناہ تیرا بڑا ہے یا پروردگار
تیرا بڑا ہے یہ کلمہ سنکر وہ شخص سجدہ مین گرپڑا اور کہا کہ پاک ہی پروردگار میرا کہ اس سے کوئی چیز بڑی نہین ہی حضرت نے فرمایا کہ بس گناہ بڑے کو خدا بڑا بخشتا
ہے اسنے کہا کہ نہین یا رسولخدا وہ گناہ بہت ہی بڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے گناہ کو بیان تو کر کہ وہ کیا گناہ ہے کہا کہ مین قبر کو کہود کر کفن مردہ کا
نکال لیتا تہا سات برس تک یہی کیا ایک مرتبہ ایک لڑکی ایک شخص کی انصار مین سے مرگئی اور لوگ اُسکو دفن کرکے چلے آئے اور شب کو
مینے اسکی قبر پر جاکر اور اسکی قبر کو کہود کر اُسکی لاش کو قبر مین سے نکالا اور سارا کفن اسکا مینے لےلیا اسکی ننگی چھوڑا اور سزاوار عذاب کے ہونیکی ہوس مجہے آئی
اور مین وہانسے چند قدم پہرا تہا کہ شیطان نے میرے دل مین وسوسہ ڈالا کہ یہ عورت دو نو صفتین متقین کی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے
ہو کر اُسکی قبر پر آیا اور اُس عورت سے مینے مجامعت کی اور اسکو اسیطرح چہوڑا ہے کہ جنہون نے معاف کیا ہے اس شخص کو کہ جسنے اسپر ظلم کیا ہو اور
پیچھے سے مینے سنتی وہ عورت کہتی تہی کہ واسطے تمہارے اچھا للاف کرو تم ہو اسطے کہ معاف کرنا نہین زیادہ کرتا ہے بندہ کو مگر عزت پس معاف کردو تم

حکم کریگا تو کیا جواب دیگا اسطرح تو مجھکو برہنہ چھوڑکر چلا گیا کہ مین قیامت کی روز واسطے حساب کی اسیطرح ننگا اٹھونگی اور افسوس ہے
تیری ہی جوانی پر کہ کل کو باین خوبی تو دوزخمین جلیگا یا رسول اللہ مجھکو گمان نہین ہے کہ مین بہشت کی بو بھی سونگھون آپ آمین
کہا فرماتے ہین جناب رسولخدا صلعم نے یہ سنکر فرمایا کہ الگ ہو تو مجھسے ای بدکار اور میرے قریب سے دور ہو کہ تیرے ساتھ کہین مین بھی آگ مین
جلون وہ جوان یہ سنکر اپنے گھر مین آیا اور تھوڑا سا توشہ اپنے ہمراہ لیکر ایک پہاڑ پر گیا اور چٹائی پہن لیا اور ہاتھونکو اپنی گردنمین باندہ لیا اور کہتا
تہا کہ اے پروردگار میری یہ بندہ تیرا بہلول آگی تیرے ہاتھونکو گردنمین باندہکر کہڑا ہوا ہے اور تو مجھکو جانتا ہی کہ اب مین بہت نادم ہون اور تیرے پیغمبر
کے پاس توبہ کرنے گیا تہا اُسنے بھی مجھکو جواب دیدیا ہی اور زیادہ خوف دلایا ہی اے پروردگار بحق اسم بزرگ اپنے کی مجھکو ناامید کر مت پہیر اسیطرح
چالیس رات اور دن کہتا رہا اور اسیطرح گڑگڑا کر روتا تہا کہ اُسکے حالپر درندہ اور چرندہ روتے تہے اور چالیس روز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ خداوندا اگر
تونے دعا میری قبول کی ہی اور گناہ میرا بخشا ہی تو اپنے پیغمبر پر وحی بہیج اور اُسکو میری دعا کی قبول ہونیکی خبر دے اور اگر میرے گناہ کو تو نے
نہین بخشا ہے تو مجھین دنیا مین تو مجھکو جیسا چاہی عذاب کر اور جلادے کہ قیامت کی رسوائی اور فضیحتی سے نجات پاؤن خداتعالی نے دعا اُسکی
قبول کی اور گناہ اُسکا بخشا اور یہ آیت نازل ہوئی والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ اور یہ آیت مع ترجمہ اوپر گذرگئی ہی اور جس وقت یہ آیت
نازل ہوئی تو رسولخدا صلعم تبسم کرتے ہوئی اپنی دولتسرا سی باہر تشریف لائی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کون مجھکو لیچلے اُس جوان تائب
پاس معاذ بن جبل نے عرض کی کہ یا رسولخدا اپنے سنا ہی کہ وہ فلانی جگہہ ہی جناب رسولخدا صلعم ہمراہ اصحاب کی اُس پہاڑ پر تشریف لیگئی بہلول
کو دیکہا کہ دو پتہر کے درمیان کہڑا ہے اور دونو ہاتھ اُسکے گردنسے بندہے ہوئی ہین اور رنگ اُسکے چہرہ کا سیاہ ہوگیا ہی اور پلکین روتے روتے آنکہو سے
جہڑ گئی ہین اور عاجزی اور توبہ کی کلمات اُسکی زبانپر جاری ہین اور خاک اپنے سر پر ڈالتا ہی اور درندون نے اُسکی گرد حلقہ باندہا ہے اور سر پر اُسکے پرند
صف باندہے ہوئی ہین اور اُسکے رونے سے سب روتے ہین جناب رسولخدا صلعم اُسکے نزدیک گئی اور اُسکے ہاتھ گردنسے کہولا اور اُسکے سرسے خاک جہاڑی
اور اُسکو خوشخبری دی کہ اے بہلول تو آزاد کردہ خدا ہی آتش جہنم سے اور اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ گناہونکا اسطرح تدارک کرنا چاہئے جیسا
کہ بہلول نے کیا ہی اور اُس آیت کو تلاوت فرمایا اور بہلول کو خوشخبری بہشت کی سنادی اور اب خداتعالی بیان کرتا ہے کہ بخشنا نعمت کا
نیکون اور پرہیزگارونکو اور نازل کرنا محنت اور معصیت کا کافرون اور گنہگارونکو عادت خدا کی ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ قد خلت من قبلکم
تحقیق گذرے ہین پہلے تم سے سنن طریقے اور وقایع بہت غم اور شادی کی اور محنت اور دولت کی کہ جاری کئے ہین پہلی اُمتون پر موافق تقاضا
اُنکے کہ فسیروا فی الارض پس رواں ہو تم بیچ زمین کی اور شہرون اور جنگلونمین پہر و فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین
پس دیکہو تم کہ کیونکر ہوا انجام جہٹلانیوالونکا پیغمبرونکو اور کفر کرنیوالونکا مثل عاد اور ثمود اور قوم لوط اور اُنکے شہرونکو دیکہو کہ ویران پڑے ہین اور کہنڈ
زیروزبر ہوگئے ہذا یہ یعنی قرآن یا جو وقایع کہ پہلی اُمتونکو گذرے ہین بیان للناس دلیل روشن ہی واسطے اُمتون کی یعنی رسولخدا صلعم کے
زمانہ کے لوگون کیواسطے جو کہ جہٹلاتے ہین وہدی اور رہنمائی کامل ہی وموعظۃ للمتقین اور نصیحت ہی واسطے پرہیزگارونکی اگرچہ نصیحت
سب کیواسطے ہی لیکن پرہیزگار اور متقی جو اسکو قبول کرتے ہین اور ہمی سے نصیحت پکڑتے ہین اسواسطے ذکر کئے ہین اُنکو خاص کیا اور اب خداتعالی بیچ
جنگ اُحد کا ذکر کرتا ہے اور مسلمانون کو جو شکست ہوئی تہی اُنکو تسلی دیتا ہی اور کہتے ہین کہ اُس روز رسولخدا صلعم نے کثرت اور دلیری کفار کی ملاحظہ
کی تو خاطر اقدس مین گذرا کہ ایسا نہو کہ کفار ہمکو جماعت قلیل اور حقیر دیکہکر پہر حملہ کرین اور ہمکو ہلاک کرین حضرت کی اور جمیع مومنین کی تسلی کیواسطے
یہ آیت نازل کی کہ ولا تہنوا اور نہ سستی کرو تم جہاد مین ولا تحزنوا اور نہ غمگین ہو تم اسواسطے کہ تمکو زخم پہنچے ہین وانتم
الاعلون اور حال یہ ہے کہ تم زیادہ بلند ہو مرتبہ کے اعتبار سے اسواسطے کہ تم حق پر ہو اور وہ باطل پر ہین تم بہشت مین جاؤگے اور وہ دوزخ مین جاوینگے اور
تم منصور اور غالب ہوگے ان کنتم مومنین اگر ہو تم اعتقاد کرنیوالے خدا کی وعدہ کا اور اُسکے یاور کرنیوالے کہ اُسنے فرمایا ہی ان جندنا لہم الغالبون

یعنی تحقیق لشکر ہمارا البتہ وہ غالب ہونیوالا ہی کفار پر اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جسوقت جنگ احد مین مسلمانونکو شکست ہوئی تو حضرت رسالت
پناہ صلعم نے ہاتھ دعا کیواسطے اُٹھائے اور کہا کہ خداوندا اس شہر مین سوا اس گروہ مسلمانونکی اور کوئی ایسا نہین ہی کہ جو تجھکو بیگانگی سے یاد کرے اور تیری
پرستش کرے اگر یہ ہلاک ہو جاوینگے تو کوئی تجھکو بوحدانیت یاد نکریگا اُسوقت وہ آیت نازل ہوئی اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے احد سے
مراجعت فرمائی اور اصحاب بھی جمع ہوگئے تو بعضے اُنمین زخمی ہوکر آئے تھے عورتین اور لڑکے انکے روتے تھے حضرت یہ حال دیکھکر دلتنگ ہوئے اور کہا کہ
یا خدا تیرے رسول کے ساتھ ایسا کرتے ہین یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر پہنچا ہے تمکو زخم مین لڑائی مین فَقَدْ مَسَّ
الْقَوْمَ قَرْحٌ پس تحقیق پہنچا ہے قوم کفار کو جنگ بدر مین قرح زخم مِّثْلُهٗ مانند اسکے کہ جیسا کہ تمکو پہنچا ہی اور ان لوگونکی زخم بہت کاری
تھے اور اُنہون نے باوجود ان زخمونکے لڑائی مین سستی نہین کی ہی اور تم جو رحمت خدا سے اُمید رکھتے ہو زیادہ لائق ہو جہاد کرنے مین اور احد کے لڑائی مین
پس حکم خدا کو تسلیم کرکے اس جہاد مین صبر کرو اور اہل کوفہ نے سوائے حفص کے قرح کو دونو جگہہ بضم قاف پڑھا ہے اور باقیون نے بفتح قاف اور کہتے ہین کہ قرح
بفتح قاف زخم کے معنی مین ہی اور بضم قاف الم کے معنی مین پس خدا فرماتا ہی کہ تم زخمونکی ہونیسے نامردی مت کرو اور دستور ہے کہ لڑائی مین طرفین سے زخم
لاحق ہوتے ہین لیکن تمہین سستی نہین کرتے اور جسوقت کہ لڑائی کرنیسے مقصد اعلی اور سعادت ابدی ہو تو زخمونکو شمار مین نہین لاتے ہین وَتِلْكَ الْاَيَّامُ
نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہ دن ہین کہ پھیرتے ہین اُنکو درمیان آدمیونکے کہ کبھی تو دولت اور عشرت ہی اور کبھی تنگی اور رنج ہی اور کبھی
خوشحالی ہی اور کبھی پریشانی خاطر ہے تاکہ مومنین حرص نکرین دنیائے فانی کی لذتونکی اور آخرت کیطرف رغبت کرین کہ جو دائمی نعمتون سے پر ہی پس
اس جہت سے ایام نصرت کو ہم درمیان تمہارے اور کفار کے پھیرتے ہین اور یہ گردش ایام کی ہی اسکا کچھ خیال نکرنا چاہیے اور انجام کو فتح تمہاری ہی
واسطے ہی وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور تاکہ جانے خدا اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین یعنی تاکہ اس گردش ایام سے جانے خدا تعالی
ظاہر کرکے جیسا کہ پہلے سے جانتا ہی کہ کون اس جہاد مین صبر کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہی اپنے ایمان کی خلوص سے وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ اور
تاکہ پکڑے تم مین سے گواہ ایک کو دوسرے کا کہ ہر ایک دوسرے کی گواہی دیوے کہ کون جہاد مین ثابت قدم رہا ہے اور کون بھاگ گیا ہی اور یا یہ کہ تم کو
مرتبہ شہادت کا عطا کرے مارے جانیکی جہت سے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور خدا نہین دوست رکھتا ہی ظلم کرنیوالونکو اپنے نفسون پر
کہ جو جہاد مین سے بھاگ جاتے ہین اور ثابت قدم نہین رہتے ہین اور یا یہ کہ ظاہر مین دعوی ایمان کرتے ہین اور باطن مین وہ کافر ہین اور یا یہ جملہ معترضہ ہے
کہ درمیان مین آگیا ہی واسطے تنبیہہ کے اس امر پر کہ خدا تعالی حقیقت مین کفار کی نصرت نہین کرتا ہے بلکہ اُنکے استدراج کیواسطے اور مومنین کی آزمایش
کیواسطے دنون کو پھیرتا ہے اور انجام مین کفار کیواسطے نگونساری اور شکست ہے وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ اور تاکہ خالص کرے خدا یعنی اور گردش ایام کی اسواسطے
کرتا ہے خدا کہ تاکہ خالص اور پاکیزہ کرے گناہونسے الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین اسواسطے کہ مغلوب ہونا اور نازل ہونا بلاؤنکا کہ
اُنمین انواع اور اقسام کی رنج ہین موجب ساقط ہونے گناہونکا ہی اور تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ کون مومن خالص ہی اور کون ایمان خالص نہین رکھتا
وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ اور تاکہ نیست کرے اور گھٹاوے کافرونکو اگر وہ مغلوب ہون اور محق تھوڑا کم ہونیکو کہتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ اَمْ
حَسِبْتُمْ کیا گمان کیا ہی تمنے اے مومنین یہ ام منقطعہ ہی یعنی بلکہ کیا گمان کیا ہی تمنے اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ یہ کہ داخل ہو تم بہشت مین ایسا کیونکر ہو سکتا
ہے وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ اور حال یہ ہی کہ نہین جانتا ہی خدا نے یہ لما نفی کا ہی مثل لم کے یعنی ابھی ظاہر اور وقوع مین آیا ہو نہین جانتا ہے خدا اسلئے
الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ اُن لوگون کو کہ جہاد کیا ہی اُنہون نے تم مین سے وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ اور نہین جانتا ہی صبر کرنیوالون کو
جہاد پر یعنی ابتک تمنے جہاد نہین کیا ہی تاکہ خدا اس جہاد کا واقع ہونا اور تمہارا اس جہاد مین صبر کرنا کہ تم ثابت قدم رہے ہو جان لیتا بلکہ ابھی تک تو تم
بھاگتے رہے ہو وَلَقَدْ كُنْتُمْ اور البتہ تحقیق تھے تم کہ ثواب ابدی کی اشتیاق مین تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے تھے تم موت کی دشمنونکی لڑائی کے
وسیلہ سے اور شہید ہونیکی راہ خدا مین تمنا کرتے تھے بعد جنگ بدر کے شہادت کا ثواب سنکر مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو تم اس

موت کو یعنی اسباب موت کو دیکھنے سے کہ وہ ڈالنا ہے اپنے تئین لڑائی کی خطرونمین تم آرزو مرنیکی دشمنوں کی لڑائی مین کرتے تھے فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ پس
تحقیق دیکھا تمنے اُس موت کو یعنی اسباب موت کو دیکھا تمنے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم نظر کرتے ہو کہ بہائی اور اقارب اور یار تمہارے موئے ہوئے ع ۱۴
پڑے ہین اور مقصود اس آیت سے ملامت کرنا مسلمانونکا ہے کہ بعد جنگ بدر کے شہادت کی ثواب اور درجے سنکے تو نہایت تمنا کرتے تھے کہ ہم کسیطرح جہاد مین مارے
جائین اور جسوقت جنگ احد مین کفار سے مقابلہ ہوا تو جناب رسولخدا صلعم کو معرکہ جہاد مین تنہا چھوڑ کر بہاگ گئے اور کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ جسوقت
رسولخدا صلعم نے اپنے سات سو آدمیونکے مقابلہ مین تین ہزار یا پانچ ہزار کفار کی صف آراستہ کی اور عبد اللہ بن جبیر کو جیسے کہ پہلے مذکور ہوا ہے درہ پر کوہ
احد کے مع پنجاہ تیر اندازکے متعین کیا کہ دشمن کو درہ کیطرف نہ آنے دیوین اور جناب امیرؑ نے چار دلاوران نامی کو قتل کیا اور مشرکین بہاگ گئے اور اصحاب
لوٹنے مین مشغول ہوئے اور درہ کوہ کے متعین ہمراہی عبد اللہ بن جبیر کے درہ کو چہوڑ کر لوٹ مین جا پڑے اور خالد بن ولید درہ کو خالی پا کر درہ سے باہر
نکلا اور مسلمانون پر اُسنے پیچھے سے حملہ کیا اور بہت سے مسلمان قتل ہو گئے اور رسولخدا صلعم کے دندان مبارک شہید ہوئے اور مسلمان کافرونکے مقابلہ مین سے
بہاگ گئے اور ابلیس نے آواز دی کہ محمد قتل ہو گیا اور جناب امیر علیہ السلام نے بہادری کر کے کفار کو مغلوب کیا اور شکست دی اور یہ سنکر اصحاب
جو بہاگ گئے تہے پہر اُلٹے پہر کر چلے آئے اور رسولخدا صلعم نے انکو ملامت کیا کہ تم کسواسطے بہاگ گئے تہے صحابہ نے عذر کیا کہ ہمنے آپکے قتل ہو جانیکی آواز
سنی تہی اسواسطے ہم پریشان ہو کر بہاگ گئے تہے نہایت وحشت ہو تو انکو خدا تعالی اسکے جواب مین فرماتا ہے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اور نہین ہے محمد
اِلَّا رَسُوْلٌ مگر پیغمبر آدمی ہے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق کہ گزرے ہین پہلے اُس سے پیغمبر کہ مر گئے ہین یا قتل ہو گئے ہین
اور یہ بھی ایک روز مریگا اور ہمیشہ کو زندہ نہ رہیگا سوا ذات خدا کے کسی کو بقا نہین ہے اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ کیا پس اگر مر جاوے وہ پیغمبر
یا قتل کیا جاوے تو اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ پہر جاؤگے تم اوپر پاشنون اپنے کے سے صحاب محمد اور مرتد ہو جاؤگے دین سے محمد کے مرنیکے یا قتل
ہونیسے وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ اور جو شخص کہ پہر جاوے اوپر دونو پاشنون اپنے کے اور مرتد ہو جاوے فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ پس ہرگز نہ ضرر
دیگا وہ خدا کو اُس پہر جانیسے شَيْئًا کچھ بلکہ ضرر اُسکا اُنکے نفسو پر ہے جیسے کہ بعضے آدمی بعد رسولخدا کے مرتد ہو گئے اور بروز قیامت حوض کوثر سے
ہانکے جاوینگے اور پہر دوزخ مین ڈالے جاوینگے وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور قریب ہے کہ جزا دیوے خدا شکر کرنیوالونکو جو کہ اسکی نعمتونکا شکر کرتے ہین اور ایمان سے
پہر نہین گئے ہین اور بروز جنگ احد حضرت کی صحابہ مین سے بعضے کہتے تہے کہ محمد قتل ہو گیا ہے تم اپنے پہلے دین پر پہر جاؤ اور تفسیر صافی مین لکھا ہے کہ وہ منافق
جن لوگون نے ایسا کلمہ کہا تہا اور خدا تعالی سب کیطرف خطاب کر کے فرماتا ہے کہ کیا اگر محمد صلعم مر جاوے یا قتل ہو جاوے تو تم دین سے پہر جاؤگے اور
مرتد ہو جاؤگے اور ایسا ہوا ہے کہ بعد رسولخدا صلعم کے بعضے آدمی اصحاب مین سے دین سے پہر گئے اور مرتد ہو گئے چنانچہ صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ رسولخدا صلعم
فرمایا کہ فرشتے حوض کوثر سے کچھ مردونکو ہانکتے ہوئے دوزخ مین لیجاوینگے مین کہونگا یہ تو میرے اصحاب ہین انکو کہان لیجاتے ہو فرشتے کہینگے کہ تو نہین جانتا
ہے کہ یہ لوگ تیرے جسوقت سے کہ تونے انتقال کیا ہے اُسیوقت سے مرتد ہو گئے ہین اور جامع الاصول مین لکہا ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے شہدائے احد
سے کہا کہ انجام تمہارا بہت اچہا ہوا تو ابوبکر نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم بھی انکے بہائی ہین اور ہمنے بھی مثل انکے جہاد کیا ہے اور ایمان لائے ہین حضرت نے
فرمایا کہ نہین جانتا ہون کہ تم بعد میرے کیا احداث کروگے دین مین اور حضرت صادق علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ بعد رسولخدا کے حضرت کی صحابہ
مین سے بعضے آدمی مرتد ہو گئے تہے اور اس آیت مین خدا تعالی نے فرمایا کہ ما محمد الا رسول الآیہ محمد رسول خدا صلعم کا نام ہے اور احمد و محمود بھی حضرت کا
نام ہے اور محمد محمود سے زیادہ فصیح ہے اور احمد محمد سے زیادہ فصیح ہے اسواسطے خدا تعالی نے قرآن شریف مین حضرت کو بنام محمد اور احمد یاد فرمایا ہے اور نام
حضرت کا خدا کے نام سے مشتق ہے چنانچہ حدیث قدسی مین آیا ہے کہ انا المحمود وانت محمد یعنی مین محمود ہون اور تو محمد ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے
روایت ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اگر اپنے فرزند کا محمد نام رکہو تو اُسکی تعظیم کرو اور جسوقت وہ کسی مجلس مین آوے تو اسکو جگہ دو اور اُسکے
روبرو ترش روئی سے مت کرو اور اگر مشورہ مین محمد نام کا کوئی شریک ہو تو سر امر اسمین خیر ہوگی اور حضرت رسالت پناہ نے فرمایا ہے کہ جسکے چار پسر ہین

اور اُسکا مین سی کسیکا نام محمد رکہا ہو اُسنے مجہپر جفا کی اور حضرت ابو الحسن سے روایت کیگئی ہی کہ جس گہر مین کوئی محمد یا احمد یا محمود یا علی یا حسن یا حسین
یا جعفر یا طالب یا عبد اللہ یا فاطمہ کی نام کا ہو تو اُس گہر مین درویشی ہرگز داخل نہوو اس سے پہلے خدا تعالی نے جہاد سے بہاگنے والونکو ملامت کیا تہا
اور اب مومنین کو جہاد کی رغبت دلاتا ہی اور دلیر کرتا ہے کہ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اور نہین لایق ہی واسطے کسی نفس کی أَنْ تَمُوتَ یہ کہ مرے وہ
إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ مگر ساتہ حکم خدا کے کہ جس وقت وہ فرماتے تو ملک الموت روح کو قبض کرتا ہے اور یہ حکم لکہا ہوا ہی لوح محفوظ مین كِتَابًا مُؤَجَّلًا
لکہا تعین کیا مقرر ہے وقت اُسکا اور اُس وقت سی پہلے اور پیچہے نہین ہو سکتا ہی اور جبکہ یہ حال ہی تو مرنا جہاد کی سبب سے نہین ہی بلکہ موافق حکم اُس
تقدیر لوح محفوظ کی ہی پہر تم جہاد کرنیسے کیون خوف کرتے ہو اور کتابا مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا اور جو شخص کہ
ارادہ کرے اور چاہے ثواب دنیا کا جہاد کرنیسے نُؤْتِهِ مِنْهَا دینگے ہم اُسکو دنیا مین سی جو کچہ کہ واسطے اُسکے مقرر کیا گیا ہی اور ہماری مصلحت ہی لیکن
آخرت مین اُسکو کچہ حصہ اور نصیب نہین ہی یہ کنایہ ہی اُن پچاس تیراندازون کیطرف کہ واسطے طمع غنیمت اور لوٹ کی اُنہون نے رسول خدا صلعم کی حکم پر
عمل نکیا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے ثواب آخرت کا جہاد کرنیسے نُؤْتِهِ مِنْهَا دینگے ہم اُسکو اُس آخرت
مین سی کہ وہ بہشت کی نعمتین ہین وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ اور قریب ہی کہ جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو جو کہ ہماری نعمتونکا شکر کرتے ہین اور از انجملہ
جہاد بہی ایک نعمت ہی کہ موجب حصول نعماء اُخروی اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ جنگ احد مین علی کو ساٹہ زخم پہنچے تہے اور جناب
رسول خدا صلعم نے ام سلیم اور ام عطیہ کو حکم دیا کہ ان زخمونکا علاج کرو اُنہون نے کہا کہ ہم علاج کرین تو یہ ہو گا کہ اگر ایک جگہ اچہا ہو گا تو دوسری
جگہ سی پہٹ جاویگا ہم انکا علاج نہین کرینگے جناب رسول خدا صلعم مع مسلمانونکے عیادت کو علی کی جایا کرتے تہے اور وہ تمام ایک زخم ہو گیا تہا اور
رسول خدا صلعم اُن زخمون پر ہاتہ پہیرتے تہے اور فرماتے تہے کہ تحقیق جس مرد نے راہ خدا مین یہ زخم دیکہے ہین اور وہ زخم حضرت کی ہاتہ پہیرنیسے اچہا ہو
جاتا تہا یہانتک کہ اچہا ہو گیا اور حضرت علی نے شکر کیا اور کہا الحمد للہ کہ مین جہاد مین سی بہاگا نہین اور پیٹہ نہین پہیری
خدا تعالی نے یہ دو آیتین علی کی شان مین نازل کین وسیجزی اللہ الشاکرین وسنجزی الشاکرین وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ اور بہت سے پیغمبر
ہین کہ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ کہ لڑے ہمراہ اُنکے ہو کر عالم اور زاہد بہت فَمَا وَهَنُوا پس سستی کی اُنہون نے لِمَا
أَصَابَهُمْ واسطے اُس چیز کی یعنی واسطے اُن محنتون اور رنجونکے کہ پہنچے اُنکو فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کے کفار سی جہاد کرنیمین وَمَا
ضَعُفُوا اور نہ ضعیف اور ناتوان ہوے وہ بہت لڑنیسے اور بایں کہ شکست ہوئی وہ دین مین وَمَا اسْتَكَانُوا اور نہ عاجزی کی اُنہون
نے دشمنونکی روبرو بلکہ لڑائی مین ثابت قدم تہے اور بڑی مردانگی سی لڑتے تہے یہانتک کہ فتح پاتی تہے وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ اور خدا دوست
رکہتا ہی صبر کرنیوالونکو جہاد مین اور ابن کثیر نے کأین کو کاعن پڑہا ہے کاعن کی وزن پر اور ابو جعفر نے ہمزہ کو لین کیساتہ پڑہا ہے اور اہل بصرہ اور ابن کثیر اور نافع
نے قاتل کو قُتِل بضم قاف بغیر الف کی پڑہا ہے اور یہی قراءت ابن عباس کی ہی اور باقیون نے قاتل پڑہا ہے الف کیساتہ اور وہ قراءت ابن مسعود کی
ہے اور کأین کی اصل أی ہے کاف تشبیہ کا اُسپر داخل ہو گیا ہی اور کم خبریہ کی معنی مین ہی اور من نبی مین من زایدہ ہی اور ربیون کہ معنی علماء اتقیا ہے
منسوب ہی طرف رب کی اور یہ جماعت کو کہتی ہین اور اُسکا نو اشتقاق سکون ہی ہے وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اور نہیں تہا قول اُن علماء زاہدین کا
إِلَّا أَنْ قَالُوا مگر یہ کہا اُنہون نے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے پروردگار ہمارے بخش تو واسطے ہمارے ذُنُوبَنَا گناہون ہمارے کو وَإِسْرَافَنَا
اور حد سے گذرنے ہمارے کو فِي أَمْرِنَا بیچ کام ہمارے کے کہ جو کچہ ہمسے زیادتی نافرمانبرداری تیری ہین اور تقصیر تیری طاعت مین ہوئی ہو وَثَبِّتْ
أَقْدَامَنَا اور ثابت رکہہ تو قدمون ہمارے کو وقت مقابلہ جنگ دشمنونکے وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور نصرت اور مدد کر تو ہماری
اوپر قوم کافرونکے فَآتَاهُمُ اللَّهُ پس دیا اُنکو خدا نے بسبب دعا کی برکت سی اور استغفار اور صبر کی جہت سی ثَوَابَ الدُّنْيَا ثواب دنیا
کا کہ دشمنون پر اُنکو فتح دی اور دیا مال غنیمت کا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ اور دیا اُنکو اچہا ثواب آخرت کا کہ وہ مغفرت اور نعمتین بہشت کی ہین

ع ۱۵ ۵

واللّٰہ یحب المحسنین ۝ اور خدا دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالونکو جو کہ صبر کرتے ہین شرع کی تکلیفون پر اور کہتے ہین کہ جسوقت مسلمان جنگ احد مین
بہاگے تو منافقون نے کہا کہ جلدی اپنے گہرونکو چلو اور اپنے اہل و عیال کی خبر لو اور اپنے دین کیطرف پہر جاؤ خدا تعالی نے انکے رد مین فرمایا کہ یا ایہا
الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ان تطیعوا الذین کفروا اگر کہا مانوگے تم ان لوگونکا کہ کافر ہوئے ہین یردوکم علی اعقابکم
پہیر دینگے وہ تمکو اوپر ایڑیون تمہاری کے یعنی تمکو مرتد و کافر کردینگے فتنقلبوا خاسرین ۝ پس پہر جاؤگے تم نقصان والے ہو کر دنیا اور آخرت مین اور
یہ کفار مددگار تمہارے نہین ہین بل اللہ مولیٰکم بلکہ خدا آقا اور مددگار تمہارا ہے نصرت کرنیوالا تمہارا وھو خیر الناصرین ۝ اور
وہ بہتر مدد کرنیوالونکا ہے یعنی سب مدد کرنیوالونسے وہ بہتر اور مدد کرنیوالا ہی اور کہتے ہین کہ ابو سفیان نابکار جسوقت جنگ احد مین مع اپنے یارون
اور ہمراہیونکے مکہ کو بہاگا شکست کہا کر تو اپنے یارونسے راہ مین کہا کہ ہم جو واپس پہرے بڑی خطا ہوئی ہے اسواسطے کہ مسلمان تہوڑے سے آدمی تہے
اور اکثر انمین زخمی تہے اور متفرق ہو رہے تہے مناسب یہہ ہی کہ الٹے پہر چلو اور ایکبار انپر ہجوم کرکے انکو قتل کرین سبنے ارادہ کیا کہ پہر چلو مدینہ کو خدا تعالی
نے انکے دلون مین خوف ڈالدیا کہ وہ الٹے نہ پہر سکے اور جناب رسول خدا صلعم کو اس امر کی خبر دی چنانچہ فرماتا ہی کہ سنلقی فی قلوب الذین کفروا
قریب ہی کہ ڈالینگے ہم بیچ دلون ان لوگونکے کہ کافر ہوئے الرعب بما اشرکوا رعب کو بسبب اسکے کہ شریک کیا ہی انہون نے باللہ
ما لم ینزل ساتھ خدا کے ایسی چیز کو کہ نہین نازل کیا ہی خدا نے بہ سلطانا ساتھ اسکے غلبہ کو اور دلیل کو تاکہ انکو اسمین عذر ہو وماویٰہم
النار اور جگہ انکی دوزخ ہی وبئس مثوی الظالمین ۝ اور بری جگہ ہی ظلم کرنیوالونکی اپنے نفسون پر کہ وہ دوزخ ہی اور کہتے ہین کہ جسوقت
اصحاب رسول خدا صلعم مدینہ مین آئے تو آپس مین کہنے لگے کہ ہمکو شکست کیون ہوئی احد مین ہمسے تو خدا نے وعدہ نصرت کا کیا تہا اللہ تعالی نے انکے جواب مین
فرمایا ہے کہ ولقد صدقکم اللہ اور البتہ تحقیق راست کیا تمسے خدا نے وعدہ وعدہ اپنے کو کہ فتح اور نصرت تمہاری ہی شرط صبر اور
پرہیزگاری اور متابعت پیغمبر کی تہی اگر تم صبر کرتے اور پیغمبر کی تابعداری کرتے تو فتح پاتے تمنے پیغمبر کے حکم کی مخالفت کی اسواسطے تمکو شکست ہوئی
اور بعد اسکے پہر جب ثابت قدم ہوئے تو تمہاری فتح ہوئی اور وعدہ نصرت و فتح کا پورا ہوا اور پہلے اسنے تمکو فتح دی تہی اذ تحسونہم باذنہ
جسوقت کہ قتل کرتے تہے تم ان کافرونکو ساتھ خواہش خدا کے اور اسکے حکم سے اور اسکی توفیق اور لطف عطا کرنیسے اور یہہ فتح اول تمکو دی تہی حتی
اذا فشلتم یہانتک کہ جسوقت نامردی کی تمنے اور لڑنے مین سستی کی اور پہاڑ کے درہ کو چہوڑکر غنیمت لوٹنے مین لگے اور جسوقت خالد نے پیچہے
سے جاکر تمپر حملہ کیا تو تم بہاگ گئے اور رسول تمکو پکارتا تہا کہ کہان بہاگے جاتے ہو تم پیچہے پہر کر نہین دیکہتے تہے وتنازعتم فی الامر اور
جہگڑا اور مخالفت کی تمنے بیچ امر لڑائی کے کہ بعضون نے تو پیغمبر کی متابعت کی مثل عبد اللہ بن جبیر وغیرہ چند آدمیونکے کہ وہ درہ کوہ کو چہوڑ کر نہ گئے
اور اکثر نے پیغمبر کا کہنا نہ مانا اور درہ کو چہوڑکر غنیمت کے لوٹنے کیواسطے چلے گئے وعصیتم اور نافرمانی کی تمنے خدا کی اور رسول کی کہ درہ کو چہوڑ کر
بہاگ گئے من بعد ما اراکم پیچہے اس سے کہ دکہلایا خدا نے تمکو ما تحبون اس چیز کو کہ دوست رکہتے تہے تم اور چاہتے تہے کہ یہہ امر
نصیب ہو یعنی تمکو پہلے فتح اور نصرت دی اور کفار کو بہگا دیا اور اسی امر کو تم چاہتے تہے لیکن بعد اسکے تم پیغمبر کے کہنے پر نہ چلے منکم من یرید
الدنیا بعضے تم مین سے وہ ہین کہ چاہتے ہین دنیا کو یعنی مال غنیمت کو کہ غنیمت کی طمع مین خدا اور رسول کی نافرمانبرداری کی ومنکم
من یرید الآخرۃ اور بعضے تم مین سے وہ شخص ہین کہ چاہتے ہین آخرت کو کہ پیغمبر کی فرمانبرداری کی جہت سے درہ کو انہون نے نہ چہوڑا مثل عبد اللہ
بن جبیر وغیرہ کے یہانتک کہ خالد کے ہاتہ سے وہ وہین قتل ہو گئے ثم صرفکم پہر ہٹا پہیر دیا تمکو یعنی تمہارے منہ کو خدا نے پہیر دیا عنہم
ان کافرون سے بسبب نافرمانی تمہاری کے کہ بعد غلبہ کے تم بہاگ گئے اور تمہارے منہ کو اسلئے پہیر دیا لیبتلیکم تاکہ آزماوے تمکو یعنی بسبب باز
رکہنے نصرت کے تمسے خدا معاملہ آزمانیوالونکا سا کرے تاکہ عالم کے لوگون پر ظاہر ہو کہ کون تم مین سے ایمان پر ثابت قدم رہتا ہی اور کون مصیبت پر صبر
کرتا ہے اور کون تم مین سے ضعیف الایمان ہی ولقد عفا عنکم اور البتہ تحقیق معاف کیا تمسے اس خطا کو بہاگنے کی بسبب اپنے فضل اور

اور رحم کیا اور نہ چاہا کہ بسبب مخالفت کی تم سب قتل ہو جاؤ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اور خدا صاحب فضل کا ہے اوپر مومنوں کی خدا تعالیٰ نے
اس بھاگنے کی خطا کو معاف کیا ہے لیکن بعد اسکے جو بعضے مسلمان بھاگے ہیں انکی بھاگنے کا معاف کرنا ثابت نہیں ہے اور خدا تعالیٰ بعد اسکے بیان
کرتا ہے حال بھاگنے والونکا چنانچہ فرماتا ہے کہ إِذْ تُصْعِدُونَ یاد کرو تم جس وقت کہ چلے جاتے تھے تم بھاگتے ہوئے زمین پر وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ
أَحَدٍ اور نہیں مڑکر دیکھتے تھے تم اوپر کسی کی اور ایسے بھاگے کہ پیچھے کو ہرگز پھر کر نہیں دیکھتے تھے وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ اور پیغمبر پکارتا تھا تم
کو فِي أُخْرَاكُمْ بیچ جماعت پچھلی تم بھاگنے والونکی بآواز بلند کہ کہاں بھاگے جاتے ہو ادھر آؤ کہ میں ہوں رسول خدا اور میری نافرمانی تم مت
کرو فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پس پہنچایا تمکو خدا نے غم کو ساتھ غم کے یعنی غم پر غم تمکو پہنچایا کہ قتل ہوئے تم اور زخمی ہوئے لِكَيْلَا تَحْزَنُوا
عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ تاکہ غم کرو تم اوپر اس چیز کے کہ فوت ہوئی ہے تمسے یعنی غنیمت جو تم میں سے فوت ہوئی ہے اور تمہارے ہاتھ نہیں آئی ہے اب بعد
پہنچنے غم پر غم کے اسکا رنج تم نکروگے اور راہ خدا میں محنت اور رنج اٹھانیکی تمکو عادت ہوگی اور پیغمبر کے حکم کی تم مخالفت نکروگے اور نہ رنج کروگے تم کسی
مصیبت پر جو کہ تمکو پہنچے گی لیکن بعضوں نے پھر بھی پیغمبر کی مخالفت کی وَلَا مَا أَصَابَكُمْ اور نہ اوپر اسکے کہ مصیبت پہنچی ہے تم کو
بھاگ ہونیکے قتل کے یعنی کہ اسکا بھی تم رنج نکروگے اور نہ فائدہ کچھ جاتے رہنے سے اور ضرر کے پہنچنے سے تم رنج کروگے وَاللّٰهُ خَبِيرٌ اور خدا خبردار اور آگاہ ہے
بِمَا تَعْمَلُونَ ساتھ اس چیز کے کہ کروگے تم آئندہ کو فرمانبرداری یا نافرمانبرداری اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ
بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا پھر نازل کیا اوپر تمہارے پیچھے غم کے امن کو کہ وہ اونگھ تھی اور امنۃ مفعول انزل کا ہے اور نعاسا بدل ہے امنۃ
یعنی بعد غم اور اندوہ کے بھیجی تمپر اونگھ کو نازل کیا کہ وہ نہایت امن کی چیز ہے کہ جس وقت آدمی کو کمال راحت ہوتی ہے تو اسکو اونگھ اور نیند آتی
يَغْشَىٰ ڈھکتی تھی اور گھیرے تھی وہ نیند طَائِفَةً مِنْكُمْ ایک گروہ کو تم میں سے کہ وہ حقیقی مومن تھے کہتے ہیں کہ جس وقت سخت نیند ہوتی
تو باوجود سخت ہونے اس روز کے غم کو ایسا خواب نے غلبہ کیا کہ بعضے کے ہاتھ میں سے تلوار گر پڑتی تھی تو اٹھا نہیں سکتے تھے اور اگر چاہتے تھے کہ اٹھاویں تو
گر پڑتی تھی اور یہ واسطے ان لوگوں کے تھی کہ جو مومن کامل تھے مثل علی بن ابیطالب اور سہل بن حنیف وغیرہ کے جو بھاگے نہیں تھے کہ انکے غم کے دور
کرنیکو خدا نے نازل کی تھی اور سبب اسکا یہ تھا کہ کفار نے وعدہ کیا تھا کہ ہم پھر کے آتے ہیں اٹھنے پھر کے تم سے لڑینگے اور مومنین لڑنے کیواسطے طیار ہو کر
وہاں انکے پیچھے بیٹھ گئے تھے خدا تعالیٰ نے انپر نیند کو غالب کیا اور جو کہ منافق تھے وہ بسبب بد اعتقادی کے خوف اور اضطراب میں تھے اور نیند انکو نہیں تھی
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَطَائِفَةٌ اور ایک گروہ دوسرا کہ منافق تھے قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ تحقیق کہ غم میں ڈالا انکو نفسوں انکے
نے بسبب بیقراری اور سستی ایمان کی يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ گمان کرتے تھے وہ ساتھ خدا کے غَيْرَ الْحَقِّ سوا حق کے کہ وہ گمان انکا نالائق
اور ناسزا تھا ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ گمان کرنا جاہلیت کا یعنی گمان کرنا کفار کا سا کہ امر محمد کی پوری نہو گی اور خدا نے جو وعدہ فتح کا کیا ہے وہ
وقوع میں نہ آئیگا اور وہ بدگمانی یہ ہے کہ يَقُولُونَ کہتے تھے وہ منافق وقت بھاگنے مسلمانوں کے انکار کی راہ سے کہ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ
کیا ہے واسطے ہمارے امر فتح میں سے کوئی شے یعنی وہ منافق مسلمانوں کو بھاگتے ہوئے دیکھکر کہتے تھے کہ ہم جو طمع نصرت اور غلبہ کی کرتے تھے اور محمد جو
اس معاملہ میں ہمسے وعدہ کرتا تھا کیا پورا ہوگا یعنی نہوگا بلکہ کفار ہی مسلمانوں پر غالب ہونگے اور یہاں ہل نافیہ ہے یعنی نہیں ہے واسطے ہمارے امر فتح میں
سے کچھ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان منافقوں کے جواب میں کہ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ تحقیق کام سارے وہ خاص واسطے خدا کے ہیں جسکو چاہے
نصرت دیوے اور جسکو چاہے شکست دیوے موافق مصلحت کے يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ چھپاتے ہیں وہ منافق بیچ نفسوں اپنے کے مَا لَا
يُبْدُونَ لَكَ اس چیز کو کہ نہیں ظاہر کرسکتے وہ واسطے تیرے مسلمانوں کی تلوار کے خوف سے اور دلوں میں انکے کفر ہے اور تجھکو پیغمبر نہیں جانتے ہیں
يَقُولُونَ کہتے ہیں وہ منافقین اپنے یاروں سے کہ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اگر ہوتا واسطے ہمارے امر میں سے کچھ یعنی اگر فتح
اور نصرت ہماری نصیب میں ہوتی کہ جیسے کہ محمد وعدہ کرتا ہے تو مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا نہ قتل کیے جاتے ہم اس جگہ یعنی ہمارے ہمراہی اس جگہ

نہ مارے جاتے اور شکست ہمارے نصیب مین نہوتی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان منافقین سے کہ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ اگر ہوتے تم بیچ گہرون اپنے
کے اور ہمارے ہمراہی کیواسطے گہر سے باہر نہ نکلتے لَبَرَزَ الَّذِينَ البتہ باہر نکلتے وہ لوگ تم مین سے کہ لوح محفوظ مین كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ لکہا گیا ہے اوپر انکے مارا جانا طرف خوابگاہون اپنے کے یعنی نکلتے وہ طرف قتل گاہون اپنے کے واسطے پہنچنے اجل کے سو اسکے لئے
اجل سے کچہہ چارہ نہین ہے وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ اور تاکہ آزمائے خدا یعنی اور یہ قتل اور شکست اور زخم اسواسطے واقع ہوا ہے کہ تاکہ خدا تعالیٰ تمسے معاملہ
آزمانیوالونکا ساکرے کہ عالم تھے لوگونپر ظاہر ہو مَا فِي صُدُورِكُمْ جو کچہہ کہ بیچ سینون تمہارے کے پوشیدہ ہے ایمان خالص یا نفاق اور
کفر وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ اور تاکہ خالص اور پاک کرے اسکو کہ بیچ دلون تمہارے کے ہے یعنی تمہارے اعتقاد کو وساوس شیطانی سے
خالص کرے وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور خدا جاننے والا اور عالم ہے ساتہ سینہ کی باتونکے اور دلونکی پوشیدہ چیزون کے
اور اب احد کے بہاگنے والونکا حال بیان کرتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا تحقیق وہ لوگ کہ پیٹہہ دی انہون نے جہاد مین مِنْكُمْ
تم مین سے اور بہاگ گئے وہ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ جسدن کہ ملین آپس مین دو جماعتین مومنین اور کفار کی واسطے لڑائی کے
جنگ احد کے روز إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ سوائے اسکے نہین کہ ڈگایا تہا انکو شیطان نے وسوسہ ڈالکر راہ حق سے اور منہ
انکے دشمنونکے مقابلہ سے پہیر دئیے بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا بسبب شامت بعض اس چیز کے کہ کسب کیا تہا انہون نے کہ شیطان کی بہکانے
سے طمع مال غنیمت کی کرکے درہ سے باہر چلے گئے تہے واسطے لوٹنے مال کے وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ اور البتہ تحقیق معاف کیا خدا نے
انسے اس بہاگنے کو انکی توبہ کرنیکی جہت سے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ تحقیق کہ خدا بخشنے والا اور بردبار ہے کہ جلدی عذاب نہین کرتا ہے
تاکہ بندہ نادم ہوکر توبہ کرے اور اب خدا تعالیٰ مومنین کو منع کرتا ہے کہ تم منافقین کی سی گفتگو نکرنا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے
وہ لوگو جنکو کہ ایمان لائے ہو لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا نہو تم مانند ان لوگونکے کہ کفر کیا ہے انہون نے یعنی منافقین کی مانند نہو تم
کہ دلونمین اپنے انہون نے کفر کو پوشیدہ کیا ہو وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ اور کہا انہون نے واسطے بہائیون اپنے کے کہ وہ بہائی انکے نسبی ہین یا دینی
ہین یعنی انکے معتقد ہین کہا کہ وہ مارے گئے تہے جہاد مین یا سفر مین وہ مرگئے تہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ وہ مرگئے تہے إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ
جسوقت کہ چلے وہ بیچ زمین کی یعنی سفر کیا انہون نے کسی کام کیواسطے أَوْ كَانُوا غُزًّى یا تہے وہ غازی جہاد کرنیوالے غزی جمع غازی
کی ہے یعنی تہے وہ جہاد کرنیوالے اور مارے جاتے تہے پس اس دو طرح سے جو بہائی منافقین کے مرتے تہے منافقین نے انکے مقدمہ مین کہا کہ
لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا اگر ہوتے وہ نزدیک ہمارے اور سفر یا جہاد مین نجاتے تو مَا مَاتُوا نہ مرتے وہ اس سفر مین وَمَا قُتِلُوا اور نہ قتل
کئے جاتے وہ جہاد مین اور انجام انکی ایسی گفتگو کا یہ ہے لِيَجْعَلَ اللَّهُ تاکہ کرے خدا ذَٰلِكَ اس اعتقاد باطل کو حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ
افسوس اور غم بیچ دلون انکے کے پس اے مومنین اس گفتگو مین تم مثل انکے مت ہوا اور انکا سا اعتقاد مت رکہو کہ انکی موافقت سے تمہارے اوپر
بہی خدا تعالیٰ اسکو سبب افسوس اور رنج کا کرے وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ اور خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے سب کو نہ سفر مین اور نہ گہر مین
پڑے رہنا کبہی ایسا ہوتا ہے کہ مسافر کو جہاد کرنیوالے کو زیادہ عمر دیتا ہے اور کبہی گہر میں بیٹہے کو جلدی موت دیتا ہے جو کرتا ہے خدا کرتا ہے ہر امر کا
موثر وہی ہے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اے مومنین بہرا ورثابت قدم رہنا بَصِيرٌ دیکہنے والا ہے اور
موافق اسکے تمکو جزا دیگا وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور البتہ اگر قتل کئے جاؤ تم بیچ راہ خدا کے کفار پر جہاد کرکے أَوْ مُتُّمْ یا مرجاؤ
تم سفر مین یا حضر مین یعنی اپنے گہر مین خدا تعالیٰ کی رضا مندی مین لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ البتہ بخشش خدا کیجانب سے
اور رحمت اسکی خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ بہتر ہے اس چیز سے کہ جمع کرتے ہین وہ کفار حرص سے یجمعون کو یاء سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ یا تجمعون
پڑہا ہے یعنی بہتر ہے اس چیز سے کہ جمع کرتے ہو تم اے مومنین وَلَئِنْ اور البتہ اگر مرجاؤ تم اے مومنین خدا کی رضامندی مین أَوْ

قُتِلْتُمْ یا قتل کیے جاؤ تم کفار سے لڑکر تو لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ البتہ طرف خدا کے محشور ہوگے تم واسطے جزائے اعمال کے اور تمکو وہ اجر عظیم عطا
کریگا اور اب خدا تعالیٰ جناب رسولخدا صلعم کا حسن خلق بیان کرتا ہے کہ احد کے بھاگنے والے مسلمانوں پر حضرت نے نرمی کی اور معاف کردیا اور سختی انپر نہ کی
چنانچہ فرماتا ہے کہ فَبِمَا رَحْمَةٍ پس ساتھ رحمت اور بخشش کے کہ پہنچی ہے تجھکو اے محمد صلعم مِّنَ اللّٰهِ جانب خدا سے لِنْتَ لَهُمْ نرمی کی تو نے واسطے
اُنکے یعنی احد کو بھاگنے والے مسلمانوں کے ساتھ تو نے نرمی کی کہ بعد انکے واپس آنیکی تو نے اُنکے ساتھ سختی نکی بلکہ مہربانی اور شفقت ہی تو نے اونپر کی باوجود
ایسے گناہ سخت کرنیکے کہ تجھکو وہ دشمنوں میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور فرار جہاد میں بڑا گناہ ہے وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت
بدخو اور سخت گو غَلِيْظَ الْقَلْبِ سخت دل اور نامہربان تو لَانْفَضُّوْا البتہ متفرق ہوجاتے وہ اصحاب تیرے مِنْ حَوْلِكَ گرد
تیرے سے اور جسوقت کہ حال ایسا ہے تو فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر تو اُنسے کہ تیری تقصیر اُنہوں نے کی ہے اور تیرے حکم کے خلاف اُنہوں نے
کیا ہے وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش چاہ تو واسطے انکے مجھسے کہ میری کام میں اُنہوں نے بے پروائی کی ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ اور
مشورہ کر تو اُنسے بیچ امر قابل مشورہ کے جیسے کہ جنگ کرنا اور یا کوئی اور امر مشورہ طلب ہو اور یہ حکم مشورہ کا صحابہ سے اسواسطے ہوا کہ وہ خوشدل ہوں اور
طرف رسولخدا صلعم کی اُنکو الفت ہو اور اُنکے قول کا اعتماد ہو اور تا کہ امت حضرت کی پیروی اس حکم کی کرکے آپسمیں مشورہ کرتے رہیں اور تاکہ لوگوں
کی نظروں میں بزرگی صحابہ کی ظاہر ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ اسواسطے حکم مشورہ کا اُنسے ہوا ہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ کون اُنمیں ناصح اور درست رائے ہے
اور یہہ مشورہ امور دنیا میں ہے نہ حلال اور حرام میں پس اجتہاد اس سے ثابت نہوگا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی تنہائی وحشتناک
اس سے زیادہ نہیں ہے کہ آدمی اپنی رائے کو بہت خوب جانے اور کوئی مددگار مشورہ سے زیادہ محکم نہیں ہے اور نہج البلاغہ میں جناب امیر علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ جسنے ہٹ کی اپنی رائے پر وہ ہلاک ہوا اور جسنے مشورہ کیا مردوں سے وہ اُنکی عقلوں میں شریک ہوا اور مشورہ لینے میں عین ہدایت ہے اور تحقیق خطرہ
میں پڑا وہ شخص کہ جسنے استغنا کیا اپنی رائے کے ساتھ اور دوسروں کی رائے سے بے پروائی کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اور مشورہ کر تو
اپنے کام میں اُن لوگوں سے کہ جو ڈرتے ہیں خدا سے فَاِذَا عَزَمْتَ پس جسوقت قصد کرے تو بعد مشورہ کے کسی کام کا فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
پس توکل کر تو اوپر خدا کے کہ فقط مشورہ ہی پر اپنے کام کو نہ چھوڑ دینا چاہیے کہ کام کا انجام دینے والا خدا ہے اسلئے اُسپر توکل کرنا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے توکل کرنیوالوں کو پس مدد اُنکی کرتا ہے اور طرف امر خیر کے اُنکو ہدایت کرتا ہے اور جناب
رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر توکل کرو تم جیسے کہ حق توکل کرنیکا ہے تو روزی دیے جاؤ تم جس طرح سے کہ پرندے روزی دیے جاتے ہیں کہ صبحکو بھوکے ہوکر
باہر جاتے ہیں اور شام کو سیر ہوکر اپنے آشیانوں کی طرف پھرتے ہیں اور معانی الاخبار میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل رسولخدا صلعم کے پاس آئے
حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل توکل کیا چیز ہے کہا کہ یقین کرنا اسکا کہ مخلوقات نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ دے سکتے ہیں اور نہ
منع کر سکتے ہیں اور مایوس ہونا خلقت سے پس جسوقت بندہ ایسا ہوگا تو سواے خدا کے کسی پر اعتماد نکریگا اور نہ امید رکھیگا اور نہ خوف کریگا سواے
خدا کے کسی سے اور نہ طمع رکھیگا سواے خدا کے کسی سے اور بعضے کہتے ہیں کہ علامت توکل کی تین چیزیں ہیں ایک تو یہہ کہ کسی آدمی سے سوال نکرے
اور دوسری یہہ کہ اگر کوئی اُس سے سوال کرے تو اُسکو محروم نکرے اور تیسری یہہ کہ اُسکے پاس کوئی شے ہو تو اُسکو خزانہ میں جمع نکرے اور بعضے توکل
کی حقیقت میں بیان کرتے ہیں کہ اگر تیرے دست راست کیجانب درندے ہوں اور جانب چپ سانپ ہوں تو تیرے نفس میں کسی طرح کا
تغیر اور خوف نہو اور خدا تعالیٰ کی قضا اور قدر سے تو راضی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ توکل یہہ ہے کہ اعتماد کرے خدا پر اور اُسکے غیر سے منقطع ہوجاوے
اور جو کوئی توکل کرے خدا پر تو وہ ہر مقام میں اُسکی مدد کریگا اور منقول ہے کہ ایک شخص نے طرف خانہ کعبہ کے واسطے بجا لانے حج کے ہمراہ ایک
قافلہ کے ارادہ کیا خدا پر توکل کرکے بدون توشہ اور سواری کے کہ ایک روز ایک دوسرے شخص کو اُسنے اپنے دست راست بیٹھا ہوا دیکھا کہ اُسکے
پاس ایک توبرہ تھا اس سے اُسنے پوچھا کہ تو کہاں کا قصد رکھتا ہے کہا کہ میں بھی بیت اللہ کو جاتا ہوں اُسنے پوچھا کہ تیرا توشہ کہاں ہے اُس

شخص نے کہا کہ خدا پر بیٹھے توکل کیا ہو اُسنے کہا کہ تونے بڑی غلطی کی اسواسطے کہ جسوقت تونے ایک ایسے قافلہ کی ہمراہ سفر کیا کہ جسمین تونگر اور آسودہ
آدمی ہین تو وہ البتہ تجھکو کھانا اور پانی دیوینگے اور یہہ توکل نہین ہی بلکہ توکل یہہ ہی کہ تیرا دل کسی غیر سے متعلق نہو اور نہ غیر کا دل تجھسے تعلق رکھتا
ہو اور کہا کہ دیکھہ کہ میری توبرہ مین کیا ہی جسوقت نظر کی تو دیکھا کہ اسمین پتھر بھری ہین اور اُسنے کہا کہ پچاس برس ہوے ہین اسیطرح سفر کرتا ہون
خدا پر توکل کرکے اور توبرہ میرا پتھروںسے بہرا رہتا ہی تاکہ گمان کرین نظر کرنیوالے کہ اسکے توبرہ مین اسکا توشہ بہرا ہوا ہے کہ دل کسیکا میرے ساتھ
متعلق نہو پس جو شخص کہ توکل کریگا خدا پر اُسکا کہانا پینا خدا پر ہوگا اور بعد اسکے خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ نصرت اور فتح پانی دشمنون پر
سپاہ آدمیونکی کثرت پر موقوف نہین ہی بلکہ تعلق اُسکا خدا سے ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ اگر
نصرت دیوے تمکو خدا جیسے کہ جنگ بدر مین دی تہی تو پس نہین غالب ہی کوئی واسطے تمہارے کہ تمپر کوئی غلبہ کرے وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ
اور اگر چھوڑ دیوے تمکو جیسا کہ جنگ احد مین چھوڑ دیا تہا تو فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ پس کون شخص ہی وہ کہ نصرت
کرے تمہاری بعد اس چھوڑ دینے کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر خدا ہی کے چاہیے کہ توکل کرین ایمان لانیوالے
یعنی اُسکے فضل اور کرم پر اور کہتے ہین کہ کسی شخص نے اصحاب مین سے رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ مجھکو مال غنیمت مین سے اور لوگونسے زیادہ دو
اور بعضے کہتے ہین کہ مال غنیمت بدر مین سے ایک چادر سرخ چوری گئی تہی کسینے اصحاب منافقین مین سے کہا کہ وہ چادر رسولخدا نے لے لی ہوگی اسکے
جواب مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اور نہین سزاوار ہے واسطے پیغمبر کے اور نہین صحیح ہے اَنْ يَّغُلَّ یہہ کہ خیانت
کرے وہ مال غنیمت مین کہ کسی کو حصہ سے زیادہ دیوے یا یہہ کہ مال غنیمت مین سے چوری کرکے خود واسطے اپنے کچھ لیوے وَمَنْ يَّغْلُلْ اور جو
کوئی کہ خیانت کرے غنیمت مین يَأْتِ بِمَا غَلَّ لائیگا وہ اس چیز کو کہ جسکی چوری کی ہی گردن پر ڈال کر يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیا
مت کے تاکہ اہل قیامت کے سامنے رسوا ہو اگرچہ ایک سوئی ہو اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ چاہیے کہ دیکھون مین قیامت کے روز تم مین سے کسی کو
کہ گلے مین اونٹ لٹکتا ہوا اور وہ اونٹ آواز کرتا ہوا اور وہ شخص کہے کہ یا رسولخدا میری فریاد کو پہنچ مین کہونگا کہ بیشک حکم خدا کا تجھکو پہنچا دیا
تہا تونے نمانا آج کچھ فائدہ تجھکو مین نپہنچاونگا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کچھ چیز چرالیگا تو وہ چیز اس کے گلے مین ڈالی جاویگی جسوقت وہ
محشور ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی کسی کی ایک بالشت زمین دبالیگا اور زبردستی سے غصب کریگا تو وہ زمین قیامت کے روز
اُسکے گلے مین لٹکائی جاویگی اور منقول ہی کہ جنگ خیبر سے روز ایک شخص اصحاب مین سے مر گیا لوگون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول خدا
اسپر نماز جنازہ پڑہو فرمایا کہ تم اسپر نماز پڑہو لوگون نے پوچھا کہ اسنے کیا گناہ کیا ہی فرمایا کہ اسنے چوری کی تہی اُسکے اسباب کی تلاشی لی
تو تہوڑا سا مال غنیمت خیبر مین سے اُسکے پاس پایا کہ اُسنے وہ چرا لیا تہا اور وہ دو درہم کی بہی قیمت کا نتہا ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا ہر نفس جو کچھ کہ کمایا ہی اسنے نیکی کو یا بدی کو کہ اور اسکی جزا اسکو قیامت کے روز ملیگی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے اسطرح کہ ثواب فرمانبردار کا کم کیا جاوے اور عذاب گنہگار کا زیادہ کیا جاوے ایسا نہوگا اور کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا
صلعم نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لڑنے کے واسطے جاؤ تو بعضے منافقین نے حضرت کا کہنا نمانا اور ایک جماعت مومنین کی بہی انکی پیروی
کرکے اپنے گہرونمین بیٹھہ رہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ کیا پس جو شخص کہ پیروی کرے رضامندی خدا کی
پیغمبر کی متابعت مین کہ پیغمبر کے کہنے پر چلے اور یا خود پیغمبر كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ مانند اس شخص کی ہے کہ پھر گیا ہو وہ شخص
ساتھ نارضامندی اور غصہ کے خدا کیجانب سے بسبب گناہ کے اور نہ کہا ماننے رسولخدا کے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ اور جگہ اسکی دوزخ ہے
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہ ہی وہ دوزخ اور جن لوگون نے کہ فرمانبرداری کی مثل پیغمبر اور مومن کے هُمْ وہ لوگ کہ د
رَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ درجون والے ہین نزدیک خدا کے درجات کا اضعاف متعدد ہی اور تقدیر اسکی اہل درجات ہی یعنی صاحب درجہ ہیں

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور خدا دیکھنے والا ہی اور جاننا ہی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم عبادت یا گناہ اور سب کو موافق عمل کے جزا دیگا
اور بعد اسکے پیغمبر کے بھیجنے کی نعمت کا ذکر کرتا ہے کہ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ البتہ تحقیق احسان کیا خدا نے اور بڑا انعام ہی خدا کا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ اوپر مومنین کی جسوقت بھیجا اُنکے بیچ اُنکے رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ پیغمبر کو نفسوں اُنکے سے یعنی اُنہین کی جنس کی کہ وہ
آدمی ہی جیسے کہ مومنین آدمی ہین تا کہ اُنس پکڑین وہ اُس سے اور اُسکے کلام کو سنین اور اگر فرشتہ یا جن پیغمبر ہو کر آتا تو اُس سے بھاگتے اور الفت
نہ پکڑتے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نفسون سے قوم اُنکی ہی کہ وہ عرب ہین تا کہ کلام کو اُسکے بخوبی سمجھین اور صدق اور امانت کو وہ خوب جانتے ہین
اور اُنکو معلوم ہی کہ پہلے سے لکھا پڑھا نہین ہی اور ہر چند جناب سے خدا کی آدمیون پر پیغمبر ہو کے آتے ہین لیکن مومنین کو ذکر مین خاص اسواسطے
کیا ہی کہ فائدہ اُسکے آنیسے اُنکو واسطے ہی حاصل ہو کہ وہ ہدایت پاتے ہین اور پیغمبر کا بھیجنا واسطے ہدایت کی خدا پر واجب ہی اور سنت اور احسان
کرنا مومنین پر اُسکے بھیجنے کی وجوب کو دفع نہین کرتا ہے اور نہ اُسکے مخالف ہی جیسے کہ آدمی پر زکوۃ واجب ہوتی ہی اور جب کسی دوسرے کو دیتا
ہے تو پھر اُسکا احسان ہوتا ہے ایسے ہی خدا تعالی پر پیغمبر کا بھیجنا واجب ہی اور جسوقت اُسکو بھیجا اور مومنین نے اُس سے فائدہ حاصل کیا
تو خدا تعالی کا اُنپر احسان ہوا پس فرماتا ہی خدا کہ بھیجا ہے اُسکے نفسون مین سے پیغمبر کو بھیجا ہے کہ وہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ پڑھتا ہے اوپر
اُنکے آیتین اُسکی جو کہ قرآن مین ہین وَيُزَكِّيْهِمْ اور پاک کرتا ہے وہ اُنکو بد اعتقادون اور بد عملون اور بد خلقون اور خواہشون بد نفسون
کے سے احکام شرع کے وسیلہ سے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور سکھلاتا ہی وہ اُن مومنین کو قرآن اور احکام شرع کے وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ اور تحقیق تھے وہ پہلے اس سے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے کہ حق کو نہین جانتے تھے اور نہ
باطل سے کنارہ کشی کرتے تھے اور لکافون ان مخففہ ان مثقلہ کا ہی دلالت کرتا ہے اسپر لام تاکید کا جو کہ فی پر آیا ہی اور اب خدا تعالی پھر
جہاد کا ذکر کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ کیا جسوقت پہنچی تمکو یعنی تمنے جو مخالفت کی ہے پیغمبر کی کیا پہنچی ہے تمکو مُّصِيْبَةٌ
کوئی مصیبت اور بلا جنگ احد مین مثل قتل اور زخم کے قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا حال یہ ہے کہ تحقیق پہنچائی تھی مصیبت تمنے دوبرابر مین
مصیبت کی کفار کو جنگ بدر مین یعنی جنگ احد مین ستر مسلمان قتل ہوئے تھے اور جنگ بدر مین مسلمانون نے ستر کفار تو قتل کئے تھے اور
ستر کفار کو اسیر کیا تھا سو اسواسطے خدا تعالی فرماتا ہی کہ تمنے اپنے سے دگنی مصیبت کفار کو پہنچائی ہی اور باوجود اسکے حال یہ ہے کہ قُلْتُمْ کہا تم
جزع اور فزع سے بیقرار ہو کر اَنّٰى هٰذَا کہانسے ہے یہ شکست یعنی یہ شکست ہمکو کہانسے پہنچی ہم تو مسلمان ہین اور ہم مین پیغمبر ہے
اور ہمسے خدا نے وعدہ نصرت اور فتح کا کیا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگونکے جواب مین کہ هُوَ وہ شکست اور مصیبت جو تمکو پہنچی
ہے مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ نزدیک نفسون تمہارے سے ہے سبب تمہارے نفسونکی شامت سے کہ وعدہ نصرت کا بشرط متابعت رسول تھا اور
تمنے متابعت اُسکی نہ کی اور جہاد مین تم ثابت قدم نہ رہے اور پہاڑ کے درہ کو چھوڑ کر مال غنیمت کی طمع مین چلے گئے یا مال کی لوٹنے کیواسطے اسلئے
خدا نے تمکو شکست پہنچائی اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کے مثل فتح اور غنیمت اور قتل اور شکست کے قادر
قدرت رکھنے والا ہے اگر وہ چاہتا تو تمکو شکست نہ ہوتی لیکن تمنے جو مخالفت کی اسواسطے تمکو شکست دلوائی وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو
کچھ پہنچا ہے تمکو مثل قتل اور زخم اور شکست کے يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ بیچ اُسدن کے کہ ملین دو جماعتین مومنین اور کفار کی آپسمین یعنی
جسدن لشکر ابوسفیان نے لشکر مومنین سے مقابلہ کیا تو فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس ساتھ اذن خدا کے یعنی ساتھ علم خدا کے تھا کہ خدا تعالی
اُنکو پہلے سے جانتا تھا کہ تمکو شکست ہوگی وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تا کہ جدا کرے خدا مومنین کو کہ ہمارا جا بجا پر قادر رہے ہین وَلِيَعْلَمَ
الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اور تا کہ جدا کرے اُن لوگونکو کہ نفاق کیا ہی اُنہون نے یعنی یہ شکست تمکو اسواسطے ہوئی کہ مومن اور منافق مین تمیز اور
فرق ہو جاوے اور لوگونپر ظاہر ہو جاوے کہ کون مومن ہے اور کون منافق ہے وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور کہا گیا واسطے اُن منافقون

سے کہ آؤ تم اور لڑائی سو ست پہر کہ قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لڑو تم بیچ راہ خدا کے أَوِ ادْفَعُوا یا دفع کرو تم مشرکوں کو کہ قصد قتل اور غارت کا
رکھتے ہین کہ مقصود اس سے یہہ ہے کہ یا تو آخرت کے فائدہ کیواسطے اور یا دنیا کے نفع کیواسطے انکو اپنے سے اور اپنا اہل وعیال سے دفع کرو اور کہتے ہین کہ یہہ قول
عبداللہ بن عمر انصاری کا ہی کہ جسوقت ابن ابی مع تین سو منافقین کی پہر گیا تہا تو انسے آواز بلند کہا تہا کہ آؤ تم اور مت بہاگو اعانت کرو تم
اسکے جواب مین قَالُوا کہا انہون نے ہنسی سو کہ لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا اگر جانتے ہم لڑنا اور لڑائی کی فن ہمکو معلوم ہوتے تو لَاتَّبَعْنَاكُمْ
البتہ پیروی کرتے ہم تمہاری اور تمہارے ہمراہ ہو کر ہم کافرونسے لڑتے لیکن ہم لڑنا نہین جانتے ہین هُمْ وہ منافقین لِلْكُفْرِ واسطے کفر کے
یعنی طرف کفر کے يَوْمَئِذٍ اس روز کہ جس روز یہہ سخن کہا تہا أَقْرَبُ نزدیک زیادہ ہین مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ان منافقین سے واسطے
ایمان کی یعنی وہ منافقین نسبت بہ ایمان کفر کیطرف زیادہ ہین کہ ایمان تو انکا فقط زبانی ہے اور دل مین وہ کافر ہین اور یا یہہ معنی ہین کہ وہ منافقین
اس روز کفار کیطرف زیادہ نزدیک تہے بہ نسبت مومنین سے يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ کہتے ہین وہ منافقین
ساتھ مونہوں اپنے کی وہ چیز کہ نہین ہے بیچ دلوں انکے اور دل انکے موافق نہین زبانوں کے ہین اس امر مین کہ وہ کہتے ہین کہ ہم لڑائی کی نہین
جانتے ہین وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور خدا زیادہ جاننے والا ہے اور زیادہ عالم ہے بِمَا يَكْتُمُونَ ساتھ اس چیز کے کہ پوشیدہ رکھتے ہین وہ
منافق عداوت اور مکر اور نفاق کو الَّذِينَ وہ لوگ ہین منافقین کہ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ کہا انہون نے واسطے بہائیون اپنے کے
یعنی اپنی مثلون کی حقمین کہا جو کہ احد مین مارے گئے تہے کہا انہوں نے اسوقت ہین کہ وَقَعَدُوا اسوقت جبکہ بیٹہے تہے وہ اپنے گہر مین یہہ کہا کہ
لَوْ أَطَاعُونَا اگر فرمانبرداری کرتے وہ ہماری اور ہمارا کہنا مانکر لڑنے کو نجاتے تو مَا قُتِلُوا نہ مارے جاتے وہ جیسے کہ ہم نہین مارے گئے ہین
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان منافقین سے کہ اگر موت تمہارے اختیار مین ہے تو فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ پس دفع کرو تم نفسوں اپنے
سے موت کو اور موت کو کبہی اپنے پاس آنے دو إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم راست گو کہ جہاد مین نجانا موت کو دفع کرتا ہے اور اب خدا تعالی
بیان کرتا ہے مرتبہ ان لوگوں کا کہ جو جنگ بدر اور جنگ احد مین اور سواے انکے جو راہ خدا مین مارے گئے ہین اور شہید ہوئے ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا
تَحْسَبَنَّ اور نہ گمان کر تو اے محمد صلعم الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ان لوگوں کو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ خدا کے أَمْوَاتًا مردے
یعنی انکو مردے مت گمان کر بَلْ أَحْيَاءٌ بلکہ زندہ ہین وہ عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے کے اور یہہ بدن جو انکے تہا ہین ان
بدنوں کی مثل انکے واسطے اور بدن ہو جاتے ہین اور ان بدنوں سے يُرْزَقُونَ روزی دیے جاتے ہین وہ بہشت کی میووں سے فَرِحِينَ جسوقت
کہ خوش ہونیوالے ہونگے بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے انکو خدا نے فضل اپنے سے کہ وہ خوشنودی اور رضامندی
خدا کی ہے کہ سب نعمتوں سے بڑہکر ہے وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اور خوش ہوتے ہین وہ ساتھ خبر ان لوگوں
کہ نہین پہنچے ہین وہ پیچھے انکے سے یعنی ملائکہ جو انکو خبر دیتے ہین کہ تمہارے برادران ایمانی کہ ابہی تمہارے پاس نہین پہنچے ہین تمہارے پیچھے انکو کسیطرح کا
رنج اور غم نہین ہے اور وہ بہی شہادت پاکر یا عبادت اور جہاد کی برکت سے تمہارے پاس آنیوالے ہین اور تمہاری مانند درجے پانیوالے ہین تو یہہ
خوشخبری سنکر وہ شہدا خوش ہوتے ہین کہ ہمارے برادران دینی کو کسیطرح کا رنج اور غم نہین ہے اور وہ بہی ہمارے پاس آنیوالے ہین اور مطلع ہوتے
ہین وہ شہدا اپنے برادران ایمانی کے حال سے أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ کہ نہین خوف ہے اوپر انکے اولاد کیطرف سے کہ پیچھے اپنے چھوڑ گئے ہیں واسطے کہ
خدا کارساز انکا ہے وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اپنے مالونکے چھوٹنے سے کہ خدا تعالی انکو بہشت مین بہت کچھ دیوئگا اور الا خوف
مجرور ہے باسے جار سے کہ جو الذین پر آئی ہے اور ان لاخوف بدل ہے الذین سے يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ خوش ہوتے ہین وہ شہدا
ساتھ اس نعمت کے کہ پہنچی ہے جانب خدا سے انکے عمل کے عوض مین انکو وَفَضْلٍ اور سبب فضل اور زیادتی نعمت کے کہ خدا کیطرف سے اور فضل کا عطف
نعمت پر ہے وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ اور تحقیق خدا نہین ضائع کرتا ہے اجر مومنوں کی جو کہ ایمان لاتے ہین خدا پر

ع ۱۷
۸

اور پیغمبر پڑہا اور کسائی نے اِن کی ہمزہ کو مکسور پڑہا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک شخص جناب رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور
عرض کی کہ مین جہاد سے رغبت رکہتا ہون فرمایا کہ تو راہ خدا مین جہاد کر اگر تو قتل کیا جاویگا تو خدا کے نزدیک زندہ ہوگا اور روزی پائیگا اور
اگر مرجائیگا تو اجر تیرا خدا پر ہے اور اگر زندہ رہا تو گناہون سے نکل جائیگا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی قطرہ خدا کے نزدیک زیادہ دوست اُس
قطرہ سے نہین ہی کہ جو راہ خدا مین قطرہ خون کا گرتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسوقت مومن
جہاد کیواسطے طیار ہوتا ہے تو خدا تعالی بیزاری آتش دوزخ اُسکے واسطے لکہتا ہے اور ستر ہزار فرشتے پر اپنے بچہاتے ہین اور خوشخبری بہشت کی
اُسکو دیتے ہین اور جسوقت آواز انکی اُسکے کانون مین پہنچی تو جو ضرب کہ اُسپر واقع ہو وہ اُسکو بہتر جانتا ہی آب سرد کے پینے سی بیچ گرم دن اور جسوقت گہوڑے
کی پشت سی نیچے گرے تو ہنوز زمین پر نہ پہنچے کہ حور العین اُسکے سر کو اپنے دامن مین لیوی اور اُسکو بہشت کی نعمتونکی خوشخبری دیوی اور ستر محل بہشت
کے محلون مین سی اُسکو دیوین اور نور اُسکے محل کا اسقدر روشن ہو کہ مشرق سی مغرب تک اُس سی پُر ہوجائے اور ہر محل کے ستر در ہون سونیکے اور ہر
در پر طلائی پردہ لٹکتا ہوا اور ہر محل مین ستر خیمہ ہون اور ہر خیمہ مین ستر تخت طلائی ہون کہ پائے اُنکے پر جدکے ہون اور ہر تخت پر ستر فرش
ہون اور ہر فرش چالیس ہاتہ کا ہوا اور ہر فرش پر ایک حور بیٹہی ہو حور العینون مین سی کہ وہ زوجہ اُسکی ہو اور ہر حور کیواسطے ستر کنیزین ہون اور
ستر ہزار غلام ہون کہ جنکے چہرے مثل ماہ کے روشن ہون اور ہر ایک کے ہاتہ مین ظروف شراب کی ہون قسم ہی اُس خدا کی کہ جسکے قبضے مین جان
محمد کی ہی کہ شہیدون کو میدان حشر مین ہی بدبہ اور شوکت سی لائینگے کہ اگر انبیاء راہ مین ملین تو سب پیادہ ہوجائین اُنکے واسطے اور وہ تختون
جاکر بیٹہین اور ستر ہزار کے قریبون اور ہمسایون تک شفاعت کرین اور روایت ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم جنگ احد کو فتح کرکے مدینہ مین
داخل ہوئے تو جبرئیل نازل ہوئے اور حکم لائے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ تو ابو سفیان کی پیچہے جا اور وہ مع باقیماندون کے مکہ کو بہاگ کر چلا گیا تہا اور
جبرئیل نے حضرت سی کہا کہ تیرے ہمراہ زخمی آدمی جائین حضرت نے مہاجرین اور انصار کو حکم دیا کہ جو کوئی تم مین سی زخمی ہی وہ ہمراہ چلے اور بے
زخم کا آدمی ہمراہ میرے نہ چلے بیچارے زخمی حضرت کے ہمراہ ہوئے اور حمراء الاسد پر جاکر اوترے اور قریش بہاگ کے روحا پر ٹہیرے ہوئے تہے
اور ارادہ اُنکا یہ تہا کہ مدینہ کو اُلٹے پہر چلین اور مسلمانون کو قتل کرین ایک شخص مدینہ سے آتا تہا اُس سی خبر پوچہی تو اُسنے کہا کہ محمد اور اُس کے
اصحاب حمراء الاسد پر ٹہیرے ہوئے ہین اور تمہارا ارادہ رکہتے ہین ابو سفیان اور خالد بن ولید و عمرو کفار کے دل مین یہ بات سُنکر رعب پڑگیا
ایک شخص نعیم بن مسعود اشجعی مدینہ کو جاتا تہا ابو سفیان نے اُس سی کہا کہ تو حمراء الاسد کو ہوتا ہوا جا اور محمد کے اصحاب سی ملاقات کرکے
بیان کر کہ قریش کے ہمراہ بہت بڑا لشکر ہے تم یہانسے چلے جاؤ اگر تو اُنکو یہ بات کہے گا تو مین تجہکو اُسکے عوض مین دس اونٹ خرما اور انگور کشمش کے
کے بار کرکے دونگا دوسرے روز وہ حمراء الاسد پر پہنچا اور اُسنے حضرت کے اصحاب سی بیان کیا کہ قریش کے لشکر مین کثرت سی آدمی جمع ہوے ہین
تم یہانسے اُلٹے پہر جاؤ اور مدینہ کو چلے جاؤ اصحاب نے جسوقت یہ بات سُنی تو کہا کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی کافی ہی ہمکو خدا اور اچہا
کارساز ہے اور کہا کہ ہمکو اُنکی کچہ پروا نہین ہی جبرئیل نے نازل ہوکر خبر پہنچائی کہ قریش سے آدمیونکے تو نہین تمہارا رعب پڑگیا ہی اور وہ مکہ
کو چلے گئے ہین تم بہی مدینہ کو پہر جاؤ حضرت صلعم مع اصحاب کے مدینہ کو چلے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ ابو سفیان احد سی بہاگ کر مکہ کو واپس ہوا
اور عبد القیس وغیرہ سوار مسلمانون کے پاس خبر لائے کہ ابو سفیان لشکر آراستہ کرکے ارادہ ادہر آنیکا رکہتا ہے اصحاب نے حضرت کے باوجودیکہ زخمی
تہے کچہ پروا نکی اور کہا کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور حضرت نے سب کو جہاد کی رغبت دلائی سب نے باوجودیکہ زخمی تہے حضرت کے ارشاد
کو قبول کیا اور بعد اسکے معلوم ہوا کہ عبد القیس جہوٹ کہتا تہا مطمئن خاطر ہوکر سب مدینہ کو پہر آئے اور یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے
خدا کہ مومنین ثابت قدم معرکہ جہاد مین الذین استجابوا للہ والرسول وہ لوگ ہین کہ قبول کیا ہے جنہون نے واسطے خدا
اور پیغمبر کے جو کچہ حضرت نے فرمایا ہے من بعد ما اصابہم القرح پیچہے اُس سے کہ پہنچے تہے اُنکو زخم للذین احسنوا منہم

واسطے اُن لوگونکے کہ نیکی کی ہی اُنہون نے یعنی سو کہ عہد کو وفا کیا ہی اور فرمانبرداری اختیار کی ہی وَاتَّقَوْا اور خوف کیا ہی اُنہون نے
خدا کے غضب سی پیغمبر کی مخالفت مین اَجْرٌ عَظِیْمٌ اجر بڑا ہے یعنی اُن لوگون کیواسطے اجر بڑا ہے کہ وہ بہشت ہی نعمتون سے بھری ہوئی
اور اُن نیکی کرنیوالون ہی کی شان مین فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ ہین وہ کہ واسطے ڈرانیکے قَالَ لَهُمُ النَّاسُ کہا واسطے
اُنکے آدمیون نے کہ وہ نعیم بن مسعود تہا یا عبد القیس تہا اُن دونون مین سے کسی نے کہا کہ اِنَّ النَّاسَ کہا تحقیق آدمی یعنی ابوسفیان
اور ہمراہی اُسکے قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ تحقیق جمع کیا ہے اُنہون نے واسطے تمہارے لشکر عظیم کو اور اتفاق کیا ہے اُنہون نے تمہارے قتل
کے اوپر فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اُن لوگونسے یعنی ابوسفیان وغیرہ سے کہ تمکو طاقت اُنسے لڑنیکی نہین ہی اسواسطے کہ تم تہوڑے ہو اور باوجود
اسکے زخمی بہی ہو اور وہ کثرت سے ہین اور تندرست ہین فَزَادَهُمْ پس زیادہ کیا اُن مومنین کو اس خبر کے سننے نے اِیْمَانًا ایمان کو
بسبب مضبوطی اعتقاد اور یقین خدا اور رسول کے وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور کہا اُنہون نے کہ کافی ہے ہمکو خدا مدد کرنیوالا کفار سے لڑنے
مین وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اور اچہا کارساز ہے وہ کہ اگر وہ ہماری فتح کو چاہے گا تو ہمکو اُنکی کچھ پروا نہین ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت
اور جو کچھ کہ اسکے بعد ہے وہ غزوہ بدر صغری مین نازل ہوئی ہی اور قصہ اُسکا اسطرح سے ہے کہ جسوقت ابوسفیان جنگ اُحد سے شکست
کہا کر اولٹا مکہ کیطرف پہرا ہے تو وقت پہرنیکے جناب رسولخدا صلعم سے کہا کہ ای محمد ہمارا اور تیرا وعدہ سال آئندہ مین بدر پر ہے اگر ارادہ تیرا
لڑنیکا ہی حضرت نے فرمایا کہ بہت خوب یہان کیا تامل ہے جب سال آئندہ آیا تو ابوسفیان مکہ کے لوگونکو ہمراہ لیکر مکہ سے باہر نکلا اور مرّ الظہران پر
مقام کیا اور خود بخود اُس کے دل مین مسلمانونکی طرف سے رعب پڑ گیا اور وہانسے ارادہ مکہ کے پہر جانیکا کیا اور نعیم بن مسعود اشجعی عمرہ کرکے
مدینہ کو جاتا تہا اُس سے ابوسفیان نے کہا کہ ہمنے محمد سے وعدہ کیا تہا بدر مین جانیکا اور یہ سال قحط کا ہی اور ہم کو چاہیے کہ ارزانی کے
موسم مین نکلین اور اب ہم نہین جاسکتے ہین اور اگر محمد نکلا اور ہم نہ نکلے اسکے واسطے تو اُسکو جرأت ہوجائیگی تو اُنکو ہماری طرف سے جاکر خوف
دلا کہ وہ بہی مدینہ سے باہر نہ نکلین تجہکو دس اونٹ اسکے عوض مین دونگا کہ اُنکو سہیل بن عمرو کے پاس رکہدونگا وہ مدینہ کو گیا اور لشکر
اسلام کو ابوسفیان کے لشکر سے خوف دلایا اور کہا کہ تم مین سے کسی کو باقی نہ چہوڑیگا صحاب نے یہ سنکر نکلنا اپنا مکروہ جانا جناب رسولخدا
صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی اُس شخص کی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہی البتہ مین نکلونگا اور بدر صغری پہ پہنچونگا اور اگر کوئی نہ
جائیگا تو مین تنہا ہی جاؤنگا جو کوئی نامرد تہا وہ نہ گیا اور جو کوئی بہادر اور شجاع تہا وہ لڑائیکو حضرت کی ہمراہ چلا اور سب نے سنکر کہا کہ
حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور عرض کی کہ ہم حضرت کے ہمراہ ہین جسوقت ارادہ ہو چلو جناب رسولخدا صلعم مع صحاب مدینہ سے باہر نکلکر
روانہ ہوئے اور بدر صغری مین جا پہنچے اور وہ ایام جاہلیت مین یعنی اسلام سے پہلے مقام میلے کا تہا یعنی ہر سال وہان آٹہ روز بازار لگتا
تہا اور مال تجارت وہان خرید و فروخت ہوتا تہا جناب رسولخدا صلعم منتظر ابوسفیان کی وہان ٹہیرے رہے اور ابوسفیان مرّ الظہران مین سے
مکہ کو کوچ کر گیا اور اُن مشرکین مین سے کسی کی ملاقات حضرت سے نہوئی اور اصحاب حضرت کے مال تجارت جو اپنے پاس رکہتے تہی وہ اُنہو
نے وہان فروخت کیا اور کچہ مال وہانسے خرید کیا ایک درہم کے دو درہم فائدے مین حاصل ہوئے اُس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہے
اور اسیطرح حضرت امام محمد علیہ السلام سے روایت ہی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَانْقَلَبُوْا پس پہرے وہ مومنین بدر سے بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
ساتہ نعمت کے جانب خدا سے یعنی ثواب حاصل کرکے خیر و عافیت سے پہرے وَفَضْلٍ اور ساتہ فضل کے خدا کیجانب سے مال تجارت
مین فائدہ حاصل کرکے کہ لَمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ کہ نہ پہنچی اُنکو کوئی برائی اور نہ چہوا اُنکو کسی امر مکروہ نے مثل قتل اور زخم کے بلکہ سلامتی
کے ساتہ آئے وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی اُنہون نے رضامندی خدا کی کہ سبب رستگاری دنیا اور آخرت کا ہی وَاللّٰهُ
ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ خدا صاحب فضل بزرگ کا ہی کہ شر کو اُنکو مومنون سے دفع کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ مین

تعجب رکھتا ہون اُس آدمی سے کہ چار چیزونسے خوف کرے تو کسواسطے چار چیزونکی طرف پناہ نہین لیجاتا ایک تو یہ کہ جسوقت دشمن سے ڈرے
تو کیون نہین کہتا ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور حال یہ ہے کہ سنتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُسکے بعد فرماتا ہے فانقلبوا بنعمة من اللہ وفضل دوسرے
یہ ہے کہ جسوقت دشمن کے مکر سے ڈرے تو کسواسطے پناہ نہین لیجاتا ہے کلمۂ وافوض امری الی اللہ طرف اور حال یہ ہے کہ خدا اُسکے بعد فرماتا ہے کہ فوقاہ
اللہ سیئات ما مکروا اور تیسری یہ کہ جسوقت کسی کو غم پہنچے تو کسواسطے نہین کہتا ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
اور حال یہ ہے کہ خدا اُسکے بعد فرماتا ہے کہ فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور چوتھی یہ کہ جسوقت زیادتی مال کی طلب کرے تو کسواسطے نہین
کہتا ہے ماشاء اللہ لا قوة الا باللہ اور حال یہ ہے کہ بعد اسکے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فعسیٰ ربی ان یؤتین خیرا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ
بیان کرتا ہے کہ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ سوا اسکے نہین کہ وہ ڈرانا شیطان سے یعنی ڈرانا نعیم یا عبد القیس کا شیطان کے
فعل سے اور اُسکے اغوا سے ہے کہ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ ڈراتا ہے دوستون اپنے کو کہ وہ منافقین ہین تاکہ رسول خدا کی لشکر سے وہ روگردان
ہوجاوین اور یہ امر باعث مومنونکے شکست کا ہو فَلَا تَخَافُوهُمْ پس نہ ڈرو تم اے مومنین اُن گروہ سے کہ وہ ابو سفیان وغیرہ ہین
وَخَافُونِ اور ڈرو تم مجھسے میرے حکم کی مخالفت مین إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اگر ہو تم باور کرنیوالے اور اعتقاد رکھنے والے میرے وعدہ
اور وعید کو اسواسطے کہ ایمان تقاضا کرتا ہے خوف کرنیکا خدا سے نہ آدمیون سے وَلَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ
اور نہ غمگین کرین تجھکو اے محمد وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین وہیچ کفر کے یعنی جو کہ کفر مین پڑے ہین اور بے تامل کافر ہوجاتے ہین اور کفر کو تامل
اور ہیچ کچھ لحاظ نہین کرتے ہین إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر پہنچا سکینگے خدا کو کچھ یعنی خدا کے دوستونکو کچھ ضرر نہ
پہنچا سکینگے اپنے کفر کی جلدی کرنے مین بلکہ ضرر اُسکا اُنکے ہی نفسونکی طرف پہیرنیوالا ہے اسواسطے کہ اسکے سبب سے عذاب الٰہی مین وہ گرفتار
ہونگے يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ ارادہ کرتا ہے خدا یہ کہ نہ مقرر کرے واسطے اُن لوگونکے کہ کفر مین جلدی کرنیوالے ہین حَظًّا فِي الْآخِرَةِ
کوئی حصہ بیچ آخرت کی اُسکے ثواب مین سے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے اُنکے عذاب بزرگ ہے کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا
الْكُفْرَ تحقیق وہ لوگ کہ خرید کیا ہے اُنہون نے کفر کو یعنی بدل لیا ہے کفر کو بِالْإِيمَانِ ساتھ ایمان کے کہ کفر کو ایمان پر اختیار کیا ہے
لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ہرگز نہ ضرر پہنچا سکینگے وہ خدا کو کچھ بسبب اختیار کرنے کفر کے اور شیئا دو جگہ مفعول بہ بھی ہوسکتا ہے اور مفعول
مطلق بھی ہوسکتا ہے اور بتقدیر با مجرور بھی ہوسکتا ہے یعنی بشیء وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے دردناک اور خدا تعالیٰ
بیان کرتا ہے کہ کفار کے تئین جیتا رہنا اور عمر دراز ہونی یہ سمجھو کہ یہ بہتر ہے اُنکے واسطے بلکہ بہت بُرا ہوں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ کافر ہوگئے ہین مثل یہود اور نصاریٰ اور مشرکین کے اور ابن کثیر اور ابن عمرو نے لا تحسبن کو یا سے
پڑھا ہے اور اسکو سب جگہ اور حمزہ نے کل کو تا سے اور باقیون نے یا سے پڑھا ہے یعنی کفار گمان نکرین کہ أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ سوا اسکے
نہین کہ ڈھیل دیتے ہین ہم واسطے اُنکے دنیا مین خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ بہتر ہے واسطے نفسون اُنکے کی ہے سو کہ ایمان لاوین وہ اور درجۂ
شہادت کو پہنچین ایسا امر نہین ہے بلکہ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ سوا اسکے نہین کہ مہلت دیتے ہین ہم واسطے اُنکے زندگانی دنیا مین اسواسطے کہ لِيَزْدَادُوا
إِثْمًا تاکہ زیادہ کرین وہ گناہون کو یعنی انجام کار اُنکا زیادتی گناہ کی ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے خوار کرنیوالا
اور خوار کرنیوالا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کافر کے واسطے موت بہتر ہے یا زندگی فرمایا کہ مومن کو اور کافر کے دونو کے واسطے موت
بہتر ہے مومن کے واسطے تو اسلئے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ما عند اللہ خیر للابرار یعنی اور جو کچھ نزدیک خدا کے ہے بہتر ہے واسطے نیکونکے کہ بعد مرنیکے اسکو
حاصل کرتے ہین اور لیکن کافر پس اسکو خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تحسبن الذین کفروا انما نملی لہم خیر لانفسہم انما نملی لہم لیزدادوا اثما ولہم عذاب
مہین یعنی اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین سوا اسکے نہین کہ مہلت دیتے ہین ہم واسطے اُنکی بہتر ہے وہ واسطے نفسون اُنکے کے

سو تحقیق اسکے نہین کہ مہلت دیتے ہین ہم واسطے انکے تا کہ زیادہ کرین وہ گناہ کو اور واسطے انکے عذاب ہے خوار کرنیوالا یعنی معلوم ہو کہ موت ہی انکی بہتر ہے زندگی سے
اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جسطرح آدم کی اولاد کو آدم پر ظاہر کر کے دکھلایا تھا اسیطرح میری امت کو بھی ظاہر کر کے
دکھلایا اور مجھکو مطلع کیا کہ کون انمین سے اسلام کو قبول کریگا اور کون گمراہ رہیگا منافقون نے آپسمین کہا کہ تعجب ہے محمد سے کہ دعوی کرتا ہے کہ جو پیدا بھی نہین
ہوئے ہین اُنکو مین جانتا ہون کہ کون مومن ہے اور کون کافر ہے اور حال یہ ہے کہ ہمارے دلونکی باتونسے بیخبر ہے اگر سچ کہتا ہے تو چاہیے کہ بیان کرے کہ
کون ہم مین مومن خالص ہے اور کون منافق ہے جسوقت حضرت کو یہ خبر پہنچی تو منبر پر تشریف لیگئے اور خدا تعالی کی تعریف بیان کی اور بعد
اسکے فرمایا کہ کیا ہوا ہے آدمیونکو کہ میری مقام اور مرتبہ کو نہین پہچانتے ہین اگر مجھسے وہ پوچھین تو جو کچھ آج سے قیامت تک واقع ہوگا سب کی خبر دون بعد اسکے
اُٹھا اور کہا کہ یا رسول خدا وہ کون ہے کہ جو ہم سے انکار کرے فرمایا کہ خدا اور بعد اسکے منبر سے نیچے تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ
اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ہرگز نہین ہے خدا ایسا کہ چھوڑ دے مومنین کو عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ اوپر اس چیز کے کہ تم اوپر اسکے ہو یعنی ہوئے آپسمین
اور مخلوط کہ مومن اور منافق مین فرق نہ معلوم ہوتا ہو پس مومنین کو ایسے حال پر خدا تعالی نہین چھوڑتا ہے کہ وہ بھی آپسمین ایسے مخلوط ہون کہ مومن
اور منافق مین فرق نہ معلوم ہوتا ہو حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ یہانتک کہ جدا کرے خدا ناپاک کو یعنی منافق کو مِنَ الطَّيِّبِ پاک سے یعنی
مومن سے کہ حکم جہاد کا اعداء دین سے انکو دیوے کہ جو کہ مومن خالص ہین وہ تو کفار سے لڑنے پر مستعد ہوتے ہین اور جو کہ منافق ہین وہ جان چرا کر
بیٹھ رہتے ہین اور جہاد کو نہین جاتے ہین اور نفاق کی علامت مین سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ علی ابن ابیطالب سے بغض رکھے چنانچہ رسول خدا صلعم
فرمایا ہے اور بعضے ان آیتون کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ شان نزول ان آیتونکا یہ ہے کہ مشرکین نے ابوطالب سے کہا تھا کہ اگر محمد سچا ہے تو بتلا دے کہ
کون ہم مین سے ایمان لائیگا اور کون ایمان نہ لائیگا اگر وہ اس خبر مین سچا نکلا تو ہم اُسپر ایمان لائینگے اور کہتے ہین کہ مومنین نے سوال کیا تھا کہ کوئی
ایسی علامت ہو کہ جس سے مومن اور کافر مین فرق معلوم ہو جاوے اللّٰہ تعالی نے یہ آیتین نازل کین اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ
اور نہین ہے خدا کہ مطلع کرے تم کو یعنی نہین مطلع کرتا ہے خدا تمکو اے آدمیو عَلَى الْغَيْبِ اوپر غیب کے کہ کون ایمان لائیگا اور کون کافر رہیگا وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ اور لیکن خدا برگزیدہ کرتا ہے رسولون پیغمبرون سے واسطے مطلع کرنے غیب کے مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے اور
امور غیب کے اُسکو بتلا دیتا ہے فَاٰمِنُوْا پس ایمان لاؤ تم اے آدمیو باخلاص اور اعتقاد خالص بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ساتھ خدا کے اور پیغمبرون اُسکے
اور جو کچھ وہ انبیا خبر دیتے ہین بطریق غیب کہ وہ خدا کے بتلائے سے ہے وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیز کرو تم اور
گناہون سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ پس واسطے تمہارے اجر ہے بڑا اور جیسے کہ خدا تعالی انبیا کو وحی سے غیب کی خبر دیتا ہے ایسے ہی اوصیا اور اولیا
کو الہام سے غیب کی خبر دیتا ہے اور ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کو جناب رسول خدا صلعم سے سینہ بسینہ علم غیب کا پہنچا تھا وہ بھی مثل رسول خدا کے
غیب کی خبر دیتے تھے اور منافقین جسطرح جہاد سے بیٹھ رہتے تھے ایسے ہی زکوۃ اور خمس وغیرہ حقوق خدا بھی نہین ادا کرتے تھے اسواسطے خدا تعالی حکم
عام سب آدمیونکے واسطے بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین مومن یا
کافر بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ساتھ اُس چیز کے کہ دیا ہے اُنکو خدا نے فضل اپنے سے یعنی خدا نے فضل اپنے سے جو مال دیا ہے جن لوگون کو اور وہ
اُس مال کو راہ خدا مین دینے سے بخل کرتے ہین اور زکوۃ وغیرہ حقوق واجبہ کو ادا نہین کرتے ہین وہ لوگ یہ گمان نکرین کہ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ وہ بخل
بخیلی بہتر ہے واسطے انکے بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ بلکہ وہ بدتر ہے واسطے انکے کہ دنیا مین تو مال مین انکے برکت نہین ہوتی اور آخرت مین سَيُطَوَّقُوْنَ
قریب ہے کہ طوق کئے جاوینگے وہ گردنون مین مَا بَخِلُوْا بِهٖ اس چیز کا کہ بخل کیا ہے انہون نے ساتھ اسکے یعنی وہ مال کہ جسکی زکوۃ وغیرہ تمام حقوق ادا
نہین کئے ہین وہ مال طوق کرکے انکی گردنون مین ڈالے جاوینگے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے اور یہ خبر اس سے فعل کا ہے اور خبر مفعول ثانی لا یحسبن
کا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ خدا تعالی دنیا مین کسی کو مال دیوے اور وہ زکوۃ اُس مال کی ادا نکرے بسبب بخل کے تو خدا تعالی قیامت کو وہ اُس مال کو

سانپ کیصورت کر دیگا کہ زہر کی کثرت سے اُسکے سر پر بال نہ ہونگے اور سیاہ نقطے اُسکے دونوں آنکھو پر ہونگے ہیں ایسے سانپ کو کہ جو سب سانپون مین ناپاک زیادہ ہے اُسکی گردنمین طوق بناکر ڈالینگے اور یہ سانپ اُسکے چہرہ کو اپنے مُنہ مین لیگا اور زبان کو اُسکی علامت کرنیکے واسطے باہر نکالکر کہیگا کہ مین وہ مال ہون کہ دنیا مین جس سے تو محتاجو پر فخر کرتا تہا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی زکوۃ مال کی نہ دیوے اور زکوۃ دینے کو منع کرے تو خدا تعالی قیامت کو روز اُس مال کو کہ جسکی زکوۃ نہین دی ہے آگ کا سانپ بنا دیگا اور اُسکو اُس مال والیکے گلیمین ڈالدیگا کہ وہ سانپ اُسکا گوشت نوچکر کہا ئیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنے مال کی زکوۃ کو دینے سے منع کرے اور اُسکو ادا نکرے تو اُسکی زمین کو ساتوین زمین کی جڑ سے اوکہاڑ کر اُسکے گلیمین ڈالیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اور خاص واسطے خدا کے ہے میراث آسمانونکی اور زمین کی یعنی جو لوگ کہ کسی مال مین بخیلی کرتے ہین اُس مال کو خدا تعالی بطور میراث کی اُن لوگونسے لیویگا کہ اُنکو ہلاک کریگا پس باوجود قدرت کے کسواسطے حقوق اُسکے ادا نہین کرتے ہو کہ کل کو ادا نکرنا حقوق کا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا اور اُسوقت کی ندامت کچہ فائدہ نہ دیوے گی وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم بخیلی یا خرچ کرنا اور بعضون نے یعملون پڑہا ہے یعنی اور
خدا ساتہ اُس چیز کے کہ کرتے ہین وہ بخیلی یا ارادہ خدا مین دینا خَبِیْرٌ خبردار ہے پس سب کو موافق اُسکے عمل کے جزا دیگا اور کہتے ہین کہ جسوقت یہ ع ۱۸ ۹ ۹
آیت نازل ہوئی کہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا تو بعضے یہودیون نے کہا کہ خدا فقیر ہے کہ ہم سے قرض مانگتا ہے اور ہم تونگر ہین اور یہ یہودی کہتے تہے کہ خدا کے دوست فقیر اور محتاج ہین اگر خدا تونگر ہوتا تو اپنے دوستونکو تونگر کر دیتا اُنکے جواب مین خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ البتہ بتحقیق سنا خدا نے قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا کہنا اُن لوگونکا کہ کہا اُنہون نے اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ ؕ کہ تحقیق خدا فقیر ہے اور ہم تونگر ہین سَنَکْتُبُ قریب ہے کہ لکہین ہم یعنی فرشتونکو حکم کرین ہم کہ لکہین وہ اُنکے اعمال مین مَا قَالُوْا جو کچہ کہا ہے اُنہون نے کہ ہمکو فقیر اپنا بتایا اور اپنے تئین تونگر مقرر کیا ہے تاکہ اُنکو سزا دیوین ہم وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ اور لکہین ہم مار ڈالنے اُنکو کو انبیا کو ساتہ ناحق کے یعنی اُنکے باپون نے جو انبیا کو ناحق قتل کیا ہے اور وہ بہی جانتے ہین کہ اُنکو ناحق قتل کیا ہے یہ بہی اُنکے افعال کو ہم اُنکے نامہ اعمال مین تحریر کرینگے وَّنَقُوْلُ اور کہینگے ہم اُنکو مرنیکے وقت یا جسوقت کہ وہ قبر مین لیجا ئینگے کہ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ چکہو تم عذاب آگ جلانیوالیکا اور حمزہ نے سَیُکْتَبُ یعنی یا پڑہا ہے غائب مجہول کا صیغہ اور قتلہم کو مرفوع پڑہا ہے باعتبار عطف کے مفعول مالم یسم فاعلہ سیکتب کا مقرر کیا اور یقول کو بہی یا سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور باقیون نے سنکتب اور نقول نون سے پڑہا ہے متکلم کا صیغہ اور قتلہم کو منصوب پڑہا ہے باعتبار عطف کے مفعول بہ ٹہیرا کر ذٰلِكَ وہ عذاب مذکور بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ بسبب اُسکے ہوگا کہ آگے بہیجا ہے ہاتہون تمہارے نے کہ انبیا کو تمنے قتل کیا ہے اور خدا کو تم فقیر کہتے ہو اور اپنے تئین تونگر وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۚ اور بتحقیق خدا نہین ہے ظلم کرنیوالا واسطے بندونکے کہ بدون استحقاق کے کسی کو عذاب کرے اور کہتے ہین کہ کعب بن اشرف وغیرہ سردار اور اشراف یہودیونکے نے کہا کہ اے محمد تو کہتا ہے کہ خدا نے تجہکو پیغمبر کیا ہے اور ہمسے خدا نے عہد لیا ہے کہ ہم کسی دعوی کرنیوالے پیغمبری پر ایمان نہ لاوین یہانتک کہ قربانی کرین اور آگ آسمان سے نازل ہو کر اُسکو کہا لیوے اگر تو سچا پیغمبر ہے تو قربانی کرکے آگ کو آسمان سے نازل کر کہ ہم تجہپر ایمان لاوین حق تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اُن لوگونکا کہ کہا اُنہون نے اِنَّ اللّٰہَ عَهِدَ اِلَیْنَآ کہ بتحقیق خدا نے عہد کیا ہے طرف ہمارے یعنی توریت مین ہمکو حکم کیا ہے اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ یہ کہ نہ ایمان لاوین ہم واسطے کسی پیغمبر کے اور اُسکی تصدیق نکرین حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ یہانتک کہ لاوے وہ ایسی قربانی کو تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ کہ کہا جاوے اُسکو آگ یعنی جلاوے اُسکو وہ آگ اور یہ کلام اُنکا محض افترا تہا خدا پر اور اپنی طرف سے بنا لیا تہا اور توریت مین یہ ہرگز مذکور نہین ہے اور خدا تعالی اُنکو جواب مین فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیونسے کہ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ تحقیق آئے تمہارے پاس بہت پیغمبر پہلے مجہسے بِالْبَیِّنٰتِ ساتہ دلیلون روشن اور معجزونکے مثل زکریا اور یحیی اور عیسی کے وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ اور آئے وہ ساتہ اُس چیز کے کہ کہا تمنے یعنی وہ انبیا قربانی کو بہی لائے تہے جسطرح کہ کہا تہا تمنے فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ پس کسواسطے قتل کیا تمنے اُن انبیا کو اِنْ كُنْتُمْ

صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست گو کہ ہم اس معجزہ کو دیکہکر ایمان لاوینگے یعنی اگر ایمان لانا اس معجزہ پر موقوف تہا تو پہلے اس سے زکریا اور یحیی اور عیسی اکثر
معجزے لائے اور یہ معجزہ بہی اُن بزرگون نے دکہلایا لیکن پہر اُنکو قتل کر ڈالا اور ایمان نہ لائے پس اگر معجزہ کا دیکہنا اُنکے ایمان کا باعث ہوتا تو سلوک
اُنکے انہون نے بہت سے معجزے دیکہے ہین چاہئے تہا کہ ایمان لاتے لیکن ایمان نہ لائے پس اُنکا یہ سب عذر بیجا ہے اور قتل کرنا انبیا کا اُنکی طرف اسواسطے نسبت
ہوتا ہے کہ وہ اپنے باپونکے ایسے فعلونسے راضی تہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پس اگر جہٹلاتے ہین وہ تجہکو اے محمد صلعم تو رنجیدہ اور ملول
تو مت ہو کہ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پس تحقیق جہٹلائے گئے ہین پیغمبر تجہسے پہلے بہی باوجودیکہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ لائے تہے
دلیلون روشن کو وَالزُّبُرِ اور نصیحتونکو جو کہ کفر اور گناہونکو منع کرتے تہے وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ اور کتاب روشن کو لائے وہ جو کہ ظاہر کرنیوالے حرام
اور حلال کے تہے مثل توریت اور انجیل کے پس اے حبیب میرے ان یہودیون نے معجزے تیرے دیکہے اور تجہپر ایمان نہ لائے اسکا رنج تو مت کر اسواسطے کہ یہ یہودی
وہ ہین کہ پہلے انبیا کے معجزے دیکہکر اُنکو قتل کرتے تہے اگر تو اُنکو فرمایشی معجزہ دکہلاویگا تو بہی یہ ایمان نہ لاوینگے تجہپر اُنکو تو ہمارے سپرد کر دے کہ اُنکو ہم سزا دینے
والے ہین بعد مرنیکے اور مرنیسے کسیکو مفر نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر نفس چکہنے والا موت کا ہے پس قریب ہے کہ مومنو
اور کافر ہم سب مزہ موت کا چکہو وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور سوا اسکے نہین کہ پورا دئے جاؤگے تم اجر اپنا دن
قیامت کے جو کچہ کہ تمنے عمل کئے ہین نیک یا بد اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جسوقت صور پہونکا جائیگا تو پہلے اہل زمین مرینگے اور بعد
اُسکے اہل آسمان اور حفظہ حاملان عرش اور ملک الموت اور جبرئیل اور میکائیل باقی رہینگے خدا تعالی باوجود علم کے ملک الموت سے پوچہیگا کہ کون باقی
رہا ہے وہ کہیگا کہ ملک الموت اور حاملان عرش اور جبرئیل اور میکائیل خدا فرمائیگا کہ جبرئیل اور میکائیل بہی مرجائین وہ کہیگا کہ خداوندا یہ تیرے امین
فرمائیگا یہی حکم ہے کہ کوئی جاندار باقی نہ رہے وہ بہی مرجاوینگے اور بعد اُسکے حاملان عرش کو حکم ہوگا وہ بہی مرجائین اور بعد اُسکے ملک الموت غمگین ہو کر
سامنے کہڑا ہوگا خدا تعالی پوچہیگا کہ کون باقی رہا ہے وہ کہیگا کہ ملک الموت حکم ہوگا کہ تو مر جا وہ بہی مرجائیگا ۵ دنیا میں کوئی باقی نہ رہیگا نہ دنیا
پس کسکے لئے خدا نے لکہی ہے یہان ثبات ہے پہر کسلئے لگا رکہا ہے دل اس جہان سے وہ دنیا کی زندگی کو نہین جس کہہری ثبات فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ
پس جو شخص کہ دور کیا جاتا ہے آتش دوزخ سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا جاتا ہے بہشت میں فَقَدْ فَازَ پس تحقیق رستگار ہوا اور مراد کو پہنچا
وہ اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جو کوئی ارادہ کرے کہ دوزخ سے دور کیا جاوے اور بہشت میں داخل کیا جاوے تو چاہئے کہ موت کو
اُسوقت پاوے کہ جسوقت ایمان رکہتا ہو واحدانیت خدا کا اور رکہنے والا ہو حقوق خدا کا اور حقوق آدمیونکا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روا
کرتے ہین فرمایا کہ بہتر تمہارے سخی ہین اور بدتر تمہارے بخیل ہین اور جو کوئی خالص کیا چاہے ایمان کو اپنے تو برادران ایمانی سے نیکی کرے اور حاجتین اُنکی
بر لاوے اور مومن کیساتہ نیکی کرنیوالے کو خدا دوست رکہتا ہے اور شیطان کی ناک رگڑی جاتی ہے اور دور کیا جاتا ہے وہ دوزخ سے اور داخل کیا جائیگا
وہ بہشت میں وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہین ہے زندگانی دنیا کی یعنی لذتین اور مال اور اسکا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ مگر پونجی غرور کی اور فریب
کہ لوگونکو فریب دیکر آخرت سے باز رکہتی ہین اور باوجود اسکے پہر بہت ناپائدار ہے حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا صلعم کا گذر ایک بکری مری
ہوئی بدبودار پر ہوا فرمایا کہ قسم خدا کی کہ دنیا خدا کے نزدیک اس مردار بدبودار سے زیادہ خوار اور ذلیل ہے اور کہتے ہین کہ بعد ہجرت کرنے مہاجرین کے طرف
مدینہ کے جو کچہ مال اُنکا مکہ میں تہا اُسکو مشرکین ظلم اور تعدی سے غصب کرکے فروخت کرتے تہے اور جو مومن کہ مکے میں اُنکے ہاتہ آتا تہا اُسکو سخت عذاب کرتے تہے
حق تعالی واسطے صبر کرنے اور ثابت قدم رہنے مومنین کو فرماتا ہے کہ لَتُبْلَوُنَّ البتہ آزمائش کئے جاؤگے تم فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ بیچ مالون اپنے کے اور
اور جانون اپنی کے کہ مال تو تمہارے تلف ہو جائین اور جانونکو تمہارے تکلیفین اور آزار پہنچین اور جہاد کی تکلیف دیجاتی اور قید اور قتل اور زخم اور مرض
کی ایذا ہوسے وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور البتہ سنوگے تم اُن لوگونسے کہ دئے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے
یعنی یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ توریت اور انجیل دئے گئے ہین وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اور اُن لوگونسے کہ شرک کیا ہے اُنہون نے اَذًى كَثِيْرًا آزار

بہت یعنی وہ باتیں کہ جو باعث ایذا اور رنج کی ہیں بہ نسبت پیغمبر کے اور بہ نسبت تمہارے تم سنو گے پیغمبر کی ہجو کرینگے اور دین حق پر طعن کرینگے کہ جس سے تمکو
رنج ہو وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر صبر کرو تم اور پرہیزگاری کرو تم انکی بلا لینے سے اور خدا کو سپرد کرو کہ وہ بدلا لیویگا تو فَاِنَّ ذٰلِكَ پس یہ صبر اور
پرہیزگاری مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ارادہ کے کاموں دین اور ایمان سے ہے اور یہ استواری اور پکا ایمان ہے کہ چاہیئے اسپر عزم یا تم انکو ثابت قدم علیہا
حقتعالی اہل کتاب کو عہد لینے اور امر نہی پر عمل کرنیکا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ لیا خدا نے مِيْثَاقَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ پیمان ان لوگوں کا کہ دیگئی ہے وہ کتاب یعنی علماء یہود اور نصاری سے تیری نبوت کے مقدمہ میں پیمان لیا اور مضمون پیمان کا یہ تھا
لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ البتہ بیان کرینگے وہ اس کتاب کو واسطے آدمیوں کے جو اوصاف محمد کے اس میں لکھے ہیں جو وہ اسکا ظاہر کرینگے آدمیوں پر وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ
اور نہ پوشیدہ کرینگے اس کتاب کو کہ جسمیں محمد کی اوصاف لکھے ہیں سے بیان کرینگے اور ابوبکر نے عاصم سے اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے لیبیننہ اور لایکتمونہ کو دونوں کو یاسے
غائب کا صیغہ پڑھا ہے اور باقیون نے تاسے پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ یعنی البتہ بیان کرو تم اسکو اور نہ پوشیدہ کرو تم اسکو فَنَبَذُوْهُ پس ڈالا انہوں نے اس کتاب کو وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
پیچھے پیٹھوں اپنی کے اس عہد کی یہ رعایت نکی اور جو کچھ کتاب میں تھا اسکو پوشیدہ کر دیا وَاشْتَرَوْا بِهٖ اور خرید کیا انہوں نے ساتھ اسکے یعنی بدل لیا انہوں نے
عوض اسکے ثَمَنًا قَلِيْلًا مول تھوڑا سا کہ وہ مال اندک دنیا کا ہے اور علوم سے عوض میں تحریف کرنی کتاب کی اور پوشیدہ کرنے وصف محمد کی اسکو وصول
کرتے تھے اور یہ بھی انکو خیال تھا کہ ایسا ہم نکرینگے تو لوگ محمد پر ایمان لائینگے اور جو کچھ ہمکو تحریف کے عوض میں لوگوں سے وصول ہوتا ہے وہ بند ہو جائیگا اور ہم
اس سے محروم رہینگے فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ پس بری ہے وہ چیز کہ خرید کرتے ہیں وہ اور بدلتے ہیں نعمت جاودانی کو مال دنیائے فانی سے اور
اسکے سبب سے مستحق ہمیشہ کی عذاب کے ہوتے ہیں اور حضرت علی بن ابیطالب سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حقتعالی نے جاہلوں سے عہد نہ لیا کہ علم دین کو سیکھیں
یہاں تک کہ علما سے عہد لیا کہ جاہلوں کو تم تعلیم کرو اور سکھلاؤ پس واجب ہے عالم پر کہ جاہلوں کو احکام دین کے پہنچاوے اور جاہلوں پر لازم ہے کہ احکام دین کو سیکھیں
تاکہ عذاب آخرت میں گرفتار نہوں اور اب خدا تعالی ایک اور خصلت اہل کتاب کی بیان کرتا ہے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ مت گمان کر تو اے
محمد صلعم ان لوگوں کو کہ خوش ہوتے ہیں وہ بِمَآ اَتَوْا ساتھ اس چیز کے کہ آئے وہ یعنی پوشیدہ کیا ہے انہوں نے وصف تیرا کو وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا
اور دوست رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں یہ کہ تعریف کیے جاویں وہ بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ساتھ اس چیز کے کہ نہیں کیا ہے انہوں نے یعنی عہد کو وفا نکیا ہے انہوں نے
اور وصف تیرا جسطرح سے کہ توریت میں ہے نہ بیان کیا ہے انہوں نے اور یہ کہ منافقین کی حق میں ہے کہ وہ اپنے نفاق سے خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ
تعریف کیے جاویں ظاہر کے اقرار کے ساتھ اور بعضوں نے یحسبن کو یحسبن پڑھا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہودیوں نے خوش ہو کر کہا تھا
کہ ہم فرزندان خدا ہیں اور دوست اسکے اور نمازی اور روزہ والے ہیں اور حال یہ ہے کہ نہیں ہیں وہ دوست خدا کے اور نہ نمازی اور روزہ والے بلکہ وہ اہل شرک اور نفاق
ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے توریت کی حکموں میں سے ایک حکم کو علماء اہل کتاب سے پوچھا تھا انہوں نے اسکو پوشیدہ کیا اور دوسری طرح اسکو بیان
کیا اور اسطور سے بیان کیا کہ گویا سچ کہتے ہیں اور باوجود اسکے خواہش اپنی تعریف کی رکھتے تھے یہ آیت انکی حق میں نازل ہوئی اور ابن عباس سے روایت
ہے کہ ایک جماعت منافقوں کی نے رسول خدا صلعم کے زمانہ میں کہا کہ اگر کافروں سے لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور جسوقت لڑائی ہوئی تو بیٹھ رہتے تھے
اور لڑنے کو نجاتے تھے اور جسوقت رسول خدا صلعم جہاد سے الٹے پھرتے تو وہ لوگ عذر کرتے تھے کہ فلانے سبب سے ہم نہیں لڑنے پائے اور باوجود اسکے امید تعریف کی رکھتے تھے
حقتعالی نے یہ آیت انکے حق میں نازل کی کہ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ پس نگمان کر تو انکو اے محمد صلعم جو کہ خوش ہوتے ہیں اپنے فعل اور مکر سے اور پوشیدہ کرنے
حق سے اور جھوٹ سے سو وہ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ رستگاری پانے والے اور دور ہونیوالے عذاب سے ہیں بلکہ انکو ہرگز نجات نہ ہوگی اور الذین یفرحون مفعول
اول پہلی لا تحسبن کا ہے اور بمفازۃ دوسرا مفعول اسکا ہے اور فلا تحسبنہم تاکید اسکی ہے یعنی اور نہ گمان کر تو ان لوگوں کو کہ خوش ہوتے ہیں وہ ساتھ اس چیز
کے جو وہ آئے اور دوست رکھتے ہیں یہ کہ تعریف کیے جاویں وہ ساتھ اس چیز کے کہ نہیں کیا انہوں نے وہ پس نگمان کر تو انکو رستگاری پانیوالے وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک کہ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہینگے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ علماء یہود اور انصار اس حضرت کی وصف کو بدلکر خوش ہوتے

اور جہل کی تو نہین چاہتے ہین کہ لوگ ہماری تعریف کرین کہ ہمنے بڑا کام کیا ہے یہ لوگ عذاب سے ہرگز نجات نہ پاوینگے اور عذاب دردناک ہے وہ اسمین
گرفتار رہینگے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور بندونکے امورکا وہ مالک ہے جو کہ
موافق کردار کے سب کو جزا دیگا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ انکے عذاب کرنیکی اور ثواب دینے کی قدرت رکھتا ہے اور اب
خدا تعالی اپنے پادشاہ ہونیکی دلیلین بیان کرتا ہے کہ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانونکے اور زمین کے اور جو کچھ کہ
انکے درمیان مین عجائب امور اور چیزین ہین وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور بیچ آنے جانے رات اور دن کی یا آمد و رفت انکے کی تاریکی اور روشنی
مین اور یا مختلف ہونے زیادتی اور کمی مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہین اسکی وجود اور وحدانیت اور قدرت کی اور دلیلین روشن ہین
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ واسطے صاحبون عقلون کے کہ جو صاف عقلین رکھتے ہین خالص آلودگی وہم سے اور ان نشانیون مین تفکر کرکے طرف
صانع عالم کے راہ لیجاتے ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ وائے اس شخص کو کہ جو کوئی اس آیت کو پڑھے اور اسمین تفکر نکرے کہ یہ چیزین بدون
کسی پیدا کرنیوالے کے نہین ہوسکتی ہین اور ضرور انکا کوئی پیدا کرنیوالا ہے اور وہ خردمند آدمی اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ وہ لوگ ہین کہ یاد کرتے ہین
خدا کو ہر حال مین قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا جسوقت کہ کھڑے ہونیوالے ہین اور جسوقت کہ بیٹھنے والے ہین یہ دونو حال واقع ہوتے ہین اور یہی حال واقع
ہوتا ہے کہ وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ اور یاد کرتے ہین خدا کو جسوقت کہ اوپر کروٹون اپنی کے لیٹتے ہین یعنی ہمیشہ ذکر خدا مین مشغول ہین اور حدیث مین آیا ہے کہ جو
کوئی چاہے کہ بہشت کے باغون مین پھرے پس چاہیے ذکر خدا بہت سا کرے وَيَتَفَكَّرُوْنَ اور سوچتے ہین اور فکر اور تامل کرتے ہین وہ عاقل لوگ واسطے
دلیل لانے وجود اور وحدانیت اور قدرت کاملہ خدا کے فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ پیدایش آسمانون اور زمین کی تاکہ وہ فکر انکو
طرف صانع قدیم کے راہ دکھلاتا ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی عبادت مثل تفکر کے نہین ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ تفکر ایک ساعت کا
بہتر ہے تمام شب کے قیام سے کہ عبادت مین مشغول رہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور ایک یہ ہے کہ بہتر ہے ساٹھ برس کی
عبادت سے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہین ہے عبادت کثرت نماز اور روزہ سے بلکہ عبادت فکر کرنا خدا کے امر مین ہے کہ کیا قدرت ہے اسکی اور کیا
صنعتین اور کاریگریان ہین کہ جسمین عقل آدمی کی حیران ہے اور سوائے اسکے احادیث اہلبیت علیہم السلام مین آیا ہے کہ یہ آیت شان مین ان لوگونکی ہے کہ
جو شب کو بعد نماز تہجد کے تعقیب پڑھتے ہین اور بعد تعقیب بنظر تعجب دیکھتے ہین کہ خدا تعالی نے یہ آسمان بے ستون کیونکر قایم کرکھے ہین اور ستارون
سے انکو آراستہ کیا ہے اور سات زمینین اوپر نیچے پانی پر رکھ چھوڑی ہین اور زمین پر طرح طرح کے حیوانات کو پھیلاتا ہے اور قسم قسم کے جواہر روشن اور درخت
اوگاتا ہے اور چشمے زمین مین جاری کیے ہین اور پہاڑ اس پر قایم کیے ہین کہ جنمین قسم قسم کے جواہر روشن پیدا کیے ہین جب آدمی اسطرح کا تامل کرتا ہے تو اسکو یقین پیدا
ہوتا ہے کہ یہ چیزین بغیر بنانیوالے کامل کے کہ جو کوئی بہت بڑی قدرت اور علم رکھتا ہو نہین ہوسکتی اور حضرت رسالت پناہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ مومن
اپنے فرش پر چت لیٹا ہوا آسمان کیطرف متوجہ ہوا اور ستارون پر نظر کرے اور کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ تمہارا ایک پروردگار اور پیدا کرنیوالا ہے خداوندا
گناہ میرے بخش تو خدا تعالی اسکے گناہونکو بخشتا ہے اور جسوقت وہ عقلمند خدا تعالی کی عجائب صنعتونکی طرف نظر کرکے تفکر کرتے ہین تو کمال تضرع اور
زاری سے کہتے ہین کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا نہین پیدا کیا ہے تونے اس مخلوق کو باطل یعنی بیکار اور بیفائدہ
اور عبث بدون حکمت کے بلکہ اسواسطے پیدا کیا ہے کہ تو ظاہر ان سب چیزونسے طرف تیری راہ لیجاتی ہین کہ بغیر بنانیوالے کے کوئی چیز
نہین بن سکتی اور توان سب چیزونکا بنانیوالا اور قایم اور موجود کرنیوالا ہے سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو سب عیبون اور نقصانونسے اور پاک ہے
اس بات سے کہ کوئی چیز عبث بدون حکمت اور مصلحت کے پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پس نگاہ رکھ تو ہمکو عذاب آتش دوزخ سے اپنے فضل اور
کرم سے کہ ہم قصور مند ہین اور تیری اطاعت مین بہت تقصیر ہوتی ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفر اور گمراہی اور قبایح ان کو خدا تعالی پیدا نہین کرتا
ہے اسواسطے کہ یہ سب چیزین باطل ہین اور خدا تعالی باطل کو پیدا نہین کرتا ہے چنانچہ فرمایا کہ ربنا ما خلقت ہذا باطلا پس معلوم ہوا کہ جسکو خدا پیدا کرتا ہے

وہ باطل نہین ہوتی اور کفر اور گمراہی اپنی اصل مین باطل ہین اور انکا پیدا کرنا حق اور حکمت سے خالی نہین ہے اور کہتے ہین وہ خردمند کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے
إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ تحقیق کہ تو جس شخص کو کہ داخل کرتا ہے تو آتش دوزخ مین اپنے عدل سے فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ پس تحقیق رسوا کرتا ہے تو
اسکو عذاب سے وَمَا لِلظَّالِمِينَ اور نہین ہین واسطے ظلم کرنیوالونکے اپنے نفسو پر بسبب کفر اور گناہونکے مانند مشرکین یہود اور نصاری اور انکے اور
سوا کے مِنْ أَنْصَارٍ مددکرنیوالے کہ عذاب کو اُنسے دفع کرین اور نصرت کی ہونچنے سے لازم نہین آتا ہے کہ جو مومنین کہ اپنی شامت گناہونسے دوزخ مین
گئے ہین انکی شفاعت بھی نہو سکے اسواسطے کہ نصرت سے مراد یہ ہے کہ اپنی غلبہ سے عذاب کو دفع کرین اور شفاعت عاجزی اور خوشامد سے ہوتی ہے اور
شفاعت مومنین کیواسطے حق ہے اور ابو سعید خدری نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ میری شفاعت سے ایک جماعت دوزخ سے
باہر نکلے کہ نہایت سوختہ ہوئے ہین مانند کوئلے کے سیاہ ہوگئے ہین پس اُنکو نہر الحیوٰۃ مین غسل دیوین کہ اثر جلنے کا اُنسے جاتا رہے اور بعد اسکے وہ بہشت مین
داخل ہون اور کہتے ہین وہ مومنین خردمند کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا تحقیق ہمنے سنا ندا اور آواز کرنیوالے کو
کہ وہ محمد ہے یا قرآن ہے کہ وہ يُنَادِي لِلْإِيمَانِ ندا کرتا ہے واسطے ایمان کے یعنی محمد صلعم لوگونکو کہتا پھرتا ہے کہ تم خدا کی وحدانیت پر ایمان لاؤ
اور کل آدمیونکو کہتا ہے أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ پروردگار اپنے کے جسنے کہ تمکو پیدا کیا ہے فَآمَنَّا پس ایمان لائے ہم منقول ہے
ایک شخص روایت کرتا ہے کہ مین بازار عکاظ مین کہ ایام جاہلیت مین وہ تھا ایک جوان کو دیکھا کہ سرخ عمامہ اپنے سر پر رکھے ہوئے جاتا ہے اور
کہتا جاتا ہے کہ اے لوگو کہو لا اله الا الله اور اسکے پیچھے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اُس جوان کے پیچھے سے پتھر مارتا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے لوگو یہ جھوٹا ہے اسکا کہنا
نمانو وہ شخص راوی کہتا ہے کہ مینے لوگونسے پوچھا کہ یہ دونو کون ہین کہا کہ یہ جوان جو آگے جاتا ہے یہ تو محمد ہے کہ لوگونکو طرف ایمان کی بلاتا ہے اور
اسکے پیچھے جو پتھر مارتا جاتا ہے وہ اُسکا چچا ابو لہب ہے پس وہ مومنین خردمند خدا تعالی کی مخلوقات مین فکر کرنیوالے کہتے ہین کہ ہمنے ایمان کی
ندا کرنیوالے محمد کو سنا کہ وہ ایمان کیطرف لوگونکو بلاتا ہے پس ایمان لائے ہم رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا پس بخش تو واسطے
ہمارے گناہون ہمارے کو یعنی گناہان کبیرہ کو بخش وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا اور مٹا دے تو ہمسے بدیان ہماری کہ وہ گناہان صغیرہ ہین اور یا یہ
بخش تو گناہ ہمارے کہ جنکی توبہ ہمنے نہین کی ہے اور مٹا دے تو بدیان ہماری بعد توبہ کے جنکی توبہ ہمنے کی ہے وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ اور موت دے تو ہمکو
ہمراہ نیکونکی یعنی قیامت کے روز ہمکو انکی زمرہ مین اُٹھا رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے اپنے فضل اور کرم سے وَآتِنَا اور دے ہمکو مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ
جو کچھ وعدہ کیا ہے تو نے ہمسے اوپر زبانون پیغمبرون اپنے کے یعنی جو کچھ تو نے وعدہ کیا ہے اپنے پیغمبرونکی زبانی ثواب کے عطا کرنیکا اور بہشت کی نعمتون کے
دینے کا وہ اپنے فضل اور کرم سے ہمکو عنایت فرما وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور نہ رسوا کر تو ہمکو دن قیامت کے یعنی ہمکو ایسا گناہگار نہ رکھ کہ ہمسے کوئی ایسا
فعل سرزد ہو کہ موجب رسوائی اور ذلت کا ہو قیامت کے روز اور یا یہ کہ بسبب صادر ہونے خطا کے ہمکو مغرور اور رسوا مت کر إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ
تحقیق کہ تو نہین خلاف کرتا ہے بلکہ وعدہ کو تو پورا کرتا ہے اور مومنین سے تو نے ثواب کے بخشنے کا اور دعا کے قبول کرنیکا وعدہ کیا ہے اور جابر نے رسولخدا صلعم سے ثلثه
روایت کرتے ہین فرمایا حضرت نے کہ خدا تعالی نے جس سے وعدہ ثواب کا کیا ہے البتہ اُسکو وفا کریگا اور جس سے وعدہ عذاب کا کیا ہے اُسکا اختیار ہے چاہے عذاب کرے
اور چاہے نکرے یہ کمال رحمت ہے خدا کی اور فرمایا ہے حضرت صلعم نے کہ جو کوئی ان پانچ آیتونکو ہر شب کو ایکبار پڑھے ایسا ہے کہ گویا تمام شب اُسنے عبادت کی
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو کوئی مہم پیش آئی ہو اور وہ پانچ مرتبہ کہے ربنا تو حقتعالی اُسکی مہم کو درست کریگا کسینے پوچھا کہ اے
فرزند رسولخدا اسکا سبب کیا ہے فرمایا کہ حقتعالی نے برکت ان پانچ کلمونکے دعا قبول کی ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ پس قبول کیا واسطے
اُنکے دعا کو اور جواب دیا واسطے اُنکے رَبُّهُمْ پروردگار انکے نے کہ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ تحقیق مین نہین ضایع کرتا ہون عمل کسی عمل
کرنیوالے کا تم مین سے مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ مرد سے یا عورت سے بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ بعض تمہارا بعض سے ہے نصرت اور دین اور دوستی مین پیر
حکم پیغمبر تم سب ایک حکم ہو کہ کسی مرد اور عورت کا عمل ضایع نکرونگا اور یا یہ کہ مرد عورت سے ہے اور عورت مرد سے ہے اور وہ دونو ایک ہین کہ اصل

اُن دونوکی ایک ہی اسواسطے بعضکم من بعض سے فرمایا اور یہ جملہ معترضہ ہے کہ مرد اور عورت کی شراکت جو وہ عمل ضایع نکرنے میں ہوئی ہوسکے بیان کیا ہے اور ام سلمہ نے جناب
رسولخدا سے عرض کی کہ یا رسول خدا حقتعالی ہجرت اور جہاد کے ثواب میں مردونکا ذکر کیا ہے اور عورتون کا ذکر نہیں ہے حقتعالی نے یہ آیت نازل کی اور عورتونکا اور
مردونکا دونوکا اس آیت میں ذکر کیا اور فرمایا کہ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا پس جن لوگون نے کہ ہجرت کی ہے شرک کے شہر سے اور اپنے وطن اصلی کو خدا کی
مرضی کیواسطے ترک کیا ہے وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ اور نکالے گئے وہ گھرون اپنے سے ناچاری اور مجبوری سے وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي اور آزار دیئے گئے وے
بیچ راہ میری کی بسبب لانے ایمان کی مثل بلال اور صہیب کی کہ مشرکون نے انکو زد وکوب کیا اور لوٹ لیا وَقَاتَلُوا اور لڑے ہیں وہ کفار سے راہ خدا میں کمال
کوشش سے مثل امیر المومنین علیہ السلام کی کہ کبھی جہاد میں سے بھاگے نہیں وَقُتِلُوا اور مارے گئے وہ راہ خدا میں مثل امیر حمزہ کے لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
البتہ مٹا دونگا میں اُنسے برائیان انکی کہ انہون نے کی ہونگی وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ اور البتہ داخل کرونگا میں انکو جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ بہشتونمین کہ جاری ہین نیچے درختون یا محلون انکی سے نہرین کہ ثواب دیجاینگے وہ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ثواب بنا نزدیک اللہ کے سے ثوابا
مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے وَاللَّهُ عِندَهُ اور خدا نزدیک اسکے حُسْنُ الثَّوَابِ نیکوئی ثواب کی ہے کہ سوا اُسکے کوئی ایسا ثواب
نہیں دے سکتا ہے اور روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ حقتعالی بروز قیامت رضوان کو حکم کریگا کہ بہشت کو آراستہ کرے اور بعد اسکے فرمایگا
کہ کہان ہین وہ لوگ کہ جن لوگون نے میری راہ مین جہاد کیا ہے اور رنج اور آزار پہنچائے گئے ہین اور اپنے وطن سے نکالے گئے ہین اور شہید ہوئے ہین انکو
حاضر کرو اور بہشت کو انپر جلوہ مین لاؤ پس ان لوگونکو نہایت تعظیم سے ناقوں پر سوار کرکے بہشت مین لیجاینگے اور جسوقت وہ قدم اپنے بہشت مین رکھینگے
تو ملائکہ انکو کہینگے کہ سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنی سلامتی ہو تمپر بسبب اسکے کہ صبر کیا تمنے پس اچھا ہے خانہ آخرت اور ان آیتونکی تفسیر مین امالی
مین لکھا ہوکہ جسوقت جناب امیر المومنین علیہ السلام نے مکہ سے مدینہ کیطرف ہجرت کی تو فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین اور فاطمہ بنت رسولخدا اور فاطمہ بنت
زبیر انکے ہمراہ تہین جسوقت ایک منزل ہو وہان جا کر ٹھیرے اور ایک رات اور ایک دن وہان رہین بعضی ضعفاء مومنین ام ایمن وغیرہ بھی انکے پاس
آگئین اور اُس شب کو حضرت علی اور یہ تینون بی بی فاطمہ نماز پڑھتی تہین اور اُٹھتے اور بیٹھتے اور لیٹتے خدا کا ذکر کرتی تہین تمام شب یہی کرتی رہین اور صبح کو وہانسے
روانہ ہوئین اور ہر منزل مین ایسا ہی کرتی تہین یہانتک کہ مدینہ مین داخل ہوئین اور انکے داخل ہونیسے پہلے وحی آئی الذین یذکرون اللہ قیاما
وقعودا وعلی جنوبہم آخر تک اور ذکر سے یعنی مرد سے مراد علی ہے اور انثی سے یعنی عورت سے مراد تینون فاطمہ ہین اور بعضکم من بعض سے یہ مراد ہے کہ علی
فاطمہ بنت اسد سے ہے کہ وہ مان انکی ہے اور کہتے ہین کہ مکہ کے رہنے والے مشرکین عیش و عشرت مین رہتے تھے اور جو مومن کہ نادار تھے وہ تنگی سے گذارا کرتے تھے اور
دلمین خیال گذرتا تہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ بت پرست تو آسودگی سے رہتے ہین اور جو کہ خدا شناس ہین وہ تنگدست رہتے ہین اللہ تعالی نے یہ آیت نازل
کی اور خطاب اسمین پیغمبر کیطرف ہے اور مراد اس سے امت کے لوگ ہین چنانچہ فرمایا ہے کہ لَا يَغُرَّنَّكَ چاہئے کہ فریب نہ دیوے تجھکو یعنی نہ فریب دیوے تمکو اے
مسلمین تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا آمد و رفت ان لوگونکی کہ کافر ہوئے ہین یعنی آمد ورفت اُن کافرونکی فِي الْبِلَادِ بیچ شہرون کے واسطے تجارت
کے اور جمع کرنے مال کو شہر اور دیہہ مین پہرتے ہین کہ وہ متاع مَتَاعٌ قَلِيلٌ کہ فائدہ پہنچنا تہوڑی ہے اور متاع قلیل خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر
اسکی ہو متاع قلیل ہے جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ دنیا مقابلہ مین آخرت کی ایسی ہے کہ جیسے انگلی اپنی کوئی دریا مین تر کرے اور با وجود اس کی
سریع الزوال ہے کہ جلد فنا ہونیوالی ہے پس کفار ہرچند حقیر نعمتون دنیا کا فخر کرین آخر کو سب یہین چھوڑ کر چلے جاینگے ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ پہر
جگہ انکے رہنیکی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور برا آرامگاہ ہے وہ دوزخ کہ انکو واسطے بچھایا گیا ہے لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لیکن جو لوگ
کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے اور مال اور دنیا پر فریفتہ نہین ہوئے لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي واسطے انکے بہشتین ہین کہ جاری ہین مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ نیچے
درختون انکے سے یا محلون انکی سے نہرین شہد کی اور شراب کی اور دودھ کی اور آب لذیذ کی خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ ان
بہشتونکی اور یہ بہشتین واسطے انکی نُزُلًا حال ہے کہ ضیافت ہین مِّنْ عِندِ اللَّهِ نزدیک خدا کے سے وَمَا عِندَ اللَّهِ اور جو کچھ پاس خدا کے

ہمیشگی کی نعمتیں بزرگ ہیں خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ بہتر ہے واسطے نیکوں کی مال اور لذت چند روزہ دنیا کی فانی ہے انس سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسول خدا صلعم
خرما کی بورئے پر استراحت فرماتے تہے کہ اصحاب حاضر ہوئے اور جسوقت بیدار ہوئے تو نقش بورئے کا کمر پر اور پشت مبارک پر نمایان تہا ایک شخص اصحاب میں سے
رو دیا اور کہا کہ یا رسول خدا صلعم کسریٰ اور قیصر تو ریشمی بچھونوں پر آرام کریں اور آپ اس بورئے پر فرمایا کہ کچھ ڈر نہیں انکے واسطے دنیا ہے اور ہمارے واسطے آخرت
اور کہتے ہیں کہ نجاشی پادشاہ حبشہ کا مر گیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور اسکے مرنے کی رسول خدا کو خبر کی اور پہلے تو وہ نصرانی تہا اور بعد اسکے مسلمان ہو گیا تہا حضرت
نے جبرئیل سے اسکا مرنا سنا تو صحابہ سے فرمایا کہ چلو اپنے برادر پر کہ غیر جگہ مرا ہے نماز پڑہیں پہر فرما کر مع اصحاب بقیع میں تشریف لائے اور حقتعالی نے حضرت کے
سامنے سے حجاب کو اٹہا دیا حضرت نے اسپر نماز پڑہی اور منافقوں نے طعن کیا کہ محمد اس شخص پر نماز پڑہتا ہے کہ وہ نصرانی ہے اور کبہی اسکو دیکہا نہیں ہے حقتعالی
نے یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور تحقیق بعضے اہل کتاب میں سے لَمَنْ يُّؤْمِنُ البتہ وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے یعنی
ہمیشہ ایمان رکہتا ہے بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تمہارے کہ وہ قرآن ہے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور
ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف انکی یعنی توریت اور انجیل خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ڈرنیوالے ہیں وہ اور عاجزی کرنیوالے واسطے خدا کے لَا يَشْتَرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ نہیں خرید کرتے ہیں وہ ساتھ آیتوں خدا کی یعنی نہیں بدلتے ہیں عوض آیات خدا کی جو کہ توریت میں ہیں محمد کے اوصاف کو بیان میں ثَمَنًا
قَلِيْلًا مول تہوڑے کو جیسا کہ علمای یہود کرتے تہے کہ تحریف کرتے تہے پر رشوتیں لیتے تہے اُولٰٓئِكَ یہ لوگ خدا کیواسطے عاجزی کرنیوالے اور ڈرنیوالے وہ ہیں کہ
لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے انکے اجر انکا ہے نزدیک پروردگار انکے کے اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق خدا جلد لینے والا حساب کا ہے
یعنی جلدی اور آسانی سے حساب مومنوں کا لیویگا اور روایت ہے کہ خدا تعالی مومنین کو ایک مقام میں جمع کریگا اور بمقدار ایک ساعت کے سب کا حساب لیویگا اور بعضے
کہتے ہیں کہ یہ آیت نجران کی چالیس آدمیوں کی اور حبشہ کے تین آدمیوں کی اور روم کے آٹھ آدمیوں کی حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ نصرانی تہے اور پہر مسلمان ہو گئے تہے
اور اب سب مسلمانوں کو حکم کرتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اصْبِرُوْا صبر کرو تم طاعت پر اور ان مصیبتوں پر کہ جو تم کو پہنچتی
ہیں وَصَابِرُوْا اور صبر کرو تم جہاد پر اور دشمنوں سے لڑنے پر کہ بہاگو نہیں ثابت قدم رہو وَرَابِطُوْا اور طیار رہو تم دشمنان دین سے لڑنے کیواسطے اور
یا یہ کہ منتظر رہو نماز وقتی ایک کی بعد دوسری کا اور یا یہ کہ ربط کرو تم ائمہ معصومین علیہم السلام سے اور مشہور اسکے معنے میں یہ ہے کہ آمادہ اور طیار رہو تم دشمنان دین کے
لڑنے پر اور گہوڑے واسطے ان کے ہتہیار رکہنے موجود رہو اور گہوڑے اپنی سرحد پر باندہ دو کہ کوئی کافر ادہر کا قصد نکرے اور مرابطہ کا یعنی گہوڑوں کو سرحد پر ٹہرا رکہنے کا
ثواب تو حدیث میں مذکور ہوا ہے لیکن رسول خدا صلعم کے زمانہ میں یہ صورت نہوئی تہی کہ گہوڑے سرحد پر باندہے ہوں مگر یہ حکم ہے جہاد کیواسطے اور فقہ کی
کتابوں میں بہی اسکا ذکر ہے اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی مرابطہ کرے راہ خدا میں ایکرات اور دن پس آدمی کی مانند ہو
ہمیشہ تمام ماہ رمضان میں روزہ رکہے ہیں اور تمام راتوں کو عبادت خدا میں گزارا ہو اور خدا تعالی درمیان اسکے اور درمیان دوزخ کے سات خندقیں پیدا کرے
اور کشادگی ہر خندق کی آسمان اور زمین کی برابر ہو وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیز کرو گناہوں سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تا کہ تم رستگاری
پاؤ اور بہشت کی بلند درجوں کو پہنچو **سورۃ النسا** یہ سورہ مدنی ہے کہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے مگر بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیہ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات
الی اہلہا اور یہ آیہ ویستفتونک فی النساء یہ دو نو آیتیں مکہ میں نازل ہوئی ہیں اور شمار میں کل آیتیں اس سورت کی ایک سو چہتر ہیں اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر جمعہ سورہ نسا کو پڑہے وہ فشار قبر سے محفوظ رہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ اے آدمیو ڈرو تم پروردگار اپنے سے اسکے حکم کی مخالفت کرنے میں الَّذِيْ وہ خدا کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ پیدا کیا ہے تمکو ایک نفس اور تن سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہے وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور پیدا کیا اس سے جوڑا اسکا کہ وہ حوا ہے وَبَثَّ
مِنْهُمَا اور پہیلایا ان دونوں یعنی آدم اور حوا سے رِجَالًا كَثِيْرًا مردوں بہت کو وَّنِسَآءً اور عورتوں کو اور حضرت آدم کے پیدا ہونیکی کیفیت
تو سورہ بقرہ میں بیان ہو گئی ہے اور حضرت حوا کے پیدا ہونیکی کیفیت موافق مشہور کے تو یہ ہے کہ وہ حضرت آدم کی جانب چپ کی چہوٹی پسلی سے پیدا ہوئی اور

اور بعض روایتیں بھی اسپر دلالت کرتی ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی ہیں بلکہ اُس مٹی سے پیدا ہوئی ہیں کہ جو مٹی
حضرت آدم کی پسلی بنکر بچ رہی تھی یا آدم کا پتلا بنکر جو مٹی باقی رکھی تھی اُس مٹی سے خدا تعالی نے حوا کو بنایا ہے چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ کسی نے اُن حضرت سے سوال کیا کہ حوا کسطرح پیدا ہوئی ہے فرمایا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے
پیدا ہوئی ہے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں کیا خدا کو قدرت نہتی کہ پسلی کے سوا اور کسی چیز سے پیدا کرتا اور فرمایا کہ خبر دی ہے مجھکو میرے باپ نے اپنے پدران طاہرین سے
کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ خدا تعالی نے اپنی دست قدرت سے مٹی کو گوندھا اور اُس سے آدم کو پیدا کیا اور جو کچھ مٹی اُس سے باقی رکھی تھی اُس سے حوا کو پیدا
کیا اور ایک روایت میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کیا خدا عاجز تہا کہ حوا کو آدم کی پسلی سے بناکر اُسکے بدن ہی کی ٹکڑے کو اُسکی جورو بناتا اور اُسکی
پسلی کے سوا اور کسی چیز سے پیدا نکر سکا اور ایسے ہی مشہور ہے کہ حضرت آدم کے نطفہ سے اور حوا کے پیٹ سے ایک مرتبہ میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑوان پیدا ہوتی
تھی ستر جوڑ اسیطرح پیدا ہوئے اور ایک پیٹ کے پسر کا نکاح دوسرے پیٹ کی دختر سے ہوتا تہا اور بعض روایات بھی اسپر دلالت کرتی ہیں لیکن وہ روایتیں
تقیہ کی ہیں اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ بھی جھوٹ ہے بہائی کا نکاح بہن سے جائز نہیں ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی
کو آدم کی نسل جاری کرنی منظور ہوئی تو حضرت حوا سے شیث تنہا کو پیدا کیا اور بعد اُسکے یافث تنہا کو پیدا کیا اور شیث کیواسطے حور نازل کی پنجشنبہ
کے روز بعد عصر کے کہ نام اُسکا نزلہ تہا اور آدم کو حکم کیا کہ شیث کا نکاح اُس سے کرے اور دوسرے روز عصر کے بعد ایک اور حور جنت سے بہیجی کہ نام اُسکا منزلہ تہا اور حکم
کیا کہ یافث کا نکاح اُس سے کرے جب اُن دونوں کا نکاح آپسمین ہوا تو شیث کے بیٹا پیدا ہوا اور یافث کے دختر پیدا ہوئی اور اُن دونوں کے بیٹا اور بیٹی کا نکاح
آپسمین ہوا اور اُن دونوں سے نسل چلی اور حضرت نوح اُن دونوں کی اولاد میں سے تہا اور وہ حوریں بعد جننے کے بہشت کو چلی گئیں اور اسمین روایتیں
بہت مختلف ہیں وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ اور ڈرو تم خدا سے کہ آپسمین سوال کرتے ہو تم بِہٖ ساتھ اُسکے یعنی اُسکی قسم کہا کر بعض تم
میں سے بعض کو کہتا ہے کہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بحق خدا کہ تو یہ کام کر یا مانگتا ہوں میں تجھ سے بحق خدا اور اہل کوفہ نے تساءلون کو بتخفیف سین پڑہکے
اور باقیوں نے بتشدید سین اور اصل میں تتساءلون ہو دوسری تا سین میں ادغام کی گئی ہے وَالْاَرْحَامَ اور ڈرو تم یگانوں سے کہ اُنکی قسم کہا
وقت سوال کرتے آپسمین اور یا یہ معنی ہیں کہ خدا ایسا بزرگ ہے کہ اُسکے واسطے آپسمین اپنی حاجتیں تم طلب کرتے ہو ڈرو اُسکی مخالفت سے اُسکے حکم کی
تعمیل کرو اور ایسے ہی ڈرو تم یگانوں سے کہ اُنسے قطع کرو اور بگاڑ کرو کہ یہ قطع کرنا بڑا ہی سخت گناہ ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ملاپ رکھو
اپنے یگانوں اور رشتہ داروں سے اگرچہ سلام علیک ہی ہو اور حدیث قدسی میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ میں رحمان ہوں کہ میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام
میں سے لیا ہے جو کہ رحم سے معنی یگانہ اور رشتہ داری ملاپ رکھوینگا اور جو کوئی اُس سے قطع کرتے ہیں میں بھی اُس سے قطع کرونگا اور حمزہ نے
ارحام کو مجرور پڑہا ہے کی ضمیر مجرور پر عطف کرکے اور یہ مذہب نہایت ضعیف ہے اور باقیوں نے منصوب پڑہکے اتقوا کا یا اسماً کون کا مفعول مقرر کرکے
اور اس آیت میں خدا تعالی نے اپنے ذکر کے ہمراہ رحم کا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس سے قطع کرنیکا سخت گناہ ہے اور خدا تعالی پر کچھ پوشیدہ نہیں ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ تحقیق خدا ہے اوپر تمہارے یعنی تمہارے اعمال کا رَقِیْبًا نگہبان ہے جانتا ہے کہ جو کچھ گناہ ہو اپنے
تئیں بچانے رہو کہ قطع رحم اور سوا اسکے کوئی گناہ تم سے نہونے پاوے اور اب خدا تعالی یتیموں کے مال کی حفاظت کی تاکید کرتا ہے اور اُنکے مالوں کی حفاظت کیلئے حکم
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اور دو تم یتیموں کو جسوقت وہ بالغ تمیز دار ہوجائیں اَمْوَالَہُمْ مالوں اُنکے کو اور وہ اگر ایسے نہوں تو
اُنکے والیوں کو اور اوصیا کو اُنکے مال دو اور اگر تم اُنکے والی یا وصی ہو تو پہلے بالغ ہونے سے اُنکے کہانے اور پہننے میں خرچ کرو اور تنگی اُنپر مت کرو اور بیجا خرچ
بھی مت کرو اور جسوقت وہ بالغ تمیز دار ہوجائیں تو اُن کے مال اُنکے سپرد کرو اور کہتے ہیں کہ والی یتیموں کے اُنکے مالوں میں بیجا تصرف کرتے تہے کہ گوسفند موٹے
اور فربہ اپنے اُنکی گوسفند دبلے پتلے میں ملاکر اُسکے عوض میں گوسفند فربہ اُنکی لیتے تھے خدا تعالی نے فرمایا کہ اُنکے مالوں میں تصرف غیر جائز مت کرو وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ
اور نہ بدل کرو تم ناپاک مال کو بِالطَّیِّبِ ساتھ پاک مال کے یعنی مال یتیم کا کہ تم پر حرام کیا ہے خدا نے اور تمہارے واسطے وہ ناپاک اور حرام ہے اپنے مال سے

کہ وہ حلال اور پاک ہے تمہارے واسطے اور خدا نے وہ تمپر حلال کیا ہے بدل مت کرو اور یہ معنی ہین کہ مال یتیم کا کہ تمپر حرام ہے اُسکے کہانے مین جلدی مت کرو
پہلے اس سے کہ مال حلال جو تمہارے مقدر کا ہے وہ تمہارے ہاتھ آوے اور کہتے ہین کہ ایک شخص کہ وہ بنی غطفان سے تہا بہائی اُسکا مر گیا تہا اور ایک بیٹا اُسنے
چہوڑا تہا اور یہ اُسکا وصی تہا اس جہت سے اُسنے اُسکے مال مین تصرف کیا جسوقت بیٹا اُسکا بالغ ہوا تو اُسنے مال کو اس سے طلب کیا اور یہ مال کے دینے مین
دیر اور تاخیر کرتا تہا اُس لڑکے نے محکمۂ عالیہ سرور انبیا صلعم مین اپنے مال کی نالش کی یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ
اور نہ کہاؤ تم مالون اُن یتیمونکا إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ طرف مالون اپنے کے یعنی اپنے مالونکو اُنکے مالونمین ملا کر اُنکو مال مت کہاؤ إِنَّهُ تحقیق کہ وہ کہانا
مال یتیم کا یا خیانت کرنی اُسمین كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ہے گناہ بڑا خدا کی نزدیک اور کہتے ہین کہ جسوقت اُس لڑکے کے چچانے سنا کہ مال یتیم کا کہانا بہت بڑا گناہ
ہے تو اُسیوقت وہ مال اُسنے اُس لڑکے کو دیدیا اور کہتے ہین کہ اُس لڑکے نے وہ مال راہ خدا مین دیدیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ لڑکے کو ثواب ہوا اور اُسکے باپ پر
وبال اُسکے جمع کرنیکا ہوا کہ قیامت کو رو رو کر افسوس کریگا کہ بیٹے نے راہ خدا مین اُسکو کیون دیدیا اور کہتے ہین کہ ایک لڑکی مالدار ایک شخص کے پاس تہی وہ اُسکی
پرورش کرتا تہا اور اُسکا مال بہی اُسکے قبضہ مین تہا وہ شخص چاہتا تہا کہ اُس سے نکاح کرکے اُسکا مال خورد برد کرے اور حق زوجیت اور مہر اُسکا کچہہ
دیوے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِنْ خِفْتُمْ اور اگر خوف کرو تم اے والی یتیمونکے أَلَّا تُقْسِطُوا یہ کہ نہ انصاف اور عدالت
کرو تم فِي الْيَتَامَىٰ بیچ یتیم عورتونکی یعنی اگر جانتے ہو کہ بعد نکاح کے یتیمونکے مال کی رعایت نکرو گے انصاف اور عدالت سے بلکہ اُنکا مال کہا جاؤ گے اور
حقوق اُنکی ادا نکرو گے کہ اُنکی حق کا طلب کرنیوالا کوئی نہین ہے فَانْكِحُوا پس نکاح کرو تم مَا طَابَ لَكُمْ جو کچہہ خوش آوے واسطے تمہارے اور پسند ہووے اور
موافق تمہارے طبیعتونکے ہووے مِنَ النِّسَاءِ عورتون حلال مین سے سواے اُن یتیم عورتونکے یعنی اس صورت مین یتیم عورتونسے اور جو کہ تمپر حرام ہین اُنسے نکاح مت
کرو اور سواے اُنکے جس عورت سے چاہو نکاح کرو مَثْنَىٰ جسوقت دو دو ہون وَثُلَاثَ اور تین تین وَرُبَاعَ اور چار چار ہون یعنی اُن عدد مین سے
جس عدد کو چاہو اختیار کرو اور زیادہ چار سے نکاح دائمی درست نہین ہے اور مثنی اور ثلث اور رباع حال واقع ہوئے ہین اور غیر منصرف ہین فَإِنْ
خِفْتُمْ پس اگر خوف کرو تم أَلَّا تَعْدِلُوا یہ کہ نہ انصاف کرو تم کہ اُن عورتونکو برابر رکہو تم نفقہ دینے مین اور اُنکے پاس شب کو رہنے مین تو اُس
صورتمین فَوَاحِدَةً پس ایک ہی زوجہ ہو اور ایک ہی کو اختیار کرو اور اس سے زیادہ کی طمع نکرو أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یا وہ عورت کہ مالک
ہوئے ہین ہاتہ تمہارے یعنی لونڈیونکو اختیار کرو کہ جسکے تم مالک ہوئے ہو اور اُسکو اپنے تصرف مین لاؤ جسقدر چاہو اگرچہ چار سے زیادہ ہون کہ اُنکا نفقہ اور خرچ اُتنا
نہین ہوتا جیسے کہ آزاد عورتونکے زیادہ خرچ ہوتے ہین اور راتون کی تقسیم بہی اُنمین واجب نہین ہے ذَٰلِكَ یہ یعنی نکاح ایک عورت کا اور لونڈیان رکہنی
أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا زیادہ نزدیک ہے اُسکے کہ نہ بے انصافی کرو تم کہ ایک عورت سے زیادہ رغبت اور اختلاط رکہو اور دوسرے کے حقوق ادا نکرو اور اس مقام
مین نکاح دائمی کا اور لونڈیونکے ذکر کرنیسے اور نکاح متعہ کو ذکر نکرنیسے یہ لازم نہین آتا ہے کہ نکاح متعہ جائز نہو اسواسطے کہ ضرور نہین ہے کہ سب احکام کا بیان
ایک ہی جگہہ ہو اگر متعہ کا یہان ذکر نہین کیا ہے تو کیا مضایقہ ہے دوسری جگہہ بعد اسکے ذکر کیا ہے اور سواے اسکے یہان اُن عورتونکا ذکر ہے کہ جنسے انتظام
خانہ داری کا متعلق ہے اور وہ یا تو زوجہ دائمی ہوتی ہے اور یا لونڈی ہوتی ہے اور زن متوعہ ایسی نہین ہوتی بلکہ وہ فقط رفع حاجت کیلئے ہوتی ہے اسواسطے
اُسکا ذکر یہان نہین کیا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اسلام سے پہلے ایام جاہلیت مین عورتونکی والی مہر کو شوہرونسے لیکر اپنے تصرف مین
لاتے تہے اور عورتونکو اُس سے محروم رکہتے تہے خدا تعالیٰ نے اُس سے منع کیا اور فرمایا کہ وَآتُوا النِّسَاءَ اور دو تم عورتونکو اے والیو عورتونکے صَدُقَاتِهِنَّ مہر
اُنکی جو کہ اُنکے شوہرونسے تم نے لئے ہین اسواسطے کہ وہ حق اُنکا ہے اور تمہارا کچہہ حصہ اُسمین نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اس آیت مین خطاب شوہرونکی طرف ہے یعنی
اے شوہرو عورتونکی دو تم عورتونکو مہر اُنکے اور اُسکے دینے مین مضایقہ مت کرو کہ نِحْلَةً بخشش ہے وہ شوہرونکی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے اور اُسکے مہر کے ادا کرنیکی نیت نہ رکہتا ہو تو وہ شخص خدا کی نزدیک زانی ہے اور جناب سرور انبیا صلعم سے روایت کرتے ہین
فرمایا کہ جو کوئی قرض لیوے اور نیت اُسکے ادا کرنیکی نہ رکہتا ہو وہ چور ہے اور جو کوئی کسی عورت سے نکاح کرے اور اُسکی مہر کے دینے کی نیت نہ رکہتا ہو وہ زانی ہے

[illegible]

اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لایق تر شرطونکا یہ ہے کہ وفا کرو تم اُس چیز کو کہ حلال کیا ہے تم نے اُسکے عوض مین فروج کو فَاِنۡ طِبۡنَ پس
اگر خوشی سے دیوین وہ عورتین لَکُمۡ عَنۡ شَیۡءٍ واسطے تمہارے کچھ مِّنۡهُ نَفۡسًا اُس مہر مین سے از روے نفس کے یعنی اپنے نفس کی خوشی اور رضامندی
سے کچھ مہر یا کل مہر تمکو بخشدین تو کچھ مضایقہ نہین ہے فَکُلُوۡهُ پس کہاؤ تم اُسکو هَنِیۡٓـًٔا مَّرِیۡٓـًٔا جو تمکو پچتا ہو کہ وہ تمکو مباح ہے اور اُسکے کہانے مین تمکو
کچھ گناہ نہین ہے کیونکہ اپنی خوشی سے اُسنے تمکو بخشا ہے اور نفسا تمیز واقع ہوا ہے اور کہتے ہین کہ کسی شخص نے ہنیا مریا کی معنے کو رسولخدا صلعم سے پوچھا فرمایا کہ ہنی
وہ ہے کہ جسمین کوئی گناہ نہو اور مری وہ ہے کہ جسمین درد اور رنج نہو اور روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور درد شکم کی اُسنے شکایت کی
فرمایا کہ اپنی زوجہ سے کچھ مہر بطیب نفس ہبہ کروالے اور اُس مہر کا شہد خرید کر اور آب باران مین اُسکو ملا کر تمع کیا ہو تو دو جہان ہنیا اور مری اور برکت اور شفا کی
چنانچہ خداوند کریم نے فرمایا ہے ہنیا مریا اور شہد کی شفا مین فرمایا ہے فیہ شفاء للناس اور آب باران کی برکت مین فرمایا ہے وانزل من السماء ماء مبارکا
اور جسوقت کہ برکت اور شفا اور ہنی اور مری جمع ہون تجہمین تو شفا پایگا تو انشاء اللہ تعالی اُس شخص نے موافق ارشاد جناب امیر المومنین علیہ السلام
کے عمل کیا تو شفا پائی اور پہلے اس سے خدا تعالی نے فرمایا تہا کہ یتیم بالغ ہو جائین تو مال اُنکا اُنکو دیدو اور اب فرماتا ہے کہ وَلَا تُؤۡتُوا السُّفَهَآءَ یعنی اور نہ
دو تم بیعقلونکو اَمۡوَالَکُمُ مال اپنے یعنی مال اُنکے کہ جو تمہارے تحت تصرف مین ہین اور اُن بیعقلونکے مالونپر تم قابض ہو الَّتِیۡ وہ مال کہ
جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمۡ کیا ہے خدا نے واسطے تمہارے قِیٰمًا سبب قایم رہنے معیشت کا وہ مال اُنکو مت دو حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
وہ یتیم ہین کہ جنکا مال تمہارے پاس ہین وہ مال اُنکو مت دو یہانتک کہ وہ بالغ اور تمیزدار ہو جائین اور جسوقت ایسے ہو جائین تو اُسوقت اُنکو مال سپرد
کردو کسینے پوچہا کہ مال اُنکے ہمارے مال کیونکر ہو جاینگے فرمایا کہ جسوقت تو اُنکا وارث ہو اُسوقت وہ مال تجہکو ہی پہنچیگا اور بعضی روایت مین ہے کہ
مراد سفہا سے شراب کے پینے والے ہین اُنکو مال مت دو اور قیاما کو نافع اور ابن عامر نے قیما پڑہا ہے بدون الف کے اور کہتے ہین کہ معنی اس آیت کہ یہ ہین کہ مال
اپنے کہ جو تمہاری املاک ہین اور سبب تمہاری معاش اور معاد کی ہین کہ دنیا مین اُنسے گزارا کرتے ہو اور آخرت کے فائدہ کیلئے اُس سے خرچ اور بہا کرتے ہو اور
اور راہ خدا مین دیتے ہو اُن مالونکو اپنے زن بیخبر اور فرزند احمق کو مت دو اور اُنکی سپرد مت کرو کہ وہ بیوقوفی سے تمہارے مال کو بیجا صرف کرینگے اور تم محتاج
ہو جاؤگے اور روایت بھی اِس معنی پر دلالت کرتی ہے چنانچہ فرمایا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے کہ سفہا سے مراد عورتین ہین اور فرزند ہین اپنے جسوقت کہ تمکو
معلوم ہو اور جانتا ہو کہ زوجہ اور فرزند بیخبر دین اور مال کو خراب کرینگے ہین تو اُنکو سپرد نکرنا چاہئے ہین کہ اُن دونون سے کسی کو اپنا مال جو کہ سبب اُسکی معیشت
کا ہو سپرد کرے حال یہ ہے کہ ایسے لوگونکو مال مت دو خواہ وہ مال اُنکے ہون خواہ تمہارے ہون وَّارۡزُقُوۡهُمۡ اور روزی دو تم اُنکو یعنی کہانا مقرر کرو
تم فِیۡهَا بیچ اُن مالونکے اُنکے واسطے اسقدر کہ جسمین وہ بہوکے نہین اور موافق اُنکی حال کے ہو وَاکۡسُوۡهُمۡ اور کپڑا دو تم اُنکو موافق اُنکی حیثیت
کے وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ اور کہو تم واسطے اُنکے قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا بات پسندیدہ اور اچہا کہ جسکو سنکر وہ خوش ہون اور راضی ہین اور سچ اُنکو نہو بلکہ اچہی
اور نیک وعدہ اُنسے کرو مثلا کہو اگر وہ یتیم ہو کہ یہ مال تیرا میرے پاس ہے اور مین اُسکا امانتدار ہون اور تیری طرف سے اُسکا خزانہ دار ہون اور جسوقت
تو بالغ ہو جاویگا تو یہ مال تیرا تیرے سپرد کر دونگا اور ایسے ہی عورت سے ایسا وعدہ کرو کہ جو وہ خوش ہو جائے وَابۡتَلُوا الۡیَتٰمٰی اور آزماؤ
تم یتیمونکو بالغ ہونے سے پہلے اگر مرد ہے تو خرید و فروخت اور نگہبانی مال سے آزماؤ کہ وہ اپنے فائدہ کو سمجہتا ہے یا نہین اور اگر عورت ہے تو کاتنے اور سینے اور
کاروبار سے آزماؤ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ یہانتک کہ جسوقت پہنچین وہ حد نکاح کو کہ بالغ ہو جائین اور مرد کا بالغ ہونا احتلام سے یا
زیر ناف کے بال اُگنے سے اور اگر ان دونون سے کوئی نہو تو پندرہ برس کی عمر پہنچنے سے معلوم ہوتا ہے اور عورتونکا بالغ ہونا اُن دونو علامتون
یا نو برس کی تمام ہونے سے معلوم ہوتا ہے پس جسوقت وہ حد بلوغ کو پہنچ جائین تو اُسوقت فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ پس اگر دیکہو تم مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا اُن سے
تمیزداری اور راست روی کو خرید و فروخت اور صرف کرنے مین کہ وہ اپنے حال کے فائدہ اور نقصان کو خوب سمجہتے ہین تو فَادۡفَعُوۡۤا اِلَیۡهِمۡ
اَمۡوَالَهُمۡ پس دفع کرو تم طرف اُنکی مالون اُنکے کو یعنی اُنکے مال اُنکو دیدو جو کہ تمہارے پاس ہین اور اُسمین کچہ تامل نکرو اسواسطے کہ بعد بلوغ

اُنکی مالونکو تم اپنی پاس نہین رکہہ سکتے ہو لیکن حدیث مین آیاہے کہ اگر وہ ایسا ہو کہ مال کو ضایع کرتاہے اور شراب پیتاہے اور زنا کرتاہے تو بہی اُسکو مت دو وَلَا تَأْكُلُوهَا
اور نکہاؤ تم اُن مالون کو یتیمونکی اور تلف نکرو اُنکو اِسْرَافًا حد سے گذر کر بیجا اور بیجا وَبِدَارًا اور جلدی کرکے اَنْ يَكْبَرُوا اس سے کہ بڑے ہوجاتے ہین وہ
اور اسرافًا اور بدارًا مصدر ہین اور محل حال مین واقع ہوتے ہین یعنی مسرفین و مبادرین اور ان یکبروا بتاویل مصدر منصوب ہی بدارًا سے یعنی مبادرین کبرہم یعنی مال
یتیمونکا زیادہ حد مقرر سے اور جلدی کرکے اس خوف سے کہ یہ بالغ ہو جاینگے نکہاؤ کہ جائز نہین ہی اور حد مقرر سے مراد یہ ہی کہ موافق احتیاج کی محتاج کو عوض مین نگہبانی مال
یتیم کی کہانا جائز ہی وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اور جو شخص کہ ہو وہ تونگر والیون اور اوصیا مین سے جو کہ نگہبانی یتیم کی مال کی کرتے ہین تو فَلْيَسْتَعْفِفْ پس چاہیے
کہ عفت اختیار کرے کہ اپنے تئین یتیم کا مال کہانے سے نگاہ رکہو کہ بدون عوض اُسکی مال کی نگہبانی کرو وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا اور جو شخص کہ ہو محتاج مال یتیم کی
نگہبانی کرنیوالون مین سے تو فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ پس چاہیے کہ کہاوے وہ ساتہہ نیکی کی یتیم کی مال مین سے نگہبانی کی عوض مین بقدر حاجت کی اور موافق ضرورت کی
کپڑے کیواسطے بہی لیوے کہ مباح ہی اور بہی نہ بہت اور زیادہ اس سے جائز نہین ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ بعد اسکی کہ اگر اُسکی ہاتہہ آوے اور قدرت ہوجاوے تو جسقدر
اُسنے کہایا ہو وہ بہی اُسکو واپس کرے فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ پس جسوقت دفع کرو تم طرف اُنکی مال اُنکی یعنی جسوقت بالغ ہوجاوین وہ اور تم اُنکو
مال اُنکی جو کہ تمہارے پاس ہین تو فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ پس گواہ مقرر کرو تم اوپر اُنکی یعنی اگر تم اُنکو اُنکا مال دیدو تو اُنکی قبض کرنیکے اقرار پر گواہ مقرر کرلو کہ تا
اُسکو اقرار کرینگی اور گواہ رہین اور تم مین اور اُن مین جہگڑا نہو اور اگر جہگڑا ہو تو وہ گواہ اُسکی اقرار کرنے قبض مال کی گواہی دیوین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا اور
اور کافی ہی خدا حساب لینے والا قیامت کو روز یعنی یہ گواہ مقرر کرنے واسطے اس کے ہین کہ دنیا مین تمہارا اُنسی جہگڑا نہو کہ تم کہو ہمنے مال کو دیدیا ہی اور وہ کہو دیا ہی وہ کہین
لینے نہین لیا ہی اور گواہ ہونگی گواہی دینے سے فیصلہ ہو جاتاہے اور جو شخص کہ خاین اور غاصب ہی یا دروغ دعویٰ کسی پر کرتاہے پس اُس سے خدا تعالی قیامت کو روز
سمجہہ لیگا پس مخالفت اُسکی حکم کی مت کرو اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین اسلام سے پہلے عادت عرب کی یہ تہی کہ عورتونکو اور خورد سال لڑکونکو میراث نہین دیتے تہی اور
تمام ترکہ مال اُس شخص کو دیا جاتا کہ دشمن سے جنگ کرے جسوقت سے حضرت رسولخدا صلعم ہجرت کرکے مدینہ مین رونق افروز ہوئی تو بہی قانون وہان جاری تہا ایک عورت سے حضرت
کو پاس آئی اور کہا کہ یا رسولخدا شوہر میرا مر گیا اور تین لڑکیان اُسنے اپنے بعد اپنی چہوڑی ہین اور مال بہت اُسنے چہوڑا ہی اور اُسکی چچا کی بیٹے مال کو اپنی تصرف مین لائے ہین
حضرت نے اُنکو طلب کیا اور حال کرنے دریافت کیا اُنہون نے عرض کی کہ یا رسولخدا ہماری قوم مین یہ قانون جاری ہی کہ عورتونکو اور لڑکونکو ہم میراث مین حصہ
نہین دیتے ہین اور مال اُسکے واسطے ہی جو کہ دشمن کو دفع کرے حق تعالی نے یہ آیت نازل کی لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ واسطے مردونکے حصہ ہی خواہ بڑے ہوون خواہ
چہوٹے ہوون مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اُس مین سے کہ جو چہوڑا ہی والدین نے اور قریبون نے یعنی جو مال کہ باپ یا مان نے چہوڑا ہے اُس مین مردونکا
حصہ ہی کہ وہ اولاد اُنکی ہین خواہ وہ مرد عمر مین بڑے ہوون یا چہوٹے ہوون اور ایسے ہی رشتہ دارونکی مال مین چہوٹے اور بڑے مردونکا حصہ ہی وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ
اور واسطے عورتونکی حصہ ہی خواہ چہوٹی ہوون خواہ بڑی ہوون مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اُس مین سے کہ چہوڑاہے والدین نے اور قریبون نے
یعنی مرد اور عورت سب حصہ پاتے ہین اُس مال اور جایداد مین سے کہ جو کہ باپ یا مان نی یا کسی رشتہ دار نے بعد اپنی چہوڑاہے مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اُس مین سے کہ
کم ہی اُس سے أَوْ كَثُرَ یا بہت ہی یعنی وہ مال جو اُنہون نے بعد اپنی چہوڑا ہی تہوڑا ہو یا بہت ہو سب مین سے حصہ پاتے ہین نَصِيبًا مَفْرُوضًا حصہ مقرر
کیا گیا اور وہ ہین جو کہ فرایض کی کتابون مین لکہا ہی یعنی مرد اور عورت دونو حصہ معین جو کہ شارع نے مقرر کیا ہی باپ کا اور مان کا اور قریبونکا سب پاتے ہین اگرچہ
وہ مال تہوڑا ہو یا بہت ہو مگر افسوس ہی کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنی باپ کی مال مین سے حصہ نپایا وہ بالکل محروم رہگئی اور حال یہ ہی کہ وہ بہی نساء مین داخل
تہی اور خارج نساء سے نتہی مخالف قرآن کی ایک روایت بنا کر اُس مظلومہ کو اُسکا حق ندیا اور نصیبًا حال واقع ہوا ہی اور بعد نازل ہونے اس آیت کی رسولخدا صلعم
اُن لوگونکو بلاکر اُس مرد کی بیٹیونکو حصہ دلایا آگی اُس سے خدا تعالی اُن جماعت کا ذکر کرتاہے کہ اُنکو مال مین سے حصہ دینا واجب نہین ہی بلکہ مستحب ہی چنانچہ
فرماتا ہی کہ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اور جسوقت حاضر ہوون تقسیم مین یعنی جسوقت حاضر ہوون وقت تقسیم ہونی میراث کی أُولُو الْقُرْبَىٰ رشتہ دار
میت کی وَالْيَتَامَىٰ اور یتیم لڑکے کہ میراث سے بیگانہ ہوون وَالْمَسَاكِينُ اور محتاج لوگ فَارْزُقُوهُمْ پس روزی دو تم اُنکو کچہہ مِنْهُ

اُس میں میراث میں سے یعنی اگر وقت تقسیم میراث کے یہ لوگ آجائیں تو اُس میں سے کچھ اُنکو بھی دو کہ دل اُنکے خوش ہو جائیں وَقُولُوا لَهُمْ اور کہو تم واسطے اُنکے قَوْلًا
مَّعْرُوفًا بات نیک کہ باعث اُنکی خاطر کی خوشی کا ہو کہ اُنکے واسطے دعائے خیر کریں اور اُنکو دیوین تو احسان اپنا اُوپر نہ رکھیں اور کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ
ہے میراث کی آیت سے لیکن اسکا وجوب منسوخ ہے نہ جواز اور استحباب اور اب خدا تعالےٰ بیان کرتا ہے کہ تمکو چاہیئے کہ یتیموں پر مہربانی کرو اس امر کا خوف کر کے کہ اگر
تمہاری اولاد ننھے ننھے بچے تمہارے پیچھے باقی رہ جائیں تو اُنپر کوئی مہربانی کرے اور رحم کھائے چنانچہ فرماتا ہے وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ اور چاہیے کہ ڈریں خدا سے وہ لوگ
لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ اگر چھوڑیں وہ پیچھے اپنے ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا اولاد ناتوان اور عاجز کو کہ وہ ننھے بچے ہوں خَافُوْا عَلَيْهِمْ خوف کریں اُوپر اُنکے
بے توشہ ہونے اور ضایع ہونے کے یعنی جیسا کہ تم اپنی اولاد کے واسطے نہیں چاہتے ہو کہ ہمارے بعد یہ ضایع ہو جائیں اور کوئی اُنپر رحم نہ کرے ایسے ہی تم اپنی اولاد کے بے سہارا
اور عاجز رہ جانیکا خوف کر کے لوگوں کی یتیموں پر شفقت اور مہربانی کرو کہ بعد تمہارے لوگ تمہارے یتیموں پر مہربانی کریں فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ پس چاہیے کہ ڈریں خدا سے
یتیموں کے آزار دینے میں وَلْيَقُوْلُوْا اور چاہیے کہ کہیں یتیموں سے قَوْلًا سَدِيْدًا بات درست جیسے کہ اپنی اولاد سے کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جس وقت لوگ کسی
مرنیکے وقت سے پہلے جاتے تھے تو اُس سے کہتے تھے کہ تو اپنا سب مال خرچ کر ڈال تیری اولاد کا خدا ضامن ہے اور پرورش کرنیوالا ہے خدا نے اُسکو منع کیا اور وہ آیت نازل کی
اور اب خدا تعالےٰ مال یتیموں کا بے وجہ شرعی کہانیسے منع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى تحقیق جو لوگ کہاتے ہیں مال یتیموں کا اور تلف
کرتے ہیں ظُلْمًا ظلم سے یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اسکی يظلمهم ظلما ہے اور یا تمیز ہے یعنی جو لوگ کہاتے ہیں مالوں یتیموں کا از روئے ظلم کے اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ
فِيْ بُطُوْنِهِمْ سوائے اسکے نہیں کہ کہاتے ہیں وہ بیچ پیٹوں اپنے کے نَارًا آگ کو یعنی پر کرتے ہیں اپنے پیٹوں کو اُس چیز سے کہ وہ اُنکو طرف آتش دوزخ کی کہینچے ہے وَ
سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا اور قریب ہے کہ داخل ہوں اور جلیں وہ لوگ آگ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم
نے کہ حق تعالےٰ قیامت کے روز ایک قوم کو اٹھاویگا کہ آگ اُنکے مونہوں کے اندر سے نکلتی ہوگی قیامت کے لوگ کہینگے کہ یہ کون لوگ ہیں ندا آویگی کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ مال یتیموں کے
ظلم سے کہاتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ شب معراج میں جو آسمان پر گیا تو ایک قوم کو میں نے دیکھا کہ آگ اُنکے مونہوں میں داخل
ہوتی ہے اور نیچے سے نکلتی ہے میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ لوگ وہ ہیں کہ جو ظلم سے مال یتیموں کا کہاتے ہیں اور دوسری روایت میں حضرت صادق
نے فرمایا ہے کہ کہانیوالا مال یتیم کا قریب ہے کہ وبال اُسکا اُسکو پہنچے دنیا میں اور آخرت میں دونوں میں اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کہانیوالا مال یتیم کا ناحق ہو یا بہت ہو
آتش دوزخ میں داخل ہوگا اور یتیم کو مال کا کہانا نہیں ہے وعذاب ظاہر میں ایک تو یہ ہے کہ قحط کی بلا میں مبتلا ہو اور آخرت میں واسطے اُسکے آتش
سوزان دوزخ کی ہے اور اب خدا تعالےٰ میراث کے حصوں کو بیان کرتا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ ایام جاہلیت میں اسلام سے پہلے جو لوگ زبردست تھے قبیلے میں وہ
میراث کو لیتے تھے اور باقی کے لوگ محروم رہتے تھے اسواسطے خدا تعالےٰ تفصیل حصوں کی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ
وصیت کرتا ہے تمکو خدا بیچ اولاد تمہاری کے اگر کوئی مرجاوے اور اولاد کو بعد اپنے چھوڑے تو لِلذَّكَرِ واسطے مرد کے یعنی واسطے پسر کے مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ مانند
دو عورتوں کے ہے یعنی مانند حصے دو دختروں کے یہ حال ہے کہ اگر کوئی مرجائے اور بعد اپنے اولاد کو چھوڑے تو پسر کا حصہ دختر کے حصہ سے دوچند ہوگا یعنی دو دو حصے پسر
ہونگے اور ایک ایک حصہ دختران کا ہوگا اور یہ خطاب کل بندوں کی طرف ہے رسولخدا کیطرف ہے اور امت کیطرف بھی البتہ اگر قل کا لفظ اسکے پہلے ہوتا تو رسولخدا صلعم
اس خطاب میں شریک نہوتے اور اب وہ حضرت بھی اس خطاب میں شریک ہیں اور اُن حضرت کو خارج کرنیکا اس خطاب سے کوئی وجہ نہیں ہے اور مرد کے حصے کی
دوچند ہونیکی وجہ عورت کے حصے سے حدیث میں مذکور ہوئی ہے کہ مرد کے ذمہ جہاد کرنا ہے اور نفقہ عیال کا ہے اسواسطے حصہ اُسکا عورت کے حصے سے دوچند ہوا فَاِنْ
كُنَّ پس اگر ہوویں اولاد مرنیوالے کے سارے نِسَآءً عورتیں یعنی پسر اُسکے اولاد میں کوئی نہووے اور وہ عورتیں اولاد اُس مرنیوالے کی فَوْقَ اثْنَتَيْنِ
زیادہ دو سے ہوں یا دو ہی ہوں تو فَلَهُنَّ پس واسطے اُن عورتوں کے ثُلُثَا مَا تَرَكَ ہے دو تہائی اُسکا ہے کہ جو چھوڑ گیا ہے اُس مرنیوالے نے اور ایک تہائی
جو باقی رہتا ہے وہ بھی اُن دختروں ہی کو بطور رد کے پہنچیگا اگر باپ اور ماں یا اور کوئی وارث اُنکے ہمراہ نہوگا وَاِنْ كَانَتْ اور اگر ہووے وہ وَاحِدَةً
ایک دختر اور اہل مدینہ نے اُسکو مرفوع پڑھا ہے اور اسکانت کی ضمیر مولودہ کیطرف پھرتی ہے کہ اُسکو تاویل کر کے نکالا ہے یعنی اگر مرنیوالے کی اولاد میں فقط ایک ہی دختر

اور ایک ہی دختر ہو تو فَلَهَا النِّصْفُ پس واسطے اُس دختر کے آدھا مال مرنیوالے کا ہوا اور نصف باقی کا بھی بطور ردّ کے اُسی دختر کو پہنچیگا اگر کوئی اور وارث
ہمراہ اُسکے نہوگا اور اب خدا تعالیٰ ماں اور باپ کے حصوں کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِأَبَوَيْهِ اور واسطے والدین اُس مرنیوالے کے اور مرجع ابویہ کا
اگرچہ مذکور نہیں ہے لیکن سیاق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ وہ میت کا لفظ ہے یعنی اگر کوئی مرجاوے اور اپنے باپ اور ماں کو بعد اپنے چھوڑے تو لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا السُّدُسُ واسطے ہر ایک کو اُن دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے مِمَّا تَرَكَ اس میں سے کہ چھوڑا ہے اُس مرنیوالے نے بعد اپنے مال یا جائداد کو لیکن یہ چھٹا حصہ
ماں کا واسطے اور چھٹا حصہ باپ کے واسطے اُس صورت میں ہے کہ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ اگر ہووے واسطے اُس مرنیوالے کے فرزند ایک یا زیادہ ایک سے مرد ہو یا عورت ہو
یعنی اگر کوئی شخص مرجاوے اور باپ اور ماں کو دونوں کو یا ایک کو اُن میں سے اور اولاد کو بعد اپنے چھوڑے خواہ وہ اولاد مرد ہوں خواہ عورتیں ہوں اور خواہ ایک ہو اور خواہ
ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ میں سے اُس مرنیوالے کے چھٹا حصہ باپ کا ہے اور چھٹا حصہ ماں کا ہے اور اگر ان دونوں میں سے ایک ہی شخص ہو خواہ باپ خواہ ماں
تو اُسکا بھی چھٹا ہی حصہ ہے اور باقی کا ترکہ اولاد کا حق ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہو اور اگر اولاد میں فقط ایک ہی دختر ہے تو اُسکو نصف پہنچیگا
اور چھٹا حصہ باپ کو اور چھٹا ہی حصہ ماں کو اور اگر اُنکو دیکر کچھ باقی رہیگا تو وہ بھی بطور ردّ کے اُنکو بھی پہنچیگا ہر ایک کو حصے کے موافق اور اگر اولاد میں عورتیں اور
مرد دونوں ہیں تو مرد کو دو حصے ہونگے اور عورت کا ایک حصہ ہوگا اور اگر کل مرد ہیں یا کل عورتیں ہیں تو برابر آپس میں تقسیم کرینگے فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ
پس اگر نہو واسطے اُس مرنیوالے کے فرزند بیٹا نہ بیٹی اور فقط باپ اور ماں دونوں ہوں وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ اور وارث ہوں اُس مرنیوالے کے باپ اور ماں اُسکی تو فَلِأُمِّهِ
الثُّلُثُ پس واسطے ماں اُس مرنیوالے کی تہائی حصہ ہے اور باقی کا مالک باپ ہے اور حمزہ اور کسائی فَلِإِمِّهِ کو ہمزہ اور میم کے کسرہ سے پڑھتے ہیں اور یہ تہائی حصہ ماں کا
اُس صورت میں پہنچتا ہے کہ مرنیوالے کے بعد کوئی بہن اور بھائی اُس مرنیوالے کا زندہ نہو فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ پس اگر ہوں واسطے اُس مرنیوالے کے بھائی بہن یعنی
دو بھائی یا ایک بھائی اور دو بہنیں یا چار بہنیں اور اس سے کم نہوں تو فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے ماں اُس مرنیوالے کی چھٹا حصہ ہے اُس مرنیوالے کے
ترکہ میں سے اور باپ اُس صورت میں مرنیوالے کے بھائی اور بہن کو تو مرنیوالے کے ترکہ میں سے کچھ نہیں پہنچتا ہے لیکن بھائی اور بہن کے ہونے سے ماں کا حصہ تہائی سے چھٹا ہو جاتا
ہے اور اگر مرنیوالا بھائی اور بہن ایک ہی سے کسیکو کچھ نہ چھوڑے تو اُس صورت میں البتہ ماں کو مرنیوالے کے ترکہ میں سے تہائی حصہ پہنچیگا اور ماں کی تہائی حصے میں سے چھٹا
حصہ ہو جانے میں کئی شرطیں ہیں دو بھائی ہوں یا ایک بھائی اور دو بہن ہوں یا چار بہن ہوں سکے سوا اور بھی ہیں ایک تو یہ کہ وہ بھائی اور بہن میت کی اعیانی
ہوں کہ میت کا اور بھائی اور بہن کا اور باپ اور ماں وہ ایک ہوں یا علاتی بھائی اور بہن ایسے ہوں کہ میت کا اور اُنکا باپ تو ایک ہو اور ماں میت کی دو
ہو کہ جو بھائی اور بہن کی ماں ہے اور وہ بھائی اور بہن اخیافی سبب کی ہوں کہ اگر اخیافی ہونگے تو تہائی حصہ سے چھٹا حصہ ماں کا نہو جائیگا اور یہ بھائی
بہن وہ ہیں کہ ماں تو اُنکی ایک ہو اور باپ علیحدہ علیحدہ ہوں اور دوسری یہ کہ باپ بھی ہمراہ ماں کے موجود ہو اور اگر فقط ماں ہوگی اور باپ نہوگا تو ماں کا حصہ
تہائی سے چھٹا نہو جائیگا اور تیسری یہ کہ بھائی اور بہن کافر اور غلام کسی کے نہوں جسوقت ماں آزاد ہو اور چوتھی یہ کہ میت کے مرنے سے پہلے بھائی اور بہن پیدا ہو چکے ہوں
اور اُسکے مرنے کے وقت حمل میں نہوں کہ اگر حمل میں ہونگے تو تہائی حصہ کو چھٹا حصہ نکر سکینگے اور پانچویں یہ کہ وقت مرنے اُس میت کے بھائی اور بہن زندہ ہوں اور
اگر میت سے پہلے ہی مر گئے ہوں تو تہائی حصہ کو ماں کے چھٹا حصہ نکر سکینگے اور چھٹی یہ کہ بھائی اور بہن قاتل میت کے نہوں اور اگر قاتل ہونگے اُسکے تو تہائی حصہ
کو ماں کے چھٹا حصہ نکر سکینگے اور یہ حصے جو خدا تعالیٰ نے اولاد کے اور باپ اور ماں کے بیان کئے ہیں مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیت کے ہیں کہ يُوصِي بِهَا
وصیت کیجاوے ساتھ اُسکے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو بکر نے عاصم سے یوصی کو بفتح صاد پڑھا ہے اور باقیوں نے صاد کے کسرہ سے پڑھا ہے یعنی پیچھے وصیت کے کہ وصیت کرے وہ میت
ساتھ اُسکے أَوْ دَيْنٍ یا پیچھے قرض کے اگر وہ مرنیوالا ذمہ اپنے کچھ قرض رکھتا ہو اور حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی مرجاوے اور کچھ مال بعد اپنے چھوڑے تو پہلے اُسکے مال میں سے
کفن اُسکا دیا جائیگا اور اگر کفن دیکر کچھ باقی رہے تو اُس مردے کا قرض اُس میں سے ادا کیا جائیگا اگر وہ ذمہ اپنے قرض رکھتا ہو اور اگر اُسکا قرض ادا کرکے کچھ باقی رہے تو وہ
اُسکو دیکھینگے اگر اُس مرنیوالے نے کسیکو کچھ دینے کی وصیت کی ہو اور وہ وصیت تہائی مال میت سے زیادہ کی نہیں ہے تو وصیت کو ادا کرینگے اور اگر تہائی مال سے
زیادہ مال کے دینے کی وصیت کی ہو تو بدون اجازت وارثوں کی تہائی مال میں سے زیادہ وصیت میں نہ دینگے اور بعد ادا کرنے وصیت کے جو کچھ باقی رہیگا اُسکو سب وارث

اپنے تقسیم کرینگے اور قرض اور وصیت سے پہلے وارثوں کا کچھ حق نہیں ہے میت کے ترکہ میں اور اگر باپ تنہا کوئی ہوتا ہے تو وہ کل ترکہ کا مالک ہوگا اور اگر ماں تنہا کوئی وارث
ہے تو وہ بھی کل ترکہ کی مالک ہوگی اور اب خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ ہمنے جو حصوں کی تعیین کی ہے کہ کسی کو زیادہ پہنچایا ہے اور کسی کو کم سو نہ جانتے تم اسکے
فائدہ سے واقف نہیں ہو چنانچہ فرماتا ہے کہ آبَاؤُكُمْ باپ تمہارے وَأَبْنَاؤُكُمْ اور بیٹے تمہارے لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نہیں جانتے
ہو تم کہ کون اُنمیں زیادہ نزدیک ہے لَكُمْ نَفْعًا واسطے تمہارے از روی نفع کے فائدہ میں باپ یا بیٹا اور نفعاً تمیز واقع ہوا ہے یعنی تم نہیں جانتے ہو کہ وارثوں
میں سے وہ کونسا ہے کہ جسکا نفع دینا آخرت میں تمکو زیادہ پہنچتا ہے اور ہم جانتے ہیں اسواسطے ہمنے حصوں میں تفریق کی ہے کہ کسی کو زیادہ پہنچایا ہے اور کسی کو کم پہنچایا
اور بعضوں کو محروم رکھا ہے فرض کیا گیا ہے فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ فرض کرنا اور مقرر کرنا کہ ثابت ہے جانب خدا سے فریضہ مفعول مطلق ہے فعل
محذوف کا اور حال بھی ہو سکتا ہے وہ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا تحقیق کہ خدا ہے جاننے والا ہر ایک کے مرتبہ اور مصلحت کا وارثوں میں حَكِيمًا حکم کرنیوالا حصوں
کی مقدار کا موافق حکمت کے اور اب خدا تعالیٰ ازواج کے حصوں کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَكُمْ اور واسطے تمہارے حصہ ہے نِصْفُ مَا تَرَكَ
أَزْوَاجُكُمْ اور اسکا جو چھوڑ گئی ہیں جورویں تمہاری إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ اگر نہو واسطے انکے فرزند نہ پسر نہ دختر تم سے نہ دوسرے شوہر سے نہ ایک شوہر یا دو
نہ تمہارے نطفہ سے نہ تمہاری اولاد کے نطفہ سے اور باقی کا ترکہ اس مرنیوالی کا وارثوں کو پہنچیگا فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے انکے فرزند
اُسی صورت سے جیسے کہ بیان ہوا ہے تو اُسوقت فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ پس واسطے تمہارے ہے چوتھائی حصہ اُس چیز میں سے کہ چھوڑا ہے اُن بیبیوں نے تمہاری یعنی اگر عورت
کسی مرجاوے اور شوہر کو اور اولاد کو بعد اپنے چھوڑے اور وہ اولاد ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہو پسر ہو یا دختر ہو اِس شوہر سے ہو یا دوسرے شوہر سے تو اس صورت میں شوہر کو چہارم
حصہ زوجہ کے ترکہ میں سے پہنچیگا اور باقی کا اولاد کو پہنچیگا حاصل اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی عورت مرجاوے اور اپنے شکم سے اولاد کو چھوڑ جاوے نہ اس شوہر سے نہ دوسرے شوہر سے
اور سوائے اولاد کی کسی اور وارث کو چھوڑے یا نہ چھوڑے تو اس صورت میں شوہر کو آدھا پہنچیگا زوجہ کے ترکہ میں سے اور اگر اس عورت نے بعد اپنے اولاد بھی چھوڑی ہے خواہ
شوہر کا اس شوہر سے ہو یا پہلے شوہر سے ہو تو اُس صورت میں شوہر کو چوتھائی حصہ پہنچیگا زوجہ کے ترکہ میں سے اور باقی کا اور وارثوں کو پہنچیگا مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیت کے
کہ يُوصِينَ بِهَا وصیت کریں ساتھ اسکے وہ عورتیں تمہاری أَوْ دَيْنٍ یا پیچھے قرض کے اگر وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئی ہوں یعنی یہ آدھا یا چوتھائی تمکو
اپنی اپنی زوجہ کے ترکہ میں سے بعد انکے قرض اور وصیت کے ادا کرنے کے پہنچتا ہے اگر قرض اور وصیت کو ادا کرکے انکے مال میں سے کچھ باقی رہے اور اگر قرض اور وصیت کو ادا
کرنیکے بعد کچھ باقی نہ رہے تو تمکو اور دوسرے وارثوں کو کچھ نہ پہنچیگا وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اور واسطے اُن جورووں کے ہے ایک چوتھائی حصہ اس چیز میں سے کہ
چھوڑا ہے تمنے بعد اپنے کچھ مال اور جائداد سے تو ہیں کو إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمہارے کوئی فرزند نہ پسر نہ دختر نہ اس زوجہ سے نہ دوسری زوجہ سے
فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے تمہارے فرزند کوئی بعد اپنے چھوڑا ہو پسر ہو یا دختر ہو ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہو اس زوجہ سے ہو یا دوسری زوجہ سے
تو فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم پس واسطے اُن بیبیوں تمہاری کے آٹھواں حصہ ہے اُس چیز میں سے کہ چھوڑا ہے تمنے بعد اپنے کچھ مال سے تو ہیں کہ شوہر کی زمین میں
زوجہ کو کچھ نہیں پہنچتا ہے اور اس مسئلہ میں درمیان علماء کے اختلاف ہے بعضے تو کہتے ہیں کہ زوجہ صاحب فرزند کو زمین سے حصہ پہنچتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں
پہنچتا اس صورت میں اچھا یہ ہے کہ زوجہ اور دوسرے وارث آپس میں مصالحہ کرلیں اور زوجہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ سب اس ہشتم یا چہارم حصہ میں شریک
ہونگی اس سے زیادہ انکو نہ پہنچیگا اور یہ حصہ انکو مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیت کے تُوصُونَ بِهَا کہ وصیت کرو تم ساتھ اسکے أَوْ دَيْنٍ
یا پیچھے قرض کے یعنی یہ حصہ زوجہ کو تمہارے مالمیں سے اُسوقت دیا جائیگا کہ جسوقت پہلے تمہارے قرض کو اور وصیت کو تمہاری ادا کرینگے اور قرض اور وصیت کے ادا
کرنیکے بعد کچھ باقی رہیگا تو انمیں سے زوجہ کو آٹھواں یا چوتھائی حصہ دینگے اور اگر تم قرض اپنے ذمہ میں نہ رکھتے ہو اور کسی کو وصیت کی ہو تو کل مال میں سے زوجہ کو حصہ دیا جائیگا چہارم
یا ہشتم اور باقی کا اور وارثوں کو پہنچیگا اور اب خدا تعالیٰ بھائی اور بہن کے حصے کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِن كَانَ رَجُلٌ اور اگر ہو کوئی
مرد مردہ ایسا کہ يُورَثُ میراث پائی جاتی ہے اُس سے كَلَالَةً از روی کلالہ کے اور کلالہ باپ اور بیٹے کے بغیر کو کہتے ہیں جانب عرض کے قریب کو یا جانب طول کے
قریب کو جیسے کہ بھائی اور بہن کہ جانب عرض کے قریب ہیں اور کلالہ حال واقع ہوا ہے یا تمیز ہے اور کان تامہ ہے اور اگر ناقصہ ہو تو یورث اسکی خبر ہو جائیگی

کلالہ بھی اسکی خبر ہو سکتا ہے اور کلالہ مفعول لہ بھی ہو سکتا ہے یعنی اگر کوئی مر جاتا اور وارث اسکی بھائی اور بہن ہوں اَوِ امْرَاَةٌ یا عورت ہو کہ میراث لیجاتی
اُس سے باعتبار کلالہ کے اور بھائی اور بہن اسکو وارث ہوں وَّلَهٗٓ اور واسطے اُس مرد یا عورت مرنیوالے کے اَخٌ بھائی مادری ہو کہ ماں اسکی اور اسکی ایک ہو
اور باپ دونوں کا علیحدہ علیحدہ ہوں اَوْ اُخْتٌ بہن مادری ایسی ہی ہو تو فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ پس واسطے ہر ایک کے اُن دونو بھائی
یا بہن میں سے چھٹا حصہ ہے یعنی بھائی کیواسطے بھی چھٹا حصہ ہے اور واسطے بہن کے بھی چھٹا حصہ ہے برابر اگر بعد اپنے فقط بھائی مادری کو چھوڑے یا فقط بہن مادری کو
چھوڑے تو یہ حصہ اسکا فرض ہے اور باقی کا ترکہ بھی انکو بطور رد کے پہنچیگا اگر اور ان پدری مادری یا پدری نہونگے اور اگر ہونگے تو باقی کا انکو پہنچیگا فَاِنْ كَانُوْٓا
اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ پس اگر ہوں وہ بھائی یا بہن مادری اکثر اس سے یعنی ایک سے زیادہ ہوں تو فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ پس وہ شریک ہیں بیچ
تہائی حصہ کے یعنی اگر کوئی مر جاوے مرد یا عورت اور وہ اپنے بھائی اور بہن کو دونو کو چھوڑے یا فقط بھائیونکو چھوڑے یا فقط بہنونکو چھوڑے کہ یہ تینوں قسم ایک سے زیادہ
ہوں اور سب مادری ہوں تو ہر صورت میں انکو تہائی حصہ پہنچیگا مرد اور عورت سب اسمیں برابر تقسیم کرینگے اور باقی کا ترکہ بھی بطور رد کے انکو پہنچیگا اگر اور ان پدری مادری
یا پدری نہونگے اور اگر ہونگے تو انکو پہنچیگا مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیت کے يُّوْصٰى بِهَآ وصیت کیجاتی ہے ساتھ اسکے اور اَوْ دَيْنٍ یا پیچھے قرض کے
اگر وہ مرنیوالا اپنے ذمہ کچھ قرض رکھتا ہو غَيْرَ مُضَآرٍّ شفقت کہ ضرر پہنچانیوالا ہو وہ مرنیوالا اقرار تو انکو وصیت میں کہ تہائی مال سے زیادہ کو دینے کی کسیکو وصیت کرے
یا ایک وارث کو سارے مال کے دینے کی وصیت کرے اور باقیونکو محروم کرے یا قرض میں ضرر پہنچاوے کہ ناحق کسیکو واسطے اقرار قرض کا کر جاوے یہ تقسیم میراث کی اسطرح سے وَصِيَّةً
مِّنَ اللّٰهِ وصیت کرنا خدا کیجانب سے ہے کہ مقدار حصوں کی تمہارے واسطے بیان کر دی ہے اور وصیۃ مفعول مطلق ہے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہے ساتھ
نفع اور ضرر کے حَلِيْمٌ بردبار ہے کہ جلدی گنہگاروں کو عذاب نہیں کرتا ہے تاکہ آئندہ کو توبہ کریں تِلْكَ وہ احکام کہ جو اس سورۃ میں بیان ہوئی ہیں حُدُوْدُ اللّٰهِ
حدیں ہیں خدا کی مقرر کیگئی واسطے بندوں کے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو شخص کہ فرمانبرداری کرے خدا کی اور پیغمبر اسکے کی کہ اسکی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز نکرے
اور ان حدوں سے تیری نہیں کہ جو کچھ اسکا حکم ہے اسکے مطابق عمل کرے تو يُدْخِلْهُ داخل کریگا خدا اسکو جَنّٰتٍ بہشتوں میں کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری
ہیں نیچے درختوں یا محلوں انکے سے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ ان بہشتوں کے وَذٰلِكَ اور یہ یعنی ہمیشہ بہشتوں میں رہنا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ مراد
پانا ہے اور پرہیزگاری بزرگ ہے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو شخص نافرمانی کرے خدا کی اور پیغمبر اسکے کی وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور تجاوز کرے حدوں اسکے سے
جو کہ اسنے مقرر کی ہیں کہ وہ احکام حلال اور حرام کے ہیں تو يُدْخِلْهُ نَارًا داخل کریگا اسکو آتش دوزخ میں خَالِدًا فِيْهَا ہمیشہ رہنے والا ہے وہ بیچ اس آتش دوزخ
کے اگر حلال کو حرام جانتا ہے اور حرام کو حلال جانتا ہو وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے اسکے عذاب ہے خوار کرنیوالا اور اب حق تعالی بدکار عورت کا حکم بیان کرتا ہے
جو ابتدائے اسلام میں تھا اور بعد اسکے منسوخ ہو گیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالّٰتِيْ اور وہ عورتیں کہ خواہش نفس سے يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ آتی ہیں بدکاری سخت کو
کہ وہ زنا کرتی ہیں مِنْ نِّسَآئِكُمْ عورتوں تمہاری میں سے کہ وہ عورتیں شوہر دار ہیں فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ پس گواہ طلب کرو تم اوپر ان عورتوں کے انکے زنا کرنے
پر واسطے حکم شرع کے اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ چار اپنے میں سے کہ وہ مومنین عادل و بالغ اور عاقل ہوں اور وہ انکے زنا کی گواہی دیویں فَاِنْ شَهِدُوْا پس اگر گواہی دیویں
وہ چار مرد انکی اوپر تو فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ پس تھام رکھو اور نگاہ رکھو تم ان عورتوں بدکاروں کو بیچ گھروں کے کہ گھروں میں انکو بند رکھو اور باہر نکلنے دو حَتّٰى
يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک کہ روح قبض کرے انکی موت یعنی ملک الموت انکی جانکو نکالے یعنی کہ وہ گھروں ہی میں پڑی ہوئی مر جاویں اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ
یا کردیوے خدا یعنی پیدا کرے لَهُنَّ سَبِيْلًا واسطے ان عورتوں کے کوئی سبیل انکی نجات کی یعنی کوئی ایسا حکم بعد اسکے انکے واسطے بھیجے کہ وہ اس قید سے رہائی پاویں
وَالَّذٰنِ اور جو دو آدمی ایک مرد اور ایک عورت ہیں اور بے شوہر ہیں يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ آتے ہیں اس گناہ سخت زنا کو تم میں سے یعنی مومنین تو فَاٰذُوْهُمَا
پس ایذا دو تم ان دونوں کو ملامت کرو انکو اس فعل بد پر فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا پس اگر توبہ کریں وہ دونوں اس سے اور درست کریں کام اپنے کو تو فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا
پس روگردانی کرو تم ان دونوں سے اور آزار انکو نہ پہنچاؤ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا تحقیق کہ خدا ہے توبہ قبول کرنیوالا اپنے بندوں کی رَّحِيْمًا مہربان توبہ کرنیوالوں پر
اور یہ آیت اور اس سے پہلے یہ دونوں منسوخ ہیں آیۃ الزانیۃ والزانی سے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایذا دینے سے مراد کوڑے مارنے ہیں اس حد کے تحت میں دوسری آیت منسوخ نہوگی

ع ۲ ۱۳

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ سوا اسکے نہیں کہ توبہ قبول کرنی واجب ہے اوپر خدا کے موافق وعدہ کے اور خدا تعالی خلاف اپنے وعدہ کے نہیں کرتا ہے پس البتہ توبہ کو وہ قبول کرتا
اور درگذر کرتا ہے گناہوں سے لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ واسطے اُن لوگوں کے کہ کرتے ہیں وہ بدی کو بِجَهَالَةٍ ساتھ نادانی اور بیوقوفی کے نہ عناد اور انکار کے بسبب ثُمَّ يَتُوبُونَ
پھر توبہ کرتے ہیں وہ اور رجوع کرتے ہیں طرف خدا کے مِنْ قَرِيبٍ نزدیک سے یعنی مرنے سے پہلے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو گناہ کہ بندہ کرتا ہے اگرچہ عالم
اُسکی بدانجامی کا لیکن حقیقت میں وہ جاہل ہے کہ اپنے نفس کو وہ گناہ کے سبب سے خطرہ میں ڈالتا ہے اور ایک شخص نے جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص بعد توبہ
گناہ کرے اور پھر توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہے یا نہیں فرمایا کہ خدا بخشنے گا اسکو پس اُس شخص نے عرض کی کہ کبتک توبہ قبول ہوتی ہے فرمایا کہ جبتک شیطان اُسکی پاس آوے اور
شیطان آدمی سے جدا نہیں ہوتا ہے جبتک کہ اُسکو موت نہ آوے اور من لا یحضرہ الفقیہ میں لکھا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے خطبہ آخر میں فرمایا کہ جو کوئی مرنے سے ایک
برس پہلے توبہ کرے خدا تعالی توبہ اُسکی قبول کرتا ہے پھر فرمایا حضرت نے کہ ایک سال بہت ہے معلوم نہیں کہ توبہ نصیب ہو یا نہیں جو کوئی ایک مہینے پہلے مرنے سے توبہ کرے
خدا تعالی توبہ اُسکی قبول کریگا پھر فرمایا حضرت نے کہ ایک مہینا بھی بہت ہے جو کوئی ایک روز مرنے سے پہلے توبہ کرے خدا تعالی اُسکی توبہ قبول کریگا پھر فرمایا حضرت نے کہ ایک روز
بھی بہت ہے جو کوئی مرنے سے ایک ساعت پہلے توبہ کرے تو توبہ اُسکی خدا تعالی قبول کریگا اور زجاج سے نقل ہے کہ ذکر جہالت کا اسواسطے ہے کہ اختیار کرنا لذت فانیہ دنیا کا
لذت باقیہ آخرت پر محض نادانی ہے پس جو کوئی واسطے لذت فانیہ کے گناہ کو اختیار کرے وہ نادان اور جاہل ہے پس جو کوئی جہالت سے گناہ کرے اور بعد اُسکے توبہ کرے
خدا تعالی توبہ اُسکی قبول کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ شیطان لعین نے طرف پروردگار کی خطاب کرکے کہا کہ قسم ہے تیری عزت و جلال کی کہ میں فرزند
آدم سے جدا نہونگا یہانتک کہ روح اُسکی تن سے جدا ہو حقتعالی نے فرمایا کہ قسم ہے مجھکو اپنے عزت و جلال کی کہ بندہ کی توبہ کے قبول کرنے میں باز نرہوں یہانتک کہ
روح اُسکی غرغرہ تک پہنچے اور بعضے کہتے ہیں کہ جسوقت کوئی ایک دم مرنے سے پہلے توبہ کرے تو ملائکہ اُسکو بطریق خوشحالی کہیں کہ جلد خبر لی تو نے اور جلد بکی تو نے درگاہ خدا
خدا کی طرف اور وقت موت کا تو معلوم نہیں ہے کہ کسوقت آجاوے عاقل کو چاہئے کہ اپنی جہالت سے گذر کر ہر دم اپنے کو دم آخر اور واپسین سمجھ کر ہر دم توبہ کرنے سے غافل نہو
کہ موت توبہ کرنیکی فرصت دیویگی تو حسرت ہی دل میں باقی رہجاویگی اور مرنے کے بعد کی حسرت و ندامت کچھ فائدہ نہ بخشیگی ع غافل مشو اے عاصی و بیدار و نادم باش
ہر روز و دم آخر شمر و حاضر دم باش فَأُولَٰئِكَ پس یہ لوگ کہ جو باعث توفیق توبہ کرتے ہیں يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرتا ہے خدا اوپر اُنکے اور
گناہوں کو اُنکے بخشتا ہے اور یہی ہے وفا کرنا وعدہ کا کہ جو فرمایا ہے کہ انما التوبۃ علی اللہ وَكَانَ اللَّهُ اور ہے خدا عَلِيمًا جاننے والا نیت خالص توبہ کرنیوالوں کی حَكِيمًا
حکمت والا کہ توبہ کرنیوالونکو عذاب نکریگا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ اور نہیں ہے توبہ یعنی نہیں ہے قبول کرنا توبہ کا لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ واسطے اُن لوگوں کے
کہ عمل کرتے ہیں بُری اور اُسپر اصرار کرتے ہیں اور گناہ کرنیکے بعد نادم نہیں ہوتے بلکہ گناہ کرنا اُنکو بُرا نہیں معلوم ہوتا حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ یہانتک کہ جسوقت حاضر ہوتی یعنی
پہنچے أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ایک اُنکو موت یعنی یہانتک کہ پہنچے کسی کو اُنمیں سے موت کہ آثار موت کے وہ دیکھے اور زندگی سے نا اُمید ہو اور روح اُسکی حلق میں جاکر
غرغرہ کرنیلگے اور اُسوقت وہ زندگی سے نا اُمید ہوکر قَالَ کہے کہ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ تحقیق میں نے توبہ کی اب پس اُن لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی کہ
ایسے وقت میں توبہ کرتے ہیں وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ اور نہ اُن لوگوں کی مرتے ہیں وہ وَهُمْ كُفَّارٌ جسوقت کہ وہ کافر ہیں یعنی اگر آدمی حالت کفر میں مر
اور موت کو دیکھکر توبہ کرے تو توبہ اُسکی قبول نہیں ہے اور توبہ گنہگاروں کی پشیمانی ہے گناہ سے جو پہلے کئے ہیں اور آئندہ ارادہ گناہ کرنیکا نہو اور توبہ کافر کی یہ ہے کہ ایمان
لاوے خدا اور پیغمبر پر اور اس آخر وقت میں توبہ اسواسطے قبول نہیں ہوتی کہ جسوقت روح گلے میں پہنچتی ہے اُسوقت وہ تکلیف شرع سے باہر ہوجاتا ہے اور آخرت میں
قدم رکھتا ہے اور اسیواسطے آخرت کے لوگوں پر تکلیف نہیں ہے اور خدا فرماتا ہے کہ أُولَٰئِكَ یہ گنہگار مومنین کہ وقت پہنچنے روح کے گلے میں اور آثار موت کو دیکھکر توبہ کرتے ہیں یا کفار کہ علامت
عذاب کے وقت میں کی طرح توبہ کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں أَعْتَدْنَا لَهُمْ طیار کیا ہے ہمنے واسطے اُنکی آخرت میں عَذَابًا أَلِيمًا عذاب دردناک کہ وہ عذاب آتش دوزخ
کا ہے اور اگر ہم چاہیں اپنے فضل و کرم سے مومنین کو بخشدیں پس آدمی کو چاہئے کہ بہت جلد توبہ کرے اسواسطے کہ موت کا اعتبار نہیں ہے معلوم نہیں کسوقت آجاتی ہے ۝
مرنے سے پہلے توبہ و تقوی ضرور ہے ہر آدمی کو توشہ عقبی ضرور ہی کر جانے ہو یا انکے اعمال کی سزا اور پیش حق حساب کو جانا ضرور ہے پھر کیوں دیر اتنی کرتے ہو
توبہ میں غافلو پھر عصیان اپنے کا تدبیر ضرور ہے توبہ سے پہلے آگئی گر موت ناگہاں پھر تو تمہیں عذاب کا چکھنا ضرور ہے مرنیکے وقت ہم سے نادم ہوتے تو کیا

پہلے ہی تمکو موت ہو تو ہم ضرور ہی اور اِس آیت سے معلوم ہوا کہ توبہ طلحہ کی کہ اُسنے جنگ جمل مین موت کو دیکہکر توبہ کی تہی قبول نہین ہوا اور ایسے ہی زبیر بہی کی
توبہ کہ مارا گیا اور بے توبہ مرا ہو گیا اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین اسلام سے پہلے جسوقت کوئی مرجاتا تہا تو اُسکے رشتہ دارونمین سے وہ شخص کہ جو مستحق اُسکی میراث
کا ہوتا تہا وہ اُسکی زوجہ بیوہ کے سر پر کپڑا ڈالکر اُسی مہر شوہر متوفی پر اُس عورت کو اپنی زوجہ بنا لیتا تہا اور اپنے تصرف مین لاتا تہا اور اگر چاہتا دوسرے شخص
اُس عورت کا نکاح کرکے مہر اُسکا اُس شخص سے لیتا تہا اور اپنے خرچ مین لاتا تہا اُس عورت کو قید مین رکہتا تہا یہانتک کہ جو میراث کہ اُس عورت کو شوہر
سے پہنچی تہی وہ میراث اُس مرد کو دیکر وہ عورت قید سے رہائی پاتی تہی یا وہین مرجاتی تہی اور میراث اُسکی وہ مرد اُسی کے شوہر کا رشتہ دار اپنے تصرف مین
لاتا تہا اور ابتدائے اسلام مین بہی یہی قاعدہ جاری تہا یہانتک کہ ابوقیس انصاری نے وفات پائی اور مسماۃ کبیشہ زوجہ اُسکی باقی رہی اور بیٹا اُسکا محصن
بن قیس کہ پہلی زوجہ سے تہا اُس عورت کی سر پر کپڑا ڈالکے اپنے تصرف مین لایا اور اُسکو تنگ کرتا تہا اور کہانا کپڑا اُسکو نہین دیتا تہا کبیشہ نے جناب رسولخدا
صلعم کی سرکار مین حاضر ہوکر نالش کی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے گہر کو جا جو کچہہ تیرے مقدمہ مین وحی نازل ہوگی تجہکو مین اطلاع اُسکی کر دونگا اور بعد اسکے
اور عورتین بہی جو کہ اِس بلا مین مبتلا تہین دوسرے روز حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئین اور حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم سب مثل کبیشہ کی
اِس مصیبت مین گرفتار ہین حقتعالی نے اپنی شفقت و مہربانی سے یہ آیت نازل کی کہ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا يَحِلُّ
لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ نہین حلال ہے واسطے تمہارے یہ کہ وارث ہو تم عورتونکے كَرْهًا از بردستی سے کہ اُنکو قید کرو اُنکے شوہرونکی میراث کی طمع سے اور
ان ترثوا بتاویل مصدر کی فاعل لا یحل کا ہے اور کرہا محل حال مین ہے اور حمزہ اور کسائی نے کرہا کو بضم کاف پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح کاف وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اور
نہین حلال ہے واسطے تمہارے یہ کہ منع کرو تم اُنکو اس کا عطف ترثوا پر ہے اسلیے بتاویل مصدر یہ بہی فاعل لا یحل کا ہوگا یعنی اور نہین حلال ہے واسطے تمہارے
یہ کہ منع کرو تم عورتونکو اور لا تعضلوا اگر نہی کا صیغہ ہو تو یہ معنی ہونگے کہ منع کرو تم اُن عورتونکو دوسرون سے نکاح کرنے سے لِتَذْهَبُوْا تاکہ لیجاؤ تم اُنسے
بعد اُنکو مہر دینیکے بِبَعْضِ مَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ بعض وہ چیز کہ دی ہے تمنے اُنکو یعنی تم جو اُنکو نکاح کرنیسے منع کرتے ہو اسواسطے کہ جو کچہہ تمنے اُنکو مہر دیا ہے اُنکو مہر دینیکے بعد
وہ سب اُنسے لیلو ایسا نکرو اور بعضے کہتے ہین کہ خطاب شوہرونکی طرف ہے یعنی اے شوہرو تم اُن عورتونکو تنگ نکرو کہ وہ مجبور اور ناچار ہوکر مہر اپنے تمکو دیدین تاکہ ہر ایک
تمہارے اِس تنگ کرنے سے رہائی پاوین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اُنہون نے اپنی زوجہ کو تنگ کرتے تہے تاکہ اُس سے مہر لیلیوین خدا نے اُنکو منع کیا اِلَّا
اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ مگر یہ کہ ظاہر لاوین وہ بدکاری ظاہر کہ وہ نافرمانبرداری تمہاری ہے اور حقوق زوجیت کی بجا لاتین پس وقتیکہ جائز ہے تمکو اُنسے
خلع کرو اور کچہہ اُنسے لیکر اُنکو طلاق دو اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد فاحشہ سے زنا فرمانی ہے اور ابن کثیر نے اور ابوبکر نے عاصم سے مبینۃ کو بفتح یا پڑہا ہے اور
باقیون نے بکسر یا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور زندگانی کرو تم اُن عورتونکے ساتہ ساتہ نیکی کے کلام کرنیمین اور روٹی کپڑا دینیمین بلکہ سب امورونمین خوش خلقی
سے سلوک کرو کہ خدا نے تمکو حکم کیا ہے فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ پس اگر کراہیت کرو تم اُن عورتون سے اور اُنکی صحبت سے ناخوش ہو فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا
شَيْئًا پس قریب ہے کہ مکروہ جانو تم ایک شی کو وَيَجْعَلَ اللّٰهُ اور کرے خدا واسطے تمہارے فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا بیچ اُسکے خیر کثیر یعنی اگر تم اُنکی صحبت سے
ناخوش ہو تو اُنکو طلاق دینے مین جلدی مت کرو بلکہ صبر کرو کہ صبر کرنیمین تمکو ثواب حاصل ہو یا خدا تعالی اُنسے تمکو کوئی فرزند عطا کرے پس چاہئے کہ جبر و کراہت
تم اُنسے مفارقت مت کرو بلکہ تمہاری نظر اُس امر کی طرف چاہئے کہ جسمین بہلائی تمہاری دین کی ہو اور کہتے ہین کہ ابتدائے اسلام مین اگر کوئی شخص کسی عورت
خوبصورت اور صاحب جمال کو دیکہتا تو اپنی زوجہ کو تہمت بدکاری اور فحش کی کرکے اُسکو آزار پہنچاتا تہا اور رنج و تکلیف دیتا تہا یہانتک کہ وہ عورت
تنگ ہوکر اپنی مہر سے درگذر کرتی تہی اور وہ مرد اُسکو طلاق دیتا تہا حقتعالی نے اِس فعل کو منع فرمایا اور فرمایا کہ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اور اگر ارادہ کرو تم
اور چاہو تم بدون فحش کے اور بدون نافرمانی اور مخالفت عورتون اپنی کی اِسْتِبْدَالَ زَوْجٍ بدلنا زوجہ اپنی کا مَكَانَ زَوْجٍ جگہہ زوجہ دوسری کی
یعنی اپنی پہلی زوجہ کو چہوڑکر دوسری زوجہ کرلی چاہو اور پہلی زوجہ کو بدون صادر ہونے فحش کے طلاق دو اور دوسری عورت سے کسی طرح سے نکاح کرنا چاہو
وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ اور دیا ہو تمنے کسی کو اُنمین سے یعنی زوجہ پہلی کو کہ جسکی طلاق کا تم ارادہ رکہتے ہو اُسکو دیا ہو تمنے قِنْطَارًا مال کثیر اُسکے مہر مین فَلَا تَاْخُذُوْا

مبینا ۰ شیئا یعنی پس تو تم اس مال میں سے کچھ بھی مت پھیر لو اتاخذونہ بہتانا کیا لیتے ہو تم اس مال کو بہتان کرکے واثما مبینا ۰ اور گناہ
ظاہر سے اور بہتانا اور اثما حال ہے وکیف تاخذونہ اور کیونکر لوگے تم اس مال مہر کو ان عورتوں سے وقد افضی بعضکم الی بعض
اور حال یہ ہے کہ تحقیق پہنچا ہے بعض تمہارا طرف بعض کی اور ایک نے دوسرے سے صحبت کرکے فائدہ اٹھایا ہے اور حق صحبت اور مجامعت درمیان میں ہے واخذن منکم
میثاقا غلیظا ۰ اور لیا ہے ان عورتوں نے تم سے پیمان سخت کہ ایجاب و قبول نکاح کا واقع ہوا ہے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میثاق وہ عہد ہے کہ
لیا گیا ہے شوہر سے وقت واقع ہونے صیغہ نکاح کے کہ رکھنا عورتوں کو خوش خلقی سے اور چھوڑ دینا اسکو نیکی سے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ لیا ہے تمنے عورتوں کو باعانت خدا
اور حلال کیا ہے تمنے انکی فروج کو بکلمہ خدا اور کہتے ہیں کہ جس وقت ابو قیس انصاری مرگیا تو اسکے بیٹے نے اپنے باپ کی دوسری زوجہ سے نکاح کرنا چاہا اس عورت
نے کہا کہ میں تجھسے کیونکر نکاح کروں کہ میں تجکو اپنا فرزند جانتی ہوں اور اس قصہ کو رسول خدا صلعم کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے اس عورت سے فرمایا کہ تو اپنے گھر میں
میں وحی کا منتظر ہوں کہ اس مقدمہ میں نازل ہو خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی چنانچہ فرماتا ہے کہ ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم اور نہ نکاح کرو تم اس سے کہ
نکاح کیا ہے باپوں تمہارے نے من النساء عورتوں میں سے اور ما لکھے کیجگہ من نکح نہ کہا اسواسطے کہ ما صفتیہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مصدریہ ہے اور مراد مصدر سے مفعول ہے یعنی
منکوحہ اور نکاح عقد اور جماع کو دونوں معنی میں آیا ہے یعنی جس عورت سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے تم اس سے مت نکاح کرو کہ مستحق عذاب کی ہو اسواسطے کہ وہ تمہاری
ماں ہے الا ما قد سلف مگر جو کچھ کہ تحقیق گزر گیا ہے پہلے اس سے کہ وہ معاف ہے اور اسپر کچھ عذاب نہیں ہے کہ وہ ممانعت کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے ہے اور آئندہ کو
ایسا مت کرو انہ کان تحقیق وہ نکاح کرنا زوجہ پدر سے فاحشۃ سخت بدکاری اور بڑا گناہ ہے اور پہلی امتوں سے خدا تعالی نے کسی امت کو اسکا حکم نہیں دیا
ہے یہ بہت سخت گناہ ہے ومقتا اور دشمن رکھا گیا خدا کا اور مومنین کا بلکہ تمام عقلا و اشراف کا اسواسطے کہ بزرگان عرب اسکو مکروہ جانتے تھے اور جو فرزند کہ باپ
کی زوجہ سے پیدا ہوتا تھا اسکو مقیت کہتے تھے یعنی دشمن رکھا گیا وساء سبیلا ۰ اور برا طریقہ ہے نکاح کرنا باپ کی زوجہ سے اور الا ما قد سلف استثنا منقطع ہے اسواسطے کہ
استثنا ماضی کا مستقبل سے جائز نہیں ہے اور فاعل ساء کا ضمیر مبہم ہے جسکی تفسیر کرتا ہے اسکی سبیلا اور مخصوص بالذم اسکا محذوف ہے اور خدا تعالی ان عورتوں کو
بیان کرتا ہے جو کہ حرام ہیں مرد پر حرمت علیکم امہتکم حرام کیگئیں ہیں اوپر تمہارے مائیں تمہاری امہات کا مضاف محذوف ہے یعنی حرام
کیا گیا ہے اوپر تمہارے نکاح ماؤں تمہاری کا اور تمہارے باپ کی ماں کا اور ماں کی ماں کا اسیطرح اوپر تک چلے جاؤ وبنتکم اور حرام کیگئی ہیں بیٹیاں تمہاری
اور پسر کی بیٹی اور دختر کی بیٹی اور تمہاری اولاد کی اولاد کی سب کی بیٹیاں واخوتکم اور بہنیں تمہاری خواہ حقیقی بہن ہو یعنی ماں اور باپ سے خواہ فقط باپ
سے خواہ فقط ماں سے وعمتکم اور پھوپھیاں تمہاری اور باپ کی اور دادا اور دادی کی اور ماں اور نانا اور نانی کی سب کی پھوپھیاں حرام ہیں اوپر تک چلے جاؤ وخلتکم
اور خالائیں تمہاری اور باپ اور ماں کی خالہ اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی کی سب کی خالہ حرام ہے وبنات الاخ اور بیٹیاں بھائی کی کہ
سگا بھائی ہو برادر پدری و مادری ہو یا برادر پدری فقط ہو یا برادر مادری فقط اور بھائی کی اولاد کی بیٹیاں اسیطرح نیچے تک چلی جاؤ یہ سب حرام ہیں وبنات الاخت
اور بیٹیاں بہن کی اسیطرح جیسے کہ بھائی کی بیٹیاں حرام ہیں اسی قیاس پر بہن کی بیٹیاں حرام ہیں یہ سات عورتیں حرام ہیں اور سات عورتوں کو جو حرام ہیں
بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وامہتکم التی ارضعنکم اور حرام کیگئی ہیں مائیں تمہاری جنہوں نے کہ دودھ پلایا ہے تمکو مثل ماں کی واخوتکم من الرضاعۃ
اور بہنیں تمہاری دودھ پینے کی جہت سے یعنی وہ عورت کہ اسنے اور تمنے کسی ایک عورت کا دودھ پیا ہو اور فرمایا ہے رسول خدا نے کہ جو عورت کہ نسب سے حرام ہے وہ عورت دودھ پینے کی جہت سے بھی
حرام ہے وامہات نسائکم اور حرام کیگئیں ہیں مائیں عورتوں تمہاری کی جو خوشدامن تمہاری ہیں اور انکی ماں اور انکی ماں کی ماں اوپر تک چلی جاؤ وربائبکم التی
فی حجورکم اور پالی ہوئی تمہاری جو بیٹیاں کہ تمہاری گود میں ہیں کہ انکی پرورش کرتے ہو اور یہ صفت بسبب غالب ہونے کے ہے اسواسطے کہ اکثر ماں کا دوسرا شوہر لڑکی کی پرورش
کرتا ہے یعنی تمہاری جورو کی بیٹیاں جو کہ دوسرے شوہروں سے ہیں لیکن وہ ایسی ہوں من نسائکم التی دخلتم بہن ان عورتوں تمہاری
میں سے ہوں کہ مجامعت کی ہے تمنے ساتھ انکے دخول سے مراد یہاں مجامعت ہے یعنی عورت کی بیٹیاں دوسرے شوہر سے حرام ہیں کہ جس سے تمنے مجامعت کی ہو اور
حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اسکی سب بیٹیاں حرام ہیں خواہ گود میں ہوں خواہ گود میں نہوں اور زن متوفیہ اور مملوکہ کی بیٹیاں بھی اسیطرح حرام ہیں ۔

ع ۸
۱۴

فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا پس اگر نہو تم کہ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ مجامعت کی ہو تمنے ساتھ اُنکی تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ ہی اوپر تمہارے اگر انکی
بیٹیونسے نکاح کرلو وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ اور حرام کیگئی ہین جورو بین بیٹون تمہارے کی الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وہ بیٹے کہ پشتون تمہارے سے ہین یعنی نطفہ
تمہارے سے ہین اور ایسیہی پوتی اور پڑپوتی کی جورو بھی حرام ہی وَأَنْ تَجْمَعُوا اور حرام ہی یہ کہ جمع کرو تم بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ درمیان دو بہنونکے یعنی اپنی
جورو کی بہن سے نکاح مت کرو جبتک کہ جورو زندہ ہے اور اسکو طلاق نہین دی ہی اور زن ممتوعہ کی بہن سے بھی یہی حال ہی اور لونڈی کی بہن سے بھی نکاح کرنا
جائز نہین ہی اور اگر لیگا تو لونڈی حرام ہو جائیگی إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر جو کچھ کہ تحقیق گزرا ہی پہلے اس سے کہ ممانعت سے پہلے جو دو بہنونکو اپنے نکاح
مین جمع کیا ہی وہ معاف ہی إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا تحقیق کہ خدا ہی بخشنے والا اس عمل کا کہ ایام جاہلیت مین یا ممانعت سے پہلے کیا ہی رَحِيمًا مہربان
ہی کہ اس عمل کا کہ جو ممانعت سے پہلے کیا ہی مواخذہ نہین کرتا ہے اور کہتے ہین کہ ما قد سلف سے یہ مراد ہے کہ حضرت یعقوب کی دو زوجہ آپس مین دونو بہنین تہین
ایک یہ مادر یہود اور راحیل مادر یوسف اور انکی دین مین جمع کرنا دو بہنونکا جائز تھا وَالْمُحْصَنَاتُ اور حرام کیگئین ہین شوہر دار مِنَ النِّسَاءِ عورتونمین سے
یعنی شوہر دار عورت سے نکاح کرنا حرام ہی إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مگر وہ کہ مالک ہوئی ہین اس عورت کی ہاتھ تمہارے یعنی اگر زن شوہر دار کو جہاد کرکے
یا کسی اور وجہ سے قید کرکے لائے ہو اور شوہر اسکا کافر ہو اور یا یہ کہ اسکو خرید کیا ہی کسی سے تو وہ تمپر حلال ہی ملک ہونیکی جہت سے بھی اور نکاح کرنیکی جہت سے بھی کہ
کہ وہ علاقہ زوجیت کا جاتا رہتا ہے اور اسکی شوہر مین تہا وہ جاتا رہتا ہی قید کرنے اور خرید کرنے سے اور یہانتک سات عورتین نسبی ہین کہ جو حرام ہین یہ کل چودہ ہوئین
اور اسکے سوا اور عورتین بھی ہین کہ وہ بعضی بعضی سبب سے حرام ہین اور فقہ کی کتابونمین وہ لکھی ہوئی ہین اور یہانتک جو کچھ بیان ہوا ہی حرام عورتونکی ذکر مین لکھا
گیا اور فرض کیا گیا كِتَابَ اللَّهِ لکھنا خدا کا اور فرض کرنا اسکا عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے یعنی چاہیے کہ تم اسکے حکم کی مخالفت نکرو وَأُحِلَّ لَكُمْ اور حلال
کیگئی ہین واسطے تمہارے مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ جو کچھ کہ سوا ان عورتون مذکورہ حرام کی ہین مگر حرام ہونا ان عورتونکا کہ جو حدیث سے ثابت ہوا اور سنت سے
تو سوا ان سات نسبیونکے کوئی حرام نہین ہی اور اہل کوفہ سوا ابو بکر کے اور ابوجعفر احل کی ہمزہ کو ضمہ سے پڑہا ہے اور باقیون نے فتح سے پڑہا ہے معروف کا صیغہ یعنی
سوا ان عورتون مذکورہ کی حلال کیا ہی خدا نے تمپر عورتونکو أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ یہ کہ طلب کرو تم ساتھ مالون اپنے کے اسطرحسے کہ انکی مہر مین یا خرید کرنے مین
اپنے مالونکو خرچ کرو لیکن جسوقت کہ نکاح کرو یا لونڈی کی خرید کرو مُحْصِنِينَ ہو تم پاکدامنی اختیار کرنیوالی اور بدکاری اور زنا سے اپنے نفس کو نگاہ
رکہنیوالی غَيْرَ مُسَافِحِينَ نہ زنا کرنیوالی یعنی اپنے مالونکو تم عورتونکی مہر مین خرچ کرو اور ایسیہی لونڈیونکی خرید کرنے مین صرف کرو لیکن نہ زنا مین [illegible] اور
پہر بہر ضایع ہو کہ یہ باعث عذاب کا ہی اور جسمین حال واقع ہوا ہوا اور غیر مسافحین کی مذمت ہوا اور اب خدا تعالی متعہ کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَمَا
اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ پس وہ عورتین کہ متعہ کیا ہی تمنے ساتھ انکی مِنْهُنَّ ان عورتونمین سے کہ فَآتُوهُنَّ پس دو تم انکو أُجُورَهُنَّ مہر انکو کہ اسلیئے
مین متعہ کو اور حلال کرنیوالے اسکے ہین کہ فرض کیگئے ہین فَرِيضَةً فرض کرنا اور مقرر کرنا مہر کہ بدون اسکی متعہ جائز نہین ہی اور لفظ فما مین مراد یا سے
عورتین ہین اسواسطے بہ کی ضمیر عورتونکی طرف پہیری گئی ہی اور فریضہ مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اور حال بھی ہو سکتا ہی اور مراد استمتاع سے متعہ کرنا ہے عورتونکو
اسواسطے کہ مہر متعہ کے مہر دینا اسی مین لازم ہی اور نکاح دائمی مین ضرور نہین ہی بلکہ اسمین تاخیر جائز ہے اور استمتاع کی لفظ سے جماع مراد نہین ہوسکتا جیسا کہ بعضے لوگ
کہتے ہین اسواسطے کہ اگر مراد اس سے جماع ہوتی تو چاہیے تھا کہ جو شخص اپنی زوجہ سے جماع نکرے تو اسکو مہر مین سے کچھ دینا نہ آتا اور حال یہ ہی کہ اگر جماع نکرے تو نصف مہر اسکو لازم
اسواسطے معنی اسکی اسوقت اسطرحسے ہونگے کہ وہ عورتین کہ جماع کیا ہی تمنے انسے پس دو تم انکو اجورہ انکا پس معلوم ہوا کہ جنسے جماع نہین کیا ہی انکو کچھ نہ دو اور سمجھا
کہ لفظ سے نکاح بھی مراد نہین ہو سکتا اور اگر نکاح اس سے مراد ہو تو مجرد عقد نکاح کی مہر دینا لازم آتا اور حال یہ ہی کہ مجرد عقد کل مہر دینا لازم نہین ہی بلکہ بعد جماع
کی کل مہر دینا لازم ہوتا ہی اور استمتاع سے مراد نکاح اسواسطے نہین ہو سکتا کہ اس صورت مین معنی آیت کی یہ ہونگے کہ وہ عورتین کہ نکاح کیا ہی تمنے انسے پس دو تم انکو
مہر انکا کہ جو فرض اور مقرر کیا گیا ہی اور حال یہ ہی کہ مجرد نکاح مہر فرضی اور مقرر دینا لازم نہین ہی پس معلوم ہوا کہ مراد اس سے نکاح متعہ ہی کہ جسمین مجرد متعہ کرنیکے
مہر مقرر دینا لازم ہوتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہم مین سے نہین ہی وہ شخص کہ حلال نجانے متعہ کو اور ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام

کہا کہ بیٹے سوگند کہائی ہے کہ متعہ نکروں اور اب مین پشیمان ہوں فرمایا کہ تو نے سوگند کہائی ہے کہ خدا کی فرمانبرداری نکرے قسم ہے خدا کی کہ تو خدا کی فرمانبرداری نکرے تو
دشمن اُسکا ہو پس حال اُسکا انکار کرنے والونکا کیا ہوا اور اب اہل سنت کی روایتونکو سننا چاہیئے کہ فخر رازی نے تفسیر کبیر مین اور زمخشری نے کشاف مین اور صاحب
مدارک نے تفسیر مدارک مین اور زاہدی نے تفسیر زاہدی مین اور جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور مین اور سوا انکے اکثر مفسرین نے لکہا ہے کہ یہ آیت متعہ کی
علت مین نازل ہوئی اور فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین اور زمخشری نے تفسیر کشاف مین اور بغوی نے تفسیر معالم التنزیل مین اور حاکم نے مستدرک مین
اور سوا انکے اکثر علماء اہل سنت نے لکہا ہے کہ یہ آیت اصل مین اسطرح ہے کہ فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فآتوهن اجورهن فریضة یعنی پس جو عورتین کہ متعہ کیا تمنے ساتھ
اُنکے اُن عورتونمین سے ایک مدت معین تک پس دو تم اُنکو مہر اُنکا کہ فرض ہے پس جسوقت مدت معین کا ذکر اس آیت مین ہوا تو سوا متعہ کے اور کچہہ مراد نہین ہو سکتا
نہ نکاح نہ جماع اور بخاری اور مسلم مین اور جمع بین الصحیحین وغیرہ کتب احادیث مین لکہا ہے اور جابر ابن عبد اللہ وغیرہ اصحاب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا
صلعم کے زمانہ مین ہم متعہ کیا کرتے تہے اور مسلم اور جمع بین الصحیحین مین جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے فرماتے ہین کہ ہم رسول خدا صلعم کے زمانہ مین اور
ابو بکر کی خلافت مین اور عمر کی خلافت مین متعہ کیا کرتے تہے یہانتک کہ عمر نے متعہ سے منع کیا عمرو بن الحریث کو جسوقت کہ اُسنے متعہ کیا اور تفسیر در منثور مین
جلال الدین سیوطی نے لکہا ہے کہ فرمایا علی ابن ابیطالب نے کہ اگر عمر متعہ کو منع نکرتے تو کوئی زنا نکرتا سوا شقی کے اور ابن اثیر نے نہایہ مین لکہا اور ابن عباس سے روایت
کی ہے فرمایا انہوں نے کہ نہ تہا متعہ مگر رحمت کہ رحم کیا تہا خدا تعالی نے اُسکو نازل کر کے امت محمد صلعم پر اور اگر نہ منع کرتے اُس سے عمر تو نہ زنا کرتا مگر شقی اور اس روایت مین
اگرچہ تصریح عمر کی نام کی نہین کی ہے لیکن دوسری روایتونسے ثابت ہوتا ہے کہ نہی کی ضمیر عمر کیطرف پہرتی ہے اور ایسا نہین ہو سکتا کہ نہی کی ضمیر رسول خدا کیطرف
پہرے اسواسطے کہ حضرت رحمت خدا کو منع نہین کر سکتا اور نہ ابن عباس کی شان سے ہے کہ رسول خدا پر اعتراض کرین بلکہ ابن عباس کا اعتراض تو عمر پر اکثر رہتا
تہا جیسے کہ عمر کا اعتراض رسول خدا پر رہتا تہا اور عینی شارح صحیح بخاری نے باب غزوہ خیبر مین ابو سعید خدری اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہین کہ ہمنے عمر کی نصف خلافت تک متعہ کیا ہے یہانتک کہ عمر نے متعہ کو منع کیا عمرو بن الحریث کی شان مین اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ مالک کے نزدیک متعہ جائز
اور بعضے علما اہل سنت جو کہتے ہین کہ صاحب ہدایہ سے اس مسئلہ کے بیان مین غلطی ہوئی وہ خود غلطی پر ہین اسواسطے کہ سوا ہدایہ کے بہت کتابونمین لکہا ہے
کہ مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے شرح مقاصد مین اور جامع الرموز شرح مختصر وقایہ مین اور فتاوی قاضیخان مین اور کنز الدقائق مین اور فتاوی تاتارخانیہ
اور خزانة الروایات مین اور سوا انکے اور بہت کتابونمین لکہا ہے کہ متعہ مالک کے نزدیک جائز ہے کیا یہ سب فقہا غلطی پر تہے اور جسوقت مالک کے نزدیک متعہ جائز
ہوا تو معلوم ہوا کہ رسول خدا نے اسکو منع نہین کیا ہے اور سوا اسکے اور فقہا نے عمر کی پیروی سے اسکو غیر جائز لکہا ہے اور منع کرنا عمر کا متعہ کو مشہور اور معروف ہے اور علماء
اپنی کتابونمین لکہتے ہین چنانچہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد مین لکہا ہے کہ عمر نے منبر پر چڑہکر کہا کہ اے لوگو رسول خدا کے زمانہ مین
تین چیزین تہین اور مین انکو منع کرتا ہوں اور حرام کرتا ہوں اور انپر عذاب کرتا ہوں متعہ عورتونکا اور متعہ حج کا اور حی علی خیر العمل اذان مین کہنا
اور شاہ ولی اللہ نے ازالة الخفا مین جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ کے زمانہ مین اور ابو بکر کے زمانہ مین پس جسوقت حاکم ہوئے عمر آدمیونکا
تو کہا قرآن تو اپنی جگہ ہے اور رسول اپنی جگہ ہے دو متعہ رسول خدا کے زمانہ مین تہے ایک تو متعہ حج اور دوسرا متعہ زنان مین انکو منع کرتا ہوں اور نہین ہین وہ دونو
بعد اسکے اور حاصل یہ ہے کہ مین منکر قرآن اور رسول نہین ہوں لیکن میرے رائے متعہ کے حرام ہونیکا تقاضا کرتی ہے پس روایات اہل سنت سے ثابت ہوا کہ متعہ
رسول خدا کے زمانہ مین مباح تہا اور وہ منسوخ نہین ہوا یہانتک کہ ابو بکر کی خلافت مین بہی جاری رہا اور عمر نے اپنی خلافت مین اسکو حرام کر دیا اور منسوخ نہونا
بہی اسکا ثابت ہے چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ کتب اہل سنت مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نازل ہوئی آیت متعہ کی کتاب خدا مین اور بعد اسکے
نازل ہوئی کوئی ایسی آیت کہ منسوخ کرے اسکو اور حکم کیا تہا ہمکو رسول خدا نے متعہ کرنیکا اور پہر نہ منع کیا اسکو اور بعد اسکے کہا ایک مرد نے اپنی رائے سے جو کچہ چاہا
یعنی عمر نے اسکو حرام کر دیا اور جلال الدین سیوطی نے جو تاریخ الخلفا مین اولیات عمر کو لکہا ہے اُس سے بہی ثابت ہے کہ متعہ عمر کے زمانہ تک حلال تہا اور
عمر نے ہی اسکو حرام کیا ہے چنانچہ لکہتا ہے کہ اول من حرم المتعة یعنی عمر اول وہ شخص ہے کہ حرام کیا ہے اُسنے متعہ کو اور صحیح مسلم مین ابو نضرہ سے روایت ہے کہا

کہ ابن عباس تو متعہ کا حکم کرتا تھا اور ابن زبیر متعہ کو منع کیا کرتا تھا پس یہ جابر سے اسکا ذکر کیا اُسنے کہا کہ متعہ کیا ہی ہمنے رسولخدا کی زمانہ میں اور بعد اسکی عمر کھڑا ہوا
اور کہا کہ خدا اپنے پیغمبر کیواسطے جو کچھ چاہتا تھا حلال کرتا تھا اور قرآن اُسپر نازل ہوچکا تھا تم حج اور عمرہ بجالاؤ جیسے کہ تمکو خدا نے حکم کیا ہی اور ان عورتوں سے نکاح
کرو اور جو کوئی مدت معین تک نکاح کریگا یعنی جو کوئی نکاح متعہ کریگا تو میں اُسکو پتھروں سے سنگسار کرونگا اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ متعہ کو عمر ہی نے
منسوخ کیا ہی اور جاننا چاہیئے کہ متعہ زنان تو ظاہر ہی اور متعہ حج یہ ہی کہ حج افراد سنتی کو عمرہ تمتع سے بدلنے کو منع کیا ہی جیسے کہ متعہ زنان کو منع کیا ہے اور حلال
اور حرام کرنا اور حکم خدا کو منسوخ کرنا ایک امر عظیم اور جرم سخت اور موجب طعن کا جو ہی اسواسطے علمائی اہل سنت نے برعایت عمر اور دفع کرنے اس قباحت کی اپنی [illegible]
تاویلیں اسمیں بہت تجویز کیں اور قسم قسم کی گفتگو کرنے لگے اول تو آیہ متعہ میں گفتگو کی کہ استمتاع کے معنے کو بگاڑا کوئی تو کہتا ہی کہ استمتاع بمعنی جماع ہی اور کوئی
کہتا ہی کہ بمعنی نکاح ہی لیکن جسوقت دیکھا کہ اس معنی پر یہ آیت درست نہیں ہوتی اور روایات بھی متعہ ہی مراد ہونے پر دلالت کرتی ہی تو متعہ کی حرمت کی [illegible]
روایتیں وضع کی اور ان روایتوں کی موضوع ہونیکی وجہ یہ ہی کہ روایتیں متعہ کی مباح ہونیکی تو انکی کتابوں میں اور ہماری کتابوں میں جا بجا موجود ہیں اور عمر
کے متعہ کا حرام کرنا اور عمر کے زمانہ سے پہلے مباح رہنا بھی دونوں کی کتابوں میں مرقوم ہی اور حرام ہونا متعہ کا فقط انکی کتابوں میں لکھا ہی اور ہماری کتابوں میں اسکا
نشان بھی نہیں ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ اتفاق تو حق ہی اور جو کہ خلاف اتفاق کی ہے وہ باطل اور موضوع ہی اور تقیہ کا اہل سنت کی مذہب میں [illegible]
وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ روایتیں حلال ہونے متعہ کی تقیہ کی راہ سے وارد ہوئی ہوں لیکن علماء اہلسنت نے دیکھا کہ قرآن میں تو متعہ کی آیت موجود ہے اور
اسکا قرآن میں موجود نہیں ہی اور جبتک کہ قرآن میں کوئی اسکا ناسخ نہو تو حرام ہونے متعہ کی روایتوں سے کام نہیں چلتا اسواسطے کوئی تو کہتا ہی کہ متعہ کی آیت
آیہ الا علی ازواجھم سے منسوخ ہی لیکن یہ لحاظ نہ کیا اُسکو کہ یہ آیت مکی ہی اور ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہی اور متعہ کی آیت مدنی ہی اور بعد ہجرت کے نازل ہوئی ہی
اور پچھلی آیت پہلی آیت کو کیونکر منسوخ کریگی اور سوائے اسکے یہ ہی کہ زن متوعہ ہرگز ازواج سے خارج نہیں ہی بلکہ وہ تو ازواج میں داخل ہی اور جیسے کہ نکاح
دائمی کو صیغہ میں انکحت اور زوجت کہتے ہیں ایسے ہی متعہ کو صیغہ میں کہتے ہیں دیکھو صحیح بخاری میں لکھا ہی کہ تزوج المرأۃ بالثوب اور مسلم میں لکھا
ہی کہ فکان احدنا ینکح المرأۃ بالثوب اور تاریخ طبری میں لکھا ہی کہ تزوج زبیر اسماء بنکاح المتعۃ اور ابن زبیر نکاح متعہ ہی سے پیدا ہوئے ہیں اور تفسیر کشاف
میں لکھا ہی کہ زن متوعہ ازواج میں داخل ہی اور یہ جو کہتے ہیں کہ زوجہ وہ ہی کہ جسکے لئے میراث اور نفقہ اور طلاق ہو اور زن متوعہ کی یہ اوصاف نہیں ہیں
یہ قول بھی باطل ہی اسواسطے کہ یہ امور زوجہ ہونیکی جہت سے نہیں ہیں بلکہ یہ امور رضامند رکھنا اور فرمانبرداری کرنی شوہر کی جہت سے ہی اور موافق ہونے شوہر کے
دین کے سبب سے ہیں دیکھو کہ اگر زوجہ شوہر کو ناراض رکھے تو نفقہ اُسکا ساقط ہی اور لونڈی ہو یا کافر ہو جائے تو میراث بھی نہیں پاتی اور اگر مرتد ہو جائے
عورت تو بے طلاق کے بائن ہو جاتی ہی پس معلوم ہوا کہ یہ امور زوجہ ہونیکی جہت سے نہیں ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ متعہ تین روز کیواسطے مباح ہوا تھا پہلا
احکام کہیں میں بھی یہ ہوئی ہیں تین چار روز کیواسطے جبتک کہ پہلے حکم کا کوئی ناسخ نازل نہوا اور رسولخدا کیطرف منسوب کرنا کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ میں نے حکم کیا
تھا تمکو متعہ کرنیکا مگر اب خدا نے اسکو قیامت تک حرام کیا ہی یہ امر تو نہایت سہل ہی ہر کوئی عربی زبان جاننے والا عربی میں کہہ سکتا ہی اور اگر خدا نے حرام کیا ہی تو جیسے کہ
مباح کرنیکی آیت نازل کی تھی ایسے ہی حرام کرنیکی بھی آیت نازل کرتا اور بڑی دلیل انکی نزدیک یہ ہی کہ اکثر یہی کہتے ہیں کہ متعہ اور گوشت خر دونو جنگ خیبر
میں حرام اور منسوخ ہو گئی ہیں لیکن امام فخر الدین رازی کہ بڑے عالم ہیں سنیوں کی مذہب میں وہ اس قول کے رد میں کہتے ہیں کہ اکثر روایات ایسی ہیں کہ دلالت
کرتی ہیں اس امر پر کہ رسولخدا نے حجۃ الوداع میں یا بعد فتح مکہ متعہ کو مباح کیا تھا اور یہ دونو بعد فتح خیبر کی ہیں پس جسوقت کہ ان دونوں میں متعہ مباح ہوا
تو فتح خیبر کے روز حرام ہونا کیا معنی بلکہ غلط محض ہی اسواسطے کہ ناسخ بعد منسوخ کی ہوتا ہے نہ پہلے منسوخ کے اور جو شخص کہتا ہی کہ متعہ کئی دفعہ حلال ہوا اور کئی دفعہ
حرام ہوا یہ قول [illegible] قول فخر الدین رازی کا یہیں سے معلوم ہوا کہ خیبر کے روز کا منسوخ ہونا باطل ہی اور بعضے عمر کے قول ہی سے دلیل
لیتے ہیں اور کہتے ہیں [illegible] حرام کرتا ہوں ان دونوں کو یعنی متعہ حج اور متعہ زنان کو اول تو غیر معصوم کے
قول میں [illegible] درست کرو [illegible] اپنے رسالہ میں لکھا ہوا اور سوائے اسکے [illegible] دلیل

کچھ فائدہ نہین ہے جو مضمون پہلی تہا وہ ہی اب ہے اگر اسطرح کہتے کہ رسولخدا کی زمانہ مین متعہ حلال تہا اور بعد اسکے حضرت نے حرام کر دیئے تہے اور مین حرام کرتا ہون انکو یعنی بیان کرتا ہون نہ مین حرام کرتا انکا تو بہی صورتین مضایقہ نہتہا اور یہ انکی قول مین کہان ہے اور رسولخدا صلعم کی زمانہ کا حلال ہونا تو بیان کیا اور حرام ہونا بیان نکیا بلکہ حرام کرنیکو اپنی طرف منسوب کیا اور فقہا جو کہتے ہین کہ یہ چیز میری نزدیک حرام ہے اور یہ چیز حلال ہے تو مقصود انکا اس سے یہ ہے کہ میری نزدیک شرع سے اسکی حرمت ثابت ہے اور اسکی حلت ثابت ہے اور یہ مقصود انکا نہین ہوتا کہ جو چیز رسولخدا کی زمانہ مین حلال تہی مین اسکو حرام کرتا ہون حاصل یہ ہے کہ حلال ہونا متعہ کا آیہ قرآن سے اور روایات صحابہ سے ثابت ہے اور اسکے حرام مین طرح طرح کا اختلاف بیان کرتے ہین وہ قابل قبول کرنیکے نہین ہین اور سوای اسکے بعض آیات کو ہیر پہیر کر کے متعہ کی اصل سے حرام ہونے لاتے ہین اور قباحتین متعہ کی بیان کر کے بڑے بڑے نامی صحابہ کی اقوال کو رد کرتے ہین بپاس خاطر خلیفہ ثانی اور تفصیل اسکی اور جوابات اور سب دلالات اور موضوعات ان لوگونکی حضرت [illegible] اور [illegible] اثنا عشریہ کے باب فقہیات مین ہین جو کوئی چاہے دیکہہ لیوی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ ہے اوپر تمہارے اے شوہرو فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ بیچ اس چیز کے کہ راضی ہوئے تم آپسمین ساتھ اس چیز کے مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ پیچہے مہر مقرر کرنے کے کہ اگر چاہو مہر کو کم یا زیادہ کرو اپنی رضامندی سے یا مدت کو بڑہا دو تو کچھ مضایقہ نہین ہے إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا تحقیق کہ خدا ہے جاننے والا تمہاری مصلحتونکا اور ان مصلحتونمین سے ایک متعہ بہی ہے کہ تمہارے واسطے مباح کیا حَكِيمًا حکمت والا اسکے جو کام کرتا ہے موافق حکمت کی کرتا ہے کہ متعہ کو مباح کر دیا اسواسطے کہ لوگ زنا اور اغلام مین گرفتار نہون چنانچہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر عمر متعہ کو منع نکرتا تو کوئی زنا نکرتا مگر وہ شخص کہ جو شقی ہے اور فرماتا ہے خدا لونڈیونکی نکاح کو بیان مین وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ اور جو شخص کہ نہ طاقت رکہے تم مین سے طَوْلًا تونگری کو یعنی اسقدر مال نہ رکہتا ہو أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ کہ نکاح کرے پاکدامن عورتونسے جو ایمان والیون آزاد ہون خواہ نکاح دائمی خواہ نکاح متعہ تو فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ پس انسے کہ مالک ہوئے ہین ہاتہ تمہارے نکاح کرے مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ جوان لونڈیونسے تمہاری ایمان لانیوالیونمین سے یعنی اگر تم عورتون آزاد مومنات سے نکاح کرنیکا مقدور نہین رکہتے ہو تو جوان لونڈیان جو تمہاری ہین انسے آپسمین نکاح کر لو لیکن جو شخص کہ کسی لونڈی سے نکاح کرے تو دوسرے کی لونڈی سے نکاح کرے اسواسطے کہ اپنی لونڈی سے نکاح کرنیکی احتیاج نہین ہے اور خدا تعالی نے اس سورہ مین نکاحونکو ترتیب سے بیان کیا ہے پہلے تو نکاح دائمی کو بیان کیا فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا اور بعد اسکے خدا تعالی نے نکاح متعہ کو بیان کیا وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا اور بعد اسکے لونڈیونکی نکاح کو بیان کیا چنانچہ فرمایا کہ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ اور آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ سے نکاح دائمی مراد نہین ہو سکتے اسواسطے کہ اس صورتمین خلل نظم قرآنمین لازم آتا ہے اور تحریف واقع ہوتی ہے کہ پہلی آیت مین تو نکاح دائمی کو بیان کر لیا تہا اور اسکے احکام مذکور ہو گئے تہے اور اس آیت مین نکاح دائمی مراد لیوین تو کلام الہی مین تکرار لازم آتی ہے اور ایسا ہی سورہ مین اور یہی فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر مین متعہ کی جائز کرنیوالونکی طرف سے لکہا ہے اور کوئی نقص اور اعتراض اسپر وارد نہین کیا ہے اور جیسے کہ نکاح دائمی کی طاقت آدمی کو نہین ہوتی ہے ایسے ہی اکثر اوقات متعہ کرنیکی بہی طاقت نہین ہوتی ہے کہ متعہ کی مقابلہ مین عورتین آزاد بہت سا مہر طلب کرتی ہین اور اکثر عورتین متعہ کرنیکو اسلئے ملتی نہین ہین اسواسطے خدا تعالی نے نکاح دائمی اور نکاح متعہ کر دونو کیواسطے فرمایا ہے کہ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا یعنی اسقدر مقدور آزاد عورتونکی نکاح دائمی یا نکاح متعہ کی کرنیکی طاقت نہو تو لونڈیونسے نکاح دائمی یا نکاح متعہ کرو وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ اور خدا زیادہ عالم ہے ساتہ ایمان تمہاری کے یعنی ایمان ظاہری پر کفایت کرنی چاہئے تو نکاح مین حسب و نسب کی تحقیق کی محتاج نہین ہے بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ بعض تمہارے آزاد اور بندہ حاصل ہوئے ہو بعض سے یعنی [illegible] اور نسب تمہارا ایک ہے کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور یہ کہ تم سب ایمان مین شریک ہو فَانْكِحُوهُنَّ پس نکاح کرو تم ان لونڈیون سے حقیقت کہ نسب اور ایمان مین تو ایک سے ہو بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ ساتہ اذن مالکون انکی کہ لونڈیونکا مہر کم ہوتا ہے

اور اُنکی نفقہ مین بہی تخفیف ہوتی ہے وَاٰتُوْهُنَّ اور دو تم اُن لونڈیونکو کہ جنسے تمنے نکاح کیا ہے اُجُوْرَهُنَّ مہر اُنکی بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ نیکی کے کہ اُسمین کچھ کمی اور
عذر نہو مُحْصَنٰتٍ جسوقت کہ پاکدامنی اختیار کرنیوالی ہون وہ لونڈیان غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ نہ زنا کرنیوالیان ہون ظاہر مین وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ
اور نہ پکڑنیوالیان یعنی نہ اختیار کرنیوالیان یارون پوشیدہ کی ہون فَاِذَآ اُحْصِنَّ پس جسوقت نکاح مین گہیری جاتین وہ اور بعضون نے اُسکو بفتح
ہمزہ اور صاد پڑہا ہے یعنی جسوقت نگاہ رکہین وہ اپنی فرجونکو بسبب نکاح کے فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پس اگر بجا لاتین وہ بدکاری کو کہ زنا کرنے لگین تو
فَعَلَيْهِنَّ پس لازم ہے اوپر اُن لونڈیون کو نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ آدہا اُسکا کہ جو کہ اوپر عورتون آزاد بے شوہرونکے ہے مِنَ الْعَذَابِ
عذاب مین سے یعنی لونڈی اگر زنا کرے خواہ شوہردار ہو خواہ بے شوہر ہو اُسکو آدہا اُسقدر عذاب کا کرو کہ جسقدر زنان آزاد بے شوہر کو عذاب کرتے ہین اور زن آزاد
بے شوہر زنا کرے تو اُسکو سو کوڑے مارنیکا حکم ہے اسصورت مین لونڈیکو اُسکا آدہا یعنی پچاس کوڑے مارنے چاہئین اور اگر بعد اُسکے وہ لونڈی زنا کرے تو پہر اُسکے پچاس کوڑے
مارنے چاہئین ہر دفعہ کے زنا مین اُسکے پچاس کوڑے مارین اور اگر آٹھوین مرتبہ زنا کرے تو اُسکو قتل کرنا چاہئے اور یہی حکم غلام کا ہے اور اگر زن آزاد شوہردار زنا کرے
تو اُسکو سنگسار کرنا چاہئے اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام نے یہی فرمایا ہے کہ اگر لونڈی زنا کرے تو زن آزاد بے شوہر کے نصف حد اُسپر جاری
کرنی چاہئے اور فرمایا کہ آٹھوین مرتبہ مین اُسکو قتل کا حکم اسواسطے ہوا ہے کہ خدا تعالی نے اُسپر رحم کیا ہے کہ بہت بندہ ہونیکی اُسکے گلے مین باقی نرہے ذٰلِكَ
یہ نکاح لونڈیکا لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ واسطے اُس شخص کے ہے کہ خوف کرے رنج مین پڑنیسے یعنی زنا مین پڑنیسے جو کوئی خوف کرے مِنْكُمْ تم مین سے
اُسکے واسطے ہے نکاح کرنا لونڈیونسے وَاَنْ تَصْبِرُوْا اور یہ کہ صبر کرو تم لونڈیونکے نکاح کرنیسے خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے کہ لوگ تمکو طعن نکرین
یہ فلانی لونڈی کا شوہر ہے اور تمہارے فرزند کو کہین کہ یہ فلانی لونڈی کا بچہ ہے اور انس سے یہ روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی چاہے کہ
خدا کے نزدیک پاک اور پاکیزہ جاوے تو چاہیے کہ آزاد عورت کو نکاح کیواسطے طلب کرے کہ عورت آزاد درست کرنیوالی گہر کی ہوتی ہے اور کنیز خراب کرنیوالی
گہر کی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہے اُس شخص کو کہ لونڈی کے نکاح کرنیسے صبر نکرے رَّحِيْمٌ مہربان ہے کہ لونڈیونسے نکاح کرنیکا حکم دیا ہے يُرِيْدُ اللّٰهُ ع
ارادہ کرتا ہے خدا اور چاہتا ہے لِيُبَيِّنَ لَكُمْ تا کہ بیان کرے واسطے تمہارے احکام حلال اور حرام کو وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ اور ہدایت کرتا ہے تمکو طریقہ
اُن لوگونکے مِنْ قَبْلِكُمْ جو پہلے تم سے تہے مثل ابراہیم اور اسمعیل کی پیروی اُنکی کرو اور باجوا اہل حق کے تمسے پہلے تہے تاکہ اُنکی روش پر چلو وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ
اور توبہ کو قبول کرے خدا اوپر تمہارے کہ احکام کی سختی تخفیف کرے اور گناہونکو تمہارے بخشے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہے تمہاری مصلحت کا حَكِيْمٌ
حکمت والا ہے کہ جو کچھ حکم کرتا ہے موافق حکمت کے کرتا ہے وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور خدا ارادہ کرتا ہے یہ کہ توبہ کو قبول کرے اوپر تمہارے یعنی
ہدایت کرے طرف اُس چیز کے کہ وہ سبب توبہ کا ہو وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ اور ارادہ کرتے ہین وہ لوگ کہ اپنی غفلت سے یا عناد سے يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ
پیروی کرتے ہین وہ خواہشون نفس کی اَنْ تَمِيْلُوْا یہ کہ میل کرو تم اور پہرو تم حق سے اور راہ راست کیطرف گمراہی کو میل کرو تم مَيْلًا عَظِيْمًا
میل کرنا اور پہر جانا بڑا اسلیے بدکاریان کرنے لگو تم اور حرام فعلونکو اختیار کرو تم اور روایت ہے کہ جسوقت آیت بہن بیٹیوں کے حرام ہونیکی نازل ہوئی تو یہودیون نے
اعتراض کیا کہ نکاح پہوپہی اور خالہ کی بیٹی کا جائز ہو گیا باوجودیکہ خالہ اور پہوپہی حرام ہین پس اگر بہن حرام ہے تو اُسکی بیٹی کسواسطے حرام ہے اور اِس
شبہ مین چاہتے تہے کہ مسلمانونکو باطل کیطرف میل دیوین خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ خدا تعالی ارادہ کرتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے یعنی توبہ کے
سبب کی توفیق دیوے اور وہ چاہتے ہین کہ راہ راست سے تمکو پہیر دیوین يُرِيْدُ اللّٰهُ ارادہ کرتا ہے خدا اور چاہتا ہے اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ یہ کہ تخفیف
کرے تمسے احکام نکاح مین اور سختی نکرے تمپر اور اسیواسطے حکم دیا ہے تمکو پہوپہی اور خالہ کی بیٹیونکی نکاح کا اور لونڈیونکا نکاح تمہارے واسطے جائز کیا
وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا اور پیدا کیا گیا ہے آدمی ناتوان کہ عاجز ہو زیادہ تکلیف کی اُٹہانیمین اسواسطے ہمنے اپنے فضل اور کرم سے بہت تخفیف کی ہے
احکام مین اور اب خدا تعالی ایک حکم حلال کا بیان کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
نکہاؤ تم مال اپنے بَيْنَكُمْ درمیان اپنے یعنی ایک دوسرے کا مال نکہاؤ تم اسطرح بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل کے کہ جو مال حرام ہے اور شرع مین اُسکا

کہانا حرام ہی اور جائز نہین ہی سکو مت کہاؤ جیسیکہ مال غصبی اور سودی اور چوریکا اور خیانت کا اور قماربازیکا اور رشوت کا اور معاملہ حرام کا اور جہوٹا دعوی کرکے
اور جہوٹی گواہی دیکر اور جہوٹے مقدمہ کو سچا بنا کر اور سوا اسکے جو کہ شرع مین حرام ہی اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً مگر یہ کہ ہووے سوداگری یا اور کوئی معاملہ
درست اور صحیح موافق شرع کے عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ رضامندی اور خوشنودی ہر ایک کی ہی تم مین سے جو کہ دو شخص آپس مین معاملہ کرنیوالے ہین اور اسطرحکی
آیت پہلے بہی گزر گئی ہی اور تجارۃ کو اہل کوفہ نے منصوب پڑہا ہے اور باقیون نے مرفوع اور تجارۃ مستثنی منقطع ہی اور اب خدا تعالی ایک اور حکم کرتا ہے واسطے
محافظت جانونکی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور مت قتل کرو تم نفسون اپنیکو ناحق و ناروا کہتے ہین کہ بعضے آدمی جناب رسولخدا صلعم کے
ہمراہ جہاد مین جاتے تہے اور بے اجازت اور بدون حکم حضرت کے تنہا دشمنون پر حملہ کرتے تہے خدا تعالی نے اس امر کو منع کیا اور حکم دیا کہ اپنے نفسونکو تم ہلاکت مین مت
ڈالو اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ مقصود اس آیت سے یہ ہے کہ اپنے نفسونکو تم خطرہ مین مت ڈالو کہ جس شخص سے طاقت لڑنیکی نہین رکہتے ہو
اُس سے جا کر لڑائی کرو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ نہ قتل کرو تم مومنین کو آپس مین سو واسطے کہ تمام مومنین حقیقت مین بمنزلہ ایک نفس کے ہین اور ظاہر
آیت کا دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ یہ حکم عام ہی کہ نفسونکو اپنے مقام ہلاکت مین مت ڈالو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ تحقیق کہ خدا ہے ساتہ تمہارے اے مومنین
رَحِيْمًا مہربان کہ نہایت رحمت اور شفقت سے تمکو منع کرتا ہے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو شخص کرے اُسکو کہ جو ہمنے تمکو منع کیا ہے حرام امر و نہی سے
عُدْوَانًا از روے تعدی کے حد سے گزر کر وَّظُلْمًا اور ظلم سے یعنی اپنے نفس پر ظلم کریگا وہ قتل باعث عذاب کا اپنے نفس پر ہے تو اُسکے حق مین فَسَوْفَ
نُصْلِيْهِ بس قریب ہی کہ داخل کرینگے ہم اُسکو نَارًا آتش دوزخ مین وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ اور ہے یہ آتش دوزخ مین ڈالنا اوپر خدا کے يَسِيْرًا
آسان اور اب خدا تعالی ایک اور حکم کرتا ہے کہ اِنْ تَجْتَنِبُوْا اگر پرہیز کرو تم اور دور رہو تم كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ بڑے اُن گناہون سے کہ منع
کئے جاتے ہو تم عَنْهُ اُن سے کہ خدا تمکو اُن گناہون سے منع کرتا ہے جس وقت تم اُن گناہون سے باز رہو گے نُكَفِّرْ عَنْكُمْ دور
کرینگے ہم تم سے سَيِّاٰتِكُمْ گناہان صغیرہ تمہاریکو اگر تم گناہان کبیرہ سے پرہیز کروگے اور اُن گناہونکا تمسے مواخذہ نکرینگے وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا اور
داخل کرینگے ہم تمکو مقام بزرگ مین کہ وہ بہشت ہی اور گناہان کبیرہ مین اختلاف ہی بعضی روایت صادقین مین تو یہ ہے کہ وہ سات ہین لیکن وہ اکبر الکبائر
ہین اور وہ کفر ہی اور قتل ناحق ہی اور والدین کو آزردہ اور ناراض کرنا ہے اور کہانا سود کا ہی اور کہانا مال یتیم کا ظلم سے ہے اور بہاگنا جہاد سے ہی اور بعد ہجرت
صحرا نشین ہوجانا اور یہ رسولخدا صلعم کے زمانہ مین تہا اور دوسری روایت مین ناامید ہونا رحمت خدا سے اور بیخوف ہونا عذاب خدا سے اور زن مومنہ شوہر دار
کو تہمت زنا کی کرنی یہی کبائر مین لکہا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ اکبر المعاصی ہین راوی نے پوچہا کہ کہانا ایکدرم مال یتیم کا ظلم سے بڑا
گناہ ہے یا ترک کرنا نماز کا فرمایا کہ ترک کرنا نماز کا زیادہ گناہ ہی راوی نے عرض کی کہ تمنے ترک صلوۃ کو کبائر مین نہین شمار کیا ہی فرمایا کہ مینے پہلے کونسی چیز کبائر
مین بیان کی ہی راوی نے کہا کہ کفر کو بیان کیا ہی فرمایا حضرت نے کہ تارک الصلوۃ کافر ہی جو کہ بغیر سبب اور عذر کے نماز کو ترک کرے اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ کبائر وہ ہین کہ جنکا وعدہ قرآن مین فرمایا ہی اور بعضے گناہان کبیرہ وہ ہین کہ جنکا وعدہ دوزخ مین جانیکا حدیثون مین آیا ہے لیکن علما
گناہان کبیرہ کو جمع کیا ہی اُن سب سے پرہیز کرنا چاہیے اور اکثر تحقیق سے یہ ہین شرک بخدا اور ناامیدی رحمت خدا سے اور بیخوف ہونا عذاب خدا سے اور ناحق
قتل کرنا اور ضایع کرنا کوئی عضو مومن کا اور آزردہ کرنا باپ کا اور ماں کا اور رشتہ دارونسے قطع کرنا اور تہمت زنا کی مومنہ عفیفہ کو اور دشنام دہی اور
کہانا مال یتیم کا ظلم سے اور بہاگنا جہاد مین سے اور کہانا سود کا اور جادو کرنا اور زنا کرنا اور اغلام کرنا اور چوری کرنی اور قماربازی کرنی اور راگ گانا اور سننا اور
اور باجہ ڈہولکا بجانا اور سننا اور یہ سب واجبات کا ترک کرنا مثل صلوۃ اور صوم اور زکوۃ اور خمس اور حج وغیرہ کی باوجود قدرت کے اور تاخیر حج کی بغیر عذر شرعی
اور جہوٹی گواہی دینی اور گواہی پوشیدہ کرنی اور شراب اور نشہ کی چیزین کہانی اور عہد کو وفا نکرنا اور صحرائی ہوجانا بعد ہجرت اور دروغ کہنا خدا اور پیغمبر پر
اور بہتان کرنا مومن پر اور غیبت کرنی مومن کی اور طعن کرنا مومن پر اور چغلی کہانی مومن کی اور آزار دینا مومن کا اور لعنت کرنی مومن پر اور بند کرنا
مومن کے رستہ کا اور منع کرنا آب مباح کا مومن سے اور ترک کرنا تمام سنتون کا اور نہ ملاحظہ کرنا پیشاب کا اور باعث ہونا ماں اور باپ کی دشنام دہی کا اور

بیان گناہان کبیرہ

کرنا وصیت مین اور کہانا مردار کا اور نجس کا اور واسطہ زنا اور واسطہ اغلام کا اور چغلی کرنا عورتونکا اور بدی کا حکم کرنا اور نیکی سے منع کرنا اور طلاق جھوٹ بولنا اور بین استثنای شرعی
اور امانت مین خیانت کرنی اور غلام کو عبث مارنا اور عیال کا ترک کر دینا باوجود قدرت کے اور کہانا سونے اور چاندی کے برتن مین اور مرد کو پہننا ریشم خالص کا اور کپڑا رنگا
اور عورت کو گھر سے باہر جانا بلا اجازت شوہر کے اور اپنی قوم کو اچھا جاننا اور حکم کی تبدیلی کرنا اور ظلم کرنا اور فریب کرنا مومن سے اور دو زبان ہونا اور حقیر سمجھنا مومن کا
اور عیب جوئی مومن کی اور بدگمانی مومن کی اور ڈرانا مومن کا اور کلام زیادہ کرنا وزن کا وقت بیچنے اور لینے کے اور سب کا جانا گانا ہونیکا اور بدکاریکی مجلس مین
بیٹھنا اور بدعت کرنی اور بدعتونکی مجلس مین بیٹھنا اور کہانا حرام کا اور اجنبی عورت کو قصد دیکھنا اور غصب کرنا مال مومن کا اور باوجود قدرت دادکی اور طلب دادخواہ
کو قرضہ کا ادا نکرنا اور تصویر سایہ دار کا بنانا اور لینا رشوت کا اور خرید و فروخت کرنا نشہ کی چیزونکا اور اسکے سوا اور بھی بعضے گناہ ہین کہ وہ متفرقات کتابون مین
مذکور ہین اور ہمدخلا کو ابو جعفر اور نافع نے بفتح میم پڑھا ہے اور باقیون نے بضم میم اور کہتے ہین کہ حضرت ام سلمہ نے جناب رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ مرد جہاد کرنیکا شرف
رکہتے ہین اور عورتین اس سے محروم ہین اور مرد باوجود لینے غنیمت کے اور کمائی مال کے عورتونسے دوچند میراث لیتے ہین کاش ہم بھی مرد ہوتین اور زمرہ مین ہوتین تاکہ جہاد کی ثواب
اور کل میراث کی پاتیں محروم ہوتین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک جماعت عورتونکی رسولخدا صلعم کے پاس آئی اور ان عورتونے کہا کہ یا رسولخدا کیا خدا پروردگار مردونکا اور
عورتونکا دونونکا نہین ہے اور تو سب پر خدا کا بھیجا ہوا نہین ہے فرمایا کہ ان خدا پروردگار سب کا ہے اور مین بھی پیغمبر سب کا ہون تب ان عورتون نے کہا کہ کیا سبب ہے کہ
خدا تعالی مردونکا ذکر کرتا ہے اور عورتونکا ذکر نہین کرتا ہم خوف کرتے ہین اس سے کہ ہم مین خیر نہووے اور خدا کو ہمسے کچھ سروکار نہو اور مرد کہتے تھے کہ ہمکو عورتون سے دگنی
میراث ملتی ہے آخرت مین ثواب بھی ہمارا عورتون سے دوچند ہوگا اور عورتین کہتی تہین کہ جیسے کہ میراث ہمکو مردونسے نصف ملتی ہے ایسے ہی عذاب بھی ہم کو آخرت مین
مردونسے نصف ہوگا خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ اور نہ آرزو کرو تم اس چیز کی کہ بزرگی دی ہے خدا نے بیچ
ساتھ اس چیز کے وہ مرتبہ ہے یا مال ہے بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعض تمہارے کو اوپر بعض کے یعنی خدا نے جو بعض کو تم مین سے بعض پر کسی امر مین بزرگی دی
ہے تو اسکی آرزو تم مت کرو شاید کہ تمہارے واسطے بہتر اسکے نہونے مین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی تم مین سے یہ نکہے کہ کاش جو کچھ فلانا شخص دیا
گیا ہے مال یا نعمت یا عورت خوبصورت وہ مجھکو دیا جاتا اسواسطے کہ یہ حسد ہے لیکن اسطرح کہنا جائز ہے کہ خداوندا جیسا کہ تو نے اسکو دیا ہے مجھکو بھی دے لِلرِّجَالِ
نَصِيْبٌ واسطے مردونکے حصہ ہے مِّمَّا اكْتَسَبُوْا اس چیز مین سے کہ کمائی کی ہے انہون نے مثل جہاد کے اور تمام اعمال نیک کے وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ اور واسطے
عورتونکے حصہ ہے مِّمَّا اكْتَسَبْنَ اس چیز مین سے کہ کمائی کی ہے انہون نے مثل عفت اور فرمانبرداری شوہرونکی پس جسوقت کہ واسطے ہر ایک کے حصہ مقرر ہے موافق
اسکی کمائی کے تو آرزو دوسرے کے حصہ کی کیون کرتے ہو اور خدا کا فضل اعمال نیک کرنیسے چاہو حسد سے وَاسْــَٔـلُوا اللّٰهَ اور سوال کرو تم خدا سے اور مانگو مِنْ فَضْلِهٖ
فضل اسکے سے یعنی جو کچھ آدمیونکے پاس ہے اسکی آرزو مت کرو کیونکہ ہمکو ملتا بلکہ مثل اسکی خدا سے طلب کرو کیونکہ اسکے خزانہ کرم سے وسیع ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ساتھ ہر چیز کے عالم اور جاننے والا ہے کہ کون مستحق اسکے فضل کا ہے اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ خدا تعالی نے دوست کہا ہے واسطے ذات اپنی کے ایک چیز
کو اور دشمن کہا ہے اسکو واسطے مخلوق کے دوست کہا ہے سوال کرنیکو واسطے ذات اپنی کے اور دشمن کہا ہے مخلوق سے سوال کرنیکو اور نہین ہے کوئی چیز دوست زیادہ خدا کو
اس سے کہ سوال کرے کوئی اس سے پس چاہیے کہ نہ شرما کوئی خدا سے سوال کرنے مین اسکے فضل سے اگرچہ تسمہ جوتی کا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی نہ سوال کرے اسکے فضل سے وہ محتاج اور تنگدست ہو جاویگا اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین اسلام سے پہلے جسکو اپنا متبنی اور لے پالک کرتے تھے اسکو وارثون کا داخل
کرکے میراث مین شریک کرتے تھے اللہ تعالی نے اس سے منع کیا اور کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے حضرت علی کو اپنا بھائی کیا اور مہاجرین اور انصار کو آپس مین
ایک کو دوسرے کا بھائی کیا تو مہاجرین اور انصار یہ جانتے کہ ہم اپنے دینی بھائی سے بھی میراث پاینگے خدا تعالی نے فرمایا کہ میراث رشتہ دارونکے واسطے ہے نہ دینی بھائیونکے
کیونکہ دینا سچ فرماتا ہے وَلِكُلٍّ اور واسطے ہر ایک کے ہمنے بنایا ہے کوئی امت کا آدمی جَعَلْنَا کیا ہمنے یعنی مقرر کیے ہمنے مَوَالِيَ میراث لینے والے کہ سبب
قرابت کے اپنا حصہ لیوین مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اس چیز مین سے کہ چھوڑا ہے باپ اور ماں نے اور قریبوں نے لیکن فاطمہ زہرا علیہا السلام کو
باپ کی جائداد مین سے حصہ نہ دلایا گیا اور رسولخدا کو اولیا کہا نہ قبول کرتے تھے اور کہتے ہین کہ ابتدای اسلام مین اسطرح دستور تھا کہ ہر کوئی شخص ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ کر کہتا تھا

[illegible]

کہ خون میرا خون تیرا ہے اور دوست تیرا دوست میرا ہے اور دشمن تیرا دشمن میرا ہو تو مجھسے میراث لیجائیگا اور میں تجھسے میراث لیجاؤں اور تو میرا عاقلہ ہوگا اور
میں تیرا عاقلہ ہوں اور باتونکو قسم کہا کر پختہ کرتے تھے اور اس جہت سے ہر ایک دوسرے کا وارث ہو کر چھٹا حصہ اسکے ترکہ میں سے لیتا تھا ایک جماعت صحابہ نے
رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ ہمنے آپس میں میراث کو اپنے کیواسطے عہد کیا ہے مطابق اسکے آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اور وہ لوگ کہ منعقد
اور بستہ کی ہیں تمنے انسے اَيْمَانُكُمْ قسمیں اپنی فَآتُوهُمْ پس دو تم انکو نَصِيبَهُمْ حصہ انکا کہ وہ چھٹا حصہ ہے اور اس آیت کا حکم آیہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ کے حکم سے منسوخ ہوگیا کہ رشتہ دارونکے ہوتے اجنبی آدمی حصہ نہیں لیسکتے اور والذین عقدت کا عطف والدین پر ہے اور بسبب قرار ہونے عقد کے
سوائے اہل کوفہ کے عاقدت پڑہتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا اوپر ہر چیز کے گواہ یعنی عہد و پیمان اور قسم پر کہتے ہیں کہ بیبی
زوجہ سعد بن ربیع انصاری کی اپنے شوہر کا کہنا نہیں مانتی تھی اور فرمانبرداری اسکی بجا نہ لاتی تھی اسکے شوہر سعد نے ایک طمانچہ اسکے رخسارہ پر مارا اور اسنے اپنے باپ سے
شکایت کی وہ اسکو ہمراہ لیکر جناب رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس قصہ کو بیان کیا یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ مرد قایم ہوتے
ہیں عَلَى النِّسَاۗءِ اوپر عورتونکے جیسے کہ حاکم قاسم اور کارگزار ہوتے ہیں رعیت پر بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بسبب اس چیز کے کہ بزرگی دی ہے خدا نے بَعْضَهُمْ بعض
انکی کو وہ مرد ہیں عَلٰى بَعْضٍ اوپر بعض کے کہ وہ عورتیں ہیں کمال عقل اور علم اور جہاد اور نماز جمعہ اور عیدین میں اور سوائے اسکے جہت سے ہیں مرد کو
عورتونپر ان امور میں خدا نے بزرگی دی ہے وَبِمَا اَنْفَقُوْا اور بزرگی دی ہے بسبب اسکے کہ خرچ کیا ہے ان مردوں نے عورتونپر مِنْ اَمْوَالِهِمْ مالوں
اپنے میں سے مہر اور نفقہ وغیرہ میں اور روایت ہے کہ کسی نے جناب رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا بزرگی ہے مردونکو عورتونپر فرمایا کہ جیسے بزرگی پانیکو
زمین پر ہے کہ زمین پانیسے زندہ ہوتی ہے ایسے ہی مردونسے عورتیں زندہ ہوتی ہیں اور اگر نہوتے مرد تو نہ پیدا کیجاتیں عورتیں اور اس آیت کو تلاوت فرمایا
اور پہلے اس سے خدا تعالیٰ نے مردونکی فضیلت عورتونپر بیان کی تہی اور اب نیک عورتونکا حال بیان کرتا ہے کہ فَالصّٰلِحٰتُ پس نیک عورتیں شایستہ
اعمال قٰنِتٰتٌ فرمانبردار ہیں خدا کی اور متابعت کرنیوالی شوہرونکی حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ نگاہ رکہنے والیاں واسطے غیب کے یعنی شوہرونکی
غایب ہونیکے وقت نگاہ رکہتی ہیں اپنی عفت اور عصمت کو اور شوہرونکے مالونکو بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ بسبب نگاہ رکہنے خدا کے ان عورتونکو وہ آئین ہیں حدیث ہے
اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ بہتر عورتونمین وہ عورت ہے کہ جسوقت تو اسکو دیکہے تو شاد ہووے اور جسوقت تو اسکو حکم کرے تو اسیوقت وہ بجا لاوے اور جسوقت تو
غایب ہو تو اپنی عصمت کی اور تیرے مال کی حفاظت کرے اور اب خدا تعالیٰ حکم بیان کرتا ہے ان عورتونکا کہ جو شوہرونکی فرمانبرداری نہیں کرتیں چنانچہ فرماتا ہے
وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ اور وہ عورتیں کہ ڈرتے ہو تم نافرمانی کرنے انکی سے بسبب ظاہر ہونے علامات نافرمانی کے تو فَعِظُوْهُنَّ پس نصیحت
کرو تم ان عورتونکو خوش خلقی سے کہ دل انکے نرم ہو جاویں اور حقوق زن و شوہر کے انکو تعلیم کرو اور سمجھاؤ انکو نافرمانی شوہر کی بہت سخت گناہ ہے
وَاهْجُرُوْهُنَّ اور کنارہ کشی کرو تم انسے فِي الْمَضَاجِعِ بیچ خوابگاہونکے یعنی انکے ہمراہ خواب نکرو یا انکی طرف سے منہ پہیر لو اگر تمہاری نصیحت
سے وہ نمانیں وَاضْرِبُوْهُنَّ اور مارو تم انکو اگر کنارہ کشی سے بہی تمہاری متابعت نکریں لیکن ایسا نمارو کہ زخم ہو جاوے یا انکی ہڈی کو صدمہ پہنچے اور
حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مسواک سے مارو فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ پس اگر فرمانبرداری کریں وہ تمہاری اور تمہاری متابعت کو اختیار کریں
فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ پس نہ طلب کرو تم اوپر انکے اور نہ چاہو تم سَبِيْلًا راہ کو آزار دینے کی اور ملامت کرنیکی یعنی اگر تمہاری فرمانبرداری وہ کریں
تو پہر انکو تم نہ ستاؤ اور زیادتی انپر نکرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلِيًّا بلند اس امر سے کہ ظلم سے راضی ہو كَبِيْرًا بزرگ ہے اس سے کہ مظلوم
کی داد کو نپہنچے اور اس سے ڈرنا چاہیے کہ وہ ظلم سے راضی نہیں ہوتا ہے اور تمکو اسقدر عورتونپر قدرت نہیں ہے کہ جسقدر اسکو تمپر قدرت ہے اگر تم ان عورتونپر
ظلم کروگے تو تمکو سزا اس ظلم کی دیگا وَاِنْ خِفْتُمْ اور اگر ڈرو تم بسبب ظاہر ہونے علامات نافرمانیکے شِقَاقَ بَيْنِهِمَا خلاف درمیان ان
دونو جورو اور خاوند کا اور ناموافقت کا انکی خوف ہو تو فَابْعَثُوْا پس بہیجو تم یعنی مقرر کرو تم واسطے دفع کرنے نافرمانبرداری کے حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ ایک
منصف کو لوگوں اس شوہر کے سے یعنی اس شوہر کی قبیلہ میں سے جو شخص کہ لیاقت حکم کرنے اور منصف ہونیکی رکہتا ہو اسکو واسطے فیصلہ کے مقرر کرو

ع ۸ ۵ ۲

وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اور ایک منصف کو قبیلہ اُس عورت کے سے کہ وہ بھی مثل اُسکی لیاقت حکم کرنیکی رکہتا ہو اور عورت کی ما فی الضمیر کو دریافت کرے کہ وہ مفارقت
چاہتی ہے یا ملاقات اور ایسے ہی مرد کا منصف مرد کی مرضی کو دریافت کریگا اور اضافت شقاق کی بطرف ظرف کی یا تو قایم کرنی اُسکے مقام مفعول کی ہے جیسے
کہ یا سارق اللیلہ یا مقام فاعل کی ہے جیسے کہ نہارہ صایم اور دو منصف اجنبی بھی ہو سکتے ہین لیکن کنبہ کے آدمیونکا ہونا سنت ہے کہ وہ اُنکی باطن کے
حال کو دریافت کر سکتے ہین اسواسطے فرمایا کہ ایک شخص کو مرد کے کنبہ مین سے مقرر کرو اور ایک شخص کو عورت کے کنبہ مین سے اِنْ يُّرِيْدَآ اگر ارادہ کرین اور
چاہین وہ دونو منصف اِصْلَاحًا درست کرنے کا زن وشوہر کو تو يُّوَفِّقِ اللّٰهُ توفیق دیگا خدا اور موافقت پیدا کریگا بَيْنَهُمَا درمیان
اُن دونو کے اور یا یہ کہ اگر زن وشوہر ارادہ اپنے کام کی درستی کا کرین تو خدا تعالی اُنکو توفیق دیگا موافقت کی اور دلونمین اُنکی الفت ڈالیگا اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلِيْمًا جاننے والا زن وشوہر کی مصلحتونکا خَبِيْرًا خبردار اونکی مقصدونسے اور پہلے اس سے خدا تعالی نے
احکام یتیمونکے اور سودنکہانیکے اور زن اور شوہر کی آپسمین زندگانی کرنیکی نازل کئے تھے لیکن وہ کچھ فائدہ نہین بخشتے ہین جبتک کہ خدا تعالی کی خدائی
کا اعتقاد نکرے اور اُسکو واحد جانکر اور شرک سے تبرا کرکے اُسکی عبادتمین جبتک مشغول نہو اسواسطے خدا تعالی نے بعد اُسکے یہہ آیت نازل کی
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ اور عبادت کرو تم خدا کو بوحدانیت وَلَا تُشْرِكُوْا اور نہ شریک کرو تم بِهٖ شَيْـًٔا ساتھ اُسکے کسی چیز کو وَّبِالْوَالِدَيْنِ اور
نیکی کرو تم ساتھ باپ اور مان کے اِحْسَانًا نیکی کرنی قول مین اور فعل مین دونومین اور احسانًا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اُسکی یہ
واحسنوا بالوالدین احسانا ہے یعنی اور نیکی کرو تم ساتھ والدین کے نیکی کرنی وَّبِذِي الْقُرْبٰى اور نیکی کرو تم ساتھ قریبونکے اور اُسکے ثواب کی روایتین
پہلے ہی سے سورہ بقرہ مین گذر گئی ہین وَالْيَتٰمٰى اور نیکی کرو تم ساتھ یتیمونکے اسکا ذکر بھی پہلے ہو لیا ہے وَالْمَسٰكِيْنِ اور نیکی کرو تم ساتھ محتاجون کے
اُسکی ثوابمین روایتین بھی سورہ بقرہ مین مذکور ہو گئی ہین وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى اور نیکی کرو تم ساتھ ہمسایہ صاحب قرابت کی کہ یہہ دو حق رکہتا ہے
حق قرابت اور حق ہمسائگی وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور نیکی کرو تم ساتھ ہمسایہ اجنبی کی جو کہ قرابت نرکہتا ہو روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب سرور
صلعم سے عرض کی کہ یا رسول خدا دل میرا سخت ہو گیا ہے اور کسیطرح سے نرم نہین ہوتا فرمایا کہ تو اپنے باپ اور مان سے نیکی کر اور مسکینونکو کہانا دے
اور یتیمونکے سر پر ہاتھ مہربانیکا پھیر اور ہمسایہ یگانہ اور بیگانہ پر بخشش کر اور اُنکو رنج مت پہنچا پھر اُسنے عرض کی کہ یا رسول خدا حق ہمسایہ کا ہمسایہ پر کیا ہے فرمایا کہ
اگر وہ تجھکو بلاوے تو اُسکو جواب دے اور دستگیری اُسکی کر اور اگر قرض طلب کرے تو اُسکو دے اور اگر مصیبت اُسپر نازل ہو تو پرسا اُسکا دے اور اگر وہ مرجاے
تو جنازہ پر اُسکے حاضر ہو اور اپنی دیوار اُسکی دیوار سے زیادہ بلند مت کر اور فرمایا کہ ہمسایہ تین طرحکے ہوتے ہین ایک تو وہ ہے کہ جو مسلمان اور رشتہ دار ہو اُسکے
تین حق ہین حق قرابت اور حق اسلام اور حق ہمسائگی اور دوسرا ہمسایہ وہ ہے کہ جو مسلمان اور ہمسایہ ہو اور اُسکے دو حق ہین حق اسلام اور حق ہمسائگی
اور تیسرا ہمسایہ وہ ہے کہ جو نہ مسلمان ہو اور نہ رشتہ دار ہو اور اسکا ایک حق ہے کہ وہ حق ہمسائگی ہے اور وہ ہمسایہ اجنبی اور کافر ہے اور دو حق والا ایک اور
بھی ہو سکتا ہے اور وہ رشتہ دار کافر ہے کہ ہمسایہ مین رہتا ہے اُنکے بھی دو حق ہین حق ہمسایہ اور حق قرابت اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا
کہ خوبی ہمسائگی کی یہہ نہین ہے کہ اُسکو ایذا ندیوے ولیکن خوبی ہمسائگی کی یہہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کی آزار دینے پر صبر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ نیکی کرنی ہمسایہ سے زیادہ کرتی ہے رزق کو اور آباد کرتی ہے گہرونکو اور زیادہ کرتی ہے عمر کو اور حد ہمسایہ کی حدیث مین وارد ہے کہ چارونطرف سے
چالیس گہر تک ہے لیکن علما نے چالیس ہاتہ چارونطرف سے لکہی ہین اور فرمایا ہے خدا نے وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ اور نیکی کرو تم ساتھ صحبت کہنے والی
ساتھ کروٹ کے یعنی نیکی کرو تم ہمنشین اور ہمصحبت کیساتھ جسکے ساتھ اُٹھنا اور بیٹھنا ہو سفر مین یا شہر مین خواہ زوجہ ہو خواہ طالب علمی کا شریک ہو خواہ
کسی پیشہ کا شریک ہو یا خادم ہو وَابْنِ السَّبِيْلِ اور نیکی کرو تم ساتھ مسافر اور مہمان کے اگرچہ وہ اپنے شہر مین تونگر ہون وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
اور نیکی کرو تم ساتھ اُنکے کہ مالک ہوئے ہین ہاتہ تمہارے یعنی اپنے غلام اور لونڈی پر شفقت اور مہربانی کرو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا لَا يُحِبُّ
نہین دوست رکہتا ہے مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا اُس شخص کو کہ ہے اترانیوالا تکبر کرنیوالا کہ والدین پر نیکی نکرے اور قریبون اور ہمسایہ پر

نیکی کرنیسے ننگ کہے اور اپنے ہم چشمونسے غرور کرے اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی ہمسایہ کو آزار پہنچاوے اُسنے مجھکو آزار پہنچایا اور جسنے مجھکو آزار پہنچایا
اُسنے خدا کو آزار پہنچایا اور بعد اسکے فرمایا کہ جبرئیل مجھکو ہمیشہ وصیت کرتا تہا ہمسایہ کے حق مین یہانتک کہ گمان کیا مینے کہ وہ مجھسے میراث لیویگا اور خدا دوست
نہین رکہتا ہے اترانیوالی تکبر کرنیوالیکو الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ اور حکم کرتے ہین آدمیونکو ساتہ بخل کے
کہ مستحقونکو نہین دیتے ہین اور آدمیونکو منع کرتے ہین دینے سے وَيَكْتُمُونَ اور پوشیدہ کرتے ہین لوگونسے مَا آتَاهُمُ اللَّهُ جو کچہہ کہ دیا ہے انکو خدا نے مِنْ
فَضْلِهِ فضل اپنے سے کہ وہ تونگر ہوگئے ہین اور پہر کہتے ہین کہ ہمارے پاس کیا ہے کہ جو ہم کسی کو کچہہ دیوین اور فرمایا ہے خدا نے وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ اور طیار
کیا ہے ہمنے واسطے کافرونکے جو کہ ہماری نعمتونکا شکر نہین کرتے ہین اور جو حقوق کہ انکے ذمہ مین انکو ادا نہین کرتے ہین بلکہ اوروںکو دینے سے منع کرتے ہین انکے واسطے طیار کیا
ہے ہمنے عَذَابًا مُهِينًا عذاب خوار کرنیوالا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ نہین بخیل ہے وہ شخص کہ زکوۃ کو مال کی ادا کرے
اور قوم کو بخشش کرے اور بخیل وہ شخص ہے کہ زکوۃ کو نہ دیوے اور لوگونکو بخشش نکرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بخیل تو وہ شخص ہے کہ اپنی چیز مین
بخل کرے اور شحیح وہ ہے کہ اپنے مال مین بہی بخل کرے اور دوسرے کے مال مین بہی اور آرزو کرے کہ جو کچہہ لوگونکے پاس ہے وہ بہی میرے پاس آجاوے خواہ حلال سے ہو
خواہ حرام سے اور جو کچہہ خدا نے اسکو دیا ہے اسپر قناعت نکرے اور بعضے کہتے ہین کہ علماء یہود کی شان مین ہے کہ جو محمد صلعم کے فضائل اور صفات کہ توریت مین ہین انکی
تبلیغ مین بخیلی کرتے ہین اور پوشیدہ کرتے ہین اور خدا تعالی نے بخیلونکے ہمراہ انکو بہی شمار کیا ہے کہ جو ریا سے دکہلانیکو دیتے ہین اسواسطے کہ بخیل تو کچہہ دیتا ہی نہین ہے اور
جو کوئی ریا سے دیتا ہے وہ بمنزلہ ندینے کے ہے کہ اسکا ثواب کچہہ نہین ہے بخیل اور ریا سے دینے والا دونو ایک طرح کے ہین اور جیسیکہ خدا بخیل کو دوست نہین رکہتا ہے ایسیہی
ریا سے دینے والیکو دوست نہین رکہتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ اور نہین دوست رکہتا ہے ان لوگونکو اسکا عطف ہے کافرین پر یا الذین یبخلون
پر اسواسطے لایحب کے تحت مین ہے یعنی اور نہین دوست رکہتا ہے خدا ان لوگونکو کہ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ خرچ کرتے ہین وہ مالونکو اپنے رِئَاءَ النَّاسِ
واسطے دکہلانے آدمیونکے تاکہ آدمی اسکو دیتے دیکہکر اسکی تعریف کرین اور رئاء الناس مفعول لہ واقع ہوا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس جماعت سے مشرکین مکہ ہین کہ
رسول خدا صلعم کی دشمنی مین لشکرون کو جمع کرتے تہے اور انمین خرچ کرتے تہے وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ اور نہین ایمان لاتے ہین وہ حقیقت مین ساتہ خدا کے کہ اسکے
نام پر دیوین وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ اور نہ ساتہ دن آخرت کے کہ اُس روز کے ثواب کے امیدوار ہوین وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا اور
وہ شخص کہ ہووے شیطان واسطے اسکے مصاحب اور یار کہ اسکو خالص خدا کے نام کا نہ دینے دیوے فَسَاءَ قَرِينًا پس برا ہے وہ شیطان مصاحب اور یار کہ لوگونکو
طرف کفر اور گناہ کے بلاتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ اور کیا ہوتا اوپر ان کفار کے یعنی کیا نقصان ہوتا انکا لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ اگر ایمان لاتے وہ
ساتہ خدا کے وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور دن آخرت کے اور اعمال کی جزا ملنے کا اعتقاد کرتے کہ جسمین سراسر فایدہ اور نجات ہے وَأَنفَقُوا اور خرچ کرتے وہ خالص خدا
کے نام پر اور ریا کو بیچ مین داخل نکرتے اور اسکے نام پر دیتے مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ اُس مین سے کہ روزی دی ہے انکو خدا نے اپنے فضل وکرم سے وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ
اور ہے خدا ساتہ انکے یعنی خدا انکے اقوال اور افعال کو عَلِيمًا جاننے والا اسی موافق انکے اعمال اور افعال کے انکو جزا دیگا إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ تحقیق خدا نہین
ظلم کرتا ہے کسی پر مِثْقَالَ ذَرَّةٍ برابر ذرہ کی کہ بدون صادر ہونے جرم کے کسی کو عذاب کرے یا کسی کے ثواب مین کمی کرے اور مثقال مشتق ثقل سے ہے اور ثقل
وزنکو کہتے ہین اور ذرہ سرخ چیونٹی کو کہتے ہین کہ نہایت چہوٹی ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ریزہ غبار کا ہوتا ہے اور وہ غبار آفتاب کی روشندانون مین نظر پڑتا ہے
اور ریزہ اسکا بہت صغیر ہوتا ہے کہ کچہہ وزن نہین رکہتا مبالغہ کیواسطے فرمایا ہے کہ خدا تعالی اسقدر بہی ظلم نہین کرتا وَإِن تَكُ اور اگر ہووے برابر ذرہ کے حَسَنَةً
نیکی بندہ مومن کی اسکے نامہ اعمال مین يُضَاعِفْهَا چند در چند کریگا خدا اسکو یعنی اسکے ثواب کو دہ تک اصل مین تکون تہا حذف ضمہ اسکا تو جزم کی جہت سے
ہوا اور واو التقاء ساکنین سے اور نون کثرت استعمال سے واسطے تخفیف کے اور حسنۃ کو ابن کثیر اور نافع نے مرفوع پڑہا ہے کان کو تامہ مقرر کرکے اور باقیون نے منصوب
پڑہا ہے کان ناقصہ سے خبر ٹہیرا کر یعنی اگر نیکی کسی مومن کی ہوگی تو اسکے ثواب کو خدا تعالی چند در چند کریگا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ اور دیگا خدا نزدیک
اپنے سے بدون استحقاق اُس شخص کے أَجْرًا عَظِيمًا ثواب بزرگ اپنے فضل اور کرم سے اور ابو عثمان ہندی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حق تعالی

بندہ مومن کو ایک حسنہ کے عوض ثواب ہزار حسنہ کو دیتا ہے بلکہ دو ہزار دیگا راوی کہتا ہے کہ مجھکو یہ سنکر تعجب ہوا میں سوچتا تھا کیونکہ میں حاضر ہوا حضرت کو اس سے خبر دی فرمایا
اللہ تعالی بندہ مومن کو ایک حسنہ کے عوض میں دو ہزار حسنہ کا ثواب دیگا اور اگر تمہیں تردد ہو تو یہ آیت پڑھو وان تک حسنۃ یضاعفہا ویوت من لدنہ
اجرا عظیما اور معلوم ہو کہ خدا تعالی جسکو اجر عظیم کہے اسکی قدر کو سوائے اسکے کوئی نہیں جانتا ہے اور اسکے بعد اللہ تعالی منکرین کے حال کو بیان کرتا ہے کہ فکیف یعنی
پس کیونکر ہوگا حال انکا اس وقت اذا جئنا جس وقت لاوینگے ہم من کل امۃ ہر امت سے بشہید ایک گواہ کو کہ وہ پیغمبر انکا ہوگا اور انکے
اعتقاد اور افعال نیک اور بد کی گواہی دیگا وجئنا بک اور لاوینگے ہم تجھکو محمد صلعم علی ہؤلاء اوپر انکے کہ جو تیری امت کے لوگ ہیں شہیدا
گواہ تاکہ گواہی دے تو ہر ایک کے موافق اسکے علم کے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پس کھڑے کئے جاوینگے انبیاء اور انسے سوال کیا جاویگا کہ تمنے خدا تعالی کے
پیغام امتوں کو پہنچائے ہیں یا نہیں وہ کہینگے کہ ہاں پہنچائے ہیں پیغام تیرے لیکن امتوں کو پھر انکی امتوں سے پوچھینگے تو وہ انکار کرینگے جیسے کہ فرمایا ہے خدا نے
فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین اور کہینگے کہ ہمارے پاس کوئی پیغمبر ڈرانیوالا نہیں آیا ہے اور نہ کوئی خوشخبری دینیوالا آیا ہے پس انبیاء
واسطے پیغمبر صلعم کو اپنا گواہ لاوینگے اور حضرت انبیاء علیہم السلام کی راستگوئی کی اور آپ امتوں کے منکرین کی جھوٹ کی گواہی دینگے اور ہر امت سے فرماوینگے کہ تم
امتوں کے پاس کوئی ڈرانیوالا اور خوشخبری دینیوالا آیا تھا اور خدا ہر چیز پر قادر ہے گواہی تمہارے اعضا سے گواہی دلوادیگا پیغمبر کی اور خدا کا پیغام پہنچانے کی
اور اسیلئے خدا نے فرمایا ہے کہ لتکونوا شہداء علی الناس کہ ہر امت سے شہید ہو وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا پس وہ لوگ امتوں کے جو کہ منکر ہیں حضرت کی گواہی
رد کر سکینگے نہ ہی خوف ہو کہ خدا انکے مونہوں پر مہر کریگا اور اعضا انکی گواہی دینگے لیکن انکی اعمال کی اور گواہی دینگے حضرت اپنی قوم کی امت کی منافقوں
اور [illegible] بیان کیا پیغمبر اور الحاصل اس آیت کا مدعا یہ ہے کہ حضرت انبیاء کی ہی اور اپنی امت کی ہی سب کی گواہی دینگے کہ صدق
آپ [illegible] ہیں سب کے گواہ ہونگے یومئذ اس روز یود الذین کفروا دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور چاہینگے وہ لوگ کہ خدا پر ایمان نہیں لائے اور
وعصوا الرسول اور نافرمانی کی رسول کی اور پیغمبر کی لو تسوی بہم الارض کاش برابر کیجاتی ساتھ انکے زمین کہ زمین میں دفن
کئے جاتے یا اونکی طرح ہوجاتے اور زمین برابر کیجاتی اور نہ پیدا ہوتے ولا یکتمون اللہ حدیثا اور نہ پوشیدہ کرسکینگے وہ خدا سے کسی بات کو
انبیاء اور امتوں اور اعضا انکے سب افعال کی انکی گواہی دینگے اور ایسا ہی خاص ہماری مخلوق آل محمد کا حال ہوگا اور کہتے ہیں کہ ایک روز جماعت اصحاب کی
عبد الرحمن بن عوف کے گھر میں شراب پیتی تھی اور وقت ہوئی کہ آواز اذان کی سنکر واسطے نماز مغرب کے کھڑی ہوئے اور امام انکا عبد الرحمن ہوا اور
نہایت مستی کی تھی اور سورہ قل یا ایہا الکافرون میں حرف لا کا کہنا چھوڑ دیا اور اسکو کہا تب یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لا تقربوا الصلوۃ نزدیک نہ ہو تم نماز کے یعنی نماز کو مت پڑھو وانتم سکاری جس وقت کہ تم نشہ میں ہو
یعنی نشہ کی حالت ہو اور سکاری جمع سکران کی ہے یعنی جس وقت تم نشہ میں ہو تو نماز کو مت پڑھو حتی تعلموا یہاں تک کہ جانو تم اور سمجھو تم کہ
ما تقولون کیا کہتے ہو تم نماز میں اور نشہ سے مراد عام ہے خواہ نشہ کسی چیز کا ہو خواہ نیند کا ہو کہ آنکھوں میں نیند کا خمار بھرا ہوا ایسی
حالت میں نماز کو مت پڑھو یہانتک کہ جانو تم کیا کہتے ہو نماز میں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ پڑھو تم نماز کو کاہلی ہو کہ وہ علامت نفاق
کی ہے اور فرمایا ہو خدا نے ولا جنبا اور نہ پڑھو تم نماز کو جس وقت کہ حالت جنابت میں ہو تم اور جنبا حال واقع ہوا ہو اور عطف ہے اوپر وانتم سکاری کے
اور یہ ہی حال ہو اور جنب مذکر اور مونث اور واحد اور تثنیہ اور جمع سب پر آتا ہے اور یہاں مراد اس سے جمع ہے پس حالت جنابت میں نماز کو مت پڑھو تم
الا عابری سبیل مگر یہ کہ تم گذرنیوالے رستہ کے سفر میں ہو تم اور غسل جنابت کی ضرورت ہووے اور پانی دستیاب نہوتا ہو تو پس تیمم کرکے
نماز پڑھو اور بعض کہتے ہیں کہ یہاں صلوۃ سے مراد مواضع صلوۃ کی ہیں اور مسجد میں حالت نشہ میں اور ناپاک ہو کر نہ جاؤ تم حتی تغتسلوا یہانتک
کہ غسل کرو تم مگر اس وقت جبکہ تم اور اگر پانی دستیاب نہو تو تیمم کرو اور بعض علماء ایسے فرماتے ہیں کہ صلوۃ سے مراد بطریق استخدام دو معنی ہو
[illegible] نماز قائم کرنا اور موضع صلوۃ کو عابری سبیل کا قرینہ ہو یعنی نماز کو نہ پڑھو تم حالت نشہ میں یہانتک کہ جانو تم

کہ کیا کہتے ہو تم اور نہ داخل ہو تم مسجد میں حالت جنابت میں مگر گزر جانیوالا راہ کو کہ مسجد میں ہو کر گزر سکتے ہو اور ٹھہر نہیں سکتے ہو یہانتک کہ غسل کرو تم اور جس وقت غسل کرو تو ٹھہر سکتے ہو اور مطابق اسکے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حائض اور جنب نہیں داخل ہو سکتے ہیں مسجدوں میں کہ انمین جا کر ٹھہریں مگر گزر کر انمین سے جا سکتے ہیں اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہے ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا اور اہل سنت کی علما میں اختلاف ہے کوئی تو صلوۃ سے نماز کا پڑھنا مراد لیتا ہے اور کوئی مواضع صلوۃ کی اور عابری سبیل کو کہتے ہیں کہ مراد اس سے سفر ہے اور عابری سبیل مستثنی ہونیکی جہت سے منصوب ہے اور نون اسکا اضافت کی سبب سے ساقط ہو گیا ہے اور حالت جنابت اور حیض اور نفاس میں مسجد مکہ اور مدینہ میں گزرنا بھی جائز نہیں ہے اور سوا ان دونوں سے جتنی اور مسجدیں ہیں گزر جانیکا تو کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن ٹھہرنا انمین جائز نہیں ہے اور اپنی کوئی چیز بھی وہاں رکھنی جائز نہیں ہے یہانتک کہ غسل کرے اور رسول خدا صلعم کو اور انکی اہلبیت کو حالت جنابت میں مسجد میں ٹھہرنیکی اجازت ہے اور سوا انکے اور کسی کے واسطے اجازت نہیں یہانتک کہ حضرت کی بیبیوں میں سے بھی کسی کو اجازت نہ تھی اور حیض کی حالت میں حضرت کی بیبیونکو اور نہ سوا انکے اور عورتونکو مسجد میں داخل ہونیکی اجازت تھی یہ فضیلت اور شرف فقط اہلبیت خاتم النبیین کے واسطے مخصوص ہے اور اہلسنت کی احادیث صحاح میں بھی ایسی روایتیں موجود ہیں چنانچہ مشکوۃ میں موجود ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ حالت جنابت میں سوا میرے اور علی کے اس مسجد میں کوئی داخل نہو اور بعضی روایت میں اہل سنت کی کتابوں میں علی کیساتھ فاطمہ کا نام آیا ہے اور ہر شخص کا دروازہ مسجد کیطرف تھا انکو حکم ہوا کہ تو دروازہ اپنا بند کر لے اور علی کو حکم تھا کہ تو دروازہ اپنا بند مت کر اور تیرے واسطے دروازہ کھلا رہنیکا حکم ہے جس وقت کہ اصحاب نے یہ سنا تو انکو بہت ناگوار معلوم ہوا کہ ہمارے سب کے دروازے تو بند ہو گئے اور فقط علی کا دروازہ نہ بند ہوا اور طرح طرح کی گفتگو آپس میں کرنے لگے یہانتک کہ حضرت کو خبر ہوئی تو غصہ ہوئے اور منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم علی سے علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں چنانچہ اہل سنت کی کتابوں میں بھی لکھا ہے اور جذب القلوب میں لکھا ہے کہ اس روایت کو جو علی کو ابوبکر پر فضیلت ہوتی ہے بہوتی روایت صحیح رکھنی چاہیے کہ ایک خوخہ یعنی ایک روزن ابوبکر کی دیوار میں بھی مسجد کیطرف کو تھا اور ایسا ہی حکم خدا تعالی یہاں بیان کرتا ہے وان کنتم اور اگر ہو تم حالت جنابت میں مرضی بیمار اور جو مرض کی یعنی حالت بیماری میں تمکو غسل جنابت کی احتیاج ہو اور وہ بیماری ایسی ہو کہ اسمین غسل نہیں کر سکتے ہو [illegible] او علی سفر یا ہو تم اوپر سفر کے یعنی تم سفر میں ہو اور پانی تمکو دستیاب نہوتا ہو او جاء احد منکم یا آوے کوئی تم میں سے من الغائط مکان [illegible] اور غائط اصل میں زمین پست کو کہتے ہیں اور پاخانہ پھرنے کو واسطے ایسے مکان پست [illegible] اسواسطے پیشاب اور پاخانہ کا غائط نام کیا ہے اور یہاں مراد بول اور براز دونوں ہے [illegible] او لمستم النساء یا مس کرو تم عورتوں کو اور اہل کوفہ اور عاصم کی [illegible] یعنی جماع کرو تم [illegible] فلم تجدوا ماء پس نہ پاؤ تم پانی کو ان سب صورتوں مذکورہ میں فتیمموا صعیدا طیبا پس قصد کرو تم مٹی پاک کا اور تیمم کے معنی قصد کے ہیں [illegible] وضو اور غسل کے ہو گیا ہے یعنی تیمم کرو تم مٹی پاک سے [illegible] دونوں ہاتھوں کو [illegible] فامسحوا پس مسح کرو تم بوجوھکم ساتھ منہوں اپنے کے یعنی پیشانی اور دونوں ابرو پر مسح کرو اور سر کی [illegible] سے شروع ہو [illegible] اور باقی کو منہ پر مسح کرو اگرچہ بعضی روایتوں میں تمام چہرہ پر بھی آیا ہے وایدیکم اور مسح کرو تم دونوں ہاتھوں اپنے کی پشت دست پر اسطرح سے کہ پہلے دست چپ کی ہتیلی سے دست راست کی پشت پر مسح کرو بند دست سے انگلیوں کے سرے تک اور ایسے ہی دست راست سے دست چپ پر مسح کرو اور جنابت والا تو مسح بدل غسل کے کریگا اور بول اور براز کا دفع کرنیوالا بدل وضو کے ان اللہ کان عفوا غفورا تحقیق کہ خدا ہے عفو کرنیوالا اور گزر کرنیوالا تکلیف کی سختی سے [illegible] کہ تمہاری آسانی کیواسطے بدلے غسل اور وضو کے تیمم کو فرض کیا ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں پہلی امتوں پر [illegible] فضیلت دی ہے [illegible] واسطے [illegible] ایک تو یہ کہ تمام روی زمین کو ہمارے واسطے مسجد بنایا ہے اور خاک اسکی واسطے ہمارے پاک کی ہے اور ہماری صفوں کو [illegible] ہیں

مثل صفوف ملائکہ کی بنا یا ہے اور کہتے ہین کہ ایک سفر مین جناب رسول خدا صلعم کے ہمراہ کچھ عورتین تہین اور ایک منزل مین پانی بہم نہین پہنچا اور وضو کے واسطے
سب حیران تہے یہ آیت نازل ہوئی سبنے تیمم کیا اور خدا تعالی نے ان آیتون مین ان چیزونکے مسح کا تیمم مین حکم دیا ہے کہ وضو مین جنکے دہونیکا حکم ہے
اگر پاؤن کا دہونا وضو مین واجب تہا تو خدا تعالی تیمم مین بہی پاؤن کے مسح کا حکم دیتا معلوم ہوا کہ وضو مین پاؤنکا دہونا واجب نہین ہے اور اب
خدا تعالی یہودیونکے علما کی گمراہی اور عناد کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکہا تو نے اے محمد صلعم اِلَی الَّذِیْنَ طرف ان
لوگونکے کہ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ دئیے گئے ہین وہ ایک حصہ کتاب سے یعنی علماے یہود کہ توریت کو پڑہتے ہین یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ خرید
کرتے ہین وہ یعنی بدل کرتے ہین گمراہی کو کہ وہ پوشیدہ کرنا صفات محمد کا ہے ساتہ ہدایت کے کہ وہ ظاہر کرنا صفات محمد کا ہے جو کچہ کہ توریت مین لکہی ہوئی ہین اور عمدا
جان اور بوجہکر انکو پوشیدہ کرتے ہین وَیُرِیْدُوْنَ اور ارادہ کرتے ہین اور چاہتے ہین وہ حسد اور عداوت سے اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ یہ کہ تم گم کرو تم راہ
راست کو کہ وہ اسلام ہے اے مومنین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا خوب جانتا ہے اور زیادہ عالم ہے بِاَعْدَآئِکُمْ ساتہ دشمنون تمہارے کہ وہ یہودی ہین
اور تمکو انکی دشمنی کی خبر دیدی ہے اُنسے ڈرتے رہو اور انکے کہنے کو نمانو وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَلِیًّا اور کافی ہے خدا دوست وَّکَفٰی بِاللّٰهِ اور کافی ہے اللہ
نَصِیْرًا نصرت کرنیوالا اور تمہاری مدد کرنیوالا بس اُسی پر تم اعتماد کرو اُسکے غیر سے بے پرواہ ہو اور بِاللّٰهِ مین زائد ہے اور نصیرا حال واقع ہوا ہے
مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا بعضے اُن لوگون سے کہ یہودی ہوئی ہین اور مِن کا لفظ واسطے تبعیض کے ہے اور واسطے بیان کے ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ مِن الذین خبر ہے مبتدا ہے محذوف کی اور تقدیر اسکی مِن الذین ہادوا فریق ہے اور اس صورت مین یحرفون فریق کی صفت ہوگی یعنی یہودیون
مین سے ایک وہ فرقہ ہے کہ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ بدلتے ہین کلمونکو عَنْ مَّوَاضِعِهٖ مقامون اُسکے سے کہ جو صفات یا نام حضرت کا ہے اُسکو توریت
مین سے مٹا کر اُسکی جگہہ دوسری عبارت لکہدیتے ہین اور کلم جنس ہے اسواسطے ضمیر مفرد اُسکی طرف پہرتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ علماے یہود مجلس
اقدس رسول خدا صلعم مین حاضر ہوتے تہے اور جسوقت جواب معقول اپنے سوال کا پاتے تہے تو مجلس سے اُٹہکر اُس جواب کو بدل ڈالتے تہے خدا تعالی
نے اپنے حبیب کو اُسکی خبر دی کہ یہ دشمن تمہارے ہین اور تیری کلام کو اے محمد یہ بدل ڈالتے ہین وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین وہ عناد اور دشمنی کی راہ سے
کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے بات تیری کو وَعَصَیْنَا اور نافرمانی کی ہمنے تیرے حکم کی اور کہتے ہین کہ ظاہر مین تو سمعنا کہتے تہے اور پوشیدگی مین عصینا
کہتے تہے اور کہتے تہے حضرت سے کہ وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ اور سن تو غیر سنایا گیا یعنی ہمسے تو وہ باتین سن کہ جس امر کیطرف تو ہمکو بلاتا ہے
اُسکے برخلاف سن اور وہ کلام کہ جس سے تو راضی ہو اور پسند کرے اُسکا غیر سن کہ جو تیرے سننے کے قابل نہین اور غیر مسمع حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہین
کہ یہ کلام انکا دو وجہ رکہتا ہے مدح بہی اور مذمت بہی مذمت کی وجہ تو یہ ہے کہ بہرا ہوتے اور موت کیجہت سے کان تیرے کچہ نہ سنتے اور مدح کی وجہ
یہ ہے کہ سن تو ہماری بات کو کہ ہرگز کوئی مکروہ نہ سنوایا جائیو اور ایسے ہی یہ قول انکا ہے کہ کہتے تہے وَرَاعِنَا اور رعایت کر تو ہماری زبان
عربی مین ہر چند یہ کلمہ مدح کیواسطے ہے اور معنی اسکے یہ ہین کہ رعایت اور نگہبانی کر تو ہماری لیکن زبان عبری مین راعونا دشنام ہے اور راعنا اور راعونا
بولنے مین قریب قریب ہے اور وہ راعنا کو زبان موڑکر اسطرح کہتے تہے کہ راعونا کی مشابہ ہوجاتا تہا جو کہ دشنام ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اور کہتے ہین
لَیًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ موڑنا کے ساتہ زبانون اپنی کے وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ اور طعن کرکے بیچ دین کے ہنسی کی راہ سے اور لیا اور طعنا دونو
مصدر ہین اور واقع ہوئے ہین موضع حال مین اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا اور اگر تحقیق وہ یہودی کہتے کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے بات
تیری کو وَاَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے حکم تیرے کی وَاسْمَعْ اور سن تو بات ہماری کو وَانْظُرْنَا اور نگاہ کر تو ہمکو کہ ہمارے حال کا ملاحظہ کر تو
اور توقف کر تو کہ تیری کلام کو ہم سمجہین تو لَکَانَ البتہ ہوتا وہ قول خَیْرًا لَّهُمْ بہتر واسطے انکے بہ نسبت ہنسی اور طعن کرنیکے وَاَقْوَمَ
اور راستا اور درست زیادہ وَلٰکِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ اور لیکن لعنت کی ہے انکو خدا نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے بِکُفْرِهِمْ بسبب کفر انکے کے
اور انکی عناد اور تکبر کیجہت سے فَلَا یُؤْمِنُوْنَ پس نہین ایمان لاتے ہین وہ اِلَّا قَلِیْلًا مگر تہوڑا کہ وہ شمار مین نہین ہے اور بعضی کتاب مین

ایمان لاتے ہین اور بعضے نہین لاتے اور قلیلاً صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی ایماناً قلیلاً اور کہتے ہین کہ جناب رسولخدا صلعم نے یہود کے علماء کو بلا کر کہا کہ اے یہودیو خدا
سے ڈرو اور اسلام کو قبول کرو مین قسم کہاتا ہون کہ تم خوب جانتے ہو کہ یہ کلام جو مین خدا کے پاس سے لایا ہون یہ سب حق ہے اور تمکو توریت مین میری حال سے
خبر دی ہے اور تم سے ایمان لانے پر عہد لیا ہے یہود نے یہ سنکر انکار کیا اور کہا کہ ہم تجھکو جانتے ہین اور نہ تیری صفت سے اور نہ قرآن سے ہمکو خبر ہے یہ آیت نازل
ہوئی چنانچہ فرمایا ہے خدا نے کہ یا ایها الذین اوتوا الکتاب اے وہ لوگو کہ دی گئی ہے کتاب یعنی توریت امنوا ایمان لاؤ تم اور باور کرو تم بما
نزلنا ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے ہم نے اپنے بندے پر کہ وہ قرآن ہے مصدقا جسوقت کہ سچا کرنیوالا ہے لما معکم واسطے اُس چیز کہ ساتھ تمہارے
ہے یعنی توریت کی تصدیق کرتا ہے کہ اصول اور اکثر احکام مین اسکے مطابق ہے بیچ اعتقاد کے اور تم سے من قبل ان نطمس وجوها پہلے اس سے کہ مٹادین
ہم مونہون کو چہرہ کو اسطرح بگاڑدین ہم کہ آنکھہ اور دہن اور ناک کا باقی نہ رہے فنردها پس پہیرین ہم اُن مونہون کو جنکا اثر محو ہو گیا ہے
علی ادبارها اوپر پیٹہون اُنکے یعنی اُنکی شکل کو مثل پیٹہ کے کر دیوین اور نزدیک بعضے منسوخ ہے اسواسطے کہ بعد فائدہ اسکے بعد واقع ہوا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ مٹا دین ہم ہدایت سے پس پہیرین ہم اوپر پیٹہون اُنکے گمراہی اُنکی ہین اور کہتے ہین کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو
عبداللہ بن سلام اس آیت کو سنکر رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ایمان لائے اور فرماتا ہے خدا کہ او نلعنهم یا لعنت کرین ہم اُنکو اور رحمت اپنے سے
دور کرین اگر وہ ایمان نہ لائین کما لعنا اصحاب السبت جیسے کہ لعنت کی ہے اور رحمت سے دور کیا ہے ہمنے صاحبون سنیچر کو کہ اُنکو بندر بنا دیا جسوقت
اُنہون نے ہمارا احکام نہ مانا اور سنیچر کو مچھلیون کا شکار کیا اور ملعون کا عطف نزدیک بعضے کے نطمس پر ہے اور مثل اُسکے یہ بھی منسوب ہے اور حال اُنکا یہ ہو جیسے کہ وہ ہفتے سنیچر والون کو
سزا دی ہے ایسی ہی انکو سزا دیوین وکان امر الله اور ہے حکم خدا کا ہر کسی چیز کے کرنے مین مفعولا کہ کیا گیا کہ وہ ضرور واقع ہوا اور جو
کچھ کہ وعدہ عذاب کا کیا ہے اُسکی بھی بین کچھ شبہہ نہین ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من
رحمة الله تو جناب رسولخدا صلعم منبر پر تشریف لیگئے اور اصحاب کے روبرو یہ آیت پڑہی ایک شخص کہڑا ہوکر بولا کہ یا رسول الله اگرچہ کوئی شرک کرے کیا
وہ بھی بخشا جائیگا حضرت نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا پہر اُسنے پوچھا تو حضرت نے پہر بھی اُسکو جواب نہ دیا جب تیسری مرتبہ پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
ان الله لا یغفر تحقیق کہ خدا نہین بخشتا ہے ان یشرک به یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اُسکے یعنی خدا تعالی اُس شخص کو نہ بخشیگا کہ جو کوئی شرک کرے
ساتھ اُسکے اسواسطے کہ حکم خدا جاری ہو گیا ہے کہ مشرک مدام دوزخ مین رہیگا اگر وہ حالت شرک مین مریگا ویغفر ما دون ذلک اور بخشتا ہے اُن گناہ کو کہ جو کمتر
اور پست تر ہین شرک سے مرتبہ مین لمن یشاء واسطے جس شخص کو چاہیگا مومنین مین سے اپنے فضل اور احسان سے جیسے چاہے کہ بغیر توبہ کے وہ جو بلا اولی ہے بخشا جا
اسواسطے کہ وہ شرک سے زیادہ ہی مرتبہ مین اور جو گناہ کہ شرک سے کم ہے مرتبہ مین وہ بخشا جائیگا کیسا ہی گناہ ہو سوا شرک اور کفر کے اور اگر چاہیگا باعتبار عدل کے
عذاب کریگا بسبب گناہ کی اور جناب امیر المومنین نے ایک حدیث مین فرمایا ہے کہ سنا مینے اپنے دوست رسولخدا صلعم سے فرماتے تہے کہ اگر مومن دنیا سے نکلا اور وہ مثل
تمام باشندگان زمین کے گناہ رکہتا ہو تو البتہ موت اُسکے گناہون کا کفارہ ہو جائیگی اور اسکے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر
ما دون ذلک لمن یشاء من شیعتک ومحبیک یا علی یعنی تیرے شیعون اور دوستون سے اے علی اور فرمایا کہ جو کوئی خالص نیت سے کہے لا اله الا الله وہ بری ہے
شرک سے اور جو کوئی دنیا سے کہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ داخل ہوگا بہشت مین اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ ادنی شرک کیا ہے فرمایا کہ جو
کوئی ایک رسم اور امر کو ایجاد کرے اور اسکے عمل مین لاوے اور اسکو دوست رکہے اور اسکے عامل نہ لانیوالے کو دشمن رکہے ومن یشرک بالله اور جو کوئی کہ
شرک کرے ساتھ خدا کی فقد افتری پس تحقیق افترا کیا اُسنے اثما عظیما گناہ بڑا کہ جسکے سبب سے مستحق عذاب کا ہوگا اور کہتے ہین کہ جسوقت
وہ پہلی آیت مشرک کی نہ بخشے جانیکی نازل ہوئی تو یہودیونکو اسکے مضمون سے اطلاع ہوئی اور عزیر کو جو ابن الله کہتے تہے اور گوسالہ پرستی سے جو مشرک
ہو گئے تہے اس آیت کا نازل ہونا سنکر انکار کرنیلگے شرک سے اور کہنے لگے کہ ہم مشرک نہین ہین بلکہ ہم مقربان درگاہ الہی ہین خدا تعالی نے اُنکے نفسون کی
ستایش کا انکار کیا اور فرمایا کہ الم تر کیا دیکہا تو نے اور نہ ملاحظہ کیا تو نے اے محمد صلعم الی الذین طرف اُن لوگون کہ لیتے فخر کا دعوی کرتے

یزکون انفسہم پاکیزہ ہونا بیان کرتے ہیں نفسوں اپنو کا اور اپنی تعریف کرتے ہیں کہ ہم کوئی گناہ نہیں ہے اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی پاکیزگی
کے دعوے سے پاکیزہ ہو جاوے بل اللہ یزکی من یشاء بلکہ خدا پاکیزگی سے یاد کرتا ہے جسکو چاہتا ہے کہ وہ سب کی باطنوں سے واقف ہے اور جسکو مستحق پاکیزگی
کا جانتا ہے اُسکو پاکیزگی سے یاد کرتا ہے ولا یظلمون اور ظلم نہ کیے جاوینگے وہ لوگ جو کہ اپنے تئیں پاکیزہ کہتے ہیں فتیلا مقدار خرما کی گٹھلی کی لکیر کے
بدون صادر ہوئی گناہ کی اُنپر ظلم کیا جاتا ہے بلکہ وہ باعتبار عدل کے اپنے افعال ناشائستہ کیسبب سے دوزخ میں ڈالے جاوینگے اور خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے کہ کسی
بیگناہ کو عذاب کرے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کے حق میں اسواسطے نازل ہوئی ہے کہ وہ اپنے تئیں فرزندان خدا اور دوست خدا
کہتے تھے اور کہتے تھے کہ بہشت میں نہ داخل ہوگا مگر یہودی یا نصرانی اور فرماتا ہے خدا انظر دیکھ تو اے محمد صلعم اُن یہودیوں کو اپنے عنایت سے کیف
یفترون کیونکر افترا کرتے ہیں اور بناتے ہیں وہ علی اللہ الکذب اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ کہتے ہیں کہ ہم فرزندان خدا اور دوست اُسکے ہیں
اور اُسکی بارگاہ کے مقرب ہیں وکفی بہ اور کفایت کرتا ہے وہ افترا اور گمان باطل اُنکا اثما مبینا گناہ ظاہر کو کسی پر پوشیدہ نہیں ہے ع ۸ ۴
یعنی یہ گناہ اُنکا واسطے مستحق ہونے عذاب کی کفایت کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی کے بعد کعب بن اشرف یہودی تین سو سترسواروں سے مکہ میں کفار قریش
پاس آیا اور ابوسفیان کے گھر میں اُترا اور پیغمبر صلعم سے جو عہد کیا تھا اُسکو توڑ ڈالا ابوسفیان نے اُس سے کہا کہ تم اور محمد دونو اہل کتاب ہو ہمکو تمہارا اعتبار نہیں
جبتک کہ تم ہمارے بتونکو سجدہ نکرو اُسنے جبت اور طاغوت کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم حاجیونکو اونٹ ذبح کر کھلاتے ہیں اور اُنکو کھانا اور پانی دیتے ہیں
اور حرم کی حرمت کرتے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اور قیدیونکو آزاد کرتے ہیں دین ہمارا بہتر ہے یا دین محمد کا کعب ملعون نے کہا کہ دین تمہارا
بہتر ہے محمد کے دین سے اور یہ بغض کعب کا اس سبب سے تھا کہ اسمعیل کی اولاد میں سے پیغمبر کیوں ہوا اگر پیغمبر ہوتا بنی اسرائیل میں سے ہوتا خدا تعالی
اُسکے حال میں بیان کرتا ہے کہ الم تر کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد الی الذین اوتوا نصیبا طرف اُن لوگوں کی کہ دئے گئے ہیں وہ ایک حصہ
من الکتاب کتاب توریت سے یعنی یہودی لوگ کہ مسلمانونکی عداوت کیسبب سے یؤمنون ایمان لاتے ہیں وہ بالجبت والطاغوت
ساتھ جبت اور طاغوت کے کہ وہ بت ہیں اور اُنکو سجدہ کرتے ہیں ویقولون اور کہتے ہیں وہ یہودی للذین کفروا واسطے اُن لوگونکے کہ کفر
کیا ہے اُنہوں نے یعنی ابوسفیان وغیرہ سے کہا ہؤلاء یہ گروہ قریش کے اھدی زیادہ ہدایت والے ہیں من الذین امنوا اُن لوگوں سے
کہ ایمان لائے ہیں وہ یعنی پیغمبر سے اور اُسکے اصحاب سے سبیلا از روئے راہ راست کے کہ یہ کفار قریش راہ راست پر زیادہ ہیں مسلمانوں سے اولئک یہ لوگ
مسلمانونکو الذین وہ لوگ ہیں کہ لعنہم اللہ لعنت کی ہے اُنکو خدا نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے ومن یلعن اللہ اور جس شخص کو لعنت
کرے خدا فلن تجد لہ نصیرا پس ہرگز نہ پاوے گا تو واسطے اُسکے کوئی مددکرنیوالا کہ عذاب کو اُس سے دفع کرے ام لہم کیا واسطے اُن یہودیوں
کے ہے یہ استفہام انکاری ہے یعنی نہیں ہے واسطے اُنکے نصیب من الملک کوئی حصہ بادشاہی میں سے اور یہ اسواسطے فرمایا ہے کہ یہودی کہتے
کہ بادشاہی اور پیغمبری کی سزاوار ہم ہیں اسواسطے عرب کی متابعت کو ننگ جانتے ہیں خدا تعالی نے فرمایا کہ اُنکو بادشاہی میں کچھ حصہ نہیں ہے اور اگر بالفرض
ملک و مال سے وہ بہرہ مند ہوں فاذا لا یؤتون الناس پس اُسوقت نہ دینگے آدمیونکو نقیرا مقدار اُس گڑہے کہ جو پشت پر دانہ
خرما کے ہے ایسا نہیں ہے کہ وہ آدمیونکو کچھ دیویں ام یحسدون الناس یا حسد کرتے ہیں وہ آدمیوں سے علی ما اتہم اللہ اوپر اُس چیز کہ دی ہے
اُنکو خدا نے من فضلہ فضل اپنے سے کہ وہ کتاب اور نبوت ہے کہ خدا نے اُسکو دی ہے اور وہ اُسکا حسد کرتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ وہ آدمی کہ جن سے حسد کرتے ہیں وہ محمد ہے اور آل محمد ہیں اور حسد کرنیوالے وہ لوگ ہیں کہ جو حسد کرتے ہیں محمد سے نبوت پر اور اُسکی اولاد امجاد سے امامت پر
اور فرماتا ہے خدا فقد اتینا ال ابراھیم پس تحقیق دیا ہمنے اولاد ابراہیم علیہ السلام کو کہ وہ موسی اور داؤد اور عیسی اور محمد علیہم السلام ہیں
الکتاب کتاب کو کہ وہ توریت اور زبور اور انجیل اور قرآن ہے یعنی اُن چاروں کو ہمنے یہ چار کتابیں دی ہیں والحکمۃ اور دی ہمنے اُنکو
حکمت کہ وہ احکام حلال اور حرام کے ہیں واتینہم ملکا عظیما اور دیا ہمنے اُنکو ملک بڑا کہ وہ بادشاہی نبوت کی ہے اور حضرت امام محمد باقر

علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ ہمنے اُنہیں مرسلین اور انبیاء اور آئمہ بیں کیونکر یہ حسد کرتے ہیں وہ آل ابراہیم اور انکار کرتے ہیں اُسکا حالانکہ آل
اُنہی میں ہیں اور ملک عظیم سے مراد یہہ ہے کہ کرتے ہمنے اُنہیں امام جسنے اُنکی تابعداری کی اُسنے خدا کی تابعداری کی اور جسنے اُنکی نافرمانی کی اُسنے خدا کی نافرمانی
کی اور دوسری روایت میں ہی کہ مراد آل ابراہیم سے محمد اور آل اُسکی ہی اور مراد کتاب سے قرآن ہی اور مراد حکمت سے نبوت ہی اور مراد ملک عظیم سے امامت
ہی اسواسطے کہ یہہ سب کسی میں جمع نہیں ہوسکتے سوای خاندان خاتم الانبیاء کے فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ بس بعض اُن یہودیوں میں سے وہ شخص ہے
جو ایمان لایا ساتھ حضرت محمد کے وَمِنْهُم اور بعض اُن یہودیوں میں سے مَّن صَدَّ عَنْهُ وہ شخص ہی کہ باز رہا اُس حضرت سے اور ایمان نہ لایا وَكَفَىٰ
بِجَهَنَّمَ اور کافی ہی دوزخ سَعِيرًا جلایا ہوا اُن کافروں کا واسطے عذاب کے گو دنیا میں اُنکو عذاب نہو دوزخ کی بلا بس ہی اور فرماتا ہی خدا کہ إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوی اور نہ ایمان لائے بِآيَاتِنَا ساتھ آیتوں ہماری کہ وہ آیتیں قرآن کی ہیں اور یا علامتیں ہماری
قدرت کی کہ وہ معجزے ہیں تو سَوْفَ نُصْلِيهِمْ قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اُنکو نَارًا آتش دوزخ میں كُلَّمَا نَضِجَتْ جس وقت کہ پکا ہو جاتیں
یا جلا ہو جاتیں جُلُودُهُم چمڑے اُنکے آگ سے تو بَدَّلْنَاهُمْ بدلینگے ہم اُن چمڑوں کو جُلُودًا غَيْرَهَا چمڑوں سے کہ غیر اُن چمڑوں کے ہیں اسطرح کے
اُن چمڑوں جلے ہوی کو پھر حالت اصلی پر کرینگے لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ تاکہ چکہیں وہ عذاب کو ہمیشہ اور کبھی عذاب سے اُنکو فرصت نہو إِنَّ اللَّهَ
الربع كَانَ تحقیق کہ خدا ہی عَزِيزًا غالب کہ اُسپر دشوار نہیں ہی جسطرح چاہے عذاب کرے اور اُسکو کوئی منع کر سکتا ہی حَكِيمًا حکمت والا ہی کہ موافق
حکمت اور مصلحت کے عذاب کریگا ایک روایت میں آیا ہی کہ ایک ساعت میں سو بار اُنکی پوست کو بدل کرینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہزار بار اُنکو آگ کہا جائیگی
اور حضرت صادق علیہ السلام سے ابوالعوجا نے سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ غیر چمڑے کا کیا گناہ ہی کہ اُسکو جلاتے ہیں فرمایا کہ وائے تجہپر وہ چمڑا وہی ہی جو پہلے
تہا اور وہ اُسکی غیر بہی ہی اُسنے عرض کی کہ مجہکو دنیا کی چیزوں میں سے مثال دیکر سمجہاؤ فرمایا کہ اگر کوئی اینٹ کو توڑ ڈالے اور پھر اُسکو اُسکے قالب میں
رکہدے تو کہینگے کہ یہہ وہی ہی لیکن اُسکی غیر ہے کہ اُسکی صورت میں فرق آگیا ہی اور اب خدا تعالی ابرار اور صالحین کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ
فرماتا ہی کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور رسول پر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے نیک کہ خدا کی
طاعت موافق حکم کے بجا لائے سَنُدْخِلُهُمْ قریب ہی کہ داخل کرینگے ہم اُنکو جَنَّاتٍ بہشتوں میں کہ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا جاری ہیں نیچے درختوں اور
مکانوں کے اُنکے الْأَنْهَارُ نہریں خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اُن بہشتوں کے أَبَدًا ہمیشہ ہمیشہ ابد تک کہ اُنکو
پہر انتہا نہیں ہی کہ نکالے جاوینگے لَّهُمْ فِيهَا واسطے اُنکے بیچ اُن بہشتوں کے أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ بیبیاں ہیں پاکیزہ زوجہ اُنکی کہ پاک کیگئی ہیں حیض و
نفاس سے اور تمام کثافتوں اور عیبوں سے کہ جن سے طبیعت کو نفرت ہو وَنُدْخِلُهُمْ اور داخل کرینگے ہم اُنکو ظِلًّا ظَلِيلًا سایہ ہمیشہ میں
کہ جسکو آفتاب زایل نکرسکے اسواسطے کہ وہاں آفتاب نہیں ہے اور اب خدا تعالی امانت کو ادا کرنیکی تاکید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ
تحقیق خدا حکم کرتا ہی تمکو أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ یہہ کہ ادا کرو تم امانتوں کو اور پہنچا دو تم اُنکو إِلَىٰ أَهْلِهَا طرف لوگوں اور مالکوں اُنکے یعنی
جنکی امانتیں ہیں جیسے کہ تمنے لی ہیں ویسی ہی اُنکو دیدو اور خیانت اُن میں نکرو اور احادیث میں آیا ہی کہ نہ نظر کرو تم طرف درازی رکوع اور سجدہ آدمی
کے اسواسطے کہ یہہ ایک شے ہے کہ عادت کی ہی اُسکی اگر ترک کرے تو اندوہگین ہو واسطے اسی کے لیکن نظر کرو تم طرف قول اُسکی کے سچ کہے اور نظر کرو تم
طرف ادا کرنے امانت کے کہ جسکی امانت لی ہی اُسکی پاس وہ پہنچا دے اور اُسمیں خیانت نکرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ تحقیق تلوار
مارنیوالا علی کا اور قاتل اُسکا اگر امانت رکہے میری پاس اور نصیحت چاہے مجہسے اور مشورہ چاہے مجہسے اور پہر قبول کرلوں میں اُس سے یہہ سب تو البتہ
پہنچا دوں میں طرف اُسکے امانت کو اور امانت کے ادا کرنیکی تاکید میں حدیثیں بہت ہیں اور مقصود اُسسے یہہ ہے کہ امانت مومن اور کافر اُسکی
ادا کرنی چاہئے اور خیانت کسی کی امانت میں نکرنی چاہئے کہ جائز نہیں ہی اور کئی روایتوں میں آیا ہی کہ خطاب امانت کے ادا کرنیکا طرف آئمہ معصومین
علیہم السلام کے ہے کہ ہر ایک امام اُس امام کو جو بعد اُسکے ہو امانتیں امامت کی ادا کرے لیکن یہہ امانت اُسی امانت کو مانع نہیں ہے جو مسلمانا

کہ مراد امانت سے عام ہو کہ دونو قسموں کو شامل ہو اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا حَکَمْتُمْ اور جس وقت حکم کرو تم بَیْنَ النَّاسِ درمیان آدمیوں کے
احکام شرع کی تو واجب ہے تمپر اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ یہ کہ حکم کرو تم ساتھ انصاف کی اور راستی کے موافق شریعت کے کہ تمہارے پاس ہے اور کسی کی
رعایت اور جانب داری حکم کرنے مین نہ کرو جو کچھ کہ حق ہے وہی کرنا چاہئے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ خدا پروردگار تمہارا ایسا مہربان ہے نِعِمَّا
یَعِظُکُمْ بِہٖ اچھی ہے وہ شی کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اسکی کہ وہ ادا کرنا امانت کا ہے اور انصاف سے حکم کرنا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ خدا
ہے سَمِیْعًا سننے والا تمہاری باتون کا بَصِیْرًا دیکھنے والا اُس عمل کا جو کہ تم کرتے ہو پھر دینا امانت کا اور انصاف کرنا حکم مین اور تمام احکام
مین انہیں کی تقدیر پر ہم نے لکھا ہے اور یہ تفسیر صغیر ہے کہ جو کہ تم مین ہے اور تمام احکام کا مجموعہ جیسے آن کی اور خدا تعالی نے اس آیت مین فرمایا ہے
کہ انصاف سے حکم کرو موافق شرع کی انصاف سے حکم نہین کرتا مگر وہ شخص کہ جسکے پاس شریعت کا علم ہے اور جو شخص کہ بسبب لاعلمی کے حکم دینے پر
غلطیان کرتے تھے اور وقت مشکل کے طرف علی کے رجوع کرتے تھے وہ شخص قابل منصب حکومت کے نہ تھے اور جو لوگ کہ باوجود واقف ہونے انکی
جہالت کے انکو سزاوار اس کے جانتے ہین اور علی پر انکو ترجیح دیتے ہین وہ لوگ راہ حق سے منحرف ہین اور پہلے اس سے گذرا ہے اور روایتوں مین ہے کہ خدا تعالی نے
امانتون کی ادا کرنیکو ائمہ معصومین کیطرف خطاب کیا ہے اور بعد اسکے فرمایا ہے کہ حکم کرو تم ساتھ انصاف کے وہ بھی خطاب انھین کی طرف ہے چنانچہ
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے اسواسطے کہ انصاف سے وہ شخص حکم کرتا ہے کہ جسکے پاس شرع کا علم ہو اور وہ لوگ ائمہ معصومین ہین
کہ سینہ بسینہ رسول خدا سے انکو علم پہنچا ہے اور بعد اسکے خدا تعالی اسواسطے کہ مومنین کو انکی متابعت کا حکم کرتا ہے اپنی اور پیغمبر کی متابعت
کی مانند چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فرمانبرداری کرو تم
خدا کی اور فرمانبرداری کرو تم پیغمبر کی وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اور صاحبان حکم کی اپنے مین سے یعنی مومنین مین سے اور امام محمد باقر اور امام
جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ اولی الامر سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہین آل محمد مین سے کہ خدا تعالی نے انکی متابعت
کو واجب کیا ہے سب بندون پر جیسے کہ اپنی اور پیغمبر کی متابعت کو واجب کیا ہے سب بندون پر اور یہی جو کچھ انہون نے فرمایا ہے اسواسطے کہ
یہ معصوم ہین جیسا کہ پیغمبر تمام صفتون مین [illegible] اور علم شرع کا سینہ بسینہ رسول خدا سے انکو پہنچا تھا اور ظاہر اور باطن مین انکا ایک تھا اور احکام مین غلطی
کرنے سے پاک تھے اور یہ اولی الامر نہ بادشاہ اور اولو الامر [illegible] نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اکثر ایسے ہین جو کہ خلاف شرع کرتے ہین انکی مخالفت واجب ہے
اور خدا تعالی نے حکم کیا ہے اولی الامر کی متابعت کا اپنے اور پیغمبر کی متابعت کی مانند اور اسکی متابعت کو ضم کیا ہے اپنے اور پیغمبر کی متابعت سے
اس صورت مین چاہئے کہ جیسے کہ خدا تعالی ہمیشہ قبیح سے اور پیغمبر تمام گناہون سے پاک ہے اولی الامر بھی تمام گناہون سے پاک ہو اور باتفاق اہل
[illegible] پیغمبر خدا کے سوائے ائمہ معصومین کے ایسا کوئی نہین ہے [illegible] چاہئے کہ اولی الامر ائمہ معصومین ہون نہ غیر انکا کہ جو فاسق اور جائز الخطا
اور جاہل ہے اور مراد اولی الامر سے عام ہو تو چاہئے کہ جو ظالم یا عالم کہ ناحق حکم دیوے اسکی متابعت واجب ہو اور یہ بالاتفاق باطل ہے اور
ایسا نہین ہو سکتا کہ خدا تعالی خاطیون اور جاہلون کی متابعت کا حکم دیوے اسواسطے کہ ذات خدا ایسے امر قبیح سے پاک ہے اور جس وقت کہ جاہل
اور غیر معصوم حکم دیوے کسی مقدمہ مین تو تمکو کیونکر معلوم ہو کہ یہ حق کہتا ہے یا ناحق کہتا ہے جیسے کہ ہم معلوم مین ایسے ہی وہ بھی ہے اور اطراف
اور بلوک دنیا کو مسلمان ہون لیکن پابند ہوا اور خواہش نفس کے ہین انکی پیروی کیواسطے خدا کیونکر کہہ سکتا لیکن خلفا جو انکی جیسے جاہل
اور غیر معصوم گذرے ہین اسواسطے ناچار اور مضطر ہو کر انکو کہتے ہین کہ خلاف عقل اور شرع ہوا ایسا حال ہے انکا کہ جیسا کہ [illegible]
سے [illegible] ہوتی ہین اور اگر وہ خندق مین گریگی تو وہ سب اسکی ہمراہی کریگی اور یہ نہ دیکھینگی کہ یہ خندق ہے یا غار ہے ایسا ہی
انکا حال ہے جو کہ پہلے لوگ خلاف عقل اور خلاف شرع کہہ گئے ہین اسکی پیروی کئے جاتے ہین اور انکی مخالفت کرکے حق کو اختیار نہین کرتے
اور جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہتے ہین وہ کہ جب یہ آیت رسول خدا صلعم پر اتری عرض کی کہ یا رسول خدا ہم نے خدا کو اور رسول کو تو جانا

مگر اولوالامر کو نہین جانتا کہ وہ کون ہین فرمایا کہ اے جابر وہ میرے خلفا ہین اور امام ہین مسلمانونکے بعد میرے اول اُنکا علی بن ابیطالب ہے اور بعد اُسکے حسن ہے اور
بعد اُسکے حسین ہے اور بعد اُسکے علی ابن الحسین ہے اور بعد اُسکے محمد بن علی ہے کہ توریت مین وہ باقر مشہور ہے اور تو اُسکو پائیگا اور جسوقت تو اُسکو دیکھے تو میرا
سلام اُسکو پہنچانا بعد اُسکے رسولخدا صلعم نے باقی کے ائمہ معصومین کا ہر ایک کا نام فرمایا یہانتک کہ جسوقت حضرت صاحب الزمان کے نام پر پہنچے تو فرمایا کہ نام
میرا نام اُسکا ہوگا اور کنیت اُسکی کنیت میری ہوگی اور وہ حجت خدا ہے زمین خدا مین اور بیٹا حسن بن علی کا ہے اور وہ شخص ہے کہ فتح کریگا خدا اُسکے ہاتھ پر
مشارق اور مغارب زمین کو اور غائب ہوگا وہ اپنے شیعون سے اور دوستون سے یہانتک کہ بسبب درازی مدت کے کوئی تصدیق اُسکی امامت کی نکریگا مگر
وہ شخص کہ امتحان کیا ہے خدا نے دل اُسکے کو واسطے ایمان کے جابر کہتے ہین کہ مینے پوچھا یا رسولخدا شیعونکو اُنکی غیبت مین کچھ اُنسے فائدہ ہوگا فرمایا کہ قسم
ہے خدا کی کہ جسنے مجھکو پیغمبر کرکے بھیجا ہے شیعہ اُسکے نور سے روشنی پاوینگے اور فائدہ حاصل کرینگے اُسکی خلافت سے اُسکی غیبت مین جیسے کہ فائدہ پاتے ہین آدمی
آفتاب سے اگرچہ زیر ابر ہو اے جابر وہ سر مکنون خدا اور مخزن اُسکے علم کا ہے اور جو کچھ مینے بیان کیا ہے اُسکو اپنے دل مین نگاہ رکہہ اور کسی کے روبرو اُسکو بیان
مت کر مگر اُن لوگون سے کہ جو اہل ایمان ہین جابر کہتے ہین کہ بعد اُسکے مدت دراز کے بعد مین علی بن الحسین علیہما السلام کے پاس گیا اور خدمت مین
اُنکی جا کر بیٹہا تہا کہ ناگاہ فرزند ارجمند اُنکا محمد بن علی الباقر معصومونکے حجرہ مین سے باہر آیا ایام طفولیت مین اور دو گیسو اُسکے لٹکتے تہے جسوقت مینے اُسکو
دیکہا تو میرے گوشت کے درمیان پوست کے لرزہ ہوا مینے عرض کی کہ اے لڑکے میری طرف رو تو اُدہر ہو جسوقت اُسنے میری طرف منہ کیا تو مینے کہا
کہ پشت میری طرف کر جب اُسنے پشت میری طرف کی تو مینے دیکہکر کہا کہ یہہ سب شمائل اور ڈہنگ رسولخدا کے ہین مینے پوچھا کہ اے لڑکے نام تیرا کیا ہے فرمایا کہ محمد
پہر مینے پوچھا کہ تو کسکا فرزند ہے فرمایا کہ علی بن الحسین علیہما السلام کا مینے عرض کی کہ میرا تن اور جان تیرے پر فدا ہو جو کیا تو باقر ہے فرمایا کہ ہان پیغام رسولخدا
کا بیان کر مین اُس کلام کو سنکر حیران اور متعجب ہوگیا اور مینے کہا کہ رسولخدا صلعم نے مجھکو بشارت دی تہی تیری ملاقات کی اور فرمایا تہا کہ جسوقت تو
اُسکو دیکھے تو میرا سلام اُسکو پہنچانا یہہ سنکر فرمایا کہ سلام خدا کا ہو جسوقت رسولخدا صلعم پر جبتک کہ آسمان اور زمین ہے اور تجہپر سلام ہو جیسے اے جابر اور جابر اپنے تئین
مین ہر روز اُنکی خدمت مین حاضر ہوتا تہا اور مشکل مسائل اُنسے پوچہتا تہا ایک روز مجہسے ایک مسئلہ پوچہا مینے عرض کی کہ مجہکو جرات نہین ہوتی اس امر کی کہ
جسکو رسولخدا صلعم نے منع فرمایا ہے اور تم خلفا ہو اُسکی اور لڑکپن مین سب آدمیون سے زیادہ عالم اور بردبار ہو اور سب سے زیادہ بزرگ ہو اور امام برحق کی کہلاتے
ہو اور فرمایا ہے حضرت نے کہ اُنکو کچھ مت سکہلاؤ کہ وہ تمسے زیادہ عالم ہین یہہ سنکر فرمایا کہ سچ کہا میرے جد بزرگوار نے کہ مین اُسکو تجہسے بہتر جانتا ہون کہ لڑکپن ہی
مین خدا تعالی نے علم اور حکمت عطا فرمائی ہین اور یہہ سب خدا کے فضل سے ہوا اور رسولخدا کی برکت سے ہے اور رسولخدا صلعم نے جو فرمایا ہے کہ بعد میرے بارہ خلیفہ
ہونگے کہ وہ کل قریش مین سے ہونگے اور دین کو اُنسے عزت اور قوت ہوگی اور اسلام کے امور کی اُنسے درستی ہوگی اُن بارہ سے یہی مراد دوازدہ امام علیہم السلام
ہین اور یہی اولوالامر ہین اور اہل سنت کہتے ہین کہ وہ بارہ جنسے کہ درستی اسلام کی امور کی ہوتی رہے گی وہ یہہ ہین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور معاویہ
اور یزید پسر معاویہ اور عبد الملک اور چار اُسکے پسر ولید اور سلیمان اور یزید اور ہشام اور عمر بن عبد العزیز یہہ ہین وہ بارہ کہ جنسے اہل سنت کے دین کی
اور اُنکی اسلام کی امور کی درستی تہی اور تاریخ الخلفا مین لکہا ہے کہ وہ بارہ خلفا اور امام یہہ ہین ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان ذوالنورین معاویہ اور
پسر اُسکا یزید کہ جو ارض مقدس کے مالک ہوئے تہے اور سفاح اور سلام اور منصور اور جابر اور مہدی اور امین اور امیر اور علی کو اُس روایت والے
خلفا مین شمار نہین کیا ہے اسی مقام سے طالب حق اور باطل کو دریافت کر سکتا ہے اور صحیح مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ بعد میرے
ایسے امام اور پیشوا ہونگے کہ میری ہدایت پر اور میری طریق پر وہ نہونگے اور قریب ہے کہ اُنمین ایسے آدمی قائم ہونگے کہ دل اُنکے شیاطین کے سے اور بدن اُنکے
بدن انسانی ہین حذیفہ کہتے ہین کہ مینے پوچہا کہ یا رسولخدا ایسے آدمیونکو مین پاؤن تو کیا کرون فرمایا کہ اُنکی متابعت اور فرمانبرداری کر اگرچہ تیری
پشت زخمی کیجاتی ہو اور مال تیرا لوٹ لیا جاتا ہو یہہ ہین اولوالامر اور بارہ خلفا جو کہ قریش سے ہونگے لوگونکے نزدیک اور اسیواسطے ہر بادشاہ اسلام کو یہی اولوالا
مین سے شمار کرتے ہین کیسا ہی فاسق ہو اور کہتے ہین کہ امام بدکاری کے کرنے سے امامت سے معزول نہین ہو سکتا اور مقصود اصلی بنا [illegible]

علیہم السلام ہیں سب اولو الامر ہیں اور حکم اُنکا وہ ہی ہے کہ جو حکم رسول خدا ہے اسواسطے کہ وہ نائب ہیں حضرت کے اور حافظ اور امین شریعت کے اور اسی جہت سے
بعد اسکے خدا تعالیٰ مرافعہ کرنیکو فرماتا ہے وقت نزاع کے طرف خدا اور پیغمبر کی اور اولو الامر کا ذکر نکیا چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ پس اگر جھگڑا
کرو تم فِیْ شَیْءٍ بیچ کسی چیز کے دین کے امور میں سے تو فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ پس پھیرو تم اسکو طرف خدا کے وَالرَّسُوْلِ اور پیغمبر کے یعنی خدا
کے حکم کی اور پیغمبر کے حکم کیطرف اُس جھگڑے کو لیجاؤ اور حضرت کے حکم کیطرف اُس جھگڑے کو پھیرو اور بعد حضرت کے آئمہ علیہم السلام کے حکم کیطرف کہ حکم
اُنکا وہ ہے جو حکم پیغمبر ہے اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم باخلاص تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ایمان لاتے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور دن آخر کے
اسواسطے کہ ایمان لانا اور روز قیامت پر اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ جھگڑے میں خدا اور رسول کیطرف رجوع کرنی چاہئے اور جو حکم اُنکا اُس مقدمہ میں ہے
اُسکے مطابق کرنا چاہئے اور اس آیت میں اولو الامر کا ذکر نہیں ہے اسواسطے کہ رجوع کرنا طرف اولو الامر کی وہ بعینہ رجوع کرنا طرف پیغمبر کی ہے کیونکہ
اولو الامر حضرت کی سنت کے مطابق حکم کرتے ہیں اور وہ نائب ہیں حضرت کے روایت صادقیہ میں ہے کہ اصل میں یہ آیت اسطرح ہے کہ فان تنازعتم
فی شیء فردوه الی الله والرسول واولی الامر منکم اور اس آیت سے قیاس باطل ہو گیا اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ خدا کی اور پیغمبر کے حکم کیطرف
اپنے جھگڑے کو رد کرو نہ طرف قیاس کے ذٰلِكَ یہی رجوع کرنا طرف خدا کے اور پیغمبر کے خَيْرٌ بہتر ہے واسطے تمہارے وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا اور
نیکتر ہے باعتبار انجام کار کے آخرت میں اور کہتے ہیں کہ ایک یہودی کا منافق سے جھگڑا ہوا یہودی نے کہا کہ محمد رشوت نہیں لیتا ہے ہم اسکے پاس اپنا مقدمہ
لیجائیں وہ ہمکو حکم مناسب دیگا اور منافق نے کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کے پاس چلیں آخر الامر یہودی اُسکو رسول خدا کے پاس پکڑ لایا
حضرت نے موافق دعوی یہودی کے حکم فرمایا اُس مقدمہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو نے یعنی تعجب سے نگاہ کر تو اِلَی الَّذِیْنَ
يَزْعُمُوْنَ طرف اُن لوگوں کے کہ گمان کرتے ہیں وہ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا تحقیق وہ ایمان لائے ہیں بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ ساتھ اس چیز کے کہ
نازل کیگئی طرف تیری یعنی قرآن وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اور وہ چیز کہ نازل کیگئی ہے پہلے تجھسے کہ وہ کتابیں ہیں پہلے انبیا کی ہیں کیا انہیں نہیں دیکھتا
ہے تو انکو جو کہ گمان کرتے ہیں کہ قرآن پر اور پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں اور حقیقت میں وہ منافق ہیں يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا ارادہ کرتے
ہیں وہ یہ کہ مرافعہ کریں وہ اپنے مقدمہ کو اِلَی الطَّاغُوْتِ طرف طاغوت کے کہ بہت گمراہ کرنیوالا ہے اور وہ کعب بن اشرف یہودی ہے اور سوا اسکے جو کوئی
کہ حکم باطل دیوے وہ بھی ایسا ہی ہے وَقَدْ اُمِرُوْٓا اور حال یہ ہے کہ تحقیق حکم کیے گئے ہیں وہ دعوی کرنیوالے ایمان کا اور سب بندوں کو
حکم ہوا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ کہ کافر ہوں وہ ساتھ اُس طاغوت کے کہ اسکے حکم پر ایمان نہ لاویں وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اور چاہتا ہے شیطان جو کہ حق
سے دور ہے اَنْ يُّضِلَّهُمْ یہ کہ گمراہ کرے وہ اُنکو جو کہ طاغوت کیطرف مائل ہیں ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا گمراہ ہونا دور کہ کبھی راہ راست کیطرف
رجوع نکریں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو حاکم موافق قول ہم اہلبیت کے حکم نکرے وہ طاغوت ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی
اور بعد اسکے فرمایا کہ بہت سی امت نے رجوع کیطرف طاغوت کی اور اسنے انکو گمراہ کیا اور اس جہت سے انہوں نے اس آیت سے نجات نہ پائی مگر ہمنے اور
ہمارے شیعوں نے اور غیر انکے ہلاک ہوئے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ اگر ہم میں سے دو شخصوں میں آپس میں جھگڑا ہو اور طرف حکام
کی اور قاضیوں کے رجوع کریں تو ہمکو یہ حلال ہے یا نہیں فرمایا کہ جو شخص رجوع کرے طرف طاغوت کی پس حکم کرے وہ واسطے اسکے تو بیشک وہ حرام
کو لیتا ہے اسکے حکم سے اگرچہ حق اُسیکا ثابت ہو اسواسطے کہ اُسنے لیا ہے طاغوت کے حکم سے اور تحقیق فرمایا ہے خدا نے کہ کفر کیا جاوے اُسکا پھر پوچھا
اُسنے کہ کیا کریں ہم دونوں فرمایا کہ نظر کرو طرف اُس شخص کے کہ وہ تم میں سے ہے اور روایت کرتا ہے وہ حدیث ہماری کو اور نظر کرتا ہے وہ ہمارے حلال
کے اور حرام کے بیان کرنے میں اور پہچانتا ہو وہ ہمارے احکام کو تو پس راضی ہو تم اُس سے حکم کرنے میں کہ تحقیق میں نے کیا ہے اُسکو تمپر حاکم پس
جسوقت وہ حکم کرے مطابق ہمارے حکم کے اور ہماری پیروی ہو اور اُسکو قبول نکریں تو انہوں نے ہمارے حکم کو سبک اور خفیف جانا ہے اور
ہمارے حکم کو اُسنے رد کیا ہے اور ہمارا رد کرنا خدا کا رد کرنا ہے اور خدا کا رد کرنیوالا حد شرک میں ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جسوقت کہا جاوے واسطے

ع ۹ ۵

اُن منافقون سے جھگڑے کیوقت کہ تعالوا الی ما انزل اللہ آؤ تم طرف اُس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے اپنی کتاب مین والی الرسول
اور طرف حکم پیغمبر کے کہ وہ اُس مقدمہ مین حکم کرے رایت المنافقین دیکھے تو منافقونکو کہ عناد کی راہ سے یصدون عنک
رکتے ہین وہ تجھسے اور منہ پہیرتے ہین وہ تجھسے صدودًا منہ پہیرنا اونسی ہے فکیف پس کیونکر ہوگا حال اُنکا اور کیا کرینگے وہ اذا اصابتہم
مصیبۃ جسوقت پہونچیگی اُنکو مصیبت کہ قتل ہون وہ یا کسی عذاب مین گرفتار ہون بما قدمت ایدیہم بسبب اسکے کہ آگے بہیجا ہے اُنہون
اُن کے ہاتھون نے کہ مرافعہ طاغوت کیطرف اُنہون نے کیا ہے ثم جاؤک پہر آئین وہ تیرے پاس عذر کرتے ہوئے کہ یحلفون باللہ قسم
کہائین وہ ساتھ خدا کے اس مضمون کی کہ ان اردنا نہین ارادہ کیا تہا ہمنے تیرے حکم سے منہ پہیرنیکا الا احسانا مگر نیکی کرنیکو واسطے
اپنے واسطے تجھسے برائی اور مکروہ کی بسبب ادب تیری مجلس کی کہ آوازین وہان بلند نہووین اسواسطے تیرے حکم مین ہمنے ارادہ مرافعہ کا نہ کیا
وتوفیقا اور موافق کرنے دو جھگڑنیوالونکو اور صلح کرنیکو اسواسطے ہمنے تیرے پاس مرافعہ کا ارادہ نہین کیا نہ یہ کہ تجھسے کوئی مخالفت کرنے
والا ہو اولئک یہ گروہ منافقونکے اور جہوٹی قسم کہانیوالے الذین وہ لوگ ہین کہ یعلم اللہ ما فی قلوبہم جانتا ہے خدا جو کچھ
بیچ دلون اُنکے ہے عداوت اور نفاق فاعرض عنہم پس منہ پہیرلے تو اُنسے اور ارادہ اُنکی عذاب کا کر وعظہم اور نصیحت کر تو اُنکو کہ
نفاق اور دروغ کو وہ ترک کرین وقل لہم اور کہہ تو واسطے اُنکے یعنی کہہ تو اُنکو فی انفسہم بیچ نفسون اُنکے یعنی اُنکے ناپاک نفسون کے
مقدمہ مین کہہ تو قولا بلیغا بات پہنچنے والی کہ اثر کرے اور اُنکو رنج ہو جیسے کہ ڈرانا اُنکو قتل کرنیسے اور غارت کرنیسے اگر نفاق سے توبہ نکرین وما
ارسلنا من رسول اور نہین بہیجا ہمنے کوئی پیغمبر اپنے بندونپر الا لیطاع مگر واسطے اسکے کہ فرمانبرداری کیا جاوے وہ اور سب آدمی
اُسکی متابعت کرین باذن اللہ ساتھ حکم خدا کے یعنی ہر پیغمبر کو ہمنے اسواسطے بہیجا ہے کہ تمام آدمی اُسکی فرمانبرداری کرین بحکم خدا و اُسکے
کہنے پر چلین اور جو کچھ وہ کہے بلا ریب اسکو تسلیم کرین اور اُسکے قول اور فعل پر اعتراض نکرین اور جو کوئی اُسکی فرمانبرداری نکریگا اور اُسکے حکم
کو نہ مانیگا وہ اسلام سے خارج ہے گو ظاہر مین وہ اسلام کا اقرار کرتا ہو ولو انہم اور اگر تحقیق وہ منافقین اذ ظلموا انفسہم جسوقت
ظلم کیا تہا اُنہون نے نفسون اپنے کو بسبب نفاق کی اور انکار کرنے تیرے حکم کے جاؤک آتے وہ تیرے پاس اور تیرے حکم سے انکار نکرتے اور
اگر طاغوت کیطرف مرافعہ کرنا چاہا تہا تو اُس سے پشیمان ہوتے فاستغفروا اللہ پس بخشش چاہتے وہ خدا سے تیرے وسیلہ سے واستغفر لہم
الرسول اور بخشش چاہتا واسطے اُنکے پیغمبر تو اُس صورت مین لوجدوا اللہ البتہ پاتے وہ خدا کو توابا توبہ قبول کرنیوالا گنہگارونکا رحیما مہربان
بخشش چاہنے والون پر اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت بارہ منافقونکی حق مین نازل ہوئی ہے کہ اُنہون نے آپس مین نفاق پر اتفاق کیا تہا
حقتعالی نے اپنے حبیب کو اُنکے حال کی خبر دی ہے اور رسول خدا نے جمع کرکے سب کو حاضر کیا اور فرمایا کہ بارہ آدمیون نے تم مین سے نفاق پر
اتفاق کیا ہے اگر وہ اُٹہین اور بخشش چاہین تو مین اُنکی واسطے سفارش کرون ہر چند حضرت نے کئی مرتبہ فرمایا لیکن کوئی نہ اُٹہا اس حضرت
نے ہر ایک کا مع نسب نام لیا اور اُنکو درمیان لوگونکی رسوا کیا تب اُنہون نے کہا کہ یا رسول خدا ہمارے واسطے استغفار کرو حقتعالی نے یہ آیت
نازل کی اور حضرت نے فرمایا کہ اگر پہلی دفعہ بخشش چاہتے تو تمہاری بخشش ہوتی اور ایسا تمنے کیا تو اب تمکو طرف خدا اور پیغمبر کے کوئی راہ
نہین ہے اور حضرت نے حکم دیا لوگون کو مسجد سے باہر نکال دیا اور بعد اسکے اپنے پاس اُنکو آنے نہ دیا اور فرماتا ہے خدا کہ فلا پس نہ ایسا ہے کہ باوجود
تیری مخالفت کی وہ ایمان رکہتے ہون وربک قسم ہے پروردگار تیرے کی لا یؤمنون نہین ایمان لاتے وہ یعنی نہین مومن
ہوتے ہین حقیقت مین حتی یحکموک یہانتک کہ حکم کرین وہ تجکو اور منصف ٹھیرائین تجکو حکم کرنیکو واسطے فیما شجر بینہم جو کچھ بیچ اُس
چیز کے کہ اختلاف ہوا ہے درمیان اُنکے اور تو اُنکی واسطے حکم کرے ثم لا یجدوا پھر نہ پائین وہ فی انفسہم بیچ نفسون اپنے کے
کوئی تنگی مما قضیت اس چیز سے کہ حکم دیا ہے تو نے اگرچہ اُنکی طبیعت کے مخالف ہو یعنی جو کچھ تو نے اُنکے مقدمہ مین حکم دیا ہے اُسپر خوش رہین دل

انکی خواہش کی موافق نہو لیکن اُس حکم سے وہ تنگ اور ناراض نہوں فَيُسَلِّمُوا اور تسلیم کرین وہ اُس حکم کو تَسْلِيمًا تسلیم کرنا ظاہر مین اور باطن
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی جماعت ایسی ہو کہ خدا کی عبادت کرین اور نماز کو ہمیشہ قائم رکھین اور زکوۃ ادا کرین اور ماہ
رمضان کے روزے رکھین اور حج بیت اللہ کا بجا لاوین اور بعد اُسکے کہین کہ فلانا امر جو رسولخدا نے کیا ہے نکرنا اُسکا بہتر تھا یا رسولخدا کی کچھ
سو دنہ کی یا گرانی پاوین تو وہ لوگ مشرک ہین اور بعد اُسکے یہ آیت تلاوت فرمائی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الآیہ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا اور اگر
تحقیق ہم لکھتے ہم یعنی فرض کرتے ہم عَلَيْهِمْ اوپر اُن منافقون کے أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ یہ کہ قتل کرو تم نفسون اپنے کو اور کفارہ کرو اپنے
ہوا و خواہش کا أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ یا لکھتے ہم کہ نکلو تم گھرون اپنے سے واسطے جہاد کے تو مَا فَعَلُوهُ نکرتے وہ اُسکو یعنی کفارہ کے درپے نہوتے
اور جہاد کو نجاتے إِلَّا قَلِيلٌ مگر تھوڑے مِنْهُمْ اُنمین سے کہ جو خالص ہین ایمان مین اور بعض نے قلیل کو منصوب پڑھا ہے وَلَوْ أَنَّهُمْ
اور اگر تحقیق وہ منافقین فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ کرتے وہ جس امر کو نصیحت کئے جاتے ہین وہ ساتھ اُسکے کہ فرمانبرداری کرتے وہ حکم پیغمبر
کی لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ البتہ ہوتا بہتر واسطے انکے دنیا اور آخرت مین وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا اور بہت سخت اور مضبوط باعتبار ثابت کرنے
ایمان کے واسطے انکی وَإِذًا اور اُسوقت یعنی جسوقت کہ وہ ایسا کرتے لَآتَيْنَاهُمْ البتہ دیتے ہم اُنکو مِنْ لَدُنَّا نزدیک اپنے سے أَجْرًا
عَظِيمًا اجر بڑا کہ وہ بہشت ہے ہمراہ نعمتوں کے وَلَهَدَيْنَاهُمْ اور البتہ دکھلاتے ہم اُنکو صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا راہ سیدھی کہ جسکے وسیلے سے
مقربان درگاہ خدا ہوں اور علم اُنکو زیادہ ہوتا اور رسولخدا نے فرمایا کہ جو کوئی عمل کرے اپنے علم پر تو خدا تعالی سوائے اُسکے اور علم اُسکو زیادہ کریگا
اور لکھتے ہین کہ ثوبان ایک شخص نیک اور صالح خادم رسولخدا کا تھا ایک روز حضرت کی خدمت مین وہ حاضر ہوا لیکن بہت ناتوان اور دبلا
ہو گیا تھا حضرت نے پوچھا کہ اے ثوبان تیرا حال ایسا کیون ہو گیا ہے عرض کی کہ یا رسولخدا جسوقت مین حضرت کے جمال کی زیارت
نہین کرتا ہون اُسوقت کو مین زندگی مین نہین شمار کرتا ہون اور اب مین اس اندیشہ مین ہون کہ اگر اجل میری آوے اور اتفاق
مفارقت ضرور ہو گا تو کیا علاج کرونگا اور جنت مین اگر اُس جا پہنچا تو دور ہونگا آپکو نہ دیکھونگا اور بعض کے
نزدیک یہ شخص عبد اللہ انصاری تھا خدا تعالی نے اُسکے حق مین یہ آیت نازل کی کہ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ اور جو شخص فرمانبرداری
کرے خدا کی وَالرَّسُولَ اور پیغمبر کی شرع کے احکام مین فَأُولَئِكَ پس یہ لوگ فرمانبرداری کرنیوالے ہونگے قیامت کے روز مَعَ الَّذِينَ
ہمراہ ان لوگون کے أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ انعام کیا ہے خدا نے اوپر انکے مِنَ النَّبِيِّينَ پیغمبرون سے وَالصِّدِّيقِينَ اور راستگو
ہین کہ سب سے پہلے تصدیق انبیا کی انہون نے کی ہے وَالشُّهَدَاءِ اور شہیدون مین سے جو کہ راہ حق مین مارے گئے ہین وَالصَّالِحِينَ
اور نیکو کارون سے کہ جنکے اعمال شایستہ ہین وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا اور نیک ہین یہ سب از روئے رفیق ہونیکے اور ہمنشین ہونیکے
اور رفیق بمعنی جمع کے اور حال بھی ہو سکتا ہے اور واحد اور جمع کی دونو کیواسطے آتا ہے مثل صدیق کے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ جو لوگ راہ خدا کی اور
پیغمبر کی فرمانبرداری کرینگے احکام شرع مین وہ لوگ قیامت کے روز ہمراہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ہونگے اور ان کے
رفیق ہونگے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد نبیین سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ ہین اور مراد صدیقین
سے علی مرتضی ہین اور مراد شہدا سے حسنین ہین اور مراد صالحین سے باقی آئمہ ہین امام حسن عسکری تک صلوات اللہ و سلامہ علیہم
اجمعین اور حسن اولئک رفیقا سے مراد صاحب الزمان علیہ السلام ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا کہ حق تعالی
نے تمکو یاد کیا ہے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ مراد نبیین سے رسولخدا ہین اور صدیقین اور شہدا سے ہم ہین اور صالحین
تم ہو اور رسولخدا نے حضرت علی کو فرمایا ہے کہ یہ صدیق اکبر ہے اور فاروق اعظم ہے جنانچہ ہو گی یہی کتاب مین لکھا ہے لیکن لوگون
نے صدیق اکبر ابو بکر کیواسطے اور فاروق اعظم عمر کیواسطے مقرر کیا ہے اور حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ہر امت مین ایک صدیق اور

فاروق ہوتاہے اور صدیق فاروق ہیں امت کا علی بن ابیطالب ہی اور اس آیت میں خدا تعالی رغبت دلاتا ہی مومنین کو اپنی اور پیغمبر کی
فرمانبرداری کیواسطے کہ اگر خدا اور پیغمبر کے کہنے پر چلینگے اور احکام خدا کو بجا لاوینگے تو قیامت کو روز ہمراہ انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین
کے ہونگے خدا تعالی توفیق عطا کرے اپنی فرمانبرداری کی ذٰلِكَ یہ یعنی ہونا ہمراہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے
الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ محض فضل ہو خدا کیجانب سے فرمانبرداری کرنیوالونکو وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ اور کافی ہو خدا عَلِيمًا جاننے والا
شخص کی جزا کا کہ جو اسکی فرمانبرداری کرے اور جو شخص کہ انکی رفاقت کی لیاقت رکھتا ہو اسکو بھی خوب جانتاہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اس آیت میں خدا تعالی مومنین کو جہاد کرنیکا حکم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے مومنین خُذُوا حِذْرَكُمْ پکڑو تم ہتیار اپنے
دشمنوں سے لڑنے کیواسطے فَانْفِرُوا پس باہر نکلو تم انسے لڑنیکے واسطے ثُبَاتٍ متفرق ہو کر یعنی جماعتیں یہاں واقع ہوا ہے اور متفرق جماعتوں کے
معنی میں ہے یعنی متفرق ہو کر نکلو أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا یا باہر نکلو تم اکٹھے ہو کر یہ حال واقع ہوا ہے یعنی یا تو کئی جماعتیں متفرق ہو کر نکلو کہ ہر جماعت سرایا کی طرف
کو روانہ ہو اور یا سب اکٹھے ہو کر نکلو دشمنوں کے مقابلہ کیواسطے لیکن ہر حال میں فرمانبردار رسول ہو وَإِنَّ مِنْكُمْ اور تحقیق بعض تم میں سے یعنی منافقین کہ ایمان کو
ظاہر کرتے ہیں لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ البتہ وہ شخص ہے کہ کاہلی کرتاہے باہر نکلنے سے اور یہ منافق ہے کہ جنگ احد میں کہتے ہیں اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہتے تھے عبد اللہ بن
ابی وغیرہ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ پس اگر پہنچے تمکو اے مومنین مُصِيبَةٌ کوئی مصیبت مثل قتل اور شکست کے قَالَ کہتاہے وہ منافق جہاد سے بیٹھ رہنے والا
کہ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ تحقیق انعام کیا ہے خدا نے اوپر میرے إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ اسواسطے کہ نہ تھا میں ہمراہ ان مومنین کے شَهِيدًا
حاضر معرکہ جہاد میں تاکہ میں بھی مبتلا ہوتا انکی طرح بلا میں وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ اور البتہ اگر پہنچے تمکو اے مومنین فَضْلٌ مِنَ اللّٰهِ فضل
اور زیادتی نعمت کی خدا کیجانب سے کہ فتح تمہاری ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آوے تو لَيَقُولَنَّ البتہ کہے وہ منافق جہاد سے بیٹھ رہنے والا كَأَنْ
لَمْ تَكُنْ جیسے کہ گویا نتھے بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ تمہارے اور درمیان اسکے مَوَدَّةٌ دوستی یعنی جیسے کہ کوئی اجنبی ہوتا ہے اسی طرح
کی محبت اور آشنائی نہیں ہوتی وہ تمکو فائدہ مند دیکھکر حسد اور حسرت سے کہے گا يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ اے کاش کہ ہوتا میں ہمراہ انکے جہاد
میں فَأَفُوزَ پس مراد کو پہنچتا میں فَوْزًا عَظِيمًا مراد کو پہنچنا بڑا کہ میں بھی مال غنیمت میں سے لیتا اور اپنی مراد کو پہنچتا اور فافوز منصوب
ہے اسواسطے کہ بعد فا کی تمنی کے جواب میں آیا ہے اور بعضوں نے اسکو مرفوع پڑھا ہے تمنی کی تقدیر پر اور جواب میں تمنی کی اسکو نہیں لکھا اور كَأَنْ
لَمْ تَكُنْ جملہ معترضہ ہے کہ درمیان فعل کی اور اسکے مفعول کی واقع ہوا ہے اور اول کو فقد لم تکن گویا ... ہے مذکر کا صیغہ اور اب آگے
خالص مومنوں کا ذکر کرتا ہے اور انکو جہاد کی رغبت دلاتا ہے کہ فَلْيُقَاتِلْ پس چاہئے کہ لڑیں فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے
دشمنوں سے الَّذِينَ وہ لوگ کہ يَشْرُونَ فروخت کرتے ہیں وہ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا زندگانی دنیا کو کہ فنا ہونیوالی ہے بِالْآخِرَةِ بعوض
آخرت کے کہ ہمیشہ رہنے والی ہے یعنی دنیا کو فروخت کرکے اسکے عوض میں آخرت کو خرید کرتے ہیں کہ جو ہمیشہ کو باقی ہے اور طرح طرح کی
نعمتوں سے پر ہے وَمَنْ يُقَاتِلْ اور جو کوئی کہ لڑے فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے فَيُقْتَلْ پس مارا جاوے وہ کہ شہادت پاوے أَوْ يَغْلِبْ
یا غالب آوے دشمن پر اور فتح پاوے فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ پس قریب ہے کہ دیوینگے ہم اسکو آخرت میں أَجْرًا عَظِيمًا اجر اور ثواب بڑا کہ بیان
نہوسکے اور اسکی کچھ انتہا نہیں ہے اور فرمایا ہے جناب سید انبیاء علیہ السلام نے کہ واسطے شہید کے سات خصلتیں ہیں خدا کے نزدیک اول یہ کہ جس وقت
زمین پر قطرہ اسکے خون کا گرتا ہے تو سب گناہ اسکے بخشے جاتے ہیں اور دوسری یہ کہ واقع ہوتا ہے سر اسکا وقت کرنیکے ... حور کی گود میں
کہ جو زوجہ اسکی ہے اور وہ غبار اسکے چہرہ سے پونچھتی ہے اور پاک کرتی ہے اور تیسری یہ کہ جنت کی پوشاک اسکو پہنائی جاتی ہے اور چوتھی یہ کہ
بہشت کی خزانہ دار جلدی خوشبو بہشت کی لاتے ہیں جسکو چاہے پسند کرے اور پانچویں یہ کہ اسکی منزل بہشت میں ہو وہ اسکو دکھلا
جاتی ہے اور چھٹی یہ کہ اسکی روح کو کہا جاتا ہی کہ بہشت میں جہاں چاہے وہ کہاتا پیتا پھرا کرے اور ساتویں یہ کہ خدا کی ملاقات کرتا ہے

روز بروز خدا کا قرب اسکو حاصل ہوتا ہے کہ اسمین بہت راحت اور لذت ہے پیغمبر اور شہید کو اور اسطرح کی روایتون مین بھی شہدا کی تعریف بین گزری ہے
لیکن بیچ مین ان دونون کے فرق ہے اور اب خدا تعالی بہت تاکید کرتا ہے مومنین کو جہاد کرنیکے واسطے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا لَكُمْ اور کیا ہے واسطے تمہارے
مومنین کہ کوشش کرکے لَا تُقَاتِلُونَ نہین لڑتے ہو تم فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کی وَالْمُسْتَضْعَفِينَ اور بیچ راہ بیچارون ناتوانون کے یعنی
انکے خلاص کرنے اور رہائی دلانے مین کہ وہ کفار مین پھنسے ہوئے اور اسیر ہین اور وہ چند آدمی تھے کہ مکہ مین کہ مسلمان ہو گئے تھے اور انکی اقارب اور رشتہ دار
کفار انکو مدینہ کیطرف ہجرت نہین کرنے دیتے تھے اور آزار انکو پہنچاتے تھے اور شب و روز دعا مانگتے تھے کہ خداوندا تو ہمکو یہانسے نکال انکی مدد مین خدا تعالی
فرماتا ہے کہ اے مومنین تم کیون نہین جہاد کرتے ہو راہ خدا مین اور خلاصی ان بیچارونکی کہ وہ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ مردون اور عورتون
اور لڑکون سے ہین اور ابن عباس کہتے ہین کہ مین اور میری مان بھی ان مستضعفین سے تھی کہ شب و روز اپنی خلاصی کیواسطے دعا مانگتے تھے چنانچہ خدا تعالی
فرماتا ہے کہ الَّذِينَ وہ لوگ تھے وہ مستضعفین کہ يَقُولُونَ کہتے تھے وہ کہ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا اے پروردگار ہمارے نکال تو ہمکو مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ
اس بستی سے یعنی مکہ سے کہ الظَّالِمِ أَهْلُهَا کہ ظالم ہین لوگ اس بستی کے بسبب شرک کرنیکے کہ وہ نہایت ظلم ہے اور ظالم صفت قریہ کی ہے بحال متعلق
اور کہتے تھے وہ کہ وَاجْعَلْ لَنَا اور کر دے تو واسطے ہمارے اے خدا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا نزدیک اپنے سے کسی دوست کو وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا
اور کر دے تو واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے کسی مددگار کو کہ وہ دشمنونکی شر کو ہمسے دفع کرے اور ہمکو چھڑا کر یہانسے لیجاوے خدا تعالی نے انکی دعا قبول کی کہ بعضے تو مکہ
معظمہ سے نکلکر چلے گئے اور جو کچھ باقی رہگئے تھے انکے واسطے خدا نے اپنے دوست اور مددگار رسول خدا کو بھیجا کہ بروز فتح مکہ حضرت نے سب کی دلداری کی اور عتاب
بن اسید کو رسول خدا نے حاکم مکہ کا کیا اسنے ان بیچارون کی نصرت اور مدد کی اور کفار کو ذلیل و خوار کیا اور جہاد کیواسطے بھی خدا تعالی فرماتا ہے کہ
الَّذِينَ آمَنُوا جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا اور پیغمبر پر يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لڑتے ہین وہ بیچ راہ خدا کے جو موجب حصول ثواب ابدی کا
ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے کہ وہ بت پرست اور یہود اور نصارا ہین يُقَاتِلُونَ لڑتے ہین وہ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ بیچ راہ
طاغوت کے کہ وہ شیطان ہے اور اسکی فرمانبرداری چاہتے ہین کہ جو باعث عذاب کا ہے جب ایسا حال ہے فَقَاتِلُوا پس لڑو تم اے مومنین أَوْلِيَاءَ
الشَّيْطَانِ دوستون شیطان سے جو کہ اسکے فرمانبردار ہین إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ تحقیق کہ مکر شیطان کا یعنی وسوسہ اسکا كَانَ ضَعِيفًا ہے ع ۱۰
اور بودا اسواسطے کہ فریب اسکا خالی ہے دلیل اور حجت سے اور مکر اسکے کو کچھ قوت نہین ہے کہتے ہین کہ مکہ مین ہجرت سے پہلے بعضے مسلمان رسول خدا سے عرض کرتے تھے
کہ ہمکو کفار سے لڑنیکی اجازت دیجئے اور حضرت فرماتے تھے کہ مجھکو ابھی جہاد کا حکم نہین ہے جب مکہ معظمہ سے حضرت نے ہجرت کی اور جہاد کرنیکا حکم ہوا تو جو
لوگ آرزو کرتے تھے کہ مکہ معظمہ مین لڑائی کی بعضے انمین سے جہاد سے کراہت کرنے لگے حق تعالی انکی مذمت مین فرماتا ہے أَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے اے محمد إِلَى
الَّذِينَ طرف ان لوگون کے قِيلَ لَهُمْ کہا گیا واسطے انکے كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ بند کرو تم ہاتھون اپنے کو کفار کی لڑائی سے یہانتک کہ حکم جہاد کا نازل
ہو وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قائم کرو تم نماز کو کہ ہمیشہ پڑھتے رہو وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو تم زکوٰۃ کو فَلَمَّا كُتِبَ پس جسوقت لکھا گیا یعنی جسوقت کہ
فرض کیا گیا عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اوپر انکے لڑنا جسوقت کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ مین آئے تو إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ اسوقت ایک فرقہ انمین سے کہ ضعیف الایمان
ہین يَخْشَوْنَ النَّاسَ ڈرتے ہین آدمیون سے كَخَشْيَةِ اللَّهِ مانند ڈرنیکے خدا سے یعنی جیسے کہ خدا سے ڈرنا چاہئے ایسے وہ کفار سے ڈرتے ہین
أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً یا زیادہ سخت ڈرنا بسبب نامردی کے مرنیکے خوف سے وَقَالُوا اور کہا انہون نے کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے لِمَ كَتَبْتَ
کسواسطے لکھا ہے تونے یعنی کسواسطے واجب کیا ہے تو نے عَلَيْنَا الْقِتَالَ اوپر ہمارے لڑنیکو لَوْلَا أَخَّرْتَنَا کیون نہ ڈھیل دی تونے ہمکو إِلَىٰ أَجَلٍ
قَرِيبٍ طرف ایک مدت قریب کے پھر یہ گفتگو ان لوگون کی ہے کہ جو اکثر جہاد مین سے بھاگتے تھے اور کبھی معرکہ مین داخل ہو کر کسیکو قتل نہین کیا اور نہ کبھی کوئی
زخم کھایا ہے خدا تعالی انکو واسطے فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان ڈرنیوالون سے کہ جن لوگون نے دل زندگانی دنیا سے لگایا ہے مَتَاعُ الدُّنْيَا
فائدہ دنیا کا قَلِيلٌ تھوڑا ہے مقابلہ مین آخرت کے اور وہ بھی چند روز کا ہے وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ اور آخرت بہتر ہے دنیا سے بہ نسبت لِمَنِ اتَّقَىٰ

اُس شخص کو کہ پرہیز کرے کفر اور گناہ سے وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا اور نہ ظلم کیے جاؤ گے تم اے جہاد کرنیوالو بقدر رشتہ رخنہ دانہ خرما کہ وہ نہایت کم ہوتا
ہے یعنی تمہارے جہاد کرنیکے ثواب میں کسی طرح کی کمی نہوگی اور مرنا کہ وہ ضروری ہے اُس سے کیوں ڈرتے ہو أَيْنَمَا تَكُونُوا جہاں کہیں ہو گے تم خواہ مکہ میں
خواہ مدینہ میں خواہ کسی جگہ يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ پا لیگی تمکو موت کہ وہ ہرگز تمکو نہ چھوڑیگی وَلَوْ كُنتُمْ اگرچہ ہو تم فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ بیچ برجوں
بلند اور مضبوط کی اور کہتے ہیں کہ جسوقت جناب رسولخدا مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اُن دنوں میں بدستور سابق کثرت سے
میوے پیدا نہوئے تھے اور غلہ کا نرخ بھی گران تھا یہودیوں نے یہ حال دیکھا تو کہا کہ یہ گرانی غلہ کی اور کمی میوے کی محمد کے یہاں آنیکی بدشگونی کے سبب سے ہے
حقتعالی نے واسطے جھوٹا کرنیکے اُن لوگوں کے یہ آیت نازل کی کہ وَإِن تُصِبْهُمْ اور اگر پہنچے اُنکو حَسَنَةٌ کوئی بھلائی مثل نعمت اور ارزانی
غلہ کی اور میوے کے تو يَقُولُوا کہتے ہیں وہ کہ هَٰذِهِ یہ بھلائی مِنْ عِندِ اللَّهِ نزدیک خدا کے سے ہے وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ اور اگر پہنچے اُنکو
کوئی برائی مثل قحط اور تنگدستی کے تو يَقُولُوا کہتے ہیں وہ کہ هَٰذِهِ یہ برائی مِنْ عِندِكَ نزدیک تیرے سے ہے اے محمد یعنی آنے تیرے سے ہے اسطرف کو
قُلْ کہہ تو اے محمد کہ كُلٌّ سب یعنی ارزانی اور گرانی اور دولت اور مفلسی مِّنْ عِندِ اللَّهِ نزدیک خدا کے سے ہے یعنی اُسکے حکم سے ہے اور
کوئی شخص اُسکے حکم کو رد نہیں کر سکتا ہے اور کہہ تو اے محمد صلعم کہ مجھکو اس میں دخل نہیں ہے فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ پس کیا ہے واسطے اس قوم کے کہ
لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ نہیں نزدیک ہیں کہ سمجھیں وہ حَدِيثًا بات کو کہ جس میں اُنکے واسطے نصیحت ہے اسواسطے کہ اگر عقل اور فہم رکھتے تو جانتے
کہ تمام بھلائی اور برائی خدا کے حکم سے ہے اور فرماتا ہے کہ مَّا أَصَابَكَ جو کچھ پہنچتا ہے تجھکو اے آدمی مِنْ حَسَنَةٍ بھلائیوں سے مثل فراخی رزق
اور ارزانی کی اور تمام نعمتوں کی فَمِنَ اللَّهِ پس فضل خدا کے سے ہے کہ بلا استحقاق دیتا ہے اسواسطے کہ جو کچھ آدمی طاعت کرتا ہے وہ برابر نہیں ہو سکتی
اُسکی نعمتوں کی وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ اور جو کچھ پہنچتا ہے تجھکو برائیوں سے مثل قحط اور مصیبت کے فَمِن نَّفْسِكَ پس شامت نفس تیرے سے ہے کہ
گناہ تیرے باعث اُسکے ہوئے ہیں اور پہلے تو خدا نے مجمل فرمایا تھا کہ کل خدا کی طرف سے ہے اور بعد اُسکے تفصیل اُسکی کر دی کہ کل خدا کی طرف سے ہے لیکن بھلائی
اُسکے فضل و کرم سے ہے اور برائی آدمی کی گناہوں کے عوض میں بطور سزا کے ہے چنانچہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ کوئی پوست بدن کا لکڑی سے نہیں چھلتا ہے
اور پاؤں کسی بندہ کا نہیں پھسلتا ہے مگر بسبب گناہ کے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا خدا تعالی نے کہ اے فرزند آدم جو کچھ تو اپنے نفس کیواسطے
چاہتا ہے وہ میری مشیت سے ہے اور میری دی ہوئی قوت سے تو ادا کرتا ہے میرے فرایض کو اور میری دی ہوئی نعمت سے تو قوی ہوا ہے میری نا
فرمانبرداری پر کر دیا میں نے تجھکو سننے والا اور دیکھنے والا اور قوت والا اور جو کچھ بھلائی تجھکو پہنچتی ہے وہ خدا کے فضل اور احسان سے ہے اور جو برائی کہ تجھکو
پہنچتی ہے پس وہ تیری شامت نفس سے ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ میں اولی ہوں تیری بھلائی کیساتھ تجھسے اور تو اولی ہے اپنی برائی کیساتھ مجھسے اور
یہ اسواسطے ہے کہ میں نہیں سوال کیا جاتا ہوں اُس فعل سے کہ جو کرتا ہوں اور وہ سوال کیے جاوینگے یعنی خداتعالی جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت
اور مصلحت کے کرتا ہے اسواسطے اُسکی کسی صورت سے سوال نہیں ہوتا ہے اور بندہ اکثر خلاف حکمت کرتا ہے اسواسطے اُسکی ہر وقت سے سوال ہوتا ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ وَأَرْسَلْنَاكَ اور بھیجا ہے ہم نے تجھکو اے محمد لِلنَّاسِ واسطے کل آدمیوں کے رَسُولًا پیغمبر کر کے تاکہ سب آدمیوں کو
تو احکام ہمارے پہنچاوے اور طاعت کی رغبت دلاوے تاکہ اُس کے سبب سے لائق ثوابوں اور بھلائیوں کے ہوں اور ڈراوے تو اُنکو گناہوں سے
تاکہ وہ مصیبت میں گرفتار نہوں وَكَفَىٰ بِاللَّهِ اور کافی ہے خدا شَهِيدًا گواہ تیری پیغمبری کا اور احکام کے پہنچانے کا اور اب بندوں کو پیغمبر کی فرمانبرداری
کی رغبت دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ جو کوئی فرمانبرداری کریگا پیغمبر کی فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ پس تحقیق فرمانبرداری کی اُسنے
خدا کی وَمَن تَوَلَّىٰ اور جو کوئی منہ پھیریگا پیغمبر سے اور کہنا اُسکا نمانیگا تو فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا پس نہیں بھیجا ہم نے تجھکو
اوپر اُنکے نگہبان کر کے کہ جبر و قہر سے اُنکو گناہ ہونے سے باز رکھے اسواسطے کہ تیرے ذمہ تو فقط پہنچا دینا احکام کا ہے اور اُنکے اعمال کا [illegible]
دینی ہمارے ذمہ ہے اور اب خداتعالی منافقین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَقُولُونَ اور کہتے ہیں منافق [illegible]

طاعۃٌ فرمانبرداری ہے اور یہ خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور تقدیر اسکی امرنا طاعۃٌ ہے یعنی کام ہمارا فرمانبرداری ہے فاذا برزوا پس
جسوقت کہ باہر ہوتے ہیں وہ اور چلے جاتے ہیں من عندک نزدیک تیرے سے تو بیّت طائفۃ شب گزاری کرتا ہے ایک فرقہ منھم انمیں
سے یعنی شب کو آپس میں کہتے ہیں غیر الذی تقول غیر اسکے کہ کہتے تہے وہ دنکو یا غیر اسکے کہ کہتا ہے تو انکو واللہ یکتب اور خدا لکھتا ہے انکے
نامہ اعمال میں یعنی ملائکہ کو حکم کرتا ہے کہ وہ لکھتے ہیں ما یبیّتون جو کچھ کہ شب کو کہتے ہیں وہ اور تدبیر کرتے ہیں اور مشورہ کرتے ہیں تیری
مخالفت میں اور جسوقت کہ حال انکا ایسا ہو تو فاعرض عنھم پس منہ پھیرلے تو انسے اور انپر غضب مت کر کہ سبب ظاہر کرنے اسلام کے
حکم انکے قتل کا نہیں ہے وتوکل علی اللہ اور توکل کر تو خدا پر ہر حال میں خصوصًا ان منافقوں کے مقدمہ میں اور کام اپنا خدا کو سپرد کرے
وکفی باللہ وکیلا اور کافی ہے خدا کارساز سب کا اور مقاصد کا درست کرنیوالا اور خداتعالی انکو ملامت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ افلا
یتدبرون القرآن کیا پس نہیں تامل کرتے ہیں وہ قرآن کو کہ اسکے معانی کو سمجھیں اور اسمیں تفکر کریں اور اسکے الفاظ کو دیکھیں تاکہ
معجزہ ہونا اسکا انکو معلوم ہو اور جانیں کہ یہ کلام حق ہے اور خدا کے پاس سے نازل ہوا ہے ولو کان اور اگر ہوتا وہ قرآن من عند
غیر اللہ نزدیک غیر اُس خدا کے سے جیسا کہ گمان منافقین اور کفار کا ہے تو لوجدوا فیہ البتہ پاتے وہ بیچ اسکے اختلافا کثیرا
اختلاف بہت اسکے معنی میں اور نظم میں بعض میں فصاحت ہوتی اور بعض میں نہوتی اور بعض میں صعوبت ہوتی اور بعض میں سہولت ہوتی
اور کہتے ہیں کہ جسوقت جناب رسولخدا اپنے لشکر کی فتح کی یا خوف اور نقصان کی وحی سے معلوم کرکے خبر دیتے اپنی نبوت کو ثابت کرنیکے لئے
اور منافقین کے شک کے دور کرنیکے واسطے تو بعضے ضعیف الایمان اور منافقین اسکو مشہور کردیتے تہے اور یہ امر موجب فساد کا ہوتا تہا اس
مقدمہ میں خداتعالی انکی مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ واذا جاءھم اور جسوقت آتا ہے ان منافقین کو امر کوئی امر یعنی کوئی خبر
من الامن امن سے کہ باعث امن کا ہوتا جیسے کہ فتح لشکر اسلام کی یا ارادہ حضرت کا قوم سے صلح کرنیکا او الخوف یا خوف سے یعنی
کوئی خبر ایسی سنتے کہ وہ موجب خوف کا ہوتی جیسے کہ مغلوب ہونا لشکر اسلام کا اور اس خبر امن یا خوف کو سنتے ہیں تو اذاعوا بہ
شہرت دیتے ہیں وہ ساتہ اس خبر کے کہ اسکو مشہور کردیتے ہیں اور ملاحظہ اسکے فتنہ اور فساد کا نہیں کرتے ولو ردّوہ اور اگر رد کریں وہ اسکو اور
چہوڑدیں الی الرسول طرف پیغمبر کے کہ اگر وہ مصلحت جانے تو اسکو ظاہر کرے والی اولی الامر منھم اور چہوڑدیں وہ اسکو طرف صاحبان حکم
کے ان مسلمانوں میں سے جو کہ اشراف اور سردار اسلام کے لشکر کے ہیں یہانتک کہ سنیں وہ اسکو انسے اور جانیں کہ وہ سزاوار اور مشہور کرنیکے ہے یا نہیں تو
لعلمہ الذین البتہ جانیں اسکو وہ لوگ کہ یستنبطونہ تحقیق کرتے ہیں وہ اسکو اور نکالتے ہیں تدبیر اسکی کو منھم انسے یعنی انبیا
اور ائمہ علیہم السلام سے یعنی وہ لوگ خبر کو مشہور نکریں بلکہ وہ پیغمبر اور اولوالامر پر اسکو چہوڑدیں کہ وہ اگر اسمیں صلاح جانیں تو مشہور کریں
اور جو لوگ کہ تحقیق امر پیغمبر اور اولوالامر سے کرتے ہیں وہ اسکو جانتے ہیں کہ یہ خبر کس طرح سے ذکر کیجاتے یا قابل ذکر کرنیکے ہے یا نہیں اور اس
صورت میں فاعل لعلمہ کا الذین ہے اور یستنبطون کی ضمیر الذین کیطرف پہرتی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اولوالامر سے مراد ائمہ معصومین
علیہم السلام ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ فاعل الذین کا مقدر ہے اور تقدیر اسکی علی رای وجہ یا ذکرہ الذین یستنبطونہ یعنی اور جو سوچ کر ذکر کرتے ہیں اس
خبر کو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہیں اور نکالتے ہیں تدبیر کو اسکی تفکر کرکے انمیں سے ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ولولا فضل اللہ علیکم اور اگر نہوتا
خدا کا اوپر تمہارے بسبب بہیجنے پیغمبر کے ورحمتہ اور رحمت اسکی کہ قرآن کو پیغمبر پر نازل کیا ہے یعنی فضل خدا کا رسولخدا ہیں اور رحمت
خدا کی کہ قرآن ہے اور انکی برکت نہوتی لاتبعتم الشیطان البتہ پیروی کرتے تم شیطان کی الا قلیلا مگر تہوڑے تم میں سے کہ وہ
عقل کو کام فرماکر اور فکر اور تامل اسکے کرکے موجود ہونے خدا کو جانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ قابل ادنی نہیں [illegible] اور قدر
[illegible] جیسے کہ پیغمبر [illegible] سے پہلے اور قرآن کو نازل ہونے سے پہلے راہ راست پہنچے اور روایات [illegible] علیہم السلام

مین آیا ہے کہ مراد رحمت سے رسول خدا ہین اور فضل سے مراد علی بن ابیطالب ہین اور یا یہ کہ فضل سے مراد رسول خدا ہین اور رحمت سے مراد علی ہین کہ رسول خدا نے
لوگونکو ہدایت کی اور علی نے جہاد سے کئے جسوقت کہ سب صحابہ رسول خدا کو تنہا چھوڑ کر بہاگ جاتی تہے اور علی کے سبب سے اسلام نے قوت پکڑی اور
جب کثرت مسلمانون کی ہوگئی رسول خدا کے زمانہ مین تو بعد حضرت کے جو کوئی چاہے حاکم بنکر فتح کشی کرے اور جہاد کیواسطے لوگونکو روانہ کرے اور بعد رسول خدا
کے علی مثل پیغمبر خدا کے ہادی امت ہے کہ صحابہ مین سے جو کوئی غلطی کرتا تہا حکم خدا مین تو علی اسکو متنبہ کرتے تہے اور پہر خدا تعالی جہاد کے لئے فرماتا ہے
کہ فقاتل پس لڑائی کر کافرون سے فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کے تنہا اگرچہ لوگ تنہا چہوڑ دین لا تکلف الا نفسک نہ تکلیف دی گئی تو مگر نفس
اپنے کو کہ تکلیف جہاد کی تو اکیلا ہی اٹہا اور تو اکیلا ہی جہاد کر کہ اگرچہ کوئی تیری مدد نکرے خدا تیرا مددگار ہی کفایت کرتا ہے اور حضرت صادق
علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو وہ تکلیف دی ہے کہ ایسی تکلیف اپنی مخلوقات مین سے کسی کو نہین دی تہی اور وہ یہ ہے کہ حضرت کو حکم
دیا کہ سب آدمیونکے مقابلہ کو تو اکیلا ہی نکل اگر تیرے ہمراہ اور کوئی نہ نکلے اور سوا حضرت کے نہ تو پہلے حضرت کے اور نہ بعد حضرت کے اور کسی کو ایسی
تکلیف نہین دی ہے کہ اکیلا ہزارون آدمیون سے مقابلہ کرے اور کہتے ہین کہ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی ہے کہ جسوقت پیغمبر خدا نے ارادہ بدر صغری کی جانیکا
کیا تہا اور نعیم نے مسلمانون کو ابوسفیان کی لشکر سے ڈرایا تہا اور بعضے صحابہ لڑائی کو نہین جاتے تہے اور حضرت فرماتے تہے کہ اگر کوئی اور نجایگا تو مین اکیلا
ہی جاؤنگا پس حضرت مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور حضرت کی ہمراہ ستر آدمیون سے زیادہ نتہے اور اکثر اپنے گہرونمین بیٹہ رہے تہے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی
اور خدا کا حکم ہوا کہ اگرچہ لوگ بیٹہ رہے ہین لیکن تو واسطے لڑائی کے اے محمد تنہا ہی جا جسوقت حضرت نے جانیکا ارادہ کیا تو ستر آدمی حضرت کی ہمراہ ہوئے اور
اگر یہ بہی نجاتے تو حضرت تنہا ہی جاتے کفار کے دلونمین خدا تعالی نے انکا رعب ڈالدیا اور ابوسفیان اپنے ہمراہیونکو لیکر رستہ مین سے مکہ کو الٹا پہر گیا
اور خدا تعالی نے آیت نازل کرکے حضرت کو حکم دیا کہ تو راہ خدا مین اکیلا ہی جہاد کر اور تو تنہا ہی اپنے نفس کو تکلیف دے وحرض المؤمنین اور حرص
اور رغبت دلا تو مومنین کو لڑائی کیواسطے اسواسطے کہ کام تیرا رغبت اور حرص دلانا ہے نہ جبر اور زبردستی عسی اللہ ان یکف قریب ہے کہ خدا باز رکہے
مسلمانونسے بأس الذین کفروا خوف ان لوگونکا کافر ہوئے ہین یعنی قریش اور خوف کو انکے اسطرحسے باز رکہے کہ دلونمین کفار کے مسلمانونکا رعب
ڈالدے جیسے کہ بدر صغرا مین واقع ہوا کہ ابوسفیان مسلمانون کا خوف کرکے الٹا پہر گیا اور بدر مین نہ آیا واللہ اشد بأسا اور خدا زیادہ سخت ہے
ہیبت مین واشد تنکیلا اور زیادہ سخت ہے عذاب کرنیمین یہ زجر اور توبیخ ہے اس شخص کیواسطے کہ جو پیغمبر کی پیروی مین جہاد کو نہ جاوے اور یا اسمین
تکاہلا تمیز واقع ہوئے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ من یشفع شفاعة حسنة اور جو شخص کہ سفارش کرے سفارش اچہی کہ کسی برادر مومن
حق مین دعای خیر کرے اور خدا سے اسکی بہتری چاہے تو یکن لہ نصیب منہا ہوویگا واسطے اسکے حصہ اس مین سے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی
غائبانہ برادر مومن کی حق مین دعای خیر کرے تو خدا تعالی اسکی دعا کو قبول کرتا ہے اور جو فرشتہ کہ اسکے ہمراہ ہے کہتا ہے کہ مثل اسکے تیرے واسطے بہی ہے
اور اس آیت سے یہ بہی معلوم ہوا کہ جو کوئی مومن کیواسطے بعد اسکے مرنیکے عمل خیر کرے اور اسکی واسطے بخشش چاہے تو یہ بہی اسکے ثواب مین شریک ہوتا ہے
ومن یشفع شفاعة سیئة اور جو شخص سفارش کرے سفارش بد کہ مومن کے ضرر کی دعا مانگے تو یکن لہ کفل منہا ہوویگا واسطے اسکے
حصہ وبال مین سے اسکے وکان اللہ علی کل شیء مقیتا اور ہے خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکہنے والا یا نگہبان اور گواہ اور حضرت صادق
علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی حکم کرے کسی کو نیکی کا یا منع کرے بدی سے یا ہدایت کرے یا اشارہ کرے طرف نیکی کی تو وہ
اسمین شریک ہے اور جو کوئی حکم کرے بدی کا یا راہ دکہلائے کرے طرف بدی کی یا اشارہ کرے طرف اسکے پس وہ شریک ہوا اسمین اور حضرت سجاد علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ جسوقت ملائکہ سنتے ہین کسی کو وہ اپنے برادر مومن کیواسطے اسکی غیبت مین دعا کرتا ہے اور نیکی سے اسکو یاد کرتا ہے تو وہ ملائکہ اسکو کہتے ہین
کہ اچہا بہائی ہے تو اپنے بہائی کے واسطے کہ اسکی غیبت مین دعای خیر اسکے واسطے تو کرتا ہے اور نیکی سے اسکو یاد کرتا ہے تحقیق کہ دیا ہے خدا تعالی نے تجہکو دوبرابر
اسکے کہ تو نے اسکی واسطے سوال کیا ہے اور تعریف کی ہے تیری دوبرابر اسکی کہ تعریف کی ہے تو نے واسطے اسکے اور یہ فضیلت اور زیادتی ہے تجہکو اسپر اور

جسوقت سنتے ہین ملائکہ کہ وہ اپنے برادر مومن کو بدی سے یاد کرتا ہے اور دعا بد اُسکے واسطے کرتا ہے تو کہتے ہین وہ ملائکہ اسکو کہ برا بہائی ہے تو اپنے
بہائی کیواسطے باز رہ اور زبان کو اپنی بند کر تو لے پوشیدگی ہین کہنے والے گناہون اور عیبون اُسکے کی اور پہر تو اپنے نفس کو مشغول کر اور
ڈال اور شکر ہے خدا کا کہ جسنے تیرے پر پوشیدہ کیا ہوا اور جان تو کہ خدا زیادہ عالم ہے اپنے بندہ کا تجہسے اور حال سب کا یہ ہے کہ بس اگر کوئی کرے کسی
تو اُسنے اپنے حق مین نیکی کی ہے اور اگر کسی سے بدی کی ہے تو اپنے حق مین اُسنے بدی کی ہے جسوقت کہ حال ایسا ہے تو جو کوئی کہ رحمت والا ہے کسی
مومن کو جہاد کی تو اُسکا ثواب وہ پاویگا اور اب خدا تعالی مومنین کو تہذیب اور سلام کے مقدمہ مین حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ
اور جسوقت سلام کیے جاؤ تم ساتھ سلام علیکم کے فَحَيُّوْا پس جواب سلام کا دو تم بِاَحْسَنَ مِنْهَا ساتھ بہتر کے اُس سے یعنی اگر کوئی مومن
تمکو کہے کہ سلام علیکم تو تم اُسکے جواب مین کہو کہ علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اَوْ رُدُّوْهَا یا پہیر دو تم وہی سلام کہ جو کہ اُسنے کہا ہے یعنی
اگر کوئی مومن کہے سلام علیکم تو تم اسکے جواب مین کہو کہ علیکم السلام کا اسقدر جواب دینا سلام کا واجب ہے اور اس سے زیادہ سنت ہے چونکہ
بیان ہوا ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا تحقیق کہ خدا ہے اوپر ہر چیز کے حساب لینے والا پس تم سے سلام کا اور اسکے جواب کا حساب لیگا
اور احادیث مین آیا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے اور اسکا جواب دینا واجب ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سلام علیکم کہے
تو دس نیکیان اُسکے واسطے لکہی جاتی ہین اور اگر کہے سلام علیکم ورحمۃ اللہ تو بیس نیکیان اُسکے واسطے لکہی جاتی ہین اور اگر کہے سلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ تو تیس نیکیان اُسکے واسطے لکہی جاتی ہین اور فرمایا کہ تہوڑے آدمی سلام کرین بہتون پر اور سوار سلام کرے پیدل پر اور [illegible] پر
اور وہ سلام کرین گدہون کے سوارون کو اور گہوڑے کے سوار سلام کرین خچر کے سوارون کو اور ایک جانیوالا بیٹہنے والون کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹہے ہوئے
کو اور فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے کہ بخل کرے سلام سے اور آواز بلند سے سلام کرنا چاہئیے تاکہ جواب سلام کا دیوے اور اگر کوئی غیر مذہب والا
سلام کرے تو جواب مین کہو کہ علیک اور یہودی اور نصاری اور مجوسی اور بت پرست اور شراب خوار اور قمار باز اور شطرنج اور نرد
کہیلنے والے اور وقت کہیلنے کے اور مخنث اور شاعر کہ شعر کہتے ہین اور وقت پڑہنے نماز کے اور سود کہانیوالے
اور پائخانہ مین بیٹہے ہوئے اور حمام مین سلام نکرنا چاہئیے حدیث مین آیا ہے کہ امام باقر نے فرمایا ہے کہ ایک دن امیر المومنین ایک قوم پر گذرے
اور اُنپر سلام کیا کہ اُن لوگون نے جواب مین کہا کہ علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ جناب امیر علیہ السلام نے سنکر فرمایا کہ ہم سے زیادہ مت کہو
کہ جو ملائکہ نے ہمارے پدر ابراہیم علیہ السلام کو کہا ہے رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت اس سے معلوم ہوا کہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ سے زیادہ نکہے اور روایت
کی گئی ہے کہ ایک مرد حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور کہا السلام علیک حضرت نے جواب مین فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ دوسرے آدمی نے حضرت کو کہا کہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت نے جواب مین فرمایا کہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تیسرے آدمی نے حضرت کو کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ حضرت نے جواب مین اُسکے فرمایا وعلیک اُس آدمی نے کہا کہ پہلے سلام کے جواب مین یا رسول خدا آپ نے کمی کی اور حکم آپکا یہ ہے جواب احسن منہا اور دونا
ہے وہ اس جواب مین کہان ہے حضرت نے فرمایا کہ تو نے میرے واسطے کوئی فضیلت باقی نہین چہوڑی جو سلام مین چاہئیے تہا وہ تو نے سب ادا
کر دیا اس سے بہی معلوم ہوا کہ حد سلام کی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تک ہے اور اس سے زیادہ اور کوئی لفظ نہین ہے اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ تمام تحیہ کا
واسطے مقیم کے تو مصافحہ ہے اور تمام تسلیم کا مسافر کیواسطے معانقہ اور بغلگیر ہونا ہے اور فرمایا کہ تین شخص کو سلام نکرین ایک تو جنازہ کے ہمراہ جانیوالیکو
اور ایک نماز جمعہ کیواسطے جانیوالیکو اور ایک حمام مین اور اب خدا تعالی ثواب اور عذاب کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خدا مستحق
عبادت ہے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اُسکے لَيَجْمَعَنَّكُمْ البتہ جمع کریگا وہ تمکو قبرون مین اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک کہ لَا رَيْبَ
فِيْهِ نہین شک اُسکے بیچ ہونے اُسکے کے وَمَنْ اَصْدَقُ اور کون شخص زیادہ سچا ہے مِنَ اللّٰهِ خدا سے حَدِيْثًا باتین بیچ خبر واقع ہونے
یعنی کوئی شخص خدا سے زیادہ سچا نہین ہے اور وہ ایسا ہے کہ اُسکے سخن اور وعدہ مین دروغ اور کذب کو کسیطرح سے راہ نہین ہے اور کہتے ہین کہ ایک جماعت

سلام کے مطالب

ع ۱۱ ۸

مکہ سے ہجرت کی اور اثنائے راہ میں وہ پشیمان ہو کر پھر گئے اور مدینہ کو مقام سمجھا کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام سے پھر گئے تھے ان میں مومنین کے درمیان اختلاف پیدا
ہوا بعضے تو کہتے تھے کہ وہ مومن ہیں اور بعضوں نے انکے نفاق کا حکم کیا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ مکہ سے مدینہ کو چلے تھے اور اپنا اسلام
انہوں نے ظاہر کیا تھا اور پھر مکہ کو واپس ہو گئے اور وہاں پہنچکر اپنے شرک کو ظاہر کیا اور پھر یمامہ کی طرف انہوں نے سفر کیا مسلمانوں نے انمیں اختلاف کیا بعضے تو
کوئی تو انکو مسلمان کہتا تھا اور کوئی کافر کہتا تھا خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ فَمَا لَكُمْ پس کیا ہے واسطے تمہارے اے
مسلمانوں فِي الْمُنَافِقِينَ بیچ مقدمہ منافقوں کے کہ متفرق ہو گئے تم فِئَتَيْنِ دو فرقے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک جماعت تھی کہ جنہوں نے
ناموافقت ہوئی مدینہ کا ہوا ان کو پس رسول خدا سے اجازت صحرا میں نکل کر مدینہ سے چلے گئے اور مکہ کے مشرکوں میں جا ملے اور اصحاب رسول خدا کو ان کے
اسلام میں تردد ہوا یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کیا ہو دو گروہ ہو گئے ہو اور انکے کفر پر اتفاق نہیں کرتے ہو وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ اور حال یہ ہے کہ خدا
نے اوندھا کر دیا ہے انکو یعنی کفر کے حکم میں کر دیا ہے انکو کہ وہ قتل اور اسیری اور آتش دوزخ ہے بِمَا كَسَبُوا بسبب اسکے کہ کسب کیا انہوں نے کہ وہ
مومنین سے منہ پھیر کر مشرکوں سے جا ملے ہیں أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا کیا چاہتے ہو تم کہ ہدایت کرو تم ایسے کو مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ اس شخص کو
کہ گمراہی میں چھوڑ دیا ہو خدا نے اس کو اور اپنے حال پر چھوڑ دیا ہو انکو واسطے کفر میں اسکے عناد اور انکار کی جہت سے اور توفیق کو اس سے باز رکھا ہو یعنی ایسے آدمی کو
کیونکر ہدایت کرو گے تم وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ اور جس شخص کو کہ گمراہی میں پڑا رہنے دے خدا اور یا یہ کہ جس کو گمراہی کا حکم کرے خدا اور یا یہ کہ
راہ سے گم کرے فَلَنْ تَجِدَ لَهُ پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اسکے طرف ہدایت کے سَبِيلًا کوئی راہ وَدُّوا دوست رکھتے ہیں وہ
ہیں وہ لوگ برگشتہ اور ارادہ کرتے ہیں لَوْ تَكْفُرُونَ کاش اگر تم كَمَا كَفَرُوا جیسا کہ کفر کیا ہے انہوں نے فَتَكُونُونَ سَوَاءً پس ہو جاؤ تم
اور وہ دونوں برابر گمراہی اور کفر میں فَلَا تَتَّخِذُوا پس نہ پکڑو تم یعنی نہ اختیار کرو تم مِنْهُمْ ان برگشتہ لوگوں میں سے أَوْلِيَاءَ دوست کسی
حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا یہاں تک کہ ہجرت کریں وہ کفر کے شہر سے طرف شہر اسلام کی فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کے کہ وہ ہجرت محض رضامندی خدا کے واسطے
ہو اور سوائے اسکے اور کوئی غرض اس سے نہ ہو فَإِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جاویں وہ ایمان اور ہجرت سے فَخُذُوهُمْ پس پکڑو تم انکو اور قید کرو
وَاقْتُلُوهُمْ اور قتل کرو تم انکو حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ جس جگہ کہ پاؤ تم انکو قتل اور گرفتار کرو وَلَا تَتَّخِذُوا اور نہ پکڑو تم مِنْهُمْ وَلِيًّا انمیں سے
کوئی دوست یعنی کسی کو ان میں سے نہ اختیار کرو تم اپنا دوست وَلَا نَصِيرًا اور نہ مددگار بلکہ بچو انکو اور قتل کرو إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ مگر وہ
لوگ کہ جا پہنچیں اور پناہ لیجاویں إِلَىٰ قَوْمٍ طرف اس قوم کے واقع ہو بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ درمیان تمہارے اور درمیان انکے مِيثَاقٌ عہد
یعنی تم ان برگشتہ لوگوں کو قتل کرو مگر جو لوگ کہ ان میں سے پناہ لیجاویں طرف اس قوم کے کہ تمنے انسے عہد کیا ہو کہ ان سے نہ لڑیں انکو قتل نہ کرو اور
وہ قوم بنی خزاعہ یا بنی اسلم تھی کہ رسول خدا نے انسے عہد کیا تھا اور مقرر کیا تھا کہ جو کوئی تمہارے پاس جاویگا وہ امان میں ہو اس قوم کے واسطے خدا فرماتا ہے کہ
انکے پاس جاویں تو انکو قتل مت کرو أَوْ جَاءُوكُمْ یا آویں وہ تمہارے پاس یعنی حضرت صلعم کے حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ جبکہ تنگ ہوئے سینے انکے أَنْ
يُقَاتِلُوكُمْ اس سے کہ لڑیں وہ تم سے یعنی لڑنے کو تمسے وہ مکروہ جانیں أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ یا لڑیں وہ قوم اپنی سے کہ کافر ہیں یعنی جنسے
عہد لڑنے کا کیا ہو انسے بھی وہ لڑنے کو مکروہ جانیں تو ان سب سے جو تین قسم کے ہیں مت لڑو اور صدورہم حال واقع ہوا ہے اور قد اسمیں مقدر ہے اسواسطے کہ جو فعل
ماضی حال واقع ہو تو قد اسمیں ہوتا ہے خواہ ظاہر ہو خواہ مقدر ہو وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا اور حکمت و مصلحت اسکی تقاضا کرتی لَسَلَّطَهُمْ
البتہ غالب کرتا انکو عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے کہ دلوں کو انکے قوی کرتا اور رعب کہ انکے دلوں سے دور کرتا فَلَقَاتَلُوكُمْ پس البتہ لڑتے وہ تم سے اور
لڑنے سے باز نہ رہتے فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ پس اگر کنارہ کریں وہ تم سے فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ پس نہ لڑیں وہ تم سے وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ اور ڈالیں
وہ طرف تمہارے صلح کو یعنی وہ تمسے صلح کریں اور ترک محاربہ کو اختیار کریں اور امان چاہیں فَمَا جَعَلَ اللَّهُ پس نہیں کیا ہے خدا نے لَكُمْ واسطے تمہارے
عَلَيْهِمْ سَبِيلًا اوپر انکے کوئی طریقہ کہ تم انسے لڑو اور انکو غارت کرو اور اس زمانہ میں سوائے خدا کو یہ حکم تھا کہ جو کوئی تمسے نہ لڑے تو تم بھی اس سے نہ لڑو اور

اور جو کوئی تجھسے نہ لڑے تو تو بھی اُس سے مت لڑ یہانتک کہ سورہ برات نازل ہوئی اور بعد اُسکے سب مشرکین سے لڑنیکا حکم ہوا اگرچہ حضرت نے بروز فتح مکہ عہد
کیا تھا اُنسے لڑنیکا حکم تھا اور یہ آیت منسوخ ہو آیہ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ سے اور اسبات میں قوم کے مقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ سَتَجِدُونَ اٰخَرِينَ
قریب ہے کہ پاؤگے تم دوسری قوم کو کہ وہ بنی غطفان ہین یا بنی اسد ہین کہ مدینہ مین جاکر اُنہون نے اسلام کو ظاہر کیا تھا يُرِيدُونَ چاہتے ہین کہ وہ
اَنْ يَّاْمَنُوكُمْ یہہ کہ امن مین ہون وہ تمسے اور مدینہ سے باہر جائین تو کافر ہو جائین وَيَاْمَنُوا قَوْمَهُمْ اور چاہتے ہین یہہ کہ امن مین ہوین وہ قوم اپنی
سے اور کہتے ہین کہ وہ ایک قوم تھی کہ اپنے اسلام کو ظاہر کرتے تھے تاکہ مسلمانوں سے امن مین رہین اور جسوقت وہ اپنی قوم کیطرف جاتے تھے تو کفر کو ظاہر کرتے تھے کہ اُنسے
امن مین رہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ یہہ آیت عیینہ بن حصین الفزاری کے حق مین نازل ہوئی ہی کہ انکے شہر و چمن خشک سالی ہوگئی تھی
اور وہ رسولخدا کے پاس آیا تھا اور اُس سے حضرت نے مصالحہ کیا تھا کہ درمیان نخلستان کے رہے اور کوئی اُسکے درپے نہو اور وہ ملعون منافق تھا اور جناب رسولخدا
صلعم کا نام اُس ملعون نے احمق مطاع رکھا تھا اور فرماتا ہے خدا کہ كُلَّمَا رُدُّوٓا جسوقت پھیری جاتے ہین وہ اور بلائے جاتے ہین اِلَى الْفِتْنَةِ طرف فتنہ
کے وہ کفر یا قتل اہل اسلام ہی تو اُرْكِسُوا فِيهَا رجوع کئے جاتے ہین بیچ اُس فتنہ کے قصد کفر یا مسلمانوں کے قتل کا کرین فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ پس
اگر نہ کنارہ کرین وہ تمسے بلکہ لڑنیکا ارادہ کرین وَيُلْقُوٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ اور نہ ڈالین وہ طرف تمہارے صلح کو وَيَكُفُّوٓا اَيْدِيَهُمْ اور نہ باز رکھین
وہ ہاتہون اپنے کو اور نہ بند کرین تمہارے لڑنیسے فَخُذُوهُمْ پس پکڑو تم انکو وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ اور قتل کرو تم انکو جسجگہ کہ
پاؤ تم انکو وَاُولٰٓئِكُمْ اور یہہ وہ لوگ ہین کہ جَعَلْنَا لَكُمْ کیا ہمنے واسطے تمہارے عَلَيْهِمْ اوپر انکے سُلْطٰنًا مُّبِينًا غلبہ ظاہر اور حجت
روشن انکے قتل اور اسیر کرنیمین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ عیاش بن ربیعہ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوگیا تھا اور اپنے اسلام کو اپنے یگانون سے
پوشیدہ رکہا تھا ایک شب بھاگ کر مدینہ کو روانہ ہوا اور ماں اُسکی فراق مین اُسکے نالہ اور فریاد کرتی تھی ابوجہل اور اسکا بھائی حارث یہ دونو عیاش کے
برادر مادری تھے اُنہون نے اپنی ماں کی بیقراری دیکھی تو عیاش کے پیچھے روانہ ہوئے اور مدینہ کے قریب سے اُسکو حیلہ اور فریب کرکے لائے اور مکہ مین لاکر
اُسکا یہ حال کیا کہ ہاتھ اور پاؤن اُسکے باندھکر دہوپ مین ڈالدیتے تھے تاکہ اسلام سے پھر جاے اور حارث بن زید نے ایک روز اُسکو کہا کہ اے عیاش اسقدر محنت
اور رنج تو کسواسطے کھینچتا ہی دین اسلام کو ترک کر جسوقت کہ بہت تکلیف اور ایذا عیاش نے پائی تو ناچار ہوکر جو کچھ اُنہون نے کہلایا وہ کہا اور حارث
پھر اُسکو ملامت کیا اور کہا کہ تونے جو اُس دین کو ترک کیا ہے اگر وہ دین حق تھا تو تونے حق کو ترک کیا اور اگر وہ دین باطل تھا تو پہلے اس سے تو باطل
پر تھا عیاش نے غصہ ہوکر قسم کہائی اور حارث سے کہا کہ جسوقت مجھکو قدرت ہوگی اپنا قابو پاکر تجھکو قتل کرونگا اور عیاش نے مکہ سے ہجرت کرکے پھر اسلام
کو قبول کیا اور حارث بھی مدینہ مین جاکر مسلمان ہوگیا اور عیاش اُس وقت مسلمان ہونے حارث کے حاضر نتہا ایک روز حارث کو قبا مین تنہا پایا اور اپنی قسم
وفا کرنیکے واسطے حارث کو مار ڈالا مسلمانون نے عیاش کو ملامت کیا کہ تونے ایک مسلمان کو ناحق مار ڈالا قیامت کے روز خدا کو کیا جواب دیگا عیاش
نادم اور پشیمان ہوکر رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا اور تمام قصہ کو حضرت کے روبرو عرض کیا اور کہا کہ مجھکو اُسکے مسلمان ہوجانیکی خبر نتھی اور مجھسے خطا ہوئی
ہے اسکے قتل کرنیمین جو کچھ اُسکی جزا ہو اُسکا حکم کیجیے اُس مقدمہ مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اور نہین لایق ہی واسطے کسی مومن کے
اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا یہہ کہ قتل کرے کسی مومن کو ناحق اِلَّا خَطَـًٔا مگر خطا سے اور خطا مستثنے منقطع ہی یا حال یا مفعول لہ ہے وَمَنْ قَتَلَ
مُؤْمِنًا خَطَـًٔا اور جو کوئی قتل کرے مومن کو خطا سے تو فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ پس آزاد کرنا ایک گردن ایمان دار کا ہی اور خطا نہیں ہے اور
فتحریر رقبہ مبتدا محذوف الخبر ہے اور تقدیر اُسکی فعلیہ تحریر رقبہ ہے یعنی جو کوئی قتل کرے مومن کو خطا سے تو پس اوپر اُسکے واجب ہے آزاد کرنا گردن ایماندار کا
یعنی آزاد کرنا ایک بندہ مومن کا اُسپر واجب ہی اور یہہ کفارہ اُس قتل کا ہی وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اور خونبہا سپرد کیا گیا طرف لوگون اُس
مقتول کے یعنی اُس قاتل پر لازم ہی کہ خونبہا اُس مقتول کا اُسکے وارثون کو پہنچادے کہ وہ اُسکو مثل میراث کے آپسمین تقسیم کرلیوین اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا
مگر یہہ کہ خیرات کردیوین اور معاف کرین وارث مقتول کے قاتل کو اُسوقت خونبہا نہین ہی کچھ دینا نہین آتا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ

ع ۱۴ ۶

پس اگر ہووے وہ مقتول اُس قوم مین سے کہ دشمن ہین وہ واسطے تمہارے یعنی کفار ہین سے ہو وہ مقتول وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور وہ قاتل مومن ہو تو فَتَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ پس آزاد کرنا گردن ایماندار کا ہے اُسکے کفارہ مین اور خون بہا نہین ہے کیونکہ مقتول کے وارثون کو دینا واجب نہین ہے وَ
إِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ اور اگر ہووے وہ مقتول اُس قوم مین سے کہ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ درمیان تمہارے اور درمیان اُنکے مِّيثَاقٌ عہد اور پیمان ہے جیسے کہ
اہل ذمہ سے ہو اور نصاریٰ اُنکے پس حکم اُسکا حکم مسلمان کا ہے خون بہا اور کفارہ مین دونون چنانچہ خدا فرماتا ہے فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ پس
خون بہا سپرد کیا گیا ہے طرف لوگون اُس مقتول کی یعنی اُسکے وارثون کیطرف وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ اور آزاد کرنا گردن ایماندار کا ہے اُسکے
کفارہ مین فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پس جو شخص کہ نہ پاوے بندہ کو اور اُسکے آزاد کرنیکی قدرت نرکھتا ہو تو فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ پس روزے
ہین دو مہینے پے درپے یعنی دو مہینے پے درپے روزے رکھے اُسکے کفارہ مین اور یہان صیام کی خبر ہے محذوف ہے اور تقدیر اُسکی فعلیہ صیام شہرین متتابعین
ہے اور یہ تَوْبَةً قبول کرنا توبہ کا ہے مِّنَ اللَّهِ خدا کیجانب سے بسبب اُس خون بہا اور کفارہ کی اور توبہ مفعول لہ ہے یا مفعول مطلق ہے یعنی تاب
علیکم توبۃ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا اور ہے خدا جاننے والا حال قاتل اور مقتول کا حَكِيمًا صاحب حکمت کہ تمہاری آسانی کے واسطے کفارہ اور
خون بہا مقرر کر دیا ہے اور فرماتا ہے خدا لہ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اور جو کوئی قتل کرے مومن کو عمداً جان بوجھکر تو فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ
پس جزا اُسکی دوزخ ہے خَالِدًا فِيهَا ہمیشہ رہنے والا ہے وہ قاتل بیچ اُس دوزخ کی وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر
اُسکے وَلَعَنَهُ اور لعنت کی ہے اُسکو اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے وَأَعَدَّ لَهُ اور طیار کیا ہے واسطے اُسکے عَذَابًا عَظِيمًا عذاب بڑا آخرت مین
اور وہ عذاب سخت دوزخ کا ہے متعمداً اور خالداً دونو حال ہین اور اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ہین اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ مقیس بن صبابہ نے
اپنے بھائی ہشام کو محلہ بنی النجار مین قتل کیا ہوا پایا اور جناب رسول خدا صلعم کو خبر کی حضرت نے اسکو زبیر فہری کی ہمراہ کر کے بنی النجار کے لوگون
کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ قاتل کو اسکے سپرد کرو کہ اُس سے قصاص لیا جاوے ورنہ خون بہا اُسکا موافق شرع کے ادا کرو بنی النجار نے کہا کہ قاتل کی تو
ہمکو خبر نہین ہے کہ کون ہے لیکن خون بہا اُسکا ہم ادا کرینگے اور سو اونٹ اُسیوقت خون بہا مین مقیس کو دیدئے اور مقیس ہمراہ زبیر کے مدینہ کو واپس آیا
اور جسوقت کہ شہر کے نزدیک پہنچا تو شیطان نے اسکے دل مین وسوسہ ڈالا کہ لوگ تجھکو طعن کرینگے کہ اسنے بھائی کا اپنے خون بہا لیا ہے اور اُسکے قاتل کو قتل کیا
مناسب یہ ہے کہ زبیر کو قتل کرنا چاہیے اور اونٹون کو مکہ کو روانہ کرو پس جسوقت زبیر فہری کو غافل پایا ایک بڑا سا پتھر اُسکے سر پر مارا کہ وہ مر گیا اور
ایک اونٹ پر سوار ہوکر مکہ کو روانہ ہوا اور باقی کے اونٹ ہانکتے اور مکہ مین جا کر مرتد ہو گیا جناب رسول خدا صلعم کو خبر پہنچی تو فرمایا کہ مین ہرگز اسکو امان
نہ دونگا حرم مین نہ غیر حرم مین اور بروز فتح مکہ وہ قتل ہوکر جہنم کو پہنچا اور خدا تعالیٰ نے یہ آیت اسکے مقدمہ مین نازل کی اور قاتل مومن کا اگر مومن
ہے اور عمداً اسکو قتل کیا ہے تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا جبتک کہ قتل کرنیکو حلال نہ سمجھے اور اگر حلال جانے تو وہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا اور بہ باعث کہ
ایمان کی جہت سے قتل کرے تب بھی ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا اور اگر یہ امر نہین ہے اور بعد اسکے وہ توبہ کرے تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا چنانچہ
کسی نے حضرت صادق سے پوچھا کہ اگر کوئی مومن قتل کرے عمداً کسی مومن کو تو اُسکے واسطے توبہ ہے یا نہین فرمایا کہ اگر اُسکو ایمان کی جہت سے قتل کیا ہے تو اُسکے واسطے توبہ
نہین اور اگر غصہ سے یا دنیا کی کسی شے کے سبب سے قتل کیا ہے تو اسکی توبہ یہ ہے کہ اسکے عوض مین وہ بھی مارا جاوے اور جو نہین تو مقتول کے وارثون کے پاس جا کر اقرار کرے کہ مین نے قتل
کیا ہے پس اگر وہ معاف کرین اور قتل نکرین تو خون بہا اُسکا اُنکو دیوے اور اُسکے کفارہ مین ایک مومن بندہ آزاد کرے اور دو مہینے پے درپے روزہ رکھے اور ساٹھ
مسکینون کو کھانا کھلاوے لیکن قتل کرنا مومن کا بہت بڑا گناہ ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قتل کرنا مومن کا نزدیک خدا کے تمام دنیا کے زوال سے
زیادہ ہے اور فرمایا حضرت نے کہ اگر کل باشندے آسمان کے اور زمین کے مومن کے قتل کرنے مین شریک ہون تو خدا تعالیٰ سب کو دوزخ مین ڈالے اور اُسی
طرح کی بہت روایتین بیچ اسکے وارد ہین اور کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم نے مسلمانون کو ایک قوم کی لڑائی کے واسطے بھیجا اُس قوم کا آدمی سنکے بھاگ
اور ایک شخص مرداس فدکی نام تھا وہ یعنی مسلمان تھا وہ اپنے عیال اور اسباب اور گوسفندون کو لیکر پہاڑ پر چڑھ گیا اور لشکر اسلام کی آدمی تکبیر

لیتے ہوئے وہان پہنچے مرداس نے آواز تکبیر سنی تو جانا کہ یہ لشکر اسلام کا ہے وہ بھی تکبیر کہتا ہوا پہاڑ سے نیچے اترا اور مسلمانون سے کہا کہ سلام علیکم اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسامہ بن زید برچھے سے اُس مومن کو کافر جانکر مار ڈالا اور مال و اسباب اُسکا لوٹ لیا جناب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہنچی تو بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ اے اسامہ تونے اُس شخص کو قتل کیا ہے کہ جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتا تھا اسامہ نے پشیمان ہو کر کہا کہ یا رسول خدا وہ شخص تلوار کے خوف سے کلمہ کہتا تھا حضرت نے فرمایا کہ کیا تونے اُسکا دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ کہتا ہے اور بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جسوقت چلو تم بیچ راہ خدا کے کہ واسطے جہاد راہ خدا کے سفر کرو تم تو فَتَبَیَّنُوْا پس تحقیق کر لو تم اور جلدی مت کرو تم کہ مسلمانونکو کافر گمان کرکے مار ڈالو تم وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ اور مت کہو تم واسطے اُس شخص کے کہ ڈالے طرف تمہارے صلح کو اور تمسے سلام علیکم کہے اور کلمہ شہادت پڑھے کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا نہین ہے تو مومن اور ہمارے خوف سے تو کلمہ پڑھتا ہے تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا طلب کرتے ہو تم مال اور اسباب زندگانی دنیا کا چند روزہ کا ہے اور اُسکے مال کی طمع مین تم نے اُسکو قتل کر ڈالا اور سب مال و اسباب اُسکا لوٹ لیا اور اگر طالب مال غنیمت کے ہو تو فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ پس نزدیک خدا کے غنیمتین بہت ہین کہ تمکو دیگا لیکن مسلمانونکو مال کے واسطے قتل مت کرو کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ ایسے ہی تھے تم بھی پہلے سے کہ کلمہ شہادت کے وسیلہ سے تم اپنے مال اور خون سے محفوظ رہے اور تمہارے ظاہر کے کلمہ کہنے کو کون جانتا تھا کہ تمہارا دل بھی تمہاری بات کے موافق ہے فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ پس احسان کیا خدا نے اوپر تمہارے کہ تمکو مومن مشہور کیا اور تمہارا دین درست کیا فَتَبَیَّنُوْا پس تحقیق کر لیا کرو تم کہ یہ مومن ہے یا کافر ہے اور لوگونکے قتل کرنے مین جلدی مت کیا کرو فقط گمان کرکے کہ یہ کافر ہے اور مسلمان کا قتل کرنا بدتر ہے کافر کے زندہ چھوڑ دینے سے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق خدا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار کہ موافق اعمال کے سب کو جزا دیگا پس آدمی کو قتل کرنے مین جلدی مت کرو جبتک کہ تحقیق نکر لو اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے فتبینوا کو فتثبتوا پڑھا ہے اور یہ اسامہ وہ شخص ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے برگشتہ تھا اور کسی لڑائی مین حضرت علی کی ہمراہی نہین کی نہ جنگ جمل مین نہ جنگ نہروان مین نہ جنگ صفین مین اور کہتے ہین کہ جنگ تبوک کو جاتے وقت ایک جماعت مسلمانون کی بیٹھ رہی اور جہاد کے واسطے نگئے کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع اور ہلال بن امیہ اور عبد اللہ بن ام مکتوم کا نابینا تھا اور سوائے انکے اور کتنے آدمی بیعذر جہاد سے بیٹھ رہے لیکن عبد اللہ ابن مکتوم نابینا ہونیکی جہت سے نہ گئے اور عذر کیا کہ یا رسول خدا مین نابینا ہونیکی جہت سے نہین جاسکتا ہون اور اس ثواب سے محروم ہون خدا تعالی نے یہ آیت انکے مقدمہ مین نازل کی کہ لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ نہین برابر ہین بیٹھ رہنے والے مومنون مین سے اپنے گھر وغیرہ مین غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ سوا صاحبون ضرر اور عاجزی اور بیماری کے وَالْمُجٰھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور جہاد کرنیوالے بیچ راہ خدا کے بِاَمْوَالِھِمْ ساتھ مالون اپنے کے کہ جہاد کے سامان ہین اور مجاہدین کے نفقہ کے واسطے صرف کرتے ہین وَاَنْفُسِھِمْ اور ساتھ جانون اپنی کے کہ کفار کا مقابلہ کر کے انسے لڑتے ہین اور اپنی جانون پر کھیلتے ہین یعنی جو کہ جہاد سے اپنے گھر وغیرہ مین بیٹھ رہتے ہین وہ لوگ برابر اُن لوگون کے نہونگے فضیلت اور مرتبہ مین جو کہ راہ خدا مین جہاد کرتے ہین اور اپنے مالونکو جہاد کے سامان مین خرچ کرتے ہین فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰھِدِیْنَ بزرگی دی ہے خدا نے جہاد کرنیوالونکو بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اوپر بیٹھ رہنے والونکے جہاد سے دَرَجَۃً باعتبار درجہ کے کہ درجہ جہاد کرنیوالونکا زیادہ ہے بیٹھ رہنے والون سے اور درجہ منصوب بہ نزع خافض ہے یعنی تفضیلا یا بدرجہ اور وہ واقع ہوا ہے موضع مصدر مین وَکُلًّا اور سب کو یعنی جہاد کرنیوالونکو اور بیٹھ رہنے والونکو جو کہ رغبت جہاد کی رکھتے ہین اور کسی عذر کے سبب سے جہاد مین نہین جاسکتے ہین وَعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وعدہ کیا ہے خدا نے نیک یعنی عذر سے بیٹھ رہنے والون اور جہاد کرنیوالون سے سب سے نیک وعدہ کیا ہے کہ بہشت مین انکو داخل کریگا بسبب اعتقاد صحیح اور ایمان درست اور خالص انکی کے لیکن زیادتی درجہ کی اعمال نیک کی جہت سے ہے وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰھِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا

بزرگی دی ہی اور زیادہ دیا ہی خدا نے جہاد کرنیوالون کو اوپر بیٹھ رہنے والون کی اَجْرًا عَظِيمًا اجر بڑا کہ وہ دَرَجَاتٍ مِّنْهُ درجے ہین اُس خدا کی
جانب سی آخرت مین اور کہتی ہین کہ وہ ستر درجے ہین کہ مابین ہر دو درجونکی اسقدر فاصلہ ہی کہ تیز رو گہوڑا ستر برس مین اُسکو طی کرے وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً اور
بخشش اور رحمت ہی خدا کیجانب سی اور درجات اور مغفرت اور رحمت بدل واقع ہوی ہین اجرًا عظیمًا سی وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا اور ہے خدا بخشنے والا
مہربان کہ جہاد کرنیوالونکو اجر عظیم عطا کرتا ہے اور اُنکے سب گناہونکو بخشتا ہے اور فضیلت مجاہدین کی خدا تعالی نے مکرر بیان کی ہی کہتے ہین کہ پہلے سی
تو مراد اجمال ہی اور دوسرے سی مراد تفصیل ہی واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے سی تو مراد درجے دنیا کی ہین جیسے کہ حاصل ہونا غنیمت کا
اور فتح اور ظفر کا اور مذکور ہونا نام نیک کا اور مراد درجات سی درجات عالیات آخرت کی ہین اور کہتے ہین کہ مراد درجہ سی بلند ہونا مرتبہ کا ہی نزدیک خدا کی اور
درجات سی مراد منازل اُنکی ہین آخرت مین کہ بہشت مین وہ منازل ہونگی اور کہتے ہین کہ پہلے قاعدین سی مراد ضرر والے لوگ ہین کہ جنکو عذر ہے اور دوسرے قاعدین
مراد وہ ہین کہ جنکو اذن بیٹھ رہنے کا ہی اور دوسروں کے جانیکے سبب سے کہ وہ کفایت کرتی تہی اور مجاہدین اول سی مراد مجاہدین کفار ہین اور مجاہدین ثانی سی مراد مجاہد
ثانی سی مراد مجاہدین نفس ہین چنانچہ حضرت رسول خدا نی کفار کے جہاد سے پہر کر فرمایا تہا کہ پہرے ہم جہاد اصغر سی کہ وہ جہاد کفار ہے طرف جہاد اکبر کے کہ وہ جہاد
نفس ہی اور کہتے ہین کہ عالمگیر بادشاہ نے اپنے دربار مین اہل دربار کیطرف خطاب کرکے کہا کہ حضرت عائشہ کی فضیلت حضرت فاطمہ پر احادیث سی ثابت
ہی لیکن معلوم نہین کہ کوئی آیت بہی اسپر دلالت کرتی ہی یا نہین کسینے جواب نہ دیا مگر نعمتخان عالی نی کہا کہ ہان قرآن کی آیت سی بہی حضرت عائشہ کی
فضیلت حضرت فاطمہ پر ثابت ہوتی ہی بادشاہ نی پوچہا کہ وہ کونسی آیت ہی نعمت خان نی عرض کی کہ وہ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ ہی یعنی
فضیلت دی ہی خدا نے مجاہدین کو اوپر بیٹھ رہنے والون کی بادشاہ نے پوچہا کہ اس سی فضیلت حضرت عائشہ کی کیونکر ثابت ہوتی عرض کی کہ اسواسطے
کہ حضرت عائشہ نی جہاد کیا ہی جنگ جمل مین علی بن ابیطالب پر اور فاطمہ نے تو کسی پر جہاد نہین کیا ہی وہ تو ہمیشہ اپنے گہر مین بیٹہی رہتی تہین اور اہل
دربار کو کچہہ جواب مین نہ پڑا اور سب نے مزاح کی پیرایہ مین ڈالکر اُسکو دفع کر دیا اور کہتے ہین کہ ایک جماعت مسلمانونکی کہ سبب ظاہر وہ کلمہ پڑہتے تہی مثل حرث
بن فاکہ اور قیس بن ولید وغیرہ کے باوجود قدرت کی اُنہون نی مکے سے طرف مدینہ کی ہجرت نکی اور جسوقت قریش جنگ بدر مین رسول خدا صلعم سی لڑنیکو
گئے تو وہ کفار قریش کی ہمراہ بدر مین آئے اور مسلمانونکی ہاتہون سی مارے گئے اُنکے حق مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ اِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ تحقیق
لوگ کہ بیجان کرلیا ہے اُنکو اُن فرشتون نی جو کہ مددگار ملک الموت کی اُسوقت ہین ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ کہ جسوقت تہے وہ ظلم کرنیوالے جانون اپنی کو
بسبب ترک کرنے ہجرت کی اور جنگ کرنے رسول خدا کی ہمراہ کفار کے ہوکر تو وقت نکلنے روحون کی قَالُوا کہا اُن فرشتون نے اُن لوگون سے کہ فِيمَ
كُنتُمْ بیچ کس چیز کے تہی تم دین مین سی یعنی دین تمہارا کیا تہا یا یہ کہ تم کونسے فرقے مین تہی مشرکین مین سی قَالُوا کہا اُن لوگون نے جواب مین
فرشتونکو كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ تہے ہم ضعیف اور عاجز بیچ زمین مکے کی اور کفار ہمپر غالب تہے اور اُنکے ڈر کے مارے ہم ہجرت نہین کرسکتے
تہی اور علانیہ کلمہ اسلام کا ظاہر نہین کرسکتے تہی اور توفیہم ماضی اور مضارع کا دونو کا احتمال رکہتا ہی اور بعضون نی اُسکو توفتہم الملائکۃ پڑہا ہے اور ظالمی
انفسہم حال واقع ہوا ہی اور ظالمی کا نون اضافت کے سبب ساقط ہو گیا ہی اور فیم کی اصل فیما تہی الف ما استفہامیہ مین سی ساقط ہو گیا ہی اور فیم جار اور
مجرور ملکر خبر ہے کنتم کی کہ اُسپر مقدم ہی اور قالوا جزا ان کی ہی اور کسی شخص نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی پوچہا کہ خدا تعالی کہین تو فرماتا ہی روح کی
قبض کرنیکو اپنی طرف منسوب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا اور کہین ملک الموت کیطرف منسوب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ قل یتوفیکم
ملک الموت اور کہین رسولونکی طرف منسوب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ توفتہ رسلنا اور کہین ملائکہ کیطرف منسوب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ الذین تتوفیہم
الملائکۃ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالی بزرگ اور برتر ہے اس سی کہ خود کسی کی جان نکالی لیکن فعل ملائکہ کا اور رسولونکا کہ وہ بہی ملائکہ ہین
وہ فعل خدا کا ہی اسواسطے کہ وہ خدا کی حکم سی کرتے ہین اور برگزیدہ کیا ہی خدا نے فرشتون مین سی رسولونکو کہ وہ ایلچی ہین درمیان اُسکے اور درمیان خلق اُسکی
کے اور وہ ہین وہ کہ خدا تعالی نے فرمایا ہی کہ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس جو شخص کہ خدا کی فرمانبردار ونمین سی ہے اُسکی روح کو فرشتے

رحمت کی نکالتے ہیں اور جو شخص کہ نافرمانبردار و بیدین ہو ہے اسکی روح کو فرشتے عذاب کی نکالتے ہیں اور ملک الموت کی اعوان اور انصار ہیں ملائکہ رحمت
رحمت اور ملائکہ عذاب اور اُسکے حکم سے وہ جان کو نکالتے ہیں فعل اُن فرشتوں کا فعل ملک الموت کا ہے اور جو کچھ کہ وہ ملائکہ بجالاتے ہیں وہ ملک الموت
کیطرف منسوب ہے پس جسوقت کہ فعل اُنکا فعل ملک الموت کا ہے تو فعل ملک الموت کا فعل خدا کا ہے اسواسطے کہ خداتعالی موت دیتا ہے جسکے تئیں
چاہتا ہے اور دیتا ہے اور منع کرتا ہے اور ثواب بخشتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسکے تئیں چاہتا ہے اور فعل اُسکے امینوں اور کارندوں کا فعل اُسکا ہے جیسے کہ فرماتا ہے کہ وما
تشاؤن الا ان یشاء اللہ یعنی اور نہیں چاہتے ہو تم مگر یہ کہ چاہے خدا اور جسوقت ان لوگوں نے فرشتوں سے عذر کیا کہ ہم مکہ میں مغلوب اور ضعیف
اور کفار ہم پر غالب تھے اور ہمکو ہجرت نہیں کرنے دیتے تھے تو جسوقت فرشتوں نے اُنکے جھٹلانیکو کہا قالوا کہا اُنہوں نے اُنسے کہ الم تکن
ارض اللہ واسعۃ کیا نہ تھی زمین خدا کی کشادہ کہ فتہاجروا فیہا پس ہجرت کرتے تم بیچ اُس کی اور جسطرف کو چاہتے چلے جاتے فاولئک
پس یہ لوگ ترک کرنیوالے ہجرت کی بدون عذر قابل سماعت کے وہ ہیں کہ ماویٰھم جھنم جائے اُنکی دوزخ ہے وساءت اور بری ہے وہ دوزخ
مصیرا جگہ پھرنے کی اُن لوگوں کے واسطے بسبب ترک کرنے امر واجب کے اور مدد کرنے کفار کی الا المستضعفین مگر ضعیف اور عاجز ہونیوالے
واقع ہیں من الرجال والنساء والولدان مردوں اور عورتوں اور لڑکوں میں سے لا یستطیعون نہیں طاقت رکھتے ہیں حیلۃ
کسی حیلہ کی ہجرت کیواسطے ولا یہتدون سبیلا اور نہیں پاتے ہیں وہ راہ مدینہ کو اور طریق باہر نکلنے کو اور ذکر لڑکوں کا اُنکے والدین کی پیروی
سے ہے کہ جسوقت اُنکے والدین ہجرت کریں تو وہ بھی اُنکے ہمراہ ہجرت کریں ورنہ لڑکوں پر کوئی چیز واجب نہیں ہے فاولئک پس یہ لوگ عاجز اور
بیچارے عسی اللہ ان یعفو عنھم قریب ہے خدا یہ کہ معاف کرے اُنسے وکان اللہ عفوا اور ہے خدا معاف کرنیوالا عذر والوں سے
غفورا بخشنے والا اُنکے گناہوں کا اور بعض روایات میں آیا ہے کہ مستضعفین سے وہ مرد اور عورتیں مراد ہیں کہ جو دین کے مقدمہ میں نہیں سمجھتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر
روایت ہے کہ مستضعفین وہ لوگ ہیں کہ نہیں فرق کر سکتے ہیں کفر کو کسی حیلہ سے اور نہیں پاتے ہیں طرف ایمان کی کہ نہ کفر کو اختیار کر سکتے ہیں اور نہ ایمان کو اختیار کر سکتے ہیں اور روایت
ہے کہ جسوقت ہجرت کی یہ آیت نازل ہوئی تو ایک شخص مسلمان نے کہ وہ مکہ میں تھا اور جندع یا جندب اسکا نام تھا اُسنے سُنا اور وہ ان دنوں میں بیمار تھا یہ سُنکر کہنے لگا کہ واللہ
اُن لوگوں میں سے ہوں کہ جنکو خدا نے ہجرت سے مستثنیٰ کیا ہے میں قوت بھی رکھتا ہوں اور مدینہ کا رستہ بھی جانتا ہوں اپنے بیٹوں سے کہا کہ واللہ میں مکہ میں رات نہ گزارونگا
یہانتک کہ اُس سے باہر نکل جاؤں اسواسطے کہ میں ڈرتا ہوں ایسا نہو کہ مکہ ہی میں مرجاؤں مجھکو تم تخت پر اُٹھا کر لیچلو بیٹے اُسکے اُسکو تخت پر اُٹھا کر
لیچلے اور جسوقت وہ تنعیم میں پہنچے کہ وہ منزل اول مدینہ کی ہے وہاں وہ شخص مرگیا اور بہشت میں داخل ہوا خداتعالی نے اُسکے مقدمہ میں یہ آیت
نازل کی ومن یہاجر فی سبیل اللہ اور جو شخص کہ ہجرت کرے بیچ راہ خدا کے کہ واسطے رضامندی خدا کی اپنے وطن کو چھوڑکر دار الاسلام کو روانہ ہو
تو وہ شخص یجد فی الارض پائیگا بیچ زمین کے مراغما کثیرا آرامگاہ بہت کہ جسجگہ کو جاتا ہے وسعۃ اور فراخی روزی میں اور ظاہر کرنے
دین میں بخوف کہ پہلے تنگی میں رہتا تھا اور کفار کے ڈر سے دین کی باتوں کو چھپاتا تھا اور بعد ہجرت کے بے تردد امور دین کو ظاہر کریگا اور بجا لائیگا
ومن یخرج من بیتہ اور جو شخص کہ نکلے گھر اپنے سے مہاجرا الی اللہ ورسولہ جسوقت کہ ہجرت کرنیوالا ہے طرف خدا کی اور پیغمبر اُسکے کی
خالص نیت سے کہ سوائے فرمانبرداری خدا کے اور کوئی غرض نہو ثم یدرکہ الموت پھر پاوے اُسکو موت کہ رستہ ہی میں وہ مرجاوے تو فقد وقع
اجرہ علی اللہ پس تحقیق ثابت ہوگیا ہے اجر اُسکا اوپر خدا کے مثل اور اعمال واجب کے اور اگر ایسا نہو تو وعدہ میں اُسکے اور حکمت اور مصلحت میں ع ۱۴ ۲
اُسکی مخالفت لازم آتی ہے وکان اللہ غفورا اور ہے خدا بخشنے والا اُسکے گناہوں کا رحیما مہربان ہے کہ ہجرت میں ثواب کا وعدہ کیا ہے اور اب
خداتعالی نماز سفر اور نماز خوف کا ذکر کرتا ہے کہ چار رکعتی نماز کو دو رکعت کرکے پڑھے مثل اور نماز صبح کے چنانچہ فرماتا ہے کہ واذا ضربتم اور جسوقت
چلو تم اور سفر کرو تم فی الارض بیچ زمین کے تو فلیس علیکم جناح پس نہیں ہے اوپر تمہارے گناہ ان تقصروا یہ کہ کم کرو تم
من الصلوۃ نماز میں سے کہ چار رکعتی نماز کو دو رکعتی پڑھو مثل نماز صبح کی اور دو رکعت آخر کو نہ پڑھو ان خفتم اگر خوف کرو تم ان یفتنکم

الذین کفروا یہ کہ فتنہ میں ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہوں نے یعنی تمکو قتل کریں یا مشرک بنائین ان الکافرین کانوا لکم
عدوا مبینا تحقیق کہ کفار ہین واسطے تمہارے دشمن ظاہر یہ شرط خوف کی باعتبار غالب کے ہے اسواسطے کہ اُس زمانہ مین گرد مدینہ کے
مسلمانون کے دشمن بہت تہے اور اب سفر مباح مین بدون خوف کے بھی نماز کو قصر کرنا واجب ہے اگر کوئی شخص جان بوجھکر سفر مین نماز ظہر اور
عصر اور عشا کی پوری چار رکعت پڑہے گا تو نماز اُسکی نہوگی اور سفر کی حد آٹھ فرسخ یا زیادہ ہے اور اگر ایک روز مین آٹھ فرسخ آنے اور
جانے مین دونون مین ہوجاوین تو بھی نماز کو قصر کرے اور آٹھ فرسخ اڑتیس میل انگریزی کی برابر تخمینا ہوتی ہین اور شرعی چوبیس میل ہین اور
ایک میل شرعی چار ہزار ہاتھ میانہ کا ہوتا ہے اور فلیس علیکم جناح سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑہنی واجب نہین ہین
بلکہ جائز ہے پس عدم جناح کو اسواسطے فرمایا ہے کہ نمازی کو یہہ گمان نہو کہ قصر کرنے مین کچھ نقصان ہے اور اسواسطے نہین فرمایا ہے کہ چاہو تمام پڑہو
چاہو قصر کرو بلکہ قصر کرنا واجب ہے اور نماز قصر کے واجب ہونے پر سفر مین احادیث دلالت کرتی ہین اور زرارہ اور محمد بن مسلم نے حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حکم دیتے ہو تم سفر مین نماز کا کہ کیونکر ہے وہ اور کے رکعت ہین فرمایا کہ حقتعالی قرآن مین فرماتا ہے فاذا ضربتم فی الارض
فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ پس ہوگیا قصر کرنا سفر مین واجب جیسے کہ تمام کرنا حضر مین واجب ہے اور اُن دونو راویون نے کہا
کہ خداتعالی فرماتا ہے کہ فلیس علیکم جناح یعنی اگر قصر کرو تو تمپر کوئی گناہ نہین ہے اور اسطرح نہ کہا کہ اگر تم سفر مین ہو تو قصر پڑہو اس سے واجب
ہونا قصر کا کیونکر ثابت ہو جیسے کہ تمام پڑہنا حضر مین واجب ہے فرمایا کہ حقتعالی نے کیا قرآن مین نہین فرمایا ہے کہ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ
فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما کیا نہین دیکھتے ہو تم کہ طواف کرنا اُن دونو کا واجب ہے اسواسطے کہ خدا نے اپنی کتاب مین ذکر
کیا ہے اور پیغمبر نے اُسکو ادا کیا ہے اور ایسے ہی نماز ہے کہ پیغمبر صلعم نے اُسکو سفر مین قصر کیا ہے اور خداتعالی نے اپنی کتاب مین اُسکو ذکر کیا ہے اور اُن
دونو راویون نے پوچھا کہ جو کوئی سفر مین پوری چار رکعت پڑہے تو اُسکا اعادہ کرے یا نہین فرمایا کہ اگر اُسنے قصر کرنیکی آیت کو اور تفسیر کو اُس کے
جانا ہے اور پھر اُسنے چار رکعت پڑہی ہین تو اُس نماز کا اعادہ کرے اور اگر قصر کرنیکی آیت کو نہین جانتا ہے کہ نہ اُسکو خود دیکہا ہے اور نہ کسی سے
سنا ہے تو پھر اعادہ اُس نماز کا نہین ہے اور سفر مین کل نماز چو رکعتی کی دو رکعت پڑہنی اور دو رکعت ساقط کرنی واجب ہین مگر نماز مغرب کی
کہ اُسکی تین رکعت ہین اور اُسمین قصر نہین ہے اور رسولخدا صلعم نے حضر مین اور سفر مین دونون مین اُسکی تین رکعت پڑہی ہین اور اب خداتعالی
نماز خوف کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ واذا کنت فیہم اور جسوقت ہووے تو اے محمد صلعم بیچ اُنکے یعنی جسوقت کہ تو اپنے اصحاب کی درمیان
وقت خوف دشمنون کی اور خلفا حضرت کے کہ وہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہین وہ بھی اُس حکم مین داخل ہین اسواسطے کہ وہ بھی قائمقام حضرت کے ہین
پس جسوقت کہ تو اپنے اصحاب مین ہو فاقمت لہم الصلوۃ پس قائم کرے تو واسطے اُنکی نماز کو یعنی ہمراہ اصحاب کے تو نماز کو پڑہنا چاہے تو
اپنے لشکر کے دو گروہ کر فلتقم طائفۃ منہم معک پس چاہیے کہ کھڑا ہووے ایک گروہ اُنمین سے واسطے پڑہنے نماز کے معک ہمراہ تیرے اور
دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ مین کھڑا ہو اور بعد اسکے فرماتا ہے خدا کہ ولیاخذوا اسلحتہم اور چاہیے کہ لیوین وہ نماز پڑہنے والے ہتیار اپنے واسطے …
اور ہوشیاری کے فاذا سجدوا پس جسوقت سجدہ کرین وہ نماز پڑہنے والے فلیکونوا پس چاہیے کہ ہوویں وہ دوسرے گروہ والے جو کہ نماز
نہین پڑہتے ہین من ورائکم پیچہے تمہارے یعنی دشمن کے مقابلہ مین یعنی جو مسلمان کہ نماز نہین پڑہتے ہین وہ وقت سجدہ کرنے نماز پڑہنے والون کے
نماز پڑہنے والون کے پیچہے کھڑے ہون دشمنونکے مقابلہ مین اور جسوقت یہ نماز پڑہنے والے ایک رکعت نماز کی پڑہ لیوین تو پہر دشمن کے مقابلہ مین جاکر کھڑے ہوں اور بعد اسکے دوسرا گروہ
پیش نماز کے یعنی رسولخدا کے پیچھے نماز پڑہنے کو آوے چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ ولتأت طائفۃ اخری اور چاہیے کہ آوے گروہ دوسرا کہ لم یصلوا نہین نماز پڑہی
اُنہون نے یعنی جو گروہ مسلمانونکا دشمن کے مقابلہ مین کھڑا تہا اور اُنہون نے نماز نہین پڑہی تہی جب نماز پڑہنے والے پہلے گروہ کے لوگ ایک رکعت نماز کی پڑہ لین وہ دشمنون کے مقابلہ مین
جاکر کھڑے ہون اور پہلا گروہ کہ جنہون نے نماز نہین پڑہی تہی فلیصلوا معک پس چاہیے کہ نماز پڑہین وہ ہمراہ تیرے اے محمد صلعم اور دوسرا

رکعت مین شامل ہون وَلْيَأْخُذُوْا اور چاہیے کہ لیوین وہ بہی حِذْرَهُمْ حذر اپنا یعنی وہ چیز کہ دشمن کی حذر سے محفوظ رکہتی ہی مثل خود
اور زرہ اور سپر کے وَأَسْلِحَتَهُمْ اور ہتیار اپنے مثل شمشیر اور تیر وکمان وغیرہ کہ جنسے جنگ کرتے ہین اور ان ہتیارونکے لینے مین
حکمت یہ ہے کہ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دوست رکہتے ہین اور چاہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ
اگر غافل ہو جاؤ تم ہتیارون اپنے سے وَأَمْتِعَتِكُمْ اور اسباب اپنے سے فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ پس حملہ کرین وہ اوپر تمہارے مَيْلَةً وَّاحِدَةً
حملہ کرنا ایکبارگی اور جو کچہ پاوین سب لیجاوین اور کیفیت نماز خوف کی یہ ہے کہ ایک فرقہ دو فرقونمین سے دشمن کے مقابلہ پر کہڑا ہو اور دوسرا
فرقہ امام کے ہمراہ ایک رکعت نماز کی پڑہے اور جسوقت دوسری رکعت کیواسطے امام کہڑا ہو تو یہ نماز پڑہنے والے انفراد کی نیت کرکے جلد سے دوسری رکعت
پڑہکر چلی جاوین اور دشمن کے مقابلہ مین کہڑی ہون اور دوسرا فرقہ جو پہلے سے دشمن کے مقابلہ مین تہا وہ دوسری رکعت مین جاکر شریک ہون اور
انکو یہی پہلی رکعت ہے پس جسوقت امام تشہد شروع کرے تو تشہد کو طول دیوے اور جو لوگ کہ اسکے پیچہے کہڑی ہوئی نماز پڑہتے ہین وہ کہڑے ہوکر دوسری
رکعت کو تمام کرین اور تشہد مین شریک ہوکر امام کے ہمراہ سلام پہیرین اور اس نماز کی بہی مثل نماز سفر کے دو رکعت ہین اور نماز سطار وہ ہے جو جنگ مین حرب
اور ضرب مین ہوتی ہی اسکا ذکر فقہ کی کتابونمین ہی اور پہلے تو طائفہ اخری کہا اور طائفہ آخرین نکہا اور بعد اسکے لم یصلوا کہا اور لم تصل نکہا اسواسطے
کہ پہلا تو باعتبار لفظ کے ہی اور دوسرا باعتبار معنی کی اور بعضے وقت ہتیارونکا اٹہانا اور لیئے پاس رکہنا موجب مشقت اور اذیت کا ہوتا ہی اسواسطے
خدا تعالی واسطے تخفیف کے فرماتا ہی کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى اور نہین گناہ ہی اوپر تمہارے اگر ہووے ساتہ تمہارے اذیت
یعنی اگر ہو تمکو اذیت مِّنْ مَّطَرٍ مینہہ سے کہ مینہہ برسنے سے ہتیار بہاری ہوجاوین أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا ہو تم بیمار کہ ناتوانی کے سبب سے ہتیارون کو
نہین اٹہا سکتے ہو تو نہین گناہ ہی تمپر أَنْ تَضَعُوْٓا أَسْلِحَتَكُمْ یہ کہ رکہدو تم ہتیارون اپنے کو کہ ان دونو حالتونمین لیکن دشمن کے ہجوم
کرنیکا بہی گمان ہی اسواسطے خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور لیلو تم سامان نگاہ رکہنے اور بچانے اپنے کو مثل خود اور سپر اور زرہ کے
تاکہ دشمن تمکو ہجوم کرکے زخمی نکرے إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ تحقیق کہ خدا نے طیار کیا ہی واسطے کافرونکے عَذَابًا مُّهِيْنًا عذاب
خوار کرنیوالا اور رسوا کرنیوالا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہی اور ان آیتون کی نازل ہونیکا سبب بیان کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم واسطے سفر جنگ
کے مکہ کا ارادہ کرکے تشریف لیے جاتے تہے جسوقت قریش کو خبر ہوئی تو انہون نے خالد بن ولید کو مع دو سو سوار کے رسول خدا کے روکنے کو بہیجا اور
پہاڑونمین جاکر مقابلہ ہوا رستہ مین نماز ظہر کا وقت آیا تو بلال نے اذان کہی اور رسول خدا نے مع ہمراہیون کے نماز پڑہی خالد بن ولید نے کہا کہ اگر
حالت نماز مین ہم انپر حملہ کرتے تو سب کو مار لیتے کیونکہ یہ اپنی نماز کو قطع نہین کرسکتے تہے لیکن بعد اسکے ایک اور نماز آتی ہی کہ وہ نماز انکے نزدیک بہت
عزیز ہے اور اسکو بہت وہ دوست رکہتے ہین جسوقت وہ اس نماز مین مشغول ہونگے تو اسوقت ہم انپر حملہ کرینگے جب انہون نے یہ ارادہ کیا تو
جبرئیل نماز خوف کی کیفیت کا حکم لائے اور حضرت نے دو فرقے کرکے نماز عصر پڑہی جیسے کہ ذکر اسکا اوپر ہوا ہی اور بعد نماز خوف کے فرماتا ہی کہ فَإِذَا
قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ پس جسوقت ادا کرلو تم نماز خوف کو تو فَاذْكُرُوا اللّٰهَ پس یاد کرلو تم خدا کو قِيَامًا وَّقُعُوْدًا اٹہتے اور بیٹہتے کہ وقت
کہڑے ہوتے ہی تلوار مارتے ہو اور وقت بیٹہنے کے تیر چلاتے ہو اور یہ دونو حال واقع ہوتے ہین وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ اور اوپر پہلوؤن اپنے کی یعنی یاد
کرو خدا کو اوپر پہلوؤن اپنے کی کہ اسوقت زخم کہاتے ہو اور غرض اصلی اس سے یہ ہے کہ ہمیشہ خدا کا ذکر کرتے رہو تاکہ تمکو دشمنو پر فتح دیوے فَإِذَا
اطْمَأْنَنْتُمْ پس جسوقت مطمئن ہو تم دشمن سے اور خوف دشمن کا تمکو باقی نرہے تو فَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس قایم کرو تم نماز کو مع شرائط اور ارکان
کے جیسے کہ حکم خدا کا ہی إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا تحقیق کہ نماز ہی لکہی گئی اوپر مومنین کی لکہنا وقت معین
کہ اسوقت سے تجاوز کرنا جایز نہین ہی کتابا مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اور موقوتا صفت کتابا کی ہی اور یہ جملہ فعلیہ خبر ہی کانت کی اور حاصل
آیت کا یہ ہے کہ تحقیق نماز ہی مومنین پر واجب کہ فرض کیگئی ہی اور وقت معین پر اسکو پڑہنا چاہیے اور اگر کوئی اسوقت سے گذر کر پڑہے تو قضا اسکی

ع ۱۵ ۱۴

ہوگی اور یہہ جہاد کا ذکر کیا ہے کہ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ اور نہ سستی کرو تم بیچ طلب کرنے لڑائی قوم کفار کے کہ اِنْ تَكُونُوا
تَأْلَمُونَ اگر ہو تم کہ درد مند ہو تم زخموں سے فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ پس تحقیق وہ کفار بہی درد مند ہیں اور زخم خوردہ ہیں كَمَا تَأْلَمُونَ
جیسے کہ درد مند ہو تم اور زخم کہائے ہیں تمنے وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ اور امید رکہتے ہو تم اللہ سے مَا لَا يَرْجُونَ اس چیز کے کہ نہیں امید رکہتے ہیں یعنی
تمکو امید نصرت دنیاکی اور ثواب آخرت کی ہے اور انکو نہیں ہے پہر تم کسواسطے سستی کرتے ہو اور ڈرتے نہیں ہو وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے خدا جاننے
والا تمہارے دلوں کی بات کا حکمت والا کہ جو کچہہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کی کرتا ہے اور اس آیت کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ
جسوقت جناب رسولخدا احد کی لڑائی سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو جبریل نازل ہوئے اور حکم لائے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ کفار
قریش کے پیچھے روانہ ہو اور انکا تعاقب کرو اور جو کوئی تیرے ہمراہ ہو سکتا ہے زخمی ہے اسکو ہمراہ اپنے ایجاو رسولخدا صلعم نے سب سے فرمایا کہ مہاجرین اور
اور انصار جو کوئی زخمی ہے وہ میرے ہمراہ چلے اور جو کوئی زخمی نہیں ہے وہ نہ چلے اور لوگ اپنے زخموں کی مرہم پٹی میں مشغول ہو جانے میں سستی
کرتے تہے خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کرکے تاکید کی کہ انکو سستی کرنی نہیں چاہیے اور کہتے ہیں کہ ایک شخص ابو طعمہ بن ابیرق نے قتادہ کی اور
بعضے کہتے ہیں کہ قتادہ کے چچا کی زرہ نقب لگا کر چرائی اور ایک یہودی کے پاس امانت رکہی تہی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ زرہ آٹے کی تہیلی میں
رکہی تہی اور وہ تہیلا پہٹ رہا تہا اور آٹا اسمیں سے گرتا تہا اس علامت سے یہودی کے گہر میں اسکا پتہ لگا تہا اس یہودی کو گرفتار کیا اسنے کہا
کہ فلانے مسلمان نے میرے پاس رکہی ہے اور ابو طعمہ کی قوم نے اپنی رسوائی کی دفع کرنیکواسطے لبید کو تہمت لگائی کہ اسنے چرائی ہے لبید تلوار
لیکر انکے سامنے ہوا اور کہا کہ یہہ چوری تمنے کی ہے اور میرے سر لگاتے ہو اور تم منافق ہو اور اسکے لائق تم ہو ان لوگوں نے اس سے ڈر کر صلح کر لی
لیکن جناب رسولخدا صلعم کے پاس حاضر ہو کر جہگڑا شروع کیا اور عرض کی کہ مسلمان کو تہمت لگاتے ہیں وہ رسوا ہو جائیگا اور یہودی
لوگوں کے نزدیک پاک و صاف ہو جائیگا جناب رسولخدا صلعم نے ارادہ کیا کہ مسلمان پر تہمت ہو اور یہودی گرفتار ہو جائے اور اس میں
روایتیں بہت مختلف ہیں لیکن مقدمہ یہہ چوری ہی کا ہے اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے کہ بنو ابیرق انصار میں سے تین بہائی تہے منافق بشیر
اور مبشر اور بشر ان تینوں بہائیوں نے قتادہ کے چچا کے گہر میں کہ جو بدریوں میں سے تہا نقب لگا کر کہانا کہ جو اسنے اپنی عیال کیواسطے
رکہا تہا چرا لیا اور تلوار اور زرہ بہی اسکی چرالی قتادہ نے اسکی شکایت رسولخدا صلعم سے کی اور کہا کہ یا رسولخدا لوگوں نے میرے چچا کے
گہر میں نقب لگا کر جو کچہہ کہانا کہ اسنے اپنی عیال کیواسطے جمع کیا تہا وہ انہوں نے چرا لیا اور اسکی تلوار اور زرہ بہی چرالی اور وہ بری قوم کے
آدمی ہیں اور انکے ہمراہ ایک مرد مومن تہا اور انکی راتوں میں وہ شریک تہا اور نام اسکا لبید بن سہل تہا بنو ابیرق چوروں نے قتادہ سے کہا
کہ یہہ کام لبید بن سہل کا ہے لبید کو خبر ہوئی تو وہ تلوار لیکر نکلا اور کہا کہ اے بنو ابیرق تم مجہکو چوری لگاتے ہو اور سزاوار اسکے تم ہو اور تم منافق ہو
رسولخدا صلعم کی ہجو کرتے ہو اور قریش کیطرف اسکو منسوب کرتے ہو اسکو تم ثابت کرو ورنہ تلوار میں تمکو مار ڈالونگا اس سے انہوں نے صلح کر لی اور کہا
کہا کہ تو چلا جا کہ تو اس سے بری اور پاک ہے اور بنو ابیرق ایک مرد کی پاس گئے کہ وہ انکے گروہ میں سے تہا اور نام اسکا اسید بن عروہ تہا اور وہ بڑا گو
اور زبان دراز تہا اسکو رسولخدا کے پاس بہیجا اسنے جا کر کہا کہ یا رسولخدا قتادہ بن نعمان نے ارادہ کیا ہے طرف اہل خاندان کے ہم میں سے
وہ لوگ بزرگ اور بڑے حسب و نسب والے ہیں اور اسنے انکو چوری لگائی ہے اور وہ بات کہتا ہے انکے حق میں کہ وہ اسکے لائق نہیں ہیں پس رسولخدا
کو یہہ بات سنکر بہت رنج ہوا اور قتادہ رسولخدا کے پاس آیا تو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تو نے قصد ایسے لوگوں کا کیا ہے کہ وہ عالی خاندان کا اور
صاحب حسب و نسب کے ہیں اور تو نے انکو چوری لگائی ہے اور رسولخدا اسپر بہت غصہ ہوئے اور قتادہ رنجیدہ ہو کر حضرت کے پاس سے
اٹہ کہڑا ہوا اور اپنے چچا کے پاس آیا کہ میں کاش مر جاتا اور رسولخدا صلعم سے کلام نکرتا اور رسولخدا نے مجہسے وہ کلام کیا کہ مجہکو مکروہ معلوم ہوا
اسکے چچا نے کہا کہ خدا ہمارا مدد کرنیوالا ہے خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ تحقیق نازل کیا ہم نے طرف

تیری کتاب کو یعنی نازل کیا ہمنے قرآن کو بالحق ساتھ حق کے اور راستی اور درستی کے ساتھ لتحکم بین الناس تاکہ حکم کرے تو درمیان
آدمیوں کے بما اراک اللہ ساتھ اس چیز کے کہ شناسا کیا ہے تجھکو خدا نے اور وحی کیا ہے اسکو طرف تیرے ولا تکن للخائنین اور نہو تو واسطے خیانت
کرنیوالونکے یعنی خیانت کرنیوالے مسلمانونکی طرف سے انکا حسن ظن کرکے کہ یہ مسلمان ہیں انہوں نے چوری نہ کی ہوگی اوپر سے خیانت کو دفع کرنیکے
واسطے ہو تو خصیما الا دشمن اس شخص کا کہ وہ بیگناہ ہے اور تجھکو خبر نہیں ہے اور تو اپنے حسن ظن سے اوسپر سے خیانت کو دفع کرتا ہے اور حقیقت میں
اسنے خیانت کی ہے واستغفر اللہ اور بخشش چاہ تو خدا سے اپنے ان ارادوں سے یعنی خدا کیطرف بالکل توجہ اپنی کر اور سب امور میں توفیق
اس سے طلب کر ان اللہ کان غفورا تحقیق کہ خدا ہے بخشنے والا اس شخص کا کہ جو بخشش کو اس سے چاہے رحیما مہربان ہے اس شخص پر
یہ خطاب اگرچہ رسول خدا کیطرف ہے بیان ہے تعلیم ادب کی امت کیواسطے ہے اور تاکہ معلوم ہو کہ گناہ خیانت کا بہت بڑا گناہ ہے اور حضرت پر وہ امر نہ
متحقق اور ظاہر ہوا تھا لیکن بسبب حسن ظن اہل اسلام کے ارادہ ہی کیا تھا کہ وہ مسلمان بچ جاتے اور یہودی ماخوذ ہوتا کہ بہ نسبت مسلمانونکے یہودی
کیطرف زیادہ گمان خیانت کا ہے اور حضرت اس یہودی کی طرف ہوئے تھے اور قتادہ نے بھی شکایت ہی کی تھی کہ تو مسلمان عالیخاندان کو چوری لگاتا
ہے گو قتادہ کو یہ ارشاد حضرت کا مکروہ معلوم ہوا ہو کہ اسکے مطلب کی یہ بات تھی اور یہ ارادہ کرنا بھی تعجب نہیں کہ واسطے تعلیم لوگونکی ہوئی کہ اس میں
کچھ حکم خدا کا نازل ہو تاکہ معلوم ہو کہ خیانت بری شے ہے اور مواخذہ اسکا سب سے ہے خواہ مسلمان ہو خواہ غیر مسلمان ہو اور اسیواسطے ان مسلمانوں سے
اسکا دفع کرنا چاہا تھا اور اصحاب حضرت کے معصوم نہ تھے کہ انسے ایسا امر صادر ہونا محال ہوتا اور روایت صحابی کلہم عدول کی وضعی ہے اسواسطے
کہ مخالف قرآن کے ہے اور استغفار واسطے گناہ کے ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ واسطے کسر نفس کے اور واسطے خشوع اور خضوع کے بھی سامنے اپنے پروردگار کے
ہوتا ہے اور واسطے حصول ثواب کے بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ بھی ایک طاعت اور عبادت ہے پروردگار کی اور اسی مقدمہ میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ
ولا تجادل اور نہ جھگڑا کر تو عن الذین یختانون انفسہم ان لوگونکی طرف سے ہوکے خیانت کرتے ہیں وہ نفسوں اپنے کو ان اللہ لا یحب
تحقیق کہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے من کان خوانا اس شخص کو کہ ہووے بہت خیانت کرنیوالا اثیما بہت گنہگار کہ اپنے گناہ میں غرق ہوا اور قوم نے
اس خائن کی جو حمایت کی تھی اور جھوٹی قسمیں کہا کر اسکو بری کیا تھا اسواسطے وبال خیانت کا انکے نفسوں کی طرف راجع ہے اور تجادل فقط تعلیم
کیلئے آیا ہے کہ مجادلہ ایسے امور میں کسی کو نچاہئے اور حضرت نے کچھ مجادلہ اس سے ابتک نکیا تھا کہ یہ بطریق عتاب کے ہوتا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدون صدور
جرم مبالغہ کیجئے منع بھی وارد ہوتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خطاب حضرت کیطرف ہو اور قصد مجادلہ کا خائن کی لوگوں کیطرف ہو اور فرماتا ہے کہ
یستخفون پوشیدہ کرتے ہیں وہ خیانت کو من الناس آدمیوں سے حیا اور خوف کیجہت ولا یستخفون من اللہ اور نہیں پوشیدہ کرتے
ہیں خدا سے اسکا خوف نکرکے کہ وہ عذاب میں گرفتار کرے خیانت کرنیوالیکو وہو معہم اور حال یہ ہے کہ وہ خدا ہمراہ انکے ہے اور انکے دلونکی بات اوسپر
پوشیدہ نہیں ہے اور اگر خدا سے پوشیدہ کرنا خیانت کا منظور ہو تو چاہئے کہ اسکو ترک کریں اور کہتے ہیں کہ ابو طعمہ کی قوم کے لوگ یا بنو ابیرق کی قوم کے لوگ
شب کو آپس میں مشورہ کرتے تھے اوپر کہ ابو طعمہ یا بنو ابیرق نے جھوٹی قسم کہائی ہے کہ ہمنے چوری نہیں کی ہے اسواسطے کہ رسول خدا اسکو مسلمان جانکر
اسکی قسم کو قبول کرینگے اور ہماری گواہی کو بھی سماعت فرماوینگے اور یہودی کہ کافر ہے اسکے قول کیطرف توجہ نکرینگے انکے مشورہ میں یہ آیت نازل
ہوئی اور فرمایا کہ وہ خدا ہمراہ انکے ہے اذ یبیتون جسوقت کہ تدبیر شب کو کرتے ہیں وہ ما لا یرضی اس چیز کو کہ نہیں پسند کرتا ہے خدا
من القول کہنے جھوٹ کے سے اور برا کام کرنے سے وکان اللہ بما یعملون اور ہے خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ تدبیر وغیرہ محیطا
احاطہ کرنیوالا اور کچھ اوسپر نہیں پوشیدہ کہ اوسپر کچھ پوشیدہ نہیں ہے اور موافق انکے عمل کے انکو جزا دیگا اور فرماتا ہے خدا کہ ھا خبردار ہو اے ابو طعمہ کی قوم کے لوگو یا بنو
ابیرق انتم ھؤلاء تم وہ لوگ ہو کہ اپنی جاہلیت کی غیرت سے جادلتم جھگڑا کیا تمنے اور دفع کیا تمنے عنہم ان خائنوں سے خیانت
فی الحیوۃ الدنیا بیچ زندگانی دنیا کے فمن یجادل اللہ پس کون جھگڑیگا خدا سے عنہم ان خیانت کرنیوالوں کی طرف سے روز

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے اَمْ مَّنْ یَّكُوْنُ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا یا کون شخص ہوگا جو ہووے اوپر ان خائنوں کے نگہبان کہ انکو عذاب نہونے دیوے
وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اور جو کوئی کہ کرے عمل بد کو کہ اس سے ضرر اسکے غیر کو پہنچے اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ یا ظلم کرے وہ نفس اپنے کو کہ اس سے اسکے
غیر کو ضرر نہ پہنچے بلکہ اس کا خاص ہو یا اس کے نفس کے واسطے ہوا اور غیر کا گناہ وہ نہو ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ پھر بخشش چاہے وہ
خدا سے توبہ کرکے یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا پاویگا وہ خدا کو بخشنے والا گناہوں کا رَّحِیْمًا مہربان اوسپر اپنے فضل اور کرم سے اس آیت میں ترغیب دی
ہے خیانت کرنیوالوں کو اور انکی قوم کو توبہ کیواسطے وَمَنْ یَّكْسِبْ اِثْمًا اور جو شخص کہ کسب کرے گناہ کو اور چاہے کہ کسی بیگناہ کو تہمت کرے
اسکی تو فَاِنَّمَا یَكْسِبُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ پس سوائے اسکے نہیں کہ کسب کرتا ہے وہ اسکو اوپر نفس اپنے کہ اسکا ضرر اسی کی جانب ہے نہ دوسرے پر
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا اور ہے خدا جاننے والا چوری ہونیوالے کو حَكِیْمًا حاکم کرنیوالا اسکی سزا میں ہاتھ کاٹنے کا موافق حکمت کے کہ دوسرے آدمی
اس سزا کو دیکھکر چوری کرنے سے پرہیز کریں وَمَنْ یَّكْسِبْ خَطِیْٓئَةً اور جو شخص کہ کسب کرے خطا کو کہ وہ گناہ صغیرہ ہو یا جو کچھ کہ خطا سے سرزد ہو
اَوْ اِثْمًا یا گناہ کو کہ وہ کبیرہ اور بڑا گناہ ہو یا جو کچھ کہ عمدًا اس سے صادر ہوا ہے ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ پھر ڈالے اس گناہ کو یعنی تہمت کرے اس گناہ کی
۱۴ بَرِیْٓــٴًـا کسی بیگناہ کو کہ گناہ تو خود کرے اور دوسرے کے سر پر دھرے اور کہے کہ تونے کیا ہے فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا پس تحقیق اٹھایا اسنے
ع ۸ تہمت کو وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا اور گناہ ظاہر کو بسبب تہمت کہنے کے بغیر کہ دوسرے کی گردن پر اپنے گناہ کا رکھنا بہت سخت گناہ ہے اور اب خدا تعالی
۳ اپنے احسان کو بیان کرتا ہے کہ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیرے اے محمد صلعم وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اس کی
کہ وحی بھیجکر تجھکو خبر دیتا ہے اور حقیقت سے اس امر کی تجھکو مطلع کردیا کہ تو اس سے خوب واقف ہو گیا اور اگر تجھکو اس سے خبردار نکرتے تو لَهَمَّتْ
طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ البتہ قصد کیا تھا ایک فرقے نے انمیں سے کہ وہ ابو طعمہ کی قوم کے آدمی یا بنو ابیرق ہیں اَنْ یُّضِلُّوْكَ یہ کہ بہکاویں تجھکو راہ
راست سے کہ وہ حکم کرنا حق ہے وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اور نہیں بہکاتے ہیں وہ مگر نفسوں اپنے کو کہ وبال اسکا انہی کی جانب ہے وَ
مَا یَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ اور نہیں ضرر پہنچا سکتے ہیں تجھکو کچھ کہ تو ہماری پناہ میں ہے اور جو کچھ کہ تیری خاطر پر گزرا تھا وہ باعتبار ایمان
ظاہر ان لوگوں کے تھا نہ بجہت حکم کے وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اور نازل کیا ہے خدا نے اوپر تیرے کتاب کو کہ وہ قرآن ہے وَالْحِكْمَةَ
اور حکمت کو کہ وہ احکام حلال اور حرام کے ہیں وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور سکھلایا تجھکو جو کچھ کہ تو نہیں جانتا تھا کہ وہ علم اولین اور آخرین کا
قیامت تک چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ شب معراج کے میں زیر عرش تھا کہ ایک قطرہ میرے حلق میں گرایا کہ اسکے سبب سے میں عالم ہو گیا اس امر کا
کہ جو پہلے اس سے زمانہ گذشتہ میں ہو لیا ہے اور جو کچھ کہ آئندہ کو ہوگا قیامت تک اور سو خدا نے سینہ بسینہ ائمہ معصومین علیہم السلام کو پہنچایا ہے اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء جانتے تھے سب پیغمبروں کے علوم کو اور جو کچھ پہلے گزرا ہے اور جو کچھ کہ آئندہ تا
قیامت واقع ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں جانتا ہوں جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے اور جو کچھ کہ بہشت میں
ہے اور جو کچھ کہ دوزخ میں ہے اور جو کچھ کہ پہلے ہو لیا ہے اور جو کچھ کہ آئندہ کو ہوگا قیامت تک اور اسی جہت سے خدا تعالی حضرت کو فرماتا ہے کہ وَ
الخامس كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ اور ہے فضل خدا کا اوپر تیرے اے محمد عَظِیْمًا بڑا کہ سب علوم تجھکو تعلیم کیے ہیں اور مرتبہ تیرا زیادہ کیا تمام انبیا
اور ملائکہ اور کل مخلوقات سے اور اس سے پہلے قصے کے تتمہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ نہیں خیر بیچ بہت سے بات
مشورہ اور رازانکے سے کہ ابو طعمہ یا بنو ابیرق کی قوم نے شب کو ابو طعمہ یا بنو ابیرق کی نجات کیواسطے جھوٹا مشورہ کیا تھا اور حضرت کے روبرو
جھوٹی قسمیں کھائیں تھیں ایسے جھوٹے مشورے اور رازوں میں کہ مطلق انکی خیر اور نیکی نہیں ہے اِلَّا مَنْ اَمَرَ مگر راز اسکا ہے اس شخص کا کہ حکم کرے
بِصَدَقَةٍ ساتھ صدقہ اور خیرات کے یا مدد دینے کا اَوْ مَعْرُوْفٍ یا نیکی کرنے کا اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ یا ساتھ صلح کرانے کے درمیان آدمیوں کے
اور دور کرادینا آپس کے رنجوں کا اور الفت کرادینی درمیان لوگوں کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حق تعالی نے اس آیت میں حکم کیا

کہ اثر کدورت کا تیرے چہرہ پر تیرے برادر مومن سے زیادہ نہو پس چاہیے کہ بشاشت کو ظاہر کرے تو اپنے برادر مومن کیواسطے اور امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ جیسے کہ خدا نے زکوٰۃ مال کو تمپر فرض کیا ہے ایسے ہی زکوٰۃ جاہ کو تمپر فرض کیا ہے اور جاہ سے مراد ظاہر کرنا بشاشت اور خوشدلی کا ہے
لوگوں پر اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد معروف سے اس آیت میں قرض دینا ہے اور فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر
لکہا ہے کہ ثواب صدقہ کا دس گنا ہے اور ثواب قرض دینے کا اٹھارہ گنا اور وجہ اسکے ثواب کے زیادہ ہونیکی اسطرح بیان کرتے ہیں کہ قرض تو وہ شخص
طلب کرتا ہے کہ جسکو احتیاج ہوتی ہے اور جسکو صدقہ دیتے ہیں ضرور نہیں کہ وہ حقیقت میں محتاج ہو اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی
اپنے برادر مومن کو قرض دیوے ہر درہم کے عوض میں بوزن کوہ رضوی اور طور سینا حسنات اسکے واسطے ہونگے اور منقول ہے کہ مراد اصلاح
بین الناس سے یہ ہے کہ کسی مومن سے بات ایسی سنے کہ جس سے اسکو سنکر رنج ہووے تو چاہیے کہ اسکے روبرو برخلاف اسکے بیان کرے کہ جسکو سنکر وہ خوش
ہو اور فرمایا ہے کہ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ اور جو کوئی کرے اسکو کہ جو کچھ مذکور ہوا ہے صدقہ کا اور نیکی کا حکم کرنا اور صلح کروانی درمیان آدمیوں کے
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ واسطے طلب کرنے خوشنودی خدا کے فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا پس قریب ہے کہ دینگے ہم اسکو اجر بڑا
کہ شمار میں نہ آوے کہتے ہیں کہ ابو طعمہ بیٹا ابیرق کا [illegible] جب ثابت ہوئی خیانت اسکی ہاتھ کٹنے کے خوف سے وہاں سے بھاگ کر مکہ کو چلا گیا اور وہاں جا کر مرتد ہو گیا اور ایک
شخص کے گھر میں جا کر نقب لگائی تو دیوار اسپر گر پڑی اور اسمیں دب گیا صبح کو لوگوں نے دیوار کے نیچے سے اسکو نکالا اور ارادہ کیا کہ اسکو مار ڈالیں
بعضے آدمیوں نے کہا کہ یہ مدینہ سے بھاگ کر ہمارے پاس پناہ لایا ہے اسکا مار ڈالنا مناسب نہیں ہے اسکو اس لحاظ سے چھوڑ دیا لیکن مکہ سے باہر
نکال دیا اور اسنے تاجروں کے قافلہ کے ہمراہ شام کا قصد کیا اور ایک منزل میں قافلہ والوں کو غافل پا کر کچھ اسباب انکا چرا لیا اور انکے پاس سے
بھاگ گیا آخر الامر گرفتار ہو کر مارا گیا اسکے مقدمہ میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ اور جو کوئی مخالفت کرے پیغمبر کی مِن بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ پیچھے اس سے کہ ظاہر ہو گئی ہے واسطے اسکے ہدایت معجزوں کے دیکھنے سے اور حقیقت اسلام کی دلیلوں کے ظاہر ہونے سے وَيَتَّبِعْ
غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ اور پیروی کرے وہ سوای طریقہ مومنین کے کہ وہ دین اسلام ہے پس اگر ایسا کریگا تو نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ پہیر دینگے ہم اسکو اس
چیز پر کہ دوست رکہا ہے اسنے اسکو یعنی گمراہی اور کفر کو جو اسنے دنیا میں دوست رکہا ہے قیامت میں اسکو اسکا دوست اور والی کرینگے اور اسکو
اسی پر چہوڑینگے یا مصاحب گمراہوں اور کافروں میں اسکو محشور اور محسوب کرینگے وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخ میں وَسَاءَتْ مَصِيرًا ع ١٦ ١٤
اور برا ہے وہ دوزخ جگہ پہرنے کی [illegible] احمد بن حنبل میں لکہا ہے کہ جس جگہ کہ قرآن کی آیتوں میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ہے وہاں راس اور رئیس مومنین
علی ہیں [illegible] مراد ہے کہ علی سردار مومنین کا ہوئے تو جو لوگ کہ علی سے برگشتہ تھے اور انکی طریق کے سوا غیر کی پیروی کرتے تھے انکی
نجات نہیں ہے [illegible] اس آیت کو نزدیک ہے اور سبیل مومنین سے وہ راہ ہے کہ جو موافق حکم خدا اور رسول کے ہو اور اس سے مراد نہیں ہے کہ جو اجماع خلاف
حکم خدا اور رسول کے چند سلاطین اہل غرض طالب دنیا اور ریاست کا ہو وہ ہی حق ہو جاوے اور اسکی پیروی نکرنے سے دوزخ میں جاوینگے چنانچہ
[illegible] اس آیت کو دلیل لاتے ہیں اجماع کے حق ہونے پر اور اگر یہ بات حق ہو تو چاہیے کہ جنگ جمل اور جنگ صفین والے لوگ جو کہ حضرت علی
کے پیرو تھے وہ جہنم میں داخل ہوں اسواسطے کہ اجماع ہوا تہا خلافت پر علی کی انکے نزدیک اور انہوں نے خلاف کیا ہے علی کا اور ابوبکر کی
خلافت پر تو اجماع ہی نہوا تھا اسواسطے کہ اجماع اسکو کہتے ہیں کہ ایک امر پر سب مومنین کا اتفاق ہو کہ اسکو یوں کرنا چاہیے اور بعد اسکے اس امر کو
جاری کریں اور ابوبکر کیواسطے ایسا نہیں ہوا اور نہ ابوبکر کے خلیفہ ہونے سے پہلے لوگوں نے ابوبکر کی خلافت پر اتفاق کیا تھا بلکہ پہلے ایک دو
آدمیوں نے مثل عمر اور ابو عبیدہ کے ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کی اور بعد اسکے انہوں نے اپنے دوستوں سے چند آدمیوں سے بیعت کرائی اور بعد
اسکے کسی کو طمع دیکر اور کسی کو ڈرا کر لوگوں سے بیعت کرائی اسطرح بتدریج لوگوں کی بیعت کا اتفاق ہوا جیسے کہ سلاطین لوگوں کو رفتہ رفتہ اپنا
مطیع کرتے ہیں اور بیعت سے پہلے لوگوں نے ہرگز ابوبکر کی خلافت پر اتفاق نہیں کیا ہے چنانچہ کتب تواریخ سے واضح ہوتا ہے اور ابو طعمہ

وغیرہ ہی کیواسطے پہر فرماتا ہی خدا تعالی کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ تحقیق کہ خدا نہین بخشتا ہے شرک کو جو اسکو ساتھ اپنے یعنی جو شخص کہ
شرک کرے خدا کے ساتھ اسکو خدا نہین بخشتا ہی وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ اور بخشتا ہے جو گناہ کہ سواے اسکے ہی اور کمتر مرتبہ مین اس
شرک سے ہو واسطے جس شخص کے چاہے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ یہ آیت ایک پیر مرد کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ وہ صحرائی آدمیون
مین سے تہا اس شخص نے رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول خدا مین ایک بوڑہا آدمی ہون کہ گناہون مین غرق ہون مگر خدا
کو پہچانتا ہون اور اسکا شریک کسی کو نہین کیا ہی اور گناہ بہی عمدا جرات اور بے ادبی اور گستاخی کرکے نہین کیا ہی اور اسکا قصور بہی کبہی
نہین کیا ہی کہ ایک لحظہ خدا کو بہول کر عاجز کر دون اور اب مین گناہون سے پشیمان ہوکر درگاہ خدا مین توبہ کرنیوالا ہوکر آیا ہون پہر میرے واسطے
کیا حکم ہوتا ہی خدا تعالی نے یہ آیت نازل کرکے اسکو خوشخبری دی کہ کمتر شرک سے مرتبہ مین سب گناہون کی بخشش کی ہی اور یہ آیت دوسری
بار اسکے مکرر نازل ہوئی ہی وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ اور جو شخص کہ شرک کرے ساتھ خدا کے فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق گمراہ ہوا ضَلٰلًا بَعِیْدًا
گمراہ ہونا دور حق سے اسواسطے کہ شرک گمراہی کی نہایت ہی جیسا کہ ہی اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ نہین پکارتے ہین وہ سوائے اس خدا کے یعنی نہین
پوجتے ہین وہ مشرک اِلَّآ اِنٰثًا مگر بتون کو کہ نام انکے مادگان اور مؤنثون کے ہین مثل لات و منات اور عزی کے اور کہتے ہین کہ ہر قبیلہ
کے یہان ایک بت تہا کہ وہ اسکو پوجتے تہے اور مادہ پر اسکا نام رکہتے تہے اور ابوحمزہ ثمالی کی تفسیر مین ہے کہ ابلیس کی اولاد سے ہر بت مین ایک مادہ
شیطان کی تہا اور بت پرستون سے باتین کرتے تہے اسواسطے خدا تعالی نے اناث فرمایا ہی اور اسی شیطان پر لعنت کی ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَ
اِنْ یَّدْعُوْنَ اور نہین پکارتے ہین وہ مشرکین اور نہین پوجتے ہین اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا مگر شیطان سرکش کو کہ جو باہر ہونیوالا ہے
خدا کے فرمان سے لَعَنَہُ اللّٰہُ لعنت کی ہی اسکو خدا نے اور اپنی رحمت سے اسکو دور کیا ہی منقول ہے کہ ابتداے اسلام مین ایک روز ایک
جماعت مشرکین کی مکہ مین بت کو سجدہ کرتے تہے ایک شیطان ایک بت کے شکم مین داخل ہوا اور چند شعر اسنے پڑہے کہ مضمون انکا یہ تہا کہ ایک
جماعت کہ وہ محمد اور اسکے اصحاب ہین یہان آتے اور ہمکو انہون نے عیب لگایا اور ہمارے باپون کو دین کی وہ مذمت کرتے ہین باوجودیکہ وہ
بڑے بزرگ تہے جس وقت مشرکون نے اس شعر کو سنا تو ایک نعرہ خوشی کی آوازین کرنے لگے اور کہا کہ محمد کہان ہی تاکہ سنے وہ کہ ہمارے معبود کیا
کہتے ہین اس بات پر آدمی بہیجکر حضرت کو بلایا اور حضرت نے جانا کہ یہ شیطان کا کام ہی اور اسی اندیشہ اور فکر مین تہے کہ ایک مومن حضرت کے پاس
حاضر ہوا اور کہا یا رسول خدا آپ کچہ فکر نکرین کہ وہ شیطان کہ جسنے بت کی اندر آواز دی ہی اور مشعر اسکا نام تہا اسکو مین نے مار ڈالا ہی آپ مشرکون کے
پاس تشریف لیجاوین تاکہ مین وہان پہنچکر جواب معقول انکو دون دوسرے روز مشرکون نے فریاد کی اور بتون کے پاس جمع ہوئے تہے اور رسول خدا
بہی تشریف لیگئے جس وقت حضرت وہان پہنچے تو بت کے منہ کی [illegible] مشرکون سے پہر انکو [illegible] اور انکی تعریف کی اور
بعد اسکے [illegible] اور کہا کہ ای معبود ہمارے [illegible] روز کیا [illegible] جس وقت یہ بات کہی تو
بت کے اندر سے آواز آئی کہ مین نے مشعر کو مار ڈالا ہی جو کہ بکتا اور بکواس کرتا تہا اور حق کا انکار کرتا تہا اور لعنت کی ہی اسکو پیغمبر جانے کہ قرآن اسپر
نازل ہوا ہی بعد موسی کی [illegible] کہ تمکو فریب
دیتا تہا اور اب ہمارے معبودون کو فریب دیتا ہی اور اسی روز سے دین اسلام روز بروز ترقی پاتا تہا [illegible] قوی ہو گیا اور فرماتا ہی خدا
کہ وَقَالَ اور کہا اس شیطان نے [illegible] لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا
مَّفْرُوْضًا [illegible] وَّلَاُضِلَّنَّہُمْ
اور البتہ گمراہ کرونگا مین انکو [illegible] روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
[illegible] آدمی [illegible] اور دوسری روایت مین ہی کہ ہزار آدمی مین سے [illegible] خدا کے واسطے ہوگا

نوسونا نو ہو آدمی واسطے ابلیس کے اور دوزخ کرین اور فرماتاہے کہ کہا اُس شیطان نے کہ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ اور البتہ آرزو مین ڈالونگا مین آدمیونکو کہ مال اور عمر دراز اور زندگانی کو
اچھی نگاہ مین آراستہ کرون کہ اُنکی آرزو کرین اور توبہ کرنیمین دیر اور تاخیر کرین وَلَآمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرونگا مین اُن آدمیونکو فَلَيُبَتِّكُنَّ پس البتہ چاک
کرین یا جڑ سے کاٹ ڈالین آذَانَ الْأَنْعَامِ کانون چارپایون کو واسطے حرام کرنے اُن چارپایونکے کہ جنکو حلال کیا ہی خدا نے کہ بتونکے نام کا اُسکو کرتے ہو اور
ذکر اُسکا سورہ مائدہ مین تفصیل سے آئیگا انشاء اللہ تعالی اور کہا اُس شیطان نے کہ وَلَآمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرونگا مین اُن آدمیونکو فَلَيُغَيِّرُنَّ
خَلْقَ اللّٰهِ پس البتہ متغیر کردینگے اور بدل دینگے وہ پیدایش خدا کو جیسے کہ خصی کرنا غلامونکا اور حیوانات کی اور نیل بھرنا چہرے مین اور سینہ مین اور صورتین بنانی
شکل کی وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اور جو شخص کہ پکڑے اور مقرر کرے شیطان کو دوست سوا خدا کے کہ شیطان کے کہنے پر چلے
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا پس تحقیق نقصان مین ہو وہ نقصان ظاہر کہ اُسکی پیروی مین خدا کو چھوڑا اور اختیار کیا اور اُس سے زیادہ کون نقصان ہوگا کہ
کی بہشت کو ترک کرکے دوزخ کو اختیار کرے يَعِدُهُمْ وعدہ کرتا ہے وہ شیطان وَيُمَنِّيهِمْ اور آرزو مین ڈالتا ہے اُنکو اُس چیز کی کہ وہ اُنکو حاصل نہوگی وَ
مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ اور نہین وعدہ دیتا ہی اُنکو شیطان إِلَّا غُرُورًا مگر فریب دینا کہ نفع ظاہر کرتا ہے اُس چیز مین کہ جسمین ضرر اور نقصان ہے
أُولَٰئِكَ یہ لوگ کہ پیروی کرنیوالے شیطان کے ہین مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جگہ اُنکی دوزخ ہے وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا اور نہ پاوینگے
اُس سے جگہ بھاگنے کی کہ وہ دوزخ سے نکلکر اُس جگہ مین چلے جاوین اور عذاب کی شدت سے وہان پناہ لیجاوین اور مومنین کا ذکر کرتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا اور
جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور پیغمبر اور قیامت کو وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہین اُنہون نے نیک سَنُدْخِلُهُمْ قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اُنکو جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ بہشتون مین کہ جاری ہین نیچے محلون یا درختون اُنکے نہرین خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ہمیشہ رہنیوالے اُن بہشتون مین ہمیشہ
ہمیشہ یہ تاکید خلود کی ہے وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا یہ مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی اور تقدیر اُسکی وَعَدَ ذٰلِكَ وعدہ ہی اور حَقًّا مفعول
فعل محذوف کا ہی اور تقدیر اُسکی حق حقا ہی اور پہلا تاکید نفس کے اور دوسرا تاکید غیر کے یعنی وعدہ کیا ہے خدا نے اُسکا وعدہ کرنا ایسا کہ حق ہی وَمَنْ
أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا اور کون شخص زیادہ سچا ہی خدا سے بات کہنے مین اور یہ استفہام واقع ہوا ہی یعنی خدا سے زیادہ کوئی سچا نہین ہی اور کہتے ہین کہ مسلمان
اور اہل کتاب جمع ہوئے اور آپس مین اپنا اپنا فخر بیان کرتے تھے یہودی اور نصاریٰ کہتے تھے کہ پیغمبر ہمارا تمہارے پیغمبر سے پہلے ہوا اور کتاب ہماری تمہاری
کتاب سے پہلے نازل ہوئی ہے اور بہشت مین ہم جاوینگے یہودی اور نصاریٰ مسلمانون نے جواب دیا کہ پیغمبر ہمارا خاتم النبیین ہے کہ جسکے بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور کتاب ہماری تمہاری کتابونکو
منسوخ کرنیوالی ہے پس ہم زیادہ سزاوار بہشت کے ہین پس یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ نہین ہی یہ وعدہ حاصل ہونا بہشت بِأَمَانِيِّكُمْ ساتھ آرزوؤن تمہاری
اے مسلمانو وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ اور نہ ساتھ آرزوؤن اہل کتاب کے کہ اپنی آرزو سے تم بہشت مین چلے جاؤ بلکہ ایمان اور اعتقاد خالص
رکھنا چاہئے اور اُسکی طاعت و عبادت کی مشقتین اُٹھانی چاہئین تا کہ استحقاق بہشت مین جانیکا حاصل ہو اور فقط آرزو سے کیا ہوتا ہے
مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا جو شخص کہ عمل کریگا برا يُجْزَ بِهِ جزا دیا جاویگا وہ ساتھ اُس عمل کے دنیا مین یا آخرت مین مومن ہو یا کافر ہو عیون مین روایت ہے کہ حضرت
اسمعیل فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے باپ سے پوچھا کہ ای باپ میرے کیا فرماتے ہو تم حق مین اُس شخص کے کہ جو کوئی ہم مین سے گناہ کرے یا ہمارے
غیر مین سے کوئی گناہ کرے فرمایا کہ نہین ہے بہشت مین جانا تمہاری اور اہل کتاب کی آرزؤن سے جو شخص کہ عمل بد کریگا اُسکی جزا پاویگا اور کہتے ہین
جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب سے بہت غمگین ہوئے اور حضرت سے عرض کی کہ یا رسول خدا اس آیت کے نازل ہونے سے معلوم ہوا کہ گنہگاری کے سبب
نہین بچینگے اور کیا صورت رستگاری کی ہو کہ آپ سوا ایسا کون ہے کہ بدی سے خالی ہو حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ کیا تم مین سے کوئی بیمار نہین ہوتا اور کسیکو کیا غم
لاحق نہین ہوتا ہے اور کیا کوئی تم مین سے بلا مین مبتلا نہین ہوتا عرض کی کہ ہان یا رسول خدا ایسا تو ہمکو ہوتا ہے فرمایا کہ یہی ہے جزا عمل بد کی اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ اگر خدا تعالی کسی بندہ گنہگار کو اکرام کرنا چاہتا ہے تو اُسکو بیماری مین مبتلا کرتا ہے اور اگر یہ نہ کرے تو کسی حاجت
مین مبتلا کرتا ہے اور اگر یہ نہ کرے تو وقت مرنیکے اُسپر سختی کرتا ہے تاکہ بدلا اُس گناہ کا ہو جاوے جو اُسنے کیا ہے اور وہ بندہ مومن گناہ سے پاک ہو جاوے

لیکن یہ امر مومن کیواسطے ہی جو گناہ کرنیکو برا جانتا ہی اور گناہ کرنیکے بعد جانے کہ تونے جو یہ کام کیا ہی یہ برا ہے اور جو کوئی برا نہین جانتا ہی اور بدی کے
کرنے اور نکرنیکو برابر جانتا ہی اُسکے واسطے یہ مرتبہ حاصل نہین ہی الغرض جو کوئی عمل کریگا اُسکی جزا پائیگا وَلَا يَجِدْ لَهُ اور نہ پائیگا وہ بدی کرنیوالا
مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا سوای خدا کے کوئی دوست کہ اُسکو فائدہ پہنچاوے وَلَا نَصِيرًا اور نہ مدد کرنیوالا کہ اُسکو عذاب سے بچاوے اور اب اعمال
نیک کرنیوالیکا ذکر کرتا ہے کہ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ اور جو شخص کہ بجا لاوے نیک اعمال مین سے جسقدر کہ اُس سے ہو سکین مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مرد
یا عورت وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور حال یہ ہے کہ وہ مومن ہے نیک اعمال کرنیوالا اسواسطے کہ بدون ایمان کے کوئی عمل نیک معتبر نہین ہے فَأُولَٰئِكَ
پس یہ مومنین اعمال نیک کرنیوالے يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ داخل ہونگے بہشت مین اور یدخلون کی ضمیر طرف مَن کے باعتبار لفظ کی پہرتی ہے
کہ لفظ اُسکا مفرد ہے اور اولٰئک کا اشارہ طرف اُسکی باعتبار معنی کی ہو کہ معنی مین وہ جمع کیواسطے بھی آتا ہی اور یدخلون کو اہل مکہ و اہل بصرہ اور ابو
اور ابوجعفر نے بضم یا پڑھا ہے یعنی داخل کیے جاوینگے وہ بہشت مین وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا اور نظلم کیے جاوینگے وہ مقدار گڑھی تخم خرما کے کہ اُسکے ثواب مین
کچھ کمی کیجاوے وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا اور کون شخص زیادہ نیک ہی باعتبار دین کے مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ اُس شخص سے کہ تسلیم اور خالص کیا ہو اُس نے
ذات اپنی کو لِلّٰهِ واسطے خدا کے اور سوای اُسکے اور کسی کو نہین جانتا اور بالکل اُسی کی طرف متوجہ ہی وَهُوَ مُحْسِنٌ اور حال یہ ہے کہ وہ شخص نیکی
کرنیوالا ہی اور بدی سے پرہیز کرنیوالا ہی وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ اور پیروی کی ہو اُسنے دین ابراہیم کی کہ وہ موافق دین اسلام کی ہے حَنِيفًا
حسوقت کہ رغبت کرنیوالا ہی اور جھکنے والا ہی وہ شخص یا ابراہیم یا دین ابراہیم سب دینون سے طرف دین حق کی اور حنیفا حال واقع ہی وَاتَّخَذَ اللّٰهُ
اور پکڑا ہی خدا نے إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ابراہیم کو دوست اور ابراہیم کے خلیل ہونیکی حکایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسطرح منقول ہے کہ جسوقت
اختیار کیا خدا نے ابراہیم کو خلیل بنانیوالی اُسکے پاس خوشخبری خلت کی اسطرح ہے کہ آیا اُسکے پاس ملک الموت صورت مین ایک جوان سفید رنگ کے
بپیر اُسکے دو کپڑے سفید تھے اور سر سے اُسکے روغن یا پانی ٹپکتا تھا اور ابراہیم کے گہر مین وہ داخل ہوا اور حضرت ابراہیم مرد غیرت دار تھے جسوقت کسی
حاجت کیواسطے باہر جاتے تھے تو دروازہ اپنا بند کرجاتے تھے اور کنجی اُسکی اپنے ہمراہ لیجاتے تھے اُس روز باہر سے آئے تو دروازہ کو کہلا ہوا پایا اور اندر گئے تو
دیکہا کہ ایک مرد خوبصورت کہڑا ہے اُسکا ہاتھ پکڑکر کہا کہ اے بندہ خدا کے تجہکو اس گہر مین کسنے داخل کیا ہے کہا کہ اس گہر کے پروردگار نے مجہکو اس مین
داخل کیا ہی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ پروردگار اسکا مجہسے زیادہ لایق ہی پس تو کون ہی کہا کہ مین ملک الموت ہون یہ سنکر حضرت ابراہیم گہبرا گئے اور
پوچہا کہ کیا تو میری جان نکالیگا کہا نہین اور لیکن خدا تعالی نے ایک بندہ کو اپنا خلیل بنایا ہی اُسکو خوشخبری دینے آیا ہون فرمایا کہ کون ہے
وہ کہ مین اُسکی خدمت کرون جبتک کہ زندہ ہون ملک الموت نے کہا کہ تو ہی تو ہے وہ پس حضرت ابراہیم اپنی زوجہ سارہ کے پاس گئے اور
کہا کہ خدا نے مجہکو اپنا خلیل بنایا ہی اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ وہ فرشتہ جبرئیل تہا اور حضرت ابراہیم نے اپنے خلیل ہونیکی وجہ پوچہی تو کہا
تو نے سوای خدا کے کبہی کسی سے سوال نہین کیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے ابراہیم کے خلیل ہونیکے قصہ مین روایت ہی کہ ابراہیم وہ شخص ہے کہ
اول اُسی کیواسطے ریت کا آٹا بنگیا ہی اور وہ اسطرح ہے کہ مصر مین ایک دوست ابراہیم کا تہا اُسکے پاس کچہ غلہ قرض لینے گئے اُسکو کچہ بہت نہ دیا
اور وہانسے خالی پہرنا گدہے کا مکروہ جانا کہ مہمان خالی دیکہکر رنج کرینگے اُس گدہے کی گونوں مین ریت بہردی اور وہانسے واپس ہوکر جسوقت اپنے گہر
داخل ہوئے تو گدہے کو اپنے بی بی سارہ کی پاس چہوڑ دیا بسبب حیا کی کہ اُسمین ریت بہر کر لائے تہے اور خود گہر مین جاکر سو گئے حضرت سارہ نے گونوں
کو کہولا تو دیکہا کہ اُسمین بہت نفیس آٹا بہرا ہوا ہی اُس کی روٹیان پکائین اور حضرت ابراہیم بیدار ہوئے تو روٹیان اُنکے سامنے لاکر رکہین حضرت
ابراہیم نے پوچہا کہ یہ روٹیان کہانسے آئی ہین کہا کہ یہ اُس آٹے کی ہین کہ جو تو اپنے دوست مصری کی پاس سے لایا تہا ابراہیم نے کہا کہ اللہ وہ
خلیل یعنی دوست میرا ہی لیکن وہ مصری نہین ہے اسواسطے ابراہیم خلت دیئے گئے اور خدا کا شکر کیا انہون نے اور جناب سید اصلعم نے فرمایا ہی کہ ابراہیم
خلیل اللہ ہی اور خلیل مشتق ہی خلت سے اور خلت بمعنی فقر اور فاقہ ہی لیکن ابراہیم خلیل یعنی فقیر اپنے پروردگار کیطرف تہا اور بعضے کہتے ہین کہ

خدا نے ابراہیم کو خلیل اسواسطے کیا ہی کہ اُسکو تین چیزونسے آزمایا تھا فرزند اور مال اور تن سی فرزند تو اپنا اُنھون نے قربانی مین دیا اور مال اپنا مہمانون کے
کھلانیمین اُٹھایا اور تن کو اپنے آتش نمرود مین ڈالا اور بعضی روایت مین ہی کہ ابراہیم کو خلیل اسواسطے کیا ہی کہ جسوقت نمرود نے اُسکو آگ مین ڈالا ہی
تو خدا تعالی کا حکم جبرئیل کو ہوا کہ تو جا کر میرے بندہ کی خبر لے جبرئیل نے ہوا مین ابراہیم سی ملاقات کرکے کہا کہ مین تیری نصرت کیواسطے آیا ہون کہا کہ
مجہکو خدا میرا کفایت کرتا ہے اور وہی اچھا کارساز ہے میرا اور اُسکے غیر سی مین سوال نکرونگا اور سوائی اُسکے مجہکو کسی سی احتیاج نہین ہی اسواسطے
ابراہیم کا نام خلیل ہوا یعنی فقیر اور محتاج خدا کا اور سوائی خدا کے سب سے منقطع ہونیوالا اور حضرت باقر اور حضرت صادق علیہما السلام نے فرمایا ہی کہ تحقیق
خدا نے اختیار کیا ابراہیم کو عبد پہلے اس سی کہ کرے اسکو نبی اور کیا اسکو نبی پہلے اس سی کہ کرے اسکو رسول اور کیا اسکو رسول پہلے اس سی کہ کرے اسکو خلیل اور
کیا اسکو خلیل پہلے اس سی کہ کرے اسکو امام اور سوائی اسکے اور بہی طرح طرح کی روایتین ہین اور خدا تعالی نے جو حضرت ابراہیم کو خلیل اپنا
کیا تو وہمین یہ توہم ہوتا تھا کہ خدا تعالی محتاج خلیل کا ہی اُسکے دفع کرنیکو فرماتا ہی کہ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور
خاص واسطے خدا کے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے نہین وہ محتاج کسی چیز کا اور کسی آدمی کا نہوگا اور آسمانون اور زمین
رہنے والون مین سی جسکو چاہے اپنا دوست مقرر کرے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا اور ہے خدا ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا اپنے علم
اور قدرت سی اور اب خدا تعالی پہر ذکر عورتون اور یتیمون کا کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ اور فتوی چاہتے ہین تجہسے وہ
فِي النِّسَآءِ بیچ حق عورتون کی یعنی اُنکے میراث کی مقدمہ مین اور مراد اس سی دختران یتیم ہین اور کہتے ہین کہ عرب کا پہلے یہ دستور تہا کہ
عورتون کو اور لڑکون کو میراث مین سی حصہ نہین دیتے تہی اور جو عورت کہ مالدار اور خوبصورت ہوتی تہی اور یتیم ہوتی تہی اور واسطے پرورش کے
جسکے سپرد ہوتی تہی تو وہ اسکو اپنی جورو بنا لیتا تہا اور اسکا مال اپنے تصرف مین لاتا تہا اور یا اسکا نکاح دوسرے آدمی سی کرکے اسکے مہر کا مالک ہو جاتا
تہا اور اپنے تصرف مین لاتا تہا اور یا اسکو بے نکاح رہنے دیتا تہا یہانتک کہ وہ مر جاتی اور بعد اسکے مال اسکا اپنے تصرف مین لاتا تہا خدا تعالی اس
امر کو منع کرتا ہے اور اس آیت مین جواب ہی عیینہ بن حصین کا کہ جناب سرور خدا صلعم پر وہ اعتراض کرتا تہا کہ تم دختر اور خواہر کو نصف مال دیتے ہو
اور ہم میراث نہین دیتے ہین مگر اس شخص کو کہ جو جنگ کرے اور غنیمت لائے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم جواب مین اُن اعتراض کرنے
والے کے کہ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ خدا فتوی دیتا ہی تمکو بیچ مقدمہ اُن عورتونکے یعنی اُنکی میراث کو بیان کرتا ہے وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ اور
فتوی دیتا ہی تمکو بیچ اُس چیز کے کہ پڑہی جاتی ہی اوپر تمہارے یعنی بیان کرتا ہے واسطے تمہارے اُس چیز کو کہ پڑہی جاتی ہی تمپر فِي الْكِتٰبِ بیچ کتاب
کے یعنی قرآن مین فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ بیچ مقدمہ یتیم عورتونکے الّٰتِيْ وہ عورتین کہ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ نہین دیتے ہو تم اُنکو مَا
كُتِبَ لَهُنَّ وہ چیز کہ لکہی گئی ہی واسطے اُن عورتونکے یعنی جو چیز کہ واجب کیگئی ہی واسطے اُنکے میراث مین سی وہ اُنکو تم نہین دیتے ہو وَتَرْغَبُوْنَ
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اور رغبت کرتے ہو تم یہ کہ نکاح کرو تم اُنسے اور مال اُنکے کہا جاوی ہو وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور فتوی دیتا ہی تمکو بیچ مقدمہ بیچارون
ناتوانونکے مِنَ الْوِلْدَانِ لڑکون مین سی کہ اُنکو میراث نہین دیتے ہو تم وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى اور فتوی دیتا ہی خدا یہ کہ قیام کرو تم واسطے
یتیمونکے اُنکی مہر اور میراث کی مقدمہ مین بِالْقِسْطِ ساتھ انصاف کی اور راستی کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ کرتے ہو تم قسم خیر سے
یتیمون اور لڑکونکے حق مین فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا پس تحقیق کہ خدا ہے ساتھ اُس چیز اور نیکی کے جاننے والا اور عالم کہ موافق اُسکے
تمکو جزا دیگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خولہ بنت محمد بن مسلمہ بن رافع بن خدیج کی زوجہ تہی جسوقت بڑہیا ہو گئی تو اُسکے
شوہر نے چاہا کہ جوان عورت سی نکاح کرون اور پہلی زوجہ بڑہیا کو طلاق دیدون اُس عورت نے کہا کہ مجہکو طلاق نہ دے بلکہ اپنے رات کی نوبت
مجہکو بخشی ہی جسکو تو چاہے اس عورت کے پاس جایا کر قیام کر شوہر نے اُسکے قبول نکیا اور وہ عورت شکایت اس امر کی بجناب سرور خدا صلعم کے پاس لیگئی یہ آیت
نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا اور اگر کوئی عورت خوف کرے شوہر اپنے سے نُشُوْزًا نافرمانی کو کہ وہ مرد اُس

ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

نصف اول منزل

کراہیت کرے اور صحبت نکرے اَوْ اِعْرَاضًا یا منہ کو پھیر لینے کو خوف کرے کہ شوہر اسکی ہمنشینی اور کلام کرنیکو ناخوش جانے فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا
پس نہیں ہے گناہ اوپر ان دونوں کے اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا یہ کہ صلح کریں وہ دونوں درمیان اپنے صُلْحًا صلح کرنی اسطرح کہ عورت اپنے
مہر میں سے شوہر کو کچھ بخشدے یا نوبت اپنے شوہر کی دوسری زوجہ کو معاف کردے اور مرد اسکے قدیمی حقوق کو نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا اسکو نکرے
اور یصلحا کو اہل کوفہ نے بضم یا پڑھا ہے باب افعال سے اور باقیوں نے یصالحا بتشدید صاد پڑھا ہے باب افتعال سے اور صلحا مفعول ہے پہلی قرات
کے موافق اور دوسری قرات کے موافق مفعول بہ اور مطلق دونو ہوسکتا ہے وَالصُّلْحُ خَیْرٌ اور صلح بہتر ہے مفارقت اور طلاق سے دونوں کو اور
بعضے کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم نے اپنی زوجہ سودہ بنت زمعہ کو طلاق دی اور وہ حضرت کی سرراہ پر بیٹھ گئی جسوقت حضرت کا گذر اسکی طرف
ہوا تو سودہ نے نہایت تضرع اور زاری سے عرض کی کہ یا رسولخدا مجھکو پھر رجوع کرلو قسم ہے خدا کی کہ میرے دل میں دوستی مرد کی تو باقی نہیں ہے
لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ کل کو قیامت کے روز تمہاری بیبیوں کے زمرہ میں میرا حشر ہو اور اپنی نوبت کو میں بخشتی ہوں بی بی کو پس حضرت
نے پھر رجوع کرلیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ صلح بہتر ہے مفارقت سے وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کئے گئے ہیں نفس بخل کرنے کو یعنی
طبیعت انسان کی بخل کا تقاضا کرتی ہے گویا کہ بخل اسکو لازم ہے اسواسطے زن و شوہر آپس میں چشم پوشی کرتے ہیں بخل کرتے ہیں عورت تو چاہتی
ہے کہ میں نان و نفقہ اور نوبت اپنی شب کی دوسری عورت کو نہ بخشدوں اور مرد چاہتا ہے کہ میں عورت کو نان و نفقہ ندوں اور فرماتا ہے خدا
کہ وَاِنْ تُحْسِنُوْا اور اگر نیکی کرو تم آپس میں اور اچھی صحبت رکھو وَتَتَّقُوْا اور ڈرو تم خدا سے اسکے ملانے اور پرہیز کرو تم آپس کی نافرمانی
اور روگردانی سے تو فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ پس تحقیق کہ خدا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار کہ کونسا تم میں
نیکی اور احسان کرتا ہے اور کون جھگڑا رکھتا ہے موافق تمہارے عمل کے تمکو جزا دیگا وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْا اور ہرگز نہیں طاقت رکھتے ہو تم اَنْ
تَعْدِلُوْا یہ کہ انصاف کرو تم بَیْنَ النِّسَآءِ درمیان عورتوں کے کسطرح جیسا ایک عورت کیطرف بہ نسبت دوسری عورت کے رغبت زیادہ
ہو اور ہر وجہ سے دونو کو برابر رکھو ایسا تمسے نہیں ہوسکتا وَلَوْ حَرَصْتُمْ اگرچہ حریص ہو تم برابر رکھنے میں اور ہر چند اس میں کوشش کرو تم
لیکن ہرگز برابر نہ رکھ سکوگے اور اسیواسطے رسولخدا صلعم نے کہتے ہیں کہ باوجودیکہ تقسیم شبوں کی برابر درمیان بیبیوں کے کرتے تھے اور نفقہ میں بھی برابر
رکھتے تھے لیکن فرمایا تھا کہ خداوندا یہ تقسیم کی ہے موافق اپنی قدرت کی جسقدر کہ مجھسے ہوسکا نفقہ اور صحبت اور شبوں کی تقسیم میں پس
مواخذہ نکر تو مجھسے اس امر میں کہ جسکی مجھکو قدرت نہیں ہے کہ وہ میل طبیعت کا طرف بعض کے کم اور طرف بعض کی زیادہ ہے پس جسوقت کہ ممکن
نہیں ہے رعایت عدل حقیقی کی تو فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ نہ رغبت کرو تم کل رغبت کو کسی عورت کی قدرت کہتے ہو اسکو ہی ترک کردو میں عورت
کو جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں ہے اسلئے تو اختیار ہے کہ رغبت کو ترک نکرو کہ فَتَذَرُوْهَا پس چھوڑ دو تم اس عورت کو کہ ہو بالکل بیچ میں لٹکی ہوئی ہے
کَالْمُعَلَّقَةِ مانند لٹکی ہوئی کے ہو جاوے اور ہیں کہ نہ وہ شوہر والی ہے سبب رعایت نکرنے شوہر کے اسکے حقوق کو اور نہ وہ بیشوہر ہے اسواسطے کہ علاقہ زوجیت کا رکھتی ہے اور نکاح
سے بھی باہر نہیں ہوئی ہے اور منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کا یہ دستور تھا کہ جس عورت کی نوبت ہوتی تھی اسکی نوبت میں دوسری عورت کے گھر وضو بھی نہیں کرتے تھے
اور جناب رسولخدا بیمار ہوئے تو کل بیبیوں کے گھر میں اٹھوا کر پھرتے تھے اور حضرت صادق نے بھی یہی فرمایا ہے اور معاذ بن جبل کی دو زوجہ تھیں
اتفاقاً دونو کو ایک ہی دن ... غسل دینا چاہا تو غرض یہ ہے کہ دونو زوجہ کو اور اگر دو سے زیادہ تین یا چار ہوں تو سب کو موافق قدرت اور اختیار کے برابر رکھنا واجب ہے اور
حدیث میں آیا ہے کہ جس کسی کی دو زوجہ ہوں اور وہ اپنے اختیار سے ایک کیطرف رغبت کرے اور دوسری کیطرف رغبت نکرے اور اسکے حقوق میں تقصیر کرے تو قیامت
کے روز آویگا اور اسکا میل ایکطرف نیست ہوجائیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِنْ تُصْلِحُوْا اور اگر درست کرو تم ان امور کو کہ جو پہلے گذرے ہیں تم سے
وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو تم آئندہ کو ان اعمال سے تو فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا پس تحقیق خدا ہے بخشنے والا گناہوں کا کہ ہو چکے ہیں گذشتہ میں رَّحِیْمًا
مہربان ہے آئندہ کو توفیق اطاعت کی دیوے وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا اور اگر متفرق اور جدا ہو جاویں وہ دونوں شوہر اور زن برابر ہے کہ سبب سے کہ شوہر زوجہ کو طلاق دیوے تو

یغن اللّٰہ کلا من سعتہ یعنی اور بے نیاز کر دیگا خدا ہر ایک کو فراخی کرم اور بخشش اپنی سے کہ ہر ایک کو تسلی بخشیگا یا دوسرا کوئی اُس کی
بدل پیدا کر دیگا کہ وہ اُس سے راضی ہو جاوے وکان اللّٰہ واسعا اور ہے خدا فراخی سے بخشش کرنیوالا بندوں پر حکیما صاحب حکمت
اپنے افعال میں وللّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض اور خاص واسطے خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی
قادر ہے عطا کرنے اور روزی دینے پر بعد اسکے خدا نے کیا اور آدمیوں کی حقوق کی رعایت کرنے میں فرمایا ہے کہ ولقد وصینا الذین اوتوا الکتٰب
اور البتہ تحقیق وصیت کی ہم نے اُن لوگوں کو کہ دیئے گئے ہیں وہ کتاب من قبلکم پہلے تم سے کہ وہ یہود اور نصاریٰ ہیں وایاکم
اور تمکو وصیت کی ہے ہم نے ان اتقوا اللّٰہ یہ کہ ڈرو تم خدا سے کہ شرک اور گناہوں سے پرہیز کرو وان تکفروا اور اگر کفر کرو تم اور اُسکے
حکم کو نہ مانوگے تو فان للّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض پس تحقیق خاص واسطے خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے
ہے یعنی سب چیزوں کا وہ خالق ہے اور تمہارا کفر اور گناہ خدا تعالیٰ کو کچھ ضرر نہ پہنچائیگا جیسے کہ ایمان تمہارا اور تمہاری عبادت اُسکو فائدہ
نہیں پہنچاتی ہے اور وصیت تقویٰ کی تمکو اسواسطے ہے کہ ثواب اُسکا تمکو عطا کرے وکان اللّٰہ غنیا اور ہے خدا بے نیاز کہ کسی کی پروا
نہیں رکھتا ہے چاہو تو حکم کو اُسکے مانو چاہو نہ مانو حمیدا سراہا ہوا ہے اپنی ذات میں چاہو تم اُسکی تعریف کیا کرو یا نہ کرو وللّٰہ ما فی السمٰوٰت اور
خاص واسطے خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے مثل ملائکہ وغیرہم کے وما فی الارض اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے مثل حیوانات اور نباتات وغیرہ کے یعنی
سب اُسکی مخلوق اور مملوک ہیں وکفیٰ باللّٰہ اور کافی ہے خدا وکیلا کارساز بندوں کا اُنکے مقاصد کا درست کرنیوالا اور اپنی قدرت کے
کمال کو بیان کرتا ہے کہ ان یشا یذھبکم اگر چاہے لیجاوے تمکو خدا ایھا الناس اے آدمیوں اور فنا کرے جیسا کہ قوم عاد اور ثمود اور فرعون
کو سبب نافرمانی کے ہلاک کیا ہے ویات باٰخرین اور لاوے اور لوگوں کو تمہارے عوض کہ وہ فرمانبردار ہوں وکان اللّٰہ علیٰ ذٰلک اور ہے خدا
اوپر اُس لیجانے اور پیدا کرنیکے قدیرا قدرت رکھنے والا کہ کوئی چیز اُسکو عاجز نہیں کرسکتی ہے اور کہتے ہیں کہ ایکبار جبرئیل رسول خدا صلعم کے
پاس تھے اور اُسوقت دو شخص حضرت کی محکمہ عالیہ میں ایک قطعہ زمین پر جھگڑا کرتے تھے جبرئیل یہ جھگڑا دیکھکر مسکرائے حضرت نے سبب مسکرانے کا پوچھا
تو کہا کہ یاد ہے مجھکو کہ اسی قطعہ کو کہ جسپر یہ جھگڑا کرتے ہیں چالیس ہزار مالک تھے اسیطرح جھگڑا کرتے ہوئے مر گئے اور بیضاوی وغیرہ تفاسیر میں وارد
ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ان یشا یذھبکم ایھا الناس ویات باٰخرین تو جناب رسول خدا صلعم نے سلمان رضی اللّٰہ عنہ کے
شانہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ وہ قوم اسکی ہے یعنی وہ ایران کے لوگ ہیں کہ جو پیدا ہونگے اور خدا کی فرمانبرداری کرینگے اور فرماتا ہے خدا کہ من کان
یرید ثواب الدنیا جو شخص کہ ہو یہ کہ چاہے ثواب دنیا کا اپنے عمل کے عوض میں کہ غنیمت کے لینے کے واسطے کوئی جہاد کرے فعند اللّٰہ ثواب
الدنیا والاٰخرۃ پس نزدیک خدا کے ثواب دنیا اور آخرت کا دونوں کا ہے پس چاہیئے کہ دونوں ثوابوں کو خدا کے فضل اور کرم سے طلب کرے نہ کہ ثواب فقط دنیا
کا کہ خسیس اور پست ہے اُسی کو طلب کرے اور ثواب آخرت کا کہ شریف ہے اُسکو ترک کرے اور اگر شریف کو طلب کرے تو خسیس کو بھی پاتے ہیں مجاہد اگر ثواب
آخرت کا چاہے کہ واسطے خدا کے جہاد کرے تو آخرت میں بھی ثواب پاوے اور غنیمت بھی اُسکو ملے وکان اللّٰہ سمیعا اور ہے خدا سننے والا باتوں کا
بصیرا دیکھنے والا افعال بندگان کا کہ ہر ایک کو موافق اُسکے اعمال کے جزا دیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے پدران طاہرین سے روایت ٩ ع ٨ ١٦
کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ حکما اور فقہا میں سے ایک شخص دوسرے شخص کو تین کلمے لکھا تھا کہ چوتھا اُنمیں نہ تھا اور وہ کلمات یہ ہیں
کہ جو شخص کہ ہووے ہمت اُسکی طرف آخرت کی تو کفایت کریگا خدا ہمت اُسکی کو دنیا اور جو شخص کہ درست کریگا اپنے باطن کو تو درست کریگا خدا اُس کے
ظاہر کو اور جو شخص کہ درست کریگا اُس امر کو کہ جو درمیان اُسکے اور خدا کے ہے تو درست کریگا خدا اُس امر کو کہ جو درمیان اُسکے اور درمیان آدمیوں کے
ہے اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی ہے پس جو شخص کہ طلب کریگا دنیا کو تو طلب کریگی اُسکو موت
یہانتک کہ نکالدے اُسکو دنیا سے اور جو شخص کہ طلب کریگا آخرت کو تو طلب کریگی اُسکو دنیا یہانتک کہ پورا دیوے اُسکو روزی اُسکی اور اسباب

خداتعالی سچی گواہی دینے اور انصاف کرنیکو حکم کرتاہے چنانچہ فرماتاہے کہ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو کُوْنُوْا قَوّٰامِیْنَ
بِالْقِسْطِ ہوجاؤ تم قایم ہونیوالے ساتھ انصاف کے یعنی انصاف اور عدل میں کوشش اور ہمیشگی کرو شُھَدَآءَ لِلّٰہِ گواہ دینے والے ہوجاؤ
واسطے خداکے یہ حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت گواہی دو تو خالص واسطے خوشنودی خداکے اور قربۃ الی اللہ گواہی دو کہ جو حق اور راست ہے
وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اگرچہ اوپر نفسون تمہارے کے ہو کہ راست گواہی دیتے ہیں اگرچہ ضرر تمہارے نفسون کا ہوتا ہو اسکا کچھ مضایقہ نہیں ہے
اور جو سمجھو کہ حق ہو وہ کہو اور اگر اپنے ذمہ کچھ رکھتے ہو اسکا اقرار کرو اسواسطے کہ گواہی حق کی بیان کرنیکو کہتے ہیں خواہ اپنے نفس پر گواہی ہو
خواہ غیر پر اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ یا اوپر باپ اور ماں اور قریبونکے ہو وہ گواہی یعنی اگرچہ گواہی راست میں ضرر والدین
اور قریبونکا ہوتا ہو لیکن تم حق اور راست ہی بیان کرو اور رعایت والدین اور قریبونکی آپسمیں مت کرو کہ انکی خاطر سے اور انکے فائدہ کے
واسطے اور انکے ضرر کی دور کرنیکے واسطے جھوٹی گواہی دینےکو ایسا مت کرو اِنْ یَّکُنْ اگر ہووے وہ شخص کہ جسکے فائدہ کیواسطے گواہی دو
یا وہ شخص کہ جسکے ضرر کیواسطے گواہی دو غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا تونگر یا محتاج یعنی تونگر کی تونگری اور فقیر کا لحاظ کرکے اور مال کی طمع سے اور
محتاج اور فقیر پر رحم کرکے اسکی محتاجگی کیجہت سے جھوٹی گواہی مت دو فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا پس خدا بہتر اور لایق تر ہے ساتھ ان
دونوکے یعنی ساتھ اس تونگر اور محتاج کے کہ اسکے حکم کے موافق راست اور درست گواہی دو خواہ اسمیں فائدہ یا ضرر مدعی کا ہوتا ہو خواہ
مدعا علیہ کا اور ان دونو میں سے خواہ محتاج ہو کوئی خواہ تونگر ہو خداتعالی اُنسے اولی اور سزاوار تر ہے کہ اسکے حکم کی رعایت چاہیئے نہ
اسکی محتاجگی اور تونگری کی وان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما میں او بمعنی واو جمع ہے ورنہ بہما کی ضمیر کسکی طرف راجع ہوگی کہ مراد
غنی یا فقیر سے ایک ان دونو میں سے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد غنی اور فقیر سے جنس انکی ہے نہ بعینہ غنی اور فقیر اور ابی کی قراءت میں اولی بہم آیا ہے
یہ سب صحیح ہے اور جسوقت کہ حکمت الہی نے تقاضا اس امر کا کیا کہ گواہی کے دینے میں رعایت تونگری اور فقیری مدعی یا مدعی علیہ کی رعایت
نکریں بلکہ جو امر واقعی ہے وہ گواہی میں بیان کریں تو فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی پس نہ پیروی کرو تم خواہش نفس کی اَنْ تَعْدِلُوْا کہ
عدول کرو تم اور پھر جاؤ تم حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اور اگر موڑو تم زبانوں اپنی کو کہ گواہی حق سے کہ گواہی میں کوئی بات رکھ چھوڑو اَوْ
تُعْرِضُوْا یا منہ پھیرو تم گواہی حق سے یا انکار کرو تم اور اسکو ادا نکرو تم فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ پس تحقیق خداہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اسکے کہ
کرتے ہو تم اور عمل میں لاتے ہو خَبِیْرًا خبردار کہ موافق اسکے تمکو جزا اور سزا دیگا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد ان تلووا سے یہ ہے
کہ گواہی کو بدل دو تم کہ حق کے خلاف بیان کرو اور مراد تعرضوا سے یہ ہے کہ گواہی کو پوشیدہ کرو تم اور تلووا کو ابن عامر اور حمزہ نے تلوا بضم لام
اور ایک واو ساکن سے پڑھا ہے اور باقیوں نے دو واو سے پڑھا ہے کہ پہلے مضموم ہے اور دوسری ساکن ہے اور اسجا خداتعالی اہل ظاہر اور باطن دونو کے
ایمان لانیکی تاکید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ظاہر میں اور زبانوں سے اٰمِنُوْا ایمان لاؤ تم
ساتھ باطنوں کے اور دلوں سے یہ خطاب منافقین کیطرف ہے یعنی جیسے کہ تم زبانوں سے ایمان کا اقرار کرتے ہو ایسے ہی اپنے دلوں سے ایمان لاؤ تم
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ساتھ خداکے اور پیغمبر اسکے کہ وہ محمد ہے وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ اور ایمان لاؤ تم ساتھ اس
کتاب کے جو نازل کی ہے اوپر پیغمبر اپنے کے اور وہ قرآن ہے اور نزل کو عاصم اور یعقوب نے معروف کا صیغہ پڑھا ہے اور باقیوں نے مجہول کا صیغہ
وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور ایمان لاؤ تم ساتھ اس کتاب کے کہ جو نازل کی ہے پہلے اس سے کہ وہ توریت اور زبور اور انجیل وغیرہ
اور انزل کو ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو عمرو نے مجہول کا صیغہ پڑھا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس آیۃ میں خطاب منافقین اور یہود اور
نصاری تینوں کیطرف ہے اور فرماتا ہے کہ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھ خدا کے اور
فرشتوں اسکے کے اور کتابوں اسکی کے اور پیغمبروں اسکے کے وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے کہ ایمان نہ لاوے تو وہ شخص فَقَدْ

ضلّ پس تحقیق گمراہ ہوا ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا گمراہ ہونا دور جسکو کبھی راہ راست کیطرف نجات اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ
ایمان لائے موسیٰ پر جیسے کہ یہودی ثُمَّ کَفَرُوْا پھر کفر کیا اُنہوں نے گوسالہ پرستی کرکے ثُمَّ اٰمَنُوْا پھر ایمان لائے وہ توبہ کرکے ثُمَّ کَفَرُوْا
پھر کفر کیا اُنہوں نے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا پھر زیادہ کیا اُنہوں نے کفر کو کہ محمدؐ کا انکار کیا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ
لِیَغْفِرَ لَہُمْ نہیں ہے خدا کہ بخشے واسطے اُنکے اسواسطے کہ اُسنے اپنے علم سے جان لیا ہے کہ یہ لوگ بسبب اپنے حسد اور بغض کے ہرگز حق کیطرف
رجوع نہ کرینگے اسلئے اُنکو نہ بخشے گا وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ اور نہ رہنمائی کریگا اُنکو سَبِیْلًا راہ حق کو بلکہ اُنکو بسبب اُنکے انکار کے اور عناد کے اُنکو
گمراہی میں پڑا رہنے دیگا اور توفیق کو اُنسے اُٹھا لیگا اور یا یہ کہ راہ بہشت اُنکو نہ دکھلائیگا اور اب منافقین کے حق میں فرماتا ہے بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ
خوشخبری دے تو منافقین کو یہ کلمہ بطریق مزاح کے ہے ورنہ عذاب کیواسطے خوشخبری سے کیا تعلق ہے اور خوشخبری دے تو بِاَنَّ لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
ساتھ اسطرح کے کہ تحقیق واسطے اُن منافقین کے عذاب ہے دردناک اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ وہ لوگ کہ پکڑتے ہیں وہ کافروں کو یعنی
اختیار کرتے ہیں وہ کفار کو اَوْلِیَآءَ دوست اپنے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوائے مومنین کے کہ مومنین سے دوستی نہیں رکھتے ہیں بلکہ
مومنین سے بغض رکھتے ہیں اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَہُمُ الْعِزَّۃَ کیا طلب کرتے ہیں وہ نزدیک اُن کافروں کے عزت کو یعنی منافقین جو کفار سے
دوستی رکھتے ہیں کیا اُنکی دوستی میں اُنکو عزت اور مرتبہ حاصل ہوتا ہے فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ پس تحقیق عزت واسطے خدا کے ہے جَمِیْعًا تمام
کہ وہ جسکو چاہے عزت دیوے اور عزت دار وہ شخص ہے کہ جسکو خدا عزت والا جانے اور اب خدا تعالیٰ منافقین کی ہمنشینی سے منع کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اور تحقیق نازل کیا ہے اوپر تمہارے بیچ کتاب کے یعنی قرآن میں اِذَا رَأَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا
یہ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یہ کہ جسوقت سنو تم آیات خدا کو یعنی قرآن کی آیتوں کو یُکْفَرُ بِہَا کفر کیا جاتا ہے ساتھ اُنکے اور انکار
کیا جاتا ہے اُنکا وَیُسْتَہْزَاُ بِہَا اور ہنسی کیجاتی ہے ساتھ اُنکے فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَہُمْ پس نہ بیٹھو تم ہمراہ اُن کافروں کے جو کہ ہنسی کرتے
ہیں حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖٓ یہانتک کہ خوض اور شروع کریں وہ بیچ کسی بات کے سوائے اس کفر اور ہنسی کے
اِنَّکُمْ اِذًا تحقیق کہ تم اسوقت یعنی وقت ہنسی کرنیکے تم بھی مِّثْلُہُمْ مثل اُنکے ہو جاؤ گے گناہ میں کہ باوجود قدرت کی اُنکے پاس بیٹھے
ہو اور اگر اُنکے انکار اور ہنسی سے راضی ہو تو تم بھی مثل اُنکے کافر ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت سنے تو کسی مرد کو
کہ وہ انکار کرتا ہے حق کو اور جھٹلاتا ہے اُسکو اور اہل حق کو حقارت سے یاد کرتا ہے تو وہانسے کھڑا ہو جا تو اور اُسکے پاس مت بیٹھ اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرض کیا ہے خدا نے کان پر یہ کہ پاکیزگی اختیار کرے اور پرہیز کرے سننے اس کلام کے سے کہ حرام کیا ہے خدا نے سننا
اُسکا اور روگردانی اور انکار کرے اُس سے کہ نہیں حلال کیا ہے خدا نے واسطے اُسکے اُس چیز کو کہ جسکو خدا نے منع کیا ہے اور کان رکھنے واسطے اسبات
کے کہ جسمیں خدا کی مرضی نہیں ہے اور فرمایا ہے خدا نے اُس مقدمہ میں کہ وقد نزل علیکم فی الکتاب الایہ اور پھر کفار اور منافقین کے حق میں
فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ تحقیق خدا جمع کرنیوالا منافقوں کا اور کافروں کا ہے فِیْ جَہَنَّمَ جَمِیْعًا بیچ دوزخ کے سب
کو جیسے کہ وہ دنیا میں متفق ہیں مومنین کی عداوت پر الَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ وہ لوگ ہیں منافقین کہ انتظار کرتے ہیں وے بِکُمْ دنیا ساتھ تمہارے
سختی اور بلا کے نازل ہونیکا فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ پس اگر ہووے واسطے تمہارے فتح جانب خدا سے اے مومنین قَالُوْٓا کہتے ہیں
وہ منافقین تمکو کہ اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ کیا نہ تھے ہم ہمراہ تمہارے اور کیا تمہاری مدد ہمنے نہیں کی ہے پس حصہ غنیمت میں سے ہمکو بھی دو وَ
اِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ اور اگر ہووے واسطے کفار کے کوئی حصہ کہ مسلمانوں پر وہ غالب ہو جائیں قَالُوْٓا کہتے ہیں وہ منافقین
کافروں کو کہ اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ کیا نہیں غالب تھے ہم اوپر تمہارے کہ ہم قتل کرتے تمکو لیکن جان بوجھکر ہم تمسے نہیں لڑتے تھے وَ
نَمْنَعْکُمْ اور کیا نہیں باز رکھا ہے ہمنے تمکو مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنوں سے کہ ہمنے اُنکی ہمراہ ہو کر اُنہیں سستی کی اور دل شکنی کی باتیں

انکو کہین یہانتک کہ تم غالب ہوگئے پس ہمکو اپنی غنیمتون مین شریک کرو فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ پس خدا حکم کریگا درمیان تمہارے اے مومنین
اور منافقین يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے کہ اُس روز سوا اُسکے کوئی حاکم نہوگا وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِينَ اور نہین کیا ہے خدا نے
واسطے کافرون کے عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا اوپر مومنون کے کوئی طریق حجت کا کہ وہ مومنین پر غالب ہون گفتگو مین اگرچہ دنیا مین باعتبار
قوت کے زیادہ ہون اور فرماتا ہے خدا منافقین ہی کے حال مین کہ اِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ تحقیق منافقین فریب کرتے ہین ساتھ
خدا سے کہ کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین وَهُوَ اور وہ یعنی خدا خَادِعُهُمْ جزا فریب کی دینے والا ہے ان منافقون کا اور وہ اسطرح ہے کہ
جیسا کہ قیامت کے روز مومنین کو نور دینگے ایسے ہی منافقین کو بھی دینگے اور جسوقت وہ صراط پر قدم رکھینگے تو نور مومنین کا باقی ہے کہ وہ
اپنے نور کی روشنی مین صراط پر سے اوتر جاتے ہین اور منافقین کا نور جاتا ہے کہ وہ تاریکی مین صراط پر سے پھسل کر دوزخ مین گرتے ہین اور فرماتا
خدا کہ وَاِذَا قَامُوا اور جسوقت کھڑے ہوتے ہین وہ منافقین اِلَى الصَّلٰوةِ طرف نماز کے قَامُوا كُسَالٰى کھڑے ہوتے ہین وہ کاہلی
کرنیوالے ہوکر سستی سے جیسے کہ کوئی کسی کو زبردستی کھڑا کرتا ہے اور کسالی حال واقع ہے يُرَاءُونَ النَّاسَ دکھلاتے وہ آدمیون کو
یعنی مومنین کو کہ دیکھو ہم مومن ہین اور نماز کو ادا کرتے ہین وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيلًا اور حال یہ ہے کہ نہین یاد کرتے ہین وہ خدا
کو مگر تھوڑا کہ دیکھنے والونکے روبرو تھوڑا سا ذکر کرتے ہین اور اگر تنہا ہون تو کچھ ذکر نہین کرتے اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے پدران
طاہرین سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ نجات کس چیز مین ہے فرمایا کہ نجات وہ ہے کہ خدا تعالی
سے مکر نکرو تاکہ خدا تعالی تمسے معاملہ مکر کرنیوالونکا نکرے اور جسنے کہ خدا کے ساتھ مکر کیا اُسنے اپنے نفس کے ساتھ مکر کیا پوچھا کہ خدا کے ساتھ کیونکر مکر
کرتا ہے فرمایا کہ کوئی شخص عمل کرے بموجب فرمانے خدا کے اور مراد ہو عمل سے خدا کا غیر ہو پس خدا کے شرک سے ڈرو کہ کل کو قیامت کے روز ریا کرنیوالے
کو چار نام سے پکارینگے اے کافر اے فاجر اے غادر اے خاسر عمل تیرا نابود ہوا اور ثواب تیرا باطل ہوا اور تیرا کوئی حصہ نہین ہے اور اپنے ثواب کو اُس شخص
سے تو طلب کر کہ جسکے واسطے تونے عمل کیا ہے حال یہ ہے کہ منافقین نماز کو ریا سے اور دکھلانیکے واسطے پڑھتے ہین مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ
مذبذب اور متردد ہین درمیان اسکے یعنی درمیان کفر اور ایمان کے لَا اِلٰى هٰؤُلَاءِ نہ طرف اُن ایمان والونکے بسبب کفر باطنی
کے ہین وَلَا اِلٰى هٰؤُلَاءِ اور نہ طرف ان کفر کرنیوالونکے ہین بسبب ظاہر کرنے کلمہ اسلام کے اور حاصل یہ ہے کہ وہ نہ مومن خالص ہین اور
نہ نرے کافر ہین وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ اور وہ شخص کہ گمراہی مین چھوڑ دے اسکو خدا بسبب اُسکے عناد اور انکار کے باوجود ظاہر ہونے
دلیلون حقیت اسلام کے اور اُس سبب سے توفیق اور لطف کو اُس سے باز رکھے فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا پس ہرگز نہ پائیگا تو واسطے اسکے راہ حق کو
یا راہ جنت کو اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہین فرمایا حضرت نے کہ منافقون کا حال مثل اُس گوسفند کے ہے کہ درمیان دو ریوڑ کے پھرے
اور متردد ہو کر کبھی اس ریوڑ کیطرف نظر کرے اور کبھی طرف اُس کی اور جانے نہ اپنے کو کہ کس ریوڑ مین جاؤن اور اب خدا تعالی کفار سے دوستی کرنیکو
منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ نہ پکڑو تم کافرونکو یعنی نہ اختیار کرو تم
انکو اَوْلِيَاءَ دوست اپنے مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ سوا مومنین کے اسواسطے کہ یہ عمل منافقون کا ہے کہ دشمنان خدا سے دوستی کرین اَ
تُرِيدُونَ اَنْ تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ کیا چاہتے ہو تم یہ کہ کرو تم واسطے عذاب خدا کے اوپر اپنے سُلْطَانًا مُبِينًا حجت روشن اور دلیل ظاہر
کہ وہ دوستی کرنی کافرون سے ہے جو کہ موجب عذاب کا ہے اسواسطے کہ دوستی کفار کی دلیل نفاق کی ہے اور جزا النفاق کی یہ ہے کہ اِنَّ الْمُنَافِقِينَ
تحقیق کہ منافقین فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ بیچ طبقہ نیچے کے ہین آتش دوزخ مین سو پس عذاب انکا کفار کے عذاب سے بھی زیادہ ہے
اور دوزخ کے سات طبقے ہین منافقین سب سے نیچے کے طبقے مین ہونگے کہ جہان سب سے زیادہ عذاب ہے اور جیسے کہ دوزخ کے طبقونکو درکات کہتے ہین
ایسے ہی بہشت کے طبقونکو درجات کہتے ہین اور الدرک کو اہل کوفہ نے ساکن الراء پڑھا ہے اور باقیون نے فتح را اور فرماتا ہے خدا کہ خدا

منافقین کو دوزخ میں ڈالیگا وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا اور ہرگز نہ پائیگا تو واسطے اُن منافقوں کے کوئی مدد کرنیوالا کہ اُنکو عذاب سے نجات دیوے اِلَّا الَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا مگر وہ لوگ کہ توبہ کی ہو اُنہوں نے کفر دلی سے اور نفاق سے اور درست کیا ہو اُنہوں نے امر اپنے کو وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ اور
چنگل مارا ہے اُنہوں نے ساتھ خدا کے یعنی دین خدا کو اُنہوں نے مضبوط پکڑا ہے وَاَخْلَصُوْا اور خالص کیا ہو اُنہوں نے دِيْنَهُمْ دین
اپنے کو لِلّٰهِ واسطے خدا کے یعنی طاعت و عبادت نہیں کرتے ہیں وہ مگر واسطے خدا کے نہ واسطے دکھلانے لوگوں کے فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ
کہ جن لوگوں نے توبہ اور اصلاح اپنی کی ہو اور خدا کے دین پر چنگل مارا ہے اور خاص واسطے خدا کے دین کو خالص کیا ہو یہ لوگ ہونگے مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ
ہمراہ مومنوں کے درجہ اور شمار میں دو نو جہان میں وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور قریب ہے کہ دیویگا خدا مومنوں کو قیامت
روز اَجْرًا عَظِيْمًا اجر بزرگ وہ نعمتیں بہشت کی ہیں اور اب خدا تعالیٰ اُن منافقین کا ذکر کرتا ہے کہ جن منافقین نے توبہ کی تھی چنانچہ فرماتا ہے
مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا خدا ساتھ عذاب تمہارے کے یعنی خدا تعالیٰ کیوں عذاب کریگا تمکو اِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کرو تم اُسکی
نعمتوں کا اور اپنے منعم حقیقی کو پہچانو تم وَاٰمَنْتُمْ اور ایمان لاؤ گے تم اور خدا کی وحدانیت کی تصدیق کروگے تم وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا
اور ہے خدا قدر دان مومنوں کا اور ثواب دینے والا اُنکا عَلِيْمًا جاننے والا ایمان اور شکر کے حقوق کا اور کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک جماعت کو
مہمان کر کے اپنے گھر لیگیا اور اُنکو کھانا زیادہ لوگ جیسا چاہتے تھے اُسکی بے مروتی کی شکایت کرتے تھے اور لوگ اُنکو اس شکایت پر ملامت کرتے تھے یہ
آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ نہیں دوست رکھتا ہے خدا اظہار کرنے کو بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ ساتھ بدی
کی بات میں سے یعنی خدا تعالیٰ بدی کی بات آشکارا کرنیکو دوست نہیں رکھتا ہے اِلَّا مَنْ ظُلِمَ مگر وہ شخص کہ ظلم کیا گیا ہے یعنی کسی کو
بری بات آشکارا کہنی نچاہئے مگر مظلوم کہ جسپر ظلم ہوا ہے وہ اپنے ظالم کو بددعا کرسکتا ہے اور بعضی حدیث میں آیا ہے کہ مراد سوء سے گالی ہے اور خدا
اُسکو دوست نہیں رکھتا ہے مگر مظلوم سے یعنی بدگوئی دین میں جائز ہے ظالم کے واسطے کہہ سکتا ہے اور یہ بھی ایک روایت میں ہے کہ اگر لوگ کو ضیافت
میں لیجاوے اور کھانا نہ دیوے تو وہ مہمان اُسکو برا کہہ سکتے ہیں کہ یہ بھی ایک ظلم ہے وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا اور ہے خدا سننے والا باتوں کا عَلِيْمًا
جاننے والا نیتوں کے فعلوں کا اور فرماتا ہے خدا کہ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اگر ظاہر کرو تم نیکی کو اَوْ تُخْفُوْهُ یا پوشیدہ کرو تم اُسکو اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ
یا معاف کرو تم برائی سے کہ جسکا مواخذہ کرنا چاہتے ہو تم فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا پس تحقیق خدا ہے معاف کرنیوالا گنہگاروں کا باوجود قدرت بدلا
لینے کے قَدِيْرًا قدرت رکھنے والا ظالموں کو عذاب کرنے پر اور معاف کرنیوالوں کو ثواب دینے پر اس آیت میں خدا تعالیٰ رغبت دلاتا ہے مظلوموں کو
معاف کرنے پر ہر چند بدلا لینے کی بھی رخصت ہے لیکن معاف کرنا بہتر ہے اور اب خدا تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کی مذمت بیان کرتا ہے کہ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ کفر کرتے ہیں ساتھ خدا کے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبروں اُسکے کو وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا
بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اور چاہتے ہیں یہ کہ جدائی ڈالیں درمیان خدا کی اور پیغمبروں اُسکے کے کہ خدا پر تو ایمان لاتے ہیں اور اُسکے پیغمبروں پر
ایمان نہ لاتے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہیں وہ کہ ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ بعض کے پیغمبروں میں سے وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کفر کرتے
ہیں ہم ساتھ بعض کے جیسے کہ یہودی کہ ایمان لاتے ہیں موسیٰ پر اور کفر کرتے ہیں عیسیٰ اور محمد کا اور جیسے نصرانی کہ ایمان لاتے ہیں موسیٰ اور عیسیٰ
پر اور کفر کرتے ہیں محمد کا وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا اور چاہتے ہیں وہ یہ کہ پکڑیں بَيْنَ ذٰلِكَ درمیان اُسکے یعنی درمیان کفر اور
اور ایمان کو سَبِيْلًا ایک طریق کو اور حال یہ ہے کہ خدا پر ایمان لانا تمام نہیں ہوتا ہے جبتک کہ سب پیغمبروں پر ایمان نہ لاوے اُولٰٓئِكَ
ایسے لوگوں نے درمیان کفر اور ایمان کے ایک طریق اختیار کیا ہے هُمُ الْكٰفِرُوْنَ وہی ہیں کفر کرنیوالے کہ کامل ہیں کفر میں حَقًّا
حقیقت میں یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے کافروں کے عَذَابًا مُّهِيْنًا عذاب خوار کرنیوالا
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ خدا کے اور پیغمبروں اُسکے کو وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اور

نہ فرق کیا اُنہون نے درمیان کسی کے اُن پیغمبرون مین سے بلکہ سب پیغمبرون پر ایمان لائے ہین از آدم تا محمد صلعم تک اُولٰٓئِکَ وہ لوگ ہین کہ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ
قریب ہے کہ دیوینگے ہم انکو اور حفص نے تو نہم کو یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ یعنی دیگا خدا انکو اُجُوْرَهُمْ اجر اور ثواب انکے کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین وَکَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہے خدا بخشنے والا بندون کے گناہونکا رَّحِیْمًا مہربان ہے کہ اپنے فضل اور کرم سے زیادہ ثواب عطا کرتا ہے اور بعد
اسکے خداتعالی یہودیونکا ذکر کرتا ہے کہ وہ رسول خدا صلعم پر اعتراض کرتے تھے کہ قرآن ایک مرتبہ ہی کیون نہین نازل ہوا چنانچہ فرماتا ہے کہ ع ۲۱ ۱۱ ۱
یَسْئَلُکَ اَهْلُ الْکِتٰبِ سوال کرتے ہین تجھسے اے محمد اہل کتاب کہ وہ علماء یہود ہین مثل کعب بن اشرف اور فنحاص بن عازورا کہ
اگر تو سچا پیغمبر ہے تو ایکبار کتاب کو نازل کر جیسے کہ موسی توریت کو ایک مرتبہ لایا تھا حقتعالی اُس سے خبر دیتا ہے کہ علماء یہود تجھسے درخواست
کرتے ہین اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ یہ کہ نازل کرے تو اوپر انکے ایکبارگی کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ کتاب کو آسمان سے مثل توریت کی کہ وہ ایکبار
نازل ہوئی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ انہون نے حضرت سے سوال کیا تھا کہ اس طرحسے کتاب کو لا کہ ہم اسکو لاتے ہوئے دیکھین یا ہمارے ہر ایک کے
نام کتاب لا کہ اسمین لکھا ہو کہ تو پیغمبر ہے خدا کا یہ ایسے سوال عناد اور عداوت کی راہ سے جو تھے خداتعالی نے انکو قبول نکیا اور
تسلی رسولخدا کے فرماتا ہے کہ اے حبیب میرے تو غمگین مت ہو کہ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی پس تحقیق سوال کیا تھا ان یہودیون نے موسی سے
اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ بہت بڑا اس سوال سے کہ جو اب تجھسے کرتے ہین فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ پس کہا تھا انہون نے کہ دکھلا تو ہم کو خدا کو
جَهْرَةً ظاہر اپنی آنکھون سے ہم اسکو دیکھین فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ پس پکڑ لیا انکو بجلی کی آگ نے بِظُلْمِهِمْ بسبب ظلم انکے
کہ انہون نے محال امر کا سوال کیا تھا اسواسطے کہ جسوقت خداتعالی کیواسطے نہ جسم ہے نہ جہت ہے تو دیکھنا اسکا البتہ محال ہی [illegible]
اسکو آنکھون سے کیونکر دیکھ سکتے ہین ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ پھر پکڑا انہون نے بچھڑے کو پرستش کیواسطے یعنی بچھڑے کی انہون نے پرستش
کی مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ پیچھے اس سے کہ آئین انکے پاس دلیلین اور معجزے حقیقت کی مثل عصا کے کہ سانپ بنجاتا تھا اور
ہاتھ موسی کا روشن ہوجاتا تھا فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ پس درگزر کی ہمنے اُن کے گناہ سے اور معاف کیا ہمنے اس گناہ کو وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی سُلْطٰنًا
مُّبِیْنًا اور دیا ہمنے موسی کو غلبہ ظاہر اور اسمین سے ایک یہ تھا کہ حکم کیا موسی نے گوسالہ پرستون کو کہ تم آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرو
اور وہ حکم اسکا بجالائے اور بہت آدمی انمین سے قتل ہوئے چنانچہ سورہ بقرہ مین فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم کی تفسیر مین گزرا ہے وَرَفَعْنَا
فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ اور بلند کیا ہمنے اوپر انکے کوہ طور کو انکے لشکر کے طول و عرض کی برابر جسوقت وہ توریت کے احکام کے بجا لانیمین باز
رہے اور جو کچھ موسی حکم کرتے تھے اسکو وہ مانتے نہین تھے اسواسطے طور کو اوپر بلند کیا بِمِیْثَاقِهِمْ بسبب پیمان انکے کہ پہاڑ کے اوپر گرنے کے
خوف سے پیمان اور عہد کو انہون نے قبول کیا کہ جو کچھ موسی حکم کریگا اسکو ہم بجا لاوینگے اور ذکر اسکا سورہ بقرہ مین ورفعنا فوقکم الطور
کی تفسیر مین ہو لیا ہے اور اسکے انہون نے اس عہد کو توڑ ڈالا وَقُلْنَا لَهُمُ اور کہا ہمنے واسطے اُن یہودیونکے یعنی جسوقت کہ انہون نے
عہد کو توڑ ڈالا تو اسکے بعد ہمنے اُن یہودیون سے کہا کہ ادْخُلُوا الْبَابَ داخل ہو تم دروازہ شہر مین سُجَّدًا سجدہ کرتے ہوئے چنانچہ
واقع ہوا ہے اور یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ ہمنے بنی اسرائیل کو کہا کہ بیت المقدس مین باب ایلیا سے داخل ہو حطہ کہتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے
انہون نے سجدے سے روگردانی کی اور دوسرے دروازے سے داخل ہوئے اور حطہ کے بدلے حنطہ کہا اور ذکر اسکا سورہ بقرہ مین گزر گیا ہے
وَقُلْنَا لَهُمْ اور کہا ہمنے واسطے انکے یعنی اُن یہودیونسے ہمنے کہا کہ لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ اور نہ حد سے گزرو تم بیچ حکم روز شنبہ
اور اہل مدینہ نے لا تعدوا کو بسکون عین اور تشدید دال پڑھا ہے اور ورش نے نافع سے روایت کی ہے فتح عین اور تشدید دال کی اور
باقیون نے تخفیف سے پڑھا ہے یعنی روز شنبہ مین کچھ کسب مت کرو اور جو چیز کہ تمپر حرام ہوئی ہے اسکو نہ کرو اور طاعت اور عبادت مین
مشغول رہو اور انہون نے موسی کے زمانہ مین تو اسپر عمل کیا اور داؤد کے زمانہ مین عہد کو توڑ ڈالا اور اسکے سبب سے وہ بندر ہوگئے

چنانچہ مفصل سورہ بقر مین وقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین کی تفسیر مین گزرا ہی وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا اور لیا ہمنے اُن
یہودیون سے یعنی انکے باپون سے پیمان سخت اُن سب حکمون کو بجا لانے پر چنانچہ اُنہون نے کہا کہ سمعنا واطعنا فَبِمَا نَقْضِهِمْ پس ساتھ
توڑ ڈالنے انکے کہ ما اسمین زائد ہی اور ہذا بنا یا لعنا کی یہ متعلق ہی یعنی پس عذاب کیا ہمنے اُنکو بسبب توڑ ڈالنے انکے کو مِّيثَاقَهُمْ پیمان اپنے کو
وَكُفْرِهِم اور بسبب کفر کرنے انکے کو اور نہ عمل کرنے انکے بِآيَاتِ اللَّهِ ساتھ آیتون خدا کے جو کہ انکی کتاب مین تہین وَقَتْلِهِمُ
الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور بسبب مار ڈالنے انکے کو پیغمبرون کو ساتھ ناحق کے وَقَوْلِهِمْ اور بسبب کہنے انکے کہ قُلُوبُنَا غُلْفٌ دل ہمارے
غلاف مین ہین کہ محمد کی بات کو ہم نہین سنتے ہین اور یا یہ کہ دل ہمارے ظروف ہین علوم کے کہ ہم محتاج کسی کی علم کو نہین ہین اور دل
ہمارے علوم سے پر ہوے ہین ایسا نہین ہی کہ وہ کہتے ہین بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بلکہ علامت چہاپی ہی خدا نے اوپر دلون انکے کے
بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر انکے کو اپنے علم سے جانکر کہ یہ ہرگز ایمان نہ لاینگے فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا پس نہ ایمان لاینگے وہ مگر تہوڑے
ان یہودیون مین سے مثل عبداللہ بن سلام کو اور ساتہ انکے یارونکے وَبِكُفْرِهِمْ اور عذاب کیا ہمنے انکو بسبب کفر انکے کو کہ وہ عیسی پر ایمان
نہ لائے بعد موسی کو اور بعد اُسکے محمد پر ایمان نہ لائے وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ اور بسبب کہنے انکے کو اور بنا لینے انکے کو اوپر مریم کو بُهْتَانًا عَظِيمًا
بہتان بڑا کہ اُس عفیفہ مقدسہ کو تہمت زنا کی لگائی وَقَوْلِهِمْ اور بسبب کہنے انکے کو إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ کہ تحقیق
قتل کیا ہی عیسی بیٹے مریم کو کہ رَسُولَ اللَّهِ پیغمبر خدا کا ہی یہ قول خدا کا ہے کہ عیسی پیغمبر خدا کا ہی نہ قول یہودیون کا اور یا یہ کہ
قول یہودیونکا ہو ہنسی کی راہ سے وَمَا قَتَلُوهُ اور حال یہ ہے کہ نہین قتل کیا ہے ان یہودیون نے اس عیسی کو وَمَا صَلَبُوهُ
اور نہ سولی دی ہی انہون نے اسکو وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ اور لیکن مشتبہ ہو گیا ہو واسطے انکی وہ شخص کہ جسکو قتل کیا ہے انہون نے
اور وہ شخص دوسرا تہا کہ عیسی علیہ السلام کی صورت ہو گیا تہا اور یہ اسکو سمجھے کہ عیسی یہی ہی اسواسطے اسکو عیسی جانکر سولی دی اور
کیفیت اس قصہ کی بروایت ابن عباس اسطرح منقول ہو کہ جسوقت خدا تعالی نے مسخ کیا عیسی کی دعا سے ان لوگونکو کہ جن لوگون
تہمت لگائی تہی مریم اور عیسی کو تو خبر اسکی یہودا کو پہونچی اور وہ سردار یہودیونکا تہا اسنے یہ خبر سنی تو ڈرا کہ عیسی کہین ہمپر واسطے
بد دعا نکرے اسنے یہودیونکو جمع کرکے مشورہ کیا کہ عیسی کو قتل کرنا چاہیے خدا تعالی نے جبرئیل کو بہیجا کہ وہ عیسی کو ان لوگون سے بچاوے
اور یہودی عیسی کی گرد جمع ہوئے اور حضرت عیسی سے سوال کرتے تہے اور حضرت عیسی فرماتے تہے کہ اے یہودیو خدا تعالی تمسے بغض رکہتا ہو
اور یہودی حضرت عیسی کی طرف کو روانہ ہوئے کہ انکو قتل کرین جبرئیل عیسی کو کوٹہری مین لیگئے اور اُسمین ایک روشندان تہا اسمین
عیسی کو نکالکر آسمان پر لیگئے یہودا نے اپنے ہمراہیون مین سے ایک شخص کو کہ نام اسکا طیطیانوس تہا کوٹہری کے اندر بہیجا کہ عیسی کو جاکر
قتل کرے وہ اندر گیا تو عیسی کو وہان نہ دیکہا جب اسکو دیر ہوئی تو لوگون نے جانا کہ عیسی اور طیطیانوس مین لڑائی ہو رہی ہی خدا نے
اُس شخص کو جو کہ اندر گیا تہا حضرت عیسی کی صورت کر دیا جسوقت وہ باہر نکلا تو لوگون نے اسکو عیسی جانکر سولی پر چڑہایا
ہر چند وہ فریاد کرتا تہا کہ مین عیسی نہین ہون لیکن کسینے اسکا کہنا نہ مانا مگر بعد سولی دینے کے آپسمین کہتے تہے کہ اس گہر مین فقط عیسی
اور ہمارا یار تہا اگر یہ عیسی تہا تو ہمارا یار کہان ہی اور اگر یہ یار ہمارا تہا تو عیسی کہان ہی اور بعضے کہتے ہین کہ جس شخص نے عیسی
کی صورت ہوکر سولی پائی تہی نام اسکا یہودا تہا اور فرماتا ہی خدا کہ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ اور تحقیق وہ لوگ کہ اختلاف
کیا ہی انہون نے بیچ حال اس عیسی کے کہ بعضے تو کہتے تہے کہ وہ یہودا ہی اسواسطے ہمنے اسکو قتل کیا اور بعضے تردد کرتے تہے کہ یہ عیسی تہا تو ہمارا
یار کہان ہی اور بعضے کہتے تہے کہ چہرہ اسکا چہرہ عیسی کا ہی اور بدن اسکا بدن یار ہمارا کا ہی اور بعضے کہتے تہے کہ وہ آسمان پر گیا ہی اور
یہ وہ لوگ ہین کہ جنسے عیسی نے کہا تہا کہ مین آسمان پر جاؤنگا اور بعضے کہتے تہے ناسوت کہ بدن ہی وہ سولی دیا گیا اور لاہوت کہ روح

حضرت عیسی کے آسمان پر جانے کا ذکر

وہ آسمان پر پہنچی ہی اور بعضے کہتے تہی کہ وہ خدا ہے اور بعضے کہتے تہے کہ وہ پسر خدا ہی اور یہ جماعتین اختلاف کرنیوالی لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ
البتہ بیچ شک کی ہین حال اُس عیسیٰ کے سے اور تردد مین ہین کہ حقیقت حال اُسکا انکو معلوم نہین ہی اسواسطے کہ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ
نہین ہی واسطے ان یہودیونکے ساتہ حال اُس عیسیٰ کی علم اور یقین إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ مگر پیروی کرنی گمان کی کہ جو کوئی کہتا تہا
از راہ گمان اور احتمال کی کہتا تہا اور یقین کسیکو نہ تہا وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا اور نہین قتل کیا ہی انہون نے اسکو یقینًا بَل رَّفَعَهُ
اللَّهُ بلکہ اٹہا لیا ہے اسکو خدا نے إِلَيْهِ طرف اپنی یعنی طرف لا مکان اپنی کی آسمان چہارم پر وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا اور ہے خدا
غالب ہر چیز پر حَكِيمًا حکمت والا اپنے امور مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر
اٹہا لیا تو انکے بدن پر ایک کرتا تہا کہ جسکا سوت حضرت مریم نے کاتا تہا اور حضرت مریم ہی نے اسکو سیا تہا جسوقت آسمان پر پہنچا
تو آواز آئی کہ اے عیسیٰ اسکو ڈالدے کہ یہ زینت دنیا کی ہی اور فرماتا ہے کہ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ اور نہین ہے
کوئی اہل کتاب مین سی مگر یہ کہ ایمان لائیگا وہ ساتہ اُس عیسیٰ کی اور تصدیق کریگا اسکی کہ یہ بندہ خدا کا ہی اور پیغمبر اسکا قَبْلَ
مَوْتِهِ پہلے مرنے اسکے کی اور بعد نازل ہونے اسکے آسمان سی اور مراد یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ وقت مرنیکے جسوقت آثار موت اور
اور عذاب کی دیکہین گی تو حضرت عیسیٰ پر ایمان لائینگے لیکن اسوقت کا ایمان انکو کچہ فائدہ نہ دیگا کہ عذاب کو دیکہکر ایمان لائینگے
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا اور دن قیامت کے ہوویگا وہ عیسیٰ اوپر ان اہل کتاب کی گواہ کہیگا کہ ان لوگون نے
مجہکو جہٹلایا اور نصاریٰ کو کہیگا کہ ان لوگون نے مجہکو فرزند خدا کہا اور شیعہ اور سنی دونونکی کتابونمین مرقوم ہی کہ جسوقت حضرت
عیسیٰ آسمان سے نزول فرمائین اور دجال کو قتل کرین تو سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ پر ایمان لائینگے اور جانینگے کہ وہ پیغمبر برحق
ہے اور اسوقت مذہبونمین اختلاف باقی نہ رہیگا اور سوائے دین اسلام کے کوئی دین نہ ہوگا اور حضرت عیسیٰ تابع مہدی آل
محمد کے ہون اور ہماری شرع کے احکام پر عمل کرین اور چالیس برس تک زمین پر زندہ رہین اور بعد اسکے دنیا سے رحلت فرمائین اور مومنین انپر نماز پڑہین
اور اس زمانہ مین اسطرحسے امن ہوگا کہ شیر اور چیتا اور گائے اور بکری اور بہیڑیا آپسمین ایک مقام مین رہین اور لڑکے سانپون سی بازی کرین کوئی
حیوان کسی حیوان کو آزار نہ پہنچاوے اور روایات اہلبیت علیہم السلام مین آیا ہے کہ جسوقت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور حضرت عیسیٰ نزول
فرمائینگے تو سب اہل کتاب محمد صلعم پر ایمان لائینگے اور ایک روایت مین ہی کہ اہل کتاب ایمان لائینگے اور کہین گی کہ عیسیٰ نہ مرا تہا اور امام مہدی صلیب
کو توڑینگے اور سور کو ہلاک کرینگے اور جزیہ نہ لینگے تاکہ ایک مذہب ہوجاوے اور حضرت عیسیٰ تابع امام مہدی علیہ السلام کے ہونگے اسواسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام
مہدی کو نہین جانتے اور دین عیسوی منسوخ ہوگیا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا پس بسبب ظلم کی اُن لوگون سے کہ یہودی
ہوئی ہین حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ حرام کئے ہمنے اوپر انکی پاکیزہ کہانے کہ حلال کئے تہی واسطے انکی اور تفصیل اسکی
سورہ انعام مین آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا اور بسبب بند کرنے انکی کے راہ خدا سی بہتونکو کہ توریت
مین تحریف کیے صفات پیغمبر آخر الزمان کو مٹاتے ہی اور لوگونکو کہتے تہے کہ محمد وہ پیغمبر نہین ہے کہ جسکا وعدہ ہی اور ایمان لانیسے لوگونکو باز
رکہتے ہی وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا اور بسبب لینے انکے کی سود کو وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ اور حال یہ ہے کہ تحقیق منع کئے گئے تہی وہ اس سی توریت مین
وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ اور بسبب کہانے انکے کی مال آدمیونکو بِالْبَاطِلِ ساتہ باطل کی مثل رشوت اور غصب کی وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے کافرونکی اُن بنی اسرائیل مین سی عذاب دردناک مگر جو شخص کہ ایمان لاتی اور توبہ کرتی لَّٰكِنِ
الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ لیکن مضبوط ہونیوالے لوگ بیچ علم اور یقین کی مثل عبد اللہ بن سلام اور بہت اسکے اصحاب کی مِنْهُمْ اُن بنی اسرائیل
مین سے کہ جن لوگون نے توریت کا علم حاصل کیا ہی بہ یقین اور باخلاص تحریف اسمین نہین کی ہی وَالْمُؤْمِنُونَ اور کل مومنین انکے یاد دین

محمدی کی يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ایمان لاتے ہین وہ ساتھ اسچیز کے کہ نازل کیگئی ہی طرف تیری یعنی قرآن وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
اور ایمان لاتے ہین وہ ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیگئی ہی پہلے تجھسے یعنی کل کتابین پہلے پیغمبرونکی وَالْمُقِيمِينَ الصَّلٰوةَ اور قایم رکھنے والی نماز کو منصوبست
اور المقیمین منصوب علی المدح ہے یعنی المقیمین اور الصلوٰة مفعول اسکا ہی اور بیان یہ کہ المقیمین کا عطف ما انزل الیہ پر ہے اور مراد مقیمین صلوٰة
سے انبیا ہین کہ اقامت کرنیوالی نماز کے ہین اور معنی اسکے اسوقت یہ ہونگی کہ ایمان لاتے ہین قایم کرنیوالون نماز پر کہ وہ انبیا ہین وَالْمُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ
اور دینے والے زکوٰة کو وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور ایمان لانیوالے ساتھ خدا کے اور روز آخرت کے أُولٰئِكَ یہ وہ لوگ ہین سَنُؤْتِيهِمْ
اَجْرًا عَظِيمًا قریب ہی کہ دینگے ہم انکو اجر بڑا کہ وہ دولت رضامندی خدا کی ہی اور نعمتین جنت کی ہین اور کہتے ہین کہ یہودیون نے جو حضرت ع ۱۰ ۲۲ ۲
سے سوال کیا تھا کہ قرآن ایکدفعہ کیون نہین نازل ہوا جیسے کہ اور کتابین ایک مرتبہ نازل ہوئی ہین انکے جواب مین خدا نے فرمایا کہ امر اسکا
وحی مین مثل اور انبیا کے ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ تحقیق ہمنے وحی کی ہی طرف تیری كَمَا أَوْحَيْنَا إِلٰى نُوحٍ جیسے کہ وحی کی
ہے ہمنے طرف نوح کی کہ وہ شیخ المرسلین ہی اور سب سے پہلے اسنے مشرکونکو ڈرایا ہی اور اسکی دعا سے سب ہلاک ہوئے وَالنَّبِيِّينَ اور جیسے کہ وحی
کی ہمنے طرف پیغمبرونکے مِنْ بَعْدِهِ پیچھے اُس کے وَأَوْحَيْنَا إِلٰى إِبْرَاهِيمَ اور وحی کی ہے ہمنے طرف ابراہیم کے وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ اور طرف اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اسباط کے اور یہ چارون نام غیر منصرف ہین اور اسباط سے مراد بارہ گروہ ہین
اولاد دوازدہ فرزندان یعقوب کے وَعِيسٰى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ اور وحی کی ہی ہمنے طرف عیسیٰ کی اور ایوب کے اور
یونس کے اور ہارون کے اور سلیمان کی یہ بھی غیر منصرف ہین اور یہ بیان ہین سب انبیا داخل تھے پھر جو بعد تبیین کے ذکر انکا کیا ہے یہ انکی تعظیم
کیواسطے ہی وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا اور دی ہمنے داؤد کو زبور کہ جسمین فقط حمد اور ثناے الٰہی تھی اور احکام شرع اسمین نہ تھی بلکہ توریت کے
احکام پر عمل ہوتا تھا اور زبورا کو حمزہ اور خلف نے بضم زا پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح زا اور کہتے ہین کہ حضرت داؤد بہت خوش الحان تھے اور روایت
ہے کہ داؤد زبور کو ہمراہ لیکر صحرا کو جاتے تھے اور ایک مقام مین جاکر ٹھہرتے تھے اور علماء بنی اسرائیل انکے پیچھے کھڑے ہوتے تھے اور سوا انکے اور
آدمی انکے پیچھے کھڑے ہوتے تھے اور پیچھے انکے جن کھڑے ہوتے تھے انکے پیچھے دواب صحرا کے اور پرندے انکے سرونکے اوپر ٹھہرتے تھے پرون سے صف
باندھ کر اور جسوقت داؤد زبور کو پڑھتے تھے تو انکی خوش الحانی سے سب بیہوش ہوجاتے تھے جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز خدا
علی کو اسقدر قوت دیگا جیسے جبرئیل کی قوت ہی اور نور آدم کا سا اور جمال یوسف کا سا اور آواز داؤد کی سی دیگا اور خطیب بہشتیون کا
اسکو کریگا بہشتی اسکی آواز سے بیہوش ہوجاوینگے اور فرماتا ہی خدا کہ وَرُسُلًا اور بھیجا ہمنے پیغمبرونکو کہ قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ تحقیق
قصہ بیان کیا ہے ہمنے انکا اوپر تیری قرآنمین اور نام انکا لکھا ہی اسمین مِنْ قَبْلُ پہلے اس سورہ سے یا پہلے آچکے دن سے جیسے کہ
قصہ یوسف اور زکریا اور یحییٰ اور الیاس اور الیسع اور عزیر اور سواے انکے وَرُسُلًا اور بھیجا ہے ہمنے پیغمبرونکو کہ لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ
نہین قصہ بیان کیا ہی ہمنے انکا اوپر تیرے اور نام انکا قرآنمین نہین لکھا ہی وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى اور کلام کیا ہے خدا نے موسیٰ سے
تَكْلِيمًا کلام کرنا اسوجہ سے کہ سخن کو درخت مین پیدا کردیا اور درخت نے موسیٰ سے باتین کین اور رسلا منصوب ہی ارسلنا یا اوحینا
مقدر سے اور موسیٰ سے خداتعالیٰ نے کلام کیا یہ انتہا کا درجہ ہی وحی کا کہ اسکے ساتھ موسیٰ کو خاص کیا اور خداتعالیٰ نے محمد صلعم کو سب
انبیا پر فضیلت دی ہی کہ انکو مثل سب پیغمبرونکے اور زیادہ اُن سے رتبہ دیا ہے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ درمیان آدم اور
نوح علیہما السلام کے انبیا پوشیدہ بھی تھے اور ظاہر بھی تھے اسواسطے قرآنمین انکا ذکر پوشیدہ رہا اور انکا نام نہ لکھا جیسے کہ انبیا ظاہر کا
نام لکھا ہی اور یہی مراد ہے قول حقتعالیٰ سے ورسلا قد قصصناهم علیک من قبل ورسلا لم نقصصهم علیک یعنی نہین نام لیا ہی پوشیدہ انبیا
کا جیسے کہ نام لیا ہی ظاہر انبیا کا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ مناجات کی ہی موسیٰ نے اور راز کہا ہے خدا نے ایک لاکھ اور چوبیس ہزار کلمون

ہے تین رات اور دن ہیں کہ اُس مدت میں موسیٰ نے نہ کہانا کہایا ہے اور نہ پانی پیا ہے اور جسوقت بنی اسرائیل کیطرف آیا تو اُنکا کلام موسیٰ
کو بُرا معلوم ہوتا تھا اسواسطے کہ خدا کے کلام کی لذت موسیٰ کے کانوں میں پڑی ہوئی تہی اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل
کو ہمراہ لیکر کوہ طور پر گیا اور اُنکو پہاڑ کے نیچے کہڑا کر دیا اور خود پہاڑ پر چڑہا اور خدا تعالی سے درخواست کی کلام کرنیکی کہ بنی اسرائیل خدا کے
کلام کو سنیں خدا تعالی نے درخواست موسیٰ کی قبول کی اور کلام کیا اور بنی اسرائیل نے کلام خدا کا سُنا آگے سے اور پیچہے سے اور
داہنے سے اور بائیں سے اور اوپر سے اور نیچے سے سب طرف سے آواز آتی تہی خدا تعالی نے آواز کو درخت میں پیدا کر کے سارے میں پہیلا دیا
یہانتک کہ بنی اسرائیل نے ہر جگہہ سے آواز سُنی اور منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے رسولخدا صلعم سے کہا کہ موسیٰ تجہسے بہتر ہے حضرت نے
پوچہا کہ کسطرح بہتر ہے اُن لوگوں نے کہا کہ خدا تعالی نے موسیٰ سے کلام کیا ہے چار ہزار کلمے اور تجہسے کچہہ کلام نہیں کیا ہے حضرت نے
فرمایا کہ مجہسے بہی کلام کیا ہے اور میں افضل ہوں موسیٰ سے اُن لوگوں نے پوچہا کہ تو کیونکر افضل ہے حضرت نے فرمایا کہ سبحان الذی
اسری بعبدہ لیلا الآیہ یعنی مجہکو معراج ہوئی ہے اور موسیٰ کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوا رُسُلًا بہیجا ہم نے پیغمبروں کو مُبَشِّرِينَ خوشخبری
دینے والے مومنین کو جنت کی وَمُنذِرِينَ اور ڈرانیوالے تہے کافروں کو اور گنہگاروں کو آتش دوزخ سے اور رسلاً منصوب ہے ارسلنا
مقدر سے اور مبشرین اور منذرین حال واقع ہوئے ہیں اور پیغمبروں کو اسواسطے بہیجا ہے کہ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ تاکہ نہو
واسطے آدمیوں کے اوپر خدا کے حجت بَعْدَ الرُّسُلِ بعد پیغمبروں کے کہ قیامت کے روز کفار کہنے لگیں کہ تو نے پیغمبر کیوں نہ بہیجے کہ ہم ایمان لاتے
اور جب پیغمبر اُنکی ہدایت کیواسطے بہیجے تو پہر کچہہ نہیں کہہ سکتے وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا اور ہے خدا غالب جو کچہہ چاہے سو کرے اگر پیغمبر
ہدایت کیواسطے نہ بہیجے تو اُسکا کوئی مانع نہیں ہے حَكِيمًا حکمت والا ہے کہ انبیا کو اپنی حکمت اور مصلحت سے بہیجتا ہے اور کہتے ہیں کہ یہودیوں نے
جناب رسولخدا صلعم سے کہا کہ ہمارے پاس کوئی گواہ نہیں ہے کہ تیرے دعوی کی راستی پر کوئی گواہی دے حقتعالی نے فرمایا کہ یہودی گواہی
نہیں دیتے ہیں لَٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ لیکن خدا گواہی دیتا ہے اور نبوت کو تیری سب لوگوں پر ظاہر کرتا ہے بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ساتہہ
اُس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے کہ وہ قرآن ہے اور وہ معجزہ دلیل روشن ہے نبوت کی راستی اور درستی ہونے پر أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ نازل
کیا ہے اُسکو ساتہہ علم اپنے کہ تو لائق اور سزاوار اُسکے ہے یعنی مجہکو حال اُسکا جانکر تجہپر نازل کیا ہے وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ اور فرشتے
گواہی دیتے ہیں تیری نبوت کی اور قرآن کے حق ہونے پر وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا اور کافی ہے خدا گواہی دینے والا اگرچہ اور کوئی گواہ
نہو یہود اہل الکتاب کے انکار کرنے سے تو غمگین مت ہو کہ یہ عناد اور عداوت کیجہت سے تیری نبوت کی تصدیق نہیں کرتے ہیں اور فرماتا ہے خدا
کہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے پیغمبر آخر الزمان کی نبوت سے یعنی یہود وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ اور بند کیا
اُنہوں نے راہ خدا سے لوگوں کو کہ تورات میں تحریف کی اور پیغمبر آخر الزمان کی صفات کو بدلدیا قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا تحقیق
گمراہ ہوئے وہ گمراہ ہونا دور حق سے کہ لوگوں کو بہی گمراہ کرتے ہیں باوجود اپنے گمراہ ہونیکے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے
وَظَلَمُوا اور ظلم کیا اُنہوں نے اپنے نفسوں پر محمد کی نبوت کا انکار کیا اور لوگوں کو راہ حق سے منع کیا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ نہیں ہے
خدا کہ بخشش کرے واسطے اُنکے وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا اور نہ یہ کہ رہنمائی کرے اُنکو راہ حق کی کہ وہ راہ بہشت کی ہے إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ
مگر راہ دوزخ کی خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اُس دوزخ کے ہمیشہ وَكَانَ ذَٰلِكَ اور ہے یہ یعنی دوزخ میں
ہمیشہ رکہنا عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا اوپر خدا کے آسان کہ اُسپر کچہہ دشوار نہیں ہے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام
سے روایت ہے کہ فرمایا جسنے ظلم کیا آل محمد پر اور حق اُنکا چہین لیا خدا تعالی اُنکو نہ بخشیگا اور اب خدا تعالی ایمان لانیکا حکم کرتا ہے
فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ اے لوگو تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر کہ وہ محمد ہے بہیجا ہوا خدا کا بِالْحَقِّ

ساتھ حق کے وہ قرآن ہے یا دین اسلام ہے مِن رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کے پاس سے فَآمِنُوا پس ایمان لاؤ تم خَيْرًا لَّكُمْ بہتر ہو واسطے
تمہارے اسواسطے کہ اسمیں تمہارے دنیا اور آخرت کی دونوں کی بھلائی ہے اور خیرا منصوب ہے اسواسطے کہ وہ صفت مصدر محذوف کی ہے
اور تقدیر اسکی فآمنوا ایمانا خیرا لکم ہے وَإِن تَكْفُرُوا اور اگر کفر کروگے تم محمد کی نبوت کا انکار کروگے تو خدا تعالی کو اسکی کچھ پروا
نہیں ہے فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پس تحقیق واسطے خدا کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے سب اسکی مخلوق
اور مملوک ہیں اگر تم ایمان نہ لاؤگے تو اسکا کچھ نقصان نہیں ہے تمہارے ہی فائدہ کو کہتا ہے وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا اور ہے خدا جاننے
والا تمہارے احوال کا حَكِيمًا حکمت والا کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور اب خدا تعالی یہود اور نصاری کے
کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ اے یہود اور نصاری لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غلو نہ کرو تم بیچ دین اپنے کے
یعنی حد سے بڑھکر نکہو تم اے یہود یوں کہ عزیر کو خدا کا بیٹا کہو اور اے نصاری تم عیسی کو فرزند خدا کہو ایسا تمکو نہ چاہئے اور یا یہ کہ اے یہود تم
عیسی کو تہمت نہ لگاؤ کہ کسی مرد کا بیٹا اسکو کہو اور اے نصاری تم عیسی کو اپنا معبود اور خدا مت کہو وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ
إِلَّا الْحَقَّ اور مت کہو تم اوپر خدا کے مگر حق بات کہ جو اسکی خدائی کے لائق ہے اور وہ سزاوار اسکے نہیں ہے کہ اسکے کوئی فرزند ہو پس
عزیر اور عیسی کو فرزند اسکا مت کہو اسواسطے کہ وہ دونوں بندے اور مخلوق اسکی ہیں اور خدا تعالی کے نہ فرزند ہے اور نہ زوجہ ہے إِنَّمَا
الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ سوا اسکے نہیں کہ مسیح عیسی پسر مریم رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ پیغمبر خدا کا ہے اور کلمہ اسکا کہ کن
کہنے سے وہ پیدا ہو گیا تھا اور تحقیق عیسی کو کلمہ جو کہتے ہیں سورہ آل عمران میں گذر گئی ہے پس وہ کلمہ خدا کا ہے کہ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ ڈالا اوسنے
اسکو طرف مریم کے یعنی عیسی کو اس سے پیدا کیا ہے وَرُوحٌ مِّنْهُ اور روح ہے وہ عیسی کہ صادر ہوئی ہے وہ روح اس خدا سے اسواسطے پیدا ہوا
اسلئے کہ جبرئیل نے وہ روح کہ پھونکا بیچ مریم کے پس ہوئی ہے اور اس سے خدا تعالی نے مریم کے شکم سے عیسی کو پیدا کیا فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور پیغمبروں اسکے کے وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ اور نہ کہو تم تین خدا مریم اور عیسی اور اللہ اور مشہور نصاری میں یہ ہے
کہ وہ تین خدا خدا تعالی اور عیسی اور روح القدس ہیں اور فرماتا ہے کہ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ باز آؤ تم اس قول سے کہ بہتر ہو واسطے تمہارے اور
کہتے ہیں کہ تقدیر اسکی انتہوا عن التثلیث واقصدوا خیرا لکم ہے یعنی باز آؤ تم تین خدا کہنے سے اور قصد کرو تم بہتر کو واسطے اپنے کہ وہ قائل
ہونا ایک خدا کا ہے کہ جسکے فرزند نہیں اور نہ زوجہ ہے اسصورت میں خیرا مفعول اقصدوا مقدر کا ہوگا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو
روحیں ایسی ہیں کہ خدا تعالی نے انکو پیدا کرکے برگزیدہ کیا ہے روح آدم اور روح عیسی علیہما السلام اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ إِنَّمَا اللَّهُ
إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سوا اسکے نہیں کہ خدا معبود ایک ہی ہے اپنی ذات میں کہ کسیطرح کی کثرت اور تعدد اسمیں نہیں ہے سُبْحَانَهُ پاکی سے
یاد کرتے ہیں ہم پاکی سے یاد کرنا اسکو اور وہ پاک اور پاکیزہ ہے أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ اس سے کہ ہو واسطے اسکے کوئی فرزند لَّهُ
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ واسطے اسی کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے یعنی سب مخلوق اسکی ہیں اور مخلوق
مثل خالق کے نہیں ہو سکتا پس آسمان اور زمین کا باشندہ کوئی نہیں ہے جو اسکا فرزند ہو سکتا اور خدا کا فرزند اسواسطے نہیں ہو سکتا کہ خدا
بے مانند ہے اور اگر فرزند اسکے کوئی ٹھہرا تو یہی چاہئے کہ جو باتیں کہ اسکے فرزند میں ہیں وہ اسمیں بھی ہوں پس اگر عیسی فرزند خدا
کا ہو اور وہ سوتا اور جاگتا اور کھاتا اور پیتا اور پاخانہ اور پیشاب کرتا ہی تھا اور حدوث بھی اسمیں تھا کہ پہلے وہ نہ تھا اور ایک زمانہ میں
وہ پیدا ہو گیا پس چاہئے کہ یہ سب امور خدا میں بھی ہوں اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جیسا باپ ہوتا ہے ایسا ہی اسکا بیٹا ہوتا ہے
اور باپ اور بیٹے میں اتفاق سب امور خلقی کا چاہئے اور جو امر کہ باپ میں ہے وہ بیٹے میں چاہئے جیسے کہ قدیم ہونا اور عیسی میں کوئی
امر مثل اسکے نہ تھا بلکہ وہ پیدا ہوا اور نصاری کے نزدیک وہ سولی پا کر مارا گیا اور خدا کسی چیز کا محتاج نہیں ہے اور عیسی بہت چیزوں کا

ع ۲۳ ۹ ۲

محتاج تہا چاہیے کہ کہانا کہاتا اور پیتا اور خدا کو فنا نہیں ہے اور عیسیٰ کو نصاریٰ بہی کہتے ہیں کہ فنا ہو گیا پس جسوقت خدا میں اور عیسیٰ میں کوئی نسبت
نہوئی تو عیسیٰ خدا کا بیٹا نہوا وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کافی ہے خدا کارساز بندوں کا کام بنانیوالا ہے انکا بے پروا مددگار اور حمایت
کرنیوالے سے اور کہتے ہیں کہ نجران کے نصاریٰ کہتے تہے کہ اے محمد تو کہتا ہے کہ عیسیٰ خدا کا بندہ ہے اور بندہ ہونا بڑا عیب ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کے بندہ
ہونیمین کچھ عیب نہیں ہے اور اسی کے موافق خدا فرماتا ہے کہ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ہرگز ننگ اور عار نہ رکہا ہے
مسیح نے اس سے کہ ہووے وہ بندہ واسطے خدا کے بلکہ ہمیشہ وہ اپنے تئین بندہ خدا کا کہتا تہا اور بندگی کو خدا کی اپنا شرف جانتا تہا اور
وسیلہ تکریم پوجنے والے فرشتوں کو فرزندان خدا کہتے ہیں اسکے رد میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور نہ ننگ کہا ہے
ملائکہ مقربین نے خدا کے بندے ہونے سے اپنے تئین اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ اور جو لوگ کہ ننگ رکہیں اور
کراہت کریں عبادت سے خدا کے وَيَسْتَكْبِرْ اور تکبر کریں اور سرکشی کریں وہ فَسَيَحْشُرُهُمْ پس قریب ہے کہ محشور کرے انکو خدا
اِلَيْهِ طرف اپنے یعنی اس موضع میں جو مقرر ہوا ہے واسطے انکے جَمِيْعًا سب کو واسطے جزا سے اعمال کے اور قرار واقعی انکو سزا دیگا
اور استکبار اور استنکاف میں فرق ہے کہ استنکاف استکبار سے بہی بڑہ کر ہوتا ہے اسواسطے کہ استنکاف تو وہ ہے کہ جو بدون استحقاق
کے ہو اور استکبار کبہی موافق استحقاق کے بہی ہوتا ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ میں فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پس لیکن جو
لوگ ایمان لائے اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ پس پورا دیگا خدا انکو مزدوریوں اور ثوابوں انکے کو وَ
يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اور زیادہ دیگا انکو فضل اپنے سے کہ ایک کے عوض میں دس یا ستر نیکیوں کا ثواب بلکہ اس سے زیادہ ثواب دیگا
وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ ننگ کرتے ہیں اور تکبر کرتے ہیں عبادت ہماری سے فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا پس عذاب کریگا انکو خدا عذاب دردناک وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پاوینگے وہ واسطے اپنے سوائے خدا
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا کوئی دوست اور نہ نصرت کرنیوالا اور فرماتا ہے خدا کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ اے لوگو تحقیق آئی
ہے تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے کی طرف سے کہ وہ محمد صلعم ہے یا معجزہ انکے یا دین اسلام وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا اور نازل کیا ہے ہم نے
طرف تمہارے نور ظاہر کو کہ وہ قرآن ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد برہان سے رسول خدا صلعم ہیں اور نور سے مراد علی بن ابیطالب
علیہ السلام ہیں فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ خدا کے وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ اور چنگل مارے انہوں نے ساتھ اسکے اور خدا ہی کی
طرف پناہ لیگئے اور سب کام اپنے اسکے سپرد کردیئے فَسَيُدْخِلُهُمْ پس قریب ہے کہ داخل کریگا انکو خدا فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ بیچ رحمت اور بہشت
اپنی طرف سے یعنی داخل کریگا انکو ثواب میں کہ جو مقابل انکے ایمان اور اعمال کے ہے وَفَضْلٍ اور بیچ فضل کے اپنی طرف سے کہ انکے ایمان اور اعمال کے
ثواب سے زیادہ انکو دیوے وَيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ اور راہ دکہلاویگا انکو طرف اپنے یعنی الٰہی توفیق انکو دے کہ بالکل متوجہ ہو جاویں اور چلیں صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا راہ سیدہی کو کہ وہ راہ پہنچانی ہے طرف رستہ بہشت کی اور اس سورت کے اول میں خدا تعالیٰ نے احکام میراث کے بیان کیے تہے اور کچہ احکام
اسکے اس سورت کے آخر میں بیان کرتا ہے اور روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری بیمار ہوئے تو رسول خدا صلعم انکی عیادت اور مزاج کے پوچہنے کو
انکے پاس رونق افروز ہوئے جابر نے عرض کی کہ یا رسول خدا میرے پاس کچہ مال ہے اور والدین اور اولاد تو میں رکہتا نہیں لیکن میری بہنیں زندہ ہیں میں
اپنا مال کیونکر تقسیم کروں حضرت نے کچہ جواب نہ دیا دوسری بار جو تشریف لائے تو فرمایا کہ اے جابر تو اس بیماری سے صحت پاویگا لیکن خدا تعالیٰ
نے تیرے اور تیری بہنوں کے مقدمہ میں فرمایا ہے کہ يَسْتَفْتُوْنَكَ فتوی اور حکم چاہتے ہیں تجہ سے اے محمد صلعم بہنوں کے وارث ہونے میں قُلْ
کہہ تو کہ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ خدا حکم کرتا ہے تمکو بہائی اور بہن کی میراث میں اسطرح سے کہ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ اگر کوئی
مرد مر جاوے کہ نہووے واسطے اسکے کوئی فرزند نہ بیٹا نہ بیٹی وَّلَهٗٓ اُخْتٌ اور واسطے اسکے ایک بہن ہو پدر مادری کہ مراد لیکے جو کہ باپ اور

ماں ہو وہی جس بہن کی باپ اور ماں ہے یا اگر ایسی بہن نہو تو فقط پدری بہن ہو کہ باپ تو بھائی اور بہن کا دونوں کا ایک ہو اور ماں دونوں
کی علیحدہ علیحدہ ہے ان دونوں صورتوں میں **فَلَهَا** پس واسطے اُس بہن کے **نِصْفُ مَا تَرَكَ** آدھا مال اُس مال کا ہے کہ چھوڑ گیا ہے بعد اپنے
مرنیوالے نے **وَهُوَ** اور وہ بھائی **يَرِثُهَا** وارث ہوتا ہے اُس بہن کا اسطرح سے کہ اگر بہن مر جاوے اور بھائی زندہ ہے **إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ**
اگر نہوے واسطے اُس بہن کے فرزند بیٹا نہ بیٹی **فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ** پس اگر ہوئیں وہ بہنیں دو یا زیادہ دو سے **فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ** پس
واسطے اُن بہنوں کی دو تہائی مال ہو **مِمَّا تَرَكَ** اُس مال میں سے کہ چھوڑ گیا ہے اُس مرنیوالے نے **وَإِنْ كَانُوا** اور اگر ہوئیں وہ وارث
مرنیوالے کے **إِخْوَةً** بھائی اور بہن دونوں قسم کے بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں کہ **رِجَالًا وَنِسَاءً** مرد اور عورتیں دونوں
تو اس صورتمیں **فَلِلذَّكَرِ** پس واسطے مرد کے یعنی واسطے بھائی کے **مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ** مثل حصہ دو عورتوں کے ہے یعنی مثل دو حصہ ہونگے
ہے کہ وہ دوگنا حصہ بھائی کا بہن کے حصہ سے ہے اور بہن کا حصہ بھائی کے حصہ سے آدھا ہے اور اگر فقط کئی بھائی چھوڑے تو برابر تقسیم کرینگے اور اگر
بہنیں چھوڑے تو برابر تقسیم کرینگی **يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ** بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے احکام میراث کو کہ وہ حق اور ثواب ہیں **أَنْ
تَضِلُّوا** واسطے کراہت اسکے کہ گمراہ ہو جاؤ تم یعنی اسواسطے کہ نہیں چاہتا ہے خدا کہ تم میراث کے حکموں میں گمراہ ہو جاؤ اور جو کہ نیک اور صواب
ہے اُسمیں ہے وہ حکم کرو تم جو کہ صواب ہے وہ بیان کرتا ہے تاکہ اُسپر تم عمل کرو اور رجالا اور نساء بدل ہے اخوة سے اور اخوة خبر کان کی اور ان تضلوا
کی تقدیر بعضے تو کہتے ہیں کہ کراہۃ ان تضلوا ہے اور کراہۃ مفعول لہ واقع ہوا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ تقدیر اسکی ان لا تضلوا ہے حرف نفی کا اسمیں
محذوف ہو گیا ہے اور اخفش کہتا ہے ان مع فعل بتاویل مصدر کی منصوب ہے یبین سے اور تقدیر اسکی یبین اللہ لکم الضلال لتجتنبوہ ہے
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور خدا ساتھ ہر چیز کے بندوں کی مصلحت میں زندگی میں اُنکی اور بعد مرنیکے **عَلِيمٌ** دانا عالم اور جاننے والا ہے کہ اُنکی مصلحت
کے موافق حکم کرتا ہے **سُورَةُ الْمَائِدَةِ** اس سورہ میں ایک سو بیس آیتیں ہیں اور یہ سورہ مدنی ہے کہ کل آیتیں اسکی مدینہ میں نازل ع ۲۴ سورة المائدة
ہوئی ہیں مگر یہ الیوم اکملت لکم دینکم حجۃ الوداع میں نازل ہوئی ہے جسوقت رسولخدا صلعم راستہ میں تھے اور اکثر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ آیہ
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک خم غدیر میں نازل ہوئی ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آیتیں اور سورتیں قرآن کی
بعضی آیتیں بعضی کی ناسخ ہیں اور آخر سورت جو رسولخدا پر نازل ہوئی ہے وہ سورہ مائدہ ہے اور یہ سورہ ناسخ ماقبل اپنے کا ہے اور اسکو
نسخ کرنیوالی کوئی آیت نہیں ہے اور وہ سورہ اُسوقت نازل ہوا ہے کہ جسوقت رسولخدا ناقہ عضبا پر سوار تھے اُسوقت وحی نے حضرت کو
سنگین کر دیا اسطور سے کہ ناقہ حضرت کا چلنے سے رک گیا اور قریب تھا کہ پیٹ اُسکا زمین پر لگجاوے بسبب سنگینی کے اور حضرت اُسوقت بیہوش
ہو گئے اور دست مبارک اپنا وہب بن منبہ کی دوش پر رکھا اور بعد تھوڑی دیر کے سر مبارک اپنا اوپر کو اُٹھایا اور یہ سورہ ہمارے روبرو
پڑھا اور جو کچھ اس سورہ میں ہے اُسپر عمل فرمایا اور ہمکو بھی واسطے عمل کے حکم فرمایا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی
سورہ مائدہ کو ہر پنجشنبہ کو پڑھے تو ایمان اُسکا شرک اور ظلم سے آلودہ نہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جبرئیل ستر ہزار فرشتو
کے ہمراہ سورہ مائدہ کو جناب رسولخدا صلعم کے پاس لائے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اے وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہو **أَوْفُوا بِالْعُقُودِ** پورا کرو تم عہدوں کو کہ جو کچھ خدا نے تمپر لازم کئے ہیں ایمان لانا خدا پر اور فرشتوں پر اور اُس کے
پیغمبروں پر اور کتابوں پر اور اوصیا پر اور حلال جاننا اُسکے حلال کا اور حرام جاننا اُسکے حرام کا اور بجا لانا اُس کے فرائض کا اور سنتوں کا
رعایت کرنی اُسکے حدود اور امر و نہی کی اور جو کچھ کہ مومنین آپس میں عہد لیتے ہیں اور عقد باندھتے ہیں جیسے کہ امانتیں اور شرکت
اور نکاح اور بیع اور شرا اور مثل اُسکے اور حضرت جواد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولخدا صلعم نے دس موضع میں علی کیواسطے لوگوں
سے عقد لیا ہے یعنی علی کی خلافت کا مقدمہ میں اور بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود اور کئی جگہ علی کیواسطے

عقائد کرنا اہل سنت کی کتابون سے بھی ثابت ہوتا ہے اور اب کلام دوسرا بیان کرتا ہے کہ جو شامل ہے بعض احکام شرع کو چنانچہ فرماتا ہے کہ اُحِلَّتْ
لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ حلال کی گئی ہین واسطے تمہارے چوپائے زبان بستہ اور بہیمۃ الانعام مین اضافت بیانیہ ہے اور بہیمہ جاندار کو کہتے ہین
اور بعضے کہتے ہین کہ چوپایہ کو کہتے ہین اور انعام بھی چوپاؤن کو کہتے ہین اور وہ جمع نعم کی ہے اور زبان بستہ انکو اسواسطے کہا ہے کہ وہ اپنا مطلب کچھہ
نہین کہہ سکتے ہین اور روایت اہل بیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مراد اُس سے بچے چوپاؤن کے ہین جو کہ اپنی ماؤن کے پیٹ مین ہین پس فرماتا ہے خدا
کہ حلال کئے گئے ہین تمپر چوپایہ مثل شتر اور گوسفند اور بز کوہی اور آہو وغیرہ کے جو کہ شرع کے حکم سے حلال ہین اور بچے اُنکے جو کہ پیٹ مین ہین اور
اُنمین جان پڑگئی ہے اور بال اُنکے نکل آئے ہین کہ اُنکی ماؤنکا ذبح کرنا کفایت کرتا ہے اور اُنکی ماؤن کی ذبح کرنے سے وہ بھی حلال ہوجاینگے اور اُن کے
ذبح کرنیکی کچھہ احتیاج نہین ہے إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ مگر جو کچھہ کہ پڑہا جایگا اوپر تمہارے اس سورہ مین بعد اس کے کہ وہ حرمت علیکم المیتۃ
کی آیت ہے اور جو کچھہ اُسمین مذکور ہے وہ سب حرام ہے اور اُسکے سوی جو کچھہ چوپایہ گاؤ اور گوسفند وغیرہ مین حلال ہین غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ
جسوقت کہ نہ حلال جاننے والے شکار کے ہو وَأَنتُمْ حُرُمٌ جسوقت کہ تم احرام باندہنے والے ہو حج کا یا عمرہ کا إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ تحقیق
کہ خدا حکم کرتا ہے جو کچھہ چاہتا ہے یعنی چوپایہ سوئے چوپاؤن حرام کے جو کچھہ کہ حلال ہین وہ ہر حالت مین حلال ہین مگر جسوقت کہ احرام حج یا عمرہ
کا باندہے ہوئے ہو اُسوقت شکار کرنے صحرائی چوپاؤن کو نگہا ؤ کہ وہ حلال نہین ہین اور حرم بضم حا و ضم را جمع حرام کی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ حطم بن منذر کندی کہ جو نا پاک اور جاہل عرب مین مشہور تہا جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوکر اُسنے عرض کی کہ آپ
امت کو کس امر کی دعوت کرتے ہین فرمایا کہ خدا کو ایک جانین اور میری پیغمبری کا اقرار کرین اور نماز پنجگانہ کو بجا لائین اور زکوٰۃ کو ادا کرین حطم
نے کہا کہ خوب بات ہے لیکن کئی شخص ایسے ہین کہ بے اُنکے کام کو اُنسے مشورہ کرکے کرتا ہون اُنسے ذکر کرونگا اگر وہ اجازت دینگے تو مین قبول
کرونگا اور حضرت نے اُسکے آنیسے پہلے فرمایا تہا کہ ایک شخص بزبان شیطان کلام کریگا اور کافر ہوکر آئیگا اور غادر ہوکر جائیگا الغرض اُسنے ایمانکو
قبول نکیا اور حضرت کے پاس سے اُٹھکر چلا گیا اور جو کچھہ اونٹ صدقہ کے گرد مدینہ کے پائے انکو لوٹ کر لیگیا دوسرے سال جناب رسولخدا صلعم نے واسطے
قضائے عمرہ کے مکہ کا ارادہ کیا جسوقت وادی تنعیم مین پہنچے تو آواز تلبیہ حاجیان یمامہ کی سنی اور سنا کہ حطم کندی جو اونٹون کو لوٹ کر لیگیا تہا
وہ اُن اونٹوں کی گردنون مین زرین پٹے ڈالکر واسطے ہدیہ کعبہ کے لیئے جاتا ہے صحابہ نے چاہا کہ اُسکو قتل کرین اور اونٹ اور مویشی جو غارت کرکے لیگیا تہا
اُس سے چھین لین اور سال حدیبیہ مین اہل یمامہ نے جو مومنین کو مکہ سے منع کیا تہا اسواسطے حاجیان یمامہ پر بھی ہاتھہ تعدی کا دراز کرین جناب
رسولخدا صلعم نے اُنکو اس ارادہ سے منع کیا اور فرمایا کہ وہ احرام باندہے ہوئے ہین اور اونٹون کو تقلید کیا ہے یہ امر تمہارے لایق نہین ہے کہ حرم
مین اور ماہ حرام مین اُنکے متعرض ہو اُنہون نے عرض کی کہ یا رسولخدا یہ ایام جاہلیت مین یہ کام بہت کرتے تہے اور اب بھی اُنہون نے مبالغہ کیا
تو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ حلال کرو تم
نشانیون کو خانہ خدا کے جو کہ حرام ہین اور شعائر جمع شعیرہ کی ہے اور اعمال حج اور علامت کو کہتے ہین وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ اور حلال نہ جانو تم
ماہ حرام کو کہ جسمین لڑنا حرام ہے کہ تم اُسمین لڑائی کرنے لگو اور ماہ حرام رجب اور ذیقعدہ اور ذالحجہ اور محرم ہے وَلَا الْهَدْيَ اور نہ حلال ٹہراؤ تم
قربانی کو مثل شتر اور گاؤ اور گوسفند کے جو کہ قربانی کیواسطے قربانگاہ کو جاتے ہین وَلَا الْقَلَائِدَ اور نہ گلے مین پٹے پڑے ہوئے اونٹون کو
اور قلائد اونٹون کو کہتے ہین کہ جنکی گردنون مین نعل عربی یا چھال درخت کی لٹکا کر موسم حج مین قربانی کیواسطے لیجاتے تہے تا کہ اس علامت کو
دیکھکر جانین کہ یہ ہدی یعنی قربانی کے اونٹ ہین اور اُنکے دیئے ہوئے ہر چند ہدی کا لفظ اسکو بھی شامل تہا لیکن پھر جو اسکا ذکر کیا یہ اُسکی خصوصیت
کے واسطے ہے کہ یہ ہدی کی سب قسمون مین شریف تر اور اعلیٰ ہے اسکو خدا فرماتا ہے کہ اُن اونٹون کو جنکی گردنون مین پٹے بندہی ہوئی ہون لوٹنے کا قصد مت
کرو وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ اور نہ قصد کرنیوالون بیت الحرام کو کہ اُنکے لوٹنے کو حلال مت جانو کہ وہ کعبہ کی طواف اور زیارت کے واسطے

الحرام ... لعمرہ ... (حاشیہ)

جانتے ہیں یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ طلب کرتے ہیں وہ فضل کو پروردگار اپنے سے جو کہ مومن ہیں وہ تو ثواب کو اور روزی کو خدا سے طلب کرتے ہیں
اور جو کہ کافر ہیں وہ فقط روزی کو اسکے فضل سے طلب کرتے ہیں اور مال تجارت وہاں لاتے ہیں تاکہ انکو فائدہ ہو وَرِضْوَانًا اور طلب کرتے ہیں وہ رضامندی
اور خوشنودی خدا کو یعنی مومنین تو روزی کو اور رضامندی خدا کو دونو کو طلب کرتے ہیں اور کافر فقط روزی کو طلب کرتے ہیں وَاِذَا حَلَلْتُمْ
اور جسوقت حلال ہو تم یعنی جسوقت کہ باہر آؤ تم احرام کو عمرہ و حج سے فارغ ہو کر تو فَاصْطَادُوْا پس شکار کرو تم اگر چاہو وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ اور
چاہیے کہ باعث نہ ہو تمکو اے مسلمانو شَنَاٰنُ قَوْمٍ دشمنی کسی قوم کفار کی اَنْ صَدُّوْكُمْ کہ بند کیا تھا انہوں نے تمکو اور باز رکھا تھا تمکو
ہیں عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد الحرام سے یعنی انہوں نے مسجد الحرام میں جانے دیا تھا یہ دشمنی تمکو باعث اسکا نہو کہ اَنْ تَعْتَدُوْا
زیادتی کرو تم انپر اور جب کہ وہ تم احرم کے انپر لوٹنے کا تو تم لوٹ لو اور بعضے کہتے ہیں کہ حکم اس آیت کا منسوخ ہے وَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ
سے اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے اور ان صدوکم کو ابن کثیر اور ابو عمرو نے ہمزہ کے کسرہ سے پڑہا ہے اور فرماتا ہے کہ وَ
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ اور مدد کرو تم آپس میں اوپر نیکی کے کہ وہ معاف کرنا اور متابعت حکم خدا کی ہے وَالتَّقْوٰى اور پرہیزگاری کی کہ وہ
مخالفت خواہش نفس کی ہے وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور نہ مدد کرو تم آپس میں ایک شخص دوسرے کے اوپر گناہ اور ظلم و
کی کہ حرام ہیں کسی پر زیادتی اور ظلم کرو تم وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اسکی نافرمانی میں اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
تحقیق خدا سخت ہے عذاب کرنے والا ان لوگوں کو کہ جو کہنا اسکا نہ مانیں اور اب ان جانوروں کا ذکر کرتا ہے کہ جو حرام ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے مردار کہ جو بدون ذبح کے مر جاوے سوی مچھلی اور ٹڈی کے وَالدَّمُ اور حرام کیا گیا ہے
اوپر تمہارے خون سوی اس خون کے کہ جو بعد ذبح کے گوشت میں رہجاوے وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ اور حرام کیا ہے گوشت سور کا اور سب چیزیں اسکی
چربی وغیرہ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور جو کہ وقت ذبح کے آواز دیا جاوے واسطے غیر خدا کی ساتھ اسکے یعنی جسجانور کہ وقت ذبح
سوا خدا کے اور کسی کے نام پر ذبح کیا جاوے وہ بھی حرام ہے اور مراد اس سے ذبیحہ کفار کا ہے کہ وہ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے وَالْمُنْخَنِقَةُ اور حرام
کیا گیا ہے گلا گھونٹا ہوا جانور مشرکوں کا دستور تھا کہ گوسفند وغیرہ کا گلا گھونٹتے تھے جسوقت وہ مر جاتی تھی اسوقت اسکو کھاتے تھے وَالْمَوْقُوْذَةُ
اور حرام کیا گیا ہے لکڑی یا پتھر سے مارا ہوا کہ مر جاوے وَالْمُتَرَدِّيَةُ اور حرام کیا گیا ہے بلندی سے نیچے پھینکا ہوا اور گرایا گیا جانور کہ مر جاوے وَالنَّطِيْحَةُ
اور حرام کیا گیا ہے سینگ کا صدمہ لگا ہوا جانور کہ جسوقت اسکو دوسرے جانوروں نے لڑایا ہو اور اسکے سینگ کی ضرب سے وہ مر گیا ہو وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ
اور حرام کیا گیا ہے وہ کہ کہایا ہو اسکو درندوں نے اگر جان اس میں باقی نرہے اور کچھ درندوں نے کہایا ہو کچھ باقی رہا ہو اور یہ معلوم ہو کہ درندوں نے
اسکو کہایا ہو لیکن بعد اسکے وہ بھی حرام ہے اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ مگر وہ جانور کہ ذبح کرو تم اگر جان اس میں باقی رہی ہے وہ جانور بعد ذبح کے حلال
ہے وَمَا ذُبِحَ اور حرام کیا گیا ہے وہ جانور کہ ذبح کیا گیا ہے عَلَى النُّصُبِ اوپر پتھروں کے کہ جو کہ رکہے گئے تھے گرد بیت الحرام کے کہتے ہیں کہ گرد
خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ پتھر رکھے تھے اور مشرکین ان پتھروں کی تعظیم کرتے تھے اور انپر قربانی کیا کرتے تھے اس قربانی کو خدا فرماتا ہے کہ اسکا کہانا بھی
حرام ہے وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا اور حرام کیا گیا ہے وہ جانور کہ تقسیم طلب کرو تم اسکی بِالْاَزْلَامِ ساتھ تیروں کے کہتے ہیں کہ عرب میں دستور تھا کہ تیروں سے
دریافت کرتے تھے اور کیفیت اسکی اسطرح ہے کہ کفار عرب کے پاس تین تیر بے پر اور پیکان کے ہوتے تھے ایک تیر پر تو لکھا ہوتا تھا امرنی ربی یعنی حکم کیا
مجھکو پروردگار میرے نے اور دوسرے پر لکھا ہوتا تھا کہ نہانی ربی یعنی منع کیا ہے مجھکو پروردگار میرے نے اور تیسرا خالی ہوتا تھا اسپر کچھ لکھا ہوا نہو
تھا اور اسکو غفل کہتے تھے جب کوئی کام کرنا منظور ہوتا تھا یا سفر کو جاتے تھے تو انکو ایک تھیلی میں ڈالکر ایک تیر نکالتے تھے اگر وہ تیر امرنی ربی کا ہوتا تھا
تو اس کام کو کر لیتے تھے اور اگر نہانی ربی کا ہوتا تھا تو اس کام کو نہیں کرتے تھے اور اگر سفر کے واسطے ہوتا تھا تو ایک سال سفر نکلتے تھے اور اگر وہ تیر غفل
نکلتا تھا تو سب تیروں کو تھیلی میں پھر ڈالتے تھے اور سب تیروں کو ملا کر پھر ایک تیر نکالتے تھے یہانتک کہ حکم کا یا ممانعت کا تیر نکلے خدا تعالی نے ان

ربع

پہرون سے قسمت کی معلوم کرنیکو منع فرمایا ہے اور حضرت امام محمد باقر سے اس آیت کی تفسیر میں اسطرح روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مردار اور خون اور گوشت خوک کا تو مشہور اور معلوم
ہے اور ما اہل لغیر اللہ بہ وہ ہے کہ بتوں کیواسطے ذبح کرتے ہیں اور منخنقہ وہ ہے کہ مجوس کو سفند یا گاو کا گلا گہونٹ کر مار ڈالتے تھے اور اس مری ہوئی کو کہاتے تھے اور ذبح کی نہ
کرتے تھے اور موقوذہ وہ ہے کہ حیوان کے پاؤن باندہ کر اسکو مارتے تھے جسوقت وہ مرجاتا تہا تو اسوقت اسکو کہاتے تھے اور متردیہ وہ ہے کہ حیوان کی آنکہیں باندہ کر اسکو چہت
پر سے نیچے ڈالدیتے تھے اور جسوقت وہ مرجاتا تہا تو اسکو کہاتے تھے اور نطیحہ وہ ہے کہ دو گوسفندوں نے سینگ مارے ہوں جب ان میں سے ایک مرجاتا تہا تو اسکو کہاتے تھے

وما اکل السبع الا ما ذکیتم سے مراد یہ ہے کہ جس جانور کو شیر یا بہیڑیا مار کر کہاتے تھے اس کے بچے ہوئے کو وہ کہاتے تھے خدا نے اسکو حرام کیا ہے اور ما ذبح
علی النصب سے مراد یہ ہے کہ حیوان کو آستانوں پر ذبح کرتے تھے اور قریش جس درخت اور پتہر کو پوجتے تھے اسکے واسطے ذبح کرتے تھے اور ان تستقسموا
سے مراد یہ ہے کہ حیوان کو دس ٹکڑے مقرری کرتے تھے اور اسپر جمع ہو کر اسکے حصے نکالتے تھے اور جسکے نام کے حصے ہوتے تھے اسکو دیتے تھے اور دس میں
سے سات کو تو حصے مقرر تھے اور تین بغیر حصے کے تھے اور جن جن کے حصے مقرر تھے انکا نام فذ اور توام اور مسبل اور نافس اور حلس اور رقیب اور معلی
تہا اور فذ کا ایک حصہ مقرر تہا اور توام کو دو اور مسبل کو تین اور نافس کو چار اور حلس کو پانچ اور رقیب کو چہہ اور معلی کو سات اور جن تین کے حصے مقرر نہ تھے
انکا نام سفیح اور منیح اور وغد تہا اور قیمت حیوان کی وہ دیتا تہا کہ جسکے نام پر بغیر حصے کا ٹکڑا آتا تہا یہ تقسیم بطور قمار کی ہے خدا تعالی نے اسکو حرام کیا ہے
لیکن مطلق قرعہ ممنوع نہیں ہے جو قرعہ کہ بروایت صحیح شارع سے منقول ہے اس قرعہ پر عمل کرنا جائز ہے چنانچہ رسول خدا صلعم کا عمل قرعہ پر تہا اگر اس قرعہ
کی موافق قرعہ ڈالے یا استخارہ جو کہ منقول ہے ائمہ معصومین علیہم السلام سے اسکو عمل میں لاتے تو مضایقہ نہیں ہے کہ اسکا حکم شارع کیجانب سے ہے اور ذلکم
فسق یعنی یہ تقسیم کرنی بدکاری ہے اور باہر ہونا حکم خدا سے ہے اور افترا اور بہتان ہے خدا پر اگر مراد رب سے خدا ہے اور اگر بت مراد ہیں تو شرک ہے اور
باپ کہ اسطرح جیسے جو عمل میں لاتے ہیں یہ قمار ہے اور بروایت صحیحہ منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے آخر سال میں لوگون کو اپنی وفات کی خبر سنائی منکر لوگ
اور منافقون نے جب یہ خبر سنی تو کہنے لگے کہ اگر محمد مرجاویگا تو اسکے دین کو ہم برہم کرینگے اور اسکے اصحاب کو قتل کرینگے اور اسکی اولاد اور مال کو لوٹ لینگے
جسوقت رسول خدا صلعم نے غدیر خم میں علی ابن ابیطالب کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اور یہ خبر مشہور ہوئی تو اہل کفر اور نفاق نے کہا کہ افسوس
کہ ہمارا باطل ہوا اور جو خیال کہ ہم کرتے تہے وہ بیکار ہو حقتعالی نے یہ آیت نازل کی الیوم یئس الذین کفروا یعنی آجکے دن کہ علی منصوب
بخلافت ہوا نا امید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں من دینکم دین تمہارے سے یعنی باطل کرنے دین تمہارے سے کہ اپنے دین کو چہوڑ کر تم انکے
دین کیطرف رجوع کرو فلا تخشوہم پس نہ ڈرو تم انسے یعنی انکی فتنہ سے اور انکے غلبہ سے اپنے اوپر مت خوف کرو واخشون اور ڈرو تم مجہ سے
اور خالص کرو تم میرے خوف کو واجبات کی بجا لانے میں اور منہیات سے پرہیز کرنے میں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت رسول خدا
صلعم نے خم غدیر میں علی ابن ابیطالب کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اور انکے حق میں فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو بعد اسکے یہ آیت
نازل ہوئی کہ الیوم آجکے دن کہ علی ابن ابیطالب جانشین رسول خدا کے مقرر ہوئے ہیں اکملت لکم دینکم کامل کیا ہے میں نے واسطے تمہارے
دین تمہارا کیونکہ جو امر اہم تہا اسکو کر دیا اور یہ آخر فریضہ کا ہے کہ نازل کیا ہے اسکو خدا نے اور بعد اسکے کوئی فریضہ نازل نہیں ہوا اور اہل سنت
کی کتابوں میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم خم غدیر سے آگے نہ بڑہے تہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور فرماتا ہے خدا کہ واتممت علیکم نعمتی
اور تمام کی میں نے اوپر تمہارے نعمت اپنی ہدایت کرکے اور توفیق اور احکام دین عطا کرکے ورضیت لکم الاسلام دینا اور پسند کیا میں نے
واسطے تمہارے اسلام کو دین کہ سب دینوں سے پاکیزہ تر اور بہتر دین ہے جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور میں اور حافظ ابو النعیم نے حلیۃ الاولیا
میں ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے علی کو روز خم غدیر منصوب کیا اور صدا بلند کی انکے واسطے ولایت کی تو جبرئیل
یہ آیت لیکر نازل ہوئے کہ الیوم اکملت لکم دینکم الایہ اور امام احمد حنبل نے کہ اہل سنت کا امام ہے روایت کی ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ الحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء ربی برسالتی وولایۃ علی من بعدی یعنی شکر ہے واسطے خدا کے اوپر کامل کرنے

دین کی اور تمام کرنے نعمت کی اور راضی ہونے اسکے کی ساتھ پیغمبری میرے کی اور خلافت علیؑ کی بعد میری یہ دونو محدث اہل سنت کی ہین جنہون نے کہ
یہ روایت بیان کی ہے اور ابن مردویہ کہ جو محدث اہل سنت کا ہے وہ اپنی کتاب مناقب مین اور ابو القاسم حسکانی سے روایت کرتا ہے اپنی تفسیر
مین کہ اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضاء الرب برسالتی و ولایۃ علی من بعدی ان دو نو روایتون مین کچھ فرق نہین مگر پہلی روایت مین
الحمد للہ کی جگہہ اللہ اکبر ہے اور بعد اسکے روایت کرتے ہین کہ اسکے بعد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ یعنی جو شخص کہ تہا مین مولا اسکا پس علیؑ مولا اسکا ہے اے خدا دوست رکھہ تو اُس شخص کو
کہ دوست رکھے علیؑ کو اور دشمن رکھہ تو اُس شخص کو کہ دشمن رکھے علیؑ کو اور مدد کر تو اُس شخص کی جو کہ مدد کرے علیؑ کی اور ترک نصرت کر تو اُسکی
جو کہ ترک نصرت کرے علیؑ کی اور لکہا ہے کہ بعد اسکے ملاقات کی علیؑ سے عمر بن خطاب نے اور کہا کہ اے علیؑ ہو گیا تو مولا میرا اور تمام مومن مردون کا
اور مومنہ عورتونکا اور مفصل بیان ہوگا انشاء اللہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک کی تفسیر مین آئیگا اور جاننا چاہیے کہ کامل کرنا
دین کا امر خفیف اور ادنی سے نہین ہوتا ہے جیسے کہ اہل سنت کہتے ہین کہ مردار اور خون وغیرہ کے حرام کرنے سے دین کامل ہو گیا بلکہ وہ امر عظیم
اور عالی مرتبہ ہو کہ جس سے دین کامل ہو اور وہ نہین ہے مگر خلافت اور نیابت رسولؐ کہ سب اجرائے احکام دین موقوف ہے کہ جیسے امت محتاج
تہی پیغمبر کیطرف ہر حکم مین ایسے ہی اُسکے جانشین کیطرف محتاج ہے پہلا یہ زیادہ امر اہم ہے یا حرام ہونا مردار اور خون وغیرہ کا جو کہ آیت مین بیان
ہوا ہے کہ جسکا حال دوسری جگہہ سے بھی معلوم ہو سکتا ہے اور اگر اسکو پہلے کہتے ہین کہ آیہ الیوم اکملت حرمت میتہ اور خون کی آیت کی بعد آئی ہے تو ایسے جاہل متعصب
تو قرآن نہین سمجھتے ہین کہ ایک جگہہ کی آیت دوسری جگہہ ڈالدی ہے اور اب ہم اس آیت کے حکم سے سوال کرتے ہین کہ خلافت دین مین داخل ہے یا نہین داخل
ہے اگر داخل ہے تو بتلاؤ کہ کسکو رسول خدا نے خلیفہ کیا ہے تا کہ دین کامل ہو اور اگر رسول خدا نے کسیکو اپنا خلیفہ نہین کیا ہو اور خلافت دین مین داخل نہین ہے
تو اس صورت مین دین ناقص رہا اگر اصول دین مین داخل ہے تو دین باعتبار اصول کے ناقص رہا اور اگر فروع دین مین داخل ہے تو دین باعتبار فروع کے ناقص
رہا اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ دین کو مینے کامل کر دیا ہے اور اگر خلافت دین مین داخل نہین ہے تو لوگون نے بعد پیغمبر کے ابو بکر کو برخلاف دین کے کسواسطے خلیفہ
کیا پس معلوم ہوا کہ یہ خلافت خلافت نبوت نہین ہے بلکہ سلطنت اور ریاست ہے سلاطین دنیا کی سی اور حق یہ ہے یہی ہے اسواسطے کہ اگر خلافت نبوت ہوتی
تو نبی خود خلیفہ اپنا اسکو کرتا اور اگر چند آدمیون نے متفق ہو کر کہا کہ ہمنے اسکو فلانے شخص کا خلیفہ کیا ہے تو بدون منظور کرنے اُس شخص کے وہ کیونکر خلیفہ اسکا
ہو جائیگا اور اگر یہی ہے کہ چند آدمی جسکو چاہین خلیفہ کر دین تو ایسی خلافت تو اب بھی ہو سکتی ہے اور کچھ قدر اور منزلت خلافت کی نہوتی اور اگر یہہ
خلافت دنیا کے امور مین سے تہی تو دنیا کیواسطے ایسے کام کیا کرنی چاہیے تہی کہ جسکے واسطے فاطمہؑ زہرا کا گہر جلا دیا گیا اور لکڑیاں لگئے چنانچہ استیعاب وغیرہ
مین لکہا ہے اور زبیر کو فاطمہؑ کے گہر مین سے گہسیٹ کر لائے اور سعد بن عبادہ کی بیعزتی کی اور اب خدا تعالی پہلی آیتون کے متعلقات مین سے پہر شروع کرتا ہے اور
اسکے درمیان مین آیہ الیوم یئس الذین اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم یہ دو نو آیتین جملہ معترضہ ہین کہ یہان سے انکو کچھہ تعلق نہین ہے وقت جمع کرنے قرآن کے دوسری
جگہہ کی آیت یہان ذکر کر دی ہے اور ان حرام چیزونمین سے جو کہ مذکور ہوئی ہین بعضے وقتون مین انکو خدا تعالی مباح کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فمن اضطر
پس جو شخص کہ ناچار اور بے اختیار ہو جاوے فی مخمصۃ بیچ بہوک کے کہ بغیر کہائے نہ رہ سکتا ہو اور سوائے حرام چیزونکے اور کچھہ موجود نہو اور ارادہ کہانیکا کرے
غیر متجانف نہ رغبت کرنیوالا ہو لاثم واسطے گناہ کے یعنی لذت کیواسطے نکہاتا ہو اور سد رمق سے زیادہ نکہاتا ہو بلکہ ایسی حالت مین اسقدر قلیل
کہاتا ہو کہ مرنے سے بچ رہے پس اگر اسقدر تہوڑا سا کہاتا ہو تو فان اللہ غفور پس تحقیق خدا بخشنے والا اس گناہ کا ہے رحیم مہربان ہے کہ اسقدر کہانے
کی اجازت دی ہے کہتے ہین کہ ایک مرد صالح اور متقی کہ فقیر اور محتاج تہا اور اسنے اپنی مفلسی کو پوشیدہ کر رکہا تہا اور حال اپنا ایسا ظاہر کیا تہا کہ جیسے
کوئی آسودہ اور تونگر ہوتا ہے اور اپنے محتاج ہونیکا کسی کے روبرو ذکر نہین کرتا تہا اور اسکا ایک ہمسایہ تہا کہ وہ تونگر اور مالدار تہا اور اُس ہمسایہ کا ایک بیٹا
تہا کہ اُسکو وہ نہایت دوست رکہتا تہا ایک روز وہ لڑکا اُس ہمسایہ مفلس کے گہر مین گیا دیکہا کہ اُنہون نے ہنڈیان چولہے پر چڑہا دی ہین اور اسمین

انہون نے گوشت نکالکر کہایا اور اُس لڑکے کو دیا وہ لڑکا روتا ہوا اپنے گہر کو گیا اور اپنے باپ سے یہ حال بیان کیا اور ہر چند اُسکے والدین طرح طرح کے
کہانے رکہتے تہے لیکن اُسکی تسلی نہین ہوتی تہی اور بار بار یہی کہتا تہا کہ مین تو وہی کہانا ہمسایہ کی گہر کا کہاؤنگا یہ بات سُنکر باپ اُسکا پریشان ہوا اور ہمسایہ
کو بلا کر کہا کہ کیونکر روا ہو کہ تجہسے ہمکو آزار پہنچے اور تمام قصہ بیان کیا وہ ہمسایہ فقیر تہوڑی دیر تو خاموش رہا اور بعد اُسکے اُسنے سر کو اپنے اُٹہا کر کہا کہ اِس
مین ایک راز ہے اور اب ضرورت ہوئی کہ مین اُسکو ظاہر کرون کہ وہ کہانا جو ہمنے پکایا اور لڑکے کو دیا سبب اُسکا یہ ہے کہ وہ کہانا ہمپر حلال تہا اور تمپر
اور تمہاری اولاد پر حرام ہے اُسنے سُنکر کہا کہ سبحان اللہ ایک چیز ایک شخص پر حلال ہو اور دوسرے شخص پر حرام ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے مرد فقیر نے یہ آیت
تلاوت فرمائی کہ فمن اضطر فی مخمصۃ الآیہ اور کہا کہ وہ مُردار تہا ہمکو تو ناچاری کی جہت حلال تہا اور تمپر تونگری کی جہت سے حرام تہا اُس مرد تونگر نے
دل تنگ ہوکر کہا کہ کیونکر جائز ہو کہ تو میرا ہمسایہ ہو اِسطرح سے پریشان اور نادار ہو اور مین تیرے حال سے بالکل خبر نہ لیتا ہون اور قسم کہائی کہ تو میرے
گہر سے باہر نجائیگا یہانتک کہ مین اپنا آدہا مال تجہکو ہبہ کردون پس تمام مال اپنا جمع کرکے آدہا مال اُسمین سے اُسکو دیدیا جسوقت وہ تونگر مرا تو بعضے
لوگون نے اُسکو خواب مین دیکہا کہ بہت خوش و خرم ہے اُس سے پوچہا کہ خدا نے تیرے ساتہ کیا کیا کہا کہ جو اپنے ہمسایہ سے سلوک نیک کیا تہا
اُسکے عوض مین خدا تعالی نے مجہکو اعلی علیین مین پہنچایا جو کہ مقام صالحین کا ہے اور کہتے ہین کہ عدی بن حاتم نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا
رسول خدا ہم بعض مرتبہ ایسی جگہہ ہوتے ہین کہ وہان سگ سے صحرائی جانورون کا شکار کرتے ہین اور ہم اگر کسی شکار کو زندہ پاتے ہین تو اُسکو ذبح کرتے ہین
اور بعضے جانور ایسے ہوتے ہین کہ جبتک ہم اُنکے پاس پہنچین سگ اُنکو مار ڈالتے ہین اور خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ مُردار حرام ہے اسمین کیا کرنا چاہیے
یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرمایا ہے خدا نے **یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ** سوال کرتے ہین تجہسے محمد صلعم کہ کیا حلال کیا گیا ہے واسطے
اُنکے کہا تونے ہین یہ **قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ** کہہ تو حلال کیے گئے ہین واسطے تمہارے پاکیزہ جانور کہ ذبح کیے جائین خدا کے نام پر موافق شرع
وَمَا عَلَّمْتُمْ اور حلال کیا گیا ہے شکار اُسکا کہ تعلیم کیا ہے تمنے اُسکو **مِّنَ الْجَوَارِحِ** کتون شکاری مین سے **مُكَلِّبِيْنَ** جس وقت کہ ادب دینے والے ہو تم
اُنکو **تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ** سکہلاتے ہو تم اُنکو اُس چیز مین سے کہ سکہلایا ہے تمکو خدا نے یعنی وہ کتے شکاری کا ادب دیا ہے تمنے اُنکو اور تعلیم کیا ہے
اِسطرح سے کہ اُنکو بسم اللہ کہکر شکار پر چہوڑ دو اور اگر رستے مین سے بعد چہوڑ دینے کے تم اُنکو بلاؤ تو وہ شکار کو چہوڑ کر تمہارے پاس چلے آوین اِسطرح سے کتے کا شکار
کیا ہوا جانور اگر اُس کتے کی مار سے مر جاوے تو اُسکو کہاؤ کہ وہ حلال ہے اور اگر زندہ پاؤ تو اُسکو ذبح کرکے کہاؤ اور مراد یہان جوارح مکلبین سے کتے ہین
چنانچہ دلالت کرتا ہے اُسپر لفظ مکلبین کا اور سوائے سگان شکاری کے اور جانور مراد نہین ہین مکلب کتے ہی اُس سے مراد ہین کہ جوارح سے جانوران
شکاری کو کہتے ہین اُسواسطے کہ تادیب اور تعلیم سے کتے ہی درست ہوتے ہین کہ جسوقت بہیجو تو چلے جاوین اور بلاؤ تو چلے آوین اور سوائے اُنکے اور کوئی
جانور ایسا شکاری نہین ہے پس سوائے کتے کے اگر کسی اور جانور شکاری کے شکار کیے سے شکار مر جائیگا تو کہانا اُسکا درست نہین ہے چنانچہ حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہے کہ سگ شکاری کا شکار کیا ہوا جانور اگر مر جاوے اُسکے مارنے سے تو وہ حلال ہے اور باز اور عقاب اور چیتے وغیرہ کا مارا ہوا حلال
نہین ہے اور کتابین حال واقع ہوا ہے اور ابن مسعود نے اُسکو [illegible] شکاری کی شکار کو [illegible] حق تعالی فرماتا ہے **فَكُلُوْا**
پس کہاؤ تم اُسکو حلال جانکر **مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ** اُس مین سے کہ تہام رکہا ہے اور نگاہ رکہا ہے اُن کتون نے اور تمہارے لیے یعنی تمہارے واسطے جو کتون نے شکار کو تہام رکہا
اور خود نہین کہالیا ہو تو اُسکو تم کہاؤ اگرچہ اُسنے مار ڈالا ہو **وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ** اور ذکر کرو تم نام خدا کو اوپر سگ کے یعنی جسوقت کتے کو شکار پر چہوڑو تو خدا کا نام
لیا کرو جسطرح سے کہ وقت ذبح کے خدا کا نام لیتے ہو اور اگر وقت چہوڑنے کتے کے خدا کا نام لو گے تو اُسکا شکار حلال ہوگا اور ایسے ہی مسلمان آدمی کتے کو شکار پر چہوڑے اور اگر
کافر چہوڑیگا تو اُس صورت مین بہی اُس کتے کا مارا ہوا حلال نہوگا **وَاتَّقُوا اللّٰهَ** اور ڈرو تم خدا سے حرام کے کہانے مین
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق کہ خدا جلد لینے والا حساب کا ہے اور حلال و حرام سے سوال کریگا **اَلْيَوْمَ** آج کے دن یعنی جس روز کہ یہ
آیت نازل ہوئی ہے **اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ** حلال کیے گئے ہین واسطے تمہارے پاکیزہ کہانے کہ شرع نے جنکو حلال کیا ہے **وَطَعَامُ الَّذِيْنَ**

اُوتُوا الْكِتَابَ اور کہانا اُن لوگون کا کہ دیے گئے ہین کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کا کہانا حِلٌّ لَّكُمْ حلال ہے واسطے تمہارے اے مسلمانو وَطَعَامُكُمْ
حِلٌّ لَّهُمْ اور کہانا تمہارا حلال ہے واسطے انکے یعنی واسطے اُن اہل الکتاب کے مراد اہل کتاب کی کہانے سے یہان سوکھی ترچیز انکی چہوئی اور سوائے
ذبح کئے ہوئے انکے ہاتھ کے جانور کے ہے اور دلالت کرتی ہین اسپر روایتین اہل بیت علیہم السلام کی اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام
نے فرمایا ہے مراد طعام سے غلّات اور میوہ جات ہین اور مراد غلات اور میوہ جات سے ناپختہ تر غلات اور میوہ جات نہین ہین اور نہ انکے ہاتھونکے پختہ کئے ہوئے
مراد ہین بلکہ خشک اور غیر پختہ مراد ہین گو امام علیہ السلام نے مطلق فرمایا ہے کہ اس صورتمین تخصیص کہانے غلات اور میوہ جات کی کیا تہی اور کسواسطے
طعام کی تفسیر مین غلّات اور میوہ جات فرمایا بلکہ چاہئے کہ ہر کہانا انکا مراد ہو اور لغت مین طعام بمعنی گندم بہی آیا ہے اسواسطے مراد طعام سے غلات
وغیرہ ہونگی اور کہانا اور طعام مطلق اہل کتاب کا مراد نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اگر مطلق کہانا مراد ہو تو چاہیئے کہ خوک اور مردار کہ مخصوص انکا
کہانا ہے یہہ بہی حلال ہوجاتا اور اگر مستثنیٰ ہے شرع سے تو ایسے ہی ترچیز انکے ہاتھونکی چہوئی بہی شرع سے مستثنیٰ ہے کہ اُسکے واسطے بہی خداتعالیٰ فرماتا ہے
انما المشرکون نجس اور ظاہر اس آیت کا دلالت کرتا ہے مشرکین کی نجس ہونے پر اور اکثر اہل کتاب کے مشرکین ہونے مین کچہہ شبہہ نہین ہے لیکن چونکہ
کہ روایات مختلف طہارت اور نجاست کی دونونکی وارد ہوئی ہین تو احتیاط اسی امر کا تقاضا کرتی ہے کہ انکو نجس جاننا چاہیئے خصوصاً جسوقت کہ آیت
قرآن شریف کی معاضد اور قوت بخشنے والی نجاست کی روایتونکی ہو اور احادیث مین انکی طعام کی تفسیر جو حبوب منقول ہوئی ہین تو یہہ بہی نجاست
ہی کی روایتون کی تائید کرتی ہے اور یہہ سب روایتین احاد مین سے ہین پس ہم یقینی امر کو ترک کرکے جو کہ قرآن مین ہے کہ مشرکین نجس ہین اُن
احاد روایتون پر اور ظنیات پر عمل کرین یہہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے پس ہمکو چاہیئے کہ طہارت کی روایتونکی تاویل کرین یا انکو ترک کرین اور
روایتین نجاست کی موافق ہین کلام خدا کی چنانچہ فرماتا ہے انما المشرکون نجس پہر ہمکو کون ضرورت ہے کہ قرآن شریف کی موافقت کو ترک کرکے
انکی مخالفت پر عمل کرین اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر میری کلام مین اختلاف دیکہو تو اسکو کلام خدا کی مطابق کرو جو روایت کہ کلام خدا کے
موافق ہو اُسپر عمل کرو اور اُسکے مخالف کو ترک کرو پس اس صورتمین لازم ہوا ہمکو عمل کرنا نجاست کی روایتونپر اور ترک کرنا طہارت کی روایتون کی عمل
کا اور قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ جو کوئی کہ شہادتین کا قائل ہو اور ناصبی اور خارجی وہ نہو اور نہ غلات اور مفوضہ مین سے ہو تو سور اُسکا پاک ہے اور سوائے
اسکے سب کا سور نجس ہے اور خصوصیت اہل کتاب کی خشک کہانیکے ذکر کی اور بت پرستون کی کہانیکی نہ ذکر کرنیکی باوجودیکہ وہ بہی نجاست مین
شریک ہین اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ مسلمان اُس زمانہ مین بسبب قرابت اور ہم قوم ہونیکے مشرکونمین مخلوط رہتے تہے اور اُنسے ہم پیالہ اور
ہم نوالہ تہے اور اہل کتاب سے بسبب اجنبیت کی پرہیز کرتے تہے دیکہو اس ملک مین کہ مسلمان ہندو لوگونسے بسبب مخلوط رہنے باہم کی پرہیز نہین کرتے
ہین اور کہانا انکا کہاتے ہین اور نصرانیونکے کہانے سے اجتناب اور پرہیز کرتے ہین بسبب انکے اجنبی اور غیر ہونیکے ہے باوجودیکہ کہانا نصرانیون کا
اُن پرہیز کرنیوالونکی اکثر کے مذہب مین طاہر ہے ایسا ہی حال اُس زمانہ کی مسلمانونکا تہا کہ مشرکین کی کہانے سے باوجود نجس ہونیکے پرہیز نہین کرتے
تہے اور اہل کتاب جو غلہ باہر سے مدینہ مین لاکر فروخت کرتے تہے اُنکے ہاتھ کی غلہ کو نجس جانتے تہے اور انکے ہاتھ اپنے غلہ کا فروخت کرنا بہی مذموم جانتے
تہے اسواسطے خداتعالیٰ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی طعام خشک کی کہانیکا کہ وہ غلہ ہے کچہہ مضائقہ نہین ہے اور ایسے ہی اُنکے ہاتھونکی ذبح کئے ہوئے
کا حال ہے اُسکو بہی کہانا نجاست کہ صحیح مذہب بہی ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ کہاؤ ذبح کیا ہوا یہود اور نصاریٰ کا اور نہ کہاؤ تم انکی
برتنون مین یہہ اسواسطے فرمایا ہے کہ اکثر انکے ظروف مین گوشت خوک اور مردار اور شراب رکہی جاتی ہین اگر اُنمین کہاؤ تو انکو پاک کرکے کہاؤ
اور نصرانیونکے نزدیک جانور کا ذبح کرکے کہانا واجب نہین ہے بلکہ بدون ذبح کئے ہوئے کو کہاتے ہین اور یہہ حدیث مین جو آیا ہے کہ جسوقت
اہل کتاب کی پاس وقت ذبح کے حاضر ہو اور سنو تم کہ وہ خدا کا نام وقت ذبح کے لیتا ہے تو تم اُسے کہاؤ تو جائز ہے یہہ روایت متروک العمل ہے
اور سنو تم اسکے جسوقت انکی نزدیک خدا کے نام پر ذبح کرکے کہانا شرط نہین ہے تو وہ خدا کا نام لیکر کیون ذبح کرینگے پس بعضے آدمی جوان کے

ذبح کئے ہوئے کو بدون شرط استماع نام خدا کے حلال جانتے ہین وہ اگر انکے ہاتھ کے مردار گوشت کو بھی کھا لیوین تو کچھ مضائقہ نہین ہے انکے نزدیک
والمحصنٰت اور حلال کئے گئے ہین واسطے تمہارے پارسا عورتین من المؤمنٰت مومن عورتون مین سے خواہ آزاد ہون وہ عورتین خواہ لونڈیان
والمحصنٰت اور حلال ہین پارسا اور عفیفہ عورتین من الذین اوتوا الکتٰب ان لوگون مین سے کہ دئے گئے ہین وہ کتاب من قبلکم پہلے تم سے
کہ وہ یہود اور نصاریٰ ہین یعنی جو عورتین کہ پہلے دین یہود یا نصاریٰ پر تہین اور بعد اسکے ایمان لائی ہین یا یہ کہ پہلے دین پر ہین اور جزیہ
دیتی ہین اور یا یہ کہ مراد اس سے نکاح متعہ ہے یہ عورتین حلال ہین اذا اٰتیتموھن اجورھن جسوقت دو تم انکو اجورہ انکا کہ وہ
مہر انکا ہے اور دینا اجورہ کا دلالت کرتا ہے اس امر کہ مراد اس سے نکاح متعہ ہے اور نکاح دائمی مین اسیوقت مہر دینا واجب نہین ہے اگر
زوجہ طلب کرنے پر اصرار نکرے بلکہ اسکے واسطے مہلت ہے اور اگر مراد اس سے نکاح دائمی ہو تو دینا مہر کا بر سبیل اولویت اور افضلیت ہوگا
مجامعت سے پہلے نہ بر سبیل وجوب لیکن مذہب اکثر علما کا یہ ہے کہ زن یہودیہ اور نصرانیہ سے نکاح دائمی جائز نہین ہے اور نکاح متعہ جائز ہے
اور فرمایا ہے خدا کہ یہ عورتین تمپر حلال ہین محصنین غیر مسٰفحین جسوقت کہ عفت اختیار کرنیوالے ہو اور نہ زنا کرنیوالے ولا متخذی
اخدان اور نہ پکڑنیوالی یار پنہانی یعنی ان عورتون سے زنا مت کرو بلکہ مہر مقرر کرکے اور عقد نکاح کرکے مجامعت کرو اور ایسے ہی عورتون کو
حکم ہے کہ وہ یار پنہانی اختیار نکرین اور کہتے ہین کہ پہلے عرب مین یہ دستور تہا کہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو دوست کہتا تہا اور اس سے آشنا
ہوجاتی تہی تو اسکو بمنزلہ نکاح کی جانتا تہا خداتعالی نے یہ آیت نازل کرکے اس فعل سے انکو منع کیا اور فرمایا کہ عورتون سے نکاح کرکے فائدہ
اٹھاؤ نہ زنا کرکے اور پوشیدہ آشنائی کرکے ومن یکفر بالایمان اور جو شخص کہ کفر کرے ساتھ ایمان کی یعنی جس چیز کا کہ ایمان واجب ہے
جیسے کہ اصول اور فروع دین کہ ان مین سے کسیکا انکار کرے اور یا کسی حلال یا حرام کا انکار کرے یا ترک کرے بدون عذر شرعی کو کسی واجب
ضروری کو مثل نماز پنجگانہ کے فقد حبط عملہ پس تحقیق باطل اور نابود ہو جائیگا عمل اسکا وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین
اور وہ بیچ آخرت کے نقصان والون سے ہے بسبب ترک کرنے اعمال نیک کی اور انکار کرنے اصول یا فروع ایمان کی ثواب سے محروم رہکر دوزخ مین جلا
کریگا۔ اور حضرت صادق علیہ السلام نی اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ جس عمل کا اقرار کیا ہے اسکو ترک کرے جیسے کہ نماز کہ بغیر عذر اسکو چہوڑ دے وہ
شخص مراد ہے یہان اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صادقؑ نے کا دنی اس امر کا کہ جس سے آدمی اسلام سے نکل جاوے وہ یہ ہے
کہ خلاف حق کوئی رائے ایجاد کرے اور اسکو عمل مین لاوے اور فرمایا کہ من یکفر بالایمان سے وہ شخص مراد ہے کہ جس چیز کا خدا نے حکم کیا ہے اسکو
عمل مین نلاوے اور اس سے راضی نہو اور اب خداتعالی وضو کی کیفیت کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰایھا الذین اٰمنوا اے وہ
لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر اذا قمتم الی الصلٰوۃ جسوقت کہ کہڑے ہو تم طرف نماز کی اور حضرت باقر اور حضرت صادق علیہما السلام
کی روایتون مین وارد ہوا ہے کہ جسوقت اٹہو تم خواب سے پس حاصل اسکا یہ ہے کہ جسوقت ارادہ کرو تم نماز پڑہنے کا خواب سے اٹھکر اور یا یہ کہ مراد اس سے
علی العموم ہو کہ جسوقت ارادہ کرو تم نماز پڑہنے کا اور وضو نہ رکہتے ہو تو فاغسلوا وجوھکم پس دہوؤ تم مونہون اپنے کو پیشانی کے بالونکی انتہا
سے ٹہوڑی تک طول مین اور چوڑائی مین جو کہ انگوٹہی اور بیچ کی انگلی کے درمیان آوے عرض مین اور پیشانی سے شروع کرو اور ٹہوڑی تک تمام کرو اور عکس
اسکا جائز نہین ہے وایدیکم الی المرافق اور دہوؤ تم ہاتہون اپنے کو کہنیون تک کہ کہنیون سے شروع کرو اور ہاتہونکی انگلیونکے سرون پر
تمام کرو اور یہ جو خداتعالی نے فرمایا ہے کہ کہنیون تک ہاتہونکو دہوؤ یہ حد ہاتہونکی بیان کی ہے کہ یہانتک ہوتا ہے اور اس سے یہ لازم نہین آتا ہے
کہ انگلیون سے شروع کرو اور کہنیون پر تمام کرو بلکہ وہ ہوئی جاتی ہے اوسی طرح سے کہ جو دستور دہونیکا ہے کہ پانی اوپر سے نیچے کو جاری ہو نہ یہ کہ پانی نیچے
سے اوپر کو لیجاوین اور ہاتہ جو ہے بند دست تک ہی بولا جاتا ہے اور کہنیون تک اور شانون تک بہی اسواسطے خداتعالی نے بیان کیا کہ کہنیون
تک دہوؤ اور یہ کہان فرمایا ہے کہ انگلیون سے شروع کرکے کہنیون پر تمام کرو بلکہ ہاتہونکی حد بیان کی ہے کہ کہنیون تک دہوؤ اور اگر خداتعالی فرماتا

[illegible] ع ۵

کہ تم ہاتھوں کو شانوں تک دھو یا فرمانا کہ پاؤن کو گھٹنوں تک دھو تو سے صو تحقیق نیچے سے اوپر کو کیونکر لیجاتے اصل یہ ہے کہ اکثر آدمی اہلبیت علیہم السلام
کی پیروی سے جو منحرف ہین تو اپنی رائے سے خلاف عقل اور نقل جو کچھ چاہتے ہین اختیار کرتے ہین وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ اور مسح کرو تم ساتھ سر
اپنے کو آگے کیطرف ہین اور با جو برؤسکم پر آئی ہے یہ دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ بعضے سر کا مسح کرنا چاہیے نہ کل سر کا وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
اور مسح کرو تم پاؤن اپنے کو ٹخنون تک کہ پاؤن کی انگلیون سے مسح کرتے ہوئے ٹخنون تک جاؤ اور اسکا عکس بھی جائز ہے اور روایات اہلبیت
علیہم السلام اور اقوال اکثر صحابہ معتبرین مثل ابن عباس اور انس بن مالک وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت مسح پا پر دلالت کرتی ہے نہ غسل پا پر
چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ اختلف الناس فی مسح الرجلین وفی غسلهما فنقل القفال فی تفسیره عن ابن عباس و انس بن مالک و عکرمة والشعبی
وابی جعفر محمد بن علی الباقر ان الواجب فیهما المسح وهو مذهب الامامیة من الشیعة وكذا قال محیی السنة شمس الدین البغوی فی معالم التنزیل یعنی
اختلاف کیا ہے آدمیون نے بیچ مسح دونو پاؤن کے اور بیچ دھونے انکے کہ پس نقل کی ہے قفال نے بیچ تفسیر اپنی کے ابن عباس اور انس بن مالک
اور عکرمہ اور شعبی اور ابو جعفر محمد بن علی باقر سے کہ تحقیق واجب بیچ ان دونو پاؤن کے مسح ہے اور وہ مذہب امامیہ کا ہے شیعون مین سے اور ایسا
ہی کہا ہے محیی السنہ شمس الدین بغوی نے بیچ تفسیر اپنی معالم التنزیل کے اور ابن حجر نے شرح بخاری مین لکھا ہے کہ غسل پا مین اختلاف کیا ہے علی اور
ابن عباس اور انس بن مالک نے کہ وہ مسح پا کے قائل ہین اور عینی شارح بخاری نے سات حدیثین مسح پا کی اپنی شرح مین لکھی ہین بس جس صورت مین
علی مسح پا کے قائل ہون تو بموجب حدیث علی مع الحق والحق مع علی کی پیروی انکی چاہیے اور صحابہ کی جو کہ جاہل تھے اور تاریخ الخلفا مین لکھا
ہے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ قسم ہے خدا کی مین ہر آیت کو جانتا ہون کہ کس چیز مین نازل ہوئی ہے اور کس شخص پر نازل ہوئی ہے اور اسی کتاب مین
ہے کہ فرمایا علی نے کہ سوال کرو تم مجھسے کتاب خدا سے اسواسطے کہ نہین ہے کوئی آیت مگر یہ کہ جانتا ہون مین کہ رات کو نازل ہوئی ہے یا دن کو نازل ہوئی
اور زمین نرم پر نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر نازل ہوئی ہے پس جو شخص کہ ایسا خبردار ہے قرآن کی آیتون سے اسکی تقلید چاہیے یا ان لوگون کی کہ جو بے خبر ہین
قرآن کے مضامین سے اور قطع نظر ان سب امور سے کسی ہندو یا نصرانی عربی دان کو یہ آیت دو اور اس سے پوچھو کہ تو انصاف سے بیان کر کہ اس آیت سے
مسح پاؤن کا ثابت ہوتا ہے یا دھونا پاؤن کا اور مذہب علماء اہل سنت کا یہ ہے کہ ظاہر قرآن پر عمل کرنا چاہیے اور صاحب تحفہ متعہ کے ذکر مین لکھتے ہین
کہ قرآن کی تفسیر کو خلاف نظم قرآن کے گو صحابی روایت کرے مقبول نہین ہے لیکن تعجب ہے کہ اس مقام مین نہ ظاہر پر عمل ہے اور نہ موافق نظم قرآن کے
بلکہ سراسر تحریف نظم قرآن مین ہے کہ قریب کو چھوڑ کر طرف بعید کے جاتے ہین اور بے موقع عطف کرتے ہین پیروی سے خلیفہ ثانی کی چنانچہ ثعلبی مین طرف اسکے
اشارہ ہے اور ایسے ہی شافی مین ہے انہون کا البتہ کہنا ایجاد خلیفہ صاحب کا ہے اور اگر عطف ارجلکم کا رؤس پر ہو اور مجرور ہو تو ظاہر ہے کہ یہان مسح پا مراد ہے
اور اگر ارجل منصوب ہو جیسے کہ ابن عامر اور یعقوب اور کسائی اور حفص کہتے ہین کہ تو بھی مسح ثابت ہے اسواسطے کہ اس صورت مین عطف ارجل کا برؤس کے محل
پر ہوگا کہ وہ محل مفعول کا ہے اور حالت نصب مین ارجل عطف وجوہ پر کرنا بالکل باطل ہے کہ قریب کو چھوڑ کر بدون حجت اور دلیل کے طرف بعید کے جاتے
ہین اور جو کچھ کہ اختلاف مسح اور غسل پا مین درمیان علماء اہل سنت اور اصحاب کے ہے وہ تفصیل مجمع البیان مین مذکور ہے اور اب خدا تعالی غسل
اور تیمم کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا اور اگر ہو تم جنابت سے کہ تمکو احتلام ہوا ہو یا عورت سے مجامعت کی ہو تمنے فَاطَّهَّرُوا
پس پاک ہو جاؤ تم یعنی غسل کرو تم جس طرح سے کہ کیفیت اسکی فقہ کی کتابون مین مذکور ہے وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ اور اگر ہو تم بیمار کہ پانی کا استعمال تمکو
ضرر کرتا ہو أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ یا اوپر سفر کے ہو یعنی تم سفر مین ہو اور پانی تمکو دستیاب نہ ہوتا ہو اور احتیاج پانی کی رکھتے ہو أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم یا
آئے کوئی تم مین سے مِّنَ الْغَائِطِ جائے ضرور سے یا پاخانہ پھر کے یا پیشاب کر کے یعنی جو کوئی تم مین سے پاخانہ پھرے یا پیشاب کرے أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ
یا مس کیا ہو تمنے عورتون کو کہ مجامعت کی ہو تمنے انسے فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً پس نہ پاؤ تم پانی کو ان سب صورتون مین نہ وضو کے واسطے نہ غسل کے واسطے
کہ پانی تو اصل مین پانی ہی نہ ملتا ہو دوسرا یہ کہ کوئی امر مانع ہو پانی کے ہاتھ آنیکا اور یہ کہ پانی تو ملتا ہے لیکن استعمال اسکا نہین کر سکتے ہو تو ان صورتون مین

غسل و تیمم کا بیان

فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا پس تیمم کرو تم خاک پاک سے یعنی دونو ہاتھ اپنے خاک پر مارو فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ پس مسح کرو تم ساتھ منہوں اپنے
کے کہ تمام پیشانی ہے مسح کرو تم وَاَیْدِیْكُمْ اور ساتھ ہاتھوں اپنے کے مِّنْهُ اس خاک سے کہ پہلے کف دست چپ سے پشت دست راست پر
مسح کرو بند دست سے انگلیوں کے سروں تک اور بعد اسکے کف دست راست سے اسیطرح پشت دست چپ پر مسح کرو اور مشہور وضو کے بدلے ایک ضرب
ہے کہ اسی ایک ضرب سے پیشانی اور ہاتھوں کی پشتوں کو مسح کرو اور غسل کے بدلے دو ضرب مشہور ہیں ایک ضرب پیشانی کے واسطے اور دوسری
ضرب ہاتھوں کے واسطے اور بعضے علماء وضو کے بدلے بھی تیمم میں دو ضرب کہتے ہیں اور بعضے غسل کے بدلے ایک ضرب کہتے ہیں چاہیے کہ وضو کے
بدلے ایک ضرب ہو اور احوط اسمیں یہ ہے کہ وضو کے اور غسل کے دونو کے بدلے دو تیمم کرے ایک ضرب سے اور دو ضرب سے اگرچہ موافق
مشہور کے وضو کے بدلے ایک ضرب اور غسل کے بدلے دو ضرب کافی ہیں اور باء وجوھکم کی دلالت کرتی ہے بعض وجہ کی ہونے پر اسواسطے پیشانی کا
وہ بعض وجہ ہے مسح کے واسطے مقرر ہوئی اور ایسے ہی بعضے ہاتھ اور جو اعضا کہ وضو میں دہوے جاتے ہیں انکے اوپر مسح کرنیکا حکم ہوا اور وہ منہ
اور دونو ہاتھ ہیں اور اگر پاؤنکا دہونا وضو میں شارع کیجانب سے منقول ہوتا تو پاؤنکا بھی اس آیت میں مذکور ہوتا اور جیسے قطع پاؤں کا
اس آیت میں مذکور نہوا تو معلوم ہوا کہ دہونا پاؤنکا وضو میں موافق حکم خدا کے نہیں ہے اور خداتعالیٰ نے واسطے پاک کرنے کے تیمم وضو و غسل
اور تیمم کا حکم دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ نہیں چاہتا ہے خدا وضو اور غسل اور تیمم کے فرض کرنے میں تمپر لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ
تاکہ کرے اوپر تمہارے تنگی وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ اور لیکن ارادہ کرتا ہے کہ پاک کرے تمکو نجاست حکمی سے پانی کے وسیلہ سے اور خاک کے
اور یہ کہ گناہوں سے پاک کرے تمکو وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ اور تمام کرے نعمت اپنی کو اوپر تمہارے اس پاک کرنے سے کہ وہ تطہیر کفارہ تمہارے
گناہونکا ہو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو اوس تطہیر کا اور حدیثوں میں آیا ہے کہ جو کوئی وضو یا غسل کرے موافق حکم شرع کے جو قطرہ
اسکے بدن سے ٹپکتا ہے اوس سے خدا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ قیامت تک اسکے واسطے استغفار کرتا ہے اور سلمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ میں نے
جناب رسولخدا صلعم سے سنا ہے فرماتے تھے جو کوئی وضو کرے اسکے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں
اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلعم نے جو کوئی وضو میں کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے گناہ اسکے منہ اور ناک کے دور ہو جاتے ہیں
گویا کہ وہ اسوقت ابھی ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک جماعت علماء یہود کی رسولخدا صلعم کے پاس
آئے اور پوچھا کہ یا محمد مصطفیٰ ہمکو کیا سبب ہے کہ منی کے نکلنے سے تو غسل کرنا پڑتا ہے اور گوہ اور پیشاب کے نکلنے سے غسل نہ کرنا چاہئے حالانکہ
یہ سب ناپاک ہیں حضرت نے فرمایا کہ اسواسطے کہ جسوقت آدم نے اس درخت سے کھایا تو وہ سب رگوں اور اعضا میں ہو گیا جب
وقت آدمی مجامعت کرتا ہے تو وہ پانی ہر رگ سے باہر آتا ہے حقتعالیٰ نے غسل کو واجب کیا ہے تاکہ کفارہ گناہ کا سب اعضا کی اور
طہارت اسکی ہو جاوے اور شکر اس نعمت کا کہ خداتعالیٰ نے ایک لذت وقت نکلنے منی کے عطا فرمائی ہے بجالاوے
اور لیکن پوچھا کہ ثواب غسل جنابت کا کیا ہے فرمایا کہ جسوقت مومن بندہ غسل کرتا ہے تو حقتعالیٰ بہشت میں اسکے واسطے
اور کوئی مومن بندہ غسل نکرے مگر یہ کہ حقتعالیٰ اسکی تعریف کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے بندہ کو دیکھو کہ غسل کرتا ہے میری فرمانبرداری
سے گواہ رہو کہ میں نے اسکو بخشا اور جو بال کہ اسکے بدن اور سر میں ہیں ہر بال کے عوض
نیکیاں اور ہزار برائیاں اسکی میٹا دیں اور ہزار درجے اسکے بلند کئے جسوقت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
و اشہد ان محمدًا رسول اللہ اور فرماتا ہے کہ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ اور یاد کرو تم نعمت خدا کو عَلَیْكُمْ اوپر تمہارے کہ تمکو مسلمان
کیا اور احکام شرع کے تمکو تعلیم کئے تاکہ تم شکر اسکا کرو وَمِیْثَاقَهُ الَّذِیْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ اور یاد کرو تم پیمان اسکے کو وہ پیمان
کہ تمنے ساتھ اسکے شب عقبہ کے یا وقت اسلام لانے کے کہ ہم فرمانبرداری کرینگے اور فرمایا ہے حضرت باقر علیہ السلام نے

پیمان سو وہ ہے کہ جو اُنکے واسطے حجۃ الوداع میں بیان کیا تہا احرام کرنے محرمات کا اور کیفیت طہارت کی اور فرض کرنا ولایت کا علی کے اور سوائے
اسکے جسکو خدا فرمایا ہی کہ یاد کرو تم اُس عہد کو اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا جسوقت کہا تہا تمنے کہ سنا ہمنے بات تیری کو اور فرمانبرداری کی
تیری حکم کی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے عہد کی توڑنے میں اور نعمت کو فراموش کرنے میں اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق خدا
عالم ہی ساتھ سینہ کی باتوں کے یعنی وہ پیمان کہ جو تمنے کیا تہا کہ ہم تابعداری کرینگے خدا کی ہر چیز میں جو کہ وہ فرض کریگا اور اسکو دکہہ رکہہ سب
حال میں بجا لاوینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ پیمان وہ ہی کہ جو بیعت رضوان میں زیر درخت واقع ہوا تہا اور سبنے کہا تہا کہ ہم نصرت پیغمبر کی کرینگے اور جہاد
میں سے نہ بہاگینگے لیکن پہر بہاگ گئے اور صحیح وہ ہے کہ جو حضرت امام باقرؑ نے فرمایا کہ مراد اُس سے وہ عہد ہی کہ جو رسول خدا نے امیر المومنین کی خلافت
کیواسطے لیا تہا انہوں نے اسکو توڑ ڈالا اور اب خدا تعالی سچی گواہی دینے کی اور انصاف کی تاکید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ ہو تم قیام کرنیوالے لِلّٰهِ خاص واسطے خدا کے شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ گواہی دینے والے ساتھ انصاف
کی اور راستی اور درستی کی وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ اور نہ باعث ہو تمکو شَنَاٰنُ قَوْمٍ دشمنی کسی قوم کی عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا اوپر اسکے کہ نہ انصاف
کرو تم بلکہ چاہیئے کہ دوست ہوئے یا دشمن ہو مومن ہو یا کافر بے انصافی کسی سے نہ چاہیئے اور کسی کی عداوت اور بغض کے باعث سے اُسپر زیادتی
نکرو اور جو امر کہ حلال نہیں ہی ایسا نہو کہ وہ کریئے لوگ کہ عہد کو توڑ ڈالو اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرو اور انکی عورتوں کو تہمت لگاؤ اور سوا اسکے دشمنی کے
کام کرو اپنے دلوں کی تشفی کیواسطے ایسا تمکو نچاہیئے بلکہ انصاف چاہیئے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ اِعْدِلُوْا انصاف کرو تم اور راستی اور درستی کا طریقہ
رکہو تم کہ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وہ نزدیک زیادہ ہی واسطے پرہیزگاری کے اور جسوقت رعایت انصاف کی کافر کے مقدمہ میں چاہیئے
تو مومن کا کیا ذکر ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے ظلم اور بے انصافی کرنے میں اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق کہ خدا خبردار
ساتہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم انصاف یا ظلم اور موافق اُسکے تمکو جزا دیگا اور فرماتا ہی خدا کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وعدہ کیا ہے خدا نے اُن لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں وہ اور عمل نیک کئے ہیں انہوں نے یہ کہ اُنکے عہد و پیمان کو وفا کیا ہی انہوں نے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ واسطے اُنکے بخشش ہے اور اجر بزرگ وہ بہشت ہی بہر اُنکے ہیگی وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہی اور تکذیب کی
ہے انہوں نے ساتہ نشانیوں ہماری کے کہ وہ قرآن اور تمام معجزے پیغمبر کے ہیں اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ یہ لوگ صاحبان دوزخ میں کہ
ہمیشہ اُسمیں جلا کریں گے اور کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلعم غطفان کی لڑائی میں ایک جماعت بنی ثعلبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ لوگ حضرت کی آنے کی
خبر سنکر مع اپنے سردار کے کہ دعثور اسکا نام تہا قلعہ میں جا بیٹہے اور قلعہ کے اوپر سے مسلمانوں کو دیکہتے تہے اور رسول خدا صلعم اپنے لشکر سے دور ہو کر ایک
درخت کے نیچے تکیہ لگائے ہوئے بیٹہے تہے اور کپڑے جو پسینہ میں تر ہو گئے تہے اُنکو واسطے خشک ہونے کے درخت پر ڈالا تہا اعرابیوں نے قلعہ کے اوپر سے
حضرت کو دیکہکر اپنے سردار دعثور سے کہا کہ محمد تنہا درخت کے نیچے بیٹہا ہے اور اصحاب اُسکے اُس سے دور ہیں جلد جا کر اُسکا کام تمام کرو دعثور تلوار
لیکر پہنچا اور حضرت کے قریب جا کر کہنے لگا کہ اسوقت کون ہے کہ تیری حمایت کرے حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی تیرے شر کو مجہسے دفع کریگا اسیوقت
جبرئیل نازل ہوئے اور دعثور کے سینہ پر مارا کہ تلوار اُسکے ہاتہ سے گر پڑی حضرت نے اُسکی تلوار اُٹہالی اور اُسکے سر پر جا کر فرمایا کہ اب مجہسے تجہکو
کون بچا سکتا ہی کہا کہ تجہکو کوئی منع نہیں کر سکتا ہے اور اسیوقت کلمہ شہادت پڑہکر مسلمان ہوا اور اپنی قوم میں جا کر کہا کہ تم مسلمان
ہو جاؤ اور بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَیْكُمْ یاد کرو تم نعمت خدا کو اوپر تمہارے اِذْ هَمَّ قَوْمٌ جسوقت قصد کیا ایک قوم نے کہ وہ دعثور اور تابعین اُسکے ہیں اَنْ
یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ یہ کہ کہولیں وہ طرف تمہارے ہاتہوں اپنے کو تمہارے قتل کرنے واسطے فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ پس باز
رکہا اور بند کیا ہاتہوں کو اُنکے تم سے اور اُنکے ضرر کو تم سے دفع کیا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اور اُنکی نعمتوں کی ناشکری کرنے سے وَعَلَى اللّٰهِ

اور اوپر خدا ہی کے فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ پس چاہئے کہ توکل کریں ایمان لانیوالے کہ وہی کافی ہے خیر کے پہنچانیمیں اور شر کے دفع کرنیمیں اور جسوقت قریش پیغمبر
خدا صلعم کے درپے تھے اور قصد کئے تھے قتل آنحضرت کا کرتے تھے اور حقتعالی نے آنحضرت کو اپنے پیغمبر کو انکے شر سے دفع کیا اسیطرح یہودیہا قصد خیانت کا انبیا سے کرتے تھے
جیسے کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ البتہ تحقیق لیا تھا خدا نے عہد بنی اسرائیل کا موسی کی موافقت میں اور
عمالقہ سے لڑنے میں وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اور اٹھائے ہمنے ان بنی اسرائیل میں سے اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا بارہ سردار کہ مردم کارزار تھے اور جناب رسولخدا صلعم
نے بھی فرمایا ہے کہ بارہ خلیفہ میرے ہونگے بعدد نقباء بنی اسرائیل لیکن لوگوں نے رسولخدا کی مخالفت کرکے جو کہ حقیقت میں بارہ خلیفہ تھے انکو تسلیم نکیا اور اپنی
رائے سے خلیفہ مقرر کئے مشہور تو چار ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی حدیث میں جو آیا ہے کہ وہ بارہ ہیں اور دین انسے قوی اور عزیز ہے تو کہتے ہیں
سنی کہ وہ بارہ یہ ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور معاویہ اور یزید بن معاویہ اور عبد الملک اور چاروں فرزند اسکے ولید اور سلیمان اور یزید اور
ہشام اور ایک عمر بن عبد العزیز سبحان اللہ کیا اچھا دین ہے وہ کہ جسنے عزت اور قوت معاویہ اور یزید سے پائی ہو اور تاریخ خلفا میں سفیان ثوری سے روایت ہے
کہ خلفا پانچ ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عمر بن عبد العزیز اور صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ وہ پانچ یہ ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور معاویہ
اور شاہ عبد العزیز نے تحفہ میں لکھا ہے کہ وہ پانچ خلیفہ یہ ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی اور شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز نے
ازالۃ الخلفا میں لکھا ہے کہ خلافت نبوت کی تین شخصوں میں منحصر تھی ابوبکر اور عمر اور عثمان ہیں اور علی کو خلافت سے خارج کیا ہے اور سلاطین اور ملوک
میں انکو شمار کیا ہے اور ایسے ہی بخاری اپنی تاریخ میں لکھتا ہے اور تاریخ الخلفا میں حبیب بن ہند الاسلمی سے روایت ہے کہ وہ تین خلفا یہ ہیں
ابوبکر اور عمر بن خطاب اور عمر بن عبد العزیز اور سوا اسکے اور بھی روایتیں خلفا کی اختلاف کی ہیں لیکن قول رسولخدا صلعم کو ترک کرکے جو کچھ کہتے
ہیں اپنی رائے سے کہتے ہیں اور اسی واسطے اختلاف کرتے ہیں اور حق سے نہایت دور پڑے ہوئے ہیں اور اگر پیروی آل رسول کی کرتے تو حق سے باہر
نہوتے اور بارہ خلفا کہ وہ اولاد سے رسولخدا کے ہیں انکی خلافت کے قائل ہوتے اور خلافت میں اپنی اپنی رائے سے اختلاف نکرتے اور منقول ہے کہ حضرت
یعقوب کے بارہ بیٹوں کی اولاد کی بارہ جماعتیں تھیں اسواسطے موسی نے ہر جماعت کیواسطے ایک سردار کارگزار مقرر کیا تھا اور منقول ہے کہ حقتعالی نے
موسی سے وعدہ کیا تھا کہ زمین مقدسہ ایلیا اور اریحا مع تمام ولایت شام کی بنی اسرائیل کو میں عطا کرونگا اور یہ شہر اس زمانہ میں جباروں کے وطن
تھے انکو عمالقہ کہتے ہیں اور وہ لوگ مرد اور عورت قد اور قوت میں بہت بڑے اور زبردست تھے اور یہ وہ ہے کہ قوم عاد میں سے کچھ باقی رہگئے تھے اور جسوقت
فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کے تصرف میں آیا تو خدا کا حکم بنی اسرائیل کو پہنچا کہ تم ارض مقدس کیطرف جاؤ کہ ہزار بستیاں وہاں ہیں
اور ہر بستی میں ہزار باغ ہیں اور وہاں پہنچکر جباروں سے جہاد کرو پس موسی نے بارہ سردار بارہ قوموں سے مقرر کئے کہ ہر سردار اپنی اپنی قوم کا منتظم تھا
اور وہاں سے کوچ کرکے اریحا کے نزدیک پہنچے اور وہ بارہ سردار عمالقہ کی تلاش میں گئے اور ان جباروں میں سے ایک شخص سے ملاقات کی نام اسکا عوج
بن عوق تھا اور عوج بن عنق جو لوگوں میں مشہور ہے غلط ہے اور درازی عوج کی قد کی کہتے ہیں کہ تین ہزار اور تین سو تین گز کی تھی اور باقی آدمی
قوم عمالقہ کے اسکے قریب تھے لیکن اس سے قد میں کچھ چھوٹے تھے اور بعض تفاسیر میں لکھا ہے کہ قد اسکا تین لاکھ اور تینتیس ہزار تینتیس گز کا تھا اور سر
ایک ٹانگ کی تہائی اور جب ابر ہوتا تو سر اور سینہ اسکا ابر سے اوپر ہوتا تھا اور ابر اسکے سینہ تک ہوتا تھا اور ابر میں سے وہ پانی لیکر پیتا تھا اور مچھلی کو
دریا سے نکالکر آفتاب سے بھون لیتا تھا اور حضرت نوح کے زمانہ میں کہ پانی طوفان کا پہاڑوں سے چار سو گز اوپر بلند ہوگیا تھا اسکی پنڈلی تک
آیا تھا اور عمر اسکی تین ہزار برس کی ہوئی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ تین ہزار پانسو برس کی تھی اور ماں اسکی کہ نام اسکا عنق تھا حضرت آدم
کی بیٹی تھی اور ہر انگلی اسکی بیس گز کی تھی منقول ہے کہ ایکروز عوج صحرا سے آتا تھا اور گٹھا لکڑیوں کا موافق اپنی قوت کے اٹھا کر لاتا تھا اور یہ
بارہ سردار موسی کے لشکر کے اسکے پاس پہنچے جسوقت عوج نے انکو دیکھا تو انکے قد کی کوتاہی سے بہت تعجب کیا باوجودیکہ وہ بھی چالیس گز
کا قد رکھتے تھے عوج نے انکو اٹھا کر اپنے دامن میں رکھ لیا اور اپنے دامن کو ان سمیت کمر میں لپیٹ لیا اور اپنی ماں کے پاس جاکر ڈالدیا اور

اور تعجب سے کہا کہ یہ جو آدمی ہیں اُنکو آئے ہیں اور ہمارے شہر مین چاہتے ہین کہ اپنا تصرف کرین اگر چاہون تو اُنکو اپنے پاؤن سے مل ڈالون اُسکی ماں نے کہا
کہ انکو چھوڑ دے کہ یہ اپنی قوم سے جا کر ہمارا حال بیان کرین تاکہ وہ لشکر اُلٹے پھر جاوین اور جسوقت وہ بنی اسرائیل کے آدمی اُنکے باغون مین آئے تو ایک
خوشہ انگور کا دیکھا کہ اسقدر بڑا ہے کہ پانچ آدمی اُسکو نہ اُٹھا سکین اور پانچ آدمی ایک انار کے پوست مین سما سکتے تھے وہانسے وہ سردار بنی اسرائیل
اُلٹے پھرے اور آپسمین مشورہ کیا کہ بنی اسرائیل کو اُنکے حال سے خبر نہ دینی چاہئے کہ نافرمانی کرینگے مصر کو اُلٹے پھر جاوینگے یہ مشورہ کرکے اپنے لشکر مین
پہنچے اور بنی اسرائیل کو اُنکی عنت لائی اور حضرت موسیٰ کو اُنکے حال سے خبر دی حضرت موسیٰ نے دل قوی کرکے اُنکی لڑائی کیواسطے کوچ
کیا عوج موسیٰ کے لشکر کی آنیکی خبر سنکر آیا اور موسیٰ کی لشکر کو دیکھکر ایک ٹکڑا پہاڑ کا موافق اُنکے لشکر کے اوکھاڑ کر اپنے سر پر رکھا اور موسیٰ کے لشکر کے
اوپر ڈالنے کو چلا اور ارادہ کیا کہ موسیٰ کے لشکر پر ڈالدے تا سب ہلاک ہو جاوین حقتعالیٰ نے ایک ہدہد کو بھیجا کہ وہ اسی ٹکڑا پہاڑ کا لیکر عوج کے سر پر
آیا اور اسکے سر کے گرد پتھر کو کھود ڈالا کہ اُسمین سوراخ ہو گیا اور وہ پتھر عوج کے گلے مین جا پڑا اور اُسکے گلے کا طوق ہو گیا عوج نے ہر چند چاہا کہ اُسکو
گلے سے نکالے لیکن وہ نہ نکل سکا حضرت موسیٰ آئے اور اُسکا یہ حال دیکھکر خوش ہوئے عصا اپنا کہ چالیس گز کا تھا اور خود بھی چالیس
گز لمبے قد مین تھے اور چالیس گز اوپر کو اچھلے اور عصا کو عوج کے ٹخنے مین مارا کہ وہ اُسکے صدمہ سے اوس پتھر کی سنگینی سے گر پڑا تب بنی اسرائیل نے حملہ
کیا اور اُسکے بدن پر تلوارین مارین اور اسکو پارہ پارہ کر دیا اور سر کاٹ لیا اور کہتے ہین کہ تین ہزار برس تک اُسکی بادشاہی رہی
رود نیل پر بیٹھا رہتا تھا بعد اُسکے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو باقی جبارون کے قتل کا حکم دیا لیکن بنی اسرائیل نے باوجود و عدہ سرداران کے پہنچے
بزدلی اور نامردی اختیار کی اور کہا کہ ان جبارون کے ہم لڑا نہین سکتے وَقَالَ اللّٰهُ اور کہا اللہ نے بنی اسرائیل سے کہ اِنِّیْ مَعَکُمْ تحقیق
مین ساتھ تمہارے ہون دشمنون پر تمہاری مدد کرنیکو لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ البتہ اگر قائم رکھو گے تم نماز کو وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ اور دو گے تم
زکوٰۃ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ اور ایمان لاؤ گے تم ساتھ پیغمبرون میرے کے اور ایک موسیٰ ہی نہین وَعَزَّرْتُمُوْھُمْ اور قوت دو گے تم اُنکو کہ مدد
اُنکی کرو اور تعظیم اور خیر خواہی اُنکی بجا لاؤ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ اور قرض دو گے تم خدا کو یعنی اُسکی راہ مین خرچ کرو گے قَرْضًا حَسَنًا
قرض دینا اچھا کہ حلال وجہ سے خرچ کرو اور خالص واسطے نام خدا کے ہو یہاں قرض سے مراد صرف ہے معقول طرف واجب کے ہو لے حال یہ ہے کہ
ایمان سب امور کو کرو گے تو لَاُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ البتہ دور کر دونگا مین تم سے گناہون تمہارے کو وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اور البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتون مین کہ جاری ہین نیچے درختون اور محلون اُنکے نہرین
فَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ پس جو کوئی کافر ہوا بعد اس شرط کے تم مین سے وہ شرط کہ موجب ثواب کا ہے فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِیْلِ پس تحقیق گمراہ ہوا وہ راہ سیدھی سے کہ پہونچی مطلب کو پہونچتا اور بنی اسرائیل نے اس عہد کو وفا نہ کیا اور مستحق لعنت کے ہوئے چنانچہ فرمایا
ہے فَبِمَا نَقْضِھِمْ مِّیْثَاقَھُمْ پس ساتھ توڑ ڈالنے اُنکے عہد اپنے کو اور وفا نہ کرنے اُنکے بیچ اُس عہد کے کہ جو ہم نے اُنسے لیا تھا اور عہد اپنا توڑ
ڈالا تو لَعَنّٰھُمْ لعنت کی ہمنے اُنکو اور اپنی رحمت سے دور کیا اور مسخ کیا اُنکو یا خواری جزیہ کی اُنپر رکھی وَجَعَلْنَا قُلُوْبَھُمْ قٰسِیَۃً
اور کر دیا ہمنے دلون اُنکو سخت ایسا سخت کہ وہ لطف کے اثر سے دل اُنکے نرم ہون وہ لطف جو ہمنے اُنسے اُٹھا لیا بسبب اُنکے عناد اور انکار کے کہ
وہ معجزات روشن کو دیکھکر طرف حق کے رجوع نہین کرتے تھے اور حمزہ اور کسائی نے قاسیۃ کو قسیۃ پڑھا ہے بدون الف کے اور حاصل یہ ہے کہ ہمنے
اُنکی گمراہی مین اُنکو چھوڑ دیا ہے اور توفیق اور لطف کو اُنکے دیدہ و دانستہ انکار کرنیکی جہت سے باز رکھا ہے کہ دل اُنکے سخت ہو گئے ہین اور نصیحت
اور ڈرانا اُنکو کچھ اثر نہین کرتا ہے اور کفر اور عناد مین یہانتک اُنکی نوبت پہونچی ہے کہ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ بدلتے ہین
وہ کلموں کو توریت کے مقامون اُسکے سے کہ جو کلمے کہ آنحضرت کی صفات کے ہین اُنکو اور طرح سے بیان کرتے ہین کہ جس سے حضرت کی نبوت ثابت نہو
وَنَسُوْا اور بھول گئے وہ یعنی ترک کیا اُنہون نے حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِہٖ حصہ کو اُس چیز سے کہ نصیحت کئے گئے تھے وہ ساتھ اُسکے کہ

پیغمبر آخر الزمان کی متابعت کرنا اُنہوں نے نہ کی وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ اور ہمیشہ ہوتے رہے اے محمد صلعم کہ مطلع ہوتے ہو تو عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ
اوپر خیانت کے اُن یہودیوں میں سے کہ تیری صفات میں وہ خیانت کرتے ہیں اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے آدمی اُنمیں سے کہ وہ خائن نہیں ہیں مثل عبد اللہ
بن سلام کے اور اُنکے یاروں کی جو کہ اُن یہودیوں میں سے ایمان لائے ہیں فَاعْفُ عَنْهُمْ پس درگذر کر تو اُنسے اگر توبہ کریں وہ اور ایمان لاویں وہ
وَاصْفَحْ اور منہ پھیرلے تو اُنکی ایذا سے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو یعنی اُنکو جو معاف کرنا
اپنے نفس کا شعار کرنا چاہتے اور اب خداے تعالیٰ نصاریٰ کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اور اُن لوگوں میں سے
کہ کہا ہے اُنہوں نے کہ اِنَّا نَصٰرٰى تحقیق ہم نصاریٰ ہیں کہ ہمنے نصرت خدا کی کی ہے اور یا یہ کہ عیسیٰ ناصرہ کا رہنے والا ہے اور ہم اسکے
مذہب پر ہیں تو بعض اُن لوگوں نے یہ کہا ہے اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ لیا ہے ہمنے عہد اُنکا جیسا کہ یہودیوں سے عہد لیا تھا فَنَسُوْا پس
بھول گئے وہ یعنی ترک کیا اُنہوں نے حَظًّا حصہ کو مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اس چیز سے کہ نصیحت کی گئی تھی وہ انجیل میں مثل فارقلیط پر ایمان
لانیکو کہ وہ محمد صلعم ہے فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ پس برپا ٹھہرایا ہمنے درمیان اُنکے بسبب اُنکی عہد شکنی کے الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ دشمنی ظاہر
اور دشمنی پوشیدہ کو اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک یعنی ہم نے بسبب عہد شکنی اُنکی کے اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا اور توفیق اور لطف
کو اُنسے اُٹھا لیا یہانتک کہ وہ کئی فرقے ہوگئے یعقوبیہ کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا عیسیٰ ابن مریم ہے اور ملکانیہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تیسرا تین کا ہے اور نسطوریہ
وہ کہتے ہیں کہ خدا تین سے مل کر بنا ہے اور کہتے ہیں کہ التثلیث ہو الوحدۃ والوحدہ ہو التثلیث اور یہ سب فرقے آپسمیں عداوت رکھتے ہیں وَسَوْفَ
يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ پس قریب ہے کہ خبر دیگا اُنکو خدا بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے افعال قبیحہ اور نالائق
یعنی اُنکو سزا دیگا اُنکے افعال بد کی اور اُنکے واسطے لازم کرنے حجت کی فرماتا ہے کہ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا اے یہود اور
نصاریٰ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا کہ يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے بہت اُس چیز سے
کہ ہو تم چھپاتے مِنَ الْكِتٰبِ کتاب میں سے یعنی اے یہودیو تم صفات محمد کی اور آیہ رجم کو توریت میں سے چھپاتے ہو اور اے نصاریٰ تم
بشارت محمد کو جو کہ عیسیٰ نے دی ہے کہ احمد آنیوالا ہے اور انجیل میں وہ موجود ہے اُسکو تم چھپاتے ہو وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اور درگذر کرتا ہے
وہ پیغمبر بہت سے کہ خبر اُسکی نہیں دیتا ہے جو کچھ کہ تمہارے دلونمیں پوشیدہ ہے اسواسطے کہ کوئی مقصود اُس سے متعلق نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ
ایک یہودی نے حضرت سے عرض کی کہ کونسی ہے وہ کثیر کہ جس سے تو درگذر کرتا ہے حضرت نے اُسکی طرف سے منہ پھیر لیا اور دوسری اور تیسری
مرتبہ بھی اُسنے بہت مبالغہ کرکے پوچھا لیکن حضرت نے ہر مرتبہ منہ پھیر لیا اور مقصود اُس یہودی کا یہ تھا کہ درگذر کیکی مخالفت لازم آوے اگر کچھ
بیان کریں لیکن جسوقت دیکھا کہ حضرت نے کچھ جواب نہ دیا تو حضرت کی راستی کا یقین کرکے اُسیوقت ایمان لایا اور فرماتا ہے خدا کہ قَدْ
جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس جانب خدا سے نُوْرٌ نور کہ وہ محمد صلعم ہے وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ اور کتاب روشن کہ
وہ قرآن ہے اور نکالتے ہیں یہ دو تو گمراہونکو تاریکی ضلالت سے اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ یعنی پہلے
جو کچھ خدا نے پیدا کیا ہے وہ نور میرا ہے اور فرمایا کہ اَنَا وَعَلِيٌّ مِّنْ نُّوْرٍ وَّاحِدٍ یعنی میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں اور فرمایا کہ اَنَا
كَالشَّمْسِ وَعَلِيٌّ كَالْقَمَرِ یعنی میں مانند آفتاب کی ہوں اور علی مانند ماہتاب کی ہے يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ رہنمائی کرتا ہے ساتھ اُس نور کے
خدا مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ اُس شخص کو کہ پیروی کرے رضامندی اُسکی کی اعمال نیک کے وسیلے سے سُبُلَ السَّلٰمِ راہوں سلامتی کی
عذاب سے کہ وہ راہ دار السلام کی ہے وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اور نکالتا ہے اُنکو تاریکیوں کفر یا شک یا جہل سے طرف
روشنی ایمان یا یقین یا علم کی بِاِذْنِهٖ ساتھ اذن توفیق اپنی کے وَيَهْدِيْهِمْ اور رہنمائی کرتا ہے اُنکو دلیلوں روشن اور
دلالت اور توفیق کے وسیلے سے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ سیدھی کے کہ وہ راہ حق ہے کہ کسیطرح کی کجی اُس میں نہیں ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا البتہ تحقیق کفر کیا اُن لوگون نے کہ کہا اُنہون نے کہ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق خدا وہ مسیح
بیٹا مریم کا ہی اور یہہ قول نصاراے مین سے فرقہ یعقوبیہ کا ہی اُسکے رد مین خدا فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ
اللّٰهِ شَيْـًٔا پس کون شخص مالک ہی جانب خدا سے کسی چیز کا کہ منع کرے خدا کی قدرت اور ارادہ کو کسی چیز مین سے اِنْ اَرَادَ اگر ارادہ
کرے وہ خدا اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ یہہ کہ ہلاک کرے مسیح پسر مریم کو وَاُمَّهٗ اور ماں اُسکے کو کہ وہ مریم ہی وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا اور اُنکو کہ جو بیچ زمین کے ہین سب کی مراد یہہ ہے کہ مسیح مثل سب ممکنات کے خدا تعالی کی مخلوقات مین سے ہے اور جیسے کہ اور ممکنات
ہین ایسا ہی وہ ہے پس کیونکر وہ خدائی کے لائق ہوگا اور جیسے کہ اور ممکنات پیدا ہوتے ہین اور مرتے ہین ایسے ہی عیسی نصاریٰ کے نزدیک
سولی پاکر مر گیا تھا اگر وہ خدا ہوتا تو اُسکو کیونکر موت آتی وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی
آسمانونکی اور زمین کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور اُس چیز کی کہ جو درمیان اُن دونونکے ہی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہے جو کچھہ چاہتا ہی
کسی کو تو بدون مادہ کے پیدا کرتا ہے جیسے کہ آسمان اور کسی کو مادہ سے جیسے کہ کانین اور درخت اور حیوانات اور کسی کو اُس اصل سے کہ جنس
اُسکے سے نہین ہے جیسے کہ آدم کو خاک سے اور کسی کو اُس اصل سے کہ جنس اُسکی سے ہے جیسے کہ بچہ باپ اور ماں سے اور کسی کو مرد سے بغیر عورت کے
جیسے کہ حوا اور یہہ موافق مشہور کے ہے ورنہ حوا ہی خاک سے پیدا ہوئی ہی اور کسی کو عورت سے بدون مرد کے جیسے کہ عیسیٰ کو مریم سے
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا اوپر پیدا کرنے ہر چیز کے قادر ہے جو کچھہ چاہے موافق حکمت اور مصلحت کے پیدا کرے وَقَالَتِ
الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى اور کہا یہود اور نصاراے نے کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ ہم پسر ان خدا ہین یعنی پیروی کرنیوالے اُسکے
فرزندون کی ہین کہ وہ عزیر اور عیسی ہین اور یا یہہ کہ مقرب اُسکے ہین مانند مقرب ہونے پسر کے باپ سے اور کہتے ہین کہ نصاریٰ یہہ
دعوی کرتے تھے کہ خدا تعالی نے وحی کی طرف یعقوب کے کہ تیرے فرزندان اول ہر فرزند ہین اُنکو چالیس روز سے زیادہ دوزخ مین نرکھون
تاکہ آگ اُنکے گناہونکو جلادے اور وہ پاک ہوجاوین اور بعد اُسکے وہ بہشت مین داخل ہون اور کہتے ہین کہ ایکمرتبہ جناب سرور خدا صلعم نے کعب بن اشرف
اور کعب بن اسید کو عذاب سے ڈرایا کہنے لگے کہ اے محمد تو ہمکو کیا ڈراتا ہی ہم جو چاہین گناہ کرین خدا تعالی ہمکو معاف کردیگا اسواسطے کہ ہم فرزند اُسکے ہین
وَاَحِبَّآؤُهٗ اور دوست اُسکے اور ظاہر ہے کہ اپنے فرزندون اور دوستونکو عذاب نکریگا حق تعالی نے فرمایا قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُنکے جواب مین
ہمنے فرض کیا کہ تم اس دعوے مین سچے ہو لیکن فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ پس کسواسطے عذاب کرتا ہے تمکو خدا بسبب گناہون تمہارے
کہ دنیا مین تو تم قتل اور اسیر اور مسخ ہوئے ہو اور آخرت مین تمہارے ہی قول کے موافق تمکو چالیس روز عذاب ہوگا اگر تم اُسکے فرزند ہوتے تو ایک
روز بھی عذاب نکرتا اسواسطے کہ باپ بیٹے کو قتل اور قید اور مسخ اور آتش دوزخ کا عذاب نہین کرتا ہے اور ایسے ہی دوست کو عذاب کو کوئی روا نہین
رکھتا ہی پس معلوم ہوا کہ تم نہ اُسکے فرزند ہو نہ دوست بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ بلکہ تم آدمی ہو اُن مین سے کہ پیدا کیا ہے خدا نے جنکو یعنی
مثل تمام مخلوقات کے تم بھی ہو کہ نیکی اور بدی کی جزا پاؤگے يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ بخشتا ہی خدا واسطے جس شخص کی چاہتا ہی مومنین مین سے
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ اور عذاب کرتا ہے جس شخص کو چاہتا ہی کہ اُسکا کوئی مانع نہین ہی اور کافرونکو عذاب کریگا وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھہ کہ درمیان اُن دونونکے ہے سب کا بادشاہ اور
مالک ہی جو کچھہ چاہتا ہے سو کرے وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور طرف اُسی کی ہے بازگشت اور پھرنا واسطے جزاے اعمال کے کہ سب کو موافق اعمال کے جزا
دیگا اور فرماتا ہی کہ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے یہود اور نصاراے قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا تحقیق آیا ہی تمہارے پاس پیغمبر ہمارا کہ وہ محمد صلعم ہے
يُبَيِّنُ لَكُمْ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے راہ حق کو کہ وہ دین اسلام ہی عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اوپر منقطع ہونے وحی کے پیغمبرون
یعنی جسوقت بعد عیسی کے وحی آنی موقوف ہو گئی تو اب محمد آیا اور بیان کرتا ہے وہ احکام خدا کو اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ

واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ کہو تم کہ نہین آیا ہے ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانیوالا کافرون کا اور ان تقولوا کی تقدیر کراہۃ ان تقولوا
ہے اور کراہۃ مفعول لہ ہے کہ وہ یہان سے محذوف ہے اور کسائی اور فرا کے نزدیک لئلا تقولوا ہے اور من بشیر مین زاید ہے اور خدا فرماتا ہے کہ
فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ پس تحقیق آیا ہے تمہارے پاس خوشخبری دینے والا ثواب کی مومنون کو اور ڈرانیوالا عذاب سے کافرون اور گنہگارون کو
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ پے در پے پیغمبر بھیجتا ہے چنانچہ ایک ہزار سات سو برس کی مدت مین ایک ہزار پیغمبر
بھیجے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ درمیان عیسیٰ کے اور ہمارے پیغمبر صلعم کے چھ سو برس کا فاصلہ ہے اور بعد عیسیٰ کے ایک سو چونتیس برس مین
چار پیغمبر ہوئے تین تو بنی اسرائیل مین ہے اور ایک عرب مین خالد بن سنان اور مشہور یہ ہے کہ عرب مین اولاد اسمٰعیل مین سوا ہمارے پیغمبر کے کوئی
پیغمبر نہین ہوا اور جو کوئی پیغمبر بعد عیسیٰ کے ہوا بھی ہے تو اس پہلی ہی شریعت پر ہوا ہے اور اب خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کی مخالفت سے انبیا کے
حق مین بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کر اے محمد صلعم جس وقت کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے یعنی کہا
موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ وہ بنی اسرائیل ہین يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اے قوم میری یاد کرو تم نعمت خدا کو اوپر تمہارے جب
اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ جس وقت کئے اس نے بیچ تمہارے پیغمبر تاکہ تمکو راہ راست دکھلائین اور بہت کثرت سے تھے تم مین پیغمبر کہ ایسے کسی قوم مین
نہین تھے وَّجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو بادشاہ یعنی بعضے تم مین سے بادشاہ کئے کہ وہ بھی کثرت سے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اس کے
یہ ہین کہ وہ مملوک اور غلام ہو رہے تھے قبطیون کے ہاتھ مین اور حق تعالیٰ نے انکو اس بلا سے رہائی دلوائی یہانتک کہ وہ اپنے نفسون کے مالک
ہو گئے اور بڑے بڑے محل قبطیون کے جنمین نہرین جاری تھین انکو عطا فرمائے اس جہت سے انکو ملوک سے تشبیہ دی ہے وَاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ
اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اور دیا تمکو اے بنی اسرائیل وہ کچھ کہ نہین دیا ہے کسی کو عالم کے لوگون مین سے تمکو من و سلوی دیا اور ابر تمپر سایہ کیا
اور چشمے پتھر کے تمہارے واسطے پتھر مین سے جاری کئے اور دریا کو تمہارے واسطے پھاڑا اور سوا اسکے بہت سی نعمتین تمکو دین اور کہا موسیٰ نے
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ اے قوم میری داخل ہو تم زمین پاک مین کہ وہ زمین شام کی ہے اور قرارگاہ اکثر انبیا کی ہے
اور طرح طرح کے میوے اسمین ہین اور وہ بہت برکت کی جگہ ہے اور کفر اور شرک سے وہ زمین پاک ہے الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وہ زمین کہ لکھی
ہے خدا نے واسطے تمہارے لوح محفوظ مین کہ وہ مسکن تمہارا ہوگا بشرطیکہ ایمان پر قائم رہو تم اور جبارون پر جہاد کرو اور انسے لڑو وَلَا
تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ اور نہ پھرو تم اور پشتون اپنی کے جبارون کے خوف سے فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ پس ہو جاؤ گے تم نقصان
پانیوالے دنیا اور آخرت مین قَالُوْا کہا ان لوگون نے کہ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ اے موسیٰ تحقیق کہ بیچ اس زمین کے قوم
جبارین ہین وہ بڑے قوی اور زبردست ہین کہ مقابلہ انسے آسان نہین ہے وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اور تحقیق کہ ہم ہرگز نہ داخل ہون گے
اس زمین مین حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا یہانتک کہ نکل جائین وہ جبارین اس زمین سے فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا پس اگر وہ نکل جائین
وہ اسمین سے تو فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہین اور انسے لڑنیکی تو طاقت ہم مین نہین ہے قَالَ رَجُلٰنِ کہا
دو مردون نے مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ ان لوگون مین سے کہ ڈرتے ہین وہ خدا سے اور وہ یوشع بن نون بن سبط بن یامین اور کالب بن
یوحنا بن سبط بن یہودا تھے کہ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا انعام کیا تھا خدا نے اوپر ان دو کے ایمان کو اور عہد اور پیمان پر ثابت قدم رکھنے
کو ان دونو نے بنی اسرائیل کو کہا کہ ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ داخل ہو تم اوپر جبارون کے دروازہ بستی مین سے کہ وہ باہر نکلنے پاوین
اور راہ انپر تنگ ہو جاوے فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ پس جسوقت داخل ہو گے تم اسمین تو فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پس تحقیق تم غالب ہونیوالے ہو
اسواسطے کہ بسبب تنگی کوچون کے اور بڑے بڑے ہونے انکے جسمون کے انکو تمپر حملہ کرنا بہت دشوار ہے اور خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو
وحی کی کہ اگر تم اسمین داخل ہو گے تو البتہ انپر غالب ہو گے اور کہا ان دونو مردون نے کہ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اور اوپر خدا کے

پس توکل کرو تم اے بنی اسرائیل اس لڑائی میں اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالے وعدہ خدا کے اسواسطے اگر تم ایک قدم بھی آگے شہر کے دروازہ میں رکھو گے پس جانو کہ تو وہ لوگ باہر نکل سکیں گے اور نہ تم شہر کے اندر آ سکیں گے قَالُوْا کہا ان لوگوں نے کمال بے ادبی سے کہ يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا اے موسیٰ تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے ہمیں کبھی مَّا دَامُوْا فِيْهَا جب تک ہیں وہ لوگ بیچ اس شہر کے پس نہایت گستاخی اور بیباکی سے ان لوگوں نے خدا اور رسول خدا پر جرأت کر کے کہا کہ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ پس جا تو اور پروردگار تیرا اور لڑو تم دونوں اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ تحقیق کہ ہم اسی جگہ بیٹھنے والے ہیں حضرت موسیٰ نے تنگدل ہو کر شکایت انکی خدا سے کی کہ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ کہا اے پروردگار میرے نہیں مالک ہوں میں مگر نفس اپنے کا وَاَخِىْ اور بھائی اپنے ہارون کا فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس جدائی ڈال تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم حکم سے باہر ہو جانیوالوں کے اور یوشع اور کالب اگرچہ حضرت موسیٰ کے موافق تھے لیکن تمام قوم نے جو مخالفت کی تھی تو انکو بھی قوم میں شمار کر کے کہا کہ میں فقط اپنی جان کا اور اپنے بھائی ہارون کا مالک ہوں اور جسوقت خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کا شکایت کرنا سنا قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ کہا کہ پس تحقیق وہ زمین مقدس حرام کی گئی ہے اوپر ان بنی اسرائیل کے بسبب نافرمانی انکے اَرْبَعِيْنَ سَنَةً چالیس برس کہ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ حیران اور سرگردان پھریں وہ بیچ زمین کے کہتے ہیں کہ زمین تیہ میں بنی اسرائیل چالیس برس تک سرگردان پھرتے رہے اور وہ زمین فقط چھ فرسخ میں تھی کہ موافق کوسوں اطراف کی تخمیناً بارہ کوس ہوتی ہے صبح کو سفر کرتے تھے اور تمام روز پھرتے تھے اور شام کو پھر وہیں پہنچتے تھے جس جگہ سے کہ کوچ کیا تھا اور یہ اسوجہ سے تھا کہ خدا تعالیٰ نے زمین کو حکم کیا تھا وہ پھر جاتی تھی اور جو کہ ابتدا تھی وہ انتہا ہو جاتی تھی اور جو انتہا تھی وہ ابتدا ہو جاتی تھی اور جسوقت وہ شام کو مقام پر پہنچتے تھے وہ ابتدا ہی معلوم ہوتی تھی اور کہتے ہیں کہ حقتعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ ہم چالیس برس تک انکو حیران اور سرگردان رکھیں گے زمین تیہ میں سو موسیٰ اس خبر کو سنکر پشیمان ہوئے اور جی میں کہنے لگے کہ میں نے انکی شکایت کیوں کی تھی اسلیئے خدا تعالیٰ حضرت موسیٰ کو فرماتا ہے کہ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس نہ افسوس کر تو اوپر قوم حکم سے باہر ہو نیوالوں کی یعنی اے موسیٰ وہ بسبب نافرمانی کے سزاوار اس عذاب کے ہیں تو انکی شکایت کرنے سے پشیمان مت ہو تواریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کی ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی تھی بیس برس تو انکو فریدون کی بادشاہی میں گذرے تھے اور سو برس منوچہر کے زمانہ میں اور زمین تیہ میں جسجگہ کہ بنی اسرائیل سرگردان تھے حضرت موسیٰ نے وفات پائی اور حضرت ہارون اس سے پہلے دنیا سے کوچ کر گئے تھے اور وہ بھی زمین تیہ میں مرے تھے اور یوشع بوصیت موسیٰ خلیفہ موسیٰ کے ہوئے اور انکی جگہہ مقرر ہوئے انہوں نے بنی اسرائیل کو جباروں سے لڑنیکا حکم دیا بنی اسرائیل نے چالیس برس جو عذاب پایا تھا اس خوف سے لڑنے پر مستعد ہوئے اور انکے شہر کو جا کر گھیر لیا اور اسکا محاصرہ کر لیا اور بہتا بہتوں کو انکو قتل کیا اور جمعہ کے روز انسے لڑائی ہوئی اور جسوقت آفتاب غروب ہوا تو حضرت یوشع نے دیکھا کہ کچھ جبار باقی رہگئے ہیں حقتعالیٰ سے دعا کی کہ پھر آفتاب الٹا پھر کر بلند ہوا باقیماندوں کو بھی قتل کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ آفتاب نہیں پھرا ہے غروب ہو کر مگر تین شخصوں کیواسطے ایک تو سلیمان وصی داؤد کا کہ انکے واسطے پھرا ہے اور دوسرا یوشع وصی موسیٰ کا اور تیسرا علی ابن ابیطالب وصی محمد رسول اللہ کا کہ انکے واسطے آفتاب غروب ہو کر پھرا ہے اور علی ابن ابیطالب کیواسطے آفتاب دو مرتبہ پھرا ہے ایک مرتبہ تو رسول خدا صلعم کی زندگی میں اور کیفیت اسکی یہ ہے کہ رسول خدا صلعم کو آثار وحی کے معلوم ہوئے اور حضرت علی کے زانو پر سر مبارک اپنا رکھا اور نماز عصر کا وقت تنگ ہوا تو حضرت علی نے نماز کو اشارہ سے ادا کیا اور رسول خدا صلعم وحی سے فارغ ہوئے تو علی کو رنجیدہ اور دلگیر پایا سبب اسکا پوچھا حضرت علی نے

قابیل کا ہابیل کو قتل کرنا اور حضرت آدم کا ہابیل کے واسطے رونا

عرض کی کہ نماز عصر کی مینے اشارے سے پڑھا ہے اس سبب کہ سر مبارک آپ کا میرے زانو پر تھا اُس نماز سے میری تسلی نہین ہوتی رسولخدا صلعم
نے دعا کی کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ علی تیری اور تیرے رسول کی طاعت اور فرمانبرداری مین تھا اُسکو قدرت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی نہوئی تھی آفتاب
کو اُسکے واسطے اُلٹا پھیر دے تاکہ اطمینان سے وہ نماز کو ادا کرے اُسیوقت آفتاب اُلٹا پھرا اور اُسکے واسطے ایک آواز تھی جیسے کہ وقت پھیرنے آرہ کی لکڑی
پر آواز پیدا ہوتی ہے اور شعاع اُسکے تمام عالم پر پڑے اور اسقدر ٹہیرا کہ علی نے نماز اپنی ادا کی اور جسوقت سلام کو ادا کیا تو آفتاب نے ایکمرتبہ ہی
غروب کیا اور یہہ روایت ابن عباس اور ابوذر اور مقداد اور جابر وغیرہ اصحاب کبار سے ہے اور دوسری مرتبہ آفتاب علی کے واسطے بعد وفات رسولخدا
صلعم کے پھرا تھا اور وہ اسطرح ہے کہ جویرہ بن شمر نے روایت کی ہے کہا کہ مین ہمراہ امیر المومنین علیہ السلام کے تھا جنگ نہروان کے سفر مین جسوقت ہم
بابل مین پہنچے تو نماز عصر کا وقت آیا حضرت امیر نے فرمایا کہ یہہ وہ زمین ہے کہ خداتعالی اسمین ایک قوم کو نیچے لیگیا ہے اور کسی پیغمبر اور وصی پیغمبر کو
سزاوار نہین ہے کہ یہان نماز پڑھے ہم چلے جاتے تھے کہ اس عرصہ مین آفتاب غروب ہوگیا اور مین اپنے جی مین کہتا تھا کہ جسوقت یہہ نماز پڑھینگے اسیوقت مین
پڑھونگا اور جسوقت کہ نماز کا وقت جاتا رہا تو مینے بہت تعجب کیا کہ نماز جناب امیر کی کیونکر فوت ہوئی پس ایک مقام پر پہنچکر اُترے اور وضو کرکے
جناب امیر نے دعا کیواسطے ہاتھ اُٹھایا اور لب مبارک کو حرکت دی اُسیوقت دیکھا مینے کہ آفتاب نکلا اور اسقدر بلند ہوا کہ نماز عصر کے وقت
مقام پر پہنچا اور جناب امیر نے ہمسے فرمایا کہ ہمارے ہمراہ نماز کو ادا کرو جسوقت ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ایکمرتبہ ہی آفتاب غروب کر گیا اور مینے کہا
کہ یا امیر المومنین گواہی دیتا ہون مین اپنے یقین سے کہ تو بیشک وصی پیغمبر خدا کا ہے اور اب خداتعالی حضرت آدم کے فرزندون کا حال بیان
کرتا ہے ہابیل اور قابیل کا کہ قابیل نے عہد شکنی کرکے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا چنانچہ فرماتا ہے کہ واتل علیہم نبأ ابنی آدم اور پڑہ
تو اوپر اُن لوگون کے خصوصاً اہل کتاب پر خبر فرزندون آدم کی یعنی ہابیل اور قابیل کی اور یہہ خبر واسطے تسلی رسولخدا صلعم کے ہے کہ عہد شکنی
مخصوص اہل کتاب کی نہین ہے بلکہ پہلے ہی ایسا ہوا ہے کہ بھائی نے بھائی کو عہد شکنی کرکے قتل کیا ہے کہ جو بڑا سخت گناہ ہے اس خبر کو فرزند
آدم کی اہلکتاب کے روبرو پڑہ اے محمد صلعم بالحق ساتھ حق اور راستی کے کہ کسیطرح کی اُسمین خلاف واقع کے نہین ہو اور قصہ انکا اسطرح
سے مشہور ہے کہ کہتے ہین کہ حضرت آدم کی حوا کے پیٹ سے ہر دفعہ مین ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑوان پیدا ہوتے تھے ایک مرتبہ قابیل اور اقلیما
دو بھائی اور بہن پیدا ہوئے اور دوسری مرتبہ ہابیل اور لیوذا بھائی اور بہن پیدا ہوئے اور حضرت آدم کا دستور تھا کہ ایک جوڑے کی بیٹے کا نکاح
دوسرے جوڑے کی دختر سے نکاح کرتے تھے اس دستور کے موافق قابیل کو تو منسوب لیوذا سے کیا کہ یہہ بدصورت تھی اور ہابیل کو منسوب اقلیما
سے کیا اور یہہ خوبصورت تھی قابیل نے اپنی نسبت سے انکار کیا اور کہا کہ میری بہن تو خوبصورت ہے اور میرے ہمراہ وہ پیٹ مین رہی ہے
مین اُسکے واسطے اولی ہون اور ہابیل کی بہن بدصورت ہے مین اُس سے نکاح نکرونگا اور ہابیل کا اُسکو حسد ہوگیا تھا اُسوقت حضرت آدم نے
فرمایا کہ میرا اسمین کچھہ اختیار نہین ہے خداتعالی نے جو حکم دیا ہے اُسکے موافق کیا قابیل کو اس بات کا یقین نہوا اور کہا کہ تو ہابیل کو
زیادہ دوست رکھتا ہے اسواسطے تو اُسکو خوبصورت عورت دیتا ہے آدم نے فرمایا کہ تمہیں یقین کسی کو قبول نہین کرتا ہے تو تم دونو بھائی قربانی
کرو جسکی قربانی قبول ہوجے اُسکو مین اقلیما سے منسوب کرونگا اسبات پر قابیل راضی ہوا اور دونو بھائی اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر لیگئے
ہابیل تو گوسفندان کا ریوڑ رکھتا تھا ایک بچہ گوسفند کا فربہ کہ اُسکو بہت دوست رکھتا تھا اور گیہون دودہ اور مسکہ پہاڑ کی چوٹی پر لیکر آیا
اور ارادہ کیا کہ اگر میری قربانی قبول ہوگی تو مین اقلیما سے دست بردار ہونگا اور قابیل زراعت کرتا تھا اپنی زراعت مین سے گیہون کے
خوشے خراب اور ناکارہ لیا اور اُنکو پہاڑ پر لیکر چلا آیا اور ارادہ کیا کہ قربانی میری قبول ہوئے یا نہوئے مین اپنی بہن سے دست بردار نہونگا
پس جسوقت کہ وہ دونو اپنی اپنی قربانیان لیکر پہاڑ پر آئے تو بعد اُسکے آگ آسمان سے نازل ہوئی اور ہابیل کی قربانی کو اُسنے کہا لیا اور
قابیل کی قربانی ویسی ہی پڑی رہی اور قبول نہوئی قابیل کو یہہ حال دیکھکر زیادہ حسد ہوا اُسنے ہابیل کو مار ڈالا اور فرشتی

قتل کی کیفیت بعد اسکے آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قابیل نے ہابیل کو اقلیما کی جہت سے قتل نہیں کیا تھا
اسواسطے کہ ہابیل کا نکاح اقلیما سے درست ہی نتہا کہ وہ دونو ایکہی پیٹ سے بھائی اور بہن تہے اور حضرت آدم بھائی کا نکاح بہن سے کیونکر کرتے کہ نکاح بھائی
کا بہن سے کبہی درست نہیں ہوا ہے اور ذکر اسکا سورۂ نساء میں گذر گیا ہے راوی نے پوچھا کہ پھر قابیل نے ہابیل کو کسواسطے قتل کیا فرمایا کہ حضرت
آدم کو خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ ہابیل کو وصی اپنا کرا اور اسم اعظم اسکے سپرد کرا اور قابیل ہابیل سے عمر میں زیادہ تہا اسکو خبر پہنچی تو غصہ ہوا اور
حضرت آدم سے کہا کہ میں بڑا ہوں مجھکو وصی کرنا چاہئے اسوقت آدم نے دونو کو قربانی کرنیکا حکم دیا ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور قابیل کی
قربانی قبول نہوئی یہ قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اے محمد صلعم خبر کر تو فرزندان آدم کی اُن اہل کتاب کو بحق وراستی **اِذْ قَرَّبَا**
جسوقت کہ دونو قربانی رکہی اُن دونو نے **قُرْبَانًا** ایک قربانی یعنی قربت طلب کی انہوں نے خدا کی کہ اس سے حق ظاہر ہو جاوے تاکہ اسپر قرار
پکڑیں **فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا** پس قبول کیگئی وہ قربانی ایک کی اُن دونوں سے کہ وہ قربانی ہابیل کی تہی اور آگ آسمان سے آکر اسکو لیگئی
وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ قبول کیگئی دوسرے سے کہ وہ قابیل تہا اسواسطے کہ آگ آئی قربانی پر سے گذر کر چلی گئی اور قربانی کیطرف توجہ نکی
قابیل نے غصہ ہوکر **قَالَ** کہا ہابیل سے کہ **لَاَقْتُلَنَّكَ** البتہ قتل کرونگا میں تجھکو **قَالَ** کہا ہابیل نے کہ **اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ**
الْمُتَّقِيْنَ سوائے اسکے نہیں قبول کرتا ہے خدا پرہیزگاروں سے جو کہ خالص نیت سے قربانی کرتے ہیں اور تو نے پرہیزگاری اختیار نکی تیری قربانی قبول
نہوئی اس میں میرا کیا گناہ ہے کہ میرے قتل کا تو نے ارادہ کیا ہے **لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ** البتہ اگر کشادہ کریگا تو طرف میری ہاتھ اپنے کو **لِتَقْتُلَنِيْ**
تاکہ قتل کرے تو مجھکو **مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ** نہیں ہوں میں کشادہ کرنیوالا ہاتھ اپنے کو طرف تیرے ہرگز **لِاَقْتُلَكَ** تاکہ قتل کروں میں تجھکو **اِنِّيْٓ**
اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق کہ میں خوف کرتا ہوں خدا سے کہ **رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ** پروردگار عالموں کا ہے کہتے ہیں کہ ہابیل قوت میں قابیل سے زیادہ
تہا لیکن خوف خدا سے اسکے دفع کرنے میں کوشش نکی اور یہ بھی معنی ہیں کہ تو ظلم سے قتل کی ابتدا کریگا لیکن میں ظلم کے قصد سے تیرے قتل کی ابتدا نکرونگا
اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ پھرے تو **بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ** ساتھ گناہ میرے کے اور گناہ اپنے کے یعنی میرا گناہ اور اپنا گناہ
دونو کا تو اپنی گردن پر رکہے اور جسوقت کہ تو مجھکو قتل کریگا تو **فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ** پس ہو جائیگا صاحبان دوزخ سے **وَذٰلِكَ**
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ اور یہی ہے بدلا ظلم کرنیوالوں کا کہ جو ناحق کسی کو قتل کریں چاہئے کہ اسکے عوض میں وہ دوزخ میں جلا کریں اور کہتے ہیں کہ اثمی
و اثمک سے مراد یہ ہے کہ گناہ میرے قتل کا اگر تو مجھکو قتل کریگا اور گناہ تیرے جو تجھسے پہلے تہے یا وہ گناہ کہ جسکے سبب سے قربانی تیری قبول نہیں ہوئی
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص قتل کرے کسی مومن کو تو تمام گناہ اس مومن کے اس قاتل پر خدا تعالیٰ رکہیگا اور مقتول گناہ سے
پاک اور بری ہو جائیگا اور یہی مراد ہے ہاثمی و اثمک سے **فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ** پس رغبت دلائی واسطے اس قابیل کے نفس اسکے نے **قَتْلَ**
اَخِيْهِ مار ڈالنے بھائی اپنے کو کہ ہابیل ہے قتل کی تدبیر میں رہتا تہا جسوقت حضرت آدم نے ارادہ مکہ کی زمین کا کیا بیت المعمور کیواسطے تو
قابیل فرصت پاکر ہابیل کے پاس آیا دیکہا کہ وہ سوتا ہے ایک بڑا سا پتہر اٹہا کر ہابیل کے سر پر مارا کہ مغز اسکا پریشان ہو گیا **فَقَتَلَهٗ** پس مار ڈالا
اسکو اسنے پھر سو **فَاَصْبَحَ** پس ہو گیا وہ قابیل اپنے بھائی کو قتل کرکے **مِنَ الْخٰسِرِيْنَ** نقصان پانیوالوں میں سے کہ دنیا میں تو مردود اور
رانده ہوا باپ کا اور آخرت میں فضیحت عذاب سے اہل دوزخ کا اسکو ہوگا اور اسکے قتل کی کیفیت اسطرح سے بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم و اسکے
سب لڑکے حج کو گئے تہے ایک روز قابیل نے ہابیل کو جنگل میں سوتا ہوا پایا حیران تہا کہ کیونکر اسکو قتل کروں شیطان ایک جانور پکڑ لایا اور
دوسرے جانور کا سر پتہر سے کچلا کہ وہ مر گیا قابیل نے یہ حال دیکہکر ایک پتہر ہابیل کے سر پر مارا کہ وہ مر گیا اور قابیل نے ہابیل کو تو مار ڈالا لیکن
حیران تہا کہ اسکو کیونکر پوشیدہ کروں اور مدتوں روتا رہا ہابیل کی لاش کو کمر پر رکہے ہوئے پھرا کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ چالیس روز تک لئے ہوئے پہرا
کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک سال تک لئے ہوئے پھرا کیا یہانتک کہ اسمیں بدبو آنے لگی اور درندوں اور پرندوں نے حملہ کیا کہ اسکو

ہم کہا ہین اُسوقت خدا تعالی نے دو کوّے بہیجے کہ وہ دونو آپس مین لڑے ایک کوّے نے دوسرے کوّے کو مار ڈالا اُس کوّے قاتل نے اپنی چونچ سے
زمین کو کہود کر اُس کوّے مردہ کو اُسمین دفن کیا اور قبر کی شکل بنادیا اور مٹی سے اُسکو بہر دیا قابیل نے یہ دیکہکر ایک گڑہا کہودا اور ہابیل کو اُسمین
دفن کیا اور مٹی سے اُسکو پر کر دیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا پس بہیجا خدا نے کوّے کو یَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ کہودتا تہا وہ بیچ
زمین کے گڑہا اپنی چونچ سے اور پاؤن سے لِيُرِيَهٗ تاکہ دکہاوے اُس قابیل کو كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ کیونکر پوشیدہ کرے لاش بہائی اپنے
کی جسوقت قابیل نے یہ ماجرا دیکہا تو قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى کہا کہ واے مجہیر اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ کیا عاجز ہوا ہون مین
اس سے کہ ہوؤن مین مثل اِس کوّے کے یعنی ایسا عاجز ہوا ہون مین کہ کوّے کی مانند بہی نہو فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ پس پوشیدہ کرون مین
لاش بہائی اپنے کی فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ پس ہوگیا وہ قابیل پشیمانون مین سے بہائی کے قتل کرنے سے کہ اُسکو قتل کرنے مین بہت مشقت
اُٹہائی اور منقول ہے کہ قابیل اپنے بہائی کو دفن کرکے باپ کے پاس آیا اور حضرت آدم نے ہابیل کو جو اُسکے ہمراہ نہ دیکہا تو پوچہا کہ ہابیل کہان
ہے کہا کہ کیا تو نے مجہکو اُسکا نگہبان کیا تہا آدم نے فرمایا کہ میرے ہمراہ قربان گاہ پر چل اور حضرت آدم کے دل مین گزرا کہ قابیل نے اُسکو قتل کیا
ہے پس جسوقت قربانگاہ پر پہنچے تو آدم پر واضح ہوگیا کہ قابیل نے اُسکو مار ڈالا ہے پس آدم نے لعنت کی اُس زمین کو کہ جسنے ہابیل کا خون قبول کیا
اور حکم کیا حضرت آدم نے کہ قابیل پر لعنت چاہیے اور آواز دیگئی قابیل کو آسمان کی طرف سے کہ لعنت کیا گیا ہے تو کہ اپنے بہائی کو تو نے قتل کیا اور
اسی واسطے زمین لہو کو نہین پیتی ہے پس حضرت آدم وہان سے پہر آئے اور روئے ہابیل پر چالیس روز اور شب اور جسوقت زاری کرتے تہے تو شکایت
اُسکی طرف خدا کے کرتے تہے اور خدا تعالی نے وحی کی طرف آدم کے کہ مین بخشنے والا ہون تمہکو ایک پسر کہ وہ قائم مقام ہابیل کا ہو اور بعد اس کے
حوا نے ایک لڑکے کو جنا کہ وہ مبارک اور پاکیزہ تہا اور جبکہ ساتوان روز ہوا تو خدا تعالی نے وحی کی کہ اے آدم یہ لڑکا بخشش ہے میری طرف سے
اسکا نام تو ہبۃ اللہ رکہہ اور وہ حضرت شیث پیغمبر تہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت آدم سو برس تک ہابیل کی مصیبت مین دلتنگ
ہوکے کبہی ہنستے نہ تہے جب عمر اُنکی ایکسو تیس برس کی ہوئی تو شیث اُنکی پیدا ہوئے اور بچاس صحیفے اُنکو خدا نے بخشے اور حضرت آدم کا اُنکو وصی
کیا اور جسوقت آدم نے قابیل کو نکالدیا تو وہ عدن کو چلا گیا اور ابلیس کے وسوسہ کرنے سے آتش پرست ہوگیا اور اُسکی اولاد نے بہی اُسکی
پیروی کی اور لہو ولعب اور مزامیر اور شراب اور زنا اور تمام منہیات مین مشغول ہوتی رہی یہانتک کہ نوح کے طوفان مین سب غرق ہوئے اور اولاد
کی باقی رہی اور فرماتا ہے خدا کہ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اِس قتل کی جہت سے کہ ناحق ہوا ہے كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لکہا ہمنے اوپر بنی اسرائیل
کے یعنی حکم کیا ہے اُنپر کہ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ تحقیق جو شخص کہ قتل کرے نفس کو بغیر عوض کسی نفس کے اَوْ
فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ یا بدون فساد کے بیچ زمین کے یعنی وہ قتل کرنا فساد کا ہی نہو جیسے کہ شرک اور رہزنی اور زنا وغیرہ کی جہت سے قتل کرنا
نہو پس وہ دو قسم سے کا قتل کرنا ناحق کا ایسا ہے کہ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ پس گویا کہ قتل کیا آدمیونکو جَمِيْعًا سب کو اسواسطے
کہ اس عمل بد سے لوگونکو دلیر کیا قتل کرنے پر اِس صورت مین ایک کا قتل کرنا اور سب کا قتل کرنا برابر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہے کہ جہنم مین ایک صحرا ہے اگر کوئی سب آدمیونکو قتل کرے تو اُس صحرا مین جاویگا اور اگر ایک آدمی کو قتل کرے تو بہی اُس صحرا مین جاویگا
اور اس آیت مین اگرچہ خدا تعالی بنی اسرائیل کو فرمایا ہے لیکن حکم اسکا قیامت تک سب آدمیون مین جاری ہے وَمَنْ اَحْيَاهَا اور جو شخص
زندہ کرے اُس نفس کو کہ قصاص کو کسی سے معاف کرے یا کسی قاتل کے چنگل سے کسی کو چہڑائے یا وہ باز رہے قتل ناحق سے تو ایسا ہے کہ فَكَاَنَّمَآ
اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا پس گویا کہ زندہ کیا اُسنے آدمیون کو سب کو اسواسطے کہ ثواب اُسکا مثل ثواب اُس شخص کے ہوگا کہ جو تمام آدمیونکو ہلاکت
سے بچاوے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جو کوئی نکالے کسی کو گمراہی سے کہ گویا زندہ کیا اُسکو اور جو شخص کہ نکالے کسی کو ہدایت
طرف گمراہی کی تو ایسا ہے کہ گویا قتل کیا اُسکو اور بعضے کہتے ہین کہ زندہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ پہر آگ کسی کو ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہی دیوار و

جسنے وہ کو کسیکو جینے دیا اور روزی دی اور فقیری سے طرف آسودگی کی اور افضل سب سے یہ ہے کہ نکالے کسی کو گمراہی سے طرف راہ حق کی اور فرماتا ہے
خدا تعالی وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ اور البتہ تحقیق آئے اُن بنی اسرائیل کی پاس رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ پیغمبر ہمارے ساتھ دلیلون واضح اور معجزون روشن کے
ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ پھر تحقیق بہت سے اُن میں سے بَعْدَ ذَٰلِكَ پیچھے ان پیغمبرون اور معجزون روشن کے فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ بیچ زمین کے
البتہ حد سے گزرنیوالے ہین کہ حرام کو حلال کرتے ہین اور ناحق لوگون کو قتل کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ بنی ضبہ کی قوم
لوگ بیمار ہو کر حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت مین آئے حضرت نے فرمایا کہ تم میری پاس ٹہیرو جسوقت تمکو صحت حاصل ہو جائیگی تو تمکو لشکر کیطرف بہیجدونگا
اُن لوگون نے کہا کہ ہمکو مدینہ سے رخصت فرماؤ حضرت نے اُنکو صدقہ کی گلہ کے اونٹون مین بہیجدیا وہان وہ شفا کیواسطے اونٹون کا موت پیتے تہے
اور اونٹنیون کا دودہ کہاتے تہے جسوقت اچہے ہو گئے اور قوت حاصل ہوئی تو تین آدمیون کو انہون نے جو کہ اونٹون کے نگہبان تہے قتل کیا
اور اونٹون کو ہانک لیگئے یہ خبر جناب رسولخدا صلعم کو پہنچی حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو انکے پیچہے بہیجا وہ لوگ ایسے جنگل مین چلے گئے تہے کہ
وہان سے نکل نہین سکتے تہے کوئی حضرت علی نے وہان سے پکڑا انکو قید کیا اور رسولخدا صلعم کی خدمت مین انکو لائے اس مقدمہ مین خدا تعالی فرماتا
إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ سوا اسکے نہین کہ جزا اُن لوگون کی کہ جنگ کرتے ہین وہ خدا سے اور پیغمبر اسکے سے کہ قتل
کرتے ہین اور مال لوگون کے لوٹتے ہین وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا اور دوڑتے ہین وہ بیچ زمین کی فساد کرنیکے لیے ہو کر فساد اور احوال
واقع ہوا ہے یعنی پہرتے ہین وہ زمین مین فساد کیلیے ہو کہ قتل اور غارت کرتے ہین یہی جزا اُن لوگون کی أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا یہ ہے
کہ قتل کیے جائین وہ یا سولی دیے جائین أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ یا کاٹے جائین ہاتہ انکے اور پاؤن انکے مِنْ خِلَافٍ
خلاف طرح سے کہ کاٹا جاوے سیدہا ہاتہ اور اولٹا پاؤن سیدہا پاؤن اور اولٹا ہاتہ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ یا نکالے جائین وہ زمین سے کہ شہر بدر
انکو کریں اور کسی شہر مین انکو ٹہیرنے نہ دیوین ایسی جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو کہتے ہین کہ حضرت نے حکم دیا انکے سزا دینے کا ہاتہ اور پاؤن
انکے برخلاف کاٹے گئے یعنی دست راست اور پاے چپ یا دست چپ اور پاے راست اور بعد اسکے سلائی انکے آنکہون مین پہیر کر سولی پر انکو
چڑہا دیا اور بعضے یہ آیت کی شان نزول مین اسطرح بیان کرتے ہین کہ چہٹے سال ہجرت کی ایک جماعت عرینہ مین سے خدمت مین رسولخدا
صلعم کی حاضر ہوکر مسلمان ہوئی اور چند روز مدینہ مین حضرت کے رہی ہوا مدینہ کی انکے مزاج کو موافق نہ آئی اسواسطے وہ بیمار ہو گئی اور چہرہ اور
آنکہون انکی زرد ہو گئیں حضرت نے حکم دیا کہ شتران شیردار مین جاؤ کہ وہ عیر کے نزدیک ہے وہ وہان گئے اور چند روز وہان رہے اور موت اور
دودہ اونٹنیون کا پیتے جسوقت انکو صحت حاصل ہوئی تو سپیدہ دم حضرت کی ہانک کر لیگئے اور یسار کہ غلام حضرت کا تہا اسنے انکا تعاقب
کیا اور یسار مین اور ان مین جنگ واقع ہوا آخر یسار کو ان لوگون نے گرفتار کیا اور ہاتہ اور پاؤن اسکے کاٹ ڈالے اور کانٹے اسکی آنکہون اور زبان
مین چبہوتے یہانتک کہ وہ شہید ہو گیا حضرت نے یہ خبر سنکر کرز بن جابر کو مع بیس سواروں مسلح کے انکے پیچہے بہیجا کہ وہ سب کو ہاتہ اور پاؤن
انکے باندہ کر حضرت کی خدمت مین لایا حضرت نے انکی بابت مین وہ آیت نازل کی اور رسولخدا صلعم نے انکو سزا دی ذَٰلِكَ وہ سزا کہ جوان کے
واسطے وقوع مین آئی لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا واسطے انکے رسوائی ہے بیچ دنیا کے ذلت سے مارے جائین وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ
اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا انکے گناہ کی وجہ سے جو ہے بہت بڑے إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر جو لوگ کہ توبہ کریں مِنْ قَبْلِ أَنْ
تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ پہلے اس سے کہ قادر ہو تم اوپر انکے کہ پکڑو تم انکو اور شہادت قائم ہو اوپر فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ پس جانو تم کہ تحقیق خدا
بخشنے والا ہے گناہ ہون کا بعد توبہ کے رَحِيمٌ مہربان ہے توبہ کرنیوالون پر کہ انکے گناہ کو بخشدیتا ہے لیکن گناہ آدمیون کا یعنی قتل اور غصب اور غارت
اسمین ہوں نقد ماخوذ اور ادا کرنا حقوق مالی کا بسبب عفو حضرت کا ہوتا ہے اور اب خدا تعالی پرہیزگاری اور اعمال نیک کیطرف حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو تم خدا سے اسکی نافرمانی کرنے مین وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ اور

طلب کرو تم طرف اسکے وسیلہ کو بسبب بجالانے اعمال نیک کے کہ اسکی واجبات اور مستحبات کو بجا لاؤ اور منہیات سے پرہیز کرو وَجَاهِدُوا
فِي سَبِيلِهِ اور جہاد کرو تم بیچ راہ اسکی کے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تاکہ تم رستگاری پاؤ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا
کہ وسیلہ ڈھونڈو تم خدا کیطرف اسکی رضامندی کی طلب کرنیسے کہ اسکی قضا پر راضی رہو اور اسکے نازل کئے ہوئے بلا پر صبر کرو اور فرمایا جناب
رسول خدا صلعم نے کہ اولاد حسین میں سے جو کہ آئمہ ہیں جس کسی نے انکی متابعت کی اسنے خدا کی متابعت کی اور جسنے انکی نافرمانی کی اسنے خدا کی
نافرمانی کی وہ ہیں دستاویز مضبوط اور وسیلہ طرف خدا کے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ وسیلہ ایک حجاب ہے
درمیان بندہ کے اور خدا کے اور وہ علی بن ابیطالب ہیں جو بندہ کہ اسکو وسیلہ کرے خدا تعالیٰ اسکو اس درجہ پر پہنچاتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ بہشت میں دو گھر ہیں دو موتی کے کہ چھت انکی عرش تک ہے ایک تو سفید ہے اور دوسری زرد ہے اور ہر ایک کے اوپر ستر ہزار بالاخانہ
ہیں سفید تو اُن میں سے وسیلہ محمد کا اور اسکے اہلبیت کا ہے اور زرد وسیلہ ابراہیم کا اور اسکے اہلبیت کا ہے اور اب خدا تعالیٰ کفار کا حال بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا ہے بتوں کی پرستش کر کے لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا اگر تحقیق ہووے واسطے انکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے مال اور اسباب کی قسم سے وَمِثْلَهُ مَعَهُ اور مثل اسکے ہمراہ اسکے ہو یعنی
جسقدر کہ مال دنیا میں ہے وہ سب ہو اور مثل اسکے اور ہو کافروں کیواسطے لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تاکہ بدلا دیویں
وہ ساتھ اسکے عذاب روز قیامت کے سے کہ وہ مال دیکر اپنے نفس کو قیامت کے عذاب سے بچانا چاہیں تو مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ نہ قبول کیا جاتا
کا اُنسے وہ مال کسی طرح سے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک اور لیفتدوا بہ میں ضمیر بہ کی کہ واحد ہے دو چیز کیطرف
اسواسطے پھرتی ہے کہ وہ ضمیر بمنزلہ اسم اشارہ کے ہے جیسے کہ عوان بین ذالک میں اور یا واو ومثلہ کی بمعنی مع ہے اور جسوقت وہ کفار دوزخ میں ڈالے
جاوینگے تو يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ ارادہ کرینگے یہ کہ نکلیں وہ آتش دوزخ سے وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا اور حال
یہ ہے کہ نہیں ہیں وہ نکلنے والے اس سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ اور واسطے انکے عذاب ہے ہمیشہ کہ ہرگز منقطع نہو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ دروازہ
بہشت کا دوزخ کیطرف کھولیگا اور کفار جسوقت اسکو دیکھیں گے تو ارادہ بہشت میں جانیکا کرینگے اور ادھر کو دوڑینگے اور ہر ایک دوسرے پر گرنے لگے
تاکہ آتش دوزخ سے باہر نکلجائیں جسوقت بہشت کے دروازہ کے نزدیک پہنچیں تو خدا تعالیٰ دروازہ بہشت کا بند کرادے اور وہ محروم ہو کر اسیطرح پھر جاویں
اور اب خدا تعالیٰ چوروں کی سزا کو بیان کرتا ہے جو کہ پوشیدہ لوگوں کا مال لیتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ اور چوری کرنے
والا مرد اور چوری کرنیوالی عورت فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا پس کاٹو تم دست راست انکا اگر چوتھائی دینار سے کم نہ چرایا ہو اور دینار تین
اور تین تہائی مثقال کا ہوتا ہے طلا سے بنا ہوا اور اگر اس سے کم کی یعنی چوتھائی دینار سے کم کی چوری کی ہو تو تعزیر لازم ہے اور چور کا ہاتھ کاٹیں تو چاہیے
کہ اسطرح سے کاٹیں کہ چاروں انگلیاں اسکی کاٹیں اور کف دست اور انگوٹھے کو باقی رکھیں جَزَاءً بِمَا كَسَبَا بدلا ہے بسبب اس چیز کے کہ
کسب کیا ہے انہوں نے نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ واسطے عذاب دینے کے خدا کیجانب سے وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور خدا غالب ہے اپنے حکم میں حَكِيمٌ
حکمت والا ہے جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور السارق والسارقة نزدیک سیبویہ کے دو جملہ ہیں یعنی حکم السارق والسارقة
فیما یتلی علیکم اور ایسے ہی باعتبار عطف کی السارقة مبتدا ہے اور مضاف بعد کا وہ لفظ حکم کا محذوف ہوا اور فیما یتلی خبر اسکی ہے کہ محذوف ہے مبتدا اور خبر
ملکر ایک جملہ تو یہ ہوا اور فاقطعوا دوسرا جملہ ہے اور نزدیک مبرد کے وہ سب ایک جملہ ہے اور فا سببیہ ہے جو کہ خبر پر داخل ہوئی ہے واسطے متضمن ہونے معنی شرط
اور جزا کی اور انکا مفعول واقع ہوا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ پس جو شخص کہ توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے سے یعنی چوری کے بعد توبہ
کرے وَأَصْلَحَ اور درست کرے کار اپنے کو کہ جسکا مال چرایا ہو اسکو راضی کرے اور چوری سے توبہ کرے فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ پس تحقیق کہ خدا
توبہ قبول کرتا ہے اوپر اسکے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے گنہگاروں کا بعد توبہ کے رَّحِيمٌ مہربان ہے کہ قیامت میں انکو نہ رسوا کرے

اور فرماتا ہی خدا کہ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانتا ہی تو کہ تحقیق خدا واسطے اسکے پادشاہی آسمانون
اور زمین کی ہی یعنی بیشک جانتا ہی تو خدا تعالی مالک و پادشاہ آسمانون کا اور زمین کا سب کا ہی يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ عذاب کرتا ہے جسکو
چاہتا ہی وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور بخشتا ہی واسطے جس شخص کو چاہے جسوقت وہ شخص توبہ کرے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا اوپر
ہر چیز کے قادر ہی عذاب کرنے مین اور بخشنے مین اور اب خدا تعالی حضرت کی تسلی کیواسطے فرماتا ہی کہ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ اے پیغمبر
غمگین کرین تجھکو الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ کفر کے یعنی کفر کو ظاہر کرتے جسوقت فرصت پاتے ہین مِنَ
الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ان لوگون مین سے کہ کہا انہون نے کہ ایمان لائے ہم اور یہ کلمہ کہتے ہین وہ ظاہر مین بِاَفْوَاهِهِمْ ساتھ مونہون اپنے کے
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ اور نہین ایمان لائے ہین دل انکے مراد اس فرقہ سے منافقین ہین جو کفار سے دوستی رکہتے تھے اور مسلمانون سے تمسخر کرتے تھے اور
اس آیت سے معلوم ہوا کہ فقط زبان سے اسلام کا ظاہر کرنا کفایت نہین کرتا ہے جبتک کہ دل سے اقرار نہووے وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا اور ان لوگون
مین سے جو یہودی ہوئے ہین وہ کفر مین جلدی کرنیوالے کہ یہودی ہوئے ہین سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ بہت سننے والے ہین واسطے جھوٹ کے سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ
اٰخَرِيْنَ بہت سننے والے ہین واسطے قوم دوسری کے کہ جو لَمْ يَاْتُوْكَ نہین آئے ہین تیرے پاس بسبب تکبر اور عناد اور ننگ کی اور مراد اس سے
خیبر کے یہودی ہین کہ یہودی مدینہ کے انکی طرف سے مدینہ مین جاسوسی کرتے تھے اور جہوٹی خبرین خیبر کے یہودیونکو پہنچاتے تھے کہ محمد ایسا اور ایسا کہتا ہی اور
وہ خیبر کے یہود بسبب اپنے تکبر کے حضرت کی خدمت مین حاضر نہین ہوتے تھے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ ایک عورت شوہر دار
اور ایک مرد صاحب زوجہ نے خیبر کے یہودیون سے آپس مین زنا کیا اور توریت مین انکے واسطے حکم سنگسار کرنیکا تہا یہودیون نے انکی بزرگی اور
شرافت کا لحاظ کرکے چاہا کہ انکو سنگسار نکرین آپس مین مشورہ کیا کہ یہ مرد جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے اسکی کتاب مین یہ حکم نہین ہو لیکن ہم جو اس سے
جنگ اور کارزار رکہتے ہین اس مجلس مین نہین جاسکتے ہین مصلحت یہ ہے کہ کسی کو بنی نضیر اور بنی قریظہ مین سے بہیجین کہ وہ اس سے ہم عہد مین اور
وہ اس سے حد زنا محصنہ کی پوچہین اگر وہ کوڑے لگانے کا حکم دیوے تو قبول کرین اور اگر سنگسار کرنیکا حکم دیوے تو اسکی بات کو نہ سنو پس وہ اس
زانی اور زانیہ سمیت مدینہ مین آئے اور مدینہ کے یہودیون سے سب حال بیان کیا اور اشراف یہود مدینہ کے جناب رسولخدا صلعم کی مجلس اقدس مین حاضر
ہوئے اور زنا محصنہ کی حد سے سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ سنگسار کرنا چاہئے انہون نے انکار کیا اور کہا کہ توریت مین چالیس کوڑے روغن
قیر سے ملے ہوئے کے مارنے کا حکم ہی تا کہ آگا اور پیچہا اسکا سیاہ ہوجاوے اور بعد اسکے گدہے پر اولٹا سوار کرکے محلون مین اسکو پہراوین جبرئیل نے حضرت
سے عرض کی کہ یہ لوگ جہوٹ کہتے ہین توریت مین یہ حکم نہین ہو اپنے کہو کہ ہمارا اور تمہارا منصف ابن صوریا ہو کہ وہ سب سے زیادہ عالم
یہودیون کا ہی حضرت نے یہودیون کو فرمایا کہ تمہاری قوم کا خیبر مین ایک جوان سادہ رو اور سفید رنگ ہی اور ایک آنکہ اسکی ہی اور اس کو
ابن صوریا کہتے ہین کہا کہ ہان وہ بڑا عالم ہی تو نے اسکو کہان دیکھا ہی حضرت نے فرمایا کہ مینے جبرئیل سے سنا ہی اور فرمایا کہ وہ ہمارے اور تمہارے
درمیان منصف ہی جو کچہہ کہ توریت مین ہو اس سے پوچہنا چاہتے وہ انصاف سے کہدیگا یہودیون نے کہا کہ ہم راضی ہین حضرت نے آدمی بہیجکر اسکو
خیبر سے بلوایا جب وہ آیا حضرت نے اس سے پوچہا کہ ابن صوریا توہی ہے کہا کہ ہان پہر حضرت نے اس سے فرمایا کہ تو ہمارے اور یہودیون کے درمیان
منصف ہوا کہا کہ بہت خوب حضرت نے اسکو قسم دی کہ تجہکو قسم ہی اس خدا کی کہ جسنے توریت کو موسی پر نازل کیا ہی اور دریا کو انکے واسطے
چیرا ہے اور انکو فرعون سے نجات دی ہی اور من و سلوی تمپر نازل کیا ہی اور ابر سے تمپر سایہ کیا ہی اور حکم حلال اور حرام کا توریت مین بیان کیا
کہ حد زنا محصنہ کی سنگسار کرنا ہے یا نہین ہی ابن صوریا نے کہا کہ اگر یہ بات نہوتی کہ آگ آسمان سے نازل ہوکر مجہکو جلاوے تو مین جہوٹ بیان
کرتا لیکن تو بتلا کہ تیرے خدا نے اسمین کیا حکم کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ میرے خدا نے حکم کیا ہی کہ جسوقت چار گواہ زنا محصنہ پر گواہی دیوین
تو سنگسار کرنا انہون کا واجب ہی ابن صوریا نے کہا کہ بخدا کہ موسی کی توریت مین بہی یہی حکم ہی حضرت نے فرمایا کہ دونون کو سنگسار کرو

زنا محصنہ کے سنگسار کا بیان

یہودیوں نے ابن صوریا سے کہا کہ تو نے کسواسطے ہمارا راز ظاہر کر دیا کہا کہ محمدؐ نے سوگند جو مجھکو دی تھی اسواسطے میں نے راست بیان کیا حضرت
فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ تمنے حکم خدا کو بدلا کہنے لگے کہ واسطے رعایت حال اشراف کے اور انکی حرمت کے ملاحظہ سے حقتعالی نے انکے مقدمہ میں آیت
نازل کر کے فرمایا کہ وہ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ بدلتے ہیں کلموں کو یعنی آیۂ رجم کو مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ پیچھے رکھنے اسکے کے مقاموں اسکے
سے یعنی پیچھے اسکے کہ خدا نے اسکو ایک جگہہ رکھا تھا وہاں سے اسکو بدل ڈالتے ہیں کہ اسکی جگہہ پہیرا اور رکھہ دیتے ہیں اور یحرفون صفت
سماعون کی ہے اور مبتدا اسکا محذوف ہے اور تقدیر اسکی یحرفون الکلم ہے اور تقدیر میں بعد مواضعہ کی من بعد وضعہ کلامہ مواضعہ ہے اور
حاصل یہ ہے کہ حلال کو وہ حرام کیجگہہ کہتے ہیں اور حرام کو حلال کیجگہہ کہتے ہیں يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا کہتے ہیں وہ کہ اگر
دئے جاؤ تم یہ یعنی حکم کوڑے لگانیکا محمدؐ کے پاس سے تو فَخُذُوهُ پس تم اسکو اور قبول کرو اور اسپر عمل کرو وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ اور اگر
نہ دئے جاؤ تم وہ حکم بلکہ حکم سنگسار کرنیکا تمکو حکم دیوے فَاحْذَرُوا پس تم اور پرہیز کرو تم اسکے قبول کرنیسے وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ
فِتْنَتَهُ اور جس شخص کو کہ ارادہ کرے خدا آزمانے اسکے کا یعنی جس چیز کو کہ اسنے پوشیدہ کیا ہے اسکو اسکی رسوائی اور ذلت کیواسطے ظاہر کرے
یا جسکو چاہے اسکی عناد کیجہت سے عذاب کرے تو اے محمدؐ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا پس ہرگز نہیں مالک ہے تو واسطے اسکے
خدا کیطرف سے کسی چیز کا کہ اسکی رسوائی یا عذاب کو دفع کرے اسواسطے کہ اختیار اسکا تیرے ہاتھ میں نہیں ہے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ
یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں چاہا ہے خدا نے یعنی اسکی حکمت اور مصلحت نے تقاضا نہیں کیا ہے أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ یہ کہ پاک کرے وہ دلوں انکے
کو بسبب انکی عناد کے اور معجزات روشن کو دیکہکر انکار کرنیکی جہت سے کہ دلیلیں اور معجزے تیری نبوت کے حق ہونیکی دیکہتے ہیں اور پہر ایمان نہیں لاتے
ہیں اور اپنے کفر کو نہیں چھوڑتے ہیں برخلاف مومنین کے کہ وہ ان دلیلوں کو دیکہکر اعتقاد کرتے ہیں تو ہم انکی دلیلوں سے گمراہی کو دور کرتے
ہیں اور لطف اور توفیق انکو بخشتے ہیں اور یہ کفار باوجود ملاحظہ حقیقت کی پہر انکار کرتے ہیں تو ہم انکے دلوں کو پاک نہیں کرتے ہیں اور فرمایا
خدا کہ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے کافروں کے بیچ دنیا کے رسوائی ہے کہ جزیہ دیتے ہیں اور مومنین سے ڈرتے ہیں وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ ہمیشہ دوزخ میں جلا کرینگے سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ بہت سننے والے ہیں واسطے
جھوٹ کے یعنی جھوٹ کہنے کیواسطے اپنی طرف سے بناکر تیری بات کو سنتے ہیں کہ تجھسے کچھہ سنیں اور اپنی قوم سے کچھہ بیان کریں جھوٹ
بناکر أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ بہت کہانیوالے ہیں واسطے حرام کے کہ حکم کو برخلاف بیان کرتے ہیں رشوت لیتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ مراد سحت سے رشوت ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ قیمت مردہ کی اور سگ غیر شکاری کی اور شراب کی اور خرچی زنا
کار عورت کی اور اجرت جادوگر کی ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو برادر مومن کی حاجت کو روا کرے اور پہر اسکا ہدیہ قبول کرے
یہی سحت ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَإِنْ جَاءُوكَ پس اگر آئیں وہ اہل کتاب تیرے پاس اپنے مقدمے میں اپنا جھگڑا لیکر تو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
پس حکم کر تو درمیان انکے أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ یا منہ پھیرے تو انسے یعنی حکم کرنیمیں اور حکم نکرنیمیں تجکو اختیار ہے وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ
اور اگر منہ پھیرے تو انسے کہ کچھہ حکم انکو نہ دے تو فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا پس ہرگز ضرر نکرینگے اور کوئی نقصان نہیں پہنچا سکینگے وہ
تجھکو کچھہ وَإِنْ حَكَمْتَ اور اگر حکم کرے تو انکے مقدمہ میں تو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ پس حکم کر تو درمیان انکے ساتھ انصاف کے
کہ جسطرح تجھکو حکم دیا ہے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ تحقیق خدا دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو حکم میں وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ
اور کیونکر حاکم ٹہراتے ہیں وہ تجھکو وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ اور حال یہ ہے کہ نزدیک انکے توریت ہے فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ بیچ اسکے
حکم خدا کا ہے سنگسار کرنیکا پس تجکو وہ اپنا حاکم بناتے ہیں اسواسطے ہے کہ کوئی حکم ایسا ہو جاوے کہ اسمیں مشقت کم ہو اگرچہ انکے
گمان میں اس حکم کو خدا نے نفرمایا ہو ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ پہر پہر جاتے ہیں وہ اور منہ پہیر لیتے ہیں تیرے حکم سے مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ

ع ۶ ۹ ۱۰

اس سے کہ حکم دیا ہے تونے موافق انکی کتاب کے وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ اور نہیں ہیں یہ لوگ باور کرنیوالے اور تصدیق کرنیوالے اپنی کتاب کے
علم کی اور بعضے کہتے ہیں کہ آیہ فاحکم بینہم منسوخ ہے آیہ وان احکم بینہم بما انزل سے اسواسطے کہ اُس آیت میں تو یہ حکم تھا کہ چاہے تو موافق انکی کتاب
کے حکم کر اور چاہے تو اپنی کتاب کے موافق اور اس آیت میں یہ حکم ہے کہ قرآن کے موافق حکم کر اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ
تحقیق ہمنے نازل کیا ہے توریت کو فِیْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ بیچ اسکے ہدایت حق کی اور روشنی ہے کہ گمراہی کے اندھیروں سے وہ باہر نکالتی ہے
یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ حکم کرتے تھے ساتھ اُس توریت کے پیغمبر بنی اسرائیل کے بعد موسیٰ کے کہ ایک ہزار کے قریب ہوئے ہیں تا کہ موسیٰ کے دین کو
رواج دیویں الَّذِیْنَ وہ پیغمبر کہ اَسْلَمُوْا فرمانبرداری کی ہے انہوں نے حکم خدا کی اور یہ توریت بھیجی ہے ہمنے لِلَّذِیْنَ هَادُوْا
واسطے اُن لوگوں کہ متدین بدین یہود ہوئے ہیں وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ اور حکم کرتے تھے عابدین خدا کے وَالْاَحْبَارُ اور علماء یہود کے کہ تابع
انبیاء کے تھے بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ بسبب اسکے کہ حفاظت کا حکم کئے گئے تھے کتاب خدا سے کہ اسمیں تحریف اور تبدیل کسی حکم
کی نکریں وَكَانُوْا عَلَیْهِ شُهَدَآءَ اور تھے وہ اوپر اسکے گواہ کہ توریت کے احکام کو حق اور راستی سے بیان کرینگے فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ
پس نہ ڈرو تم آدمیوں سے اسے حکم کرنیکو وَاخْشَوْنِ اور ڈرو تم مجھسے حکموں کے بیان کرنیمیں کہ خلاف حکم کے بیان نکرو وَلَا تَشْتَرُوْا
بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اور نہ خریدو تم ساتھ آیتوں میری کے مول تھوڑا کہ رشوت لیکر احکام توریت کے بدل ڈالو اندک فائدہ دنیا کیواسطے ایسا مت کرو
اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جو شخص کہ نہ حکم کریں انکار کیساتھ اُس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے محمد پر
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ پس یہ لوگ وہی کافر ہیں بسبب انکار کرنیکے حکم حق سے وَكَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ اور لکھا ہے ہمنے اوپر ان بنی
اسرائیل کے بیچ اُس توریت کے یعنی فرض کیا ہے ہمنے اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ یہ کہ تحقیق ایک جان بدلے ایک جان کے ہے یعنی ایک
جان کے بدلے قصاص میں ایک جان کو مار ڈالو نہ دو جان کو جیسا کہ بنی نضیر دو تن کو بنی قریظہ کے ایک تن کے بدلے میں قتل کرتے تھے
برخلاف حکم خدا کے تم ایسا نکرو وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ اور ایک آنکھ بدلے ایک آنکھ کے ہے نہ زیادہ اس سے یعنی اگر ایک آنکھ کا تم قصاص
لو تو ایک ہی آنکھ کو کور کرو نہ اس سے زیادہ کو وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ اور ناک بدلے ناک کے ہے وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ اور کان بدلے
کان کے ہے وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ اور دانت بدلے دانت کے ہے وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ اور زخم قصاص والے ہیں یعنی ہر زخم کا بدلہ اسی زخم
کی برابر ہے اور اسیطرح سب عضو میں مساوات چاہئے مثل لب اور دست اور پا وغیرہ کے اور جہاں کہ مساوات ممکن نہو جیسے کہ توڑنا ہڈیوں کا
وہاں یہ حکم جاری نہیں ہے اور تفصیل اسکی فقہ کی کتابوں میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سوائے والجروح قصاص کی یہ آیت منسوخ ہے آیہ کتب
علیکم القصاص فی القتلی سے فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ پس جو شخص کہ تصدق کرے ساتھ اُس بدلا لینے کے یعنی معاف کرے بدلا لینے کو فَهُوَ
كَفَّارَةٌ لَّهٗ پس وہ معاف کرنا کفارہ ہے گناہوں کا واسطے اُس مجروح کے یا وارثان مقتول کے اگر قصاص کو معاف کریں کہ اس معاف کرنیسے
گناہ انکے بخشے جاوینگے اور کسائی نے عین کو اور مابعد اسکے سب کو مرفوع پڑھا ہے اور ابو جعفر اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے سب کو منصوب پڑھا ہے مگر
والجروح کو مرفوع پڑھا ہے اور باقیوں نے سب کو منصوب پڑھا ہے اور اذن کو نافع نے خفیف پڑھا ہے اور باقیوں نے ثقیل وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جو شخص کہ نہ حکم کریں ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے محمد صلعم پر فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس یہ لوگ وہی
ظلم کرنیوالے ہیں کہ حق کو اسکی جگہہ پر نہیں رکھتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی کو بخشے زخم وغیرہ کا عوض کہ
نہ لیوے تو موافق اُسکے کفارہ اسکے گناہوں کا ہوگا اور ابو درداء نے پیغمبر صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ اگر کوئی مسلمان کہ اسکو زخم
کسی مسلمان نے لگایا ہو اور وہ اسکو معاف کرے تو خدا تعالیٰ درجہ اسکا بلند کرے اور گناہوں کو اسکے بخشے اور جابر نے رسول خدا صلعم سے روایت
کی ہے فرمایا حضرت نے کہ اگر کوئی مومن تین کام کرے تو جس دروازہ سے بہشت کی چاہے داخل ہو اور حور العین اسکی زوجہ ہو ایک تو یہ کہ اگر

اسی کے ذمہ اپنا قرض کہتا ہوا اسکو بخشدے ہو دوسری یہ کہ قاتل کو معاف کرے تیسری یہ کہ بعد فریضہ کی دس بار قل ہو اللہ احد پڑھے کسی نے پوچھا
اے یار سول خدا اگر کوئی ان تین کاموں میں سے ایک کام کرے تو وہ بھی اس مرتبہ کو پہنچے گا یا نہیں حضرت نے فرمایا کہ ہاں وہ بھی اس مرتبہ کو
پہنچے گا اور اب خدا تعالیٰ نصاریٰ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم** اور پیچھے کیا ہمنے اوپر آثار ان پیغمبروں کے
بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عیسیٰ پسر مریم کو یعنی پیغمبروں کے پیچھے لائے ہم عیسیٰ پسر مریم کو اور پیغمبروں سے پیچھے اسکو کیا **مُصَدِّقًا لِّمَا**
بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ اس صفت کہ سچا کرنیوالا تہا واسطے اس چیز کے کہ آگے اسکے ہے کہ توریت ہے وہی توریت کہ عیسیٰ سے پہلے نازل ہوئی ہے
اُسکا سچا کرنیوالا تہا اور اسکو حق اور خدا کیطرف سے نازل کیگئی جانتا تہا **وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ** اور دی ہمنے عیسیٰ کو انجیل کہ **فِيهِ هُدًى**
بیچ اسکے رہنمائی حق کی تہی **وَنُورٌ** اور روشنی طرف راہ حق کی **وَمُصَدِّقًا** اور سچا کرنیوالا تہا واسطے **لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ** اس
چیز کے کہ آگے اُسکی تہی کہ وہ توریت ہے **وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ** اور ہدایت اور نصیحت تہی واسطے پرہیزگاروں کے اور قفینا
کا مفعول اول محذوف ہے اور تقدیر اسکی وقفیناھم ہے اور با عیسیٰ کی با واسطے تعدیہ کے ہے اور عیسیٰ مفعول ثانی قفینا کا ہے اور دونو مصدقا
اور ہدی اور موعظہ حال واقع ہوئی ہیں اور فرماتا ہے **وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ** اور چاہئے کہ حکم کریں اہل انجیل یعنی علماء نصاریٰ
بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے بیچ اسکے **وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ** اور جو شخص کہ نہ حکم کریں
ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے **فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ** پس وہ لوگ وہی حکم خدا سے باہر ہونیوالے ہیں اور اگر انکار اسکا
کریں تو ایمان سے باہر ہونیوالے ہیں اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ **وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ** اور نازل کیا ہے
ہمنے طرف تیرے کتاب کو کہ وہ قرآن ہے **بِالْحَقِّ** ساتھ حق کے **مُصَدِّقًا** تصدیق کرنیوالا ہے یعنی اصول میں موافق اور مطابق
ہے **لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ** واسطے اس چیز کے کہ آگے اسکے ہے **مِنَ الْكِتَابِ** کتاب سے کہ وہ توریت اور انجیل ہے کہ اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نگہبانی کرنیوالی ہے وہ کتاب کہ جو قرآن ہے اوپر اس کتاب توریت اور انجیل کی کہ انکے بدل ڈالنے کی حفاظت کرتی
ہے وہ کتاب جو کہ قرآن ہے یعنی جو کچھ انمیں تغیر اور تبدل ہوتا ہے اس سے درست ہو جاتا ہے یا یہ کہ وہ قرآن گواہ ہونیوالا انکی صحت کا
ہے اور مصدقا اور مہیمنا دونو حال واقع ہوئی ہیں اور مہیمن کی اصل مؤمن ہے اور معنی اسکے حفاظت کرنیوالے اور گواہی دینے والے کے ہیں اور
فرماتا ہے خدا کہ **فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ** پس حکم کر تو درمیان ان اہل کتاب کے ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے اسکو طرف تیرے
کہ وہ حکم سنگسار کرنیکا واسطے مرد صاحب زوجہ اور زن شوہر دار کے ہے جسوقت کہ وہ زنا کریں اور قصاص میں برابری کرنی چاہئے **وَلَا**
تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور نہ پیروی کر تو خواہشوں انکی کے منحرف ہو کر **عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ** اس چیز سے کہ آیا ہے تیرے پاس حق سے
یعنی جو حکم حق تجھپر نازل ہوا ہے اسکے برخلاف نکر ان لوگوں کی خواہشوں کے موافق **لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ** واسطے ہر ایک کے مقرر کی ہے
ہمنے تم میں سے اے امت موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام **شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا** ایک شرع اور طریق یعنی ہر ایک کیواسطے ایک شرع
علیحدہ اور احکام حلال اور حرام کے ہمنے مقرر کئے ہیں **وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً** اور اگر چاہتا خدا البتہ کر دیتا تمکو امت
ایک سب کی واسطے ایک طرح کی احکام ہوتے اور کچھ منسوخ نکرتا اور سب کو ایک مذہب پر رکہتا اور ایسا یہ کہ تم کو جبر اور قہر کرکے ایک مذہب پر کر
وَلَٰكِن اور لیکن ایسا نکیا **لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ** تاکہ آزماوے تم کو بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے تمکو یعنی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ شرع دی
ہے موافق ہر زمانہ کو تاکہ معلوم ہو باعتبار ظاہر اور واقع ہونیکے کہ کون تم میں سے متابعت کرتا ہے اور کون متابعت نہیں کرتا ہے اور کون
شرع جدید کی تصدیق اور باور کرتا ہے اور کون بسبب حمیت جاہلیت اور عناد کی تصدیق نہیں کرتا ہے **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ** پس جلدی
کرو تم اور ہر ایک دوسرے پر سبقت کرو تم نیکیوں کیطرف کہ **إِلَى اللَّهِ** طرف خدا ہی کے ہے **مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا** پہرنا تمہارا سب کا

فَیُنَبِّئُکُمْ پس خبر دیگا تمکو وہ خدا وقت جزا دینے کے بِمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ساتھ اُس چیز کے کہ ہو تم بیچ اُسکے اختلاف کرتے اسواسطے کہ
کہ کوئی تو حق پر ہے اور کوئی باطل پر ہے سب کو موافق اعمال کے جزا دیگا وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ اور نازل کیا ہمنے کتاب کو اور یہہ کہ حکم کر تو
درمیان اُنکی جو کہ اہل کتاب ہیں بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے تجھپر اور کہتے ہیں کہ بعضے علماء یہود نے مکر اور فریب سے مشورہ
کیا کہ آؤ محمد کے پاس چلیں اور اُس سے کہیں کہ تو جانتا ہے کہ ہم اشراف اور دانا اپنی قوم کے ہیں جسوقت کہ تیری تصدیق کرینگے ہم تو سب عوام
یہود کے ہماری پیروی سے تیری تصدیق کرینگے اور درمیان ہمارے اور درمیان ایک قوم کے خون اور مال کا جھگڑا ہے اور تجھکو ہم اپنا حاکم بناتے
ہیں اگر تو ہماری مرضی کے موافق حکم دیوے تو ہم تیری تصدیق کریں اور خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو اس امر سے منع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو چیز ہم نے
تجھپر نازل کیا ہے مطابق اُسکے حکم کر وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ اور نہ پیروی کر تو خواہشوں اُنکی کی وَاحْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْكَ
اور ڈر تو اُن سے اس امر سے کہ فتنہ میں ڈالدیں وہ تجھکو عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكَ بعضی اُس چیز سے کہ نازل کی ہے خدا نے طرف تیری یہہ اسطور
کہ وعدہ کریں وہ تجھسے کہ ہم ایمان لاوینگے تجھپر اور اُس وعدہ کی جہت سے حکم حق دینے میں سستی کرے تو اُنکے مکر اور فریب میں آکر فَاِنْ تَوَلَّوْا پس
اگر پھر جاویں وہ حکم تیرے سے فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ پس جان تو کہ سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے خدا کہ اَنْ یُّصِیْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ
یہہ کہ پہنچاوے اُنکو عذاب بعض بسبب گناہوں اُنکے کے دنیا میں عذاب اُنکے منہ پھیر لینے کا ہے حکم خدا سے اور ذکر کرنا عذاب بعضے گناہ کا تنبیہ
ہے اس امر پر کہ اُنکے گناہ بہت ہیں اور منہ پھیر لینا محمد کے حکم سے ایک گناہ ہے اُن سب گناہوں میں سے وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ
لَفٰسِقُوْنَ اور تحقیق کہ بہت آدمیوں میں سے باہر ہونیوالے ہیں حکم خدا سے اور وہ یہودی ہیں اور بعد نازل ہونے اس آیت کے یہودیوں نے حضرت
سے کہا کہ ہم تیرے حکم سے راضی نہیں خدا تعالیٰ اُنکے جواب میں فرماتا ہے کہ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ کیا پس حکم جاہلیت کو کہ وہ روگردانی حق
اور سستی میں ہے یَبْغُوْنَ طلب کرتے ہیں وہ اور کفر کے حکموں کو چاہتے ہیں وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ اور کون شخص بہتر ہے خدا سے
حُكْمًا باعتبار حکم کے لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ یقین کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ سب حکموں سے بہتر حکم خدا کا ہے اور کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت
مجلس اقدس رسول خدا صلعم میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہودیوں میں سے بعضے آدمی میرے دوست ہیں کہ ہر امر میں وہ میری مدد کرتے ہیں ع ۷ ۱۱
لیکن خدا کی دوستی میں میں نے سب سے تبرا کیا ہے اور خدا اور رسول کی دوستی مجھکو کافی ہے اور عبداللہ ابی منافق نے کہا کہ راستا اور وقت حادثہ کے
اور فتنوں سے میں ڈرتا ہوں اور یہودیوں کی مدد کی مجھکو ضرورت ہوتی ہے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی نہ پکڑو تم یہودیوں اور نصرانیوں کو اَوْلِیَآءَ دوست اور اُن کی
مدد پر اعتماد مت کرو کہ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ بعض اُنکے دوست بعض کے ہیں بسبب اُن کے اتفاق کی تمہاری مخالفت میں پس اُنکی
مدد کی رغبت نکرو اور اُنسے دوستی مت رکھو وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ اور جو شخص کہ دوستی کرے اُنسے تم میں سے فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ پس
تحقیق کہ وہ بھی اُنہیں میں سے ہے دین کی مخالفت میں اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق کہ خدا نہیں ہدایت کرتا ہے
قوم ظلم کرنیوالوں کو کہ دشمنوں سے دوستی کر کے اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ راہ بہشت کی اُنکو نہ دکھلاویگا بلکہ اُنکو فرقوں کی راہ
دکھلاتا ہے کہ وہ دوزخ ہے اور اب خدا تعالیٰ منافقوں کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ پس
دیکھے تو اے محمد صلعم اُن لوگوں کو کہ بیچ دلوں اُنکے کے مرض ہے اور بیماری نفاق کی کہ وہ منافق ہیں یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ جلدی کرتے ہیں
بیچ دوستی اُن کفار کی کہ یَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں وہ منافقین عذر کر کے کہ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ ڈرتے ہیں ہم اس امر سے کہ
پہنچے ہمکو گردش زمانہ کی گردشوں سے یعنی زمانہ بدل جاوے کہ اہل اسلام مغلوب ہو جاویں اور کفار غالب ہوں اور دولت کفار کو پہنچے خدا تعالیٰ
اُنکے اندیشے کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ پس قریب ہے یہہ کہ لاوے خدا فتح کو واسطے پیغمبر کے کہ عنقریب مکہ فتح ہو

اور سوا ہو اُسکے اور فتحین ظاہر ہوئین آئین اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ یا لاوے خدا کوئی امر نزدیک اپنے سے کہ یہودیون کو قتل اور نکال دینے کا اور منافقون کے قتل کا حکم بہیجے فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ پس ہو جائین وہ منافقین اوپر اُس چیز کے کہ پوشیدہ کیا ہی اُنہوں نے کفر کو بیچ دلون اپنے کے یا اور کفار کی دوستی کو نٰدِمِيْنَ پشیمان ہونیوالے اور پہر وہ پشیمانی اُنکو کچہہ فائدہ نہین بخشے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور کہین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین تعجب کرکے منافقون کے حال سے کہ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ کیا یہی ہین وہ لوگ کہ قسم کہانے تہے وہ ساتہ خدا کے جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت قسمین اپنی کہ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ تحقیق وہ البتہ ہمراہ تمہارے ہین یعنی مسلمان اُن منافقون کو کہینگے کہ یہی ہین وہ لوگ کہ جو خدا کی قسمین کہاتے تہے اور کہتے تہے کہ ہم تمہاری طرف ہین اور مثل تمہارے ہم مسلمان ہین اور آج روز دروغ انکا ظاہر ہو جاتا ہے فرماتا ہے خدا کہ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ نابود اور باطل ہو جاتے ہین اعمال اُنکے کہ اُنکے اعمال کا کچہہ ثواب نہ ملا بسبب کفر باطنی کے فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ پس ہوگئے وہ نقصان پانیوالون سے کہ آخرت مین اُنکو کچہہ ثواب حاصل نہوگا اور اب خدا تعالیٰ مومنین کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ اگر تم مین سے کوئی مرتد ہو جاوے تو اُسکی کچہہ پروا نہین ہے کہ خدا تعالیٰ عنقریب ایسے لوگون کو لاوے کہ اُنمین اوصاف مومنین کے وہ دوستی خدا اور رسول خدا کی بہی پائی جاتی ہون چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ جو شخص کہ مرتد ہو جاوے تم مین سے دین اپنے سے کہ پہلے مسلمان تہا اور بعد اُسکے کافر ہو گیا بسبب شرک کے یا اختیار کرنے بعضے فعال ناشائستہ کے کہ منحرف طرف کفر کے ہون اگر ایسے تم ہو جاؤگے تو فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ پس قریب ہے کہ لاوے خدا ایسی قوم کو يُّحِبُّهُمْ کہ دوست رکہے وہ خدا اُن کو وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اور دوست رکہین وہ لوگ اُس خدا کو اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ نرمی اور تواضع اور مہربانی کرنیوالے ہون وہ لوگ اوپر مومنین کے اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ سختی کرنیوالے ہون اوپر کافرون کے يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جہاد کرینگے وہ بیچ راہ خدا کے وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ اور نہ خوف کرینگے وہ ملامت کرنیوالے کی ملامت کا ذٰلِكَ یعنی یہ جو کچہہ کہ مذکور ہوا ہے قوم کی تعریف مین فَضْلُ اللّٰهِ فضل اور کرم خدا کا ہے يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ دیتا ہے اُس فضل کو جسکو چاہتا ہے مومنین صادق الاعتقاد مین سے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا گنجائش والا اور فراخ کرنیوالا فضل کا ہے عَلِيْمٌ دانا جاننے والا اُسکے مستحق کا اور یرتد کو ابو جعفر اور نافع اور ابن عامر نے یرتدد پڑہا ہے اور اذلہ جمع ذلیل کی ہے اور معنی اذلہ کی عاطفین کی ہین اور اسی معنی کی اعتبار سے صلہ اُسکا علیٰ آیا ہے اور اعزہ جمع عزیز کی ہے اور عزیز معنی شدید کے ہے اور اذلہ اور اعزہ دو نو صفت قوم کی ہین اور یجاہدون بہی صفت قوم کی ہے اور لا یخافون کا عطف بہی یجاہدون پر ہے اور یہ آیت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شان مین نازل ہوئی اسواسطے کہ جتنے اوصاف کہ اس آیت مین مذکور ہین وہ سب اوصاف علی بن ابیطالب کے ہین اور دوسرے شخص کی بموجب روایت مذہب سنی اور شیعہ کی چنانچہ منقول ہے کہ رسول خدا صلعم کے پاس مرغ بریان کیا ہوا آیا تو حضرت نے دعا کی کہ خداوندا تیرے بندون مین سے جو بندہ کہ تیرا دوست زیادہ ہے اُسکو میرے پاس بہیج کہ وہ ہمراہ میرے اس مرغ کو کہاوے جناب امیر المومنین حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور اُس مرغ کو حضرت کے ہمراہ شریک ہو کر کہایا اس روایت سے معلوم ہوا کہ سواے علی بن ابیطالب کے زیادہ دوست خدا کا کوئی نہ تہا کہ ہمراہ رسول خدا کے مرغ کو کہاتے اور زیادہ واضح اور مطابق اس آیہ قرآنیہ کے وہ روایت ہے کہ جو صحیح اور سنی کی دو نو کی کتابون مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے بعد فرار کرنے ابو بکر اور عمر کی جنگ خیبر سے کہ لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یعنی دونگا مین علم پہلا کل کو ایک ایسے مرد کو کہ حملہ کرنیوالا اور مکرر ایک مرتبہ بعد دوسری مرتبہ کے میدان مین جانیوالا ہے کہ نہین بہاگنے والا ہے جہاد مین سے دوست رکہتا ہے وہ خدا کو اور پیغمبر اُسکے کو اور دوست رکہتا ہے اُسکو خدا اور پیغمبر اُس کا اور وہ علی بن ابیطالب ہے کہ اُسنے راہ خدا مین جہاد کرکے خیبر کو فتح کیا تہا اور خدا اور پیغمبر کو دوست رکہتا اور خدا اور پیغمبر کا اُسکو دوست رکہنا اور راہ خدا مین جہاد کرنا تو اس روایت سے ثابت ہوا اور مومنین پر نرمی اور تواضع کرنی بہی عادت اُنکی تہی چنانچہ منقول ہے کہ

جناب امیر کی مومن نوازی کا ذکر

ایک روز ایک عورت گھڑا پانیکا لیکر کوفہ کے کوچہ مین جاتی تھی اور کہتی تھی کہ خداوندا علیؑ کے اور میرے درمیان حکم کر تو اور حضرت علیؑ کا بھی
ادھر سے گذر ہوا اُس عورت کی کلام کو سُنا اور اُس سے فرمایا کہ اے عورت علیؑ نے تیرے ساتھ کیا کیا ہے کہا کہ میرے شوہر کو کسی جگہہ بھیجدیا ہے اور
مجھکو اُس مشقت مین ڈالدیا کہ مین پانی بھرنیکو جاتی ہون فرمایا کہ تو اپنی مٹھلیا مجھکو دیدے کہ مین تیرے واسطے پانی لاتا ہون اور علیؑ سے کہونگا
کہ تیرے شوہر کو جس جگہہ بھیجا ہے واپس بلوالے پس حضرت امیرؑ نے وہ مٹھلیا اُسکی گھر مین اُسکے پہنچادی اُس عورت کے ہمسایہ کے لوگون
نے یہ حال دیکھا تو اُس عورت کو بہت ملامت کیا اور کہا کہ تو نہین جانتی کہ یہ امیر المومنینؑ ہے وہ عورت بہت پشیمان ہوئی اور جناب امیرؑ
کے پاؤن پر گر پڑی اور بہت عذر کیا اور کہا کہ مجھسے بڑی بے ادبی ہوئی کہ حضرت سے مینے اپنے گھر کا کام لیا مین حضرت کو پہچانتی نہ تھی فرمایا کہ کچھ
مضایقہ نہین ہے اور جسوقت تیرا کوئی کام ہو تو مجھکو بلوالیا کر مین تیرا کام کردیا کرونگا اور ایسے ہی نقل اُس عورت کی ہے کہ حضرت علیؑ کی شکایت
کرتی تھی کہ میرے شوہر کو کہین کو بھیجدیا ہے اور بچے میرے فاقہ کشی مین ہین پس حضرت امیرؑ اُسکے واسطے کچھ جو لائے اور اُسکے گھر مین بیٹھکر آٹا پیس دیا
پکوایا کہ وہ عورت تو روٹی جو پکاتی تھی اور جناب امیرؑ اُسکے بچون کو کھلاتے تھے کہ بھوکے ہی نہ سوجائین یہانتک کہ وہان بیٹھے رہے اور انکو
کھانا کھلوایا اور ایسے ہی ایک مرتبہ جناب امیرؑ کے گھر مین تین روز کا فاقہ تھا اور حسنین علیہما السلام بھی گرسنہ تھے یہ حال دیکھکر گھر سے اپنے حضرت
امیرؑ باہر نکلے اور ایک شخص سے ایک دینار قرض لیا تاکہ اپنے اہل وعیال کی فاقہ شکنی کرین وہ دینار لیے ہوئے چلے آتے تھے رستہ مین مقداد کو دیکھا
کہ کہین کو جاتے ہین اپنے پاس اُنکو بلایا دیکھا کہ بہت پریشان ہے پوچھا کہ اے مقداد کیا حال ہے کہا کہ یا امیر المومنینؑ اپنے عیال کا مجھسے فاقہ
دیکھا نہ گیا پریشان ہو کر گھر سے باہر نکل پڑا جناب امیرؑ نے یہ سُنا تو مقداد کی پریشانی اور ناداری پر رونے لگے اور فرمایا کہ اے مقداد میرا بھی
یہی حال ہے جو کہ تیرا حال ہے لیکن مین ایک دینار قرض لایا ہون اور اپنے عیال پر تیرے عیال کو اختیار کرتا ہون تو یہ دینار لیجا ہر چند
مقداد نے عذر کیا لیکن جناب امیرؑ نے وہ دینار مقداد کو دیدیا اور اپنے عیال کی فاقہ کی کچھ پروا نکی بھلا ایسی رحمدلی اور کس مین تھی سوا
جناب امیر علیہ السلام کے اور سختی کفار پر ایسی رکھتے تھے کہ کبھی جہاد سے بھاگے نہین اور تلوار سے جناب امیرؑ کے سب کفار بھاگتے تھے اور کانپتے تھے
اور رسول خدا قریش کو علیؑ کی تلوار سے ڈرایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے قریش تم باز آؤ ورنہ ایسے شخص کو بھیجونگا کہ وہ تمکو قتل کریگا اور جب لوگون نے پوچھا کہ
وہ کون ہے تو فرمایا کہ وہ علیؑ بن ابیطالب ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے جہاد فی سبیل اللہ کیا چنانچہ ناکثین اور مارقین اور قاسطین سے لڑے اور ملامت
کرنے والون سے بھی خوف نکیا کہ کلمہ گویون سے لڑے اور اُنپر جہاد کیا اسواسطے کہ کفار پر جہاد کرنیمین ملامت نہین ہو سکتی بلکہ کلمہ گویون پر جہاد کرنیسے
ملامت کرنا متصور ہے پس جو اوصاف کہ اس آیت مین ہین وہ سب جناب امیر علیہ السلام مین تھے نہ اُنکے غیر مین اس صورت مین مراد اُن لوگون سے
جناب امیر علیہ السلام اور اُنکے ہمراہی ہونگے مثل مالک اشتر اور محمد بن ابی بکر وغیرہ کے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا
کہ وہ لوگ امیر المومنینؑ اور اُنکے اصحاب ہین جنکو خدا لائیگا اور امیر المومنینؑ کے اوصاف مین وہی روایت علم دینیکی روز خیبر کی بیان کی
اور فرمایا کہ نرمی اور مہربانی اُنکی مومنین پر اور سختی اُنکی کفار پر ایسا اظہر من الشمس ہے کہ انکار اُسکا کوئی نہین کر سکتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے
روز جنگ بصرہ یعنی جنگ جمل کی روز جس روز کہ عائشہ سے لڑائی ہوئی تھی بصرہ مین فرمایا کہ واللہ نہین جنگ کیا گیا ہے اس آیت کے لوگون سے
مگر اسی دن اور بعد اُسکے یہی آیت تلاوت فرمائی اور بعد رسول خدا کے مرتد ہونا صحابہ کا ثابت ہے جناب رسول خدا کے ارشاد سے چنانچہ بخاری اور
جمع بین الصحیحین وغیرہ کتب اہل سنت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ قیامت کے روز کچھہ لوگونکو حوض کوثر سے ہٹکتے ہونگے اور دوزخ مین لیجائینگے
مین کہونگا کہ اُنکو کہان لیجاتے ہو یہ تو میرے اصحاب ہین اُسوقت ملائکہ میرے جواب مین کہین گے کہ تو نہین جانتا ہے کہ بعد تیرے کیا احداث
کیا ہے انہون نے دین مین اور جسوقت سے کہ تو جدا ہوا ہے اُسی وقت سے یہ مرتد ہوگئے تھے اور ہمیشہ مرتد رہے اور بیضاوی و در المنثور
وغیرہ مین جو کہ تفاسیر اہل سنت کی ہین اُنمین کئی روایتین ہین ایک روایت تو یہ ہے کہتے تھے کہ مراد اس سے ابو بکر اور اُس کے

ہمراہی ہین کہ ان لوگون نے مرتدین پر جہاد کیا تہا مین کہتا ہون کہ ابوبکر ہرگز اس سے مراد نہین ہوسکتی اسواسطے کہ ابوبکر مین وہ اوصاف نہتے جو کہ
اس آیت مین مذکور ہین چنانچہ حدیث عطا کرنے علم سے روز جنگ خیبر ثابت ہے کہ رسولخدا صلعم نے بعد بہاگنے ابوبکر اور عمر کے اور اسی پر بنا کرکے فرمایا
کہ مین کل کو اپنا نشان ایسے شخص کو دونگا کہ جو بہاگنے والا نہین اور خدا کو اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہو اور خدا اور رسولخدا اسکو دوست رکہتے
ہون اس بیان سے حضرت کو معلوم ہوا کہ یہ نہ خدا و پیغمبر کو دوست رکہتے تہے اور نہ خدا و پیغمبر انکو دوست رکہتے تہے اور جہاد مین سے ہمیشہ بہاگتے
رہے ہین یعنی کفار پر کبہو حملہ کرتے تہے اور اپنے زمانہ مین بہی خود جہاد کرنے نہین گئے ہین لوگون کو جہاد کیواسطے بہیجا کرتے تہے اور اپنی ذات سے جہاد کرنا انکا
کہین ثابت نہین لوگون نے انکے حکم سے جہاد کیا ہے اور خداتعالی اس آیت مین اس شخص کی تعریف کرتا ہے کہ جو خود جہاد کرے نہ یہ کہ لوگون کو
حکم جہاد کا دیوے اپنی ریاست کی ترقی کیواسطے اور خود اپنے مکان مین بیٹہا ہوا آرام کرے اور نرمی کرنی مومنین پر بہی انکی ذات کیواسطے ثابت
نہین ہے بلکہ امر بالعکس ہے کہ وقت لینے بیعت کے مومنین پر کسقدر سختی کی چنانچہ اہل سنت کی کتابون مین مرقوم ہے کہ جسوقت علی اور عباس اور
جملہ بنی ہاشم اور دیگر صحابہ خانہ فاطمہ زہرا مین بیٹہے تو حکم دیا ابوبکر نے عمر کو کہ اگر یہ بیعت سے انکار کرین تو انکو قتل کر اور زبیر کی بیعزتی کی اور اسکی
پکڑ لائے اور تلوار اسکی توڑ ڈالی اور سعد عبادہ کی بیعزتی کی اور عمر نے اسکو کہا کہ قتل کر دو اسکو اور کیمیائے سعادت مین لکہا ہے کہ ایک مرد صالح عمر خطاب
کی محفل مین وارد ہوا ایک شخص نے اہل محفل مین سے اسکی تعریف کی کہ یہ شخص بہت نیک اور دیندار ہے خلیفہ صاحب نے یہ سنکر اس شخص کو دوا
کے تین چار کوڑے مارے اور کہا کہ ایسا نہو کہ تو اپنی تعریف سنکر غرور مین آجاوے بہلا یہ کونسا عدل اور انصاف ہے کہ بے قصور نیک مرد کو سزا دی
یہ تہی نرمی مومنین پر ان لوگونکی اس صورت مین یہ لوگ اس آیت سے کیونکر مراد ہوسکتے ہین اور ایک روایت یہ ہے کہ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ وہ یمن کے لوگ ہین ابو موسی اشعری کی قوم کے آدمی یہ روایت بہی صحیح نہین ہے اسواسطے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ابو موسی کی مذمت کی ہے
اور جناب امیر کیطرف سے حاکم مقرر ہوکر جو انسے دغا کی ہے وہ سب کو معلوم ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ وہ لوگ فارس کے آدمی ہین چنانچہ جناب
رسولخدا صلعم نے سلمان فارسی کے شانہ پر ہاتہ مارکر فرمایا کہ وہ اسکی قوم کے آدمی ہین فارس کے رہنے والے یہ لوگ اگر اس آیت سے مراد ہون تو
ممکن ہے کہ سلمان فارسی مقرب درگاہ خدا اور رسول اور ممدوح اور صحابہ کبار مین سے تہے اور اکثر اہل فارس حق پر ثابت قدم رہے ہین اور یہ تینون
روایتین اہل سنت کی تفسیرونکی ہین اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ مراد اس سے ہمراہیان امام مہدی علیہ السلام ہین اسواسطے کہ خدا
فرماتا ہے یأتی اللہ اس قوم کو اس سے معلوم ہوا کہ وہ آدمی وقت نزول آیت کے موجود نہتے بلکہ بعد اسکے ہونگے اور وہ نہین ہین مگر مہدی اور ہمراہی انکے
اور ہوسکتا ہے کہ حکم آیت کا عام ہو اور مراد اس سے جناب امیر اور ہمراہی انکے اور امام مہدی اور ہمراہی انکے سب ہون اور اب خداتعالی جناب
امیر علیہ السلام کی خلافت کے مقدمہ مین فرماتا ہے کہ **اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ** سواے اسکے نہین کہ مالک اور آقا تمہارا اور حاکم تمہارے امور دین اور دنیا
کا اے مومنین خدا ہے **وَرَسُوْلُہٗ** اور پیغمبر اسکا کہ وہ محمد صلعم ہین **وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ** اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین
وہ لوگ کہ قایم کرتے ہین وہ نماز کو مع شرائط اور ارکان کے **وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمْ رٰکِعُوْنَ** اور دیتے ہین وہ زکوۃ کو جسوقت کہ وہ رکوع کرتے ہوتے
ہین حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت جناب امیر المومنین کی فضیلت اور خلافت مین نازل ہوئی ہے
جسوقت انہون نے حالت رکوع مین سائل کو انگوٹھی دی تہی اور اہل سنت کی تفسیرون مین مثل بیضاوی اور کشاف اور مدارک اور زاہدی اور
معالم التنزیل اور تفسیر کبیر اور تفسیر ثعلبی وغیرہ کے مذکور ہے کہ یہ آیت علی کی شان مین نازل ہوئی ہے جسوقت کہ علی نے حالت رکوع مین سائل
کو انگشتری دی تہی اور تفسیر کبیر کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ روایت کی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اور بیان کیا کہ ایک روز مین نے جناب رسولخدا
صلعم کے ہمراہ نماز ظہر پڑہی اور ایک سائل نے مسجد مین حاضر ہوکر سوال کیا اسکو کسی نے کچہ نہ دیا پس بلند کئے اس سائل نے ہاتہ اپنے طرف
آسمان کی اور کہا کہ خداوندا تو گواہ رہنا کہ اسوقت مین نے مسجد رسول مین سوال کیا پس کسی نے مجکو کچہ نہ دیا اور حضرت علی اسوقت رکوع مین

انہوں نے اشارہ کیا دست راست کی انگلی سے طرف سائل کے اور انگلی مین انکی ایک انگشتری تہی پس سائل نے آگے بڑہکر وہ انگشتری انکی انگلی مین سے اوتار لی جناب رسولخدا صلعم نے یہ دیکہکر کہا کہ خداوندا بہائی میرے موسی نے سوال کیا تہا تجہسے کہ پروردگار میرے کہولدے تو سینہ میرا اور آسان کر تو امر میرا اور کہولدے تو گرہ کو زبان میری سے کہ سمجہین وہ بات میری کو اور کردے تو واسطے میرے ایک وزیر اہل میرے مین سے ہارون بہائی میرے کو مضبوط کر تو اوس سے پشت میری کو اور شریک کر تو اسکو میرے امر مین اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ پس نازل کیا تو نے قرآن ناطق کو یعنی موسی کی التماس کے جواب مین فرمایا تو نے سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما یعنی قریب ہے کہ مضبوط کرین بازو تیرا ساتھ بہائی تیرے کے اور کردین واسطے تمہارے غلبہ پس نہ پہنچین گے وہ طرف تمہارے اب ہمارے حضرت صلعم مطابق اسکے دعا کرتے ہین کہ خداوندا مین محمد نبی تیرا اور برگزیدہ تیرا ہون پس کہولدے تو واسطے میرے سینہ میرے کو اور آسان کر تو واسطے میرے امر میرے کو اور کردے تو واسطے میرے وزیر اہل میرے سے علی کو مضبوط کر تو ساتھ اسکے پشت میری کو ابوذر کہتے ہین کہ کلام جناب رسولخدا صلعم کا تمام نہو تہا کہ جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوے اور کہا کہ اے محمد پڑہ تو انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون پس انما کی لفظ سے کہ کلمہ حصر کا ہے ثابت ہوا کہ مالک اور آقا جمیع مومنین کا اور انکے کل امور دنیا اور دین کا خدا ہے اور پیغمبر اسکا اور جس مومن نے کہ حالت رکوع مین زکوۃ دی ہے نہ غیر اسکا اور حالت رکوع مین زکوۃ کا دینا کسی شخص سے وقوع مین نہین آیا ہے بجز علی بن ابیطالب کے اور ہماری احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سب آئمہ معصومین نے حالت رکوع مین زکوۃ دی ہے اس صورت مین یہ بہی اس آیت مین داخل ہونگے پس علی مالک اور آقا جمیع مومنین کے ہوے اور یہی ہین معنی خلافت کے اور اس آیت مین خطاب جمیع مومنین کیطرف ہے پس خلفاء ثلثہ اگر مومنین مین داخل ہین تو اس خطاب سے خارج نہون گے وہ بہی تحت تصرف علی کے داخل ہونگے اور اس صورت مین علی کی خلافت کو بعد خلافت ثلثہ کے قرار دینا بیوجہ ہے البتہ اگر انکے واسطے بہی قرآن مین کوئی ایسا حکم نازل ہوتا تو مضائقہ نہ تہا اور اگر ابوبکر کی شان مین یہ آیت ہوتی جیسے کہ عکرمہ خارجی دشمن علی روایت کرتا ہے کہ ابوبکر کی شان مین یہ آیت ہے تو چاہیے تہا کہ وقت نزاع خلافت ابوبکر کے اس آیت کو پیش کرتے اور الائمہ من قریش کے کہنے پر اکتفا نکرتے جیسے کہ علی بن ابیطالب نے وقت نزاع خلافت کے ابوبکر سے کہا تہا کہ میرے واسطے ولایت ہے ہمراہ خدا اور رسول کے حقیقتاً دیتے انگشتری سائل کو رکوع مین دی تہی یا تیرے واسطے ہے کہا ابوبکر نے کہ واسطے تیرے ہے چنانچہ صافی مین خصال سے نقل کی ہے اور لفظ ولی کا اس آیت مین بمعنی محب اور ناصر نہین ہوسکتا جیسے کہ بعضے مفسرین مخالفین کہتے ہین اسواسطے کہ اس صورت مین معنی اس آیت کے بلحاظ کلمہ انما اسطرح ہونگے کہ محب یا ناصر تمہارا خدا اور رسول اسکا اور وہ لوگ ہین کہ جو نماز کو قایم کرتے ہین اور دیتے ہین زکوۃ کو حالت رکوع مین اور یہ معنی ہرگز درست نہین ہوسکتے ہین اسواسطے کہ سب مومنین آپس مین محب اور ناصر ہین گو زکوۃ کو حالت رکوع مین نہ دیوین اور فقط علی کا ناصر اور محب ہونیکی تخصیص نہین ہے اور الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ کہ یہ سب لفظ جمع کے ہین ان الفاظ کے لحاظ سے جمیع مومنین مراد نہین ہوسکتے اسواسطے کہ سب مومنین نے حالت رکوع مین زکوۃ نہ دی تہی اور سوا اسکے خطاب جمیع مومنین کیطرف ہے اگر جمیع مومنین ولی یا ناصر ہون تو ہر ایک شخص اپنے نفس کا ولی اور محب اور ناصر ہو جاتا اور یہ مقصود اس سے ہرگز نہین بلکہ مراد سب الفاظ جمع سے اس آیت مین علی بن ابیطالب ہین اور قرآن شریف مین لفظ جمع کا واحد کیواسطے اکثر آیات مین آیا ہے اور ہماری کتابون مین مذکور ہے کہ ہر امام نے آئمہ معصومین علیہم السلام مین سے اپنے عہد مین سائل کو حالت رکوع مین زکوۃ دی ہے اس صورت مین الفاظ جمع کے اپنے حقیقی معانی مین مستعمل ہوے اور حصر بہی خدا اور رسول اور دوازدہ امام مین درست رہا اور جس صورت مین کہ بعد دعا کے رسولخدا کے یہ آیت نازل ہوئی تو اس صورت مین جو لوگ کہ تاویلات واہیہ اپنی طبیعت سے ایجاد کرکے علی کی خلافت بلا فصل کو باطل کرتے ہین محض تعصب اور ہٹ دہرمی ہے اور بات ماتقدم اور ماتاخر کا لحاظ اسمین ہرگز نہین ہوسکتا کہ تالیف قرآن کے موافق

نازل کی نہین ہوا اور سوال ہوا اسکے پیدا ہوے کہ پہلے اِس حدیث کو جو کہ علیؑ کی وزارت مین ہوا اور رسولخدا صلعم نے علیؑ کی وزارت کیواسطے دعا
مانگی ہی باطل کرین تو بعد اسکے کوئی جواب تاویل کرکے دیوین اور عمر بن خطاب سے روایت ہے کہا کہ واللہ مینے چالیس مرتبہ سایل کو انگوٹھی
رکوع مین دی اور چاہا کہ میری واسطے بھی آیت نازل ہو جیسے کہ علیؑ کیواسطے نازل ہوئی ہی لیکن میری واسطے نازل نہوئی اور جناب امیر
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مین مسجد مین نماز پڑہتا تہا کہ ایک سائل آیا اور اُسوقت مین رکوع مین تہا مینے اُسوقت انگشتری کہ اپنی انگشت مین تہی
اُسکو دی پس نازل کی خدا نے یہ آیت کہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الآیہ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
رسولخدا صلعم بیٹہے تہے اور اُسوقت حضرت کی پاس یہودیون کی قوم کے بھی آدمی بیٹہے تہے اور اُنمین عبداللہ بن سلام بھی تہا کہ یہ آیت
نازل ہوئی پس رسولخدا صلعم مسجد کیطرف روانہ ہوئے ایک سائل آگے آیا اُس سے پوچہا کہ تجہکو کسینے کچہہ دیا ہی کہا کہ ہان یہ شخص جو
نماز پڑہتا ہوا اسنے مجہکو دیا ہی اور وہ امیر المومنین علیہ السلام تہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یہودیون میں سے کئی شخص مثل عبداللہ
بن سلام اور اسد اور ثعلبہ اور ابن امین اور ابن صوریا وغیرہ کے جو مسلمان ہوئے تہے رسولخدا صلعم کیخدمت مین حاضر تہے اُن لوگون
نے عرض کی کہ یا رسولخدا موسیٰ نے یوشع بن نون کو اپنا وصی کیا تہا آپ کا وصی کون ہی اور آپکے بعد ہمارا مولا کون ہی اُسوقت
آیہ انما ولیکم اللہ کا نزول ہوا رسولخدا نے فرمایا کہ یہان سے اُٹہو دیکہا کہ ایک سایل کہڑا ہے اُس سے پوچہا کہ تجہکو کسنے کچہہ دیا ہے
کہا کہ ہان یہ انگوٹھی دی ہی پوچہا کسنے دی ہی کہا کہ اس شخص نے کہ جو نماز پڑہتا ہی پہر پوچہا کس حالت مین دی ہی کہا کہ حالت
رکوع مین اُسوقت رسولخدا صلعم نے تکبیر کہی اور اہل مسجد نے بھی تکبیرین کہین اور رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ علی بن ابیطالب تمہارا
ولی ہی بعد میرے اُسوقت لوگون نے کہا کہ راضی ہوے ہم خدا کے پروردگار ہونیسے اور محمد صلعم کے نبی ہونیسے اور علیؑ کی ولی ہونیسے اور اُسکے
بعد آیت نازل ہوئی کہ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو شخص کہ دوست اور ولی رکہے خدا کو اور پیغمبر اُسکے کو کہ اُس کی
متابعت کرے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور دوست رکہے اور ولی جانے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ پس تحقیق
لشکر خدا کا کہ وہ مومنین ہین هُمُ الْغٰلِبُوْنَ وہی غالب ہونیوالے ہین اور ضمیر ہم کی جگہہ لفظ حزب کا جو آیا ہی یہہ اُن لوگون کی
٨ ع ٦ ١٢ تعظیم کیواسطے ہی یعنی جو شخص خدا کو اور رسول کو اور مومنین کو دوست رکہتے ہین اور ولی اور ولی اپنا جانتے ہین وہ لشکر خدا کے ہین
وہی غالب ہین اور یہان یتول کے معنی ولی اور مولا جاننے کے مناسب ہین پہلی آیت کے مطابق اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ
والذین آمنوا سے مراد اس آیت مین وہ لوگ ہین کہ ہم ہین یعنی خلائق پر کہ وہ حجتین خدا کی اور اوصیا پیغمبر کے ہین اپنے زمانہ مین
اور ابن عباس سے روایت ہی کہ بعضے صحابہ کو بعضے یہودیون سے دوستی تہی اور وہ یہودی پہلے تو اسلام کو ظاہر کرتے تہے اور آخر کو منافق
ہوگئے تہے اور وہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث تہے خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو اُن کی دوستی سے منع کیا اور فرمایا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ نہ مقرر کرو تم اُن لوگون کو کہ پکڑا ہے اُنہون نے
یعنی ٹہیرایا ہی اُنہون نے دین تمہارے کو کہ وہ دین اسلام ہی هُزُوًا وَّلَعِبًا ٹہٹہا اور کہیل کہ ظاہر مین کہتے ہین کہ ہم مسلمان
اور دل مین اپنے کفر کو پوشیدہ رکہتے ہین مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اُن لوگون مین سے کہ دیئے گئے ہین وہ کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم
یعنی یہود وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ اور کفار کو دوست یعنی جن لوگون نے کہ تمہارے دین کو ہنسی اور کہیل مقرر کیا ہی یہودیون مین سے
اُن یہودیون کو اور کفار کو اپنا دوست مقرر مت کرو اور عطف کفار کا الذین اتخذوا پر ہے اسواسطے وہ منصوب ہے اور باعتبار عطف بیت کے
مفعول لا تتخذوا کا ہی اور اہل بصرہ اور کسائی نے اسکو مجرور پڑہا ہے الذین اوتوا الکتاب پر عطف اُسکا کرکے اور اولیاء مفعول ثانی لا تتخذوا
کا ہی اور فرمایا ہی خدا کہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اُسکے حکم کی مخالفت مین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے خدا اور

پیغمبر پر کہ اسواسطے کہ ایمان اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ دشمنان خدا سے دوستی نکرنی چاہئے اور کہتے ہیں کہ جسوقت مومنین بعد اذان کے بیٹھے
نماز کیواسطے اٹھتے تو یہودی کہتے ہنسی کی راہ سے کہ اوٹھے نہ اسطرح جسکا اٹھنا چاہا ہے اور نماز پڑھتے ہیں نہ اسطرح جیسے کہ پڑھنی چاہئے خدا تعالی نے
یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اور جسوقت آواز دیتے ہو تم طرف نماز کی اے مومنین یعنی جسوقت تم اذان کہکر
لوگونکو نماز کیواسطے بلاتے ہو تو اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا پکڑتے ہیں وہ اسکو ہنسی یا اور کہیل یعنی تمہاری نماز کو وہ ٹھٹھا اور بازی
مقرر کرتے ہیں ذٰلِكَ یہ ٹھٹھا اور کہیل انکا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ لوگ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ایسی قوم ہیں کہ نہیں
سمجھتے ہیں اور نہیں عقل رکھتے ہیں اور نہیں جانتے ہیں کہ اس ہنسی کی عوض میں کیا عذاب ہوگا اور کہتے ہیں کہ ایک نصرانی مدینہ میں
رہتا تھا جسوقت اذان میں اشہد ان محمدا رسول اللہ سنتا تو کہتا کہ خدا تعالی دروغگو کو جلا کر سوختہ کرے ایک شب خادم اسکا آگ لایا
اور وہ نصرانی مع اہل وعیال اپنے گھر میں سوتا تھا اس خادم نے آگ کو روشن کیا اور پتنگا آگ کا اوڑکر اسکی چہت میں پہنچا سب مکان
اسکا جلگیا اور نصرانی بھی اپنے اہل وعیال سمیت جلکر مرگیا اور کہتے ہیں کہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع ایک جماعت یہود
کو ہمراہ لیکر جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور پوچھا کہ تو ان پیغمبرونمین سے کسی پر ایمان رکھتا ہے فرمایا کہ مین خدا پر ایمان رکھتا ہوں
اور اس چیز پر کہ ہمپر نازل ہوئی ہے اور جو چیز کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور موسی اور عیسی پر نازل ہوئی ہے جسوقت یہودیونے حضرت
عیسی کا نام سنا تو انکی نبوت کا انکار کیا اور کہا کہ تمہارے دین سے بدتر ہم کسی دین کو نہیں جانتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے
خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ اے اہل کتاب هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ نہیں عیب کرتے ہو تم اور نہیں انکار
کرتے ہو تم ہمسے اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ مگر اسواسطے کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا اور ساتھ اسچیز کہ نازل کیگئی
ہے طرف ہماری یعنی قرآن وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ اور ساتھ اسچیز کے کہ نازل کیگئی ہے پہلے اس سے مثل توریت اور انجیل کے
وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ اور تحقیق کہ اکثر تمہارے بدکار اور باہر ہونیوالے احکام خدا سے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر کے اس سے کہ جو تمنے کہا ہے کہ دین تمہارا بدتر سب دینوں سے ہے یعنی
میں تمکو خبر دوں کہ جو تمنے کہا ہے اس سے بھی بدتر ہے مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ باعتبار بدلے کے نزدیک خدا کے اور وہ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ
وہ شخص ہے کہ لعنت کی ہے اسکو خدا نے اور مثوبہ تمیز واقع ہوا ہے اور اصل میں مثوبہ نیکی کے بدلے کو کہتے ہیں اور یہاں بدی کی سزا
میں واقع ہوا ہے یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ وبشرہم بعذاب الیم اور من لعنہ اللہ میں بدل ہے شر سے یا خبر مبتدا کے محذوف کی ہے اور
تقدیر اسکی یہ ہے من لعنہ اللہ وَغَضِبَ عَلَيْهِ اور غصہ میں ہوا ہے اوپر اسکے اور وہ یہودی ہیں کہ انکو خدا تعالی نے اپنے
غضب میں گرفتار کیا ہے وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ اور کردیا ہے انمیں سے بندر اور سور مسخ کرکے انکی نافرمانی سے جنکے
بندر ہو جانیکا ذکر تو سورہ بقر میں گذرا ہے اور سور ہو جانیکا ذکر انشاء اللہ تعالی اس سورہ کے آخر میں آئیگا وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اور
وہ شخص کہ عبادت کی اسنے طاغوت کی یعنی شیطان کی یا سوای خدا کے جس کسی کو کہ معبود اپنا مقرر کیا ہے یعنی بدتر نزدیک خدا کے
باعتبار جزا کی وہ شخص ہے کہ جسپر لعنت کی ہے خدا نے اور غضب کیا ہے اور انمین سے بندر اور سور کرتے ہیں اور وہ شخص ہے بدتر باعتبار
جزا کے جسنے عبادت کی طاغوت کی اور فرماتا ہے خدا کہ اُولٰٓئِكَ یہ وہ لوگ ہیں کہ لعنت کئے گئے ہیں شَرٌّ مَّكَانًا بدتر ہیں
باعتبار مکان اور جگہہ کے کہ جگہہ انکے بیٹھنے کی آتش دوزخ ہے وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ اور گمراہ زیادہ ہیں راہ سیدھی سے
اور عبد الطاغوت کو حمزہ نے بضم با اور کسرہ تا پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح دال اور نصب تا پڑھا ہے اور سوا ہے اس کے اسمین
قرأتیں ہیں اور کتابوں میں قرأت کی لکہی گئی ہیں اور اب خدا تعالی منافقوں کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ

وَإِذَا جَاءُوكُمْ اور جسوقت آتے ہین وہ منافق یہودیون اور بت پرستون کے تمہارے پاس یہ مومنین تو قَالُوا آمَنَّا کہتے ہین وہ کہ ایمان
لائے ہم مثل تمہارے وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكُفْرِ اور تحقیق داخل ہوئے ہین وہ ساتھ کفر کے وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ اور وہ تحقیق نکلے ہین ساتھ
اُس کفر کے یعنی وقت داخل ہونیکے تمہارے پاس اور وقت نکلنے کے ہر حالت مین وہ کفر کے ساتھ ہین اور جو کچھ اے محمد تجھسے سنتے ہین وہ اُنکے
دلون مین اثر نہین کرتا ہے وَاللَّهُ أَعْلَمُ اور خدا خوب جانتا ہے اور زیادہ عالم ہے بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ساتھ اُس چیز کے کہ چھپاتے
ہین وہ کفر اور نفاق کو اور مومنین کے کینہ کو اپنے دلونمین پس موافق اُنکے کفر کے خدا اُنکو سزا دیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ
اور دیکھتا ہے تو اے محمد بہتون کو اُن یہودیون یا منافقین سے کہ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ جلدی کرتے ہین اور دوڑتے ہین وہ بیچ
گناہ کے اور ظلم کے اور حد سے گذر جانیکے گناہ کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اثم وہ گناہ ہے کہ اُسکے کرنیوالے سے غیر کو وہ گناہ پہنچے اور عدوان وہ گناہ
ہے کہ جو غیر کو پہنچے وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور بیچ کہانے اُنکے حرام کو کہ رشوت یا سود کہاتے ہین لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ البتہ بد ہے
وہ چیز کہ ہین وہ یہودی عمل لاتے لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ کیون نہین منع کرتے ہین اُنکو عابد لوگ وَالْأَحْبَارُ اور علماء
اُنکے مذہب کے عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ اُنکے گناہ کو وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور کہانے اُنکے سے حرام کو یعنی دروغ کہنے سے اور رشوت کہانے سے وہ
اُنکو نہین منع کرتے ہین لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ البتہ بد ہے وہ چیز کہ ہین وہ کرتے اس سے معلوم ہوا کہ بد کام سے منع کرنا اور نیک کام کا حکم
کرنا واجب ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی قوم پر گذرے کہ وہ گناہ مین مشغول ہون اور وہ اُنکو ان افعال ناشایستہ
سے منع نکرے تو قریب ہے کہ خدا تعالی اُسپر عذاب کو نازل کرے لیکن یہہ منع کرنا قدرت پر موقوف ہے اور اگر قدرت نرکہتا ہو اور منع کرنے سے
کچھہ ضرر ہوتا ہو اور فتنہ برپا ہو تو اُسوقت متعرض اُنکے نہونا چاہیئے بلکہ اُس سے اجتناب لازم ہے اور کافی مین لکہا ہو کہ حقتعالی نے حضرت
شعیب پیغمبر کو وحی کی کہ تیری قوم کے ایک لاکہہ آدمیون کو مین عذاب کرونگا اور چالیس ہزار بدونکو اور ساٹہہ ہزار نیکون کو حضرت شعیب نے عرض کی
کہ خداوندا جو کہ بد ہے اُنہون نے اپنے اعمال بد کی سزا پائی اور نیکون کے عذاب ہونیکی کیا وجہ ہے وحی آئی کہ اُن لوگونکو اسواسطے عذاب
ہوگا کہ اُن لوگون نے سستی کی گناہ کرنیوالون سے کہ اُنپر غصہ نہوئے میرے غصہ کی متابعت سے اور بعضی روایتون آیا ہے کہ پیغمبر
حضرت یوشع کو حقتعالی نے فرمایا کہ اُن نیکون کو اسواسطے عذاب کرونگا کہ اُنپر غصہ نہوئے اور نشست برخاست اور کہانا اور پینا اُن
لوگون نے اُن گناہ کرنیوالونکے ہمراہ کیا اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی کہتے تہے کہ خدا تعالی اپنے کام سے فارغ ہو گیا ہے کم
اور زیادہ کچھ نہین کرسکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے یہودی ہجرت سے پہلے مدینہ مین مالدار تہے اور بعد ہجرت کے وہ اپنے عناد سے ایمان
نہ لائے تو خدا تعالی نے اُنکے مالونمین سے برکت اُٹہالی اُسوقت وہ کہنے لگے کہ ہاتہ خدا کے بند ہین خدا تعالی نے اُنکے رد مین یہہ آیت نازل
کی کہ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ اور کہا یہودیون نے کہ ہاتہ خدا کا بستہ ہو رہا ہے کم و زیادہ کرنے یا بخشش کرنے سے
یعنی بخیل ہے کہ اُسکو کچھ نہین دیتا ہے اور یا یہہ کہ اب اُس سے کچھ نہین ہو سکتا خدا تعالی فرماتا ہے کہ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ بستہ ہو جاوین
ہاتہ اُن یہودیونکے نیکی سے تاکہ وہ ہمیشہ ذلیل اور بد خوار رہین اور فقیر اور عاجز ہون وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا اور لعنت کئے جاوین بسبب
اُس چیز کے کہ کہا ہے اُنہون نے خدا تعالی کی شان مین کہ ہاتہ اُسکا بستہ ہے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ بلکہ دونو ہاتہ اُس خدا کے کشادہ
ہین یہہ کنایہ ہے اُسکی نعمت کے فراخ ہونیسے اور اُسکے فضل اور کرم کی کثرت سے اور منزہ ہے وہ پاک ہے يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ خرچ کرتا
ہے وہ خدا جسطرح چاہتا ہے اپنے فضل اور کرم سے یعنی کثرت سے بخشش اور انعام کرتا ہے کہ دونو ہاتہون سے دیتا ہے اور مراد دونو ہاتہون
دینے سے یہہ ہے کہ بے نہایت بخشش کرتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتیرون کو اُن یہودیون
مین سے مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وہ چیز کہ نازل کیگئی ہے پروردگار تیرے کیطرف سے یعنی قرآن طُغْيَانًا وَكُفْرًا اور زیادہ

اور کفر کو یعنی خداتعالی جو تجھپر احکام کو نازل کرتا ہے قرآنمین تو یہہ یہودی بسبب عناد کے اُن احکام کے نازل ہونیسے اپنی نافرمانی اور کفر کو زیادہ کرتے
ہین اور بسبب عداوت کے اپنے کفر کو بڑہاتے ہین اور فرماتا ہے خداالہ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اور ڈالی ہمنے درمیان اُن
یہودیونکے عداوت اور دشمنی إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ روز قیامت تک یعنی اُن یہودیونکی قومونمین مثل قریظہ اور بنی نضیر کے انکے آپسمین ہمنے
دشمنی ڈالدی ہے کہ ہر فرقہ انکا دوسرے فرقہ کو کافر کہتا ہے اور قیامت تک انکی دشمنی آپسمین چلی جاویگی اور یہہ بسبب اسکے ہے کہ انکے عناد کی
جہت سے توفیق اور لطف کو اُنپرسے اٹھالیا ہے اور انکے حالپر اُنکو چھوڑدیا ہے اسواسطے یہہ کفر اور عداوت مین زیادہ ہوتے جاتے ہین اور فرماتا ہے
خداالہ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ جسوقت روشن کیا اُنہون نے آگ کو واسطے لڑائی کے تو أَطْفَأَهَا اللَّهُ بجہادیا
اُسکو خدانے یعنی جسوقت اُن یہودیون نے چاہا کہ متفق ہوکر مسلمانون سے لڑین خداتعالی نے اُنمین پہوٹ ڈالدی اور آپسمین اُنکے
نزاع ڈلوادئے کہ وہ اپنے ہی جہگڑونمین مشغول رہتے ہین اور دوسرے کام کا ارادہ نہین کرتے اور اگر کسی سے لڑائی کا ارادہ کرتے ہین تو مغلوب
ہوجاتے ہین پس جسوقت اُنہون نے توریت کے احکام سے مخالفت کی تو بخت نصر اونپر غالب ہوا اور جسوقت اُنہون نے فساد کیا تو فسطوس
رومی نے اُنپر غلبہ کیا اور پہر اُنہون نے زمین مین تباہی اور فساد کیا تو مجوس اُنپر غالب ہوئے اور اُسکے بعد جو اُنہون نے فساد کیا تو مسلمان اُنپر
غالب ہوئے وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کرنیوالے ہوکر اور فسادًا حال واقع ہوا ہے یعنی یہودی
زمین مین تباہی ڈالتے ہوئے پہرتے ہین اور رسولخدا کی رسالت اور نبوت کے مٹانیمین کوشش کرتے ہین وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ اور خدا
نہین دوست رکہتا ہے فساد کرنیوالونکو اور انکے افعال کے موافق اُنکو سزا دیگا کہ ذلت اور خواری جزیہ کی اور اسیری اور قتل ہونا انکے واسطے مقرر ہوا
اور کہتے ہین کہ جسوقت یہودیون نے ایسے ایسے فساد کئے تو یہہ ذلت اور خواری اُنکو انکے افعال کیجہت سے پہونچی کہ آجتک وہ مغلوب ہین مسلمانونکے ہاتھ
سے اور قیامت تک اسیطرح چلے جاوینگے اور جاننا چاہئے کہ كُلَّمَا أَوْقَدُوا کی آیت سے اچہی طرح ظاہر ہے کہ فعل بندہ کا غیر فعل خدا ہے اسواسطے کہ خداتعالی
نے بندونکے فعل کو اپنے فعل سے علحدہ شمار کیا ہے اگر فعل بندہ کا فعل خدا کا ہوتا تو خدا اسطور کیون فرماتا کہ اُنہون نے آگ کو روشن کیا اور ہمنے
وہ آگ بجہائی بلکہ اسطرح کہنا چاہئے تہا کہ ہمنے آگ روشن کی اور ہمنے ہی بجہائی پس باطل ہوا اس آیت سے مذہب اُن لوگونکا جو کہتے
ہین کہ خالق بندہ کے افعال کا خدا ہے اور جو بندہ کرتا ہے وہ فعل خدا ہے اور فرماتا ہے خداالہ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ اور اگر تحقیق
اہلکتاب یعنی یہود اور نصاری آمَنُوا وَاتَّقَوْا ایمان لاتے محمدؐ پر اور خدا کو خدا جانتے اور ڈرتے خدا سے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو
لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ البتہ دور کرتے ہم اُن گناہونکو اُنکے وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ اور البتہ داخل کرتے ہم اُنکو بہشتون
نعمتونکے مین وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ اور اگر تحقیق وہ قائم کرتے توریت اور انجیل کو کہ احکام کو اُنکے جاری کرتے
اور اُنپر عمل کرتے وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم اور قایم کرتے وہ چیز کہ نازل کیگئی ہے طرف اُنکے مِّن رَّبِّهِمْ پروردگار اُنکے کیطرف سے کہ وہ قرآن ہے
لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ البتہ روزی کہاتے وہ اوپر اپنے سے وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم اور نیچے پاؤن اپنے سے کہ روزی اُنپر فراخ ہوتی اور ہر طرف سے
روزی اُنکو پہنچتی کہ اوپر سے تو مینہہ اُنپر برساتا اور نیچے اُنکے زمین پر زراعت کثرت سے پیدا کرتے لیکن اُنہون نے کفر کو اختیار کرکے روزی اپنے
اوپر تنگ کی مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ بعضے اُن یہود مین سے ایک گروہ ہین میانہ سیدہی چلنے والے جو کہ پیغمبر آخرالزمان پر ایمان لائے ہین
وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ اور بہت ہین وہ ایسے ہین کہ بری ہے وہ چیز کہ عمل کرتے ہین وہ کہ کفر اور عناد اور انکار کو اُنہون نے اختیار کیا ہے
اور اب خداتعالی جناب امیر علیہ السلام کی خلافت بلافصل کی تاکید مین بیان کرتا ہے چنانچہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے
اور اہل سنت کے محدثونمین ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین ابن عباس اور زید بن علی سے اور ابوالقاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین
روایت کی ہے کہ جسوقت مامور ہوئے رسولخدا صلعم خداتعالی کیجانب سے کہ پہنچادے قول لوگونکو علی کے فضائل مین جبطرح سے حکم خدا کا تجہکو

ع ۱۰ ۱۳

رسول خدا صلعم نے کہا کہ اے پروردگار میرے یہ لوگ تازہ مسلمان ہیں یعنی میں ڈرتا ہوں کہ میری کہنے کو قبول نکریں جو کچھ کہ میں علی کے مقدمہ میں کہوں
جسوقت کہ مکہ سے آخری حج کر کے مدینہ کو پھرے اور غدیر خم پر پہنچے تو یہ آیت نازل ہوئی اور ایسے ہی حضرت باقر اور حضرت صادق علیہما السلام
فرمایا ہی اور وہ آیت یہ ہے کہ فرمایا ہی خدا نے **یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ** اے پیغمبر **بَلِّغْ** پہنچا دے تو لوگوں کو **مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ** جو چیز کہ نازل کیگئی
ہے طرف تیری **مِنْ رَّبِّكَ** پروردگار تیرے کی طرف سے شرع کے احکام میں سے **وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ** اور اگر نکریگا تو یعنی اگر تو اس حکم کو نہ پہنچائیگا
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ پس نہ پہنچایا ہی تو نے پیغام اسکے لوگوں پر اور اپنی رسالت کو تو نے ادا نہیں کیا ہی اسواسطے کہ بعضے احکام کا نہ
پہنچانا ضایع اور برباد کرتا ہے ان حکموں کو جو کہ پہنچائے ہیں جیسے کہ بعض رکن نماز کا ادا نکرنا باطل کرتا ہے تمام نماز کو اور بعض حکم نہ پہنچانا ایسا ہے
جیسے کہ کل احکام کو نہیں پہنچایا اور فرمایا ہی خدا نے اپنے حبیب کو کہ **وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ** اور خدا نگاہ رکھیگا تجھکو آدمیوں سے یعنی
نگاہ رکھیگا خدا تجھکو آدمیوں کی شر سے کہ وہ تجھکو آزار نہ پہنچا سکیں گے اس حکم کی پہنچانے میں پس کوشش کر تو اس حکم کے پہنچانے میں
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ تحقیق خدا راہ نہ دکھلائیگا قوم کفار کو کہ تجھپر انکا غلبہ ہو اور تیرے ہلاک کرنے پر ہرگز انکو قادر نکریگا
اجماع اہلبیت علیہم السلام کا یہ ہی کہ یہ آیت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی خلیفہ کرنیکی تاکید میں نازل ہوئی ہی اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی
رسول خدا صلعم نے حقمیں علی بن ابیطالب کے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ یعنی وہ شخص کہ میں اسکا آقا اور مالک اور متصرف جمیع امور اسکے کا ہوں پس علی آقا اور مالک اور متصرف جمیع امور اسکے کا ہی اے خدا دوست رکھ
تو اس شخص کو کہ دوست رکھے اسکو اور دشمن رکھ تو اس شخص کو کہ دشمن رکھے اسکو اور مدد کر تو اسکی جو کہ مدد کرے اسکی اور ترک نصرت کر تو اسکی
جو کہ ترک نصرت کرے اسکی یہ آخر کے فقرات بھی سب خلیفہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں کہ لوگ آپکی کمک کر کے خلافت کو اسکے جاری اور قائم کریں اور
تنہا اور بے یار اسکو چھوڑیں اور اگر علی دوست یا ناصر ہوں امت کے جیسے کہ منکرین خلافت بلا فصل کہتے ہیں تو پس اس حقمیں کیا احتیاج
ہے اس دعا کی جو کہ حضرت رسول نے علی کے حقمیں کی ہی اور علی کو دوست یا ناصر ہونیکو کسی کی نصرت کیا درکار ہے بہت تعجب ہی کہ واسطے
رعایت حال لوگونکی ایسے امر ظاہر میں تاویلیں کر کے حق صریح کو باطل کرتے ہیں اور تفسیر در منثور اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر کبیر اور تفسیر
اسباب نزول میں لکھا ہی اور تفسیر کبیر کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ جسوقت یہ آیت یعنی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك نازل ہوئی
تو جناب رسول خدا صلعم نے علی بن ابیطالب کی فضیلت میں فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقال عمر ہنیا
لك اصبحت مولائی ومولا کل مومن ومومنۃ ترجمہ پہلے فقرہ کا تو گذر گیا ہی اور باقی کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ پس ملاقات کی عمر نے علی سے بعد
سننے حدیث من کنت مولاہ کی رسول خدا صلعم سے اور کہا عمر نے علی سے کہ مبارک ہو واسطے تیرے اے پسر ابوطالب کہ ہو گیا تو مولا میرا اور مولا
جمیع مومنین اور مومنات کا دیکھو اس روایت میں عمر کے قول میں اصبحت کا لفظ آیا ہی اور اصبح صار کے معنی میں ہی اور صاف مراد یہ ہے کہ پہلے مولا
نتہا اور اب مولا ہو گیا پس اگر مولا کے معنے دوست یا ناصر کے ہوں تو قول عمر کا صحیح اور درست نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ علی جیسے قول حق تعالی
کے المومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض پہلے ہی سے سب مومنین کو دوست تھے اور اسوقت دوست جانی ہونیکا کیا معنی انکو اور ترجمہ اس آیت کا یہ ہی کہ مومن مرد
اور مومنہ عورت بعض انکے دوست بعض کے ہیں یعنی سب مومنین ایک دوسرے کا دوست ہی پس علی حدیث من کنت مولاہ کو فرمانے سے پہلے ہی سب
مومنین کو دوست تھے اور ایسے ہی حدیث کے صادر ہونے سے پہلے ناصر بھی سب مومنین کے تھے کہ جہاد کفار پر کر کے مومنین سے کفار کو دفع کرتے تھے اور
مومنین کی نصرت کرتے تھے رسول خدا کے زمانہ میں اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے اور حدیث من کنت کے صادر ہونے سے پہلے اور جہاد کرنا علی کا اور
مومنین سے کفار کا دفع کرنا مثل آفتاب کے روشن ہے پس جو امر کہ علی کو پہلے سے حاصل تھا اسپر اصبحت کا لفظ کیونکر دلالت کریگا بلکہ چاہئے کہ وہ امر
اب علی میں ہونا چاہئے کہ پہلے سے وہ علی میں نتھا اور وہ نہیں ہے سوائے خلافت کے اسواسطے کہ مولا کی معانی میں سے ہی اور کوئی معنی یہاں درست

نہین ہوسکتی اور دوست اور یا ناصر کے معنی دوسری وجہ سے بھی حدیث من کنت مین صحیح نہین ہوسکتی اسواسطے کہ اگر یہ معنی درست ہون تو چاہیے
کہ جسکے کہ رسولخدا دوست یا ناصر تھے تو اُسکے علی بھی دوست یا ناصر ہون اور یہ امر وقوع مین نہین آیا ہی اسواسطے کہ اہل سنت کے نزدیک جنگ جمل
مین عائشہ کیطرف والے آدمی اور جنگ صفین مین معاویہ کی طرف والے آدمی سب مومنین اور اکثر مہاجرین اور انصار بھی تھے اور رسول خدا
اہل سنت کے نزدیک ان سب کو دوست بھی تھے اور اگر علی مثل رسولخدا اُسکے انکے دوست یا ناصر تھے تو نصرت انکی کیون نہ کی بلکہ نصرت
کیعوض انکو قتل کیا اور جسوقت علی انکے ناصر نہوئے تو معلوم ہوا کہ مولا نہ بمعنی ناصر ہے اور نہ بمعنی دوست ہی اور گو ان لوگونکو بغاوت
کیجہت سے قتل کیا ہی لیکن دوست اور ناصر ہونا صادق آیا اور عثمان کے مقدمہ مین کیا کہینگے کہ وہ تو باغی بھی نتھے اور لوگون نے انکے گہر کا
محاصرہ کرکے انکو قتل کیا اور علی بیٹھے ہوئے دیکہا کئے خلیفہ رسول کی نصرت نکی باوجودیکہ مصر کے آدمی سب انکے فرمانبردار بھی تھے یہ کیسی دوستی
اور نصرت تھی مثل رسولخدا کے پس معلوم ہوا مولا نہ بمعنی دوست ہی اور نہ بمعنی ناصر ہے اور نہین ہے وہ مگر بمعنی مالک اور متصرف بجمیع امور اور یہ علی
کیواسطے ثابت تہا لوگون نے بسبب تمرد اور عناد اور حب جاہ کی اطاعت علی کی نکی ہوا اور تعجب ہی علما اہل سنت سے کہ صرف اس امر کا
تو اقرار کیا کہ بعد نازل ہونے آیہ یا ایہا الرسول کے پیغمبر خدا نے علی کی فضیلت مین من کنت مولاہ فرمایا ہی لیکن بپاس خاطر خلفاء ثلثہ کا انکی خلافت
باطل ہوتی تھی انکی زبانون سے بار بار اندیشہ کہنے کے بعد نزول اس آیہ کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ علی کی خلافت کے مقدمہ مین فرمایا ہی کہ خلافت
کی جگہہ فضیلت کا ذکر کیا اور خلافت کو نکہا لیکن مراد اس فضیلت سے بھی سوائے خلافت کے اور کچہہ نہین ہوسکتا حسد سے چاہین تاویلین کرین
علی کی خلافت بلافصل کو باطل کرین اور فضیلت سے خلافت مراد ہونیکو تائید کرتی ہی روایت ابن مردویہ محدث اہل سنت کی کہ ابن عباس
اور زید بن علی سے فرمایا کہ جسوقت مامور ہوئے رسولخدا علی کی فضیلت بیان کرنیکو تو رسولخدا نے عذر کیا کہ خداوندا یہ لوگ تازہ مسلمان ہین
یعنی ڈرتا ہون کہ قبول نکرین علی کے مقدمہ مین جو کچہہ مین کہون پس جسوقت غدیر خم مین حج ادا کرکے پہرے تو آیہ یا ایہا الرسول بلغ تا آخر
نازل ہوا پس معلوم ہوا کہ مراد فضیلت سے خلافت ہی ورنہ فضیلت کے پہنچانے مین کیا خوف تہا قبول نکرنیکا تازہ مسلمانون سے وہ خلافت
ہی علی کی تہی کہ جو لوگون کو پسند نتہی اور ابو القاسم حسکانی نے بھی مثل ابن مردویہ کے یہی روایت کی ہی اور ابی عمیر سے شواہد التنزیل مین چہپا ہی اور
مین وہ گذری ہی اور اکثر کتابون مین لکہا ہی کہ جس روز یہ امر وقوع مین آیا ہی وہ روز بہت گرم تہا کہ کپڑون کو پاؤن کے نیچے رکہتے تھے اور جو آدمی کہ پیچھے
رہگئے تھے انکا رسولخدا نے انتظار کیا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ستر ہزار آدمی اُس روز رسولخدا صلعم کے ہمراہ تھے بعدد قوم موسی کہ خدا تعالی نے
واسطے بیعت ہارون کے حکم دیا تہا سب نے اُسوقت بیعت کی اور بعد اسکے وہ بیعت توڑ ڈالی اور غدیر خم مین بھی ہوا ہی رسولخدا کی جسوقت کل
جمع ہوگئے تھے تو حضرت نے کجاوون کا اونٹون کی منبر بنایا اور اُسپر تشریف لیگئے اور حمد خدا مین خطبہ پڑہا اور پہلے فرمایا کہ مین تم مین سے عنقریب
رحلت کرتا ہون کہ میری وفات کے ایام بہت قریب پہنچے ہین اور دو چیزین تم مین چہوڑے جاتا ہون قرآن اور اہلبیت میری اگر ان دونوکو
مضبوط پکڑوگے تم یعنی اگر انکی پیروی کروگے تو گمراہ نہوگے اور پہر حضرت نے فرمایا کہ کیا مین اولی نہین ہون تمہارے نفسون سے اور مالک اور
متصرف تمہارے امور کا نہین ہون سب نے اقرار کیا اور عرض کی کہ ہان یا رسولخدا آپ ولی ہین جب لوگون نے اقرار کر لیا تو حضرت نے فرمایا
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور بعد اسکے دعا کی کہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اور یہ روایت من کنت مولاہ
کی اہل سنت کی بہت کتب احادیث مین ہی اور امام الحرمین جوینی نے لکہا ہی کہ مین نے ایک کتاب مجلد اسی روایت کی بغداد مین دیکہی ہی اور ابن
مردویہ محدث اہل سنت نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے ہین کہ ہم آیہ یا ایہا الرسول کو رسولخدا کے زمانہ مین اسطرح پڑہتے تھے کہ یا ایہا
الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین پس معلوم ہوا کہ رسولخدا نے جو علی کو ولی مومنین کا مثل اپنے فرمایا ہے
وہ اس آیت مین موجود تہا اور تفسیر در منثور مین جلال الدین سیوطی نے اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین ابو سعید خدری سے

روایت کی ہے کہ جسوقت رسولخدا نے علی کو منصوب کیا بروز غدیر خم اور صدا بلند کی واسطے اُسکے بولایت تو جبرئیل یہہ آیت لیکر نازل ہوئے کہ
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا آجکے دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارے کو اور تمام کی مینے اوپر
تمہارے نعمت اپنی اور راضی ہوا مین تم سے دین اسلام کو قبول کرنیسے دیکھو یہہ کامل ہونا دین کا خلافت سے ہوا اور کسی چیز سے اور کتاب
مودة القربی مین سید علی ہمدانی نے کہ جسکی تعریف مین مولوی جامی نے نفحات الانس مین لکہا ہے کہ اُسنے ایک ہزار چار سو اولیاء کی
صحبت پائی ہے اور علوم ظاہری و باطنی رکہتا تہا اُسنے روایت کی ہے عمر خطاب سے بیان کیا عمر خطاب نے وقال نصب رسول اللہ علیا علما
فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وآل من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللهم انت شهیدی علیهم قال کان
فی جنبی شاب حسن الوجه طیب الریح فقال لی یا عمر عقد رسول اللہ عقدا لایحله الا منافق فاحذر ان تحله قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث
قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجه طیب الریح قال کذا وکذا فقال نعم یا عمر انه لیس من ولد آدم لکنه جبرئیل اراد ان یؤکد علیکم ما قلته
فی علی یعنی کہا عمر نے کہ قائم کیا رسولخدا نے علی کو علم یعنی کوہ کہ ہدایت پاتین اُس سے گمراہ آدمی پس کہا پیغمبر نے وہ شخص کہ تہا مین مولا اُسکا
پس علی مولا اُسکا ہے اے خدا دوست رکہہ تو اُسکو کہ جو کوئی دوست رکہے اُس علی کو اور دشمن رکہہ تو اُسکو کہ جو کوئی دشمن رکہے اُسکو اور ترک نصرت
کر تو اُسکی کہ جو کوئی ترک نصرت کرے اُسکی اور مدد کر تو اُسکی کہ جو کوئی مدد کرے اُسکی اے خدا تو گواہ میرا ہے اوپر اُنکے کہا عمر نے کہ اور تہا بیچ پہلو میرے کے
ایک جوان خوبرو اور خوشبو اور پاکیزہ بو پس کہا اُسنے مجھکو کہ اے عمر البتہ تحقیق منعقد کیا ہے رسولخدا صلعم نے ایک عقد کو کہ نہیں کہولتا ہے
اُسکو مگر منافق پس ڈرتا ہو مین اس سے کہ کہولے تو اُسکو کہتے ہین عمر کہ پس کہا مینے کہ یا رسول خدا تحقیق کہ تونے جسوقت کہا بیچ حق علی کے
تو تہا بیچ پہلو میرے کے ایک جوان خوبرو اور خوشبو کہا اُسنے ایسا اور ایسا پس کہا رسولخدا نے یہہ سنکر کہ ہان اے عمر تحقیق کہ وہ نہین ہے اولاد
آدم مین سے لیکن وہ جبرئیل ہے ارادہ کیا اُسنے یہہ کہ تاکید کرے وہ اوپر تمہارے اُس چیز کو کہ کہا ہے مینے بیچ مقدمہ علی کے اور ابن مردویہ نے اور عبد اللہ مرزبا
نے اور اخطب خوارزم نے جو کہ علماء اہل سنت سے ہین لکہا ہے کہ بعد منصوب کرنے علی کی ولایت پر حسان شاعر نے کہ رسولخدا کے اصحاب مین سے
تہا علی کی مدح اور امامت اور خلافت مین اُسنے قصیدہ لکہا ہے اور قصیدہ کو لکہکر جناب رسولخدا صلعم کو سنایا ہے ازانجملہ دو بیت اُسکے یہہ ہین کہ
ینادیهم یوم الغدیر نبیهم بخم واسمع بالنبی منادیا فقال له قم یا علی فاننی رضیتک من بعدی اماما وهادیا اور حاصل اسکا یہہ ہے کہ ندا کرتا
تہا اُنکو بروز غدیر پیغمبر اُنکا اور سنتا تہا مین پیغمبر کو کہ ندا کرتا تہا کہ اُٹھ تو اے علی رضامندی میری اسمین ہے کہ تو بعد میرے امام اور ہادی خلقت کا
ہو اور کمیت شاعر نے بہی قصیدہ عینیہ لکہا ہے کہ ایک شعر اُسکا یہہ ہے ویوم الدوح دوح غدیر خم ابان له الولایة لو اطیعا اور حاصل
اسکا یہہ ہے کہ روز غدیر خم مین ظاہر کیا پیغمبر خدا نے واسطے علی کی ولایت کو کاش فرمانبرداری اُسکی لوگ کرتے اور فاضل الدین حموی نے
منتج الفاضلین مین لکہا ہے کہ کمیت شاعر کہتا ہے کہ مینے یہہ قصیدہ عینیہ کہہ لیا تو ایک رات حضرت علی کو مینے خواب مین دیکہا آپنے فرمایا کہ
قصیدہ عینیہ کو پڑہ تو مینے وہ قصیدہ پڑہا جب اُس بیت کو پڑہا تو حضرت علی نے فرمایا ولم ار مثل ذاک الیوم یوما ولم ار مثله حقا اضیعا
حاصل اسکا یہہ ہے کہ نہ دیکہا مینے مثل اُس دن کے کوئی دن اور نہ دیکہا مینے کوئی حق مثل اُس حق کی ضایع ہوتا اور سبط ابن جوزی نے اُس خواب کو
مع اُس بیت کے کہ جو کمیت نے کہی ہے اور حضرت علی نے فرمایا ہے نقل کیا ہے کہ تفسیر ثعلبی اور تفسیر کواشی اور جواہر العقدین اور کتاب الاکتفا کتب
اہل سنت مین لکہا ہے کہ سفیان بن عیینہ سے پوچہا گیا کہ سأل سائل بعذاب واقع للکافرین کسکے حق مین نازل ہوا ہے اُسنے جواب مین کہا کہ حضرت
جعفر صادق نے اپنے باپون سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے غدیر خم مین علی کا ہاتہ پکڑ کر کہا کہ جسکا مین مولا تہا علی مولا اُسکا ہے
اور یہہ خبر مشہور ہوئی تو نضر بن حارث بن نعمان فہری اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ مین رسولخدا صلعم کی پاس آیا اور بطور نزاع کے اُسنے حضرت سے
کہا کہ اے محمد کلمہ شہادت کا تونے ہمکو حکم دیا ہمنے قبول کیا اور نماز پنجگانہ کا تونے ہمکو حکم دیا ہمنے قبول کیا اور ماہ رمضان کے روزوں کا تونے

ہمکو حکم دیا ہمنے قبول کیا اور بعد اسکے راضی اسپر تو نہوا یہانتک کہ اپنے چچا کے پسر کو ہمپر فضیلت دی اور اُسکا ہاتھ پکڑکر تو نے کہا کہ جسکا مین مولا ہون
علی اُسکا مولا ہی یہ کام تو نے اپنی طرف سے کیا ہی یا خدا کیطرف سے ہے حضرت نے فرمایا کہ بخدا یہ امر خدا کیطرف سے ہے نضر بن حارث یہ بات سنکر وہانسے
پھرا ہوا اور اپنے اونٹ کیطرف کو کہتا ہوا چلا کہ خداوندا جو کچھ محمد کہتا ہی اگر یہ امر حق ہے تو مجھپر آسمان سے پتھر برسا اپنے اونٹ تک وہ نہ پہنچا تھا کہ
پتھر آسمان سے نازل ہوا اور اُسکے سر پر لگ کر نیچے سے نکل گیا اور اُسیوقت وہ مر گیا تب خدا تعالی نے اس آیت کو نازل کیا کہ سال سائل
بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج یعنی سوال کیا ایک سوال کرنیوالے نے ساتھ عذاب واقع ہونیوالے کے واسطے کافرون کے
نہین ہی واسطے اسکے کوئی دفع کرنیوالا خدا کیطرف سے کہ صاحب درجون بلند کا ہی اور تفسیر کبیر مین کئی وجوہ اس آیت کی تفسیر مین لکھے ہین
اور پہلے سب سے یہ لکھا ہے کہ جسوقت نضر بن حارث نے کہا کہ خداوندا اگر یہ امر حق ہی نزدیک تیرے تو پس برسا تو پتھر آسمان سے یا لا تو عذاب
دردناک اُسوقت خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ سال سائل بعذاب واقع للکافرین اور تفسیر مدارک مین فقط یہی ایک وجہ لکھی ہے کہ
جسنے سوال کیا تھا وہ نضر بن حارث تھا کہ اُسنے کہا تھا خداوندا اگر یہ امر حق ہی نزدیک تیرے تو پس برسا تو اوپر ہمارے پتھر آسمان سے یا لا تو
عذاب دردناک لیکن اُن دونو نے بسبب تعصب مذہب اور پوشیدہ کرنے حق کے بعد اسکے نضر بن حارث پر پتھر برسنے کا ذکر نہین کیا اور
احمد بن حنبل نے اپنی مسند مین اور ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین اور محمد بن طلحہ شافعی نے مطالب السئول مین کہ یہ سب علماے
اہل سنت ہین روایت کی ہی کہ جمع کیا علی نے آدمیون کو رحبہ مین یعنی میدان مسجد کوفہ مین اور قسم دی مسلمانونکو خدا کی کہ جس کسی نے
بروز خم غدیر رسول خدا صلعم سے میرے حق مین سنا ہو وہ شخص اٹھے اور بیان کرے پس تیس آدمی اٹھے اور بعضی روایت مین تیرہ اور بعضی مین بارہ
لکھے ہین کہ وہ بروز خم غدیر حاضر تھے اُن لوگون نے گواہی دی کہ اُس روز پکڑا رسول خدا نے ہاتھ علی کا اور لوگونکو کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مین اولی ہون
مومنین سے انکے نفسون سے اور مالک انکے امور کا ہون سب نے کہا کہ ہان یا رسول خدا اُسوقت فرمایا حضرت نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور
بعضے آدمیون نے باوجود علم اور اطلاع کے اُسکی گواہی جو نہ دی تو وہ عذاب مین گرفتار ہوے کہ کوئی تو اندھا ہو گیا اور کوئی مبروص ہو گیا
کہ اُسکی پیشانی پر سفید داغ ہو گیا علی کی بددعا کرنے سے انکے حق مین چنانچہ شواہد النبوۃ مین مولوی جامی نے لکھا ہی کہ اگر کوئی کہے کہ علی نے یہ
شہادت لوگون سے عثمان کے زمانہ مین طلب کی تھی اپنی خلافت کیواسطے ابوبکر کے زمانہ مین کیون نہ طلب کی جسوقت خلافت مین جھگڑا
پڑا تھا ہم کہین گے کہ جیسے زمانہ عثمان کا تھا ایسے ہی زمانہ ابوبکر کا تھا دونون زمانونمین خلافت حق علی کا تھا اور دعوی علی نے ابوبکر کے
زمانہ مین کیا تھا اور حدیث غدیر کو پیش کیا تھا چنانچہ ہماری کتابونمین لکھا ہی اہل سنت نے یہ نہین لکھا ہی کہ علی نے حدیث غدیر کو ابوبکر کے
زمانہ مین بھی سند پکڑا تھا اسواسطے کہ اگر اُسکو لکھتے تو مابعد کے لوگونکے نزدیک بالکل علی کا حق ظاہر ہو جاتا اور خلافت ثلثہ کی باطل ہوتی اس
خوف سے بسبب تعصب مذہب کے اسکا ذکر نکیا اور اگر مولی کے معنی مین شک ہو کہ یہ معنی ولی اور اولی بتصرف آیا ہی یا نہین تو اُسکو سننا چاہیئے کہ
فراء کہ علماے نحو اور عربیت سے ہے وہ معانی القرآن مین تفسیر آیہ ماویکم النار ہی مولاکم مین لکھتا ہی کہ مولی بمعنی اولی ہی اور جوہری نے صحاح مین
مولا کے معنے اولی بھی لکھے ہین اور صاحب قاموس نے بھی ایک معنی مولی کے ولی صاحب تصرف لکھے ہین اور مولی بمعنی متولی اور مالک امور
اور اولی بتصرف مین مشہور ہے کلام عرب مین اور اسم ہی واسطے اولی بتصرف کے لیکن یہ لفظ مشترک ہی کئی معنی مین اور جو معنی کہ مراد ہین وہ
قرائن سے معلوم ہوتے ہین اور حدیث غدیر مین معنی مولی کے بجز اولی بتصرف کے صحیح نہین ہوتے کہ قرائن اسکی کثرت سے یہان موجود ہین
اول تو یہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کو بنظر تامل ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ کسقدر اسمین تاکید ہی کہ اگر تو اس امر کو نہ پہنچایگا تو کوئی حکم تو نے
نہین پہنچایا ہی اور ایسی گرمی کے وقت مین اور حرارت آفتاب مین کہ لوگ پاؤنکے نیچے کپڑا رکھتے تھے اور ایسی جگہہ مین اترنا کہ جو جگہہ ٹھہرنیکی نہ تھی
اور پیچھے ماندگان کا انتظار کرنا کہ سب حاضر ہو جاوین اور ضرورت مین کجاوونکا منبر بنا کر اُسپر حضرت کا رونق افروز ہونا اور خطبہ پڑھ کر اپنی جلیتا

خبر دیتی اور فرمانا کہ مین تم مین قرآن اور اہلبیت کو چھوڑے جاتا ہون انکی پیروی کرنا اور بعد اسکے فرمانا کہ جسکا مین مولا تہا علی اسکا مولا ہے یہ جلدی
اور یہ اہتمام کس امر کیواسطے تہا اور یہ امر سلم خلافت نہین تو کیا ہے اور سوائے خلافت کے وہ کونسا امر اہم ہے کہ جسکی اسقدر تاکید ہو احکام تو حضرت سب
پہنچا چکے تہے اب وہ امر جدید بیان کرنا چاہیے کہ جسکے نہ پہنچانے مین تمام حکمون کا نہ پہنچانا متصور ہو اور وہ کونسا امر ہے سوائے خلافت کے کہ جس کے
پہنچانے مین خوف ہو آدمیون سے کہ وہ اسکو قبول نکرینگے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ واللہ یعصمک من الناس اور وہ کونسا امر ہو کہ جو لوگونکو ناگوار تہا کہ
جسکے پہنچانے مین حضرت لوگون سے خوف کرتے تہے اگر ظاہر کرنا علی کی فضیلت کا تہا تو اسکے پہنچانے مین کیا تامل تہا اور کس سے خوف کرتے تہے بارہا
حضرت نے اس سے زیادہ فضائل اور مناقب بیان کئے ہین اور خوف کسی کا نہین کیا ہے اور اگر مولی کو معنی محب یا ناصر کہتے ہو تو اس کے
پہنچانے مین آدمیون سے کیا خوف ہے اور محب اور ناصر کہنے کیواسطے خدا تعالی کو اسقدر تاکید کرنے سے کیا منظور تہا اب بنظر انصاف دیکہو کہ یہ سب قرینے
ہین آیت اور حدیث غدیر مین خلافت کی ہین یا محب اور ناصر ہونیکی کہ جو امر علی کو پہلے سے حاصل تہا اور بعد اسکے جو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ
الیوم اکملت لکم دینکم اسکو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ کامل کرنا دین کا اور تمام کرنا نعمت کا کس چیز پر دلالت کرتا ہے امر بزرگ پر کہ وہ نیابت رسول
ہے یا کسی شخص کو محب یا ناصر کہنے پر یا مردار کے حرام ہونیکے بیان کرنے پر اور بعد اسکے فرمایا رسول خدا نے کہ شکر ہے واسطے خدا کے کہ وہ راضی ہوا
میری رسالت سے اور بعد میری علی کی خلافت سے تصریح تمام خلافت پر دلالت کرتا ہے اور قصیدہ کہنا حسان کا اور کمیت کا اور کمیت کو شعر کے
جواب مین حضرت علی کا شعر پڑہنا اور نضر بن حارث کا آسمان سے پتھر برس کر ہلاک ہونا اور عمر خطاب کا مبارکباد پہنچانا اور نقل کرنا حکایت
جبرئیل کا اور علی کا لوگون سے گواہی طلب کرنا خلافت کیواسطے بسند حدیث غدیر یہ سب امور قرائن خلافت کے ہین کہ جو امر ضروری ہو مثل
نبوت کی یا علی کے محب اور ناصر ہونیکے واسطے ہین کہ جو امر کہ موجب آیہ والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض اور الف بین قلوبکم اور
رحماء بینہم کے پہلے سے علی کیواسطے حاصل تہا اور تحصیل حاصل ہے خدا تعالی کو کیا حاصل تہا اور ایسے امر خفیف کیواسطے ایسی تاکید بلیغ
کی کیا ضرورت تہی اور تاکید کیسا خصوصیت علی کی کیا ہے بلکہ شیخین کہ افضل ہین علی سے اہل سنت کے نزدیک ایسی بڑی فضیلت
ایسے اہتمام اور تاکید والی انکے واسطے چاہیے تہی نہ علی کیواسطے کہ چوتہی مرتبہ مین جسکو ٹہرایا ہے اور فرض کیا ہے کہ یہ تاکید اور اہتمام
علی کے محب یا ناصر ہونیکے واسطے ہے مثل پیغمبر کے کہ محبت اور نصرت پیغمبر کی امت کیواسطے تہی اب وہ محبت اور نصرت علی کے سپرد
ہوئی اور کل صحابہ مین سے علی مخصوص ہوئے کہ تمام امت کے محب اور ناصر ہون مثل پیغمبر کے اور سوائے علی کے اور کسی کو لیاقت اس
کی نہ تہی کہ وہ مثل پیغمبر کے محب اور ناصر امت کا ہو پس یہ بہی نہین دلالت کرتا ہے مگر خلافت پر جان اتق در کاسہ است جو معنی چاہو
اور تاویل چاہو بیان کرو اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ حدیث من کنت مولاہ مین رسول خدا نے تاکید کی ہے علی سے دوستی رکہنے کی کہ تم علی
سے دوستی رکہو یہ اس حدیث مین کہان ہین اس حدیث کے تو معنی موافق تمہاری بناوٹ کے یہ ہوتے ہین کہ جسکا مین دوست
یا ناصر تہا علی اسکا دوست یا ناصر ہے اور یہ مین کہان ہے کہ تم علی سے دوستی کرو البتہ اگر مولا محبوب کے معنی مین ہو تو کچھ مضائقہ نہین کہ
اسطرح بہی کہہ سکتے ہین لیکن لغت مین مولا محبوب کے معنے مین ہرگز نہین آیا محب کے معنی مین البتہ آیا ہے اور اس سے مقصود مخالفین
کا ثابت نہین ہوتا اور اگر ہم فرض کرین مولا کو محبوب کے معنی مین تو اس صورت مین تحصیل حاصل ہے اور ایسا امر رسول خدا سے صادر
ہونا ہی قبیح ہے اور تحصیل حاصل اسواسطے ہے کہ خدا تعالی پہلا اس سے فرما چکا ہے کہ مومنین آپس مین دوست ہین چنانچہ اس امر کی بیان ہم
اس سے بیان کی ہین اور اگر یہ کہو کہ رسول خدا علم نبوت سے جانتے تہے کہ بعد میری لوگ علی سے عداوت کرینگے اور اسکو آزار پہنچاوینگے اسواسطے
حضرت نے پہر تاکید کیلئے علی سے دوستی کرنیکو اسواسطے فرمایا ہے گو آیت مین آیا تہا کہ مومنین آپس مین دوست ہین کہتا ہون کہ رسول خدا
جانتے تہے کہ حسنین کو بعد میری قتل کرینگے اور یہ بہی جانتے تہے کہ بعد میری لوگ خلفاء ثلثہ کی مذمت کرینگے اور انپر طعن کرینگے چنانچہ

اہل سنت نے لکھا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ ایک فرقہ بعد میرے ہوگا کہ یُطعنون فی السلف یعنی طعن کرینگے وہ گزرے ہوئے بزرگوں میں پس چاہیے تھا کہ حضرت
ایسے معرکہ میں اُس تاکید سے سب کو جمع کر کے اُن لوگوں کے حق میں فرماتے کہ اُنسے دوستی رکھنا اور کسی کو آزار نہ پہنچانا اور طعن نکرنا علی کی تخصیص
کی تھی کہ جو اسقدر آدمیوں کو جمع کر کے سب کے روبرو اس اہتمام اور تاکید سے فرمایا اور تاکید کرتا ہے مولا کو مالک اور آقا اور متصرف تمیع امور ہونیکے معنی مین
وہ کہ جو کچھ رسولخدا صلعم نے اور روایتوں میں علی کو ولی فرمایا ہے اور اُن روایتوں میں مراد ولی سے سوائے خلیفہ ہونیکے معنی مین اور کچھ نہین ہو سکتا
چنانچہ طبرانی نے کتاب کبیر مین وہب بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ بُریدہ ہمراہ علی کے یمن کو گیا تھا اور جسوقت وہان سے پھرا تو علی سے ناخوش ہوکر
علی کی حقمین نالائق باتین کہنے لگا یہ خبر رسولخدا صلعم کو پہنچی فقال لہ لا تقل ہذا فہو اولی الناس بکم من بعدی یعنی علیا اور حاصل اسکا
یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ علی کو تو ایسا مت کہہ کہ وہ اولی بتصرف آدمیونکا ہے تم مین بعد میرے یعنی علی اور اسیطرح مناوی نے لکھا ہے تھوڑے سے
فرق سے اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین لکھا ہے اور روایت کی ہے بریدہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ تحقیق علی مجھسے ہے اور مین علی
سے ہون اور پیدا ہوا ہے وہ خاک میری سے اور مین پیدا ہوا ہون ابراہیم کی خاک سے اور مین افضل ہون ابراہیم سے اور اس روایت کے آخر مین فرمایا ہے کہ انہ
ولیکم بعدی یعنی تحقیق علی اولی بتصرف تمہارا ہے بعد میرے اور ریاض نضرہ مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسولخدا نے علی بن ابیطالب
کو ایک لشکر کا سردار کر کے جہاد کیواسطے بھیجا حضرت علی نے فتح کر کے ایک کنیز مال غنیمت مین سے اپنے واسطے پسند کی اور ہمراہیون کو یہ امر ناخوش
معلوم ہوا اور چار آدمیون نے آپس مین عہد کیا کہ شکایت علی کی اس امر مین رسولخدا سے ہم کرینگے جسوقت وہ مدینہ مین پہنچے تو ایک شخص نے
اُن چار مین سے رسولخدا سے کہا کہ یا رسولخدا علی نے ایسا اور ایسا کیا ہے حضرت نے مُنہ اپنا اسکی طرف سے پھیر لیا اور کچھ جواب اُسکو ندیا دوسرے
آدمی نے اُٹھکر شکایت کی اُسکی طرف سے بھی مُنہ کو پھیر لیا اور تیسرے آدمی نے شکایت کی تو اُسکی طرف سے بھی مُنہ کو پھیر لیا اور کچھ جواب ندیا
اور چوتھے آدمی نے شکایت کی تو حضرت غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو علی سے تحقیق کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون وہو ولی کل مومن
من بعدی یعنی اور وہ علی اولی بتصرف تمہارا ہے بعد میرے یعنی وہ مالک تمہارے امور دنیا اور آخرت کا ہے بعد میرے اور ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ
اور حاکم نے مستدرک مین روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے علی کے باب مین خدا تعالی نے مجھپر وحی کی ہے شب معراج کو انہ سید المسلمین و
ولی المتقین و قاید الغر المحجلین یعنی تحقیق وہ سردار مسلمانونکا ہے اور اولی بتصرف پرہیزگارونکا اور کھینچنے والا مومنین سفید رونکا بہشت مین اور امام
غزالی نے ازراہ انصاف سر العالمین مین لکھا ہے اور لیکن روشن ہوئی وجہ حجت اور دلیل کی اور اجماع کیا ہے جمہور نے حدیث روز غدیر پر جسوقت
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہا عمر نے بخ بخ لک یا ابا الحسن ہو گیا تو آقا اور مالک میرا اور جمیع مومنین اور مومنات کا اور یہ
مبارکباد کہنا عمر کا یعنی بخ بخ کہنا تسلیم رکھنا اور راضی ہونا ہے خلافت سے علی کی اور فرمانبرداری حکم رسول کی لیکن بعد تسلیم اور مان لینے کے
غالب ہوئی خواہش نفس کیواسطے دوستی کرنے ریاست اور بزرگی کی اور بلند کرنے ستون خلافت کی اور پھیر دینے نشانون کی اور ملنے ہواؤں کے
وقت چلنے نشانون کے آگے اور پیچھے اور شتاب اور تنگی آلی ہیبت گھوڑونکی پاؤن کی جسوقت جمع ہون اور فتح کرنا شہرونکا اور دوستی ان امرونکی نے
اُس جماعت کو خواہش نفس کی پیالہ سے شراب پلائی پس آنکوس امر پر کہا کہ خلافت کو انہوں نے اُس سے لیلیا اور اُس حالت پر پھر گئے جو کہ اسلام
پہلے رکھتے تھے اور عہد اور پیمان روز غدیر کو توڑ کر پس پشت ڈالدیا اور خرید کیا انہون نے اُس عہد کو توڑ کے ایک تھوڑی سی قیمت اور بے اعتبار کو پس بہت
بُرا ہے جو کچھ کہ خرید کیا ہے انہون نے اور بعضے نادان آدمی اس عبارت کو دیکھکر انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سر العالمین تصنیف امام غزالی کی نہین ہے
اور حال یہ ہے کہ اُنکے علما اقرار کرتے ہین کہ یہ کتاب تصنیف امام غزالی کی ہے اور اسکی عبارت کو نقل کرتے ہین چنانچہ ذہبی نے میزان ذہبی مین ترجمہ
حسن بن صباح مین لکھا ہے کہ قال ابو حامد الغزالی شاہدت قصتہ الحسن بن صباح لما تزہد تحت حصن الموت اور یہ جو بعضی روایتوں مین آیا ہے کہ رسولخدا
صلعم نے مرض الموت مین حضرت عباس سے فرمایا کہ تم میری میراث کو قبول کرو اس سے یہ مراد نہین ہے کہ حقیقت مین رسولخدا اُن کو اپنا خلیفہ کرتے

اسواسطے کہ علیؑ کو خلیفہ اپنا کر چکے تہے اور عباسؓ مین ایسا علم کہان تہا جو سزاوار خلافت کی ہوتے رسولخدا صلعم جعلیم کو کیونکر اپنا خلیفہ کرتے کہ
جسمین لوگونکی گمراہی مقصود تہی بلکہ منظور اسمین حضرت کو امتحان عباسؓ کا تہا اسواسطے کہ رسولخدا اعلم نبوت سے جانتے تہے کہ بعد میرے لوگ
بسبب حُبّ جاہ کے خلافت مین دعوی کرینگے اور علیؑ کی خلافت کو غصب کرینگے اور عباسؓ کہ میرا چچا ہے اُسکو بہی حب جاہ ہوا و بسبب قرابت
کے دعوی خلافت کا کریگا اسواسطے حضرت نے عباس کی مافی الضمیر کے دریافت کرنیکو عباس سے فرمایا تہا سو عباس نے جواب معقول دیا
کہ علیؑ ہی سزاوار خلافت کے ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ علیؑ کو جو آپ غدیر مین خلیفہ کر چکے ہین وہی لایق خلافت کے ہے اسواسطے عباسؓ نے
خلافت کیواسطے علیؑ کا نام لیا اور اگر یہ مراد نہوتی تو علیؑ کے نام لینے کی کیا خصوصیت تہی اور کیسے علی العموم نام لیتے ابو بکر یا عمر کا کا نہین
کسی کو خلیفہ کردو اور علیؑ کو سزاوار خلافت کا کیون کہتے اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ رسولخدا ایسا منصب جلیل عباس کو عطا کرین اور وہ
قبول نکرے اور رسولخدا کا کہنا نمانے پس عباس جانتے تہے کہ حضرت خلیفہ تو کر چکے ہین علیؑ کو اور اب ہمکو فرماتے ہین تو میری آزمایش کرتے ہین
اور حضرت نے عباس کا جواب سُنکر سکوت کیا اسمین گویا کہ تاکید ہے خلافت کی کہ لوگونپر بخوبی ظاہر ہو جاتے اور خلیفہ کرنا علیؑ کا روز غدیر
شیعونکے نزدیک متواترات مین سے ہے اور کثرت سے روایتین اسپر دلالت کرتی ہین یہ ایک روایت کہ جسکی صحت مین کلام ہے اور اگر فرض بہی کیجے
تو احاد مین سے ہے یہ متواتر کی معارض کیونکر ہو سکتی ہے بلکہ مراد اُس سے وہ ہے جو کہ بیان کیا گیا امام کہتے ہین کہ ایک جماعت یہود کی
رسولخدا صلعم کے پاس آئی اور پوچہا کہ تو توریت پر ایمان لایا ہے کہ وہ کتاب خدا ہے فرمایا کہ ہان یہودیون نے کہا کہ تو اس امر مین ہمارے
متفق ہے اور ہم تیرے متفق نہین ہین اور قرآن کو ہم حق نہین جانتے ہین اور خدا کا بہیجا ہوا اُسکو ہم یقین نہین کرتے ہین اب ہم کو تو تلقین چیز
چہوڑتے ہیں کہ جسکا سمجہو یقین اور اعتقاد ہے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ اے اہلکتاب نہین ہو تم اوپر کسی چیز کے دین صحیح مین سے حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ یہانتک کہ قائم کرو تم حکم توریت
اور انجیل کو اور انکی تصدیق کرو اور جو کچہہ صفات پیغمبر آخر الزمان کے اور بشارتین اسکے نبوت کی انمین مرقوم ہین اُسکا اعتقاد کرو وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ اور اعتقاد کرو تم اُس چیز کا کہ نازل کیگئی ہے طرف تمہارے مِّنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کی طرف سے یعنی احکام قرآن کے
وَلَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتونکو اُن اہلکتاب مین سے مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وہ چیز کہ نازل کیگئی ہے
طرف تیری پروردگار تیرے کی طرف سے یعنی سُننا قرآن کا کہ جو تجہپر نازل کیا گیا ہے زیادہ کرتا ہے اُن اہل کتاب کو طُغْیَانًا وَّكُفْرًا سرکشی اور کفر
کو کہ جون جون آیات قرآن کی سنتے ہین کفر انکا زیادہ ہوتا ہے فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ پس غمگین مت ہو تو اوپر سرکشی اور
کفر قوم کافر کے کہ ضرر اسکا اُنکے ہی واسطے ہے اور تجہکو اُنکے کفر سے کچہہ نقصان نہین ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لا چکے
ہین ظاہر مین زبان سے نہ دل سے وَالَّذِیْنَ هَادُوْا اور وہ لوگ کہ یہودی ہوئے ہین وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰی اور ستارہ پرست
اور نصاری مَنْ اٰمَنَ جو شخص کہ ایمان لائے ہین سو دل سے بہ نیت خالص بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ساتہہ خدا اور دن آخرت کے کہ
اُس روز کی جزا کو حق جانے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ پس نہین ہے خوف اوپر اُنکے
اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب کے فوت ہو جانے سے اور صابئون مین قیاس تو یہ تہا کہ صابئین ہوتا اسم اِنّ کا لیکن قرآن مین صابئون آیا ہے
اسکے اعراب مین بہت اختلاف ہے اور بصریون کی اور سیبویہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ مبتدا ہے اور مؤخر ہو وہ تاخیر سے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ اِنّ الذین
آمنوا والذین ھادوا والنصاری من آمن باللہ الی آخرہ والصابئون والنصاری کذلک کہ یہ ان کی خبر کے بعد فرض کیا جائیگا تو عطف
اسکا اِنّ کے محل پر ہوگا اور اگر صابئون اپنے موضع مین ان کی خبر سے پہلے ہووے تو عطف اُسکا محل اِنّ پر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اُسمین
شرط یہ ہے کہ اِنّ اپنی خبر سے فارغ ہووے تو اُسکے محل پر عطف ہووے اور اگر فارغ ہونیسے پہلے عطف ہووے تو اِنّ کی اور صابئون کی ایک

خبر ہو جاویگی اور اس صورت مین اُسمین وبال جمع ہو جاوینگے اسواسطے اسکو جائز نہین کہتے ہین اور امن اور عمل کی ضمیر طرف من کی باعتبار
لفظ کے پھرتی ہے کہ لفظ اسکا مفرد ہے اور ہم کی ضمیر طرف اُسکے باعتبار معنی کے پھرتی کہ معنی ہین جمع کیواسطے بھی آیا ہے اور فرمایا ہے خدا کہا
لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل البتہ تحقیق لیا ہمنے پیمان بنی اسرائیل کا توحید مین اور محمد پر ایمان لانے مین وارسلنا الیہم رسلا اور
اور بھیجا ہمنے طرف انکے پیغمبرونکو اول تو انکے موسیٰ تھے اور آخر انکے عیسیٰ تھے کلما جاءہم رسول بما لا تہوی انفسہم
انکے پاس پیغمبر اس چیز کو کہ نہین چاہتے ہین نفس انکے اور نہین دوست رکھتے تھے اسکو یعنی احکام شرع کے کہ سختی سے بجالانا انکے تکلیف تھی ان کا
کو انکے نفس دوست نہین رکھتے تھے اور جب ایسا احکام تکلیف کے خدا کیطرف سے پیغمبر لیکر آئے تو فریقا کذبوا ایک فرقہ کو جھٹلایا اون
یہودیون نے جیسے کہ عیسیٰ اور محمد کو وفریقا یقتلون اور ایک فرقہ کو قتل کرتے تھے وہ جیسے کہ زکریا اور یحییٰ کو وحسبوا اور گمان
کیا ان یہودیون نے کہ الا تکون فتنۃ نہوے فتنہ یہ کان تامہ ہے وقع کے معنی مین اور فتنہ فاعل اسکا ہے یعنی گمان کیا
کہ نہ پہنچے ہمکو کوئی بلا انبیاء کی تکذیب اور قتل کرنیسے فعموا پس اندھے ہوگئے وہ دین حق کے دیکھنے سے اور اُسکی دلیلون سے جیسے کہ
کوئی اندھا کہ طرف مقصد کے راہ نہ لیجاتے وصموا اور بہرے ہوئے وہ سخن حق کے سننے سے کہ انبیاء کی نصیحتونکی طرف کان نہ کیے ثم
تاب اللہ علیہم پھر توبہ قبول کی خدا نے اوپر انکے جسوقت کہ انہون نے توبہ کی گوسالہ پرستی وغیرہ سے ثم عموا وصموا پھر اندھے
ہوئے وہ اور بہرے ہوئے وہ حق کے دیکھنے اور سننے سے کثیر منہم بہت ان یہودیون سے اور کثیر بدل ہے ضمیر سے عموا کے واللہ
بصیر بما یعملون اور خدا دیکھنے والا ہے بینا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین وہ کہ موافق انکے عمل کے انکو جزا دیگی اور اب خدا تعالیٰ نصاریٰ کے
کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ لقد کفر الذین البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم
کہا انہون نے کہ تحقیق خدا وہ مسیح بیٹا مریم کا ہے یہ قول نصاریٰ مین فرقہ یعقوبیہ کا ہے وقال المسیح اور کہا مسیح نے کہ یا بنی اسرائیل
اعبدوا اللہ اے فرزندان یعقوب پرستش کرو تم خدا کو کہ ربی وربکم پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے یعنی مین بندہ
اور مخلوق اسکا ہون مثل تمہارے اور وہ خالق سبکا ہے اسکی پرستش کرو نہ میری کہ مین مخلوق ہون مثل تمہارے انہ من یشرک باللہ
تحقیق جو شخص کہ شرک کرے ساتھ خدا کے فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ پس تحقیق حرام کیا ہے خدا نے اوپر اسکے بہشت کو کہ ہرگز اسکو
نہ پاویگا وہ وماویہ النار اور جگہ رہنے کی اسکی دوزخ ہے وما للظالمین من انصار اور نہین ہین واسطے ظالمون کے مددگار
کرنیوالے کہ عذاب کو اونسے دفع کرین لقد کفر الذین البتہ تحقیق کفر کیا ان لوگون نے کہ قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ کہا انہون
نے کہ خدا تیسرا تین مین کا ہے یہ قول فرقہ ملکانیہ کا ہے نصاریٰ مین سے کہ وہ کہتے ہین کہ خدا شریک ہے درمیان عیسیٰ اور روح القدس اور خدا کے
یا درمیان عیسیٰ اور مریم اور خدا کے شریک ہے خدائی اور خدا ایک ہے ان تین سے وما من الہ اور نہین ہے کوئی معبود مستحق عبادت حقیقتاً
مین الا الہ واحد مگر معبود ایک کہ وہ خدائی پاک ہے پیدا کرنیوالا عیسیٰ اور مریم کا اور سب ممکنات کا وان لم ینتہوا عما یقولون اور
نہ باز آوین وہ نصاریٰ اس چیز سے کہ کہتے ہین وہ اور توحید کے قائل نہوئین تو لیمسن الذین کفروا منہم البتہ پہنچیگا ان لوگونکو کہ کفر کیا ہے
انہون نے انہین سے عذاب الیم عذاب دردناک افلا یتوبون الی اللہ کیا پس نہین رجوع کرتے ہین وہ طرف خدا کے کہ شرک کو ترک کرین
اور وحدانیت خدا کا قائل ہون ویستغفرونہ اور بخشش چاہین وہ خدائے پاک سے اپنے گناہونکے توحید کے وسیلے سے واللہ غفور اور خدا
بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکے گناہ رحیم مہربان ہے بخشش چاہنے والونپر اور اب خدا تعالیٰ مسیح کی مخلوق ہونیکی دلیلین بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ ما المسیح ابن مریم نہین ہے مسیح بیٹا مریم کا یعنی عیسیٰ کہ جسکو نصاریٰ خدا کہتے ہین کچھ نہین ہے وہ الا رسول مگر پیغمبر بھیجا ہوا
خدا کا قد خلت من قبلہ الرسل تحقیق گذرے ہین پہلے اس سے پیغمبر کہ انکو معجزات دئے ہین جیسے کہ عیسیٰ کو دئے ہین اور معجزے کہلانے

ہیں عیسیٰ کی خصوصیت نہیں ہے اگر عیسیٰ مردہ آدمی کو زندہ کرتا تھا تو موسیٰ لکڑی مردہ کو زندہ کرتا تھا کہ اسکو اژدہا بنا دیتا تھا یہ اس سے بھی بڑا
عجیب ہے اور اگر عیسیٰ کے باپ نہ تھا تو آدم کے باپ ماں دونو نہ تھے ان معجزوں کے سبب سے انبیاء کو معبود نہیں کہہ سکتے اور یہ معجزے دکھلانے انکو بندہ
خدا کے ہونے سے خارج نہیں کر سکتے وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ اور ماں اُن عیسیٰ کی بہت سچی تھی کہ تمام انبیاء کو اور آیات خدا کو اسنے راست اور درست
جانتا تھا كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ تھے وہ دونو عیسیٰ اور مریم کہ کہاتے تھے کہانا جیسے کہ اور جاندار کہانا کہاتے ہیں اور محتاج غذا کے تھے اس صورت میں
پہ کیونکر خدا ہو سکتے ہیں فرماتا ہے خدا کہ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ دیکھ تو اے محمد کہ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم واسطے اُنکے دلیلیں اپنے توحید کی
اور عیسیٰ کے مخلوق ہونے کی ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ پہر نظر کر تو کہ کیونکر پلٹائے جاتے ہیں وہ حق کے سننے سے اور پانے سے اور اسکے تامل کرنے سے قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم کہ أَتَعْبُدُونَ کیا پوجتے ہو تم اے نصاریٰ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ سوا خدا کے اسکو کہ نہیں مالک ہے واسطے
تمہارے اور نہیں قدرت رکہتا ہو وہ پہنچانے ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ضرر کو اور نہ فائدہ کو یعنی عیسیٰ میں قدرت نہیں ہے کہ کچھ ضرر اور فائدہ پہنچا سکے اور
جسوقت وہ ایسا ہے تو کیونکر وہ خدائی کے لائق ہو وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور خدا وہ معبود سب کا ہے سننے والا تمہاری باتوں کا جاننے والا
تمہارے اعتقادوں باطل کا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ اے یہود اور نصاریٰ مت
غلو کرو تم بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے کہ جو کہ آدمی ہیں اور مخلوق خدا ہیں انکو تم خدا یا خدا کا بیٹا کہنے لگو ایسا تمکو نہیں چاہئے وَلَا تَتَّبِعُوا
أَهْوَاءَ قَوْمٍ اور نہ پیروی کرو تم خواہشوں قوم کی پہلے رئیسوں اور بزرگوں ہو گئے ہیں تمکو سبب جہالت کے قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ تحقیق
گمراہ ہوئے ہیں وہ پہلے اس سے کہ پیغمبر آخر الزمان آئے کہ وہ تو گمراہ ہیں ہے اور تم بھی اُنکے باطل کو اختیار کرو ایسا تمکو نہیں چاہئے کہ وہ گمراہ تھے
ع ۱۱ ۱۴ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا اور گمراہ کیا انہوں نے بہتوں کو جن لوگوں نے کہ انکی پیروی کی وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ اور گمراہ ہوئے وہ
راہ سیدہی سے یعنی اسلام سے کہ وہ طریق برابر اور سیدہا ہے جس طریق میں افراط و تفریط اور زیادتی اور کمی نہیں ہے اور فرماتا ہے خدا کہ لُعِنَ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ لعنت کئے گئے ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے اولاد یعقوب میں سے عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ اوپر زبان
داود پیغمبر کے کہ ایلہ کے رہنے والے تھے کہ بسبب اسکے کہ وہ شنبہ کو روز مچھلی کا شکار کرتے تھے باز نہ آئے اور حکم خدا سے بندر ہوگئے وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
اور لعنت کئے گئے اوپر زبان عیسیٰ پسر مریم کے کہ عیسیٰ نے لعنت کی اُن لوگوں پر کہ جن پر دسترخوان نازل ہوا تھا اور پھر انہوں نے کفر کیا
تو عیسیٰ کی دعا سے وہ سور ہوگئے اور فرماتا ہے خدا کہ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا یہ لعنت اوپر اُنکے بسبب اسکے ہے کہ نافرمانی کی انہوں نے
وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ اور تھے وہ کہ حد سے گذر جاتے تھے جیسے کہ خدا نے اُنپر حرام کی تھی كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ تھے وہ کہ نہیں باز
آتے تھے عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ بُرائی سے کہ کرتے تھے وہ اسکو اور نہیں منع کرتا تھا بعض انہیں سے بعض دوسرے کو برائی کرنے سے لَبِئْسَ مَا كَانُوا
يَفْعَلُونَ البتہ بد ہے وہ چیز کہ تھے وہ کرتے کہتے ہیں کہ شہر ایلہ میں وہ بستے تھے اور سور کو کہاتے تھے اور ایام حیض میں عورتوں سے نزدیکی کرتے تھے
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ تین فرقے تھے ایک فرقہ آدمی مچھلیوں کا شکار کرتے تھے اور دوسرے فرقے کے آدمی انکو منع کرتے تھے لیکن
انکے کہانا اور پینا اور اُٹھنا اور بیٹھنا ترک نکیا تھا اور تیسرے فرقے کے آدمی انکو منع کرتے تھے جب انہوں نے انکا کہنا نمانا تو وہ اُنکے پاس سے
اُس شہر سے اُٹھکر اور جگہہ کو چلے گئے جب عذاب نازل ہوا اُن لوگوں پر تو دونو پہلے فرقے کے آدمی بندر ہوگئے اور تیسرا فرقہ عذاب سے محفوظ رہا
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ دوسرے فرقے کے آدمی نہ اُنکے پاس بیٹھتے تھے نہ انکی مجلس میں جاتے تھے لیکن جسوقت اُنسے
ملاقات کرتے تھے اُنسے اُنس کرتے تھے اسواسطے وہ بھی شامل عذاب ہوئے اور انکے ہمراہ لعنت کئے گئے اس روایت سے معلوم ہوا کہ بدون
اُنس کرنا اور انکے ہمراہ کہانا پینا کچھ بیجا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت واقع ہوئی تقصیر بنی اسرائیل میں تو بعض اُنمیں
نہیں ہے ایسا تھا کہ اپنے بہائی کو گناہ میں دیکہکر اسکو اُس سے منع کرتا تھا لیکن اُسکے ہمراہ کہاتا اور پیتا اور ہمنشینی اس کے

بانہیں آتا تھا انہیں بار خدا نے بغض کے دل کو ساتھ بغض کی اور نازل کیا انکے مقدمہ میں آیات قرآن کو اور فرمایا کہ لعن الذین کفروا الآیہ اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ شیعوں میں سے بعضے آدمی بادشاہوں کی اہلکار ہوئے ہیں اور انکے کاروبار کو انجام دیتے ہیں اور انکی خیر خواہی کرتے ہیں اور انکو دوست رکھتے ہیں فرمایا کہ نہیں ہے وہ شیعہ ہمارے لیکن وہ بھی انہیں ہی سے ہیں اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ لعن الذین کفروا الآیہ اور فرماتا ہے خدا کہ **تری کثیرا منہم** دیکھتا ہے تو اے محمد صلعم بہتوں کو انہیں سے کہ نہایت حسد اور کینہ سے **یتولون الذین کفروا** دوستی کرتے ہیں وہ یہودی اُن لوگوں سے کہ کافر ہوئے مثل کعب بن اشرف یہودی کے کہ بعد جنگ بدر کے مکہ میں جاکر مشرکوں کو مسلمانوں سے لڑنے کی رغبت دلائی **لبئس ما قدمت لھم انفسھم** البتہ بری ہے وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے واسطے انکے نفسوں انکے **ان سخط اللہ علیھم** یہ کہ غصہ کیا ہے خدا نے اوپر انکے اور ناراض ہوا ہے وہ انسے **وفی العذاب ھم خالدون** اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ اُن رئیسوں سے جو کہ لوگوں کے دوستی کرتے تھے اور انکی خواہشوں کی پیروی کرتے تھے تاکہ دنیا کو انسے حاصل کریں اور فرماتا ہے خدا کہ **ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی** اور اگر ایسے ہوتے وہ کہ ایمان لاتے وہ ساتھ خدا کے اور پیغمبر کے **وما انزل الیہ** اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیگئی ہے طرف اسکے کہ وہ قرآن ہے **ما اتخذوھم اولیاء** نہ پکڑتے وہ ان کافروں کو دوست **ولکن کثیرا منھم فاسقون** اور لیکن بہت انہیں سے فاسق ہیں کہ خارج ہیں ایمان سے اور اب خدا تعالی یہودیوں کی اور مشرکوں کی عداوت کو مسلمانوں کی نسبت بیان کرتا ہے کہ **لتجدن اشد الناس عداوۃ** البتہ پائیگا تو اے محمد بہت سخت لوگوں کو از روے دشمنی کی **للذین امنوا** واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں **الیھود والذین اشرکوا** یہودیوں کو اور اُن لوگوں کو کہ مشرک ہوئے ہیں وہ یہ دونوں فرقے مسلمانوں کے دشمن جانی ہیں اور اسی سبب سے انکی آپس میں دوستی ہے **ولتجدن اقربھم** اور البتہ پائیگا تو نزدیک زیادہ انکا **مودۃ** از روے دوستی کے **للذین امنوا** واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں **الذین قالوا انا نصاری** اُن لوگوں کو کہا ہے انہوں نے کہ تحقیق ہم نصاری ہیں اسواسطے کہ نصاری بسبب نرمی دل کے اور کثرت رغبت کی طرف حلم کے مثل یہود اور مشرکین کے مسلمانوں سے دشمنی نہیں کرتے ہیں اور اسیواسطے خدا فرماتا ہے کہ **ذلک** یہ یعنی قریب دوستی کے ہونا **بان منھم** بسبب اسکے ہے کہ تحقیق انمیں سے **قسیسین ورھبانا** علما اور عابد ہیں **وانھم لا یستکبرون** اور تحقیق کہ وہ نہیں تکبر کرتے ہیں قول حق کی سننے سے کہتے ہیں کہ مراد نصرانیوں سے حبشہ کے رہنے والے ہیں نجاشی وغیرہ جو کہ ایمان لائے تھے اور سوائے انکے اور نصاری یہودیوں سے کم نہیں ہیں عداوت میں اور مسلمانوں کے قتل اور تخریب میں کوشش کرتے ہیں لیکن حبشہ کے نصاری نے جعفر طیار سے قرآن کو سنا ہے اور اسلام کے قائل ہوئے ہیں اور اکثر انکے ایمان لائے ہیں منقول ہے کہ حضرت جعفر طیار نے حبشہ سے مراجعت فرمائی تو نجاشی نے ستر علما خدمت میں جناب سرور کائنات کے واسطے بھیجے اور انہوں نے آستانہ بوسی حاصل کی اور حضرت نے انکے روبرو سورہ یٰسین کو پڑھا وہ علما اسکو سنکر بہت روئے اور احکام اسلام کے انہوں نے قبول کئے اور آپس میں انہوں نے کہا کہ قرآن کیا مشابہت رکھتا ہے اس چیز سے کہ جو عیسی پر نازل ہوئی ہے اور ان نصاری مذکورین ہی کے حال میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ **واذا سمعوا ما انزل الی الرسول** اور جسوقت سنتے ہیں وہ نصاری اس چیز کو کہ نازل کیگئی ہے طرف پیغمبر کے یعنی جسوقت سنتے ہیں وہ قرآن کو پیغمبر سے یا جعفر طیار سے **تری** دیکھتا ہے تو اے محمد صلعم **اعینھم تفیض من الدمع** آنکھوں انکی کو کہ ٹپکتے ہیں آنسو رقت قلب کے سبب سے **مما عرفوا من الحق** اس چیز سے کہ پہچانا ہے انہوں نے سخن حق **یقولون** کہتے ہیں وہ نہایت عاجزی سے کہ **ربنا امنا** اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم قرآن پر اور محمد صلعم کی نبوت پر **فاکتبنا مع الشاھدین** پس لکھ تو ہمکو ہمراہ اُن گواہوں کے کہ جن گواہوں نے گواہی دی ہے قرآن کی اور نبوت محمد کے حق ہونے کی یعنی ہمکو امت محمد میں داخل کر کہ وہ گواہ ہیں انبیاء سابقین کی نبوت پر اور انکی امتوں پر قیامت کو روز کہتے ہیں کہ اُن منافقین یہود نے نصاری

اصحمہ نام نجاشی کا [illegible]

دینداری پر طعن کیا کہ کیا جلدی ایمان لائے ہیں یہ اور ہم کو ایک مدت ہو چلتے ہیں وہ مسلمان کہ یہ مسلمان ہو جاتے ہیں لیکن ہم قبول نہیں کرتے خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اُن نصاریٰ نے جواب میں اُنکے کہا کہ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور کیا ہے واسطے ہمارے کہ ایمان لاویں ہم ساتھ خدا کے اور اسکی
وحدانیت کی وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ اور ساتھ اُس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس حق سے یعنی قرآن وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا اور طمع
رکھتے ہیں ہم یہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا بہشت میں مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِينَ ساتھ قوم صالحین کے کہ وہ امت محمد کی ہیں یا آدمی
ہیں اور مالنا میں استفہام انکاری ہے یا جواب معترض کا ہے کہ اسنے کہا تھا کہ تم کیوں ایمان لائے ہو اُن مومنین نصاریٰ نے جو خلوص اعتقاد
دعا کی تو خدا تعالیٰ نے اُنکے جواب میں فرمایا کہ فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا پس بدلا اور ثواب دیا اُنکو خدا نے بسبب اُس چیز کے کہ کہا اُنہوں
نے بہ نیت خالص اور خوش اعتقادی سے یعنی اعتقاد خالص سے جو اُن نصاریٰ نے دعا کی تھی خدا تعالیٰ نے ثواب میں دیا اُنکو جَنّٰتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ بہشتیں کہ جاری ہیں نیچے محلوں یا درختوں اُنکے سے نہریں خٰلِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اُن بہشتوں کے
وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ اور یہ ہے بدلا نیکی کرنے والوں کا جو کہ قول اور فعل میں وہ نیک ہیں وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا
اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا انہوں نے آیتوں ہماری کو أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ یہ لوگ صاحبان دوزخ ہیں کہ ہمیشہ دوزخ ع
کی آگ میں جلا کرینگے اور ان آیتوں کی شان نزول میں نصاریٰ حبش کی حکایت تو بہت طولانی ہے لیکن خلاصہ اسکا یہ ہے کہ مکہ میں ہجرت سے
پہلے جسوقت کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت آزار پہنچایا اور ایذا دی تو جناب رسولخدا صلعم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم یہاں سے ہجرت کر کے حبشہ
چلے جاؤ اور جعفر طیار کو فرمایا کہ تو بھی ہمراہ اُنکے روانہ ہو جعفر طیار مکہ سے باہر نکلے اور ستر آدمی اُنکے ہمراہ ہوئے یہانتک کہ جہاز میں سوار ہو کے حبشہ
میں جا پہنچے جسوقت کہ قریش کی کفار نے اُنکے جانیکی خبر سنی تو اہل نے عمرو عاص اور عمارۃ بن ولید کو نجاشی کے پاس حبشہ میں بھیجا کہ اُن
مسلمانوں کو واپس مکہ کو روانہ کر دیوے یہ دو تو کچھ تحفہ لیکر گئے تھے جب حبشہ میں پہنچے تو وہ تحفہ نجاشی بادشاہ حبشہ کے نذر کیا نجاشی نے وہ
تحفہ قبول کیا اور عمرو عاص نے نجاشی سے کہا کہ اے بادشاہ ہماری قوم نے ہمسے مخالفت کی ہے اور ہمارے معبودوں کو وہ بُرا کہتے ہیں اور تیرے
پاس وہ آتے ہیں اُنکو تو ہمارے سپرد کر دے نجاشی نے جعفر طیار کو طلب کیا جب وہ آئے تو نجاشی نے اُنسے کہا کہ اے جعفر یہ لوگ کیا کہتے ہیں
پوچھا کہ کیا کہتے ہیں کہا کہ ان لوگوں کی درخواست یہ ہے کہ میں تمکو اُنکے حوالہ کر دوں جعفر طیار نے کہا کہ اے بادشاہ تو اُنسے سوال کر کہ کیا ہم اُنکے
غلام ہیں عمرو عاص نے کہا کہ نہیں بلکہ آزاد اور بزرگ ہیں پھر جعفر نے کہا کہ اُنسے پوچھو کہ کیا اُنکا قرض ہمارے ذمہ ہے کہ جسکو یہ طلب کرتے ہیں
عمرو عاص نے کہا کہ قرض تو ہمارا اُنپر نہیں ہے جعفر طیار نے کہا کہ کیا ہم کسی کو قتل کر کے آئے ہیں کہ یہ اُنکے خون کا دعویٰ کرتے ہیں کہا کہ نہیں
تب جعفر نے عمرو عاص سے کہا کہ کیا چاہتے ہو تم ہمسے تم نے ہمکو ایذا پہنچائی ہم تمہارے شہر سے نکلکر چلے آئے عمرو عاص نے نجاشی سے کہا کہ
اے بادشاہ انہوں نے ہمسے دین میں مخالفت کی ہے اور ہمارے معبودوں کو یہ بُرا کہتے ہیں اور ہمارے جوانوں کو بگاڑ دیا اور ہماری جماعت کو
متفرق کر دیا اے بادشاہ تو اُنکو ہمارے سپرد کر کہ ہم اتفاق کریں جعفر طیار نے کہا کہ اے بادشاہ ہمنے مخالفت اُنکی اسواسطے کی ہے کہ خدا تعالیٰ
نے ہم میں پیغمبر کو بھیجا ہے کہ وہ شرک کو منع کرتا ہے اور اُسنے ہمکو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے اور ظلم اور خونریزی ناحق اور زنا اور سود کھانے اور
خون اور گوشت خوک کھانے کو اُسنے حرام فرمایا ہے اور عدل اور احسان اور قریبوں کے ہمراہ نیکی کرنیکو حکم دیا ہے اور بدی اور فحش اور گناہ
کرنیکو منع کیا ہے نجاشی نے سُنکر کہا کہ یہی حکم عیسیٰ نے فرمائے ہیں اور پھر نجاشی نے کہا کہ اے جعفر جو کچھ کہ تیرے پیغمبر پر نازل ہوا ہے اسمیں
سے تجھکو کچھ یاد ہے کہا کہ ہاں اور سورہ مریم کو پڑھا جسوقت اس آیت کو پڑھا کہ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِي وَاشْرَبِي
وَقَرِّي عَيْنًا نجاشی سُنکر بہت رویا اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ یہی حق ہے عمرو عاص نے پھر نجاشی سے کہا کہ اے بادشاہ یہ ہمارا مخالف ہے
اسکو ہمارے سپرد کر نجاشی نے ایک طمانچہ اُسکے منہ پر مارا اور کہا کہ خاموش ہو اگر تو نے پھر کوئی کلمہ بُرا اسکو کہا تو تیری جان نکال ڈالونگا اسوقت

عمرو عاص نے انسے کہڑا ہوا اور خون اُسکے منہ پر جاری تہا اور اسیوقت وہ وہانسے روانہ ہوکر مکہ مین پہنچا اور قریش کو خبر کی کہ جعفر حبشہ مین
اور بڑی عزت اور حرمت سے رہتا ہے یہانتک کہ رسولخدا صلعم نے قریش سے صلح کی اور خیبر فتح ہوا اور جعفر طیار کے نطفہ سے اسما بنت عمیس
خثعمیہ سے عبداللہ پیدا ہوا اور ایک بیٹا نجاشی کی پیدا ہوا اُسنے نام اُسکا محمد رکہا اور ام حبیبہ دختر ابوسفیان حبشہ مین تہی رسولخدا صلعم نے نجاشی
کو لکہا کہ ام حبیبہ کو میری نکاح کا پیغام دے نجاشی نے اُسکو حضرت کا پیغام پہنچایا اُسنے قبول کیا اور حضرت کا عقد اُس سے کر دیا اور چارسو دینار
مہر کے مقرر کیے بہت سامان سے حضرت کی خدمت مین اُسکو روانہ کیا اور حضرت کے واسطے ماریہ قبطیہ اور ابراہیم مع اسپ اور دیگر اسباب کے
بہیجے اور تین سو پادری یا ستر علماء نصاری حضرت کی خدمت مین روانہ کیے اور انسے کہدیا کہ نظر کرو تم حضرت کے کلام کیطرف اور کہانے اور پینے اور اُٹہنے
اور بیٹہنے کیطرف جسوقت وہ مدینہ مین داخل ہوئے تو رسولخدا نے انکو واسطے قبول کرنے اسلام کے فرمایا اور انکے روبرو اس آیت کو پڑہا کہ
واذ قال اللّٰہ یا عیسی بن مریم اذکر نعمتی التی انعمت علیک وعلی والدتک الآیہ جسوقت اُنہون نے یہ سنا تو بہت روئے اور ایمان لائے
اور نجاشی سے جا کر بیان کیا اور اُسکے روبرو یہی آیت پڑہی اس آیت کو سنکر نجاشی اور علما سب روئے اور نجاشی نے اسلام کو قبول کیا
لیکن وہان کے لوگونکے خوف سے ظاہر نہین کر سکتا تہا اور جناب رسولخدا صلعم کی زیارت کے واسطے حبشہ سے مدینہ کو روانہ ہوا جسوقت
دریا سے گزرا تو دنیا سے کوچ کر گیا اللہ تعالی نے یہ آیتین لتجدن اشد الناس سے آخر تک نازل فرمائین اور کہتے ہین کہ ایک روز جناب
رسولخدا صلعم اصحاب کے روبرو احوال قیامت کا بیان کرتے تہے اور اُسکی ہولون اور سختیونکا بہی ذکر کرتے تہے حضرت امیرالمومنین
اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان اور سالم مولی حذیفہ اور عثمان بن مظعون اور معقل بن مقرن وغیرہ دس آدمیون
عثمان بن مظعون کے گہر مین بیٹہکر اس امر کا اتفاق کیا کہ باقی عمر کو اسطرح سے گزارین کہ دنکو [illegible] تمام شب
عبادت کرین اور خواب ہرگز نہ کرین اور گوشت اور [illegible] اور عورتونسے نزدیکی نکرین اور دنیا کو ترک کرکے کمل اور کہال
پہنین اور اس امر پر [illegible] کہائی یہ خبر انکی جناب رسولخدا کو پہنچی حضرت نے انکو بلا کر فرمایا کہ مجہکو یہ حکم نہین ہے کہ جو تمنے ارادہ کیا
پہر قسم کہا [illegible] اسکو راحت پہنچاؤ اور نیم شب رکہو اور افطار بہی کرو کہ کسی روز روزہ رکہو اور کسی روز نہ رکہو اور نماز تہجد
پڑہو اور خواب بہی کرو مین نماز تہجد بہی پڑہتا ہون اور سوتا بہی ہون اور کسی روز روزہ رکہتا ہون اور کسی روز نہین رکہتا ہون اور
گوشت اور چکنائی بہی کہاتا ہون اور جو کوئی میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجہسے نہین ہے حقتعالی نے یہ آیت نازل کی یا ایہا
الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللّٰہ لکم اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو تم مت حرام کرو تم اپنے اوپر پاکیزہ وہ چیزین کہ
حلال کی ہین خدا نے واسطے تمہارے اور منقول ہے کہ زوجہ عثمان بن مظعون کی عائشہ کے پاس گئی اور وہ عورت بہت خوبصورت
تہی عائشہ نے کہا کہ کیا ہوا تجہکو کہ ایسی سادہ وضع سے تو رہتی ہے کہا کسکے واسطے زینت کرون شوہر میرا تو بہت دنون سے میرے پاس نہین
آتا اور رہبانیت اختیار کیا ہے جناب رسولخدا عائشہ کے گہر مین تشریف لائے تو عائشہ نے حضرت کو خبر کی حضرت باہر رونق افروز ہوئے اور
اصحاب کو جمع کیا اور منبر پر جا کر خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ کیا ہوا لوگونکو کہ پاکیزہ چیزونکو اپنے اوپر حرام کرتے ہین مین شب کو سوتا بہی ہون اور
دنکو کہاتا بہی ہون اور عورتونکے بہی نزدیک جاتا ہون جو شخص کہ میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجہسے نہین ہے اُن لوگون نے کہا
ہمنے قسم کہائی ہے خداتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ لا یواخذکم اللّٰہ باللغو فی ایمانکم چنانچہ بعد اسکے یہ آیت آتی ہے اور صادق علیہ السلام
اپنی تفسیر مین فرمایا ہے کہ حضرت امیرالمومنین نے قسم کہائی تہی کہ ہرگز شب کو خواب نکرونگا مگر جو کچہ کہ چاہے خدا اور بلال نے قسم کہائی تہی
کہ کسی روز روزہ کو موقوف نکرونگا اور عثمان بن مظعون نے قسم کہائی تہی کہ کسی عورت کے نزدیک نجاؤنگا اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی
کہ یا ایہا الذین امنوا آخر سوا اور بعد اسکے خداتعالی فرماتا ہے کہ ولا تعتدوا اور نہ حد سے گزرو تم کہ جو کچہ تمپر خدا نے حلال کیا ہے اسکو تم اپنے

اور حرام کرو اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ تحقیق خدا نہیں دوست رکھتا ہے حد سے گزرنیوالونکو وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ اور کہاؤ تم
اُس چیز میں سے کہ روزی دی ہے تمکو خدا نے حَلٰلًا طَیِّبًا حلال پاکیزہ اور حلال مفعول کا واقع ہوا ہے اور طیبا اسکی صفت ہے وَّاتَّقُوا اللّٰہَ
اور ڈرو تم خدا سے اُسکی حلال کی ہوئی چیز کے حرام کرنے میں الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ وہ خدا کہ تم ساتھ اُسکے ایمان لانیوالے ہو اور منقول
ہے کہ جناب رسول خدا صلعم مرغ بریان تناول فرماتے تھے اور فالودہ اور شیرینی کو بہت دوست رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ المومن حلو یطلب الحلو
یعنی مومن شیرین ہے طلب کرتا ہے شیرین کو اور فرمایا کہ مومن کی سینہ میں ایک گوشہ ہے کہ پر نہیں کرتی ہے مگر اسکو شیرینی اور کہتے ہیں کہ جب
نازل ہوئے ان دو آیتونکے اصحاب نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم آپکے مطیع اور فرمانبردار ہیں لیکن کیا کریں کہ ہم نے
قسم کہائی ہے پس یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ نہ مواخذہ کریگا تمسے خدا ساتھ بیہودہ
بیچ قسموں تمہاری کے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے اُسکی تفسیر میں روایت ہے کہ مراد بیہودہ قسم سے
یہ ہے کہ آدمی ہر بات میں لا واللہ و بلی واللہ بدون قصد کے قسم کہاتا ہے اور یہ کہ زبان سبقت کرکے قسم کہانے پر بدون قصد کے اور مراد
مواخذہ نکرنیسے یہ ہے کہ ایسی قسم پر عذاب نکریگا اور نہ اُس میں کفارہ ہے یعنی ایسی قسم پر خدا تمکو عذاب نکریگا اور نہ کفارہ تمپر لازم کریگا وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ
بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ اور لیکن مواخذہ کریگا تمسے ساتھ اُسکے کہ گرہ باندہی تمنے قسمونکو اور ابن عامر نے عقدتم کو عاقدتم پڑہا ہے اصل کوفہ نے
سوا حفص کے عقدتم بتخفیف قاف پڑہا ہے اور باقیوں نے بتشدید قاف یعنی زبان سے قسم کہاؤ اور دل سے اسکا ارادہ کرو اور پھر اس قسم کو
توڑ ڈالو تو مواخذہ ہے اور جب ایسا کرو تو فَکَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰکِیْنَ پس کفارہ اُسکا کہلانا دس مسکینونکا ہے ہر ایک مسکین
کو چہٹانک اوپر تین پاؤ بوزن دہلی اور وہ مسکین مومن ہوں اور کہانا اوسط درجہ کا ہو مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ میانہ اُس کہانے سے کہ
کہلاتے ہو تم اہل و عیال اپنے کو نہ اُس سے بڑہکر نہ کہٹکر اَوْ کِسْوَتُهُمْ یا پہرانا اُن دس کا ہر ایک کو ایک کپڑا کہ جس سے بدن پوشیدہ
ہو جاوے اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ یا آزاد کرنا ایک گردن بندہ کا یعنی ان تینوں میں سے ایک چیز کفارہ میں دو فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ پس جو شخص کہ
نہ پاوے ان تینوں میں سے کسی ایک کو فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ پس [illegible] تین روزے پے در پے [illegible] کی یعنی کفارہ
صیام ثلثۃ ایام اور فرماتا ہے خدا کہ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ یہ ہے کفارہ قسموں تمہاری کا اِذَا حَلَفْتُمْ جس وقت کہ قسم کہاؤ تم اور
اسکو توڑ ڈالو تم اور فرماتا ہے خدا کہ وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَكُمْ اور نگاہ رکہو تم قسموں اپنی کو ٹوٹنے سے كَذٰلِكَ اسی طرح جیسے کہ کفارہ قسم
کا بیان کیا ہے ایسے ہی یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے نشانیاں شرع اپنے کی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ شاید کہ تم
شکر کرو اُسکی نعمتونکا کہ تمکو حیلہ گناہ سے نکلنے کا بتلا دیا اور اب خدا تعالی شراب وغیرہ کے حرام ہونیکا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنَّمَا الْخَمْرُ وہ سوائے اسکے نہیں کہ شراب اور سب نشہ کی چیزیں وَالْمَيْسِرُ اور قمار مثل شطرنج اور چوسر اور
گنجفہ وغیرہ کے جو کہ جوا ہے وَالْاَنْصَابُ اور بت کہ نصب کئے ہیں واسطے پوجنے کے وَالْاَزْلَامُ اور تیر [illegible] کہ [illegible] فال لیتے ہو
یہ سب چیزیں رِجْسٌ ناپاک ہیں مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ عمل شیطان کے سے فَاجْتَنِبُوْهُ پس پرہیز کرو تم اُس سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ شاید
کہ تم رستگاری پاؤ تم اور ضمیر فاجتنبوہ کی رجس کیطرف پہرتی ہے اور شیطان کیطرف اس عمل کو اسواسطے منسوب کیا ہے کہ شیطان اُسکے کرنیکا حکم
کرتا ہے اور شراب وغیرہ حرام اسواسطے ہیں کہ انکو نجس فرمایا ہے اور جو نجس ہو وہ حرام ہے اسواسطے خدا نے اُسکو نجس فرمایا ہے اور شراب اور نشہ کی وہ
چیزیں نجس ہیں کہ جو اپنی اصل میں روان اور تر ہیں جیسے کہ شراب اور تاڑی اور سیندہی وغیرہ اور بعد اسکے اگر خشک ہو جاویگی تو بھی نجس ہیں
اور نشہ کی چیز کہ اپنی اصل میں خشک اور بستہ ہے جیسے کہ بہنگ اور گانجا وغیرہ اگر چہ پینا اور کہانا انکا حرام ہے لیکن نجس نہیں ہیں گو پانی میں تر کئے
جاتے ہیں اور نشہ کی چیز بہت اور تہوڑی سب حرام ہے اگر چہ تہوڑی چیز کے کہانے سے نشہ نہوتا ہو اگر چہ ایک قطرہ ہو وہ بہی حرام ہے اور قمار سب

حرام ہے مثل شطرنج اور چوسر اور گنجفہ وغیرہ کے یہانتک کہ کھیلنا اخروٹ سے بھی حرام ہے اور انصاب بتوں کی تھان ہیں انکو کہتے ہیں کہ وہان پتھر انکو واسطے پرستش کے کھڑا کرتے ہیں اور ازلام تیر ہیں حصوں کے تقسیم کرنیکے جنکا ذکر بتفصیل پہلے اس سورت کی اول میں گذر گیا ہے اور فرمایا ہے جناب صادق علیہ السلام نے کہ پینے والا شراب کا اگر بیمار ہو تو اسکو پوچھنے کو نجاؤ اور اگر مر جائے تو اسکے جنازہ پر مت جاؤ اور اگر حاضر ہو تو اسکو گواہ مت کرو اور اگر عورت کے واسطے نکاح کیا چاہے تو نکاح اُس سے مت کرو اور جو شخص کہ اپنی دختر کا نکاح کسی شرابی سے کرے تو گویا اُسنے اپنی بیٹی کو دوزخ میں ڈالا ہے اور فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو کوئی شرابی کو ایک لقمہ کھانیکا دیوے یا ایک گھونٹ پانیکا دیوے تو البتہ متعین کریگا خدا اوپر اُسکی قبر میں سانپ اور بچھو کہ طول اُنکے دندان کا ایک سو دس گز کا ہو اور کھلایا جائیگا اُسکو قیامت کی روز دوزخیوں کے جسموں کا پانی اور جو کوئی حاجت روائی کرے شرابی کی گویا کہ اُسنے ایکہزار مومن قتل کئے یا کعبہ کو ستر مرتبہ ڈہایا اور جو کوئی سلام کرے اُسپر تو لعنت کرینگے اُسکو ستر ہزار فرشتے اور لعنت کی ہے خدا نے شراب پینے والیکو اور اُسکے نچوڑنیوالیکو اور اُسکے پلانیوالیکو اور اُسکے اُٹھا لیجانیوالیکو اور جسکے پاس لیجاتے اُسکو اور تنبیہ الغافلین میں لکھا ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو کوئی ایک لقمہ بھنگ کا کھاتا ایسا ہے کہ گویا اُسنے اپنی ماں سے ستر بار زنا کیا ہو اور جو کوئی اپنی ماں سے ایکبار زنا کرے تو ایسا ہے کہ گویا اُسنے کعبہ کو ستر بار ڈہایا ہو اور جو کوئی کعبہ کو ایکبار ڈہاتے تو ایسا ہے کہ گویا اُسنے قتل کیا ستر پیغمبروں کو اور قرآن میں جو شجرہ ملعونہ مراد ہے سو بھنگ کا درخت ہے اور قمار کی مذمت کی روایتیں پہلے اس سے سورہ بقر میں آیہ یسئلونک عن الخمر والمیسر کی تفسیر میں گذر گئی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ **إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ** سوا اسکے نہیں کہ چاہتا ہے شیطان یہ کہ ڈالدے درمیان تمہارے دشمنی اور بغض **فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ** بیچ کھانے پینے شراب کے اور کھیلنے قمار کے **وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ** اور بند کرے تمکو یاد کرنے خدا کی سے اور نماز سے کہ حالت نشہ میں تمکو نماز پڑھنے کی خبر نہ رہے **فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ** پس کیا تم باز رہنے والے ہو اس شراب اور قمار سے اور یہ مخاطبت بطریق مبالغہ کی ہے یعنی البتہ اس سے باز رہو تم بعد اسکے کہ انکے عیبوں پر مطلع ہوئے ہو اور شراب کی حرام ہونیکی دس وجہ اس آیت میں بیان کرتے ہیں ایک تو یہ کہ شراب کو قمار سے قریب کیا ہے اور قمار حرام ہے اُسکا قریب بھی حرام ہوگا اور دوسری یہ کہ اسکو بت پرستی کے قریب کیا ہے اور بت پرستی حرام ہے اُسکا قریب بھی حرام ہوگا۔ اور تیسری یہ کہ اُسکو رجس کی یعنی ناپاکی کے قریب کیا ہے اور ناپاکی حرام ہے اُسکا قریب بھی حرام ہوگا اور چوتھی یہ کہ اُسکو عمل شیطان کہا ہے اور عمل شیطان حرام ہے شراب بھی حرام ہوگی اور پانچویں یہ کہ اُس سے اجتناب کرنیکو فرمایا ہے اور جس سے اجتناب کرنا واجب ہے وہ حرام ہے اور چھٹے یہ کہ رستگاری اسکی اجتناب کرنے سے متعلق ہے اور جو چیز ایسی ہے وہ حرام ہے اور ساتویں یہ کہ وہ سبب دشمنی کا ہے اور جو چیز کہ باعث عداوت کا درمیان مومنین کے ہو وہ حرام ہے آٹھویں یہ کہ وہ باز رکھنے والی ہے ذکر خدا سے اور جو ایسی ہو وہ حرام ہے اور نویں یہ کہ سبب منع کا نماز سے ہے اور جو ایسی ہو وہ حرام ہے اور دسویں یہ کہ فرمایا کہ باز رہو تم اس سے اور جس سے باز رہنا واجب ہے وہ حرام ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حرام ہونے سے پہلے ابوبکر نے شراب نوش کی تھی جب نشہ میں ہوئے تو شعر کہتے تھے اور جو مشرکین کہ بدر کی لڑائی میں مارے گئے تھے تو اُنکے واسطے روتے تھے رسولخدا صلعم نے سنا تو فرمایا کہ خداوندا اسکی زبان کو بند کر اسیوقت زبان اُنکی بند ہو گئی کہ پھر یہ کلام نہ ہو سکا یہانتک کہ وہ نشہ سے موقوف ہو گیا اور بعد اسکے خدا تعالی نے شراب کے حرام ہونیکا حکم دیا اور اجتناب اسکا چاہا اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرنیکے مقدمہ میں فرماتا ہے کہ **وَأَطِيعُوا اللَّهَ** اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی شراب کی اور تمام حرام چیزوں کے پرہیز کرنے میں **وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ** اور فرمانبرداری کرو تم پیغمبر کی ہر امر میں **وَاحْذَرُوا** اور ڈرو تم خدا کی اور پیغمبر کی مخالفت سے **فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ** پس اگر منہ پہیرو تم اُسکے حکم سے **فَاعْلَمُوا** پس جانو تم کہ **أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ** سوا اسکے نہیں کہ اور پیغمبر ہمارے پر پہنچانا ہے ظاہر احکام خدا کا اور اُسنے سب احکام ہمارے کو پہنچا دیا ہے وہ تو بری الذمہ ہو گیا اب تمکو ان احکام پر عمل کرنا چاہیئے اور اگر تم اُسکے برخلاف کروگے تو وبال اور عذاب اُسکا تمہاری گردنوں پر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد اُس حکم کو پہنچا دینے سے تاکید ہماری دوستی اور ولایت کی ہے اور رعایت کرلی ہے اسکے حق کی

پس جو کوئی کہ اسکے برخلاف کریگا وہ ہلاک ہوگا اور کہتے ہیں کہ شراب کے حرام ہونے کی آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول خدا مہاجر
اور انصار میں سے جو کہ دوست اور آشنا جہاد میں مارے گئے ہیں وہ شراب پیتے تھے انکو تو کچھ ضرر نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسکو ناپاک فرمایا ہے
اور عمل شیطان کہا ہے اور آپنے بھی اسکی مذمت بہت کی تھی یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
نہیں ہے اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں اور عمل نیک کئے ہیں انہوں نے جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا کوئی گناہ بیچ اس چیز کے کہ کھایا ہے انہوں نے لذیذ چیزوں
میں سے إِذَا مَا اتَّقَوْا جس وقت پرہیز کیا انہوں نے شرک سے اور تمام ممنوعات سے وَآمَنُوا اور اعتقاد صحیح رکھا انہوں نے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اور عمل کئے انہوں نے نیک اور ثابت رہے ہوں پھر ثُمَّ اتَّقَوْا پھر پرہیزگاری کی انہوں نے حرام چیز سے وَآمَنُوا اور ایمان پر ثابت ہوں
ثُمَّ اتَّقَوْا پھر پرہیزگاری کی انہوں نے کہ حرام چیزوں کے نزدیک نہ گئے وَأَحْسَنُوا اور نیکی کی انہوں نے اعمال نیک کئے وہ وَاللَّهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اور خدا دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو غرض ایمان اور عمل صالح اور پرہیزگاری کی تکرار اس لئے ہے مبالغہ ہو تا ہے ثابت رہنے میں ہر
وقت تک کہ ہمیشہ حالت ایمان اور عمل نیک اور پرہیزگاری میں قائم رہے ہوں اور ایمان اور تقویٰ کے مدارج میں کوئی تو اعلیٰ درجہ پر ہے اور کوئی
اس سے کم درجہ پر اور کوئی اس سے بھی کم درجہ پر چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ تقویٰ تین طرح کا ہے ایک تو تقویٰ فی اللہ
اور وہ تقویٰ ترک کرنا حلال کا ہے شبہ میں پڑنے کے خوف سے اور وہ تقویٰ خاص الخاص کا ہے اور دوسرا تقویٰ من اللہ اور وہ ترک کرنا شبہ کی
چیزوں کا ہے حرام میں پڑنے کے خوف سے اور وہ تقویٰ خاص کا ہے اور تیسرے وہ تقویٰ کہ عذاب کا اور دوزخ کے خوف سے ہے اور وہ ترک کرنا حرام کا ہے اور
وہ تقویٰ عوام کا ہے اور تقویٰ مانند اس پانی کے ہے کہ جو جاری ہے نہر میں اور یہ تینوں فرقے متقیوں کے تقویٰ کے معنی میں مانند درختوں کے ہے کہ
بوئے گئے ہیں کنارہ پر اس نہر کے اور ہر درخت انمیں سے جو پیتا ہے اور کھینچتا ہے پانی کو اس نہر میں سے موافق اپنے جوہر اور طبیعت کے لطافت اور کثافت
کم ہے مناسب خلقت کی ان درختوں سے اور پھلوں سے انکے موافق قدر اور قیمت انکی کے ہوتے ہیں پس تقویٰ واسطے طاعتوں کی مثل پانی کے
ہے درختوں کے واسطے اور طبیعتیں ہر درخت کی اپنے رنگ اور مزہ میں مانند مقداروں ایمان کی ہیں پس جو کہ اعلیٰ درجہ ایمان میں اور جوہر اسکی روح کا
بہت صاف ہے وہ زیادہ متقی ہے اور جو شخص کہ زیادہ متقی ہے عبادت اسکی بہت خالص ہوگی اور جو شخص ایسا ہے تو وہ زیادہ مقرب خدا کا ہوگا اور
جسکی عبادت تقویٰ پر نہیں ہے وہ عبادت مثل غبار پراگندہ کے ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سال حدیبیہ میں جنگل کے شکار کے
جانور جناب رسول خدا کے پاس جمع ہوکر آتے تھے اور اصحاب کے خیموں اور مکانوں میں ہو جاتے تھے یہاں تک کہ انکے نیزہ اور ہاتھ ان تک پہنچتے تھے
اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک جانور ابوالیسر بن عمرو کے پاس آیا اُسنے اسکے تیر مارا کہ وہ مر گیا لوگوں نے اسکو ملامت کیا اور کہا کہ اسواسطے تو نے حالت
احرام میں یہ کام کیا وہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور صورت حال کو بیان کیا یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ البتہ آزماتا ہے تم کو خدا کہ یعنی معاملہ آزمانیوالوں کا ساتھ تمہارے خدا کرتا ہے بِشَيْءٍ مِنَ
الصَّيْدِ ساتھ ایک چیز کے شکار سے جس وقت کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ کون تم میں سے شکار کرتا ہے حالت احرام میں
اور کون پرہیز کرتا ہے بسبب خوف خدا کے کہ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ پہنچتے ہیں اسکو ہاتھ تمہارے وَرِمَاحُكُمْ اور نیزے تمہارے اور یہ
آزمائش اسواسطے ہے کہ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ تا کہ جانے خدا کہ کون شخص ڈرتا ہے اس خدا سے اپنے ایمان کی قوت کی جہت بِالْغَيْبِ
ساتھ غیب کہ عذاب کو خدا کے دیکھا نہیں ہے اور باوجودیکہ وہ عذاب خدا کا غائب ہے لیکن ہر دم اس سے خوف کرتا رہتا ہے فَمَنِ اعْتَدَى
بَعْدَ ذَٰلِكَ پس جو شخص کہ حد سے گزر جاوے بعد اس آزمائش کے اور پھر شکار کرے فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس واسطے اسکے عذاب ہے دردناک
کہ وہ آتش دوزخ میں جلیگا اور حالت احرام میں خدا تعالیٰ جنگل کے جانوروں کی شکار کو منع کرتا ہے نہ کل جانوروں کی شکار کو چنانچہ فرماتا ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ نہ قتل کرو تم شکار کو جس وقت کہ تم احرام باندھے

ع ١٣ ٧ ٢

ہو یعنی حالت احرام میں جنگل کے جانور کو مثل ہرن وغیرہ کے مت مار ڈالو وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا اور جو کوئی کہ قتل کرے اسکو تم میں سے
جان بوجھکر عمداً حال واقع ہوا ہے یعنی جو جانتا ہو کہ اسکا مارنا اس وقت میں حرام ہے اور پھر اسکو مارے تو فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ پس بدلا مانند اس شکار
کے ہے کہ قتل کیا ہے مِنَ النَّعَمِ چارپایوں میں سے یعنی شتر اور گاو اور گوسفند میں سے اس شکار کے بدلے دیوے اور جزا کو اہل کوفہ اور یعقوب نے
تنوین سے پڑھا ہے اور مثل کو مرفوع اور تقدیر اسکی فعلیہ جزاء ہے یعنی فالواجب علیہ جزاء اور مثل صفت جزا کی ہے اور باقیوں نے جزا کو مضاف پڑھا ہے
طرف مثل کے اور مثل کو مکسور اور شتر یا گاو یا گوسفند کو شکار کے بدلے میں قربانی کرنیکی صورت یہ ہے کہ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ حکم کریں ساتھ
اسکے دو صاحبان عدل مِّنكُمْ تم میں سے کہ وہ دونوں مومن ہوں اور عادل ہوں اور کہدیویں اس شکار کو دیکھکر یا سنکر کہ اسکے عوض
میں فلانا جانور دینا چاہیے جیسے کہ کوئی ہرن کو مارے تو وہ بکری یا میں گرا اسکو اسکے عوض میں ذبح کرنا چاہیے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ مراد صاحب عدل سے پیغمبر ہے اور بعد اسکے امام ہے اور ایک شخص مراد ہے اور اصل میں ذوا عدل ذو عدل ہے رسم خط میں
واو کے بعد الف زیادہ ہو گیا ہے هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ قربانی ہو کر پہنچنے والے کعبہ کو اور ہدیا حال واقع ہوا ہے یعنی شکار کے عوض میں شتر
یا گاو یا گوسفند دیوے اور کعبہ کو اسکو پہنچا دے کہ کعبہ کے سامنے اسکو قربانی کرے اگر عمرہ کا احرام باندہ کر شکار کیا تھا اور اگر حج کے
احرام کو باندہے ہوئے شکار کیا تھا تو منی میں قربانی کرے اور اگر شتر ہے تو اسکو نحر کرے اور اگر سوائے اسکے کوئی اور جانور ہے تو اسکو ذبح کرے
أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ یا کفارہ ہے کھانا دینا مسکین کو اسکے عوض میں اور تفصیل اس کھانے کی فقہ کی کتابوں میں ہے أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ
صِيَامًا یا برابر اس کھانے کے روزے ہیں یعنی ہر مسکین کی کھانے کے موافق روزہ رکھے پس واجب ہوا سیر ان تینوں میں سے ایک چیز لِّيَذُوقَ
وَبَالَ أَمْرِهِ تاکہ چکھے وہ سختی امر اپنے کی کہ یہ سزا اسکی ہے عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا خدا نے اس چیز سے کہ جو گذری ہے یعنی جو شکار
کہ اس حکم کی ممانعت سے پہلے کیا تھا اسکو خدا نے معاف کیا کہ اسکا مواخذہ نہیں ہے وَمَنْ عَادَ اور جو شخص کہ اعادہ کرے یعنی بعد اسکے
شکار کو مارے فَيَنتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ پس بدلا لیگا خدا اس سے اور فقط کفارہ دینا کافی نہوگا وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ اور خدا غالب
ہے بدلا لینے والا یعنی بدلا لینے کی قدرت رکھتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ احرام باندہنے والا خطا سے شکار کرے تو کفارہ ہے
اور بعد اسکے اگر پھر خطا سے شکار کرے تو پھر کفارہ ہے اور اسیطرح اگر خطا سے شکار کرے تو ہمیشہ کفارہ دیوے اور اگر ایک دفعہ عمداً شکار کرے تو اسپر بھی کفارہ ہے
اور اگر بعد اسکے عمداً شکار کرے تو وہ شخص وہ ہے کہ جس سے خدا تعالی بدلا لیگا اور کفارہ اسپر نہیں ہے اور شکار کے بدلا دینے کی تفصیل حضرت صادق
علیہ السلام سے اسیطرح منقول ہے کہ اگر شتر مرغ یا خر صحرائی کو شکار کرے تو بدنہ دیوے کہ وہ پنج سالہ کا شتر ہے اور چھٹا برس اسکو شروع ہوا ہو اور اگر
بدنہ کی قدرت نہیں رکھتا ہے تو ساٹھ مسکینوں کا کھانا دیوے ہر مسکین کو ایک مد یا دو مد اور مد بوزن دہلی ایک چھٹانک اوپر تین پاو سیر کا ہے
اور اگر اسکی قدرت نہ رکھتا ہو تو اٹھارہ روزہ رکھے اور اگر صحرائی گائے کو احرام باندہے ہوئے شکار کرے تو اسکے بدلے میں گائے کو ذبح کرے اور اگر
گائے کی قدرت نہ رکھے تو تیس مسکینوں کا کھانا دیوے اور اگر اسکی بھی قدرت نہ رکھے تو نو روزہ رکھے اور اگر احرام باندہے ہوئے ہرن کا شکار کرے تو
گوسفند کو ذبح کرے اور اسکی قدرت نہ رکھے تو دس مسکین کو کھانا دیوے اور اگر اسکی بھی قدرت نہ رکھے تو تین روزے رکھے اور تفصیل سب جانوروں کے
شکار کی فقہ کی کتابوں میں ہے اور پہلے اس سے خدا تعالی نے جنگلی جانوروں کے شکار کو احرام باندہنے والے پر حرام کیا تھا اور بعد اسکے بیان
کرتا ہے کہ احرام باندہے ہوئے دریائی جانوروں کا شکار کرنا حرام نہیں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ اور حلال کیا گیا ہے واسطے
تمہارے شکار دریا کا کہ وہ سوائے پانی کے اور جگہ زندگانی نہ رکھے مثل مچھلی وغیرہ کے وَطَعَامُهُ اور حلال کیا گیا ہے کھانا اسکا اور وہ مچھلیاں
ہیں کہ انکو جمع کر کے واسطے کھانے کے رکھ چھوڑتے ہیں اور غرض اس سے یہ ہے کہ مچھلیاں تازی اور باسی اور خشک سب حلال ہیں مَتَاعًا
لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ واسطے فائدہ تمہارے اور واسطے قافلہ کے جو کہ مقیم نہیں ہوں وہ مچھلیوں کو خشک کر کے اپنے ہمراہ رکھیں تا انکو بہت فائدہ

ہو اور متاعاً مفعول مطلق ہو فعل محذوف کا اور فرماتا ہو خدا کہ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ اور حرام کیا گیا ہو اوپر تمہارے شکار جنگل کا جو کہ
دریا کے باہر اُٹھتا ہو یا بچہ دیتا ہو اگرچہ بعضے اوقات دریا میں زندگانی کرتا ہو اور یہہ حرام ہونا شکار جنگلی جانور کا ثابت ہو مَا دُمْتُمْ حُرُمًا جب تک کہ
ہو تم احرام باندھنے والے اور اگر احرام باندھے ہوئے نہیں ہو تو شکار صحرا کا کچھہ مضایقہ نہیں ہو لیکن شکار زمین حرم کا کسی کیواسطے جائز نہیں
نہ احرام والیکو اور نہ غیر احرام والیکو اور احرام والیکو سوا زمین حرم کی دوسری جگہہ کا بھی شکار کرنا جائز نہیں ہو مگر دریا کا شکار درست ہے
اور بغیر احرام والیکو زمین حرم کا شکار درست نہیں ہو اور سوا زمین حرم کے سب جگہہ کا شکار جائز ہے اور جن لوگونکو جانورونکا مارنا
درست نہیں وہ لوگ اگر درندونکو اور سانپ اور بچھو کو اور موش اور ایسونکو مار ڈالیں تو کچھہ مضایقہ نہیں ہے اور ایسے ہی اگر چیل اور کوے کو دیکھا
اور وہ مر جاوے تو کچھہ ڈر نہیں ہو اور بعد ذکر شکار کے فرماتا ہو خدا کہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ وہ خدا کہ طرف
اُسکے اکٹھے کیے جاؤگے تم بعد مرنیکے اور اب خدا تعالیٰ بیت اللّٰہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہو خدا کہ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ کیا
خدا نے کعبہ کو کہ حرمت والا قِيَامًا لِلنَّاسِ قائم ہونیکو واسطے آدمیونکے یعنی سبب قائم ہونے اور درست ہونے امور لوگونکا واسطے دین
اور دنیا کی دین کے امور تو اسواسطے درست ہوتے ہیں کہ وہاں اعمال حج کو بجالاتے ہیں اور دنیا کی امور کی درستی اسواسطے ہو کہ وہاں
امن ہو قتل اور غارت سے اور سوداگر وہاں مال تجارت لیجاتا ہو تو اُسکو نفع حاصل ہوتا ہے اور جو کوئی وہاں کا قصد کرتا ہے اور جاتا ہے تو
بخشا جاتا ہو اور وہاں حج کرنیوالیکو کثرت سے ثواب حاصل ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو کوئی اس
خانہ میں یعنی خانہ خدا میں آتا ہو تو جس شے کو دنیا اور آخرت میں سے چاہیگا وہ اُسکو ملیگی اور ابن عامر نے قیاما کو قوام پڑھا ہے وَالشَّهْرَ
الْحَرَامَ اور کیا ہو خدا نے ماہ حرام کو بھی سبب واسطے قائم ہونے امور لوگونکے کہ اعمال حج اُس مہینے میں بجالاتے ہیں اور وہ ماہ ذی الحجہ
کہ جسمیں مناسک حج کی ادا کرتے ہیں اور یا مراد اُس سے کل ماہ حرام ہیں اور رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم کہ ان مہینوں میں آدمی قتل
اور غارت سے محفوظ رہتے ہیں وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ اور کیا ہو خدا نے قربانی اور گلے میں پٹے پڑے ہوئے اور قربانی کا نشان کئے ہوئے
چوپایونکو سبب قائم ہونے امور دین اور دنیا کا واسطے آدمیونکے کہ اُس مہینے میں اعمال حج کے بجالاتے ہیں اور قربانی اور قلاید کہ یہہ سب
حج کے اعمال میں سے ہیں اور مساکین اُس سے نفع پاتے ہیں یہہ سب سبب قائم ہونے امور دنیا اور آخرت کا واسطے آدمیونکے ہیں اور ایام
جاہلیت میں اونٹ کے گلے میں حرم کے درخت کی چھال کا پٹا بناکر ڈالتے تھے اور اُسکے وسیلہ سے امن میں رہتے تھے اور اسکو سنت اسمعیل
سمجھتے تھے ان سب چیزونکا خدا تعالیٰ نے ذکر کیا ذٰلِكَ یہہ یعنی جو کچھہ کہ مذکور ہوا ہو اسواسطے ہو کہ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ تاکہ جانو تم کہ تحقیق خدا جانتا ہو جو کچھہ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھہ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی جسوقت کہ اطلاع
پائی تمنے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت سے کعبہ کو اور حج کے امور کو سبب قائم ہونے مقاصد دنیا اور آخرت کا واسطے آدمیونکے کیا ہو تو جانا تمنے
کہ خدا سب چیزونکو جانتا ہو آسمانونمیں ہوں یا زمین میں وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور تحقیق خدا ساتھ ہر چیز کے عالم ہو اور جانتا ہے
کہ جو کچھہ مقرر کرتا ہے حلال یا حرام موافق علم اور حکمت کے ہے اعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ جانو تم کہ تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہو
اُس شخص کو کہ ترک کرے واجب کو اور عمل میں لاوے حرام کو وَأَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ اور تحقیق خدا بخشنے والا ہو توبہ کرنیوالونکا رَحِيمٌ مہربان ہو
اُس شخص پر کہ جو حرام سے پرہیز کرے اور فرماتا ہو کہ مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ نہیں ہو اوپر پیغمبر کے مگر پہنچانا خدا کے احکام کا اُسکے بندونکو تاکہ
اُنکو کوئی عذر باقی نہ رہے قیامت کے روز اور نہ کہیں وہ کہ ہمکو حلال اور حرام سے خبر کیوں نہ کی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ
اور خدا جانتا ہو جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہو تم اور جو کچھہ کہ پوشیدہ کرتے ہو تم کہ کون تو اعتقاد رکھتا ہے اور کون جھٹلاتا ہے تم سب کو موافق تمہارے عقیدے
اور اعمال کے جزا دیگا اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ نہیں برابر ہیں ناپاک اور پاک انسان

یا عمل ہو یا مال سو نہیں اسکے جو کچہ ہو ولو اعجبک کثرۃ الخبیث اگرچہ تعجب مین ڈالے تجہکو ناپاک کے واسطے کہ معتبر اور پسندیدہ وہ شی ہے
جو نفیس ہو اگرچہ تہوڑی ہی ہو اور ناکارہ کسی کام کی نہین ہی اگرچہ بہت ہو اور دیکہو کہ تہوڑے سے حلال مین برکت ہی اور بہت سے حرام مین
برکت نہین ہی فاتقوا اللہ پس ڈرو تم خدا سے حرام کو حلال کر لینے مین یا اولی الالباب اے صاحبو عقلون کے لعلکم تفلحون
تاکہ تم رستگار ہو یا فتح پاؤ یعنی حلال کو اختیار کرو اگرچہ تہوڑا ہو اور حرام کو اختیار مت کرو اگرچہ بہت ہو اور کہتے ہین کہ آدمی کثرت سے سوال
رسولخدا صلعم سے کرتے تہے حضرت کثرت سوال سے غصہ ہو کر منبر پر تشریف لیگئے اور ایک خطبہ بلیغ پڑہا اور فرمایا کہ جو کوئی مجہسے سوال
کریگا مین اسکو جواب دونگا ایک آدمی اپنے نسب مین مطعون تہا وہ اٹہا اور اسنے سوال کیا کہ یا رسولخدا میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ بن قیس
دوسرا مرد اٹہا اور اسنے پوچہا کہ میرا باپ کہان ہی فرمایا کہ دوزخ مین اور بعد اسکے فرمایا کہ قسم ہی اس خدا کی کہ جان میری جسکے حکم مین ہے
اسوقت بہشت اور دوزخ کو میرے روبرو رکہا ہی اور مین انہین دیکہتا ہون اور بہشتیون اور دوزخیون کیطرف نظر کرتا ہون اور یہ ہی پا لیا
ہے مینے کہ کون تم مین سے دوزخ مین ہوگا اور کون بہشت مین ہوگا اگر مین بیان کرون تو سوال کرنیسے تم پشیمان ہو اور جناب امیر المومنین
سے کثرت سوال کے مقدمہ مین اسطرحسے روایت ہی کہ جناب رسولخدا صلعم نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ خدا تعالی نے تمپر حج کو فرض کیا ہی عکاشہ
بن محصن اور ایک روایت مین ہی کہ سراقہ بن مالک نے کہا کہ کیا ہر سال حج کرنا واجب ہی یا رسولخدا حضرت نے اسکی طرف سے منہ پہیر لیا
یہانتک کہ دو یا تین مرتبہ اسنے یہی کہا حضرت نے فرمایا کہ وائے تجہپر اور کونسی چیز امن دیگی اور بیخوف کریگی تجہکو اگر کہون مین کہ ہان اور
قسم ہی خدا کی اگر کہون مین ہان تو البتہ واجب ہو جائیگا اور اگر واجب ہو جائے ہر سال تو نہ طاقت رکہوگے تم اور اگر ترک کروگے تو کافر
ہو جاؤگے پس چہوڑ دو تم مجہکو جیسے کہ چہوڑ دیا ہی مینے تمکو بیشک ہلاک ہوا وہ شخص کہ تہا پہلے تمسے مگر کثرت سوال سے کہ انبیا سے سوال
کیا کرتے تہے پس جسوقت کہ حکم کرون مین کسی چیز کا تو اسے بجا لاؤ تم اسکو موافق اپنی طاقت کے اور جس چیز سے تمکو منع کرون تو اس سے پرہیز
کرو بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی کہ یا ایہا الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لا تسئلوا عن اشیاء نہ سوال کرو تم ان
چیزونسے کہ ان تبد لکم اگر ظاہر کئے جائین وہ واسطے تمہارے یعنی اگر جواب انکا دیا جائے تو تسؤکم بری معلوم ہون وہ تمکو
اور غمگین کرین وہ تمکو اور اشیا بسبب غیر منصرف ہونیکی جہت سے نصب پائی ہوئی ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وان تسئلوا عنہا اور اگر سوال کرو
ان اشیا سے حین ینزل القرآن جسوقت کہ نازل کیا جاتا ہی قرآن تو تبد لکم تو ظاہر کیجائین وہ واسطے تمہارے اور
جواب انکا تمکو معلوم ہو جائے لیکن پیغمبر کو ایسے سوالونکی کثرت سے کہ جسمین تمکو فائدہ نہین ہی کیون تنگ کرتے ہو عفا اللہ عنہا
معاف کیا خدا نے ان سوالون سے لیکن آئندہ ایسے سوال مت کرو کہ جسمین تمکو مشقت زیادہ ہو اور بعد سننے جواب کے واللہ غفور
اور خدا بخشنے والا ہی گنہگارونکا بعد توبہ کے حلیم بردبار ہے کہ جلدی عذاب نہین کرتا ہی قد سالہا قوم من قبلکم تحقیق
سوال کیا تہا ان چیزونسے ایک قوم نے کہ پہلے تمسے تہے جیسے کہ ثمود کہ ناقہ کو طلب کیا اور قوم موسی کہ خدا کے دیدار کو طلب کیا اور
حواری کہ عیسی سے دسترخوان کی درخواست کی تہی ثم اصبحوا بہا کافرین پہر ہو گئے وہ ساتہ اسکے کفر کرنیوالے یعنی ان چیزونکا
کہ جنکو طلب کیا تہا کفر کیا اور ناشکری کی انکی اور اسکے سبب انپر عذاب نازل ہوا تم انکی حال سے نصیحت پکڑ کر زیادہ گوئی مین مشغول
مت ہو اور کہتے ہین کہ عمرو بن لحی سے عرب کے سات قبیلو تکو ایک انمین سے قریش کا قبیلہ تہا ایام جاہلیت مین دین ابراہیم سے پہیر کر
بت پرستی کیطرف راغب کیا تہا اور بتونکا کہڑا کرنا اور بحیرہ اور سائبہ کا مقرر کرنا اسیکی تجویز سے تہا اسکا ذکر خدا تعالی کرتا ہے کہ
ما جعل اللہ نہین کیا ہی پیدا نے یعنی خدا تعالی نے تعیین نہین کی ہی اور حکم نہین کیا ہی اور مقرر نہین فرمائی ہی کوئی چیز
من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام کان چیری ہوئے اونٹنی سے اور نہ مست مین چہوڑی ہوئی اونٹنی سے اور نہ کو سنقد

اپنے بھائی سے ملنے والے ہو اور حامی اپنی پشت کی حمایت کرنیوالی اونٹنی سے وَلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے مثل عمر
بن لحی اور پیروان اسکے یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ تہمت کرتے ہیں وہ اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ انکے حرام ہونیکو خدا کیطرف منسوب کرتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ بحیرہ وغیرہ کو خدا نے حرام کیا ہے وَاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اور اکثر انکے نہیں سمجھتے ہیں حلال اور حرام کو ان آیت کی لفظوں
کی مصطلاح میں بہت اختلاف ہے لیکن ایک روایت میں یہ ہے کہ جسوقت اونٹنی پانچ حمل جنتی اور پانچوان اگر نر ہوتا تو کان اس اونٹنی کے
چیر ڈالتے تھے اور عورتوں پر اسکا گوشت اور دودھ حرام کرتے تھے اور اسکی سواری اور بار برداری سے اور بال کترنیسے منع کرتے تھے اور اسکو چھوڑ دیتے
تھے جہان چاہے چرتی پھرے اسکو بحیرہ کہتے تھے اور اگر کوئی بیمار ہوتا یا کسی کا کوئی سفر میں ہوتا تو واسطے شفا پانے بیمار کے اور واسطے واپس
آنے مسافر کے کہتے کہ یہ اونٹنی سائبہ ہے اور اسکو چھوڑ دیتے تھے کہ وہ بحیرہ کا حکم رکھتی تھی اور اسکو سائبہ کہتے تھے اور گوسفند جسوقت سات حمل
جنتی تھی پس اگر ساتوان حمل مادہ ہوتا تھا تو کہتے تھے کہ یہ ہمیشہ ہے یعنی یہ ہمارے واسطے ہے اسکو ریوڑ میں چھوڑ دیتے تھے اور اگر ساتوان حمل نر ہوتا
تھا تو کہتے تھے کہ یہ ہمارے خداؤں کا ہے اور اسکو ذبح کرتے تھے اور اگر نر اور مادہ دونو پیدا ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ وصلت اخاہا یعنی ملگئی یہ مادہ بھائی
اپنے سے اور انکو ذبح نہیں کرتے تھے اور نر کو مادہ کیواسطے چھوڑ دیتے تھے اور اسکو وصیلہ کہتے تھے اور شتر نر اگر اوسکے نطفہ سے دس برس حاملہ کرتا تھا تو کہتے
تھے کہ حمی ظہرہ یعنی حمایت کی اسنے پشت اپنے کی اور بعد اسکے اسپر سواری نہیں کرتے تھے اور اسکو حام کہتے تھے اور حضرت رسول خدا صلعم کے
زمانہ تک ان سات قبیلوں کا یہ دستور تھا اور کہتے تھے کہ ہم کو خدا نے اسکا حکم کیا ہے حقتعالی نے انکے رد میں یہ آیت نازل کی اور
فرمایا کہ خدا نے انکے واسطے کچھ حکم نہیں دیا ہے لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے ہیں وہ خدا پر افترا اور تہمت کرتے ہیں اپنی طرف سے جھوٹ بنا کر اور
فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اور جسوقت کہا جاتا ہے واسطے انکے کہ آؤ تم طرف اس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے کہ
وہ حکم حلال اور حرام کا ہے وَاِلَی الرَّسُوْلِ اور آؤ تم طرف پیغمبر کے کہ وہ بیان کرنیوالا حلال اور حرام کا ہے قَالُوْا کہتے ہیں وہ نہایت جہالت
سے حَسْبُنَا کافی ہے ہمکو مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا وہ چیز کہ پایا ہے ہمنے اوپر اسکے باپوں اپنے کو اور ہم انکے ہی پیروی کرتے ہیں
اور انکے ہی دین پر ثابت قدم رہینگے اور فرماتا ہے خدا کہ کیا کافی ہے انکو پیروی باپوں کی اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ اگرچہ ہوویں باپ انکے ایسے
لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ نہ جانتے ہوں کسی چیز کو اور نہ پاتے ہوں وہ راہ حق کو یعنی اگر باپ انکے گمراہ ہوں اور ہدایت
پائے ہوئے نہوں کیا تب بھی انکی پیروی انکو کافی ہو جاویگی اور فرماتا ہے خدا کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو عَلَیْکُمْ
اَنْفُسَکُمْ لازم ہے اوپر تمہارے محافظت نفسوں اپنے کی لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ نہ ضرر پہنچاویگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہوا ہے یعنی انکی
گمراہی تمکو کچھ ضرر نکریگی اِذَا اھْتَدَیْتُمْ جسوقت ہدایت پالی تمنے اور تقدیر علیکم انفسکم کی الزموا انفسکم واحفظوا ہے یعنی لازم
پکڑو تم اپنے نفسوں اپنی کو اور نگاہ رکھو انکو حرام فعلوں اور بد عملوں سے اور ہدایت پر ثابت رہو تم اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا طرف خدا
کے ہے پھرنا تمہارا سب کا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس خبر دیگا وہ تمکو ساتھ اس چیز کے کہ ہو تم عمل کرتے اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا اور کہتے ہیں کہ
جسوقت کوئی مسلمان ہو جاتا تو اس سے کہتے کہ تو نے اپنے باپ دادوں کو بیوقوفی کی اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اور بعضے کہتے ہیں لیکن حکم
وہان ہے جہان کہ لوگ حکم خدا اور رسول کا نہ مانتے ہوں اسجگہہ کیواسطے مومنین کو خدا فرماتا ہے کہ تم اپنے دین پر قائم رہو اور کافی ہیں لکھا
ہے کہ تمیم الداری اور ابن بیدی اور ابی ماریہ نے سفر کیا اور تمیم الداری مسلمان تھا اور ابن بیدی اور ابی ماریہ دونو نصرانی تھے اور تمیم داری
کے پاس ایک خرجین تھی کہ اسمین اسباب اسکا تھا اور ظروف منقش چاندی کے اور سونیکے بھی اسمین تھے اور ایک تار زر کا اسکو فروخت
کرنیکے واسطے خرجین سے باہر نکالا تھا اور وہ بہت سخت بیمار ہو گیا تھا جسوقت مرنے لگا تو جو کچھ اسکے پاس تھا وہ سب ابن بیدی
اور ابی ماریہ کے سپرد کیا اور کہدیا کہ میرے وارثوں کو دیدینا جب وہ دونو نصرانی مدینہ میں آئے تو ظروف اور تار اسمین سے نکال لیا اور باقی

اسباب اُسکے وارثون کو دیا اُنہون نے اسباب کو دیکہا تو اُسمین ظروف منقش اور ہار نہ پایا اُن دونو سے کہا کہ کیا ہمارا صاحب ایسا
بیمار تہا کہ اُسکی بیماری مین بہت کچہ خرچ ہو گیا اُنہون نے کہا نہین بلکہ تہوڑے دنون تک بیمار رہا تہا پہر اُنہون نے کہا کہ کیا اُسکا اسباب
چوری گیا ہی کہا کہ نہین پہر اُسکے وارثون نے کہا کہ کیا اُسنے تجارت کی تہی کہ اُسکو اُسمین خسارہ آیا ہی کہا کہ نہین تب اُنہون نے کہا کہ
ہم اُسکے اسباب مین جو چیز کہ افضل اور اعلی تہی اُسکو نہین پاتے ہین ظروف منقش جواہر کے جڑے ہوئے کو اور ہار کو اُسکے اسباب مین نہین
دیکہتے ہین اُن دونو نے کہا کہ یہ ہمارے سپرد نہین کیا تہا اور جو کچہ اُسنے ہمکو دیا تہا وہ ہمنے تمہارے سپرد کر دیا اُسکے وارثون نے محکمہ عالیہ
رسولخدا مین نالش کی اور حضرت کی پاس اُنکو لیگئے یہہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو شَهَادَةُ
بَیْنِكُمْ گواہی وصیت کی یعنی گواہی دینے والے وصیت کے درمیان تمہارے اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ جسوقت کہ حاضر ہووے کسی کو
تم مین سے موت چاہئے کہ گواہ ہوون حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ اُسوقت وصیت کرے دو شخص صاحب انصاف کے مِّنْكُمْ تم مین سے
کہ مومن ہوون اثنان خبر شہادت کی ہے اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِكُمْ یا دو اور شخص غیر تمہارے سے یعنی سوائے مومنون کے کہ اہل کتاب
مین سے ہوون اور اپنے دین مین عادل اور منصف ہوون اُنکو گواہ مقرر کرو اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ اگر تم سفر کرو بیچ زمین کے
فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ پس پہنچے تمکو مصیبت موت کی کہ مرنیکا وقت قریب ہو جاوے تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ بند کر رکہو
اُن دو لوگو ہون کو پیچہے نماز کے وقت جمع ہونے آدمیون کا ہی یعنی جب تمہاری اُنکو روک رکہو اور جانے نہ دو فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ پس قسم کہاوین
وہ دونو ساتہ خدا کے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک کرو تم اُن دونو گواہون مین یعنی اگر وارثون کو اُنپر شک ہو کہ اُنکو متہم سمجہتے ہین تو اُنکو قسم
دلاوین اور مضمون قسم کا یہ ہے لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا نہین خرید کرتے ہم بدل اس قسم کے مول کو یعنی دنیا کی فائدہ کیلئے قسم نہین کہاتے ہین
وَّلَوْ كَانَ اگرچہ ہووے وہ کہ جسکے واسطے قسم کہاتے ہین ذَا قُرْبٰی صاحب قرابت کا رشتہ دار ہمارا وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ
اور نہین چہپاتے ہین ہم گواہی خدا کی کو یعنی خدا کی جو واسطے قایم کرنے گواہی کے حکم فرمایا ہی کہ اُسکو ہم چہپانے نہین ہین اور اگر چہپاوین تو
اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ تحقیق ہم اُسوقت البتہ گنہگارون مین سے ہین اور کہتے ہین کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے رسولخدا صلعم نے اُن
دونو نصرانیون کو بعد نماز عصر کے منبر کے نزدیک قسم دلوائی اُن دونو نے قسم کہائی کہ ہمنے اسکا مال نہین چرایا ہی اور ہم جہوٹ نہین
کہتے ہین رسولخدا نے اُنکو رہائی دلوائی اور بعد اُسکے تمیم داری کے ظروف کو اُنکے پاس پایا اور اُنکے درمیان اُنکی اور تمیم کے وارثون کی جہگڑا
واقع ہوا اور وہ نصرانی کہتے تہے کہ ہمنے اُن ظروف کو تمیم سے خرید کیا ہی لیکن کوئی گواہ ہمارا نہ تہا اسواسطے ہمنے اُسکا ذکر نہین کیا جب نزاع
زیادہ ہوا تو تمیم کے وارث اُنکو رسولخدا کے پاس لائے حضرت منتظر وحی کے تہے کہ یہہ آیت نازل ہوئی فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا پس اگر
اطلاع پائی جاوے اس امر پر کہ تحقیق وہ دونو گواہ مستحق ہوئے ہین گناہ کے کہ اُنہون نے جہوٹی قسم کہائی ہی تو فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ
مَقَامَهُمَا پس دو اور شخص قایم ہوون مقام اُنکی گواہی دینے کیواسطے مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ اُن لوگون سے کہ ثابت ہوئی وصیت
کرنا اوپر اُنکی یعنی وارث تمیم کہ حق لینے کیواسطے تمیم نے وصیت کی تہی اُنپر سو وہ شخص قایم مقام اُن خائنون کے ہوون کہ وہ تمیم کے
حال سے خوب واقف ہین کہ وہ دونو تمیم کے وارث ہین الْاَوْلَیٰنِ اولی اور بہتر ہین اُن بیگانون سے بسبب قرابت کے اور بسبب
مطلع ہونیکے اُسکے حال سے اور استحق کو ابوبکر نے عاصم سے اور حمزہ نے اور خلف نے اور یعقوب نے بصیغہ معلوم پڑہا ہی اور اولیان کو الاولین پڑہا ہی جمع کا صیغہ صفت الذین
کی یا بدل اُس سے ہی اور حفص نے عاصم سے استحق کو بصیغہ فتح پڑہا ہی اور الاولیان کو تثنیہ اولی کا پڑہا ہے اور فاعل استحق کا اثم ہی یا ایصا ہی یا وصیت ہی اور الاولیان
مرفوع ہونیکی وجہ سے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اُسکی ہما الاولیان ہی یا خبر آخران کی ہی یا بدل ہی اُس سے یا یقومان کی ضمیر سے بدل ہی اور
وہ دونو جو قایم مقام ہوئے اُنکے بعد فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ پس قسم کہاوین وہ دونو ساتہ خدا کے اسطرح سے لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

گواہی ہماری زیادہ حق ہی گواہی اُن دونو پہلونکی سو وَمَا اعْتَدَيْنَا اور نہوں حد سے گذرے ہیں ہم گواہی دینے میں کہ جھوٹی گواہی دیویں
ہم اور اگر حد سو گذریں ہم تو إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ تحقیق ہم اُسوقت البتہ ظلم کرنیوالوں میں ہونگے اپنے نفسوں پر کہ باطل کو حق کی جگہہ بیان کریں
پس وے شخص تمیم کے رشتہ داروں میں سو کھڑے ہوئے بموجب فرمانے رسولِ خدا صلعم کے اور دونوں نے روبرو حضرت کی بعد نماز عصر کے قسم کہائی کہ یہ مال نصرانیوں
کے پاس تمیم کا ہی اور اُن دونوں نے خیانت کی ہی پس ثابت ہی حضرت نے وہ مال اُن نصرانیوں سو لیکر تمیم کے وارثوں کو دیدیا اور فرماتا ہی خدا کہ
ذَٰلِكَ یعنی جو کچھ مذکور ہوا أَدْنَىٰ أَن يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ نزدیک زیادہ ہی اسکے کہ بجالاویں وہ گواہی کو عَلَىٰ وَجْهِهَا اوپر راہ اپنی
اسکے کہ اس گواہی میں کسی طرحکی خیانت نہیں ہی أَوْ يَخَافُوا أَن تُرَدَّ أَيْمَانٌ یا نزدیک زیادہ ہی اسکے کہ خوف کریں وہ یہہ کہ رد کیجاویں
سوگندیں اور پہیری جاویں مدعیوں پر بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ پیچھے سوگندوں انکی کے کہ انکی خیانت اور دروغ پر قسمیں کہاویں پس رسوا ہوویں وہ
خیانت کی ظاہر ہونیسے اور جھوٹی قسم کہانیسے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے جھوٹی قسم کہانیسے وَاسْمَعُوا اور سنو تم حکم خدا کو بگوش دل
قبول کرو اسکو وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور خدا نہیں ہدایت کرتا ہے قوم فاسقوں کو اور یا یہہ کہ نہیں دکہلاتا ہے راہ بہشت کی قوم
ع ۱۴ فاسقوں کو جو کہ جھوٹی گواہی دیتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کہاتے ہیں اور فرماتا ہی خدا کہ يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ یاد کر تو اے محمد اس دن کو کہ جمع
کریگا خدا پیغمبروں کو فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ پس کہیگا کہ کیا جواب دیے گئے تم جسوقت کہ تم نے امتوں کو میری توحید کی طرف بلایا تہا ہر چند کہ خدا تو
عالم ہی اور سب جانتا ہی لیکن امتوں کی ملامت کرنیکو فرمایگا اور پیغمبر اس سوال کو سنکر قَالُوا کہینگے کہ لَا عِلْمَ لَنَا نہیں علم ہی واسطے ہمارے
اُنکے دلوں کا کہ کیا تہا اور بعد ہمارے انہوں نے کیا کیا إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ تحقیق کہ تو جاننے والا غیب کا ہی اور تو خوب جانتا
ہی کہ انہوں نے ہمکو کیا جواب دیا تہا اور وہ لوگ ہمارے پیچہے کیا پوشیدہ رکہتے تہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سو روایت ہی کہ خدا فرمایگا کہ کیا جواب دیے گئے تم
اپنے اوصیا میں کہ بعد اپنے انکو امتوں میں چہوڑا تہا وہ کہینگے کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بعد انہوں نے کیا کیا اور یہہ مطابق اسکے ہی کہ روایت ہی کہ فرمایا
تہا کہ قیامت کے روز کچہہ آدمیونکو حوض کوثر پر سے ہانکتے ہوئے دوزخ میں لیجاوینگے میں اُسوقت ملائکہ سو کہونگا کہ انکو تم کہاں لیجاتے ہو یہہ تو میرے اصحاب
ہیں ملائکہ میرے جواب میں کہینگے کہ تو نہیں جانتا ہی کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا تہا اور تیرے مرتے ہی پہر مرتد ہو گئے تہے اور ہمیشہ مرتد رہتے تہے اور بعد
اسکے یہی ذکر ہی کہ عنقریب آتا ہی اور یوم یجمع میں یوم منصوب ہی واذکر یا اتقوا محذوف سے اور بعضے کہتے ہیں کہ لا انت پر کلام تمام ہو گیا اور
علام منادی مضاف ہی اور منصوب ہی اور حرف ندا کا یہیں سے محذوف ہی اور الغیوب جمع غیب کی یعنی غیبوں کو بہت جاننے والا اور فرماتا ہی خدا کہ
إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ یاد کر تو جسوقت کہیگا خدا کہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ یاد کر نعمت
میری کو اوپر تیرے اور اوپر ماں تیری کی کہ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ جسوقت کہ مدد کی میں نے تیری ساتہہ روح القدس کی یعنی ساتہہ جبرئیل
کے وہ تجکو درستہ ایسی میں ہوتا کا اسماں پر لیگیا تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ کلام کرتا تہا تو آدمیوں سے بیچ گہوارہ کے کہ یہہ تیرا معجزہ تہا وَ
كَهْلًا اور ادہیڑ یعنی کلام تیرا گہوارہ میں ایسا تہا کہ جیسے تو ادہیڑ ہونیکے زمانے میں کلام کرتا تہا اور کہلا کا عطف فی المہد کے محل پر
اور وہ حال واقع ہوا ہے وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ اور یاد کر تو اے عیسیٰ جسوقت کہ سکہلایا میں نے تجکو لکہنا اور یا یہہ کہ کتابیں تجکو سکہلائیں
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ اور سکہلائی میں نے تجکو حکمت اور توریت اور انجیل وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ اور
یاد کر تو جسوقت کہ پیدا کرتا تہا تو گارے سے مثل شکل پرندوں کے بِإِذْنِي ساتہہ حکم میرے کے اور یہہ جو بعضے کہتے ہیں کہ ائمہ کو خالق [illegible]
سکتے اس آیت سے قول انکا صحیح ہوا دیکہو کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو فرمایا ہی وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ بِإِذْنِي اور فرماتا ہی خدا کہ فَتَنفُخُ فِيهَا پس
پہونکتا تہا تو بیچ ان پرندوں گارے کے بنے ہوئے کے فَتَكُونُ طَيْرًا پس ہوجاتے تہے وہ پرندے جاندار بِإِذْنِي ساتہہ حکم میرے کے
وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي اور اچہا کرتا تہا تو مادر زاد اندہے کو اور سفید داغ والے کو ساتہہ حکم میرے کے کہ وہ ان مرضوں

بالکل پاک ہوجاتے تھے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى اور یاد کر توجسوقت نکالتا تھا تو مردوں کو قبروں سے بِاِذْنِيْ ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ كَفَفْتُ
بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَنْكَ اور یاد کر توجسوقت باز رکھا میں نے بنی اسرائیل کو تجھسے کہ تیرے قتل کا وہ قصد رکھتے تھے اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ جسوقت
لایا تھا تو انکے پاس معجزے فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ پس کہا اُن لوگوں نے کہ کافر ہوئے تھے انمیں سے اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ نہیں یہ
مگر جادو ظاہر اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے سحر کو ساحر پڑھا ہے یعنی نہیں ہے یہ عیسیٰ مگر جادوگر ظاہر اور منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ بالوں
اور پشم کے کپڑے پہنتے تھے اور گھاس اور پتے درختوں کے کھاتے تھے اور کوئی چیز دنیا کی اپنے پاس نہ رکھتے تھے کہ اسکے ساتھ دل متعلق ہو
اور کوئی گھر نہ رکھتے تھے کہ اسکے ڈھجانے اور ویران ہونیکا خوف ہوتا اور زوجہ اور فرزند نہ رکھتے تھے کہ خاطر کو انکے طرف تعلق ہو اور جسجگہ رات
ہوتے تھے وہیں پڑ رہتے تھے اور کہتے تھے کہ بچھونا درختوں کی روئیدگی میری ہے اور صحرا میں جنگل اور لوٹا میرا باغ میرا ہے اور سردی میں آفتاب چراغ
میرا ہے اور شب کو سوتا ہوں تو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور میرے برابر کوئی غنی نہیں ہے اور نہ کبھی کسی کو جھڑکا اور نہ منہ اوپر سے کبھی لیکا
لوہو کیا اور نہ کبھی قہقہہ مار کر ہنسے اور نہ کبھی بو پڑنے سے ناک کو بند کیا اور نہ کبھی ترش روئی کی اور پھر خدا تعالے نے حضرت عیسیٰ کو اپنی
نعمت یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اور یاد کر توجسوقت وحی کی میں نے طرف حواریوں کی کہ وہ اصحاب تیرے
تھے اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے کہ وہ عیسیٰ ہے قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ
کہا انہوں نے کہ ایمان لائے ہم اور گواہ رہ تو ساتھ اسکے کہ تحقیق ہم فرمانبرداری کرنیوالے ہیں نیت خالص سے تیری اور ذکر حواریوں کا اور
تعداد انکی کا پہلے پاس سورہ آل عمران میں گزر گیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ یاد کر تو اے عیسیٰ جسوقت کہا
حواریوں نے کہ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَاۗىِٕدَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ کیا
طاقت رکھتا ہے پروردگار تیرا یہ کہ نازل کرے اوپر ہمارے خوان کو آسمان سے یعنی ارادہ اور حکمت اسکے مقتضی ہے کہ وہ آسمان سے خوان کو نازل
کرے قَالَ کہا عیسیٰ نے حواریوں کو جواب میں کہ اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو تم خدا سے ایسے ایسے سوال کرنے میں اور اسطرح کے سوال مت کیا کرو اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے خدا پر اور میری نبوت پر قَالُوْا کہا اُن حواریوں نے عذر کر کے کہ قدرت خدا میں ہمکو کسی طرح کا
شک نہیں ہے لیکن نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا چاہتے ہیں ہم یہ کہ کھاویں ہم اسمیں سے وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا اور مطمئن ہوویں دل ہمارے
الیقین پر یقین زیادہ ہو اسکی قدرت کاملہ پر اگر آنکھوں سے ہم دیکھ لیویں اُس خوان کو وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا اور جانیں ہم
تحقیق سچ کہا تو نے ہمسے نبوت کے دعوے میں وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اور ہوویں ہم اوپر اُس خوان کے گواہوں میں سے جسوقت الربع
تو ہمسے گواہی کو طلب کرے کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ تیس روز روزہ رکھو اور بعد اسکے خوان کو خدا سے طلب کرو حواریوں
نے بموجب حکم حضرت عیسیٰ کی تیس روز روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ جسوقت حواریوں نے تیس روزے رکھ لیئے تو حضرت عیسیٰ نے لباس پشمینہ کا
پہنا اور واسطے اجابت دعا کی جیسے خدا فرماتا ہے قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ کہا عیسیٰ پسر مریم نے بعد ادن حال کرنیکے خدا سے کہ اللّٰهُمَّ
اے خدا رَبَّنَآ پروردگار ہمارے اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَاۗىِٕدَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اتار تو اوپر ہمارے خوان کو آسمان سے تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا کہ
ہووے وہ واسطے ہمارے عید کہ ہر طرح کی خوشی اُسمیں ہم کریں اور وہ عید ہوئے لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا واسطے اول ہمارے کے اور آخر ہمارے کے
وَاٰيَةً مِّنْكَ اور ایک نشانی تجھسے ہو کہ دلالت کرے تیرے کمال قدرت پر اور میری نبوت کی صحیح ہونے پر وَارْزُقْنَا اور روزی دے تو
ہمکو اس خوان میں سے وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور تو بہتر روزی دینے والا ہے سب سے یعنی تو خوان کو ہم پر نازل کر اور جسروز وہ نازل ہو تو ہم
ہم ہر سال عید کیا کرینگے اُس روز کی تعظیم کیسبب سے اور جو لوگ کہ اول ہمارے جو کہ اس زمانہ میں موجود ہیں وہ عید کریں اور جو کہ آخر ہمارے کہ
بعد ہمارے ہوینگے وہ بھی عید کیا کرینگے اور جسروز وہ نازل ہو تو سب اسمیں سے فائدہ اٹھاویں تیری روزی کا کہتے ہیں کہ جسروز وہ نازل ہوا تھا

وہ روز یکشنبہ کا تہا اسلئے نصاریٰ یکشنبہ کو عید کرتے ہین اور قیدیون کو اُس روز آزاد کرتے ہین اور لڑکون کو سفر و زکتب مین سے چھٹی دیتے ہین اور
حکموں مین تعطیل کرتے ہین اور پیشہ والے اُس روز کام نہین کرتے ہین اور لاولنا و آخرنا بدل ہی لنا سے ہوا اور آیۃ کا عطف عید پر ہے **قال اللہ** کہا
خدا نے عیسیٰ سے کہ کہہ تو اُن لوگون سے کہ جو خوان کو طلب کرتے ہین **انی منزلہا علیکم** تحقیق مین نازل کرنیوالا ہون مین خوان کو اوپر
تمہارے موافق خواہش کے **فمن یکفر بعد منکم** پس جو شخص کہ کفر کریگا بعد اسکے نازل ہونیکے تم مین سے کہ اسکو عیسیٰ کا جادو کہیگا **فانی**
اعذبہ پس تحقیق مین عذاب کرونگا اسکو **عذابا لا اعذبہ** ایسا عذاب کہ نہ عذاب کرونگا مین اسطرح کے عذاب کو **احدا من**
العالمین کسی کو عالم کے لوگون مین سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ خوان نازل ہوا اور اسمین سات روٹیان تہین کل
آدمیون نے اول سے آخر تک اُن روٹیون مین سے کہایا اور وہ سیر ہوگئے اور وہ ہنوز باقی رہین اور سلمان فارسی سے روایت ہے کہ حقتعالیٰ نے ابر
بہیجا اور خوان سرخ اسمین تہا اور وہ ابر زمین کے نزدیک ہوجاتا تہا یہانتک کہ زمین پر آیا تب وہ خوان اُسنے حواریون کے پاس ڈالدیا اور حضرت
عیسیٰ اُسوقت روئے اور کہا کہ خداوندا اس خوان کو ہم پر رحمت کر اور عذاب ہم پر مت کر اور بعد اسکے وضو کیا اور نماز پڑہی اور روئے اور کہا کہ بسم اللہ خیر الرازقین اور خوان سے
کو خوان ہوا اُٹہایا اسمین مچہلی بہونی ہوئی تہی کہ نہ اُسمین کانٹے تہے اور اسکے سر کے نزدیک نمک تہا اور اسکی دم کے نزدیک سرکہ تہا اور گرد اسکے طرح طرح کی ساگ
اور ترکاریان تہین سوائے گندنا کے اور پانچ روٹیان اُس خوان مین تہین ایک روٹی پر روغن زیتون تہا اور دوسری پر شہد تہا اور تیسری پر گہی تہا اور چوتہی پر پنیر
تہا اور پانچوین پر گوشت خشک تہا حضرت شمعون کہ خلیفہ عیسیٰ کے تہے کہڑے ہوئے اور کہا کہ یا روح اللہ یہ کہانا دنیا کا ہے یا آخرت کا فرمایا کہ دنیا کا ہے نہ آخرت کا لیکن
وہ کہانا ہے کہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے پہر فرمایا کہ کہاؤ تم جو کچہ کہ تمنے طلب کیا ہے خدا تمہاری مدد کریگا اور اپنے فضل سے تمکو روزی دیگا حواریون نے
کہا کہ یا روح اللہ ہم چاہتے ہین کہ سوائے اسکے کوئی اور معجزہ ہمکو دکہلاؤ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اے مچہلی زندہ ہو تو بحکم خدا وہ مچہلی تڑپ کر زندہ ہوگئی
اور خار اور چہلکے اُسکے موجود ہوگئے اور اسکو خوان سے جدا کر لیا اور بعد اسکے فرمایا کہ اے مچہلی پہر جیسے تہی ہوجا بحکم خدا جیسے کہ پہلے تہی وہ مچہلی پہر ویسے ہی
بریان کی ہوئی ہوگئی حواریون نے کہا کہ یا روح اللہ پہلے آپ اسکو تناول فرماوین بعد اسکے ہم کہاوینگے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ معاذ اللہ مین
اسمین سے کہاؤن اسکو وہ کہائے جسنے طلب کیا تہا اور وہ لوگ اسکے کہانے سے خوف کرتے تہے حضرت عیسیٰ نے محتاج آدمی اور زمین گیر اور بیمار اور
مبتلا بلاؤنکو طلب کیا اور فرمایا اُنکو کہ کہاؤ تم کہ یہ گوارا ہے تمکو اور غیر لوگونکو وبال ہے پس کہایا اسمین سے ایکہزار اور تین سو آدمیون نے سب سیر ہو
اور حضرت عیسیٰ نے نظر کی تو وہ کہانا اسیطرح بدستور تہا کہ جسقدر نازل ہوا تہا اور وہ خوان اوپر کو اڑ گیا اور وہ آدمی سب دیکہتے ہی رہے یہانتک کہ
نظرون سے غائب ہوگیا اور جس بیمار نے اسکو کہایا تہا اسکو شفا حاصل ہوئی اور جس اندہے نے اسکو کہایا تہا وہ بینا ہوگیا اور جس محتاج نے کہایا تہا
وہ تونگر ہوگیا اور ہمیشہ کو تا عمر کے وہ تونگر رہا اور حواریون نے جو کہ کہایا تہا اور کہنے پچتائے جنہون نے کہ نہ کہایا تہا وہ بہت پشیمان ہوئے اور جسوقت وہ نازل
ہوتا تہا تو تونگر اور محتاج اور خورد و کلان سب اُسپر جمع ہوکر ازدحام کرتے تہے جب حضرت عیسیٰ نے ایسا دیکہا تو نوبت اُنکی مقرر کردی کہ فلانے روز
اسقدر آدمی اور فلانے روز اسقدر اسمین سے کہاوین چاشت کیوقت وہ نازل ہوتا تہا اور بعد زوال کے جسوقت دوپہر ڈہلتی تہی اسوقت اُڑ
جاتا تہا چالیس روز تک آیا اور ایک روز نازل ہوتا تہا اور ایک روز نازل نہین ہوتا تہا حضرت عیسیٰ پر وحی آئی کہ اسکو محتاج لوگ
کہاوین اور تونگر نہ کہاوین یہ بات تونگرونپر بہت شاق گذری اُنہون نے اُسمین شک کیا اور آدمیونکو شک مین ڈالدیا اور اسکو جادو قرار دیا اور
خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ شرط کی تہی کہ جو کوئی اسکو جہٹلائیگا اسکو سخت عذاب کرونگا حضرت عیسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا یہ تیرے بندے ہین
چاہے تو بخش اور چاہے عذاب کر تین سو تینتیس آدمی تہے کہ سوئے خوک ہوگئے صبح کو اپنے گہرون کے پاس اپنے بستر سے سوتے ہوئے اٹہے کوچون
اور مزبلون پر کہ وہ کہاتے پہرتے تہے لوگون نے یہ دیکہا تو روئے تین روز زندہ رہے آخر کو مر گئے اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین مذکور ہے
کہ تونگرون اور رئیسون نے کہا کہ ہم محتاجون کے برابر ہوکے ہمراہ نہ کہاوینگے خدا تعالیٰ نے اس خوان کو اُٹہا لیا اور اُن غرور کرنیوالونکو بندر اور سوئر

۱۵ ع

بنا دیا اور بعضی روایت مین ہے کہ وہ سوسمار اور مچھلی بنگئے تھے اور اب خدا تعالی نصاریٰ کو توبیخ کرتا ہے اور خوف دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ اور یاد کر تو جسوقت کہیگا خدا کہ یَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ کیا تو نے کہا تہا واسطے آدمیون کے کہ پکڑو تم مجھکو یعنی مقرر کرو تم مجھکو وَاُمِّیَ اور مان میری کو اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ دو معبود سوا خدا حق کے قَالَ کہیگا عیسیٰ کہ سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو شرک سے اے پروردگار میرے کہ کوئی تیرا شریک نہین ہے مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ نہین لائق ہے میرے کہ کہون مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ وہ بات کہ نہین ہے واسطے میرے حق کہنے کا اِنْ كُنْتُ اگر ایسا ہو کہ مین قُلْتُهٗ کہا ہے مین نے اسکو فَقَدْ عَلِمْتَهٗ پس تحقیق جانتا ہے تو اسکو تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ جانتا ہے تو جو کچھ کہ بیچ نفس میرے کے ہے اور دل مین میرے پوشیدہ ہے وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ اور نہین جانتا ہون مین جو کچھ کہ بیچ ذات تیرے کے ہے اور تو نے اسکو پوشیدہ کر رکھا ہے اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ تحقیق کہ تو ہی جاننے والا غیب کا ہے کہ جیسے کہ تو ظاہر کو جانتا ہے ایسے پوشیدہ کو جانتا ہے مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ نہین کہا ہے مین نے واسطے اُن لوگونکے مگر جو کچھ کہ حکم کیا ہے تو نے مجھکو ساتھ اسکے کہ مین اُنسے کہون اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ یہ کہ عبادت کرو تم خدا کو کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے پس یہی مین نے کہا ہے وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ اور تہا مین اوپر قول اور فعل انکی کے گواہ جبتک کہ تہا مین درمیان انکے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ پس جسوقت کہ اُٹہا لیا تو نے مجھکو زمین سے اور لے گیا تو آسمان پر كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ تہا تو ہی نگہبان اوپر احوال انکی کے وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ اور مطلع ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ اگر عذاب کرے تو انکو کفر پر تو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین اور بندہ کا کیا مقدور ہے کہ مالک پر اعتراض کرے وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ اور اگر بخشش کرے تو واسطے انکے بسبب اسکے کہ وہ توبہ کرین کفر سے تو فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ پس تحقیق تو غالب صاحب حکمت کہ موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے خواہ ثواب کسی کو عطا کرے خواہ عذاب مین مبتلا کرے اہل سنت کی کتب احادیث مین خصوصا بخاری مین لکہا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری اصحاب مین سے بعضے لوگونکو دوزخ مین لیجاوینگے تو مین فرشتون سے کہونگا کہ انکو دوزخ مین کیون لیجاتے ہو اسوقت فرشتے میرے جواب مین کہینگے کہ تو نہین جانتا ہے تیرے بعد انہون نے کیا کیا کہ تیرے مرنے ہی پر مرتد ہو گئے تہے اور ہمیشہ مرتد رہے ہے فرمایا حضرت نے کہ مین اسوقت وہ کہونگا جو بندہ صالح عیسیٰ جواب مین کہیگا کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم

اس روایت سے معلوم ہوا کہ سب صحابہ اچھے نہ تہے اور بیشک بعد وفات رسول خدا کے مرتد ہو گئے بسبب غصب کرنے حقوق اہلبیت علیہم السلام کے اسواسطے کہ وقت وفات رسول خدا صلعم کے سواے غصب خلافت کے اور کوئی امر وقوع مین نہین آیا اور جسوقت حضرت عیسیٰ ایسا خدا مین عذر کرینگے جیسے کہ اوپر کی آیتون مین گذرا ہے تو بعد اسکے قَالَ اللّٰهُ کہیگا خدا کہ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ یہ دن ہے کہ فائدہ دیویگا بیچ اُسکے لوگونکو صِدْقُهُمْ راستگوئی انکی جو لوگ کہ دنیا مین سچ بولتے تہے اور انبیا کی اور خدا کی کتابون کی تصدیق کرتے تہے اور یوم ینفع کی میم کو نافع نے منصوب پڑہا ہے اور باقیون نے مرفوع اور یوم ینفع الصادقین اس صورت مین خبر ہے ہذا کی اور صورت نصب مین مفعول ہے قال کا اور جو لوگ کہ راستگو ہین لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ واسطے انکے بہشتین ہین کہ جاری ہین نیچے محلون انکی کے یا درختون انکے سے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُن بہشتون کے مدام کبھی وہان سے نکلین رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہو خدا انسے بسبب طاعت انکی کے وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہون وہ اس خدا سے کہ قسم قسم کی نعمتین انکو عطا کرے ذٰلِكَ یہ یعنی داخل ہونا بہشتون مین اور رضامندی خدا کی الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ رستگاری اور مراد کو پہنچنا ہے اور اب خدا تعالیٰ نصاریٰ کو تنبیہ کرتا ہے انکو جھوٹے دعوے پر جو عیسیٰ کی اور مریم کی خدائی کا دعویٰ کرتے تہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لِلّٰهِ خاص

واسطے خدا کے ہے نہ واسطے غیر اسکے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانوں و زمین کی وَمَا فِيْهِنَّ اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور اسی کو بادشاہی سزاوار ہے نہ اسکے غیر کو کہ سوا اسکے سب بندے اور مخلوقات اسکے ہیں کیا عیسی کیا مریم

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

یہ سورہ مکی ہے اور اسمین ایکسو پینسٹھہ آیتیں اور بعضے چھیاسٹھہ اور بعضے سرسٹھہ کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ سورہ ایکدفعہ نازل ہوا ہے اور جسوقت نازل ہوا تھا تو ستر ہزار ملائکہ اسکے ہمراہی میں تھے اور تعظیم اسکی کرتے تھے اور ستر جگہہ اس سورت میں خداتعالی کا نام ہے اگر لوگ اسکی تلاوت کی بزرگی کو جانیں تو ہرگز اسکی تلاوت کو ترک نکریں بلکہ ہمیشہ اسکو پڑھا کریں اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی اس سورت کی تلاوت کرے ستر ہزار ملائکہ کہ جنہوں نے اسکو نازل کیا ہے رسول خدا پر وہ ملائکہ اسکے واسطے قیامت تک تسبیح خدا کریں اور استغفار کیا کریں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفیں خاص واسطے خدا کے ہیں کہ مستحق حمد کا وہی ہے الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ خدا کہ پیدا کیا ہے اسنے آسمانوں کو اور زمین کو اپنی قدرت کاملہ سے بدون مدد دوسرے شخص کے بے سہارے ستونوں کے آسمان ٹھہرے ہیں وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ اور پیدا کیا ہے اسنے اندھیروں کو اور روشنی کو اور یہ کلام واسطے رد کرنے مجوسیوں کے ہے وہ کہتے تھے کہ پیدا کرنیوالا نور کا خدا ہے اور پیدا کرنیوالا اندھیروں کا شیطان ہے اور بعضوں کے نزدیک ظلمت اور نور شب و روز ہیں ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں وہ باوجود دیکھنے اسقدر نعمتوں گونا گون پروردگار اپنے کی وہ لوگ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ساتھ پروردگار اپنے کے عدول کرتے ہیں اور پھرتے ہیں اس سے طرف عبادت غیر اسکے کہ وہ بت ہیں یا برابر کرتے ہیں خالق بتوں کو عبادت کرنے میں حاصل یہ ہے کہ خداتعالی نے ان چیزوں کو آدمیوں کے واسطے پیدا کیا ہے چاہیے تھا کہ اسکا شکر کرتے نہ یہ کہ اسکی ناشکری کریں کہ اسکو چھوڑکر اسکے غیر کی عبادت میں مشغول ہوں یا اسکے غیر کو عبادت میں شریک اسکا کریں اور غیروں کو خدا کے برابر جانیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس آیت میں تین گروہ کا رد ہے تو دہریوں کا کہ وہ کہتے ہیں کہ ان اشیا کا کوئی خالق اور پیدا کرنیوالا نہیں بلکہ یہ خود بخود ہوگئی ہیں اور دوسرے رد ہے ثنویوں کا وہ کہتے ہیں کہ ظلمت اور نور خود تدبیر کرنیوالے ہیں اور تیسرے رد ہے مشرکین کا وہ کہتے تھے کہ یہ بت ہمارے خدا ہیں هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اسنے تمکو گارے سے کہ پہلے تمہارے پیدا ہونیکے ابتدا اس سے ہوئی جسوقت تمہارے باپ آدم کو پیدا کیا تھا ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا پھر مقرر کیا اجل کو کہ جب تمہاری زندگی کی مدت پوری ہو تو تمہاری اجل یعنی موت تمہاری آجاتی ہے کہ اسمین کسیطرح کا فرق اور تقدیم اور تاخیر نہو وَاَجَلٌ اور اجل یعنی موت مُسَمًّى عِنْدَهٗ مقرر کی گئی نام رکھے گئے ہیں نزدیک اسکے یعنی مقرر کی گئی ہے نزدیک خدا کے کہ اسکو چاہے بڑہا دے صدقہ دینے اور صلہ رحمی سے اور گھٹا دے قطع رحمی اور زنا کی جہت سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسکی تفسیر میں روایت ہے کہ اجل دو ہیں ایک تو محتوم ہے کہ وہ بڑہتی اور نہ گھٹتی ہے اور ایک اجل موقوف ہے کہ وہ بڑہتی بھی ہے اور گھٹتی بھی ہے اور پہلا اجل وہ مدت ہے آدمی کے عمر کی اور بعضے کہتے ہیں کہ دوسرا اجل مسمی مدت دنیا کی ہے کہ بعد اسکے قیامت ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ پھر تم شک کرتے ہو قیامت کے ہونے میں کہ جسنے تمکو پیدا کیا ہے اسوقت جسوقت تم کچھ نتھے پھر کیا تمکو وہ نہیں جلا سکتا ہے اور حال یہ ہے کہ پیدا کرنے سے پھر دوبارہ زندہ کرنا بہت آسان ہے وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ اور وہی خدا ہے بیچ آسمانوں کے اور زمین کے سوا اسکے کوئی خدا نہیں ہے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور وہی معبود مطلق ہے ہر جگہہ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ جانتا ہے پوشیدہ تمہارے کو اور ظاہر تمہارے کو یعنی جو کچھ کہ تم اپنے جی میں مخفی رکھتے ہو اسکو بھی جانتا ہے اور جو کچھ کہ ظاہر میں زبان سے کہتے ہو اسکو بھی جانتا ہے وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ اور جانتا ہے جو کچھ کہ کسب کرتے ہو تم نیکی یا بدی کو اور موافق تمہارے اعمال کے تمکو جزا دیگا اور جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی اول سورہ سے یہانتک پڑہے تین آیتوں کو خداتعالی چالیس ہزار فرشتے بھیجتا ہے کہ وہ مثل عبادت اسکی کے اسکے واسطے ثواب لکہیں قیامت تک ہر ایک فرشتہ کو ساتوین آسمان سے بھیجتا ہے کہ اسکے پاس ایک گرز

تو ہوگا ہوتا ہے کہ جسوقت شیطان ان تین آیتون کے پڑھنے والیکو وسوسہ ڈالنا چاہیے تو وہ فرشتہ شیطان کے سر پر گرز مارتا ہے اُسوقت شیطان بھاگتا
اور ان آیتون کے پڑھنے والے بین ستر ہزار پردہ ہوجاتے ہین اور قیامت کے روز خدا تعالی ان آیتونکے پڑھنے والے سے کہیگا کہ اے بندے میرے میرے
سایہ مین چلا جا اور میری بہشت کی میوے کہایا کر اور پانی کوثر کا پیا کر اور چشمہ سلسبیل مین نہایا کر تو بندہ میرا ہے اور مین خدا تیرا ہون اور اب
کفار کے حال سے خدا تعالی خبر دیتا ہے کہ وَمَا تَأْتِيهِم اور نہین آتی ہے اُن کافرونکے پاس مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ کوئی آیت
آیتون پروردگار انکے سے کہ وہ آیتین قرانکی ہین یا معجزے سے معجزات ہین سے مثل شق ہونے چاند کے اور تسبیح پڑھنے سنگریزون کے ہاتھ مین رسول خدا
کے اور مثل اسکے پس نہین آتی ہے اُن کافرونکے پاس کوئی چیز انمین سے إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ مگر ہین وہ اُس آیت یا معجزے سے منہ
پہیر نیوالے اور انکار کرنیوالے اور اسمین نظر و تامل نہین کرتے ہین فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ پس تحقیق جھٹلایا اور تکذیب کی انہون نے
ساتھ حق کے کہ وہ قران ہے لَمَّا جَاءَهُمْ جسوقت آیا انکے پاس فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ پس قریب ہے کہ آوین انکے پاس یعنی ظاہر
ہون انکو أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ خبرین اُس چیز کی کہ ہین وہ ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے کہ دنیا مین اُنپر عذاب نازل ہو یا اسلام
کی ترقی ہو اور جناب رسول خدا کو شوکت حاصل ہو یا وہ کفار آخرت مین دوزخ مین داخل ہون اور عذاب کو مشاہدہ کرین اور فرماتا ہے خدا أَلَمْ يَرَوْا
كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم کیا نہ دیکھا انہون نے کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے انکے اپنے قہر و غضب سے مِّن قَرْنٍ گروہون گذرے
ہوئے مین سے ہر زمانہ مین کہ جسمین پیغمبر ہوئے ہے یعنے قرن ستر برس کو کہتے ہین اور بعضے اسی برس کو اور صحیح یہ ہے کہ قرن ہر زمانہ کے لوگ ہوا ہین
کہ جنمین پیغمبر ہو یا قایمقام پیغمبر کے ہوئے ہون وہ یا بہت ہون مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ قدرت دی تہی ہمنے انکو بیچ زمین کے
نعمتین ہر قسم کی اور قوتین اور طاقتین بڑی بڑی ہمنے انکو دی تہین مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ جو کچہ کہ نہین قدرت دی ہے ہمنے واسطے تمہارے
اے مکہ والو کافرو پس جسوقت ایسی قوی اور زبردستونکو ہمنے ہلاک کرڈالا انکی نافرمانی کے سبب سے تو تمہاری کیا اصل ہے وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ
عَلَيْهِم مِّدْرَارًا اور بہیجا ہمنے آسمان کو یعنی ابر کو اوپر انکے بہت برسنے والا کثرت سے وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ اور کردیا تہا
ہمنے نہرون کو کہ جاری تہین نیچے درختون یا محلون انکے سے مثل قوم عاد اور ثمود اور فرعون کی کہ بہت آسودگی اور فراغت سے گذران
لیتے تہے اور بڑے جسیم اور قوی آدمی تہے فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ پس ہلاک کیا ہمنے انکو بسبب گناہون انکے کے اُس آسودگی نے انکو کچہ
فائدہ نہ بخشا اور وہ قوت انکی کچہ کام نہ آئی وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ اور پیدا کیا ہمنے پیچہے ہلاک کرنیسے انکے قَرْنًا آخَرِينَ قرنون دوسرون کو
یعنی بعد انکے ہلاک ہونیکے دوسرے زمانہ کے لوگ پیدا ہوگئے پس جیسے کہ خدا قادر تہا اُن لوگونکے ہلاک کرنے پر اور بعد انکے دوسرونکے پیدا کردینے پر ایسے
ہی قادر ہے کہ مثل انکی تمکو ہلاک کرے اور بعد تمہارے اور لوگونکو پیدا کرے چاہیئے کہ خواب غفلت سے تم بیدار ہوجاو کہ مثل انکے تمپر نہ عذاب نازل ہو اور
کہتے ہین کہ نضر بن حارث اور [illegible] رسول خدا کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم تجہپر ایمان نہ لاوینگے جبتک کہ چار فرشتے آسمان سے نازل نہون اور گواہی
نہ دیوین کہ یہ کتاب تمہارے پاس سے ہم اسے ہین اور ایک نوشتہ انکی پاس ہو لکہا ہوا جسمین یہ لکہا ہو کہ تو پیغمبر ہے حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ
وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا اور اگر نازل کرین ہم اوپر تیرے کوئی نوشتہ فِي قِرْطَاسٍ بیچ کاغذ کے ہو تو فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ پس چہوئین
وہ اسکو ساتھ ہاتہون اپنی کے یعنی ہاتہونمین لیکر خوب دیکہین اور ویسے یقین کرین کہ یہ نوشتہ خدا کا ہی بیشک اور شبہہ نکرین لَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا البتہ کہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین بسبب عناد کے سے کہ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ نہین ہے یہ نوشتہ مگر جادو ظاہر کہ اسکا جادو ہونا
سب پر روشن ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین سورہ بقر کی تفسیر مین لکہا ہے کہ فرماتے ہین امام کہ پوچہا مینے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم
یہود اور مشرکین سے گفتگو کرتے تہے فرمایا کہ کئی مرتبہ گفتگو واقع ہوئی ہے ایک روز جناب رسول خدا صلعم کعبہ کے قریب بیٹہے تہے تو عبداللہ بن ابی امیہ
مخزومی نے کہا کہ اے محمد تم نے بڑا دعوی کیا ہے کہ تو اپنے تئین رب العالمین کا پیغمبر کہتا ہے اور رب العالمین کو سزاوار نہین ہے کہ تجہکو تو مثل

ہمارے ہی پیغمبر کرکے بھیجا اور تو پیغمبر ہوتا تو تیری ہمراہ فرشتہ ہوتا کہ وہ تیری تصدیق کرتا اور ہم اسکو دیکھتے بلکہ اگر خدا کو پیغمبر کرکے بھیجنا منظور ہوتا تو فرشتہ
کو پیغمبر کرکے بھیجتا نہ مثل ہمارے کسی آدمی کو نہیں ہی تو مگر جادوگر کیا کہ تجھپر کسینے جادو کر دیا ہی کہ ایسی باتین تو کرتا ہے اور پیغمبر تو نہیں ہی حضرت
یہ سنکر فرمایا کہ خداوند تو دیکھتا ہی انکو اور سنتا ہی تو ہر آواز کو اور جانتا ہی تو ہر شئے کو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وقالوا اور کہا انکافرون
نے کہ لولا انزل علیہ ملک کیون نہین نازل کیا گیا اوپر اسکے فرشتہ کہ وہ بھی کہے کہ یہ پیغمبر ہے خدا تعالی فرماتا ہی کہ ولو انزلنا ملکا
لقضی الامر اور اگر نازل کرتے ہم فرشتہ کو تو البتہ حکم کیا جاتا امر انکی ہلاکت کا اور فیصل کر دیا جاتا اسواسطے کہ عادت خدا کی جاری ہوئی ہی
ہمیشہ سے کہ اگر فرشتہ کو آنکھون سے وہ دیکھین جیسے کہ طلب کیا ہی تو اسوقت سبکا ہلاک ہونا لازم ہو جاتا ہی مثل قوم عاد اور ثمود اور لوط کی ثم لا
ینظرون پھر نہ مہلت دئے جاتین وہ اسواسطے کہ ہم فرشتہ کو اسوقت آدمیونکو دکہلاتے ہین کہ انکو انپر عذاب کرنا منظور ہوتا ہے ولو جعلنٰہ
ملکا اور اگر کرتے ہم اس پیغمبر کو فرشتہ یعنی ہم بہیجتے فرشتہ کو ہم پیغمبر کرکے لجعلنٰہ رجلا البتہ کرتے ہم اسکو بصورت مرد جیسے کہ
جبرئیل دحیہ کلبی کی صورت مین آتا تہا اسواسطے کہ قوت بشری فرشتہ کو اسکی صورت اصلی مین مشاہدہ نہین کر سکتی ہی سوئے انبیا کے کہ
انبیا اپنی قوت قدسیہ سے انکو دیکھ سکتے ہین اور ہر بشر نہین دیکھ سکتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ البتہ اسکو مرد کی صورت مین ہم بہیجتے وللبسنا
علیہم ما یلبسون اور البتہ شبہ مین ڈالتے ہم اوپر انکے اس چیز کو کہ شبہ کرتے ہین وہ آجکے دن کہ یہ بہی ہم جیسا کا ایک آدمی کا پیغمبر ہونا
اعتبار نہین کرتے ہین ایسے ہی اسوقت بہی طعن کرتے اور کہتے کہ یہ تو مثل ہمارے آدمی ہی یہ پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہی اور جناب سرور عالم صلعم کی
تسلی کیواسطے خدا تعالی فرماتا ہی کہ ولقد استہزئ برسل اور البتہ تحقیق ٹہٹا کیا گیا ہی ساتہ پیغمبرونکے کہ تہے وہ من قبلک پہلے تجھسے
فحاق بالذین سخروا پس احاطہ کیا ساتہ ان لوگونکے کہ ٹہٹا کیا تہا انہون نے منہم ان رسولون مین سے جنکے ساتہ ما کانوا بہ یستہزءون
جو چیز کہ تہے وہ ساتہ اسکے ٹہٹا کرتے یعنی عذاب کی اپنے پر جو ٹہٹا کرتے تہے اسکو نہ آنیوالا جانکر اسی عذاب نے انکو گہیر لیا یہانتک کہ وہ ہلاک ہو
اور فرماتا ہی خدا قل کہہ اے محمد صلعم ان لوگونکو کہ اگر تم عذاب کو مسلم نہین رکہتے ہو تو سیروا فی الارض روانہ ہو تم اور سیر کرو تم بیچ
زمین کے کبہی یمن کیطرف اور کبہی شام کیطرف اور عاد اور ثمود کے شہرونکو دیکہو ثم انظروا پہر نظر کرو تم ان شہرونکی طرف غور سے کہ
کیف کان عاقبۃ المکذبین کیونکر ہوا انجام جہٹلانیوالونکا کہ بالکل خدا تعالی نے انکی بیخ کنی کر ڈالی اور انکو ہلاک کر دیا اور فرماتا ہی
خدا کہ قل کہہ تو یعنی پوچہہ تو اے محمد صلعم ان سے الزام کے طور پر کہ لمن ما فی السموت والارض واسطے کس شخص کے ہی کہ جو کچہہ ہی
آسمانون کے بیچ اور زمین کے اور اسکے پیدا کئے ہوئے ہین سب اور اگر عناد کی راہ سے یہ لوگ جواب نہ دیوین تو قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ للہ
خاص واسطے خدا کے ہین باتفاق ہمارے اور تمہارے نہ واسطے کسی غیر کہ خالق اور مالک سب کا وہی خدا ہی پالنے والا ہی نہ کوئی دوسرا ایس حق
عبادت کا چاہئے کہ وہی ہو نہ غیر اسکا کتب لکہی یعنی واجب کی ہی خدا نے علی نفسہ الرحمۃ اوپر ذات اپنی کے رحمت کہ تمہاری
ہدایت کیواسطے دلیلین قایم کین اور انبیا بہیجے اور کتابین نازل کین کہ تم خدا کو پہچانو اور اسکو واحد جانو اور مہلت دی کہ تم ایمان
لاوین اور سلمان فارسی سے روایت ہی کہ خدا تعالی کی رحمت کی یا سو ٹکڑے ہین انمین سے ایک ٹکڑا تو دنیا مین پہیلا ہی کہ تمام خلقت
دنیا کی اس ایک ٹکڑے سے ہین اور ننانوے ٹکڑے اسکے خزانہ کرم مین جمع ہین کہ اس ایک ٹکڑے کو ننانوے ٹکڑونکے ساتہ ملا کر آخرت مین بندونپر
خرچ کریگا اور گناہونکو بخشیگا اور دوسری روایت مین ہی کہ رحمت اسکی سبقت لیگئی ہی اسکے غضب پر اور فرماتا ہی کہ لیجمعنکم البتہ
جمع کریگا تمکو خدا قبرون مین سے الی یوم القیامۃ روز قیامت تک کہ لاریب فیہ نہین شک اسکے آنے مین اور فرماتا ہی
الذین خسروا انفسہم جن لوگون نے نقصان مین ڈالا ہی نفسون اپنے کو سبب ضایع کرنے عقل سلیم کے فہم لا یؤمنون پس وہ نہ
ایمان لاوینگے ولہ ما سکن فی الیل والنہار اور خاص واسطے اسی خدا کی جو کچہہ کہ ٹہرا ہوا ہی بیچ رات کے اور دن کے یعنی

سب چیز کا وہ مالک ہے مکان کا اور زمان کا اور جو کچھ کہ انمین ہے **وهو السمیع** اور وہ سننے والا ہے سننے کی چیز کا **العلیم** جاننے والا ہے پوشیدہ اور
ظاہر کا اور لوگون کی افعال کا اور موافق انکے فعلون کے انکو جزا دیگا اور کہتے ہین کہ کفار قریش نے جناب سرور خدا سے کہا کہ ہمکو معلوم ہوا کہ تیری مفلسی اور محتاجی نے
تجھکو اس امر پر آمادہ کیا ہے ہم سب ملکر تیری واسطے مال جمع کر دین کہ تو سب سے زیادہ تونگر ہو جائے اس شرط سے کہ اپنے دعوی سے دست بردار ہو خدا تعالی نے فرمایا کہ جو
کچھ رات اور دن مین داخل ہے سب اسکی ملک ہے اگر چاہے اپنے حبیب کو تونگر کرے اور تمہارے مال کی کچھ احتیاج اسکو نہین ہے اور فرماتا ہے خدا کہ **قل**
کہہ تو اے محمد صلعم کہ **اغیر الله اتخذ ولیا** کیا سوائے خدا کے پکڑون مین کسی کو دوست کو یعنی سوائے خدا کے مین ہرگز کسی کو دوست نہ ٹھہراؤنگا کہ وہ
فاطر السموت والارض پیدا کرنیوالا آسمانون کا ہے اور زمین کا **وهو یطعم** اور وہ کھانا دیتا ہے خلقت کو **ولا یطعم** اور نہین کھانا
دیا جاتا ہے کہ وہ کسی کی کھانیکا محتاج نہین ہے بلکہ تمام مخلوقات اسکی محتاج ہے کہ وہ سب کو کھانا دیتا ہے **قل انی امرت ان اکون اول من اسلم**
کہہ تو اے محمد کہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون سے کہ ہوؤن اول ان شخصون کا کہ فرمانبرداری کی ہے انہون نے یعنی پیغمبر امت کی پہلے ایمان لاتا ہے اور کہا گیا ہے مجھکو کہ
ولا تکونن من المشرکین اور مت ہو تو شرک کرنیوالون سے **قل انی اخاف ان عصیت ربی** کہہ تو اے محمد کہ تحقیق مین خوف کرتا ہون اگر
نافرمانی کرون مین حکم پروردگار اپنے کی کہ اسکے غیر کی پرستش کرون **عذاب یوم عظیم** عذاب دن بڑے سے کہ وہ قیامت کا دن ہے یعنی مین پروردگار
اپنے کی نافرمانی کرنے سے ڈرتا ہون کہ مجھکو قیامت کے دن عذاب ہو اس جرم کے عوض مین **من یصرف عنه** وہ شخص کہ پھیرا جاوے اس سے عذاب
یومئذ اس روز کہ وہ روز قیامت کا ہے تو **فقد رحمه** پس تحقیق رحم کیا اسکو خدا نے کہ عذاب سے نجات دی اسکو **وذلک** اور یہ یعنی
پھیر دینا عذاب کا **الفوز المبین** رستگاری ہے بڑی اور بہت ظاہر ہے **وان یمسسک الله بضر** اور اگر پہنچاوے تجھکو خدا کوئی ضرر اور
سختی مثل بیماری اور فقیری کے تو **فلا کاشف له** پس نہین ہے کوئی دور کرنیوالا واسطے اسکے **الا هو** مگر وہ خدا کہ وہی قادر ہے نہ غیر اس کا
وان یمسسک بخیر اور اگر پہنچاوے وہ تجھکو کوئی نیکی مثل صحت اور تونگری کے تو **فهو علی کل شیء قدیر** پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے
کہ جو چاہتا ہے کرسکتا ہے **وهو القاهر فوق عباده** اور وہ غالب ہے اوپر بندون اپنے کے اور بندے سب مغلوب اور عاجز ہین **وهو الحکیم**
اور وہ صاحب حکمت ہے اپنے افعال مین جسکو کہ تونگر یا فقیر اور تندرست یا بیمار کرتا ہے اپنی حکمت اور مصلحت سے کرتا ہے **الخبیر** خبر والے بندونکے احوال سے
اور کہتے ہین کہ مشرکین مکہ جمعون نے جناب سرور خدا صلعم سے کہا کہ اے محمد ہم کسی کو نہین دیکھتے ہین کہ تیری تصدیق کرے اور علماء یہود اور نصاری سے ہم نے
دریافت کیا کہ وصف اس شخص کا جسنے اپنی کتابون مین دیکھا ہے سبھون نے انکار کیا اب ہمکو کوئی ایسا شخص دکھلا کہ وہ تیری اور کتاب کی حق ہونیکی گواہی
دیوے حق تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ **قل** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **ای شیء اکبر شهادة** کونسی چیز بڑی ہے باعتبار گواہی
کے یعنی کون شخص گواہی مین زیادہ بڑا اور سچا ہے اگر جواب نہ دیوین وہ تو **قل الله** کہہ تو کہ خدا **شهید بینی وبینکم** گواہ ہے درمیان
میرے اور درمیان تمہارے کہ وہ میری تصدیق کرے اور تمہاری تکذیب کرے **واوحی الی هذا القرآن** اور وحی کیا گیا ہے طرف میری یہ
قرآن **لانذرکم به** تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتھ اسکے **ومن بلغ** اور اس شخص کو پہنچے اسکو یہ قرآن عرب اور عجم اور جن اور انس مین
قیامت تک اور قرطبی نے روایت کی ہے کہ جس کسی کے پاس قرآن پہنچا ہے وہ ایسا ہے کہ گویا پیغمبر کو اسنے دیکھا ہے اور اب خدا تعالی کفار کو ملامت
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **ائنکم لتشهدون** کیا تم تحقیق گواہی دیتے ہو کہ **ان مع الله الهة اخری** تحقیق ہمراہ خدا کے معبود
اور ہین اور وہ بت ہین **قل** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **لا اشهد** نہین گواہی دیتا ہون مین جو کچھ کہ تم گواہی دیتے ہو **قل** کہہ تو اے محمد صلعم کہ
انما هو اله واحد سوائے اسکے نہین کہ وہ خاص معبود ایک ہے اسکی گواہی البتہ دیتا ہون مین **واننی بریء مما تشرکون** اور
تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم کہ بتونکو خدا کا شریک کرتے ہو اور اول سورہ سے یہانتک کفار قریش کو تنبیہ ہے اور بعد اسکے
اہل کتاب کی گفتگو ہے **الذین اتینهم الکتب** وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو کتاب یعنی توریت اور انجیل **یعرفونه** پہچانتے ہین

وہ اُس پیغمبر کو اُن صفات سے کہ جو توریت میں لکھی ہیں كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ جیسے کہ پہچانتے ہیں وہ بیٹوں اپنے کو اُنکے صفات اور علامات
سے ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ جسوقت جناب سرور عالم مدینہ میں تشریف لائے تو عمر نے عبد اللہ سلام سے پوچھا کہ خدا تعالی نے جو قرآن
میں فرمایا ہے کہ تم پیغمبر کو اسطرح سے پہچانتے ہو جیسے کہ اپنے فرزندوں کو وہ پہچاننا پیغمبر کا کسطرح سے ہے کہا عبد اللہ نے کہ سرور عالم کی پیغمبری کا فرزندونکی نسبت
کی صحت سے زیادہ یقین ہے اور اب خدا تعالی اُن لوگوں کے حال سے خبر دیتا ہے کہ باوجود یقین کرنے نبوت پیغمبر کے پھر اقرار نہیں کرتے ہیں
چنانچہ فرمایا ہے کہ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وہ لوگ کہ خسارہ میں ڈالا ہے انہوں نے نفسوں اپنے کو اہل کتاب اور مشرکین میں سے فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ پس وہ نہیں ایمان لاتے ہیں بسبب اپنے عناد اور انکار کے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور کون شخص زیادہ ع ۸
ظالم ہے اُس شخص سے کہ تہمت کرے اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ ملائکہ کو دختران خدا کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بت ہمارے سفارش کرینگے درگاہ خدا میں
اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا جھٹلاوے وہ آیتوں اُسکی کو کہ وہ قرآن ہے اور اُسکو جادو یا شعر بتلاوے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق کہ
رستگار نہ ہونگے ظلم کرنیوالے اپنی نفسوں پر کفر کرکے اور انکار حق کا کرکے اور افترا کرکے اور فرمایا ہے خدا نے وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد
کر تو جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم اُنکو سب بدون کسی کے اور اُنکے معبودونکو بھی ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا پھر کہینگے ہم واسطے اُن لوگوں
کے کہ شرک کیا ہے انہوں نے یعنی مشرکوں سے ہم کہینگے کہ اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ کہاں ہیں شرکاء تمہارے الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ وہ کہ
تھے تم گمان کرتے کہ یہ شریک و شفیع خدا کے ہیں اور مثل عبادت خدا کی تم عبادت کرتے تھے اور نحشر اور نقول کو بعضوں نے یا سے پڑھا ہے
صیغہ اور کہتے ہیں کہ قیامت کے دن جسوقت مشرکین دیکھینگے کہ خدا تعالی نے اہل توحید کو بخشدیا ہے اور اُنکے گناہوں سے درگزر کی ہے
تو آپس میں کہینگے کہ آؤ ہم بھی کہیں کہ ہم خدا کے واحد جاننے والے ہیں تاکہ ہم بھی بخشے جاویں اور اُنسے پوچھیں گے کہ کہاں ہیں شرکا تمہارے
اُسوقت وہ انکار کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ پھر نہ ہوویگا فتنہ اُنکا یعنی عذر کرنا اُنکا جسوقت دیکھینگے کہ اپنے تئیں
نجات نہ ہوگی اور مومنین خدا کے واحد جاننے والے بخشے جاتے ہیں اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ کہینگے وہ کہ وَاللّٰهِ رَبِّنَا قسم ہے خدا کی کہ پروردگار
ہمارا ہے مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ نہ تھے ہم شرک کرنیوالے اسطرح سے جھوٹی قسمیں وہ کھاوینگے لیکن کچھ فائدہ اُنکو نہ ہوگا اور فرمایا ہے خدا نے اپنے حبیب کو کہ
اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ دیکھ تو کیونکر جھوٹ کہینگے وہ اوپر نفسوں اپنے کے کہ جھوٹی قسمیں کھاوینگے حیرت اور خوف سے اور کہینگے
ہم مشرک نہیں ہیں وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور گم ہوجاویگی اُنسے وہ چیز کہ تھے وہ افترا کرتے یعنی وہ چیزیں کہ جنکو خدا کا شریک بنایا
کرتے تھے وہ اُنسے گم ہو جاوینگے اور عذاب سے اُنکو رہائی نہ دلوا سکینگے اور اُن قسموں سے اُنکی کہ ہم مشرک نہ تھے کچھ فائدہ اُنکو نہ ہوا اور نہ عذاب سے اُنکو
نجات ہوا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ لوگ کہ قسمیں کھاوینگے کہ ہم دنیا میں مشرک نہ تھے بلکہ خدا کو واحد جانتے تھے یہ لوگ
البتہ خدا کے واحد جاننے والے ہونگے جو کہ خدا کی توحید کے قائل تھے لیکن ایمان اُنکا اُنکو کچھ فائدہ نہ بخشیگا بسبب مخالفت کرنے پیغمبر کے اور نور اللہ
معصومین کے جو کہ اوصیاء رسول ہیں کے مقدمہ میں کیا تھا اور کہتے ہیں کہ ابوسفیان اور عتبہ اور شیبہ اور ابی خلف وغیرہ [illegible] میں ایک
مجمع میں جاکر قرآن کو سنا کہ رسول خدا صلعم تلاوت فرماتے ہیں نضر بن حارث نے کہا کہ میں تواریخ ملوک عجم کی تمہارے آگے پڑھتا ہوں
اسطرح سے محمد پہلے لوگوں کے قصے پڑھتا ہے خدا تعالی نے اُس مقدمہ میں یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور
بعض اُن کفار میں سے وہ ہیں کہ کان رکھتے ہیں وہ طرف تیری جسوقت کہ تو قرآن پڑھتا ہے اے محمد صلعم وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اَكِنَّةً اور کردیتے ہیں اوپر دلوں اُنکے کے پردے اور پوششیں یعنی بسبب عناد اور حسد اور تکبر کے جو انکار کرتے ہیں وہ اور غور اور تامل
سے نہیں قرآن کو سنتے ہیں تو حال اُنکا ایسا ہو گیا ہے کہ گویا دلوں پر اُنکے پوششیں پڑی ہوئی ہیں اسواسطے خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ
ہمنے اُنکے دلوں پر پردے کردیے ہیں واسطے کراہت اسکے کہ سمجھیں وہ اُسکو اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کردیا

بیچ کانوں انکی کے گرانی کو اسکے سبب سے تاکہ وہ حق کو نہ سنیں اور کفر میں اپنے پڑے رہیں اور یفقہوہ سے پہلے لام کا لفظ مقدر ہے اور وہ مفعول
لہ واقع ہوا ہے اور وقرا باعتبار عطف کی مفعول لہ وجعلنا کا ہے وان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بہا اور اگر دیکھیں وہ ہر معجزہ کو تو
نہ ایمان لاویں وہ ساتھ اسکے بسبب عناد اور حسد کے اور زیادتی انکا انکار اور جھٹلا اسکی نہایت کی درجہ کو پہونچی ہے حتی اذا جاؤک
یجادلونک یہانتک کہ جسوقت آویں وہ تیرے پاس تاکہ جھگڑا کریں وہ تجھسے یقول الذین کفروا کہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں
ان ہذا نہیں ہے یہ قرآن الا اساطیر الاولین مگر قصے پہلوں کے جیسے مانند رستم اور اسفندیار وغیرہ کے کہ جسمیں کچھ فائدہ
نہیں ہے وہم ینہون عنہ اور وہ باز رکھتے ہیں اس ایمان سے لوگونکو وینأون عنہ اور خود دور ہوگئے ہیں اس سے یعنی
باوجودیکہ خود اس سے دور ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لائے ہیں لیکن دوسروں کو بھی ایمان سے منع کرتے ہیں وان یہلکون اور نہیں ہلاک
کرتے ہیں وہ کفار لوگونکو ایمان سے منع کر کے الا انفسہم مگر جانوں اپنے کو وما یشعرون اور نہیں اطلاع رکھتے ہیں کہ ضرر اسکا انہیں کے
واسطے ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ولو تری اذ وقفوا علی النار اور اگر دیکھے تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کھڑے کیے جاوینگے وہ کفار اوپر آتش
دوزخ کہ اسکو دیکھیں اور مطلع ہوں اسپر اور جانیں کہ اسمیں جلائے جاوینگے تو البتہ دیکھے تو اسوقت ایک امر نہایت قبیح اور یہ جواب لو کا ہے کہ
محذوف ہے لیکن الفاظ سے آخر تک اور جسوقت وہ اس حال کو دیکھیں گے تو فقالوا پس کہینگے وہ نہایت حسرت سے کہ یا لیتنا نرد
کاش ہم پھیری جاویں طرف دنیا کی ولا نکذب بآیات ربنا اور نہ جھٹلاویں ہم نشانیوں قدرت پروردگار اپنے کو ونکون
من المؤمنین اور ہوویں ہم ایمان لانے والوں میں سے اور نکذب اور نکون کو حفص نے عاصم سے اور حمزہ اور یعقوب نے منصوب پڑھا ہے تمنی کے
بعد جواب کرکے اور باقیوں نے مرفوع پڑھا ہے کلام جدید جانکر اور وہ کفار جو کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں جاویں تو پھر ایمان لاویں ایسا نہیں ہو سکتا
اور یہ امر نہیں ہے بل بدا لہم بلکہ ظاہر ہوئی ہے واسطے انکے اعضا کی گواہی سے یا عذاب کی ظاہر ہونے سے ما کانوا یخفون وہ چیز کہ
تھے وہ پوشیدہ کرتے دنیا میں کفر اور نفاق کو من قبل پہلے اس سے ولو ردوا اور اگر پھیرے جاویں وہ دنیا میں اور دنیا میں
دوبارہ جاویں تو لعادوا البتہ پھریں وہ اور عود کریں لما نہوا عنہ واسطے چیز کے کہ منع کیے گئے تھے وہ اس سے یعنی پھر کفر اور گناہ
کو کرنے لگیں کہ جس سے منع کیے گئے تھے وانہم لکاذبون اور تحقیق وہ کفار البتہ جھوٹے ہیں ایمان کی دعوی کرنے میں یعنی اگر بالفرض
وہ دنیا میں آویں تو پھر کفر کو اور گناہوں کو اختیار کریں اور جسوقت یہ آیتیں کہ عذاب قیامت کا ذکر ہے نازل ہوئیں تو قیامت کا اور
دوبارہ زندہ ہونیکا کفار نے انکار کیا وقالوا اور کہا انہوں نے کہ ان ہی نہیں ہے یہ زندگانی الا حیاتنا الدنیا مگر زندگانی
ہماری دنیا کی وما نحن بمبعوثین اور نہیں ہونگے ہم اٹھائے گئے قبروں میں سے اور یہ کہ وہ دنیا میں آویں تو پھر کہیں کہ ہم قبروں سے
زندہ کر کے اٹھائے نجائینگے اور ہی کی ضمیر جو حیات کے لفظ الدنیا کی طرف پھرتی ہے اگرچہ لفظاً اسکا ذکر نہیں ہے لیکن کلام میں سے سمجھا جاتا ہے اور
فرماتا ہے کہ ولو تری اذ وقفوا علی ربہم اور اگر دیکھے تو اے محمد صلعم جسوقت کھڑے کیے جاویں وہ اوپر حکم پروردگار اپنے کے تو اسوقت
قال کہے خدا انسے کہ الیس ہذا کیا نہیں ہے یہ دوبارہ زندہ ہونا بالحق حق اور راست قالوا کہیں وہ کہ بلی
ہاں سچ ہے وربنا قسم ہے پروردگار ہمارے کی یعنی اقرار کریں وہ اسکے حق ہونیکا قال کہے خدا انکو یعنی فرشتوں کو فرماوے کہ وہ کہیں فذوقوا
العذاب پس چکھو تم عذاب کو بما کنتم تکفرون بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے اور ایمان نہیں لاتے تھے خدا کی وحدانیت پر اور ع ۳ ۱۰ ۹
پیغمبر کی نبوت پر اور فرماتا ہے کہ قد خسر الذین کذبوا بلقاء اللہ تحقیق خسارہ میں ہوئے وہ لوگ کہ تکذیب کی انہوں نے ساتھ
پہنچنے ثواب کے اور عذاب خدا کے کہ اسکا وعدہ خدا نے کیا ہے اور اسکو انہوں نے دروغ جانا حتی اذا جاءتہم یہانتک کہ جسوقت آوے
انکو الساعۃ قیامت یعنی مقدمات قیامت کی کہ وقت مرنے کے عذاب کو مشاہدہ کریں وہ بغتۃ ناگہان تو قالوا کہیں وہ کہ

یا حسرتنا علیٰ ما فرطنا فیہا ہائے افسوس اور پشیمانی ہماری اوپر اُس چیز کے قصور کیا ہمنے بیچ اُس زندگانی کے اعمال خیر میں حق غایت ہے
کوشش کی اور انتہا انکی تکذیب کا حسرت ہے اور بعضے حال ہے یا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور یا حسرتنا کے معنے یہ ہین کہ اے حسرت و تعالیٰ اور فرماتا
ہے خدا کہ وہم اور وہ کفار یحملون اوزارہم اٹھاوینگے بوجھ اپنے گناہون کا اپنے علیٰ ظہورہم اوپر پشتون اپنے کے کہ وہ گناہ
اُنکو لازم ہو جاوینگے اور ہرگز اُنسے جدا نہونگے الا ساء ما یزرون ٭ خبردار ہو کہ بری ہے وہ چیز کہ اٹھاوینگے وہ یعنی بوجھ گناہون کا اور تقدیر ساء
ما یزرون کی یہ ہے کہ بئس شیئا یزرون وزرہم یعنی بُری چیز ہے کہ اُٹھاوینگے وہ بوجھ اُنکا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عمل صالح
قیامت میں اپنے صاحب سے کہیگا وقت ہول قیامت کے ہمیشہ دنیا مین تجھپر بہت سوار رہا ہون اب تو مجھپر سوار ہوجا اور وہ عمل اُسکو اُن
سختیون سے نکال لیجاویگا اور بعضی روایت مین ہے کہ عمل بد اپنے صاحب سے کہیگا کہ دنیا مین تو مجھپر بہت سوار رہا ہے اب مین تجھپر سوار
ہونگا اُسپر سوار ہو جاتا ہے اور یہی معنی ہین یحملون اوزارہم کے اور فرماتا ہے خدا کہ وما الحیوۃ الدنیا الا لعب ولہو اور نہین زندگانی
دنیا کی مگر کہیل اور بازی اور شغل بیعقلی کا کہ تھوڑے زمانہ مین زائل ہوجاتا اور تعجب ہے اُن لوگون سے جو اُسپر مغرور ہوتے ہین وللدار الآخرۃ
اور البتہ خانہ آخرت خیر للذین یتقون بہتر ہے واسطے اُن لوگونکے کہ جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہین اور خدا سے ڈرتے ہین کیونکہ
خانہ آخرت ہمیشہ کو ہے اور ہمیشہ رہینگے اور اسکی لذتونکو کبھی زوال نہین ہے اور ابن عامر نے وللدار کو ولدار پڑھا ہے ایک لام سے اور آخرت کو مجرور
افلا تعقلون کیا پس نہین سمجھتے ہین وہ کہ کونسی سی ان دونو مین بہتر ہے اور یعقلون کو ابن عامر اور یعقوب اور سہل نے
تعقلون پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ اور کہتے ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے کہا کہ اے ابوجہل محمد کے حق مین تو کیا کہتا ہے وہ دعوے مین سچا
ہے یا نہین کہا کہ وہ سچا ہے لیکن اگر ہم اسکی نبوت کا اقرار کرین تو تمام عزت اور شرف کہ حرم کے لوگونکو حاصل ہے اسکی نبوت کا اقرار کرنے سے شرف
ہمارا جاتا رہیگا اور تمام اشراف قریش کی اس شرف سے محروم ہوجاوینگے اور سب شرف محمد مین جا ٹہریگا حقتعالیٰ نے فرمایا کہ قد نعلم
تحقیق جانتے ہین ہم انہ لیحزنک الذی یقولون اسبات کو کہ تحقیق غمگین کرتی ہے تجھکو وہ چیز یعنی وہ بات کہ کہتے ہین وہ کفار
تیرے مقدمہ مین فانہم لا یکذبونک پس تحقیق وہ کفار نہین جھٹلاتے ہین تجھکو حقیقت مین اور تیری راستی کو اپنے دلون مین خوب جانتے
ہین گو ظاہر مین اقرار نکرین ولکن الظالمین اور لیکن ظلم کرنیوالے اپنے نفسون پر بآیات اللہ یجحدون ساتھ آیتون خدا
کے کہ وہ قرآن اور معجزے ہین انکار کرتے ہین اور جھٹلاتے ہین اور لیحزنک کو نافع نے بضم یا اور کسرہ زا پڑھا ہے اور لا یکذبونک کو نافع اور کسائی
اور اعشی نے بتخفیف پڑھا ہے اور وہ قرأت علی علیہ السلام کی ہے اور اب حضرت کی تسلی کیواسطے فرماتا ہے کہ ولقد کذبت رسل من قبلک
اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے ہین پیغمبر پہلے تجھسے فصبروا علیٰ ما کذبوا پس صبر کیا اُنہون نے اوپر اسکے کہ جھٹلائے گئے وہ یعنی لوگون کے
جھٹلانے پر اُن پیغمبرون نے صبر کیا واوذوا اور آزار دیئے گئے وہ کفار کے ہاتھون سے حتیٰ اتاہم نصرنا یہانتک کہ آئے اُنکو
نصرت اور مدد ہماری پس تجھکو بھی پہلے انبیاء کی طرح صبر کرنا چاہئے قوم کے آزار پہنچانے پر اسوقت تک کہ ہم تیری نصرت کرین اور
کفار کو عذاب کرین ولا مبدل لکلمات اللہ اور نہین ہے کوئی بدلنے والا واسطے کلمات خدا کے یعنی خدا کے وعدہ کو کوئی بدل نہین سکتا
جو وعدہ کہ اُسنے پیغمبر سے کیا ہے کہ تجھکو کفار پر غالب کرونگا اور وہ ضرور ہونیوالا ہے اسواسطے کہ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی
ولقد جاءک من نبأی المرسلین اور البتہ تحقیق آئی ہے تیرے پاس بعضی خبر رسولونکی کہ کیا کیا آزار اُنکو امتون سے پہنچے ہین اور
اُنہون نے صبر کیا ہے تجھکو بھی صبر کرنا چاہئے یہانتک کہ تجھکو کفار پر غلبہ حاصل ہوا اور خاطر خواہ مطلب تیرا برآوے وان کان کبر علیک
اور اگر ہے گران اور بہاری اوپر تیرے اعراضہم روگردانی اُنکے دین حق کی قبول کرنیسے فان استطعت پس اگر طاقت رکھتا
ہے تو ان تبتغی نفقا فی الارض یہ کہ طلب کرے تو سوراخ کو بیچ زمین کے کہ اُسمین تو چلا جاتا او سلما فی السماء یا سیڑھی

النصف

کو بیچ آسمان کے کہ اسپر تو چڑھ جاوے اور آسمان میں تو پہنچ جاوے فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ پس لاوے تو انکے پاس کوئی ایسی آیت زمین میں جا کر یا آسمان
پر چڑھکر کہ وہ مجبور ہوکر ایمان لاویں اگر تجھ میں کچھ طاقت ہو لانے کی اور اسْتَطَعْتَ کا جواب محذوف ہے اور وہ فعل ہے یعنی اگر تو طاقت رکھتا ہے
تو بس کر تو ایسا اور بعض سیر کہتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا اور مصلحت اسکی تقاضا کرتی کہ انکو مجبور کر کے
مومن کرے لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ البتہ جمع کرتا انکو اوپر ہدایت کے کہ سب مومن ہو جاتے فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ پس نہ ہو
نادانوں میں سے یعنی جزع اور فزع اور حسرت کرنیوالوں میں سے مت ہو انکے ایمان نہ لانے پر کہ حال تیرا نادانوں کے حال کے قریب ہو جاوے اسواسطے کہ
ایمان مجبوری ہماری مصلحت کے برخلاف ہے اور ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے اختیار سے ایمان لاویں ہر چند تجھکو حرص انکے ایمان لانیکی بہت ہے
لیکن مصلحت ہماری اسکو چاہتی ہے کہ وہ اپنے ارادہ اور اختیار سے ایمان لاویں نہ ہماری زبردستی اور جبر کرنیسے إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ
يَسْمَعُونَ سوا اسکے نہیں کہ قبول کرتے ہیں تیرے کہنے کو وہ لوگ کہ سنتے ہیں قبول کرنیکے کانوں سے اور سمجھتے ہیں اور تامل کرنیکے ارادہ سے
وَالْمَوْتَىٰ اور مردوں کو جو تیری بات کو نہیں سنتے ہیں اسلیئے کہ گویا وہ مردہ ہیں يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ اٹھاویگا خدا انکو قبروں سے ثُمَّ
إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ پھر طرف حکم اسکے پھیرے جاوینگے وہ رجوع کرینگے قیامت کے دن واسطے جزا اعمال کے اسوقت سنینگے اور ایمان لاوینگے لیکن
اسوقت کا ایمان انکو کچھ فائدہ نہ بخشیگا وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اور کہتے ہیں وہ کفار کہ کیوں نہیں نازل کیگئی اوپر اسکے آيَةٌ مِنْ
رَبِّهِ کوئی نشانی یعنی کوئی معجزہ پروردگار اسکے کیطرف سے جیسے کہ صالح نے اونٹنی منگوادی تھی اور موسیٰ کا ہاتھ روشن ہو جاتا تھا اور
عصا اسکا اژدہا بنجاتا تھا کہ دلالت کرے اسکی نبوت پر فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً تحقیق
خدا قادر ہے اوپر اسکے کہ نازل کرے معجزہ کو وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر انکے نہیں جانتے ہیں کہ خدا قادر ہے اور عادت خدا کی
اسطرحسے جاری ہے کہ موافق سوال کے جو کوئی معجزہ دکھلاوے اور پھر کفار ایمان نہ لاویں معجزہ کو دیکھکر تو خدا انپر عذاب کو نازل کرتا ہے مثل قوم
ثمود اور آل فرعون کے اسواسطے انکے سوال کیمطابق معجزہ کو نازل نہیں کرتا ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور تدبیر حکمت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ اور نہیں ہے کوئی چلنے والا جانور بیچ زمین کے وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ اور نہ کوئی اڑنے
والا اڑتا ہے ساتھ دونو بازو اپنے کے إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مگر گروہ ہیں مانند تمہارے کہ مثل تمہارے نر اور مادہ ہیں اور روزی انکو پہنچتی
ہے اور پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں اور اپنے صانع اور پیدا کرنیوالے کے وجود پر دلالت کرتے ہیں اور سب کے احوال کو ہمنے ضبط کیا ہے اور یہ امر ہمارے
کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے کیا کوئی معجزہ ہم نازل نہیں کرسکتے ہیں اور یہ امر کا عظمت واتم تر ہے اور فرماتا ہے کہ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ
نہیں کمی کی ہمنے بیچ کتاب کے یعنی بیچ قرآن کے مِنْ شَيْءٍ کسی شئی کی بلکہ وہ قرآن شامل ہے ہر چیز پر کہ آدمی امر دین میں جسکا
محتاج ہے مثل حلال اور حرام اور مصالح کی اور احتیاط کی اور اچھی چیزیں ہیں سب اسمیں مجملاً ذکر ہیں اور تفصیل اسکی رسول کے بیان پر چھوڑ دی
ہے ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ پھر طرف پروردگار اپنے کے محشور کیئے جاوینگے وہ سب تاکہ نیکوں کو ثواب ملے اور بدوں کو عذاب
اور حضرت محمد صلعم نے فرمایا ہے کہ حشر کے روز چار شخص سوار ہونگے میں اور علی اور فاطمہ اور صالح پیغمبر میں تو براق پر سوار ہونگا اور فاطمہ سر
ناقہ عضبا پر سوار ہونگی اور صالح اپنی اونٹنی پر سوار ہونگا جسکے پاؤں کاٹے گئے تھے اور علی نور کے ناقہ پر سوار ہونگا اور فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جو لوگ کہ جھٹلاتے ہیں آیتوں ہماری کو وہ قرآن کی آیتیں ہیں یا تمام معجزے ہیں بس جو لوگ کہ جھٹلاتے ہیں صُمٌّ
بہرے ہیں وہ ہدایت کی دلیلوں کے سننے سے وَبُكْمٌ اور گونگے ہیں حق کہنے سے فِي الظُّلُمَاتِ بیچ اندھیروں کفر کے پڑے ہوئے ہیں
کہ کسیطرحسے راہ حق کو نہیں چلتے ہیں مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ جسکو چاہے خدا گمراہی میں پڑا رہنے دے اسکو اور نظر لطف کی اسپر نہ ڈالے
بسبب اسکے عناد کے اور ظاہر دلیلوں کو دیکھکر انکار کرنیکی جہت سے کہ باوجود دیکھنے حق کو جانتا ہے اور حسد اور عناد کے سبب سے پھر انکار کرتا ہے

وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور جس شخص کو چاہے کر دیوے اسکو اوپر راہ سیدھی کے اسکو بسبب اسکے طالب ہونے حق کے
اور بسبب اسکے تامل کرنیکے دلیلون مین حق کے توفیق اسکو عطا کرے کہ ایمان اسکا روز بروز ترقی پکڑے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون کو کہ
اَرَءَيْتَكُمْ کیا دیکہا تمنے یعنی خبر دو تم مجہکو کہ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اگر آوے تمکو عذاب خدا کا اور ارایتکم کی تحقیق مین لوگ حیران ہین
کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے اور کم اسمین حرف خطاب کا ہے جیسے کہ ذالکم مین اور ضمیر خطاب کی نہین ہے کہ اسم ہووے اور ارایتکم کو اخبرونی
کے معنے مین استعمال کرتے ہین اور صیغہ تو یہ واحد کا ہے اور جمع مین اسواسطے اسکو استعمال کرتے ہین کہ ارایت کا خطاب عام ہے کہ متعدد کو شامل
ہے اور بعضی ارایت کی ضمیر کو بھی ضمیر خطاب کی نہین کہتے ہین اسواسطے کہ ایک کلمہ مین دو آلہ خطاب کے جمع نہین ہو سکتے اور بعضے اسکو
ہا سمجھے معنی مین کہتے ہین اور اہل مدینہ نے ارایتکم اور ارایت اور ارایتم کو تخفیف ہمزہ پڑہا ہے اور کسائی نے ہمزہ کو ترک کیا ہے اور باقیون نے
قائم رکہا ہے اور جواب ان اتیکم کا وہ فعل ہے کہ جو بعد استفہام کے ہے اور شرط اور جواب اسکا دونو ارایت کی مفعول کے قائم ہین پس فرمایا
ہے خدا نے اگر آوے تمکو عذاب جیسے کہ پہلے کافرونکو آیا تہا مثل عاد اور ثمود کے اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ یا آوے تمکو قیامت یعنی ہول قیامت
کی اور عذاب اسکے تو اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کیا سوا خدا کے پکارو گے تم کسی کو کہ وہ عذاب کو تم مین سے دفع کرے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
اگر ہو تم راست گو اپنے اس دعوی مین کہ بت بہی خدا ہین اور ایسا ہرگز نہین ہے کہ تم بتونکو اسوقت پکارو بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ بلکہ اس
معبود حقیقی ہی کو پکارو گے تم نہایت عاجزی اور زاری سے عذاب کے دفع کرنیکو واسطے نہ اسکے غیر کو فَيَكْشِفُ پس دور کردیگا
وہ خدا تمسے دنیا مین مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اس چیز کو کہ پکارتے ہو تم طرف دور کرنے اسکے اِنْ شَآءَ اگر چاہیگا اور مصلحت اسکی
اقتضا کریگی اسکے دور کرنیکو وَتَنْسَوْنَ اور بہول جاؤ گے تم وقت پکارنے کے مَا تُشْرِكُوْنَ اس چیز کو کہ شریک کرتے ہو تم خدا کے
یعنی عذاب تمپر نازل ہووے تو اسوقت تم اپنے بتونکو ہرگز نہ پکارو گے بلکہ خدا ے پاک کو پکارو گے عذاب کے دور کرنیکو واسطے اور اسوقت اپنے بتونکو ع ۱۱ ۱۰
بہول جاؤ گے اور فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ اور البتہ تحقیق بہیجا ہے ہمنے پیغمبرونکو طرف امتون کے پہلے تجہسے اور ان امتون نے
اپنے پیغمبرون کو جہٹلایا اور ایمان نہین لائے فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ پس پکڑا ہمنے انکو ساتھ سختی اور تنگی کے کہ بیماری
اور قحط اور فقیری انکی آوے مین پیدا کی لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ تا کہ وہ عاجزی اور زاری کرین اور تکبر اور کفر سے دست بردار ہوون
اور درگاہ پروردگار اپنے مین توبہ اور استغفار کرین فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا پس کیون نہین جسوقت آیا انکے پاس عذاب ہمارا یعنی پس
کسواسطے جسوقت کہ ہمارا عذاب انپر آیا تو تَضَرَّعُوْا نہ زاری کی انہون نے تا کہ ہم بلا کو انسے دفع کرتے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ اور
لیکن سخت ہو گئے تہے دل انکے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اور آراستہ کردیا تہا واسطے انکے شیطان نے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اس چیز کو کہ
تہے وہ عمل میں لاتے یعنی شیطان نے کفر اور عصیان کو انکے دلون مین بہتر اور خوب کرکے جتا دیا تہا کہ وہ اسی کو اچہا جانتے تہے فَلَمَّا نَسُوْا پس
جسوقت کہ بہول گئے وہ کافر مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ اس چیز کو کہ نصیحت کیگئی تہی وہ ساتھ اسکے یعنی انپر سختی قحط کی اور بیماری اور تنگی جو ہوئی
تہی واسطے نصیحت کے تو انہون نے اس سے نصیحت نہ پکڑی اور جسوقت کہ اسکو بہول گئے تو فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ کہولدی ہمنے
اوپر انکے دروازے ہر چیز کی کہ طرح طرح کی نعمت اور فراغت ہمنے انکو دی اور اسمین ہمنے انکا امتحان کیا اور فتحنا کو ابن عامر نے مشدد پڑہا ہے
تفصیل سے تمام قرآن مین اور یعقوب نے اسکی موافقت کی ہے سوا اس مقام کے یعنی خداتعالی فرماتا ہے کہ ہمنے ہر چیز کی دروازے ان پر
کہولدیے واسطے امتحان ان لوگون کی اور آسودگی اور فراغت ہمنے انکو دی حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا یہانتک کہ جسوقت کہ خوش ہوگئے
وہ بسبب اس چیز کے کہ دیگئے وہ قسم قسم کی نعمتین اور لذتین پڑ کر تہا وہ ہوگئے اور نعمتین جو ہمنے انکو دین انکا شکر انہون نے ادا نکیا تو
اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً پکڑ لیا ہمنے انکو ناگہان کہ عذاب مین انکو گرفتار کیا فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ پس اسوقت وہ ناامید ہونیوالے تہے

نجات سے عذاب کو دیکھکر اور پشیمان ہوا اور افسوس کرتے ہو فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا پس کاٹی گئی جڑ اس قوم کی کہ جن لوگون نے
ظلم کیا تہا اپنی جانون پر کفر اور گناہ کرکے کہ کوئی انمین سے باقی نرہا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور شکر ہے واسطے خدا کے کہ پروردگار
عالمون کا ہے کہ ظالمون اور مشرکون کو ہلاک کرتا ہے اسواسطے کہ پاک کرنا اہل زمین کا کفار کے عقاید بد اور گنہگارونکے افعال ناشائستہ سے بڑی
نعمت ہے کہ سزاوار اسکے ہے کہ شکر اسکا ادا کیا جاتا ہے اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جسوقت دیکھے تو کہ خدا تعالی کسی کو باوجود اختیار کرنے گناہ کے
نعمت اور فراغت عطا کرتا ہے تو جان تو کہ یہ استدراج ہے یعنی درجہ درجہ اسکو بڑہاتا ہے اور ایکدفعہ پکڑلیگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہے کہ جو کوئی ظالمونکے باقی رہنے کو چاہے اسنے گنہگار رہنے سے دوستی کی اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ أَرَأَيْتُمْ کیا دیکھا تم نے
یعنی خبر دو مجھکو کہ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ اگر لیجاے خدا شنوائی تمہاریکو اور بینائیون تمہاری کو کہ بہرے اور اندہے ہو جاؤ تم
وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ اور مہر کردے اوپر دلون تمہارے کے کہ نہ کچہ سمجہ سکو اور نہ دریافت کرسکو تو مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ کون خدا ہے سوائے اللہ
حقیقی کے کہ يَأْتِيكُمْ بِهِ لائے تمکو اسکو کہ جو چیز تمسے لیلی ہے بینائی وغیرہ اور فرماتا ہے خدا کہ انْظُرْ دیکھہ تو اے محمد صلعم کہ كَيْفَ
نُصَرِّفُ الْآيَاتِ کیونکر کسطرح طرح بیان کرتے ہین آیتون کو کبہی تو خوف دلاتے ہین ہم عذاب سے اور کبہی رغبت دلاتے ہین ہم طرف
ثواب کے اور کبہی عقلی دلیلین بیان کرتے ہین ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ پھر وہ کفار منہ پھیر لیتے ہین اور راہ عناد سے حق کی پیروی نہین کرتے
ہین اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ أَرَأَيْتَكُمْ خبر دو تم مجھکو کہ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ اگر آئے تمکو عذاب خدا کا دنیا مین
بَغْتَةً ناگہان بیخبری مین أَوْ جَهْرَةً یا علانیہ کہ اسکے آنیکی علامت معلوم ہو تو هَلْ يُهْلَكُ نہ ہلاک کئے جائینگے اس عذاب سے
إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ مگر قوم ظالم کہ جنہون نے شرک کرکے اپنی جانون پر وہ ظلم کرتے ہین کہتے ہین کہ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی ہے کہ
جسوقت جناب رسول خدا صلعم نے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کی تہی اور اصحاب کو سختیان اور بیماریان آپہنچی تہین اور انہون نے شکایت
اسکی رسول خدا صلعم سے کی تہی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی مشقت اور بیماری تمکو دنیا مین پہنچتی ہے لیکن عذاب الیم کہ جسمین ہلاکت ہے
وہ کفار کو پہنچیگا جو کہ بسبب اختیار کرنے کفر کے اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ بَغْتَةً تو مواخذہ
بنی امیہ سے کیا جائیگا جن لوگون نے انمین سے آل رسول پر ظلم کیا ہے اور جَهْرَةً بنی عباس سے مواخذہ ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا نُرْسِلُ
الْمُرْسَلِينَ اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرونکو إِلَّا مُبَشِّرِينَ مگر خوشخبری دینے والے مومنین کو بہشت کی وَمُنذِرِينَ اور ڈرانیوالے
کافرون اور گنہگارونکو دوزخ سے فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ پس جو شخص کہ ایمان لائے اور درست کرے اپنے نفس کو طاعت اور پرہیزگاری
سے فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہین خوف ہے اوپر انکے کہ جو طاعت اور پرہیزگاری کرتے ہین عذاب سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور وہ غمگین نہونگے
ثواب کے فوت ہونیسے اور امن اور اصلح کی ضمیر من کے لفظ کیطرف پہرتی ہے کہ وہ مفرد ہے اور علیہم اور یحزنون کی ضمیر اسکی طرف باعتبار
معنی کے پہرتی ہے کہ من مین وہ جمع کیواسطے بہی آتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جن لوگون نے کہ جہٹلایا آیتون
ہماریکو يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ پہنچیگا انکو عذاب بسبب اسکے کہ تہے وہ باہر ہوتے تہے دایرہ ایمان اور طاعت سے
اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَا أَقُولُ لَكُمْ نہین کہتا ہون مین واسطے تمہارے یعنی نہین کہتا ہون مین تمسے کہ عِندِي
خَزَائِنُ اللَّهِ نزدیک میرے ہین خزانے خدا کے کہ جو تم مجہسے طلب کرو تو مین اسمین سے تمکو دیدون وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ اور نہین جانتا
ہون مین غیب کو اور جبتک کہ وحی نہ آئے تو مین کچہ نہین بتلاسکتا ہون وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ اور نہین کہتا ہون مین واسطے تمہارے
تحقیق مین فرشتہ ہون کہ جو کچہ فرشتے کرتے ہین مین بہی وہی کرون بلکہ مین آدمی ہون مثل تمہارے إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ
نہین پیروی کرتا ہون مین مگر اسکی کہ وحی کیجاتی ہے طرف میری حلال اور حرام کے احکام سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ

حضرت موسیٰ ایکمرتبہ کوہ طور پر گئے تو کہا کہ اے پروردگار میرے اپنے خزانے تو مجھکو دکھلا دے فرمایا کہ میرے خزانے یہ ہین کہ جسوقت کسی چیز کو کہون ہو
کہ ہو جا تو وہ اُسوقت ہو جاتی ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حرام کو حرام کیا ہے اور حلال کو حلال کیا ہے
اور فرایض کو فرض کیا ہے پس جو شخص لاوے ایسی روایت کو کہ حلال کو حرام کرے اور حرام کو حلال کرے اور فریضہ کو رفع کرے تو اُسکو قبول مت کرو کہ
رسول خدا حرام کیے ہوئے کو حلال نہین کرسکتے تھے اور خدا کے حلال کیے ہوئے کو حرام نہین کرسکتے تھے اور فریضہ کو تغیر اور رفع نہین کرسکتے تھے وہ سب
امور مین تابع وحی کے تھے جو کچھ خدا فرماتا تھا اُسکو امت تک پہنچاتے تھے اور فرمایا ہے خدا باعتبار تمثیل کے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ هَلْ يَسْتَوِي
الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ کیا برابر ہے اندھا اور بینا کہ ایک تو بالکل نہین دیکھ سکتا ہے اور دوسرا البتہ دیکھ سکتا ہے اور ایسے ہی عالم اور جاہل
کیونکر برابر ہونگے اور راہ پایا ہوا اور گمراہ ہرگز برابر نہونگے اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ کیا پس نہین سوچتے اور فکر کرتے ہو تم اسمقدمہ مین وَاَنْذِرْ
ع ۹ ۶
بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اور ڈرا تو ساتھ اُس وحی کے اے محمد اُن لوگونکو کہ جو خوف خدا کرتے ہین عمل خیر مین قصور کرتے اَنْ يُّحْشَرُوْٓا
اِلٰى رَبِّهِمْ اسواسطے کہ جمع کیے جاوینگے وہ طرف پروردگار اپنے کی واسطے جزائے اعمال کے اور یا بہ مین ضمیر یہ کیطرف الله کے پھرتی ہے
جو کہ یا وحی مین ہے پس وہ اپنے پروردگار کیطرف جمع کیے جاوینگے جزاے اعمال کیواسطے لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ جسوقت کہ نہین ہوگا
واسطے اُنکے سوائے اُس خدا کے کوئی دوست کہ اُنکے امور کی درستی کرے وَّلَا شَفِيْعٌ اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا کہ اُنکو عذاب سے نجات
دلوائے پس ہمارا حکم تو اُنکو سنا لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تاکہ وہ ڈرین خدا سے اور پرہیزگاری کو اختیار کرین اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے فرمایا کہ یہ مراد ہے اس سے کہ ڈرا تو ساتھ قرآن کے اُن لوگونکو کہ جو امید ثواب کی خدا سے رکھتے ہین اور رغبت لاتے اُن چیزونکی
کیجو نزدیک خدا کے ہین اسواسطے کہ قرآن سفارش کرنیوالا ہے اور کہتے ہین کہ قریش کے اشراف اور رئیسون نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ یہ بیٹھنے
تیری مجلس مین محتاج آدمی اور غلام مثل ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور صہیب اور سلمان وغیرہ کے بیٹھے رہتے ہین ان مفلسون اور
غلامون کو اپنے پاس سے اُٹھا دے کہ ہم تیرے پاس نشست و برخاست رکھین اور تیری باتین دین کے مقدمہ مین اور قرآنکو سنین اور
ان مفلسون اور غلامونکے ہمراہ بیٹھنا ہمکو عار معلوم ہوتا ہے اور غرض اُنکی اس سے یہ تھی کہ حضرت کے اصحاب باوفا تو حضرت کی صحبت کو
ترک کردین اور پھر ہم اپنے وعدہ پر وفا نکرین اور حضرت تنہا رہجاوین خدا تعالیٰ نے اُنکے مقدمہ مین یہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَطْرُدِ
الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ اور مت ہانک تو اور نہ نکال تو اے محمد اپنی مجلس سے اُن لوگونکو کہ پکارتے ہین پروردگار اپنے کو اور یاد کرتے ہین اُسکو
بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ بیچ صبح کے اور شام کے یعنی ہمیشہ اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ قرآن پڑھتے ہین
اول اور آخر روز کے کہ اُس ذکر سے يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہین وہ ذات خدا کو یعنی چاہتے ہین اُسکی رضامندی کو اور طلب خدا
مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ نہین ہے اوپر تیرے اے محمد حساب ایمان اُنکے سے کوئی شے وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ
اور نہین ہے حساب اعمال تیرے سے اوپر اُنکے مِّنْ شَيْءٍ کوئی شے فَتَطْرُدَهُمْ پس ہانکے تو اُنکو اپنے پاس سے یعنی تجھکو اُنکے ایمان
اور اعمال کا حساب نہ دینا پڑیگا اور تیرے ذمہ بھی یہ نہین ہے کہ اُنکے باطن سے تو آگاہ ہو شاید کہ ایمان اُنکا اعلیٰ اور افضل ہو اُن لوگون کے
ایمان سے کہ جو شرط اُنکا لا دینے اُنکے کی وعدہ ایمان کرتے ہین اور اگر مومنین کو اُن لوگون کے ایمان کی طمع مین اپنے پاس سے نکالے گا تو
فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس ہوجائیگا تو ظلم کرنیوالے لوگو مین سے یہ کمال مبالغہ اور بڑی عبرت ہے تونگرون کیواسطے کہ جو تمام
مومن کو حقیر سمجھکر اُسکی صحبت سے نفرت نکرین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ذلیل اور حقیر سمجھے مومن کو اُسکی مفلسی
کے سبب سے تو مشہور کریگا اُسکو خدا تمام خلایق مین اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی غمگین کرے مومن کو اور پھر اُسکو تمام
دنیا دیوے تو وہ اُسکا عوض نہین ہو سکتا اور بعضے اس آیت کے نازل ہونیکے سبب مین بیان کرتے ہین کہ مدینہ مین اصحاب صفہ کے

مومنین تھے کہ انکو اصحاب صفہ کہتے تھے اور رسول خدا صلعم نے انکو حکم کیا تھا کہ وہ ایک ایوان میں رہتے تھے اور وہ مثل عمار اور بلال اور صہیب وغیرہ کے تھے
اور رسول خدا صلعم خود انکے واسطے کھانا لیجاتے تھے اور جس چیز کی انکو ضرورت ہوتی تو خود انکو انجام کو پہنچاتے تھے اور وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس
حاضر ہوتے تھے تو حضرت انکو اپنے پاس بٹھلاتے تھے اور انسے انس اور محبت کرتے تھے اور جسوقت کہ حضرت کے اصحاب میں سے تونگر اور آسودہ لوگ حضرت
کے پاس آتے تھے تو ان فقراے مومنین کی نصرت کرتے تھے اور حضرت سے کہتے تھے کہ انکو اپنے پاس سے نکالدو ایک روز ایک مرد انصاریوں سے حضرت
کے پاس آیا اور وہ فقرا حضرت کے پاس بیٹھے تھے وہ شخص اُنسے دور جاکر بیٹھا حضرت نے فرمایا کہ نزدیک ہمارے بیٹھ اُسنے حضرت کا کہنا نہ مانا
حضرت نے فرمایا کہ شاید تونے خوف کیا کہ اُنکی فقیری تجھکو لگجائے اُس شخص نے کہا کہ انکو نکالدو اپنے پاس سے
خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ ولا تطرد الذین یدعون ربہم الآیہ وکذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ آزمایا ہے فقیروں کو ساتھ تونگروں کے
ایسے ہی فتنا بعضہم ببعض آزمایا ہے ہمنے بعض اُن اشراف کو ساتھ بعضی چیزوں کے امور دین میں اور مقدم رکھا ہے ہمنے
عاجزوں کو انکے ایمان کی جہت سے اشراف اور تونگروں پر اور آزمایا اشراف کو جاہ و مال پایا تو ان عاجزوں کو ہمنشینی رسول کی جہت عطا کی
جس سے انکو ایسا حال ہو لیقولوا تاکہ کہیں وہ تونگر اون فقراے مومنین کو کہ اھؤلاء کیا یہی ہیں وہ لوگ من اللہ علیہم احسان
کیا ہے خدا نے اوپر انکے توفیق ہدایت اور ایمان کی من بیننا درمیان ہمارے یعنی اور حال یہ ہے کہ ہم اشراف و صاحب عزت اور
رئیس ہیں اور وہ فقرا اور مساکین اور کم مرتبہ ہیں خدا تعالی انکے انکار کے جواب میں فرماتا ہے کہ الیس اللہ باعلم بالشاکرین کیا نہیں خدا
زیادہ جاننے والا اور عالم ساتھ شکر کرنیوالوں کے یعنی خدا جانتا ہے ایمان لانیوالوں کو اور اُسکی توفیق پر شکر کرنیوالوں کو اور کہتے ہیں کہ ایک
جماعت مومنین نے رسول خدا کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول خدا ہم سے بہت گناہ صادر ہوئے ہیں اسکی کیا تدبیر کرنی چاہیے اور ہم کس طرح
استغفار کریں حضرت نے انکو کچھ جواب نہ دیا وہ نا امید ہو کر اٹھ گئے پھر یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ واذا جاءک اور
جسوقت آئیں تیرے پاس اے محمد صلعم الذین یؤمنون بآیاتنا وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ آیتوں ہمارے کے تو
فقل پس کہہ تو انسے کہ سلام علیکم سلام اوپر تمہارے ہوجیو اور رحمت پروردگار کی تمسے اور انکو نا امید مت کر اور بعضے کہتے ہیں کہ
حمزہ اور جعفر طیار اور عمار اور مصعب بن عمیر وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ان لوگوں ہی کے حق میں نازل ہوئی ہے
جنکے نکالنے سے حکم ممانعت رسول خدا کو آیا تھا اور کہتے ہیں کہ جسوقت رسول خدا صلعم ان فقراے مومنین کو دیکھتے تھے تو پہلے خود انکو سلام
کرتے تھے اور انکو اپنے سے پہلے سلام کرنیکی مہلت نہیں دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ شکر ہے اُس خدا کا جسنے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کیے ہیں
کہ مجھکو انپر سلام کرنیکا حکم کیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ کتب لکھی ہے یعنی واجب کی ہے ربکم علی نفسہ الرحمۃ پروردگار تمہارے نے اوپر
ذات اپنی کے رحمت یعنی بخشش واسطے گنہگاروں کے خدا تعالی نے اپنی ذات پر فرض کی ہے اور وہ اسطرح ہے کہ انہ من عمل منکم
سوء بجہالۃ تحقیق جو شخص عمل کرے تم میں سے بدی بسبب نادانی کے ثم تاب من بعدہ پھر توبہ کرے پیچھے اس سے واصلح اور
درست کرے نفس اپنے کو آئندہ کو پھر گناہ نکرے تو فانہ غفور پس تحقیق وہ خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنے والوں کو رحیم مہربان
ہے اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ وہ عمل بد جہالت سے کرنیوالا ضرر پہنچانیوالا ہے وکذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ بیان کرتے ہیں ہم دلیلیں
وحدانیت اور نبوت کی اس کتاب میں ایسے ہی نفصل الآیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو قرآن کی پرہیزگاروں اور
گنہگاروں کے ذکر میں اور گناہ پر اصرار کرنیوالوں اور توبہ کرنیوالوں کے بیان میں تاکہ دلالت حق کی ظاہر ہو کر گنہگاروں پر حجت لازم ہوجائے اور اہل
ایمان فرمانبرداری انکی کریں ولتستبین سبیل المجرمین اور تاکہ ظاہر ہوجائے راہ گنہگاروں کی کہ مومنین انکے طریق سے بعد خطا کے
ہوشیار ہو کر پرہیز کریں اور محمد بن مسلم نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اے محمد بن مسلم جسوقت مومن اپنے گناہوں

ع ۵
۱۲

توبہ کرے تو سب گناہ اسکے بخشے جاتے ہیں پس چاہیے کہ وہ مومن ابتدا سے عمل کریں لیکن نہیں ہے یہ شرف مگر واسطے مومنوں کے پس شخصی نے کہا اے فرزند رسول
اگر وہ پھر گناہ کرے اور پھر توبہ کرے فرمایا کہ اے محمد بن مسلم تو نے دیکھا ہے کہ بندہ مومن نادم و پشیمان ہوتا ہے اور توبہ کرے اور خدا تعالیٰ اسکی توبہ کو
قبول نکرے پھر شخصی نے عرض کی کہ اگر وہ کئی مرتبہ گناہ کرے اور پھر توبہ کرے فرمایا کہ اگر بندہ مومن توبہ کرتا جائیگا تو خدا قبول کرتا جائیگا خدا تعالیٰ غفور
رحیم ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے تمکو نہیں چاہیے کہ تو بندگان خدا کو ناامید کرے رحمت خدا سے اور جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے حضرت باقر
سے کہ فرماتے تھے توبہ کرنیوالا گناہوں سے ایسا ہے کہ اسکے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص کہ گناہ سے استغفار کرتا جاتا ہے اور گناہ بھی کرتا جاتا ہے
وہ ایسا ہے کہ جیسا کوئی کسی سے ہنسی کرتا ہے اور ابوعبیدہ نے حضرت باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ بندے کے توبہ کرنے سے اس
شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جسکا زاد راہ اور سواری شب تاریک میں صحرا میں گم ہو کر پائی جاتی ہیں ایسا وہ شخص ان گم ہوئی چیزوں کے
پائے جانے سے بہت خوش ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ بندہ کی توبہ کرنے سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اِنِّیْ
نُهِیْتُ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اس سے کہ پرستش کروں انکی کہ پکارتے ہو تم
خدا کے سوا یعنی تم جو آرزو کرتے ہو کہ میں بھی مثل تمہارے سوائے خدا کے بتوں کی پرستش کروں یہ نہیں ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم
لَآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ نہ پیروی کرونگا میں خواہشوں تمہاری کی قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا تحقیق گمراہ ہو جاؤنگا میں اسوقت یعنی جسوقت تمہاری
آرزوؤں اور خواہشوں کی پیروی کرونگا تو میں گمراہ ہو جاؤنگا وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ اور نہ ہونگا میں ہدایت پانیوالوں میں سے اور کہتے ہیں
کہ نضر بن الحارث وغیرہ رؤسائے قریش نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ اے محمد ہمکو کبتک ڈراویگا تو عذاب خدا سے جو عذاب کہ تجھسے ہو سکتا ہے وہ کر اور
اس سے ہمکو مت ڈرا کہ ہم تیرے ڈرانے سے ڈرتے نہیں ہیں خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنِّیْ عَلٰی
بَیِّنَةٍ تحقیق میں اوپر حجت اور دلیل کے ہوں مِّنْ رَّبِّیْ پروردگار اپنے کیطرف سے کہ وہ قرآن اور وحی ہے وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ اور جھٹلایا
ہے تم نے اس دلیل کو اور ضمیر بہ کی کہ مذکر کی ضمیر ہے بینہ کیطرف اسواسطے پھری ہے کہ وہ بیان کی معنی میں ہے مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ نہیں ہے
نزدیک میرے وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اسکے کہ جلدی تمپر عذاب نازل ہو یہ میری قدرت میں نہیں ہے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہیں ہے
حکم جلدی اور دیر کا مگر واسطے خدا کے يَقُصُّ الْحَقَّ بیان کرتا ہے حق کو خواہ مصلحت اسکے تقاضا دیر کا کرے خواہ جلدی کا اور جدا کرتا ہے حق کو
باطل سے ایسا یعنی میں پیروی کرتا ہے حق کی کہ حق ہی کرتا ہے اور سوائے حق کے اور کچھ نہیں کرتا ہے اور بعضوں نے یقضی پڑھا ہے یعنی
حکم حق کرتا ہے وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ اور وہ خدا بہتر جدا کرنیوالا حق کا باطل سے ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ
اگر تحقیق ہوتی نزدیک میرے یعنی اگر میری قدرت میں ہوتی مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اسکے کہ عذاب کو نازل
ہونیکو بہت جلد چاہتے ہو تم اگر اسکا نازل ہونا میرے اختیار میں ہوتا لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ البتہ فیصل کیا جاتا امر درمیان میرے
اور درمیان تمہارے کہ میں کبھی کا تمکو ہلاک کر چکا ہوتا تمہارے کفر کے سبب لیکن یہ میرے اختیار میں نہیں ہے خدا کو اختیار ہے جب چاہے کرے
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ اور خدا زیادہ جاننے والا اور عالم ہے ساتھ حال ظلم کرنیوالوں کے جسوقت کہ مصلحت اسکی تقاضا کریگی اسوقت
عذاب کو نازل کریگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ اور نزدیک اس خدا کے کنجیاں غیب کی ہیں یعنی خدا کے پاس خزانے
خزانوں کی ہیں کہ جو کچھ خلقت سے پوشیدہ ہے ثواب اور عذاب اور اجل وغیرہ سب کو وہ جانتا ہے نہ غیر اسکا چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ
نہیں جانتا ہے انکو مگر وہ خدا کہ اسکے دیر کا مصلحت اسکی تقاضا کرتی ہے اور اسکے جلدی کا وَيَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ اور جانتا ہے جو کچھ کہ خشکی میں
ہے درخت اور حیوانات اور غیر انکا وَالْبَحْرِ اور جو کچھ کہ بیچ دریا کے ہے جواہر اور پانی کے جانور وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا اور نہیں
گرتا ہے کوئی پتہ درخت کا مگر جانتا ہے وہ خدا اسکو کہ کتنے پتے اس درخت میں سے گرے اور کتنے باقی رہے اور درخت کے تو کتنے …

اولٹ پلٹ کی ہی وَلَا حَبَّةٍ اور نہ گرے کوئی دانہ مگر جانتا ہے اسکو فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ بیچ اندہیرون زمین کی یعنی بیج درخت کا جو زمین
اندر گرتا ہے وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک کہ دریا اور زمین کے اندر یا اوپر ہو اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ مگر کتاب
ہے وہ بیچ کتاب روشن کے کہ وہ علم اسکا ہے یا لوح محفوظ ہے کہ اسمین سب لکھا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد ورقہ سے تو وہ بچہ
ہے کہ اپنی مدت سے پہلے ہی گرجاتا ہے پیٹ سے اور حبہ سے مراد پورا پیدا ہوا بچہ ہے اور ظلمات ارض سے مراد رحم اور شکم عورتون کے ہین اور رطب
مراد وہ بچہ ہے کہ جو زندہ ہے اور یابس مراد وہ ہے کہ جو بچہ ناقص ہوا اور حبہ اور رطب اور یابس کا عطف ورقہ پر ہے اور الا فی کتاب مبین بدل
استثنا اول ہے اور یا خبر مبتدا محذوف کی ہے اور تقدیر اسکی ہو کی کتاب مبین ہے اور فرماتا ہے کہ وَهُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰىكُمْ اور وہ خدا وہ شخص ہے
کہ قبض کرتا ہے روح تمہاری یعنی تصرف سے اور کاروبار کرنے سے بِالَّيْلِ بیچ رات کے کہ اسوقت آرام کرتے ہو تم اور سوتے ہو وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ
اور جانتا ہے جو کچھ کہ کسب کرتے ہو تم بِالنَّهَارِ بیچ دن کے بہلا یا برا ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ پہر اٹہاتا ہے تمکو خواب سے فِيْهِ بیچ اس دن کے
لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى تاکہ پوری کیجاوے مدت مقرر کیگئی عمر کی کہ وقت موت کا اسیطرح سوتے اور جاگتے جاتے ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ پہر
طرف اسکے پہرنا تمہارا ہے واسطے جزاے اعمال کے ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پہر خبر دیگا تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تم عمل کرتے ع ۵ ۱۴
اور موافق اسکے جزا دیگا تمکو وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ اور وہ غالب ہے اوپر بندون اپنے کے جو چاہے سو تمہارے حق مین کرے وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ
حَفَظَةً اور بہیجتا ہے اوپر تمہارے نگہبانونکو کہ وہ فرشتے ہین کہ تمہارے اعمال کی قیامت تک حفاظت کرین اور حکمت اعمال کی نگہبانون کے
مقرر کرنے مین یہ ہے کہ بندہ قیامت کی رسوائی سے اندیشہ کرکے گناہ پر دلیری نکرے اور اس روز کی ہیبت سے خوف کرکے ایسے عمل کرے کہ قیامت کو
روز وقت پڑہنے نامہ اعمال کے شرمندہ نہو اور یہ محض لطف خدا ہے اور یہ لا کہ مطلع ہین بندونکے احوال پر حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ
یہانتک کہ جسوقت آئے تم مین سے موت تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا جان نکالتے ہین اسکی بہیجے ہوئے ہمارے کہ وہ ملک الموت اور تابعین اسکے ہین
وَهُمْ اور وہ فرشتے لَا يُفَرِّطُوْنَ نہین قصور کرتے ہین روح کے قبض کرنے مین کہ وقت مقرر سے تاخیر کرین اور جلدی کرین توفتہ کو توفہ بہی
پڑہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فرشتے ملک الموت کے ہمراہ چودہ ہین سات فرشتے رحمت کے اور سات فرشتے عذاب کے جسوقت ملک الموت مومن کی
روح کو قبض کرتا ہے تو رحمت کے فرشتون کے سپرد کردیتا ہے اور کافر کی روح کو عذاب کے فرشتون کے سپرد کرتا ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ
شب معراج جبکہ آسمانون پر لیگئے تو ایک فرشتے کو دیکہا کہ کرسی پر بیٹہا ہے اور دیکہا کہ کمال ترش رو ہے وہ ایک تختی اسکے آگے رکہی ہے اسمین کچہ دیکہتا
ہے اور جس فرشتے نے مجہکو دیکہا وہ خندان ہوا مگر وہ فرشتہ مجہکو دیکہکر خندان نہوا مینے جبرئیل سے پوچہا کہ یہ کون ہے کہا یہ ملک الموت ہے
جبسے کہ اسکو خدا تعالی نے پیدا کیا ہے اسروز سے یہ کبہی ہنسا نہین ہے مین اسکے قریب گیا اور مینے اس سے پوچہا کہ ایک شخص مشرق مین
اور ایک شخص مغرب مین ہو تو انکی روحونکو تو کیونکر قبض کرتا ہے اگرچہ دونو ایکدفعہ مرین ایک وقت مین کہا اس تختی مین سب کی اجلین لکہی ہوئی
ہین اسمین سے دیکہہ لیتا ہون اور دنیا میرے سامنے مانند ہتیلی ہاتہ کے یا مثل خوان کے ہے کہ اگر وہ کسی کے روبرو ہو تو اسمین سے جو کچہہ چاہے
اٹہالے اور جو کچہ چاہیے اسمین رکہے اور جسوقت فرشتے خدا کے حکم سے ارواح قبض کرلیوین تو فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ پہر پہیرے
جاتے ہین وہ بعد مرنے کے طرف خدا کے واسطے جزاے اعمال کی بحکم خدا کے مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ جو آقا انکا ہے کہ حکم کرے حق اور راستی کا اسکے حق مین
اَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار ہو کہ واسطے اسی کے حکم ہے اسروز اور سلوک اسکے سب احکام دنیا کے تو اسکا خوف کرو وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ
اور وہ بہت جلدی کرنیوالا حساب کرنیوالونکا ہے یعنی وہ سب حساب کرنیوالون سے زیادہ جلدی حساب کرنیوالا ہے ایک روایت مین آیا ہے
کہ وہ بمقدار ملات دو ہنے کو سفند کے سب بندونکی شمار کرلیگا اور حدیث مین آیا ہے کہ کسیے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے پوچہا کہ خدا اتنا
اسقدر مخلوقات کا ایکبار ہی کیونکر حساب کریگا فرمایا کہ جیسے سب کو ایکدفعہ روزی دیتا ہے ایسے ہی ایکبارگی سبکا حساب کریگا اور فرماتا ہے خدا

قل کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے کہ من ینجیکم کون نجات دیتا ہے تمکو من ظلمات البر والبحر اندہیرون جنگل اور دریا کی
یعنی جنگل اور دریا کی سختیون سے کون تمکو نجات دیتا ہے اور بچاتا ہے کہ تدعونه پکارتے ہو تم اُس نجات دینے والے کو تضرعا زاری
کرنیوالے ہوکر وخفیة اور پوشیدہ اپنے جی مین اور یہ دونو حال واقع ہوتے ہین اور خفیہ کو ابوبکر نے عاصم سے بکسر خا پڑہا ہے اور فرماتا ہے کہ اسوقت
کہ جسوقت تم سختیون مین گرفتار ہو جاتے ہو تو کہتے ہو کہ لئن انجانا البتہ اگر نجات دیگا تو ہمکو من هذه ان سختیون سے تو لنکونن
من الشاکرین البتہ ہونگے ہم شکر کرنے والون مین سے اس نعمت نجات پر قل کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ اللہ ینجیکم خدا نجات دیتا ہے
تمکو منہا اُن سختیون سے جنگل اور دریا کے ومن کل کرب اور ہر سختی سے اور اندوہ سے ثم انتم تشرکون پہر تم شرک کرتے ہو بعد
اسکے اور اپنے عہد کو وفا نہین کرتے ہو اور اہل کوفہ اور ابو جعفر نے ینجیکم کو تشدید جیم پڑہا ہے اور باقیون نے بتخفیف جیم اور فرماتا ہے خدا کہ قل
کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے کہ هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا وہ خدا قادر ہے اوپر اسکے کہ بہیجے اوپر تمہارے عذاب کو من
فوقکم اوپر تمہارے سے جیسے کہ قوم نوح پر طوفان کا پانی اوپر سے آیا اور قوم لوط اور اصحاب فیل پر پتہر برسائے او من تحت ارجلکم
اور نیچے پاؤن تمہارے جیسے کہ فرعونیون کو غرق کیا اور قارون کو زمین مین دہنسا دیا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عذاب
فوق سے مراد حکام ستمگار ہین اور عذاب تحت سے مراد غلام اور خدمتگار بد ہین اور وہ لوگ کہ جنمین خیر نہین ہے او یلبسکم شیعا یا ملادے
تمکو آپسمین گروہ گروہ کہ باہم مخالفت کرکے جنگ جدال شروع کرو یہانتک کہ آپسمین لڑائی کرکے مرجاؤ ویذیق بعضکم اور چکہاوے
بعض تمہارے کو باس بعض عذاب بعض کا ایک شخص تم مین سے دوسرے کو قتل کرے انظر دیکہہ تو کیف نصرف الآیات کیونکر طرح طرح
سے بیان کرتے ہین ہم آیتونکو لعلہم یفقہون تاکہ وہ سمجہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا عذاب فوق سے مراد دجال
اور صیحہ ہے اور عذاب تحت سے مراد زمین مین دہنس جانا ہے اور یلبسکم شیعا سے مراد اختلاف ہے دین مین کہ ویذیق بعضکم باس بعض سے مراد آپس
مین قتل کرنا ہے ایک دوسرے کو اور کل یہ سب اہل قبلہ مین ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مینے خدا تعالی سے سوال کیا کہ میری امت پر کفار کو
غالب نکرنا خدا نے قبول کیا اور مینے درخواست کی کہ میری امت کو بہوک اور قحط سے ہلاک نکرنا خدا نے قبول کیا اور مینے سوال کیا کہ میری امت کو
گمراہی پر جمع نکرنا خدا نے قبول کیا اور مینے سوال کیا کہ میری امت کو آپسکی مخالفت مین نرکہنا اس سے خدا نے مجہکو منع کیا اور فرمایا کہ اس امر کو
مجہپر چہوڑ دے اور اس مقدمہ مین خاموش رہ اور مینے جبرئیل سے کہا کہ کیا ہمیشہ میری آپسمین مخالفت رہیگی اور بعض کو بعض کے عذاب سے
بعض کی ہلاک ہوگا کہا کہ ہان ایسے ہی ہوگا اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسوقت تلوار میری امت کی رکہی جائیگی تو
قیامت تک پہر کبہی نہ اُٹہائی جائیگی اور فرماتا ہے خدا کہ وکذب به قومک اور جہٹلایا اسکو قوم تیری نے یعنی عذاب کو یا قرآن کو
تیری قوم نے کہ وہ قریش ہین جہٹلایا وهو الحق اور حال یہ ہے کہ وہ عذاب یا قرآن حق ہے کہ کسیطرح کا شبہ اُسمین نہین ہے قل کہہ
تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے لست علیکم بوکیل نہین ہون مین اوپر تمہارے نگہبان اور کارساز تمہارا الٰہی یعنی تم کو مجہے
تاکہ جہٹلانے سے تمکو مین جبر کرکے اور زبردستی سے منع کرون یا تمکو عذاب کردون یہ خدا کے سب اختیار مین ہے اور جانو تم کہ لکل نبا مستقر
واسطے ہر چیز کے ایک وقت مقرر کیا گیا ہے عذاب کا وعدہ ہو یا ثواب کا وسوف تعلمون اور قریب ہے کہ جانو گے تم جسوقت وہ عذاب واقع
ہوگا دنیا مین یا آخرت مین اور کہتے ہین کہ خاصیت اس آیت کی یہ ہے کہ اگر اس آیت کو کوئی کاغذ پر لکہکر دانتون مین پکڑے تو اُس کے
دانتون کا درد جاتا رہے اور کہتے ہین کہ مسلمان جسوقت مشرکون کے پاس بیٹہتے تو وہ مشرک قرآن کی ہجو مین مشغول ہوتے تہے اور ہنستے اور
ٹہٹہا کرتے تہے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور خطاب اسمین اگرچہ پیغمبر کیطرف کیا لیکن مراد اُس سے مومنین ہین چنانچہ ... واذا
رایت الذین اور جسوقت دیکہے تو اُن لوگونکو کہ جہٹلاتے اور ہنسی کی راہ سے وہ لوگ یخوضون فی
ہماری آیتون مین پڑکر

کرتے ہیں وہ بیچ آیتوں ہماری کے یعنی آیتیں قرآن کی ہیں اور طعن کرتے ہیں وہ ان آیتوں پر تو فاعرض عنہم پس منہ پھیرلے تو انسے اور
انکے پاس مت بیٹھ حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ یہانتک کہ شروع کریں وہ بیچ بات غیر اس قرآن کے واما ینسینک
الشیطان اور اگر بھلا دیوے تجھکو شیطان مشرکوں سے منہ پھیرنیکو تو فلا تقعد بعد الذکری پس نہ بیٹھ تو بعد نصیحت اور یاد
دلانیکے مع القوم الظالمین ہمراہ قوم ظالموں کے کہ جو شرک کرکے اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور جسوقت مسلمانوں کو
قوت ہوگئی تو انکے پاس بیٹھکر انکے دین کے مقدمہ میں گفتگو کرتے تھے اور انکو جواب معقول دیکر بند کرتے تھے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے
جسوقت سنے تو کسی مرد کو کہ حق کا انکار کرتا ہے اور اسکو جھٹلاتا ہے تو وہاں سے کھڑا ہو جا اور اسکے پاس مت بیٹھ اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ نہیں سزاوار ہے واسطے مومن کے کہ اس مجلس میں بیٹھے کہ جسمیں خدا تعالی کی نافرمانی کرتے ہیں اور اسکو قوت اسکے دفع کر
اور تغییر کرنیکی نہیں ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بچاؤ تم اپنے تئیں خدا تعالی کے نافرمانوں کی صحبت سے اور انکے پاس مت بیٹھو
پس ہو جاوگے تم آدمیوں کے نزدیک مثل انکے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی ایمان لاتا ہے خدا پر اور روز آخرت پر تو بس نہ بیٹھے اس
مجلس میں کہ جسمیں امام کو برا کہتے ہوں اور مومن کی غیبت کرتے ہوں اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے واذا رایت الذین یخوضون الایۃ اور ینسینک کو
ابن عامر نے تشدید سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تخفیف سے پڑھا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت وہ پہلی آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا کہ
یا رسولخدا طواف کرنے خانہ کعبہ سے اور مسجد الحرام میں بیٹھنے سے ہمکو چارہ نہیں ہے اور مشرکین بھی وہاں ہوتے ہیں اور قرآت پر ہنسی کرتے ہیں
ہم کیونکر وہاں کا جانا موقوف کریں یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وما علی الذین یتقون اور نہیں ہے اوپر ان لوگوں کے
کہ پرہیز کرتے ہیں ایسی باتوں سے من حسابہم حساب ان خوض کرنیوالوں سے من شیء کوئی چیز یعنی ان مشرکین سے جو کچھ
اعمال اور افعال کا حساب ہوگا تو انکی شریک وہ لوگ نہونگے کہ جو انکی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور انکا گناہ انکے ہی واسطے ہے نہ مسلمانوں کے واسطے
ولکن ذکری اور لیکن ذکر پہر آیا کریں اور نصیحت کریں انکو اور ایسی باتوں سے انکو منع کریں لعلہم یتقون تاکہ وہ پرہیز
کریں ایسی بد باتوں سے وذر اور چھوڑدے تو یعنی منہ پھیرلے تو الذین اتخذوا دینہم ان لوگوں سے کہ پکڑا ہے انہوں نے اپنے
دین کو لعبا ولہوا بازی اور کھیل کہ چوب اور سنگ کی پرستش کرتے ہیں کہ جسکا فائدہ نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں وغرتہم الحیوۃ
الدنیا اور فریب دیا ہے انکو زندگانی دنیا کی نے کہ انکو غافل کردیا ہے آخرت سے اور وہ ایسا جانتے ہیں کہ بعد مرنیکے کچھ نہوگا جو کچھ ہے یہ
دنیا ہی ہے اور اسیواسطے وہ قیامت کا انکار کرتے ہیں وذکر بہ ان تبسل اور نصیحت کر تو انکو ساتھ اس قرآن کے واسطے خوف
اسکے کہ ہلاک کیا جاوے نفس نفس کفار کا بما کسبت بسبب اسکے کہ کسب کیا ہے اس نفس کفار کے نے بدی اور گمراہی کو اور ان
تبسل کا مضاف محذوف ہے اور وہ لفظ خوف کا یا کراہت کا ہے اور مفعول لہ وہ واقع ہوا ہے اور ایسا ہے وہ نفس کہ لیس لہا من دون اللہ
ولی ولا شفیع نہیں ہے واسطے اسکے سوائے خدا کے کوئی دوست اور نہ سفارش کرنیوالا کہ اسکو عذاب سے رہائی دلوائے وان تعدل
کل عدل اور اگر بالفرض فدا اور بدلا دیوے ہر بدلا کہ اسکو عذاب سے چھڑالے تو لا یؤخذ منہا نہ لیا جائیگا اس سے اولئک
الذین ابسلوا یہ وہ لوگ ہیں کہ ہلاک کئے گئے ہیں عذاب سے بما کسبوا بسبب اس چیز کے کہ کمایا ہے انہوں نے بد افعال کو جو بیج
ہوتا ہوتے ہیں اعمال اور باطل لہم واسطے انکے ہے دوزخ میں شراب من حمیم پینا آب گرم میں سے وعذاب الیم اور عذاب
دردناک بما کانوا یکفرون بسبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے اور روایت ہے کہ جسوقت دوزخی پیاسا ہوگا اور بہوک سے فریاد کریگا تو انکو
ایک مقدار [illegible] دینگے اور وہ ایک درخت خاردار ہے کہ جسوقت اسکو کہاوینگے تو تشنگی انپر غالب ہوگی اور برسوں اس تشنگی سے فریاد کرینگے
اسقدر مخلوقات کا [illegible] پینے کو دینگے اور وہ ایسا گرم ہوگا کہ جسوقت اسکا پیالہ دوزخی کے منہ کے قریب لیجاوینگے تو اس پانی کی حرارت

بدوں کی صحبت کی ممانعت

گوشت اسکے چہرہ کا ریزہ ریزہ ہوکر گر پڑیگا اور اب واسطے الزام دینے کفار کے بیان کرتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انسے انکار کے طور پر کہ اَنَدْعُوْا کیا
پکارین ہم یعنی پرستش کرین ہم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا اسچیز کو کہ نہ فائدہ دے سکتی ہے وہ ہمکو اور نہ
ضرر پہنچا سکتی ہو وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا اور کیا پھر جاتین ہم اوپر پاشنوں اپنے کے یعنی کیا مرتد ہو جاتین ہم بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ بعد
اسکے کہ ہدایت کی ہے ہمکو خدا نے کہ راہ حق کیطرف پہنچا دیا ہے ہمکو اور اگر ہم ایسا کرین تو ہو جاوینگے ہم كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ
مانند اس شخص کے کہ سرگردان کر دیا ہو اسکو شیطانوں نے فِى الْاَرْضِ بیچ زمین بیابان کے دور راہ راست سے حَيْرَانَ حیران ہو رہے
راہ سیدہی سے اور گمراہ ہو راہ حق سے لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ واسطے اسکے یار ہون کہ بلاتے ہون وہ اسکو اِلَى الْهُدَى طرف ہدایت کے
اور راہ سیدہی کی اور کہتے ہون اسکو کہ ائْتِنَا آ تو ہمارے پاس یعنی شیاطین تو اسکو اپنی طرف بلاتے ہون اور یار اسکو منع کرتے ہون اور
متردد ہو کہ کدہر کو جاوے اگر شیاطین کی قافلہ کیطرف جاتا ہے تو ہلاک ہوتا ہے اور اگر یاروں کے زمرہ مین جاتا ہے کہ وہ مومنین ہین تو نجات پاتا
ہے اور حیران حال واقع ہوا ہے اور استہوتہ کو حمزہ نے استہوتہ پڑہا ہے الف کے ساتھ اور لہ اصحاب صفت حیران کی ہے اور یدعونہ صفت اصحاب
کی ہے اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انسے کہ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ تحقیق ہدایت خدا کی یعنی دین اسلام هُوَ الْهُدٰى وہی
ہدایت ہے حقیقت مین نہ غیر اسکے کہ وہ گمراہی ہے وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور حکم کیے گئے ہین ہم کہ فرمانبرداری کرین ہم واسطے پروردگار
عالموں کے وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور حکم کیے گئے ہین ہم یہ کہ قائم کرو تم نماز کو وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو تم اس خدا سے یعنی خدا نے ہمکو حکم دیا
ہے کہ تم نماز پڑہو اور خدا سے ڈرو وَهُوَ الَّذِىٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ طرف اسکے جمع کیے جاوگے تم قیامت کے روز واسطے جزائے
اعمال کے وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اسنے آسمانوں کو اور زمین کو بِالْحَقِّ ساتھ
حق اور راستی کے موافق حکمت اور مصلحت کے وَيَوْمَ يَقُوْلُ اور یاد کر تو اسدن کو کہ کہیگا خدا یعنی حکم کریگا قیامت کے روز جس چیز کو کہ پیدا کریگا
کہ كُنْ ہو جا تو فَيَكُوْنُ پس ہو جاویگی وہ چیز اسیوقت اور محشور ہوگی وہ کہ قَوْلُهُ الْحَقُّ کہنا اسکا حق ہے وَلَهُ الْمُلْكُ اور واسطے
اسی کے پادشاہی ہے بے نزاع غیر کے يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ جسدن کہ پہونکا جاویگا بیچ صور کے کہ اسروز سوا اسکے کوئی نام کو بھی سلطنت
کا دعوی کرنیوالا نہوگا عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا غیب کا اور ظاہر کا ہے وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہ حکمت والا
خبردار ہے ہرا سے روایت ہے کہ حضرت سرور خدا صلعم نے فرمایا کہ شب معراج بیچ اسرافیل کو زیر عرش دیکہا کہ صور کو اپنے منہ مین لیے ہوے کہڑا ہے
اور چار ہزار اس صور مین سوراخ ہین جبرئیل سے مینے پوچہا کب سے یہ صور کو منہ مین لیے ہوے کہڑا ہے کہا کہ جسوقت سے خدا تعالی نے عالم کو پیدا
کیا ہے اور منتظر اس کا ہے کہ حکم خدا تعالی کا صور کے پہونکنے کو پہنچے اور تاخیر اس حکم کی بجا لانے مین کسیطرح کی نہو اور ایک روایت مین ہے کہ صور دو مرتبہ
پہونکا جاویگا پہلے صور مین تو سب خلایق مر جاینگی اور دوسری صور مین زندہ ہونگی اور پہلے صور مین انتہا ہے دنیا کی اور دوسری صور مین ابتدا ہے
آخرت کی اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالی سورہ زمر مین آویگی اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کر تو جسوقت کہا ابراہیم نے لِاَبِيْهِ
اٰزَرَ واسطے باپ اپنے آزر کے اور آزر غیر منصرف ہے عجمیہ اور علمیہ کے جہت سے اور یعقوب حضرمی نے اسکو مضموم پڑہا ہے منادی مفرد مقرر کرکے اور
حرف ندا کا اسمین سے محذوف جانا ہے اور جو لوگ کہ اسکو منصوب پڑہتے ہین وہ اسکو ابیہ کا بدل کہتے ہین اور غیر منصرف ہونیکی جہت سے اسپر کسرہ نہین آیا
اور تحقیق آزر کی پہلی بس ہو گزر گئی ہے کہ یہ کون تہا صحیح یہ ہے کہ وہ ابراہیم کا باپ نتہا بلکہ چچا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ نانا تہا حضرت ابراہیم کو جو
اسنے پرورش کیا اسواسطے ابراہیم آزر کو باپ کہتے تہے اور پہلے زمانہ مین یہی دستور تہا کہ پرورش کرنیوالیکو باپ کہتے تہے چنانچہ توریت اور انجیل
وغیرہ کتب آسمانی مین لکہا ہے کہ لوگ خدا تعالی کو باپ کہتے تہے اور خدا تعالی جو رب حقیقی اور پالنے والا سب کا ہے اسکو بسبب پرورش کرنیکی جہت
سے باپ کہتے تہے اور کوئی وجہ نہین ہے اور اسی سبب سے حضرت عیسی خدا کو اپنا باپ کہتے تہے بطریق مجاز نہ پدر حقیقی نصارا نے شبہ مین پڑکر

الثلثة

حضرت عیسیٰ کو خدا کا حقیقی بیٹا کر دیا اور اسی استعمال کی جہت سے جو حضرت ابراہیم آزر کو اپنا باپ کہتے تھے خدا تعالیٰ نے بھی آزر کو حضرت ابراہیم کا باپ
فرمایا اور حقیقت میں آزر حضرت ابراہیم کا باپ نہ تھا بلکہ نام اُنکے باپ کا تارخ تھا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھکو ہمیشہ پاک اور پاکیزہ
پشتوں میں پھیرتا رہا ہے یہانتک کہ نکالا مجھکو تمہارے عالم میں اور کفر اور جاہلیت کی نجاست سے آلودہ مجھکو نہیں کیا ہے اور اگر باپ حضرت کا آزر ہوتا
کہ وہ کافر تھا تو ایسا نہ فرماتے کہ میں پاک پشتوں میں پھیرتا لایا ہوں اسواسطے کہ مشرکوں کو خدا تعالیٰ نجس کہتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ انما المشرکون نجس
اور خدا تعالیٰ نے حضرت کو فرمایا ہے کہ تقلبک فی الساجدین یعنی پھرنا اور پلٹنا تیرا بیچ سجدہ کرنیوالوں کے پس معلوم ہوا کہ حضرت کے باپ دادے مسلمان تھے
خدا کو سجدہ کرنیوالے پس معنی آیت کی یہ ہوئی کہ کہا ابراہیم نے اپنے باپ سے کہ آزر نام رکھتا تھا اور مجازاً اُسکو باپ کہتے تھے کہ اتتخذ اصناما آلھۃ
کیا پکڑتا ہے بتوں کو معبود کہ جنکو تو خود تراشتا ہے انی اراک وقومک فی ضلال مبین تحقیق میں دیکھتا ہوں تجھکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی
ظاہر کے کہ بتوں کی پرستش کرتے ہو کہتے ہیں کہ آزر بت تراشی کا پیشہ کرتا تھا اور جسوقت بت کو بنا لیتا تھا تو حضرت ابراہیم کو دیتا تھا کہ تو اسکو بازار
میں لیجا کر فروخت کر ابراہیم اُسکے پاؤں میں ڈورا باندھکر زمین پر گھسیٹتے ہوئے اسکو بازار میں لیجاتے تھے اور کہتے تھے کہ کون خریدتا ہے ایسے خدا کو کہ سنتا ہے
اور نہ دیکھتا ہے اور نہ نفع بخشتا ہے اور نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور اُس کو واپس لا کر آزر کے آگے ڈالدیتے اور کہتے کہ اسکو کوئی خریدتا نہیں ہے اور لوگ آزر
کے پاس جا کر ابراہیم کی شکایت کرتے تھے اور آزر ابراہیم کو ملامت کرتا تھا اور ابراہیم اُسکے جواب میں فرماتے کہ شرم نہیں کرتا تو کہ بتوں کی پرستش کرتا ہے
جو کہ نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں اور نہ نفع اور ضرر پہنچا سکتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ وکذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ ابراہیم کو ہمنے
بینا کیا اسکی قوم کی گمراہی پر ایسے ہی نری ابراہیم دکھلاتے ہیں ہمنے ابراہیم کو ملکوت السموٰت والارض بادشاہی آسمانوں کی اور
زمین کی اور حجاب اُسکے عرش کی چوٹی سے زمین کے نیچے تک یعنی سب چیزوں کو اسپر ظاہر کیا ولیکون من الموقنین اور تاکہ ہووے وہ
یقین کرنیوالوں وحدانیت اور کمال قدرت ہماری سے حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اُکھاڑ ڈالا تھا اور لپیٹ دیا تھا خدا نے واسطے ابراہیم
کے زمین کو یہانتک کہ دیکھا اُنہوں نے زمینوں کو اور جو کچھ کہ اُنکے نیچے ہے اور ایسے ہی آسمانوں کو کیا یہانتک دیکھا اُنکو اور جو کچھ کہ ملائکہ اُن میں ہیں
اور حاملان عرش کو دیکھا اور دوسری روایت میں ہے کہ ابراہیم کی نظر کو ایسی قوت بخشی تھی کہ نگاہ اُنکی آسمانوں کے پار ہو گئی اور جو کچھ آسمانوں میں تھا
وہ دیکھا اور عرش کو اور عرش کی اوپر کو سب کو دیکھا اور دیکھا جو کچھ کہ زمین پر ہے اور زمین کے نیچے ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے
اسیطرح جناب رسولخدا اور ائمہ ہدیٰ کو بھی دکھلایا ہے اور تیسری روایت میں ہے کہ جابر بن یزید نے امام باقر علیہ السلام سے اس آیت کے معنی
پوچھے پس ہاتھ اپنا بلند کیا اور فرمایا کہ اوپر کو دیکھ تو میں نے اوپر کو نگاہ کی تو چھت کو متفرق پایا اور ایک سوراخ میں سے میں نے ایک نور کو دیکھا کہ میری
نگاہ میری کور ہو گئی فرمایا کہ اسیطرح دیکھا تھا ابراہیم نے آسمانوں کے ملک کو اور نظر کر تو طرف زمین کی پھر اُٹھا تو سر اپنے کو جسوقت سر کو اپنے
زمین سے اُٹھایا تو چھت کو دیکھا کہ جیسے وہ پہلے سے تھی ویسی ہی پھر ہو گئی اور بعد اُسکے امام علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر سے باہر نکلے اور
ایک کپڑا پہنکر اور پہنوایا اور فرمایا کہ آنکھوں کو بند کر تھوڑی دیر تک جب آنکھیں بند کی تو فرمایا کہ تو اسوقت ظلمات میں ہے جسجگہ کہ سکندر ذوالقرنین
گیا تھا پس آنکھیں کھولیں تو وہاں کچھ نہ دیکھا اور بعد اُسکے آگے کو ایک قدم بڑھا کر فرمایا کہ تو اسوقت چشمہ آب حیات پر ہے جہاں خضر پہنچا
تھا بعد اُسکے ہم اُس عالم سے نکلے یہانتک کہ پانچ عالم طے کئے اور فرمایا کہ اسیطرح سے تھی سیر ابراہیم کی ملک زمین میں اور بعد اُسکے فرمایا کہ اپنی
آنکھوں کو بند کر اور ہاتھ میرا پکڑ لیا پس آنکھیں بند کرکے جو کھولیں تو دیکھا کہ اُسی گھر میں ہم ہیں جہاں سے کہ ہم گئے تھے اور وہ کپڑا امام علیہ السلام
پھر بدن سے اُتار لیا پس پوچھا کہ یا امام دن میں سے کسقدر گزرا ہے فرمایا کہ تین ساعت اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ
جسوقت خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں اور زمین کی دکھلائی تو حضرت ابراہیم نے ایک مرد کو دیکھا کہ زنا کرتا ہے اسکو
بد دعا کی وہ مر گیا دوسرے مرد کو دیکھا کہ وہ زنا کرتا ہے اسکو بد دعا کی وہ بھی مر گیا تیسرے مرد کو بھی اسی فعل بد میں مشغول دیکھا اسکو بد دعا

کی وہ بھی مرگیا بعد اسکے خدا تعالی کا خطاب پہنچا کہ اے ابراہیم دعا تیری مستجاب ہے مگر میری بندون پر بددعا مت کر اگر مین چاہتا کہ نمرود کو
انکو مار ڈالون تو پیدا ہی نکرتا لیکن بندے میرے تین قسم کے ہین ایک قسم کے تو وہ ہین کہ میری عبادت کرتے ہین اور شرک نہین کرتے ہین
جیسے سے انکو ثواب عظیم دونگا اور دوسری قسم کے وہ ہین کہ جو میری اور میرے غیر کی عبادت کرتے ہین اور تیسری قسم کے وہ ہین کہ میرے
غیر کی عبادت کرتے ہین اور میرا ایمان وخل نہین دیتے لیکن انکی اولاد مین سے ایسے ہونگے کہ وہ میری عبادت کرین اور منقول ہے کہ نمرود نے
ایک شب خواب مین دیکھا کہ ایک ستارہ نے اُس شہر کے کنارے سے طلوع کیا ہے اور اسکی روشنی سے روشنی آفتاب کی اور ماہتاب کی نابود ہوگئی
یہ خواب دیکھکر بہت خوف زدہ ہوکر اور گھبرا کر اٹھا اور وہانکے نجومیون اور حکیمون نے اس خواب کو سنکر یہ تعبیر دی کہ اس سال مین
شہر بابل مین ایک طفل مبارک پیدا ہوگا کہ تو اور تیری بادشاہی کے لوگ اسکے ہاتھ سے ہلاک ہونگے اور ابتک وہ لڑکا ماں کے شکم مین آیا نہین ہے
نمرود نے حکم دیا کہ عورتون اور مردون مین جدائی ڈالدو کہ کوئی مرد کسی عورت کے پاس جانے نپاوے اور دس دس عورتون پر ایک ایک مرد
مقرر کردیا اور کہا کہ اس سال مین اگر کسی کے بیٹا پیدا ہو تو اسکو مار ڈالو تارخ پدر ابراہیم نے کہ نمرود کے مصاحبون مین سے تھا اپنی زوجہ سے کہا
کہ نگہبانون سے پوشیدہ ہوکر شب کو میرے پاس آ جاوہ وہ بیدار شب کو اپنے شوہر کے پاس آئی اور شوہر سے خلوت کی تو قدرت خدا سے حاملہ
ہوگئی جسوقت حمل اسکا قریب وضع ہونیکے پہنچا تو نمرود کے خوف سے شہر سے باہر نکل کر ایک غار مین پہنچے کہ وہ شہر کے قریب تھا اور اُس
غار مین حضرت ابراہیم پیدا ہوئے انکی ماں نے ایک کپڑے مین انکو لپیٹ کر اُس غار مین رکھدیا اور غار کا دروازہ پتھر سے بند کرکے شہر کو چلی آئے
اور دوسرے روز ابراہیم کو جا کر دیکھا کہ وہ اپنی انگلی کو چوستے ہین اور ایک انگلی مین سے تو دودھ نکلتا ہے اور دوسری انگلی مین سے شہد
نکلتا ہے یہ حال دیکھکر بہت خوشحال ہوئی اور شہر کو چلی گئی ہر روز ایک مرتبہ ابراہیم کو دیکھ جاتی تہی اور اُس دودھ اور شہد کی برکت سے ابراہیم
ایک دن مین اسقدر بڑہتے تہے جیسا ایک مہینے مین بڑہتا ہے اور ایک مہینے مین اسقدر بڑہتے تہے کہ دوسرا بچہ دو سال مین بڑہتا ہے جب پندرہ برس
کے ہوئے تو انکی ماں نے تارخ کو خبر کی وہ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اب دغدغہ نہین ہے انکو غار سے باہر نکالو وہ غار پر پہنچے اور ابراہیم
کو غار سے باہر نکالا اور وہ مغرب کا وقت تہا اور آفتاب غروب ہوگیا تہا اور غار کے قریب ریوڑ گوسفندون اور اونٹون اور گہوڑون کے
چرتے تہے ابراہیم نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا ہے انکی ماں نے بتلا دیا کہ یہ گوسفند ہین اور اونٹ اور گہوڑے ہین اُسوقت ابراہیم کے دل
مین گذرا البتہ کوئی انکا پیدا کرنیوالا ہے اور روزی دیتا ہے وہ انکو دیتا ہے اور نمرود کے زمانہ مین کچھ آدمی تو ستارہ کو اور آفتاب کو اور ماہتاب کو
پرستش کرتے تہے اور کچھ آدمی بت پرستی کرتے تہے اور کچھ آدمی نمرود کی پرستش کرتے تہے اور حضرت ابراہیم اُس غار سے شہر کیطرف روانہ ہوتے
فلما جن علیہ اللیل پس جسوقت پوشیدہ یعنی اندہیری ہوئی اوپر اسکے رات تو رای کوکبا دیکھا ابراہیم نے ستارہ کو
کہ نہایت روشنی اور چمک رکھتا ہے اور قریب غروب ہونیکے وہ پہنچا تہا اور بعضے آدمیونکو جو کہ ستارہ پرست تھے دیکھا کہ اسکو سجدہ کرتے ہین
یہ دیکھکر بطور انکار اور استخبار کے قال ھذا ربی کہا ابراہیم نے کہ یہ ہے پروردگار میرا یعنی جسکو یہ لوگ پرستش کرتے ہین کیا یہی پروردگار میرا
ہے فلما افل پس جسوقت غروب ہوا وہ ستارہ تو قال کہا ابراہیم نے کہ لا احب الآفلین نہین دوست رکہتا ہون غروب
ہونیوالونکو چہ جائیکہ اسکی پرستش کرون اسواسطے کہ اگر یہ پروردگار ہوتا تو اسکو زوال نہوتا اور وہ شتابی جسوقت آگے کو چند قدم بڑہے
تو چاند کو دیکھا کہ روشن ہورہا تہا فلما رای القمر بازغا پس جسوقت دیکھا چاند کو روشن ہوکر نکلنے والا اور اُس پرستونکو سجدہ مین
پڑا ہوا دیکھا تو قال کہا ابراہیم نے کہ ھذا ربی یہ ہی پروردگار میرا یعنی کیا یہی ہے پروردگار میرا کہ جسکو لوگ سجدہ کرتے ہین فلما
افل پس جسوقت غروب ہوا وہ چاند تو قال کہا ابراہیم نے کہ لئن لم یھدنی ربی البتہ اگر ہدایت نکرتا مجھکو پروردگار میرا
اپنے معرفت کی توفیق اور لطف عطا کرکے تو لاکونن من القوم الضالین ہ البتہ ہوتا مین قوم گمراہون مین سے اس کلام

مراد حضرت ابراہیم کی تنبیہ ہے قوم کی جسکی تم پرستش کرتے ہو وہ خدائی کے قابل نہیں ہے اسواسطے کہ وہ کئی طرح کی حالتیں بدلتا ہے اور خدا متعالی ایسا
نہیں ہو سکتا اور جب صبح ہوئی اور آفتاب نے طلوع کر کے تمام جہان کو روشن کیا اور ابراہیم کی اسپر نظر پڑی چنانچہ فرماتا ہے خدا فلما رای
الشمس بازغة پس جسوقت دیکھا ابراہیم نے آفتاب کو روشن ہونیوالا اور آفتاب پرستونکو اسکے سامنے سجدہ میں پڑا ہوا دیکھا تو
قال کہا ابراہیم نے هذا ربی یہ پروردگار میرا ہے یعنی کیا یہی ہے پروردگار میرا کہ هذا اکبر یہ بہت بڑا ہے چاند اور ستارہ سے اور ہذا
کا اشارہ طرف شمس کی اسکے جرم بالنظر بڑا ہونے کے سبب ہے فلما افلت پس جسوقت غروب ہوا وہ آفتاب اور غایب ہو گیا تو قال کہا ابراہیم نے کہ
یاقوم اے قوم میری انی بری مما تشرکون تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم خدا کا یہ کلام حضرت ابراہیم کا بطور
دلیل لانیکے تہا قوم پر کہ وہ چاند اور سورج اور ستارہ کو پرستش کرتے تھے کہ دیکھو جنکو تم پرستش کرتے ہو وہ کبھی تو ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی گم ہو جاتے
معلوم ہوا کہ انکا خالق کوئی اور ہے کہ جسکے حکم سے یہ نکلتے اور غایب ہوتے ہیں اور اگر یہ خدا ہوتے تو انکو زوال اور انتقال نہوتا اور تینوں جگہ قول
حضرت ابراہیم کا بطور استفہام کے تھا نہ بطور اقرار کے جیسا کہ بعضے کہتے ہیں اور جسوقت حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کے لوگونکو تنبیہ کر دی کہ یہ چیزیں قابل
خدائی کے نہیں ہیں بلکہ یہ سب مخلوق اور پیدا کی ہوئی اس شخص کی ہیں کہ جسنے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے تو اسواسطے انکی ہدایت کیلئے کہتے ہیں
انی وجہت تحقیق میں نے متوجہ کیا ہے وجھی منہ اپنے کو یعنی کیا خاص میں نے دین اپنا اور متوجہ کیا میں نے دل کو منہ کو للذی فطر السموت
والارض واسطے ذات اس شخص کے کہ پیدا کیا ہے جسنے آسمانونکو اور زمین کو اپنی قدرت کاملہ سے حنیفا جسوقت کہ رغبت کرنیوالا ہوں باطل دینوں کے
ترک کر کے طرف دین حق کی یہ حال واقع ہوا ہے اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ وما انا من المشرکین اور نہیں ہوں میں شرک کرنیوالوں میں سے
اور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم جسوقت شہر میں آئے تو انکو نمرود کے پاس لیگئے کہ وہ انکو دیکھے جسوقت اسکے نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص نہایت بد صورت
تخت زرین پر بیٹھا ہے اور گرد اسکے غلام اور کنیزیں خوبصورت صف باندھے ہوئے کھڑی ہیں پوچھا کہ یہ کون ہے جو تخت پر بیٹھا ہے لوگوں نے کہا کہ یہ
خدا ہے پھر پوچھا کہ گرد اسکے کون کھڑے ہیں کہا کہ یہ مخلوقات اسکی ہے جنکو اسنے پیدا کیا ہے حضرت ابراہیم نے یہ سنکر فرمایا کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا اورونکو
اپنے سے بہتر پیدا کرے اور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کا دستور تھا کہ ہمیشہ بتونکو اور انکے پوجنے والونکو برا کہتے تھے اور قوم انکی اس امر میں ان سے جھگڑا کرتی
تھی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وحاجه قومه اور جھگڑا کیا ابراہیم سے قوم اسکی نے قال اتحاجونی کہا ابراہیم نے کہ کیا جھگڑتے ہو تم
مجھسے فی الله بیچ وحدانیت خدا کے اور دین میں مجھپر غلبہ چاہتے ہو وقد هدان اور حال یہ ہے کہ تحقیق ہدایت کی ہے مجھکو خدا نے اپنی توحید
کی توفیق اور لطف کی بخشش سے اور اتحاجونی کو اول لشد سے اور ابن عامر نے تخفیف نون پڑھا ہے اور کہتے ہیں کہ لوگوں نے ابراہیم کو ڈرایا اور خوف
دلایا اور کہا کہ تم ہمارے معبودوں پر طعن اور ٹھٹھا کرتے ہو وہ تمہیر بلا کو نازل کرینگے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے پرواہ نہیں ہے ولا اخاف
ما تشرکون به اور نہیں خوف کرتا ہوں میں اس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھ اسکے اسواسطے کہ وہ بت قابل نہیں ہیں کہ کسی کو ضرر پہنچا سکیں
الا ان یشاء ربی شیئا مگر یہ چاہے کہ پروردگار میرا کسی شئے کو کہ کوئی مکروہ مجھکو پہنچاوے وسع ربی گھیرا ہے پروردگار میرے نے
اور احاطہ کیا ہے کل شیء علما ہر چیز کو علم سے شاید اسکے علم میں ہو کہ مجھکو کوئی مکروہ ان بتوں کی جہت سے پہنچے اور علم انکا میرے واقع ہو اور فرمایا
ابراہیم نے کہ افلا تتذکرون کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم اور عاجز اور قادر اور جاہل اور عالم میں نہیں فرق کرتے ہو تم وکیف اخاف
ما اشرکتم اور کیونکر خوف کروں میں اس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم ولا تخافون اور نہیں خوف کرتے ہو تم انکم اشرکتم بالله اس سے
کہ تحقیق تم شرک کرتے ہو تم ساتھ خدا کے ما لم ینزل به علیکم سلطانا اس چیز کو کہ نہیں نازل کیا ہے خدا نے ساتھ اسکے اوپر تمہارے
کسی حجت اور دلیل کو پس کیونکر ڈرتے ہیں تمہارے معبود جنسے کچھ نفع اور ضرر مقصود نہیں ہے لیکن تمکو چاہیے کہ تم خدا سے ڈرو کہ وہ غالب
قادر اور قاہر ہے کہ تم بدون حجت اور دلیل کے شرک اسکا کرتے ہو لوگوں کی پیروی سے فای الفریقین احق بالامن پس کونسا دو

گروہ میں سے زیادہ لائق ہے ساتھ بے خوف ہونے کے خدا کے واحد جاننے والے یا خدا کے شریک کرنیوالے اسکا جواب تم مجھکو دو ان کنتم تعلمون اگر تم
جانتے ہو کہ کون لائق خوف کرنے کے ہے اور فرماتا ہے کہ الذین امنوا جو لوگ کہ ایمان لائے ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اور نہیں ملا دیا
اُنہوں نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے شرک کرکے اولئک یہ وہ لوگ ہیں کہ لہم الامن واسطے انکے امن ہے عذاب دوزخ سے
وھم مہتدون اور وہی ہدایت پائے ہوئے ہیں وتلک اور یہ یعنی جو کچھ گذرا ہے ابراہیم کی دلیلوں اور حجتوں میں سے حجتنا حجت
اور دلیل ہماری ہے کہ خلقت کی راہ سے اتیناھا ابرھیم علی قومہ دیا تھا ہمنے اسکو ابراہیم کو کہ حجت پکڑے اُسنے اوپر قوم اپنی کے نرفع
درجات من نشاء بلند کرتے ہیں ہم درجوں کو جس شخص کے چاہیں ہم مومنین میں سے باعتبار علم اور حکمت کے ان ربک حکیم تحقیق
پروردگار تیرا صاحب حکمت ہے اپنے کاموں میں علیم جاننے والا ہے ہر آدمی کی استحقاق کا اور درجات کو اہل کوفہ اور یعقوب نے تنوین سے پڑھا ہے اور
باقیوں نے بدون تنوین کے پڑھا ہے من کیطرف مضاف کرکے اور فرماتا ہے خدا ووھبنا لہ اسحاق اور بخشا ہمنے واسطے اُس ابراہیم کے
اسحاق کو کہ بیٹا اُسکا ہے ویعقوب اور یعقوب کو کہ پوتا اُسکا ہے اور بیٹا اسحاق کا اور یہی اسرائیل ہے سب انکی اولاد میں ہیں کلا ھدینا ہر
ایک کو ہدایت کی ہمنے اپنے شناخت کی اور شرع کے احکام کی اپنے لطف اور توفیق سے ونوحا ھدینا من قبل اور نوح کو ہدایت کی ہمنے
پہلے اِس ابراہیم سے ومن ذریتہ داود اور ہدایت کی ہمنے اولاد میں نوح کی یا ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد کو وسلیمان
اور سلیمان کو کہ فرزند داؤد کا ہے وایوب اور ایوب کو کہ بیٹا عوص کا ہے ویوسف اور یوسف کو کہ بیٹا یعقوب کا ہے وموسی وھرون
اور موسیٰ اور ہارون کو کہ دونو بیٹے عمران کے ہیں وکذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ ابراہیم کو ہمنے جزا دی ہے کہ درجے اسکے بلند کئے ہیں ایسے ہی
نجزی المحسنین جزا دیتے ہیں ہم سب نیکی کرنیوالونکو موافق انکے استحقاق کے وزکریا ویحیی اور ہدایت کی ہے ہمنے زکریا اور یحییٰ کو وعیسی
اور عیسیٰ بن مریم کو والیاس اور الیاس کو کل من الصالحین ہر ایک نیکوں میں سے تھا کہ اپنے اپنے دین میں کامل تھا اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے منسوب کیا ہے قرآن میں عیسیٰ بن مریم کو طرف ابراہیم کے مریم کی جہت سے کہ وہ انکی اولاد میں سے ہیں اور
مقصود امام علیہ السلام کا اس سے یہ ہے کہ ہم رسول خدا کیطرف منسوب ہیں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی جہت سے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا
موسیٰ کاظم نے کہ عیسیٰ انبیاء کی اولاد میں داخل ہوا مریم کیوجہ سے اور ہم داخل ہیں اولاد رسول خدا میں فاطمہ کیوجہ سے اور منقول ہے کہ ایک روز
مامون رشید نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اے فرزند رسول خدا کتاب خدا میں کوئی ایسی آیت ہے کہ تم فرزند رسول خدا ہونے پر دلالت کرتی ہو سوا
آیۂ مباہلہ کے فرمایا کہ آیہ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم ہے مامون نے پوچھا کہ یہ آیت مدعا پر کیونکر دلالت کرتی ہے امام نے فرمایا کہ کیا کہتا ہے تو اس امر میں
اگر رسول خدا موجود ہوں اور تیری دختر سے ارادہ نکاح کا کریں تو رسول خدا کو اپنی دختر دیگا یا نہیں مامون نے کہا کہ کیونکر نہ دوں میں اور وہ
کون ہے کہ جسکو یہ رغبت نہو امام نے فرمایا کہ اگر مجھسے طلب کرے تو میں نہ دوں اُسنے پوچھا کہ کسواسطے فرمایا کہ اجماع اور اتفاق ہے ہمارا اوپر اسکے کہ فرزند
خواہ کسی مرد کی دختر کا ہو خواہ پسر کا وہ اس مرد پر حرام ہے یعنی اولاد اپنی دختر کی اور پسر کی دونوں کی حرام ہے اور دوسری یہ کہ اگر میں اپنی زوجہ
کو طلاق دوں تو رسول خدا اس سے نکاح نہیں کر سکتے پوچھا کہ یہ بات تو کہاں سے کہتا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حلائل ابنائکم الذین من اصلابکم
یعنی حرام کیگئی ہیں بیبیاں بیٹوں تمہارے کی جو کہ بیٹے پشتوں اور نطفوں تمہارے سے ہیں واسمعیل اور اسمعیل کو ہدایت کیا ہمنے والیسع اور
ہدایت کیا ہمنے الیسع کو کہ بیٹا اخطوب کا ہے اور کوفیوں نے سوائے عاصم کے الیسع کو تشدید اور فتح لام اور سکون یا سے پڑھا ہے اور باقیوں نے سکون
لام اور فتح یا سے پڑھا ہے ویونس اور ہدایت کیا ہمنے یونس پسر متی کو ولوطا اور ہدایت کیا ہے لوط کو کہ ہم سب انبیاء علیہم السلام سے
وکلا فضلنا علی العالمین اور کل کو بزرگی دی ہے ہمنے اوپر عالم کے لوگوں کے بسبب نبوت کے ان لوگوں پر کہ جو انکے زمانہ میں تھے
ومن اباءھم وذریاتھم واخوانھم اور بزرگی دی ہے ہمنے بعضے کو باپوں انکے سے اور اولاد انکی سے اور بھائیوں انکے سے کہ انہیں

سے بعضے انبیاء اور اوصیا اور اولیاء سے ہوئے ہیں وَاجْتَبَيْنٰهُمْ اور برگزیدہ کیا ہے ہمنے اُن پیغمبروں کو وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اور ہدایت کی ہمنے اُنکو طرف راہ سیدہی کے یعنی ثابت رکہا ہمنے اُنکو دین حق پر ذٰلِكَ وہ یعنی وہ دین کہ جسپر انبیاء تہے هُدَى اللّٰهِ
راہ حق دکہلانی خدا کی ہے کہ باعث ہے ثواب دنیا اور آخرت کی يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ہدایت کرتا ہے ساتھ اُسکے جسکو چاہتا
بندوں اپنے میں سے توفیق اور لطف عطا کرکے وَلَوْ اَشْرَكُوْا اور اگر باعتبار فرض کی شرک کرتے وہ پیغمبر باوجود اس بزرگی اور بلندی شان
مرتبہ کی لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ نابود ہوجاتا اُنسے جو کچہ کہ تہے وہ اعمال خیر کرتے کہ کچہ ثواب اُنکو واسطے اُن اعمال کی جزا میں عطا
نہوتا اور فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یہ انبیاء وہ لوگ ہیں کہ دی ہمنے اُنکو کتاب وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ اور حکم اور
نبوت فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا پس اگر کفر کریں ساتھ اُس کتاب اور حکم اور نبوت کے هٰٓؤُلَآءِ یہ کفار قریش فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا پس تحقیق مقرر کیا ہے
ہمنے واسطے ایمان لانیکے ساتھ اُن چیزونکے قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ایسی قوم کو کہ نہیں ہیں وہ ساتھ اُن چیزونکے کفر کرنیوالے اور وہ
انبیاء اور مومنین ہیں کہ نماز پڑہتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور ذکر خدا کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ یہ انبیاء الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وہ لوگ ہیں کہ ہدایت
کی ہے خدا نے اُنکو دین حق کیطرف فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ پس ساتھ طریقہ اُنکے کی پیروی کر تو کہ وہ طریقہ توحید کا اور اصول دین کا ہے یا صبر کرنا
امت کی آزار دہی پر اپنے اور اختیار کرنا اخلاق پسندیدہ کا اور مراد اس طریقہ سے فروع دین نہیں ہیں کہ وہ مختلف ہوتے تہے انبیاء میں اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ واسطے مومنین عقلا کے اقتدا اور پیروی سے سلامت زیادہ کوئی طریق نہیں ہے اسواسطے کہ وہ طریق زیادہ
واضح اور مقصد درست اور صحیح زیادہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بزرگترین خلقت محمد صلعم کو فرمایا ہے کہ اولٰئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ اور اگر
واسطے دین خدا کی پیروی سے زیادہ کوئی طریق قائم اور مضبوط ہوتا تو خدا اُس طریق کیطرف انبیاء اور اولیاء اپنے کو بلاتا اور رسول خدا صلعم
فرمایا ہے کہ اور نیکتر طریق انبیاء کا طریق ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پیروی کرو تم اپنے پیغمبر کے طریق اور ہدایت کی اسواسطے کہ ہدایت
تمہارے پیغمبر کی سب ہدایتوں سے زیادہ بزرگ ہے اور اقتدہ کے ہا وقفی ہے اور ابن عامر نے اسکو بکسر ہا پڑہا ہے اور باقیوں نے بسکون ہا اور
حمزہ اور کسائی اور یعقوب بحذف ہا در حالت وصل میں ہا کو حذف کرتے ہیں اور حالت وقف میں ثابت رکہتے ہیں اور باقی کی قاری حالت وصل اور
وقف میں دونوں میں ثابت رکہتے ہیں اور فرمایا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن کافروں سے کہ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ نہیں سوال کرتا
ہوں میں تمسے اوپر اس پیغام رسانی خدا کی اَجْرًا مزدوری کیونکہ تمکو دینا اسکا بہاری ہے اور ناگوار معلوم ہوگا اور مجہسے پہلے بہی کسی پیغمبر نے اپنی
امت سے مزدوری طلب نہیں کی ہے اِنْ هُوَ نہیں ہے وہ پیغام رسانی خدا کی اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ مگر نصیحت واسطے عالم کے لوگوں
کہ کہتے ہیں کہ مالک بن صیف کہ سردار علماء یہود کا تہا جناب رسولخدا کے نزدیک مجادلہ میں آیا حضرت نے اُس سے فرمایا کہ تجہکو قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے توریت
کو موسیٰ پر نازل کیا ہے تو نے توریت میں دیکہا ہے کہ خدا تعالیٰ دانا موٹے کو دشمن رکہتا ہے اُسنے کہا کہ ہاں بیشک توریت میں لکہا ہے اور وہ شخص بہت
موٹا تہا حضرت نے فرمایا کہ وہ عالم تن پرور اور خود پرست تو ہے وہ شخص یہ بات سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ خدا نے کوئی کتاب کسی شخص پر نازل
کی یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرمایا ہے خدا کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اور نہ قدر کی اُن یہودیوں نے خدا کی حق قدر کرنے
اُسکی کا یعنی اُنہوں نے خدا کی قدر اور تعظیم کی یا ور جو حق کہ اسکی قدر اور تعظیم کرنیکا ہے وہ اُنہوں نے ادا نکیا اور نہ پہچانا اُنہوں نے جو کہ حق
پہچاننے کا ہے اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ جسوقت کہا اُنہوں نے کہ نہیں نازل کیا ہے خدا نے عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ اوپر کسی آدمی کی کچہ کہ
کوئی کتاب نازل کی ہے کسی پیغمبر کو بہیجا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگوں سے کہ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ کس شخص نے نازل کی
کتاب الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وہ کتاب کہ لایا ہے اسکو موسیٰ جسوقت کہ نور تہی وہ کتاب کہ کفر کے اندہیرونکو دور
کرتی تہی وَّهُدًى لِّلنَّاسِ اور ہدایت کرنیوالی واسطے آدمیونکے کہ راہ راست کو پہچانتی تہی اور نور اور ہدی حال واقع ہوئی ہیں اور

فرمایا ہی خدا اس کتاب سچے چالین کی تجعلونه قراطیس کرتے ہو تم اسکو ورق ورق لکھکر تبدونها ظاہر کرتے ہو تم اسکو جتنا کہ تم
چاہتے ہو وتخفون کثیرا اور چھپاتے ہو تم بہت کو جیسے مثال رجم کے اور تعریف پیغمبر آخر الزمان کی اور قرات کیا ہے ابن کثیر اور ابو عمرو نے یجعلونه اور یبدونها اور یخفون
اور یخفون کو ابن کثیر اور ابو عمرو نے یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ اور باقیوں نے تا سے پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ اور فرمایا ہی خدا نے وعلمتم ما لم
تعلموا انتم اور سکھلائے گئے ہو تم جو کچھ کہ نہیں جانتے تھے تم ولا آباؤکم اور نہ باپ دادا تمہارے نہ امر کو اور نہ نہی کو اور نہ حلال کو اور نہ حرام
کو زیادہ اس سے کہ جو کچھ توریت میں ہی اسکے بیان کے واسطے قرآن کو نازل کیا ہی قل اللہ کہہ تو اے محمد صلعم انکے جواب میں اللہ نے نازل کیا ہی اس کتاب کو ثم
ذرهم پھر چھوڑدے تو ان یہود کو فی خوضهم یلعبون بیچ بحث اور گفتگو اپنی کی بازی کرتے ہیں یعنی اپنی آرزو ہی باطل میں مشغول
ہوں وهذا کتاب اور یہ کتاب یعنی قرآن کہ انزلناه نازل کیا ہی ہمنے اسکو مبارك بہت برکت والا ہی مصدق
الذی بین یدیه سچا کرنیوالا اسکو کہ آگے اسکے ہی مثل توریت اور انجیل وغیرہ کتب سابقہ کی اصول دین میں مطابق اسکے ہے
ولتنذر اور تاکہ ڈراوے تو اور ابوبکر نے عاصم سے لینذر پڑھا ہے یعنی تاکہ ڈراوے وہ قرآن ام القری مکہ والوں کو ومن حولها اور ان
لوگوں کو کہ گرد اس مکہ کے ہیں اور ام القری نام مکہ کا ہی اسواسطے کہ وہ اصل سب زمین کی تھی اور یہاں مراد مکہ سے مکہ کے باشندے ہیں …
مراد کل آدمی ہیں مشرق سے مغرب تک والذین یؤمنون بالآخرة اور وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ آخرت کے یؤمنون به
ایمان لاتے ہیں ساتھ اس قرآن کی یا پیغمبر کے اسواسطے کہ ایمان لانا آخرت پر موجب خوف کا آخرت سے ہے اور خوف باعث تامل اور تفکر کا ہی …
وهم علی صلاتهم یحافظون اور وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرتے ہیں کہ اسکی شرائط اور ارکان اور اوقات کو نگاہ رکھتے ہیں اور
نماز کے ذکر کو اسواسطے خاص کیا کہ یہ ستون دین کا ہی اور علامت ہی ایمان کی اور کہتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے دعوی نبوت کا کیا اور
رسول خدا صلعم کو ان جھوٹے دعووں سے انکے بہت رنج ہوا خدا تعالی نے شان جھوٹوں کی تعدی اور ظلم کے بیان میں یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ و
من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اور کون شخص زیادہ ظالم ہی اس شخص سے کہ بنا لیا اسنے اوپر خدا کے جھوٹ کو اور دعوی نبوت کا
کیا اور کہا اس نے پیغمبر ہوں او قال اوحی الی یا کہا اسنے کہ وحی کی گئی ہی طرف میری ولم یوح الیه شیء اور حال یہ ہے کہ نہیں
وحی کی گئی ہی طرف اسکے کوئی چیز کہتے ہیں کہ مسیلمہ اپنی طرف سے جھوٹے فقرے بنا کر کہتا تھا کہ یہ وحی ہی کہ نازل کی گئی ہی طرف میری اور اسود عنسی کہتا
تھا کہ ایک شخص کہ وہ ہر سوار ہو کر میرے پاس آتا ہی اور باتیں مجھکو تعلیم کرتا ہے اور منقول ہی کہ عبد اللہ بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان بن عفان
جنکا خون رسول خدا صلعم نے مباح کردیا تھا اور اسکو شہر سے باہر نکلوا دیا تھا اور ہر چند عثمان نے اسکی سفارش کی رسول خدا صلعم نے قبول نکی اور
بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر اور عمر نے بھی اسکو شہر میں نہ آنے دیا اور عثمان کی سفارش اسکے حق میں قبول نکی عثمان نے اپنی خلافت میں خلاف
مرضی رسول خدا کے اسکو بلا کر حاکم مصر کا کیا تھا اور وہ شخص کاتب رسول خدا کا تھا وحی نازل ہوتی تھی تو وہ لکھتا تھا اور عزیز حکیم کی جگہ علیم حکیم لکھتا تھا
اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین الخ تو اسکو فضیلت انسان کی سے بہت تعجب ہوا اسکی زبان پر جاری
ہوا کہ فتبارك اللہ احسن الخالقین حضرت نے فرمایا کہ لکھ تو اسکو کہ یہی مجھپر نازل ہوئی ہی اسنے اسکو لکھا لیکن شک میں پڑگیا اور اپنے جی میں کہا کہ اگر محمد
راستگو ہی کہ وحی اسپر نازل ہوتی ہی تو مجھپر بھی وحی نازل ہوتی ہی اور اگر وہ جھوٹا ہے تو میں بھی اسکی مثل کہہ سکتا ہوں اور اسیوقت مرتد ہوکر اہل مکہ کے
پاس گیا اور کہا کہ احوال محمد کا میں نے معلوم کیا ہی وہ اپنی طبیعت سے بنا لیتا ہی اور کہتا ہی کہ وحی ہی خدا تعالی نے اسکے مقدمہ میں یہ آیت نازل
کی اور فرمایا کہ ومن قال اور کون شخص زیادہ ظالم ہی اس شخص سے کہ کہا اسنے کہ سانزل مثل ما انزل اللہ قریب ہی کہ نازل
کروں مثل اس چیز کے کہ نازل کیا ہی خدا نے اور کہتے ہیں کہ وہ شخص کہ بے ایمان ہو گیا اور قریش سے جا کر کہا کہ واللہ محمد نہیں جانتا ہی اور جیسے کہ وہ کہتا
ایسا تو میں بھی کہتا ہوں اسکے دین خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ ولو تری اذ الظالمون اور اگر دیکھے تو جسوقت

ظلم کرنیوالے ہونگے فی غمرات الموت بیچ سختیون موت کی تو البتہ دیکھے تو عذاب دردناک کو ظالمون پر جو بات نکالی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی
ہے عبداللہ بن ابی سرح اور جمیع مشرکین کے بس ظلم کرنیوالے اپنے نفسون پر بسبب کفر کے سختیون مین موت کی ہون گے والملائکۃ باسطو
ایدیھم اور فرشتے پھیلانیوالے ہونگے ہاتھون کو واسطے قبض کرنے جانون انکی کے اور بعضے کہتے ہین کہ ملائکہ اپنے ہاتھ انکو عذاب کرنے کے واسطے
کشادہ کرینگے اور آگ کے گرز ان کو مارینگے اور کہینگے سختی سے ان لوگون سے کہ اخرجوا انفسکم نکالو تم جانون اپنی کو بدنون سے جیسے کوئی بہانا
تقاضا کرتا ہے اور وہ ہمکانا ہے اسطرح کہینگے اور کہینگے کہ الیوم آج کے روز کہ روز تمہارے مرنیکا ہے تجزون جزا دیے جاؤگے تم لے بدلا عذاب
الھون عذاب خواری اور ذلیل کرنیوالے بما کنتم تقولون بسبب اسکے کہ کہتے تھے تم علی اللہ غیر الحق اوپر خدا کے سوائے حق کے کہ کہنا حکا
خدا تعالی پر روا نہین ہے جیسے کہ فرزند مقرر کرنا اسکے واسطے اور غیروں کو اسکا شریک کرنا اور جھوٹا دعوی نبوت کا کرنا اور کہنا کہ خدا نے ہمکو پیغمبر کیا ہے
وکنتم عن آیاتہ تستکبرون اور تھے تم آیتون اسکی سے تکبر کرتے کہ ان پر ایمان نہین لاتے تھے اور تامل نہین کرتے تھے ولقد جئتمونا اور
البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس حساب اور جزا کے واسطے فرادی اکیلے کہ نہ مال ہے تمہارے پاس اور اولاد ہے نہ کوئی قریب ہے نہ خادم ہے نہ کوئی
مددگار ہے کہ عذاب سے تمکو رہائی دلواتے اور ایسے آئے تم کما خلقناکم اول مرۃ جیسے کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلی مرتبہ ماں کے پیٹ میں سے
اکیلا برہنہ کہ کچھ تمہارے ہمراہ نہ تھا اب تم ہمارے پاس ایسی ہی ہیئت سے آئے ہو وترکتم ما خولناکم اور چھوڑ آئے تم ان چیزونکو کہ بخشی
تھی ہمنے تمکو دنیا مین کہ جسکے سبب سے تم نازکرتے تھے اور لوگونپر تکبر کرتے تھے انکو چھوڑ آئے تم وراء ظہورکم پیچھے پیٹھون اپنی کے نہ کچھ اسمین سے سامان
اپنے ہمراہ لائے وما نری معکم شفعاءکم اور نہین دیکھتے ہین ہم ہمراہ تمہارے سفارش کرنیوالے تمہارے الذین زعمتم
انہم فیکم شرکاء جنکو گمان کرتے تھے تم کہ تحقیق وے بیچ تمہارے شریک ہین خدا کے تمہاری پرورش کرتے ہین اور عبادت کے مستحق ہوتے ہین
لقد تقطع بینکم البتہ تحقیق قطع ہوگئی درمیان تمہارے کے تم اور وہ سب علیحدہ علیحدہ ہوگئے وضل عنکم اور گم ہوگئے تم ع ۱۱
سے اور کھوئے گئے ما کنتم تزعمون وہ چیز کہ تھے تم گمان کرتے ایسے لوگوں کو کہ وہ ہماری سفارش کرینگے اور اس امید پر تم انکی پرستش
کرتے تھے اور یہ کہ گمان کرتے تھے تم کہ حشر اور نشر کچھ نہ ہوگا اور مرنے کے بعد پھر زندہ نہونگے اسوقت سب گمان تمہارے باطل ہوگئے اور جو کچھ تم امید رکھتے تھے ۱۷
وہ نہوا اور بینکم میں بین کو لیل مانند نافع اور کسائی اور حفص نے منصوب پڑھا ہے اور باقیوں نے مرفوع اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے یہ آیت
فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین علیہ السلام کے روبرو پڑھی انہون نے پوچھا کہ فرادی کیا چیز ہے فرمایا کہ برہنہ یعنی مرنے قبر سے برہنہ ہونگے انہین
فاطمہ بنت اسد نے جب سنا تو کہا کہ واسوءتاہ یعنی وائے رسوائی کہ لوگ انکو برہنہ دیکھین گے حضرت نے دعا کی کہ خدا فرمادے اسکو برہنہ کرکے اٹھانا
اور اسکو اسی کفن میں محشور کرنا اور دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ مومنین اپنے کفنوں میں محشور ہونگے اور واسطے حجت اور دلیل قائم کرنیکے خدا
فرماتا ہے کہ ان اللہ فالق الحب تحقیق خدا چیرنیوالا دانہ تخم زراعت کا ہے کہ اس سے زراعت ہوتی ہے والنوی اور چیرنیوالا گٹھلی کا ہے
کہ اس سے درخت اوگے یخرج الحی نکالتا ہے زندہ کو یعنی روئیدگی کو من المیت مردہ سے کہ وہ دانہ اور تخم خشک ہے یا مومن کو کافر سے
پیدا کرتا ہے اور عالم کو جاہل سے اور بچہ کو نطفہ سے اور جانور پرندہ کو انڈے سے ومخرج المیت اور نکالنے والا مردہ کا ہے یعنی تخم اور نطفہ اور
انڈے کا من الحی زندہ سے کہ وہ روئیدگی اور آدمی اور مرغ ہے ذلکم اللہ وہ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا خدا ہے کہ سزاوار پرستش کا ہے
فانی تؤفکون پس کہاں پلٹائے جاتے ہو تم اسکو چھوڑکر غیر کی پرستش کرتے ہو فالق الاصباح چیرنیوالا صبح کا ہے تاریکی شب سے
یعنی تاریکی شب سے صبح کو نکالتا ہے وجعل اللیل سکنا اور کر دیا اسنے رات کو آرامگاہ خلقت کا تاکہ دن کی ماندگی سے شب کو آرام کرین والشمس
والقمر حسبانا اور کر دیا آفتاب اور ماہتاب کو حساب وقتونکی معلوم کرنیکا کہ انکے دورہ سے حساب سال اور ماہ اور ہفتہ کا معلوم ہوتا ہے اور ہم
حساب گزشتہ کو سکتے واسطے کہتے ہین اور جعل اللیل کو سب قاریون نے جاعل اللیل پڑھا ہے مگر کوفیون نے جعل اللیل پڑھا ہے ذلک تقدیر العزیز

اندازہ کرنا خدا کا جو غالب ہے کہ سب چیزوں پر غالب ہے العلیم جاننے والا تدبیر اور مصلحت خلقت کا اور تقدیر خبر ہے مبتدا محذوف کی اور فرماتا ہے خدا کہ و
ھو الذی اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ جعل لکم النجوم پیدا کیا ہے اسنے واسطے تمہارے ستاروں کو اپنی قدرت کاملہ سے لتھتدوا
بہا تا کہ راہ پاؤ تم بسبب انکے فی ظلمات البر والبحر بیچ اندہیروں جنگل اور دریا کے رات کے وقت قد فصلنا الآیات تحقیق
جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم نشانیوں قدرت اپنی کو لقوم یعلمون واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں وہ فائدہ ہمارا اور اس سے راہ طرف وجود خالق
کی پاجاتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ جیسے آفتاب و ماہتاب سے راہ پاتے ہیں ایسے ہی جناب رسول خدا صلعم سے دین کی راہ پاتے ہیں اور بعد حضرت کے امیر المومنین
علیہ السلام سے اور جناب رسول خدا صلعم نے جو فرمایا ہے کہ انا کالشمس و علی کالقمر اور یہی سچ ہے اور امیر المومنین علیہ السلام کے بعد انکی اولاد طیبین ہیں کہ وہ
مثل ستاروں کے ہیں چنانچہ حدیث میں ہے کہ اسیطرح انسے دین کی راہ ملتی ہے اور جو شخص کہ انکے وسیلہ سے راہ دین کی طلب نہیں کرتا ہے وہ گمراہ ہے
بموجب حدیث ثقلین کے اور فرماتا ہے خدا کہ وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اسنے تمکو
جان ایک سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہے فمستقر پس جگہ ٹھہرنے کی ہے واسطے تمہارے ومستودع اور جگہ سپرد کرنیکی کہ وہ شکم مادر کا ہے اور پشت
پدر کی کہ نطفہ وہاں رہتا ہے اور وہاں سے ماں کے شکم میں آتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مستقر سے مراد دل ہے کہ ایمان قرار پکڑے اور پہر نہ
نکلے اور مستودع سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص ایمان لیتا ہے اور پہر نکل جاتا ہے اور زبیر بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے سوال
کیا گیا ان دونوں لفظوں سے تو فرمایا کہ مستقر شکم مادر میں ہے اور مستودع پشت پدر میں اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایمان مستقر تو قیامت تک
مستقر اور ثابت اور قائم ہے اور جو کہ مستودع ہے اسکو خدا تعالی مرنے سے پہلے دور کردیتا ہے دل میں سے اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ پیدا کیا ہے خدا نے
انبیاء کو نبوت پر پس وہ نہونگے مگر انبیاء اور پیدا کیا ہے خدا نے مومنین کو ایمان پر پس نہونگے وہ مگر مومنین اور ایک قوم کو ایمان عاریت دیا ہے
اگر چاہے انکے پاس ایمان کو رکھے اور اگر چاہے دور کرے اور انکے ہی مقامہ میں جاری ہے یہ مستقر اور مستودع اور مستقر کو ابن کثیر اور ابو عمرو اور یعقوب
کسر قاف سے پڑہتے اور باقیوں نے بفتح قاف قد فصلنا الآیات تحقیق تفصیل سے بیان کیا ہے ہمنے نشانیوں قدرت اپنی کو اور
وحدانیت اپنی کو لقوم یفقہون واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور اسمیں فکر اور تامل کرتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ وھو الذی
انزل من السماء ماء اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ نازل کیا ہے اسنے جانب آسمان سے پانی کو اپنی قدرت کاملہ سے کہ وہ آب باران ہے فاخرجنا به
نبات کل شیء پس نکالا ہمنے ساتھ اس پانی کے روئیدگی کو ہر چیز کی اور ہر قسم کو بوٹے کے فاخرجنا منه خضرا پس نکالا ہمنے اس
پانی سے سبزے کو مثل گیاہ اور درخت سبز کہ جنمیں بیج اور شاخ اور برگ سب موجود ہوجاتے ہیں نخرج منه حبا متراکبا نکالتے ہیں
اس سبزہ سے دانہ تہ بتہ اور پیچ رکھا ہوا یعنی خوشہ کو ومن النخل اور نکالتے ہیں ہم کہجور سے درختوں کو کہ پہل سے من طلعها پہول
اسکے سے قنوان دانیة خوشہ نزدیک یا نزدیک ہیں ہوں اکثر کہیت وجنات من اعناب اور باغ انگور کے لیے کانگور سو وہ باغ
والزیتون والرمان اور نکالتے ہیں ہم اسی پانی سے زیتون کو اور انار کو مشتبها مشابہ آپسمیں ایک دوسرے کے کہ ایکطرح کے اور یکسان ہیں وغیر
متشابه اور غیر مشابہ آپسمیں یکسان نہیں ہیں کوئی تو مزہ میں شیرین ہے اور کوئی ترش ہے اور کوئی کہٹا ہے انظروا الی ثمره نظر کرو تم طرف پہل
اسکے کہ ہر قسم کے درختوں میں سے اذا اثمر جب وقت کہ پہل لاتی ہو وہ درخت وینعه اور دیکہو تم طرف پختہ ہونا اسکے کہ کیا مزہ اور لذت اسمیں پیدا ہوتی
ہے اور پہلے کس حال پر تہا اور پہر خدا تعالی نے آہستہ آہستہ اسمیں کیسی لذت پیدا کی کہ یہ امر اسکے کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے اور خضر یعنی اخضر
اور متراکب ترکیب پانیوالے کے معنی میں ہیں اور جنات کو ابوبکر نے عاصم سے مرفوع پڑہا ہے قنوان پر عطف کرکے باعتبار لفظ کے اگرچہ وہ انکی جنس سے نہیں ہیں
اور باقیوں نے منصوب پڑہا ہے نبات کل شیء پر عطف کرکے اور ثمرہ کو حمزہ اور کسائی نے ضمتین سے پڑہا ہے اور باقیوں نے فتحتین سے
ان فی ذلکم لآیات لقوم یؤمنون تحقیق کہ بیچ اسکے البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں واسطے اس قوم کے کہ جو ایمان لاتے ہیں

یاد کرتے ہیں اس واسطے کہ اسقدر مضمون طرح طرح کا ایک اصل سے ہونا اور ایک حال سے دوسری حالپر ہو جانا نہیں ہوتا ہی مگر اُس شخص سے کہ جو قدرت کاملہ رکھتا
ہو اور جسکی تفصیل کو پہلے ہی سے جانتا ہو اور فرماتا ہی خدا کہ باوجود یکہ ہمنے ہر قسم کی نعمتوں کو انکے واسطے پیدا کیا ہی اور پہر حال اُنکا یہ ہی کہ وَجَعَلُوا
لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ اور مقرر کیے انہوں نے واسطے خدا کے شریک جنوں کو یعنی ملائکہ کو کہ پرستش اُنکی کرتے ہیں اور خداتعالیٰ کی بیٹیاں اُنکو کہتے ہیں
اور ملائکہ کو جن اسواسطے فرمایا کہ جیسے کہ جن نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں ایسے ہی ملائکہ پوشیدہ رہتے ہیں اور معنی ہی جن کی پوشیدہ ہو نیکے ہیں اور یا مراد
جن سے شیاطین ہیں کہ کفار اُنکی اطاعت کرتے ہیں جیسے کہ خدا کی اطاعت کرنی چاہیے اور جن منصوب ہی اس واسطے کہ مفعول جعلوا کا ہی اور شرکاء
مفعول ثانی اُسکا ہی اور جن شرکاء سے بدل بھی ہو سکتا ہی پس کفار نے جنوں کو خدا کا شریک کیا عبادت کرنے میں وَخَلَقَهُمْ اور حال یہ ہی کہ
پیدا کیا ہی خدا نے اُن جنوں اور ملائکہ کو اور وہ بھی اُسکو خوب جانتے ہیں کہ باوجود علم کے اُنہوں نے مخلوق کو خالق کیطرح قرار دیا ہے وَخَرَقُوا لَهُ
اور باندھی ہیں اُنہوں نے واسطے اُس خدا کے اپنے دل سے بَنِينَ بیٹے مثل عزیر اور عیسیٰ کے وَبَنَاتٍ اور بیٹیاں مثل ملائکہ کی بِغَيْرِ عِلْمٍ بغیر
علم کے اور بدون جانے اُسکی حقیقت کے محض دعوی باطل کا ہی بغیر دلیل کے اور خرقوا کو اہل مدینہ نے تشدید کیساتھ پڑہا ہے اور باقیوں نے تخفیف سے پس اُن
کفار نے بدون علم کے خدا کیواسطے بیٹے اور بیٹیاں مقرر کی ہیں سُبْحَانَهُ پاک ہی وہ خدا وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ اور برتر ہے اس چیز سے کہ بیان ع ۶ ۱۰۹
کرتے ہیں وہ کہ اُسکے فرزند اور شریک قرار دیتے ہیں بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وہ پیدا کرنیوالا ہی آسمانوں کا اور زمین کا اور بدیع مفعول
مطلق فعل محذوف کا ہی اور بدیع خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہو بدیع السموات والارض أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ کہاں ہوے واسطے اسکے فرزند
وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہی واسطے اُس خدا کی زوجہ کہ اُس سے فرزند پیدا ہو اور کیونکر واسطے اُسکے زوجہ ہووے کہ اُسکا
کوئی ہمجنس ہی نہیں ہی وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور پیدا کیا ہی اُسنے ہر چیز کو پس مثل اُسکے مخلوقات میں سے کوئی کیونکر ہوگا کہ مخلوق مانند خالق کی نہیں
ہو سکتا وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ ساتھ ہر چیز کے عالم ہی اور خوب جانتا ہی پس نجاننے والے اُسکے مثل کیونکر ہو جاوینگے اور جو شخص
ایسا ہی وہ سب چیزوں سے بے نیاز ہے اور فرماتا ہی خدا کہ ذَٰلِكُمُ یعنی جو ہے کہ اُن صفات مذکورہ کیساتھ موصوف ہی وہ اللّٰهُ خدا
ہے جامع جمیع صفات کمال کا رَبُّكُمْ پروردگار تمہارا ہی لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہیں ہی کوئی معبود سوا اُسکے پرستش کی سوا اُسکے کہ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ وہ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی خالق خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہو خالق کل شیء اور جسوقت کہ وہ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہو تو فَاعْبُدُوهُ
پس عبادت کرو تم اُسکو کہ مستحق عبادت کا وہی ہی وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے نگہبان ہی اور کارساز ہی
بندوں کے امور کا اور خداتعالیٰ نے فرمایا کہ خدا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی جو کہ عالم میں ہی اور عالم میں بندوں کے افعال بھی ہیں پس اُنکا بھی پیدا کرنیوالا
ہوگا لیکن جو معتزلہ ہیں مراد خلق سے خلق تقدیری ہوگی یعنی اندازہ کرنیوالا ہی بندوں کے افعال کا کہ وہ اُسکے علم میں گذرے ہیں اور یا
مراد اُس سے یہ ہی کہ بندوں کے افعال اُس سے ہی صادر ہوتے ہیں کہ بندہ کا لازم آوے بلکہ بندہ بالکل مجبور ہے اور تمام اُسکا مجبور ہو اور یہ کہ مراد اوپر چیز
اجسام ہیں اور افعال اجسام میں سے نہیں ہیں لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ نہیں پاسکتی ہیں اُسکو بینائیاں یعنی وہ اس قابل نہیں ہی کہ
اُسکو کوئی اپنی آنکہہ سے دیکہہ سکے اس واسطے کہ نہ وہ جسم رکہتا ہی اور نہ وہ عرض ہی اور نہ اُسکے واسطے کوئی جہت ہی اور جسوقت کہ وہ ایسا ہو تو دیکہنا
اُسکا محال ہی اور ادراک سے مراد اس مقام میں دریافت کرنا اُسکی حقیقت کا نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ آنکہہ سے دریافت کرنا کسی چیز کا اُسکا دیکہنا ہی اور جو ہی
جیسے کہ کان سے دریافت کرنا سننا مراد ہوتا ہے اور جسوقت کہ وہ ایسا ہو کہ آنکہیں اُسکو نہیں پاسکتی ہیں تو جمیع اوقات میں اور ہر حالت میں نہیں پاسکتیں
اور اس کیفیت کا وہ نہیں ہی کہ بعضے وقت اُسکو دیکہتے ہوں اور بعضے وقت نہ دیکہہ سکتے ہوں بلکہ کسیوقت اُسکو نہیں دیکہہ سکتے نہ دنیا میں نہ آخرت
میں اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ بعضی آنکہ اُسکو دیکہہ سکتی ہو اور بعضی آنکہہ نہ دیکہہ سکتی ہو بلکہ کوئی آنکہہ اُسکو نہیں دیکہہ سکتی کہ دیکہنا اُسکا محال ہی
اور فرماتا ہی خدا کہ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ اور وہ پاتا ہی بینائیوں کو یعنی دیکہتا ہی بینائیوں کو بدون آنکہہ کے یعنی اُن چیزوں کو کہ جنکو بینائیاں

دیکھتی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مضاف دو نو جگہہ محذوف ہے یعنی نہیں پاتے ہیں اسکو صاحب بینائیون کے اور وہ پاتاہے صاحب بینائیونکو اور
حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے کہ مراد ابصار سے ابصار قلوب ہیں یعنی اوہام قلوب کہ ہر چیز کو بغیر دیکھے ہوئے احاطہ
کر سکتے ہیں اور پاسکتے ہیں لیکن اسکو وہ بھی نہیں پاسکتے چہ جائیکہ بینائی چشم کہ وہ تو اسکو ہرگز نہ پا سکینگی وھو اللطیف اور وہ پاکیزہ ہے
یا باریک بین ہے باریک چیزونکا دیکھنے والا پایندہ و خبر رکھنے والا کہ نہ ہو الخبیر خبردار ہر چیز سے اور واقف بندونکی مصلحتون اور تدبیرونکا اور فرماتا ہے خدا کہ
قد جاءکم بصائر تحقیق آئی ہیں تمہارے پاس نشانیان روشن یعنی دلیلین روشن من ربکم پروردگار تمہارے کیطرف سے
اور وہ اسطرح کی روشن ہین کہ گویا آنکھین ہین انکو دیکھ سکتی ہین فمن ابصر پس جو شخص کہ دیکھے حق کو اور اسکا باور کرے تو فلنفسہ پس
واسطے نفس اسیکے ہے فائدہ اسکا ومن عمی اور جو شخص کہ اندھا رہے اور نہ دیکھے دلیلون روشن کو انمین تامل اور تفکر کرکے تو فعلیہا پس
اوپر نفس اسیکے ہے ضرر اور نقصان اسکا وما انا علیکم بحفیظ اور نہیں ہون مین اوپر تمہارے نگہبان کہ تمہارے اعمال کی حفاظت کرون
اور تمکو جبرا دون میں پیغمبر ہون سوائے پیغام رسانی احکام خدا کے اور کچھ نہیں ہے اور یہ کلام رسول خدا کا ہے کہ جو حقتعالی نے نقل کیا ہے اور فرماتا ہے کہ وکذلک
نصرف الایات اور ایسے ہی طرح طرح سے بیان کرتے ہین ہم آیتون کو تیسیر کی اور وعدہ اور وعید کی ولیقولوا اور تا کہ کہین وہ
منکر والے کہ درست پڑھا ہے تو نے کسی سے یعنی قرآن کی آیتونکو ہم واسطے ہدایت کے بیان کرتے ہین اور یہ انجام اسکا ہے کہ بعضے لوگ ان آیتونکو
سنکر محمد صلعم سے کہین کہ تو نے کسی دوسرے آدمی سے یہ آیتین پڑہی اور سیکھی ہین اور انکو پڑہتے درست کر دار پڑہا ہے ولنبینہ اور
تا کہ بیان کرین ہم اسکو قرآن کو لقوم یعلمون واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین اور تامل اسمین کرتے ہین اور حق کو باطل سے جدا کرتے ہین یعنی
جو کہ کافر ہین وہ تو کہتے ہین کہ اے محمد تو نے کسی سے یہ آیتین پڑہی اور سیکھی ہین اور جو کہ مومن ہین وہ اسکی تصدیق کرتے ہین اور اسکو خوب سمجھتے ہین
اور کہتے ہین کہ کفار سے محمد اکو اپنے باپون دادون کیطرف بلاتے ہین خدا تعالی نے حضرت کیطرف خطاب کیا کہ اتبع ما اوحی الیک پیروی
کر تو جو کچھ کہ وحی کی گئی ہے طرف تیری من ربک پروردگار تیرے کیطرف سے کہ توحید اور عبادت ہے لا الہ الا ھو نہیں ہے کوئی معبود سزاوار
پرستش سوائے اسکے واعرض عن المشرکین اور منہ پھیر تو مشرکون سے اور انکے کہنے کیطرف توجہ نکر ولو شاء اللہ اور
اگر چاہتا خدا توحید کو لوگون پر جبر کرے تو ما اشرکوا نہ شرک کرتے وہ لیکن یہ امر مخالف تکلیف کرنے کے ہے بلکہ چاہتا ہے کہ لوگ اپنے اختیار سے اسکو
قبول کرین تا کہ مستحق ثواب کے ہون وما جعلناک اور نہیں کیا ہے ہمنے تجکو اے محمد صلعم علیہم حفیظا اوپر ان کافرون کے نگہبان
وما انت علیہم بوکیل اور نہیں ہے تو اوپر انکے نگہبان اور کارکن کہ انکے امور کا انتظام کرے بلکہ تجہیر تو فقط ہمارے احکام کو پہنچا دینا
نہ بجبر اور زبردستی کرنے ایمان کیواسطے اور کہتے ہین کہ جسوقت خدا نے آیہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کو نازل کیا تو مشرکین
قریش نے کہا کہ اے محمد اپنی زبان کو بتونکی دشنام دہی سے کوتاہ اور بند کر ورنہ ہم تیرے خدا کی ہجو کرینگے پس یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا
ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ اور مت برا کہو تم ایمان والو انکو کہ پکارتے ہین وہ کفار سوائے خدا کے انکو یعنی کفار جنکی
پرستش کرتے ہین انکو برا مت کہو فیسبوا اللہ پس برا کہینگے وہ خدا کو تمہارے مقابلہ مین عدوا بغیر علم اور دشمنی کی بغیر علم کے اپنی جہالت
سے اور عدوا بغیر واقع ہوا ہے اور یعقوب نے اسکو بضم عین و دال اور تشدید واو پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح عین اور سکون دال کذلک
ایسے ہی یعنی جیسے کہ آراستہ کیا ہے ہمنے ان کفار کے اعمال کو انکی نظرونمین ایسے ہی زینا لکل امۃ عملہم آراستہ کیا ہے واسطے ہر گروہ
کے عمل کو خواہ نیک ہو خواہ بد ہو اگر عمل نیک ہے تو بوجہ توفیق اور لطف ہے کہ اسکو توفیق اور لطف عطا کیا ہے اسواسطے وہ اعمال نیک کرتا ہے
اور اگر عمل بد ہے تو اسلئے ہے کہ توفیق انکو نہین بخشی ہے بسبب انکے انکار کرنیکے دلیلون اور معجزون ظاہرہ سے پس جسوقت توفیق کو انہنے ترک کیا اور
انکے حال پر انکو چھوڑ دیا تو شیطان انکے اعمال بد کو انکی نظرونمین اچھا کرکے دکھلاتا ہے اس سبب سے خدا تعالی نے مجازا آراستہ کرنے اعمال کو

اپنی طرف منسوب کیا ہی کہ اُسنے توفیق جو اُنہالی ہی اور توفیق کو اُٹہالینے وہ اعمال اُنکے نظروں میں اچہے معلوم ہونیلگے او حقیقت میں شیطان اُنکے اعمال کو
اچہا دکہلاتا ہی ثُمَّ اِلیٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ پہر طرف پروردگار اُنکے کے پہرنا اُنکا ہی واسطے جزاے اعمال کے فَيُنَبِّئُهُمْ پس خبر دیگا وہ اُنکو وقت جزا
دینے کے بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ساتھ اُسچیز کے کہ تہے وہ عمل کرتے خدا تعالیٰ نے اس آیت مین مومنین کو منع کیا ہی بتون کے برا کہنے سے اور فرمایا ہی کہ نہ برا
کہو تم اُنکو کہ جنکو کفار پرستش کرتے ہین کہ وہ تمہارے مقابلہ مین خدا کو برا کہینگے ایسے ہی چاہیے کہ علی الاعلان مخالفین کے بزرگونکو برا کہنا چاہیے کہ وہ سنینگے تو
تمہارے بزرگونکو برا کہینگے اور اگر وہ تمہارے اماموں کو برا نہ کہینگے تو تمہارے علماء کو برا کہینگے اور تمہارے برادر مومن کو برا کہینگے اور ایذا دینگے اور اگر تمہارا
برا کہنے سے عالم یا مومن کو برا کہینگے یا کسی مومن کو آزار پہنچاینگے تو اُسکا مواخذہ تمسے بیشک ہوگا چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خدا کو
کوئی برا نہین کہتا ہی لیکن جسنے خدا کے دوست کو برا کہا اُسنے خدا کو برا کہا اور اسی آیت کی تفسیر مین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اُنکو برا مت
کہو وہ تمکو برا کہینگے اور فرمایا کہ جسنے برا کہا خدا کے دوست کو اُسنے برا کہا خدا کو اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے عرض کی کہ ہم ایک شخص کو مسجد مین
دیکہتے ہین کہ وہ باواز بلند تمہارے دشمنوں کو برا کہتا ہی حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ہو گیا ہی اُس ملعون کو کہ ہمارے دینے سے ہوتا ہی اور باواز بلند برا
کہنے کا حکم کسی روایت مین بہی ائمہ معصومین علیہم السلام سے نہین آیا ہی اور سوا اُسکے موجب افزونی عداوت اور مانع ہدایت کا ہی اور کہتے ہین کہ قریش
کے اشراف نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ تو کہتا ہی کہ موسیٰ نے اپنا عصا پتھر پر مارا اُسمین سے بارہ چشمے پانی کے جاری ہوئے اور عیسیٰ مردونکو زندہ کرتا تہا
اور صالح نے اونٹنی کو پتھر سے باہر نکالا تہا اسطرح کا معجزہ تو کوئی ہمکو دکہلا کہ پہر ایمان لاوین حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو کہا کہ دعا کر کہ یہ کوہ
صفا سونا ہو جاوے حضرت نے فرمایا کہ اسطرح کا معجزہ اگر مین دکہلا دون تو پہر تم ایمان لاؤگے سب نے اس امر پر عہد کیا اور بہت سخت قسمین کہائین اور کہا
اگر تو ہمکو یہ معجزہ دکہلا دیگا تو ہم تیری موافقت اور پیروی میں ہین کیسی حضرت نے چاہا کہ دعا کرین جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی
کہ مین تیری دعا سے اس پہاڑ کو سونا کر دون لیکن ہماری عادت اور طریقہ اسطرح جاری ہی کہ اگر امت اپنے پیغمبر سے معجزہ طلب کرے اور وہ پیغمبر معجزہ
دکہلاتا ہو اور پہر امت اپنے عہد سے پہر جاوے اور عہد کو اپنے وفا نکرے تو ہم اُنپر عذاب نازل کرکے اُنکی بیخ کنی کر دیتے ہین اگر تو چاہے تو یہ معجزہ ہم ظاہر
کر دین لیکن بعد اُسکے عذاب ہوگا اور اگر چاہے در گزر کر کہ اگر وہ خود ایمان نہ لاوینگے تو اُنکی اولاد مین سے ایمان لاوینگے حضرت نے اس دوسری قسم کو
اختیار کیا چنانچہ فرمایا ہی خدا نے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ اور قسمین کہائین اُنہوں نے ساتھ خدا کے بہت سخت قسمین ایسی کہ لَئِنْ
جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا البتہ اگر آوے اُنکے پاس کوئی نشانی یعنی معجزہ تو البتہ ایمان لاوینگے وہ ساتھ اُسکے یعنی جو معجزہ کہ اُنہوں نے
طلب کیا تہا اگر وہ معجزہ اُنکے پاس آوے تو البتہ وہ ساتھ اُس معجزہ کے ایمان لاوینگے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگونسے کہ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ سوا
اسکے نہین کہ نشانیان یعنی معجزے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہین اور وہ اُنکے ظاہر کرنے پر قادر ہی اور فرمایا ہی کہ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اور کس چیز نے
خبر دی ہی تمکو اے مومنین کہ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ تحقیق وہ معجزہ جسوقت آوینگے اُنکے پاس اور وہ اُنکو دیکہین لَا يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاوینگے
وہ یعنی اے مومنین تم نہین جانتے ہو کہ وہ ایمان نہ لاوینگے اور معجزے کی ہی لیکن ہم جانتے ہین کہ وہ ایمان نہ لاوینگے اور اسواسطے فرمایا ہی کہ مومنین کو طمع
اور آرزو تہی کہ وہ معجزہ دیکہکر ایمان لاوین خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمکو خبر نہین ہی کہ وہ ایمان نہ لاوینگے وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ اور الٹ دینگے ہم
دلونکو وَاَبْصَارَهُمْ اور بینائیوں اُنکی کو بسبب اُنکے دیدہ و دانستہ انکار کرنیکے اور ظاہر اور روشن دلیلونسے اور اُنکو حال پر چہوڑ دین کہ وہ
اُس گمراہی مین پڑے رہین اور تصدیق نکرین لیکن حق کو اور نہ آنکہونسے حق کو دیکہین اور ہرگز ایمان نہ لاوین كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا جیسے کہ وہ
ایمان نہین لائے ہین بِهٖ ساتھ اُسکے اُن چیزونکے کہ جو نازل ہوئی تہین اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی مرتبہ کہ چاند کو شق ہوتے دیکہکر ایمان نہ لا ۱۳
ئے بسبب عناد اور حسد کے وَنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور چہوڑینگے ہم اُنکو بیچ زیادتی اور سرکشی اُنکی کے حیران اور سرگردان رہتے ہوئے
یعنی اُنکو اُنکے حال پر چہوڑ دین اور قہر اور جبر کر کے اعمال سے اُنکو منع نکرین تا کہ گمراہی پر وہ پڑے رہین وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ اور اگر ۱۴

اور تحقیق نازل کرتے ہم طرف اُن کفار کے فرشتوں کو چنانچہ مدعا اُنکا یہی ہو وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ اور کلام کرتے اُنسے مُردے چنانچہ یہی سوال اُنکا
ہی جیسے اے محمد صلعم وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ اور جمع کرتے ہم اوپر اُنکے ہر چیز کو پہلی ستوین سو قُبُلًا گروہ گروہ کہ وہ خدا کی توحید کی اور تیری نبوت
کی گواہی دیتے اور یا یہ کہ کل معجزوں کو جمع کرکے اُنکو دکھلاتے تو مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا نہ ہوتے وہ ایسے کہ ایمان لاتے إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ مگر یہ کہ
چاہتا خدا کہ جبر و قہر اُنسے ایمان کو قبول کرواتا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ اور لیکن اکثر اُنکے نادان ہیں اور نہیں جانتے ہیں کہ اگر اُنکو معجزہ دکھلا
جاتے تو بھی رغبت سو ایمان نہ لاتے پس سوگند جو بیچ مقدمہ میں وہ کہاتے ہیں اُنکی جہالت کا باعث ہوا اور قبلا حال واقع ہوا ہی اور وہ جمع قبیل
کی ہی معنی کفیل یا بمعنی صنف یا موجب کی معنی ہیں ہی اور اسکو ابن کثیر اور ابو عمر نے بضمتین پڑہا ہے اور ابو جعفر اور نافع اور ابن عامر نے بکسر قاف اور فتحہ با
اور اہل کوفہ نے بضم کاف اور فرمایا ہے کہ وَكَذَٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ یہ تیرے دشمن ہیں اے محمد صلعم ایسے ہی جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا کردیے ہیں ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ شیطان آدمیوں کو اور جنوں کو یعنی شیاطین خواہ آدمیوں میں
سے ہوں خواہ وہ جنوں میں سے پہلے سو دشمن ہوتے چلے آئے ہیں پیغمبروں کے اور شیاطین کا لفظ بدل ہی عدو سے اور عدو معنی اعداء یعنی پہلے لوگ
جو انبیاء سے عداوت کرتے تھے ہمنے اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا تھا ایسے ہی یہ کفار جو تجھسے عداوت کرتے ہیں اُنکو بھی اُنکے حال پر چھوڑ دیا ہو اور خیر اور شر سے
آگاہ کرکے اُسکو اختیار دیا تھا اور جبر نہیں کیا تھا لیکن اُنہوں نے اپنے اختیار سے شر کو اختیار کیا ایسے ہی تیرے دشمنوں کا حال ہی چونکہ تیرے زمانہ میں
کفار ہیں يُوحِي بَعْضُهُمْ وسوسہ ڈالتا ہی بعض اُنکا وہ شیاطین جن ہیں إِلَىٰ بَعْضٍ طرف بعض کے کہ وہ شیاطین انس ہیں یعنی کفار کے وہ
زُخْرُفَ الْقَوْلِ آراستہ بدروغ اور باطل کو سوئے قول اور گفتار کو یعنی دروغ اور باطل باتوں کو اُنکے دلوں میں وسوسہ کرکے ڈالتے ہیں کہ ظاہر
باتیں اُنکو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور ایسی باتیں اُنکے دلوں میں ڈالتے ہیں غُرُورًا واسطے فریب دینے کے وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا
پروردگار تیرا اے محمد صلعم جبر و قہر تو مَا فَعَلُوهُ نکرتے وہ یہ دشمنی کو پیغمبروں سے لیکن زبردستی اور جبر یا نہ کہنا منافی تکلیف کی تہا اسواسطے
جبر کرکے باز نرکہا فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے تو اُنکو اُنکے حال پر وَمَا يَفْتَرُونَ اور اُس چیز کو کہ افترا کرتے ہیں وہ اور جھوٹ بنا لیتے ہیں یعنی اُنکو
مع افترا اور دروغ اُنکی کے چھوڑ دے وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ اور تاکہ مائل اور راغب ہوں طرف اُس وسوسہ گمراہ کرنیوالے کے أَفْئِدَةُ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ دل اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ آخرت کے وَلِيَرْضَوْهُ اور تاکہ پسند کریں وہ اُس
سخن باطل کو واسطے اپنے وَلِيَقْتَرِفُوا اور تاکہ کسب کریں وہ مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ اُس چیز کو کہ وہ کسب کرنیوالے ہیں گناہوں میں سے
اور اپنے حبیب کو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تو اُن کفار کو سمجھو کہ أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا کیا پس سوائے خدا کے طلب کروں میں حکم کرنیوالے
والا کہ میرے اور تمہارے درمیان وہ حکم کرے اور حق کو باطل سے جدا کرے وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ اور وہ خدا وہ شخص ہی کہ نازل
کیا ہی اُسنے طرف تمہارے کتاب کو یعنی قرآن کو مُفَصَّلًا تفصیل سے بیان کیا گیا ہو جسمیں سراسر حق کو باطل سے جدا کردیا ہی اور ایمان کو
کفر سے علیحدہ کردیا ہی اور یہ حال واقع ہوا ہی وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ اور وہ لوگ کہ دی ہمنے اُنکو کتاب یعنی علماء یہود اور نصاریٰ سے
يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ جانتے ہیں وہ کہ تحقیق وہ کتاب نازل کی ہوئی ہی مِّن رَّبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے بِالْحَقِّ ساتھ حق اور
راستی کے بسبب موافق ہونے اُس کتاب کے اُنکی کتابوں سے اور وہ جانتے ہیں کہ نہ تو تُونے اُنکی کتابوں کو پڑہا اور نہ اُنکے علماء کی صحبت میں رہا ہی اور جو
اُنکو یقین اُسکی حقیقت کا ہی تو فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ پس نہ ہو تو شک کرنیوالوں میں سے اس امر میں کہ وہ اُسکی حقیقت کو جانتے ہیں
اور فرماتا ہی خدا کہ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی صِدْقًا وَعَدْلًا از روئے راستی اور انصاف کے یعنی
جو کچھ کہ احکام اور اخبار اور وعدہ اور وعید قرآن میں ہیں سب تمام ہو گیا اور حجت خدا کی توحید اور نبوت کو دیا ہیں کمال کو پہنچی لَّا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَاتِهِ نہیں ہی کوئی بدل دینے والا واسطے کلموں اُسکے خدا کے کہ وہ دلیلیں اور حجتیں اُسکی ہیں اور احکام اور اخبار اُسکے ہیں اسواسطے کہ خدا

نگہبان اُسکا ہی اور اپنے بندگان خاص کے سینون مین اُسکو جمع کر دیا ہی وَهُوَ السَّمِيعُ اور وہ سننے والا گفتار کا ہی الْعَلِيمُ جاننے والا اس
بات کا کہ جو دلمین ہی اور بعضے واعظین یہ ہی کہ مراد کلمۃ اللہ سے دین خدا ہی اور بعضی روایتین مین ہے کہ مراد اُس سے حجت خدا ہی اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہی کہ امام اپنی ماں کے شکم مین لوگونکی باتونکو سنتا ہی اور جسوقت پیدا ہوتا ہے وہ تو اُسکے شانون کے درمیان اور ایک روایت
مین ہی کہ وہ تو آنکھون کے درمیان اور ایک روایت مین ہی کہ بازوی راست پر لکھا جاتا ہی وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا اور جسوقت امامت اُسکو حاصل
ہوتی ہی تو خدا تعالیٰ ایک عمود نور کا اُسکے واسطے پیدا کرتا ہے کہ وہ اُس سے دیکھتا ہی اعمال کو اپنے شہر کے لوگون کے اور فرماتا ہی خدا کہ وَإِنْ تُطِعْ
أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ اور اگر فرمانبرداری کرو تو اکثر اُن لوگونکے کہ بیچ زمین کے ہین یعنی کفار اور بدکارون اور جاہلون کو تو يُضِلُّوكَ
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ دور کر دینگے وہ تجکو راہ خدا کی سے واسطے کہ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ نہین پیروی کرتے ہین وہ مگر گمان کی
اور گمان اُنکا یہ ہے کہ باپ دادا ہمارے حقیر تھے اور حال یہ ہے کہ وہ بتونکی پرستش کیا کرتے تھے اور یہ بات کہ وہ اپنے فکرون اور خیالون باطل کو
حق جانتے ہین وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ اور نہین ہین وہ مگر اٹکل کرتے اور جو کہتے ہین دروغ کہتے ہین خدا کیطرف منسوب کرتے ہین کہ اُسکے فرزند
ہی یا پرستش بتونکی کرتے ہین اس امید پر کہ وہ ہماری سفارش کرینگے خدا کے نزدیک کہ وہ مقربان درگاہ خدا ہین اور حلال کرنا حرام کا اور حرام
کر دینا حلال کا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ وہ مومنین سے کہتے تھے کہ جسکو تم اپنے ہاتھ سے مارو اُسکو تو کہاتے ہو اور جسکو خدا تعالیٰ نے مار ڈالا ہی
نہین کہاتے ہو پس یہہ تہا اُنکا گمراہ کرنا جو کہ خدا نے فرمایا ہی کہ تجکو گمراہ کر دینگے إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ تحقیق پروردگار تیرا وہ زیادہ جاننے والا ہی
مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ اُس شخص کو کہ جو گمراہ ہوتا ہے راہ اُسکی سے وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ اور وہ بہی زیادہ عالم ہے ساتھ ہدایت
پانیوالون کے اور من موصول ہی یا موصوف ہی اور منصوب ہی اُس فعل سے کہ دلالت کرتا ہے اُسپر اعلم اور علیم سے منصوب نہین ہی اسواسطے کہ افعل
تفضیل اسم ظاہر مین عمل نہین کرتا ہے لیکن اعلم کا مضاف الیہ ہو سکتا ہی اور کہتے ہین کہ کفار مردار کو کہاتے تھے اور مسلمانونکو کہتے تھے کہ تم اپنے ہاتھ کا
مارا ہوا کہاتے ہو اور خدا کا مارا نہین کہاتے ہو خدا نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ پس کہاؤ تم اُس مین سے کہ ذکر
کیا گیا ہی نام خدا کا اوپر اُسکے وقت ذبح کے إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ اگر ہو تم ساتھ آیتون اُسکی کے ایمان لانیوالے کہ جو
حلال کیا ہی بیشک وہ حلال ہی اور جو چیز اُسنے حرام کیا ہی وہ بیشک حرام ہی وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا اور کیا ہی واسطے تمہارے کہ نہین کہاتے ہو تم
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اُسمین سے کہ ذکر کیا گیا ہی نام خدا کا اوپر اُسکے وقت ذبح کے وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ اور تحقیق تفصیل بیان کر دیا ہی
واسطے تمہارے خدا نے مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ جو چیز کہ حرام کیگئی ہی اوپر تمہارے آیہ حرمت علیکم المیتۃ مین إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ مگر وہ چیز کہ
مضطر اور محتاج ہوئے تم إِلَيْهِ طرف اُسکی حرام چیزون سے وقت شدت گرسنگی کے کہ بغیر کہانے اُس چیز حرام کے خوف ہلاک ہونیکا ہی سو وہ تمہین
بقدر سد رمق کہانیکی اجازت ہی وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ اور تحقیق بہت آدمی البتہ گمراہ کرتے ہین لوگونکو حلال کو حرام کہتے ہین اور حرام کو
حلال کہتے ہین بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ساتھ خواہشون اپنی کے بغیر علم کے یعنی بدون حجت اور دلیل کے إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ تحقیق پروردگار
تیرا وہی خوب جاننے والا ہی اور عالم زیادہ ہی بِالْمُعْتَدِينَ ساتھ حد سے گذرنیوالونکے کہ حلال سے طرف حرام کے رغبت کرتے ہین اور فرماتا ہی کہ وَذَرُوا
ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ اور چہوڑ دو تم ظاہر گناہ کو اور باطن اُسکو یعنی ظاہر اور پوشیدہ کوئی گناہ نکرو اور سب گناہون کو ترک کر دو
إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ تحقیق جو لوگ کہ کسب کرتے ہین گناہ کو ظاہر ہین یا باطن ہین سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ
قریب ہی کہ بدلا دیئے جائینگے وہ ساتھ اُس چیز کے کہ ہین وہ کسب کرتے اور کہتے ہین کہ جسوقت کفار نے مسلمانون سے کہا کہ جسکو تم اپنے ہاتھ سے مارتے ہو
اُسکو تم کہاتے ہو اور جسکو خدا مارے اُسکو نہین کہاتے ہو اور کہتے ہین کہ جسوقت کفار نے کہا تہا آنحضرت کو کہ گوسفند جو مرجاتی ہی اُسکو مارنیوالا کون
حضرت نے فرمایا کہ اُسکا پیدا کرنیوالا اور مارنیوالا خدا ہے کفار نے کہا کہ تعجب ہی کہ جسکو تم اور باز مارتے ہین اور سگ اُسکو قتل کرتے ہے وہ تو حلال ہی اور

اور پاک ہے اور جسکو خدا مارتا ہے وہ حرام اور ناپاک ہے یہ بات سنکر بعضے مسلمانون سست ایمان کے دلون مین بہی وسوسہ ہوا حق تعالی نے اُنکے اس وسوسہ کو دفع کرنیکو آیت
نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اور نہ کہاؤ تم اُس چیز مین سے کہ نہین ذکر کیا گیا ہے نام خدا کا اوپر اُسکے وقت
ذبح کی وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ اور تحقیق وہ البتہ فسق ہے اور بدکام ہے یعنی جسپر نام خدا کا ذکر نہین کیا گیا ہے وقت ذبح کی وہ باہر ہے حکم خدا سے اُسکو مت کہاؤ
وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ اور تحقیق شیاطین البتہ وسوسہ ڈالتے ہین إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ طرف دوستون اپنے کے وہ کفار ہین لِيُجَادِلُوكُمْ
تاکہ جہگڑا کرین وہ تمسے اسطرح سے کہ جسکو تم خود مارتے ہو تو اُسکو کہاتے ہو اور جسکو خدا مارے اُسکو نہین کہاتے ہو وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ اور اگر کہا مانو گے تم اے
مسلمانون اُن کفار کا کہ حرام کو حلال جانو تو إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ تحقیق تم بہی البتہ شرک کرنیوالے ہو اسواسطے کہ جو کوئی خدا تعالی کی حکم کو ترک کرے
ع ۱۴ / ۱ اور مشرکون کی پیروی کرے تو وہ بہی مثل مشرکین کے ہوگا اور مسلمان کی ہاتہ کا ذبح کیا ہو جسوقت خدا کا نام لیکر حیوانون کو ذبح کرے تو کہانا اُسکا مباح ہے اور کافر اہل
کتاب اور ناصبی کی ہاتہ کا ذبح کیا ہو حلال نہین ہے اور وقت ذبح کی چاہیے کہ خدا کا نام لیوے اور اگر عمدًا خدا کی نام کو ترک کرے تو کہانا اُسکا بہی جائز نہین ہے
اور وقت ذبح کی قبلہ کیطرف جانور کا منہ کرنا چاہیے اور اگر عمدًا قبلہ کیطرف اُسکا منہ نکریگا تو کہانا اُسکا بہی جائز نہین ہے اور عمدًا اُسکے سر کو تن سے جدا کرنا
وقت ذبح کی مکروہ ہے اور ایسے ہی اُسکے سرد ہونیسے پہلے اُسکی کہال کو ادہیڑنا اور اگر بے ارادہ جدا ہو جاوے تو اُسکا کچہ مضایقہ نہین کچہ
مکروہ نہین ہے اور بعد ذبح کرنیکے اُس حیوان کو چہوڑ دیوے کہ دم اُسکا نکل جاوے اور بعد اُسکے اعضا اُسکے کو کاٹے اور جدا کرے اور اگر دم نکلنے سے پہلے اُسکو کاٹے
اور ادہیڑیگا تو وہ مکروہ ہو جاویگا اور بعضے حرام کہتے ہین اور عورت اور لڑکا تمیزدار بہی ذبح کر سکتا ہے اور باقی مسائل ذبح کی فقہ کی کتابون مین ہین
اور اب خدا تعالی واسطے اہل حق اور اہل باطل کی مثال بیان کرتا ہے کہ أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ آیا جو شخص کہ مردہ ہو یعنی مردہ بسبب
کفر کے پس زندہ کیا ہمنے اُسکو اسلام عطا کرکے یا مردہ ہو بسبب جہل کی پس زندہ کیا ہمنے اُسکو علم بخشش کرکے وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا اور کر دیا ہمنے
واسطے اُسکے نور کو دلیلین روشن اور حجتین بینے اُسکو تعلیم کین یہانتک کہ درمیان حق اور باطل کے فرق کرسکیگا اور ایسا نور دیا کہ يَمْشِي بِهِ
فِي النَّاسِ چلتا ہے وہ ساتہ اُس نور کے درمیان آدمیون کی راہ راست کو تو ہوگا وہ شخص كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ مانند اُس شخص
کی کہ وہ بیچ اندہیرون کے ہے کہ وہ اندہیرے گمراہی کی ہین اور تقدیر كَمَنْ مَثَلُهُ کی مثل من ہو ہے یعنی مانند اُس شخص کی کہ وہ بیچ اندہیرون گمراہی کے ہے ایسے
اندہیرے کہ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا نہین ہے وہ نکلنے والا اُنسے بسبب عناد کے اور دنیا کو اہل ہدایت نے تشدید سے ٹالے كَذَٰلِكَ ایسی طرح
جیسے کہ آراستہ کیا ہے خدا نے ایمان کو دلون مین مومنین کے ایسے ہی زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ آراستہ کیا گیا ہے واسطے کافرون کی یعنی شیطان نے آراستہ کیا
ہے واسطے اُنکی مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وہ چیز کہ ہین وہ عمل کرتے اور کہتے ہین کہ یہ آیت اُسوقت نازل ہوئی ہے کہ جسوقت ابو جہل لعین نے خدمت مین جناب
رسول خدا کی بے ادبی کی تہی اور ایذا پہنچائی تہی اور حضرت امیر حمزہ شکار مین تہے جب شکار سے واپس ہوکر تشریف لائے تو لوگون نے حضرت امیر حمزہ
سے شکایت کی کہ تمہارے بہتیجے محمد کو ابو جہل نے بہت آزار دیا امیر حمزہ یہ سنکر بہت غصہ ہوئے اور ابو جہل کے سر پر کمان ماری کہ سر اُسکا زخمی ہو گیا
اور اُسیوقت امیر حمزہ ایمان لائے پس زندہ بنور اسلام امیر حمزہ ہین اور گرفتار تاریکی ضلالت ابو جہل ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ
حضرت عمار یاسر اور ابو جہل کی حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے اور اگرچہ بسبب نزول اس آیت کا خاص ہے لیکن حکم اُسکا عام ہے اور فرماتا ہے خدا کہ
وَكَذَٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ مکہ مین بڑے سخت گنہگار ہین ایسے ہی جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ پیدا کیے ہمنے بیچ ہر بستی کے
أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا بڑے گناہ کرنیوالے اُسکے کہ انجام کار اُنکا یہ تہا کہ لِيَمْكُرُوا فِيهَا مکر کرین بیچ اُس بستی کے کہ لوگونکو ایمان لانے سے باز رکہین
جیسے کہ ولید ابن مغیرہ نے راہ مکہ پر آدمی بٹہلائے تہے کہ آنیوالون کو پیغمبر کی ملاقات اور ایمان لانیسے باز رکہتے تہے اور پیغمبر کو کاہن و ساحر کہتے تہے یہ باتین خدا تعالی فرماتا ہے
وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ اور نہین مکر کرتے ہین وہ کفار مگر ساتہ جانون اپنی کے اسلیے کہ وبال اُسکا اُنکی جانون پر ہے وَمَا يَشْعُرُونَ
اور نہین اطلاع رکہتے ہین وہ کہ عذاب مکر کا مکر کرنیوالے کو ہے اور کہتے ہین کہ ابو جہل اور اُسکے ہمراہی کہتے تہے کہ ہم اولاد عبد مناف کی ہر شرف اور بزرگی مین

شریک ہین وراے وکہتے ہین کہ ہم بہی پیغمبری اور وحی اُسپر نازل ہوتی ہی محمد ہم اُسکے تابع ہونگے یہانتک کہ وحی ہمپر نازل ہو جیسے کہ اُسپر نازل
ہوتی ہی خدا تعالیٰ نے اِس حال سے خبر دی کہ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ اور جسوقت آتی ہی اُنکے پاس آیت قرآن کی یا کوئی معجزہ نبوت کی
نبوت مین تو قَالُوْا کہتے ہین وہ کفار عناد اور حسد کی راہ سے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ ہرگز نہ ایمان لاینگے ہم اور باور نکرینگے اُس آیت یا معجزہ کا حَتّٰى
نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ یہانتک کہ دیے جاوین ہم مثل اُس چیز کی کہ دیے گئے ہین رُسُلُ اللّٰهِ پیغمبر خدا کی یعنی جیسے کہ پیغمبرونکو خدا نے کتاب
دی ہی ویسے ہی ہم کو بھی دیوے پس خدا تعالیٰ اُنکے رد مین فرماتا ہی کہ اَللّٰهُ اَعْلَمُ خدا زیادہ عالم ہی اور خوب جانتا ہی حَيْثُ يَجْعَلُ
رِسَالَتَهٗ اِس جگہہ کو کہ مقرر کرتا ہے رسالت اپنی کو جسجگہہ کہ محل اُسکا کونسا ہی اور کون مستحق رسالت کا ہی اسواسطے کہ پیغمبری نسب کی جہت سے
نہین ہوتی کہ جو کوئی نسب مین اچھا ہو وہ پیغمبر ہو بلکہ پیغمبری نفس کی فضائل کی جہت سے ہوتی ہی اور بعضون نے رسالت کو رسالات
پڑہا ہے سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا قریب ہی کہ پہنچے اُن لوگونکو گناہ کیا ہی اُنہون نے کفر کے صَغَارٌ خواری اور رسوائی
عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہی وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ عذاب سخت بسبب اُسکے کہ ہین وہ مکر کرتے مومنین سے اور فرماتا
ہی فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ پس وہ شخص کہ ارادہ کرے خدا یہ کہ ہدایت کرے اُسکو اور طریق حق کا اُسکو شناسا کرے تو يَشْرَحْ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ کھولدیتا ہی سینہ اُسکے کو واسطے قبول کرنے اسلام کے یعنی اُسکے دلکو مستعد ایمان کا کردیتا ہی بسبب قائم کرنے
دلیلون حقیقت اسلام کی اور دور کرنے وسوسون شیطان کا اور وہمون باطل کے وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ اور جس شخص کو ارادہ کرے
کہ گمراہی مین پڑا رہنے دے اُسکو بسبب اُسکے انکار کرنے اُسکا اور بسبب اُسکے عناد کے اور نہ تأمل کرنے کے دلیلون روشن ہین اور توفیق اور لطف کو
اُس سے اٹھا لے تو يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا کردیتا ہی سینہ اُسکے کو تنگ سخت کہ ہرگز سخن حق کو قبول نکرے كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ
فِي السَّمَآءِ گویا کہ چڑھتا ہی وہ بیچ آسمان کی حق کے سننے سے یعنی حق کے سننے سے بھاگتا ہی اور آسمان پر چڑھتا ہی کہ حق کو نہ سنے اور
اور روایات صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو لوگون نے جناب رسول خدا صلعم سے شرح اللہ صدرہ کو دریافت کیا کہ اِس
کیا مراد ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ مومن کے دل مین نور کو داخل کرتا ہے کہ اُس سے سینہ اُسکا کھل جاتا ہی اور کشادہ ہو جاتا ہی لوگون نے پوچھا کہ اُسکی علامت
کیا ہی کہ جس سے پہچانا جاتا ہی فرمایا کہ رجوع کرنا طرف خانہ دوام کی یعنی طرف آخرت کی اور کنارہ کشی کرنی خانہ غرور سے یعنی دنیا سے اور مستعد ہونا
[illegible] ضیق اور حرج کی فرق مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ ضیق تو وہ ہوتا ہی کہ جسمین کچھ سوراخ ہوتا ہے کہ جس سے سنتا ہی
اور دیکھتا ہی اور حرج وہ ہے کہ بالکل بند ہوتا ہی اور اسمین سوراخ نہین ہوتا کہ جس سے سنے اور دیکھے اور نہ اُس سے کوئی چیز نکلنے پاتی ہی
اور نہ کوئی چیز اسمین داخل ہو سکتی ہی كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ تنگ کرتا ہے کفار کے سینہ کو ایسے ہی يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ کردیتا ہی
خدا ناپاکی کو یعنی غالب کرتا ہے عذاب کو یا لعنت کو عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اوپر اُن لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے ہین وہ خدا پر
اور اُسکی توحید پر عناد کی راہ سے وَهٰذَا اور یہ یعنی راہ اسلام صِرَاطُ رَبِّكَ راہ پروردگار تیرے کی ہی مُسْتَقِيْمًا سیدھی اور راہ یہ
راست ہونیوالی ہی کہ کسیطرح کی کجی اسمین نہین ہی اور یہ حال واقع ہوا ہی اور فرماتا ہی کہ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق تفصیل سے بیان
کی ہین ہمنے آیتین قرآن کی لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین وہ اور جانتے ہین کہ قادر مطلق خدا ہی غیر اُسکا
اور جو کچھ کرتا ہے وہ موافق حکمت کے کرتا ہے لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ واسطے اُن لوگونکے کہ جو نصیحت پکڑتے ہین خانہ سلامتی ہی کہ وہ بہشت ہی
عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اُنکے کے وَهُوَ وَلِيُّهُمْ اور وہ دوست اُنکا ہی اور نصرت اور مدد کرنیوالا اُنکی دنیا مین اور ثواب بخشنے والا
آخرت مین بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بسبب اُسکے کہ تھے وہ عمل کرتے یعنی عمل کرتے تھے دنیا مین نیک موافق مرضی خدا کی اور فرماتا ہی خدا کہ وَيَوْمَ
يَحْشُرُهُمْ اور یاد کرو اُس روز کو کہ جمع کرینگے ہم جن اور انسان کو جَمِيْعًا سب کو اور حفص اور روح نے یحشر پڑہا ہے یا سے غائب کا صیغہ

یعنی جمع کریگا خدا قیامت کے روز کل آدمیون اور جنون کو حساب کیلیے اور جزا کی واسطے انکی اور ندا کریگا انکو یا معشر الجن قد
استکثرتم من الانس اے گروہ جنون کی تحقیق کہ بہت چاہا تمنے آدمیون سے بہکانا اور گمراہ کرنا انکا وقال اولیاءھم من الانس و کہینگے
دوست ان جنون کے آدمیون مین سے جنکو کہ انہون نے گمراہ کیا ہے ربنا استمتع بعضنا ببعض اے پروردگار ہمارے فائدہ اٹھایا ہے بعض
ہمارے نے ساتھ بعضے کی کہ آدمیون نے تو جنون سے یہ فائدہ اٹھایا کہ جنون سے انکو خواہش نفسانی اور دنیا کی لذتونکی راہ بتلائی اور جنون نے
آدمیون سے یہ فائدہ اٹھایا ہے کہ آدمیون نے انکی فرمانبرداری کی ہے اور جنون نے مراد اپنی آدمیون سے حاصل کی ہے اور کہینگے وہ کہ و
بلغنا اجلنا الذی اجلت لنا اور پہنچے ہم مدت اپنی کو جو کہ مقرر کی تہی تو نے واسطے ہمارے یعنی تا مرگ انکی فرمانبرداری ہمنے کی
اسکا حال ہوگا ہمارا قال کہیگا خدا کہ النار مثواکم خالدین فیہا آتش دوزخ جگہ تمہاری ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اسکے
الا ما شاء اللہ مگر جو کچھ کہ چاہے خدا آگ سے نکال کر زمہریر مین بھیجدین ان ربک حکیم علیم تحقیق پروردگار تیرا صاحب
حکمت ہے کہ جو کچھ جن اور انسان کی ساتھ کرے وہ موافق حکمت کرے علیم و جاننے والا ہے انکے احوال کا وکذلک اور ایسے ہی یعنی
ع ۱۵ جیسے کہ چھوڑ دیتے ہین ہم کفار جن اور انسان کو انکے حال پر بسبب انکی عناد کے کہ ایک دوسری پر غالب ہو جاتی ایسے ہی نولی بعض
الظالمین بعضا غالب کر دیتے ہین ہم بعضے ظالمونکو بعضے پر دنیا مین اور انکے حال پر چھوڑ دیتے ہین کہ اپنے اختیار سے جو کچھ چاہین وہ
کرین بما کانوا یکسبون بسبب اسکے کہ تھے وہ کسب کرتے گناہونکو یعنی بسبب انکے گناہون کے ظالمونکو اوپر انکے حاکم انکا
کر دیتے ہین اور انپر غالب کر دیتے ہین کہ انپر وہ ظلم کرین اور قیامت کے روز خدا تعالی کفار جن اور انسان کو ندا کریگا کہ یا معشر الجن
والانس اے گروہ جنون کی اور آدمیون کی الم یاتکم رسل منکم کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر بیچ تمہارے یقصون
علیکم آیاتی بیان کرتے تھے وہ اور پڑھتے تھے اوپر تمہارے آیتون میری کو وینذرونکم لقاء یومکم ھذا اور ڈراتے تھے تمکو
ملاقات کرنے سے روز تمہارے کے یہ ہے وہ روز کہ روز قیامت کا ہے قالوا شھدنا علی انفسنا کہینگے وہ جواب مین کہ گواہی دیتے ہین ہم
اوپر نفسون اپنے کی جرم اور گناہ کی یعنی اقرار کرتے ہین ہم کفر کا اور واجب ہونے عذاب کا اپنے اوپر وغرتھم الحیوۃ الدنیا اور
فریفتہ کر دیا تہا انکو زندگانی دنیا کی قیامت کے روز کی ہولونکو اور جزا اور سزا ملنے کو وہ بہول گئے تہے اور جانتے تہے کہ بس یہ دنیا ہی کی زندگانی
ہے اور بعد مرنے کے کچھ نہوگا اور جس وقت قیامت کی ہولونکو اور عذاب کو دیکھینگے تو گناہون کا اپنے اقرار کرینگے وشھدوا علی انفسھم
گواہ دینگے وہ اوپر نفسون اپنے کے انھم کانوا کافرین یہ کہ تحقیق تھے وہ کفر کرنیوالے اور قوم جن مین سے بھی کوئی پیغمبر ہوا ہے یا نہین اس مین
اختلاف ہے مشہور یہ ہے کہ جنون مین سے کوئی پیغمبر نہین ہوا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد رسولان جن سے یہ ہے کہ چند کس قوم اجنہ سے اپنی قوم
کو جا کر ڈراتے تہے اور پیغام پیغمبر کا انکو پہنچاتے تہے اور پیغمبر اور کتاب کی انکو خبر دیتے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ جن اجنہ نے پیغام ہمارے پیغمبر کا اپنی قوم
کو پہنچایا تہا وہ سات شخص تہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے محمد صلعم کو جن اور انسان کی دونو کیطرف پیغمبر کر کے
بھیجا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ خدا تعالی نے قوم اجنہ مین سے کسی کو پیغمبر کر کے بھیجا ہے یا نہین فرمایا کہ ہان خدا تعالی نے
ایک شخص کو انہین سے پیغمبر کر کے بھیجا تہا کہ نام جسکا یوسف تہا اسنے قوم اجنہ کو لوگونکو طرف ایمان کے بلایا انہون نے اسکو مار ڈالا اور فرمایا
ہے خدا نے ذلک یہ بھیجنا پیغمبرونکا ان لم یکن ربک مھلک القری بظلم اسواسطے ہے کہ نہین پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیو
لوگونکا ساتھ ظلم کے کہ وہ کفر کرین واھلھا غافلون جس وقت کہ لوگ ان بستیون کے غافل ہون کہ پیغمبر کے آنیکی خبر نرکہتے ہون
اور انپر عذاب نازل کرے انکی بے خبری مین کہ قیامت کے روز وہ عذر کرین کہ تو نے ہمارے پاس کسی پیغمبر کو نہین بھیجا کہ وہ ہم کو ڈراتا اور
اس آیت سے دو امر ثابت ہوئے ایک تو یہ کہ خدا پر پیغمبر کا بھیجنا واجب ہے اور دوسری یہ کہ خدا عادل ہے کسی پر ظلم نہین کرتا ہے ولکل

درجات اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں بندوں میں سے مما عملوا اس چیز میں سے کہ عمل کیا ہے انہوں نے وما ربک اور نہیں ہے پروردگار تیرا بغافل عما یعملون ۝ بیخبر اس چیز سے کہ عمل کرتے ہیں وہ کہ سب کو موافق انکے اعمال کے جزا دیگا و ربک الغنی ذو الرحمۃ اور پروردگار تیرا بے پروا ہے صاحب رحمت کا بندوں پر عبادت کی بندہ کی کچھ پرواہ نہیں ہے ان یشا اگر چاہے وہ اور مصلحت اسکی تقاضا کرے تو یذھبکم لیجائے تمکو اے کافرو اور گنہگارو و یستخلف من بعدکم اور جانشین اور قائم مقام کرے پیچھے تمہارے ما یشاء جسکو چاہے اپنی مخلوقات میں سے کما انشاکم جیسے کہ پیدا کیا ہے تمکو خدا نے من ذریۃ قوم اخرین ۝ اولاد قوم دوسرے سے کہ وہ باپ تمہارے تھے لیکن تمپر رحم کر کے مرنیکے وقت تک تمکو باقی رکھا ہے کہ تم یا تمہاری اولاد میں سے ایمان لاویں ان ما توعدون تحقیق وہ چیز کہ وعدہ کیے جاتے ہو تم اسکے آنیکا لات البتہ آنیوالی ہے وہ کہ قیامت ہے اور اسکے آنے میں کسیطرحکا شک نہیں ہے وما انتم بمعجزین ۝ اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے خدا کو کہ قیامت کو نہونے دو اور عذاب جو پہنچنے سے بری رہو اور فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم یا قوم اعملوا علی مکانتکم اے قوم میری عمل کرو تم اوپر طاقت اپنی کی اور ابوبکر نے عاصم سے مکانتکم کو مکاناتکم پڑھا ہے یعنی جسقدر کہ تم میں طاقتیں ہیں کفر اور عداوت کی کرتے رہو کہ انی عامل تحقیق میں عمل کرنیوالا ہوں اسلام کو رواج دینے میں اور صبر کرنے پر فسوف تعلمون ۝ پس قریب کہ جانو گے تم من تکون لہ عاقبۃ الدار ۝ اس شخص کو یا کون شخص ہے کہ ہو گی واسطے اسکے عاقبت نیک خانہ آخرت کی یا ہم اور تم دونوں سے اور من تکون کو حمزہ اور کسائی نے من یکون پڑھا ہے انہ لا یفلح الظلمون ۝ تحقیق کہ نہیں رستگاری پاتے ہیں ظلم کرنیوالے بسبب کفر اور شرک اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عرب کے مشرکین زراعت میں خط کھینچکر آدھا تو خدا کیواسطے اور آدھا بتوں کے واسطے تقسیم کرتے تھے اور ایسے ہی چوپایوں کو تقسیم کرتے تھے اور جو کہ خدا کا حصہ ہوتا تھا وہ تو محتاجوں اور مہمانوں کو دیتے تھے اور جو حصہ کہ بتوں کا ہوتا تھا وہ بتخانہ کے خادموں کو دیتے تھے اور اگر حصہ خدا کا بہتر ہوتا تھا اسکو بتوں کے حصہ سے بدل لیتے تھے اور اگر بتوں کا حصہ بہتر ہوتا تھا تو اسکو بدستور رہنے دیتے تھے اور اگر خدا کی حصہ میں سے کوئی چیز بتوں کی حصہ میں جا پڑتی تھی تو اسکو وہیں سے نہ اٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا غنی اور تونگر ہے اسکو اسکی کیا احتیاج ہے اور اگر بتوں کی حصہ میں سے کچھ خدا کے حصہ میں ملجاتا تھا تو اسکو واپس اٹھا کر بتوں کے حصہ میں ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ فقیر اور محتاج ہیں حقتعالی اس مقدمہ سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ و جعلوا للہ مما ذرا من الحرث اور مقرر کیا انہوں نے واسطے خدا کی اس چیز میں سے کہ پیدا کیا ہے خدا نے کہ زراعت ہے وہ والانعام اور چوپایوں میں نصیبا ایک حصہ کو یعنی حقتعالی نے جو زراعت اور چوپایوں کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے انمیں سے انہوں نے ایک حصہ خدا کے واسطے مقرر کیا ہے اور ایک حصہ بتوں کے واسطے فقالوا ھذا للہ پس کہا انہوں نے یہ حصہ واسطے خدا کے ہے بزعمھم ساتھ گمان اپنے کے اور دعوی باطل اپنے کے اور کسائی نے زعم کو بضم زا پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح زا یعنی اپنے گمان اور دعوی باطل سے انہوں نے کہا ہے ایک حصہ تو وہ حصہ میں سے خدا کیواسطے ہے و ھذا اور یہ حصہ دوسرا لشرکائنا واسطے شریکوں ہمارے کے ہے کہ وہ بت ہیں اور حقتعالی کے شریک بنے وہ مقرر کیے ہیں فما کان لشرکائھم پس وہ حصہ کہ ہے واسطے شریکوں انکے کہ انکے گمان باطل میں فلا یصل الی اللہ ۝ پس نہیں پہنچتا ہے وہ طرف خدا کی کہ خدا انمیں تصرف نہیں کرتا ہے وما کان للہ اور وہ حصہ کہ ہے واسطے خدا کی فھو یصل الی شرکائھم ۝ پس وہ پہنچتا ہے طرف شریکوں انکے کی گمان باطل میں کہ اگر خدا کا حصہ بہتر ہوتا ہے تو اسکو اٹھا کر بتوں کی نام کر دیتے ہیں ساء ما یحکمون ۝ بری ہے وہ چیز کہ حکم کرتے ہیں وہ کفار اور فرماتا ہے خدا کہ و کذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ شیطان نے زینت اور آرایش باطل حصوں کی تقسیم میں کی ہے ایسے ہی زین لکثیر من المشرکین زینت اور آرایش دی ہے واسطے بہت کی مشرکوں کی بیچ قتل اولادھم مار ڈالنے اولاد انکی کو شرکاءھم شریکوں انکے نے کہ وہ شیاطین ہیں یا خدمتگار

بتخانہ کی ہین کہ جسوقت مشرکین مین سے کسی کے دختر پیدا ہوتی تہی اسکے باپ کو ملامت کرتے تہے وہ واسطے ننگ اور عار کے اسکو قتل کرتا تہا کہ زندہ
ہی گور مین لیجا کر رکھہ دیتا تہا یا مار ڈالتا تہا اور یا شیطان کے وسوسے سے واسطے تقرب بتون کے اُس دختر کو قربانی کرتا تہا اسواسطے یہ امر
اسکی نظر مین آرایش دی تہی لِيُرْدُوهُمْ تاکہ ہلاک کرین وہ انکو یعنی گمراہ کرین وہ انکو اغوا کرکے وَلِيَلْبِسُوا اور تاکہ پوشیدہ اور خلط
کرین وہ عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ اوپر انکے دین انکا کہ وہ ملت اسمعیل تہا وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا کہ مجبور و قہر شیاطین کو باز رکہے تو
مَا فَعَلُوهُ نکرتے وہ اسکو لیکن جبر کرنا مخالف ہے ثواب کی مستحق ہونیکے اسواسطے کہ استحقاق اُسوقت ثابت ہوتا ہے کہ جسوقت اپنے اختیار
کرے اور جسوقت کہ ایسا حال ہے فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ پس چہوڑدے تو انکو اور اُس چیز کو کہ افترا کرتے ہین وہ اپنے جی سے جہوٹ بنا لیتے ہین
وَقَالُوا اور کہا ان کافرون نے کہ هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَحَرْثٌ یہ چوپائے اور کہیتی کہ حصہ ہمارے خداؤن کا ہے حِجْرٌ حرام ہے ہمپر لَا
يَطْعَمُهَا اِلَّا مَنْ نَشَاءُ نہ کہاوے اسکو مگر وہ شخص کہ چاہین ہم بتخانہ کے خادمون مین سے کہ وہ بہی مرد ہون یہ نہین کہ عورتون کو کہانا اسکا جائز
نہین ہے بِزَعْمِهِمْ ساتہ گمان اپنے کے اور یہ انہون نے اپنے گمان باطل سے مقرر کیا تہا بدون دلیل کے اور ایسے ہی مقرر کیا انہون نے کہ
وَاَنْعَامٌ اور چوپائے ہین کہ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا حرام کیگئی ہین پشتین انکی یعنی انہون نے مقرر کیا کہ چوپایون پر کوئی سوار نہو اور نہ اُنپر بوجہ کو
لادین کہ حرام ہے اور مراد اس سے بحیرہ اور سائبہ اور حام ہے کہ جنکا ذکر سورہ مائدہ مین گذر گیا ہے وَاَنْعَامٌ اور چوپائے ہین کہ لَا يَذْكُرُونَ
اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اور نہ ذکر کرین وہ نام خدا کا اوپر انکے وقت ذبح کے بلکہ بتون کے نام پر وہ ذبح کیے جاتے ہین حاصل یہ ہے کہ انہون نے چوپایون کی
تین قسمین کی ہین اور کہا کہ ایک قسم چوپایون کی تو حرام ہین انکو ہر کوئی نکہاوے اور دوسری قسم کو کہا کہ چوپایون کی پشتین حرام ہین کہ انپر کوئی سوار
ہو اور نہ بوجہ لادا جاوے اور تیسری قسم کو کہا کہ وقت ذبح کے انپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور یہ سب کچہ انہون نے اپنی طرف سے مقرر کیا ہے اور خدا کی طرف
منسوب کرتے ہین کہ اُسنے حرام کیا ہے افْتِرَاءً عَلَيْهِ جہوٹ بنا لینا ہوا اوپر اس خدا کے اسواسطے کہ اُسنے ان مین سے کچہہ نہین فرمایا ہے یہ سب انکی
بناوٹ ہے اور افترا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور مفعول لہ بہی ہوسکتا ہے اور یہ سب کہ جو انہون نے مقرر کی ہین اور خدا کی طرف انکو منسوب
کرتے ہین سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ قریب ہے کہ جزا دیوے انکو خدا بسبب اسکے کہ ہین وہ افترا کرتے اور جہوٹ بناتے خدا پر اور فرماتا ہے خدا
وَقَالُوا اور کہا ان کافرون نے کہ مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ جو کچہ بیچ پیٹون ان چوپایون کے ہے یعنی جو بچہ پیٹ مین بحیرہ اور سائبہ کے
ہو خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا خاص واسطے مردون ہمارے کے ہے کہ وہ انپر حلال ہو اور خالصہ مصدر ہے وَمُحَرَّمٌ عَلٰى اَزْوَاجِنَا اور حرام کیا گیا ہے
اوپر عورتون ہماری کے اگر زندہ پیدا ہو وَاِنْ يَكُنْ مَيْتَةً اور اگر ہووے وہ مردہ پیدا ہووے تو فَهُمْ پس وہ مرد اور عورت دونون فِيهِ
شُرَكَاءُ بیچ اسکے شریک ہین کہ دونو اسکو کہاوین وہ کسی پر حرام نہین ہے سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ قریب ہے کہ جزا دیوے انکو خدا اوپر وصف کرنے
انکے یعنی بیان کرنے انکے جہوٹ اور افترا کو کہ اپنی طرف سے جو چاہتے ہین حرام کرتے ہین اور جو چاہتے ہین حلال کرتے ہین اور خدا پر افترا کرتے ہین کہ اُسنے
ہمکو اسکا حکم دیا ہے اِنَّهٗ حَكِيمٌ تحقیق وہ خدا صاحب حکمت ہے کہ جو چیز حلال و حرام کرتا ہے موافق حکمت کے ہے عَلِيمٌ جاننے والا ہے بندونکی
مصلحت کا حلال و حرام کے مقدمہ مین اور فرماتا ہے خدا کہ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا اَوْلَادَهُمْ تحقیق خسارہ مین ہوے وہ لوگ کہ مار ڈالا
انہون نے اولاد اپنی کو سَفَهًا از روے بیوقوفی کے بِغَيْرِ عِلْمٍ بدون علم کے جہالت کی راہ سے اسواسطے کہ روزی دینے والا انکا خدا ہے وہ ناحق
انکو قتل کرتے تہے وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ اور حرام کیا ہے انہون نے اس چیز کو کہ روزی دی تہی انکو خدا نے یعنی بحیرہ اور سائبہ وغیرہ
کو جو کہ خدا نے حلال کیے تہے انکو انہون نے اپنے اوپر حرام کر لیا افْتِرَاءً عَلَى اللّٰهِ واسطے جہوٹ بنا لینے کے اوپر خدا کے قَدْ ضَلُّوا تحقیق گمراہ
ہوے وہ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ اور نہ تہے وہ ہدایت پانیوالے طرف راہ حق کی اور بیان کرکے فرماتا ہے کہ وَهُوَ الَّذِي اَنْشَاَ جَنّٰتٍ اور وہ خدا ع ٦ الربع ١٣
وہ شخص ہے کہ پیدا کیے اسنے باغ انگورون کے مَعْرُوشٰتٍ چڑہائے گئے لکڑیون پر اور ٹٹیون پر وَغَيْرَ مَعْرُوشٰتٍ اور نہ اٹہائے گئے اوپر بلکہ زمین پر

پڑی ہین بیلین انکی وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ اور پیدا کیا درخت خرما کو اور زراعت کو کہ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ مختلف طرح طرح کی ہین کہانے اور
مزے انکے اور صورت اور رنگ اور تخم مین بہی گوناگون ہین وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو مُتَشَابِهًا ایک
طرح کے ہین رنگ اور مزہ اور صورت مین وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور نہین ہین ایک طرح کے کہ کوئی شیرین ہو اور کوئی ترش اور کوئی چاشنی دار ہو اور
مختلف اور متشابہ حال واقع ہوتی ہین اور فرماتا ہی خدا یہ چیزین تمہارے واسطے پیدا کئے ہین كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ کہاؤ تم میوہ اس ہر ایک سے
اِذَآ اَثْمَرَ جس وقت پہل دیوے وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ اور دو تم حق اسکا دن کاٹنے اسکے یعنی جس روز اسکو کاٹو تو حق
اسکا کہ وہ زکوۃ اسکی ہو ادا کرو اور حصاد کو بصرہ والون نے اور اہل عاصم نے بفتح حا پڑہا ہے اور باقیون نے بکسر حا اور اہلبیت علیہم السلام کی
مراد ہین نہ زکوۃ سے زکوۃ واجبہ نہین ہو اسلئے کہ واجب ہوئی ہی مدینہ مین اور یہ آیت مکی ہی بلکہ یہ زکوۃ سنت ہی کہ ایک یا دو مٹھی خرما اور انگور
سے اور ایک دو بول گیہون اور جو کے وقت کاٹنے کی خدا کے نام دیوے اور بعضے اسکو زکوۃ واجبہ مین سے کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ثابت بن قیس نے
پانسو درخت خرما کی میوہ تمامی خدا کے نام پر دیدی اور اپنے واسطے اور اپنے عیال کی واسطے کچہ نہ چہوڑا اسواسطے تنگدست اور محتاج ہو گیا خدا تعالی نے
یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا تُسْرِفُوْا اور نہ بیجا اور حد سے زیادہ خرچ کرو تم خدا کے نام پر یہانتک کہ تمہارے عیال فاقہ کرنے لگین اِنَّهٗ
لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ بتحقیق کہ خدا نہین دوست رکہتا حد سے زیادہ خرچ کرنیوالونکو یعنی انکے عمل کو پسند نہین کرتا ہے اور ہمارے بعض علما کی نزدیک
یہ ہی کہ اگر کوئی مقدار کوہ ابوقیس کے راہ خدا مین صرف کرے تو وہ مسرف نہین ہی اور اگر ایک دینار اسوجہ سے خرچ کرے کہ جسمین خدا راضی نہو تو وہ مسرف
ہی اور فرماتا ہی کہ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً اور پیدا کیے چوپایون سے بوجہ اٹہانیوالے مثل شتر اور خر اور خچر کے وَّفَرْشًا اور پیدا
کیے فرش کہ وہ ذبح کیے جاتے ہین اور جن حیوانات کو ذبح کرتے ہین انکو فرش اسواسطے فرمایا کہ وقت ذبح کے وہ مثل فرش کے زمین پر پڑ جاتے ہین
اور یا یہ کہ انکی اون سے فرش بناتے ہین مثل دنبہ اور بہیڑ اور بکری کے اور فرماتا ہی خدا ان حیوانات کے واسطے كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ
کہاؤ تم اس چیز مین سے کہ روزی دی ہی تمکو خدا نے وہ حیوانات اور حلال کئے ہین تمہارے کہانے کے واسطے وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
اور نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان کی کہ اسکے قدمون کے پیچہے چلو اور اسکے وسوسہ سے اپنے اوپر حلال کو حرام کرو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
تحقیق کہ وہ شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے کہ اسکی عداوت ظاہر ہو رہی ہی اور فرماتا ہی خدا کہ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ پیدا کیے
آٹہ جوڑے ہی اور جوڑا وہ ہے کہ جو اپنی جنس سے ملکر جوڑا بنے جیسے کہ بکری جوڑا ہے اپنے نر کا اور بکرا جوڑا ہے اپنے مادہ کا اور بعضے علما نے بکری کو بہی
جوڑا کہا ہے اور اسکے نر کو بہی ہر دو جوڑے ہی سے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ایک جوڑے سے دونون نر اور مادہ ملکر ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ مِنَ الضَّاْنِ
اثْنَيْنِ پیدا کیا بہیڑ سے دو جوڑے کہ ایک تو بہیڑ اور دوسرا دنبہ یا اسی اعتبار سے ایک جوڑا نر اور مادہ سے ملکر شہری ہی اور ایک جوڑا جنگلی ہی وَمِنَ
الْمَعْزِ اثْنَيْنِ اور پیدا کیا بکریون سے دو جوڑے کہ ایک جوڑا بکرا اور ایک جوڑا بکری اور یا یہ کہ ایک جوڑا نر اور مادہ کا ملکر شہری اور اسیطرح ایک
جوڑا صحرائی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ جن لوگون نے چوپایون کو اپنے اوپر حرام کیا ہی کہ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دو نر کو حرام کیا ہی
اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ یا دو مادہ کو اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا حرام کیا ہی اس چیز کو کہ شامل ہین اوپر اسکے اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ بچہ دان دونو مادہ کی
یعنی بچہ جو کہ انکے پیٹو مین ہی نر یا مادہ کیا اسکو حرام کیا ہی نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ خبر دو تم مجکو ساتہ علم کے کہ جس سے معلوم ہو جاوے کہ خدا نے حرام کیے
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو کہ یہ حرام ہونا خدا کے حکم سے ہی وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ اور پیدا کیے اونٹون سے دو جوڑے کہ ایک تو اونٹنی
اور دوسرا اونٹ ہی اور یا یہ کہ ایک جوڑا نر اور مادہ کا ملکر عرابی ہی اور دوسرا اسیطرح بختی ہی وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ پیدا کیے گاو سے دو جوڑے کہ
ایک جوڑا تو گائے ہے اور دوسرا بیل ہی اور یا یہ کہ ایک جوڑا نر اور مادہ کا ملکر شہری ہے اور دوسرا اسیطرح صحرائی ہی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم
آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دو نر کو حرام کیا ہی خدا نے اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ یا دو مادہ کو حرام کیا ہی اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا اسکو کہ شامل ہین

اور اسکے اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَیَیۡنِ بچہ دان دو مادہ کا اور حاصل اسکا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان میں سے کوئی چیز حرام نہیں کی ہے نہ تو وہ چوپائے تھے اور صحرائی اور نہ انکے بچے جو کہ انکے شکم میں ہیں اور یہ رد ہے کفار پر اسواسطے کہ کبھی تو وہ نر کو حرام کرتے تھے اور کبھی مادہ کو اور کبھی پیٹ کے بچہ کو اور خدا کی طرف اسکے حرام کرنیکو منسوب کرتے تھے کہ اسنے حرام کیا ہے اسلئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمۡ کُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ کیا تھے تم حاضر اور دیکھنے والے اِذۡ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا جسوقت کہ وصیت کی تھی تمکو خدا نے ساتھ اسکے یعنی جسوقت اسکے حرام کرنیکی وصیت کی تھی کیا اسوقت تم حاضر تھے کہ دیکھتے تھے اسواسطے کہ تم کسی پیغمبر پر ایمان تو لاتے نہیں ہو پس یہ امر تمکو حاصل نہیں ہو سکتا مگر دیکھنے سے فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا پس کون شخص زیادہ ظالم ہے اس شخص سے کہ باندہے اوپر خدا کے جھوٹ کو اور کہے کہ اسنے حرام کیا ہے لِّيُضِلَّ النَّاسَ تاکہ گمراہ کرے آدمیوں کو راہ حق سے بِغَيۡرِ عِلۡمٍ بدون علم کے یعنی جہالت سے بدون دلیل اور حجت کے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ تحقیق کہ خدا نہیں ہدایت کرتا ہے قوم ظلم کرنیوالوں کو کہ دیدہ و دانستہ جاہلیت کے دین کو اختیار کرتے ہیں باوجود ظاہر ہونے اسکے بطلان کے اور فرماتا ہے کہ قُلۡ کہہ تو اے محمد صلعم اُن کافروں سے لَّاۤ اَجِدُ فِىۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَىَّ نہیں پاتا ہوں میں بیچ اس چیز کے کہ وحی کیگئی ہے طرف میری مُحَرَّمًا حرام کیا گیا کسی کھانیکو عَلٰى طَاعِمٍ يَّطۡعَمُهٗۤ اوپر کھانیوالے کے کہ کھاوے اسکو اِلَّاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً مگر یہ کہ ہووے وہ مردار اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا یا خون کہ ہو جاری ہونیوالا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِيۡرٍ یا گوشت خوک کا فَاِنَّهٗ پس تحقیق وہ خوک یا گوشت اسکا رِجۡسٌ ناپاک ہے اَوۡ فِسۡقًا یا باہر حکم خدا سے اور وہ یہ ہے کہ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ آواز دیجاوے واسطے غیر خدا کے ساتھ اسکے یعنی وقت ذبح کے خدا کے غیر کا اسپر نام لیویں بت وغیرہ کا اور خدا کے نام پر اسکو ذبح نکریں وہ بھی مثل مردار اور خوک کے حرام ہے اور ان یکون کو ابن کثیر اور حمزہ نے ان تکون پڑھا ہے تا سے اور میتۃ کو منصوب پڑھا ہے اور ابو جعفر اور ابن عامر نے بھی تکون کو تا سے پڑھا ہے لیکن میتۃ کو مرفوع پڑھا ہے اور باقیوں نے یکون کو یا سے پڑھا ہے اور میتۃ کو منصوب اور بعضوں نے میتۃ کو مشدد پڑھا ہے اور دما مسفوحا کا عطف ان یکون کے اِن پر ہے اور ایسے ہی لحم خنزیر کا عطف اسپر ہے اور فسقا کا عطف لحم خنزیر پر ہے اور اوحی الی کے قرینے سے یہ امر کہ حرام کرنا نہیں معلوم ہو سکتا ہے مگر وحی سے اور خواہش نفس سے اگر کوئی کسی چیز کو حرام کرے تو وہ حرام نہیں ہو سکتی ہے اور اس آیت میں خدا نے تھوڑی چیزوں کا حرام ہونا بیان کیا ہے اور حال یہ ہے کہ اس سے سوا بھی بہت چیزیں حرام ہیں اسواسطے کہ یہ چیزیں نسبت اور چیزوں کے سخت حرام ہیں اسلئے انکا ذکر کیا اور بعد اسکے جو سورہ مائدہ کو خدا نے نازل کیا تھا اسمیں بھی کئی چیزوں کا ذکر کیا ہے اور باقی چیزوں کو سو محمد صلعم کے بیان پر چھوڑ دیا ہے اور کھانا حرام شے کا حرام ہے اگر کوئی کھاویگا تو گنہگار ہوگا مگر وہ شخص کہ سوئی حرام چیز کے اور کچھ اسکو دستیاب نہوتا ہو اور گرسنگی کی شدت سے ہلاک ہوتا ہو تو اسکو بقدر سد رمق اسمیں سے کھانا مباح ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَمَنِ اضۡطُرَّ پس جو شخص کہ ناچار ہو اور سوائے اُس حرام کھانیکے کوئی اور کھانا نپاوے اور فاقہ کی شدت سے مرتا ہو تو اسقدر کھانیکی اجازت ہے کہ جس سے جان بچے غَيۡرَ بَاغٍ جسوقت کہ نہ ہووے باغی وَّلَا عَادٍ اور نہ حد سے گذرنے والا ہو کہ زیادہ کھانا کھاوے جتنے سے سیر ہو کر پس ایسے شخص کو تھوڑا سا کھا لینا جائز ہے اور ذکر اسکا اوپر تفصیل سے سورہ بقر میں گذر گیا ہے فَاِنَّ رَبَّكَ پس تحقیق پروردگار تیرا غَفُوۡرٌ بخشنے والا ہے ضرورت میں حرام گوشت کھانیوالے کو اور رَّحِيۡمٌ مہربان ہے کہ حرام ہیں سو اسقدر کھانیکی اجازت دی ہے اور اب خدا تعالیٰ ان چیزوں کا ذکر کرتا ہے کہ یہودیوں پر حرام کی تھیں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا اور اوپر ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے ہیں حَرَّمۡنَا كُلَّ ذِىۡ ظُفُرٍ حرام کیا ہے ہم نے ہر ناخن والیکو مثل شترمرغ اور بطا اور مرغابی وغیرہ پرندوں کو اور مثل اونٹ اور چیتا اور گدھے اور کتے وغیرہ کے جو پاؤں میں سے وَمِنَ الۡبَقَرِ وَالۡغَنَمِ اور گائے اور بکری میں سے حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ شُحُوۡمَهُمَاۤ حرام کی ہیں اوپر انکی چربیاں انکی اِلَّا مَا حَمَلَتۡ ظُهُوۡرُهُمَاۤ مگر جو کچھ کہ اٹھاتی ہیں پشتیں ان دونوں کی یعنی چربی جو کہ انکی پشتوں پر چپکی ہوئی ہوتی ہے اَوِ الۡحَوَايَاۤ یا اٹھاتی ہیں انتڑیاں کہ انتڑیوں پر انکی چربی چپکی ہوئی ہو اَوۡ مَا اخۡتَلَطَ بِعَظۡمٍ یا جو چربی کہ ملی ہوئی ہو ساتھ ہڈی کے کہ یہ چربیاں پشتوں اور انتڑیوں اور ہڈیونکی تو حلال ہیں اور باقی کی سب چربیاں حرام ہیں ذٰلِكَ

ع ١٧

یعنی حرام کرنا اُن چیزوں کا جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ بدلا دیا ہم نے اُنکو سبب ظلم اور حد سے گذرنے اُنکے کے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور تحقیق ہم
البتہ راست گو ہیں ہر چیز کی خبر دینے میں اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہودی گناہ کرتے تھے تو مصلحت الٰہی اس امر کا تقاضا کرتی تھی کہ بعضی چیزیں
کہ اُنپر حلال تھیں اُنکو خدا تعالیٰ حرام کرتا تھا اور فرماتا ہے خدا کہ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پس اگر جھٹلاویں وہ یہودی تجھکو اے محمد صلعم اس امر میں کہ
وحی کی ہے ہم نے طرف تیری تو فَقُلْ پس کہہ تو اُنکو کہ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ پروردگار تمہارا صاحب رحمت فراخ اور کشادہ کا ہے
کہ تمکو مہلت دی ہے اور جلدی عذاب نہیں کرتا ہے شاید کہ تم توبہ کرو اور اس مہلت دینے پر مغرور مت ہو کہ جب وقت اُسکا آجاویگا تو پھر مہلت نہ ہوگی
جیسا کہ فرماتا ہے کہ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ اور نہیں پھیرا جاویگا عذاب اُسکا وقت آنے کے عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ قوم گنہگاروں سے جو کہ جھٹلاتے
ہیں سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا قریب ہے کہ کہینگے وہ لوگ کہ شرک کیا ہے اُنہوں نے یعنی عذر کرینگے وہ کہینگے کہ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اگر چاہتا خدا تو مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا نہ شرک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ اور نہ حرام کرتے ہم کسی چیز کو یعنی
شرک اور حرام کرنا ہمارا خدا کی مشیت سے ہے اس میں ہمارا کیا قصور ہے خدا تعالیٰ اُنکے جواب میں فرماتا ہے کہ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ ایسے ہی جھٹلایا
اُن لوگوں نے کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُنکے تھے حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا یہانتک کہ چکھا اُنہوں نے عذاب ہمارا یعنی جھٹلانے کے سبب سے
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن کافروں سے کہ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ کیا نزدیک تمہارے علم ہے اور سمجھ جانتے ہو کہ اپنے دعوے پر دلیل لاؤ
فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا پس نکالو تم اُسکو واسطے ہمارے اور ظاہر کرو تم اُس علم کو اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہیں پیروی کرتے ہو تم مگر گمان کی
ان اپنے جھوٹے دعوؤں میں وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ اور نہیں ہو تم مگر اٹکل کرتے سرا سر اور جھوٹ کہتے ہو اپنے دلوں سے بناکر اور حقیقت
کہ مشرکین اپنے دعوے پر کوئی دلیل نہیں لاسکتے ہیں تو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگوں سے کہ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ پس واسطے خدا
ہی کے ہے حجت اور دلیل پہنچنے والی نہایت صحت اور استواری کو فَلَوْ شَآءَ پس اگر چاہتا خدا بجبر و قہر تو لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ البتہ ہدایت کرتا
تمکو سب کو کہ زبردستی اور جبر کرکے تمسے ایمان کو قبول کرواتا لیکن جبر سے قبول کروانا ایمان کا عدالت کے برخلاف ہے اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن کافروں کو هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ
الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ لاؤ تم گواہ اپنے جو کہ گواہی دیویں اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا یہ کہ تحقیق خدا نے حرام کیا ہے ان چوپایوں کو اور زراعت کو
اور اگر گواہ نہیں رکھتے ہیں تو حجت اُنپر لازم ہوگی اور معلوم ہوگا کہ لوگوں کی پیروی سے بدون دلیل کے وہ کہتے ہیں فَاِنْ شَهِدُوْا پس اگر خود گواہی
دیویں گواہوں کے نہونے کے سبب سے تو فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس نہ گواہی دے تو ہمراہ اُنکے یعنی تو گواہی دیکر اُنکو راستگو مت کر اور هلم
فعل ہے اور اصل اسکی ها ہے لم کو اُسکے ساتھ ملا دیا ہے اور الف کو اُسکے دور کردیا ہے اور اہل حجاز کے نزدیک اُسمیں تصرف نہیں ہوسکتا لیکن بنی تمیم
اُسکو تثنیہ اور جمع اور مذکر اور مونث بھی لاتے ہیں تصریف کرکے جیسے کہ هلم هلما هلموا هلمي هلممن اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا تَتَّبِعْ اور نہ پیروی کر تو
اے محمد صلعم اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا خواہشوں اُن لوگوں کی کہ تکذیب کی ہے اُنہوں نے ساتھ آیتوں ہماری کے وہ آیتیں
قرآنی ہیں اور یا وہ معجزے ہیں اور وہ نشانیاں ہماری قدرت کاملہ کی ہیں اور ہمارے حلال اور حرام کو اُنہوں نے جھٹلایا ہے وَالَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اور نہ پیروی کر تو اُن لوگوں کی کہ نہیں ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ آخرت کے بلکہ وہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں وَهُمْ بِرَبِّهِمْ
يَعْدِلُوْنَ اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہیں بتوں کو اور اُسکا عدیل پیدا کرتے ہیں اُسکے غیر کو اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد
تَعَالَوْا آؤ تم اور سنو تم کہ اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ پڑھوں میں اُس چیز کو کہ حرام کی ہے پروردگار تمہارے نے اوپر تمہارے
اور وہ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا یہ ہے کہ نہ شریک کرو تم ساتھ اُس خدا کے کسی چیز کو وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور نیکی کرو تم
ساتھ والدین کے نیکی کرنی پوری اور کہتے ہیں کہ الا تشرکوا نہی کا صیغہ ہے اور ان جو اسپر آیا ہے وہ ان ناصبہ نہیں ہے بلکہ مفسرہ ہے تا کہ عطف
امر کا اُسپر صحیح ہووے اور سوا اُسکے اور وجوہ بھی لوگوں نے لکھے ہیں اور احسانا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اُسکی واحسنوا بالوالدین

احسان ہے اور فرمایا ہے اپنے حبیب کو کہ ان کافروں سے کہہ تو کہ وَلَا تَقْتُلُوٓا اَوْلَادَكُمْ اور مت مار ڈالو تم اولاد اپنی کو مِّنْ اِمْلَاقٍ مفلس ہونے کے خوف سے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ ہم روزی دیتے ہیں تم کو وَاِيَّاهُمْ اور انکو سب کو اور جسوقت روزی انکی ہمارے ذمہ ہے تو تم محتاج ہونیکے خوف سے خون ناحق کیوں کرتے ہو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ اور نہ نزدیک ہو تم بدکاریوں کے مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو کہ ظاہر ہے ان میں جیسے کہ علانیہ زنا کرنا وَمَا بَطَنَ اور جو کہ پوشیدہ ہو ان بدکاریوں میں سے جیسے کہ پوشیدہ عاشقی مرد اور عورت کی اور چھپکر زنا کرنا اور حضرت سجاد نے فرمایا ہے کہ ما ظہر سے مراد نکاح کرنا باپ کی زوجہ سے ہے اور باطن سے مراد زنا ہے وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اور نہ مار ڈالو تم ان جانوں کو حرام کیا ہے خدا نے مار ڈالنا اسکا اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے جیسے کہ قصاص کے واسطے کسی کو قتل کرنا یا قتل کرنا مرتد کا کہ مار ڈالنا موافق حکم خدا کے ہے ذٰلِكُمْ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے وَصّٰىكُمْ بِهٖ وصیت کی ہے تمکو ساتھ اسکے خدا نے اسکی محافظت کیواسطے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تاکہ سمجھو تم راہ راست کو وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اور نہ نزدیک ہو تم مال یتیم کے بسبب اسکے کہ اسکو خورد و برد کر جاؤ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ مگر ساتھ اس جہت اور وجہ کے کہ وہ بہت نیک ہے جیسے کہ حفاظت اسکی مال کی اور اپنی کوشش سے اسکو بڑھانا اور اسکے عوض میں موافق رواج اور دستور کے اگر اسکے مال میں سے اپنی خدمت کے مقابلہ میں کچھ کھالو تو مضائقہ بھی نہیں ہے جسوقت کہ تم محتاج اور بھوکے ہو لیکن بوجہ اسکے مال میں سے کچھ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہانتک کہ پہنچے وہ قوت اور جوانی اپنی کو کہ بالغ اور تمیزدار ہو جاوے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ اور پورا کرو ناپ کو اور ترازو کو بِالْقِسْطِ ساتھ انصاف کے یا پیمانہ اور تولنے میں کم مت دو اور زیادہ مت لو اور کہتے ہیں کہ اس آیت کے نازل ہونیکے بعد بعضے آدمیوں نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول خدا ہم کو اس امر کی قدرت نہیں ہے کہ دو تولہ ترازو کا اسطرح برابر ہوں کہ سر مو میں فرق نہ ہو یہ آیت نازل ہوئی لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نہیں تکلیف دیتے ہیں ہم کسی نفس کو مگر گنجائش اور اسکے موافق یعنی ناپنے اور تولنے میں بدون ارادہ اور قصد کے اگر خطا ہو جاوے کہ کچھ کم یا زیادہ ہو جاوے تو اسکا مضائقہ نہیں ہے لیکن تم ارادہ برابر ہونیکا رکھو وَاِذَا قُلْتُمْ اور جسوقت کہ تم گواہی دیتے ہو یا اور کسی اور مقدمہ میں فَاعْدِلُوْا پس انصاف کرو تم کہ دروغ نہ کہو وَلَوْ كَانَ اگرچہ ہو وہ مدعی یا مدعا علیہ ذَا قُرْبٰى صاحب قرابت کا رشتہ دار تمہارا وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اور ساتھ عہد خدا کے جو کچھ کہ تمنے کیا ہے اَوْفُوْا وفا کرو تم اسکو موافق حکم شرع کی ذٰلِكُمْ یعنی جو کچھ کہ بیان ہوا ہے وَصّٰىكُمْ بِهٖ وصیت کی ہے تمکو ساتھ اسکے خدا نے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اسپر عمل کرو کہ جسکے کرنیکا حکم ہے اسکو کرو اور جس کے نہ کرنیکا حکم ہے اسکو ترک کرو اور تذکرون کو کوفیوں نے سوائے ابوبکر کے تخفیف ذال پڑھا ہے اور باقیوں نے تشدید ذال اور فرمایا ہے خدا نے وَاَنَّ هٰذَا اور تحقیق کہ یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے اس سورت میں جیسے توحید کی اور نبوت کی ثابت کرنیکے اور بیان کرنا شرع کے احکام کا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا راہ میری ہے کہ سیدھی ہے فَاتَّبِعُوْهُ پس پیروی کرو تم اسکی اسواسطے کہ یہ راہ میری پہنچانیوالی ہے طرف جنت کی اور ان کو کوفیوں نے سوائے عاصم کے بکسر الہمزہ پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح ہمزہ اور نون کو ان کے ابن عامر اور یعقوب نے مخفف پڑھا ہے اور باقیوں نے مشدد اور صراطی کی یا کو سب نے ساکن پڑھا ہے مگر ابن عامر کہ اسنے مفتوح پڑھا ہے اور ابن عامر اور ابن کثیر نے صراطی کی صاد کو سین پڑھا ہے اور حمزہ نے درمیان صاد اور زا کے پڑھا ہے اور مستقیما حال واقع ہوا ہے اور فرمایا ہے خدا نے وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ اور نہ پیروی کرو تم راہوں طرح طرح کی اور قسم قسم کے دین اور مذہب کی کہ محض پیروی ہے بدون حجت اور دلیل کی اور اگر ایسا کروگے تو فَتَفَرَّقَ بِكُمْ پس متفرق اور پراگندہ کرینگے وہ راہیں تمکو عَنْ سَبِيْلِهٖ طریقہ اسکے حق کے سے کہ وہ طریقہ سیدھا ہے کہ جسمیں پیروی حق کی اور متابعت دلیل و حجت کی ہے ذٰلِكُمْ یعنی پیروی کرنی طریقہ حق کی وَصّٰىكُمْ بِهٖ وصیت کی ہے تمکو ساتھ اسکے خدا نے اور اسکی محافظت کا تمکو حکم کیا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم ڈرو اور پرہیز کرو گمراہی سے اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے ایک خط سیدھا کھینچا اور فرمایا کہ یہ راہ خدا کی ہے اور بعد اسکے اس خط کے چپ و راست دونو طرف اور خط کھینچے اور فرمایا کہ ہر راہ پر ان راہوں میں سے ایک شیطان ہے کہ آدمیوں کو اسطرف بلاتا ہے تاکہ ہلاک کرے ان کو

ڈالدی ہی اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کان ہذا صراطی مستقیما اور جناب سوخدا صلعم نے خطبہ میں فرمایا کہ ای گروہ آدمیوں کے تحقیق خدا نے حکم
کیا ہی مجھکو اور منع کیا ہی تمکو اور میں نے حکم کیا ہی علی کو اور منع کیا ہی علی کو پس جان لیا ہی علی نے حکم کو اور منع کو اپنے پروردگار کیطرف سے پس سنو تم اسکے حکم کو
اور قبول کرو کہ سلامت رہوگی اور فرمانبرداری کرو اسکی کہ راہ حق کو پہونچوگی اور جس امر کو وہ منع کری تمکو تو باز رہو تم اس سے کہ راہ حق کو پاؤگی اور رجوع کرو تم
اسکی مراد کیطرف کہ نہ پراگندہ کریگا وہ تمکو طرح طرح کی راہوں پر اے گروہ آدمیوں کے میں صراط مستقیم ہوں کہ جسکی متابعت کا تمکو خدا نے حکم کیا
اور بعد میرے علی ہی اور علی کے بعد اولاد اسکی ہی کہ وہ آئمہ ہیں ہدایت کرینگے وہ طرف حق کی اور حدیث ثقلین میں جو حضرت نے قرآن اور اہلبیت کی
دونوں کی پیروی کو فرمایا ہی اور فرمایا کہ یہ دونوں آپسمیں سے جدا نہونگے یہانتک کہ حوض کوثر پر یہ دونو مجھسے ملاقات کرینگے یہ پیروی بھی حقیقت میں
اقتدا اہلبیت ہی کی ہی اسواسطے کہ جو مضمون کہ قرآن کا ہی وہ انکے ہی پاس ہی نہ انکے غیر کے پاس ہیں جو راہ کہ انکی ہی وہی صراط مستقیم ہے
اور بعد اسکے خدا تعالی فرماتا ہی کہ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ پس دی ہی ہمنے موسی کو کتاب یعنی توریت اور جاننا چاہیے کہ ثم کا لفظ واسطے
درنگ کے اور بعد ہونیکے ایک شی کے آتا ہی اور کتاب موسی کی قرآن سے پہلے ہی نہ بعد قرآن کے اسواسطے اسمیں کئی وجوہ بیان کرتے ہیں بعضے تو کہتے
ہیں کہ اسکی تقدیر یہ ہے کہ ثم قل یا محمد آتینا موسی الکتاب یعنی پھر کہہ تو اے محمد ان لوگوں سے کہ دی تھی ہمنے موسی کو کتاب اور بعضے کہتے ہیں کہ تقدیر کی
یہ ہے کہ ثم اتل علیکم آتینا موسی الکتاب یعنی پھر پڑہونگا میں اوپر تمہارے قول خدا کا کہ دی تھی ہمنے موسی کو کتاب اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ متصل ہے قصہ ابراہیم
سے پس تقدیر اسکی یہ ہوگی کہ ووہبنا لہ اسحاق ویعقوب ثم آتینا موسی الکتاب یعنی اور بخشا ہمنے واسطے اس ابراہیم کے اسحاق کو اور یعقوب کو پھر
دی ہمنے موسی کو کتاب پس عطف آتینا کا وہبنا پر ہوگا اور یہ اسواسطے ہی کہ خدا تعالی اپنی نعمتوں کو بیان کرتا ہے جو کچھ کہ ابراہیم کو دیئے ہیں کہ اسکی
اولاد میں ہمنے پیغمبر کیئے اور موسی کو کتاب اور نبوت کا عطا کرنا بھی ایک نعمت ہو اور موسی ابراہیم کی اولاد میں سے تھے اسواسطے عطف ہو سکا اسپر
ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ عطف آتینا کا وصیکم پر ہے یعنی اسطرح سے ہمیشہ وصیت کی ہی ہمنے تمکو قدیم سے اور پھر دی ہمنے موسی کو کتاب تَمَامًا واسطے
تمام کرنے نعمت اور کرامت کے عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ اوپر اس شخص کے کہ نیک قیام کرے اسکے احکام کو عمل کریں اور جاری کریں وَتَفْصِيْلًا
لِّكُلِّ شَيْءٍ اور واسطے تفصیل بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین میں درکار آتا ہو وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اور واسطے رہنمائی اور مہربانی بنی اسرائیل کے
لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ تاکہ وہ ساتھ پہنچنے جزا پروردگار اپنے کی باور کریں اور ایمان لائیں اور تماما مفعول لہ ہی اور علی الذی
اسکے متعلق ہی اور تفصیلا کا عطف تماما پر ہے اور ایسے ہی ہدی اور رحمۃ کا اور فرماتا ہی کہ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اور یہ قرآن کتاب ہی نازل
کیا ہمنے اسکو مُبٰرَكٌ برکت والا ہی کہ بہت کثرت منافع سے فَاتَّبِعُوْهُ پس متابعت کرو تم اسکی کہ جو کچھ کہ اسمیں ہی اسپر عمل کرو
وَاتَّقُوْا اور ڈرو تم اسکی مخالفت سے لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم رحم کیئے جاؤ اسکی متابعت کے سبب سے اور مبارک خبر بعد خبر کے ہی نزلنا کی اور
خدا تعالی فرماتا ہی کہ اور ہمنے قرآن کو زبان عربی میں نازل کیا ہی اَنْ تَقُوْلُوْٓا واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ کہو تم اے قوم عرب کی اِنَّمَآ اُنْزِلَ
الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا سوای اسکے نہیں کہ نازل کیگئی ہی کتاب اوپر دو گروہ یہود اور نصاری کے پہلے ہم سے وَاِنْ كُنَّا
عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اور تحقیق کہ ہیں ہم پڑہنے کتاب انکی سے غافل اور بیخبر بسبب نہونے اس کتاب کی زبان ہماری میں اَوْ تَقُوْلُوْا
یا واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ کہو تم کہ لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ اگر تحقیق نازل کیجاتی اوپر ہمارے کتاب تو لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ
البتہ ہوتے ہم زیادہ ہدایت پانیوالے ان سے اور نصاری سے اور ان تقولوا مضاف الیہ ہی کراہت محذوف کا اور کراہت مفعول لہ ہی اور ان کنا میں
ان مخففہ ہے ان مثقلہ کا اور تقولوا کا عطف پہلے تقولوا پر ہے اور اسمیں بھی کراہت محذوف ہی اور اگر عربی کی نہ نازل ہوتی تو انکا عذر
کرنیں قواب یعنا نازل ہونے قرآن سے انکے کہا جاتا ہی کہ فَقَدْ جَآءَكُمْ پس تحقیق آئی ہی تمہارے بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ حجت پروردگار
تمہارے کیطرف سے اور دلیل روشن ای قوم عرب کہ وہ قرآن ہی اور تمہاری ہی زبان میں وہ ہی کہ جس زبان کو تم خوب سمجھتے ہو وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

ع ۱۹

رہنمائی اور رحمت ہے وہ قرآن فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ پس کون زیادہ ظالم ہے اُس شخص سے کہ جھٹلائی اور تکذیب کی ہے
آیتوں خدا کی وَصَدَفَ عَنْهَا اور منہ پھیرے اُنسے باوجود جاننے کے اُنکے حق ہونیکو سَنَجْزِی الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا
قریب ہی کہ جزا دینگے ہم اُن لوگونکو کہ منہ پھیر لیتے ہین وہ آیتون ہماری سے سُوْٓءَ الْعَذَابِ بعذاب در بہت سخت بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ
بسبب اسکے کہ ہین وہ منہ پھیر لیتے هَلْ يَنْظُرُوْنَ نہین انتظار کرتے ہین وہ مکہ والے بعد جھٹلانے قرآن اور پیغمبر کے اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ مگر یہ کہ آئین اُنکے پاس فرشتے عذاب کی یا اُنکی روحون کے قبض کرنیکو اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ یا آئے حکم پروردگار تیرے کا واسطے نازل
ہونے عذاب کے دنیا مین جیسے کہ پہلی اُمتوپر آیا ہی اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آئین بعض علامتین پروردگار تیرے کی جیسے کہ نکلنا دابۃ الارض
کا یا آفتاب مغرب سے یا نکلنا دجال کا اور نزول عیسیٰ اور ظہور مہدی اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر مین کہ خدا تعالی نے
اپنے پیغمبر کو خطاب کیا ہی کہ نہین انتظار کرتے ہین مشرکین اور منافقین مگر یہ کہ آئین اُنکے پاس فرشتے کہ دیکھین وہ اُنکو یا آئے حکم پروردگار تیرے کا
واسطے عذاب کی یا آئین بعض آیات پروردگار تیرے کی کہ مراد اس سے حکم پروردگار تیرے کا ہی اور آیات سے مراد عذاب ہی دار دنیا مین جیسے کہ عذاب کیا تھا
پہلی اُمتوپر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد بعض آیات سے نکلنا آفتاب کا ہی جانب مغرب سے اور جس شب کے بعد آفتاب مغرب سے طلوع کریگا وہ شب بہت
دراز ہوگی اور جسوقت تہجد کے وظیفون سے فارغ ہو کر انتظار صبح کا کرین اور صبح ظاہر نہو تو شک مین پڑجائین اور پھر وظیفہ شروع کرین یہانتک
جانب مغرب سے صبح ظاہر ہو اور بعد اسکے مغرب کے کنارہ سے آفتاب نکلے اسطرح سے کہ اُسمین کچھ روشنی نہو اور سب اُسکو دیکھین اور جسوقت یہ بڑی
علامت قدرت خدا کی دیکھین تو ناچار ہو کر ایمان لائین لیکن اُسوقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ بخشیگا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ
اٰيٰتِ رَبِّكَ جسدن کہ آئین بعض آیات پروردگار تیرے کی اے محمد صلعم پہلے قیامت سے کہ وہ نکلنا آفتاب کا ہی جانب مغرب سے اور آنا دابۃ
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا نہ نفع دیگا کسی نفس کو ایمان اُسکا اگر قیامت کی علامت کو دیکھکر ایمان لائیگا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ نہ تھا کہ ایمان لایا تھا پہلے اُس سے اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا یا نہ تھا کسب کیا تھا اُسنے بیچ ایمان اپنے کے نیکو لیعنی جو شخص
کہ قیامت کی علامتونکو دیکھکر ایمان لائیگا اور پہلے اُس سے وہ کافر تھا اور یا ایمان تو لایا تھا لیکن اعمال نیک اُسنے نہین کیے تھے اور قیامت کی علامتونکو
دیکھکر اعمال نیک شروع کرتا ہے تو اُسوقت نہ کافر کا ایمان مقبول ہوگا اور نہ مومن گنہگار کی توبہ قبول ہوگی اور فرماتا ہی کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم
اُن کفار سے کہ انْتَظِرُوْٓا انتظار کرو تم لیے تکہ والو قیامت کی علامتون کا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ تحقیق ہم بھی انتظار کرنیوالے ہین اور جسوقت ظاہر
ہونگے وہ تو ولے بدحال تمہارا اور خوشحال ہمارا اور قیامت کی علامتونمین سے ایک یہ ہے کہ فرمایا ہی امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دابۃ الارض صفا کے نزدیک
سے نکلیگا اور اُسکے پاس انگشتری سلیمان کی اور عصا موسیٰ کا ہوگا اور انگشتری کو ہر مومن کے چہرہ پر رکھیگا اُسکے چہرہ پر نقش اُسکا ظاہر ہو جائیگا اور
لکھا ہوگا کہ یہ مومن حق ہی اور ہر کافر کے چہرہ پر اُسکو رکھیگا اُسکے چہرہ پر نقش ہو جائیگا یہ کافر ہے یہانتک کہ مومن کہیگا کہ وائے تجھپر اے کافر
اور مومن کو دیکھکر کہیگا کہ خوشحال تیرا اے مومن دوست رکھتا ہون مین اس امر کو کہ مین بھی مثل تیرے ہوتا اور یہ علامت بعد طلوع آفتاب کو جانب
مغرب سے ہے اور اُسوقت دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا اور اگر اُسوقت کوئی کافر ایمان لائیگا یا کوئی شخص اپنے گناہون سے توبہ کریگا تو قبول نہو گا
فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ تحقیق جن لوگون نے فرقہ فرقہ کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبر اور کتاب پر ایمان لائے اور بعض پر ایمان نہ لائے
جیسے کہ یہودی عیسیٰ اور محمد اور انجیل اور قرآن پر ایمان نہ لائے اور جیسے کہ نصارا نے کہ محمد اور قرآن پر ایمان نہ لائے اور یا لوگ اس اُمت کے کہ امام حق کو
چھوڑ کر غیر شخصون کو اُنہون نے امام اپنا بنایا وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہو گئے وہ فرقہ فرقہ کہ ہر فرقہ تابع ایک امام کا ہو لَسْتَ مِنْهُمْ
فِيْ شَيْءٍ نہین ہی تو اے محمد صلعم اُنسے بیچ کسی چیز کے کہ تجھسے اُنکا حال سے نہ پوچھا جائیگا اور اُنکے فرقہ فرقہ ہو جانے سے تجھپر عتاب نہوگا اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ
اِلَى اللّٰهِ سوا ہی اسکے نہین کہ کام اُنکا طرف خدا کے ہی کہ جزا اور سزا اُنکی اُسکے اختیار مین ہی ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اُنکو قیامت کے روز

بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۔ ساتھ اسچیز کے کہ تھے وہ کرتے اور موافق اُنکے اعمال کے اُنکو سزا دیگا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اُمت
موسیٰ کی اکہتر فرقے ہوے ایک تو اُنمین سے ناجی ہے اور ستر فرقے ناری ہین اور عیسیٰ کی اُمت کے بہتر فرقے ہوے ایک تو اُنمین سے ناجی ہے اور
اور کہتر فرقے ناری ہین اور میری امت کے تہتر فرقے ہونگے ایک تو اُنمین سے ناجی ہوگا اور بہتر فرقے ناری ہونگے اور ناجی فرقہ اس امت مین وہ ہوگا
کہ جسنے قرآن اور اہلبیت کی پیروی کی ہوگی چنانچہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مین تم مین قرآن اور اہلبیت کو چھوڑے جاتا ہون اگر اُنکی پیروی
کروگے تو گمراہ نہوگے اور اہل سنت کہتے ہین کہ مراد اُس فرقہ سے وہ ہین کہ جنکے واسطے رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ما انا علیہ و اصحابی یعنی جس امر پر مین ہون
اور اصحاب میرے ہین وہ امر حق ہے ہم بہی یہی کہتے ہین کہ جسپر رسولخدا اور صحابہ کا دونو کا اتفاق ہو وہ امر حق ہے نہ وہ کہ جسپر چند صحابہ تنہا اتفاق کرین
وہ ہرگز حق نہین ہے اکثر صحابہ نے علیؑ کو چھوڑکر معاویہ پر اتفاق کیا اور جنگ جمل مین علیؑ کے مقابلہ مین معرکہ آرائی کی اور بعضون نے یزید کے ہاتھ پر
بیعت کی اور جو راس و رئیس صحابہ تہے وہ احکام خدا مین غلطیان کرتے تہے وہ کیونکر حق ہو جاینگے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قریب ہے
امت میری تہتر فرقے ہو جاے کل فرقے اُنمین سے ناری ہین مگر ایک فرقہ ناجی ہے اور وہ فرقہ وہ ہے کہ جو پیروی کرے میرے وصی کی کہ وہ علی بن ابیطالب
ہے اور خدا فرماتا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ جو شخص کہ بجالاتا ہے ایک نیکی کو تو فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا پس واسطے اسکے دس ہین مثل اُس کے
یعنی ایک نیکی کے عوض مین دس نیکیونکا ثواب ملیگا اور مراد یہان دس سے کثرت ثواب ہے نہ خاص دس اسواسطے کہ کسی آیتین تو ستر کا ذکر ہے ایک کے عوض
اور کسی مین سات سو کا اور کسی آیتمین بغیر حساب مذکور ہے اور یہ ایک نیکی کے عوض مین ہے اور بدی کے عوض مین فرماتا ہے کہ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
اور جو شخص کہ بجالاتا ہے بدی کو تو فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا پس نہ بدلا دیا جائیگا مگر مثل اُس ایک بدی کے نہ زیادہ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ
اور نہ وہ ظلم کیے جاینگے کہ ثواب نیکی کا کم کر دیا جاتا ہے یا ایک بدی کے عذاب سے زیادہ عذاب کیا جاتا ہے اور احادیث قدسیہ مین مذکور ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ایک
نیکی کے عوض مین دس دونگا مین یا زیادہ اور ایک بدی کے عوض مین مثل اُس ایک کے عذاب کرونگا مین یا بخشدونگا واسطے اُس شخص کے کہ جسکی کامیابیان
واہیون پر غالب اور زیادہ ہو جائین یعنی برائیان جسکی نیکیونپر غالب اور زیادہ ہو جائین اور جو شخص میرے پاس آتا ہے ممدا پر زمین اسکے گناہ کے ہون
اور درمیان اُسکے شرک نہو تو مثل اُسکے اسکو بخشش اور عطا کرونگا مین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت خدا تعالی نے ابلیس کو
قوت اور قدرت دی جو کچھ کہ دی ہے تو اُس وقت حضرت آدمؑ نے عرض کی کہ اے پروردگار میرے غالب کیا تو نے اسکو میری اولاد پر اور جاری کیا تو نے
اسکو اُنکے بدن مین جیسے کہ خون رگونمین جاری ہے اور دیا تو نے اسکو جو کچھ کہ دیا بس میری اور میری اولاد کیواسطے کیا ہے فرمایا حقتعالی نے کہ تیرے
اور تیری اولاد کیواسطے یہ ہے کہ ایک بدی کے عوض مین ایک بدی کا عذاب ہے اور ایک نیکی کے عوض مین دس نیکیونکا ثواب ہے حضرت آدم نے عرض کی
کہ خداوند زیادہ عطا کر فرمایا کہ دروازہ بہشت کا بسبب توبہ کے کہلا ہے یہانتک کہ دم حلقوم کو پہنچے آدم نے عرض کی کہ اے پروردگار میرے اس سے زیادہ بخشش
کر فرمایا کہ بخشونگا مین اور کچھ پروا نکرونگا حضرت آدم نے عرض کی کہ مجہکو کافی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے کہ جن لوگون
نے دین مین تفرقہ ڈالا ہے اور بعضے انبیاء پر ایمان لاتے اور بعضے پر نہین لاتے ہین اور یا بعضے احکام شرع پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین لاتے ہین کہ
إِنَّنِي هَدَانِي تحقیق مجہکو ہدایت کی ہے رَبِّي پروردگار میرے نے إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ طرف راہ سیدہی کی وحی اور دلیلون
روشن کے وسیلہ سے کہ وہ راہ سیدہی ہے دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ دین درست اور قائم مذہب ابراہیم کا ہے کہ حَنِيفًا مائل تہا وہ طرف
حق کے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تہا وہ شریک کرنیوالون مین سے مثل بت پرستون کی یہود اور نصاریٰ کے اور دینا بدل ہے الی صراط
مستقیم کے محل سے اور قیماً صفت دینا کی ہے اور ابن عامر نے اور کوفیون نے قیماً کو بکسر قاف پڑہا ہے اور تخفیف یا پڑہا ہے اور ملتہ ابراہیم عطف بیان ہے
اور حنیفاً حال واقع ہوا ہے وما کان من المشرکین کا عطف حنیفاً پر ہے اور حضرت سجاد اور حضرت باقر علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ ملت ابراہیم پر
کوئی نہین ہے سوائے ہمارے اور ہمارے شیعون کے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي تحقیق نماز

امت مین ۷۳ فرقہ ہونگے سب جہنمی سوائے ایک کے اور ناجی فرقہ علی والا ہے

میری اور قربانی میری کہ حج مین کرتا ہون یا تمام اعمال حج اور عمرہ کے کرتا ہون وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي اور زندگانی میری اور موت
میری یعنی جو کچھ کہ زندگانی مین کرتا ہون اور جس امر پر مین مرتا ہون ایمان اور اعمال ہین سب یہہ سب لِلّٰهِ خاص واسطے خدا کے ہے
رَبِّ الْعَالَمِينَ کہ پالنے والا عالمون کا ہے لَا شَرِيكَ لَهُ نہین ہے کوئی شریک واسطے اُسکے نہ ذات مین نہ صفات مین وَ
بِذَٰلِكَ اور ساتھ اسی قول اور اخلاص کے أُمِرْتُ حکم کیا گیا ہون مین وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اور مین اول مسلمانون کا
ہون اسلام کے قبول کرنیمین کہ سب سے پہلے مینے اسلام کو قبول کیا ہے اور یہہ اسواسطے ہے کہ اسلام پیغمبر کا مقدم ہوتا ہے اُمت کے ساتھ سے
کہ پیغمبر تمام امت سے پہلا اسلام کو قبول کرتا ہے اور رسولخدا صلعم نے ایک حدیث مین فرمایا ہے کہ دین ابراہیم کا دین میرا ہے اور دین میرا دین
اسکا ہے اور سنت اسکی سنت میری ہے اور سنت میری سنت اسکی ہے اور فضیلت اسکی فضیلت میری ہے اور مین افضل ہون اُس سے اور محیای کی
یا کو اہل مدینہ ساکن پڑہتے ہے اور عراق کی یا کو مفتوح اور باقیون نے بالعکس اُسکے پڑہا ہے اور اب مشرکون کی ابطال مین فرماتا ہے کہ قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم ان مشرکون سے کہ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا کیا سوا ہے خدا کے طلب کرون مین کسی پروردگار کو اور معبود حقیقی کی عبادت
مین اسکو شریک کرون وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اور حال یہہ ہے کہ وہ خدا پروردگار ہر چیز کا ہے پس سوا اُسکے سب اسی کی پروردہ
اور مخلوق ہین اور جو کہ ایسے ہین وہ کیونکر پروردگار ہو سکتے ہین اور کہتے ہین کہ ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ اے اشراف عرب کی تم پیروی میری کرو
اگر گناہ تمہارے میری گردن پر ہین حقتعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا اور نہین کسب کرتا ہے ہر نفس بدی کو مگر اوپر
اسکے ہے وہ یعنی جو شخص کہ بدی کو کسب کرتا ہے وبال اُسکا اسی شخص پر ہے نہ اُسکے غیر پر کہ گناہ تو کوئی کرے اور عذاب کسی اور کو ہو ایسا نہین
ہو سکتا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہین اٹھاتا ہے کوئی نفس بوجھ اٹھانیوالا وِزْرَ أُخْرَىٰ بوجھ دوسرے نفس کا یعنی ایک شخص کے
گناہ کا عذاب دوسرے شخص پر نہین ہو سکتا جو کوئی گناہ کریگا عذاب اس گناہ کا اسی شخص کو ہوگا نہ اسکے غیر کو ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ پھر
طرف پروردگار تمہارے کے ہے پھرنا تمہارا واسطے جزاے اعمال کے قیامت کے روز مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ پس خبر دیگا تمکو ساتھ اس
چیز کے کہ تھے تم بیچ اُسکے اختلاف کرتے دنیا مین جس کو مقدمہ دین اور تمہارے بطلان کو خدا اُس روز ظاہر کریگا اور فرماتا ہے کہ وَهُوَ الَّذِي
جَعَلَكُمْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ کردیا اُسنے تمکو اے آدمیو خَلَائِفَ الْأَرْضِ جانشین زمین کے یعنی پہلے لوگون کے کہ ایک زمانہ کے لوگ
اپنے پہلے زمانہ کے لوگون کے قائمقام ہوتے ہین بعد مرنے پہلے زمانہ کے لوگون کے اور یا یہہ کہ تمکو خلیفۃ اللہ کیا کہ زمین مین تم اپنا تصرف کرتے ہو وَرَفَعَ
بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ اور بلند کیا بعض تمہارے کو اوپر بعض کے دَرَجَاتٍ درجون مین یہہ مفعول ثانی رفع کا ہے یعنی بلند کیا
تم مین سے بعضے کو بعضے پر درجون اور مرتبون کہ بعضے کو بزرگی اور شرف عطا کیا اور بعضے کو تونگری دی موافق مصلحت کے اور بعضے کو محتاج
اور بلا مین مبتلا کیا ہے لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ تاکہ آزماوے وہ تمکو بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے تم کو یعنی تاکہ تم سے معاملہ آزمانیوالونکا ساکرے ان
چیزون مین کہ عطا کی ہین تمکو اور دوسرے لوگون پر ظاہر ہو جاوے کہ کون تم مین سے شکر کرتا ہے مال اور جاہ اور بزرگی کا اور کون صبر کرتا ہے فقیری اور
بیماری پر اور کون شکر اور صبر نہین کرتا ہے إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ تحقیق پروردگار تیرا جلد کرنیوالا عذاب کا ہے شکر اور صبر کے
نہ کرنیوالون پر وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ اور تحقیق کہ البتہ وہ بخشنے والا مہربان ہے شکر اور صبر کرنیوالون پر اور ہر ایک کو موافق اُسکے اعمال کی جزا دیگا ع ۲۰ الانعام ۱۱

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین دو سو پانچ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی
سورہ اعراف کو ہر مہینے مین تلاوت کرے تو وہ شخص قیامت کے روز زمرہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون مین داخل ہوگا اور اگر ہر جمعہ کو پڑھے
تو قیامت کے روز خدا تعالی اُسکا حساب نکریگا اور بعد اُسکے فرمایا کہ سب آیتین اس سورہ کی محکم ہین چاہیے کہ اسکی تلاوت کو ترک نکرے
کہ یہہ سورہ قیامت کے روز اپنے تلاوت کرنے والے کی گواہی دیگی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الٓمٓصٓ یہہ حروف

مستقلہ ہیں اور تحقیق حروف مقطعہ کے رمز کی سورۂ بقرہ میں گذر گئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ نام اس سورہ کا ہے اور یا نام قرآن کا ہے اور یا یہ کہ ہر حرف
اسکا اشارہ ہے طرف ایک نام کے خدا کے ناموں میں سے جیسے کہ الف سے اللہ اور لام سے لطیف اور میم سے ملک اور صاد سے صمد ہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ معنی اسکے
یہ ہیں کہ انا اللہ المقتدر الصادق یعنی میں ہوں خدا قادر راست گو اور منقول ہے کہ ایک شخص بنی امیہ میں سے کہ سید تھا حضرت
صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں المص سے کیا ارادہ کیا ہے اور اسمیں حلال اور حرام میں سے کیا چیز ہے اور
اسمیں وہ کیا ہے کہ جس سے آدمی فائدہ حاصل کریں حضرت صادق علیہ السلام یہ بات سنکر غصہ ہوئے اور فرمایا کہ وائے تجھپر الف کے ایک عدد اور
لام کے تیس اور میم کے چالیس اور صاد کے نوے یہ کتنے ہوئے اسنے کہا کہ ایک سو اکسٹھ ہوئے فرمایا کہ سلطنت تیرے بھائیوں کی یعنی بنی امیہ کی
ایک سو اکسٹھ ہجری تک ہے پس جسوقت سنہ مذکورہ گذرے تو مسودہ کوفہ میں داخل ہوا اور حکومت بنی امیہ کی جاتی رہی **كِتَابٌ أُنْزِلَ**
إِلَيْكَ یہ سورت کتاب ہے کہ نازل کی گئی ہے طرف تیری اور کتاب انزل الیک خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور تقدیر اسکی ہذا کتاب انزل الیک
پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سورت جسے طرف تیری نازل کی ہے **فَلَا يَكُنْ** پس چاہیے کہ نہوے **فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ** سینہ تیرے کی
تنگی اس سے کہ اسکے پہنچانے میں تو دلتنگ اور غمگین ہو بسبب جھٹلانے قوم تیری کے اور یہ سورت نازل کی ہے طرف تیری **لِتُنْذِرَ بِهِ** تاکہ
ڈراوے تو ساتھ اسکے کافروں کو **وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ** اور نصیحت دینے والی ہے واسطے مومنوں کو اور ذکری مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے
اور خبر بھی ہوسکتا ہے مبتدائے محذوف کا اور فرماتا ہے کہ **اتَّبِعُوا** پیروی کرو تم **مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ** اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تمہارے
مِنْ رَبِّكُمْ پروردگار تمہارے کی طرف سے کہ جسکے کرنیکا اسنے حکم فرمایا ہے اسکو کرو اور جس کام کو کہ اسنے منع کیا ہے اسکو مت کرو **وَلَا تَتَّبِعُوا** اور
نہ پیروی کرو تم **مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ** سوا اسکے دوستوں کی کہ وہ بت ہیں اور کفار انکو دوست کہتے ہیں اور یا یہ کہ شیاطین کی پیروی
مت کرو کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں **قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ** بہت کم ہے کہ نصیحت پکڑتے ہو تم حق کی پیروی میں قلیلا صفت ہے مصدر
محذوف کی اور ما اسمیں زائد ہے اور تقدیر اسکی ذکرا قلیلا ہے اور امر اور نہی کے ترک کرنیکی جہت سے خوف دلاتا ہے کہ **وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا**
اور بہت سی بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہے ہمنے انکو یعنی اسکے باشندوں کو بسبب انکے کفر اور نافرمانی کے **فَجَاءَهَا بَأْسُنَا** پس آیا انکو عذاب ہمارا
بَيَاتًا رات کو وقت سونیکے مثل قوم لوط کے شب کو انکے شہر کو الٹ دیا **أَوْ هُمْ قَائِلُونَ** یا آیا عذاب ہمارا جسوقت کہ وہ قیلولہ کرتے
تھے دوپہر کو جیسے کہ قوم شعیب کی کہ جبرئیل نے دوپہر کے وقت چیخ ماری وہ مر گئے یعنی یہ دونو وقت آرام کرنیکے ہیں اور ہمنے ان دونو وقتوں ہی میں
انکو ہلاک کیا اور یہ ان کا حال ہے **فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ** پس نہ تھا پکارنا انکا اور فریاد کرنا انکا **إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا** جسوقت کہ آیا انکے پاس
عذاب ہمارا **إِلَّا أَنْ قَالُوا** مگر یہ کہ کہا انہوں نے کہ **إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ** تحقیق کہ ہم تھے ستم کرنیوالے اپنے نفسوں پر بسبب جھٹلانے پیغمبروں
اور اسوقت انہوں نے اقرار کیا لیکن اسوقت کا اقرار اور زاری نے انکو کچھ فائدہ نہ دیا اور قوم یونس اس سے مستثنیٰ ہے چنانچہ بعد اسکے انشاء اللہ تعالیٰ
سورۂ یونس میں اسکا ذکر ہوگا تضرع اور زاری کرنیسے عذاب انکا دفع ہوگیا اور آخرت کے عذاب سے خوف دلاتا ہے کہ **فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ**
أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ پس البتہ سوال کرینگے ہم ان لوگوں سے کہ بھیجے گئے ہیں طرف انکی پیغمبر کہ کیا تمنے انکی پیغمبری کو قبول کیا ہے اور انہوں نے جو دعوی نبوت
کا کیا اور تم کو جو خبر دی کہلا کیا تمنے انکو کیا جواب دیا اور فرماتا ہے کہ **وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ** اور البتہ سوال کرینگے ہم پیغمبروں سے کہ تمنے ہمارے پیغام اور
احکام ہمارے بندوں کو پہنچائے ہیں **فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ** پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر ان پیغمبروں کے اور انکی امتوں پر انکی گفتار اور کردار کو
جو کچھ کہ دنیا میں واقع ہوئے ہیں **بِعِلْمٍ** ساتھ علم کے یعنی تمام اوپر بیان کرینگے جو کچھ معلوم ہے کہ ظاہر اور باطن ہم پر کچھ پوشیدہ نہیں ہے **وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ**
اور نہیں ہیں ہم غائب کہ پیغمبروں کے اقوال اور افعال سے کچھ اطلاع نہ رکھتے ہوں بلکہ ہم انکے ہمراہ ہیں اور انکے سب احوال اور حالات سے
مطلع ہیں اور فرماتا ہے کہ **وَالْوَزْنُ** اور وزن کرنا نامہ اعمال کا **يَوْمَئِذٍ** اس روز یعنی قیامت کے روز **الْحَقُّ** حق ہے **فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ**

پس وہ شخص کہ سنگین ہوئین وزن اُسکی نیکیان ہون فاولئک پس یہ لوگ کہ جنکی نیکیون کے وزن زیادہ ہین هم المفلحون وہی
رستگاری پانیوالے ہین اور عذاب سے نجات حاصل کرنیوالے ہین ومن خفت موازینه پس وہ شخص کہ سبک اور ہلکے ہوئین وزن اُسکے
یعنی اُسکی نیکیون کے وزن سبک ہون اور گناہ اُسکے زیادہ ہون اور بہت کم ہون نیکیان اُسکی فاولئک الذین خسروا انفسهم پس وہ
لوگ ہین کہ خسارہ مین ڈالا انہون نے جانون اپنی کو اور اپنے نفسون کو عذاب اور ہلاکت مین بما کانوا بایاتنا یظلمون ۔ بسبب اُسکے
کہ تھے وہ ساتھ آیتون ہماری کے ظلم کرتے کہ اُنکو جھٹلاتے تھے تصدیق کرنیکے عوض مین اور وزن کے معنی مین اختلاف بہت ہی بعضے کہتے ہین
کہ وزن یہی حکم خدا ہے کہ عدل اور انصاف کے ساتھ ہو یعنی جیسے کہ کوئی ترازو مین کسی چیز کو وزن کرتا ہے کہ کوئی پلہ کسی پلہ پر غالب نہو ویسے
ہی خدا تعالی عدل اور انصاف سے حکم کریگا بدون زیادتی اور کمی کی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ اعمال بندونکے ترازو مین تولے جاوینگے اور ترازو اُس
روز کھڑی کیجائیگی کہ اُسکی چوٹی اور دو پلہ ہونگے اور سب خلائق اسکو دیکھینگے کہ انصاف ظاہر کیا جاوے اور عذر باقی نرہے اور ابن عباس سے
روایت ہی کہ ڈنڈی اُس ترازو کی پچاس ہزار برس کی راہ کی لمبی ہوگی اور پلہ اُسکا ایک تو نور کا ہی اور دوسرا تاریکی کا نیک اعمال کو نور کے
پلہ مین رکھینگے اور اعمال بد کو تاریکی کے پلہ مین اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا اعمال تولے جاوینگے فرمایا کہ نہین اسواسطے
کہ اعمال اجسام کی قسمون سے نہین ہین کہ اُنکا وزن کیا جاوے اور محتاج وزن کرنیکی طرف وہ ہوتا ہی کہ جو اُسکی گرانی اور سبکی کو نجانتا ہو اور خدا
پر کچھ پوشیدہ نہین ہی سائل نے پوچھا کہ پھر معنی اُسکے کیا ہین کہ خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہے فمن ثقلت موازینه فرمایا کہ پس وہ شخص کہ غالب
ہون اعمال نیک اُسکے اور اب خدا تعالی اپنی نعمتون کو جو کہ بندون پر ہین بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ ولقد مکناکم فی الارض
اور البتہ تحقیق قدرت اور جگہ دی ہمنے تم کو بیچ زمین کے ایسے آدمیو کہ ہر طرح سے اُسمین تم تصرف کرتے ہو مکان بناتے ہو اور باغ لگاتے اور
زراعت کرتے ہو وجعلنا لکم فیها معایش اور کردی ہمنے واسطے تمہارے بیچ اُس زمین کے معاشین کہ کسب کرکے پیدا کرتے ہو
ع ۱۰ قلیلا ما تشکرون ۔ بہت کم ہو کہ شکر کرتے ہو تم باوجود اسقدر بزرگی کے موجب اس نعمت کی اور قلیلا صفت ہی مصدر محذوف کی
اور ما اُسکے بعد زائد ہی اور تقدیر اُسکی شکرا قلیلا ہی اور فرماتا ہی کہ ولقد خلقناکم اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہی ہمنے تم کو یعنی آدم کو کہ پدر تمہارا
ہی ثم صورناکم پھر صورت بنائی ہمنے تمہاری بہت خوب اور پاکیزہ صورت یعنی تمہارے باپ آدم کی صورت کہ اُسکو مٹی سے پیدا کیا ثم
قلنا للملائکة پھر کہا ہمنے واسطے فرشتون کے یعنی بعد داخل کرنے روح کے آدم مین فرشتون سے ہمنے کہا کہ اسجدوا لادم سجدہ کرو
واسطے آدم کے سجدہ تعظیم فسجدوا پس سجدہ کیا اُن فرشتون نے الا ابلیس مگر ابلیس نے کہ اُسنے تکبر اور حسد کی راہ سے آدم
کو سجدہ نکیا لم یکن من الساجدین نتھا وہ سجدہ کرنیوالون مین سے آدم کو قال کہا خدا نے ابلیس سے کہ ما منعک الا تسجد
کس چیز نے منع کیا تجھکو اس سے کہ سجدہ کرے تو اذ امرتک جسوقت کہ حکم کیا ہمنے تجھکو آدم کے سجدہ کرنیکا اور لا تسجد مین لا زائد ہی قال
کہا ابلیس نے خدا تعالی کے جواب مین کہ انا خیر منه مین بہتر ہون اُس آدم سے اسواسطے مینے اُسکو سجدہ نہین کیا ہی اور میری
بہتری کی وجہ یہ ہے کہ خلقتنی من نار پیدا کیا ہی تو نے مجھکو آگ سے کہ وہ جوہر لطیف نورانی ہی وخلقته من طین اور پیدا کیا ہی
تو نے اُس آدم کو مٹی سے کہ وہ ایک جسم کثیف اور تاریک ہی ابلیس ایک عنصر کو دوسرے پر قیاس کرکے بڑی غلطی مین پڑا اور اگر لحاظ اُسکے
فاعل کا کرتا تو آدم کا بہتر ہونا اُسکو معلوم ہوتا اسواسطے کہ خدا تعالی آدم کو فرماتا ہی کہ اُسکو مینے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ خلقت بیدی
اور فرماتا ہی ونفخت فیه من روحی یعنی اپنی روح خاص مینے اُسمین پھونکی اور روح کہ میری قبول تھی اور مٹی اعتبار سے خالی بہتر آگ سے ایک تو یہ کہ آگ
خائن ہی جو چیز اُسمین رکھو اُسکو جلا دیوے اور خاک امین ہی جو چیز اُسمین رکھو بدستور وہ اُسکو نگاہ رکھے اور امین خائن سے بہتر ہی اور دوسرے یہ
کہ آگ مین سرکشی اور تکبر ہی اور خاک مین تواضع اور افتادگی ہی اور تواضع تکبر سے بہتر ہی اور خاک نقش کو قبول کرتی ہی جیسے کہ آدم نے نقش معرفت خدا

کا قبول کیا اور آگ نفس کو جلا دینی ہو جیسے کہ نفس معرفت کا ابلیس ہین سو جلا دیا فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ یعنی پس خارج ہوا حکم پروردگار اپنے سے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ ابلیس نے اپنے نفس کو آدم پر قیاس کیا اور اگر اس جوہر پر قیاس کرتا کہ جس جوہر سے خدا تعالیٰ نے
آدم کو بنایا ہی تو معلوم ہوتا کہ وہ جوہر بدرجہا نورا ور روشنی مین آگ سے زیادہ اور بہتر ہے اور ثعلبی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ پہلے جس نے
قیاس کیا ہی اور خطا کی ہے وہ ابلیس ہے پس جو کوئی دین مین قیاس کرے اسکو ابلیس کے مقربوں مین سے شمار کرینگے اور ملل و نحل مین لکھا ہے کہ
اول نزاع جو عالم مین ہوا ہے وہ سجدہ نکرنا ابلیس کا تھا آدم کو اور اول نزاع جو اس امت مین واقع ہوا ہے وہ مقدمۂ قرطاس ہے یعنی دوات اور
قلم نہ دینا عمر کا رسول خدا کو واسطے لکھنے وصیت کے اور ابو حنیفہ ایک مرتبہ حضرت صادق علیہ السلام کے پاس آیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابو حنیفہ مجھکو خبر
پہنچی ہے کہ تو قیاس کرتا ہے کہا کہ ہان حضرت صادق نے فرمایا کہ قیاس مت کر اسواسطے کہ جسنے پہلے قیاس کیا تھا وہ ابلیس ہے اور جسوقت
ابلیس نے تکبر کی جہت سے آدم کے سجدہ سے انکار کیا تو قَالَ کہا خدا نے اُس سے کہ تو نے میرے حکم کو قبول نکیا آدم کے سجدہ کرنے مین فَاهْبِطْ
مِنْهَا پس اوتر جا تو اس آسمان سے یا اس مرتبہ سے کہ تجھکو آسمان پر ہمراہ ملائکہ کے ہے یا یہ کہ بہشت سے چلا جا فَمَا يَكُونُ لَكَ
اَنْ تَتَكَبَّرَ پس نہین درست ہے واسطے تیرے یہ کہ تکبر کرے تو فِيهَا بیچ اُس آسمان کے یا بیچ بہشت کے اسواسطے کہ وہ مقام عاجزی کرنیوالون
کا ہے فَاخْرُجْ پس نکلجا تو اس سے اِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ تحقیق تو خوار اور ذلیل ہونیوالون مین سے اور کہتے ہین کہ اسمین تنبیہ ہے اس امر پر
کہ تکبر واسطے اہل بہشت کے لایق نہین ہے اور خدا تعالیٰ نے جو ابلیس کو نکالا ہے تکبر کی جہت سے نکالا ہے نہ فقط گناہ اور نافرمانی کی جہت سے اور جناب رسول خدا
صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تواضع کرتا ہے خدا تعالیٰ اسکو بلند کرتا ہے اور جو کوئی تکبر کرتا ہے خدا تعالیٰ اسکو پست کرتا ہے اور جسوقت خدا تعالیٰ
نے ابلیس کو لعنت کی اور اپنی رحمت سے نا امید کیا تو وہ مایوس ہوا اور اپنے واسطے اُسنے مہلت چاہی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ کہا
اُس ابلیس نے کہ خداوندا اَنْظِرْنِي اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ مہلت دے تو مجھکو اسدن تک کہ اُٹھائے جاوینگے قبرون سے یعنی روز قیامت تک
مجھکو موت نہو اور نہ عذاب مجھکو کر قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ کہا خدا نے کہ تحقیق تو مہلت دیے گئون سے ہے جبتک کہ میری مصلحت
ہو مہلت دینے مین اور اس مہلت دینے مین امتحان بندون کا ہے اور امتحان اُنکا یہ ہے کہ اگر ابلیس کی مخالفت کو اختیار کرینگے تو مستحق ثواب عظیم
کے ہونگے اور مہلت ابلیس کو پہلی صور تک ہے چنانچہ دوسری جگہہ فرمایا ہے کہ وقت معلوم تک مہلت ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ موت ابلیس کی بعد نفخ اولی کے اور پہلے دوسرے صور کے ہے اور جسوقت خدا تعالیٰ نے ابلیس کو مہلت دی تو قَالَ کہا اُسنے کہ
فَبِمَا اَغْوَيْتَنِي پس بسبب اسکے کہ حکم گمراہی کا کیا ہے تو نے مجھکو کہ مجھکو گمراہ مقرر کیا ہے تو نے اور یا گمراہ کیا ہے تو نے مجھکو اسطور سے کہ تو نے مجھکو
تکلیف سجدہ کرنیکی دی اور مین انکار اسکا کرکے گمراہ ہو گیا ہون تو اسکی قسم ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ البتہ بیٹھونگا مین واسطے ان آدمیون
مثل رہزنون کے واسطے تاراج کرنے متاع ایمان اور طاعت اُنکی کے صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ راہ تیری سیدھی پر کہ فرزندان آدم کو گمراہ کرتا
رہون اور تیری راہ سے انکو پھیرتا رہون اور با فبما اغویتنی کی قسم محذوف کے متعلق ہے اور نصب صراط کا بنزع خافض ہے اور کہتا ہے ابلیس کہ
ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ پھر البتہ آونگا مین اُن آدمیون کے پاس مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ آگے انکے سے کہ امر آخرت آگے انکے ہے اُس سے
انکو بہکاونگا کہ بعد مرنیکے پھر زندہ نہونگے اور بہشت اور دوزخ اور حساب اور جزا اور ثواب اور عذاب بعد مرنیکے کچھ نہین ہے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور
آدمیون پیچھے انکے سے کہ امر دنیا پیچھے انکی ہے اور دنیا کے امر مین انکو بہکاؤن اور دنیا کو انکی نظر مین مزین اور آراستہ کرون اور مال کا جمع کرنا اور
بخیلی اور بیجا صرف کرنا انکے دلون مین ڈالدون اور واجبات کو اُنسے ترک کراؤن اور ممنوعات کے کرنیکی انکو رغبت دلاؤن وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ
اور آدمیون جانبون راست انکی سے کہ وہ جانب حسنات اور نیکیونکی ہے اور انکو اعمال نیک کرنیسے باز اور مغرور اور تکبر پر ڈالون کہ انکو اپنے اعمال
نیک کا بڑا گھمنڈ اور ناز ہو اور ریا کرے پر انکو ڈالدون وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ اور آدمیون طرفون چپ انکی سے کہ وہ طرف گناہونکی ہے اور اعمال بد کو

قیاس کرنا پہلے شیطان کا فعل ہے

انکی نظروںمین آراستہ کرکے دکہلاؤن غرض یہہ ہے کہ چارون طرف سے آکر انکو گمراہ کرون اور اسکی تفسیر مین امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
فرمایا کہ من بین ایدیہم سے یہ مراد ہے کہ کار آخرت کو انکے دلون اور نظروں مین خوار اور بیمقدار کردون اور من خلفہم سے مراد یہہ ہے کہ انکو وسوسہ کرون تاکہ
وہ مال کو جمع کرین اور بخیلی کرکے زکوۃ کو ادا نکرین تاکہ وارثون کیواسطے باقی رہے اور عن ایمانہم سے یہ مراد ہے کہ کار دین انپر تباہ اور خراب کرون
اور دلونمین انکے شبہ ڈالون اور عن شمائلہم سے مراد یہہ ہے کہ دنیا کی لذتون اور خواہشون کو انکے دلونمین درست کرون اور انکو نفسون کی
خواہشون پر رکہون **ولا تجد** اور نپاویگا تو **اکثرہم شاکرین** اکثر انکو شکر کرنیوالے بلکہ اکثر فرزندان آدم مین سے مشرک ہین
اور اپنی نعمت دینے والے حقیقی کو نہ پہچانین اور اسکا شکر نکرین جسوقت خدا تعالی نے ابلیس سے یہ کلام سنا تو **قال** کہا کہ **اخرج منہا**
نکل تو اس بہشت سے یا آسمان سے **مذؤما** بدحال عیب ناک ہو کر **مدحورا** رانده ہوا رحمت سے اور یہ دونو حال واقع ہوئے
ہین اور زہری نے مذوما کو بتخفیف ہمزہ پڑہا ہے اور فرمایا خدا نے ابلیس کو کہ **لمن تبعک منہم** البتہ جو شخص کہ پیروی کریگا تیری ای
ابلیس ان آدمیون مین سے اور تیرے وسوسہ ڈالنے کے مطابق اپنا چلن رکہیگا تو **لاملئن جہنم منکم اجمعین** البتہ پر کرونگا مین دوزخ
تم سے سب سے یعنی تجہسے اور تیری پیروی کرنیوالون سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اخرج منہا فانک رجیم کی تفسیر مین روایت ہے کہ ابلیس نے
خدا تعالی سے کہا کہ خداوندا تو عادل ہے اور ظلم نہین کرتا ہے کیا میرے عمل نیک کا ثواب باطل ہوگیا ہے فرمایا کہ نہین ولیکن سوال کر تو مجہسے امر
دنیا مین جو چاہے اپنے عمل کے عوض مین کہ مین تجکو ثواب اسکا دونگا اول سوال اسکا یہہ تہا کہ دنیا مین مجکو تو ہمیشہ باقی رکہہ قیامت تک فرمایا کہ دیا
مینے تجہکو پہر سوال کیا ابلیس نے کہ غالب کر تو مجہکو اولاد آدم پر فرمایا کہ غالب کیا مینے تجکو پہر کہا کہ جاری کر تو مجہکو انکی بدنونمین جیسے کہ خون رگونمین
جاری ہوتا ہے فرمایا کہ جاری کیا مینے تجہکو پہر کہا کہ اگر انکو واسطے ایک فرزند پیدا ہو تو میرے واسطے دو فرزند پیدا ہون اور دیکہین ہم انکو اور نہ
دیکہین وہ ہم کو اور جس صورت مین چاہین انکے روبرو ہم بنجائین فرمایا کہ دیا مینے تجہکو پہر کہا کہ خداوندا زیادہ کر تو میرے واسطے فرمایا کہ تیرے واسطے اور
تیری اولاد کیواسطے انکے سینے تمہارے وطن مینے مقرر کیے تم انکے سینون پر راہ کرو کہا کہ اے پروردگار میرے بس کافی ہے مجہکو جو کچہ کہ تونے دیا
اور کہا کہ اب مین سب کو بہکاؤنگا مگر جو بندے تیرے کہ خالص ہین انپر میرا قابو نہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے سوال کیا کہ کیا
سبب ہے کہ حق تعالی نے ابلیس کو اسقدر اختیار دیا فرمایا کہ اسواسطے کہ سبب ہے کہ اسنے خدا کا شکر کیا تہا راوی نے پوچہا کہ وہ کیا تہا فرمایا کہ چار
ہزار برس تک دو رکعت نماز کی پڑہی تہی یہہ سبب اسکا ہے اور بعد نکالنے ابلیس کے خدا تعالی نے آدم سے فرمایا کہ **ویا آدم** اور اے آدم
اسکن انت وزوجک الجنۃ رہ تو اور زوجہ تیری بہشت مین **فکلا من حیث شئتما** پس کہاؤ تم جسجگہ سے کہ چاہو تم میوے
بہشت کے **ولا تقربا ہذہ الشجرۃ** اور نزدیک نہ جاؤ تم اس درخت کے کہ موافق مشہور کے وہ گیہون کا درخت ہے کہ پہلے ہی سے کہا جاؤ
اور اگر نزدیک جاؤگے اسکے اور کہاؤگے اسمین سے تو **فتکونا من الظالمین** پس ہو جاؤگے تم ظلم کرنیوالون مین سے اپنے نفسون پر کہ ثواب تمہارا کم ہو جائیگا بسبب
ترک اولی کے اور تفصیل اسکی سورہ بقر مین گزری ہے **فوسوس لہما الشیطان** پس وسوسہ کیا واسطے ان دونو کے شیطان نے یعنی آدم اور
حوا کو شیطان نے وسوسہ کیا **لیبدی لہما** تاکہ ظاہر کرے واسطے ان دونو کے **ما ووری عنہما** وہ چیز کہ پوشیدہ کیگئی تہی ان دونو سے
من سوآتہما ستر ان دونو کے سے لام لیبدی کا عاقبت کا ہے یعنی اسکے وسوسہ کرنیکا انجام یہہ ہے کہ ظاہر ہو جاوے ستر انکا شیطان کی پیروی
کے سبب سے اور وہ دونو برہنہ ہو جاوین کہتے ہین کہ خدا تعالی نے آدم اور حوا کو ستر کے پوشیدہ کرنیکو لباس انکو پہنایا تہا ابلیس نے جانا کہ بسبب
ترک کرنے اس امر کے لباس انکا دور ہو جائیگا اسلئے وسوسہ اس امر کے ہوا کہ یہہ گیہون کو کہالیوین اور لباس انکا انکے بدنون سے دور ہو جاوے
تاکہ بہشت کے باشندون کے روبرو یہہ نادم ہون اس جہت سے ابلیس مور اور سانپ کے وسیلہ سے بہشت مین پہنچا اور وسوسہ کرنیکے واسطے اور معنی
وسوسہ کے پوشیدہ آواز کے ہین اور وسوس الیہ اور وسوس لہ مین فرق یہہ ہے کہ وسوس الیہ مین معنی کا ڈالدینا ہے آواز پوشیدہ سے اور وسوس

وہم مین ڈالدیا اور نصیحت کرکے اور آدم اور حوا ابلیس کے فریب سے غافل تھے اور یہ جانتے تھے کہ دنیا مین کوئی خدا کی جھوٹی قسم نہین کہاتا ہے اور
ایسی صورت بنکر شیطان آدم اور حوا کے پاس گیا کہ وہ ہرگز نہین پہچانتے تھے کہ یہ شیطان ہے اور جسوقت بہشت مین پہنچا تو انکو بہکانا
شروع کیا وَقَالَ اور کہا کہ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا نہین منع کیا تھا تمکو پروردگار تمہارے نے عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ کہانے اس
درخت کے سے اِلَّا اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ مگر واسطے بچانے اس امر کے کہ ہوجاؤ تم دو فرشتے خوبصورت اور بلند مرتبہ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ
یا ہوجاؤ تم ہمیشہ رہنے والون بہشت کے کہ ہرگز تمکو موت نہ آوے وَقَاسَمَهُمَآ اور قسم کہائی ان دونو سے اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ کہ تحقیق
مین واسطے تمہارے البتہ نصیحت کرنیوالون مین سے ہون کہ مین ازراہ شفقت اور دلسوزی تمکو کہتا ہون کہ اسدرخت مین سے کہالو تاکہ ہمیشہ رہو
تب آدم کو گمان ہوا کہ خدا کی جھوٹی قسم کوئی نہین کہاتا ہے اسواسطے اسکے فریب مین آگئے فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ پس اتار دیا انکو شیطان
ساتھ فریب کے نیچے مرتبہ بلند انکے سے طرف پستی کے کہ جھوٹی قسم کہا کر انکو فریب دیا یہانتک کہ گیہون کہانے پر تیار ہوگئے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ
پس جسوقت چکہا انہون نے اس درخت کو بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ظاہر ہوگیا واسطے ان دونو کے ستر انکا کہ لباس انکا بدن پر سے
گر پڑا اور برہنہ ہوگئے اور پہر ایک ان دونون سے دوسرے کے ستر کو دیکہتا تھا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ شروع کیا ان دونو نے چپکانا عَلَيْهِمَا اوپر
اپنے ستروں کے مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ پتون بہشت کے سے واسطے پوشیدہ کرنے ستر کے کہتے ہین کہ انجیر کے پتون سے انہون نے اپنے بدن
کو چہپایا تہا اور جسوقت آدم اور حوا نے پتون سے اپنے بدن کو چہپایا اور ایک طرف سے دوسری طرف کو بہاگنے لگے تو خدا تعالی نے انکو پکارا جیسا کہ
فرماتا ہے کہ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اور پکارا ان دونو کو پروردگار انکا کہ اے آدم اور حوا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ کیا نہین منع کیا تہا مین نے
تم دونو کو اس درخت کے کہانے سے وَاَقُلْ لَّكُمَآ اور کہا تہا مین نے واسطے تمہارے اور نہ ڈرایا تہا تمکو مین نے کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا تحقیق
شیطان واسطے تمہارے عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ دشمن ظاہر ہے کہ اسکے کہنے پر عمل نکرنا اور کہتے ہین کہ جسوقت آدم اور حوا اپنے بدن کو چہپاکر
بہاگنے لگے تو حقتعالی نے فرمایا کہ اے آدم اور حوا تم مجہسے بہاگتے ہو آدم نے عرض کی کہ خداوند مجہے شرم آتی ہے کہ مین تجہسے بہت
شرمندہ ہون اسواسطے تجہسے حیا کرکے بہاگتا ہون اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون اور نہایت عاجزی اور زاری سے عرض کی چنانچہ حقتعالی
بیان کرتا ہے انکے دعا کرنیکو کہ قَالَا کہا ان دونو نے یعنی کہا آدم اور حوا نے اپنے پروردگار سے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا اے پروردگار
ہمارے ظلم کیا ہے ہمنے جانون اپنی پر ایک بہتر امر کے ترک کرنیسے وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا اور اگر نہ بخشیگا تو واسطے ہمارے اس امر اولی کے ترک
کرنیکی خطا کو وَتَرْحَمْنَا اور نہ رحم کریگا تو ہمپر لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ البتہ ہونگے ہم نقصان والون مین سے سبب کم ہوجانے ثواب
اور حضرت آدم نے اپنے تئین ظالم اور خاسر فرمایا ہے اسواسطے کہ اس بہتر امر کے ترک کرنیسے جو ثواب مین انکے نقصان ہوا تو گویا انہون نے اپنے
نفس پر ظلم کیا اور خسارہ صحیح ہے کہ اسکے فائدہ کو فوت کیا اور اولیاء اللہ اولی کے ترک کو بھی بہت بڑا گناہ عظیم جانتے ہین اسواسطے انہون
نے ظلمنا انفسنا کہا ورنہ گناہ انکا ایسا نہ تہا کہ جو باعث عذاب کا ہو اسواسطے کہ انبیا معصوم ہین اور تہے ایسا گناہ صادر نہین ہوسکتا
کہ جسکے سبب سے مستحق عذاب کے ہون اور خدا تعالی کا انپر عتاب ہو اور کہتے ہین کہ ابلیس نے سانپ کو وسوسہ کیا اور سانپ نے حوا کو اور حوا نے
آدم کو اسواسطے حقتعالی نے سب کو خطاب کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ قَالَ کہا خدا نے آدم اور حوا اور سانپ اور ابلیس کو کہ اهْبِطُوْا اترو
جاؤ تم طرف زمین کے کہ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض تمہارا واسطے بعض کے دشمن ہے اور اسیواسطے سانپ اور آدمی مین دشمنی ہے اور موذی
اور سانپ مین دشمنی ہے کہ موذی سانپ کو کہاجاتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خطاب آدم اور حوا کی طرف ہے اور مراد اس سے انکی اولاد ہے کہ انکی نسلین باہم
کہ وہ آپسمین عداوت کرینگے اور ایسا ہی وقوع مین آتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ تم زمین مین جاؤ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ اور واسطے تمہارے
بیچ زمین کے جگہ ٹہرنیکی ہے وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور فائدہ اٹھانا ہے ایک وقت تک کہ وہ وقت مرگ کا ہے حضرت آدم یہ بات سنکر بہت

ع ۲

سو ہوا اور جانا کہ بہشت میں آنا ہوگا قَالَ کہا خدا تعالیٰ نے آدم سو کہ فِیْهَا تَحْیَوْنَ بیچ اُس زمین کے زندگانی کروگے تم وَ
فِیْهَا تَمُوْتُوْنَ اور بیچ اُس زمین کے مروگے تم اور گڑوگے تم وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ اور اُس زمین سے نکالے جاؤگے تم واسطے جزائے
اعمال کے آدم نے جب یہ سنا تو خوش ہوئے اور جانا کہ بہشت میں اتفاق جانے کا ہوگا اور اب خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اے فرزندان آدم قَدْ اَنْزَلْنَا تحقیق نازل کیا ہے ہم نے عَلَیْکُمْ لِبَاسًا اوپر تمہارے لباس کو کہ بارانکو
نازل کیا اور اُس سے روئی پیدا ہوئی اور روئی سے کپڑا بنا کہ یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ پوشیدہ کرتا ہے ستر تمہارے کو اُس لباس سے اور سوأت کو ترجمہ
نے ستر کیا ہے اور پڑھے وَرِیْشًا اور نازل کیا ہے لباس زینت کو کہ اُس سے اپنے تئیں آراستہ کرتے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ لباس تو وہ ہے
کہ ستر کو پوشیدہ کرے اور اُسکے سوا جو اور کپڑے پہنتے ہیں وہ ریش ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لباس تو وہ ہے کہ روئی سے بنا ہو اور ریش وہ ہے کہ
جو ریشم سے بنا ہو اور ریش پرندوں کے پروں کو کہتے ہیں جیسے کہ پرندہ کا لباس اور زینت اُسکی ہوتی ہے ایسے ہی آدمی کا لباس تجمل کا اُس کے
واسطے زینت ہوتی ہے اسواسطے آدمی کے لباس کو ریش فرمایا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی اور لباس تقویٰ اور پرہیزگاری کا یعنی وہ لباس کہ جو واسطے
تواضع کے پہنتے ہیں جیسے کہ لباس اون کا اور روئی کا کہ جو سخت اور موٹا ہو ذٰلِکَ خَیْرٌ وہ بہتر ہے لباس نرم سے اور تکلف کے لباس سے
کہ وہ لباس متکبروں کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لباس تقویٰ سے مراد لباس سفید ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ لباس تو
وہ کپڑے ہیں کہ جو تم پہنتے ہو اور ریش سے مراد متاع اور مال ہے اور لباس تقویٰ سے مراد عفت ہے اسواسطے کہ عفت والے آدمی کا ستر ظاہر نہیں
ہوتا ہے اگرچہ وہ کپڑوں سے برہنہ ہو اور بدکار کا ستر ظاہر ہوتا ہے اگرچہ وہ کپڑے پہنے ہوئے ہو ذٰلِکَ وہ یعنی نازل کرنا لباس کا مِنْ
اٰیٰتِ اللّٰهِ نشانیوں فضل اور رحمت خدا کی سے ہے کہ جس سے ستر کی پوشش ہوتی ہے اور بے پروائی ہے بتوں کے ستر کے کھلنے سے
لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور اس نعمت کی قدر کو جانیں اور پرہیزگاری کو اختیار کریں اور اب ان پر نصیحت کو فرماتا ہے
کہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اے فرزندان آدم لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ چاہیے کہ فتنہ میں نہ ڈالے تمکو شیطان کہ تمکو فریب کرے اور اغوا کرکے
کی راہ سے باز رکھے کَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ جیسے کہ نکالا ماں باپ تمہارے کو یعنی آدم اور حوا کو مِّنَ الْجَنَّةِ بہشت سے فریب کر کر
یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا کھینچتا تھا ان دونوں سے لباس انکا اُن کے بدنوں سے لِیُرِیَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا تاکہ وہ دکھلاوے اُن دونوں کو
ستر انکا آپس میں ایک کو دوسرے کا پس جس وقت کہ اُسنے تمہارے ماں باپ کا یہ حال کیا کہ اُنکو برہنہ کیا اور بہشت سے نکالا فریب کرکے تو اُس
سے تمکو اُسکے مکر سے بچنا چاہیئے اور اُس سے پرہیز کرنا چاہیئے کہ وہ تمہارے بھی درپے ہے اور چاہتا ہے کہ بہشت کی راہ سے انکو بند کرے
اِنَّهٗ یَرٰىکُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ تحقیق کہ وہ شیطان دیکھتا ہے تم کو اور لشکر اُسکا مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ جہاں سے کہ نہیں دیکھتے
تم انکو یعنی وہ تو بسبب لطافت اور شفافی بدن کے تمکو نہیں دکھائی دیتے ہیں اور تم جو خاکی بدن رکھتے ہو سو وہ تم کو دیکھتے ہیں ایسے دشمن سے
بچنا چاہیئے اور اُسکے مکر اور فریب سے محفوظ رہنے میں کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے کام میں قصور نہیں کرتا ہے چاہتا ہے کہ جس طرح ہو سکے
کی راہ سے اولاد آدم کو باز رکھنا چاہیئے اور اے غافلو تم اسکی پیروی کرکے دوزخ کو تم اختیار کرتے ہو کہ نماز اور روزہ میں قصور کرتے ہو اور افعال
بد میں مشغول رہتے ہو اور مال کو جمع کرتے ہو اور بخل کی راہ سے زکوٰۃ کو ادا نہیں کرتے ہو اور اگر خرچ کرتے ہو بیجا خرچ کرتے ہو جسکا حکم نہیں اور
راہ خدا میں مال کو صرف نہیں کرتے ہو کہ آخرت میں اسکا فائدہ پاؤ اور اپنے معبود کے ذکر سے بہت غافل رہتے ہو اور کہتے ہیں کہ جن آدمی سے
اسی سبب سے فخر کرتے ہیں کہ ہم تو آدمیوں کو دیکھتے ہیں اور آدمی ہم کو دیکھتے نہیں اور زمین کے نیچے سے وہ باہر آتے ہیں اور زمین کے اندر چلے جاتے ہیں
اور آسمان کی طرف اڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور بہشت کو آتے ہیں اور اوپر ہو اُنکے بدبیری؟ کی پھر حوال مجھ کو کہتے ہیں اور فرماتا ہے کہ اِنَّا جَعَلْنَا
الشَّیٰطِیْنَ تحقیق ہمنے کیا ہے شیاطین کو اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ دوست واسطے اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ہیں

اسواسطے کہ چھوڑ دیا ہے انکو انکے حالپر بسبب انکے انکار کرنیکے دلیلون روشن اور ظاہر سے اور توفیق کو اُنسے اٹھا لیا ہی اسلئے وہ لوگ شیاطین کی
پیروی کرتے رہتے ہیں اور شیاطین انکے دوست ہیں بسبب مناسبت فعلونکے بخلاف خالص مومنین کی کہ وہ بسبب تامل اور فکر کرنیکے دلیلون
حق کو مستحق توفیق اور لطف الٰہی کے ہیں اور وہ شیاطین کی اغوا سے محفوظ رہتے ہیں اور واجبات کو ادا کرتے ہیں اور ممنوعات سے پرہیز کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ برہنہ ہوکر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو اسیطرح حکم کیا ہی اور جن کپڑون میں ہمنے گناہ
کیے ہیں انمین ہم طواف نہیں کرتے ہیں اور عورتین انکی ایک چیز چمڑے سے بنی ہوئی مثل لنگوٹی کے اپنے ستر پر رکھتی تھیں اور کہتے ہیں کہ ایک
عورت قبیلہ بنی عامر میں سے طواف کرتی تھی اور اس مضمون سے شعر پڑھتی تھی کہ آجکے دن بعض یا کل ستر ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ کہ ظاہر
نہیں ہوتا ہی میں اُسکو حلال نہیں جانتی ہون اور طواف کو بعضے بدن پوشیدہ سے صحیح نہیں شمار کرتے ہیں جسوقت اسلام شروع ہوا تو
مسلمانون نے انکو ملامت کر کے کہا کہ تم برہنہ ہوکر طواف کرتے ہو انہون نے جواب دیا کہ ہمنے اپنے باپون کو اسیطرح پایا ہی ہم انکی پیروی کرتے
ہیں خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر کے فرمایا کہ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اور جسوقت کرتے ہیں وہ کفار فحش کو جیسے کہ برہنہ ہوکر طواف
کرنا یا بت پرستی کرنی یا احکام ظالم کو اپنا امام بنانا ایسے فحش کے کام کرکے قَالُوْا کہتے ہیں وہ کفار کہ وَجَدْنَا عَلَیْهَا پایا ہے
ہمنے اوپر اسکے اٰبَاۗءَنَا باپون اپنے کو وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا اور خدا نے حکم کیا ہی ہمکو ساتھ اسکے دو دلیلین کفار نے یہین بیان کین
ایک تو پیروی باپون کی دوسری یہ کہ خدا نے ہمکو حکم کیا ہی اور یہ افترا ہے خدا پر خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون
سے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ تحقیق خدا نہیں حکم کرتا ہے ساتھ فحش کرنیکے اور عملین لانے بدکامون کی بلکہ خدا تعالیٰ اور پسندیدہ کامون کا
حکم کرتا ہے اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو تم اوپر خدا کے اس چیز کو کہ نہین جانتے ہو تم کہ خدا نے فرمایا ہی اور جھوٹی نسبت
اسکی طرف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ خدا نے ہمکو حکم کیا ہی اور حال یہ ہے کہ خدا نے ہرگز نہیں فرمایا ہی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ
اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ حکم کیا ہی مجھکو پروردگار میرے نے ساتھ عدل اور انصاف کے مراد اُس سے توحید اور جمیع طاعتین ہیں اور فرمایا
کہ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ اور قائم اور راست کرو تم موہون اپنے کو طرف قبلہ کی عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ نزدیک ہر مسجد کے یا وقت سجدہ کرنیکے
اور مراد اُس سے نماز ہے جس مسجد میں کہ اتفاق ہو کے وَادْعُوْهُ اور پکارو تم اُس خدا کو اس طور سے کہ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ خالص
کرنیوالے ہو واسطے اُسکے طاعت اور عبادت کو کہ اُسمین کسی دوسرے کو اسکا شریک مت کرو کہ بعد مرنیکے اسی کیطرف رجوع کروگے چنانچہ فرماتا ہے کہ
کَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ جیسا پیدا کیا ہی تمکو پھر تم ایسے ہی طرف اسکی واسطے جزاے اعمال کے بعد مرنیکے فَرِیْقًا هَدٰی ایک گروہ
کو راہ حق دکھلائی توفیق ایمان کی عطا کرکے بسبب اسکے کہ تامل کرتے تھے وہ معجزونمین اور وحدانیت کی دلیلونمین وَفَرِیْقًا اور گروہ دوسرے
کو چھوڑ دیا انکے حالپر اور توفیق انکو نہ بخشی بسبب اسکے کہ وہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے تھے معجزات کا اور دلیلون روشن کا اور پہلا فریق مفعول
ہدی کا ہی کہ مقدم ہوا ہی اسپر اور دوسرا فریق مفعول خذل محذوف کا ہی اور تقدیر اسکی وفریقا خذل ہی یعنی ایک گروہ کہ چھوڑ دیا انکے حالپر
اور جسوقت انکو انکے حالپر چھوڑ دیا اور توفیق انکو عطا کی حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ثابت ہوئی اوپر انکے گمراہی اسواسطے کہ اِنَّهُمُ
اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ تحقیق انہون نے پکڑا ہے شیاطین کو یعنی اختیار کیا ہی انہون نے شیطانون کو اَوْلِیَاۗءَ دوست فرمانبرداری
اپنی کرتے ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے یہی سبب انکے چھوڑ دینے کا اور انکی گمراہی کے ثابت ہونیکا وَیَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور گمان کرتے ہیں وہ کہ تحقیق وہ ہدایت پانیوالے ہیں اور حقیقت میں وہ گمراہ ہیں اور اب خدا تعالیٰ بروز جمعہ اور عید کے
زینت کرنیکا اور لباس پاکیزہ پہننے کا حکم کرتا ہے اور کھانے اور پینے میں میانہ روی سے چلنے کو ارشاد کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ
اے فرزندان آدم خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ لو تم زینت اپنی کو نزدیک ہر وقت سجدہ کرنیکے یا مکان سجدہ کرنیکے کے آرائش کو

پاکیزہ لباس پہنکر اور روایات اہلبیت علیہم السلام مین مراد زینت کرنیسے یہہ ہے کہ نمازمین خصوصاً جمعہ کے روز اور عیدین کو لباس نفیس اور پاکیزہ
پہنو اور بالونمین کنگہی کرو منقول ہے کہ امام حسن علیہ السلام جسوقت نماز پڑہتے تھے اسوقت بہت نفیس کپڑے جوکہ انکے پاس ہوتے تھے پہنتے
کرتے تھے کسینے پوچہا تو فرمایا کہ خدا تعالی جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے اسواسطے مین اپنے پروردگار کیواسطے زینت کرتا ہون اور یہہ آیت تلاوت
فرمائی کہ خذوا زینتکم عند کل مسجد اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بالونمین کنگہی کرو تم کہ کنگہی کرنا وزہی کو کہینچتا ہے اور بالونکو صاف
کرتا ہے اور حاجت کو روا کرتا ہے اور منی کو زیادہ کرتا ہے اور بلغم کو قطع کرتا ہے اور جناب رسولخدا صلعم ڈاڑہی کے نیچے چالیس مرتبہ کنگہی کرتے تھے اور
اور سات مرتبہ اوپر سے پہیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ ذہن کو زیادہ کرتا ہے اور بلغم کو قطع کرتا ہے اور اس آیت کی تفسیر مین وقت طواف کعبہ کے بہی
لباس نفیس پہننے کا حکم لکہا ہے اسواسطے کہ عرب کے لوگ برہنہ ہوکر طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ان کپڑونمین طواف نہین کرتے جنمین
ہمنے گناہ کئے ہین خدا تعالی نے حکم کیا کہ لباس پہنکر طواف کرو اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کنگہی کرنی چاہئے نزدیک ہر نماز کے اور
اور فرماتا ہے خدا کہ وَكُلُوْا اور کہاؤ تم احرام کی دنونمین و غیر ایام احرام مین گوشت وغیرہ سب چیزین جوکہ حلال ہین وَاشْرَبُوْا اور پیو تم دودہ
وغیرہ سب چیزین پینے کی جوکہ حلال ہین وَلَا تُسْرِفُوْا اور نہ بیجا صرف کرو تم کہ حد سے زیادہ خرچ کرو یا حرام کامونمین خرچ کرو یا حلال کو
حرام کرو تم اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ نہین دوست رکہتا ہے بیجا خرچ کرنیوالون کو حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ مال جو آدمی کے پاس ہے وہ خدا کا مال ہے امانت آدمی کے پاس اور اجازت دی ہے اسکو کہ کہاوے اور پیوے اسمین سے میانہ اور لباس پہنے میانہ اور
نکاح کرے میانہ اور سواری رکہے میانہ اور جو اسکے سوا ہے وہ فقرائے مومنین کو دیوے اور انکی پریشانی کو اس مال سے دفع کرے پس جو شخص ایسا کریگا
اسنے حلال کہایا اور حلال پیا اور حلال پہنا اور نکاح حلال کیا اور سواری حلال پر سوار ہوا اور سوا اسکے جو کچہ ہے وہ حرام ہے جیسے کہ کسی کو
کفایت کرتی ہو سواری بیس درہم کی اور خریدکرے وہ دس ہزار کی اور کفایت کرتی ہو اسکو لونڈی بیس دینار کی اور ایکہزار کی وہ خریدکرے
اور یہہ اسواسطے ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ انہ لا یحب المسرفین اور دوسری روایتمین یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ جسکے پاس کہانا
ایک روز کا ہو اور پہر وہ آدمیون سے سوال کرے تو وہ مسرفین مین داخل ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ مراد اسراف سے اس آیتمین کہانا اور پینا ہے بعد سیر ہونے
کے کہ پیٹ کہانے سے پر ہوتا ہے اور بعد اسکے پہر کہانا کہاتے جوکہ موجب ضرر کا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو کچہ چاہو کہاؤ اور جو حلال ہے
پہنو جبتک کہ حد اسراف کو نہ پہنچے کہ بعد سیری کے بہی پہر کہاؤ اور پہننا لباس کا ہے تکبر کے قصد سے اسراف ہے اور اگر ہزارون کو واحد سوا
طاعت خدا مین خرچ کرے تو وہ اسراف نہین ہے اور اگر ایک درہم خدا کی نافرمانی مین خرچ کرے وہ اسراف ہے اور جناب امیر علیہ السلام کیطرف جو
اشعار منسوب کرتے ہین انمین سے بعض اشعار کا مضمون یہہ ہے کہ اگر تو کہانا کہاتا ہے تو کم کہانا کہا یعنی سیر ہوکر مت کہا اور بعد کہانیکے دو پہر تک کہانا
پرہیز کر جبتک کہ وہ پہلا ہضم ہووے اسواسطے کہ شفا کہانیکے ہضم ہوجانےمین ہے اور کوئی شے آدمی کیواسطے ایسی مضر نہین ہے جیسے کہ کہانیکے بعد
کہانا ہے کہ پہلا کہانا ہنوز ہضم نہین ہوا کہ بعد اسکے پہر اور کہانا کہالیوے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دنیا مین سیر ہوکر کہاویگا وہ قیامت کے
روز گرسنہ ہوگا اور منقول ہے کہ شب معراج رسولخدا صلعم کو آواز آئی کہ اے احمد دشمن رکہہ تو دنیا کو اور دنیا کے لوگون کو اور دوست رکہہ تو آخرت کو اور
آخرت کے لوگونکو حضرت نے پوچہا کہ کون ہین دنیا اور آخرت کے لوگ اے پروردگار میرے خدا تعالی نے اوصاف دنیا کے لوگون کی بیان کئے اور ان
اوصاف مین سے بعضے اوصاف یہہ ہین کہ جو کوئی کہانا کہاتا ہے بہت اور سوتا ہے بہت اور ہنستا ہے بہت اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ
مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ کس شخص نے حرام کیا ہے آرائش خدا کو طرح طرح کے رنگ برنگ کے کپڑے ہین الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ جو کہ نکالے ہین
خدا نے واسطے بندون اپنے کی درختون سے مثل پارچہ روئی اور کتان کی اور نکالے ہین حیوانات سے مثل شال کی اور نکالے ہین کانون سے مثل زرہ اور
اور خود وغیرہ کے اور کہتے ہین کہ جسوقت عرب کے لوگ حج اور عمرہ کو جاتے تھے تو گوشت اور چربی اور دودہ اپنے اوپر حرام کرتے تھے خدا تعالی نے اس امر

احکام اسراف

کو بھی منع کیا اور فرمایا کہ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ اور کسنے حرام کی ہین پاکیزہ چیزین روزی مین سے مثل گوشت اور چربی اور دودھ کے حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایکمرتبہ امیر المومنین علیہ السلام نے ابن عباس کو ان لوگون کے اور اُس کے صحاب کے پاس بہیجا واسطے نصیحت
کے وہ لوگ خوارج مین سے تہے اور ابن عباس باریک کپڑا پکا کرتا اور پوشاک نفیس پہنے ہوئے تہے اُن لوگون نے ابن عباس کو دیکہا تو از راہ طعن
ابن عباس سے کہا کہ اے ابن عباس تو بہتر ہے ہمارے نفسون سے کہ تو ایسا لباس پہنے ہوئے ہے ابن عباس نے فرمایا کہ اول میں جہگڑا تمسے یہ ہے
کہ خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہے کہ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ اور اُس سے پہلے فرمایا ہے کہ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اور منقول ہے کہ ایکمرتبہ سفیان ثوری نے حضرت
صادق علیہ السلام کو دور سے دیکہا کہ لباس قیمتی پہنے ہوئے ہین یہ دیکہکر قسم کہائی کہ مین صادق کو جاکر زجر و توبیخ کرون گا یہ کہکر حضرت صادق
کے پاس گیا اور کہا کہ اے فرزند رسول خدا صلعم جناب رسول خدا صلعم نے کبہی ایسا لباس نہین پہنا اور نہ علی ابن ابیطالب نے اور نہ تیرے باپون مین سے
کسی نے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلعم تنگی کے زمانہ مین تہے اور بعد ان حضرت کے دنیا فراغت اور کشادگی سے ہوئی فرمایا
کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ اور یہ لباس جو میرا تو دیکہتا ہے یہ آدمیون کے واسطے ہے اور سفیان کا ہاتہ پکڑکر کہینچا اور اوپر کا لباس اوٹہا کر
نیچے کا لباس اُسکو دکہلایا کہ وہ نہایت سخت تہا اور فرمایا کہ یہ واسطے نفس کے ہے اور سفیان بہت موٹا اور کہُردرا لباس پہنے ہوئے تہا کہ وہ قیمت مین
تہوڑے سے درمون کا لباس تہا اُسکے نیچے کا لباس جو حضرت صادق نے دیکہا تو وہ بہت نرم اور نازک لباس تہا فرمایا کہ وہ تونے اوپر کا لباس
آدمیون کے واسطے پہنا ہے اور نیچے کا لباس نرم اور نازک ہے کہ جس سے تو اپنے نفس کو خوش کرتا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ هِيَ یعنی وہ زینت
اور آرایش اور پاکیزہ روزی لِلَّذِينَ آمَنُوا واسطے اُن لوگون کے ہے کہ جو ایمان لائے ہین یعنی اصل تو مومنین کے واسطے ہے فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
بیچ زندگانی دنیا کے اور کفار کے واسطے وہ آرایش اور پاکیزہ روزی مومنین کے طفیل سے ہے کہ وہ بہی دنیا مین انکے شریک ہین خَالِصَةً خالص اور
بدون شرکت کے ہے مومنین کے واسطے يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے اور کفار اُن کے شریک نہین ہین گو دنیا مین انکے شریک ہوئے ہون کہ وہ چند روز
ہے اور خالصۃً منصوب ہے اور حال واقع ہوا ہے مگر نافع نے اسکو مرفوع پڑہا ہے کہ خبر مقرر کرکے كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ اسی طرح تفصیل
بیان کرتے ہین ہم آیتون کو لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہین اور سمجہتے ہین خدا کے احکام کو اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد
اُن مشرکین سے إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ اور سوا اسکے نہین کہ حرام کیا ہے پروردگار میرے نے فحش چیزون کو کہ وہ نہایت برے ہین اور گناہ
کبیرہ ہین مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو کچہ کہ ظاہر ہے اُنمین سے وَمَا بَطَنَ اور جو کچہ کہ پوشیدہ ہے بعضے کہتے ہین کہ کفار عورتون کو ویسے ہی گمان زنا کا
ہونیکا جرم جانتے تہے اور بشرط پوشیدہ وقت اسمین گمان پوشیدہ رہنے کا ہی حلال جانتے تو خدا تعالی نے یہ آیت نازل کرکے فحش ظاہر اور باطن
دونون کے احکام حرام ہوا اور بالکل منع کیا کہ نہ ظاہر کرنا چاہیے زنا کو نہ باطن مین وَالْإِثْمَ اور حرام کیا ہے گناہ کو کہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ ہو وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ
اور ظلم کرنیکو بدون حق کے اسکو بہی حرام کیا ہے اور بغی یا عاصی ہونیکو نام ہے اور بغیر الحق تاکید ہے بغی کی اسواسطے کہ بغی ہمیشہ ناحق ہی ہوتا ہے وَأَنْ
تُشْرِكُوا بِاللَّهِ اور حرام کیا ہے شریک کرنیکو ساتہ خدا کے اسکی عبادت مین مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا جس چیز کو کہ نہین نازل کیا ہے
خدا نے ساتہ پرستش اُس چیز کے کہ حجت اور دلیل کو وَأَنْ تَقُولُوا اور حرام کیا ہے یہ کہ کہو تم بہ دروغ و افترا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ
اوپر خدا کے اُس چیز کو کہ نہین جانتے ہو تم جیسے کہ حرام کرنا زراعت کا اور چارپاؤن کا اور برہنہ ہوکر طواف کرنا اور منسوب کرنا اسکو طرف خدا کی اور کہنا کہ
خدا نے ہمکو حکم دیا ہے یہ سب افترا ہے خدا پر اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ دو خصلتیں ہین بچنا چاہئے کہ اسمین ہلاک ہوا ہے جو کوئی کہ ہلاک ہوا ہے ایک
یہ کہ لوگون کو تو اپنی رای سے فتوی دیوے اور دوسری یہ ہے کہ فرمانبرداری کرے تو ساتہ اُس چیز کے کہ نہین جانتا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ سنا
ہلاک ہے کہ فرمانبرداری خدا کی کرے تو اور لوگون کو فتوی دے تو اُس چیز کا کہ نہین جانتا ہے تو اُس کو اور حضرت باقر سے کسینے سوال کیا کہ بندون پر
کیا حجت خدا کی کیا ہے فرمایا کہ جو کچہ جانتے ہو وہ کہو اور جس چیز کو کہ نہین جانتے ہو اُسمین توقف کرو اور امیر المومنین نے رسول خدا سے روایت کی ہے

کہ جو کوئی بغیر علم کے آدمیون کو فتویٰ دیوے اُسکو ملائکہ آسمان و زمین کے لعنت کرتے ہین اور اب خدا تعالیٰ واسطے تسلی خاطر اقدس جناب رسول خدا
اور تاخیر عذاب کفار کے بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ اور واسطے ہر گروہ کے ایک مدت معین ہے اُسکے مرنیکے واسطے یا واسطے
نزول عذاب کے خاص واسطے گروہ کفار کے فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ پس جسوقت کہ آوے وقت عذاب اُنکا یا وقت موت اُنکا جو کہ مقرر ہے تو
لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ نہین پیچھے ہوتے ہین وہ ایک ساعت اُسوقت سے اور نہ آگے بڑھتے ہین یعنی
اجل کے وقت مین کسیطرح سے فرق نہین ہو سکتا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شمار کیے جاتے ہین سال اور شمار کیے جاتے ہین مہینے اور شمار
کیے جاتے ہین دن اور شمار کیے جاتے ہین سانس پس جسوقت اجل آتی ہے تو ایک دم اُس سے اُسکے وقت سے آگے اور پیچھے نہین ہو سکتے ہین اسواسطے کہ وقت
اجل کا مقدم اور موخر نہین ہو سکتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ يَا بَنِي آدَمَ اے فرزندان آدم إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ اگر آوین تمہارے پاس
پیغمبر تم مین سے کہ وہ تمہاری جنس سے ہوون یا تمہارے ہمزبان ہوون کہ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي بیان کرتے ہوون وہ اوپر تمہارے آیتون میری کو
یا احکام شریعت کو تو فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ پس جو شخص کہ پرہیز کرے اُنکی نافرمانی سے اور درست کرے اپنے عمل کو تو فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
پس نہین ہے خوف اوپر اُنکے قیامت کی ہولون سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب کے کم ہونیسے اور امّا مین ان شرطیہ ہے اور ما کا لفظ
واسطے تاکید کے اُسپر زیادہ کر دیا ہے اور ضمیر اتقی و اصلح کی مَن کیطرف باعتبار لفظ کے پھرتی ہے کہ لفظاً اُسکا مفرد ہے اور ہم کی ضمیر باعتبار معنی کے
مَن کیطرف پھرتی ہے کہ باعتبار معنی کے وہ جمع کیواسطے بھی آتا ہے اور اب جھٹلانیوالون کا ذکر کرتا ہے کہ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جن لوگون
نے کہ جھٹلایا ہے اور تکذیب کی ہے ساتھ آیتون ہماری کے کہ ہمارے پیغمبرون کو اُنہون نے جھٹلایا ہے وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا اور تکبر اور سرکشی کی
ہے اُنہون نے اوپر ایمان لانیسے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ یہ لوگ صاحبان دوزخ ہین کہ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اُس کے
ہمیشہ رہنے والے ہین اور فرماتا ہے کہ فَمَنْ أَظْلَمُ پس کون شخص زیادہ ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اُس شخص سے
کہ باندھے بہتان اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ خدا کیواسطے زوجہ اور فرزند اور شریک مقرر کرے اور یا یہ کہ جس چیز کو خدا نے نہین فرمایا ہے اُسکو خدا کیطرف منسوب
کرے اور کہے کہ اُسنے حکم دیا ہے أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ یا تکذیب کرے ساتھ آیتون اُسکی کے اور جھٹلاوے اُنکو أُولَٰئِكَ یہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین
اور افترا کرتے ہین يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ پہنچیگا اُنکو حصہ اُنکا کتاب سے یعنی لوح محفوظ سے جو کچھ کہ اُن کے واسطے اُسمین لکھا ہوا
از اجل اور عذاب دنیا اور آخرت کا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا یہانتک کہ آوینگے اُنکے پاس بھیجے ہوئے ہمارے کہ وہ ملک الموت اور ہمراہی
اُسکے ہین قابضان ارواح يَتَوَفَّوْنَهُمْ جسوقت قبض کرین وہ ارواح اُنکی کو تو قَالُوا کہتے ہین وہ فرشتے کہ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ
کہان ہین وہ کہ تم پکارتے تھے اُنکو مِنْ دُونِ اللَّهِ سواے خدا کے تاکہ آج کے روز عذاب خدا کو وہ تم سے دفع کرین قَالُوا کہین وہ کفار
جواب مین فرشتون کے ضَلُّوا عَنَّا گم ہو گئے وہ ہم سے اور اُنکا پتہ نہین ہے کہ وہ کہان گئے وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ اور گواہی دین وہ
کفار اوپر جانون اپنی کے أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ تحقیق وہ تھے کفر کرنیوالے یعنی وہ کفار اُسوقت اپنے کفر کا اقرار کرین لیکن اُسوقت کا اقرار
کرنا اُنکو کچھ فائدہ نہ بخشے اور فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہے خدا اُسوقت اُن کفار کے جواب مین کہ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ داخل ہو تم بیچ گروہون کے
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ تحقیق گذرے ہین وہ پہلے تم سے ہم مذہب تمہارے سے مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ جنون اور آدمیون مین سے یعنی اُنکے ہمراہ
ہو کر داخل ہو تم فِي النَّارِ بیچ آتش دوزخ کے كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ جسوقت کہ داخل ہوا ایک گروہ اُنمین سے دوزخ مین تو
لَعَنَتْ أُخْتَهَا لعنت کرے وہ اپنے گروہ کو یعنی گروہ دوسرے کو کہ پیشوا اور ہم مذہب اُنکے تھے اور یہ اُنکی پیروی کیا کرتے تھے حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا
فِيهَا یہانتک کہ جسوقت پہنچین وہ بیچ اُس دوزخ کے اور ملاقات کرین آپس مین جَمِيعًا سب تو قَالَتْ أُخْرَاهُمْ کہین پیچھے جانیوالے
لِأُولَاهُمْ واسطے پہلے جانیوالون اپنے کے یعنی پیچھے جانیوالے وہ کہین اُن پہلے جانیوالون کے حق مین کہ جو کہ اُنکے پیشوا تھے اور

ان پیشواؤن کے حق میں یہ کہیں گے کہ ربنا ہؤلاء اضلونا اے پروردگار ہمارے انہوں نے گمراہ کیا ہے ہمکو فاتہم عذابا ضعفا پس
تو انکو عذاب دوچند من النار آتش دوزخ میں سے ایک تو انکے گمراہ ہونیکا اور دوسرا عذاب گمراہ کرنیکا اور لوگونکو انہوں نے گمراہ کیا ہے
قال کہیگا خدا انکے جواب میں کہ لکل ضعف واسطے ہر ایک کے دوچند عذاب ہے پیشواؤن کو تو گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکی جہت سے اور انکے
تابعداروں کو گمراہ ہونے اور پیشواؤنکی پیروی کرنیکی جہت سے ولکن لا تعلمون اور لیکن نہیں جانتے ہو وہ ہمکو دوچند عذاب ہے بسبب غفلت کی
دوسرے کے حال سے بلکہ ہر ایک اپنے ہی عذاب کا علم رکھتا ہے اور فقط ابن کثیر نے لا یعلمون پڑھا ہے یا سے اور باقیوں نے لا تعلمون پڑھا ہے
تا سے یعنی نہیں جانتے ہو تم وقالت اولٰہم اور کہیں گے پہلے جانیوالے انکے یعنے پیشواؤن کو لاخرٰہم واسطے پیچھے جانیوالون اپنے
کی کہ جنکو بہکاتے اور گمراہ کرتے تھے فما کان لکم علینا من فضل پس نہیں ہے واسطے تمہارے اوپر ہمارے کوئی زیادتی اور بزرگی کہ تم کو
ہمسے کم عذاب ہو بلکہ ہم اور تم دوچند عذاب میں برابر ہیں کہ جیسے ہم کافر ہیں ایسے ہی تم کافر ہو فذوقوا العذاب پس چکھو تم عذاب کو
بما کنتم تکسبون بسبب اسکے کہ تھے تم کسب کرتے دنیا میں کفر کو اور جو العذاب کا دوسرے انکو کرتے ہو اور فرماتا ہے کہ ان الذین کذبوا ع ۴ ۸
بایاتنا تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا ہے آیتوں ہماری کو واستکبروا عنہا اور تکبر اور سرکشی کی ہے ان آیتوں ہماری سے کہ ایمان ۱۱
نہیں لائے ہیں لا تفتح لہم نہ کھولے جائینگے واسطے انکے واسطے دعاؤن اور عملوں انکی کے اور واسطے نازل ہونے برکت اور رحمت کی
اور واسطے چڑھنے روحوں انکی کی بعد مرنیکے ابواب السماء دروازے آسمان کے جیسے کہ واسطے مومن کے کھولے جاتے ہیں بلکہ
اسکے اعمال انکے منہ پر مارے جائینگے اور روحیں انکی دوزخ میں بھی جائینگی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مومنین کی روحیں
اور اعمال انکے آسمان کو جاتے ہیں اور دروازے آسمان کے ان کے لئے کھولے جاتے ہیں اور کافروں کی روحیں آسمان کو چڑھتی ہیں اور جسوقت
آسمان کے قریب پہنچتی ہیں ایک آواز کرنیوالا آواز کرتا ہے کہ ڈالدو تم انکو سجین میں اور وہ ایک جنگل ہے دوزخ کا جسکو برہوت کہتے ہیں اور وہ
زمین حضرموت میں ہے اور لا تفتح کو حمزہ اور کسائی اور خلف نے یخفف پڑھا ہے یا سے اور ابو عمرو نے تا اور تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تا اور
تشدید سے پڑھا ہے اور فرماتا ہے کہ ولا یدخلون الجنۃ اور نہ داخل ہونگے وہ کفار تکبر کرنیوالے بہشت میں حتی یلج الجمل
فی سم الخیاط یہانتک کہ داخل ہووے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنی جیسے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا محال ہے ایسے ہی
کفار کا بہشت میں داخل ہونا محال ہے وکذلک نجزی المجرمین اور اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم گنہگاروں کو جو کہ کفر کرتے ہیں لہم
من جہنم مہاد واسطے ان کے آتش دوزخ سے فرش اور بچھونا ہے کہ اسپر سوئینگے اور لیٹینگے ومن فوقہم غواش اور اوپر
انکے سے پوششیں ہیں اور غواش کی اصل غواشی ہے یا اسمیں سے محذوف ہوگئی ہے وکذلک اور ایسی ہی یعنی جیسے کہ جزا دی ہے
ان لوگوں کو ایسی ہی نجزی الظالمین جزا دیتے ہیں ہم ظلم کرنیوالوں کو اپنے نفسوں پر بسبب کفر اور گناہوں کے اور اب مومنوں سے
وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ والذین آمنوا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں وعملوا الصالحات اور عمل کئے ہیں انہوں نے بنا
جیسے کہ تصدیق کی انبیا کی اور فرمانبرداری کی کتابوں بھیجی ہوئی خدا کی اور اعمال نیک جو کثرت سے ہیں اور طاقت بشر سے خارج ہیں
اور سب اعمال کو بندہ ادا نہیں کر سکتا ہے اسواسطے خدا تعالی فرماتا ہے کہ لا نکلف نفسا الا وسعہا نہیں تکلیف دیتے ہیں ہم کسی
نفس کو مگر گنجایش اور طاقت اسکی کے موافق کہ اسکو سہولت اور آسانی سے بجالاوے چنانچہ تمام رات اور دن میں پانچ وقت کی نماز واجب کی
اور طاقت اس سے زیادہ کی بجالانیکی رکھتا ہے اور تمام سال میں ایک مہینے کے روزے واجب کئے اور طاقت اس سے زیادہ کی رکھتا ہے اسیطرح
سب واجبات کا حال ہے اور لا نکلف نفسا خبر الذین آمنوا کی ہے اور ضمیر جو مبتدا کیطرف پھرتی ہے وہ اسمیں سے محذوف ہے اور یہ کہ جملہ
معترضہ ہے کہ درمیان مبتدا اور خبر کے واقع ہوا ہے اولئک یہ لوگ یعنی جو کہ ایمان لائے ہیں اور اعمال نیک کرتے ہیں وہی ہیں اصحاب

صاحبان بہشت ہین کہ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اُس بہشت کی ہمیشہ رہنے والے ہین اور اُن بہشتون کے حال مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ
نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ اور کھینچ لیوین اور نکال لیوین ہم اُس چیز کو کہ بیچ سینون اُنکے کے تہے مِنْ غِلٍّ کینہ اور حسد سے یعنی بہشتیون کے
دلون مین سے کینہ اور حسد جو کچھ ہوگا اُسکو ہم نکال لیوینگے اور وہ سب آپس مین دوستی اور الفت سے رہینگے اور ایک کو دوسرے کا کینہ اور حسد نہ ہوگا اور
کہتے ہین کہ جسوقت بہشتی بہشت کے دروازہ پر پہنچین تو دیکھین کہ وہان ایک درخت ہے کہ اُسکی ساق سے دو چشمے جاری ہین ایک چشمہ مین سے
بہشتی پانی نوش کرینگے جو حسد اور کینہ کہ اُنکے دلون مین ہوگا سب دور ہو جائیگا اور وہ شراب طہور ہے اور جسوقت دوسرے مین سے نوش کرین گے
تو لطافت اور تازگی اُنکے بدنون مین ہو جائیگی اور کم مرتبہ والے بہشتی کو ایک دنیا سے زیادہ ملک ملیگا وہ سمجھیگا کہ میری برابر کسیکے پاس ملک
نہین ہے یہی مرتبہ مین سب سے زیادہ ہون پس جنتیون مین کینہ اور حسد کی گنجایش کہان باقی رہےگی اور احادیث مین آیا ہے کہ زیادہ مرتبہ
والا کم مرتبہ والے کے پاس جائیگا تاکہ اُسکے مرتبہ کو دیکھکر خدا کا شکر کرے اور جانے کہ مجھکو اس سے زیادہ دیا ہے اور کم مرتبہ والا زیادہ مرتبہ والے کے پاس
نہ جائیگا کہ اُسکے مرتبہ کو دیکھکر اُسکو حسد اور رنج ہو اور جس بہشت مین خدا تعالیٰ اُنکو داخل کریگا اُسکی تعریف مین فرماتا ہے کہ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ
الْأَنْهَارُ جاری ہین بیچ محلون اُن بہشتیون کے نہرین کہ بہشتیون کو اُنکے دیکھنے سے لذت اور سرور حاصل ہو وَقَالُوا اور کہینگے وہ بہشتی
جسوقت اپنے مرتبون کو دیکھینگے کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شکر ہے واسطے خدا کے جسنے کہ اپنے فضل سے هَدَانَا لِهَٰذَا ہدایت کی تہی ہمکو واسطے
اس مقام کے وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ اور نہ تہے ہم کہ ہدایت پاتے اپنی قوت سے بدون توفیق اور لطف خدا کے طرف ان منازل کے لَوْلَا
أَنْ هَدَانَا اللَّهُ مگر یہ ہوتا ہے کہ ہدایت کرے ہمکو خدا یعنی اگر خدا تعالیٰ توفیق اور لطف عطا کرکے ہمکو ہدایت نکرتا تو ہم اپنی طاقت سے
ہدایت نہ پاسکتے لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ البتہ تحقیق آئے تہے پیغمبر بہیجے ہوئے پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے کہ اُنکے ارشاد سے ہمنے ہدا
پائی اور اس مرتبہ کو ہم پہنچے وَنُودُوا اور آواز دیے جاوینگے وہ بہشتی جسوقت کہ وہ دور سے بہشت کو دیکھین یا بہشت مین داخل ہون کہ
أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ تحقیق یہ بہشت ہے پہر اسکو نعمتون سے جسکا تم وعدہ کیے گئے تہے أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وارث کیے گئے
ہو تم اس بہشت کے بسبب اسکے کہ تہے تم عمل کرتے دنیا مین نیک اور ان کلمون مین ان مفسرون سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ
جسوقت قیامت ہوگی تو جناب سے محمد اور ائمہ ہادی طلب کیے جاوینگے اور لوگ گردا گرد کہڑے کیے جاوینگے پس شیعہ اُنکے جسوقت اُنکو دیکھینگے تو کہینگے
الحمد للہ الذی ہدانا للہ یعنی شکر ہے واسطے خدا کے جسنے ہدایت کی تہی واسطے اسکے کہ اُنکا دوست ہمکو کیا تہا اور اُنکی دوستی کی ہمکو ہدایت کی تہی
اور جناب سے محمد صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جسوقت بہشتی بہشت مین جا ٹہرین اور دوزخی دوزخ مین داخل ہو جاوین تو خدا تعالیٰ اُن
کے درمیان سے حجاب کو اُٹہا لیوے کہ دوزخی بہشتیون کو اور اُنکے درجون کو دیکھین اور دوزخیون کو دیکھین تو اُسوقت دوزخی حسرت سے کہین کہ کاش
ہم ہدایت پاتے ہوتے کہ اس مرتبہ کو پہنچتے اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مومن نہین ہے کہ جسکے واسطے ایک منزل بہشت مین اور ایک منزل
دوزخ مین نہو اور نہ ایسا کوئی کافر ہے کہ جسکے واسطے ایک منزل بہشت مین اور ایک منزل دوزخ مین نہو اور جسوقت حجاب کو اُٹہا لیوین اور ہر ایک منزل
دوسرے شخص کو دیکھینگے اور دوزخی سے کہا جائیگا کہ دیکھ تو کہ بہشت مین جو یہ درجے اور منزلین اور محل ہین یہ تیرے واسطے بنائے گئے تہے اگر تو ایمان
لاتا اور بہشتی کو کہا جائیگا کہ دیکھ تو کہ دوزخ مین یہ عذاب کی چیزین تیرے واسطے بنائے گئے ہین اگر تو ایمان نہ لاتا اور گناہون مین مشغول ہوتا
تو یہ عذاب تیرے واسطے تہا اور بعد اسکے ایک آواز آئے کہ اے بہشتیو یہ درجے اور منزلیں جو بہشت مین ہین اُنکا ہمنے تم کو وارث کیا اور دوزخ مین جو تمہارے
مکانات مین سو یہ دوزخیون کو دیے پہر آواز آئے کہ اے بہشتیو ہمیشہ تم کو تندرستی ہے کبہی تم بیمار نہو اور ہمیشہ تم کو جوانی ہے کبہی تم بوڑہے نہو
اور ہمیشہ تم بہشت مین زندہ رہو کبہی تم کو موت نہ آئے اور نعمتین تمہاری ہمیشہ ہین کہ کبہی کم نہون اور فرماتا ہے خدا کہ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ
الْجَنَّةِ اور آواز دیوینگے بہشتی اور پکارینگے أَصْحَابَ النَّارِ دوزخیون کو کمال شادی اور فرحت سے کہ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا تحقیق

بہشتیون کے کینہ دور ہونیکا بیان

پایا ہم نے مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا اُس چیز کو کہ وعدہ کیا تھا ہم سے پروردگار ہمارے نے دنیا میں حق اور راست حقًّا دوسرا مفعول وجدنا کا ہے
یعنی جو کچھ کہ ہمارے پروردگار نے ہم سے دنیا میں وعدہ کیا تھا بہشت میں داخل کرنے کا ہم نے اُس وعدہ کو حق اور راست پایا کہ ہم اب بہشت میں داخل
ہو گئے فَهَلْ وَجَدْتُّمْ پس کیا پایا تم نے بھی اے دوزخیو مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا پروردگار تمہارے نے عذاب کا
حَقًّا حق اور راست یہ حقًّا بھی مثل پہلے حقًّا کی ہے یعنی جو کچھ کہ خدا نے تم سے عذاب کرنے کا وعدہ کیا تھا تم نے بھی اُسکو حق اور راست پایا
قَالُوْا کہینگے وہ دوزخی نہایت افسوس اور حسرت سے کہ نَعَمْ ہاں ہم نے اُس وعدہ کو حق پایا اور بسبب عذاب پروردگار کے ہم دوزخ
میں داخل ہوئے فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ پس آواز دیوے ایک آواز دینے والا بَيْنَهُمْ درمیان اُنکے اور حضرت امام کاظم اور حضرت امام رضا علیہما السلام
سے روایت ہے کہ وہ آواز دینے والے امیر المومنین علیہ السلام ہونگے اور امیر المومنین علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ وہ آواز دینے والا میں ہوں پس
جناب امیر المومنین آواز دیوینگے درمیان اُن بہشتیوں اور دوزخیوں کے اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ اس طرح سے کہ لعنت خدا کی ہے اوپر
ظلم کرنیوالوں کے اپنے نفسوں پر بسبب کفر اور جھٹلانے پیغمبر کے الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وہ لوگ کہ بند کرتے تھے راہ خدا کی سے لوگوں کو
اور باز رکھتے تھے کہ کفر اور شرک کے لوگوں کو عیب کرتے تھے اور جھوٹی حدیثیں بنا کر لوگوں کو حق سے باز رکھتے تھے اور قرآن کی تاویل میں اپنے قیاس
کو دخل دیتے تھے اور بدون استحقاق کے پیغمبر کے جانشین بنکر اپنے تئیں امیر المومنین کہلاتے تھے وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور طلب کرتے تھے
وہ اُس راہ کو اور وہ کجی اور ناراستی کا اور عوجاً مفعول بہ بھی ہو سکتا ہے اور مفعول مطلق بھی فعل محذوف کا ہو سکتا ہے یعنی کجی اور
ناراستی کی راہ کو طلب کرتے تھے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ اور وہ ساتھ آخرت کے کفر کرنے والے ہیں
وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ اور درمیان اُن دونوں کے پردہ ہے یعنی درمیان بہشتیوں اور دوزخیوں کے ایک پردہ ہے مثل فصیل قلعہ کے کہ دوزخی بہشت
میں نہیں جا سکتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس حجاب اور پردے سے اعراف ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اعراف ایک ٹیلا ہے مشک سفید کا
ہیں اعراف کو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے یعنی حجاب بلند پر کہ درمیان بہشت اور
دوزخ کے ہے کچھ مرد ہونگے خدا کے پہچاننے والے اور واحد جاننے والے کہ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا پہچانتے ہونگے وہ ہر ایک کو بہشتیوں اور دوزخیوں
میں سے بِسِيْمٰهُمْ ساتھ علامت اُنکی کے کہ بہشتی ہے یا دوزخی ہے اسواسطے کہ بہشتی سفید رو ہونگے اور دوزخی سیاہ رو اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہے کہ اعراف ٹیلے ہیں درمیان بہشت اور دوزخ کے اور رجال سے مراد جو کہ اعراف پر کھڑے ہوں گے ائمہ معصومین علیہم السلام
ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جو کھڑے ہونگے درمیان بہشت اور دوزخ کے اور جس شخص نے کہ ہماری نصرت کی ہے دنیا میں کی
ہم اسکو اُسکی علامت سے پہچان داخل کرینگے ہم اسکو بہشت میں اور جس نے ہم سے دشمنی کی ہے اسکو بھی ہم اسکی علامت سے پہچانینگے اور
دوزخ میں اسکو ہم داخل کرینگے اور دوسری روایت میں حضرت امیر المومنین سے نقل ہے فرمایا کہ ہم اعراف پر ہونگے اور اپنی نصرت کرنیوالوں کو
اُنکی علامت سے پہچانتے ہونگے اور فرمایا کہ ہم اعراف ہیں کہ نہیں پہچانا جاتا ہے خدا مگر ہمارے پہچاننے سے کھڑا کریگا خدا ہم کو صراط پر جو کہ بہشت اور
دوزخ کے درمیان ہے پس جسکو ہم پہچانتے ہیں اور وہ ہمکو پہچانتا ہے وہ بہشت میں جائیگا اور جو کوئی ہمارا منکر ہے اور ہم اسکے منکر ہیں وہ دوزخ
میں جائیگا اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رجال وہ مرد ہیں آل محمد میں سے کہ جو ائمہ معصومین ہیں اور اعراف صراط ہے درمیان بہشت
اور دوزخ کے پس جس شخص کی شفاعت کرینگے وہ مومنین گنہگار دوزخ سے نجات پاویگا اور جسکی شفاعت وہ نہ کرینگے وہ شخص ہلاک ہوگا اور دوزخ
میں جائیگا اور محمد بن جعفر نے کہ راویان اہل سنت میں سے روایت کی ہے اصبغ بن نباتہ نے کہا ایک روز میں مجلس شاہ اولیا علی مرتضیٰ میں
بیٹھا تھا کہ ابن کوا نے جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں کہ جو اعراف پر ہونگے فرمایا کہ ہم اہلبیت نبوت ہیں ہمکو خدا تعالیٰ ہم
کو اختیار دیویگا اپنے دوستوں کو ہم پہچانکر بہشت میں داخل کرینگے اور اپنے دشمنوں کو کہ جنہوں نے ہم سے عداوت کی ہے اور ہمارے دوستوں کو

اُنہون سے آزار پہنچاتے ہین اُنکو ہم دوزخ مین داخل کرینگے اور تائید کرتی ہے اس روایت کو حدیث عمر بن سنبہ کی کہا کہ روز جناب رسول خدا صلعم
نے امیر المومنین علیہ السلام کو خطاب کرکے فرمایا کہ اے علیؑ گویا مین تجھکو دیکھتا ہون قیامت کے روز کہ تیرے ہاتھ مین عصا درخت خار دار کا ہے
اور تو اُس عصا سے ایک گروہ کو بہشت کیطرف ہانکتا ہے اور دوسرے گروہ کو اُس سے دوزخ کیطرف لیجاتا ہے اور کہتا ہے تو دوزخ کو کہ پکڑ لے
تو فلانے کو کہ یہ میرے دشمنون مین سے ہے اور فلانے کو چھوڑ دے کہ وہ میرے دوستون مین سے ہے اور حارث ہمدانی کہ جناب امیر علیہ السلام کے رفقا مین
تھا ایکروز اُسنے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ یا امیر المومنین مین دو حالت سے ہراسان رہتا ہون ایک تو حالت نزع سے اور دوسری صراط پر سے
آپنے فرمایا کہ اے حارث بشارت ہو تجھکو کہ مین اپنے دوستون کو دو حالت مین نہ چھوڑونگا اور ان دونو وقتون مین اُنکے پاس پہنچونگا اور مین
اُنکو پہچانونگا اور وہ مجھکو پہچانینگے اور اُنکی مین شفاعت کرون اور آتش دوزخ کو کہون کہ اُنکو چھوڑ دے یہ میرے دوستون مین سے ہین اور اُنکو اُن کے
مقصد تک پہنچاؤن اور بعضی روایت مین حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ مراد اُن مردون سے جو کہ اعراف پر ہونگے وہ لوگ ہین کہ جنکی نیکیان
اور بدیان برابر ہین اگر خدا اُنکو دوزخ مین ڈالے تو بسبب اُنکے گناہون کے اور اگر بخشدے تو بسبب اپنی رحمت کے اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی
امیدوار بخشش کے ہمراہ آئمہ طاہرین کے اعراف پر ہونگے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ اعراف ایک منزل بلند ہے اور وہان علی
اور حمزہ اور عباس اور جعفر طیار ہونگے کہ اپنے دوستون کو سفید روئی اور اپنے دشمنون کو سیاہی روئے سے پہچانینگے اور یہ بھی بعضی روایتون مین آیا ہے
کہ اعراف ٹیلے ہین درمیان بہشت اور دوزخ کے اور ہر پیغمبر کو اور اُسکے خلیفہ کو وہان ٹھہراینگے ساتھ اُسکی اُمت کے گنہگارونکی جیسے کہ سردار لشکر کا ہمراہ لشکر ضعیف کے
ہوتا ہے اور جو کہ پہلے اُنکے بسبب کثرت نیکیون اپنی کے بہشت مین چلے گئے ہین اُنکو وہ مومنین گنہگار پکارینگے اور روایات اہلبیت علیہم السلام
سے بھی ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم اور اُنکی اولاد طاہرین اعراف پر ہونگے اور اُنکے ہمراہ مومنین گنہگار بھی ہونگے کہ جنکی نیکیان اور بدیان
برابر ہونگی اور وہ مومنین گنہگار امیدوار مغفرت پروردگار اُن بہشتیونکو آواز دینگے جو کہ پہلے اُنسے بہشت مین داخل ہوگئے ہین چنانچہ فرماتا ہے
خدا کہ وَنَادَوْا اور آواز دیوینگے وہ یعنی آواز دیوینگے وہ مومنین گنہگار کہ اعراف پر ہین أَصْحَابَ الْجَنَّةِ بہشتیونکو جو کہ اُنسے پہلے
بہشت مین داخل ہوگئے ہین أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اسطرح سے کہ سلام ہو تمپر اور تمہارے اور خوشحالی تمہارا کہ سلامتی سے تم دار السلام مین
پہنچے لَمْ يَدْخُلُوهَا حال یہ ہے کہ نہین داخل ہوئے ہین وہ مومنین گنہگار اُس بہشت مین ابتک وَهُمْ يَطْمَعُونَ اور وہ طمع
رکھتے ہین بہشت مین جانیکی یعنی وہ مومنین گنہگار جو کہ اعراف پر ہمراہ رسول خدا اور آئمہ ہدی کے ہین اُن بہشتیونکو جو کہ اُنسے پہلے بہشت مین
داخل ہوئے ہین آواز دیکر کہتے ہین کہ سلام ہو تمپر کہ تم سلامتی سے بہشت مین پہنچے اور خود وہ مومنین گنہگار ابتک بہشت مین داخل نہین ہوئے
ہین جو کہ بہشتیونکو آواز دیتے ہین سلامتی اور خوشحالی کی لیکن بہشت مین جانیکی طمع رکھتے ہین کہ کسیطرح شفاعت سے ہم پیغمبر کی
یا امام کی وہان ہم بھی جا پہنچین وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ اور جسوقت پھر جاتی ہین آنکھین ان مومنین گنہگارونکی یعنی جسوقت
نظر اُنکی جا پڑتی ہے تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ طرف دوزخیون کے اور دوزخیون کو جلتے ہوئے اور طرح طرح کے عذاب ہوتے ہوئے دیکھتے ہین
ع ۱۱ تو خدا تعالی سے پناہ مانگکر قَالُوا کہین وہ مومنین گنہگار اعراف پر کہڑے ہوئے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
اے پروردگار ہمارے نہ جمع کر تو ہمکو ہمراہ قوم ظلم کرنیوالون کے کہ جن لوگون نے کفر اور شرک کیا اور گناہ کرکے اپنے نفسون پر ظلم کیا ہے اور حضرت صادق
علیہ السلام نے مثل پہلی روایت کے اس کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ اعراف ٹیلے ہین درمیان بہشت اور دوزخ کے کھڑا ہوگا ہر پیغمبر اور خلیفہ اُس کا
اپنی امت کی گنہگارون کے ہمراہ جیسے کہ سردار لشکر کا ہمراہ ناتوانون اور ضعیفون لشکر اپنے کی کھڑا ہوتا ہے اور جو کہ نیکوکار ہین وہ پہلے ہی سے
بہشت مین داخل ہوگئے ہونگے اسوقت خلیفہ پیغمبر کا کہیگا اپنے ہمراہیونکو کہ نظر کرو تم طرف بھائیون اپنے کی بہشت مین کہ وہ نیکیون کے
سبب سے تمسے پہلے بہشت مین داخل ہوگئے ہین اور گنہگار مومنین اسوقت اُن بہشتیونکو کہینگے کہ سلام علیکم اور خود بھی بہشت مین داخل

نہیں ہوتے ہیں وہ گنہگار لیکن طمع رکھتے ہیں کہ شفاعت سے پیغمبر اور امام کی بہشت میں داخل ہو جائیں اور دوزخیونکی طرف جو وہ گنہگار نظر
کرینگے تو اُنکو دیکھکر کہیں گے کہ خداوندا ہم کو قوم ظالمین کے ہمراہ مت کر اور فرمایا ہے خدا نے وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ اور آواز دینگے
صاحبان اعراف کہ وہ ائمہ طاہرین ہیں رِجَالًا يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ اُن مردونکو کہ پہچانتے ہونگے اُنکو ساتھ علامت اُنکی کے
کہ وہ سیاہی چہرہ کی ہے اور وہ لوگ مثل ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور عاص بن وائل وغیرہ کے ہونگے مشرکوں میں سے کہ دنیا میں کہا کرتے تھے
کہ خدا تعالیٰ بلال اور عمار اور صہیب فقیر ونکو بہشت میں اور ہمکو دوزخ میں ہرگز نہ جگہ دیگا اور اس امر پر قسمیں کہاتے تھے ایسے ایسے آدمیونکو
صاحبان اعراف قَالُوا کہینگے وہ کہ تم عذاب میں گرفتار ہوگئے مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ نہ بے پروا کیا تمسے جماعت یاروں تمہاری
نے یا جمع کرنے مال نے عذاب خدا سے یعنی تمہارے مددگاروں اور مال نے عذاب خدا سے تم کو نہ بچایا وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ
اور اُس چیز نے کہ تھے تم تکبر کرتے اور گردن کشی کرتے حق سے کہ یہ جمع اور تکبر تمہارا تمہارے عذاب کا مانع ہو أَهَٰؤُلَاءِ کیا یہ یعنی عمار اور سلمان اور ابوذر
اور بلال اور صہیب وغیرہ مفلس اور نادار جو کہ اب بہشت میں ہیں الَّذِينَ وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں أَقْسَمْتُمْ قسم کہائی تھی تمنے بڑی
سخت قسم لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ نہیں پہنچائیگا اُنکو خدا ساتھ رحمت اپنی کے اور بہشت میں اُنکو داخل نکریگا اور دیکھو تم کہ وہ اب بہشت
میں موجود ہیں اور تم دوزخ میں پڑے ہوئے جلتے ہو اور عذاب خدا میں تم گرفتار ہو اور اعراف والے آدمی جسوقت اس کلام سے فارغ ہوں
تو بحکم خدا اُن مومنین سے کہ جو اُنکے ہمراہ ہیں اسطرح سے فرمائیں کہ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو جاؤ تم بہشت میں لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ
نہیں خوف ہے اوپر تمہارے کسی ہول اور سختی کا وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ اور نہ تم غمگین ہوگے اپنے مطلوب کے فوت ہونے سے اور حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سلامت کے لوگون کا حال یہ ہے کہ اعراف ٹیلے ہیں درمیان بہشت اور دوزخ کے اور رجال ائمہ معصومین ہیں
کہ وہ اعراف پر ہونگے ہمراہ اپنے شیعوں کے اور جو لوگ کہ اُنکے اور اُنکے شیعونکے مخالف و دوزخمین ہونگے اُنسے کہینگے کہ تمہاری جماعت نے تمکو
عذاب خدا سے بے پروا نکیا اور نہ اس تکبر نے کہ جو تم حقسے کرتے تھے دیکھو یہ ہیں ہمارے شیعہ بہشت میں کہ قسم کہاتے تھے تم کہ خدا اُنکو اپنی
رحمت میں نہ پہنچائیگا اور بہشت میں اُنکو داخل نکریگا اور بعد اسکے اُن گنہگاران شیعہ سے جو کہ اُنکے ہمراہ ہیں ارشاد کرینگے کہ داخل ہو جاؤ تم
بہشت میں کہ نہیں خوف ہے تمپر اور نہ غمگین ہوگے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت اعراف والے آدمی بہشت میں جائیں تو
دوزخیونکو بھی طمع بہشت میں جانیکی ہو اُسوقت درگاہ خدا میں عرض کریں کہ خداوندا ہمارے رشتہ دار بہشت میں ہیں ہمکو اجازت
دے کہ ہم اُنسے باتیں کریں حقتعالیٰ اُنکو باتیں کرنیکی اجازت دیوے اور بہشتیونکو فرمائے کہ تم دوزخیونکی طرف منہ کرو جسوقت وہ نگاہ
کریں تو اپنے رشتہ دارون کو دوزخ میں نہ پہچانیں بسبب بدلجانے رنگ اُنکے چہرونکے لیکن دوزخی اُنکو پہچانینگے اور اُنکے نام لیکر کہینگے
کہ ہم کو کہانا اور پانی بہشت کا دو چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ اور آواز دینگے دوزخی دوزخ میں سے
أَصْحَابَ الْجَنَّةِ بہشتیونکو أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ کہ گراؤ تم اوپر ہمارے پانی میں سے بہشت کے کہ تشنگی نے ہم کو
سوختہ کر دیا ہے أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ یا اُس چیز میں سے کہ روزی دی ہے تمکو خدا نے جنت کی کہانون اور میوون کی کہ اُس سے ہم
اپنی بہوک کو دفع کریں قَالُوا کہینگے وہ بہشتی اُنکے جواب میں کہ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا تحقیق خدا نے حرام کیا ہے اُن دونوں کو یعنی
کہانے اور پانی کو بہشت کے عَلَى الْكَافِرِينَ اوپر کافروں کے الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وہ لوگ کہ پکڑا
ہے اُنہوں نے دین اپنے کو مشغلہ اور بازی کہ روز عید گرد خانہ کعبہ کے تالیاں بجاتے تھے اور بازی کرتے تھے وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
اور فریفتہ کیا تھا اُنکو زندگانی دنیا نے کہ حق سے بالکل غافل ہوگئے اور جو چاہا اپنی طرف سے حلال کیا اور جو چاہا حرام کیا دنیا سے عذاب کے قریب
ہیں آکر فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ پس آج کے دن ہم بھول جاوینگے ہم اُنکو یعنی معاملہ بھولجانے والون کا ساکرینگے ہم اُنسے کہ اُنکو بالکل ترک

اور دیکھینگے کہ وہ دوزخ میں پڑے ہوئے جلا کرینگے اور پھر انکی خبر نہ لیوینگے اور عرب کا دستور ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نسینا فلان یعنی بھول گیا ہمکو فلانا کہ خبر سے ہم کو یاد
نہیں کرتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہو کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ثواب انکو نہ دیگا جیسے کہ ثواب دیگا اپنے دوستونکو جو کہ دنیا
مین فرمانبردار خدا کے اور یاد کرنیوالے اسکے تھے جسوقت کہ ایمان لائے تھے وہ خدا پر اور اسکے پیغمبر پر اور پوشیدہ اُسکا خوف کرتے تھے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
بھولجاوینگے ہم انکو كَمَا نَسُوا جیسے کہ بھولگئے تھے وہ اور فروگذاشت کیا انہوں نے لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ملاقات کرنے دن اپنے کو
اسدن کو اور اس روز کا انہوں نے کچھ خیال نکیا وَمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ اور جیسے کہ تھے وہ کہ ساتھ آیتوں ہماری کے انکار کرتے
تھے اپنے عناد اور حسد سے اور پہلے اس سے تو خدا تعالیٰ نے دو نو فرقوں کا حال بیان کیا تھا اور اب کتاب اور حجت کے نازل کرنیکا حال بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہو کہ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ اور البتہ تحقیق لائے ہم انکے لئے کتاب کو فَصَّلْنٰهُ کہ مفصل بیان کیا ہے ہمنے اسکو اُس کے
معانی اور عقائد اور نصیحتوں کو جو کچھ کہ اسمین ہو عَلٰى عِلْمٍ اوپر علم کے کہ ہم اسکی تفصیل کے جاننے والے اور عالم تھے هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ہدایت کرنیوالی اور رحمت ہو وہ کتاب واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اور اعتقاد اسکا رکھتے ہیں اور فرماتا ہو خدا کہ هَلْ يَنْظُرُوْنَ
نہیں انتظار کرتے ہیں وہ کفار اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ مگر تاویل اس کتاب کی کہ تاویل اسکی وہی ہو جس چیز کیطرف کہ امر اسکا رجوع کرے کہ جو کچھ کہ اسمین
لکھا ہو وعدہ اور وعید وہ ظاہر ہوں گے اسکی انتظاری کرتے ہیں کہ اسکو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور جبتک اسکو دیکھ لیویں تو ایمان نہ لاوینگے خدا تعالیٰ
فرماتا ہو کہ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ جسدن کہ آویگی تاویل اسکی کہ علامت وعدہ اور وعید کی ظاہر ہوجاوے اور قیامت آپہنچے تو يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
نَسُوْهُ کہینگے وہ لوگ کہ بھولگئے ہیں اسکو اور ترک کیا ہو انہوں نے اس کتاب کو مِنْ قَبْلُ پہلے اُس سے دنیا میں یعنی اُسپر عمل نہ کیا اور اسکی
خبر کی ظاہر ہو گی اُن لوگونکو کہ جو قرآن پر ایمان نہیں لاتے ہیں تو کہینگے کہ قَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار
ہمارے کے ساتھ حق کے اور ہم نے ناحق انکو جھٹلایا تھا اور اس کے واقع ہونیکا ہمنے اعتقاد نکیا فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَاۗءَ پس کیا واسطے ہمارے سفارش
کرنیوالے ہو سکتے ہیں فَيَشْفَعُوْا لَنَآ پس سفارش کریں وہ واسطے ہمارے آجکے دن اَوْ نُرَدُّ یا پھیرے جاویں ہم طرف دنیا کے فَنَعْمَلَ
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ پس عمل کریں ہم غیر اُس عمل کے کہ تھے ہم عمل کرتے کہ اب دنیا میں جا کر پھر کبھی شرک نکرینگے اور جو امر کہ حق ہو اسی کو
اختیار کرینگے اور جس چیز کو ہمنے جھٹلایا تھا اسکی تصدیق کرینگے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے ہم قائل ہونگے خدا تعالیٰ فرماتا ہو قَدْ خَسِرُوْٓا
ع ۶ ۱۳ اَنْفُسَهُمْ تحقیق خسارہ میں ڈالا انہوں نے نفسوں اپنے کو کہ اپنی عمر کو بتوں کی پرستش میں ضائع اور برباد کیا وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ اور گم ہو گئی اُنسے وہ چیز کہ تھے وہ افترا کرتے اور جھوٹ بناتے اور کہتے کہ بت ہماری سفارش کرینگے خدا سے پس کچھ نفع نہ پہنچایا انکو
بتوں کی پرستش نے اور عذاب ابدی میں وہ گرفتار ہو جاوینگے اور اب خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور رب ہونیکا حال بیان کرتا ہے تا کہ اسکو وسیلہ
خدا کو پہچانیں اور جانیں کہ سوا اسکے کوئی معبود نہیں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ تحقیق پروردگار تمہارا خدا ہے الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ بیچ مقدار چھ دن کے اگرچہ خدا قادر تھا کہ ایک آن
مین تمام مخلوقات کو پیدا کر دیتا لیکن واسطے تعلیم بندونکے ایسا کیا کہ وہ اپنے کاموں میں جلدی نکریں اور ہر کام کو فکر اور تامل سے کریں اور حدیث میں آیا
ہے کہ خدا تعالیٰ نے چھ روز میں دنیا کو پیدا کیا ہو اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے سال کو تین سو ساٹھ روز کا پیدا کیا ہو اور آسمان اور زمین کو چھ روز
مین پیدا کیا ہو اور چھ روز انہیں میں سے نکالے تو تین سو چون روز باقی رہے اسواسطے سال اکثر تین سو چون روز کا ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یکشنبہ کو چیز پیدا کی ہو اور دوشنبہ کو زمینیں اور سہ شنبہ کو انکی قوت اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو آسمان پیدا کئے ہیں اور
جمعہ کو انکی قوت اور کہانا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر برابر ہوا تدبیر اسکی اوپر عرش کے یعنی برابر ہوا ہر چیز سے کہ نسبت اسکی
سب چیزونکی طرف برابر ہے اور کوئی چیز قریب دوسری چیز سے نزدیک اسکے نہیں ہو بلکہ سب برابر ہیں اور یا یہ کہ پھر غالب ہوا ارادہ اسکا اوپر

پیدا کیا نے عرش کو اور بیان ہے کہ غالب ہوا اوپر عرش کے کہ تمام مخلوقات سے وہ بڑا ہے پس سوائے اسکے اور چیز وہ بدرجہ اولی غالب اور قادر ہوگا
اور کہتے ہین کہ خدا تعالی نے عرش کو تخت کی صورت پر پیدا کیا ہے اور منقول ہے کہ جبرئیل نے چاہا کہ عرش کی مقدار کو دریافت کرین کہ کسقدر
بڑا ہے حق تعالی سے اذن چاہا کہ اسکے گرد اڑین جب اجازت ہوئی تو اسقدر اڑا کہ اڑتے اڑتے سست ہو گیا اور تھک گیا خدا تعالی سے
قوت طلب کی جب قوت حاصل ہوئی تو پہلے سے زیادہ اڑا اور پھر سست ہو گیا اور پھر قوت طلب کی اور پھر پہلے سے زیادہ اڑا اور سست ہو گیا
اور جسوقت اڑتے اڑتے آزردہ ہوا تو عرض کی کہ خداوندا مین زیادہ اڑا ہون یا زیادہ باقی رہا ہے آواز آئی کہ اے جبرئیل کئی ہزار برس سے تو اڑتا
اور ابتک ایک پایہ سے عرش کے دوسرے پایہ تک نہین پہنچا ہے اسوقت جبرئیل نے کہا کہ پاک ہے تو کہ کیفیت تیری مخلوقات کی سوا تیرے کوئی
نہین جانتا ہے اور سرعت اور جلدی جبرئیل کے اڑنے مین ایسی تھی کہ جسقدر برادران یوسف نے یوسف کو کوئین مین ڈالا تھا تو جبرئیل سدرہ سے
اڑ کر یوسف کے پاس پہنچے پہلے اس سے کہ یوسف کوئین کی تہ پر پہنچے اور عرش سے مراد کبھی تو وہ جسم ہے کہ جو تمام جسمون کو احاطہ کئے ہوئے ہے
اور کبھی مراد اس سے وہ جسم مع کل جسمون کے ہے کہ جو اسکے اندر ہین اور کبھی مراد اس سے علم خدا ہے اور اگر مراد اس سے جسم ہووے تو وہ تخت کیطرح
نہین ہے جیسے کہ بعضے کہتے ہین بلکہ ایک ایسی شے ہے کہ تمام جسمونکو گھیرے ہوئے ہے اور خدا تعالی اسپر بیٹھا نہین ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے بلکہ عرش
بھی مخلوقات مین سے ایک مخلوق ہے يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ڈھانکتا ہے رات کو دن سے اور دن کو رات سے يَطْلُبُهُ طلب کرتی ہے
شب اسکو یعنی دنکو حَثِيثًا جلدی کرنیوالی ہو کے جیسے کہ کوئی کسی چیز کو بہت جلد چاہتا ہے اور جلد اسکا حال واقع ہوتا ہے اور جیسے کہ رات
دنکو طلب کرتی ہے دن رات کو بہت جلد طلب کرتا ہے مراد یہ ہے کہ ہر ایک بعد دوسرے کے بلا فاصلہ جلد آتا ہے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُومَ اور پیدا کیا آفتاب اور ماہتاب اور ستارون کو مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ فرمانبردار ہین ساتھ حکم اسکے اور شمس و قمر اور نجوم
سب کو ابن عامر نے مرفوع پڑھا ہے اور باقیون نے منصوب پڑھا ہے سموات پر عطف کر کے اور مسخرات کو حال مقرر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ أَلَا
لَهُ الْخَلْقُ خبردار ہو اور جانو تم کہ واسطے اسی خدا کے ہے پیدا کرنا تمام مخلوقات کا وَالْأَمْرُ اور واسطے اسکے ہے حکم جاری ہونیوالا
واسطے مصلحت کے اور اسکے غیر کو واسطے حکم نہین ہے جو کہ اسکو حکم ہے وہ سب اشیا مین اپنا تصرف رکھتا ہے اور اسکے غیر کو یہ تصرف نہین ہے
تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ بزرگ اور برکت والا ہے خدا پروردگار عالمونکا اور پیدا کرنیوالا سب کا اور اپنے بندون کو حکم کرتا ہے
ادْعُوا رَبَّكُمْ پکارو تم پروردگار اپنے کو پرستش اسکی کرو تَضَرُّعًا زاری سے وَخُفْيَةً اور پوشیدہ ہو کر لوگون کی نظرون سے
[illegible] ہوا اور تضرعا اور خفیۃ حال واقع ہوئے ہین اور خفیۃ کو ابوبکر نے بکسر خا پڑھا ہے إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ تحقیق کہ وہ
نہین دوست رکھتا ہے حد سے گذرنیوالون کو کہ جو دوسرونکی بددعا کرین یا بلند آواز سے دعا پڑھین کہ جسمین ریا ہووے یا ایسی چیز خدا سے طلب
کرین جو لائق انکے نہو جیسے کہ انبیا کا مرتبہ طلب کرنا اور آسمان پر جانا اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ قریب ہے
کہ ایک قوم پیدا ہو کہ اپنی حد سے زیادہ مبالغہ دعا کرتے جاوین اور بندہ کو اسیقدر کفایت کرتا ہے کہ دعا مانگے کہ خداوندا مین تجھسے بہشت کو
طلب کرتا ہون اور اس چیز کو کہ جو تیری رحمت کی نزدیک کرے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ انہ لا یحب المعتدین اور دوسری
روایت مین یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلعم جہاد مین تھے اور ایک صحرا مین پہونچے اور اصحاب اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنے مین مشغول
ہوئے اور آواز بلند کرتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اے آدمیو منع کرو تم اپنے نفسون کو بلند آوازون سے تم کسی بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو
الا تم اسکو پکارتے ہو کہ وہ سنتا ہے اور تم سے قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے اور بعد اسکے اصحاب ذکر خدا کا پوشیدہ کرتے تھے کہ کوئی انکے ذکر کو
نہ سنتا تھا اور فرمایا ہے خدا نے وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے کفر اور گناہ کر کے بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
پیچھے درست کرنے اسکے کے ایمان اور تقوی اور عدالت کر کے وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا اور پکارو تم اسی خدا کو خوف کر کے اسکی

عذاب سے اور ثواب سے اور خوف اور طمع کا حال واقع ہوئے ہیں پس بامید ثواب اسکو پکارو کہ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ
تحقیق رحمت خدا کی نزدیک ہے نیکی کرنیوالوں سے کہ امید بخشش اور رحمت کی رکھتے ہیں اور مستحق ثواب و رحمت کے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کوئی بعد نماز اوقات
آٹھون کے کہے کہ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ اللّٰہم اغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے
فرشتو گواہ رہو تم کہ بخشے تمام گناہ اس بندہ کے بخشے اور اب اپنی قدرت کے کمال کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ
اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو کہ وہ صبا و جنوب و شمال و دبور ہے بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ خوشخبری دینے
والیاں وہ ہوائیں آگے رحمت اسکے کے یعنی آگے باران کے کہ وہ رحمت الٰہی ہے اور صبا بادل کو ہانکتی ہے اور وہ پورب کی ہوا ہے اور باد جنوب اسکو
لپیٹتی ہے اور باد شمال اسکو جمع کرتی ہے اور دبور کہ وہ پچھوان کی ہوا ہے بادل کو متفرق کرتی ہے اور ابن کثیر نے ریاح کو ریح پڑھا ہے اور نشرا کو نشرا
بضم نون و شین اور اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے ریاح کو جمع پڑھا ہے اور بشرا کو انہوں نے بھی اسیطرح نشرا پڑھا ہے اور اہل کوفہ نے سوے عاصم
ریح پڑھا ہے اور بشرا کو نشرا بفتح نون و سکون شین پڑھا ہے اور ابن عامر نے نشرا بضم نون و سکون شین پڑھا ہے اور ان ہواؤں کی حقیقت
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حَتّٰى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا یہانتک کہ جسوقت اٹھاتی ہیں وہ ہوائیں بادل بھاری کو کہ باران سے وہ
ثقیل اور بوجھل ہوتا ہے تو سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ ہانکتے ہیں ہم اُس بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردہ کے یعنی واسطے زندہ کرنے
اور سبز کرنے زمین خشک کے فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ پس نازل کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے پانی کو فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
پس نکالتے ہیں ہم بسبب اس پانی کے ہر قسم کے میوون کو كَذٰلِكَ اسیطرح یعنی جیسے کہ ہم زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہیں اور طرح
طرح کی بوٹیاں اسمین سے مینہ برسا کر نکالتے ہیں ایسے ہی نُخْرِجُ الْمَوْتٰى نکالینگے ہم مردوں کو زندہ کرکے قبروں سے لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت پکڑو اور جانو کہ جو شخص قدرت رکھتا ہے زمین کے زندہ کرنیکی اور درختوں سے پھلوں کے نکالنے کی وہ مردونکے زندہ
کرنیکی بھی قدرت رکھتا ہے اور یہ امر اسپر کچھ دشوار نہیں ہے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت خدا تعالیٰ مردونکا زندہ کرنا چاہیگا
تو چالیس روز مینہ انپر برسائیگا اسکے برسنے سے ہڈیاں پیدا ہونگی اور آپس میں وصل ہو جائینگی اور گوشت انپر اوگ جائیگا اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ جسوقت پہلا صور پھونکنے سے مرجائینگے تو خدا تعالیٰ چالیس برس تک انپر مینہ برسائیگا عرش کے نیچے سے اور اس مینہ کو
ماء الحیات کہتے ہیں پس بسبب اسکے برسنے سے قبروں میں اُگینگے جیسے کہ ماؤں کے پیٹ میں پیدا ہوتے ہیں اور جسوقت بدن انکے
تمام اور پورے ہو جائینگے تو خدا تعالیٰ انمین روحون کو پھونکیگا اور پھر اسکے خواب کو انپر غالب کریگا اور دوسرے صور میں انکو بیدار کریگا
وہ گمان کرینگے کہ ہم خواب سے بیدار ہوئے ہیں پس اسوقت کہینگے کہ يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا یعنی اے وائے ہمپر کسنے اٹھایا اور بیدار کیا
ہمکو خوابگاہ ہماری سے اور اب زمین سے اُگنے کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ اور شہر پاک یعنی اور زمین
پاکیزہ کہ قابل زراعت ہو يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ نکلتی ہے روئیدگی اسکے ساتھ حکم پروردگار اسکے کے وَالَّذِيْ خَبُثَ
اور وہ زمین کہ ناپاک ہوتی ہے کہ شورا اور ریت کی زمین ہے لَا يَخْرُجُ نہیں نکلتی ہے روئیدگی اسمین سے اِلَّا نَكِدًا مگر تھوڑی کہ جسمین
میں کچھ فائدہ اور نفع نہیں ہے اور نکدا کو ابو جعفر نے بفتح کاف پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر کاف پڑھا اور معنی اسکے قلیل کے ہیں اور ابن عباس سے روایت
ہے کہ یہ مثال خدا تعالیٰ نے دل مومن اور دل کافر کی واسطے بیان کی ہے مومن کے دل کو تو زمین پاکیزہ سے مثال دی ہے اور کافر کے دل کو
زمین شور سے اور جسوقت مومن کے دل پر نصیحت و ذکر کا مینہ برستا ہے تو اُس سے طاعت اور عبادت ظاہر ہوتی ہے اور کافر کے دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا
اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ مثال ائمہ معصومین علیہم السلام کے واسطے ہے کہ نکلتا ہے علم انکا ان کے پروردگار کے اذن سے اور انکے دشمنوں سے علم
نہیں نکلتا ہے مگر نکدا اور فاسد اور منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام حسن علیہ السلام معاویہ کے پاس بیٹھے تھے معاویہ نے واسطے الزام

کہا کہ اے حسن خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہے کہ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین یعنی جو تر اور خشک ہے وہ قرآن مین موجود ہے اور لکہا ہے
مثلا کہ میری اور تیری داڑہی کا ذکر قرآن مین کہان ہے اور حضرت امام حسن کی داڑہی تو بہت گہنی تہی اور کثرت سے اُسمین بال تہے اور
معاویہ کو یہ تہا کہ چند بال اُسکی داڑہی مین تہے حضرت امام حسن نے اُسکے جواب مین فرمایا کہ خدا تعالی نے میری اور تیری داڑہی کا ذکر اس
آیت مین کیا ہے والبلد الطیب یخرج نباته باذن ربه والذی خبث لا یخرج الا نکدا معاویہ یہ کلام سنکر بہت نادم اور پشیمان ہوا اپنے
سوال سے **کذلک نصرف الآیات** اسیطرح بیان کرتے ہین ہم طرح طرح سے آیتونکو مثالین دیکر **لقوم یشکرون** واسطے ع ۵ ۱۴
اُس قوم کے کہ جو شکر کرتے ہین خدا کی نعمتونکا اور اُنمین تامل کرکے نصیحت پکڑتے ہین اور اب خدا تعالی واسطے تسلی خاطر اقدس سرور
کے حضرت نوح وغیرہ پیغمبرونکا حال بیان کرتا ہے کہ جیسے تمکو یہ قریش آزار پہنچاتے ہین اور جہٹلاتے ہین ایسے ہی پہلے پیغمبرون کو بہی اُن کی
امتون نے آزار پہنچائے ہین اور اُنکو جہٹلایا ہے اور پہلے سب سے حضرت نوح کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **لقد ارسلنا نوحا**
البتہ تحقیق بہیجا ہمنے نوح کو کہ وہ نوح بن ملک بن متوشلخ بن ادریس پیغمبر ہے **الی قومه** طرف قوم اُسکی کے جسوقت کہ
وہ پچاس برس کا عمر مین ہوا موافق مشہور کے اور اکثر اُسکی قوم کے آدمی قابیل کی اولاد مین سے تہے اور بت پرستی کرتے تہے **فقال** قصه حضرت نوح علیه السلام
پس کہا نوح نے اپنی قوم کے آدمیون سے کہ **یا قوم اعبدوا الله** اے قوم میری پرستش کرو تم خدا کو یگانگی کے ساتہ اور اُسکا
شریک کسی کو مت کرو کہ **ما لکم من اله غیره** نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اُسکے تمکو چاہیے کہ اُسیکی فرمانبرداری
اور اُسی کی عبادت کرو اور اُسکی عبادت مین کسی دوسرے کو شریک مت کرو **انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم**
تحقیق مین خوف کرتا ہون اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کا اگر تم ایمان نلاؤگے اور خدا کو واحد نجانوگے اور وہ دن بڑا ہے روز طوفان
کا یا روز قیامت ہے اور کہتے ہین کہ نام حضرت نوح کا عبد الغفار تہا اور بعضی روایتون مین عبد الملک لکہا ہے اور بعضے مین عبد الاعلی اور
اُنکو نوح اسواسطے کہتے ہین کہ وہ اپنے نفس پر نوحہ اور گریہ بہت کیا کرتے تہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ پانسو برس نوحہ اور گریہ کیا
اسواسطے اُنکا نام نوح مشہور ہو گیا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ ایک سگ خارشتی کو دیکہکر حضرت نوح نے کراہت کی تہی خدا تعالی
نے اُس کتے کو گویا کیا اُسنے بزبان فصیح کہا کہ اے نوح تو مجہسے کراہت کرتا ہے اگر تجہکو قدرت ہے تو خدا کی پیدائش کو بدل دے
اسوقت حضرت نوح نے یہ کلام اُس کتے سے سنا تو نوحہ اور گریہ کرنے لگے اور ایک مدت تک بلکتے اور عمر حضرت نوح کی بعضے تو کہتے ہین
نو سو برس کی ہوئی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ چودہ سو برس کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عمر نوح کی دو ہزار
پانسو برس کی ہوئی تہی اور آٹہ سو پچاس برس قبل نبوت سے پہلے زندگانی کی اور نو سو پچاس برس بعد نبوت کی دعوت کرتے لوگونکو
طرف توحید خدا اور دین حق کے بلایا اور رغبت دلائی اور دو سو برس کشتی کے بنانے مین گذرے اور پانسو برس بعد طوفان کے
زندہ رہے اور شہر آباد کئے اور کہتے ہین کہ ایک سو چالیس سال کے بعد فوت ہونے آدم کے پیدا ہوے تہے اور اُنکو آدم ثانی اور
شیخ الانبیا بہی کہتے ہین اور نو سو پچاس برس ہر چند لوگونکو اُنہون نے طرف دین حق کے بلایا لیکن اُنکو کچہ اثر نہوا بلکہ روز
بروز گمراہی اُنکی زیادہ ہوتی تہی اور حضرت نوح کی دعا سے مرد اور عورت اُنکی سب بانجہ ہو گئی اور چالیس برس بانجہ رہی اور
چالیس برس تک اُنپر مینہہ نہ برسا چوپایے اُنکے سب ہلاک ہو گئے اور باغ اُنکے سب جل گئے اور خشک ہو گئے اور اولاد کا پیدا ہونا
موقوف ہو گیا حضرت نوح نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایمان لاؤگے تو پہر اولاد تمہارے پیدا ہونے لگیگی اور باغ تمہارے سبز
ہو جاوینگے لیکن اُن لوگون نے اپنے کفر کو نچہوڑا اور جسوقت نوح لوگونکو طرف حق کی بلاتے تہے تو وہ نوح کو اسقدر مارتے تہے
کہ بیہوش ہو جاتے تہے اور بعد اُسکے اُنکے رشتہ دار اُنکو نمدہ مین لپیٹ کر گہر کو لیجاتے تہے اور گمان اُنکو یہ ہوتا تہا کہ نوح مر گیا ہے

اور وہ سب سو رہے حضرت نوح کے گہر سے نکلکر سب لوگونکو طرف ایمان کے بلاتے تھے اور بعضی روایتون میں آیا ہے کہ انکو بہت مارتے تھے یہانتک کہ وہ بیہوش
ہوکر ریت جاتے تھے حضرت جبرئیل رات کیوقت انکو اُٹھاکر گہر سے باہر نکالتے تھے اور اپنی پرونکو انکے زخمون پر ملتے تھے کہ اُس سے انکو شفا ہوجاتی تھی
اور صبحکو گہر سے باہر نکلکر پہر کہتے تھے کہ اے لوگو کہو تم لا اله الا الله تاکہ رستگاری پاؤ تم عذاب سے اور ظاہر میں بہی سمجہاتے تھے لوگونکو اور
پوشیدہ بہی اور علاوہ ایک گوشہ میں لیجاکر بہی نصیحت کرتے تھے لیکن انکو کچہ اثر نہوتا تہا اور منقول ہے کہ ایک آدمی بوڑہا کہیں سال اپنے لڑکے
کو لیکر حضرت نوح کے پاس آیا اور اس لڑکے سے کہا کہ او فرزند یہ جادوگر ہے ایسا نہو کہ بعد میرے فریب میں آجاوے مجہکو یہ قریب میں لا تو لڑکے نے کہا کہ اے بابا
بعد تیرے میں زندہ رہون اب ایک پتہر تو مجہکو دو کہ اسکو ماروں اسکے باپ نے اسکو ایک پتہر دیا اسنے وہ پتہر حضرت کے سر پر مارا کہ خون بہنے لگا جاری
ہوا اسوقت حضرت نوح نے درگاہ خدا میں نالہ کیا اور یہ دعا کی کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا یعنی اے پروردگار میرے نہ چہوڑ کسیکو باقی
زمین پر کافروں میں سے بسنے والا اور دعا حضرت نوح کی قبول ہوئی اور کشتی بنانیکا انکو حکم ہوا اور طوفان میں سب خلقت غرق ہوگئی اور ذکر
اسکا انشاء الله تعالی بعد اسکی تفصیل سورہ ہود میں آویگا اور منقول ہے کہ حضرت نوح کی وفات کا وقت آیا تو ملک الموت انکی روح قبض
کرنیکو آیا اسوقت حضرت نوح دہوپ میں بیٹہے ہوئے تہے ملک الموت نے سلام کیا نوح نے انکو سلام کا جواب دیا اور ملک الموت سے پوچہا کہ تو کیوں آیا
ہے کہا کہ تیری روح قبض کرنیکو آیا ہون فرمایا کہ میں سایہ میں ہو جاؤں ملک الموت نے کہا کہ ہو جاؤ جسوقت وہ سایہ میں آئے تو ملک الموت
سے کہا کہ اے ملک الموت یہ دنیا میں ایسا ہوا اگر کیا ہے کہ جیسے دہوپ میں سے اس سایہ میں آگیا ہون اور منقول ہے کہ جبرئیل نے حضرت نوح سے
پوچہا کہ اے نوح تو نے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے کہ ایک گہر ہے اور اسکے دو دروازے ہیں ایک دروازہ میں سے داخل ہوا اور دوسرے سے باہر نکل گیا
کچہ بہی دیر نہیں ہوئی اور ایک روایت کے موافق دو ہزار پانسو برس کی انکی عمر ہوئی تہی اور کہتے ہیں کہ حضرت نوح تمام عمر ایک جہونپڑی
میں رہتے تھے اور وہ ایسی چہوٹی تہی کہ جسوقت اسمیں لیٹتے تھے تو پاؤن انکے باہر رہ جاتے تھے اگر کوئی کہتا کہ اے نوح تم اپنے واسطے مکان
کیوں نہیں بناتے ہو انکی جواب میں کہتے کہ کیونکر دن کیواسطے بناؤں کل کو مر جاؤنگا اور سب یہیں پڑا رہیگا اور جسوقت صبح ہوتی تو کہتے کہ
شام تک زندہ نرہونگا اور جب شام ہوتی تو کہتے کہ صبح تک زندہ نرہونگا اسیطرح سیکڑوں برس زندہ رہے اور ایک جہونپڑی میں گذارہ کیا
اور زندگانی پر اس جہان فانی کے تکیہ نکیا ایسی توفیق خدا تعالی سبکو عطا کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت آدم
نے اپنی اولاد کو حضرت نوح کے آنیکی خوشخبری دی تہی اور فرمایا تہا کہ جو کوئی تم میں سے انکو پاوے تو ان پر ایمان لاوے کہ وہ غرق ہونے سے نجات پاویگا
اور دنیا میں آدم اور نوح کے درمیان دس پیغمبر اور وصی پیغمبر گذرے ہیں اور شریعت حضرت نوح کی یہ تہی کہ خدا تعالی کو یگانہ جانکر پرستش کرتے تھے اور نیکی کا
حکم کرتے تھے اور بدی سے منع کرتے تھے اور حلال و حرام ہوا انکی شرع میں تہا لیکن احکام حدود اور میراث کے نہ تھے اور اسوقت حضرت
نوح نے لوگونکو طرف دین حق کے بلایا اور نصیحت کی تو انہوں نے نوح کا کہنا نہ مانا بلکہ نوح کو طرف گمراہی کے نسبت کیا چنانچہ
خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ کہا اشراف قوم انکی میں سے اے نوح إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ
تحقیق ہم دیکہتے ہیں تجہکو بیچ گمراہی ظاہر کے تو ہمکو ہمارے بتوں کی عبادت سے باز رکہکر ایک خدا کی عبادت کیطرف حکم کرتا ہے قَالَ
کہا نوح نے انکی جواب میں کہ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ اے قوم میری نہیں ہے ساتہ میرے گمراہی اور میں جیسے تم سمجہتے ہو وَلَكِنِّي رَسُولٌ
اور لیکن میں پیغمبر ہون کہ بہیجا ہوا ہون مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ پروردگار عالموں کی طرف سے أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي پہنچاتا
ہوں میں تمکو پیغام پروردگار اپنے کے وَأَنْصَحُ لَكُمْ اور نصیحت کرتا ہوں میں اسلیے تمہارے کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو تو نجات پاؤ
گے وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ اور جانتا ہوں میں خدا سے کہ جو تم پر نازل ہوگی جو بلا کہ تم اسکو نہیں جانتے ہو اور اسوقت حضرت نوح کی
قوم کے لوگوں نے پیغام خدا اور وحی کا نام سنا تو بہت تعجب کیا اور حضرت نوح کی انکو تعجب کا انکار کیا اور فرمایا کہ أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ

ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ کیا تعجب کیا تمنے ہن سو کہ آیا تمہارے پاس ذکر یعنی پیغام خدا کا اور نصیحت اور وحی پروردگار تمہارے کیطرفسے عَلٰى رَجُلٍ
مِّنكُمْ اور زبان ایک مرد کے تم مین سو کہ وہ نوح ہی اور ہمزبان تمہارا ہے لِيُنذِرَكُمْ تاکہ ڈراوے وہ تم کو کفر اور گناہ ہونے وَلِتَتَّقُوا
اور تاکہ ڈرو تم عذاب خدا سے اور پرہیز کرو تم ڈرانیکے سبب سی کفر اور گناہون سی وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور شاید کہ تم رحم کئے جاؤ بسبب پرہیز
کرنیکے حضرت نوح نے طرح طرح سے اپنی قوم کو نصیحت کی لیکن اُن لوگون نے اپنے کفر سے توبہ نکی اور سب باتوںمین حضرت نوح کو جھٹلایا چنانچہ
فرماتا ہو خدا کہ فَكَذَّبُوهُ پس جھٹلایا انہون نے نوح کو اور اسکے کہنے پر عمل نکیا اور جسوقت نوح نے وحی خدا سے معلوم کیا کہ یہ لوگ ہرگز
ایمان نہ لاوینگے تو اسوقت اُن کفار کے ہلاک ہونیکی دعا کی بہت سو آزار اور تکلیفین انکے ہاتہون سی پاکر اور دعا انکی قبول ہوئی اور کشتی تیار
کرنیکا نوح کو حکم ہوا حضرت نوح کشتی بناکر اسمین مع مومنین کے سوار ہوے خدا تعالی نے اُن سب کفار کو طوفان بہیجکر غرق کیا اور نوح کو مع اُن کے
ہمراہیون کے جو کہ مومنین تہے نجات دی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَأَنجَيْنَاهُ پس نجات دی ہمنے اس نوح کو غرق ہونیسے وَالَّذِينَ مَعَهُ
فِي الْفُلْكِ اور اُن لوگونکو کہ ہمراہ اسکے تہے بیچ کشتی کے کہتے ہین کہ وہ اسّی آدمی تہے چالیس مرد اور چالیس عورتین اور روایت دوسری
یہ ہے کہ آٹہ آدمی نوح پر ایمان لائے تہے تین تو انمین سی حضرت نوح کے بیٹے تہے سام اور حام اور یافث اور باقی کا اور مومنین تہے اور کہتے ہین کہ بعد طوفان
کے ایسی بلا ہوئی جسسے کل اُن مومنین مین سی خواہ وہ اسّی ہون یا آٹہ ہون فقط تین بیٹے حضرت نوح کے باقی رہے اور ہونگے انکے سوا
اب جتنے آدمی ہین سب حضرت نوح کے تینون بیٹون کی اولاد ہین اسیواسطے نوح کو آدم ثانی کہتے ہین اور قصہ کشتی بنانیکا اور طوفان
آنیکا انشاء اللہ تعالی سورۂ ہود مین آویگا اور حضرت علی بن محمد علیہما السلام سی روایت ہے فرمایا کہ ایک روز نوح کشتی مین سوتے تہے اور ہوا انکے
چلنے سی کپڑا انکے ستر کے اوپر سے سرک گیا تہا اور ستر انکا نمایان ہوتا تہا حام اور یافث انکے بیٹے یہ دیکہکر ہنستے تہے اور سام جو کہ انکا تیسرا بیٹا تہا
اسنے اُن دونوکو جہڑکا اور ہنسنے سی منع کیا اور اسوقت سام نے نوح کے ستر کو پوشیدہ کر دیا تو وہ دونو کہولدیتے تہے اس عرصہ مین حضرت
بیدار ہوکر ہنستے ہوئے دیکہا پوچہا کہ کیون ہنستے ہو سام نے سب قصہ بیان کیا حضرت نوح نے حام اور یافث کے حقمین بددعا کی خداوندا انکے
صلب کا پانی بدل ہو اور ہمیشہ کی روایتین ہین کہ فقط حام تہا ہنسنے والا تہا اور اسی کے حقمین بددعا کی تہی اسلیئے اسکی اولاد مین سی حبشی کالے
آدمی اور بدصورت پیدا ہوتے ہین اور سام کیواسطے نیک دعا کی تہی اسکی اولاد مین خوبصورت آدمی پیدا ہوتے ہین اور خدا تعالی نے فرمایا کہ نوح
کو اور اسکے ہمراہیون کو جو کہ کشتی مین سوار تہے اور وہ سب مومنین تہے غرق ہونیسے انکو نجات دی وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
اور ڈبو دیا ہمنے اُن لوگون کو کہ جھٹلایا تہا انہون نے اور تکذیب کی تہی ساتہ آیتون ہماری کے کہ وہ نشانیان اور دلیلین ہماری وحدانیت کی
اور رسالت پیغمبر کی نبوت کی تہین اور معجزے پیغمبر کے تہے اور اسکی نبوت کی حق ہونیپر دلالت کرتے تہے إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ تحقیق
کہ وہ تہے قوم نابینا کہ معجزون کو اور وحدانیت خدا کی علامتون کو دل کی آنکہون سی نہین دیکہتے تہے اور اب خدا تعالی قصہ حضرت ہود پیغمبر کا اور
انکی قوم کا بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا اور بہیجا ہمنے طرف عاد کے برادر نسبتی انکے ہود کو یعنی ایک شخص کو
انکی قوم مین سی کہ وہ ہود تہا اور اخاہم مفعول ہے ارسلنا محذوف کا اور ہود عطف بیان اخاہم کا ہے اور ہود بیٹا عبد اللہ بن رباح بن جلوث بن عاد
بن عوص بن سام بن نوح کا تہا اور عاد ایک بڑا گروہ تہا کہ آدمی اس گروہ کے نہایت بلند قد اور جسیم تہے اور انسے زیادہ روے زمین پر کوئی قوم
نہتی اور وہ بڑے مالدار تہے اور عمر انکی بہت دراز ہوتی تہی اور ایک بت کی وہ پرستش کیا کرتے تہے اسواسطے خدا تعالی نے حضرت ہود کو پیغمبر کرکے
انکے پاس بہیجا ہود نے انکو طرف دین حق کی اور وحدانیت خدا کی رغبت دلائی اور بت کی پرستش سی منع کیا اُن لوگون نے ایک نہ مانا خدا تعالی
نے ہوا بہیجکر انکو ہلاک کیا اور حضرت نوح نے سام کو ہود کے پیدا ہونیکی خوشخبری دی تہی اور فرمایا تہا کہ جو کوئی اسکو پاوے تو اسپر ایمان لاوے اور
اسکی پیروی کرے اور خدا تعالی نے یہان ہود کو کہ وہ پیغمبر تہے قوم عاد کا کہ وہ کافر تہے بہائی فرمایا ہے اور ایسے ہی صالح پیغمبر کو ثمود کا بہائی فرمایا

ع ۸ قصۂ حضرت ہود پیغمبر [illegible]

ہے اب اعتراض ان لوگون کا دفع ہوگیا ہو کہ کہتے ہین کہ علی نے معاویہ کو اپنا بہائی فرمایا ہی چنانچہ جناب امیر نے فرمایا تہا کہ ہمارے بہائی
باغی ہوگئے ہین اور ہم اُنسے لڑتے ہین اسواسطے کہ مراد یہان بہائی سے برادر نسبی ہے جیسے کہ ہود قوم عاد کے برادر نسبی ہین نہ برادر دینی اور علی
اور معاویہ ایک قوم اور قبیلہ کے تہے چنانچہ روایات اہل سنت مین موجود ہے کہ ہاشم اور امیہ دونو عبد مناف کے بیٹے ہین اور ہاشم کی اولاد مین
علی ہین اور امیہ کی اولاد مین سے معاویہ ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام سے جو ایک شخص نے سوال کیا تہا تو یہی اُسکو جواب دیا تہا اور دوسری
روایت مین یہہ ہے کہ فرمایا خدا تعالی نے عاد کو ہلاک کیا اور ہود کو نجات دی اور ثمود کو ہلاک کیا اور صالح کو نجات دی اور حضرت صادق
نے فرمایا ہے کہ جسوقت نوح کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اُسنے اپنے شیعون کو اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا کہ قریب ہے کہ بعد میرے ایک
ایسی غیبت ہو کہ اُسمین طاغوت اور سرکش ظاہر ہون اور خدا تعالی تمہیر کشادگی کرے ایک قائم کے ساتھ میری اولاد مین سے کہ نام اُسکا ہود ہے
اور واسطے اُسکے ایک علامت اور آرام جان اور آرام دل ہے اور خلق مین اور خلقت مین وہ مجھسے بہت مشابہ ہوگا اور حضرت باقر نے فرمایا ہے کہ انبیاء
خاص لوگون پر بھی پیغمبر ہو کر آئے ہین اور عام لوگو پر بھی اور ہود خاص قوم عاد پر پیغمبر ہو کر آئے تہے اور جسوقت حضرت ہود قوم عاد کے پاس
پیغمبر ہو کر آئے تہے تو قَالَ کہا ہود نے کہ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے قوم میری عبادت کرو تم خدا کی یہ یگانگی کہ مستحق عبادت کا
وہی ہے مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہین ہے واسطے تمہارے کوئی جو سوا اُسکے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم
عذاب خدا سے اور جسوقت حضرت ہود نے اپنی قوم کو طرف دین حق کی بلایا اور نصیحت کی تو قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
کہا اشراف نے جن لوگون نے کفر کیا تہا قوم اُن ہود کی مین سے کہ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ تحقیق ہم البتہ دیکھتے ہین تجھکو بیچ بیوقوفی کے
کہ اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیا ہے اور بیوقوفون سا ہوگیا ہے وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ گمان کرتے ہین تجھکو جھوٹ
کہنے والون مین سے کہ تو اپنی طرف سے ایک دین بنا کر لیتا ہے سوای ہمارے دین کے قَالَ کہا ہود نے کہ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ اے
قوم میری نہین ہے ساتھ میرے بیعقلی اور مین بیعقلی کی باتین نہین کرتا ہون وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ اور لیکن مین پیغمبر ہون بہیجا ہوا مِّنْ
رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار عالمون کی طرف سے کہ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ پہنچاتا ہون مین تمکو پیغام پروردگار اپنے کا امر و نہی اور وعد
اور وعید وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ اور مین واسطے تمہارے نصیحت کرنیوالا امانتدار ہون یعنی راست گو کہ پہنچا رہا ہون خدا کے پیغام جیسا
اور بیان ادا کیا ہے ویسا ہی پہنچا رہا ہون اور جسوقت اُن لوگون نے خدا کے پیغامون کو سنکر تعجب کیا تو حضرت ہود نے اُنسے کہا کہ اَوَعَجِبْتُمْ
اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ کیا تعجب کیا تمنے اس سے کہ آیا تمہارے پاس ذکر پروردگار تمہارے کی طرف سے کہ وہ پیغام خدا کا اور نصیحت ہے ...
خدا کیطرف سے عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ اوپر زبان ایک مرد کے تم مین سے کہ وہ برادر نسبی اور مہربان تمہارا ہی اور وہ تمہین یہہ لِيُنْذِرَكُمْ تاکہ
ڈراوے وہ تمکو خدا تعالی کے عذابون سے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ اور یاد کرو تم نعمت خدا کو جسوقت کہ کیا تمکو خدا نے
جانشین پہلے لوگون کا مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ بعد ہلاک ہونے قوم نوح کے وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدائش
کے بَصْۜطَةً کشادگی کو اور قد دراز اور قوی بدن تمہارے لئے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ پس یاد کرو تم نعمتون خدا
کو جو تمکو دی ہین اور اُنکا شکر کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ شاید کہ تم رستگاری پاؤ اسواسطے کہ شکر نعمت کا موجب بہبودگی کا ہوتا ہے اور قوم
عاد کے لوگون کے قد کی درازی کو لکہتے ہین کہ کوتاہ قد انکا ساٹھ گز کا تہا اور دراز قد سو گز کا تہا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قد انکا
برابر درازی درخت خرما کی برابر ہوتا تہا اور ہمارا ان سے ایک ٹکڑا پہاڑ کا انہون نے توڑ کر اٹھا لیتے تہے اور حضرت ہود نے جسوقت اُنکو نصیحت کی
اور خدا تعالی کی نعمتون کو یاد دلایا تو ان لوگون نے کہا کہ تو چاہتا ہے کہ ہم خدای واحد کی پرستش کرین اور اپنے باپون کے معبودون کو چہوڑ دین یہہ
نہو سکے گا اور تو جو وعدہ عذاب کا کرتا ہے کیون نہین لاتا اُس عذاب کو چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالُوْٓا کہا اُنہون نے ہود کو کہ

اجئتنا لنعبد الله کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تاکہ پرستش کریں ہم خدا کو یعنی کیا تو ہمارے پاس اسواسطے آیا ہے کہ تیرے کہنے سے ہم
پرستش کریں خدا کو وحدہ اکیلے ہی خدا کو ونذر ما اور چھوڑ دیں ہم اور پرستش نکریں ہم ما کان یعبد اباؤنا اسکو کہ
تھے پرستش کرتے باپ ہمارے جسکو اور وعدہ حال واقع ہوا ہے اور کہا ان لوگوں نے ہود سے کہ فأتنا بما تعدنا پس لا تو ہمکو جو کچھ وعدہ
کرتا ہے تو ہمکو عذاب کا ان کنت من الصادقین اگر ہے تو سچ کہنے والوں میں سے عذاب کے نازل کرنے میں جسوقت حضرت ہود نے
یہ کلام بیہودہ اُنسے سنا تو قال کہا قد وقع علیکم تحقیق واقع ہوا اوپر تمہارے یعنی واجب ہوا تمپر من ربکم
پروردگار تمہارے کیطرف سے رجس مضطرب کرنیوالا امر کہ وہ عذاب ہے وغضب اور غضب یعنی ارادہ بدلہ لینے کا کہ تمپر عذاب
نازل کرکے تمکو ہلاک کرے اتجادلونني کیا جھگڑتے ہو تم مجھسے فی اسماء بیچ فقط ناموں کے کہ جنکا کوئی
مسمّی نہیں ہے سمیتموها انتم وآباؤکم نام رکھ لیا ہے تم نے اور باپوں تمہارے نے انکا اور بتوں تمہارے کی خلاف حال ہے کہ وہ محض بت ہیں اور ایک
بت کا نام تو ساقیہ کہا تھا یعنی پرسانیوالا مینہہ کا اور کسیکا نام حافظہ یعنی نگہبان ہمارا سفروں میں اور کسیکا نام رازقہ یعنی
روزی دینے والا اسیطرح سب کے نام رکھلئے تھے اور معنی انکا معدوم تھا اسلئے کہ وہ محض نام رکھتے تھے قسم جمادات سے اور اسیلئے ہود نے
کہا وہ محض نام ہیں کہ ما انزل الله بها من سلطان نہیں نازل کیا ہے خدا نے ساتھ عبادت انکی ناموں کی کسی حجت اور دلیل کو
تاکہ انکی عبادت کرو فانتظروا پس منتظر رہو تم عذاب کے نازل ہونیکو اے کافرو انی معکم من المنتظرین تحقیق میں بھی
ہمراہ تمہارے انتظار کرنیوالوں میں سے ہوں عذاب کے نازل ہونیکا اور فرماتا ہے خدا کہ فانجیناه والذین معه پس نجات
دی ہمنے ہود کو اور ان لوگوں کو کہ ہمراہ انکے تھے جو کہ دین میں انکی پیروی کرتے تھے اور نجات دی ہمنے انکو برحمة منا ساتھ مہربانی
کے اپنی طرف سے وقطعنا دابر الذین کذبوا بآیاتنا اور کاٹ ڈالی ہمنے جڑ ان لوگوں کی کہ جھٹلایا انہوں نے آیتوں ہماری کو اور
جو ہماری وحدانیت اور قدرت کی نشانیاں تھیں انکو وما کانوا مؤمنین اور نہ تھے وہ ایمان لانیوالے وحدانیت خدا پر اور ہود کی ع ۸ ۱۶
پیغمبری پر اور جڑ انکی اسطرح سے اکھاڑی اور کاٹی کہ خدا تعالی نے ایک ابر سیاہ پیدا کیا اور ان لوگوں نے گمان کیا کہ مینہہ برسانیوالا ہے
اسلئے بہت خوش ہوئے اور ایک ہوا جس کا نام عقیم تھی باہر نکلی اور اُن سب کو ہلاک کیا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
عقیم وہ ہوا ہے کہ جو ساتویں زمین کے نیچے ہے اور وہ کبھی نہیں نکلی مگر قوم عاد کے ہلاک کرنیکو جسوقت خدا تعالی انپر غضبناک
ہوا اور فرمایا اسکے موکل فرشتوں کو کہ نکالو اس ہوا کو انگشتری کے سوراخ کے برابر اور ان موکلوں نے سرکشی کی اور بمقدار سوراخ بینی گاؤ کی قوم عاد پر
کرکے باہر نکالی چونکہ اسنے موکلوں کے خلاف بارگاہ الٰہی میں [illegible] حکم سے باہر ہو گئی تھی اور میں خوف کرتا ہوں کہ میں انکو
بہی نافرمانی [illegible] ہوا [illegible] ہلاک کر ڈالے خدا تعالی نے جبرئیل کو بھیجا جبرئیل نے [illegible] کو اتنا [illegible]
حکم سے [illegible] باہر نکلی [illegible] کو باہر نکلی اور قوم عاد کو اسنے ہلاک کیا اور ہلاک کرنیکی کیفیت اسطرح سے منقول ہے کہ جسوقت کفر اور طغیان
قوم عاد کا حد سے گذر گیا تو حق تعالی نے تین سال تک مینہہ برسانا بند کیا اور ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا اور وہ ابر گرد اُنکے گھر گیا جسوقت اُن لوگوں نے ابر
کو دیکھا تو یہ گمان ہوا کہ مینہہ برسیگا نہایت خوشدل ہوئے اور سب آدمی اُس ابر کے نیچے جمع ہوئے اور وہ ایک ہوا تھی سیاہ تھی کہ جس میں آگ
کے ریزے تھے بعض کہتے ہیں کہ وہ چلتی تھی اُسوقت اُسکو ہلاک کرتی تھی سات رات اور آٹھ دن اور وہ ہوا چلی چہارشنبہ کو صبح کے وقت سے
شروع ہوئی اور دوسری چہارشنبہ کی شام کو تمام ہوئی کسی کو ان کافروں میں سے زندہ نہیں چھوڑا اور کہتے ہیں کہ جو کچھ کہ پاتی تھی اُسکو اُٹھا کر
اوپر کو لیجاتی تھی اور زمین پر اُنکو دے مارتی تھی اور کہتے ہیں کہ ایک بڑھیا سرنگ میں چھپ گئی تھی اُسکو ہوا نے سرنگ کے اندر سے باہر نکالکر
پھینکدیا اور سات رات اور آٹھ دن نحوست کے ایام میں چلی کہ ہمیشہ ان ایام میں رحل سے نحوست حاصل تھی اور حضرت ہود نے علامات سے

دریافت کرکے مع مومنین کے اُس جگہ سے آپنے پہلے کوچ کیا تہا اور اُس ہلاکت سے بچ رہے تہے اور باقی کا قصہ انشاء اللہ تعالیٰ سورہ ہود اور سورہ احقاف میں
آویگا اور اب خدا تعالیٰ قوم ثمود اور صالح پیغمبر کا قصہ بیان کرتا ہے کہ **وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا** اور بہیجا ہمنے طرف ثمود کے بہائی انکے
صالح کو کہ وہ بیٹا عبید بن آسف بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود کا ہے اور ثمود قبیلہ اور قوم کا نام ہے انکے ادلے نام پر کہ وہ ثمود بن عاثر بن سام
بن نوح اور یہ قبیلہ مع صالح کے ثمود کی اولاد سے اور صالح پیغمبر انکا برادر نسبی تہا نہ برادر دینی اسواسطے کہ وہ سب لوگ کافر تہے اور حضرت صالح پیغمبر
تہے یہ انکے برادر دینی کیونکر ہوسکتے ہیں اور جسوقت قوم عاد ہلاک ہوگئے تو بعد انکے قوم ثمود کو جانشینی اُنکی ہوئی اور یہ لوگ بڑے مالدار اور صاحب ثروت
تہے اور کہتے ہیں کہ اُس قوم میں ستر بت تہے اُن بتوں کی وہ سوے خدا کے پرستش کرتے تہے جب یہ حال اُنکا ہوا تو خدا تعالیٰ نے حضرت صالح کو اُنکی ہدایت
کیواسطے بہیجا حضرت صالح نے اُنکو نصیحت کی اور سمجہایا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **قَالَ** کہا صالح نے کہ **يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ**
اے قوم میری عبادت کرو تم خدا کی بوحدانیت کہ **مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ** نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوای اُس خدا کے کہ وہ مستحق
عبادت کا ہو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ صالح جسوقت واسطے ہدایت قوم کے آئے تو سولہ برس کے تہے اور اُن لوگوں کو سمجہاتے سمجہاتے
ایک سو بیس برس کے ہوگئے لیکن وہ لوگ اپنے کفر سے باز نہ آئے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت صالح نے قوم ثمود کو طرف دین
حق اور وحدانیت خدا کے بلایا اور اُن لوگوں نے قبول نکیا اور زیادہ سرکشی اختیار کی اور کہا کہ ہم ہرگز ایمان نہ لاوینگے یہانتک کہ نکالی تو واسطے
ہمارے اونٹنی فربہ کو پتہر سے اس پہاڑ کی اور وہ لوگ اُس پتہر کی بہت تعظیم کرتے تہے اور پرستش اُسکی کرتے تہے اور ہر سال اُسپر قربانیاں ذبح کرتے تہے
صالح نے دعا کی خدا تعالیٰ نے اونٹنی کو جسطرح سے کہ اُن لوگوں نے کہا تہا مع اُسکے بچے کے پتہر سے اُسکو نکالا اور یہ کہ وہ باہر نکلی تو اُسوقت اُسکے
بچہ پیدا ہوا اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے حضرت صالح پر وحی کی کہ اُن لوگوں سے بیان کر کہ ایک روز یہ اونٹنی تمام پانی اس شہر کا پیا کریگی اور ایکروز
تم پینا اور یہہ خدا تعالیٰ نے اسواسطے فرمایا کہ پانی وہان کا اسقدر گنجایش نہین رکہتا تہا کہ اونٹنی بہی پیا کرے اور سب آدمی اور حیوانات بہی اُس میں سے
سے پیا کرین اسلیے مقرر ہو گیا کہ ایک روز تو اونٹنی پانی وہان کا پیتی تہی اور ایک روز سب آدمی اور حیوانات پیتے تہے اور جسروز وہ اونٹنی پانی پیتی تہی
تو اُسیقدر وہ دودہ دیتی تہی کہ سب چہوٹے اور بڑے اُس سے سیراب ہو جاتے تہے اور بعد اُسکے اُن لوگون نے یہہ مقرر کیا کہ صبح کیوقت پانی پر جا کے سب
پانی کو وہ پیجاتے تہے اور اونٹنی پیاسی رہجاتی عرصہ دراز تک اُن لوگون نے یہی دستور رکہا اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ سے سرکشی کی اور آپس میں یہہ
مشورہ کیا کہ اس اونٹنی کے پاؤن کاٹ ڈالو اور پہر بے فکر ہو جاؤ اور یہہ امر ہمکو پسند نہین ہے کہ ایک روز وہ اونٹنی پانی پیا کرے اور ایکروز ہم پیا کرین
کہ ایک شقی سرخ چہرہ کبود چشم کہ نام جسکا قدار تہا اس امر پر آمادہ کیا اور طمع دی اُسکو اور کہا کہ اسقدر مال ہم تجہکو دینگے تو اُس اونٹنی کے
پاؤن قطع کر جسوقت وہ اونٹنی پانی پینے کو گئی تو وہ شقی اُسکی راہ مین تاک لگا کر بیٹہ گیا اور جسوقت وہ اونٹنی پانی نوش کر کے اولٹی
پہری تو ایک تلوار اُسکے ماری اُس تلوار نے کچہ کام نکیا دوسری تلوار اُسکے پاؤن پر ماری اور وہ پہلو کے بل زمین پر گری اور اُسکو قتل کیا اور بچہ
اُسکا بہاگ کر پہاڑ پر چڑہ گیا اور تین مرتبہ اُسنے آسمان کیطرف دیکہکر آواز کی اور ایک روایت مین یہ ہے کہ پہاڑ شق ہوا اور وہ اُسمین چلا گیا
اور جسوقت وہ اونٹنی زمین پر گری تو حضرت صالح کی قوم کے سب آدمی اُس اونٹنی کیطرف روانہ ہوئے اور سب نے اُس اونٹنی پر وار
کیا کہ وہ مر گئی اور گوشت اُسکا آپس مین تقسیم کر لیا اور چہوٹے اور بڑے سب نے اُسکا گوشت کہایا جسوقت حضرت صالح نے یہ حال دیکہا تو فرمایا کہ
اے قوم میری تمنے یہہ کام کیا کہ اپنے پروردگار کی نافرمانبرداری کی اور خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ اے صالح قوم تیری حد سے گذر گئی ہے اور اُن لوگون نے
اونٹنی کو جو کہ انپر حجت تہی قتل کیا اور اُسکے ہونے سے اُنکو کچہ ضرر نہ تہا بلکہ فائدہ تہا کہ سب اُسکا دودہ پیتے تہے اور اب اُنسے کہہ تو کہ خدا کہتا ہے کہ مین تمپر
عذاب نازل کرونگا تین روز مین اگر اس عرصہ مین اُن لوگون نے توبہ کی تو قبول کرونگا اور اگر توبہ نہ کی تو تیسرے روز عذاب نازل کرونگا
حضرت صالح اُن لوگون کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے قوم میری مین تمہارے پروردگار کا رسول اور اُسکا بہیجا ہوا ہون تمہاری طرف اور تمہارا

قصہ حضرت صالح پیغمبر اور اونٹنی کا

پروردگار تمہارا کہتا ہے کہ اگر تمنے توبہ کی اور بخشش چاہی تو مین تم کو بخشونگا ان لوگون نے یہ سنکر کہا کہ اے صالح اگر تو سچا ہے تو لا تو اس عذاب
کو جسکا تو وعدہ کرتا ہے حضرت صالح نے فرمایا کہ اے قوم میری کل صبحکو جو تم اٹھوگے تو منہ تمہارے زرد ہونگے اور اسکی دوسری صبحکو اٹھوگے تو منہ
تمہارے سرخ ہونگے اور اسکے بعد تیسری صبحکو منہ تمہارے سیاہ ہونگے دوسرے روز وہ صبح کو اٹھے تو منہ انکے زرد تھے اور آپسمین کہنے لگے کہ جو کچھ صالح
کہتا تھا وہ ہوگیا سرکشون نے کہا کہ قول صالح کا ہم ہرگز نہ سنینگے اور دوسری صبح ہوئی تو منہ انکے سرخ ہوگئے پھر آپسمین کہنے لگے کہ جو کچھ صالح
کہتا تھا وہ آیا اور سرکشون نے کہا کہ اگرچہ ہم سب ہلاک ہوجائیں لیکن صالح کا کہنا نہ مانینگے اور اپنے معبودون کو کہ جنکی پرستش ہمارے باپ کرتے تھے
ہرگز نہ چھوڑینگے اور تیسرے روز صبحکو اٹھے تو منہ انکے سیاہ تھے ہر ایک شخص کہنے لگا کہ اے قوم جو کچھ صالح کہتا تھا وہ ظہور مین آیا پھر سرکشون نے کچھ
جواب نہ دیا جسوقت آدھی رات گذری تو جبرئیل نے نازل ہوکر ایک چیخ ماری اسکی آواز سے کان انکے پھٹ گئے اور دل اور جگر انکے پارہ پارہ ہوگئے
اور بعد اسکے خداتعالی نے آسمان سے آگ نازل کی کہ سب جل گئے اور خاک ہوگئے اور کہتے ہین کہ جسوقت موافق درخواست قوم ثمود کے خداتعالی
نے اونٹنی پتھر سے نکالی تو حضرت صالح نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تمنے وعدہ کیا تھا کہ اونٹنی پتھر سے نکلے گی تو ہم ایمان لاوینگے جو تمنے چاہا تھا وہ ہوا
اب ایمان لانا چاہیئے اور اس اونٹنی کو آزار نہ پہنچانا ورنہ تم سب ہلاک ہوجاوگے عذاب مین گرفتار ہوکر چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ کہا صالح نے کہ
اے قوم میری قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس معجزہ روشن پروردگار تمہارے کیطرف سے کہ موافق درخواست
تمہارے کے پتھر سے اونٹنی نکلی کہ وہ دلیل ہے کمال قدرت خدا پر اور میری نبوت کے صحیح ہونے پر هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ یہ اونٹنی خدا کی ہے کہ خداتعالی
نے اپنی قدرت کاملہ سے اسکو پتھر سے نکالا ہے اور ناقۃ اللہ اسکی تعظیم کے واسطے اسکو فرمایا ہے کہ اپنے پاس سے اسکو بھیجا ہے بدون اسباب و عادت
مقررہ کے اور وہ اونٹنی خدا کی لَكُمْ آيَةً واسطے تمہارے نشانی اور علامت ہے اور دلیل ہے میری نبوت کے صحیح ہونے پر اور اگر حال
واقع ہوا ہے فَذَرُوهَا پس چھوڑدو تم اسکو تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ چرتی پھرے بیچ زمین خدا کے اور تمکو اسکے کہلانے کی کچھ فکر نہین
وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ اور نہ چھوؤ تم اس اونٹنی کو ساتھ بدی کے اور نہ پہنچاؤ تم اسکو کوئی آزار فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس
پکڑلیگا تمکو عذاب دردناک وَاذْكُرُوا اور یاد کرو تم نعمت خدا کو إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ جسوقت کہ کردیا اسنے تمکو جانشین زمین مین
مِن بَعْدِ عَادٍ بعد ہلاک ہونے قوم عاد کے وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ اور جگہ دی تم کو بیچ زمین کے تَتَّخِذُونَ پکڑتے ہو
تم یعنی بناتے ہو تم مِن سُهُولِهَا قُصُورًا نرم اس زمین مین سے محلون اور مکانونکو موسم گرما کے واسطے وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ اور
تراشتے ہو تم پہاڑونکو اور طیار کرتے ہو تم بُيُوتًا گھرونکو ان پہاڑون مین پہاڑونکو کاٹ کر موسم سرما کیواسطے فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ
پس یاد کرو تم نعمتون خدا کو کہ اسنے تمکو قوت اور دولت دی ہے کہ پہاڑونکو کاٹ کر تم گھر بناتے ہو وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ
اور نہ پھرو تم بیچ زمین کے فساد کرنیوالے ہوکر کہ عمر مین اپنی اوقات کو بسر کردیا اور لوگونکو ایمان لانے سے باز رکھو اور نعمتون کو بعضون نے تھا اون پر ہے
اور یہ نا مقبول ہے یا حال مفسدین کا یہی حال واقع ہوا اور جسوقت حضرت صالح نے اپنی قوم کو نصیحت کی تو ان
لوگون نے صالح کیطرف سے منہ پھیر لیا اور انکار کیا اور حضرت صالح کو جواب دیا چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
اسْتَكْبَرُوا کہا اشراف ان لوگون نے کہ تکبر کیا اور بڑا جانا انہون نے اپنے نفسون کو مِن قَوْمِهِ قوم اسکی سے لِلَّذِينَ
اسْتُضْعِفُوا ان لوگون سے کہ ناتوان اور خوار شمار کئے جاتے تھے لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ خاص واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے تھے
انمین سے یعنی صالح کی قوم کے آدمی جن لوگونکو خوار اور ناتوان جانتے تھے اور وہ مومنین تھے کہ صالح پر ایمان لائے تھے اور انکو اس جہت سے
اشراف قوم صالح کے جو کہ سرکش تھے خوار سمجھتے تھے اور سرکشون نے ان مومنین سے کہا کہ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ کیا جانتے
ہو تم کہ تحقیق صالح بھیجا گیا ہے مِّن رَّبِّهِ پروردگار اپنے کیطرف سے اور وہ پیغمبر ہے خدا کا جسوقت ان مومنین نے ان سرکشون

یہ سنا تو انکو جواب دیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قالوا کہا ان مومنین بیچاروں ناتوانوں نے کہ انا بما ارسل تحقیق کہ ہم
ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا گیا ہے وہ صالح مثل توحید اور عبادت خدا کے ہم سب به مومنون ساتھ اس چیز کے ایمان لانیوالے ہیں اور صالح کو
ہم پیغمبر حق اور سچا ہو خدا کا جانتے ہیں قال الذین استکبروا کہا ان لوگوں نے کہ متکبر ہو رہے تھے اور سرکشی کی تھی جن لوگوں
ان لوگوں نے جواب میں مومنین کے کہا کہ انا بالذی امنتم به تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اس کے
کافرون کفر کرنیوالے ہیں فعقروا الناقة پس پاؤں کاٹے انہوں نے اور پے کیا انہوں نے اونٹنی کو اسطرح سے کہ قدار کو
انہوں نے اسکے مار ڈالنے کو مقرر کیا اسنے اسکو مار ڈالا وعتوا عن امر ربهم اور سرکشی کی ان لوگوں نے حکم پروردگار اپنے سے
وقالوا اور کہا ان لوگوں نے از روے مزاح کے کہ یا صالح ائتنا بما تعدنا اے صالح لاؤ ہم کو جو کچھ کہ وعدہ کرتا ہے تو ہمسے
عذاب کا ان کنت من المرسلین اگر ہے تو بھیجے گئوں میں سے کہ خدا تعالی نے تجھکو واسطے پیغمبری کے بھیجا ہے جسوقت ان لوگوں نے حضرت
صالح سے عذاب کو طلب کیا تو جسطرح سے کہ کیفیت عذاب کے نازل ہونیکی اوپر گذری ہے وہ عذاب انپر نازل ہوا اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ
فاخذتهم الرجفة پس پکڑ لیا انکو زلزلے نے بعد صادر ہونے آواز ہیبت ناک کے کہ اس آواز کی سختی سے زمین لرزہ میں آگئی تھی
فاصبحوا فی دارهم جاثمین پس صبح کو ہوگئے وہ بیچ گہروں اپنے کے اوندھے گرے ہوئے اور مرے پڑے کہ حرکت نہیں کرسکتے
تھے اور مردے ہو رہے تھے اور کہتے ہیں کہ جسوقت قوم ثمود کی آدمی ہلاک ہوگئے تو حضرت صالح کو بہت رنج ہوا کہ یہ لوگ اپنی شامت نفس
ایمان نہ لائے اور آخر کو عذاب خدا میں گرفتار ہوئے اور بعد مرنے کے ایک حسرت سے ان لوگوں کیطرف خطاب کیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا فتولی
عنهم پس منہ پھیر لیا انسے صالح نے وقال اور کہا نہایت حسرت اور ملال سے ان لوگوں کی طرف خطاب کر کے کہ یا قوم
لقد ابلغتكم رسالة ربي اے قوم میری بخدا کہ تحقیق پہنچایا ہے میں نے تم کو پیغام پروردگار اپنے کا کہ جسکے پہنچانیکا مجھکو حکم تھا ونصحت
لكم اور نصیحت کی میں نے واسطے تمہارے اور عذاب خدا سے تمکو ڈرایا ولكن لا تحبون الناصحين اور لیکن نہیں دوست
رکھتے ہو تم نصیحت کرنیوالوں کو اور پیروی نہیں کرتے تھے تم اپنے خیر خواہوں کی کہ تم کو ہمیشہ طرف ایمان کے بلاتے تھے اور شیطان کی پیروی
سے تمکو منع کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ حضرت صالح بعد ہلاک ہونے قوم ثمود کے مکہ معظمہ میں آئے اور عبادت خدا میں مشغول ہوئے یہانتک کہ آخرکو حضرت
صالح نے وفات پائی اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلعم نے امیر المومنین علی بن ابیطالب کیطرف خطاب کر کے فرمایا کہ اے علی
تو جانتا ہے کہ پہلے لوگوں میں بدتر کون تھا حضرت علی نے عرض کی کہ خدا اور اسکا رسول خوب جانتا ہے رسولخدا نے فرمایا کہ وہ شخص وہ ہے کہ جسنے
ناقہ صالح کو پے کیا تھا اور اسکے پاؤں کاٹ کر اسکو قتل کیا تھا اور پھر حضرت نے پوچھا کہ بدبخت ترین پچھلے لوگوں کا کون ہے حضرت علی نے پھر کہا
کہ خدا اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کہ وہ شخص وہ ہے کہ جو تجھکو قتل کریگا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ شخص وہ ہے کہ جو تیری
ریش کو خون سے خضاب کریگا اور کہتے ہیں کہ جس عورت کے اغوا سے قدار نے ناقہ کو پے کیا تھا نام اسکا قطامہ تھا اور عبد الرحمن ابن ملجم نے
جس عورت کے اغوا سے امیر المومنین علیہ السلام کو شہید کیا تھا نام اُس عورت کا بھی قطامہ تھا اور اب خدا تعالی حضرت لوط پیغمبر کا قصہ بیان کرتا
ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ولوطا اور بھیجا ہمنے لوط کو کہ وہ بیٹا ہاران بن تارخ کا اور برادرزادہ ابراہیم علیہ السلام کا تھا اور سارہ زوجہ ابراہیم
لوط کی بہن تھی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ لوط اور ابراہیم دونو خالہ زاد بھائی اور نواسے لاحج کے تھے اور لاحج بھی نبی یعنی ڈرانیوالا
عذاب خدا سے تھا لیکن رسول نہ تھے اور حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ماں لوط کی حضرت ابراہیم کے خالہ کی دختر تھی اور لوطا منصوب ہے
ارسلنا محذوف کا اور کہتے ہیں کہ جسوقت حضرت ابراہیم بابل سے شام کو روانہ ہوئے تو لوط انکے ہمراہ تھے خدا تعالی نے لوط کو اہل موتفکات کی
پیغمبری دی اور وہ پانچ شہر تھے اور بڑا شہر انمیں سدوم تھا حضرت لوط وہاں تشریف لائے اور حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ تین

ہر ہین اُن لوگون مین رہے کہ اُنکی نصیحت کیواسطے پیغمبر ہوکر آئے تھے اور افعال بد سے اُنکو منع کرتے رہے اور زیادہ بدفعل اُنکا یہ تہا کہ وہ مردون سے اغلام کیا
کرتے تھے اور وجہ اسکی اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ وہ لوگ شام اور مصر کے رستہ پر رہتے تھے اور باغ اور زراعت اُنکی بہت تھی اور بخیل بھی وہ کثرت سے
تھے اور مسافرونسے سوال کرتے تھے تو وہ تنگ ہوتے تھے بسبب بخل کے اور اس سبب سے اُنکے شہر مین ایک بیماری پیدا ہو گئی تھی کہ جسکا کچھ علاج
نہ تہا جسوقت مہمان اُنکے گہر مین آتے تھے تو وہ اُنکو فضیحت کرتے تھے اور اُن سے اغلام کرتے تھے اور اس فعل پر مردون کو مزدوری دیتے تھے اور بعضی
روایت مین لکھا ہے کہ جسوقت یہ لوگ مسافرون سے تنگ ہوئے تو شیطان امرد لڑکے کی صورت مین اپنے تئین بنا کر اُن لوگون کے پاس آیا اور کہا کہ اگر
مسافرون کے طلب کرنے سے نجات چاہتے ہو تو اُنسے اغلام کرو اور اغلام کرنا اُن لوگون کو تعلیم کیا اور وہ سب اس فعل قبیح مین مشغول ہوئے
آسمان اور زمین اور عرش نے اس عمل بد سے درگاہ خدا مین نالہ کیا خدا تعالی نے آسمان سے اونپر پتھر برسائے اور جسوقت وہ اس فعل بد مین مشغول
ہوئے تو خدا تعالی نے حضرت لوط کو اُنکی ہدایت کیواسطے بھیجا چنانچہ خدا تعالی اُس قصہ کو بیان کرتا ہے کہ بھیجا ہمنے لوط کو اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ
جسوقت کہا اُسنے واسطے قوم اپنی کے یعنی قوم سدوم سے کہا کہ لوط اُنکے درمیان رہتے تھے اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ کیا آتے ہو تم بدکاری کو
یعنی لوط نے اُن لوگون سے کہا کہ کیا تم بدکام کرتے ہو کہ وہ اغلام ہے اور وہ اغلام وہ فعل بد ہے کہ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا نہین سبقت کی ہے
تم سے ساتھ اسکے یعنی تم سے پہلے اُس فعل کو نہین کیا ہے مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ کسینے عالم کے لوگون مین سے کہتے ہین کہ ابلیس نے
امرد لڑکے کی صورت بنکر یہ فعل اُنسے پہلے کروایا تہا اور بعد اُسکے یہ فعل اُن مین جاری رہا اور اس فعل کی اُنکو عادت ہو گئی اور حضرت لوط نے
اُنسے کہا کہ اِنَّكُمْ کیا تحقیق تم اور حفص اور نافع نے اِنَّكُمْ پڑہا ہے بدون ہمزہ استفہام کے یعنی تحقیق کہ تم اے بدکارو لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ
البتہ آتے ہو مردونکو شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ از روئے شہوت کے سوائے عورتون کے یعنی تم مردون سے اپنی شہوت کو دفع
کرتے ہو کہ اُنسے اغلام کرتے ہو اور عورتین جو تمپر خدا تعالی نے مباح کی ہین کہ اُنسے نکاح کرکے اپنی شہوت کو دفع کرو اُنسے تم رغبت نہین کرتے ہو
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم قوم حد سے گزر جانے ہو کہ شرع کی حد سے باہر ہوتے ہو اور جس امر کو عقل پسند کرے اُسکو تم عمل مین
لاتے ہو اور کہتے ہین کہ حضرت لوط مرد سخی تھے اور مہمان نوازی بہت کرتے تھے اُن لوگون نے حضرت لوط کو منع کیا مہمان نوازی سے
اور کہا کہ تیرے پاس کوئی مہمان آئے تو اُسکی مہمانی مت کر اور اگر تو مہمان کو اپنے پاس رکھے گا تو ہم تیرے مہمان کو فضیحت کرینگے اسلئے
حضرت لوط اپنے مہمانون کو اُنسے پوشیدہ کرتے تھے اور حضرت لوط اُس قوم کے لوگون مین سے نہ تھے اور اپنا کنبہ اور قبیلہ بھی وہان نرکھتے تھے
اور اُن لوگون پر جو پیغمبر ہوکر آئے تھے اسواسطے خدا نے لوط کی قوم اُنکو فرمایا ہے اور حضرت لوط نے جسوقت اُنکو فہمایش کی تو اُن لوگون نے کہنا اُن کا
نمانا اور اُلٹا جواب دیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اور نہ تہا جواب قوم اُس لوط کا مقابلہ مین نصیحت کرنے لوط کے اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا
مگر یہ کہ کہا اُن لوگون نے آپسمین کہ اَخْرِجُوْهُمْ نکالدو تم اُنکو یعنی لوط کو اور اُسکے ہمراہیون کو جو کہ اُسپر ایمان لائے ہین مِّنْ قَرْيَتِكُمْ بستی اپنی سے کہ وہ
سدوم ہے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ تحقیق کہ وہ لوط اور اُسکے ہمراہی ایسے آدمی ہین کہ پاکی چاہتے ہین اس عمل کو کہ جو ہم کرتے ہین اور جسوقت قوم لوط کی آدمی
فعل بد سے باز نہ آئے اور حضرت لوط کا کہنا نمانا تو خدا تعالی نے اُنپر عذاب کو نازل کیا اسطرح سے کہ جسوقت اُن لوگون نے حکم خدا سے سرکشی کی تو خدا تعالی نے جبرئیل کو حکم کیا جبرئیل
اُنکے شہر کو اپنے پرون پر اُٹھا کر آسمان تک لیگیا اور وہانسے اُس شہر کو الٹ دیا اسسے سبھی ہلاک ہو گئے فقط لوط نے اور اُن کے بیٹون نے اور جو کہ اُسپر ایمان لائے تھے اُن
لوگون نے نجات پائی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ پس نجات دی ہمنے اُس لوط کو اور لوگون اُسکے کو عذاب سے
اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر عورت اُسکی کہ اُسکو عذاب سے نجات ندی کہ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ تھی وہ باقی رہنے والون مین سے کہ ہمراہ
لوط کے شہر سے باہر نہ گئے تھے اسواسطے کہ وہ کافرہ تھی اور اُن کافرونکو لوط کے مہمانونکی خبر کرتی تھی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے
اوپر اُنکے مینہ کنکریون کا اُن لوگون پر کہ جو اُس قوم کے آدمی اُس شہر سے باہر تھے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ پس دیکھ تو کہ ع ۱۴

کیونکہ ہوا انجام گنہگاروں کا کہ عذاب خدا میں گرفتار ہوئے اور باقی کا قصہ حضرت لوطؑ کا انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ ہود میں اور کچھ سورۂ حجر میں آئیگا
اور اغلام کرنا بہت سخت گناہ ہے اور فاعل کو اور مفعول کو دونوں کو اس گناہ کی سزا میں قتل کرنا چاہیئے اور یا دیوار اُنپر گرانی چاہیئے اور یا بلندی سے
اُنکو گرا دینا چاہیئے اور اگر وہ مجرد ہوں تو کوڑے اُنکو مارنے چاہیئیں اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر مقعد سے اوپر مجامعت کرے تو وہ اغلام
ہے اور اگر مقعد کے اندر داخل کرے تو وہ کفر ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی امرد لڑکے کو شہوت سے بوسہ دیوے تو خدا تعالیٰ اُسکو ہزار
برس تک آتش دوزخ سے عذاب کریگا اور جو کوئی اس سے اغلام کرے تو وہ بہشت کی بو نہ پائیگا باوجودیکہ خوشبو بہشت کی پانسو برس کی راہ
سے آتی ہے لیکن اغلام کرنیوالیکو نصیب نہوگی مگر یہ کہ توبہ کرے اس فعل سے اور منقول ہے کہ ایک غلام کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس لائے
اور کہا کہ اسنے اپنے آقا کو قتل کیا ہے اور گواہوں نے اس امر پر گواہی دی اور غلام نے بھی اقرار کیا کہ ہاں وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوا ہے حضرت امیر
نے فرمایا کہ تو نے اُسکو کیوں قتل کیا ہے کہا کہ وہ مجھسے زبردستی اغلام کیا چاہتا تھا اور میں اُسکو منع کرتا تھا اور وقت دفع کرنے اور منع کرنے کے
میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ اس امر پر گواہ چاہیئیں اُسنے کہا کہ گواہ کہاں سے لاؤں خالی گھر میں اندھیرے میں رات کے وقت مجھسے
یہ فعل کیا چاہتا تھا جناب امیر نے فرمایا کہ جسوقت تو نے اُسکے زخم لگایا تھا اُسوقت تو نے اُس سے توبہ کا لفظ سنا تھا یا نہیں غلام نے کہا کہ یہ
لفظ اس سے نہیں سنا فرمایا کہ اللہ اکبر اسیوقت ظاہر ہوجائیگا کہ تو راست کہتا ہے یا دروغ اور فرمایا کہ جاؤ اُسکی قبر کو کھودو اگر وہ قبر میں موجود ہے
تو غلام دروغ کہتا ہے اور قصاص اُس سے لینا چاہیئے اور اگر وہ اپنی قبر میں موجود نہیں ہے تو غلام راست کہتا ہے اسکو رہائی دینی چاہیئے لوگوں نے
از راہ تعجب کہا کہ آجتک علی زندوں پر حکم کرتے تھے اور اب مردوں پر حکم کرتے ہیں اور اسکی قبر کو کھودا تو اُسکو اُس میں نہ پایا اور حضرت امیر کو خبر کی تو فرمایا کہ
غلام کو چھوڑ دو کہ وہ اس امر میں راست گو ہے لوگوں نے پوچھا کہ یا امیر المومنین علیہ السلام یہ امر تمنے کہاں سے دریافت کیا فرمایا کہ میں نے جناب رسولخدا
صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو کوئی قوم لوطؑ کا عمل کرے اور بغیر توبہ کئے ہوئے دنیا سے چلا جائے تو حقتعالیٰ اُسکو قوم لوط کے پاس پہنچاتا ہے کہ اُن کے
پاس ہے اور حشر اُسکا اُنکے ہمراہ ہوگا اور اب خداتعالیٰ حضرت شعیب پیغمبر کا قصہ شروع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ
شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف مدین کے بھائی اُنکے شعیب کو اور یہاں بھی ارسلنا کا لفظ مقدر ہے اور اخاہم مفعول اُسکا ہے اور شعیب عطف بیان
اخاہم کا ہے اور مدین غیر منصرف ہے اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ مدین کی اولاد مدین بن ابراہیم خلیل کے ہیں اُنکے دادا کے نامپر نام اُنکا مشہور ہو گیا ہے
اُنکے شہر کا نام بھی مدین ہے اور حضرت شعیب بھی ان لوگوں ہی میں سے تھے اور وہ شعیب بن میکیل بن یشجر بن مدین ہیں اور شعیب کو خطیب الانبیاء
بھی کہتے ہیں بسبب حسن محاورہ کے اور شعیب نابینا تھے خوف خدا سے روتے روتے اندھے ہو گئے تھے اور بستی اہل مدین کی شام کی راہ میں تھی
اور چالیس سے زیادہ اُس بستی میں گھر تھے اور حضرت شعیب جیسے کہ مدین کے لوگوں پر پیغمبر ہو گئے تھے ایسے ہی ایکہ کے باشندوں پر بھی پیغمبر
اور وہ سب لوگ خدا اور رسول پر ایمان نہ لاتے تھے کفر کرتے تھے اور شعیب کی قوم کے آدمی ناپ کر اور تول کر کم دیتے تھے اور زیادہ لیتے تھے جب حضرت
شعیب بموجب حکم خدا اپنی قوم میں واسطے نصیحت کے آئے تو قَالَ کہا شعیب نے اپنی قوم سے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے
قوم میری پرستش کرو تم خدا کو بیگانگی کہ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اُس خدائے پاک کے اور
کہتے ہیں کہ معجزہ شعیب علیہ السلام کا یہ تھا کہ جسوقت کوہ بلند پر ارادہ چڑھنے کا کرتے تھے تو وہ کوہ سر اپنا نیچے کر لیتا تھا اور وہ اُسپر چڑھ جاتے تھے
اور بعضے کہتے ہیں کہ معجزہ اُنکا وہ تھا کہ جو حضرت موسیٰ کے عصا سے صادر ہوتا تھا کہ جسوقت سانپ اُنکے دنبوں کا ارادہ کرتا تھا تو وہ عصا
اژدہا بنجاتا تھا اور اُسکو دفع کرتا تھا اور شب تاریک میں پاسبانی کرتا تھا اور مانند شمع کی روشن ہوتا تھا اور جو میوہ کہ مطلوب ہوتا تھا اُس سے
ظاہر ہوتا تھا اسواسطے کہ یہ عصا موسیٰ کو شعیب ہی نے دیا تھا موسیٰ سے پہلے یہ معجزے شعیب کے تھے خداتعالیٰ اُن معجزہ کا ذکر کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے زبان شعیب سے کہ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئے ہیں تمہارے پاس معجزے پروردگار تمہارے کیطرف سے اور

اور کہتے ہین کہ اُن لوگون کی دو ترازو تہین اور دو ہی پیمانے تہے ایک بڑا اور ایک چہوٹا بڑے سے تو خرید کر کے لیتے تہے اور چہوٹے سے فروخت کر کے دیتے
تہے یعنی زیادہ لیتے تہے اور کم دیتے تہے حضرت شعیب نے اُنکو سمجہایا اور نصیحت کی کہ تم پورا لیا کرو اور پورا دیا کرو اور پیمانہ اور ترازو کو درست کرو
چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ شعیب نے اُن لوگون سے کہا کہ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ پس پورا اور درست کرو تم پیمانہ اور ترازو
کو اور لینے اور تولنے مین کمی اور زیادتی مت کرو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ اور نہ کم دو تم آدمیونکو چیزین اُنکی کہ خود تو زیادہ لو اور
اُنکو کم دو وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے کفر اور خیانت کر کے بَعْدَ اِصْلَاحِهَا بعد درست کرنے اُس
زمین کے کہ خدا نے اُسکو درست کیا ہے اور انبیا کو اُسپر بہیجکر اور کتابین نازل کر کے اور احکام شرع کے اُسپر جاری کر کے ذٰلِكُمْ یہ جو مین تمکو
تمکو حکم کرتا ہون خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے سوداگری کے مقدمہ مین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالے میری قول کو اور اگر
تم انصاف کروگے تو تمہارے شہر مین بہت سوداگر آمد و رفت رکہینگے اور تمکو بہت فائدہ ہوگا اور یا معنی اُسکے یہ ہین کہ اگر تم ایمان لاؤگے خدا
اور رسول پر تو جانوگے کہ یہ جو مین تمسے کہتا ہون بہت خوب ہے واسطے تمہارے اور جبتک کہ آدمی خدا اور رسول پر ایمان نہین لاتا ہے تو اُسکو
بہتری اور خوبی معلوم نہین ہوتی اور کہتے ہین کہ یہ لوگ رستہ پر بیٹہتے تہے اور جو کوئی حضرت شعیب کے پاس ایمان لانیکے واسطے آتا تہا اُسکو
منع کرتے تہے اور کہتے تہے کہ شعیب دروغگو ہے اور کہتے ہین کہ راستہ پر بیٹہکر رہزنی کرتے تہے اس امر کو شعیب نے منع کیا تہا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا
کہ کہا شعیب نے اُن لوگون کو کہ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ اور نہ بیٹہو تم اوپر ہر رستہ کے واسطے بند کرنے لوگون کے ایمان سے اور
رہزنی کیواسطے کہ تُوْعِدُوْنَ وعدہ عذاب کرتے ہو تم اور ڈراتے ہو تم اُنکو اور مال کی یا جان کی وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور بند کرتے ہو تم راہ خدا کے سے مَنْ اٰمَنَ بِهٖ اُس شخص کو کہ ایمان لایا ہے ساتہ اُس خدا کے وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور طلب کرتے
ہو تم اُس راہ خدا مین ٹیڑہا ہونے اور کجی کو کہ راہ خدا کو کہتے ہو کہ اُسمین کجی ہے اور باطل ہے یہ رستہ اور سیدہا نہین ہے اور کہتے ہو کہ یہ رستہ جہوٹا ہے اور
راہ خدا کا باطل ہونا طلب کرتے ہو اور کجی اور بطلان اُسمین بیان کرتے ہو وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو تم احسان خدا کا اپنے اوپر اِذْ كُنْتُمْ
قَلِيْلًا جس وقت تہے تم تہوڑے شمار مین فَكَثَّرَكُمْ پس بہت کر دیا تمکو کہ مال اور اولاد تمکو کثرت سے عطا کی کہتے ہین کہ مدین بن ابراہیم خلیل نے
دختر لوط کی خواستگاری کی تہی خدا تعالیٰ نے اُس سے بہت اولاد دی اور اُنکو تونگر کر دیا شعیب نے اُسوقت اُنکو وہ نعمت یاد دلائی اور
کہا کہ یاد کرو تم کہ خدا تعالیٰ نے تمکو کثرت سے دیا مال اور اولاد دیکر وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ اور دیکہو تم کہ کیونکر ہوا
انجام فساد کرنیوالون کا پہلی اُمتون مین سے قوم نوح اور قوم عاد اور قوم ثمود اور قوم لوط کا کیسے کیسے عذابون مین وہ گرفتار ہوئے تم انکا حال دیکہکر نصیحت
نہین پکڑتے ہو وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اور اگر ہے ایک گروہ تم مین سے کہ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ ایمان لائے ہین وہ
ساتہ اُس چیز کے کہ بہیجا گیا ہون مین ساتہ اُسکے وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا اور ایک گروہ نہین ایمان لائے ہین وہ اُس آیت مین خطاب
شعیب کا طرف کفار کے ہے کہ منتظر رہو اور دیکہو کہ خدا کیسا حکم کرتا ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ تمکو عذاب مین گرفتار کرے اور ہمکو نجات دے
اور یا مومنین کیطرف خطاب ہے کہ صبر کرو تم آزار پر کفار کے اور دیکہو کہ خدا تمکو کیسی نجات دیتا ہے اور اُن کفار پر کیونکر عذاب نازل کرتا ہے چنانچہ
خدا قول شعیب کو بیان کرتا ہے کہ فَاصْبِرُوْا پس صبر کرو تم یعنی انتظار کرو تم حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا یہانتک کہ حکم کرے خدا
درمیان ہمارے کہ اہل حق کی نصرت کرے اہل باطل پر وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ خدا بہتر حکم کرنیوالا ہے سب حکم کرنیوالون سے دیکہو
کیسا اچہا حکم ہمارے واسطے کرتا ہے اور حضرت شعیب نے اپنی قوم کو ہر چند سمجہایا اور نصیحت کی لیکن وہ اپنے کفر اور ظلم سے باز نہ آئے اور شعیب کے
جواب مین اُن لوگون نے اسطرحسے کہا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا کہا اشراف قوم شعیب نے اُن لوگون
نے تکبر کیا انہون نے اور سرکشی کی حکم خدا سے مِنْ قَوْمِهٖ قوم اُس شعیب کے مین سے کہ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ البتہ نکالینگے

تجھکو اے شعیب وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا اور اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ تیرے یعنی اپنی بستی سے یعنی تجھکو اور جو لوگ کہ تجھپر ایمان لائے ہین تم سب کو ہم اپنے شہر سے نکالدینگے أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا یا یہ کہ عود کرو تم یعنی ہو جاؤ تم بیچ مذہب ہمارے کے یعنی دو امر مین سے ایک امر تمہارے واسطے ہے یا تو نکالدینا تمہارا شہر اپنے سے یا داخل ہونا تمہارا ہمارے مذہب مین کہ وہ کفر ہے اور یہان مراد عود کرنے سے ہو جانا ہے اسواسطے کہ شعیب پہلے اس سے کافر نتھے کہ اسطرف کو عود کرین اور یا یہ کہ جماعت مومنین کو واحد پر غلبہ کر کے فرمایا ہے اور یا یہ کہ اُس قوم کے گمان کیموافق فرمایا ہے کہ وہ شعیب کو پہلے اس سے اپنے مذہب مین گمان کرتے تھے اور سب جگہ اِن آیتوں میں کہ بعد اسکے عود کا لفظ آئیگا یہی مراد ہے اور جب اُن لوگون نے ایسا کہا تو حضرت شعیب نے اُنکے جواب مین قَالَ کہا کہ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ٥
کیا اگرچہ ہوئین ہم کراہت کرنیوالے مذہب تمہارے سے یعنی تمہارے مذہب سے ہم کراہت رکھتے ہون اور بطلان اُسکا ہمپر ثابت اور ظاہر ہو گیا ہو کیا تب بھی ہم تمہارے مذہب مین ہو جائین ایسا ہے ہرگز نہوگا کہ ہم اپنی رغبت سے تمہارے مذہب مین ہو جائین باوجود ثابت ہونے اسکے بطلان کے مگر یہ کہ زبردستی اور جبر و قہر تم ہم کو اپنے مذہب کی طرف کھینچو اور حضرت شعیب نے کہا کہ ہم کیونکر عود کرین تمہارے دین کیطرف اور اگر ہم عود کرین تو اس صورت مین ہمنے خدا تعالیٰ پر افترا کیا اور جھوٹ بنالیا اُس دین مین کہ جسکی طرف ہم تمکو بلاتے تھے اور خدا کیطرف اسکو منسوب کرتے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ اس قول کو شعیب سے بیان کرتا ہے کہ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا تحقیق بنالیا ہو ہمنے اوپر خدا کے جھوٹ کو إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم اگر ہو جاوین ہم بیچ مذہب تمہارے کے بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا بعد اسکے کہ نجات دی ہے ہمکو خدا نے اُس سے باطل تمہارے سے بسبب واضح ہو جانے دلیلون بطلان اُس مذہب کے وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا اور نہین درست ہو واسطے ہمارے یہ کہ عود کرین ہم بیچ اُس مذہب باطل کے کہ مثل تمہارے ہم کافر ہو جائین إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا مگر یہ کہ چاہے خدا پروردگار ہمارا یعنی جیسے کہ چاہنا خدا کا کفر کو محال ہے ایسے ہی عود کرنا ہمارا طرف کفر کے محال ہے نہ خدا کفر کا ارادہ کریگا نہ ہم طرف کفر کے عود کرینگے اور یا یہ کہ اگر چاہے خدا خذلان ہمارا کہ توفیق اور لطف کو ہمسے اُٹھالے تو البتہ ہم عود کر سکتے ہین وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ گھیر لیا ہے پروردگار ہمارے نے ہر چیز کو عِلْمًا باعتبار علم کے کہ کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہین ہے اور انجام ہمارا اور ہمارا باعتبار ایمان اور کفر کے سب جانتا ہو اور ہمارے مذہب کی صلاح اور نیکی سے اور تمہارے دین کی بدی سے خوب واقف ہو عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا اوپر خدا ہی کے توکل کیا ہے ہمنے ایمان کے ثابت رہنے مین اور بدی سے انہون سے نجات پائین اور بعد اسکے حضرت شعیب نے درگاہ خدا مین مناجات کی کہ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ اے پروردگار ہمارے حکم کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھ حق اور راستی کے اسواسطے کہ جو قاضی اور حاکم ہو وہ فتاح ہے اور یا یہ کہ ظاہر کر تو امر ہمارے کو یہانتک کہ منکشف ہو جاوے حق اور باطل اور جدا ہو جائین اہل حق اہل بطلان سے وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ٥ اور تو بہتر حکم کرنیوالا ہے حاکم کرنیوالون سے اور فرماتا ہو خدا کہ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا اشراف اُن قوم نے کہ کافر ہوئے تھے مِن قَوْمِهِ قوم اسکی مین اپنے لوگون سے کہ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا البتہ اگر پیروی کروگے تم شعیب کی اُسکے دین مین تو إِنَّكُمْ إِذًا تحقیق کہ تم اسوقت لَّخَاسِرُونَ ٥ البتہ نقصان والے ہو کہ اپنے دین قدیم کو چھوڑ کر جدید کو اختیار کرو حاصل یہ ہے کہ اُن لوگون نے نصیحت شعیب کی نسنی اور اپنے کفر اور خیانت سے باز نرہے فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑ لیا اُن لوگون کو زلزلے نے کہ وہ آواز جبرئیل کی تھی کہ جسکے صدمہ اور ہیبت سے زمین لرزنے لگی فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ پس ہو گئے وہ لوگ بیچ گھر اپنے کے منہ کے بل پڑے ہوئے اُس آواز کے صدمہ سے مردہ ہو کر یعنی بدن اُنکے زمین پر پڑے ہوئے تھے بدون روح کے اور فرماتا ہو خدا کہ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا جن لوگون نے کہ جھٹلایا ہو شعیب کو كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا گویا کہ نہ مقیم تھے وے بیچ اُس شہر کے یعنی ایسے ہو گئے کہ گویا کبھی

ہوئی کہ گویا کہ وہ وہان آباد ہی نہوئی تہی اور فرماتا ہے خدا کہ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا جن لوگون نے کہ جہٹلایا شعیب کو كَانُوا
هُمُ الْخَاسِرِينَ تہے وہی لوگ نقصان والے دنیا اور آخرت مین نہ وہ لوگ کہ جو ایمان لائے تہے شعیب پر اور جہٹلانیوالے شعیب کے
دنیا مین تو عذاب مین گرفتار ہو کر ہلاک ہوئے اور آخرت مین اُنکے واسطے عذاب دوزخ ہی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ عذاب قوم شعیب کا
اسطرح سے تہا کہ حقتعالی نے ایک دروازہ دوزخ کا اُنپر کہولدیا اور یا شاخ گرمی کی اُن تک پہنچی اسقدر حرارت مین وہ لوگ گرفتار ہوئے کہ ہرچند
سرد ہونا چاہتے تہے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوتا تہا آخر حقتعالی نے ایک ابر بہیجا کہ اُسمین ایک باد خنک تہی جسوقت سایہ ابر کا اور ہوائے سرد
اُنہون نے دیکہی تو اُسکی طرف وہ دوڑے اور چہوٹے اور بڑے سب اُسمین پناہ لینے گئے اور اُس ابر نے اُنکے تمام شہر کو گہیر لیا اور آگ اُسمین سے
برسی اور زمین جنبش مین آئی اور اُسیوقت سب ہلاک ہوگئے تو حضرت شعیب کو بہت رنج اور افسوس ہوا کہ یہہ لوگ ایمان نہ لائے اور افسوس
کے کلمے بیان کئے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ پس مُنہ پہیر لیا شعیب نے اُنکی طرف سے وَقَالَ اور کہا نہایت حسرت
اور ملال سے کہ يَا قَوْمِ اے قوم میری لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي البتہ تحقیق پہنچائی مینے تمکو پیغام پروردگار اپنے کے وَ
نَصَحْتُ لَكُمْ اور نصیحت کی مینے واسطے تمہارے کہ تم کو بہت سمجہایا نہایت شفقت اور دلسوزی سے لیکن تمنے میرے کہنے پر عمل نکیا
یہانتک کہ تم عذاب خدا مین گرفتار ہو کر ہلاک ہوئے اور بعد اسکے حضرت شعیب نے حسرت اور افسوس سے مُنہ پہیر کر کہا کہ فَكَيْفَ آسَىٰ
عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ پس کیونکر افسوس اور غم کرون اوپر قوم کافر کے کہ جنہون نے سچا نہ جانا اور سزاوار اس عذاب کے ہوئے ع ۱۱
اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت شعیب نے آثار عذاب کے نازل ہوتے دیکہے تو اُس شہر سے نکلنے کا قصد کیا اور وقت نکلنے کے اپنی قوم سے
یہہ کلمے بیان کئے اور اب خدا تعالی کفار قریش کو خوف دلاتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ اور نہین بہیجا ہمنے
بیچ کسی بستی کے مِنْ نَبِيٍّ کوئی پیغمبر کہ اُسکو جہٹلایا ہو إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا مگر پکڑ لیا ہمنے لوگون اُسکے کو بِالْبَأْسَاءِ
وَالضَّرَّاءِ ساتہ سختی اور تنگی کے اور فقیری اور بیماری کے لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ تاکہ وہ عاجزی اور زاری کرین اور ایمان لاوین کیونکہ
وہ بلا اُنسے دفع ہو اور جب اس سے بہی راہ پر نہ آئے اور ایمان نہ لائے تو اُنکو پہلے راحت اور بخشش سے آزمایا تاکہ اس راحت کو ساری
عرصے جان کر ایمان کیطرف مائل ہون چنانچہ فرماتا ہی کہ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ پہر بدل دیا ہمنے جگہ بُرائی کی یعنی جگہ بلا اور سختی
کی الْحَسَنَةَ بہلائی کو یعنی راحت اور فراغت کو حَتَّىٰ عَفَوا یہانتک کہ بہت ہوگئے وہ کثرت سے باعتبار مال اور اولاد
کے اور پہر بہی شکر نہ کیا اور ایمان نہ لائے اور کہا کہ یہی دستور زمانہ کا ہی کہ کبہی سختی ہے اور کبہی نرمی ہے اور ہمارے باپ اور دادا کا بہی
حال رہا ہے چنانچہ اُنکے قول کو خدا تعالی بیان کرتا ہے وَقَالُوا اور کہا اُن لوگون نے جسوقت سختی دور ہو کر راحت اُنکو حاصل
ہوئی کہ قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ تحقیق پہنچی ہے باپون ہمارے کو سختی اور شادی یعنی زمانہ گزشتہ مین بہی کبہی
تنگی اور بیماری اور کبہی راحت اور شادی پہنچی رہی ہے زمانہ کا یہی دستور ہے کچہ کفر اور ایمان پر یہہ امر مقرر نہین ہے اپنے طریقہ کو ہم
کیون چہوڑین پس جسوقت ناشکری اور کفر مین وہ استوار ہوگئے تو عذاب اُنپر نازل ہوا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً
پس پکڑ لیا ہمنے اُنکو ناگہان اُنکی بیخبری مین وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ اور وہ نہین اطلاع رکہتے تہے کہ عذاب اسیوقت نازل ہوگا اور یہہ
عذاب بیخبری کا بہت سخت عذاب ہے اُس عذاب سے کہ آثار اُسکے پہلے سے معلوم ہون اور پہر فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ
الْقُرَىٰ اور اگر تحقیق لوگ بستیون کے جو کہ عذاب مین مبتلا ہوتے ہین آمَنُوا وَاتَّقَوْا ایمان لاتے اور پرہیز کرتے کفر اور
گناہون سے تو لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ البتہ کہولدیتے ہم اوپر اُنکے برکتون کو آسمان سے وَالْأَرْضِ
اور زمین سے کہ آسمان سے تو ہم کثرت سے باران رحمت کو نازل کرتے اور زمین سے درخت اور زراعت افراط سے پیدا کرتے کہ

روزی اُنپر بہت فراخ ہوجاتی اور وہ آسودہ اور فراغت سے ہوجاتی وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا اور لیکن جھٹلایا اُنہون نے پیغمبرون کو فَاَخَذْنٰ
هُمْ پس پکڑ لیا ہمنے اُنکو عذاب مین بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بسبب اُسکے کہ تھے وہ کسب کرتے کفر اور گناہون کو اور بعد اسکے خدا تعالیٰ
برسبیل انکار فرماتا ہے کہ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى کیا پس بیخوف ہوگئے لوگ بستیون کے پیغمبرون کے جھٹلانیوالے مکہ کے اور اُسکے گرد و نواح
کی بستیون کے رہنے والے اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا اس سے کہ آئے اُنکو عذاب ہمارا بَيَاتًا شب کو وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ جسوقت کہ وہ
سونیوالے ہون اَوَاَمِنَ یا کیا بیخوف ہوگئے ہین اَهْلُ الْقُرٰى لوگ بستیون کے جو کہ کفر کرتے ہین اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى
اس سے کہ آئے اُنکو عذاب ہمارا چاشت کیوقت کچھ دن چڑھے وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ جسوقت کہ وہ بازی کرتے ہون اور لہو و لعب مین
مشغول ہون کہ وہ دنیا کے معاملات مین اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ کیا بیخوف ہوگئے ہین وہ عذاب ناگہانی خدا کے سے کہ اُنکو بتدریج
بڑہا کر ایکدفعہ ہی عذاب مین گرفتار کرے اُنکی بیخبری مین فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ پس نہین بیخوف ہوتے ہین عذاب ناگہانی خدا کے سے
اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ مگر قوم نقصان اور خسارہ والے کہ بسبب کفر اور نفاق کے اور ترک کرنے عبرت کے دنیا اور آخرت مین
دونو مین زیانکار ہین اور جو کہ مومن اور متقی ہین وہ عاصیون پر عذاب کے نازل ہونیسے ہرگز بیخوف نہین ہوتے اور پھر خدا تعالیٰ بطور تنبیہ اور
نصیحت کے مکہ والون کے حق مین فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ کیا نہین رہنمائی کی ہے واسطے اُن
لوگون کے کہ وارث ہوئے ہین وہ زمین کو مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ پیچھے لوگون اُس زمین کے یعنی مکہ والے جو وارث ہوئے ہین پیچھے
بعد ہلاک ہونے اُس زمین کے مالکون کے عذاب خدا سے اور اُنکے متروکات مین تصرف اپنا رکھتے ہین کیا اُنکو راستا اور رہنمائی نہین کی
اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ اس امر نے کہ اگر چاہین ہم تو پہنچائین ہم اُنکو بِذُنُوْبِهِمْ بسبب گناہون اُنکے کے جیسے کہ پہنچایا ہمنے
اُنسے پہلے لوگونکو وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور مہر رکہین ہم اوپر دلون اُنکے کے اور توفیق اور لطف کو اُنسے اُٹھالیوین اور اُنکو
اُنکے حال پر چھوڑ دین کہ وہ گمراہی مین پڑے رہین اور وہ مثل اُن لوگون کے ہوجائین کہ گویا اُنکے دلون پر مہر رکہی ہو فَهُمْ لَا
يَسْمَعُوْنَ پس وہ نہین سنتے ہین سخن حق کو دل کے کانون سے اور سمجھنے کے ارادہ سے اور یا یہ کہ ہم اُنکے دلون پر ایسی علامت رکہین
کہ جسکے سبب سے فرشتے جانین کہ یہ لوگ نہایت عناد سے خدا تعالیٰ کی صنعتون اور آیات مین نظر نہین کرتے ہین کہ سخن حق کو وہ
سنین اور وہ فرشتے اس علامت سے اُنپر لعنت کرین اور بعد اسکے خدا تعالیٰ جناب سرور صلعم کی تسلی خاطر کیلئے فرماتا ہے کہ تِلْكَ
الْقُرٰى یہ بستیان جنکے باشندے عذاب خدا سے ہلاک ہوئے ہین جیسے کہ احقاف اور حجر اور موتفکات اور سوا اُنکے وہ ہین نَقُصُّ
عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے بعضی خبرون اُنکی سے جو کہ واقعی ہین اور تحریف کو اُسمین دخل نہین ہے
جیسے کہ پہلی کتابون مین لوگون نے اپنا تصرف کرکے دگرگون کردیا ہے وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ اور البتہ تحقیق آئے تہے اُن بستیون
والون کے پاس پیغمبر اُنکے مثل ہود اور صالح اور لوط اور شعیب کے بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ دلیلون روشن اور معجزون کے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا
پس نتہے وہ لوگ کہ ایمان لائین وہ خدا پر بعد آنے پیغمبرون کے بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ بسبب اسکے کہ جھٹلاتے آئے تہے وہ پہلے اس سے یعنی
ہمیشہ جھٹلاتے چلے آتے تہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبرونکو خلقت کیطرف بہیجا جسوقت
کہ وہ اپنے باپونکے صلب مین تہے پس جسنے کہ اُسوقت کہ تصدیق کی تہی اُسنے بعد اسکے بہی تصدیق کی اور جسنے اُسوقت تکذیب کی تہی اُسنے
بعد اسکے بہی تکذیب کی لیکن یہ روایت رجوع کرتی ہے طرف روز الست کی اقرار اور انکار کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ تکذیب
کی اُنہون نے پہلے ہلاک ہونیسے پہر فرماتا ہے خدا کہ كَذٰلِكَ ایسی ہے یعنی جیسے کہ مہر رکہی ہے اُن کافرونکے دلون پر ایسے ہی يَطْبَعُ
اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ مہر رکہی ہے خدا نے اوپر دلون کفار کے کہ وہ کفار مکہ ہین اور خدا تعالیٰ اُن کے حال پر

۱۲ ع ۲

انکو چہوڑ دیتے اور نظر توفیق اور لطف اُن سے اٹھا لیوے کہ دلوں پر انکے سیاہی اور زنگ ہو جائے کہ جسکے سبب سخن حق کو وہ نہ سنیں گویا کان اُن کے
دلوں پر مہر ہو گئی ہو اور یہ اس سبب سے ہے کہ دیدہ و دانستہ بسبب عناد اور حسد کے وہ حق کا انکار کرتے ہیں اور روشن اور ظاہر دلیلوں میں تامل نہیں
کرتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کے وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ اور نہ پایا ہمنے واسطے اکثر اُن کفار سابقین کے مِنْ عَهْدٍ وفائے عہد یعنی پہلے
جو اُن لوگوں نے خوف اور ضرر کو دیکھکر عہد کیا تہا کہ اگر یہ بلا ہمسے دفع ہو جاویگی تو ہم ایمان لاوینگے اکثر نے اُن میں سے اُس عہد کو وفا کیا اور فرماتا
وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ اور تحقیق پایا ہمنے اکثر انکے کو باہر ہونیوالے فرمانبرداری اور طاعت سے اور توڑنیوالے عہد کے جو
کہ خدا سے کیا تہا اور اکثر کی قید اسواسطے ہے کہ بعضے اُنمیں سے ایمان بہی لاتے تہے اور یہاں تک مختصر اُن شعلہ کا ہو اب خدا تعالیٰ موسیٰ کا قصہ
بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ پہر بہیجا ہمنے پیچہے اُن پیغمبروں کے موسیٰ کو یعنی اُن پیغمبروں کے پیچہے کہ جنکا
پہلے ذکر ہو چکا ہے بہیجا ہمنے موسیٰ کو بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ ساتہ نشانیوں قدرت اپنی کے طرف فرعون کی یعنی معجزوں کے ساتہ
کہ وہ نشانیاں ہماری قدرت کی تہیں ہمنے بہیجا موسیٰ کو طرف فرعون کے وَمَلَئِهِ اور اشراف قوم اُسکی کے فَظَلَمُوا بِهَا پس
ظلم کیا اُنہوں نے ساتہ اُن معجزوں کے کہ کافر ہوئے وہ اُنسے اور انکار کیا اور عوض ایمان لانیکے کفر کیا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ
پس دیکہہ تو کہ کیونکر ہوا انجام فساد کرنیوالوں کا حق سے انکار کرنیسے کہ آخر کو دریا میں غرق ہوئے حضرت موسیٰ کا نسب سورۂ بقر میں مذکور ہو چکا
ہے اور فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تہا اور فرعون مصر کے بادشاہ کو کہتے ہیں جیسے کہ قیصر روم کے بادشاہ کو اور کسریٰ فارس
بادشاہ کو کہتے ہیں اور ریان حضرت یوسف کے زمانہ کا فرعون تہا اور ولید زمانہ موسیٰ کا فرعون تہا اور کہتے ہیں کہ اس فرعون نے بنی اسرائیل
کو اپنا غلام بنا رکہا تہا اور سبب اسکا یہ تہا کہ حضرت یعقوب اور یوسف کے جو بہی برادران اور اولاد انکے مصر میں جا کر سکونت اختیار کی تو حضرت
یوسف وہاں کے حاکم ہوئے ریان کیطرف سے اور بعد وفات یوسف کے ریان بسبب بنی اسرائیل کی بہت عزت کرتا تہا اور بعد مرنے مصعب کے
ولید جو کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا تہا تخت نشین ہوا تو اسنے دعویٰ خدائی کا کیا لیکن بنی اسرائیل نے اُسکو قبول نکیا فرعون نے بنی اسرائیل
کہا کہ تمہارا بزرگ یعنی یوسف ہمارے آدمیوں کا خریدا ہوا غلام تہا تم سب ہمارے غلام زادے ہو اسواسطے سب کو اپنا غلام بنا لیا تہا حضرت
موسیٰ کو خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تو مصر میں جا کر بنی اسرائیل کو انکے پنجے سے رہائی دلوا اور کہتے ہیں کہ فرعون کی عمر چار سو برس کی ہوئی
تہی اور اس مدت میں کوئی بیماری اسکو لاحق نہوئی تہی اور مرض اُسکی اکثر منقطع تہی اور چالیس دن میں ایکمرتبہ اسکو اجابت ہوتی تہی اور
کہانسی اسکو نہوئی تہی اور رینٹ بہی اسکی ناک سے نہ نکلتا تہا اور اگر نکلتا تو اسکو پوشیدہ کرتا تہا جب اسنے دعویٰ خدائی کا کیا اور مدتیں
گذر گیا تو حضرت موسیٰ جسوقت شعیب کے پاس سے آتے تہے اپنی زوجہ کو ہمراہ لیکر اُسوقت مدین کو حکم ہوا کہ تو اور ہارون دونو بہائی فرعون
کو جا کر سمجہاؤ اور نصیحت کرو اور قصہ حضرت شعیب کے پاس سے آنیکا انشاء اللہ تعالیٰ تفصیل سے سورۂ قصص میں آویگا اور جسوقت موسیٰ
اور ہارون مصر میں داخل ہوئے تو ایک مدت تک فرعون کے محل کے دروازہ پر پہرتے رہے حاجب اور دربان انکو فرعون کے پاس نہ جانے
دیتے تہے اسواسطے کہ وہ دونو بزرگ نہایت فقیری اور مفلسی کے لباس میں تہے پرانے اور پہٹے کپڑے پہنے ہوئے آخر کو ایک طرح سے پہونچے کہ تفصیل
اسکی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بیان اسکے آتی ہے اور جسوقت فرعون کے پاس پہنچے تو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا چنانچہ خدا تعالیٰ
بیان کرتا ہے کہ وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور کہا موسیٰ نے کہ اے فرعون تحقیق
میں بہیجا ہوا ہوں پروردگار عالموں کی طرف سے اور موسیٰ اور فرعون دونو غیر معروف ہیں فرعون نے یہ سنکر کہا کہ راست کہتا ہے تو یا دروغ
موسیٰ نے کہا حَقِيقٌ عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ لایق ہوں اور یہ اس امر کے کہ نہ کہوں میں اوپر خدا کے مگر سخن
حق اور راست یعنی واجب اور لازم ہے مجہپر کہ سخن حق کہوں اور باطل اور زٹل کو اپنی زبان سے نہ نکالوں اور تحقیق ملی ہیکی یا کو تابع

قصہ حضرت موسیٰ کا فرعون سے

شتندو پڑاہے یعنی لائق ہوا اوپر میرے یہ کہ نکہوں میں اوپر خدا کے مگر سخن حق کو فرعون نے یہ سنا تو کہا کہ اس دعوی پر تیرے کوئی دلیل بھی ہے موسیٰ
نے کہا قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ تحقیق لایا ہوں میں تمہارے پاس معجزہ پروردگار تمہارے کیطرف سے کہ وہ عصا اور ید بیضا
ہے کہ دلالت کرتا ہے میری نبوت کے صحیح ہونے پر فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ پس بھیجدے تو ہمراہ میرے بنی اسرائیل کو کہ وہ زمین
مقدس کو کہ وطن انکے بزرگون کا ہے چلے جائیں فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا فرعون نے موسیٰ سے کہ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ اگر
لایا ہے تو کسی معجزے کو اپنے خدا کے پاس سے فَأْتِ بِهَا پس لا تو اسکو اور مجھکو دکھلا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ اگر
ہے تو راست کہنے والون میں سے اور دعوی کرتا ہے کہ میں پیغمبر خدا کا ہون اور خدا نے مجھکو بھیجا ہے فَأَلْقَىٰ پس ڈالدیا موسیٰ
عَصَاهُ عصا اپنے کو زمین پر فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ پس اسوقت وہ اژدہا تہا ظاہر تہا کہ منہ اپنا کہولے ہوئے پھرتا تہا
اور کہتے ہین کہ اس اژدہا کے اوپر کے اور نیچے کے لبوں میں اسی گز کا فاصلہ تہا نیچے کے لب کو زمین پر رکہا اور اوپر کا لب فرعون کے
محل کے کنگرہ پر پہنچایا اور فرعون کے تخت کیطرف اپنا رخ کیا اسکے نوکر اور چاکر سب بہاگ گئے اور فرعون بھی بہاگا اور کہتے ہین
کہ فرعون کو دست لگ گئے اور چالیس مرتبہ اسنے اپنے تخت پر اس روز ہگا یا اور وقت بہاگنے کے پچیس ہزار آدمی کچلکر مر گئے اور
اور فرعون نے نعرہ مارا اور کہا کہ اے موسیٰ تجھکو قسم ہے اس خدا کی کہ جسنے تجھکو پیغمبر کرکے بھیجا ہے اسکو تو اٹھالے میں ایمان لاؤن گا
اور بنی اسرائیل کو تیرے ہمراہ کر دون گا موسیٰ نے اژدہا کو اٹھا لیا پھر وہ عصا بنگیا موسیٰ کے ہاتھ میں آگیا اور تفسیر عباسی میں لکھا ہے
کہ فرعون نے سات شہر بنائے تہے اور گرد انکے صحرا اور بیستان تہے اور ان بیستانوں میں شیر چہوڑ رکہے تہے تاکہ موسیٰ سے محفوظ رہے اور
جسوقت موسیٰ مصر میں آئے تہے تو بالون کا جبہ انکے بدن پر تہا اور بالون کی ٹوپی انکے سر پر تہی اور ایک رسی بالون کی انکے کمر سے
بندہی ہوئی تہی اور جسوقت وہ وہان گئے تو شیر انکو دیکھکر بہاگ گئے اور جس دروازہ پر جاتے تہے وہ خود بخود کہلجاتا تہا یہانتک کہ جس
محل میں فرعون تہا وہان پہنچے اور اسکے دروازہ پر جاکر بیٹھ گئے اور فرعون کے پیادہ سے فرمایا کہ تو میرے واسطے اندر جانیکی اجازت
فرعون سے لا اس شخص نے کچھ توجہ نکی اور حضرت موسیٰ ایک مدت تک وہان بیٹھے رہے اور اذن چاہتے رہے اس شخص دربان نے ایک
عرصہ کے بعد کہا کہ رب العالمین کو تیرے سوا اور کوئی آدمی نہیں ملتا تہا کہ اسنے تجھکو بھیجا ہے حضرت موسیٰ نے یہ کلام سنا بہت غصہ ہوئے
اور عصا اپنا دروازہ پر مارا دروازہ کہل گیا اور جس دروازہ پر جاتے تہے وہ کہلجاتا تہا یہانتک کہ فرعون نے انکو دیکھا اور کہا کہ
اسکو منع مت کرو آنے دو اور فرعون اسوقت قبہ میں بیٹھا تہا کہ جسکی بلندی اسی گز کی تہی حضرت موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ میں
بھیجا ہوا پروردگار عالمون کیطرف سے ہون فرعون نے کہا کہ اگر تو راست گو ہے تو کوئی معجزہ دکھلا موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر ڈالدیا
وہ ایک اژدہائے عظیم بنگیا اور اوپر کا ہونٹ اپنا تو اسنے قبہ کی چوٹی پر رکہا اور نیچے کا ہونٹ زمین پر اور منہ اپنا فرعون کے تخت کیطرف
کیا اسوقت فرعون نے دیکہا کہ پیٹ میں اس اژدہا کے آگ روشن ہو رہی ہے اور شعلہ مارتی ہے اور اژدہا نے فرعون کا قصد کیا اور
اسکی طرف کو چلا فرعون نے اسکے خوف سے پائجامہ میں ہگدیا اور چیخ ماری کہ اے موسیٰ واسطے خدا کے اسکو اٹھالے موسیٰ نے اس کو
اٹھا لیا تو وہ پھر عصا ہو گیا جیسے کہ پہلے تہا اور کہتے ہین کہ وہ عصا بہشت کا تہا کہ حضرت آدم اسکو اپنے ہمراہ لائے تہے اور وہ عصا موسیٰ
کو شعیب نے دیا تہا جسوقت کہ شعیب نے موسیٰ کو اور اپنی دختر صفورا زوجہ موسیٰ کو رخصت کیا تہا اور ذکر اسکا مفصل انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ
قصص میں آویگا اور عصا کو سب انبیاء نے اپنے ہاتھ میں رکہا ہے اور عصا کا ہاتھ میں رکہنا سنت ہے خصوصاً عصائے بادام تلخ کہ اس کے
سبب سے خدا تعالیٰ ہر آفت سے محفوظ رکہتا ہے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جسوقت حضرت موسیٰ مصر میں آئے اور فرمایا کہ میں پیغمبر
ہون خدا کا تم سب آدمی خدا پر ایمان لاؤ اور یہ خبر مشہور ہوئی تو ایک مسخرہ نے کہ وہ خدمت میں فرعون کے رہتا تہا اسنے فرعون

کو خبر کی کہ بازار میں مینے سخن عجیب سنا ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص یہاں آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں اور خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں تم خدا پر ایمان
لاؤ فرعون نے یہ سنا تو ڈرا اور رنگ اسکے چہرہ کا بدل گیا اور کہا کہ اُسکو یہاں لاؤ میں بھی دیکھوں کہ وہ کیسا ہے جب حضرت موسیٰ آئے تو فرعون
نے پوچھا کہ تو کون ہے فرمایا کہ میں بھیجا ہوا پروردگار عالمین کا ہوں تیری طرف اور تیری قوم کی طرف تم سب خدا پر ایمان لاؤ فرعون نے کہا کہ
تیرے پیغمبر ہونیکی کیا دلیل ہے حضرت موسیٰ نے عصا کو سانپ بناکر اُسکو دکھلایا جیسے کہ اوپر گذرا ہے اور فرعون عصا کو دیکھکر ڈرا تو موسیٰ سے کہا
کہ از برائے خدا اسکو اُٹھالو موسیٰ نے اُسکو اُٹھا لیا وہ پھر عصا ہو گیا اُسوقت فرعون مطمئن ہو کر اپنے تخت پر بیٹھا اور حضرت موسیٰ سے کہا کہ
اگر کوئی اور معجزہ تیرے پاس ہے تو اُسکو بھی دکھلا حضرت موسیٰ نے دست راست اپنا بائیں بغل میں لیجاکر باہر نکالا تو وہ روشن ہو گیا چنانچہ
خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ وَنَزَعَ يَدَهُ اور باہر کھینچا موسیٰ نے ہاتھ اپنے کو بغل میں لیجاکر فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ پس اُسوقت وہ ہاتھ سفید اور
روشن تھا کمال روشنی میں لِلنَّاظِرِينَ واسطے نظر کرنیوالوں کے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ گندم گون ہے جسوقت ہاتھ اپنا موسیٰ نے باہر نکالا ع ۱۳ ۹ ۳
تو اسقدر وہ روشن تھا کہ روشنی اُسکی آفتاب پر غالب تھی اور کہتے ہیں کہ جسوقت فرعون نے یہ دونو معجزے دیکھے تو ارادہ کیا کہ خدا پر ایمان
لائے ہامان کہ اُسکا وزیر تھا اُسنے کھڑے ہو کر کہا کہ اے فرعون مدت سے تونے دعوی خدائی کا کیا ہے اور ایک عالم تیرا پیرو اور فرمانبردار ہے
اور تیری پرستش کرتے ہیں اور اب تو اگر بندگی کریگا اور ایک بندے کا پیرو ہوگا تو یہ امر نہایت زبون ہے فرعون نے موسیٰ سے کہا کہ تو مجھکو
کل تک مہلت دے حضرت موسیٰ نے اُسکو مہلت دی اور فرعون کے پاس سے باہر چلے آئے خداتعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ تو فرعون سے کہہ
کہ خدا فرماتا ہے کہ اگر تو ایمان لائیگا تو یہ بادشاہی تیری تیرے پاس سلامت اور برقرار رکھونگا اور جوانی اور قوت تجھکو پھیر دونگا حضرت موسیٰ
نے یہ پیغام فرعون کو پہنچایا تو فرعون نے ہامان سے اس امر میں مشورہ کیا ہامان نے کہا کہ وہ مرد جادوگر ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اس امر کو کر دے
لیکن ایک قدر جو لوگ تجھکو پرستش کرتے ہیں یہ تمام دنیا سے بہتر ہے اور کہا کہ میں بھی تجھکو جوان کر سکتا ہوں اور وسمہ طلب کر کے فرعون
کے بالوں میں خضاب کیا بال اُسکے سب سیاہ ہو گئے اور فرعون ہامان کے فریب میں آکر ایمان سے محروم رہا خداتعالیٰ اُسکی خبر دیتا ہے اور فرماتا
ہے قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ کہا اشراف اور بزرگوں نے قوم فرعون میں سے یعنی ہامان نے اور اُسکے تابعداروں نے کہ
إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ تحقیق یہ موسیٰ البتہ جادوگر دانا ہے کہ بڑا ماہر اور اُستاد ہے علم سحر میں کہ لکڑی کو اژدہا بنا دیتا ہے
اور دست گندم گون کو آفتاب سے زیادہ روشن کر کے دکھلاتا ہے يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ چاہتا ہے یہ کہ نکالدے تمکو زمین
مصر تمہاری سے اور بنی اسرائیل کو وہاں آباد کرے جسوقت فرعون نے اپنی قوم کے اشراف سے یہ بات سنی تو کہا کہ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ پس
کیا حکم کرتے ہو تم مجھکو اور کیا مشورہ اسمیں دیتے ہو کہ میں اُسپر عمل کروں قَالُوا کہا اُن لوگوں نے کہ أَرْجِهْ وَأَخَاهُ تاخیر میں ڈال تو
اُسکو اور اُسکے بھائی ہارون کو یعنی مہلت دے تو اُسکو اور جلدی مت کر وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ اور بھیج تو بیچ شہروں کے لوگوں کو حَاشِرِينَ
جمع کرنیوالے ہوں وہ جادوگروں کو اور یہ حال واقع ہوا ہے یعنی تو اپنے آدمی شہروں میں بھیجکر جادوگروں کو سب شہروں سے جمع کر موسیٰ کی
مقابلہ کیواسطے علم سحر میں اور بعد جمع کرنیکے يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ لے آئینگے وہ آدمی تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو جو کہ ماہر ہیں
علم سحر میں اور کامل ہیں اور حمزہ اور کسائی نے بکل سحار پڑھا ہے کہتے ہیں کہ جسقدر جادوگر کہ فرعون کے زمانہ میں تھے اسقدر کسی زمانہ میں
نہیں ہوئے اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ فرعون کی سلطنت میں دو بھائی تھے وہ دونو علم سحر میں بڑے کامل تھے جسوقت فرعون کے آدمی
اُنکی طلب میں آئے تو اُنہوں نے اپنی ماں سے کہا کہ ہمکو تو ہمارے باپ کی قبر دکھلا دے کہ وہ کہاں ہے ہر چند کہ مردہ کا بائیں کرنا بعید
معلوم ہوتا ہے لیکن کہتے ہیں کہ اُسنے قبر دکھلائی تو اُن دونوں نے اپنے باپ کو آواز دی کہ اے باپ ہمارے بادشاہ مصر کا ہمکو طلب کرتا
ہے اسواسطے کہ دو شخص اُسکے پاس آئے ہیں بے لشکر اور بے ہتھیار اور بادشاہ مصر کے کام اُن دونوں نے تنگ کر دیا ہے اور

انکے پاس ایک لاٹھی ہی اُسکو وہ زمین پر ڈالتے ہین تو وہ اژدہا بنجاتا ہی اور جو کچھ اُس اژدہا کے آگے آتا ہے اُسکو وہ کہا جاتا ہی اور فرعون بادشاہ مصر چاہتا ہے کہ
ہے انکا مقابلہ کروائے انکے باپ نے جواب دیا کہ جسوقت مصر مین پہنچو تو دریافت کرو کہ جسوقت وہ دونو آدمی سوتے ہین تو اُسوقت بہی وہ عصا انکا اژدہا
ہوجاتا ہی یا نہین اگر وہ اُسوقت بہی اژدہا ہوجاتا ہی تو جانو کہ وہ جادو نہین ہی اسواسطے کہ جسوقت جادوگر سوجاتا ہی تو اثر اُسکے جادو کا باقی نہین
رہتا اگر ایسا ہی حال ہو تو کسی جادوگر کو انکی مقابلہ کی قدرت نہین ہی وہ مرد نوجوان مع اپنے شاگردون کے کہ وہ بارہ ہزار تہے اور بعضے کہتے ہین
کہ تیس ہزار تہے اور بعضے ستر ہزار اور بعضے اسّی ہزار کہتے ہین اپنے وطن سے مصر کو روانہ ہوئے اور مصر مین فرعون کے پاس پہنچے چنانچہ خدا تعالی فرماتا
ہی کہ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر نزدیک فرعون کے پاس اور جسوقت نظر ان جادوگرونکی فرعون پر پڑی تو قَالُوا
کہا ان جادوگرون نے فرعون سے کہ إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا کیا تحقیق واسطے ہمارے اجرت ہی اور اول چار شخص نے اُن کو ایک ہزار
ٹہرائے یعنی تحقیق واسطے ہمارے البتہ اجرت ہی إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ اگر ہووین ہم غالب ہونیوالے موسی پر قَالَ نَعَمْ کہا فرعون
نے کہ ہان تمکو اجرت ملیگی وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ اور تحقیق تم البتہ مقربان درگاہ بادشاہی اور مصاحبون ہوگے اگر تم موسی پر غالب ہوگے
کہتے ہین کہ بہتر اور سرداران جادوگرونکے چار شخص تہے تو وہ دو نوجوان کہ جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہی اور سادور اور عادور انکا نام تہا اور دو شخص اور تہے
حطّاط اور مصفی اور کہتے ہین کہ ایک شخص اُن چارونکا سردار تہا اور نام اسکا شمعون تہا جسوقت یہ مصر مین آئے اور سادور اور عادور نے اپنی قوم
سے سوال کیا اور جواب اپنے باپ کا بیان کیا اور عصا کا اژدہا ہوجانا وقت سوجانے موسی کے دریافت کیا تو ان جادوگرون نے کہا کہ جسوقت
موسی سوجاتا ہی اُسوقت بہی عصا اُسکا اژدہا بنکر موسی کی نگہبانی کرتا ہے یہ بات سنکر انکے دلون مین غدغہ پیدا ہوا لیکن دلون مین اپنے اُسکو پوشیدہ
رکہا یہانتک کہ فرعون نے حضرت موسی کو طلب کیا اور جادوگرون سے لاٹہیان اور رسیان جادو کی ملی ہوئی ہین چہوڑین اور کہتے ہین کہ
یہ مجمع اسکندریہ کی زمین پر تہا اور تمام خلقت وہانکی اور لشکر فرعون کا وہان موجود تہا اور فرعون تخت پر بیٹھکر سیر کرتا تہا اور سب جادوگر
ایک طرف کو صف باندہے ہوئے کہڑے تہے اور حضرت موسی اور ہارون دونو بہائی ایک جانب کو انکے مقابلہ مین کہڑے تہے جادوگرون نے
بطریق ادب موسی سے کہا کہ پہلے تم ڈالو اپنے عصا کو یا پہلے ہم اپنی لاٹہیون کو اور رسیون کو چہوڑین چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالُوا
کہا ان جادوگرون نے کہ يَا مُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ اے موسی یا یہ کہ ڈالے تو اپنے عصا کو زمین پر وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ
اور یا یہ کہ ہوویں ہم ڈالنے والے لاٹہیون اور رسیون اپنی کو قَالَ کہا موسی نے بے پروائی سے کہ أَلْقُوا ڈالو تم پہلے پس ان جادوگرون
نے پہلے اپنی لاٹہیان اور رسیان زمین پر ڈالین فَلَمَّا أَلْقَوْا پس جسوقت ڈالا انہون نے اپنی لاٹہیون اور رسیون کو تو سَحَرُوا
أَعْيُنَ النَّاسِ جادو کیا انہون نے آنکہون آدمیون کی کو اور نظر بندی کی وَاسْتَرْهَبُوهُمْ اور ڈرایا انہون نے
اُن آدمیون کو وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ اور لائے وہ جادو بڑا کہ اپنے فن مین وہ اُسکو جادو بزرگ جانتے تہے اور کیفیت اُسکی اسطرح سے
ہی کہ ان جادوگرون نے لاٹہیون اور رسیون کو اندر سے خالی کرکے انمین پارہ بہر دیا تہا اور بعد ڈالنے کے جسوقت حرارت آفتاب کی انمین
پہنچی تو پارہ حرکت مین آیا اور لاٹہیان اور رسیان مانند سانپ کے بل کہانے لگین اور آپسمین لپٹنے لگین لوگون کو معلوم ہوتا تہا کہ یہ
سانپ ہین اور حقیقت مین وہ سانپ نہین ہوگئے تہے جیسے کہ عصا موسی کا سانپ ہوجاتا تہا بلکہ آدمیونکی نظر مین وہ لاٹہیان اور رسیان
سانپ معلوم ہوتی تہین اسیواسطے خدا نے فرمایا ہی کہ آدمیون کی آنکہونپر انہون نے سحر کیا اور یہ نہین فرمایا کہ وہ لاٹہیان اور رسیان
سانپ بنگئین تہین اور اس سے معلوم ہوا کہ جادوگر نے ایک شے سے دوسری شے نہین بنائی بلکہ آدمیون کی آنکہ مین وہ دوسری شے معلوم
ہوئی ہی اور جسوقت وہ لاٹہیان اور رسیان حرکت مین آئین تو خدا تعالی نے حضرت موسی کو وحی کی کہ عصا کو زمین پر ڈالدے چنانچہ
خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے یہ کہ ڈالدے تو عصا اپنے کو زمین پر

موسیٰ نے وہ عصا زمین پر ڈالدیا اُسیوقت وہ ایک اژدہا عظیم بنگیا اور چار ہاتھ اور پاؤن اور ایک دم اُسکے ہوگئی اور جو چیز اُسکے آگے آتی تھی اُسکو
وہ کہا جاتا تھا اور جس چیز پر وہ چلتا تھا اُسکو ریزہ ریزہ کردیتا تھا اور مُنہ سے اُسکے ایک آواز ہیبت ناک بہنکارنے کی نکلتی تھی اور نیل
کیطرح بڑے بڑے بال اُسکے بدن پر تھے اور دہن اُسکا کشادگی مین بارہ گز تہا اور وہ عصا اژدہا بنکر جادوگرونکی لاٹہیون اور رسیونکی طرف
دوڑا اور اُنکا نوالہ کرگیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ** پس اُسوقت وہ نگلجاتا تھا اُس چیز کو کہ جھوٹ
بناتے تھے وہ جادوگر کہ لاٹہیون اور رسیون کو جھوٹے سانپ بناکر دکھلاتے تھے کہتے ہین کہ وہ چالیس گٹھے لاٹہیون اور رسیونکے تھے
جنکو وہ اژدہا نگل گیا اور جب اُنکو نوالہ کرلیا تو پھر تماشا دیکھنے والون کیطرف منہ کیا سب آدمی بہاگ گئے اور کہتے ہین کہ بارہ ہزار آدمی
اُس انبوہ مین وقت بہاگنے کے ہلاک ہوئے اور فرعون بھی بہاگا اور زمین پر گرکر بیہوش ہوگیا اور اُسر ڈر اُسکو چارسو دست آئے
اور بعد اُسکے حضرت موسیٰ نے اُس اژدہا کو اُٹھا لیا پھر وہ بدستور سابق عصا ہوگیا اور وہ لاٹہیان اور رسیان نیست و نابود ہوگئین
فرماتا ہے خدا کہ **فَوَقَعَ الْحَقُّ** پس ثابت ہوا امر حق اور ظاہر ہوگئی راستی موسیٰ کی **وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ** اور
باطل ہوئی وہ چیز کہ تھے وہ کرتے جادو کو اور موسیٰ کے مقابلہ کو **فَغُلِبُوْا** پس مغلوب ہوئے وہ جادوگر اور تمام فرعونی **هُنَالِکَ** اُس جگہ
یعنی جس جگہ کہ موسیٰ غالب ہوا **وَانْقَلَبُوْا** اور پھر وہ واسطے **صٰغِرِیْنَ** خوار اور ذلیل ہونیوالے ہو کر کہ جادو اُنکا باطل اور
بیکار ہوا اور یہ حال واقع ہوا اور جادوگرون نے یہ حال دیکھکر کہا کہ یہ جادو نہ تھا اگر جادو ہوتا تو ہمارے جادو پر غالب نہوتا اور جسوقت
جادوگرون نے جانا کہ یہ عمل موسیٰ کا جادو نہین ہے بلکہ معجزہ اور خلاف عادت ہے اور طاقت بشری سے خارج ہے تو سب ایمان لائے اور سجدہ
مین گر پڑے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ** اور ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرنیوالے ہو کر زمین پر ساجدین ہی
حال واقع ہوا ہے اور جسوقت وہ جادوگر سجدہ مین گئے تو **قَالُوْٓا** کہا اُنہون نے کہ **اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** ایمان لائے ہم ساتھ
پروردگار عالمون کے **رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ** پروردگار موسیٰ اور ہارون کے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس آیت مین فرمایا ہے کہ ڈالے گئے جادوگر یعنی
امر حق کو جو اُنہون نے مشاہدہ کیا اور علامات عظمت خدا کو ملاحظہ کیا تو بے اختیار ہو کر سجدہ مین گر پڑے کہ مشاہدہ امر حق کا اُنکو سجدہ
مین ڈالنے والا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اُسوقت موسیٰ اور ہارون نے جو سجدہ شکر کا کیا تو اُنکی پیروی سے وہ جادوگر بھی سجدہ مین گر پڑے اور
رب العالمین کے بعد جادوگرون نے رب موسیٰ و ہارون بھی کہا باوجودیکہ موسیٰ اور ہارون عالمین مین داخل ہین اسواسطے کہ یہ وہم نہو کہ مراد
رب العالمین سے فرعون ہے اُسکی دفع کیواسطے اُنہون نے رب موسیٰ و ہارون کہا اور کہتے ہین کہ اول سابور اور عازور اور حطحط اور مصفی نے کہ یہ
جادوگرونکے سردار تھے سجدہ کیا اور ایمان لائے اور اُنکی پیروی سے باقی کے جادوگر ایمان لائے اور جسوقت وہ جادوگر سجدہ مین گر پڑے اور ایمان
لائے تو فرعون نے اُنکو ڈرایا اور بہت سا دہمکایا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ **قَالَ فِرْعَوْنُ** کہا فرعون نے اُن جادوگرون سے از روئے
انکار کہ **اٰمَنْتُمْ بِهٖ** ایمان لائے تم ساتھ اُس موسیٰ کے یا ساتھ خدا اُسکے کہ **قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَکُمْ** پہلے اس سے کہ اذن دون مین
واسطے تمہارے ایمان لانیکا **اِنَّ هٰذَا لَمَکْرٌ** تحقیق کہ یہ البتہ مکر ہے اور تدبیر پوشیدہ ہے تمہاری کہ **مَکَرْتُمُوْهُ** مکر کیا ہے تمنے اور
پوشیدگی سے کیا ہے اُسکو **فِی الْمَدِیْنَةِ** بیچ شہر مصر کے صحرا مین آنے سے پہلے یعنی تمنے موسیٰ کے ساتھ یہ حیلہ کیا ہے **لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا**
تاکہ نکالدو تم اُس شہر سے لوگون اُسکے کو کہ وہ قبطی ہین فرعون کی قوم کے آدمی اور یہ شہر اور سلطنت خالص تمہاری اور بنی اسرائیل کیواسطے ہوجاوے
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانو گے تم سزا اُسکی کہ جو میری طرف سے تمکو ہوگی اور وہ یہ ہے کہ **لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَکُمْ وَ**
اَرْجُلَکُمْ مِّنْ خِلَافٍ البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمہارے اور پاؤن تمہارے طرف مخالف سے یعنی دست راست اور پاؤن چپ یا دست چپ اور
پاے راست **ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمْ اَجْمَعِیْنَ** پھر البتہ سولی دونگا مین تمکو سب کو تاکہ اور لوگونکو خوف میرا اور عبرت ہو اور کہتے ہین کہ کاٹنا ہاتھ

ہاتہ کاٹنا اور سولی دینا فرعون سے شروع ہوا ہے اور پہلے اُس سے کسی نے یہ عمل نکیا تہا اور جسوقت فرعون نے اُن جادوگرونکو ڈرایا تو اُنہون نے
اُسکے کہنے کی کچہ پروا نکی اور فرعون سے کہا کہ تو ہمکو کیا دہمکاتا ہے ہم مرنے سے ہرگز نہین ڈرتے بلکہ ہم مشتاق موت کے ہین کہ اپنے پروردگار کیطرف
رجوع کرین اور ثواب عظیم حاصل کرین چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالُوْٓا کہا اُن جادوگرون نے کہ ہمکو تو مار ڈالنے سے کیا ڈراتا ہے ہم خود مرنے کے
مشتاق ہین اسواسطے کہ بسبب موت کے اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے یعنی طرف ثواب عظیم اور درجات بلند کی
مُنْقَلِبُوْنَ پہرنیوالے ہین پس کسواسطے ہم موت کو بُرا جانین وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اور نہین عذاب کرتا ہے تو اور نہین انکار کرتا ہے
تو ہمسے اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا مگر اسواسطے کہ ایمان لائے ہین ہم ساتہ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کی اور ساتہ معجزون
لَمَّا جَآءَتْنَا جسوقت کہ آئے ہمارے پاس وہ معجزے اور دیکہا ہمنے اُن معجزونکو اپنی آنکہون سے موسی کے ہاتہ پر اور بعد اسکے جادوگرون نے
منہ اپنا فرعون کیطرف سے پہیر لیا اور اپنے پروردگار کیطرف متوجہ ہوکر یہ دعا کی رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا اے پروردگار ہمارے گرا تو اوپر
ہمارے صبر کو اس بلا مین کہ ہم جزع اور فزع نکرین اور بلا ہمکو آسان ہو اور معنی افراغ کے ہین گرانا کسی برتن مین سے اور جیسے کہ پانی گرانے سے
برتن پاک ہوتا ہے ایسے ہی صبر کے گرنے سے پاکیزگی گناہون سے حاصل ہوتی ہے اور دعا کرتے ہین وہ جادوگر اپنے پروردگار سے کہ وَّتَوَفَّنَا
مُسْلِمِيْنَ اور موت دے تو ہمکو جسوقت کہ ہم اسلام لانیوالے ہون یعنی ہم کو حالت اسلام مین موت دے کیا خوب نصیب تہا اُن جادوگرون
کا کہ تہے صبح کو تو یہ کافر تہے اور چاشت کیوقت کچہ دن چڑہے سحر اپنا اُنہون نے لوگون کو دکہلایا اور فرعون کی عزت کی قسم کہائی
اور ظہر کی نماز کیوقت آپہر ایسا فضل خدا کا ہوا کہ وہ ایمان لائے اور عصر کی نماز کے وقت وہ شہید ہوئے کہ ہاتہ اور پاؤن اُنکے فرعون نے
کٹوا ڈالے اور بعد اسکے اُنکو سولی پر چڑہا دیا اور مغرب کی نماز کیوقت وہ بہشت عنبر سرشت مین سدہارے اور کہتے ہین کہ جسوقت جادوگر
ایمان لائے تہے اُسوقت چہ لاکہ مرد بنی اسرائیل کے ایمان لائے تہے اور حضرت موسی کے پیرو ہوئے تہے لیکن نہایت قلیل عرصہ مین چہ لاکہ
مرد اولاد یعقوب مین کیونکر ہو پہنچے اسواسطے کہ حضرت موسی اور یعقوب کے درمیان چار پشتون کا فاصلہ ہے اور حضرت یعقوب کا نام
اسرائیل ہے اور نسب حضرت موسی کا یہہ ہے کہ موسی بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب مگر قدرت خدا سے کیا بعید ہے اور
جسوقت فرعون نے جادوگرونکو مروا ڈالا اور موسی اور ہارون کو بسبب خوف کے کچہ نکہہ سکا تو اُسکی قوم کے رئیسون نے اُس سے کہا کہ تو نے
موسی اور ہارون وغیرہ کو کسواسطے باقی رکہا ہے کہ یہ تیری طرف سے لوگون کو برگشتہ کرینگے چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ وَقَالَ الْمَلَاُ
مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اور کہا اشراف نے قوم فرعون مین سے کہ اے فرعون اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ کیا چہوڑتا ہے تو موسی کو اور قوم
اُسکی کو لِيُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ تاکہ فساد کرین وہ بیچ زمین کے کہ لوگون کو تیری طرف سے پہیر دین وَيَذَرَكَ اور چہوڑ دیوے وہ موسی
تجہکو یعنی تیری پرستش کو وَاٰلِهَتَكَ اور معبودون تیرے کو کہ اُنکی بہی وہ پرستش نکرے کہتے ہین کہ فرعون اپنی پرستش کراتا تہا اور
خود ستارونکی پرستش کرتا تہا اور اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ فرعون نے اپنی صورت کے بت بناکر ہر ایک قوم کو دیدیے تہے اور اُنکو
کہدیا تہا تم اُنکی پرستش کرو تاکہ تم کو میری قربت حاصل ہو اور اسیواسطے وہ کہتا تہا کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی اور مین پروردگار تمہارا بڑا ہون
اور یہہ بت میری صورت کے ہین یہ چہوٹے پروردگار تمہارے ہین اور کہتے ہین کہ فرعون کوتاہ قد اور دبلا اور کرنجا تہا اور دم تک اُسکے کچہ
بال تہے اور باوجود ان عیبون کے اپنے تئین خدا کہلاتا تہا اور جسوقت فرعون کی قوم کے رئیسون نے واسطے قتل کے موسی اور
بنی اسرائیل کے فرعون سے کہا اور اُسکو اس فعل پر رغبت دلائی تو فرعون کو موسی سے خوف تہا اُسکے تئین تو کچہ نکہا لیکن بنی اسرائیل
کے حقمین کہا کہ اُنکے مردونکو مین قتل کرونگا اور عورتون کو اُنکی زندہ رکہونگا کہ وہ ہماری خدمت کیا کرین تاکہ لوگون پر ظاہر ہو جاوے
ہمارا بڑا غلبہ ہے اور موسی کی غلبہ کو اس ملک مین کچہ اثر نہین ہے چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ قَالَ کہا اس فرعون نے سَنُقَتِّلُ

ع ۴

اَبْنَآءَھُمْ قریب ہے کہ قتل کرین ہم بیٹون اُنکے کو وَنَسْتَحْیٖ اور زندہ رکھین ہم واسطے خدمت اپنی کے نِسَآءَھُمْ عورتون اُنکی کو جیسے
کہ ہم پہلے کرتے تھے کہ بیٹون کو اُنکے مار ڈالتے تھے اور عورتون کو اُنکی زندہ رکھتے تھے اور اِن حیلون سے نسل کو ضعیف تر کیا ہے اور کہا فرعون نے کہ ہم اُنکو
بھی ایسا ہی کرینگے وَاِنَّا فَوْقَھُمْ قٰھِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر اُنکے غالب ہین اور وہ سب مغلوب ہین اور جس وقت بنی اسرائیل نے اور موسیٰ
کی پیروی کرنیوالون نے سنا کہ فرعون کا ارادہ ہمارے قتل کرنیکا ہے تو وہ سب گھبرائے اور حضرت موسیٰ کے پاس جا کر فریاد اور استغاثہ کیا
حضرت موسیٰ نے اُنکی تسلی کیواسطے فرمایا کہ تم صبر کرو چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے
اُنکی تسلی کیواسطے کہ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ مدد چاہو تم ساتھ خدا کے وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو تم اُس بلا پر کہ جو تمپر گذری ہے اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ
تحقیق کہ زمین خاص واسطے خدا کے ہے کہ خالق اور مالک اُسکا وہ ہے یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وارث کرتا ہے اُس زمین کو جسکو چاہتا ہے
بندون اپنے مین سے وَالْعَاقِبَةُ اور انجام نیک کہ وہ ظفر ہے دنیا مین اور بہشت ہے آخرت مین لِلْمُتَّقِيْنَ واسطے پرہیزگارونکے ہے کہ جو خدا
سے ڈرتے ہین اور صبر کرو تم اے قوم میری تو خدا تعالیٰ تمکو مالک اور حاکم اس زمین کا کریگا اور حکومت فرعونیون کی چند روز کی ہے آخر کو تم ہی
مالک ہوگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو چیز کہ خاص واسطے خدا کے ہے وہ واسطے رسول اُسکے کے ہے اور جو چیز کہ واسطے رسول کے
ہے وہ واسطے امام کے ہے بعد رسول کے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھکو اور میرے اہلبیت کو وارث کیا ہے خدا نے زمین کا اور ہمی
ہین اور کل زمین واسطے ہمارے ہے کہ خدا نے ہم کو اُسکا وارث کیا ہے پس جو شخص کہ زندہ اور آباد کرے زمین کو مسلمانون مین سے پس چاہیے کہ ادا
کرے وہ خراج اُسکا طرف امام کی میرے اہلبیت مین سے اور اُسکے واسطے وہ ہے کہ جو کچھ اُسنے اُسمین سے کھایا ہے اور اگر چھوڑدے وہ اُس زمین کو کہ ویران
کردے بعد آباد کرنیکے اور اُسکو اور کوئی شخص مسلمانون مین سے آباد اور زندہ کرے تو پس وہ شخص زیادہ حقدار ہے اُس شخص سے کہ جسنے اُس زمین کو زندہ کر
چھوڑدیا تھا پس چاہیے کہ پہنچاوے وہ خراج اُسکا طرف امام کی اہلبیت مین سے اور اُسکے واسطے وہ ہے جو کچھ کہ اُسنے اُسمین سے کھایا ہے یہانتک کہ ظاہر ہو
قائم یعنی امام مہدی میرے اہلبیت مین سے تلوار لیکر کہ وہ تصرف اپنا اُسمین کریگا اور اُن لوگونکو اُس زمین سے نکال دیگا اور جو زمین
کہ ہمارے شیعون کے پاس ہو اُنسے کچھ مقرر کرکے زمین کو اُنکے پاس چھوڑ دیگا اور بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کے فرمانے پر اور تسلی دینے پر صبر کیا اور
بعد اُسکے پھر اُنکی خدمت مین حاضر ہو کر شکایت کی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالُوْا کہا اُن بنی اسرائیل نے کمال درد اور بیقراری سے کہ
اُوْذِيْنَا آزار دیے گئے ہین ہم فرعونیون کے ہاتھون سے بہت کہ تکلیفین ہمنے پائی ہین مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا پہلے اس سے کہ آئے تو ہمارے
پاس یعنی پہلے پیغمبر ہونے سے تیرے اے موسیٰ وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا اور پیچھے اُسکے کہ آئے تو ہمارے پاس یعنی اے موسیٰ تیرے آنے سے پہلے ہمکو فرعونیون کے ہاتھون سے بہت آزار اور رنج اور
بہت تکلیفین پہنچتی تھین اور جب تو پیغمبر ہوکر آیا تب بھی ہم ویسی ہی تکلیفین اُٹھاتے ہین کہ ہمیشہ سختی اور دشوار مشقتین ہمپر ڈالی گئی ہین اور ہمارے فرزندون کو قتل کیے دیتے ہین جس وقت
حضرت موسیٰ نے بیقراری اور خوف بنی اسرائیل کا حد سے زیادہ دیکھا تو اُنکے اطمینان کے واسطے فرمایا کہ تم رنج مت کرو خدا تعالیٰ تمہارے دشمنون کو نیست و
نابود کر دیگا اور تمکو اُنکے ملک کا مالک کریگا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ کہا موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہ تم کچھ رنج نکرو عَسٰی رَبُّكُمْ
قریب ہے کہ پروردگار تمہارا یعنی امید قوی مین ہے اور کہتا ہون اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ یہ کہ ہلاک کرے وہ دشمن تمہارا کو کہ وہ فرعون اور
اُسکی قوم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عسیٰ بمعنی وجب ہے یعنی واجب اور لازم ہے خدا پر کہ تمہارے دشمن کو ہلاک کرے وَيَسْتَخْلِفَكُمْ اور خلیفہ کرے
تمکو یعنی جانشین کرے تمکو خدا اُنکا بعد ہلاک ہونے اُنکے کے اور قائم مقام کرے اُنکا تمکو فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے کہ بعد اُنکے مصر کی زمین کے تم مالک
ہو جاؤ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ پس دیکھیگا خدا کہ کیونکر عمل کیے ہو تم وقت حاصل ہونے دولت کے اور راحت کے کہ شکر کرتے ہو خدا کا یا ناشکری
کرتے ہو اور فرمانبرداری اُسکی کرتے ہو یا نافرمانبرداری تاکہ موافق اُسکے تمکو جزا دیوے اور اب خدا تعالیٰ مقدمات ہلاکت شروع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
وَلَقَدْ اَخَذْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ اور البتہ تحقیق گرفتار کیا ہمنے لوگون فرعون کے کو یعنی متابعت کرنیوالون کو بِالسِّنِيْنَ ساتھ قحط کے اور

کی اور خشک سالی کی وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ اور نقصان کی بعضے میوون کے سو کہ برسنا مینہہ کا بند کر دیا اور سنت کے معنے مطلق سال کے ہین لیکن غلبہ
اسکا قحط کی سال پر غالب ہو گیا ہے اور جمع اسکی سنون اور سنین ہے اور یہ تنگی اور پہر خدا تعالی نے اسواسطے کی لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تا کہ وہ نصیحت
پکڑین اور سمجہین کہ یہ خشک سالی بسبب کفر اور گناہون کی ہے اور اس سے توبہ کرین اور حکم خدا کی فرمانبرداری کرین لیکن اُن لوگون نے اس
خشک سالی سے نصیحت نہ پکڑی بلکہ بیہودہ باتین کرنے لگے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ پس جسوقت کہ آتی ہے
اُنکے پاس بہلائی مثل ارزانی اور فراخی اور نعمت اور صحت اور امن کی تو وہ لوگ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ کہتے ہین کہ واسطے ہمارے ہے یہ بہلائی کہ
ہم مستحق اسکے ہین اور خدا کیطرف سے اسکو نہین جانتے کہ شکر اسکا ادا کرین وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ اور اگر پہنچتی ہے انکو برائی مثل قحط اور مرض اور خوف
ہلاکی کی يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ بدفالی کرتے ہین وہ ساتھ موسی کی اور ان لوگونکے کہ ہمراہ اُسکے مومنین ہین اور کہتے ہین کہ یہ بلائین انکی قدم
سے ہین اور خدا کیطرف سے اسکو نہین جانتے ہین کہ توبہ کرین اور طیر کے معنی بدفالی کی ہین اور طیر سے وہ مشتق ہے جسوقت طائر شمال یعنی دست چپ سے
آتا تہا تو لوگ اسکو بد جانتے تہے اور دست راست سے آتا تہا تو اسکو نیک جانتے تہے اور شومی کے معنے مین استعمال اسکا بہت ہے اور خدا تعالی اُن لوگون
کے رد مین فرماتا ہے کہ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ خبردار ہو سواے اسکے نہین کہ فال انکی یعنی خبردار ہو کہ جو کچہہ موسی کیطرف منسوب کرتے ہین کہ بدفالی اُنکے قدم
سے ہے ایسا نہین ہے سواے اسکے نہین کہ فال انکی نیک ہو یا بد ہو عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک اللہ کے ہے کہ موافق اُسکے حکم اور مشیت کے ہے انکے اعمال کی
شامت سے ہے اور بعضے اسکی تفسیر مین کہتے ہین کہ یہ بدی جو انکو پہنچتی ہے پس یہ ہے کہ جو وعدہ کیے گئے ہین عذاب کا نزدیک خدا کے ہے اور بعضون نے طائرہم
کو طیرہم پڑہا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے ہین کہ جو مکروہات انکو پہنچتے ہین وہ انکے نفس کی شومی سے ہے اور غیر خدا
کیطرف انکو منسوب کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَالُوْا اور کہا ان فرعونیون نے کہ مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ جو کچہ تو لاوے ہمارے پاس اے موسی مِنْ
اٰيَةٍ نشانیون سے جسکو کہ تو معجزہ کہتا ہے لِّتَسْحَرَنَا بِهَا تا کہ جادو کرے تو ہم کو ساتہہ اس نشانی کے کہ جسکو تو نشانی قدرت خدا کی اور معجزہ کہتا ہے
فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ پس نہین ہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے یعنی جو معجزہ تیرے پاس ہے وہ اور ہم کو کہلا لیکن تصدیق تیری ہم
ہرگز نہین کرینگے اور ایمان تجہہ پر لانیکے اور مہما کی اصل ما شرطیہ ہے اور ما دوسرا اسپر زیادہ لیا گیا ہے واسطے تاکید کی اور بعد الف کو ہا سے بدل لیا ہے تا کہ
تکرار ما کا لازم نہ آئے اور ما اور مہما مین فرق یہ ہے کہ مہما تو خاص واسطے شرط کے آتا ہے اور ما استفہام کے لیے بہی آتا ہے اور الذی کے معنے مین بہی اور شرط کے
معنے مین بہی اور یہان مہما بہی اسی شی سے اور بعضے کہتے ہین کہ اصل اسکی مہ ہے اور ما اسکے لیے زیادہ کردیا ہے اور یہ کلمہ مہما کے طرف ... ہی اور دن ...
بیان اسکا ہوا جسوقت عناد فرعونیون کا حد سے گذر گیا تو خدا تعالی نے طرح طرح کی بلائین نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ
پس بہیجا ہمنے اوپر انکے طوفان کو اور یہان مراد طوفان سے وہ چیز ہے کہ طواف کرے اور گرد پہرے انکو مکانون کی اور ... انکو اور انکے اوپر مینہہ چلے مثل ...
اور سیل کی کہ جس سے انکے مکان منہدم ہو گئے تہے اور کہیتیان انکی ویران ہو گئین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے چیچک ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے وبا
آدمیون اور مویشی کی اور فرماتا ہے خدا کہ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ اور بہیجا ہمنے اوپر انکے ٹڈیون کو اور ... کو یا ... بکو یا ... کی ٹڈیون
یا سرسری کو کہ جو جانور گندم کو کہاتے ہین یا جوؤنکو یا ... کو اور بعضون نے قمل کی تخفیف میم پڑہا ہے جون کے معنے مین اور قمل مشدد کے
معنے مین اختلاف بہت ہے اسواسطے یہ چند معانی اسکے لکہے گئے ہین اور خدا تعالی نے جو یہ جانور انپر بہیجے تو وہ بہت تنگ ہوئے کہ جسوقت ان جانورون
کی کثرت ہوتی تو وہ انکے جامہ خواب مین پڑتے تہے اور انکے کہانے مین پڑتے تہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَالدَّمَ اور بہیجا ہمنے اوپر انکے خون کو کہ جو پانی
پیتے تہے وہ خون ہو جاتا تہا اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ نشانیان تہین ظاہر کہ کہلی ہوئی تہین قدرت خدا کی کہ کسی عاقل پر پوشیدہ نہین اور بلائین اور
عذاب ہے اُن لوگون پر انکو امتحان کے واسطے اور آیات اور مفصلات حال واقع ہوئے ہین فَاسْتَكْبَرُوْا پس تکبر کیا اُن لوگون نے ایمان لانے اور فرمانبرداری
سے وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ اور تہی وہ قوم گنہگار نہایت کی وجہ یہ ہے کہ با وجود مشاہدہ ایسی بلاؤنکے اپنے کفر کو نہ چہوڑتے تہے اور حضرت امام ...

باقر اور جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے کہ جسوقت جادوگر سجدہ میں گرے اور لوگ ایمان لائے اور فرعونی آدمی مغلوب ہو کر پھر گئے تو ہامان نے
فرعون سے کہا کہ بہت آدمی موسیٰ پر ایمان لائے ہیں پس دیکھو جو کوئی کہ اُسکے دین میں داخل ہوا ہو اسکو قید کرو فرعون نے یہ سنکر دریافت کیا اور جو کوئی
کہ بنی اسرائیل وغیرہ میں سے موسیٰ پر ایمان لایا تھا اُسکو قید کیا حضرت موسیٰ فرعون کے پاس گئے اور فرمایا اُس سے کہ تو بنی اسرائیل کو چھوڑ دے اُسنے حضرت
موسیٰ کا کہنا نمانا خدا تعالیٰ نے اُس سال میں فرعونیوں پر طوفان بھیجا کہ اُس طوفان نے اُنکے مکان گرا دیے یہانتک کہ وہ شہر سے نکلکر جنگل کو چلے گئے
اور وہاں جاکر خیموں میں رہے اور جب یہ حال اُنکا ہوا تو فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ یہ طوفان ہم سے دور ہو جائے تاکہ
بنی اسرائیل کو اور تیرے ہمراہیوں کو میں چھوڑ دوں حضرت موسیٰ نے دعا کی طوفان دفع ہو گیا اور فرعون نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دوں ہامان نے فرعون سے کہا
کہ اگر تو بنی اسرائیل کو چھوڑ دیگا تو موسیٰ تجھپر غالب ہو جائیگا اور تیرے ملک اور بادشاہی کو نیست و نابود کر دیگا فرعون نے یہ سنکر بنی اسرائیل کو نچھوڑا دوسرے سال میں خدا تعالیٰ نے اُنپر
ٹڈیوں کا لشکر بھیجا اور وہ اُنکی تمام درختوں اور کھیتوں کو کھا گئیں اور یہانتک اُنکی کثرت ہوئی کہ فرعونیوں کے بالوں اور ڈاڑھیوں میں پڑ گئیں فرعون نے حضرت موسیٰ کے پاس
جاکر بہت عاجزی کی اور کہا کہ اے موسیٰ تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ ان ٹڈیوں کو دفع کرے تا کہ میں بنی اسرائیل کو اور تیرے ہمراہیوں کو رہائی دوں حضرت موسیٰ نے دعا کی
خدا تعالیٰ نے ٹڈیوں کے لشکر کو دفع کیا لیکن ہامان نے بنی اسرائیل کو نچھوڑنے دیا تیسرے سال خدا تعالیٰ نے اُنپر بہت سی جوؤں کو بھیجا کہ وہ اُنکی زراعت کو چاٹ گئیں اور
فرعونیوں کے منہ میں چلی جاتی تھیں یہ کہ جوؤں کو بھیجا کہ وہ اُنکی کھانے میں اور پانی میں گرتی تھیں اور اُنکے بدن اور کپڑوں میں پڑ گئیں فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اگر
تو انکو ہم سے باز رکھیگا تو میں بنی اسرائیل سے باز رہونگا اور انکو چھوڑ دونگا موسیٰ نے دعا کی خدا تعالیٰ نے انکو دفع کیا اور یہ جانور اول اسی زمانہ میں خدا
نے پیدا کئے تھے لیکن فرعون نے بنی اسرائیل کو پھر بھی نچھوڑا اور اسکے خدا تعالیٰ نے اُنپر مینڈکوں کو بھیجا کہ وہ اُنکی کھانوں میں گرتے تھے اور کہتے ہیں کہ اُنکی
مقعد اور مکان اور ناک میں سے نکلتے تھے اسوقت فرعون نے بہت عاجزی اور زاری کی اور حضرت موسیٰ سے جاکر کہا کہ تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ انکو
دفع کرے ہم بنی اسرائیل کو چھوڑ دینگے اور تجھپر ایمان لائینگے حضرت موسیٰ نے دعا کی خدا تعالیٰ نے انکو دفع کیا اور ان لوگوں نے بنی اسرائیل کے چھوڑنے اور
ایمان لانے سے انکار کیا خدا تعالیٰ نے رود نیل کے پانی کو جو کہ مصر کے نیچے جاری ہے خون کر دیا قبطی فرعون کے آدمی تو اسکو خون دیکھتے تھے اور سبطی قوم
کے آدمی اسکو پانی دیکھتے تھے اور لوگ مصر کے اسی نہر سے پانی پیا کرتے تھے اگر کوئی قبطی ان میں سے ہوا اسوقت پانی پیتا تو وہ خون ہو جاتا تھا اور بنی اسرائیل
میں سے کوئی اسکو اگر پیتا تو وہ پانی ہوتا تھا اور قبطی اسرائیلی سے کہتا کہ تو اپنے منہ میں پانی کو لیکر میرے منہ میں ڈالدے وہ اسرائیلی اپنے منہ میں پانی لیکر
قبطی کے منہ میں کلی کرتا تو وہ پانی اُس قبطی کے دہن میں جاکر خون ہو جاتا تھا جب بہت تنگ ہوئے تو حضرت موسیٰ سے جاکر کہا اگر یہ خون ہم سے دفع
ہو جاویگا تو ہم بنی اسرائیل کو چھوڑ دینگے جسوقت خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے خون کو دور کر دیا تو ان لوگوں نے بنی اسرائیل کو نچھوڑا خدا تعالیٰ
نے اُنپر برف یعنی برف سرخ کو بھیجا کہ پہلے اس سے کبھی اس قسم کو نہ دیکھا تھا اس میں بہت آدمی اُنکے مر گئے اور اسوقت اُنہوں نے بہت
زاری کی اور تنگ ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ اور جسوقت واقع ہوا اوپر اُنکے عذاب اور تفسیر اول میں جتنے کہ گزر گئے
اور حضرت صادق کی روایت میں آیا ہے کہ وہ برف سرخ تھی لیکن استعمال اسکا عذاب کے معنی میں ہے فرمایا ہے خدا نے کہ جسوقت واقع ہوا اوپر اُنکے کوئی عذاب
ان عذابوں مذکورہ میں سے تو قَالُوا کہا اُنہوں نے نہایت عاجزی اور زاری سے کہ يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ اے موسیٰ دعا کر تو واسطے ہمارے
پروردگار اپنے سے بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ساتھ اسچیز کہ عہد کیا ہے نزدیک تیرے پروردگار تیرے نے کہ جسوقت تو دعا کریگا تو میں قبول کرونگا اور یا یہ کہ
کیا ہے کہ اگر وہ لوگ قبول کریں اور ایمان لائیں تو میں عذاب کو اُنسے رفع کروں ہیں تو واسطے ہمارے دعا کر کہ وہ عذاب کو ہمسے دفع کرے لَئِنْ كَشَفْتَ
عَنَّا الرِّجْزَ البتہ اگر دور کریگا تو ہمسے عذاب کو تو لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ البتہ ایمان لائینگے ہم واسطے تیرے کہ تجھکو پیغمبر حق جانینگے اور تیری نبوت کا اقرار
کرینگے وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور البتہ بھیجینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو جہاں چاہے تو لیجا خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ
الرِّجْزَ پس جسوقت دور کیا ہمنے اُنسے عذاب کو موسیٰ کی دعا کے سبب إِلَى أَجَلٍ ایک مدت تک هُمْ بَالِغُوهُ کہ وہ پہنچنے والے اسکے تھے یعنی اُنکے غرق ہونے

تب تو اذا ہم ینکثون ناگاہ وہ توڑ دیتے تھے عہد کو اور کہتے ہیں کہ جسوقت کہ حضرت موسیٰ جادوگروں پر غالب ہوئے تھے تب تک فرعون کو اور اسکی
قوم کو سمجھایا اور انکو ایمان لانیکی کوشش کی اور دین حق کیطرف انکو بلایا لیکن کوئی انمین سے ایمان نہ لایا جب ایسا حال ہوا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ فانتقمنا منہم پس ارادہ کیا انتقام کا ہمنے ان سے اور بدلا لینا چاہا کہ بدترین عذاب انکو پہنچاوین فاغرقناہم فی الیم پس ڈبو دیا ہمنے انکو
بیچ دریا کے بانہم کذبوا بسبب اسکے کہ تحقیق انہوں نے جھٹلایا اور تکذیب کی بآیاتنا ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے کہ وہ معجزے ہمارے
پیغمبر کے تھے وکانوا عنہا غافلین ۔ اور تھے وہ ان سے غفلت کرنیوالے کہ انمین تامل اور فکر نہین کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے موسیٰ
کی دعا سے رجز کو ان سے دور کر دیا تو بنی اسرائیل کو انہوں نے چھوڑ دیا لیکن ایمان نہ لائے اور جسوقت بنی اسرائیل کو چھوڑ دیا تو وہ حضرت موسیٰ کے پاس جا کر جمع
ہوئے اور حضرت موسیٰ انکو ہمراہ لیکر مصر سے باہر نکل گئے اور جو کوئی کہ فرعون کے خوف سے بھاگ کر چلا گیا تھا وہ بھی موسیٰ کے پاس آ پہنچا اور فرعونکو انکے مصر سے
چلے جانیکی خبر ہوئی ہامان نے فرعون سے کہا کہ مین تجھکو کیا کہتا تھا کہ بنی اسرائیل کو مت چھوڑ اور اب موسیٰ کے پاس جمع ہو گئے ہیں فرعون نے لشکر کو
اکٹھا کیا اور شہروں سے آدمی طلب کر کے موسیٰ کی طلب مین شہر سے باہر نکلا اور دریا بنی اسرائیل کیواسطے شق ہو گیا وہ تو پار اتر گئے اور فرعون کے لوگ
مع فرعون کے غرق ہو گئے اور مفصل انکے غرق ہونیکی کیفیت انشاء اللہ تعالیٰ سورہ شعراء مین آئیگی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرعونیون کو ہمنے ڈبو دیا و
اورثنا القوم الذین کانوا یستضعفون اور وارث کیا ہمنے اس قوم کو جو کہ تھے وہ کہ ناتوان شمار کئے جاتے تھے فرعونیوں کے نزدیک اور ان کے
ہاتھ مین وہ ذلیل تھے ایسے بیچاروں اور عاجزوں کو ہمنے بعد غرق ہونے فرعونیوں کے ان فرعونیوں کا جو کہ بڑے زبردست تھے وارث کیا مشارق
الارض ومغاربہا مشرقوں زمین کا اور مغربوں اس زمین کا التی بارکنا فیہا وہ زمین کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے بسبب ارزانی کے
یا بسبب کثرت ہونے انبیاء کے کہ وہ زمین شام اور مصر کی تھی وتمت کلمت ربک الحسنیٰ اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی نیک اور اچھی
علیٰ بنی اسرائیل اوپر بنی اسرائیل کے جو کہ ہمنے ان سے وعدہ کیا تھا اسکو وفا کیا بما صبروا بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا انہوں نے کروہات اور
بلیات پر ودمرنا اور ہلاک کیا ہمنے یعنی خراب کیا ہمنے ما کان یصنع فرعون وقومہ جو کہ بناتا تھا فرعون اور قوم اسکی کہ بڑے بڑے محل
الربع
اور بالاخانے اور قلعے وغیرہ جو تیار کرتے تھے تو سب کو ہمنے ویران کیا وما کانوا یعرشون اور جو کہ تھے وہ بلند کرتے انگوری بیلوں کو ٹٹیوں اور کوٹھوں
اور پایوں پر بلند کرتے تھے وہ عمارتوں کو انکو سب کو ویران اور تباہ کیا ہمنے کہ انکے بنانیوالے اور مالک اور انمین بیٹھنے والے اور دربار کرنیوالے ایکدفعہ ہی فنا ہو گئے
دنیا کی زندگی کا نہین ہے اعتبار ایسے ہی جاہ و مال کا دنیا میں ہمیشہ کوئی رکھتا یہاں پھرا ہوا اور بعد مرنیکے یہ جاہ اور مال کسی کا نہین رہا
فرعونیوں کا حال ہے عبرت کیلئے کہ کیسے پرورش ہوئے اور کیسے مالدار تھے جب عذاب الٰہی مین ناگہان آئے تو جاہ و مال کچھ کام نہ آیا انکو
اور فرماتا ہے خدا کہ وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر اور گذرا اور پار اتارا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت اور بے غدغہ فاتوا علیٰ قوم پس
وہ آئے اوپر ایک قوم کے یعنی ملک شام میں پہنچے اور دیکھا انکو بنی اسرائیل نے کہ یعکفون علیٰ اصنام لہم قیام کرتے ہیں وہ اوپر پرستش بتوں کی
کہ واسطے انکے تھے کہتے ہیں کہ وہ بت بصورت گاؤ کے تھے اور جسوقت بنی اسرائیل نے ان لوگوں کو بتوں کی پرستش کرتے ہوئے دیکھا تو قالوا کہا انہوں نے
حضرت موسیٰ سے کہ یاموسیٰ اجعل لنا الٰہا اے موسیٰ مقرر کر دے تو واسطے ہمارے ایک معبود کو ایک تصویر بنا کہ ہم بھی پرستش کیا کرین کما لہم
آلہۃ جیسے کہ واسطے ان لوگوں کے معبود ہیں اور وہ انکی پرستش کرتے ہیں قال انکم قوم تجہلون کہا موسیٰ نے کہ تحقیق تم وہ قوم ہو کہ
جہالت کرتے ہو کہ خدا کے غیر کی عبادت کرنی چاہتے ہو ان ہؤلاء تحقیق یہ لوگ بت پرست وہ ہیں کہ متبر ہلاک اور شکست کیگئی ہے
ما ہم فیہ وہ چیز کہ وہ لوگ بیچ اسکے ہیں وباطل ما کانوا یعملون اور باطل ہے وہ چیز کہ ہیں وہ عمل کرتے یعنی دین انکا کہ وہ عبادت
بتوں کی ہے عنقریب خدا تعالیٰ انکو درہم اور برہم کریگا اور ان بتوں کو انکی ہمارے ہاتھوں سے پارہ پارہ کر دیگا اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو بطور تعجب
کے سمجھایا کہ کیا مجھسے یہ ہو سکتا ہے کہ سوا خدا پاک کے تمہارے واسطے کوئی معبود مقرر کرون کہ تم اسکی پرستش کیا کرو چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

قَالَ کہا موسیٰ نے أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا کیا سوا خدا کے طلب کروں میں تمہارے لئے معبود کو وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ اور حالانکہ
کہ اُس خدا نے بزرگی دی ہے تمکو اوپر عالم کے لوگوں کے جو کہ اُس زمانہ میں ہیں کہ طرح طرح کی نعمتیں تمکو عطا کیں اور دو پیغمبر تم میں بھیجے ہیں یعنی میں اور بھائی میرا
ہارون اور فرعونیوں سے تمکو نجات دی اور اُنکے مال اور شہر تمہارے تصرف میں کئے اور سوا اسکے کثرت سے تمپر احسان کئے ہیں اور باوجود اسکے پھر چاہتے ہو تم کہ
اُسکو چھوڑ کر اُسکے غیر کی پرستش کرو اور اب خدا تعالیٰ خطاب کرتا ہے کہ ان بنی اسرائیل کیطرف جو کہ ہمارے پیغمبر صلعم کے زمانہ میں تھے اور اپنی نعمتیں اور
احسان یاد دلاتا ہے جو کچھ کہ اُنکے باپ دادا پر کئے ہیں اور اُنکے باپ پر احسان کرنا گویا کہ اُنپر احسان کرنا ہے اسواسطے خدا تعالیٰ اُنکی طرف خطاب کرکے
فرماتا ہے کہ وَإِذْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت کہ نجات دی ہمنے تمکو لوگوں فرعون کے سے کہ وہ يَسُومُونَكُمْ
سُوءَ الْعَذَابِ پہنچاتے تھے تمکو بڑا عذاب اور وہ عذاب یہ تھا کہ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ قتل کرتے تھے وہ بیٹوں تمہارے کو
زندہ رکھتے تھے وہ عورتوں تمہاری کو کہ بیٹوں کو قتل کر لینے سے تو تمہاری نسل منقطع ہو جاوے اور عورتوں کو اسلئے زندہ رکھتے تھے سو مقصود اُنکا یہ تھا کہ اُنسے اپنی خدمت
کروائیں وَفِي ذَٰلِكُم اور بیچ اسکے یعنی تمہارے ہاتھ آئیں بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ آزمائش ہے پروردگار تمہارے کیطرف سے بڑی ۱۴ ع ۱۴ ۶
اور یا یہ کہ تمہارے عذابوں میں بلا اور محنت تھی بڑی اور کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ بعد ہلاک ہونے فرعونیوں کی تمہارے
واسطے ایک کتاب کو میں لاؤنگا کہ جسمیں سب احکام مذکور ہوں پس جسوقت فرعونیوں کے ہاتھوں سے نجات پائی تو وہ کتاب اُنہوں نے موسیٰ سے طلب کی
حضرت موسیٰ نے خدا تعالیٰ سے اُس کتاب کی درخواست کی کہ اُس کتاب کو بھیجدے حضرت موسیٰ کو خدا کا حکم ہوا کہ تیس روزے رکھو اور بعد اُسکے
کوہ طور پر حاضر ہو کہ تجھسے باتیں کروں حضرت موسیٰ نے تمام ماہ ذیقعد میں تیس روزے رکھے اور کوہ طور کو روانہ ہوئے اُنکے منہ میں روزوں کے اور بسبب روزوں کے
جو منہ میں اُنکے بو آتی تھی اسواسطے مسواک کی کہ خدا تعالیٰ سے کلام کرنا ہوگا فرشتوں نے کہا کہ اے موسیٰ ہم تیرے منہ سے مشک کی خوشبو سونگھتے تھے اب
تو نے مسواک کرکے اُسکو دور کر دیا اور یا اسواسطے اُن فرشتوں نے کہا کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بہتر ہے جب موسیٰ نے
مسواک کی تو خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ دس روزے اور رکھو اور یہ پہلا دہا ذیحجہ کا تھا جسمیں توریت نازل ہوئی تھی اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور
فرماتا ہے کہ وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا واسطے کتاب دینے کے اور راتوں کا حساب ماہ قمری کا جو
چاند کے دیکھنے پر ہے اور دیکھا جاتا ہے وہ رات کو اسواسطے خدا تعالیٰ نے تیس راتیں بیان کیں اور مراد اُس سے تیس رات اور دن ہیں تو دلالت کرتا ہے اُسپر
بعد تیس شب کے خدا تعالیٰ نے دس روز اور زیادہ کئے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَأَتْمَمْنَاهَا اور تمام کیا ہمنے اُن تیس کو بِعَشْرٍ ساتھ دس روز
فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ پس تمام ہوا وقت پروردگار اُسکے کا جو کہ مقرر کیا تھا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً چالیس راتیں اور میقات اُس وقت کو کہتے
ہیں کہ جو واسطے عمل کے اُسکے مقرر ہوتا ہے وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اور کہا موسیٰ نے واسطے بھائی اپنے ہارون کو جسوقت واسطے
لینے کتاب کے کوہ طور پر جانے لگے کہ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے وَأَصْلِحْ اور درستی کر تو میرے کام کو اُنکے دین کے مقدمہ
میں وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ اور مت پیروی کر تو طریقہ فساد کرنے والوں کی جسوقت کہ وہ تجھکو طرف فساد کی بلاویں اور غور کرنا چاہئے
کہ حضرت موسیٰ چالیس دن کیواسطے کوہ طور پر جاتے تھے تو ان تھوڑے سے دنوں کیواسطے بھی ہارون کو اپنا خلیفہ کیا بھلا کون عاقل باور کریگا کہ پیغمبر
آخر الزمان دنیا سے جاویں اور بدون خلیفہ کئے ہوئے امت کو چھوڑ جاویں ہرگز عقل سے بہرہ نہیں رکھتے ہیں وہ لوگ کہ جو کہتے ہیں کہ رسول خدا بدون خلیفہ
کئے ہوئے دنیا سے رحلت کر گئے اور حضرت کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ واسطے لینے توریت کے مع ستر برگزیدگان بنی اسرائیل کوہ طور پر گئے اسوقت
میں کہ جو وقت خدا تعالیٰ نے واسطے جانیکے مقرر کر دیا تھا اور وہاں پہنچکر موسیٰ نے خدا تعالیٰ سے کلام کیا بدون واسطے غیر کے جیسے کہ خدا فرشتوں سے
کلام کرتا ہے کہتے ہیں کہ درخت میں آواز پیدا کر دی تھی وہاں سے آواز آتی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ ابر میں سے آواز آتی تھی اُسمیں آواز پیدا
کر دی تھی اور یہ ستر آدمی جو ہمراہ گئے تھے یہ حجاب کے باہر کھڑے ہوئے آواز کو سنتے تھے بعد سننے آواز کے اُن لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰ ہمنے

کچہ سُنا ہی لیکن ہم نہین جانتے کہ وہ کلام خدا کا تہا یا کسی غیر کا ہم کو یقین نہ آئیگا جبتک کہ ہم خدا کو اپنی آنکہون سے نہ دیکہین ہر چند حضرت موسیٰ نے عذر کیا اور
کہا کہ خدا تعالی قابل دیکہنے کی نہین ہی اسکا دیکہنا محال ہی لیکن اُن لوگون نے قبول نکیا اور کہا کہ تو خدا تعالی سے سوال کر دیکہنے کا اور دیکہلو کہ کیا
جواب آتا ہے موسیٰ نے انکی نادانی سے سوال کیا دیکہنے کا کہ اے خدا تو اپنے تئین مجہکو دکہلا دے اور اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَمَّا
جَآءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا اور جسوقت آیا موسیٰ واسطے مقرر کئے ہوئے ہمارے یعنی جو وقت کہ ہمنے واسطے آنیکے مقرر کیا تہا اسوقت آیا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ
اور کلام کیا اُس سے پروردگار اسکے نے یعنی خدا تعالی نے درخت مین آواز پیدا کرکے کلام اپنا سُنایا اور تبیان مین لکہا ہی کہ جسوقت خدا تعالی نے چاہا کہ موسیٰ
سے کلام کرے حکم کیا کہ گرد کوہ کے سات فرسخ تک تاریکی ہو جاوے اور جسوقت موسیٰ نے قدم اُس تاریکی مین رکہا تو دو فرشتہ کہ آدمی کی پاس تہے اُن سے بعضے
دور ہو گئے اور آسمان اُنکو دکہلایا تو ملائکہ کو اُنہون نے دیکہا ہوا مین کہڑے ہوئے کہ عرش اعظم اُنپر ظاہر ہوگیا اور بعد اسکے خدا تعالی نے موسیٰ سے کلام کیا
کہتے ہین کہ چوبیس ہزار کلمے سنا ہی اور ایک روایت مین چورانوے ہزار لکہا ہین اور بعضے کہتے ہین کہ کُل ایک کلمہ سنا ہی اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت موسیٰ مناجات
سے فارغ ہوئے تو وہ ستر آدمی کہ ہمراہ تہے اور حجاب کے باہر کہڑے تہے اُنہون نے کہا کہ اے موسیٰ تو نے کچہ سنا ہی لیکن نہین معلوم کہ کلام خدا کا تہا یا کسی اور کا
ہم ہرگز یقین نہین کرینگے خدا کا جبتک کہ اسکو اپنی آنکہو سے نہ دیکہین ہر چند حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ دیکہنا خدا کا محال ہے ہرگز اسکو دیکہہ نہین سکتے ہین لیکن
اُن لوگون نے قبول نکیا اور کہا کہ تو دیکہنے کا سوال کر دیکہہ تو کیا جواب آتا ہے حضرت موسیٰ نے زبانی اپنی قوم کے قَالَ رَبِّ اَرِنِیۡۤ کہا کہ اے
پروردگار میرے دکہلا تو مجہکو اپنے تئین کہ اَنۡظُرۡ اِلَیۡكَ نظر کرون مین طرف تیرے قَالَ کہا خدا نے موسیٰ کو جواب مین کہ لَنۡ تَرٰىنِیۡ ہرگز
دیکہہ سکیگا تو مجہکو وَلٰكِنِ انۡظُرۡ اِلَى الۡجَـبَلِ اور لیکن نظر کر تو طرف پہاڑ کے فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ پس اگر ٹہیرا رہے وہ پہاڑ جگہ اپنی پر
جسوقت کہ تجلی کرون مین اسپر اور نور میرا اسپر پڑے تو فَسَوۡفَ تَرٰىنِیۡ پس قریب ہی کہ دیکہیگا تو مجہکو اور اگر پہاڑ کو وہ قدرت اور قوت نہو تو مجہکو نہ دیکہہ
سکیگا تو فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ پس جسوقت کہ تجلی کی پروردگار اسکے نے یعنی ظاہر کیا نور اپنی عظمت کا اور یا نور عرش کا بمقدار ناکے سوئی کے روشن
لِلۡجَبَلِ واسطے اس پہاڑ کے جَعَلَهٗ دَكًّا کر دیا اُس پہاڑ کو ریزہ ریزہ وَّخَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا اور گر پڑا موسیٰ بیہوش ہو
ہول ریزہ ریزہ دیکہنے پہاڑ کے سے اور کہتے ہین کہ وہ بیہوشی روز پنجشنبہ سے جمعہ کی شام تک تہی اور وہ ستر آدمی ہمراہی مر گئے فَلَمَّاۤ اَفَاقَ پس
جسوقت ہوش مین آیا موسیٰ تو قَالَ کہا اُسنے کہ سُبۡحٰنَكَ پاک ہی تو اے پروردگار میرے ہر عیب اور نقصان سے اور آنکہ کے دیکہنے سے تُبۡتُ اِلَیۡكَ
توبہ کی مینے طرف تیری ایسا سوال کرنے سے وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اور مین اول ایمان لانیوالون عظمت اور جلال تیرے کا ہون کہ تجہکو کوئی
نہین دیکہہ سکتا ہی تبیان مین لکہا ہے کہ نور الہی نے جسوقت پہاڑ پر تجلی کی تو وہ ریگ روان ہوگیا اور قیامت تک زمین مین چلا جائیگا اور حضرت باقر
اور حضرت صادق علیہما السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت سوال کیا موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دیکہنے کا تو فرمایا پروردگار نے کہ ہرگز نہ دیکہہ سکیگا تو اور لیکن
نظر کر تو طرف پہاڑ کے اگر وہ اپنی جگہ ٹہیرا رہے تو تو بہی قریب ہی کہ دیکہیگا تو مجہکو پس جسوقت موسیٰ پہاڑ پر چڑہے تو دروازہ آسمان کا کہولا گیا اور ملائکہ فوج
فوج نازل ہوتی اور ہاتہو مین اُنکے ستون تہے اور سر پر اُنکے نور تہا وہ حضرت موسیٰ کے سامنے سے فوج فوج ہو کر گذرتے تہے اور کہتے تہے کہ اے پسر عمران کے
ثابت رہ تو کہ بڑا سخت سوال کیا ہی تو نے اور موسیٰ وہان کہڑے ہوئے تہے یہانتک کہ تجلی کی پروردگار نے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ بیہوش
ہو کر گر پڑا اور جب ہوش مین آیا تو کہا کہ مین اول ایمان لانیوالون مین سے ہون اور دوسری روایت حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ جسوقت موسیٰ نے
دیکہنے کا سوال کیا تو ایک موضع مین موسیٰ کی بٹہنے کو خدا نے فرمایا اور پہر ملائکہ کو حکم کیا کہ فوج فوج موسیٰ کے سامنے سے گذرین مثل رعد اور برق اور کڑک اور
چمک کی پس جسوقت لشکر ملائکہ کا موسیٰ کی سامنے سے گذرے تو گوشت اُنکی شانون کا کانپنے لگا اور سر کو اُٹہا کر اپنے پروردگار کا اُنسے سوال کرتے تہو وہ کہتے تہے
کہ آنیوالا ہی نور اُسکا اور کہتے تہے کہ بڑا سوال کیا تو نے اے پسر عمران اور ایک روایت مین ہے کہ آگ نے موسیٰ کو احاطہ کر لیا تہا تا کہ ہول کہا کر تاب تجلی
دیکہنے سے بہاگ نجاوے اور موسیٰ بیہوش ہو کر گرا اور مر گیا اور جسوقت خدا تعالی نے پہر اُسمین روح داخل کی تو ہوش مین آیا اور کہا کہ مین اول ایمان

الربع ستة عشر

لاینوالا نہین ہی ہون اور وہب بن امیہ نے روایت کی ہی کہ جسوقت موسیٰ نے خدا کے دیکہنے کا سوال کیا ہے تو خدا تعالیٰ نے اُسوقت ایک ابر کو بھیجا کہ اُسمین
گرج اور بجلی بہی بس گرد اُس پہاڑ کے وہ ابر چہا گیا اور ملائکہ کو آسمانونکے حکم کیا کہ تم جاؤ اور موسیٰ سے کہو کہ تونے بڑی جرأت کی کہ جو ایسا سوال کیا ملائکہ
اُس پہاڑ پر پہنچے اور چار فرسخ تک اطراف اور جوانب سے اُس پہاڑ کو گہیر لیا پہلے فرشتے آسمان اول کی بصورت گاوان موسیٰ پر ظاہر ہوئے تسبیح پڑہتے
ہوئے اور مثل رعد کے گرجتے ہوئے اور بعد اُسکے ملائکہ آسمان دوم کے ظاہر ہوئے شیر کی صورت مین ہیبت ناک آوازسے مثل رعد کے تسبیح پڑہتے ہوئے موسیٰ
اُنکی صورتین دیکہکر لرزنے لگے اور ڈرے اور مارے خوف کے بال اُنکے بدن پر کہڑے ہوگئے موسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا سوال کرنیسے مین نادم ہوا مجہکو
اپنے فضل اور کرم سے ان ہولون سے نجات بخش ملائکہ کے پیشوا نے کہا کہ اے موسیٰ جلدی جزع اور فزع کرینگا تو صبر کر تاکہ زیادہ اس سے تو دیکہے اور بعد
اُسکے تیسرے آسمان کے فرشتے نازل ہوئے کرگسونکی صورتونمین مانند آواز رعد کی آواز کرتے ہوئے اور تسبیح پڑہتے ہوئے اور آگ کے شعلے اُنکے مونہونکے اندر سے
نکلتے تہے قریب تہا کہ پہاڑ اُنکی ہیبت اور دہشت سے پہٹ جاوین اور جدا جدا ہو جاوین اور بعد اُسکے چوتہے آسمان کے فرشتے نازل ہوئے کہ صورت اُنکی
کسی حیوان کی مشابہ نہی اور عجیب غریب اُنکی صورتین تہی برنگ آتش اور آواز اُنکی تسبیح کی تیسرے آسمان کے فرشتونسے زیادہ تہی اور بعد اُسکے پانچوین
آسمان کے فرشتے نازل ہوئے اُس ہیبت سے کہ موسیٰ اُنپر نگاہ نکر سکے اور بدن پر اُنکے لرزہ پڑ گیا اور رونے لگے اُن فرشتون کے پیشوا نے کہا کہ اے موسیٰ تہم
اور صبر کر کہ اس سے زیادہ تو دیکہے گا کہ جسکے دیکہنے کی طاقت نہو گی تجہکو اور بعد اُسکے چہٹے آسمان کے فرشتے نازل ہوئے کہ ہاتہون مین ہر ایک کے ایک درخت آگ
کا تہا مانند درخت خرما کے اور لباس اُنکا آگ کا تہا اور ایک بڑی آواز سے وہ تسبیح خدا کرتے تہے اور تسبیح اُنکی یہ تہی کہ سبوح قدوس رب العزۃ ابدا لا یموت
موسیٰ نے بیطاقت ہوکر کہا کہ خداوندا پسر عمران کی خبر لے کہ مرنیکے قریب پہنچا ہو اگر یہانسے جانیکا ارادہ کرون تو جلجاؤن اور اگر یہان ہونگا تو مرجاؤ
گا چہٹے آسمان کے فرشتونکا پیشوا آیا کہ اے موسیٰ بے صبری مت کر کہ اس سے زیادہ عجیب دیکہے گا تو اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے آسمان ہفتم کے فرشتونکو
کہا کہ حجاب کو پہاڑ دو اور تہوڑا سا نور عرش کے نورمین سے اُس پہاڑ پر چمکاؤ اور ظاہر کرو اُن فرشتون نے حجاب کو اُٹہایا اور جسقدر کہ حکم تہا نور عرش
مین سے اُس قوم پر چمکایا جسوقت پہاڑ پر وہ نور چمکا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور جو پتہر اور درخت کہ اُسکے گرد تہا اُس نور کی عظمت سے مثل غبار کے
ہوگیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے گویا کہ روح اُنکی بدن سے مفارقت کرگئی فرشتون نے آوازین تسبیح کی بلند کین خدا تعالیٰ نے اُس پتہر
کو کہ جسپر موسیٰ تہا بلند کردیا کہ صاعقہ کی آگ سے محل بچاوے اور ایک آتش عظیم آسمان سے آئی اور اُن ستر آدمیون کو جو موسیٰ کے ہمراہ تہے جلادیا
اور لطف و کرم خدا کا موسیٰ کی حال کے شامل تہا اور وہ ہوش مین آئے اور اس آیت سے اور روایت سے اور پہلی دو روایتین کہ اس روایت کی موافق
ہین اُن سب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا آنکہونسے دیکہنا محال ہے اور کیونکر محال نہو کہ نہ تو خدا کیواسطے جسم ہے اور نہ جہت ہے اور جس
چیز کیواسطے جسم اور جہت نہو اُسکو ہرگز نہین دیکہہ سکتے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بعض اعراض کا دیکہنا مثل آواز اور مزہ کے ممکن ہے پس خدا
کا دیکہنا بہی ممکن ہی قطع نظر حماقت قائل اس قول کے سے جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو خدا مثل اعراض کے نہین ہی اور دوسرے یہ کہ جنابتک
اعراض کیواسطے جسم اور جہت نہونگی تو اُنکو ہرگز نہین دیکہہ سکتے اسواسطے کہ وہ چیز دیکہی جاتی ہے کہ جسکی طرف کو نگاہ روانہ ہو اور اُسپر جاکر
ٹہیرے اور اعراض مجسم نہین ہے اور اگر اُنکے واسطے جسم ہوگیا تو وہ اعراض اپنی حالت پر باقی نرہے اور دیکہو ہوا کہ واسطے اُسکے ایک جسم
لیکن جسم اُسکا شفاف جوہر ہی اسواسطے وہ دکہلائی نہین دیتی اور خدا تعالیٰ کہ بدرجہا اُس سے زیادہ لطیف ہے اور اُسکے جسم اور جہت نہین
ہی وہ کیونکر دکہلائی دیگا البتہ اگر اُسکے واسطے جہت اور جسم کثیف مقرر کیا جائے تو دیکہنا اُسکا سہل ہے اور اس آیتمین حضرت موسیٰ پر
اعتراض نہین ہوسکتا کہ اگر کوئی کہے کہ دیکہنا خدا کا اگر ممکن نہتا تو حضرت موسیٰ نے باوجود علم عدم روایت کی خدا کے دیکہنے کا سوال
کیون کیا اسواسطے کہ حضرت موسیٰ نے ان ہمراہیونکے کہنے سے سوال کیا تہا جسوقت اُنہون نے کہا تہا کہ تو سوال کر اور دیکہہ تو کہ کیا جو
آتا ہے اسواسطے اُنکے کہنے سے سوال کیا اور خود جانتے تہے کہ دیکہنا خدا کا ممکن نہین ہے اور ہر چند حضرت موسیٰ نے عذر کیا لیکن اُن لوگون نے

تھا اور کہا کہ جبتک ہم خدا کو نہ دیکھینگے تو ایمان نہ لائینگے اور حضرت موسیٰ جانتے تھے کہ مین بار بار کا سوال کرونگا تو وہانسے انکار آئیگا اور اس سوال پر رہنا
ہوگا اسوقت اُن لوگون پر ظاہر ہو جائیگا کہ ہمارا سائل ہونا دیدار خدا کیواسطے نہایت بیجا تھا اسواسطے انکے اصرار کرنے پر سوال کیا بلکہ بعض روایات
معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت موسیٰ نے خدا کے دیکھنے کا انکار کیا اور فرمایا کہ دیکھنا خدا کا ممکن نہین ہے اور اُسکے ہمراہیون نے اصرار کیا اور کہا کہ خواہ مخواہ
خدا کے دیکھنے کا سوال ہی کرو تو اسوقت حضرت موسیٰ نے درگاہ مین خدا کی عرض کی کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ کیا کہتے ہین حکم ہو کہ جو کچھ یہ کہتے ہین تو
ویسا ہی کرو چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کلیم اللہ موسیٰ بن عمران اس امر کو نجانتا ہو کہ خدا کو نہین دیکھ
سکتے ہین یہانتک کہ سوال کرے دیکھنے کا فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کلیم اللہ جانتے تھے اس امر کو خدا تعالیٰ آنکھ کے دیکھنے سے پاک اور منزہ ہے
اور لیکن جسوقت کلام کیا اُس سے خدا نے اور برگزیدہ کیا اُسکو تو وہ اپنی قوم کیطرف پھرا اور خبر دی اُنکو کہ خدا تعالیٰ نے مجھسے کلام کیا ہے
اور مقرب اپنا کیا ہے اور راز اپنا مجھسے کہا ہے یہ سنکر اُن لوگون نے کہا کہ ہم ہرگز باور نکرینگے یہانتک کہ سنین ہم کانون اپنے سے جیسا کہ سنا ہے
تو نے اور انکی قوم سات لاکھ آدمی تھے انمین سے موسیٰ نے ستّر ہزار پسند کیے اور ان ستّر ہزار مین سے سات ہزار پسند کیے اور سات ہزار مین سے سات سو اختیار کیے اور سات سو مین سے
ستّر پسند کیے اور انکو ہمراہ لیکر طور کو روانہ ہوئے اور جسوقت وہان پہنچے تو ہمراہیون کو تو دامن کوہ پر چھوڑا اور خود حضرت موسیٰ اُسکے اوپر کوہ طور
پر چڑھ گئے اور وہان پہنچکر خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ تو مجھسے اور قوم کو میری کلام اپنا سنا خدا تعالیٰ نے کلام کیا اور ہمراہیون نے اوپر سے اور نیچے سے
اور داہنے سے اور بائین سے اور آگے سے اور پیچھے سے سب اطراف و جوانب سے کلام کو سنا اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے درخت مین آواز کو پیدا کر کے اُسی
طرف اُسکو پراگندہ اور منتشر کر دیا تھا یہانتک کہ انہون نے سب طرفون سے کلام کو سنا تب انہون نے کہا کہ ہم ہرگز یقین نکرینگے
کہ یہ کلام جو ہمنے سنا ہے یہ کلام خدا کا ہے یہانتک کہ دیکھین ہم خدا کو ظاہر مین اپنی آنکھون سے پس جسوقت اُن لوگون نے ایسی بڑی بات کہی
اور سرکشی کی تو خدا تعالیٰ نے ایک بجلی اُنپر بھیجی کہ اُس بجلی نے ان سب کو جلا دیا انکے ظلم کے سبب سے کہ وہ مر گئے حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ
خداوندا کیا کہونگا مین بنی اسرائیل سے جسوقت پھرونگا مین طرف اُنکے اور وہ کہین گے کہ تو اُنکو ہمراہ لیگیا تھا تو نے اُنکو قتل کیا ہے اسواسطے کہ
تو راستگو نہین تھا اُس امر مین کہ جو کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھسے کلام کرتا ہے خدا تعالیٰ نے اُنکو زندہ کر دیا اور اُسکے ہمراہ کر دیا پھر اُن لوگون نے موسیٰ
سے کہا کہ اگر تو خدا سے سوال کرتا کہ تجھکو اپنے تئین دکھلاوے کہ تو اُسکی طرف نظر کرے تو البتہ وہ قبول کرتا اور تجھکو دکھلاتا اور تو ہمکو خبر کرتا کہ کسطرح کا
وہ ہے اور ہم اُسکو خوب پہچانتے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اے قوم خدا تعالیٰ آنکھون سے نہین دیکھا جاتا اور نہ کوئی کیفیت ہے اُسکی واسطے کہ کسطرح کا
ہے وہ اور وہ علامات اور نشانیون سے پہچانا جاتا ہے اُن لوگون نے کہا کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائینگے تجھپر یہانتک کہ سوال کرے تو اُسکے دیکھنے کا
حضرت موسیٰ نے درگاہ خدا مین عرض کی کہ خداوندا تو سنتا ہے انکی گفتگو کو کہ یہ کیا کہتے ہین اور تو انکی صلاح اور نیکی کا زیادہ عالم ہے خدا تعالیٰ
نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ تو سوال کر مجھسے جو کچھ کہ اُن لوگون نے تجھسے سوال کیا ہے مین انکی جہالت کا تجھسے مواخذہ نکرونگا اسوقت
موسیٰ نے کہا کہ رب ارنی انظر الیک اور سواے اسکے یہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا ہے کہ اتہلکنا بما فعل السفہاء منا چنانچہ بعد اسکے آئیگا یعنی کیا ہلاک
کرتا ہے تو ہم کو ساتھ اُسچیز کے کہ کیا ہے بیعقلون نے موسیٰ نے اس فعل کو بیعقلونکی طرف منسوب کیا ہے اسواسطے کہ یہ فعل اُن لوگونکا تھا اور حضرت
موسیٰ نے انکی طرف سے کہا تھا اور سوال کرنا دیدار کا جو کہ محال ہے کمال بیعقلی ہے اور دوسری یہ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فقد سالوا موسیٰ اکبر من ذلک
فقالوا ارنا اللہ جہرۃ یعنی پس تحقیق سوال کیا انہون نے موسیٰ سے بہت بڑا اس سے پس کہا انہون نے کہ دکھلا تو ہمکو خدا کو ظاہر مین سے
معلوم ہوا کہ موسیٰ نے بالذات دیدار کا سوال نہین کیا بلکہ قوم کے اطمینان کو کہا تھا اسواسطے کہ موسیٰ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ قابل دیکھنے کے
نہین ہے نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کا دیکھنا محال ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے امر محال پر اپنے
دیکھنے کو معلق کیا ہے اسواسطے کہ فرمایا ہے کہ اگر پہاڑ وقت حرکت اور ریزہ ریزہ ہونیکے ٹھیرا رہے اور ساکن ہو تو مجھکو تو دیکھیگا اور یہ بعینہ

اجتماع ضدین ہے اور اجتماع ضدین محال ہے پس یہ کہنا خدا کا بھی تکہو نسو محال ہوا اور جسوقت کہ خدا کیواسطے نہ جسم ہو اور نہ کوئی جہت
مقرر ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسکو آنکہین دیکہہ سکین بدون جسم اور جہت کی بیشک یہ کہنا اُسکا محال ہوا اور سوی اسکے اور آیتون مین بھی مذکور ہوگا کہ خدا
کو نہین دیکہہ سکتے ۔ اور ایک نقل عجیب مشہور ہے کہ ایک روز ابو حنیفہ اپنے شاگردون سے کہتے تہے کہ مجھکو جعفر صادق کی تین باتین پسند نہین ہین ایک تو یہ
وہ کہتے ہین کہ خدا کو نہین دیکہہ سکتے بہلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو چیز کہ موجود ہو اسکو نہ دیکہہ سکین اور دوسری یہ کہ وہ کہتے ہین کہ شیطان کو عذاب کیا جاوے گا
آتش دوزخ سے بہلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ شیطان تو آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کو آگ کیا عذاب کریگی اور تیسری یہ کہ وہ کہتے ہین کہ بندہ فاعل مختار ہے
اپنے فعل کا اور حال یہ ہے کہ آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جو کرتا ہے وہ خدا کرتا ہے بندہ کو اپنے فعل مین اختیار نہین ہے بہلول دانا اس تقریر کو سنتے تہے انہون
نے ایک ڈہیلا اٹہا کر ابو حنیفہ کی پیشانی پر مارا لوگ بہلول کو پکڑ کر خلیفہ کے پاس لیگئے خلیفہ نے پوچہا تو کہا کہ مینے کاہے کو مارا ہے یہ کہتا تہا کہ بندہ کا کچہ اختیار
نہین ہے جو کرتا ہے خدا کرتا ہے اسکے مذہب مین خدا نے مارا ہے خدا سے اپنا عوض لیوے اور یہ کہتا تہا کہ جو چیز موجود ہے اسکا دیکہنا ممکن ہے اسواسطے بیشک خدا کو
بھی دیکہین گے کہ وہ موجود ہے اب مین کہتا ہون کہ یہ جو کہتا ہے کہ ڈہیلا مارنے سے میری پیشانی مین درد ہو گیا ہے مجھکو یہ اس درد کو دکہلاوے اگر وہ موجود
ہے اسکی پیشانی مین اور یہ کہتا ہے کہ شیطان کو آگ کیا عذاب کریگی کہ وہ خود آگ سے پیدا ہوا ہے مین کہتا ہون کہ مٹی کے ڈہیلے نے اسکو کیونکر عذاب دیا
یہ تو خود مٹی سے بنا ہوا ہے مٹی سے مٹی کو کیا تکلیف ہوگی ابو حنیفہ یہ سنکر بہت نادم ہوئے اور بہلول جو داماد خلیفہ کے تہے انکو کچہ نکہہ سکے اور جسوقت حضرت
موسیٰ ہوش مین آئے تو انکی تسلی کیواسطے اور واسطے دور کرنے رنج کے انکو پہونچا تہا **قال** خدا تعالیٰ نے کہا **یا موسیٰ انی اصطفیتک** اے موسیٰ
تحقیق مینے برگزیدہ کیا ہے تجھکو **علی الناس** اوپر آدمیون کے جو تیرے زمانہ مین ہین **برسلٰتی** ساتہ پیغامون اپنے کے کہ تیرے ذریعے سے لوگون کو پہونچاؤ
وبکلامی اور ساتہ کلام اپنے کے کہ بدون واسطے کے مین تجہسے باتین کرون **فخذ ما اٰتیتک** پس لے تو اس چیز کو کہ دی ہے مینے تجھکو یعنی جو کچہ احکام میرے
توریت مین ہین ان پر عمل کر تو **وکن من الشٰکرین ۰** اور ہو تو شکر کرنیوالون مین سے اس نعمت بزرگ پر اور کہتے ہین کہ سوال دیدار خدا کا عرفہ کے
روز تہا اور روز قربان دیکہنے کو ہوا تہا اور توریت بہی اسی روز دیکہنے کو عنایت ہوئی تہی بعد شہین آئے موسیٰ کی اور حضرت صادق سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ
کو وحی کی کہ اے موسیٰ تو جانتا ہے کہ مینے تجھکو کسواسطے برگزیدہ کیا ہے ساتہ کلام اپنے کے سو تو خلقت اپنی کو موسیٰ نے کہا کہ اے پروردگار میرے کسواسطے تو نے مجہ کو
برگزیدہ کیا ہے خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰ مینے تمام بندون اپنے کو آزمایا پس پایا مینے خوار اور ذلیل کرنیوالا اپنے نفس کو میرے واسطے سوا تیرے
کہ تحقیق تو جسوقت نماز پڑہتا ہے تو رخسارہ اپنے کو خاک پر رکہتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ **وکتبنا لہ فی الالواح** اور لکہا ہمنے واسطے اُس موسیٰ کے
بیچ تختیون کے **من کل شیء موعظۃ وتفصیلا لکل شیء** ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کے واسطے ہر چیز کی یعنی ان تختیون مین جو
خدا نے اپنی قلم قدرت سے لکہی تہی حلال و حرام امر اور نہی کی نصیحت ہے اور ہر ہر چیز کا بیان تہا اسمین اور موعظہ حال ہے یا مفعول ہے اور کہتے ہین
کہ وہ بارہ تختیان تہین اور طول ہر تختی کا بارہ گز کا تہا اور یاقوت سرخ کی تہین وہ تختیان اور مثل نگین انگشتری کے تہین کندہ ہوتا تہا اور ایک روایت مین
یہ ہے کہ وہ تختیان کہ جنپر توریت لکہی ہوئی تہی زمرد سبز کی تہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ تختیان اسقدر تہین کہ بار ستر اونٹ کا تہا اور حضرت صادق
سے جفر کے حال مین روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر تختیان نازل کی تہین اسمین بیان ہر چیز کا ہے جو کچہ کہ ہو لیا ہے اور جو کچہ کہ ہونیوالا ہے قیامت
تک پس جسوقت گذر گئے دن حضرت موسیٰ کی عمر کے تو خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰ امانت سونپ دے تو ان تختیون کو کہ جو بہشت کی زبرجد
کی ہین اُس پہاڑ مین کہ نام اسکا زینم ہے موسیٰ اُس پہاڑ پر آئے تو وہ ایک جگہ سے پہٹ گیا اور موسیٰ نے وہ تختیان لپیٹ کر اسمین رکہدین وہ پہاڑ بجگہ
پیوستہ اور باہم ہو گیا اسوقت سے وہ تختیان اُس پہاڑ مین تہین یہانتک کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر صلعم کو پیغمبر کرکے بہیجا تو کچہ سوار حضرت کے زمانہ مین
یمن سے روانہ ہوکر حضرت کی خدمت مین آتے تہے جسوقت وہ سوار اس پہاڑ پر پہنچے کہ جسمین وہ تختیان تہین وہ پہاڑ پہٹ گیا اور وہ تختیان اسیطرح
لپٹی ہوئی تہین جیسی کہ موسیٰ نے رکہی تہین اُس پہاڑ مین سے باہر نکل پڑین اور ان سوارون نے انکو لیلیا جسوقت انکے ہاتہہ مین آئین تو انکے

دونین یہ کہ اُن تختیوں مین نظر مت کرو اور اُنکو ایک ہیبت اُن تختیونکی ہوگئی یہانتک کہ جناب سوء خدا کے پاس نازل کیا اور اُن تختیونکی اور سوارونکے پاس اُن تختیون کو آنیکی رسولخدا کو خبر کی جسوقت وہ سوار حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سلام کیا تو حضرت ہی نے ابتدا کی اور اُن تختیون کو سوارونسے طلب کیا اُن سوارون نے پوچھا کہ آپکو کسنے خبر کی ہے فرمایا کہ میرے پروردگار نے خبر کی ہے اور وہ تختیان ہین کہ جو تمہارے پاس ہین اُس سوارون نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوئے اور وہ تختیان حضرت کے روبرو رکھین حضرت نے اُنکو دیکھا اور پڑھا زبان عبرانی ہین وہ کندہ ہوئی تہین بعد اسکے حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو بلا کر وہ تختیان اُنکے سپرد کین اور فرمایا کہ اسمین علم اولین و آخرین ہے اُنکو تو اپنے پاس رکھ اور یہ تختیان موسیٰ کی ہین اور مجھکو پروردگار نے حکم کیا ہے کہ اُنکو تیرے سپرد کرون جناب امیر نے عرض کی کہ مین اچھی طرح اُنکو پڑھ نہین سکتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھسے کہا ہے کہ تو علی سے کہہ کہ اُن تختیون کو شب کو اپنے سر کے نیچے رکھے جسوقت صبح کو اُٹھے گا تو اُنکا پڑھنا اسکو معلوم ہو جاویگا حضرت علی نے شب کو اُن تختیونکو اپنے سر کے نیچے رکھا اور صبح کو اُٹھے تو اُنکا پڑھ لینا معلوم ہو گیا اور جو کچھ اُس مین تہا خدا تعالے نے حضرت علی کو تعلیم کر دیا اور جناب سوء خدا نے اُن تختیونکی نقل کا حکم دیا ایک پوست پر اُنکی نقل ہوئی اور وہ جفر ہے کہ اسمین علم اولین اور آخرین ہے اور وہ ہمارے پاس ہے اور وہ تختیان بہی ہمارے پاس ہین اور عصا موسیٰ کا ہمارے پاس ہے اور ہم سب پیغمبرونکے وارث ہین اور جسوقت وہ تختیان خدا تعالے نے حضرت موسیٰ کو دین تو فرمایا کہ **فخذها بقوة** پس لے تو اُن تختیونکو ساتھ قوت دل کے اور ارادہ درست کے **وأمر قومك** اور حکم کر تو قوم اپنی کو تاکہ بصدق نیت اور عزم درست **يأخذوا بأحسنها** یعنی سیکہیں اُن تختیونکا بہتر جو کچھ کہ بہترین چیزین ہین اُن تختیون مین سیکہیں مثل فرایض اور نوافل اور صبر اور عفو کہ مقام انتقام اور قصاص مین ہے اور واسطے خوف دلانے کے خدا تعالے فرماتا ہے کہ **سأريكم** قریب ہے کہ دکہلاؤنگا مین تم کو اے بنی اسرائیل **دار الفاسقين** یعنی فاسقونکا یعنی مکانات اُن لوگونکے کہ جو گذر گئے ہین مخالفت خدا مین اور خارج ہو گئے تہے طاعت خدا سے کہ وہ سہل اس سے گذر گئے ہین اور آرامگاہ فرعون کی اور مکانات اُسکی قوم کے شہر مصر مین کہ خالی پڑے ہین اور مالک اُنکے ہلاک ہو گئے ہین تاکہ تم اُنکو دیکھکر نصیحت پکڑو اور خدا تعالے کی نافرمانبرداری نکرو اور جو لوگ کہ نشانیان قدرت خدا کی دیکھکر ازراہ عناد اُنمین تامل اور فکر نہین کرتے ہین کہ ہدایت پاوین اُنکے حق مین خدا تعالے غصہ ہو کر فرماتا ہے کہ **سأصرف عن آياتي** قریب ہے کہ پہیر دونگا مین نشانیون قدرت اپنی سے **الذين يتكبرون** اُن لوگون کو کہ تکبر کرتے ہین **في الأرض بغير الحق** بیچ زمین کے بدون حق کے یعنی وہ نشانیان کہ جنسے طالبان حق ہدایت پاتے ہین اُن نشانیون کو اہل عناد اور تکبر سے بازرکہون اور اُنکو اُنکے حال پر چہوڑ دون اور نظر لطف اور توفیق جو مومنین پر رکہتا ہون اُن پر وہ نظر نکرون اسواسطے کہ پیشتر اپنے علم سے جانتا ہے کہ یہ لوگ نہایت عناد اور سرکشی سے ہماری قدرت کی نشانیون مین غور اور تامل نکرینگے تاکہ ہدایت پاوین اسواسطے اُن نشانیونکو کہ جنسے ہدایت ہوتی ہے اُن لوگون سے منع کردون اور حال اُن لوگونکا یہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ **وإن يروا كل آية** اور اگر دیکہتے ہین وہ متکبرین ہر معجزہ کو تو **لا يؤمنوا بها** نہین ایمان لاتے ہین وہ ساتھ اُسکے اور اعتبار اسکا نہین کرتے بسبب باطنی عناد کے **وإن يروا سبيل الرشد** اور اگر دیکہتے ہین وہ طریقہ رستگاری کو کہ وہ معجزہ ہین کہ دلالت کرنیوالے ہین خیر پر **لا يتخذوه سبيلا** نہین پکڑتے ہین وہ اسکو راہ اپنی کہ اُس کی پیروی کرین **وإن يروا سبيل الغي** اور اگر دیکہتے ہین راہ گمراہی کو تو **يتخذوه سبيلا** پکڑتے ہین وہ اُسکو طریق اپنا اور اُسکی پیروی کرتے ہین **ذلك** یہ پیروی گمراہی کی **بأنهم** بسبب اسکے ہے کہ تحقیق اُنہون نے **كذبوا بآياتنا** جہٹلایا ہے نشانیون ہمارے کو کہ وہ معجزات اور کتابین اور رسول ہمارے ہین **وكانوا عنها غافلين** اور تہے وہ اُن نشانیون سے غافل کہ بنظر عبرت اور تفکر اُنکی طرف نہین دیکہتے تہے اور عراض اور غفلت روگردانی ہے با وجود علم حقیقت کے یعنی دیدہ و دانستہ ازراہ عناد روگردانی کرتے تہے نہ نادانستگی کے سبب سے اور فرماتا ہے کہ **والذين**

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جن لوگون نے کہ جہٹلایا ہے نشانیون قدرت ہماری کو وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ اور ملاقات
کرنے آخرت کو اور نہین کہ حساب اور کتاب اور جزا اور سزا کچھ نہوگا تو یہ وہ لوگ ہین کہ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ باطل اور نابود ہوگئے ہین
عمل انکے جو کچھ کہ دنیا مین کئے ہین انہون نے کہ موافق شرع کے وہ تہے گویا کہ کچھ عمل ہے انہون نے نہین کیا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ نہ جزا دیے جاوینگے وہ مگر جو کچھ کہ تہے وہ کرتے اور اب خدا تعالی سامری کا اور بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کا ذکر کرتا ہے کہ
جسوقت حضرت موسی واسطے لینے توریت کی کوہ طور پر گئے تو یہان سامری نے ایک بچہڑا بنایا اور بنی اسرائیل سے اسکی پرستش کروائی
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ اور پکڑا قوم موسی کی نے یعنی اختیار کیا قوم موسی نے مِنْ بَعْدِهِ پیچہے اس موسی
جسوقت کہ وہ کوہ طور پر گیا مِنْ حُلِيِّهِمْ زیورون اپنے سے جو کہ قبطیون سے مستعار لیتے تہے عِجْلًا جَسَدًا بچہڑے بدن یا روح
یعنی بعد جانے موسی کے بنی اسرائیل نے اپنے زیورونسے جو کہ قبطیون سے بطور عاریت کے لیے تہے ان لوگونسے ایک بچہڑا بنایا کہ وہ ایک جسم بغیر
روح تہا اور ایسا جسم تہا کہ لَهُ خُوَارٌ واسطے اسکے آواز تہی بچہڑے کی سی کہتے ہین کہ جسوقت بنی اسرائیل مصر سے باہر آنے کو
انہون نے چاہا کہ فرعونیونکو ہمارے حال سے اطلاع نہو اسواسطے انہون نے ایک بہانا اٹہایا اور فرعونیونسے کہا کہ ہماری قوم مین ایک
تعید الہی ہے اور اسمین ہم مشغول ہین اور ہر ایک نے بنی اسرائیل کے لوگونمین سے اپنے اپنے دوستونمین سے فرعونکی قوم والونسے بطور عاریت
کے زیور طلب کیا اور وہ زیور لیکر مصر سے چلے گئے اور دریا پر پہنچے کہ جسمین فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا اور بعد غرق ہونے فرعونیونکے
وہ زیور بنی اسرائیل کے لوگونکے پاس تہا جسوقت حضرت موسی واسطے لینے توریت کے پہاڑ کو گئے تو سامری نے کہ زرگر ہین بڑا استاد
تہا ان زیور کو دیگلا کر اسکا ایک بچہڑا بنایا کہتے ہین کہ سامری ایک مرد تہا قبیلہ سامرہ مین سے بزرگان بنی اسرائیل سے جن ایام مین کہ
فرعون بنی اسرائیل کے لڑکونکو قتل کرتا تہا ان دنونمین وہ پیدا ہوا تہا اور بعد پیدا ہونیکے اسکی ماں نے کنارہ پر نیل کے ایک جزیرہ مین الدیا
تہا اور خدا تعالی نے جبرئیل کو حکم کیا کہ تو اسکی پرورش کر اور کہانا اور پینا اسکو دیتا رہ اسلئے سامری جبرئیل کو پہچانتا تہا اور جسروز
فرعون کی قوم غرق ہوئی تو جبرئیل دریا پر موجود تہا سامری نے جبرئیل کو پہچانکر اسکی گہوڑےکے سم کے نیچے کی خاک اٹہالی تہی اور اس
خاک کو اپنے پاس رکہتا تہا اسواسطے کہ حضرت موسی سے اسنے سنا تہا کہ جبرئیل کے گہوڑےکے سم کی نیچے کی خاک کی یہ خاصیت ہے کہ
جس چیز مین اس خاک کو ڈالو اس چیز مین سے آواز آنے لگیگی اور جسوقت حضرت موسی کوہ طور پر گئے تو سامری حضرت ہارون کے
پاس آیا اور کہا کہ زیور جو قبطیونسے مانگ کر لیا تہا ہمکو اسمین تصرف کرنا جائز نہین ہے لیکن بنی اسرائیل اسکو خرید و فروخت کرتے ہین
سب کو حکم کرو کہ اسکو ایک جگہہ جمع کرین اور سب کو جلادین حضرت ہارون نے حکم کیا سب زیور لوگون نے جمع کیا اور ایک گڑہا ہی
مین اسکو رکہکر دیگلایا سامری جو زرگری مین استاد تہا اسنے جلد ایک قالب بچہڑے کا بنا کر اسمین ان زیور دیگلے ہوے کو ڈالدیا اور شکل
گوسالہ اسمین سے ایک شکل باہر نکالی اور تہوڑی سی خاک زیر سم اسپ جبرئیل اسکے اندر ڈالدی اسیوقت وہ آواز کرنیلگا اور پوست اور بال
اسپر موجود ہوگئے کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کے تین لاکہ آدمیون نے اسکو سجدہ کیا مگر بارہ ہزار نے نہین کیا کہ وہ ایمان پر ثابت قدم رہے اور
کہتے ہین کہ جسوقت سامری نے لوگون سے کہا کہ یہ بچہڑا تمہارا خدا ہے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ یہ کیونکر ہمارا خدا ہوسکے سامری نے کہا کہ اس
مین سے تمہارا پروردگار کلام کریگا جیسے کہ درخت مین سے موسی سے کلام کیا تہا اور خدا اسی بچہڑے کے اندر ہے جیسے کہ درخت کے اندر تہا جسوقت
آواز بچہڑے مین سے آئی تو بنی اسرائیل گمراہ ہوگئے اور اسکو سجدہ کیا اور بعضے کہتے ہین کہ جسوقت موسی کوہ طور سے آئے اور لوگونکو گوسالہ
پرست پایا گوسالہ سے پوچہا کہ اے بچہڑے کیا تیرے اندر ہمارا پروردگار تہا جیسے کہ یہ لوگ گمان کرتے ہین بچہڑا بحکم خدا گویا ہوا اور کہا
اسنے کہ پاک ہے پروردگار ہمارا اس امر سے کہ کسی شے مین مثل گوسالہ اور درخت کے ہو ولیکن سامری نے ایک بچہڑا بنا کر کہڑا کر دیا اور

اور بیچہا اُسکا ایک دیوار کیطرف کہا اور وہان سامری نے ایک گڑہا کہود کر اُسمین اپنے ایک بہائی شیطان کو بٹہا دیا وہ اُسکا پر اور شیطان
بچہڑی کی مقعد پر مُنہ رکہکر کہتا تہا کہ مین تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہون ای موسیٰ پسر عمران نہین گمراہ ہوئے ہین یہ میری عبادت کرینگے
مگر اسواسطے کہ اُنہون نے سُستی کی تہی محمد اور آل محمد پر درود بہیجنے مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسوقت موسیٰ کوہ طور پر گئے اور اُنکو
تیس دن سے زیادہ گذرے تو ابلیس بصورت شیخ بنی اسرائیل کی پاس آیا اور کہا کہ موسیٰ بہاگ گیا اور پہر تمہاری طرف وہ نہ پہریگا اور
تم اپنے زیور کو جمع کرو کہ مین تمہارے لئے ایک معبود بنا دون کہ تم اُسکی عبادت کیا کرو وہ لوگ زیور لائے تو شیطان نے اُسکا بچہڑا
بنایا اور سامری سے کہا کہ تیری پاس جو خاک زیر سم اسپ جبرئیل ہے وہ لا جسوقت وہ اُسکو لایا تو اُسکو اُس بچہڑی مین ڈالا وہ حرکت کرنے
لگا اور آواز کی اور اُسپر بال نکل آئے بنی اسرائیل نے اُسکو سجدہ کیا اور خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو خبر کی کہ تیری قوم گوسالہ پرستی
کرکے گمراہ ہو گئی ہے حضرت موسیٰ یہ سُنکر غصہ ہوا اور رنج مین بہرے ہوئے توریت کی تختیان لیکر کوہ طور سے پہرے اس قصہ کو
خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ موسیٰ کوہ طور پر پہر گئے تو بعد اُسکے اُسکی قوم نے اپنے زیور سے جو کہ فرعونیوں سے بطور عاریت کے لئے تہے اُس زیور کا
بچہڑا بنایا کہ وہ ایک بدن تہا بدون روح کی اور ایک آواز تہی اُس سے نکلتی تہی اور سورۂ طہٰ مین بہی یہی ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ
اب خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کو ملامت کرتا ہے کہ **أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ** کیا نہ دیکہا اُنہون نے کہ تحقیق وہ بچہڑا اُنہین کلام
کرتا ہے اُنسے کیونکہ محض ایک بدن بے روح ہے اور کچھ نفع اور ضرر نہین پہنچا سکتا ہے **وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا** اور نہ رہنمائی کر سکتا ہے
اُنکو راہ کی کیونکہ مثل بشر کے تو وہ بہی نہین خالق کسی چیز کا کیونکر ہو سکے گا **اتَّخَذُوهُ** پکڑ لیا ہی اُنہون نے اُسکو یعنی اختیار کیا
اُسکو معبود **وَكَانُوا ظَالِمِينَ** اور تہے وہ ظلم کرنیوالے اپنے نفسون پر کہ بچہڑا بنا ہوا معبود مقرر کیا تہا اور بچہڑا بہی وہ تہا کہ جسکو ایک آدمی
نے بنایا تہا ایسی چیز کی جو اُنہون نے عبادت کی خدا کو چہوڑ کر تو نہایت ظلم کیا اُنہون نے اپنے اوپر **وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ**
اور جسوقت ڈالا گیا بیچ ہاتہون اُنکے عربون کا دستور ہے کہ جب کوئی آدمی شدت سے نادم ہوتا ہے تو اُسکو کہتے ہین کہ سقط
فی ایدیہم اور یہ کنایہ ہے ندامت سے اسواسطے کہ جو کوئی بہت نادم ہوتا ہی تو نہایت غم و غصہ سے ہاتہ کو اپنے دہن مین ڈالتا ہے
اور ہاتہ کو کاٹتا ہی پس معنی یہ ہوئے کہ جسوقت ڈالا گیا بیچ ہاتہون اُنکے یعنی جسوقت کہ ہاتہ اُنکے دہن مین واقع ہوئے اور اُنکو اُنہون
سے کاٹتے تہے نہایت پشیمانی سے کہ گوسالہ کی پرستش کی تہی **وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا** اور دیکہا اُنہون نے کہ تحقیق
وہ تحقیق گمراہ ہوئے ہین بچہڑی کی پرستش کرکے جب اسطرح اُنہون نے اپنے حال کو دیکہا تو **قَالُوا** کہا اُنہون نے نہایت ندامت
اور پشیمانی سے کہ **لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا** البتہ اگر نہ رحم کریگا ہمپر **رَبُّنَا** پروردگار ہمارا توبہ کی قبول کرنیمین **وَيَغْفِرْ لَنَا** اور
بخشش کریگا واسطے ہمارے اور گناہون کو ہمارے نہ بخشیگا تو **لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ** البتہ ہونگے ہم نقصان پانیوالون
سے اور ہلاک ہونیوالے اور بعضی سقط کی ضمیر کو ندم کیطرف پہیر کر اس فقرہ کی معنی اسطرح کہتے ہین کہ جسوقت ڈالی گئی ندامت
بیچ ہاتہون اُنکے اور بعضے سقط کو معروف کا صیغہ پڑہتے ہین وقع کی معنی مین اور ضمیر ندم کی طرف پہرتی ہے اور بعضے ترحمنا اور
تغفر لنا کو تا سے پڑہتے ہین مخاطب کا صیغہ اور رب کو منصوب پڑہتے ہین منادی مقرر کرکے اور فرماتا ہے خدا کہ **وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ**
إِلَىٰ قَوْمِهِ اور جسوقت پہرا موسیٰ طرف قوم اپنی کے کوہ طور سے تختیان توریت کی ہمراہ لیکر **غَضْبَانَ أَسِفًا** خشمناک
اور اندوہناک ہو کر یہ حال واقع ہوا یعنی موسیٰ کوہ طور سے اپنی قوم مین آیا تو نہایت غصہ اور رنج مین بہرا ہوا تہا اُنکی گوسالہ
پرستی کے سبب سے اور جب اُن گوسالہ پرستونکی روبرو گیا تو **قَالَ** کہا موسیٰ نے اُنسے کہ **بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي**
بُری نیابت اور جانشینی کی تمنے میری بعد میرے کہ گوسالہ کی پرستش مین تم مشغول ہوئے **أَعَجِلْتُمْ** کیا جلدی کی تم نے

گوسالہ کی پرستش میں اور ترک کیا تمنے اَمْرَ رَبِّكُمْ حکم پروردگار اپنے کو اور صبر نکیا تمنے کہ میں حکم خدا کا تمکو پہنچاؤں اور یا امر یعنی وعدے
کو کیا جلدی کی تمنے وعدہ پروردگار اپنے میں کہ وہ چالیس روز کا تہا سو چالیس روز تمنے پورے نہونے دیئے اور چالیس روز کے تمام
ہونیسے پہلے ہی تمنے ایسی جلدی کی کہ گوسالہ پرستی کرنیلگے وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ اور پہینکدیا موسیٰ نے تختیونکو غصہ
میں ہوکر دین کی حرارت سے کہ بعضے تو انمیں سے ٹوٹ گئیں اور بعضی آسمان کو چلی گئیں اور بعضی باقی رہیں اور امام محمد باقر نے
فرمایا ہے کہ وہ تختیاں جو موسیٰ نے ڈالدی تہیں وہ تختیاں وہی تہیں جسکو پہاڑ نگل گیا تہا اور یمن کے لوگ جسوقت رسولخدا صلعم کے
پاس آئے تہے تو وہ تختیاں پہاڑ نے اوگل دی ہیں اور ان لوگون نے تختیاں اٹہا کر رسولخدا صلعم کے پاس پہنچائی تہیں اور اب
وہ تختیاں ہمارے پاس ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ اور پکڑا موسیٰ نے سر بہائی اپنے ہارون کا يَجُرُّهٗ
اِلَيْهِ کہ کہینچتا تہا وہ اسکو طرف اپنے غصہ میں اور یہ اسواسطے کیا کہ حضرت موسیٰ اگرچہ جانتے تہے کہ اسمیں ہارون کا کچہ قصور
نہیں ہے لیکن سر انکا اپنی طرف اسواسطے کہینچا کہ ان لوگونپر ظاہر ہو جائے کہ یہ امر عظیم اور بہت بیجا تہا کہ باوجود بیجرم ہونے بہائی کے
سر اسکا کہینچا اور جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی ہے انکی نسبت کیا حال ہوگا تاکہ وہ لوگ یہ حال دیکہکر اپنے اعتقاد فاسد اور
باطل سے توبہ کریں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہارون کو بہت قلق تہا اس امر کا موسیٰ نے انکو جزع اور فزع میں دیکہکر مہربانی سے اپنی طرف
کو کہینچا اور ہارون نے انکو کہینچنے سے اسواسطے منع کیا کہ ایسا نہو کہ دشمن اسکو اہانت پر محمول کریں اور یہ محال تہا کہ موسیٰ اہانت
انکی ڈاڑہی پکڑ کر اپنی طرف کو کہینچتے اسواسطے کہ ہارون بیگناہ تہے اور موسیٰ پیغمبر اور معصوم تہے اور پیغمبر بیگناہ کیساتہ ایسا نہیں کر سکتا
ہے اور وہ بیگناہ بہی پیغمبر اور معصوم تہا اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ اسواسطے ہارون کا سر کہینچا کہ وہ بنی اسرائیل کو چہوڑ کر میرے
پاس کیون نہ چلا آیا تاکہ انپر عذاب نازل ہوتا اور بعضے کہتے ہیں کہ موسیٰ نے ہارون کا سر اس توہم سے کہینچا کہ ہارون نے ان لوگون کو
منع کرنیمین قصور کیا تہا لیکن ایسا توہم پیغمبر کو ہرگز نہیں ہو سکتا کسی بیگناہ کیطرف کہ فقط اپنے وہم سے کسی کو ناخوش کرے اور یہ امر
ایسا ہی نہیں تہا کہ موسیٰ پر مخفی رہا ہو اور کہتے ہیں کہ ہارون موسیٰ سے تین برس بڑے تہے عمر میں اور ایک ماں سے جو دو بہائی
پیدا ہوتے ہیں تو انمیں آپس میں الفت اور مہربانی بہت ہوتی ہے بخلاف اسکے کہ دو ماؤں سے پیدا ہوں کہ اکثر انمیں آپسمیں محبت
نہیں ہوتی اسواسطے حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ سے اے بیٹے ماں میری کے کہا کہ یہ دونو ایک ماں سے تہے اور یہ نکہا کہ اے بیٹے باپ
میرے کے حالانکہ باپ بہی ان دونوں کا ایک تہا لیکن بیٹا ماں کا کہا تاکہ موسیٰ کو ہارون پر زیادہ رحم آوے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ
کہا ہارون نے موسیٰ کو کہ ابْنَ اُمَّ اے بیٹے ماں میری کے اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ تحقیق قوم نے ناتوان اور بیچارہ جانا
مجکو اور بیچ انکے ڈرانیمین اور نصیحت کرنیمین کوئی قصور اور کمی نہیں کی وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِیْ اور قریب تہے وہ کہ مجہکو
منع کرنیمین قتل کرین وہ مجکو بے یار و مددگار جانکر فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ پس نہ خوش کر تو بسبب میرے دشمنونکو
کہ وہ اس سر کہینچنے سے مجکو قصوروار سمجہیں گے اور اس کہینچنے کو میری اہانت پر محمول کرینگے اور حال یہ ہے کہ تو پیارا ہے میرا سر کو
کہینچتا ہے وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور نہ کر تو مجہکو ہمراہ قوم ظلم کرنیوالیکے کہ لوگ گمان کریں کہ جیسا کہ
غصہ موسیٰ کا گوسالہ پرستونپر ہے ایسا ہی غصہ ہارون پر بہی ہے اور جسوقت ہارون نے موسیٰ کو تنبیہہ کی لوگونکی تہمت بد کے
وہم کرنے پر اپنے ساتہ تو اسوقت موسیٰ نے استغفار کیا اور خدا تعالیٰ سے بخشش چاہی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ کہا
موسیٰ نے عاجزی اور انکسار کی راہ سے کہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِاَخِیْ اے پروردگار میرے بخشش تو واسطے میرے اور واسطے
ہارون بہائی میرے کے وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ اور داخل کر ہمکو بیچ رحمت اپنی کے اور اپنے امن اور تفضل اور انعام

۱۸ ع ۴ ۸

کرتے ہین وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور تو زیادہ رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون سے ہے یہ دعا حضرت موسیٰ کی باعتبار کسر نفس اور عاجزی
کے واسطے حاصل ہونے تقرب خدا کی کہ جسکے سبب سے درجات بلند کو پہنچین نہ اسواسطے کہ انسے اور انکے بھائی سے کوئی گناہ بڑا یا چھوٹا صادر ہوا تھا کہ جسکے
لیے حاجت استغفار کی ہوتی اسواسطے کہ انبیا معصوم ہین ہر قباحت اور بدی سے اعلیٰ ہو یا ادنیٰ ہو اور انسے کوئی گناہ صادر نہین ہوتا ہے اور
کہتے ہین کہ حضرت ہارون نرم اور بردبار بہت تھے اور اسیلوسطے بنی اسرائیل انکو دوست بہت رکھتے تھے اور موسیٰ کی اولاد نہ تھی اور ہارون کی اولاد
تھی اور وحی موسیٰ پر نازل ہوتی تھی اور موسیٰ ہارون پر وحی کرتے تھے اور اب خدا تعالیٰ گوسالہ پرستون کو خوف دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ تحقیق جن لوگون نے پکڑا ہے بچھڑے کو معبود اپنا سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ قریب ہے کہ پہنچے
انکو غضب پروردگار انکے کیطرف سے اور وہ یہہ ہے کہ انکی توبہ کی مقدمہ مین حکم ہوا کہ آپسمین ایک دوسرے کو تم مین سے قتل کرے چنانچہ سورہ بقرمین ذکر
اسکا گذر گیا ہے وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اور خواری بیچ زندگانی دنیا کی ان گوسالہ پرستون کیواسطے اور وہ یہ ہے کہ جلاوطن
آوارہ رہین اور باپ یہ کہ جزیہ انکی گردنپر رکہا گیا وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ ہم سزا دیتے ہین گوسالہ پرستونکو ایسے ہی نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ
سزا دیتے ہین ہم جھوٹ بنانیوالون کو اور گوسالہ کو خدا کہنا اس سے بڑا کیا دروغ ہوگا واقع ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین
روایت ہے کہ اس آیت کو تلاوت فرمایا اور بعد اسکے فرمایا کہ نہ دیکھیگا تو صاحب بدعت کو اور افترا اور جھوٹ بنانیوالے کو خدا اور پیغمبر اور اسکے
اہلبیت پر مگر خوار اور ذلیل وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اور وہ لوگ کہ عمل کیے ہین انہون نے برے جیسے کہ کفر اور گناہ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ
بَعْدِهَا پھر توبہ کی انہون نے بعد ان برائیون اور گناہونکے وَاٰمَنُوْا اور ایمان لائے وہ کہ خدا کی اور پیغمبر کی تصدیق کی انہون نے
اور ایمان پر قائم رہے اور موافق ایمان کے عمل کیا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا تحقیق پروردگار تیرا بعد اس توبہ کرنے کے لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے
والا ہے گناہون کا رَّحِیْمٌ مہربان ہے کہ بعد توبہ کی بندہ سے اس گناہ کا مواخذہ نہین کرتا ہے کیسا ہی بڑا گناہ ہو غرض یہ ہے کہ گوسالہ پرست
نادم اور پشیمان ہوکر حضرت موسیٰ کی پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لیے استغفار کر خدا تعالیٰ کا انکے مقدمہ مین حکم ہوا کہ آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرے
یہہ ہے توبہ تمہاری ان لوگون نے ایسا ہی کیا چنانچہ سورہ بقرمین مفصل گذر گیا ہے فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ کی تفسیر مین اور ستر ہزار آدمی تک قتل ہوچکے
تب موسیٰ اور ہارون کو رحم آیا پھر خدا تعالیٰ سے درخواست کرکے انہون نے انکے قتل کو معاف کرادیا اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ
مُّوْسَی الْغَضَبُ اور جسوقت خاموش ہوا موسیٰ سے غصہ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ لیا تختیونکو جو کہ باقی رہی تھین اور زمین پر
انکو اٹھا لیا وَفِیْ نُسْخَتِهَا اور بیچ نوشتہ ان تختیون کی هُدًی وَّرَحْمَةٌ رہنمائی حق کی اور رحمت تھی یعنی نعمت اور منفعت تھی
لِّلَّذِیْنَ هُمْ واسطے ان لوگون کے کہ وہ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ واسطے پروردگار اپنے کے ڈرتے ہین یعنی اسکے عذاب سے خوف کرتے ہین اور
فرماتا ہے خدا کہ وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا اور پسند کیا موسیٰ نے قوم اپنی مین سے ستر مرد کو واسطے
وعدہ وقت مقرر ہمارے کے فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جسوقت پکڑ لیا انکو زلزلہ رعد نے اور صاعقہ نے تجلی کی کہ وہ ہلاک ہو
گئے قَالَ کہا موسیٰ نے کہ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ اے پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا تو انکو مِّنْ قَبْلُ پہلے اس سے
کہ ہم اپنی قوم مین سے نکل کر آئے ہین وَاِیَّایَ اور مجھکو بھی ہلاک کرتا اور اس آیت کی تفسیر مین بعضے آدمی جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین کہ بنی اسرائیل کو زلزلے نے اسواسطے پکڑ لیا تھا کہ انہون نے موسیٰ پر ہارون کے قتل کا دعویٰ کیا تھا اور کیفیت اسکی یہ ہے کہ موسیٰ اور
ہارون اور شبر اور شبیر فرزندان ہارون پہاڑ کو چلے تھے حضرت ہارون ایک تخت پر سو رہے اور خدا تعالیٰ نے اسوقت ہارون کی روح قبض کی
اور موسیٰ نے انکو وہین دفن کیا اور جسوقت موسیٰ وہان سے واپس ہوکر بنی اسرائیل مین آئے تو انہون نے کہا کہ ہارون کیا ہوا موسیٰ نے کہا کہ خدا تعالیٰ
نے انکو موت دی وہ مر گیا بنی اسرائیل نے کہا کہ تو نے انکو قتل کیا ہے اسواسطے کہ تو انکے نیک خلق اور نرمی مزاج سے حسد کرتا تھا موسیٰ نے کہا

کہ کچھ آدمی تم مقرر کرو میرے ہمراہ چلنے کو اس امر کے دریافت کرنیکے واسطے اُن لوگون نے ستر آدمی پسند کر کے موسیٰ کے ہمراہ گئے اور موسیٰ انکو اپنے
ہمراہ لیکر ہارون کی قبر پر گئے اور ہارون کو آواز دی کہ تجھکو مین نے قتل کیا ہے یا تو اپنی موت سے مرا ہے کہا کہ مجھکو کسی نے قتل نہین کیا ہے مجھکو تو خدا نے
موت دی ہے پس اُن لوگون کو صاعقہ یعنی کڑک و بجلی نے پکڑ لیا اور جلا دیا اور اکثر مفسرین کی نزدیک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت مین
اُن ستر لوگون کا ذکر کیا ہے جنکو موسیٰ واسطے سنانے کلام خدا کی اپنے ہمراہ لیگئے تھے تاکہ یہ گواہی دیوین بنی اسرائیل مین جا کر کہ خدا تعالیٰ موسیٰ سے کلام کرتا ہے
جب اُن لوگون نے خدا کا کلام سنا تو کہا کہ ہمکو خدا تعالیٰ کو دکھلا دے اور جبتک کہ ہم خدا کو اپنی آنکھون سے نہ دیکھینگے تو یقین نہ کرینگے کہ یہ کلام خدا کا
ہے جب دیدار کا انہون نے سوال کیا تو ایک بجلی آئی اور انکو سوختہ کر گئی وہ سب مر گئے یا قریب مرنیکے پہنچے خدا تعالیٰ نے موسیٰ کی دعا سے
پھر انکو زندہ کیا اور اس قصہ کو خدا تعالیٰ نے پہلے بیان کیا تھا اور بعد اسکے گوسالہ کا ذکر کیا اور پھر اُس قصہ کو شروع کیا کہ اختیار کئے موسیٰ نے
قوم اپنی مین سے ستر آدمی کلام خدا سنانیکے واسطے اور جب انہون نے یقین نہ کیا کہ یہ خدا کا کلام ہے اور کہا کہ ہمکو خدا کو دکھا دے جب انہون نے
یہ کہا تو ایک زلزلہ اور بجلی آئی کہ اسنے اُن سب کو جلا دیا موسیٰ نے کہا کہ اے پروردگار میرے اگر تو چاہتا تو پہلے اس سے بھی انکو اور مجھکو ہلاک کر سکتا تھا
دریا مین ڈبو کر جسوقت فرعون کو ڈبویا تھا پس اُسوقت تو نے اُنپر رحم کیا اور انکو ہلاک نہ کیا اگر اس مرتبہ بھی اپنے فضل اور کرم سے انکو نجات دے
اور زندہ کرے تو کچھ بعید نہین ہے **أَتُهْلِكُنَا** کیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو اے پروردگار ہمارے **بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا** بسبب اسچیز کہ کیا ہے
کم عقلون نے یعنی بعضے احمقون نے جو ہم مین سے دیدار کا سوال کیا تھا انکی جہت سے تو ہم سب کو ہلاک کرتا ہے **إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ**
نہین ہے یہ زلزلہ اس صاعقہ کا مگر آزمایش تیری تو دیکھے کون کہ واسطے تکلیف پر صبر کرتے ہین یا نہین **تُضِلُّ بِهَا** گمراہ کرتا ہے تو ساتھ اس آزمایش کے
مَنْ تَشَاءُ جسکو چاہتا ہے تو کہ وہ بسبب عدم صبر یا اور انکار اور تزلزل ایمان کے جو آپ صبر نہین کرتے ہین تو صابرون کی ثواب سے محروم رہتے ہین
وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اور رہنمائی حق کی کرتا ہے تو جسکو چاہتا ہے تو کہ وہ جو طالب سیدھی راہ کے ہین انکو توفیق عطا کرتا ہے وہ
اپنے مقام مین صبر کرتے ہین اور ثواب صابرون کا حاصل کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ معانی اسکے یہ ہین کہ ہلاک کرتا ہے تو ساتھ اسکے جسکو چاہتا ہے
اور نجات دیتا ہے تو جسکو چاہتا ہے تو خدا تعالیٰ نے موسیٰ کی زبانی فرمایا کہ طلب کرنا دیدار خدا کا حماقت ہے اور کام احمقون کا ہے نہ عقلا کا
اس سے معلوم ہوا کہ خدا کو کوئی دیکھ نہین سکتا اور بالذات موسیٰ طالب نہ ہوئے تھے دیدار کے بلکہ لوگون کے اصرار سے طالب ہوئے تھے اور اگر
دیدار خدا کا ممکن ہوتا تو اسکے طالبون کو بے عقل نہ فرماتے اور دعا کرتے ہین حضرت موسیٰ کہ **أَنْتَ وَلِيُّنَا** تو ہی ہے دوست اور آقا
ہمارا اور مالک جمیع امور ہمارے کا **فَاغْفِرْ لَنَا** پس بخش تو واسطے ہمارے جو کچھ کہ ہمنے کسی اولیٰ اور بہتر امر کو ترک کیا ہو **وَارْحَمْنَا** اور رحم
کر تو ہمپر اپنے لطف اور کرم سے **وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ** اور تو بہتر بخشنے والا سب بخشنے والون سے ہے **وَاكْتُبْ لَنَا** اور لکھ دے
واسطے ہمارے یعنی ثابت کر تو **فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً** بیچ اس دنیا کی نیکی کہ وہ فراخی معیشت کی اور قبول ہونا توبہ اور طاعت کا ہے اور
توفیق طاعت کی **وَفِي الْآخِرَةِ** اور بیچ آخرت کی نیکی کہ وہ مغفرت اور بہشت ہے **إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ** تحقیق کہ ہمنے رجوع
کی ہے طرف تیری اور توبہ کی ہے **قَالَ** کہا خدا نے کہ **عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ** عذاب میرا وہ ہے کہ پہنچاتا ہون مین
ساتھ اس عذاب کی جسکو چاہتا ہون مین کفار اور گنہگارون کو **وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ** اور رحمت میری وسیع ہے ہر چیز کو اور
فراخی کی ساتھ ہے یعنی رحمت میری شامل ہے ہر چیز کو دنیا مین تو مومن اور کافر کو دونو کو اور آخرت مین خاص مومنین کو جیسے کہ فرماتا ہے کہ
فَسَأَكْتُبُهَا پس قریب ہے کہ لکھونگا مین اس رحمت کو یعنی ثابت اور واجب کرونگا اسکو **لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ** واسطے اُن لوگون کے
کہ پرہیز کرتے ہین شرک اور گناہون سے **وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ** اور دیتے ہین زکوٰۃ کو جو کہ واجب ہے **وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا**
يُؤْمِنُونَ اور وہ لوگ ہین کہ جو ساتھ نشانیون قدرت ہمارے کے ایمان لاتے ہین اور باور کرتے ہین اور یہ کہ جو آیتین ہماری کہ نازل

کی گئی ہین اُنپر ایمان لاتے ہین اور کہتے ہین کہ رحمت خدا کی دنیا مین بسبیل وجوب مومنین متقین کیواسطے ہی اور بسبیل تفضل کفار کیواسطے ہی اور حسبوقت
یہ آیت نازل ہوئی کہ ورحمتی وسعت کل شئ تو ابلیس نے کہا کہ مین بھی شئے مین سے ہون خداتعالی نے فرمایا کہ فسا کتبہا للمتقین جب رحمت خاص
متقیون کیواسطے ہوئی تو ابلیس اُس سے خارج ہوا اور کہتے ہین کہ یہود و نصاری نے رحمت کی تمنا کیکے کہا کہ ہم آیات خدا کا ایمان رکھتے ہین
اور زکوۃ کو ادا کرتے ہین ہمارے واسطے بھی یہ رحمت ثابت ہی خداتعالی نے فرمایا کہ نہین بلکہ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ وہ لوگ ہین
کہ پیروی کرتے ہین ہمیشہ بھیجے ہوئے خدا کی کہ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ پیغمبر مکہ کا رہنے والا ہے وہ یعنی یہ رحمت خاص اُن لوگونکے واسطے ہی کہ جو پیروی
کرتے ہین پیغمبر اُمی کی جو کہ مکہ کا رہنے والا ہے اور رسول و نبی مین فرق ہی اسواسطے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص ہے یعنی رسول تو نبی
بھی ہو سکتا ہی اور نبی کیواسطے ضرور نہین ہی کہ رسول بھی ہو بلکہ بعض نبی رسول نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ نبی تو وہ ہے کہ جو فرشتہ کو خواب مین دیکھتا ہی
اور ظاہر بیداری مین فرشتہ کو نہین دیکھتا ہی اور رسول بیداری مین دیکھتا ہی اور رسول صاحب کتاب بھی ہوتا ہے اور رسول نبی بھی ہوتا ہی اور
ہر نبی رسول نہین ہوتا اور ایک شخص مین رسالت اور نبوت دو نو جمع ہو سکتے ہین اور اُمی اُس شخص کو کہتے ہین کہ جو لکھنا اور پڑھنا کسی کو نہ سیکھا ہو
اور حضرت کو ہمارے اسواسطے خداتعالی نے اُمی کہا ہی کہ کسی آدمی سے لکھنا اور پڑھنا نہ سیکھے تھے اور باوجود اسکے علوم اولین و آخرین
سب ظاہر کرتے اور کمال علم کا دلیل ہی حضرت کے اور معجزہ کی ہونے پر اور باوجود نہ سیکھنے پڑھنے اور لکھنے کے لکھنا اور پڑھنا سب جانتے تھے اور آیتون سے
ثابت ہوتا ہے کہ مراد یہان اُمی سے وہ ہے کہ جو ام القری کا یعنی مکہ کا رہنے والا ہے اور ہمارے حضرت مکہ کے رہنے والے تھے اور مکہ کو ام القری
اسواسطے کہتے ہین کہ وہ اصل ہی سب شہرونکی اور ام معنی اصل ہی اور قری بستیون اور شہرون کو کہتے ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ
رسول خدا کو اُمی کسواسطے کہتے ہین فرمایا کہ وہ حضرت منسوب ہین طرف مکہ کی اور مکہ کو خداتعالی نے ام القری فرمایا ہی اپنے قول مین چنانچہ فرمایا ہی
کہ لتنذر ام القری ومن حولہا اور ام القری نام مکہ کا ہی اسواسطے اُمی حضرت کو کہتے ہین اور حضرت جواد علیہ السلام سے کسی نے اسکو پوچھا تو فرمایا کہ لوگ
کیا کہتے ہین کہا کہ کہتے ہین کہ حضرت کو اُمی اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت لکھنا خوب نہین جانتے تھے فرمایا کہ لعنت ہو خدا کی اُن لوگو پر جو ایسا کہتے ہین
یہ اُنھون نے کہان سے کہا اور حال یہ ہے کہ خداتعالی فرماتا ہی کہ ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ یعنی وہ
خدا وہ شخص ہی کہ بھیجا ہے اُسنے بیچ ناخواندون کے پیغمبر کو اُنھین سے کہ پڑھتا ہی اوپر اُنکے آیتین اُسکی اور پاکیزہ کرتا ہے اُنکو اور سکھلاتا ہی اُنکو کتاب اور
اور شریعت پس کیونکر سکھلا سکتا تھا اُنکو وہ چیز کہ جسکو خوب نہین جانتے تھے قسم خدا کی کہ رسولخدا پڑھتے تھے اور لکھتے تھے بہتر زبانون کو اور اُمی حضرت
کا نام اسواسطے ہوا ہے کہ وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور مکہ اصلون شہرونکی سے ہے اور یہ موافق قول حقتعالی کے ہی کہ فرمایا ہی لتنذر ام القری ومن حولہا
اور فرمایا ہی چند اوصاف حضرت کے اوصاف مین کہ الَّذِي يَجِدُونَهُ وہ پیغمبر کہ پاتے ہین وہ یہود اور نصاری اُسکو یعنی اُسکے نام اور صفت کو
مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ لکھا ہوا نزدیک اپنے فِي التَّوْرَاةِ بیچ توریت کے توریت مین لکھا ہی کہ احمد الضحوک القتال یرکب البعیر و
یا خذ الشملۃ یعنی وہ پیغمبر ہے احمد خندان تبسم کرنیوالا کارزار کرنیوالا اہل عناد سے کہ سوار ہوگا اونٹ پر اور لیویگا یعنی لگائیگا شملہ کو وسیلہ یا اثنا عشر
عظیما وغیرہ لامۃ عظیمہ یعنی اور قریب ہی کہ پیدا ہون اُس سے بارہ بزرگ اور تاخیر کردیمین اُسکے واسطے ایک امت عظیم الشان اور بزرگ کے
اور دوسری جگہ پیدایش کے سترہوین باب مین لکھا ہی کہ خدا نے ابراہیم سے فرمایا ہی کہ بیٹے اسمعیل کیواسطے تیری بات سنی مین اُسکو برکت دونگا بہت اور
برومند کرونگا بہت اور افزایش دونگا بہت وسیلہ سے مادماد کی اور اُس سے بارہ رئیس اور بادشاہ پیدا ہونگے اور اُسکی ایک بڑی امت بناؤنگا
نصاری کہتے ہین کہ بارہ بادشاہ سے مراد بارہ بیٹے اسمعیل کے ہین پہلا بارہ بیٹے اسمعیل کے کہان تھے کہ جنھون نے دعوی ریاست کا کیا تھا اور
اُنمین تو یہ بات ہی کہ وسیلہ سے مادماد کے افزایش دونگا اور اُس سے بارہ رئیس پیدا ہونگے وہ مادماد کون ہی اور اُسکی اولاد بارہ رئیس کون ہین یہ
امر ہرگز درست نہین ہو سکتا ہی بجز ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے کہ مادماد حضرت کا نام ہی اور بارہ رئیس مراد اُنکی اولاد سے ہین کہ وہ دوازدہ

اولاد علیہم السلام ہیں اور اولاد اسمعیل سے کوئی پیغمبر نہیں ہوا سو یہ ہمارے پیغمبر صلعم کی اور امت بھی ایسی بڑی کسی پیغمبر کی نہیں ہوئی کہ جو مشرق
سے مغرب تک ہے اور محمد کا لفظ دوسری زبانوں میں جاکر ماد ماد ہو گیا تو اسکا کچھ مضایقہ نہیں ہے کہ محمد تلفظ میں ماد ماد کی قریب ہے اور سوا اسکے
یہ ہے کہ زبان عبرانی میں ماد ماد کے معنے کثیر کے ہیں کہ حضرت باعث ہوئی کثرت اور افزائش اسمعیل کے اور مناسبت ماد ماد کو محمد سے یہ ہے کہ محمد
باب تفعیل سے ہے اور خاصہ اس باب کا مبالغہ اور کثرت ہے اور ماد ماد کے معنی بھی کثیر کے ہیں اور استثنا کی اٹھارویں باب میں لکھا ہے کہ خدا تعالی نے
حضرت موسی کیطرف خطاب کیا ہے کہ میں بنی اسرائیل کیواسطے انکے بھائیوں سے تیری مانند ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا
اور جو کچھ میں اسکو فرماؤنگا وہ انسے کہیگا اور جو کوئی اس نبی کا حکم نہ سنے گا قوم سے وہ کاٹ ڈالا جائیگا اور میں اس سے انتقام لونگا اور یہی خبر
اعمال الحواریین کی تیسرے باب میں ہے پس یہ خبر منصفوں کے نزدیک حضرت عیسی کی ہرگز نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ حضرت عیسی بنی اسرائیل
کے بھائیوں میں سے نتھے بلکہ بنی اسرائیل ہی میں سے وہ بھی تھے اور بنی اسرائیل کے بھائی اولاد اسمعیل ہیں نہ بنی اسرائیل کہ اپنا نفس اپنا بھائی
نہیں ہو سکتا اور نہ حضرت عیسی حضرت موسی کی مانند تھے اسواسطے کہ حضرت موسی آدمی تھے اور حضرت عیسی نصاری کے نزدیک آدمی
نتھے بلکہ فرزند خدا تھے اور شرع موسی کی جبری اور انتقامی تھی اور شرع عیسی کی ایسی نتھی بلکہ وہ زہاد اور فقرا کے لباس میں تھے اور کسی چیز
پر جبر نکرتے تھے اور کتاب پیدایش میں جا بجا اولاد اسمعیل کو بنی اسرائیل اور بنی عیص کی بھائیوں سے لکھا ہے اور بالاتفاق بنی عیص میں سے
کوئی پیغمبر نہیں ہوا ہے پس چاہیے کہ مراد بنی اسرائیل کی بھائیوں سے اولاد اسمعیل ہوں اور اولاد اسمعیل میں سوا ہمارے پیغمبر کے کوئی پیغمبر
نہیں ہوا اور اگر بنی اسرائیل مراد ہوتی تو تخصیص عیسی کی کیا تھی اسواسطے کہ صدہا پیغمبر بنی اسرائیل میں گزرے ہیں پس مراد اس سے ہمارے
پیغمبر ہیں اور یہ بشارت حضرت محمد صلعم کی پیغمبر ہو کر آنیکی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی اولاد اسمعیل میں سے تھے اور اولاد اسمعیل میں
کوئی پیغمبر سوا ہمارے پیغمبر کے نہیں ہوا ہے اور ہمارے پیغمبر حضرت موسی کی مانند آدمی اور صاحب شرع بھی تھے اور شرع انکی جبری و انتقامی
ہے اور جسنے حکم ہمارے پیغمبر کا نمانا وہ کاٹا گیا اور حضرت عیسی کا جس کسینے حکم نمانا اسپر انہوں نے کچھ جبر نکیا اور حضرت عیسی اگرچہ حکم جدید لائے
لیکن شرع انکی انتقامی نتھی اور فرماتا ہے خدا کہ والانجیل اور بیچ انجیل کے یعنی رسول خدا کی صفات کو پاتے ہیں وہ لکھا ہوا بیچ انجیل کے
انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسی خبر دیتے تھے کہ ان ذاہب الی ربی وسیاتیکم الفارقلیطا یعنی تحقیق میں جانیوالا ہوں طرف پروردگار اپنے کی یا یہ لفظ
الی ہے یعنی میں جانیوالا ہوں میں طرف باپ اپنے کی اور قریب ہے کہ آتی تمہارے پاس فارقلیطا اور مراد فارقلیطا سے ہمارے پیغمبر صلعم ہیں اور
تفصیل اسکی یہ بشارت انشاء اللہ تعالی سورہ صف میں مذکور ہوگی اور سوا اسکے زبور میں اور توریت اور انجیل میں اور صحیفہ اشعیا اور ارمیا
وغیرہ میں ہمارے پیغمبر صلعم کی بشارتیں بہت مذکور ہیں اور وہ ایسی بشارتیں ہیں کہ سوا ہمارے پیغمبر صلعم کی کسی اور پیغمبر پر منطبق نہیں
ہوتی ہیں لیکن یہود اور نصاری بسبب تعصب کے سب کی آیتیں چھپاتے ہیں اور بیجا تاویلیں کر کے دگرگون کر دیتے ہیں اور وہ پیغمبر کہ جسکی مومنین متقین
پیروی کرتے ہیں یَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ حکم کرتا ہے وہ ان مومنین کو ساتھ نیکی کے کہ وہ توحید اور اعمال نیک ہیں وَيَنْهَاهُمْ عَنِ
الْمُنكَرِ اور منع کرتا ہے وہ انکو برائی سے کہ وہ برائے شرک ہے اور اعمال بد ہیں وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ حلال کرتا ہے واسطے انکے پاکیزہ کھانو
کو کہ جنکو مشرکوں نے حرام کیا تھا مثل سائبہ اور بحیرہ وغیرہ کے وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ اور حرام کرتا ہے اوپر انکے ناپاک کھانوں کو
مثل مردار اور خوک اور خون وغیرہ کے وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ اور اوتارتا ہے انسے بوجھ انکو اور اصر کو ان معنوں اصار
بوجھ جمع کا صیغہ اور بوجھ کے اوتار دینے سے مراد یہ ہے کہ امت پر احکام سخت نہیں کرتا ہے وَالْأَغْلَالَ اور اوتارتا ہے طوقوں کو
الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ جو کہ تھے اوپر انکے زمانہ موسی میں یعنی جو احکام کہ گران اور شاقہ موسی کی زمانہ میں تھے جیسے کہ کاٹ ڈالنا اس
عضو کا کہ جس سے گناہ صادر ہوا ہو اور قطع کرنا اس قدر کپڑے کا کہ جہانتک اسمیں نجاست لگی ہوئی ہو اور پچاس رکعتیں نماز یومیہ کی ہر روز

رات کو اور دن میں اور چھ مہینے کی روزے تمام سال میں اور مقرر کرنا قصاص کا قتل عمد اور خطا میں یہ سب بوجہ بھاری جو گردنمیں تہوان سب
سبک کردیا **فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ** پس وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے یعنی ساتھ دین نبی امی کے **وَعَزَّرُوْهُ** اور قوت دی ہے انہوں
نے اس نبی کو **وَنَصَرُوْهُ** اور مدد کی ہے انہوں نے اسکے دشمنون کے مقابلہ میں **وَاتَّبَعُوا** اور پیروی کی ہے انہوں نے **النُّوْرَ الَّذِيْٓ**
اُنْزِلَ مَعَهٗٓ نور کی جو کہ نازل کیا گیا ہے ہمراہ اسکے کہ وہ قرآن ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ وہ علی ابن ابیطالب ہے **اُولٰٓئِكَ** یہ لوگ ع ۱۹ ۱۶ ۹
کہ جو ایمان لائے ہیں اور تعظیم اور مدد کی انہوں نے اس پیغمبر کی **هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** وہ ہیں رستگاری پانیوالے عذاب سے اور پہنچنے والے
قریب رحمت اور ثواب کی اور حضرت امام حسن مجتبی سے روایت ہے کہ ایک گروہ یہودی کا رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس گروہ کے آدمیوں نے
کہا کہ اے محمد تو اپنے تئین پیغمبر خدا گمان کرتا ہے اور تو کہتا ہے کہ خدا کیطرف سے مجھپر وحی آتی ہے جیسے کہ موسیٰ کو وحی آتی تھی یہ سنکر جناب رسول خدا صلعم
ایک ساعت خاموش رہے اور بعد اسکے فرمایا کہ ہاں میں سردار اولاد آدم کا ہوں اور فخر نہیں کرتا ہوں اور میں خاتم النبیین اور رسول رب العالمین
اور امام المتقین ہوں یہودیوں نے کہا کہ تو کسکی طرف پیغمبر ہو کر آیا ہے عرب کیطرف آیا ہے یا عجم کیطرف آیا ہے یا ہماری طرف خدا تعالی نے
یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ** اے آدمیو **اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ** تحقیق میں پیغمبر خدا کا ہوں طرف تمہارے
جَمِيْعَا سب کے جیسا حال واقع ہوا ہے یعنی کل دنیا کی طرف پیغمبر ہو کر آیا ہوں جسقدر کہ دنیا میں ہیں یہ نہیں کہ بعضوں کی طرف پیغمبر ہو کر آیا ہوں اور بعضوں کی طرف
نہیں آیا ہوں جیسے کہ پہلے انبیا ہوئے ہیں **الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** وہ خدا کہ خاص واسطے اسکے ہے بادشاہی آسمانوں
کی اور زمین کی اور سب اسی کے دست قدرت کے تصرف میں ہیں **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ** نہیں ہے کوئی معبود سزاوار
پرستش سوا اس خدا کے زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے وہ **فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ** پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے کہ جسکی تعریف تمنے سنی **وَ**
رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اور ساتھ پیغمبر بھیجے ہوئے اسکے کہ نبی امی ہے وہ رہنے والا مکہ کا **الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ** جو کہ
ایمان رکھتا ہے ساتھ وحدانیت خدا کے **وَكَلِمٰتِهٖ** اور کلموں اسکے کہ وہ کتابیں ہیں بھیجی ہوئی انبیا پر اسپر اور اسکے سوا دوسرے پیغمبروں پر
وَاتَّبِعُوْهُ اور پیروی کرو تم اس پیغمبر کی اے آدمیو **لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ** تاکہ تم راہ حق کو پاؤ تم جو کہ بہشت میں جانیکی
راہ ہے اور کعب الاحبار سے اس آیت کی نازل ہونیکے سبب میں اسطرحسے روایت ہے کہ توریت میں لکھا ہے کہ خدا کہتا ہے کہ قریب ہے کہ تمہارے پاس
وہ پیغمبر آئے کہ جو خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا ہو لوگوں کو اور نگہبان مومنین کا ہو اور بد خو اور سخت خلق نہو اور بازار میں آواز میں کرنیوالا نہو اور
خطا کرنیوالوں کو معاف کریگا اور ہم اسکو اپنے قرب و جوار میں نہ لینگے تاکہ دین کج کو اسکے سبب سے سیدھا کرین اور جو دل کہ بستہ ہیں اسکے
سبب سے انکو کھولیں اور آنکھوں کو اندھی ہونگی اسکے باعث سے روشن کریں اور بہرے کانوں کو حق بات کے سننے والا کریں اور مکہ میں وہ پیدا ہو اور مدینہ کو طرف
مکہ سے ہجرت کرکے روانہ ہو اور بادشاہی انکی شام میں ہو اور اسکی امت صاحب حمد اور شکر ہوں اور وضو سے ہوں اور لباس انکا ٹخنے سے اوپر
ہو تاکہ پاکیزہ رہے آلودہ نہو اور واسطے ادا کرنے نماز کے آفتاب کو ملاحظہ کرتے رہیں کہ وقت نماز کا ہو گیا ہے یا نہیں اور جسجگہ انکو نماز کا وقت ہو جاوے
اسیجگہ وہ نماز ادا کریں اور نماز میں اسطرح سے صف بنا کر کھڑے ہوں جیسا کہ جہاد کے واسطے صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور وہ پیغمبر اسمٰعیل
کی اولاد میں سے ہو اور سب پیغمبروں کے آخر ہو کہ اسکے بعد کوئی پیغمبر نہو اور ابراہیم کے دین پر ہو اور عربی زبان ہو اور چادر کو کمر سے باندھے اور اپنے
اعضا کو دھوئے اور مسح کرے اور اسکی آنکھوں میں کچھ سرخی ہو اور مہر نبوت درمیان دو مونڈھوں کے ہو اور قد اسکا نہ کوتاہ ہو نہ دراز ہو اور عصا کو
پکڑے اور تھوڑی چیز پر قناعت کرے اور دراز گوش پر سوار ہو اور بازار کو جاوے اور جہاد کرے اور مال غنیمت لیوے اور تلوار کو اپنے شانہ پر رکھے اور کسیکی
پروا اور خوف نکرے اگر قوم نوح میں وہ ہوتا تو وہ لوگ ہلاک نہوتے اور اگر درمیان عاد کے وہ ہوتا تو انکی بیخ کنی نہوتی اور اگر قوم ثمود میں وہ
ہوتا تو وہ لوگ چیخ میں جبرئیل کے گرفتار نہوتے اور وہ امی ہو اور سختی و نرمی میں ہر حال میں وہ حمد اور شکر کرنیوالا ہو اور بلا کو اسکے مصاحب ہوں

اور اپنی قوم کے ہاتھون سے بہت آزار کھینچے اور مدینہ مین پہنچے تو اُنپر جہاد کرے اور بعض اوقات اُنپر غالب ہو اور آخر کو بالکل غالب ہو اور ایک جماعت اُسکی ہمراہ ایسے ہون کہ وہ حق کی طرف بجلی سے زیادہ جلدی کرنیوالے ہون اور جہاد مین بڑے بہادر اور شجاع ہون اور اپنے زمانہ کے بڑے زاہد اور عابد ہون اور ہیبت اور دبدبہ اُسکا ایسا ہو کہ دشمن اُسکے خوف سے ایک مہینے کی راہ دور ہو جائین اور اپنی ذات سے وہ جہاد مین حاضر ہوا اور دشمنون سے کارزار کرے یہانتک کہ اُسکو زخمی کرین اور نیکی کا لوگون کو حکم کرے اور برائی سے اُنکو منع کرے اور جسوقت خدا تعالی نے حضرت کے اوصاف بیان کئے تو یہود اور نصاریٰ کو خبر کی کہ اُسکا اوصاف توریت اور انجیل مین موجود ہین دیکھلو تاکہ راستی اُسکے دعوی کی تمپر روشن ہو جاتے اور بعد اُسکے حضرت کو حکم کیا کہ تمام عرب و عجم کو خطاب کر اور درمیان اُنکے آواز دے کہ مین پیغمبر ہون خدا کا اور تم سب کیطرف بھیجا ہوا آیا ہون چنانچہ وہ کل آیت پہلے اس سے گذر گئی ہے اور اب خدا تعالی پھر موسیٰ اور بنی اسرائیل کا قصہ شروع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ** اور قوم موسیٰ کے سے ایک گروہ ہے کہ ہدایت کرتے ہین وہ ساتھ حق کے لوگون کو **وَبِهِ يَعْدِلُونَ** ۝ اور ساتھ اُسی حق کے عدالت کرتے ہین کہتے ہین کہ مراد امت سے یہان اہلکتاب ہین جو کہ ہمارے پیغمبر پر ایمان لاتے تھے مثل عبداللہ بن سلام اور بحیرائے راہب وغیرہ کے اور مشہور یہ ہے آیت کی تفسیر مین یہ ہے کہ بعد حضرت موسیٰ کی اور فوت ہونے اُنکے خلیفہ یوشع کے بنی اسرائیل مین فتنہ اور فساد بہت ظاہر ہوا اور کفر اور قتل انبیاء اور صدور معاصی و فسق بہت وقوع مین آیا ایک گروہ نے اُنمین سے نہایت عاجزی سے خدا تعالی سے درخواست کی کہ خداوندا ہم مین اور تمام بنی اسرائیل مین جدائی ڈالدے خدا تعالی نے اپنی قدرت سے زمین مین ایک سرنگ کشادہ کر دیا اور وہ اُس راہ سے ایک سال اور چھ مہینے تک چلے گئے یہانتک کہ ملک چین کے پیچھے ایک میدان مین پہنچے اور اُسجگہ اپنے مکان بناکر وہانکی سکونت اختیار کی اور پیغمبر خدا صلعم نے شب معراج اُنکو دیکھا اور قرآن کی دس سورتین جو کہ مکہ مین نازل ہوئی تہین وہ اُنکے روبرو پڑہین وہ سب ایمان لائے اور حضرت نے وہین بیٹھنے کا اُنکو حکم دیا اور فرمایا کہ سنیچر کو ترک کرو اور اب اولاد اُنکی وہان موجود ہے اور ہمارے قبلہ کیطرف وہ نماز پڑہتے ہین اور زکوٰۃ کو ادا کرتے ہین اور سوا اُسکا اور کوئی حکم شرع کا اُنکو نہین پہنچا اور یہ آیت اُن لوگونکی تعریف مین ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ لوگ چین کے پیچھے رہتے ہین اور درمیان اُنکے اور اہل چین کے ایک وادی ریت کا واقع ہوا اور کچھ تغیر و تبدل اُنہون نے نہین کیا ہے شب کو اُنکے یہان بارش ہوتی ہے اور دن کو آفتاب تابان رہتا ہے اور زراعت کرتے ہین اور ہم مین سے اُنکے پاس کوئی نہین پہنچا ہے اور نہ اُنمین سے کوئی ہمارے پاس آیا ہے اور ایک شخص کا مال اُنمین سے دوسرے شخص سے کمتر نہین ہے اور نہ کسی کے ذمہ کسیکا مال ہے بسبب تونگری کے کہ دوسرے کی احتیاج کسی کو نہین ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ حضرت صاحب الامر کے ہمراہ وہ نکلین گے اور بعد اسکے خدا تعالی بنی اسرائیل کا حال بیان کرتا ہے کہ **وَقَطَّعْنَاهُمُ** اور متفرق کیا ہمنے اُن بنی اسرائیل کو **اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا** بارہ فرقے گروہ گروہ اور اسباط بدل ہے اثنا عشرہ سے اور اسباط جمع سبط کی ہے اور سبط اولاد پسر کو کہتے ہین اور یہان مراد فرزندان یعقوب سے ہے اور یعقوب کے بارہ پسر تھے ہر سبط ایک پسر کی اولاد ہے اور اسباط یعقوب کی اولاد کو کہتے ہین جیسے کہ اسمعیل کی اولاد کو عرب مین قبائل کہتے ہین اور خدا تعالی نے یعقوب کی اولاد کے بارہ فرقہ اسواسطے کئے کہ اُنکے آپسمین فرق ہو جاتی کہانے اور پینے مین اور ہر فرقہ اپنے رئیس کیطرف رجوع کرے اور موسیٰ پر امر سہل ہو جاتے اور بارہ فرقون کے بارہ رئیس ہونیکا ذکر پہلے اس سے سورہ مائدہ مین اثنا عشر نقیبا کی تفسیر مین گذر گیا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت بنی اسرائیل میدان تیہ مین گھر گئے اور راہ نکلنے کی وہان سے میسر نہوئی جیسے کہ سورہ مائدہ مین گذر چکا ہے اور حرارت آفتاب تشنگی اُنکو شدت سے ہوئی تو بیتاب ہوکر حضرت موسیٰ کی پاس آئے اور پانی اُنسے طلب کیا اور جسوقت موسیٰ تیہ مین آئے تھے تو ایک پتھر نے اُنکو آواز دی تھی کہ تو مجھکو اُٹھا لے مین تیری کام آؤنگا اور وہ بہشت کا پتھر تہا حضرت موسیٰ نے اُسکو اٹھا لیا تھا جبان لوگون

قصہ قوم موسیٰ [illegible]

پانی مانگا تو حضرت موسیٰ کو خدا کا حکم آیا کہ ای موسیٰ پتہر ہی تو تو ہین جو پتہر ہے اسکو باہر نکالکر اسمین عصا کو اپنے مار حضرت موسیٰ نے اس پتہر مین
عصا کو مارا اسمین سے بارہ چشمے جاری ہوے اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اور وحی کی
ہمنے طرف موسیٰ کی اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ جسوقت پانی چاہا اس سے قوم اسکی نے میدان تیہ مین اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ
یہ کہ مار تو ساتھ عصا اپنے کے پتہر کو یعنی اپنے عصا کو پتہر مین مار حضرت موسیٰ نے موافق حکم کے عصا کو پتہر مین مارا فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ پس جاری ہوے اس پتہر سے بارہ چشمے بعدد دوازدہ سبط بنی اسرائیل قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ
تحقیق کہ جانا ہر آدمی نے ہر سبط مین سے چشمے اپنے کو اور دوسرے سبط کی چشمہ پر نہ گیا یہ احسان تہا خدا کا ان لوگون پر اور ایک اور احسان کو
بیان کرتا ہے کہ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور سایبان کیا ہمنے اوپر انکے ابر کو تاکہ حرارت آفتاب سے ایذا نپاوین اور ایک اور احسان
بیان کرتا ہے کہ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ اور نازل کیا ہمنے اوپر انکے من اور سلوی کو کہ من تو مثل ترنجبین کی اور سلوی
مانند بٹیر کے تہا اور تفصیل اسکی سورہ بقر مین گزر گئی ہے اور کہا ہمنے انکو کہ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ کہاؤ تم پاکیزہ کہانو
اچہی چیزین سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو اور اسکو اٹہا نہ رکہو لیکن بعضون نے رکہہ چہوڑا اور وہ بگڑ گیا اسحال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ
وَمَا ظَلَمُوْنَا اور نہ ظلم کیا انہون نے ہمپر اسی اٹہا رکہنے مین اور سو ہو گئے اور گنہگار ہوئین وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
اور لیکن تہے وہ جانون اپنی پر ظلم کرنیوالی بسبب نافرمانی خدا کی اور ذکر اسکا سورہ بقر مین گزر گیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اور
یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کہا گیا واسطے ان بنی اسرائیل کے بعد لڑائی جبارین کی اور انپر فتح پانیکے بعد کہ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ
سکونت کرو تم اس بستی مین یعنی بیت المقدس مین یا اریحا یا ایلیا مین اور اذ قیل سے پہلے اذکر محذوف ہے وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور
کہاؤ تم اس بستی مین سے جسجگہ چاہو تم وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ اور کہو تم حطہ مراد اس کلمہ کے کہنے سے استغفار اور بخشش چاہنی ہے خدا سے یعنی کہو کہ اے
خدا بخش تو گناہ ہمارے وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا اور داخل ہو تم دروازہ مین اس بستی کے سجدہ کرنیوالی ہوکر واسطے ادا کرنے شکر خدا
کے بیان تہہ سے اور سجدہ حال واقع ہوا ہے اور تحقیق حطہ اور سجدا کی پہلے اس سے سورہ بقر مین گزر گئی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ تم ایسا کروگے تو
نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓــٰٔتِكُمْ بخشین گے ہم واسطے تمہارے خطاؤن تمہاری کو اور بعضون نے خطیٰتکم کو خطایا پڑہا ہے اور بعضی نے خطیۃ پڑہا ہے
واحد کا صیغہ اور فرماتا ہے خدا کہ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ قریب ہے کہ زیادہ کرین ہم جزا کو نیکی کرنیوالون کی یعنی ثواب انکی نیکیون کا
زیادہ کرین کہ انکے درجون کو ہم بلند کرین فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس بدل ڈالا ان لوگون نے کہ ظلم کیا انہون نے مِنْهُمْ ان
بنی اسرائیل مین سے قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ کہنے کو غیر اسکے کہ کہا گیا تہا واسطے انکے یعنی حطہ کی بدلے انہون نے حنطہ کہا
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ پس بہیجا ہمنے اوپر انکے عذاب کو آسمان سے خاصکر ان لوگون کے واسطے بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ
بسبب اسکے کہ تہے وہ کہ ظلم کرتے تہے اپنے نفسون پر کہ جو لفظ کہا جاتا تہا اسکے برخلاف کرتے تہے وہ اور کہتے ہین کہ عذاب انکو یہ ہوا کہ آسمان سے ایک
بیماری طاعون کی ایسی نازل ہوئی کہ ایک ساعت مین چوبیس ہزار آدمی انکے مر گئے اور ایک روایت مین ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار
آدمی مر گئے تہے اور تفسیر اس آیت کی سورہ بقر مین گزر گئی ہے اور فرماتا ہے خدا اپنے حبیب کو کہ وَسْــــَٔـلْهُمْ اور پوچھ تو ان یہودیون سے
اے محمد صلعم بطریق توبیخ اور سرزنش نہ بطور استفہام عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ حال اس بستی کے
کہ جو تہی نزدیک دریا کے اور نام اس بستی کا ایلہ تہا اور درمیان مدین اور طور کے تہی وہ کنارہ پر دریائے قلزم کے اور حضرت موسیٰ کی شریعت پر
وہ لوگ تہے اور روز شنبہ کی تعظیم کرنیکا انکو حکم تہا اور شنبہ کے روز انکو مچہلیون کی شکار کا حکم نتہا بلکہ اسروز شکار کرنا انپر حرام تہا اور ان لوگون
ایک حیلہ سے شکار کیا اسروز کو بہی اسطور سے کہ شنبہ کے روز مچہلیون کو حوضون مین جمع کرتے تہے اور ایک شنبہ کو بلا تردد ان مچہلیون کو پکڑ لیتے تہے چنانچہ

سورہ بقرہ مین فلما نہم کونو قردۃ خاسئین کی تفسیر مین مفصل گزر گیا ہے اور اس فعل سے انکے حضرت داؤد پیغمبر نے اُنپر لعنت کی اور خدا تعالی
انکو سنا در بنا دیا اُس قصہ کیطرف خدا تعالی اشارہ کرتا ہے اور اپنے حبیب کو حکم کرتا ہے کہ تو بنی اسرائیل سے اُس بستی کے لوگوں کا حال پوچھ
اِذْ يَعْدُوْنَ جسوقت حد سے گزرے وہ فِى السَّبْتِ بیچ روز شنبہ کے کہ باوجود ممانعت کی مچھلیوں کا شکار اُس روز اُنہوں نے کیا
اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ جسوقت اُنکے پاس مچھلیاں آتی تہین اُنکی يَوْمَ سَبْتِهِمْ روز شنبہ اُنکی کے کہ حرام تہا اُس روز شکار کرنا اُنکا
شُرَّعًا ظاہر ہو کر یہ حال واقع ہوا ہے یعنی شنبہ کے روز تو مچھلیاں آتی تہین پانی پر ظاہر ہو کر اور پانی پر پڑہی ہوئی بے خوف و خطر
منہ اپنے پانی سے باہر نکالے ہوئے وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ اور جسدن کہ نہین عمل شنبہ کا کرتے تہے تو نہین آتی تہین وہ مچھلیاں
یعنی جس روز کہ تعظیم کا اُنکو حکم تہا اور وہ ایام سوائے شنبہ کے تہے یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ جمعہ ان دنوں مین وہ مچھلیاں نہین
آتی تہین اور کہتے ہین کہ شنبہ کے روز کثرت سے مچھلیاں پانی پر ظاہر ہوتی تہین اور چلی آتی تہین اور جب شنبہ تمام ہو جاتا تہا تو وہان سے
چلی جاتی تہین اور تا شنبہ آئندہ پہر اُنکو وہان کوئی نہ دیکہتا تہا اور فرماتا ہے خدا کہ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ اسیطرح آزماتے ہین ہم
انکو یعنی معاملہ آزمانیوالوں کا ساکرتے ہین ہم اُنسے بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ بسبب اُسکے کہ تہے وہ کہ باہر ہوتے تہے حکم ہمارے سے اور
کہتے ہین کہ ایلہ کے رہنے والے شنبہ کے روز گوسفندونکی برابر مچھلیاں دیکہتے اور سوائے اُسکے اور کسی روز نہ دیکہتے یہ امر اُنپر بہت شاق اور
ناگوار تہا اور شنبہ کے روز شکار کرنیکا حکم نہ تہا اُن لوگوں نے ایک حیلہ کیا کہ حوض بنائے اور حوضونسے دریا تک نالیان کہود کر لیگئے شنبہ
کے روز مچھلیاں دریا مین آتین تو وہ لوگ اُن مچھلیونکو نالیوں کے رستہ سے حوضونمین لیجاتے جسوقت حوض مچھلیوں سے پر ہو جاتے تو
راہ کو اُنکے جالوں سے بند کر دیتے تہے کہ پہر وہ واپس دریا مین نہ چلی جائین اور یکشنبہ کو اُنکا شکار کرتے جب بہت دن گزر گئے اور عذاب
اُنپر نازل نہوا تو دلیر ہو گئے اور شنبہ کو بہی شکار کرنے لگے اور مفصل اسکی تفسیر سورہ بقرہ مین مذکور ہے قردۃ خاسئین کی تفسیر مین اور کہتے ہین
شہر ایلہ مین ستر ہزار مرد تہے اور اُنکے تین فرقے ہو گئے تہے ایک فرقہ تو اُنمین سے اس فعل ناشایستہ کو عمل مین لاتا تہا کہ وہ مچھلیونکا شکار
کرتے تہے اور ایک فرقہ اس فعل سے اُنکو منع کرتا تہا اور تیسرا فرقہ نہ شکار کرتا تہا اور نہ شکار کرنیوالوں کو شکار سے منع کرتا تہا اور یہ تیسرا
فرقہ منع کرنیوالے فرقہ کو کہتا تہا کہ تم اُنکو کیوں منع کرتے ہو کہ خدا تعالی عنقریب اُنپر عذاب نازل کرنیوالا ہے اُسحال کو خدا تعالی بیان کرتا
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ اور پوچھ تو اے محمد صلعم جسوقت کہا ایک فرقہ نے اُنمین سے منع کرنیوالوں کو یعنی اُس
فرقے نے کہ جو شکار کرتے تہے اور نہ شکار کرنیوالونکو منع کرتے تہے اُن لوگوں نے منع کرنیوالوں کو کہا کہ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا کسواسطے
نصیحت کرتے ہو تم اُس قوم کو کہ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ خدا عذاب کرنیوالا اُنکا ہے دنیا مین نافرمانی کی جہت سے اَوْ مُعَذِّبُهُمْ یا عذاب
کرنیوالا اُنکا ہے آخرت مین عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہے اور یہ اُن لوگوں نے اُنکو اسواسطے کہا تہا
کہ نافرمانی اُن شکار کرنیوالوں کی اُنپر ظاہر ہو گئی تہی اور جانتے تہے کہ وہ نصیحت اُنکو کچہہ فائدہ نہ بخشے گی اور جسوقت کہ منع کرنیوالوں کو
اُن لوگوں نے نصیحت کہا کہ تم اُنکو کیوں نصیحت کرتے ہو کہ خدا تعالی اُنکو ہلاک کرنیوالا یا عذاب کرنیوالا ہے تو اُن لوگوں نے اُنکے
جواب مین کہا کہ ہم اُنکو اسواسطے نصیحت اور منع کرتے ہین کہ کل کو ہمسے خدا پوچہیگا کہ حکم کرنا نیکی کا اور منع کرنا برائی سے تمپر واجب تہا تم نے
انکو کیوں منع نکیا اسواسطے ہم منع کرتے ہین تاکہ خدا کے روبرو ہمکو منع کرنیسے ایک عذر ہو چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالُوْا کہا اُن منع
کرنیوالوں نے کہ نصیحت ہماری اُن شکار کرنیوالونکو مَعْذِرَةً واسطے عذر کے ہے اِلٰى رَبِّكُمْ طرف پروردگار تمہارے کے وَلَعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ اور تاکہ وہ لوگ ڈرین خدا سے اور پرہیز کرین اُس گناہ سے اور توبہ کرین تاکہ عذاب خدا کا اُنپر نازل نہو اور معذرۃ کو حفص نے
منصوب پڑہا ہے تعذر مقدر کا مفعول مقرر کرکے اور باقیوں نے مرفوع پڑہا ہے خبر موعظتنا محذوف کی اور فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا نَسُوْا پہر

جسوقت بھول گئے وہ یعنی جسوقت ترک کیا اُن شکار کرنیوالون نے مَا ذُكِّرُوا بِهٖ اُس چیز کو کہ نصیحت کیگئی تھے اُسکے
اُس کے اور نصیحت کو قبول نکیا تو اَنۡجَیۡنَا الَّذِیۡنَ یَنۡهَوۡنَ عَنِ السُّوۡٓءِ نجات دی ہمنے اُن لوگون کو کہ منع کرتے
تھے وہ بُرائی سے وَاَخَذۡنَا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا اور پکڑ لیا ہمنے اُن لوگون کو کہ ظلم کیا تھا اُنہون نے اپنے نفسون پر مچھلی کا شکار
کرنے سے بِعَذَابٍۭ بَـئِيۡسٍ ساتھ عذاب سخت کے بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ بسبب اسکے کہ تھے وہ کہ باہر ہو جاتے تھے فرمانبرداری
ہماری سے عنادًا کیجہت سے اور بئیس کو اہل مدینہ نے بکسر با بدون ہمزہ کے بیس پڑھا ہے اور ابن عامر نے بئس ہمزہ سے پڑھا ہے سمع کے وزن پر
اور ابن عامر نے بئیس فیعل کے وزن پر پڑھا ہے اور باقیون نے بئیس فعیل کے وزن پڑھا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت نصیحت کرنے سے اُنکو
کچھ فائدہ نکیا تو اُن منع کرنیوالون نے آپسمین کہا کہ اس شہر مین رہنا خطرہ اور خوف سے خالی نہین ہے اُنہون نے اُن لوگون کو اور اپنے
درمیان ایک دیوار بلند کھینچکر شہر کے دو حصے کیئے کہ ادہر کا آدمی ادہر کو نجانے پاتے اور ادہر کا آدمی ادہر کو نہ آنے پاتے اور شہر سے کہ
اُس شہر سے باہر نکلکر دوسری شہر مین چلے گئے تھے چنانچہ سورہ بقر مین کونوا قردۃ خاسئین کی تفسیر مین مذکور ہوا ہے اور اسیطرح اُنکو
اُنکو اس فعل پر گذر گئی تو خداتعالی نے اُنپر عذاب کو نازل کیا کہ سب بندر ہوگئے اور اُن منع کرنیوالون نے جب اُنکی طرف سے کوئی
آواز نہ سُنی تو دیوار پر چڑھے اور دیکھا کہ کوئی گھر سے اپنے باہر نکل کر نہین پھرتا ہے کہنے لگے کہ ان لوگون نے کیا شراب نوشی کی ہے کہ جس سے
بیہوش ہو گئے اور مست ہوکر گھر وہین پڑے ہین جبکہ آفتاب بلند ہوا اور ادوہر سے کوئی آواز نہ آئی تو اُن لوگون نے سیڑہی لگا کر اُنکے گھر وہین جا کر دیکھا
کہ بندرون کی صورت ہوگئے ہین اُس حال کو خداتعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا عَتَوۡا عَنۡ مَّا نُهُوۡا عَنۡهُ پس
جسوقت کہ گردنکشی کی اُنہون نے اُس چیز سے کہ منع کئے گئے تھے وہ اُس سے کہ شکار کو مچھلیون کے اُنہون نے نچھوڑا یہانتک کہ شنبہ کو
بھی شکار کرنے لگے تو قُلۡنَا لَهُمۡ کہا ہمنے واسطے اُن نافرمانبردارون کے کہ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـئِيۡنَ ہو جاؤ تم
بندر گمراہ اور خوار اور ذلیل ہونیوالے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ جوان اُنکے بندر ہوگئے تھے اور بوڑہے اُنکے سور بن گئے تھے اور جسوقت
وہ منع کرنیوالے اُنکے مکانون مین پہنچے اور اُنکو دیکھا اور اُنہون نے اُنکو دیکھا تو وہ اپنے یگانون اور آشناؤن اور دوستون کو دیکھکر اُن کے
بدن سے اپنے بدن ملتے تھے اور وہ اُنکو کہتے تھے کہ کیا ہمنے تمکو منع نہین کیا تھا کہ تم یہ کام مت کرو کہ عذاب نازل ہوگا لیکن تمنے ہمارا کہنا نمانا پس
تین روز تک وہ زندہ رہے اور چوتھے روز وہ مرگئے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكَ اور یاد کر اے محمد صلعم جسوقت خبر دی
پروردگار تیرے نے کہ لَيَبۡعَثَنَّ عَلَيۡهِمۡ البتہ بھیجے گا اوپر ان یہودیون کے اور غالب کریگا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ روز قیامت
تک مَنۡ يَّسُوۡمُهُمۡ اُس شخص کو کہ تکلیف پہنچاوے وہ اُنکو سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ برے عذاب کی کہتے ہین کہ خداتعالی نے بخت نصر
کو بخت نصر بابلی کو یہودیون پر غالب کیا کہ اُسنے اُنکو قتل کیا اور گھر اُنکے ویران کئے اور اُنکی عورتون اور بچون کو قید کیا اور جو کوئی اُنمین سے قتل
سے بچ رہا تو اُسپر جزیہ مقرر کیا اور بعد اُسکے سلاطین فارس نے اُنپر حملہ کیا اور ہمیشہ اُنکو رنج پہنچاتے رہے اور خراج اُنسے لیتے رہے اور یہی
ہین کہ رسول خدا کے زمانہ تک مجوسیون کو جزیہ دیتے رہے اور بعد اسکے حضرت نے حکم دیا اُن یہودیون سے لڑینگا اور اُنکی عورتون اور بچون
قید کرینگا یہانتک کہ اسلام کو قبول کرین یا جزیہ دیوین اور یہ حکم قیامت تک باقی ہے اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيۡعُ الۡعِقَابِ تحقیق کہ
پروردگار تیرا البتہ جلدی کرنیوالا عذاب کا ہے کافرون کو کہ دنیا مین اُنکو عذاب کرے وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ اور تحقیق کہ وہ
البتہ بخشنے والا گناہون کا مہربان ہے اُس شخص پر کہ جو کفر اور گناہون سے توبہ کرے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَطَّعۡنٰهُمۡ اور پراگندہ اور
متفرق کیا ہمنے اُن یہودیونکو فِى الۡاَرۡضِ اُمَمًا بیچ زمین کے فرقہ فرقہ کہ ہر ولایت مین رہتے ہین لیکن جہان رہتے
ہین وہان ذلیل اور خوار ہین مِنۡهُمُ الصّٰلِحُوۡنَ یعنے اُنمین سے بعضے ایسے ہین کہ دین موسی پر قائم ہے اور کچھ فرق نکیا اور ہم

عیسیٰ پر ایمان لائے وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ اور بعضے انہین سے سواے اسکے ہین کہ وہ کافر اور بدکار ہین وَبَلَوْنَاهُمْ اور آزمایا ہمنے انکو
یعنی معاملہ آزمایش والون کا سا کیا ہمنے اونسے بِالْحَسَنَاتِ ساتھ نیکیون کے کہ انکو تونگری اور تندرستی عطا کی وَالسَّيِّئَاتِ اور آزمایا ہمنے
انکو ساتھ برائیون کے کہ فقیری اور بیماری اور مصیبتین انکو دین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ تاکہ وہ رجوع کرین اپنے پروردگار کیطرف اور کفر اور گناہون سے
وہ توبہ کرین لیکن انہون نے گناہون پر اصرار کیا اور نعمتون کی ناشکری کی اور تکبر کرکے کہا کہ خدا فقیر ہے اور ہم تونگر ہین اور نہ خدا کا انتقام ہی اونکو
ہمارا کشادہ ہوا ہے اور امتحان مین وہ درست نہ نکلے اور فرماتا ہے خدا کہ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پس پیچھے آئے بعد ان نیکون کے
پیچھے آنیوالے وَرِثُوا الْكِتَابَ وارث ہوئے وہ کتاب کے یعنی سیکھا انہون نے اپنے باپون سے علم توریت کا يَأْخُذُونَ
لیتے ہین وہ لوگ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ متاع اس پست تر کا یعنی اس دنیاے پست تر کا وہ فایدہ لیتے ہین کہ رسول خدا صلعم کی صفات کو بدلدیتے ہین جو کہ توریت مین
لکھی ہین وہ علما ہین جو لوگون سے رشوت لیتے تھے یہ تھا فایدہ دنیاے پست کا انکے واسطے وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا اور کہتے ہین وہ کہ قریب ہے کہ بخشش کیجاے واسطے ہمارے کہ
گناہ ہمارے بخشے جاوینگے اور مراد اس سے علماے یہود ہین اور وہ کہتے تھے کہ ہمارے گناہ شب کا تو دن کو بخشا جاتا ہے اور گناہ دن کا شب کو بخشا جاتا ہے وَإِنْ يَأْتِهِمْ اور حالانکہ
اگر آوے انکے پاس عَرَضٌ مِثْلُهُ متاع مثل اس متاع حرام کے جو کہ رشوت کا ہے یا کوئی اور فایدہ حرام ہو تو يَأْخُذُوهُ لیتے ہین وہ اسکو اور پھر امید بخشش کی رکھتے
ہین باوجود کہ جانتے ہین مال حرام کو اور پھر توبہ اس سے نہین کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ کیا نہین لیا گیا تھا اوپر انکے مِيثَاقُ الْكِتَابِ
عہد کتاب توریت کا أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ یہ کہ نہ کہین وہ اوپر خدا کے مگر حق جو سچ کہ خدا کی پاس سے نازل ہوا ہے اور یہ حکم
توریت مین کہان ہے کہ باوجود اصرار گناہون کے اور بدون توبہ کے گناہ بخشے جاوینگے وَدَرَسُوا مَا فِيهِ اور پڑھا انہون نے جو کچھ
کہ بیچ کتاب کے ہے اور یہ حکم انہون نے اسمین ہرگز نہین دیکھا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ چاہیے کہ نہ کہین کسی مسئلہ مین
یہانتک کہ علم اسکا حاصل کرین اور نہ رد کرین اس چیز کو کہ نہین جانتے ہین اور فرماتا ہے کہ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ اور خانہ آخرت بہتر
ہے دنیا کی اسباب اور مال اور متاع سے لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ واسطے اُن لوگون کے کہ ڈرتے ہین وہ خدا سے مال حرام کی کہانے مین اور
خدا پر افترا کرنے مین أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجھتے ہین وہ اس امر کو اور حفص نے تعقلون کو تا سے پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ یعنی
کیا پس نہین سمجھتے ہو تم کہ نعمت آخرت کی بہتر ہے مال دنیا سے وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ اور جو لوگ کہ چنگل مارتے ہین ساتھ
کتاب کے یعنی مضبوط پکڑتے ہین اسکو کہ اسکے احکام پر عمل کرتے ہین اور وہ قرآن ہے کہ جسکے احکام پر عمل کرتے ہین وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ اور
قائم کرتے ہین وہ نماز کو کہ ہمیشہ اسکو پڑھتے ہین کہ وہ ستون ہے دین کا اور سب عبادتون سے افضل ہے إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ
تحقیق کہ ہم نہین ضایع کرتے ہین اجر اور ثواب نیکی اور درستی کرنیوالون کا بلکہ پورا اور تمام ثواب انکا انکو دیتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ
وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جس وقت کہ اُٹھایا ہمنے پہاڑ کو فَوْقَهُمْ اوپر ان یہودیون کے واسطے قبول کرانے احکام
توریت کے اور وہ پہاڑ انکے سر پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ گویا کہ وہ ایک سایبان ہے وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ اور
گمان کیا انہون نے کہ تحقیق وہ پہاڑ پڑنیوالا ہے اوپر انکے یہ اس پہاڑ کا ذکر ہے کہ جسکو جبرئیل اُٹھا کر لائے تھے اور بنی اسرائیل کی سر کے اوپر کچھ
تھوڑے فاصلہ سے اسکو رکھدیا تھا اور کہا تھا کہ احکام توریت کا قبول کرو ورنہ اس پہاڑ کو تمہارے سر پر گرا دونگا اور وہ سجدہ مین گرے تو ایک
رخسارہ تو انہون نے زمین پر رکھا اور دوسرا رخسارہ اُٹھا کر پہاڑ کو دیکھتے تھے کہ کبھی یہ سر پر نہ گر پڑے اور روایات اہل بیت علیہم السلام مین آیا ہے
کہ جو لوگ ایک رخسارہ سے سجدہ کرتے تھے وہ منافق تھے اور جو پیشانی سے سجدہ کرتے تھے وہ مومنین کامل تھے اور اس پہاڑ کی اُٹھانیکا ذکر سورہ
بقرہ مین ہو لیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ احکام توریت کی قبول کرو جو کچھ کہ خدا نے
اسمین درج کئے ہین وہ لوگ قبول نہین کرتے خدا تعالیٰ نے کوہ سینا کو انکے سر پر بلند کیا اور حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اگر قبول نہ کروگے

ع ۹ ۱۲ ۱۱

تو پہاڑ تمہارے سر پر گر پڑا جائیگا تب مجبور ہو کر ان لوگوں نے قبول کیا اور فرماتا ہے خدا کہ اور کہا ہمنے بنی اسرائیل کو کہ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ
بِقُوَّةٍ پکڑو تم اور لو تم جو کچھ کہ دیا ہے ہمنے تم کو ساتھ قوت کے یعنی ساتھ ارادہ دل اور بعزم جزم اسکے احکام کو لو تم وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ
اور یاد کرو تم جو کچھ کہ بیچ اسکے ہے عہد اور امر اور نہی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ تم ڈرو خدا سے اور پرہیز کرو نافرمانی اسکی سے اور پہلے اس سے خدا تعالیٰ
نے کتب آسمانی کی میثاق کا ذکر کیا تھا اور اب اس میثاق کا ذکر کرتا ہے کہ جو تمام بندوں سے لیا ہے اور وہ اسطرح ہے جیسے بعضے بیان کرتے ہیں کہ
خدا تعالیٰ نے آدمیوں کی صلبوں سے انکی اولاد کو نکالا اور اسیطرح جیسے کہ پیدا ہوتے ہیں ایک کے بعد ایک یعنی انکی حقائق کو اپنے علم کے روبرو
پراگندہ کیا اور ان حقیقتوں کو گویا کیا زبان استعداد اور قابلیت ذات انکی سے اور اپنے پروردگار ہونیکا انسے اقرار کروایا اور بعض محققین کہتے
ہیں کہ عالم مثال میں جسکو عالم ملکوت کہتے ہیں اولاد آدم کو گویا کیا اور انسے اپنے پروردگار ہونیکا سوال کیا سبنے اقرار کیا اسواسطے کہ
ہر چیز کیواسطے ایک ملکوت ہے اور ملکوت وہ چیز ہے کہ جس سے شے کا قیام ہے اور وہ عالم ارواح اور عالم ملائکہ ہے اور مذہب اکثر مفسرین
کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اولاد آدم کو انکے باپوں کی پشتوں میں سے باہر نکالا مثل مورچہ صغیر کے اور زندگی اور عقل اور گویائی انمیں پیدا کی
اور اپنے پروردگار ہونیکو روبرو انکے پیش کیا اور انہوں نے خدا کی پروردگاری ہونیکو قبول کر کے کہا کہ ہم اپنے اقرار پر گواہ ہیں جب انہوں
نے اقرار کیا تو خدا تعالیٰ نے ملائکہ سے کہا کہ تم گواہ رہو اس اقرار کو ملائکہ نے کہا کہ ہم گواہ ہیں یہ قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا
ہے کہ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ لیا پروردگار تیرے نے مِنْ بَنِي آدَمَ اولاد آدم سے مِنْ ظُهُورِهِمْ
پشتوں انکی سے یعنی انکی پشتوں سے انکو باہر لایا ذُرِّيَّتَهُمْ اولاد انکی کو اور ظہورہم بدل ہے بنی آدم سے اور ذریتہم کو ابن کثیر اور کوفیوں
نے واحد کا صیغہ پڑھا ہے اور باقیوں نے ذریات پڑھا ہے جمع کا صیغہ یعنی جسوقت کہ پروردگار تیرے نے عہد لیا اولاد آدم سے باہر نکالکر پشتوں
انکی سے اولاد انکی کو ایک قرن کو بعد ایک قرن کے اور ایک نسل کو بعد ایک نسل کے وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ اور گواہ مقرر
کیا انکو اوپر نفسوں انکی کے یعنی قائم کیں واسطے انکی دلیلیں اپنے پروردگار ہونیکی اور ترتیب دی انکی عقلوں میں ایسی چیز کہ بلاتی ہو وہ انکو
طرف اقرار کرنے پروردگاری اسکی کی یہانتک کہ ہوگئے وہ بمنزلہ ان لوگوں کے کہ کہا انسے کہ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا نہیں ہوں میں
پروردگار تمہارا قَالُوا بَلَىٰ کہا انہوں نے کہ ہاں پروردگار ہمارا ہے شَهِدْنَا گواہ ہوئے ہم اپنے اقرار پر یہ اقرار انسے اسواسطے
لیا ہے کہ أَنْ تَقُولُوا ایسا نہو کہ کہیں وہ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے جسوقت عذاب میں گرفتار ہوں کہ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا
تحقیق کہ ہم تھے اس اقرار سے غَافِلِينَ بیخبر أَوْ تَقُولُوا یا ایسا نہو کہیں وہ کہ کہو تم کہ إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ سوا اسکے نہیں
شرک کیا ہے باپوں ہمارے نے پہلے سے کہ وہ ہمسے پہلے تھے وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ اور تھے ہم اولاد پیچھے انکے اور ہمنے انکی پیروی کی
اور یہ اقرار ہمنے اسواسطے کرایا کہ پیروی وقت قائم ہونے دلیل کے اور حاصل ہونے علم کی صلاحیت عذر کی نہیں رکھتے اور اسوقت کہتے وہ کہ
أَفَتُهْلِكُنَا کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو اور عذاب کرتا ہے بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ بسبب اسکے کہ کیا ہے باطلوں اور بیہودوں نے یعنی
باپوں ہمارے نے کہ بنیاد شرک کی ڈال گئی تھی اس آیت کی تفسیر میں اختلاف بہت ہے اور اکثر مفسرین کا جو قول ہے کہ اولاد آدم
کو عقل اور نطق عطا کر کے انسے اقرار اپنے پروردگار ہونیکا کروایا اور اس اقرار پر انسے عہد لیا اور گواہ کیا انکو اسپر علماء محققین اعتراض کرتے
ہیں کہ انسے اقرار کروا کر پھر کسواسطے اس اقرار کو بھلا دیا اور فراموش کروا دیا کہ لینا عہد کا اس شخص پر کہ جس سے عہد لیا ہے حجت نہیں
ہو سکتا ہے جبتک کہ اس شخص کو وہ عہد یاد نہو اور جسوقت کہ اسکو بھلا دیا اور فراموش کروا دیا تو لینا میثاق کا عہد سے کیا فائدہ بخشتا اور یہ
صورت مشابہ تناسخ کے ہو جاتی ہے اسواسطے اس آیت کی تفسیر میں محققین نے کئی تاویلیں بیان کی ہیں کہ وہ مجمع البیان میں مذکور ہیں
اور یہ آیت محمول معنی مجازی پر ہے اور ایک وجہ اسکی تاویل میں یہ لکھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر مکلف سے عہد لیا ہے اپنے پروردگار ہونیکا

اسطرحسے کہ اُسکو عقل کامل عطا کی اور علامتین اپنی قدرت کاملہ کی اُسکو ہدایت کر کے دکہلائین اور اپنی عجائب صنعتونکی طرف اُسکو رہنمائی کی کہ جس سے ظاہر ہو جائے کہ ان چیزونکا کوئی صانع اور خالق ہے اور اُسکو قدرت دی ہے اپنے دلیلونکے جاننے کی یہانتک کہ گویا شاہد کر دیا ہے اُسکو اور کہا کہ الست بربکم یعنی کیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا قالوا بلی یعنی کہا اُنہون نے کہ ہان تو پروردگار ہمارا ہے پس اِسصورت مین معنی اشہدہم علی انفسہم کے یہ ہونگے کہ رہنمائی کی ہو اُسکو اپنے مخلوقات کو وسیلہ سے اپنی توحید پر اور گواہ کیا اُسکو اُسکے نفس پر اسطرح سے کہ پیدا کی ہین اُسکی عقل مین وہ دلیلین کہ جو دلالت کرتی ہین وحدانیت خدا پر پس اسطرح سے شہادت اپنے پروردگار ہونیکی اسپر لازم کی ہے کہ اُس سے انکار نہین کر سکتا ہے اور یہ خطاب بزبان حال ہے نہ بزبان مقال جیسے کہ قول حقتعالی مین ہے کہ فقال لہا وللارض ائتیا طوعا او کرہا قالتا اتینا طائعین الآیہ حقیقت مین خداتعالی نے نہین فرمایا ہے اور جواب اُنہون نے نہین دیا ہے اور مثل اسکے قول حقتعالی کا ہے شاہدین علی انفسہم بالکفر اور معلوم ہے کہ کفار نے اپنی زبانون سے اقرار کفر کا نہین کیا ہے لیکن اُنکو حال سے اسطرح کا ظاہر ہو رہا ہے کہ اُسکو دفع نہین کر سکتے ہین گویا کہ وہ کفر کا اقرار کرنیوالے ہین اور جسوقت کہ ظاہر معنی اس آیت کی سمجھ مین نہین آتے ہین تو اسیواسطے اکثر محققین اس آیت کی تفسیر مین توقف کرتے ہین اور اُسکی تفسیر کو حوالہ پروردگار کے کرتے ہین اور اکثر روایتین جو اُسکی تفسیر مین ہین وہ بہی موافق تفسیر مشہور کے ہین کہ جسپر اعتراض وارد ہوتا ہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بعضے نفوس مین آلائش دنیا سے صاف ہین اُنکو اُس روز کا اقرار یاد ہے چنانچہ کہتے ہین کہ سلطان نظام الدین دہلوی نے کہا ہے کہ مجھکو اُس روز کا اقرار یاد ہے کہ خداتعالی نے الست بربکم کو پوربی راگنی مین فرمایا تہا یہ سب غلط اور دعوی بے دلیل ہے کہ واسطے ترغیب معتقدین کیطرف شطحیات اپنے کی کہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جن لوگون نے اُس روز اقرار کیا تہا اُنکو خدا نے مومن پیدا کیا اور جن لوگون نے اُس روز انکار کیا تہا اُنکو خدا نے کافر پیدا کیا لیکن محققین نے تمام کر دین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جن لوگون نے اقرار کیا تہا اُنکو معرفت ثابت ہے اور موقف کو بہول گئے اور قریب ہے کہ یاد کرینگے وہ اگر نہوتا یہ تو نہ پہچانتا کوئی خالق اپنے کو اور رازق اپنے کو اور بعضی کہتے ہین سے وہ شخص ہین کا اقرار کیا تہا اُسنے اپنی زبان سے اور دلسے اقرار نہین کیا تہا وہ منافق ہے چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ فما کانوا لیومنوا بما کذبوا من قبل یعنی پس نہین ہین وہ کہ ایمان لائین بسبب اُس چیز کے کہ تکذیب کی تہی اُنہون نے ساتہ اُس چیز کے پہلے اُس سے یعنی عالم ذر مین لیکن یہ روایت بہی مثل اس آیت کی متشابہات مین سے ہے اور اہلسنت کی روایات بہی مطابق تفسیر مشہور کے ہین چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حقتعالی نے ذریت آدم سے میثاق لیا تہا نعمان مین اور وہ ایک وادی ہے عرفات کی نزدیک اور اُسکو نعمان سحاب کہتے ہین اور لباب مین لکہا ہے کہ میثاق وہان لیا گیا تہا اور وہ ایک زمین ہے ولایت ہند مین اور بعضے کہتے ہین کہ بعد نکلنے آدم کے بہشت سے میثاق لیا گیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ میثاق بعد پیدا ہونے آدم کے اور پہلے داخل ہونے بہشت سے ایک میدان بہشت مین لیا گیا تہا کہ عرض جسکا چالیس ہزار برس کی راہ کا ہے اُس صحرا مین ذریت آدم کو بشکل مورچہ خورد پیدا کیا تہا مانند چراغ روشن کے اور آدم نے درمیان اُنکے ایک نور دیکہا کہ روشنی اُسکی چراغون پر غالب تہی آدم نے پوچہا کہ خداوندا یہ کیا ہے اور یہ کسکا نور ہے فرمایا کہ یہ نور ایک پیغمبر کا ہے تیری اولاد مین سے پوچہا کہ عمر اُسکی کسقدر ہوگی فرمایا کہ تریسٹھ برس کی آدم نے عرض کی کہ خداوندا اُسکی عمر کو زیادہ کر دے حکم ہوا کہ اس سے زیادہ مصلحت نہین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچہا کہ اُنہون نے کیونکر جواب دیا ہوگا وہ تو ذرہ تہی فرمایا کہ اُنمین خدا نے ایسی چیز کر دی تہی کہ جسوقت اُنسے سوال کیا گیا تو اُنہون نے جواب اُسکا دیا تہا اور یہ مطابق اُس تاویل کے ہے کہ جو پہلے گذری ہے یعنی اُنکی عقلون مین ایسی چیز کی ترکیب دی تہی کہ وہ اُنکو طرف اقرار کی لیجاتی تہی اور دوسری روایت مین ہے کہ جسوقت خداتعالی نے ارادہ کیا کہ خلقت کو پیدا کرے تو پہلے اُنکو اپنے آگے پراگندہ اور منتشر کیا اور بعد اُسکے پوچہا کہ پروردگار تمہارا کون ہے سب سے پہلے جواب

اور امیر المومنین اور ائمہ ہدی نے جواب دیا اور کہا کہ تو ہی پروردگار ہمارا ہے پوچھا علم اور دین کا اسپر کہا اور ملائکہ سے فرمایا کہ یہ ہیں اٹھانیوالے میرے
دین اور علم کے اور امین میرے ہیں مخلوقات میری میں اور وہ سوال کیے جاینگے پھر اولاد آدم سے فرمایا کہ خدا کی پروردگار ہونیکا اور ان چند آدمیونکے
مالک امور ہونیکا اور فرمانبرداری انکی کا اقرار کرو سبنے کہا کہ خداوندا اقرار کیا ہمنے پھر ملائکہ سے فرمایا کہ تم گواہ رہنا ملائکہ نے کہا کہ ہم گواہ ہیں
اس امر پر کہ کل کو وہ یہ نہ کہیں کہ ہم اس سے غافل تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جناب سرورکائنات صلعم نے فرمایا کہ سب سے پہلے مینے جواب دیا تھا
اور اقرار کیا خدا کے پروردگار ہونیکا اسواسطے وہ حضرت سب مخلوقات سے افضل اور اعلیٰ ہوئے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ میثاق قبل پیدا کرنیکے پہلے بھی
عالم مثال اور ملکوتی میں ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ **وَكَذٰلِكَ** اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ بیان کیا ہمنے حال میثاق کو ایسے ہی
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل سے بیان کرتے ہیں ہم نشانیون قدرت اپنی کو کہ وہ انمین تامل اور تفکر کریں **وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ**
اور تاکہ وہ رجوع کریں طرف حق کی اور پھریں وہ پیروی باطل سے اور ترک کریں وہ اسکو اور اب خدا تعالیٰ بلعم باعور کا قصہ بیان کرتا ہے کہ وہ
علماء بنی اسرائیل میں سے تھا چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَاتْلُ عَلَيْهِمْ** اور پڑھ تو محمد اوپر ان بنی اسرائیل کے **نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا**
خبر اس شخص کی کہ دیا تھا ہمنے اسکو علم آیتوں اپنی کا کہ از انجملہ اسم اعظم تھا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بلعم باعور کو اسم اعظم
یاد تھا اور جسوقت اس اسم سے وہ دعا کرتا تھا تو دعا اسکی قبول ہوتی تھی اور فرعون کیطرف وہ مائل ہوا اور جسوقت کہ فرعون موسیٰ کے اور
اسکے ہمراہیون کے طلب میں نکلا تھا تو فرعون نے بلعم سے کہا کہ تو خدا سے دعا کر کہ وہ موسیٰ کو اور اسکے ہمراہیونکو ہماری قید میں کرے
وہ اپنے گدھے پر سوار ہوا تھا کہ موسیٰ کی طلب میں روانہ ہو گدھا اسکا ٹھٹکا اور بلعم اسکو مارنے لگا وہ گدھا بحکم خدا گویا ہوا اور بزبان فصیح اسنے
کہا کہ وائے تجھپر تو کسلئے مجھکو مارتا ہے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تیرے ہمراہ چلوں کہ تو پیغمبر خدا پر اور مومنین پر بددعا کرے اور پھر اسکو ایسقدر مارا
کہ وہ گدھا بیچارہ مرگیا اور اسم اعظم اسکی زبان سے نکل گیا اور اثر اسکا جاتا رہا اسکے حال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اے محمد صلعم ان بنی اسرائیل
روبرو حال اس شخص کا بیان کر کہ جسکو ہمنے اپنی قدرت کی نشانیون کا علم دیا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اسکو علم کتب آسمانی کا
دیا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شخص امیہ بن صلت ثقفی تھا عرب کے لوگوں میں سے کہ اسنے آسمانی کتابیں پڑھی تھیں اور اسنے ان کتابون
معلوم کیا تھا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور دعویٰ اسکو یہ تھا کہ پیغمبر میں ہی ہونگا جسوقت جناب سرورکائنات صلعم پیغمبر ہوگئے تو وہ شخص
امیہ حسد کے مارے کافر ہوگیا **فَانْسَلَخَ** پس باہر ہوگیا وہ باعور یا امیہ **مِنْهَا** ان آیات سے جیسے کہ سانپ اپنے پوست سے باہر ہوتا
ہے **فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ** پس لاحق ہوا اسکو شیطان اور مصاحب ہوا اسکا یعنی پیروی کا اسکو حکم کرتا **فَكَانَ** پس ہوا وہ
باعور اسم اعظم کا جاننے والا **مِنَ الْغٰوِيْنَ** گمراہوں میں سے **وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ** اور اگر چاہتے ہم تو البتہ بلند درجہ کرتے ہم اسکو
بِهَا سبب ان آیات کے جو کہ اسکو یاد تھیں اور جنمیں اسم اعظم تھا **وَلٰكِنَّهٗٓ** اور لیکن اسنے **اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ** میل
اور خواہش کی طرف زمین کی یعنی طرف پستی کے کہ وہ دنیا تو دون ہے **وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ** اور پیروی کی اسنے خواہش نفس اپنے کی کہ
دنیا کو دین پر اختیار کیا **فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ** پس مثال اسکی مانند کتے کی ہے پستی اور خست طبیعت میں اور وہ یہ ہو کہ **اِنْ تَحْمِلْ**
عَلَيْهِ اگر حملہ کرے تو اوپر اسکے اور دھتکارے تو اسکو **يَلْهَثْ** زبان باہر نکالتا ہے **اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ** یا چھوڑ دے تو اسکو
تو بھی زبان کو باہر نکالتا ہے یعنی اگر تو اسکو نہ دھتکارے اور کچھ نہ کہے تو بھی وہ زبان کو باہر نکالتا ہے اور اصل میں معنی لہث کے ہیں کہ
سو زبان باہر نکال کر ہانپے تو کہتے ہیں اور مراد اس سے یہاں یہ ہے کہ حال بلعم کا خست اور پستی طبیعت میں مثل کتے کے ہے کہ برابر ہے
اسکو اگر نصیحت کرو تو اسکو تو بھی وہ گمراہ ہے کہ اپنے کلمہ سے نہ پھرے وہ بازنہ آیا اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے اسکو خواہش میں چھوڑ دیا اور
تو بنی اسرائیل پر بددعا مت کر اسنے نہ مانا اور گدھا اسکا چلنے سے رہ گیا اور اس گدھے نے بزبان فصیح کہا کہ تو موسیٰ پر بددعا مت کر

قصہ بلعم باعور

بھی نصیحت کو اسنے قبول نکیا اور بددعا کی **ذٰلِكَ** یہ مثل جو کہی ہے **مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ** مثل اس قوم کی ہے کہ جنہون نے
سرکشی کی اور **كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا** جھٹلایا اور تکذیب کی ساتھ آیتون ہماری کی کہ وہ قرآن ہی یا جھٹلایا توریت کو کہ حضرت کے صفات جو جو
کہ اسمین ہین انکا انکار کرتے ہین اور پوشیدہ کرتے ہین انکو اور فرمایا ہی خدا نے **فَاقْصُصِ الْقَصَصَ** پس بیان کر تو اے محمد صلعم قصون کو
ان لوگون پر اور اس شخص کی قصہ کو کہ جو ہماری آیات سے باہر نکل گیا تھا اسواسطے کہ قصہ اسکا ہماری آیات سے نکل جانیکا بہت مناسبت
رکھتا ہی ہماری آیات کی جھٹلانیکے ساتھ **لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ** تاکہ وہ فکر کرین اور سوچین اور بعد اسکے پند پذیر ہون **سَآءَ مَثَلَا**
نِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا بری ہی مثل اس قوم کی کہ جن لوگون نے جھٹلایا ہی اور تکذیب کی ہی ساتھ آیتون ہماری کے
وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ اور جانون اپنی کو ہین وہ ظلم کرتے خدا کی آیات کو جھٹلا کر اور مثلا تفسیر ہے ساء کی ضمیر کی اور فرمایا ہی خدا
نے **مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ** جس شخص کو ہدایت کرتا ہے خدا بس وہ ہدایت پانیوالا ہی یعنی جسکو خدا تعالی توفیق اور لطف
عطا کرتا ہے وہ شخص ہی توفیق کے وسیلہ سے ہدایت پاتا ہی اور توفیق نہین حاصل ہوتی ہی مگر اس شخص کو کہ ارادہ ایمان لانیکا کرے اور خدا تعالے
کی آیات مین تامل اور تفکر کرے **وَمَنْ يُّضْلِلْ** اور جسکو گمراہی مین پڑا رہنے دے خدا کہ بسبب اسکے عناد اور جھٹلانے دلیلون کی نہ
دے توفیق اور لطف عطا کرے **فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ** پس یہی لوگ وہ خسارہ اور نقصان پانیوالے ہین دنیا اور آخرت مین اور
مشہور قصہ بلعم بعور کا اسطرح ہے کہ وہ کنعانیون مین سے تھا بلقا کا رہنے والا اور حضرت ابراہیم کے صحیفے اسنے پڑہے تہے اور اسم اعظم اسکو یاد تھا
جسوقت حضرت موسی قوم جبارہ سے لڑنیکو چلے تو لوگون نے اسکو مستجاب الدعوات جانکر اس سے کہا کہ موسی لڑنیکو آیا ہے ہم کو قتل کریگا اور
شہر کو ہمارے غارت کریگا تو موسی پر بددعا کر اسنے کہا کہ پیغمبر پر بددعا کیونکر کرون کہ دونو جہان میری خراب ہو جاوینگے لوگون نے کہا کہ
تو اس مقدمہ مین خدا سے مشورہ کر اسنے مشورہ کیا تو کچھ جواب نہ آیا لوگون نے کہا کہ اگر خدا کو موسی پر بددعا کرنی بد معلوم ہوتی تو تجہ
کو منع کرتا وہ شخص ان لوگون کے فریب مین آگیا اور اپنے گدہے پر سوار ہوکر پہاڑ کی جانب کو چلا گیا جسجگہ سے کہ موسی کا لشکر معلوم ہوتا تھا اور
گدہا اسکا تین بار راہ مین بیٹھا اور کہتے ہین کہ اسکو خواب مین دکھلایا کہ تو بنی اسرائیل پر بددعا مت کر اسنے نمانا اور گدہے پر سوار ہوکر چلا اور
پہاڑ کے اوپر گیا تاکہ موسی کے لشکر پر اطلاع پاوے رستہ مین گدہا اسکا بیٹھ گیا اسنے اسکو مارا وہ پہر چلا اور بعد اسکے بہی بیٹھ گیا تین مرتبہ
اسیطرح گدہا اسکا چلا اور بیٹھا تیسری مرتبہ اسکو مارا تو وہ گویا ہوا اور بزبان فصیح اسنے بلعم سے کہا کہ اے بلعم تو کہان جاتا ہی اور مجہکو کسواسطے
مارتا ہی تو نہین دیکھتا ہی کہ ملائکہ میرے منہ پر پہرا رہے ہین اور مجہکو آگے کو نہین چلنے دیتے یہ کیا ارادہ تو نے شیطان کے اغوا سے کیا ہی کہ پیغمبر
خدا پر بددعا کرے اسپر بہی وہ متنبہ نہوا اور خدا تعالی نے اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیا اور توفیق کو اس سے اٹھا لیا بسبب قبول نکرنے
اسکے کہ الہی ظاہر اور روشن نشانیون کو اور وہ پہاڑ پر گیا اور اسکی قوم اسکے ہمراہ تہی جسوقت حضرت موسی کی لشکر کو اسنے دیکھا تو اپنے ہاتھ
واسطے دعا کے اٹھائے اور موسی کی قوم پر دعا یعنی بددعا کرے زبان اسکی الٹی پھر گئی اور اپنی قوم پر اسنے بددعا کی قوم نے اسکی کہا کہ اے
بلعم تو نے ایسا کام کسواسطے کیا کہا کہ قصد تو میرا اسکے برعکس تہا کہ انکے ضرر کی دعا کرون لیکن زبان میری مقصود کے برخلاف جاری
ہو گئی اور زبان اسکی اسیوقت دہن سے باہر نکلکر سینہ پر جا پڑی اور اپنی قوم سے کہا کہ کیا کہا تہا مینے تم کو کہ اس سبب سے دین اور
دنیا دونون برباد ہو جاوینگے اور خراب ہو گئی دین تو میرا گیا لیکن مقصود میرا اب یہ ہے کہ دنیا کو تو ہاتھ سے نجانے دون اور اب علاج اسکا
یہ ہے کہ اپنی عورتون کو آراستہ اور مزین کرکے موسی کی لشکر مین بہیجو اور اسباب بیچنا انکے سپرد کردو تاکہ وہ خرید اور فروخت کے بہانہ سے انکے
لشکر مین داخل ہون اور اپنے نفسون کو انکے پیش کرین اگر ایک مرد بہی انمین سے زنا کریگا تو انکو تمہیر فتح ہوگی ان لوگون نے
اپنی عورتون کو آراستہ کرکے موسی کی لشکر مین بہیجا اور ان عورتون مین ایک عورت نہایت خوبصورت تہی ایک مرد زمری بن

بن سلوم کہ بنی اسرائیل کے بزرگوں میں سے اور پیشوا سبط شمعون بن یعقوب کا تھا اُسنے اُس عورت کو دیکھا تو اسکے حسن اور جمال پر فریفتہ ہو گیا اور اُس عورت کو پیغام دیا اُسنے قبول کیا زمری اُس عورت کا ہاتھ پکڑکر حضرت موسیٰ کے پاس لے گیا اور کہا کہ اے موسیٰ کیا یہ عورت با این حسن و جمال ہمپر حرام کریگا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ البتہ حرام ہے بلکہ دیکھنا اسکا حرام ہے چہ جائیکہ اس سے صحبت کرنا اور تو اس عورت کو چھوڑ دے اُسنے کہا کہ واللہ تیرا حکم میں نمانونگا اور جبتک کہ اپنا مقصود دل اس سے حاصل نکر لونگا تو اسکو رہائی نہ دونگا حضرت موسیٰ نے ہر چند اسکو منع کیا لیکن اُسنے نمانا اور اس عورت کا ہاتھ پکڑ کر اپنے خیمہ میں اُسکو لایا اور اُس سے زنا کیا اور لوگوں نے جو یہ حال دیکھا تو وہ بھی زنا میں مشغول ہوئے خدا تعالیٰ نے طاعون اُنپر بھیجا کہ ایک ساعت روز میں ستر ہزار آدمی موسیٰ کے ہمراہیوں میں سے مر گئے الغرض فنحاص نام کہ ہارون کی اولاد میں سے تھا اور بھتیجا حضرت موسیٰ کا تھا اور سپہ سالار موسیٰ کے لشکر کا تھا اور اُسکی برابر وہاں کوئی قوی اور زبردست نتھا اُن ایام میں وہ وہاں موجود نتھا جسوقت وہ اپنے لشکر میں آیا اور ایسا حال اُسنے دیکھا تو ایک حربہ اُٹھا لایا زمری کے خیمہ میں آیا اور زمری کو اُس عورت کے ہمراہ سوتا ہوا دیکھا دونوں کا سر کاٹا اور اُنکے سر نیزے پر لٹکا کر موسیٰ کی لشکر میں لیے ہوئے پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خداوندا یہ سزا اُسکی ہے کہ جو کوئی تیری نافرمانبرداری کرے اور تیرے حکم کو نمانے تب خدا تعالیٰ نے طاعون کو اُنسے دفع کیا اور اسی سبب سے بنی اسرائیل کی عادت یہ ہے کہ جب کوئی جانور ذبح کرتے ہیں تو ایک حصہ اُس میں سے فنحاص کی اولاد کو دیتے ہیں اور اس قصہ میں اور روایتیں بھی ہیں اور اب خدا تعالیٰ کفار کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **ولقد ذرأنا لجہنم** اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے واسطے دوزخ کے **کثیرا من الجن والانس** بہتوں کو جنوں اور آدمیوں میں سے لام لجہنم کا واسطے عاقبت اور انجام کے ہے اور مراد اس آیت سے یہ ہے کہ ہمنے جن اور آدمی بہت پیدا کیے ہیں اور بسبب زیادتی کفر اور عناد کے انجام اُنکا منتہی طرف دوزخ کی ہے یعنی ہمارے علم ازلی میں گذرا ہے کہ بہت جن اور آدمی کفر پر اصرار کرینگے اور پیغمبروں کے ارشاد کو نہ سنینگے عقلی دلیلوں میں تامل نکرینگے اور سوائے کفر کے اختیار نکرینگے تا کہ انجام اور مرجع اُنکا سوئے دوزخ کی ہو اور حاصل اسکا یہ ہے کہ ہمنے اُنکو پیدا کیا ہے اور بسبب کفر اور انکار کی انجام اُنکا دوزخ ہے اور پیدا جہنم کے واسطے نہیں ہوئے ہیں بلکہ پیدا واسطے عبادت کے ہوئے ہیں چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور ظاہر معنی اس آیت کے مراد نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ بندہ قادر نہیں ہے ایمان اور طاعت کی اختیار کرنے پر اور کفر اور معصیت کی ترک کرنے پر اور لازم آتا ہے مجبور ہونا بندہ کا کفر اور معصیت پر اور شان جناب باری عز اسمہ کی پاک و مبرا ہے اس سے کہ زبردستی اور جبر کرکے بندہ سے کفر کروائے اور پھر اُس کو دوزخ میں داخل کرے اور بعد اسکے خدا تعالیٰ اہل کفر اور عناد کا قلت تفکر اور بعد فہم بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **لہم قلوب لایفقہون بہا** واسطے اُنکے دل ہیں کہ نہیں سمجھتے ہیں وہ ساتھ اُنکے کہ وہ اُنکو متوجہ طرف دریافت کی نہیں کرتے ہیں **ولہم اعین** اور واسطے اُنکے آنکھیں ہیں کسی وجہ سے **لایبصرون بہا** نہیں دیکھتے ہیں وہ ساتھ اُنکے کہ نشانی کو اور دلائل قدرت خدا کی نظر نہیں کرتے ہیں تا کہ اُنکے صانع اور خالق کیطرف راہ لیجاویں **ولہم آذان** اور واسطے اُنکے کان ہیں کہ کسی طرح سے **لایسمعون بہا** نہیں سنتے ہیں وہ ساتھ اُنکے حق کو اسواسطے کہ ہوش اُنکا نصیحتوں کو اور قرآن کی آیتوں کو نہیں سنتے ہیں **اولئک** یہ لوگ کہ جو اپنے دل اور آنکھ اور کان کو دنیا کی لذتوں کی طرف متوجہ رکھتے ہیں اور دیدہ و دانستہ حق سے روگردانی کرتے ہیں اور حق کو نہ سمجھتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں متوجہ ہو رہے ایسے آدمی **کالانعام** مانند چوپایوں کے ہیں کہ نہیں سمجھتے اُنکی سو کہا سنیکے اور سوچیکے اور کچھ نہیں سمجھتے **بل ہم** بلکہ وہ گروہ **اضل** گمراہ زیادہ ہیں چوپایوں سے کہ چوپایوں تو دشمن دوست جانتے ہیں اور ہلاکی سے بھاگتے ہیں اور یہ کفار اسیطرح کہتا نہیں جانتے **اولئک** یہ گمراہ کہ جنکا ذکر ہوا **ہم الغافلون**

وہ بھی غفلت کرنیوالے ہین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا خدا تعالی نے ملائکہ مین عقل پیدا کی ہے بدون خواہش
نفسانی کے اور چوپایون مین خواہش پیدا کی ہے بدون عقل کے اور آدمیون مین دونو پیدا کی ہین پس جو شخص کہ غالب ہو عقل اسکی
خواہش نفس پر وہ شخص بہتر ہے ملائکہ سے اور وہ شخص کہ غالب ہو خواہش اسکی عقل پر وہ شخص بدتر ہے چوپایون سے اور واسطے
رغبت دلانیکے اپنے بندون کو اس امر کی کہ میرا نام لیکر مجھکو پکارو اور ذکر میرا کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اور
واسطے خدا کے ہین نام نیک فَادْعُوْهُ بِهَا پس پکارو تم اسکو ساتھ ان نامون کے کہ وہ دلالت کرتے ہین بہت اچھے معنے
پر اور کہتے ہین کہ یہان مراد نودنہ نام خدا کے ہین چنانچہ احادیث مین وارد ہوا ہے اور یا مراد ایکہزار اور ایک نام ہین بعضے تو انمین سے صفات
ذات ہین جیسے قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور یہ اعتبار عین ذات ہین اور بعضے انمین سے صفات فعل ہین جیسے کہ خالق اور
رازق اور مصور اور بعضے انمین سے پاکیزگی اور بزرگی پر دلالت کرتے ہین جیسے کہ قدوس اور سبوح اور واحد اور اللہ اسم ذات ہے
اور اس آیت کے نازل ہونیکی وجہ مین لکہا ہے کہ ایک شخص نے نماز مین خدا کو اللہ کے لفظ سے یاد کیا اور بعد اسکے رحمان کے لفظ سے
یاد کیا ابوجہل نے کہا کہ محمد اور اسکے اصحاب کہتے ہین کہ خدا ایک ہے اور ایک خدا کی ہم پرستش کرتے ہین اور اس شخص نے دو خدا
کا ذکر کیا ہے ایکمرتبہ تو اللہ کا اور دوسری مرتبہ رحمان کا تب یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا کہ خدا کے نام بہت ہین جس نام سے چاہو
خدا کو پکارو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہین اسماء حسنیٰ اور نہین قبول کیا جاتا ہے کسی سے مگر ہماری معرفت سے
اور امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جسوقت نازل ہو تم پر کوئی سختی تو مدد چاہو تم ہمارے ساتھ طرف خدا کی یعنی کہو کہ
الہی ان بزرگون کے واسطے سے ہماری مشکل کو آسان کر اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا
وَذَرُوا الَّذِيْنَ اور چھوڑ دو تم پیروی ان لوگون کی کہ وہ اپنی گمراہی اور جہالت سے يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ میل بیجا
کیطرف کرتے ہین بیچ نامون اسکے کہ یعنی خدا تعالی کو ان نامون سے یاد کرتے ہین کہ جن نامونکے واسطے اذن شرع کا نہین
ہے جیسے کہ عرب خدا کو ابو المکارم یا ابیض الوجہ کہتے تھے اور نصارائے ابو المسیح کہتے تھے اور حکماء علت اولی کہتے تھے بلکہ خدا کو
ان نامون سے یاد کرو کہ جن نامون سے خدا نے اپنے تئین یاد کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ مراد الحاد سے مشتق کرنا بتون کے نام کا
نامہا خدا کے نامون سے جیسے کہ لات اللہ سے اور عزا عزیز سے اور منات منان سے اور اب خدا تعالی اہل الحاد کی سزا کا ذکر کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ سَيُجْزَوْنَ قریب ہے کہ جزا دیے جائینگے وہ الحاد کرنیوالے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اس چیز کے کہ ہین عمل
کرتے کہ انجام اسکے عمل کا دوزخ ہے اور اب خدا تعالی اہل بہشت کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ
اور ان لوگون سے کہ پیدا کیا ہے ہمنے ایک گروہ ہے کہ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ رہنمائی کرتے ہین وہ ساتھ حق کے کہ وہ دین اسلام ہے
وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور ساتھ اس حق کے عدالت کرتے ہین کہتے ہین کہ جناب سرور صلعم نے اس آیت کے تلاوت کرنیکے ع ۱۰
فرمایا کہ یہ آیت میری امت کے حق مین نازل ہوئی ہے جو کہ حق کہتے ہین اور حق کیساتھ لیتے ہین اور حق کے ساتھ دیتے ہین اور حق کے ساتھ حکم کرتے ہین
اور تمسے پہلے بھی ایک قوم کے آدمی ایسے تھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی ومن قوم موسی امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون اور
ذکر اس امت کا پہلے اس سے مذکور ہو لیا ہے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے فرمایا کہ وہ امت
کہ جو حق کیطرف رہنمائی کرتے ہین اور حق کے ساتھ عدالت کرتے ہین وہ ہم ہین اور ایک روایت مین یہ ہے کہ وہ ہم اور ہمارے
پیرو ہین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم ہے اس شخص کی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہے کہ البتہ
متفرق ہوگی یہ امت طرف تہتر فرقون کے سب فرقے انمین سے دوزخ مین جائینگے مگر ایک فرقہ کہ جنکے حق مین خدا تعالی نے

فرماتا ہی ومن خلقنا امة یہدون بالحق وبہ یعدلون اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ فرمایا حضرت علیہم السلام نی کہ وہ لوگ ہم ہین
اور حق بہی یہی ہی اسواسطی کہ یہہ بزرگ عالم تہی علم دین کی اور اسواسطی رسولخدا صلعم نی انکی حق مین فرمایا تہا کہ مین تم مین دو چیزین چہوڑی
جاتا ہون قرآن اور اہلبیت کہ اگر تم ان دونو کو مضبوط پکڑو گی اور پیروی انکی کرو گی تو گمراہ نہو گی اور فرمایا ہی رسولخدا صلعم نی کہ
مثال میری اہلبیت کی مانند کشتی نوح کی ہی جو کوئی اسپر سوار ہوا اسنی نجات پائی اور جو کوئی اس سی پیچہی رہگیا وہ ہلاک ہوا اور حق کی ساتھ
ہی حکم دیتی تہی کہ عالم تہی علم دین کی اور سینہ بسینہ رسولخدا صلعم سی انکو علم پہنچا تہا اور جبتک علم دین کا عالم ہو گا تو وہ حق کی ساتھ حکم کیونکر نکریگا
او خویشتن گم است کرا رہبری کند بخلاف ان لوگونکی کہ ماہر نہین علم دین سی کہ وہ جو حکم کرین گی موافق حق کی کیونکر ہونگی نہ وہ لوگ کہ جو احکام
مین غلطیان کرتی تہی بسبب بیعلمی کی اور مسائل دین مین حضرت علی کیطرف رجوع کرتی تہی اور یا بسبب نامعلوم ہونی احکام شرع کی اپنی رای اور
قیاس سی مسائل بناتی تہی اور یہ نہین پیروی کرتی ہین اہلبیت کی کہ شیعہ اور مخالفین ہرگز پیروی اہلبیت کی نہین کرتی ہین بلکہ اصول مین تو
ابو الحسن اشعری اور ابو المنصور ماتریدی کی پیروی کرتی ہین اور فروع مین ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک اور حنبل کی اور جلال الدین دوانی
نی شرح عقائد مین لکہا ہی کہ ناجی وہ فرقہ ہی کہ جو پیروی کرتا ہی ابو الحسن اشعری کی بخلاف شیعہ کی کہ وہ پیروی دوازدہ امام کی کرتی ہین بلکہ
انکو معصوم سمجہکر الحمد للہ علی ذالک اور معلوم نہین کہ یہہ ابو الحسن کہ نہ اصحاب رسولخدا مین داخل ہی اور نہ اہلبیت مین یہہ لوگونکا اسپہ ناکہان
آگیا کہ نجات انہیکی پیروی مین منحصر ہوگئی ہی نہ اصحاب کی پیروی مین اور نہ اہلبیت کی پیروی مین اور اب خدایتعالی کفار کا حال بیان کرتا ہی
اور فرماتا ہی کہ والذین کذبوا بایاتنا اور جن لوگون نی جہٹلایا ہی آیتون ہماری کو سنستدرجہم قریب ہی کہ درجہ درجہ
بڑہاوینگی ہم انکو یعنی اندک اندک اور آہستہ آہستہ انکو ہلاک کی قریب پہنچاوین گی من حیث لا یعلمون اسطرح سی کہ نجانین وہ کہ جسوقت
وہ گناہ کرین تو ہم انکو نعمت کو زیادہ کرین اور وہ اس خیال سی کہ یہہ نعمت لطف ہی خدا کیطرف سی کہ وہ گناہ کرنی مین زیادتی کرین یہانتک
کہ جب انکی طغیانی گناہ مین نہایت کو پہنچی تو عذاب انپر ثابت ہو جاوی اور بدون ظہور علامات کی ناگہان ہم عذاب کو انپر نازل کرین اور
استدراج وہ ہی کہ جو ظاہر مین تو احسان کرنا اور خوب معلوم ہوتا ہو اور حقیقت مین زیانکاری اور خرابی ہو اور فرماتا ہی خدا کہ واملی
لہم اور مہلت دونگا مین واسطی انکی اور ڈہیل ڈالدون کہ وہ گناہ کرتی چلی جاوین اور ایکدفعہ ہی انکو پکڑلون اسواسطی کہ جلدی عذاب
مین وہ کرتا ہی کہ جسکو اندیشہ یہہ ہو کہ یہ وقت فوت ہو جاویگا تو پہر نہوسکیگا ان کیدی تحقیق کہ پکڑ لینا میرا مخفی بدون ظاہر ہونی
علامت کی متین مضبوط اور استوار ہی کہ اسکو کوئی دفع نہین کرسکتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی اس آیت کی تفسیر مین
روایت ہی کہ وہ بندہ وہ ہی کہ جو گناہ کرتا ہی پس نعمت جدید اسکو بعد اسکی حاصل ہوتی ہی کہ وہ نعمت اسکو استغفار اور توبہ کرنی سی غافل
کردیتی ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ جسوقت خدایتعالی ارادہ کرتا ہی اپنی بندہ سی خیر کا تو جبکہ گناہ کریگا کوئی سختی اسکو پہنچاتا ہی کہ وہ
اس گناہ کو یاد کری توبہ اور استغفار کری اور اس گناہ کی کرنی سی نادم اور پشیمان ہو اور جسوقت بندہ سی خیر کا ارادہ نکری تو بعد گناہ
کی اسکو نعمت عطا کرتا ہی کہ وہ اس نعمت کی سبب توبہ کرنیکو اور گناہ کی بخشش طلب کرنیکو بہول جاتا ہی اور اسیطرح سی اسکا حال
رہتا ہی اور یہی مراد ہی قول حقتعالی سنستدرجہم من حیث لا یعلمون اور کہتی ہین کہ جناب رسولخدا صلعم ایام حج مین کوہ صفا پر رونق
افروز ہوئی اور ہر ایک کافر قریش کو عذاب خدا سی ڈراتی تہی ایک شخص نی قریش کی اشراف مین سی کہا کہ یہہ یار تمہارا دیوانہ ہو گیا ہی کہ
شب و روز یہی فریاد کرتا ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ اولم یتفکروا کیا نہ سوچا ان دشمنان دین نی اور فکر اور تامل نکی
دریافت نکیا کہ ما بصاحبہم نہین ہی ساتہی یار انکی یعنی نہین ہی یار ان کی کہ وہ محمد ہی من جنة جنون اور دیوانگی کسی قسم
کی اسواسطی کہ یہہ وہ عاقل کامل ہی کہ جسکو نبوت سی پہلی محمد امین کہتی تہی اور اب کہ انہی لوگون کو حق کیطرف بلانا شروع کیا ہی

تو اسکو دیوانہ کسواسطے کہتی ہو بلکہ مجنون تم ہو کہ جس شخص کو جانتے ہو کہ صاحب حلم اور وقار اور عاقل ہے اور ہر طرح کی فضیلت اور اوصاف نیک
رکھتا ہے اسکو تم دیوانہ کہتے ہو اور کبھی ساحر کہتے ہو اور کبھی شاعر کہتے ہو اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ نہیں ہے وہ محمد مگر ڈرانیوالا
ظاہر عذاب الٰہی سے تاکہ سبب اسکے کہنے کو سنیں اور کسی پر پوشیدہ نہ رہے اور اب خدا تعالیٰ اپنی صنعتوں کو بیان کرکے پھر انکو اپنی طرف رغبت
دلاتا ہے کہ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا کیا نہ نظر کی اُنہوں نے اور نہ دیکھا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ مالک آسمانوں کے اور زمین کو کہ
کیسے عظیم الشان ہیں اور آسمانوں میں آفتاب اور چاند اور ستارے پیدا کئے ہیں اور زمین میں انسان اور حیوان اور دریا اور پہاڑ اور
صحرا پیدا کئے ہیں اور آسمانوں کو اونچا پیدا کیا ہے کہ نیچے اسکے کوئی ستون اور لگاؤ نہیں ہے اور زمین کو پانی پر بچھایا ہے وہ لوگ
ان صنعتوں پر خدا کی اور اسکی عجیب غریب مخلوقات کیطرف نظر نہیں کرتے ہیں اور فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اور کیا
نہ نظر کی انہوں نے اس چیز کو کہ پیدا کی ہے خدا نے جو کچھ کہ ہے ممکنات میں سے کہ اسکی قدرت کے کمال کو دیکھیں اور علامات
اسکی قدرت کی اُنپر ظاہر ہو جائیں اور معلوم ہو انکو کہ جو کچھ محمد کہتا ہے وہی حق ہے وَاَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ اور کیا نہ نظر
کی انہوں نے اس پر کہ قریب ہے کہ ہووے قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ تحقیق نزدیک ہوئی ہے اجل اُنکی یعنی کیا ان لوگوں نے اس
امر کیطرف نظر نہیں کی کہ شاید اُنکے مرنے کے دن نزدیک پہنچے ہوں تاکہ عناد اور انکار کو ترک کرکے مرنے سے پہلے اور پیش از نزول عذاب
کوئی ایسا عمل کریں کہ جس میں رستگاری انکی ہے اور وہ عمل ہو باعث انکی نجات کا اور اگر مشرکین قرآن پر ایمان نہیں لاتے کہ وہ جامع
ہدایتوں اور مصلحتوں دین و دنیا کا ہے تو فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ پس ساتھ کونسی بات کے بعد اس قرآن کے
ایمان لاوینگے مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ جس شخص کو گمراہی میں ڈالے خدا بسبب اُسکے عناد کے اور انکار کی قدرت خدا سے
اور نظر توفیق اسپر نہ کرے تو فَلَا هَادِيَ لَهٗ پس نہیں ہے کوئی ہدایت کرنیوالا واسطے اُسکے وَيَذَرُهُمْ اور چھوڑ دیتا
ہے خدا اُن گمراہوں کو فِيْ طُغْيَانِهِمْ بیچ گمراہی اور حد سے گذر جانے انکے کے يَعْمَهُوْنَ حیران اور سرگردان ہیں وہ
اور راہ حق کیطرف ہرگز نہ چلیں اور کہتے ہیں کہ فرقہ یہود باوجود اسکے کہ جانتے تھے کہ قیامت کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے
لیکن جسوقت جناب سرور صلعم لوگوں کو اسکے ہولوں سے ڈراتے تھے تو واسطے امتحان کے وہ پوچھتے تھے کہ اے محمد تو سچا ہے تو خبر دے ہمکو
کہ قیامت کب ہوگی تاکہ ہمکو اسکے وقت کا علم ہو پس یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ سوال
کرتے ہیں تجھسے اے محمد قیامت سے کہ اَيَّانَ مُرْسٰهَا کب ہے وقت واقع ہونے اسکے کا اور عین اسکا ہے معلوم تا کہ ہمکو اُن سوالوں کا
ہے اور اُن پر جزم مقصد ہے مرسٰہا کا قُلْ کہہ تو اے محمد جواب ان سوالوں کے جواب میں کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ سوا اسکے نہیں ہے
کہ علم اس قیامت کا نزدیک پروردگار میرے ہے کہ سواے اسکے کوئی پاک مقرب اور نبی مرسل کوئی اس سے آگاہ نہیں ہے لَا يُجَلِّيْهَا
نہ ظاہر کریگا اسکو لِوَقْتِهَاۤ واسطے وقت اسکے کے اِلَّا هُوَ مگر وہ خدا یعنی نہ ظاہر کریگا اسکو اسکے وقت میں مگر خدا کہ غیر خدا پر
ہمیشہ وہ پوشیدہ رہیگی جبتک کہ واقع ہو اور اب حکمت اسکی پوشیدہ کرنیمیں یہ ہے کہ تاکہ بندے بگمان نزدیک اسکے ہونیکے خوف کرتے رہیں
اور خدا کی فرمانبرداری میں اپنے تئیں مشغول رکھیں اور اگر وقت اسکا معلوم ہوتا تو ابتدا میں بسبب اسکے وقت کی بعید ہونیکے
گناہوں کو اختیار کرتے ہیں اسپر کہ ابھی تو وہ نہیں ہے جب قریب آویگی تو توبہ کرلیں گے اور روز قیامت کو ساعت اسواسطے
کہا کہ وہ ایک ساعت میں ہو جاویگی ثَقُلَتْ بھاری ہے وہ قیامت باعتبار ہولوں کے اور حساب کتاب کی جہت سے
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے کہ رہنے والے آسمانوں کے اور زمین کے سب اس سے ڈرتے ہیں لَا
تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً نہ آویگی تمکو مگر ناگہانی وہ تمکو کرنا گمان کہ کوئی تو بازار میں سودا خرید کرتا ہوگا اور کوئی کچھ تولتا ہوگا اور کوئی

کہاتا کہاتا ہوگا اور کوئی سوتا ہوگا اسیطرح ہر ایک شخص اپنے کام میں مشغول ہوگا اور اس سے پہلے کسی کو خبر اسکے آنیکی نہوگی اور ایکدفعہ
ہی وہ آجاویگی اور بغتۃ مصدر ہے محل حال میں ضمیر تاتیکم سے اور فرماتا ہے خدا کہ یسئلونک پوچھتے ہیں وہ تجھسے اے محمد صلعم قیامت کو وقت
اسواسطے کہ کانک حفی عنہا گویا کہ تو عالم ہے اس قیامت کے وقت سے اور تو جانتا ہے اسکو کہ وقت اسکا کب ہے کہ جو تجھسے
وہ اسطرح بار بار سوال کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ تو کراہت رکھتا ہے انکے سوال سے اسواسطے کہ وہ غیب کے علم سے ہے قل کہدے تو
اے محمد صلعم انکے جواب میں کہ انما علمہا عند اللہ سوائے اسکے نہیں کہ علم اس قیامت کا نزدیک اللہ کے ہے ولکن اکثر الناس
لا یعلمون ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ہیں اسکے وقت کو اور کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور کہا اے محمد صلعم
تیرا خدا تجھکو کیوں نہیں خبر دیتا ہے کہ نرخ اشیا کا کب ارزان اور کب گران ہوتا ہے تاکہ تو ارزانی میں خرید کرے اور گرانی میں فروخت کرکر
اس سے تجھکو بہت فائدہ حاصل ہو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگوں سے کہ لا املک
لنفسی نفعا ولا ضرا نہیں مالک ہوں میں واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا یعنی غیب کا علم مجھکو نہیں ہے الا ما شاء
اللہ مگر جو کچھ کہ چاہے خدا کہ مجھکو تعلیم کرے اور بتلاوے اپنی رحمت سے ولو کنت اعلم الغیب اور اگر ہوتا میں ایسا کہ جانتا
میں غیب کو لاستکثرت من الخیر البتہ طلب بہت کرتا میں خیر میں سے یعنی بہت مال اور فائدہ اور فتح اور غنیمت طلب
کرتا میں وما مسنی السوء اور نہ پہنچتی مجھکو برائی مثل فقیری اور بیماری اور رنج کے ان انا الا نذیر وبشیر نہیں ہوں میں
ع ۲۳ ۷ ۱۳
مگر ڈرانیوالا کافروں اور گنہگاروں کا اور خوشخبری دینے والا لقوم یؤمنون واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں یعنی پیغمبر درمیان
احکام کے کہ میں خدا کے پاس سے لایا ہوں اور یہ کہ ڈرانا اور خوشخبری دونو مومنین کے واسطے ہیں اسواسطے کہ فائدہ سفر سے ارشاد کے
وہی حاصل کرتے ہیں اور اب خدا تعالی اپنی وحدانیت اور قدرت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ہو الذی خلقکم من نفس
واحدۃ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اسنے تمکو نفس اور جان ایک سے کہ وہ آدم تھا وجعل منہا اور پیدا کیا اس سے یعنی اس کے
پہلو کی چپ کے استخوان سے یا اسکے جسم کی بچی ہوئی مٹی سے زوجہا جوڑا اسکے کہ وہ حوا تھی لیسکن الیہا تاکہ آرام
پکڑے وہ آدم طرف اس حوا کی اور الفت اختیار کرے اس سے کہ جنس کو طرف جنس اپنی کی میل اور رغبت ہوتی ہے فلما تغشاہا
پس جسوقت ڈھانکا اس آدم نے اس حوا کو کہ اس سے خلوت کی تو حملت حملا خفیفا تو اٹھایا اس حوا نے بوجھ ہلکا یعنی حاملہ
ہوئی فمرت بہ پس ہمیشہ اور مستمر رہی وہ ساتھ اس حمل کے اٹھتی بیٹھتی اور چلتی پھرتی تھی اور اس حمل میں کچھ گرانی
حمل کی نہ تھی کچھ مہینے تک یعنی اسکو بوجھ حمل میں کچھ نہ ہوا فلما اثقلت پس جسوقت بوجھل ہوئی وہ حوا کہ دن اسکے وضع
حمل کے قریب پہنچے اور بچہ اسکے شکم میں کلاں ہو گیا تو دعوا اللہ ربہما پکارے وہ دونو آدم اور حوا خدا کو کہ پروردگار
ان دونوکا ہے اور دعا کی اس سے کہ لئن اتیتنا صالحا البتہ اگر دیگا تو ہمکو فرزند درست بدن اور مستوی الخلقت کہ اپنی
پیدائش میں عیبوں سے پاک ہو تو لنکونن من الشاکرین البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالوں میں سے اس نعمت کا فلما اتاہما
پس جسوقت دیا ان دونوکو خدا نے صالحا فرزند درست بدن تو جعلا لہ مقرر کئے واسطے اس خدا کے ان دونو نے یعنی
اولاد والدین نے شرکاء فیما اتاہما شریک بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے خدا نے ان دونوکو یعنی اس فرزند کو کہ خدا تعالی نے
اولاد آدم کو دیا تھا اس فرزند میں اولاد آدم نے خدا کے شریک مقرر کئے کسی فرزند کا نام تو اولاد آدم نے عبد الحارث رکھا اور
کسیکا نام عبد العزی اور کسیکا نام عبد الشمس رکھا اور اہل مدینہ نے شرکا کو پڑھا ہے فتعالی اللہ عما یشرکون پس بلند اور
برتر ہے خدا اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں وہ اور اولاد کا لفظ کہ وہ مضاف ہے والدین میں تو محذوف ہے اور تقدیر اسکی جعل اولادہما

اور آتی اولاد ہماری ہی یعنی کہی اولاد اُن دونوں کی نے اور دیا اولاد اُن دونوں کی کو اور یہاں مضاف ایسا محذوف کہ جیسے ثم اتخذتم العجل
مین محذوف ہی اور تقدیر اسکی ثم اتخذ اسلافکم العجل ہے ہو اسطے کہ گوسالہ پرستی مخاطبین نے نہین کی ہی بلکہ انکی اسلاف نے کی تہی اور ایسے
ہی آدم نے شرک نہین کیا کہ وہ پیغمبر اور معصوم تہی بلکہ انکی اولاد نے کیا تہا اور دلالت کرتی ہی اولاد کی لفظ کی محذوف ہونے پر
عما یشرکون کہ وہ جمع کا صیغہ ہی اور ضمیر انکی اولاد کیطرف پہرتی ہی اور اگر آدم اور حوا مراد ہوتی تو خدا تعالی عما کانا کہتا تثنیہ کی صیغہ سے
اور مراد شرک کرنیوالون سے آدم اور حوا ہرگز نہین ہو سکتی جیسے کہ بعضے اہلسنت کہتے ہین کہ آدم اور حوا نے شیطان کی بہکانے سے شرک کیا
کہ اپنی پسر کا نام عبد الحارث رکہا اور حارث شیطان کا نام تہی ہو اسطے کہ آدم معصوم تہی اور معصوم سے ایسا امر واقع نہین ہو سکتا کہ منافی
عصمت کی ہی اور ایسی ہی اکثر آیات مین ظاہر معنی پر لوگ عمل کرکے گمراہ ہو گئی ہین جیسے کہ خالق ہر چیز کا یہانتک بندون کے فعال کا
خدا ہے اور خدا تعالے لہی کافر اور گمراہ کرتا ہے اور سوائی اسکی بہت آیتون کی ظاہر معنی ایسی ہی ہین اور امام رضا علیہ السلام نے
مامون رشید کے جواب مین فرمایا ہی کہ حوا کی شکم سے دو پیدا ہوئے تہی ایک پسر اور ایک دختر اُن دونون نے خدا کی شریک کُنی جسوقت کہ
اُن کو فرزند تندرست خدا نے عطا کیا اور انہون نے خدا کا شکر نکیا جیسے کہ انکی باپ اور مان نے شکر کیا تہا اس صورت مین ضمیر جعلا کی اس
پسر اور دختر کی طرف پہریگی نہ آدم اور حوا کیطرف اور صاحب کشاف اور صاحب بیضاوی کہتے ہین کہ یہہ قول شریک کرنیکا
لایق شان انبیا کے نہین ہے اور بعد اسکی بیان کیا کہ ہو سکتا ہے کہ نفس واحد سے مراد قصی ہی جو کہ رسول خدا کی اجداد مین سے تہی اور اسکو
خدا تعالی نے ایک زوجہ اُسی کے جنس سے دی کہ وہ عربی اور قریشی تہی اور ان دونون نے شرط کی کہ اگر خدا تعالی ہمکو فرزند درست
خلقت عطا کریگا تو ہم خدا کا شکر ادا کرینگے خدا تعالی نے چار پسر انکو عطا کئے اور انہون نے نام رکہنے مین شریک پیدا کیا خدا کا کہ عبد مناف
اور عبد العزی اور عبد القصی اور عبد الدار انکا نام رکہا اور یہہ اشتراک قسمیہ کا یعنی نام رکہنے مین شریک کرنا کفر نہین ہے اور تاویل
وہی زیادہ صحیح ہی جو کہ پہلی گذری ہی اور فرمایا ہی خدا نے ایشرکون ما لا یخلق شیئا کیا شریک کرتے ہین وہ مشرکین اسچیز کو کہ نہین پیدا
کر سکتی ہے وہ چیز کسی چیز کو وهم یخلقون اور حال یہہ ہی کہ وہ خود پیدا کئی ہین اور پیدا کئی جاتی ہین یعنی کیا شریک کرتے
ہین وہ عبادت خدا مین ایسی چیزون کو کہ وہ کچھ پیدا نہین کر سکتی ہین بلکہ خود پیدا کئے جاتے ہین اور جسوقت کہ وہ مخلوقات مین داخل ہوے
تو سزاوار شریک کرنیکی کیونکر ہو سکینگی کہ وہ بہی مثل دیگر مخلوقات کے تہا ہین اور فرماتا ہی خدا کہ ولا یستطیعون نہین طاقت رکہتی
ہین وہ شرکا لهم واسطے ان شرک کرنیوالون کی نصرا نصرت اور مدد کرنیکی انکی فایدے اور نقصان مین ولا انفسهم ینصرون
اور نہ نفسون اپنی کی مدد کر سکتے ہین جسوقت انکو کوئی توڑتا ہی اور خون آلودہ کرتا اور گوبر مین بہر دیتا ہو اسطے کہ وہ بت پتہر کی قسم سے ہین
وان تدعوهم اور اگر بلاؤ تم انکو اے مسلمانو الی الهدی طرف ہدایت کی کہ وہ دین اسلام ہی یعنی اگر تم ان مشرکون کو
اسلام کی قبول کرنیکے واسطے بلاؤ تو لا یتبعوکم نہ پیروی کرینگے وہ تمہاری سواء علیکم برابر ہے اوپر تمہاری اور یکسان ہے
اے مسلمانو ادعوتموهم بلاؤ تم ان مشرکون کو طرف حق کی ام انتم صامتون یا تم خاموش ہو رہنے والے ہو یہہ آیت ان
کافرون کی حق مین ہے کہ جو اپنی کفر اور شرک پر بہت اصرار کرتے تہی مثل ابوجہل اور ولید بن عتبہ وغیرہ کے اور اب خدا تعالی المشرکین کیطرف
خطاب کرکے فرماتا ہی کہ ان الذین تدعون من دون الله تحقیق جنکو پکارتے ہو تم سوائی خدا کی اس شرک اور عبادت انکی کرتے ہو اور
جنکو معبود اپنا تمنی مقرر کیا ہی عباد بندے ہین وہ امثالکم مانند تمہاری کہ وہ مثل تمہاری ہماری تحت تصرف مین ہین اور قبضہ قدرت مین اور
اگر اس کا باور نہین کرتے ہو تو فادعوهم پس پکار دیکہو انکو اگر وہ کچھ قدرت رکہتی ہین اور اگر انکو پکارو تو فلیستجیبوا لکم پس چاہئی
کہ جواب دیوین وہ واسطی تمہاری ان کنتم صادقین اگر ہو تم راستگو کہ وہ معبود ہین ہو اسطے کہ معبود کو چاہئی کہ اپنی بندون کو جواب دیوے

پھر فرماتا ہی خداوند کہ اَلَهُمۡ اَرۡجُلٌ یَّمۡشُوۡنَ بِهَاۤ کیا واسطے اُنکے پاؤن ہین کہ چلتے ہین وہ ساتھ اُنکے اپنے کام کی درستی کیواسطے اور رفع حاجت
کیلیے اَمۡ لَهُمۡ اَیۡدٍ کیا واسطے اُنکے ہاتھ ہین کہ یَّبۡطِشُوۡنَ بِهَاۤ پکڑتے ہین وہ ساتھ اُنکے اَمۡ لَهُمۡ اَعۡیُنٌ یا واسطے اُنکے آنکھین ہین
کہ یُّبۡصِرُوۡنَ بِهَاۤ دیکھتے ہین وہ ساتھ اُنکے دیکھنے کی چیزونکو جیسے کہ تم دیکھتے ہو اَمۡ لَهُمۡ اٰذَانٌ یَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا یا واسطے اُنکے کان ہین کہ
سنتے ہین وہ ساتھ اُنکے سننے کی چیزون کو اور حال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ واسطے اُنکے پاؤن چلنے والے اور ہاتھ پکڑنے والے اور آنکھین دیکھنے
والی اور کان سننے والے نہین ہین پس تم بدرجہا اُنسے بہتر اور افضل ہو لیکن تعجب ہو کہ اپنے سے کمتر کی عبادت کرتے ہو اور کہتے ہین کہ
جسوقت رسولخدا صلعم نے مشرکین کو ڈرایا اور الزام دیا تو اُن مشرکین نے کہا کہ تو ہمارے معبودون کی مذمت مت کر ایسا نہو کہ
کوئی آفت اور رنج اُنکی طرف سے تجھکو پہنچے اُسکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہو کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے کہ ادۡعُوۡا
شُرَکَآءَکُمۡ پکارو تم شریکون اپنون کو جو کہ خدا کے شریک تمنے مقرر کیے ہین اور تم سب میری دشمنی پر متفق ہو جاؤ ثُمَّ
کِیۡدُوۡنِ پھر مکر اور حیلہ کرو تم میری ہلاکت مین جو کچھ تمسے ہو سکے فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ پس نہ مہلت دو تم مجھکو کہ مین تمسے کچھ خوف نہین
رکھتا اور تمہاری کچھ پروا مجھکو نہین ہے کہ مین نے اپنے پروردگار کی حفظ اور حمایت پر اعتماد کیا ہی مجھکو تمہارا کچھ اندیشہ نہین ہو اِنَّ
وَلِیِّ َ اللّٰهُ تحقیق کہ دوست اور مددگار میرا خدا ہے الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ جسنے نازل کیا ہی کتاب کو کہ وہ قرآن ہی وَهُوَ
یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ اور وہ خدا دوست رکھتا ہی نیکون کو اور نگہبان اُنکا ہے اعدا کے ضرر سے وَالَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ
اور جنکو پکارتے ہو تم سوائے اُس خدا کی اور پرستش جنکی تم کرتے ہو لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نہین طاقت رکھتے ہین وہ نَصۡرَکُمۡ مدد
کرنے تمہاری کی وَلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ یَنۡصُرُوۡنَ اور نہ نفسون اپنے کو مدد کرتے ہین اگر کوئی ارادہ اُنکے توڑنیکا کرے مین اُنسے کسواسطے ہو
کرون اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَی الۡهُدٰی اور اگر پکارو تم اے مسلمانون اُن کافرونکو طرف ہدایت کی یعنی دین اسلام
کے تو لَا یَسۡمَعُوۡا نہ سنینگے وہ قبول کے کانون سے وَتَرٰىهُمۡ اور دیکھتا ہی تو اُنکو اے محمد صلعم کہ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَیۡکَ
نظر کرتے ہین وہ طرف تیری ظاہر مین وَهُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ اور حال یہ ہے کہ وہ نہین دیکھتے ہین بدیدۂ دل درحقیقت مین اور
اب خدا تعالی اخلاق نیک اپنے حبیب کو تعلیم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ خُذِ الۡعَفۡوَ تو معاف کردینے اور بخشش کو یعنی معاف کر
اور درگذر کر تو اُن لوگون سے کہ جو تجھسے بے ادبانہ پیش آتے ہین اور سختی اور بدخلقی اُنسے مت کر بلکہ نرمی اور مہربانی سے پیش آ کہ موجب
ہدایت کا ہی وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ اور حکم کر تو ساتھ نیکی کے قول مین اور فعل مین کہ جو کچھ نیک ہو باعتبار عقل اور شرع کے وَاَعۡرِضۡ
اور منہ پھیر لے تو بعد قائم کرنے دلیلونکے اور تمام کرنے حجتون کے عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ جاہلون سے کہ اگر تجھکو اُنکی جانب سے رنج
اور آزار پہنچے تو اُنسے تو جھگڑا اور تکرار مت کر بلکہ نرمی اور لطف اختیار کر اور کہتے ہین کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسولخدا
صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ خذ العفو سے کیا مراد ہی کہا کہ مین نہین جانتا لیکن خدا تعالی سے مین سوال کرتا ہون اور بعد اُسکے حاضر ہو کر
عرض کی کہ اے محمد صلعم خدا تعالی حکم کرتا ہے تجھکو کہ معاف کر تو اُس شخص سے کہ جسنے تجھپر ظلم کیا ہو اور دے تو اُسکو کہ جسنے تجھکو دینے سے
محروم رکھا ہو اور ملاقات اور ملاپ رکھ تو اُس شخص سے کہ جسنے تجھسے قطع کیا ہے اور ملاقات کو تیری ترک کرتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام
نے ایک مرد کو قبیلہ ثقیف مین سے فرمایا کہ تو کسی مسلمان یا یہودی یا نصرانی کو خراج کی درہم کیواسطے ہرگز نہ مارنا اور نہ کام کرنیکی چیز بیچ کر
فروخت کرنا اسواسطے کہ ہمکو حکم ہو معاف کرنے اور مہربانی کا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہو کہ خذ العفو اور حضرت صادق اور علی بن موسی
علیہما السلام نے فرمایا ہو کہ خدا تعالی نے اس آیت مین اپنے رسول کو ادب سکھلایا ہے کہ آدمیون سے نرمی اور صلح کرے چنانچہ فرماتا
کہ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلین اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ خدا تعالی نے اپنے

ہی کو بزرگ خلقون اور عادتون کا حکم کیا ہی اور قرآن شریف مین ایسی آیت جامع واسطے نیک خلقون کے سوا اس آیت کے اور آیت
نہین ہی اور کہتے ہین کہ وہ پہلی آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے کہا کہ اے پروردگار میرے کبھی مجھپر غصہ غالب ہوجاتا ہی تو اسوقت
مین کیا علاج کرون یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ اور اگر وسوسہ مین ڈالے
تجھکو شیطان کی جانب سے نَزْغٌ کوئی وسوسہ کہ تجھکو غصہ مین لاوے اور نرمی اور خوش خلقی نکرنے دیوے تو فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ
پس پناہ طلب کر تو ساتھ خدا کی شیطان کے شر سے اِنَّہٗ سَمِیْعٌ تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہے پناہ کے طلب کرنیکو عَلِیْمٌ جاننے والا
ہے علاج تیرے کا اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا نزغ وسوسہ کو اور اسکے مقدمہ کو کہتے ہین اور مس جو اذا مسہم طائف مین آئیگا بعد اس کے وہ
اُس وسوسہ کو کہتے ہین کہ جو نفس مین جگہ پکڑ جاوے اسی واسطے خدا تعالی نے نزغ کو منسوب کیا ہی طرف رسول خدا کے اور مس کو طرف تمام
بندونکے اور بعضے کہتے ہین کہ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مین خطاب طرف رسول خدا صلعم کے ہی اور مراد اُس سے امت کے لوگ ہین اسواسطے کہ انبیا
وسوسہ شیطان سے محفوظ ہین اور بعد اسکے متقیون کا حال بیان کرتا ہی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا تحقیق جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہین کفر و
گناہون سے اور ڈرتے ہین وہ خدا سے اِذَا مَسَّہُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ جسوقت پہنچتا ہی انکو وسوسہ شیطان سے تو تَذَکَّرُوْا یاد
کرتے ہین وہ اُس امر کو کہ جسکا خدا نے حکم پایا ہی اور جس سے کہ خدا نے منع کیا ہی اور طائف کو اہل بصرہ اور کسائی نے اور ابن کثیر نے طیف
پڑہا ہے فَاِذَا ہُمْ مُّبْصِرُوْنَ پس ناگاہ وہ دیکھنے والے ہین راہ صواب اور نیک کو بسبب پرہیز کرنیکے مکر سے شیطان کے وَاِخْوَانُہُمْ
یَمُدُّوْنَہُمْ اور بھائی اُن شیاطین کے کہ وہ کفار ہین کھینچتے ہین انکو شیاطین یعنی بھائی شیطانونکے کہ وہ کفار ہین اور وسوسہ
سے پرہیز نہین کرتے ہین اور نہ وہ خدا سے ڈرتے ہین شیاطین انکو کھینچتے ہین فِی الْغَیِّ بیچ گمراہی کے ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ پہر
نہین باز رہتے ہین وہ انکے اغوا اور گمراہ کرنیسے اور یا یہ کہ کفار نہین پرہیز کرتے ہین گمراہی سے اور اپنے تئین اُس سے باز نہین رکھتے ہین
اور یمدونہم کو اہل مدینہ بضم یا اور کسرہ میم پڑھتے ہین اور کہتے ہین کہ کفار مکہ کا یہ حال تھا کہ جسوقت جناب رسول خدا صلعم کوئی آیت لاتے
تھے تو وہ کفار اُسکو جھٹلاتے تھے اور جسوقت آیت کے آنے مین دیر ہوتی تھی تو کہتے تھے کہ کیون نہین لاتا تو آیت کو اپنے دل سے بنا کر
جیسے کہ اور آیتین لاتا تھا اُسمقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَاِذَا لَمْ تَاْتِہِمْ بِاٰیَۃٍ اور جسوقت نہین لاتا ہے تو اُنکے پاس کوئی
آیت قرآن مین سے تو از راہ عناد قَالُوْا کہتے ہین وہ کفار کہ اے محمد صلعم کہ لَوْلَا اجْتَبَیْتَہَا کیون نہین کھینچ لاتا تو اُس آیت کو
اپنے جی سے بنا کر مانند اور آیتون کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ سوا اسکے نہین کہ پیروی کرتا ہون مین مَا یُوْحٰٓی
اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ اُسچیز کے کہ وحی کیجاتی ہی طرف میری پروردگار میرے سے اور مین اپنے دل سے بنا کر لانیوالا نہین ہون ہٰذَا
بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ یہ دلیلین ہین پروردگار تمہارے کیطرف سے وَہُدًی وَّرَحْمَۃٌ اور رہنمائی اور رحمت ہی وہ واسطے
لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین وہ خدا اور پیغمبر پر اور مومنین کو خاص اسواسطے کیا کہ رہنمائی اور رحمت
مین فائدہ اُس سے وہی حاصل کرتے ہین نہ غیر اُنکے اور منقول ہے کہ ایک جوان انصاری رسول خدا صلعم کے پیچھے نماز پڑہتا تھا اور
جو کچھ رسول خدا پڑہتے تھے وہ بھی پڑہتا تھا یہ آیت نازل ہوئی کہ امام کے پیچھے نماز مین قرآن کو مت پڑہو بلکہ خاموش کھڑے ہوکر
امام کے قرآن پڑہنے کو سنو چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ اور جسوقت پڑہا جاوے قرآن تو فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ
پس سماعت کرو تم واسطے اسکے وَاَنْصِتُوْا اور خاموش ہو تم کہ خود نہ پڑہو تم جسوقت امام پڑہے لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ
تم رحم کیے جاؤ یعنی اُسکے ساتھ نصیحت پکڑ کر امیدوار رحمت اور مغفرت کے ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا
کہ یہ خطاب مومنین کیطرف ہی نماز جماعت مین امام کے پیچھے قرآن پڑہنے کو سنو اور اُسوقت خود مت پڑہو اور علماء فرماتے ہین

کہ نماز جماعت مین سننا قرآن کا پیچھے امام کے واجب ہے اور سوا ہی نماز کے سننا قرآن کا سنت ہی اور قرآن شریف مین مطلق سننے کا حکم ہے نماز مین اور غیر نماز مین دونو مین لیکن احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مراد سننے سے قرآن کے اس آیت مین یہ ہے کہ نماز مین پیچھے امام کے قرآن کو سنو کہ واجب ہی چنانچہ اسکی تفسیر مین حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ اگر تو پیچھے امام کے ہے تو مت پڑھ تو پیچھلی دو رکعت مین اور پیچھلی دو رکعت مین اسواسطے کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون اور مراد نہ پڑھنے سے یہ ہے کہ قرآن کو پیچھے امام کے مت پڑھ نہ یہ کہ سوائے قرآن کے اور بھی کچھ مت پڑھ اور سوا اسکے اور روایتین بھی اس مضمون کی ہین اور بعضی روایتین جو آیا ہی کہ قرآن کے سننے کیواسطے خاموشی واجب ہی نماز مین اور غیر نماز مین دونو مین یہ وجوب استحباب پر محمول ہے اور فرماتا ہی خدا کہ واذکر ربک اور ذکر کر تو اے محمد پروردگار اپنے کا اور یاد کر تو اسکو فی نفسک بیچ جی اپنے کے تضرعا وخیفۃ زاری اور خوف سے اس واسطے کہ خوف اور خشیت اور پوشیدگی اور زاری سے ذکر کرنا موجب قبول ہونے دعا کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے تفکر ہے کہ جسکے سبب سے علم صانع عالم کا اور اسکی صفات کا حاصل ہو ودون الجہر من القول اور سوائے بلند آواز کے کہنے زبان سے بالغدو والآصال بیچ وقت صبح کے اور شام کے واسطے فضیلت ان دونو وقتون کے یعنی اپنے پروردگار کا ذکر زاری اور خوف سے پوشیدہ اور آہستہ صبح اور شام کو کر کہ جسمین آواز بلند نہو اسواسطے کہ آہستہ اور پوشیدہ ذکر خدا کا بہت کرنا کہ خالی ریا سے ہے بہت نزدیک ہی قبول ہونیکے ہی اور تضرعا اور خیفۃ دونو مصدر ہین کہ واقع ہوئی ہین موقع حال کے اور دون الجہر کا عطف ان پر ہے ولا تکن من الغافلین اور نہ ہو تو غفلت کرنیوالو مین سے کہ خدا تعالی نے اسیواسطے پیدا کیا ہی کہ اسکا ذکر کرتے رہو اور کہتے ہین کہ اس آیتمین خطاب سے محمد صلعم کیطرف ہی اور مراد اس سے امت کے آدمی ہین اسواسطے کہ رسول خدا ذکر خدا سے کبھی غافل نہوتے تھے اور ذات پاک حضرت کے سہو اور غفلت سے مبرا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ جو کوئی ذکر کریگا میرا پوشیدہ ذکر کرونگا مین اسکا علانیہ اور فرمایا ہی جناب امیر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ذکر کرے خدا کا پوشیدہ تو بیشک تحقیق ذکر کریگا اسکا خدا بہت تحقیق کہ ذکر کرتے تھے منافقین خدا تعالی کا علانیہ اور نہین ذکر کرتے تھے پوشیدہ چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا یعنی دکھلاتے ہین وہ آدمیون کو اور نہین ذکر کرتے ہین وہ خدا کا مگر تھوڑا اور اب حق تعالی اس امر کو بیان کرتا ہے کہ جو باعث ذکر کا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ ان الذین عند ربک تحقیق جو شخص کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین مثل ملائکہ کے کہ مقربان درگاہ خدا ہین لا یستکبرون عن عبادتہ نہین تکبر کرتے ہین وہ عبادت اس خدا کی سے ویسبحونہ اور پاکیزگی سے یاد کرتے ہین اسکو اس چیز سے کہ نہین لائق ہی اسکی کبریائی کو ولہ یسجدون اور واسطے اسی کے سجدہ کرتے ہین خشوع اور خضوع اور زاری سے اور کسی کو شریک اسکا نہین کرتے ہین اور اس آیت کا سجدہ سنت ہی اور یہ پہلا سجدہ ہے قرآن مین اور سجدے تمام قرآن مین پندرہ ہین چار سجدے انمین سے واجب ہین سورہ الم سجدہ اور سجدہ حم اور والنجم اور اقرأ باسم ربک الذی خلق مین اور گیارہ سجدے سنت ہین سورہ اعراف مین اور سورہ رعد مین اور سورہ نحل مین اور سورہ بنی اسرائیل مین اور سورہ مریم مین اور دو جگہ سورہ حج مین اور سورہ فرقان مین اور سورہ نمل مین اور سورہ ص مین اور سورہ اذا السماء انشقت مین اور وہ سجدہ واجب اس شخص پر ہے کہ جو اسکو پڑھے یا قصد کرکے اسکو سنے اور اگر قصد کرکے نہ سنی بلکہ کسی پڑھنے والے کی آواز سجدے کی آیت کی کانمین آجائے تو یہ سجدہ سنت ہی اگرچہ سجدہ واجب کی آیت کو سنا ہو اور وہ گیارہ بھی سنت ہین اور جسوقت تمام آیت کو سجدہ کی تمام کرے اسوقت سجدہ مین جائے اور اس سجدہ مین طہارت اور استقبال قبلہ واجب نہین ہی مگر افضل اور احوط ہے اور ایسے ہی وہ چیز کہ جسپر سجدہ کرنا صحیح ہی اور دعائے سجدہ یہ ہے لا الہ الا اللہ حقا حقا لا الہ الا اللہ ایمانا وتصدیقا لا الہ الا اللہ

ع ۱۸ ۲۴ ۲۰ ۱۴

يسبحونه وله يسجدون سجدت لك يا رب تعبداً ورقاً لا مستنكفا عن عبادتك ولا مستكبرا بل انا عبد ذليل خائف مستجير اور حدیث میں آیا ہے کہ جسوقت
ابن آدم آیۂ سجدہ کو پڑھکر سجدہ میں جاتا ہے تو شیطان اُس سے کنارہ کرتا ہے اور بہاگتا ہے اور گریہ کرکے کہتا ہے کہ وائے مجہپر کہ فرزند آدم کو
سجدہ کا حکم ہوا اور اُسنے سجدہ کیا اور بہشت اُسکو سجدہ کرنیسے واجب ہوگیا اور مجہکو حکم سجدہ کرنیکا ہوا میں نے سجدہ نکیا دوزخ مجہپر واجب کیا

سورة الانفال بسم الله الرحمن الرحيم

یہ سورہ مدنی ہے کہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور اسمیں پچہتر آیتیں ہیں اور بعضی
زیادہ بہی کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی سورہ انفال اور سورہ برائت کو ہر مہینے پڑہے تو نفاق اُسکے
دل میں کبہی داخل نہوا اور وہ شخص شیعان امیر المومنین علیہ السلام سے ہو اور بہشت کے خوانوں میں کہانا کہائے ہمراہ شیعان علی کے یہانتک کہ لوگ
حساب سے فارغ ہوں فرماتا ہے خدا کہ **يسئلونك** پوچہتے ہیں تجہسے اے محمد صلعم **عن الانفال** حکم غنیمتوں کفار سے کہ حلال
ہیں یا نہیں اور کہتے ہیں کہ انفال غنیمت کے مال ہیں اور نفل بمعنی زیادتی ہے اور اسکا نام غنیمت اسواسطے رکہا ہے کہ یہ بخشش اور فضل ہے خدا
کیطرفسے اور حضرت سجاد اور باقر اور صادق علیہم السلام نے يسئلونك الانفال پڑہا ہے یعنی وہ سوال کرتے ہیں تجہسے یہ کہ دیوے تو انکو اور حضرت
باقر اور صادق علیہما السلام سے انفال کی تفسیر میں چند روایات وارد ہیں اور حاصل سبکا یہ ہے کہ انفال وہ چیز ہے کہ لیا جاوے
دار الحرب سے بدون لڑائی کے اور وہ زمین کہ جسکے باشندے جلا وطن ہوگئے ہوں بدون لڑائیکے اور فقہا اسکو فئی کہتے ہیں اور زمینیں
افتادہ کہ بدون آبادی کے پڑی ہوں اور کوئی اُسکا مالک نہو مثل صحرائے ویران کے اور نیستان اور رودخانہ کے اور زمینیں اور محل اور قلعہ
بادشاہوں کے اور مال اُس شخص کا کہ جسکے وارث نہوں اور پہاڑوں کی چوٹیاں اور مال غلاموں کا اور کانیں یہ سب چیزیں پیغمبر کی ہیں
اور بعد پیغمبر کے امام کے ہیں اور زمانہ غیبت میں شیعہ اُنکو تصرف میں لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اہل بدر نے بعد جنگ بدر کے غنیمت میں اختلاف کیا
جوانوں نے کہا کہ ہمنے لڑائی کی ہے غنیمت ہمارا حق ہے اور بوڑہوں نے کہا کہ ہم بہی تمہارے مددگار رہے ہیں ہم کو بہی حصہ چاہیے اور عبادہ
بن صامت کہتے ہیں کہ ہمنے بدر میں غنیمت کے مقدمہ میں اختلاف کیا اور نوبت اُس اختلاف کی نزاع کو پہنچی حقتعالی نے حکم اسکا پیغمبر
کے سپرد کرکے فرمایا کہ **قل** کہہ تو اے محمد صلعم **الانفال لله والرسول** حکم غنیمتوں کا واسطے خدا کے ہے اور پیغمبر کے کہ جسطرح چاہیں
تقسیم کریں **فاتقوا الله** پس ڈرو تم خدا سے اور جہگڑا مت کرو **واصلحوا ذات بينكم** اور صلح کرو تم درمیان اپنے اور درست
کرو تم اُس حال کو جو درمیان تمہارے ہے آپسمیں رواج اور مخالفت کا ترک کرکے **واطيعوا الله ورسوله** اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی
اور پیغمبر اُسکے کی سب مقدموں میں کہ وہ حکم کرے غنیمت وغیرہ میں **ان كنتم مؤمنين** اگر ہو تم ایمان لانیوالے اسواسطے کہ ایمان مقتضی
فرمانبرداری کا ہے امر اور نہی میں اور عبادہ بن صامت نے کہا کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور حکم غنیمتوں کا رسول خدا کے سپرد ہوا
تو ہمنے آپسکی مخالفت اور نزاع کو دور کیا اور رسول خدا صلعم نے غنیمت کو درمیان مسلمانوں کے برابر تقسیم کردیا اور بعضے اس آیت کے
نازل ہونیکے سبب میں بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت بدر میں نازل ہوئی ہے جسوقت آدمی بہاگ گئے اور اصحاب رسول خدا کی غنیمت
تین قسم کی تہی بعضے تو حضرت کے خیمہ کے پاس رہے تہے اور بعضے دشمنوں سے لڑے اور اُنکو قید کیا اور بعضوں نے غنیمتوں کو جمع کیا
اور جسوقت غنیمتیں اور قیدی جمع ہوئے تو انصار نے قیدیوں کے مقدمہ میں گفتگو کی خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ ما كان لنبي
ان يكون له اسرى حتى يثخن في الارض یعنی نہیں سزاوار ہے واسطے کسی پیغمبر کے یہ کہ ہوویں واسطے اُسکے قیدی کہ لیوے اُنسے بہا
کہ بہت قتل کرے اُنمیں روئے زمین کے کہ سبب ہو قلت اور ذلت کفار کا اور باعث عزت اور شوکت اہل اسلام کا ہو اور جسوقت خدا نے غنیمتیں
اور قیدی مباح کیے تو سعد بن معاذ نے گفتگو کی اور وہ بہی حضرت کے خیمہ کے پاس تہا اور لڑنیکو نہیں گیا تہا اور کہا اُسنے کہ یا رسول خدا
ہمکو جہاد سے بے رغبتی نہ تہی اور نہ ہم دشمنوں کے خوف سے نامردی کرکے بیٹہ رہے ہیں بلکہ ہمنے اس امر کا خوف کیا کہ ایسا نہو کہ حضرت

تنہا دیکھکر اور مقام کو حضرت کو خالی پاکر دشمنون کے سوا حملہ کرین اور آپکے خیمہ پر مہاجرین اور انصار نے قیام کیا ہے آپکی محافظت
کیواسطے اور انہک کیلیئے شکایت نہین کی ہے اور آدمی کثرت سے ہین اور اگر ان سب کو آپ دینگے تو اصحاب آپکے محروم رہجاینگے
اور خوف سعد کو یہ تہا کہ ایسا نہو کہ رسول خدا غنیمتون کو اور مقتولون کے اسباب کو درمیان جنگ کرنیوالون کے تقسیم کردین اور
سب انکو ہی دیوین اور جو کوئی رسول خدا صلعم کی خیمہ پر رہا ہے اور لڑنیکو نہین گیا ہے اسکو کچھ نہ دیوین اس سبب سے آپس مین
سبنے اختلاف کیا یہانتک کہ رسول خدا صلعم نے پوچھا کہ کسکو یہ غنیمتین ملین گی اسوقت خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ یسئلونک
عن الانفال لله والرسول پس آدمی بدون غنیمت تقسیم کئے گئے اور بعد اسکے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ واعلموا انما غنمتم اسوقت
رسول خدا صلعم نے غنیمت کو تقسیم کیا اور کہتے ہین کہ بدر کی غنیمت مین سے حضرت نے خمس نہین نکالا بلکہ بعد بدر کے خمس نکالا تہا اور اب
خدا تعالی مومنین کی اوصاف کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ انما المومنون الذین سوا ہے اسکے نہین کہ مومنین وہ لوگ ہین کہ
اذا ذکر الله جسوقت ذکر کیا جاتا ہے خدا نزدیک انکے توجلت قلوبهم ڈرتے ہین دل انکے خدا تعالی کی عظمت اور
جلال کی ہیبت سے اور بالپنے اعمال کی قصور سے مقابلہ مین انعام اور احسان خدا کی واذا تلیت علیهم آیاته اور جسوقت پڑہے
جاتی ہین اوپر انکے آیتین اسکی قرآن سے تو زادتهم ایمانا زیادہ کرتی ہین وہ آیتین انکو ایمان کو یعنی انکا زیادہ ہوتا ہے
وعلی ربهم یتوکلون اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین وہ کہ سب امور اپنے اسکے سپرد کرتے ہین اور خوف اور امید
انکی خدا سے ہے اور مخلوقات پر اعتماد نہین کرتے الذین یقیمون الصلوة وہ لوگ ہین کہ جو قائم کرتے ہین نماز کو کہ ہمیشہ
نماز کو پڑہتے ہین اور اسکی شرائط اور ارکان کو ادا کرتے ہین وہ مومنین ومما رزقناهم ینفقون اور اس چیز سے کہ روزی
دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین اولئک یہ مومنین خدا سے ڈرنیوالے اور اسی پر توکل کرنیوالے اور ہمیشہ نماز پڑہنے والے اور خدا
کی دی ہوئی روزی حلال کو خرچ کرنیوالے هم المومنون حقا وہی ایمان والے ہین حق اور راست کہ خالص ہے شک
اور ریا سے اور حقا مفعول مطلق ہے احق محذوف کا پس یہ مومنین کامل ہین ایمان مین لهم درجات عند ربهم واسطے انکے
درجے ہین نزدیک پروردگار انکے کے ومغفرة ورزق کریم اور بخشش ہے گناہون سے اور روزی بزرگ کہ بے مشقت
اور بدون کسب کہ ہاتھ لگے گی روایت ہے کہ مراد درجات سے یہان ستر درجے ہین اور وہ درجے اسقدر بڑے ہین کہ ایک درجہ سے دوسرے
درجے تک اگر گہوڑا بہت دوڑنیوالا دوڑے تو ستر برس مین اسکی مسافت طے کرے اور کہتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر المومنین اور سلمان
اور ابوذر اور مقداد کے حق مین نازل ہوئی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ تمام ایمان سے مومنین جو اہل بہشت ہین اور
زیادتی ایمان سے انکے درجے بلند ہونگے خدا کے نزدیک اور ایمان کے ناقص ہونیسے وے دوزخ مین جاینگے اور اب خدا تعالی جنگ بدر کا حال بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ کما اخرجک ربک من بیتک جیسے کہ نکالا تجھکو اے محمد صلعم پروردگار تیرے نے گہر تیرے سے کہ وہ
مدینہ ہے واسطے جنگ بدر کی بالحق ساتہ حق کی یعنی حال مسلمانونکا کہ کراہت کرتے ہین تقسیم انفال کی کہ بعضے کو تو دیوین حال اسکا
ہے تیرے مدینہ سے نکلنے مین کہ پروردگار تیرے نے تجھکو نکالا یعنی جیسے کہ تقسیم انفال کو دیکھکر جانتے تھے کہ بعضے کو تو دیوے اور بعضے کو نہ دیوے
ایسے ہی مدینہ سے واسطے لڑائی کی تیرے باہر نکلنے کو مکروہ جانتے ہین اور کما اخرجک خبر ہے مبتداے محذوف کا اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ ثبوت الانفال
لله والرسول فی کراهتهم ایاه کحال اخراجک للحرب فی کراهتهم له اور یا صفت مصدر فعل مقدر کی ہے لله والرسول مین اور تقدیر اسکی
یہ ہے کہ الانفال ثبت لله والرسول مع کراهتهم ثباتا مثل ثبات اخراجک یکسان ہے نیکیسا اور فرماتا ہے خدا کہ وان فریقا من
المومنین اور تحقیق کہ ایک فرقہ مومنین مین سے لکارهون ۵ البتہ مکروہ جاننے والے ہین بدر مین جانیکو واسطے جنگ کے

یُجَادِلُوْنَکَ جھگڑتے ہین وہ تجھسے اے محمد صلعم فِی الْحَقِّ بیچ اختیار کرنے حق کے کہ وہ جہاد ہے اور اسمین بہت ثواب ہی
بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر ہو گیا ہی کہ جہاد واجب ہی اور یا یہ کہ ظاہر ہو گیا ہی فتح پانا کفار پر حضرت کے خبر دینے سے
اور باوجود اسکے لڑائی سے کراہت کرتے ہین کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ گویا کہ روانہ کئے جاتے ہین یعنی ایسی کراہت کرتے ہین جنگ اعدا
کو وہ ان کے جانیکو ایسا جانتے ہین کہ گویا ہانکے جاتے ہین اِلَی الْمَوْتِ طرف موت کے وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ۝ اور وہ دیکھتے ہین
اُس موت کو اور ایسا جانتے ہین کہ وہان جاتے ہی مر جاوینگے یعنی علامات کو دیکھکر انکا حال ایسا تھا اور بعض مومنین کا ایسا حال ہو گیا
تھا اور انکا حال ایسا اسواسطے ہو گیا تھا کہ یہ بہت تھوڑے تھے اور کفار کی کثرت تھی اسواسطے خوف کرتے تھے اور کہتے ہین کہ کل مومنین
تین سو تیرہ تھے اور کفار کی کثرت کا گمان کرتے تھے اسواسطے لڑائی کو مکروہ جانتے تھے اور سبب بدر کی لڑائی کا بیان مختصر یہ ہے کہ
قافلہ قریش کا مکہ سے شام کو روانہ ہوا کہ اُسمین کثرت سے مال اور خزانہ تھا اور چالیس سوار اسکے ہمراہ تھے اور سردار وہین سے ابو سفیان اور
عمرو عاص وغیرہ تھے اور جبرئیل نے جناب رسولخدا صلعم کو خبر کی اور رسولخدا صلعم نے مومنین کو خبر کی کہ قافلہ قریش کا مع مال کثیر شام کو
جاتا ہی اور خدا تعالے نے مجھسے وعدہ کیا ہے دو گروہوں مین سے ایک کا یا تو یہ قافلہ لون یا میری فتح ہو قریش پر اور مومنین نے
یہ بات سنی تو بسبب کثرت مال اور قلت آدمیون ہمراہیون قافلہ کی قافلہ لوٹنے کی انکو رغبت ہوئی جناب رسولخدا صلعم مع
تین سو تیرہ آدمیون اپنے کے مدینہ سے باہر نکلے جسوقت بدر کے قریب پہنچے کہ وہ ایک بستی ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے تو ابو سفیان کو
خبر ہوئی کہ محمد قافلہ کے ارادہ پر مدینہ سے باہر نکلا ہی یہ خبر سنکر اسکو بہت خوف ہوا اور ضمضم غفاری کو اجرہ مین دس دینار دیکر
مکہ کو روانہ کیا اُسنے مکہ مین جا کر خبر کی کہ محمد تمہارے قافلہ کے ارادے پر مدینہ سے باہر نکلا ہی تم اُسکی جلد خبر لو ورنہ سب مال تمہارا
ضایع اور برباد ہو جاویگا لوگون نے یہ سنکر بہت غل مچایا اور کہا کہ ایسی مصیبت ہمپر کبھی نہین پڑی ہی اور نکلنے کے لیے سب
آمادہ ہوئے اور سہیل بن عمرو اور صفوان ابن امیہ اور ابو البختری بن ہشام نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے گروہ قریش کی مثل اسکے کوئی مصیبت
تمکو نہین پہنچی کہ محمد تمہارے مال کی طمع رکھتا ہی اور تمہارے قافلے کے درپے ہوتا ہے اور ایسا کوئی قریشی نہین ہے کہ جسکا مال
اس قافلہ مین نہو گا پس نکلو تم اپنا اپنے ہمراہ زاد سفر لیکر سب لوگ نکلے اور عباس بن مطلب اور نوفل بن الحرث بن عبد المطلب
اور عقیل بن ابیطالب بھی انکے ہمراہ نکلے اور انکے ہمراہ لونڈیان گانیوالیان بھی نکلین شراب پیتی تھین اور دف بجاتی تھین اور
جناب رسولخدا صلعم جسوقت مع تین سو تیرہ ہمراہیون کے قریب بدر کے پہنچے تو بشیر بن ابی الزعبا اور مجدی بن عمرو کو جاسوس مقرر کر کے قافلہ
کی خبر لانیکو بھیجا وہ دونو بدر کی نہر پر پہنچے اور اونٹ اپنے وہان انہون نے بٹھلائے اور پانی انکو پلایا اور دو لڑکیونکو وہان
دیکھا ایک لڑکی نے دوسری لڑکی کو پکڑ رکھا ہی اور اپنا درہم اُس سے طلب کرتی ہی اور جواب مین اُسکے وہ کہتی ہی کہ کل کے روز
قافلہ قریش کا فلانی جگہ اوترا تھا اور پرسون یہان آویگا مین اسکی مزدوری کر کے تیرا درہم دیدونگی وہ دونو جاسوس یہ سنکر
وہان سے چلے آئے اور جو کچھ اُس لڑکی سے سنا تھا رسولخدا صلعم کو خبر کی اور ابو سفیان بدر کے قریب آیا اور قافلہ کو وہان چھوڑ کر
تنہا نہر پر گیا اور ایک شخص کسب الجہنی کو وہان دیکھا اس سے پوچھا کہ اے کسب تجھکو محمد کی اور اسکے اصحاب کی کچھ خبر ہی کہ وہ کہا
ہین کہا کہ نہین لیکن دو شتر سوار یہان آئے تھے اور انہون نے اپنے اونٹون کو یہان پانی پلایا تھا اور بٹھلایا تھا بعد اسکے
وہ یہان سے چلے گئے ہین مین نہین جانتا کہ وہ کون تھے ابو سفیان یہ سنکر انکے اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ پر گیا اور انکی مینگنیان
لیکر ملین تو اسمین گٹھلی کھجور کی پائی کہا کہ یہ چارہ مدینہ کے اونٹون کا ہی اور بیشک وہ دونو جاسوس محمد کے تھے وہان سے اٹھا
اور قافلہ کو اپنے دریا کے کنارے لیگیا اور راستہ کو چھوڑ دیا جبرئیل نے رسولخدا صلعم کو خبر کی کہ قافلہ نے کوچ کر گیا لیکن قریش

بدر کی لڑائی کا مختصر حال

کہ سو قافلہ کی حمایت کو آتے ہین اُنسے جنگ کرنا چاہیے خدا تعالیٰ فتح دیگا اور صفرا وادی کے نہر پر حضرت اُترے ہوئے تھے اور وہ
بدر سے ایک منزل مدینہ کی طرف کو ہے جناب رسولخدا صلعم نے ارادہ کیا کہ انصار کا امتحان لیوین کہ اُنہون نے وعدہ مدد کرنیکا کیا تھا
حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو چلا گیا لیکن قریش قافلہ کی حمایت کو آتے ہین اور خدا تعالیٰ نے مجھکو اُنسے لڑنیکا حکم کیا ہے اصحاب
بات سنکر گھبرا گئے اور بہت ڈرے حضرت نے فرمایا کہ کیا مشورہ دیتے ہو ابو بکر نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ یہ قریش ہین اور بڑے
متکبر ہین جبسے وہ کافر ہوئے ہین کبھی ایمان نہین لائے اور ایسے معزز ہین کہ کبھی ذلیل نہین ہوئے حضرت نے ابو بکر کو فرمایا کہ بیٹھ جا
وہ بیٹھ گیا عمر نے بھی کھڑے ہو کر یہی کہا مقداد نے اور بعد اُسکے سعد بن معاذ نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسولخدا ہم تجھپر ایمان
لائے ہین اور تیری تصدیق ہمنے کی ہے اور جو تو خدا کے پاس سے لایا ہے وہ سب حق ہے جو کچھ تو حکم کرے ہم اُسکو بجا لاوین اگر تو ہم
کو حکم کرے آگ مین گرینگا تو ہم گر پڑین اور اگر تو دریا مین غوطہ لگاوے تو ہم بھی تیرے ہمراہ غوطہ لگاوین جناب رسولخدا صلعم کو یہ
بات پسند آئی اور اُنکے حقمین دعای خیر کی اور وہان سے کوچ کرکے بدر مین عدوہ شامی پر نہر کے کنارے اُترے اور قریش عدوہ یمانی
پر اُترے تھے قریش نے اپنے غلامون کو پانی کیواسطے نہر پر بھیجا رسولخدا کے اصحاب نے اُنکو گرفتار کیا اور پوچھا کہ تم کون ہو
اُنہون نے کہا کہ ہم قریش کے غلام ہین حضرت نے اُنسے پوچھا کہ قریش کے کتنے آدمی ہین غلامون نے کہا کہ ہم اُنکی شمار کو
نہین جانتے ہین پھر حضرت نے پوچھا کہ کھانیکے واسطے ہر روز کتنے اونٹ ذبح کرتے ہین غلامون نے کہا کہ نو سے دس تک
حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ وہ نو سو سے ہزار تک ہین اور پھر حضرت نے اُنسے پوچھا کہ بنی ہاشم کے آدمیون مین سے اُنمین کون
کون ہین کہا کہ عباس اور عقیل اور نوفل بن الحرث اور اُن غلامون کیواسطے حضرت نے قید کا حکم دیا قریش یہ سنکر گھبرائے
اور حضرت نے عمار یاسر کو جاسوس مقرر کرکے قریش کا حال دریافت کرنیکے واسطے بھیجا عمار نے ہر ایک کو خائف اور ترسان
پایا خدا تعالیٰ نے اُنکے دلونمین رعب ڈالدیا اور رسولخدا صلعم کا لشکر کہ وہ تین سو تیرہ آدمی تھے اُنمین کل دو گھوڑے تھے ایک
زبیر کے پاس اور ایک مقداد کے پاس اور ستر اونٹ تھے کہ ہر ایک اپنے وار سے اُسپر سوار ہوتا تھا اور مرثد کے پاس ایک اونٹ
تھا اُسپر جناب رسولخدا اور علی مرتضیٰ اور مرثد اپنے وار سے سوار ہوتے تھے اور قریش کے لشکر مین چار سو گھوڑے تھے اور حضرت
ہمراہ جو تھوڑے سے آدمی تھے قریش اُنکو دیکھکر ظاہر مین کہتے تھے کہ اُنکو تو ہمارے غلام ہی مارینگے اور لڑائی کے مقدمہ مین قریش
کی آپسمین بہت گفتگو ہوئی کوئی تو کہتا تھا کہ اُلٹے پھر چلو کہ محمد ہمارا بھائی ہے اور کوئی کہتا تھا کہ تم بنی ہاشم کی تلوار سے ڈرتے ہو
لیکن ابو جہل جو بہت سخت کافر تھا اور سب سے زیادہ حضرت کا دشمن تھا وہ سبکو غیرت دلاتا تھا کہ لڑنا چاہیے اور عتبہ
کہتا تھا کہ محمد ہمارا اپنی عم ہے اُلٹے پھر چلو ابو جہل نے اُس سے کہا کہ تو عبد المطلب کی اولاد کی تلوار سے ڈرتا ہے عتبہ کو یہ کلام
سنکر غصہ آیا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کو ہمراہ لیکر مسلمانونکے سامنے آیا اور آواز دی کہ اے محمد ہمارے ہمجنسون کو
ہمسے لڑنیکو بھیج تین آدمی انصار مین سے اُنسے لڑنیکو نکلے عتبہ نے اُنکو دیکھکر کہا کہ ہم تم کو نہین جانتے ہین ہمتو اپنے بھائی قریش
کو چاہتے ہین وہ تینون اُلٹے پھر گئے رسولخدا نے عبیدہ بن الحرث بن عبد المطلب کی طرف دیکھا اور وہ ستر برس کی عمر رکھتے تھے
اور فرمایا کہ جاؤ میدان مین اور پھر حمزہ کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ اے چچا تم بھی جاؤ میدان مین اور پھر علی کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ
تو بھی جا اور اُن تینون کو اُن تینونکے مقابلہ مین حضرت نے بھیجا اور عتبہ اور عبیدہ کی لڑائی ہوئی اور دونون نے ایسے کاری زخم
کیا اور دونون گر پڑے اور علی نے ولید کو قتل کیا اور حمزہ اور شیبہ کی کشتی ہوئی مسلمانون نے حضرت علی سے کہا کہ اے علی
چچا کی خبر لے علی نے جھپٹکر اُسکو بھی قتل کیا اور عتبہ مین تھوڑی سی جان باقی رہگئی تھی اُسکو بھی جا کر بیجان کیا اور

کو حمزہ اور علی اٹھا کر رسول خدا کے پاس لیگئے حضرت انکو دیکھکر آبدیدہ ہوئے عبیدہ مین تھوڑی سی جان باقی رہی تھی اسوقت رسول خدا سے عرض کی کہ
قربان ہون تمپر میرے باپ اور مان یارسول خدا کیا مین شہید نہین ہون حضرت نے فرمایا کہ تو پہلا شہید ہے میرے اہلبیت مین سے اور لڑائی شروع
ہوگئی اور فرشتے اس لڑائی مین مسلمانونکی کمک کیواسطے خدا تعالی نے نازل کئے تھے اس لڑائی کے قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اور یاد کرو تم اے مسلمانون جسوقت وعدہ کرتا تھا تمسے خدا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ ایک کا دو گروہ
مین سے یا قافلہ کا اور یا قریش کا جو کہ سے آئے تھے لڑنیکو واسطے اور وعدہ کیا تھا خدا نے ایک گروہ کا اَنَّهَا لَكُمْ یہ کہ تحقیق وہ ایک گروہ
واسطے تمہارے ہے وَتَوَدُّوْنَ اور دوست رکھتے ہو تم اور چاہتے ہو اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ یہ کہ تحقیق غیر صاحب ہتیار
اور ہتہیار کا ہے کہ وہ قافلہ تَكُوْنُ لَكُمْ ہووے واسطے تمہارے کہ اسمین تھوڑے آدمی ہین اور اسکے لینے مین زیادہ مشقت نہوگی اور قریش
فوج سپاہ سے اور آدمی ہین اسنے لڑنیکو دل نہین چاہتا وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ اور چاہتا ہے خدا یہ کہ ثابت کرے حق کو بِكَلِمٰتِهٖ
ساتھ کلمون اپنے کے یعنی ساتھ نشانیون قدرت اپنی کے کہ جو صاحب شوکت کی لڑائیکے مقدمہ مین نازل کی ہین اور یا ساتھ دوستون اپنے
کے حق کو ثابت کرے اور یا ساتھ وفا کرنے وعدون فتح اور ظفر کے اور یا ساتھ بھیجنے ملائکہ کے واسطے کمک مسلمانونکے وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ
اور کاٹے خدا جڑ کافرون کی کہ انکو ہلاک کرے لِيُحِقَّ الْحَقَّ تاکہ ثابت کرے حق کو کہ وہ دین اسلام ہے بسبب بھیجنے لشکر ملائکہ اور تحقیق وعدہ
جہاد سے تمکو اور یا مشرکین کو قتل کرکے تمکو نصرت اور فتح دیوے کہ حق ظاہر ہوجاوے وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ اور نابود اور باطل کرے باطل کو کہ وہ
کفر ہے وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور اگرچہ مکروہ اور ناخوش جانین گنہگار کہ وہ کفار ہین حاصل یہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ تم چاہتے ہو کہ
مسلمانون کو راحت اور نعمتین ہین اور چاہتے ہو کہ بے تردد مال تمہارے ہاتھ مین آجاوے اور کوئی سختی اور مکروہ تمکو نہ پہنچے اور خدا تعالی بلند
کرنا دین کا اور ظاہر کرنا حق کا چاہتا ہے کہ جسمین بہتری تمہارے دین اور دنیا کی دونو کی ہے اور وہ جہاد سے تعلق رکھتی ہے اور امام محمد باقر
نے فرمایا ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے قلت اسلام کی اور کثرت کفار کے ملاحظہ کی تو قبلہ کیطرف منہ کرکے دعا کی کہ خداوندا جو کچھ تونے
وعدہ کیا ہے فتح اور ظفر کا اسکو وفا کر خداوندا اگر اس گروہ کو مسلمانون کے ہلاک کریگا تو پرستش کرنیوالا تیرا زمین پر باقی نرہیگا اور دونو ہاتھ
کو اٹھاتے ہوئے دعا کرتے تھے یہانتک کہ چادر شانہ مبارک سے گر پڑی اور خدا تعالی نے دعا حضرت کی قبول کی اور فرشتے مسلمانونکی
کمک کیواسطے بھیجے اور یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ یاد کرو تم اے مسلمانو جسوقت کہ فریاد اور استغاثہ
کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے جسوقت کہ بدون جہاد کے تمکو چارہ نتھا اور کہتے تھے کہ اے فریادرس تو ہماری مدد کر دشمنونپر کہ جو دین حق کے
دشمن ہین اور وعدے کو اپنے وفا کر فَاسْتَجَابَ لَكُمْ پس قبول کیا واسطے تمہارے خدا نے تمہاری فریاد اور دعا کو اور فرمایا کہ اَنِّيْ
مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ تحقیق مین مدد کرنیوالا ہون تمہارے ساتھ ایکہزار فرشتون سے مُرْدِفِيْنَ جسوقت کہ پیچھے سے سوار
ہو کر آنیوالے مومنین کو ہین یہ حال واقع ہوا ہے اور یا یہ کہ ایک فرشتہ پیچھے دوسرے فرشتہ کی سوار ہوکر آنیوالے ہین اور مردفین کو اہل مدینہ اور یعقوب
نے فتح دال پڑھے ہے اور باقیون نے بکسر دال وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى اور نہین کیا ہے اس مدد کو خدا نے مگر خوشخبری یعنی وہ فرشتے
جو بھیجے ہین تمہاری خوشخبری کیواسطے بھیجے ہین تاکہ انکی کثرت کو دیکھکر تم خوش ہوجاو ورنہ ایک فرشتہ انکی ہلاک کرنیکو کفایت کرتا تھا چنانچہ
جبرئیل نے ساتھ شہر قوم لوط کو پر کے پیچھے سے اکھاڑ کر الٹ دئے وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ اور تاکہ مطمئن ہوون ساتھ اس مدد کے دل تمہارے
کہ خوف قلت اور ذلت کا تمسے جاتا رہے اور فرشتون کو دیکھکر دل تمہارے قوی ہوجاوین جو سبب فتح اور نصرت ہو اسقدر فرشتوں کے بھیجنے پر
موقوف نہین ہے وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور نہین ہے نصرت اور فتح مگر نزدیک خدا کے سے یعنی یہ کثرت ملائکہ کی سبب نصرت کا ہے
اور نصرت انکے اختیار مین نہین ہے اور حقیقت مین نصرت کرنیوالا خدا ہے اسی سے نصرت کو طلب کرو اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ تحقیق کہ خدا غالب

اپنے دوستوں کو نصرت دیتا ہے حَكِيْمٌ صاحب حکمت ہے کہ موافق مصلحت کے کام کرتا ہے کہتے ہیں کہ سوا ان ہزار فرشتوں کے اور فرشتوں
نے جنگ بدر میں لڑائی نہیں کی اور وہ تین ہزار یا پانچہزار فرشتے جو سورۂ آل عمران میں مذکور ہوئے ہیں وہ فرشتے واسطے مژدۂ نصرت کے آئے
تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد مردفین سے پیچھے آنیوالے فرشتے ہیں بعد ہزار کے یہانتک کہ انکے پیچھے پانچہزار فرشتے آئے اور بعضے کہتے ہیں کہ
اول تین ہزار فرشتے آئے اور ہزار کہ اس سورت میں مذکور ہیں ہزار پیچھے ہزار کے ہیں اسطرح سے پانچہزار ہوئے اور روایت ہے کہ جنگ بدر کے
روز جبرئیل نے مع پانسو فرشتوں کے نزول کیا جبرئیل تو لشکر کی جانب راست تھے اور میکائیل مع پانچہزار فرشتوں کے جانب چپ تھے
اور وہ فرشتے سفید لباس پہنے ہوئے اور سفید عمامہ باندھے ہوئے اور شملہ لٹکائے ہوئے تھے اور کفار سے جنگ کرتے تھے اور انکو مغلوب کرتے
تھے اور کسیوقت ملائکہ کو حکم جہاد کا نہیں ہوا سوائے روز جنگ بدر کے اور حنین کیواسطے بلندی مرتبہ خاتم النبیین کے اور ابن عباس
روایت ہے کہتے ہیں کہ جسوقت مسلمان مشرک سے جنگ کرتا تو مشرک کے سر پر آواز تازیانہ کی آتی اور جسوقت مسلمان نظر کرتا تو مشرک
کو زمین پر پڑا ہوا دیکھتا اور اسکے سر پر نشان تازیانہ کا ظاہر ہوتا اور وہ مرد مسلمان کسیکو نہ دیکھتا تھا اور رسول خدا صلعم کو خبر دیتے تو حضرت فرماتے
کہ سچ کہتا ہے تو خدا تعالی نے ہماری مدد کو فرشتے بھیجے ہیں اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا ہے کہ فرق ہمارے کشتوں میں اور کفار کے
کشتوں میں یہ تھا کہ اثر زخم کا ہمارے کشتوں میں ظاہر تھا اور انکے کشتوں میں ظاہر نہ تھا اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جسوقت
میں ابوجہل پر غالب آیا اور اسکو قتل کرتا تھا اسنے مجھسے پوچھا کہ وہ ضرب کہ جو ہوا سے آتی تھی اور ہم کسی ضرب لگانیوالیکو نہ دیکھتے تھے وہ کیا تھی
میں نے کہا کہ وہ ملائکہ تھے تب کہا کہ مغلوب ہمکو تمنے نہیں کیا ہے بلکہ ان فرشتوں نے کیا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت مسلمان مشرکوں کے ارادہ
شمشیر کرتے تھے تو پہلے اس سے کہ شمشیر انکی گردن پر پہنچے سر اسکا تن سے جدا ہو جاتا تھا اور کہتے ہیں کہ صحابہ کو اس شب کہ صبح کو جنگ
کو لڑائی ہوگی دغدغہ عظیم تھا اور مقام انکا ریگستان تھا کہ پاؤں انکے ریت میں دھنستے تھے اور پانی انکے قریب نہ تھا کہ مشرکوں نے
سبقت کرکے کنارہ نہر کا اپنے قبضہ میں کر لیا تھا حقتعالی نے واسطے آرام دینے مسلمانوں کے اور دفع کرنے انکے دغدغہ کے خواب کو انپر
غالب کر دیا تھا کہ وہ سو گئے اور اس شب کو اکثر آدمیوں کو انمیں سے احتلام ہو گیا علی الصباح شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تمکو نماز پڑھنی
چاہیئے اور بعضی جنابت سے ہیں انکو غسل کرنیکو پانی چاہیئے اور بعضوں کو احتیاج وضو کرنیکی ہے اور بعضوں کے پاؤں گھٹنوں تک
ریت میں دھنستے ہیں اور کافر زمین سخت پر آرام سے بیٹھے ہیں اور پانی کے کنارہ پر ہیں اور تم کہتے ہو کہ ہم دوستان خدا میں سے ہیں اور پیغمبر اسکا تمہارے
درمیان ہے یہ کیا بات ہے خدا تعالی نے باران رحمت کو نازل کیا کہ سب نے پانی پیا اور غسل اور وضو کیا اور ظروف اپنے پانی سے بھرے
اور زمین بھی سخت ہو گئی کہ پاؤں اسپر ٹھہرنے لگے اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ
یاد کرو تم جسوقت کہ ڈھانکتا تھا تمکو خدا اونگھ سے اَمَنَةً مِّنْهُ واسطے امن کے خدا کی جانب سے اور یغشیکم کو اہل مدینہ نے بضم یا اور سکون
غین پڑھا ہے اور نعاس کو منصوب اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے یغشاکم الف سے پڑھا ہے اور نعاس کو مرفوع اور فاعل یغشا کا مقرر کیے اور باقیوں نے
بضم یا اور فتح غین اور تشدید شین پڑھا ہے اور نعاس کو منصوب اور امنۃ مفعول لہ ہے اور عامل اسمیں یغشی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَيُنَزِّلُ
عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً اور نازل کرتا تھا وہ خدا اوپر تمہارے آسمان سے پانی کو اس سے ندیاں جاری ہوگئیں اور حوض پر ہو گئے
لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ تاکہ پاک کرے تمکو ساتھ اس پانی کے جنابت سے اور ناپاکی سے اور بے وضوئی سے وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ
الشَّيْطٰنِ اور لیجاوے تم سے نجاست شیطان کو کہ وہ وسوسہ اسکا ہے کہتا تھا کہ تم تشنگی سے مر جاؤگے اور جنابت کی حالت میں فتح تمہاری
نہوگی وَلِيَرْبِطَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ اور تاکہ باندھے اوپر دلوں تمہارے کے اعتماد اور امیدواری لطف پروردگار کو وَيُثَبِّتَ
بِهِ الْاَقْدَامَ اور ثابت رکھے ساتھ اس پانی کے قدموں تمہارے کو کہ ریت میں نہ دھنسے نہ پاؤں اور شاید یہ کہ معرکہ کارزار میں تمہارے

قدموں کو ثابت رکھا اور کہتے ہیں کہ باران رحمت کے نازل ہونے سے ریت جو بستہ ہو گیا تھا تو پاؤں مومنین کی زمین پر خوب ٹھہرنے لگے اور
کفار جو زمین سخت پر تھے مینہہ کے برسنے سے وہاں کیچڑ ہو گئی اُنکے پاؤں وہاں کیچڑ میں پھسلنے لگے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
فرمائی ہے کہ پیو تم پانی باران کا تحقیق کہ وہ پاک کرتا ہے بدن کو اور دور کرتا ہے بیماریوں کو اور اس آیت کو تلاوت فرمایا و ینزل علیکم
من السماء ماء لیطہرکم اور حضرت علی سے بھی اسیطرح کی روایت ہے اور پہلی نعمت خدا کی تو وہ تھی کہ دو گروہ میں سے ایک گروہ کا وعدہ
کیا تھا چنانچہ فرمایا کہ واذ یعدکم اللہ اور اُس وعدہ کو وفا کیا اور دوسری نعمت دعا کا قبول کرنا تھا چنانچہ فرمایا کہ اذ تستغیثون اور
تیسری نعمت خواب کا غالب کرنا تھا اور برسانا باران رحمت کا چنانچہ فرمایا کہ اذ یغشیکم النعاس اور اب چوتھی نعمت کو بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ یاد کرو جسوقت کہ وحی کرتا تھا پروردگار تیرا طرف فرشتوں کے جو کہ
صبح کیوقت واسطے کمک مسلمانوں کی آئے تھے انی معکم کہ تحقیق میں ہمراہ تمہارے ہوں مدد کرنے میں اور نگہبان تمہارا دشمنوں
کی شر سے فثبتوا الذین آمنوا پس ثابت قدم رکھو تم اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور خوشخبری دو اور دلیر کرو اُن کو
اپنی کثرت کے سبب سے کہتے ہیں کہ فرشتے آدمیوں کی شکل بنکر آتے تھے اور مسلمانوں کی صف کے آگے سے گذرتے تھے اور مسلمانوں کو خوشخبری
دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آج تم غالب ہو گے اور خدا تمہارا مددگار ہے اور مردانہ رہو کہ دشمن تھوڑے ہیں اور نصرت تمہارے ہمراہ ہے اور فرماتا
ہے خدا کہ مومنین کو اسطرحسے خوشخبری دو کہ سالقی قریب ہے کہ ڈالونگا میں فی قلوب الذین کفروا الرعب بیچ دلوں
اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے ہیں رعب کو فاضربوا پس مارو تم اے فرشتو کفار کو فوق الاعناق اوپر گردنوں اُنکی کہ جو
جگہ بیچ کرنے کی ہے اور یا کہ سر پر مارو اور بعضے کہتے ہیں کہ جسوقت فرشتوں کو حکم ہوا کہ لڑو تم کفار سے تو وہ نہیں جانتے تھے کہ کس عضو پر
مارنا چاہیے حقتعالی نے فرمایا کہ مارو تم اُنکے سر و پیر اور فرماتا ہے کہ واضربوا منہم اور مارو تم اُن میں سے کل بنان
سب انگلیوں کو یعنی اطراف بدن کو ذلک وہ ضرب اور قطع کفار بانہم بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ شاقوا اللہ
ورسولہ مخالفت کی خدا کی اور پیغمبر اسکے کی ومن یشاقق اللہ ورسولہ اور جو شخص کہ مخالفت کرے خدا کی اور پیغمبر اسکے
کی فان اللہ شدید العقاب پس تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے دنیا میں تو قتل اور گرفتاری اور آخرت میں ہمیشہ جلنا دوزخ میں
ذلکم یہ ہے عذاب ایسا ہو کافرو اور کہتے ہیں کہ یہ خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور تقدیر اسکی الامر ذلکم ہے یعنی امر یہ ہے تمہارے عذاب کا اے
کافرو فذوقوہ پس چکھو تم اُسکو وان للکافرین عذاب النار اور تحقیق کہ واسطے کافروں کے عذاب دوزخ کا ہے اور عبداللہ بن
عباس سے روایت ہے فرمایا ایک مرد نے بنی غفار میں سے مجھسے بیان کیا کہ میں اور میرے چچا کا بیٹا بروز جنگ بدر پہاڑ پر چڑھ گئے اس نظارے
میں کہ دیکھیں فتح اور ظفر کسکو نصیب ہے اور جسکو فتح ہو گی ہم اُسکے گروہ میں داخل ہو جاوینگے اور غنیمت کو حاصل کرینگے ناگاہ ایک ابر کو دیکھا ہمنے
کہ گرد وہ دونوں لشکروں کے چھا گیا اور درمیان ابر کے آواز گھوڑوں کے رفتار کی سنتے تھے اور مسلمان اُن سواروں کو کہتے تھے کہ خیر مقدم یعنی
مستحسن ہوا تمہارا آنا اور وہ سوار آپس میں کہتے تھے کہ مارو ان مشرکوں کو پس آواز اُنکی ضرب کی ہم سنتے تھے اور اُنکو ہم نہیں دیکھتے تھے پس میرے
چچا کا بیٹا تو ہیبت اور ہول سے سواروں کی گر پڑا اور مر گیا اور میں سلامت رہا لیکن مجھ میں کچھ قوت باقی نہ رہی تھی اور جسوقت وہ ابر دور ہوا
تو دیکھا ہمنے کہ کفار قریش مرے ہوئے پڑے تھے اور اُن سواروں میں سے کوئی ظاہر نہ تھا اور کہتے ہیں کہ جسوقت مسلمانوں کے فتح کی خبر پہنچی تو ابو لہب
نے ایک شخص مشرک کو جو کہ بدر سے بھاگ آیا تھا طلب کر کے پوچھا کہ اے برادر صورت احوال کو بیان کر کہ کیونکر ہوئی اور یہ حادثہ ٹھیر کیونکر
واقع ہوا اُسنے کہا کہ کیا بیان کروں میں کہ جسوقت نظر ہماری مسلمانوں پر پڑی تو خوف عظیم اُنکی طرف سے ہمارے دلوں میں پیدا ہوا اور اُنکے سبب
سے ہم بھاگے اور وہ تلواریں کھینچکر ہمارے پیچھے سے دوڑے اور درمیان اُنکے ایک جماعت کو ہمنے دیکھا تھا کہ وہ ابلق گھوڑوں پر سوار تھے اور ہوا میں درمیان

آسمان اور زمین کی کہڑی تہے اور ہر ایک کے ہاتہ مین تلوار اور کوڑا تہا جسکے مارتے تہے وہ اسی دم مرجاتا تہا اور عباس اور ابو جابر روایت کرتے ہین
کہ ہمنے بروز جنگ بدر دیکہا کہ بعضے سوار ہم مین سے مشرکین کو تلوارین مارتے تہے اور ہنوز تلوار مشرک کی گردن تک نہین پہنچی تہی کہ سر اسکا تن سے
جدا ہو جاتا تہا اور جسوقت خدا تعالی نے ملائکہ کو مسلمانونکی مدد کیواسطے بہیجا اور وعدہ نصرت اور فتح کا دیا تہا تو بعد اسکے مسلمانون کو
بہاگنے سے منع کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو اذا لقیتم الذین کفروا جسوقت
ملاقات کرو تم ان لوگونسے کہ کافر ہوئے ہین یعنی ملاقات کرو تم انسے اسوقت مین کہ زحفا جسوقت انبوہ کرنیوالے ہین وہ تمہاری
لڑائی کیواسطے زحفا حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت کفار سے مقابلہ ہو اور طرفین سے وار چلنے لگین اور کفار تم پر ہجوم کرین تو فلا تولوہم
الادبار پس نہ پہیرو تم انسے پشتون کو اپنے کہ انکے آگے سے بہاگ جاؤ چاہیئے کہ ایسا ہرگز نکرو ومن یولہم یومئذ دبرہ
اور جو شخص کہ پہیرے انسے اسروز پشت اپنی کو الا متحرفا مگر پہرنیوالا ہوا ایک طرف سے دوسری طرف کو واسطے درست کرنے
ہتہیار وغیرہ یا واسطے بہاگنے اپنے کے لقتال خاص واسطے لڑائیکے کہ دشمن جانے کہ یہ بہاگا ہے اور اس سے غافل ہو جائے اور وہ دشمن
کو غافل پاکر پہر اسپر اپنا وار کرے اور اسکو مارے کہ اسطرح سے بہاگنا جائز ہے او متحیزا یا پناہ طلب کرنیوالا ہو الی فئة طرف
گروہ مسلمانون کی یعنی بہاگو نہین مگر دو صورت مین ایک تو اوپر گذری ہے کہ پہرنیوالا ہو ایک طرف سے دوسری طرف کو واسطے درست کرنے
ہتہیارون کی اور دوسری صورت یہ ہے کہ اپنے گروہ کیطرف پناہ لیجائے کہ جانب راست سے جانب چپ کو ہو جائے اور جانب چپ سے
جانب راست کو ہو جائے کہ انکی پشتی سے دشمن پر وار کرے یہ دو صورتین مستثنی ہو کر شرط اور جزا کے درمیان آگئی ہین اور ومن یولہم
یومئذ دبرہ شرط ہے اور فقد باء بغضب من اللہ کہ بعد اسکے ہے جزا اسکی ہے اس صورتمین معنی آیت کے یہ ہوے کہ جو کوئی پہیری انسے اسروز
پشت اپنی کو سوائے ان دو صورتون مستثنی کے فقد باء بغضب من اللہ پس تحقیق پہرا وہ ساتہ غضب کے خدا کیطرف سے
وماواہ جہنم وبئس المصیر اور جگہ اسکی دوزخ ہے اور بری جگہ پہرنیکی ہے وہ اور کہتے ہین کہ مطلق نہ بہاگنے کا حکم
ابتدائے اسلام مین تہا اور اب اگر اپنے دو چند سے بہاگے تو مضائقہ نہین ہے اور گناہ بہاگنے کا بعض لڑائیمین اگرچہ خدا نے بخشدیا ہے
لیکن مرتبہ اسکا اس شخص کی برابر نہین ہو سکتا جو کہ جہاد مین سے بہاگا نہین ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت بدر مین لڑائی شروع ہوئی
اور لشکر کفار نے حملہ کیا تو جناب سرور صلعم اسوقت اس گہر مین تہے جو کہ چوب اور خاشاک سے بنایا تہا اور اسمین بیٹہے ہوے دعا
کرتے تہے کہ خداوندا تونے جو وعدہ نصرت اور فتح کا کیا ہے اسکو وفا کر جبرئیل نازل ہوے اور حکم لائے کہ خاک اٹہا کر دشمنون کیطرف
پہینک جناب سرور صلعم نے حضرت علی کو فرمایا کہ ایک مٹہی کنکریون کی ایک جگہ سے اٹہا کر مجہکو دے حضرت علی فرماتے ہین کہ مینے
ایک جگہ سے کنکریان اٹہائین اور انکو سونگہا تو مشک کی خوشبو انمین آتی تہی وہ کنکریان مینے حضرت کو دین اور حضرت نے مشرکین کے منہ پر ماریان اور فرمایا
کہ شاہت الوجوہ یعنی برے ہو جیو منہ اور چار کنکریان انمین سے فردوس کی تہین اور باقی مشرق اور مغرب اور عرش کی کنکریان تہین جبکہ حضرت نے وہ خاک
اور کنکریان دشمنونکے لشکر کیطرف پہینکین تو خدا تعالی نے وہ خاک اور کنکریان دشمنونکی آنکہون مین پہنچائین وہ اپنی آنکہونکے ملنے مین مشغول ہوے
اور فرشتون نے انپر حملہ کیا اور مومنین بہی جرأت کرکے حملہ آور ہوے اور لوگ فخر یہ بیان کرتے تہے کوئی تو کہتا تہا کہ مینے فلانے کو مار ڈالا اور
کوئی کہتا تہا کہ مینے فلانے کو اسیر کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ فلم تقتلوہم پس نہین قتل کیا ہے
تمنے انکو اپنی قوت سے ولکن اللہ قتلہم اور لیکن خدا نے قتل کیا ہے انکو کہ تمکو فرشتونکی مدد دے کے دل تمہارے استوار
سے دلیر ہوگئے اور تمہارے دشمنونکے دل مین تمہارا رعب ڈالدیا اور اپنے حبیب کیطرف خطاب کرتا ہے کہ وما رمیت اور نہین
پہینکا ہے تو نے اے محمد صلعم خاک اور سنگریزون کو اذ رمیت جسوقت کہ پہینکا تو نے اسواسطے کہ تیرا پہینکنا سب کی آنکہون تک نہین پہنچا

پہنچ سکتا تہا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اور لیکن خدا نے پہینکا ہے کہ سب کی آنکہوں میں پہنچا دیا یہانتک کہ شکست ہوئی انکو غرض یہ ہے کہ خدا نے
کفار کی آنکہوں میں خاک ڈالکر انکو مغلوب کیا اور فرشتوں سے مدد کروا کر دلوں میں انکے رعب ڈالدیا تاکہ حق کو ظاہر کرے وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اور تاکہ نعمت عطا کرے خدا مومنین کو مِنْهُ اپنی طرف سے بَلَآءً حَسَنًا نعمت نیک کہ وہ نصرت اور غنیمت ہے اور دیکہنا
اُن معجزوں کا کہ جو دلالت کرتے ہیں پیغمبر کے دعوی نبوت پر اور اسکی راستگوئی پر اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ تحقیق کہ خدا سننے والا ہے استغاثہ
اور دعا تمہاری کا عَلِیْمٌ جاننے والا ہے نیتوں اور احوال تمہاری کا ذٰلِکُمْ یہ ہے یعنی لڑائی اور غلبہ اہل حق کا وَاَنَّ اللّٰہَ اور
تحقیق کہ خدا یعنی مقصود اس سے یہ ہے کہ تحقیق خدا مُوْهِنُ سست اور باطل کرنیوالا ہے کَیْدِ الْکٰفِرِیْنَ مکر کفر کرنیوالوں کا اور موہن
کو اہل حجاز نے اور ابو عمرو اور یعقوب نے تشدید سے پڑہا ہے بدون تنوین کے اور کید کو موہن کا مضاف الیہ قرار دیکے مجرور پڑہا ہے اور کہتے
ہیں کہ وقت لڑائی کے شیطان سراقہ بن مالک کی صورت میں بنکر آیا اور قریش سے کہا کہ میں تمہارا ہمسایہ ہوں اپنا نشان مجہکو دو تم
اُسنے نشان لیکر مع دیگر شیاطین ہمراہیان اپنے کی قریش کے لشکر کے آگے کہڑا ہوا اور مسلمانوں کو ڈراتا تہا رسولخدا صلعم نے اُس کی
طرف نظر کی تو فرمایا لوگوں سے اپنے کہ تم آنکہیں اپنی بند کرلو اور جبتک میں اذن نہ دوں تو تلواریں اپنی تم میان سے مت نکالو اور
حضرت دعا میں مشغول ہوئے تو لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہمنے دیکہا کہ ایک ابر سیاہ آیا ہے اور اُسمیں بجلی چمکتی ہے وہ ابر حضرت کے لشکر پر
آیا اور ایک کہنے والا کہتا تہا کہ اے حیزوم مقدم آ تو پہنچ آتا اور آواز ہتہیاروں کی درمیان آسمان اور زمین کے سنتے تہے اور ابلیس نے جبرئیل کو
دیکہا تو نشان کو ڈالکر بہاگا منبہ بن حجاج نے اسکا کپڑا پکڑا اور کہا کہ اے سراقہ کہاں جاتا ہے ابلیس نے اُسکی چہاتی پر ہاتہ مارا اور کہا
کہ میں تجہسے بیزار ہوں اور جو کچہ کہ میں دیکہتا ہوں تم نہیں دیکہتے ہو اور میں خدا سے ڈرتا ہوں اور جبرئیل نے ابلیس پر حملہ کیا اُسنے
بہاگ کر دریا میں غوطہ لگایا اور دعا کی کہ خداوندا تو نے مجہسے قیامت تک میری باقی رہنے کا وعدہ کیا اور کہتے ہیں کہ عمرو بن الجموح
نے ابوجہل کے ضرب لگائی کہ وہ خون میں غلطان ہوگیا اور اسنے عمرو بن الجموح کا ہاتہ قطع کیا عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتے تہے
کہ میںنے ابوجہل کو دیکہا کہ خون میں لوٹتا ہے جب دیکہا مجہے اُس کافر کو کہا کہ الحمد للہ کہ خدا نے تجہکو رسوا کیا اور اُسکے سینہ پر میں پاؤں رکہکر
بیٹہا تہا کہ سر اُسکا جدا کروں کہنے لگا کہ تو بڑی بلندی پر سوار ہوا ہے اور سر میرا تو بلند کاٹنا کہ بزرگی میری پوشیدہ نہ رہے میں نے برخلاف
اُسکے کہنے کے سر اُسکا گردن سے جدا کیا اور سر کو اُسکے کاٹ کر جناب رسولخدا صلعم کے پاس لیگیا حضرت اُسکے سر کو دیکہکر بہت خوش ہوئے
اور شکر کیا اور ابوالیسر انصاری حضرت عباس کو اور حضرت عقیل کو اسیر کرکے رسولخدا کے پاس لایا حضرت نے فرمایا کہ انکی گرفتاری میں
کسنے تیری مدد کی تہی عرض کی کہ ہاں ایک مرد سفید پوش نے حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تہا اور اس لڑائی میں ستر آدمی قریش کے قتل ہوئے
اور ستر آدمی اسیر ہوئے اور ان ستر قیدیوں میں سے عباس رسولخدا کے چچا اور عقیل حضرت علی کے بہائی بہی اسیر ہوکر آئے تہے سب کو ایک جگہ
بٹہلا دیا تہا اور جب رات ہوئی تو سب اصحاب نے آرام کیا لیکن جناب رسولخدا کو رات کو وقت نیند نہیں آتی تہی اور بہت بیقرار
تہے کبہی اُٹہ بیٹہتے تہے اور پہر لیٹ جاتے تہے لوگوں نے سبب اسکا پوچہا تو فرمایا کہ میرا چچا عباس ان قیدیوں میں ہے اور اسکی مشکیں
بہت کسکے باندہی ہیں وہ نالہ کرتا ہے کوئی اُسکی مشکیں ڈہیلی کردے راوی لکہتا ہے ایک قیدیوں کے پاس جاکر عباس کی مشکیں
ڈہیلی کردیں اُسوقت عباس خاموش ہوئے اور رسولخدا کو نیند آگئی اب خیال کرنا چاہئے کہ کیا حال ہوا ہوگا رسولخدا کا کہ جب انکی
وفات کے بعد فاطمہ زہرا کو دشمنوں کے ہاتہوں سے رنج پہنچے ہونگے اور انکے اہلبیت کو اسیر کرکے اور انکی مشکیں باندہکر شام تک لیگئے
اور حضرت عباس اور عقیل کے مسلمان ہونیکا انشاء اللہ تعالی اسی سورت میں ذکر آئیگا اور قریش کے مقتولوں میں سے ستائیس آدمی
فقط حضرت علی تنہا نے قتل کئے تہے اور نو آدمی مسلمانوں میں سے شہید ہوئے تہے اور ان ستر قیدیوں میں مشرکین کے ابو العاص شوہر

زینب بنت خدیجۃ الکبریٰ بہی تہا زینب نے اسکی رہائی کیواسطے زیور اپنا جو کہ خدیجۃ الکبریٰ نے جہیز مین اسکو دیا تہا رسولخدا کے پاس بہیجا حضرت نے وہ زیور
دیکہا تو متالم اور آبدیدہ ہوئے اور مومنین سے اسکو بحل کرا کے زینب کے پاس واپس بہیجوا دیا اس سے غور کرنا چاہیے کہ اگر ابوبکر کے نزدیک فدک فاطمہ
زہرا کا حق نہ تہا بلکہ اُسکے نزدیک وہ جمیع مومنین کا حق تہا تو جسوقت فاطمہ ابوبکر کے پاس فدک کو طلب کرنے آئین تہین اُسوقت بر عایت رسولخدا
اگر فدک کو جمیع مومنین سے بحل کروا کے فاطمہ کو دیدیتے تو ممکن تہا جیسے کہ رسولخدا نے زینب کا زیور مومنین سے بحل کروا کے زینب کو دیدیا تہا لیکن
ابوبکر کو تو منظور تہا کہ فاطمہ کو فدک نہ پہنچے اور اُسکے سبب سے اُنکو قوت حاصل ہو اور کہتے ہین کہ غزوات رسولخدا صلعم کے کہ جن جن جہادوں مین کہ حضرت
خود رونق افروز ہوے تہے چبیس ہین غزوہ ابوا اور بواط اور عشیرہ اور بدر اولیٰ اور بدر کبریٰ اور بنی سلیم اور غزوہ سویق اور ذی امر اور
احد اور نجران اور بنی اسد اور بنی النضیر ذات الرقاع اور بدر آخر اور دومۃ الجندل اور خندق اور بنی قریظہ اور بنی لحیان اور بنی قرد
اور بنی المصطلق اور حدیبیہ اور خیبر اور مکہ اور حنین اور طائف اور تبوک اور کہتے ہین کہ کفار قریش نے وقت باہر نکلنے کے مکہ سے کعبہ کے پردہ
کو پکڑ کے کہا تہا کہ خداوندا نصرت کر تو ان دو لشکروں مین سے اُس لشکر کی کہ جسنے راہ نیک پائی ہے اور ان دو جماعتون مین سے اسکی حمایت اور مدد کر
کہ جو بہتر کی باد ہے اور دو دینوں مین سے جو دین کہ زیادہ گرامی ہے اسکی اعانت کر اور بروز جنگ بدر ابوجہل نے کہا تہا کہ خداوندا جو ہم مین سے
بدتر ہے اور قطع رحم کرنیوالا ہے اور خویشی کا جہلا کرنیوالا ہے اور ایسی چیز لایا ہے کہ ہم اسکو نہین جانتے اسکو تو ہلاک کر اور دوسری روایت مین ہے کہ
کہا خداوندا جو کوئی تیری نزدیک دوست زیادہ ہے اُسکی مدد کر خدا تعالیٰ نے اسمقدمہ مین یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا اگر
فتح طلب کرتے ہو اے قریش کو تو فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ پس تحقیق آئی تمکو فتح کہ جو دین کہ خدا کے نزدیک زیادہ دوست تہا اسکو فتح ہوگئی وَ
اِنْ تَنْتَهُوْا اور اگر باز آؤ تم کفر سے اور عداوت رسول سے کفار یا قیامدہ جنگ کرنے سے تو فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اس
جہان کو قتل و اسیر ہونے سے اور اُس جہان کے عذاب سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا اور اگر عود کرو تم طرف جنگ مسلمانوں کے اور اُنسے پہر لڑو تم نَعُدْ عود کرینگے
ہم طرف نصرت اور فتح مسلمانوں کی وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا اور ہرگز نہ دفع کریگی تمسے جماعت تمہاری کسی چیز کو قتل اور قید سے دنیا مین
اور عذاب سے آخرت مین وَلَوْ كَثُرَتْ اور اگرچہ بہت ہوئے وہ جماعت وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تحقیق کہ خدا ہمراہ
مومنین کے ہے نصرت اور فتح کرنے مین اور فرماتا ہے خدا کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو فرمانبرداری
کرو تم خدا کی اور پیغمبر اُسکی کی وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ اور نہ منہ پہیرو تم اُس سے جہاد کرنے مین اور اُسکے احکام کی بجا لانے مین جسوقت کہ وہ تمکو جہاد
کا یا کسی اور امر کا حکم دیوے وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اور حال یہ ہے کہ تم سنتے ہو قرآن کو اور نصیحتوں کو جو کچہ کہ اسمین ہین وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا اور نہو تم مانند ان لوگوں کی کہ کہا اُنہوں نے کہ سنا ہمنے وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور حال یہ ہو کہ وہ
نہین سنتے ہین یعنی ایسے کانوں سے کہ جس سے فائدہ حاصل ہو پس حال اُنکا یہ ہو کہ گویا کہ وہ نہین سنتے ہین جیسے کہ مشرکین اور منافقین اور یہود و نصاریٰ یا
نسل بنی عبدالدار کی لوگوں کی کہ سوائے مصعب بن عمیر کے اُنمین سے کوئی ایمان نہ لایا تہا چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اُنکی مذمت
مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ تحقیق کہ بدتر زمین پر چلنے والوں کی نزدیک خدا کی یعنی زیادہ بد چلنے والا
ہین سے خدا کی حکم مین الصُّمُّ بہرے ہین کہ جو حق کو نہین سنتے ہین الْبُكْمُ گونگے ہین کہ جو حق نہین کہتے ہین الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ
وہ لوگ کہ نہین سمجہتے ہین اور نہین پاتے ہین حق کو کہ فکر اور تامل کرکے ہدایت کو حاصل کرین اور بدتر حیوانات کی اسواسطے ہین کہ وہ لوگ عقل کے
سبب سے جو سب حیوانات پر شرف اور فضیلت رکہتے ہین اُس سے اُنہوں نے روگردانی کی ہے اور خواہش نفس کی وہ پیروی کرتے ہین
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا اور اگر جانتا خدا بیچ اُنکے نیکی کو کہ وہ فائدہ حاصل کرتے ہے قرآن کی آیتون سے اور قبول کرنا ہدایت کا ہے عمر اُنہین
پاتا تو لَّاَسْمَعَهُمْ البتہ سناتا اُنکو کہ توفیق اور لطف اُنکو عطا کرتا کہ وہ اپنے اختیار اور ارادہ سے اُسکو سنتے اور اُس سے فائدہ حاصل کرتے

جیسے کہ مومنین طالب حق ہین اور فائدہ پاتے ہین لیکن جو نہین تو کفر اور عناد کو اختیار کیا ہی اور نہایت انکار اور سرکشی سے نہ سننے کا قصد کرتے ہین
اور نہ دیکھنے کا اسواسطے خدا تعالی نے انکے حال پر انکو چھوڑ دیا ہی اور توفیق اور لطف کو اُنسے باز رکہا ہے کہ وہ ہمیشہ اُسی کفر کیحالت پر رہتے ہین
وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ اور اگر سناتا انکو لطف کے وسیلہ سے کہ اُسکو خوب سمجہتے وہ تو لَتَوَلَّوْا البتہ پھر جاتے وہ اُس سے اور فائدہ نہ اُٹھاتے
وَهُمْ مُعْرِضُونَ اور جسوقت کہ وہ روگردانی کرنیوالے ہون حق کے قبول کرنیسے پس لطف اُنکو کیونکر فائدہ پہنچاتا اور وہ اس سببسے
منقطع نہین ہوتے ہین کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہین اور خدا تعالی کسی سے اپنا لطف باز نہین رکہتا ہی مگر اُس شخص سے کہ اپنے علم سے جانتا ہی کہ ہرگز
منقطع ہوگا اور اب خدا تعالی اپنے بندون کو حکم کرتا ہے پیغمبر کی فرمانبرداری کا چنانچہ فرماتا ہی کہ یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان
لائے ہو اسْتَجِیبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ قبول کرو تم واسطے خدا کے اور واسطے پیغمبر کے تمام حکمون کو اِذَا دَعَاكُمْ جسوقت کہ بلاوے وہ پیغمبر
تمکو لِمَا یُحْیِیكُمْ واسطے اُس چیز کے کہ زندہ کرے وہ تمکو کہ وہ ایمان اور علم دین ہی کہ جس سے زندگانی دنیا اور آخرت کی وہ قوی ہی یا جہاد مراد ہی کہ بسبب
تمہارے باقی رہنے کا ہی اسواسطے کہ اگر تم اُسکو ترک کر دو تو دشمن غلبہ کرکے تمکو ہلاک کرین اور یا شہادت مراد ہے کہ باعث زندگانی جاوید کا ہے
نزدیک خدا کے اور یا قرآن مراد ہی کہ زندہ کرنیوالا ہی مومنین کے دلون کا اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہی کہ مراد اُس سے خلافت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ہی اور یہی حق ہی اسواسطے کہ زندگی انسان کی دنیا اور آخرت مین علم دین سے ہے کہ اگر کوئی
موافق شرع کے عمل کریگا اور بموجب احکام خدا کے چلیگا تو نجات ابدی کہ وہ زندگانی آخرت کی ہی حاصل کریگا اور ہمیشہ بہشت مین چین اور آرام سے رہیگا
لیکن پہلے علم دین کو حاصل کرے تو بعد اُسکے موافق شرع کے عمل کرے اور بعد رسول خدا صلعم کے تمام کمال دین کے علم کا کسی کو سوائے علی بن ابیطالب کے
کہ وہ لوگون کو ارشاد اور ہدایت کرتے تھے اور اصحاب کبار جسوقت مسائل دین مین غلطی کرتے تھے تو امیر المومنین اُنکو تنبیہ کرتے تھے اور زندگی و توجہات
کی عطا فرماتے تھے اور فرماتا ہی خدا کہ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ یَحُولُ اور جانو تم کہ تحقیق خدا حائل ہوتا ہے بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ درمیان
مرد کے اور دل اُسکے کی یہ تمثیل ہے نہایت قریب ہونے خدا کی بندہ سے کہ وہ اُسکے دل کے سب اسرار پر مطلع ہی باوجودیکہ صاحب اُس دل کا اُس سے
غافل ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ایک مثال ہو اس امر کی کہ خدا تعالی بندہ کے دل کو ایک حال سے طرف دوسری حال کی پلٹتا ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ مراد اس سے یہ ہے کہ خدا مالک ہی بندہ کے دل کا بندہ کے ارادہ کو فسخ کرتا ہین اور کلام ہدایت فرجام جناب امیر علیہ السلام کا عرفت ربی بفسخ العزائم
اسی کیطرف اشارہ ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وقت لڑائی کے یہ آیت نازل ہوئی تھی اور مومنین اپنی قلت اور کفار کی کثرت کے سبب سے خوف کرتے تھے
اور دلون مین انکے خوف آتا تھا حقتعالی نے فرمایا کہ مین حائل ہو جاتا ہون انکے اور انکے دلون کے درمیان کہ خوف کو انکے دلون مین نہ آنے دون اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ حائل ہوتا ہے خدا درمیان مومن کے اور معصیت کے کہ اُسکو دوزخ کیطرف کھینچے اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہی کہ فرمایا حائل ہوتا ہے خدا درمیان بندہ کے اور درمیان اس امر کے کہ بندہ باطل کو حق جانے اور حق کو باطل جانے اور معانی اسکے
اُن حضرت سے اسطرح منقول ہین کہ دل مومن کا حق کو باطل نہین یقین کرتا ہے اور باطل کو حق نہین یقین کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ وَاَنَّهُ اور جانو تم کہ
تحقیق حق یہی ہے کہ اِلَیْهِ تُحْشَرُونَ طرف حکم اُس خدا کے محشور ہو گے تم واسطے جزائے اعمال کے اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ اُس امر
سے بچنا چاہیے اور خوف کرنا چاہیے کہ جسکا عذاب عام ہو کہ جسنے بدی کی ہی اُسکو بھی اُسکا عذاب پہنچے اور اُسکے غیر کو بھی پہنچے چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَاتَّقُوا فِتْنَةً اور ڈرو تم اُس فتنہ اور گناہ سے کہ لَا تُصِیبَنَّ الَّذِینَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ نہ پہنچے اُن لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اُنہون نے
تم مین سے خَاصَّةً بخاص ظلم کرنیوالیکو بلکہ عام ہووے کہ عذاب اُسکا ظالم کو اور اُسکے غیر کو سب کو پہنچے اور خاصۃ مفعول مطلق ہی فعل محذوف
کا اور لا تصیبن کو حضرت علی اور امام محمد باقر اور زید بن ثابت اور ربیع بن انس اور ابو العالیہ نے لتصیبن پڑھا ہے یعنی اور ڈرو تم اُس فتنہ سے کہ البتہ
پہنچے وہ اُن لوگونکو کہ ظلم کیا ہی اُنہون نے تم مین سے خاص کر یعنی جسنے ظلم کیا ہی اُسی کو پہنچے نہ اُسکے غیر کو اور بعضے کہتے ہین کہ لا تصیبن

ازالہ ہی اس سے تین بھی معانی ہونگے کہ عذاب اسکا جس ظلم کرنیوالے ہی کو پہنچے نہ اسکے غیر کو اور فتنہ سے مراد گناہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بلیہ مراد ہے
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جانو تم اسبات کو کہ تحقیق خدا شَدِيْدُ الْعِقَابِ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اس شخص کو کہ جسکے ظلم کا ضرر
اسی کو یا اسکو اور اسکے غیر کو دونو کو پہنچے اور یہ ضرر عام اسوقت ہے کہ جسوقت آدمی نیکی کا حکم کرتے نہین اور بدی سے منع کرتے نہین سستی کرے اور بدعت
ظاہر ہو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حقتعالی اس آیت مین فرماتا ہے کہ بدی کسی کی دیکھکر خاموش مت ہو اور اس سے چشم پوشی مت کرو اور اس
راضی مت ہو کہ جسوقت عذاب نازل ہو تو ظالم اور غیر ظالم اور خاص اور عام اسمین سب داخل ہون لیکن ظالم تو اپنے ظلم سے اور غیر ظالم نیکی
حکم کرنیکو اور بدی سے منع کرنیکو ترک کرنیسے اور سدی مفسر اہل سنت سے روایت ہے کہ یہ آیت بروز جنگ بدر نازل ہوئی ہے اور بروز جنگ جمل
نتیجہ اسکا ہے کہ امیر المومنین علی کے ساتھ لڑائی کی اور فتنہ عظیم اس سے ظاہر ہوا اور طلحہ اور زبیر نے کہا کہ ہم اس آیت کو پڑھتے تھے اور سمجھتے تھے
کہ اس آیت کے لوگ ہم ہین اسوقت ہمنے جانا کہ مراد اس آیت سے ہم ہین پس مخالفت کی ہمنے اور پہنچا ہمکو جو کچھ کہ پہنچا یعنی ہمنے امیر المومنین علی
کی مخالفت کی اور اس سے ہم لڑے اور فتنہ مین پڑے اور ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا تھا کہ جو کوئی علی پر ظلم کرے
اس جگہ کہ مین بیٹھا ہون اور استمقام کو اس سے غصب کرے بعد میری وفات کے ایسا ہو کہ انکار میری نبوت کا اور جمیع انبیاء کی نبوت کا کیا
ہو اور ابو ایوب انصاری نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ اے عمار جلد ہی ہے کہ بعد میرے فتنے عظیم ظاہر ہون یہانتک کہ شمشیر درمیان
انکے کہینچے جاتے اور بعض کو بعض قتل کرے اور بعض بعض سے بیزاری کرے اے عمار تو جسوقت یہ حال دیکھے تو علی کے ساتھ چلنا اور اگر تمام آدمی ایک
راہ چلین اور علی سب سے علیحدہ دوسری راہ چلے تو سب کو چھوڑ دے اور علی کے ہمراہ رہ اے عمار علی تجہکو راہ راست سے نہ پھیریگا اور ہلاکت کیطرف تجہکو
رہنمائی نکریگا اے عمار فرمانبرداری علی کی فرمانبرداری میری ہے اور فرمانبرداری میری فرمانبرداری خدا کی ہے ان روایتون کو علماے
اہل سنت نے بیان کیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ لوگون کو بعد رسولخدا صلعم کے فتنہ پہنچا یہانتک کہ علی کو ترک کیا
اور اسکی بیعت نکی اور فتنہ یہ تھا کہ جسمین وہ پڑے اور حال یہ ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا تھا اور حکم دیا تھا علی کی ولا اور وصیاء آل محمد کی پیروی کا
اور اخیر استعمال مہاجرین کو اپنے احسان جتلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو تم اے مہاجرین اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ جسوقت
تم تھے تھوڑے چند آدمی مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ ناتوان اور بیچارے بیچ زمین مکہ کے ہجرت سے پہلے مکہ مین کہ تَخَافُوْنَ
اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ خوف کرتے تھے تم اس سے کہ اوچکا لیجاوین تمکو آدمی کفار قریش کے اور تمکو آزار پہنچاوین فَاٰوٰىكُمْ پہر
جگہہ دی تمکو خدا تعالی نے مدینہ مین وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ اور قوت دی تم کو ساتھ مدد اپنی کے کہ انصار اور ملائکہ سے تمہاری مدد اور حمایت کروائی
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی پاکیزہ غنیمتوں میں سے لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو خدا کی نعمتوں کا اور بعضے کہتے
ہین کہ یہ خطاب کل عرب کیطرف ہے کہ خوار اور ذلیل تھے وہ سلاطین ایران اور روم کے ہاتھون سے اور برکت ذات پاک جناب سرور کائنات حضرت
اور قوی ہوگئے اور ملوک عجم اور روم پر انکو غالب کیا اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی صحابہ مین سے رسولخدا صلعم کی باتونکو سنتے تھے اور لوگون مین
انکو ظاہر کرتے تھے اور منافقین ان باتونپر مطلع ہو کر مشرکین کو خبر کرتے تھے حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ نہ خیانت کرو تم خدا کی اور پیغمبر کی انکے اسرار کے ظاہر کرنے مین اور جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے کہ سبب اس آیت کے نازل ہونیکا یہ ہے کہ جبرئیل رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ ابو سفیان فلانی جگہہ اترا ہے ایک جماعت کثیر کو
ہمراہ لیکر مع سامان لڑائی کی اور تم اسباب لڑائی کا تیار رکھو اور اس خبر کو ظاہر نکرنا تاکہ ناگہاں انپر دوڑ کرو حضرت کے ہمراہیون مین سے اس
شخص نے اس خبر کو سنکر ابو سفیان کو خط لکھا اور مسلمانونکے ارادہ سے اسکو مطلع کیا یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر
صادق علیہما السلام اور زہری وغیرہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ابو لبابہ بن عبد المنذر انصاری کے حق مین نازل ہوئی ہے اور کیفیت اسکی

ہے کہ جناب رسول خدا صلعم پندرہ روز بنی قریظہ کو اکیس شب اُنکے قلعہ میں محاصرہ کیا اُن لوگوں نے حضرت کو صلح کا پیغام بھیجا کہ جسطرح بنی النضیر
سے صلح کی ہے ہم سے بھی اسی طرح صلح کرلو کہ ہم یہاں سے نکلکر طرف زمین شام کے چلے جائیں اور اپنے بھائیوں سے جا ملیں حضرت نے فرمایا کہ میں صلح
کرونگا مگر یہ کہ سعد معاذ کے حکم سے قلعہ سے اوتر آئیں اسوقت جو ہماری رائے ہوگی ویسا ہی کرینگے یہودیوں نے یہ بات سُنکر حضرت کو کہلا بھیجا کہ ابو لبابہ
کو ہمارے پاس بھیجدو اور وہ آنحضرت کا اصحاب تھا اور دوستی رکھتا تھا کہ اسکی عیال و مال انکے پاس تھے رسول خدا صلعم نے انکے پاس اسکو بھیجدیا انہوں نے
اُس سے مشورہ کیا اور پوچھا کہ کیا کہتا ہے تو ہم کو اس امر میں سعد معاذ کے حکم سے ہم یہاں سے نکلجائیں اور اسکے حکم پر ہم راضی ہو جائیں یا نہیں ابو لبابہ
اپنے حلق پر ہاتھ سے اشارہ طرف حلق کے کیا یعنی تم سب کو قتل کرینگے جبرئیل نے رسول خدا کو اس امر کی خبر کی اور یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا خدا نے کہ اے
وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خیانت نکرو تم خدا اور پیغمبر کی کہ امر کے ظاہر کرنے سے اور فریضہ خدا کی و سنت رسول کو ترک کرنے سے وَتَخُونُوٓا اَمٰنٰتِكُمْ
اور خیانت کرو تم امانتوں اپنی میں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور تم جانتے ہو کہ وبال و عذاب خیانت کا بہت ہے ابو لبابہ
کہتا ہے کہ ابتک جبتک یہ آیت نہ سنی تھی اور قدم اپنا قدم پر سے نہ اٹھایا تھا کہ جانا کہ خدا اور رسول کی میں نے خیانت کی ہے اور بہت پشیمان ہوا
میں اور رسول خدا صلعم کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ اس مقدمہ میں آیت نازل ہوئی ہے راوی کہتا ہے کہ ابو لبابہ نے کمال ندامت سے مسجد رسول میں
جا کر اپنے تئیں ستون مسجد سے باندھا اور قسم کھائی کہ نہ کھانا کھاؤنگا اور نہ پانی پیونگا یہانتک کہ مرجاؤں یا خدا تعالی میری توبہ کو قبول کرے اور سات
روز تک نہ کھانا کھایا اور نہ پانی پیا یہانتک کہ بیطاقت ہوکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا خدا تعالی نے توبہ اسکی قبول کی لوگوں نے اس سے جا کر کہا
کہ خدا نے توبہ تیری قبول کی ہے قسم کھائی کہ میں اپنے تئیں ستون سے نہ کھولونگا یہانتک کہ رسول خدا اپنے دست مبارک سے کھولیں جناب رسول خدا
صلعم تشریف لائے اور اسکو ستون سے کھولا اور ابو لبابہ نے کہا کہ پوری توبہ میری اسوقت ہے کہ جو زمین اور مکان کہ میں رکھتا ہوں سب کو راہ
خدا میں دیدوں حضرت نے فرمایا کہ تہائی جائداد اپنی راہ خدا میں دیدے کہ کفارہ تیرے گناہ کا ہوگا اور وہ ستون رسول خدا کی مسجد میں اب بھی ہے
اور اسطوانہ ابو لبابہ اسپر لکھا ہے زوار مدینہ کے وہاں جا کر توبہ کرتے ہیں اپنے گناہوں سے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خیانت خدا کی اور رسول
کی نافرمانی انکی ہے اور لیکن امانت پس ہر انسان امانتدار اس چیز کا ہے کہ جو خدا نے اسپر فرض کی اور یہ آیت اگرچہ خاص ہے واسطے ابو لبابہ کے
لیکن حکم اسکا عام ہے سب کے واسطے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاعْلَمُوْٓا اور جانو تم اے مومنو اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سوا اسکے نہیں
کہ مال تمہارا اور اولاد تمہاری آزمایش اور بلیہ ہیں تمہارے واسطے کہ تمکو ذکر خدا سے غافل رکھتے ہیں اور خدا تعالی تمکو انسے آزماتا ہے اور دوستی انکی چاہئے
کہ باعث خیانت کا ہو مثل ابو لبابہ کے ع بہر زن و بہر پسر و بہر عیال فرزند و زن ہمہ عاقل اند کہ طفلان ناخردمندند وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ ع ۳ ۹ ۱۷
عَظِيْمٌ اور تحقیق خدا کے نزدیک ثواب بڑا ہے اگر اسکی یاد میں مشغول ہوگے پس چاہئے کہ اسکی طلب میں سعی کرو اور مال کو جمع کرنیکو اور فرزند کی دوستی
کو چھوڑو اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ نچاہئے کہ کوئی تم میں سے کہے کہ خداوندا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے فتنہ سے اسواسطے کہ کوئی ایسا نہیں
ہے کہ فتنہ اور بلا میں نہو لیکن پناہ پکڑو تم ساتھ خدا کی گمراہ کرنیوالے فتنوں سے اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ انما اموالکم و اولادکم فتنہ اور فرماتا ہے خدا کہ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ اگر ڈرو تم خدا سے اور تقوی اور پرہیزگاری اپنا شیوہ کرو يَجْعَلْ لَّكُمْ کریگا
خدا واسطے تمہارے یعنی دیویگا تمکو فُرْقَانًا ایک ہدایت یا علم کہ فرق کرو تم سبب اسکے درمیان حق اور باطل کے اور یا نصرت دیویگا کہ سبب
جدا ہو جاوے وہ شخص کہ جو حق پر ہے اس شخص سے کہ جو باطل پر ہے اسلام کی عزت دیگا اور کفار کو ذلیل کریگا یہ نصرت ہے وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
اور دور کریگا تم سے برائیاں تمہاری اور پوشیدہ کریگا انکو وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشش کریگا واسطے تمہارے کہ گناہ تمکو تمہارے بخشیگا مراد سیئات
سے گناہان صغیرہ ہیں اور ذنوب سے مراد کبیرہ ہیں اور یہ احتمال بڑی شاہد ہیں اور خدا تعالی انکو فرماتا ہے کہ اگر خدا سے ڈرو اور پرہیزگار ہوگے تو خدا
تمہارے گناہ بخشیگا اور یہ مراد نہیں ہے کہ آیندہ کو جو گناہ چاہیں کریں کہ انکو عذاب نہوگا ان گناہوں پر کہ انکے سب گناہ بخشے گئے ہیں

العالین کہتے ہین اور اگر سوئے خدا نے فرمایا ہی کہ گناہ اُنکے بخشے گئے ہین تو مراد اُس سے یہ ہوگی کہ جو گناہ کہ پہلے کیے تھے وہ سب بخشے گئے اور یہ مراد ہرگز نہین ہوسکتی
کہ آئندہ کو جو گناہ چاہین کرین اپنی مان اور خواہر اور دختر سے زنا کرین اور شراب اور خوک کو تناول فرماوین سب معاف ہین اور پہلے ہی سے بخشا ہوا
ہے اور توبہ کی احتیاج نہین ہی بلکہ ضرور توبہ کرنی چاہیے گناہ ہونے سے کہ خدا تعالیٰ گناہ ہونے در گزرے **وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ** اور خدا صاحب
فضل بڑا ہی کہ اُسکی رحمت اور فضل اور کرم اسکا بہت وسیع اور فراخ ہی کہ جسوقت انسان توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسکے گناہ کو بخشدیتا ہی
اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ اکثر امت میری تقوی اور حسن خلق سے بہشت مین داخل ہوگی اور فرمایا ہی حضرت صلعم نے کہ زیادہ متقی وہ ہی کہ حق کہے
خواہ اُسمین اپنی ذات کا فائدہ ہو خواہ ضرر ہو اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ متقیون کے واسطے علامتین ہین کہ اُس سے متقی پہچانے جاتے ہین
سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا اور عہد کا وفا کرنا اور ناز و تجمل کم کرنا اور رشتہ دارون سے ملاقات رکھنے تو ناتوانون بیچارون پر رحم کرنا اور عورتون کی
متابعت کم کرنی اور خرچ کرنا نیکی کا اور حسن خلق کا اور بردباری بہت فراخی کیساتھ اور پیروی کرنی علم کی اُس امر مین کہ جو خدا کی نزدیک اُسکو
اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب سے خطاب کرتا ہے کہ یاد کر تو کہ کفار قریش تجھکو مکہ سے نکالتے تھے اور تو وہان سے ہجرت کرکے مدینہ کو گیا تھا اور خدا تعالیٰ
نے تجھکو اور مسلمانون کو پھر مکہ والون پر غالب کیا چنانچہ فرماتا ہی کہ **وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا** اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ مکر کرتے
تھے ساتھ تیرے وہ لوگ کہ کافر ہوے **لِيُثْبِتُوكَ** تاکہ قید کرین وہ تجھکو یا بند تیرے ہاتھ اور پانو پر رکھین **أَوْ يَقْتُلُوكَ** یا قتل کرین وہ تجھکو
تلوارون سے **أَوْ يُخْرِجُوكَ** یا نکالدین وہ تجھکو مکہ سے **وَيَمْكُرُونَ** اور مکر کرتے تھے وہ کہ پوشیدہ تدبیرین تیری آزار پہنچانیکی کرتے تھے
وَيَمْكُرُ اللّٰهُ اور جزا مکر کی دیتا ہی خدا اور ایسا ہی ہوا کہ اُن کفار کو مکہ سے نکال کر بدر مین پہنچایا اور مسلمانون کے واسطے جو وہ قتل اور قید کی تدبیرین
کرتے تھے وہ اُنکے واسطے بدر مین واقع ہوا کہ قتل اور قید ہوے **وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ** اور خدا بہتر جزا دینے والا مکر کرنیوالون کا ہی اور آخر الامر
کفار قریش نے حضرت کو مکہ سے نکالا کہ وہ اسنے مدینہ کو ہجرت کر گئے اور کیفیت اُسکی یہ ہے کہ کہتے ہین کہ جسوقت انصار مکہ مین آئے اور حضرت کی خدمت مین
حاضر ہوکر مسلمان ہوگئے اور حضرت سے وعدہ نصرت کا کرکے چلے گئے تو قریش کو خوف پیدا ہوا اور مشائخ نے اُنکی دار الندوہ مین جاکر کہ وہ مکان
قصی بن کلاب کا تھا جناب رسولخدا صلعم کے مقدمہ مین مشورہ کیا ابلیس بصورت مرد پیر اُس مجمع مین حاضر ہوا لوگون نے کہا کہ تو کون ہے کہا کہ
مین ایک مرد ہون اہل نجد سے اور گرمی اور سردی نے میرے منہ کی جلد چکی ہی اور نیا اور بد کو پہنے آیا ہون سنا ہے کہ تم محمد کے مقدمہ مین مشورہ کرنا
چاہتے ہو مین بھی چاہا کہ حاضر ہون اور اگر تمہاری رائے نیک ہو تو مین بھی تمہاری پیروی کرون اور اگر تم خطا کرو تو تمکو آگاہ کرون اور رائے
صحیح اور درست سے تمکو مطلع کرون پہلے ابو البختری نے کلام کو شروع کیا اور کہا کہ محمد کو ایک گھر مین قید کرنا چاہیے اور دروازہ اُس گھر کا بند کردو
اور سوراخ مین سے بقدر سد رمق اُسکو آب و طعام دیتے رہو تاکہ وہ تنگ ہوکر مرجاے ابلیس نے کہا کہ یہ رائے بہت بُری ہے اسواسطے کہ اکثر اہل مدینہ
مسلمان ہوگئے ہین اور بنی ہاشم بھی اس شہر مین بہت ہین سب متفق ہو کر تم سے جنگ کرینگے اور اُسکو قید سے چھڑا لینگے کہنے لگے کہ اے شیخ تو سچ
کہا بعد اسکے ہشام بن عمرو نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ اُس شخص کو اونٹ پر بٹھا کر اس شہر سے باہر نکالدو جہان چاہے چلا جاے ابلیس نے کہا کہ یہ رائے بھی
باطل ہے اسواسطے کہ محمد نہایت خلیق ہے اور بہت فصیح اور شیرین زبان ہے جس جگہ جاویگا لوگون کو فریب دیگا اور شیرین زبانی سے اُنکو اپنی طرف کرلیگا
اور سب اُسکے یار اور مددگار ہوجاوینگے اور آپس مین متفق ہو کر تم سے جنگ کرینگے اور تم سب کو مار ڈالینگے سب نے سنکر کہا کہ شیخ نجدی سچ کہتا ہے ابو جہل
ملعون نے کہا کہ رائے میری یہ ہے کہ ہر قبیلہ سے یعنی قریش سے اور اُنکے ہم عہدون اور ہمسایون سے مقرر ایک ایک شخص کو کرین کہ وہ سب متفق
ہوکر اُسکو قتل کرین اور خون اُسکا سب قبیلون اور گروہ پر تقسیم ہوجاوے اور بنی ہاشم عرب کے کل قبیلون کا مقابلہ نکرسکین گے اور اس تدبیر
پر ضرور راضی ہوجاوینگے ابلیس نے کہا کہ یہ خوب رائے ہے اور مقرر کیا اُنہون نے کہ شب کو حضرت کو قتل کرین جبرئیل نے حاضر ہوکر حضرت کو
اُنکے مشورہ سے مطلع کیا کہ یا رسول اللہ کفار نے تمہارے قتل کا ارادہ کیا ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ تو اس شہر سے باہر نکل جا اور علی کو آج کی رات

اپنی جگہ فرش خواب پر سُلادے رسول خدا صلعم نے حضرت علیؑ کو بلا کر کہا کہ مجھکو خدا کا حکم ہوا ہے مین تو موافق حکم کے شہر سے جاتا ہون اور تو میرے بستر پر
لیٹ تاکہ مجھکو تلاش کرین تو بستر کو میرے خالی نہ دیکھین اور پھر سراغ لیتے ہوئے پیچھے میرے نجاوین اور اگر تو میری جگہ سوئیگا تو کوئی آزار تجھکو
کفار سے نپہونچیگا حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے مجھکو سلامتی کی خبر دی ہے مین اپنے مرنیسے راضی اور خوش ہون ؎ گر ہون ہزار جان تو کرون تجھپہ
مین نثار ؏ اور خون کاؤن تیرے پسینہ پہ مین نثار ؏ اور اسکے مابعد کا حال جو کہ علیؑ پر گذرا ہے وہ سورہ بقرہ مین ومن الناس من یشری کی تفسیر
مین مذکور ہو گیا ہے اور جناب رسول خدا شب کو اپنی دولتسرا سے باہر تشریف لائے اور باوجود ممانعت کے کہ کوئی شخص آج کی شب اپنے گھر سے باہر
نہ نکلے ابو بکر کو حضرت نے رستہ مین کھڑا ہوا پایا اسکو ہمراہ اپنے لیجانا مناسب جانا اور وہان سے دونو روانہ ہوئے رستہ مین ایک جماعت کو دیکھا
مُٹھی خاک کی حضرت نے اُٹھا کر اُنکے سرون پر ماری اور وہ لیٹنے لگے کو روانہ ہوئے اور جبل ثور پر پہنچے کہ وہ مکہ سے ایک فرسخ کے قریب ہے اور اس پہاڑ
کی غار مین پوشیدہ ہوئے اور مشرکون نے تمام شب حضرت کی دولتسرا کا محاصرہ رکھا اور صبح کو تلوارین کھینچے ہوئے ایکدفعہ ہی اندر چلے آئے
تاکہ حضرت کو شہید کرین اور حضرت علیؑ اپنے بستر سے اُٹھے اور فرمایا کہ تم کس کام کو آئے ہو کہا کہ محمد کہان ہے علیؑ نے فرمایا کہ مین اسکا نگہبان نہین تہا
تب وہ اندر سے باہر نکلا اور جناب رسول خدا صلعم کا سراغ لیتے ہوئے چلے اور کہا کہ محمد باہر گیا ہے اور خاک ہمارے سرون پر اسنے ہی ڈالی ہے اور ابو کرز کہوجی
کہ کہوج کے نکالنے مین بڑا اُستاد تھا اُسنے حضرت کے پاؤن کا نقش پہچانا اور کہا کہ دوسرا پاؤن یا تو ابو بکر کا پاؤن ہے یا ابو قحافہ کا یہانتک کہ سراغ لیتے
ہوئے اُس غار تک پہنچے خدا تعالی نے مکڑی کو الہام کیا اُسنے اپنا جالا اُس غار کے دروازہ پر تن دیا اور وہ دروازہ غار کا کہ جسمین سے ہو کر حضرت اور
ابو بکر غار مین داخل ہوئے تھے ایک بالشت اور چار انگشت سے کشادہ تھا ان لوگون نے جالا دیکھکر کہا کہ غار مین کوئی نہین گیا ہے اگر جاتا تو دروازہ
پر اسکے جالا نہوتا بلکہ یہان سے یا تو زمین کے اندر چلا گیا ہے یا آسمان پر اُسکو لیگئے ہین وہ لوگ ناامید اُلٹے چلے آئے اور رسول خدا صلعم بعد تین روز کے اُس غار مین سے
نکلکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور کہتے ہین کہ نضر بن حارث اور بعضے نعمان بن حرث کو کہتے ہین اور بعضے حرث بن عمرو فہری کو کہتے ہین کہ وہ مال
تجارت لیکر ملک فارس کو گیا تھا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا اُسنے وہان خرید کیا تھا اور عربی مین اسکا ترجمہ کر کے مکہ مین لایا اور کہا کہ مین افسانہ شیرین
لایا ہون کہ بہت شیرین ہے اُن افسانون سے کہ جنکو محمد ہمارے روبرو پڑھتا ہے خدا تعالی نے اسکے حال سے خبر دی کہ جسوقت ہماری آیتین پڑھی جاتی ہین
تو اُسکو سنکر کہتے ہین کہ ایسے قصے ہمنے بہت سنے ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا اور جسوقت پڑھی جاتی ہین اوپر اُن کے
آیتین ہماری جو کہ قرآن مین ہین قَالُوْا کہتے ہین وہ مشرکین عداوت اور عناد سے کہ قَدْ سَمِعْنَا تحقیق سنا ہے ہمنے مثل اس کلام کے
دنیا مین اہل کون سے لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اگر چاہین ہم تو البتہ کہہ سکتے ہین ہم مثل اسکے کہ جیسا یہ کلام ہے ایسا ہی ہم بھی کہہ سکتے ہین
اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ نہین ہین یہ مگر قصے پہلون کے اور ہمارے پاس بھی پہلے لوگون کے ایسے ایسے قصے ہین اور یہ کہنا
عداوت اور چشم پوشی انکی حق سے ہے اور کہتے ہین کہ عثمان بن مظعون نے نضر بن حارث سے وہ کلام سنکر کہا کہ خدا سے ڈر اور اسطرح کی باتین مت کر
اسواسطے کہ محمد جو کچہ کہتا ہے سچ کہتا ہے کہا کہ مین بھی حق کہتا ہون عثمان نے کہا کہ محمد کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ اُسنے کہا کہ مین بھی
کہتا ہون لا الہ الا اللہ لیکن اسکے ساتھ لاتا ہون اس فقرہ کو کہ ہٰؤلاء بنات اللہ یعنی وہ فرشتے بیٹیان خدا کی ہین اور جسوقت رسول خدا صلعم نے
اس کلام کو سنا تو فرمایا کہ اے نضر وائے تجھپر یہ کلام یعنی قرآن کلام خدا کا ہے نازل کیا ہوا خدا کا ہے پاس سے نضر نے اس کلام کے مقابلہ مین قرآن
باطل ہوجانے کا یقین کیا کہ خداوندا اگر محمد سچ کہتا ہے تو پتہر ہمارے سر پر گرا اور مجھکو ہلاک کر خدا تعالی اسکے حال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ
قَالُوا اور یاد کر اے محمد جسوقت کہ کہا انہون نے یعنی نضر نے اور اسکے تابعین نے کہ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا اے خدا اگر ہو یہ قرآن
هُوَ الْحَقَّ وہی حق اور درست نازل کیا گیا مِنْ عِنْدِكَ نزدیک تیرے سے تو فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ پس برسا
تو اوپر ہمارے پتہر آسمان سے جیسے کہ اصحاب فیل پر برسائے ہین اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ یا لا تو عذاب دردناک کو کہ یہ دعا اُس کی

قبول ہوئی اور جنگ بدر مین وہ مارا گیا اور دوزخ مین جا پہنچا اور کہتے ہین کہ ہو الحق مین ہو فصل کا ہی اور الحق منصوب ہی اسواسطے کہ وہ خبر کان کی ہے
اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے قریش سے کہا کہ خدا تعالی نے مجہکو بہیجا ہے کہ سلاطین دنیا کو قتل کرون اور ملک انکا تمہارے طرف بہیجون
اور جس چیز کیطرف مین تمکو بلاتا ہون اسکو قبول کرو یعنی خدا پر ایمان لاؤ کہ عرب اور عجم کے تم مالک ہوگے اور بہشت کے تم بادشاہ ہوگے ابوجہل نے
نے کہا کہ خداوندا اگر یہ حق ہے جو کچھ کہ محمد کہتا ہی اور تیرے پاس سے ہے تو ہمارے اوپر پتہر آسمان سے برسا یا عذاب دردناک لا پہر کہا کہ ہم اور بنی ہاشم
دو نوشال دو گہوڑون گہوڑ دوڑ کے تہی حملہ کرتے تہی ہم جسوقت کہ وہ حملہ کرتے تہے اور نیزہ مارتے تہے ہم جسوقت کہ وہ نیزہ مارتے تہے اور روشن کرتے
تہے ہم جسوقت کہ وہ روشن کرتے تہی جسوقت ہمارے اور انکے دونو گہوڑے برابر ہوتی تو ایک شخص نے انمین سے کہا کہ مین پیغمبر ہون ہم اسبات
سے اسکے راضی نہین ہین کہ بنی ہاشم مین پیغمبر ہو اور بنی مخزوم مین نہو اور ابد اسکے کہا کہ غفرانک اللہم خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور
فرمایا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ اور نہین ہی خدا یہ کہ عذاب کرے انکو وَاَنْتَ فِيْهِمْ جسوقت کہ تو بیچ انکے ہوا اگرچہ وہ طالب
جلدی کے ہین اسواسطے کہ ہمنے تجہکو رحمۃ للعالمین کیا ہی وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ اور نہین ہے خدا عذاب کرنیوالا انکا
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ جسوقت کہ وہ استغفار کرنیوالے ہون اور وہ استغفار وہ ہے کہ ابوجہل نے بعد دعا کے کہا تہا غفرانک اللہم لیکن وہ
بدر مین مارا گیا ان دو سبب کیجہت سے مکہ مین اوپر عذاب نازل نہوا اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ زمین مین دو امان تہے ایک امان
تو یہی کہ رسول خدا نے وفات پائی اور دوسری امان باقی ہی کہ وہ استغفار ہے اور شک نہین ہی کہ استغفار مانع غضب الہی کا ہے اور حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ رسول خدا اور استغفار دو قلعہ تہے واسطے تمہارے عذاب سے بڑا قلعہ تو گر گیا اور استغفار باقی ہے پس بہت
استغفار کرو تم اسواسطے کہ وہ محو اور نابود کرنیوالا گناہ کا ہی اور اگر چاہو تو تم پس پڑہو تم اور اس آیت کو تلاوت فرمایا اور کہتے ہین کہ جسوقت کفار قریش
نے رسول خدا صلعم کے قتل کا قصد کیا اور ان حضرت کو مکہ سے نکال دیا تو دعوی کیا کہ متولی مسجد الحرام کے ہم ہین جسکو چاہین آنے دیوین اور جسکو چاہین
نہ آنے دیوین اور سزاوار عذاب کے ہوئے تو خدا تعالی نے اسمقدمہ مین یہ آیت نازل کی کہ وَمَا لَهُمْ اور کیا ہے واسطے انکے اور کون
مانع ہے اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ یہ کہ نہ عذاب کرے انکو خدا وَهُمْ يَصُدُّوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ باز رکہتے ہین اور بند کرتے ہین
پیغمبر خدا کو اور مومنین کو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد الحرام سے کہ اسمین انکو جانے نہین دیتے وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ اور نہین
ہین وہ مشرکین متولی اسکے باوجود شرک کے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اور نہین ہین متولی اس مسجد کے اور سزاوار اسکی تولیت کے اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
مگر پرہیز کرنیوالے شرک سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے ہین کہ تولیت مسجد الحرام کی مشرک کے واسطے
نہین ہو سکتی اور اکثر کی قید اسواسطے لگائی ہی کہ بعضے انکے جانتے تہی لیکن عناد کرتے تہی وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ اور نہین ہی دعا ان مشرکون
کی جسکو کہ وہ نماز کہتے ہین عِنْدَ الْبَيْتِ نزدیک خانہ خدا کے اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً مگر سیٹی مارنے اور تالیان بجانے یعنی
عبادت بعضے کفار کی یہی کہ برہنہ ہوکر نماز اور طواف خانہ خدا کا کرتے تہے اور سیٹیان مارتے تہے اور تالیان بجاتے تہے فرماتا ہی خدا کہ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ پس چکہو تم عذاب کو اے کافرو کہ بروز جنگ بدر تو قتل اور قید ہونا اور بروز حشر دوزخ مین جلنا ہی بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب
اسکے کہ ہو تم کفر کرتے اور کہتے ہین کہ قریش جسوقت واسطے جنگ بدر کے مکہ سے باہر نکلے تو بارہ آدمیون نے اشراف قریش مین سے مثل ابوجہل اور
عتبہ اور شیبہ وغیرہم کے مقرر کیا کہ ہر روز ایک شخص لشکر کو کہانا دیوے پس ہر ایک انمین سے ہر روز نو یا دس اونٹ کاٹتا تہا اور لوگون کو کہانا کہلاتا
تہا اور لڑائی کی رغبت دلاتا تہا خدا تعالی نے اسمقدمہ مین یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے خرچ کرتے ہین وہ مال اپنون کو لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تا کہ بند کرین وہ راہ خدا سے لوگون کو
کہ وہ پیروی رسول حق کی نہ کرین اور کہتے ہین کہ قریش کے رئیسون نے پچاس ہزار مثقال طلا جمع کیا اور احد کی لڑائی مین خرچ کیا اسکے

حال سے خدا تعالیٰ پہلے ہی سے مطلع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَسَيُنْفِقُونَهَا پس قریب ہے کہ خرچ کرینگے وہ ان مالوں کو ثُمَّ تَكُونُ
عَلَيْهِمْ حَسْرَةً پھر ہونگے وہ مال اوپر انکے پشیمانی اور اندوہ کہ مال انکے جاتے رہینگے اور مقصود انکا حاصل نہوگا ثُمَّ يُغْلَبُونَ پھر مغلوب
ہونگے وہ آخر کار چنانچہ فتح مکہ میں مغلوب ہوئے اور یہ آیت قرآن کے معجزوں میں سے ہے کہ واقع ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے اور فرماتا ہے
خدا کہ وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور اپنے کفر پر ثابت رہے إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ طرف دوزخ کی جمع کیے
جاوینگے وہ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ تاکہ جدا کرے خدا ناپاک کو کہ وہ کفار ہیں مِنَ الطَّيِّبِ پاک سے کہ وہ مومن ہیں وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ
اور کرے ناپاک کو یعنی جمع کرے کافروں کو بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ بعضے اوپر بعض کے فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا پس ڈھیر کرے انکو سب
ع ۹ ۱۸ فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ پس کر دے انکو بیچ دوزخ کے کہ کوئی باقی نہ رہے أُولَٰئِكَ یہ لوگ ناپاک هُمُ الْخَاسِرُونَ وہی نقصان
پانیوالے ہیں اپنے مال اور نفس میں کہ مال کو برباد کیے نفسوں کو اپنے دوزخ میں ڈالا اور بعضے کہتے ہیں کہ معانی اسکے یہ ہیں کہ مغلوب ہوئے کافر تاکہ جدا کرے خدا ناپاک کو
پاک سے کہ مومن کو نصرت اور غنیمت حاصل ہو دنیا میں اور ثواب اور بہشت آخرت میں اور کافر کو ذلت اور خواری دنیا میں اور عذاب اور دوزخ
آخرت میں اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم لِلَّذِينَ كَفَرُوا واسطے اُن لوگوں کے کہ کفر کیا ہے انہوں نے یعنی ابوسفیان
اور اسکے ہمراہیوں سے کہ إِنْ يَنْتَهُوا اگر باز رہیں وہ کفر سے اور عداوت رسول سے بوسیلہ اسلام کے يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ
بخشیگا خدا واسطے انکے جو کچھ کہ تحقیق گذرا ہے انکے گناہوں میں سے وَإِنْ يَعُودُوا اور اگر عود کریں وہ اور پھر دشمنی اور جنگ پیغمبر سے کریں
فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ پس تحقیق گذرا ہے طریقہ پہلوں کا کہ پیغمبروں سے عداوت اور لڑائی کر کے جڑ اور بنیاد سے اکھاڑے گئے اور جناب
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انسے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں بنی امیہ کیطرف سے عامل تھا اور بہت مال میں نے اس عاملی میں کمایا
تھا اور بعد اسکے میں نے گمان کیا کہ مجھکو یہ مال حلال نہیں ہے میں نے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تیرے اہل اور مال اور جو چیز کہ تیرے پاس
ہے سب حرام ہے امام علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جیسے کہ وہ لوگ کہتے ہیں اس شخص نے پوچھا کہ میرے واسطے توبہ ہے فرمایا کہ ہاں
توبہ تیری قرآن میں مذکور ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قل للذین کفروا ان ینتھوا اور فرماتا ہے کہ وَقَاتِلُوهُمْ اور لڑو تم ان کافروں سے یہاں تک کہ
حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ یہانتک کہ نہ رہے شرک وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ اور ہو جائے دین کل وہ دین لِلَّهِ خالص واسطے خدا کے کہ سوائے
دین اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہے فَإِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز رہیں وہ کفر سے تو خدا تعالیٰ اسلام کے قبول کرنیکا ثواب انکو عطا کریگا فَإِنَّ
اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ پس تحقیق خدا ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہیں وہ دیکھنے والا ہے اور موافق اس عمل کے انکو جزا دیگا اور حضرت امام جعفر صادق
سے روایت ہے فرمایا کہ تاویل اس آیات کی ابتک نہیں واقع ہوئی ہے بلکہ اس زمانہ میں واقع ہوگی کہ قائم ہمارا یعنی مہدی آل محمد اور دین میں
قیام کریگا اور آوازہ دین محمدی کا تمام عالم میں پہنچائیگا یہانتک کہ کوئی مشرک روئے زمین پر باقی نہ رہے وَإِنْ تَوَلَّوْا اور اگر منہ پھیریں
وہ حق کے قبول کرنے سے اور جنگ کرنے پر باندھیں تو تم انکی کچھ پروا اور خوف انکا نکرو فَاعْلَمُوا پس جانو تم اے مومنین کہ أَنَّ اللَّهَ
مَوْلَاكُمْ تحقیق خدا ناصر اور مددگار تمہارا ہے نِعْمَ الْمَوْلَىٰ اچھا نصرت کرنیوالا ہے کہ اپنے بندوں کو ہرگز ضایع نکرے وَنِعْمَ النَّصِيرُ
اور اچھا مدد کرنیوالا ہے کہ مومنین کو کفار پر غالب کرے اور کفار کی دشمنوں سے انکو نگاہ رکھے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاعْلَمُوا اور جانو تم اے مسلمانو
کہ یہ آیت خمس کے مقدمہ میں نازل ہوئی ہے اسکا حکم سب مسلمانوں کو دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے مسلمانوں جانو تم کہ أَنَّمَا غَنِمْتُمْ تحقیق جو کچھ
کہ غنیمت میں لیا ہے تمنے کفار سے زبردستی اور قہر کر کے مِنْ شَيْءٍ کسی چیز میں سے یہانتک کہ اگرچہ ایک لکڑی اور ایک سوئی ہو فَأَنَّ
لِلَّهِ خُمُسَهُ پس تحقیق واسطے خدا کے ہے خمس اسکا یعنی پانچواں حصہ اس غنیمت کا واسطے خدا کے ہے وَلِلرَّسُولِ اور واسطے پیغمبر کے
وَلِذِي الْقُرْبَىٰ اور واسطے قریبوں پیغمبر کے کہ وہ بنی ہاشم ہیں وَالْيَتَامَىٰ اور واسطے یتیموں انکے کو وَالْمَسَاكِينِ اور واسطے

مسکینون انکے کو وَابْنِ السَّبِيلِ اور واسطے مسافرون انکے کہ وہ زاد راہ نرکہتے ہون اگرچہ شہر مین اپنے تونگر ہون اور دو قسم خمس کو
اے مسلمانون اِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللهِ اگر ہو تم کہ ایمان لائی ہو ساتہ خدا کے وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا اور ساتہ اسچیز کے کہ نازل
کی ہم نے اوپر بندہ اپنے کے کہ وہ محمد صلعم ہی اور جسکو نازل کیا تہا وہ آیتین قرآن کی ہین اور ملائکہ ہین کہ انکو نازل کیا تہا واسطے کمک مسلمانون کے
يَوْمَ الْفُرْقَانِ دن جدا ہونے حق کے باطل سے کہ وہ روز بدر کا ہی يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ جسروز کہ ملاقات کی جنگ کیواسطے دو جماعتون
مومنین اور کفار نے آپس مین کہ وہ روز جمعہ کا سترہوین ماہ رمضان کی سنہ دو ہجری کی تہی وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۱۵ اور خدا اوپر ہر چیز کے
قادر ہی کہ تہوڑے سے آدمیون کو کفار کثیر پر غالب کیا ہے اور فان للہ خمسہ کی ہمزہ کو فتح اسواسطے ہی کہ وہ خبر ہے مبتدای محذوف کی یعنی فثابت
ان للہ خمسہ اور بعضے کہتے ہین کہ کسرہ ہے فعل محذوف سے اور بعضے کہتے ہین کہ عطف اسکا پہلے ان پر ہی اور بعضون نے اسکو بہی بکسر ہمزہ پڑہا
اور غنیمت وہ چیز ہے کہ مال کفار اہل حرب کا جہاد کرکے لیا جاتا ہی اور فی وہ چیز ہے کہ بغیر لڑائی کے لیا جاتا ہی اور یتیم انسان تو وہ ہی کہ جسکا
باپ مرجاے اور یتیم حیوان وہ ہی کہ جسکی مان مرجاے اور مسکین محتاج کو کہتے ہین اور وہ وہ ہی کہ ساکن کردی اسکو حاجت اسچیز سے کہ قیام کرے لوگ
جسکے ساتہ اور ابن السبیل مسافر کو کہتے ہین اسواسطے کہ جیسے کہ باپ بیٹے کو نکالتا ہی ایسے ہی سفر مسافر کو نکالتا ہی اور خمس کا حال یہ ہی کہ وہ مخصوص
بنی ہاشم کیواسطے ہی کہ وہ اونپر حلال ہی اور صدقہ کہ وہ زکوۃ مفروضہ ہی وہ اونپر حرام ہی اور جناب رسول خدا صلعم کے زمانہ مین خمس کے چہ حصے ہوتے
تہے ایک خدا کا اور ایک پیغمبر کا اور ایک پیغمبر کے قریبون کا یہ تین حصے رسول خدا صلعم لیتے تہے اور ایک حصہ بنی ہاشم کے یتیمون کا اور ایک حصہ
انکے مسکینون کا اور ایک حصہ انکے مسافرون کو دیتے تہے اسطرح چہ حصے خمس کے تقسیم کرتے تہے اور بعد رسول خدا صلعم کے حصہ خدا کا اور پیغمبر کا اور
قریبون کا امام کو پہنچتا ہے کہ وہ قائم مقام پیغمبر کا ہے لیکن پیغمبر کے بعد دشمنان آل پیغمبر نے قرابتی حصہ کو موقوف کردیا اور رسول خدا کے
قریبون کو نہ دیا اور خمس خدا تعالی نے بنی ہاشم کی فضیلت کیواسطے مقرر کیا تہا کہ صدقہ اونپر حرام ہی اس صورت مین بسر اوقات انکی کیونکر
ہوگی اسواسطے خدا تعالی نے خمس انکے واسطے مقرر کیا اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہم ہین جنکی خدا نے کہ ذی القربی ہم مراد ہین
وہ ذی القربی کہ جنکو خدا تعالی نے اپنے اور اپنے پیغمبر کے نام کے پاس ذکر کیا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی
والمساکین وابن السبیل اور یہ سب ہم ہین سے ہین اور صدقہ مین ہم کو خدا تعالی نے ہمارے واسطے کچہ مقرر نہین کیا ہی اسواسطے کہ خدا نے گرامی اور
بزرگ کیا ہی اپنے پیغمبر کو اور ہمکو اس امر سے کہ کہلاوی ہم کو میل کچیل لوگون کی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے کسی شخص نے پوچہا کہ جو
حصہ خدا کا ہی خمس مین وہ کسکے واسطے ہی فرمایا کہ پیغمبر کیواسطے ہی وہ اور بعد اسکے امام کیواسطے ہی اور پہر پوچہا اسنے کہ اگر ایک قسم کے خمس لینے
والے آدمی کم ہون اور ایک قسم کے زیادہ ہون تو وہان کیا کرنا چاہیے فرمایا کہ یہ امام کی رائے پر ہے کیا تو نہین جانتا کہ رسول خدا کیا کرتے تہے
ایسی صورتون مین جو رسول خدا کرتے تہے وہ ہی امام کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ حصہ خدا کا خمس مین سے پیغمبر کیواسطے
ہی اور خدا مین اسکو خرچ کرتا ہے اور خمس پیغمبر کا اسکے قریبون کے واسطے ہی اور قریبون کا خمس بہی قریبون ہی کیواسطے ہی اور یتیم بہی یتیم ہی ہین
کہ جو پیغمبر کے اہلبیت مین سے ہین یہ چار حصے خمس مین سے انکے واسطے ہین اور ایک روایت حضرت باقر سے یا حضرت صادق سے یہ ہی کہ خمس
خدا کا اور پیغمبر کا امام کیواسطے ہی اور خمس ذو القربی کا پیغمبر کیواسطے ہی کہ وہ بہی قرابت کیجہت سے امام کیواسطے ہی اور یتیم اور مساکین و مسافر
وہ بہی آل محمد مین سے ہین انکے گہر سے دوسری جگہ خمس نہین جاسکتا ہین خمس کہ یہ حق سادات کا ہی اسکو ادا کرنا چاہیے رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہی کہ جو کوئی دنیا مین میری اہلبیت پر احسان کریگا مین قیامت کے روز اسکا عوض اسکو دونگا اور فرمایا ہی حضرت نے کہ مین چار
فرقونکی شفاعت کرونگا قیامت کے روز اگرچہ وہ تمام دنیا کے گناہونکو لیکر آوین ایک تو وہ فرقہ ہی کہ جسنے مدد کی ہو میری اولاد کی
اور دوسرا وہ فرقہ ہے کہ جسنے مال دیا ہو میری اولاد کو اور تیسرا فرقہ وہ ہے کہ جو دوستی رکہتا ہی میری اولاد سے زبان سے اور ویسے دونو

اور جو تہا وہ قرابت ہی کہ جو میری اولاد کی حاجتونکو بر لائے جسوقت کہ دشمنون نے انکو نکالدیا ہو اور انکے ساتھ بدی کی ہو اور مال غنیمت مین سے
خمس نکال لیا جاتے تو باقی کے چار حصے کل غنیمت کے جہادیونکو دیے جاتے ہین سوار کو دوگنا پیادہ سے اور اگر کسی کے گہوڑے بہت ہون تو
اسکو دو سوارون سے زیادہ حصہ نہ ملیگا اور اگر کچھ لوگ مسلمانونکی مدد کو آئے ہین اور مسلمان ابھی لڑائی مین مشغول ہین اور غنیمت ہنوز تقسیم نہین
ہوئی ہے تو وقت تقسیم کے انکو بھی ایک ایک حصہ دیوینگے اور خمس سوا ہے مال غنیمت کی اور چیزونمین سے بھی دینا چاہئے کہ واجب ہے اور کسکو ہے
مال غنیمت کے چہ قسمین اسکی اور ہین اول توکان ہے مثل سونے اور چاندی اور رانگ اور سیسہ اور یاقوت اور زبرجد کی اور گندک وغیرہ کی
اور دوسری خزانہ گڑا ہوا اگر کہین سے پائے اور تیسرے جو چیز کہ دریا سے نکالی جاتی ہے مثل موتی اور مونگے کے اور چوتھے جو کچھ کہ تجارت کے فائدہ
اور پیشہ زراعت مین سے حاصل ہوا اور اپنے اپنے عیال کے ایک سال کے خرچ سے جو کچھ کہ زیادہ ہوا اسمین سے خمس دینا چاہئے اور پانچوین اگر
اہل ذمہ مسلمان سے زمین خرید کرے تو اسمین سے خمس دیوے اور چھٹے جو مال حلال مال حرام مین سے ملجاتا ہے کہ ان دونون مین تمیز نہو سکے اور مقدار
مال کے اور مالک مال کا حال معلوم نہو تو اسمین سے بھی خمس دیوے اور باقی کا مال حلال ہے اور ساتوین قسم مال غنیمت ہے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا
ہے یہ سات قسمین ہین جنمین سے خمس نکالنا واجب ہے اور اب خدا تعالی مسلمانونکی نصرت کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ
الدُّنْیَا یاد کرو تم اے مسلمانون جسوقت کہ تھے تم ساتھ کنارے وادی کے نزدیک تر مدینہ کے سے ریگستان کہ پاؤن تمہارے ریت مین دہنستے تھے
اور پانی تمہارے پاس نہ تہا وَهُمْ اور وہ یعنی کفار تھے بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی ساتھ کنارے پرلی وادی کے دور تر مدینہ سے زمین
سخت اور سخت مین کنارے پر نہر کے وَالرَّکْبُ اور سوار قافلہ مکے کے ابوسفیان وغیرہ اَسْفَلَ مِنْکُمْ زیادہ نیچے تمسے تھے تین فرسخ دور
تمسے وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ اور اگر وعدہ کرتے تم کفار سے لڑائی کا اور کثرت انکے آدمیونکی اور ہتہیارونکی تمکو معلوم ہوتی اور خوف
جانتے ہو تم انکو کہ کسقدر ہین وہ تو اسصورت مین لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ البتہ اختلاف کرتے تم بیچ وعدہ کے خوف سے انکے کہ تم تہوڑے تھے اور
ہتہیار بھی تمہارے پاس کم تھے اور وہ بہت اور سب مسلح تھے وَلٰکِنْ اور لیکن جمع کیا خدا نے تمکو اور انکو بدر مین لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا
کَانَ مَفْعُوْلًا تا تمام کرے خدا اس کام کو کہ تہا یعنی اسکے علم مین گذرا تہا کہ اپنے دوستون کو فتح اور عزت دیوے اور کافرونکو شکست و ذلت و
خواری ہوے لِیَهْلِکَ مَنْ هَلَکَ عَنْ بَیِّنَةٍ تا کہ ہلاک ہووے وہ شخص کہ ہلاک ہوا ہے دلیل روشن سے وَیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَةٍ
اور زندہ رہے وہ شخص کہ زندہ رہا ہو دلیل روشن سے یعنی تا کسی کو کوئی حجت اور عذر باقی نرہے اور عن بینة سے مراد یہ بینہ ہے وَاِنَّ
اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ اور تحقیق کہ خدا البتہ سننے والا ہے مومن اور کافر کی گفتار کا عَلِیْمٌ جاننے والا ہے نیتون انکے کا یعنی جنگ بدر مین
اسقدر معجزات ظاہر ہوئے ہین کہ جسنے انکا مشاہدہ کیا ہے اسکو کوئی حجت اور عذر باقی نہین ہے خواہ مر گیا ہو خواہ زندہ ہو اور یا یہ کہ جو کافر ہے
اسکا بطلان ظاہر ہے اور جو مسلمان ہے اسکی حقیقت ظاہر ہے خواہ مر گیا ہو خواہ زندہ ہو اسواسطے کہ بعد ملاحظہ معجزات جنگ بدر کی کوئی
حجت باقی نہین رہی ہے اور یکہتے ہین کہ جس روز بدر مین لڑائی ہوئی اسکی شب کو جناب سرور کائنات صلعم نے خواب مین لشکر کفار کو بہت قلیل اور
ذلیل دیکھا اور اس خواب کی تعبیر حضرت نے اصحاب سے کرکے ور بیان کی کہ ہم غالب اور دشمن مغلوب ہونگے اصحاب یہ خواب اور تعبیر سنکر
بہت خوش ہوئے حقتعالی اس نعمت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے اِذْ یُرِیْکَهُمُ اللّٰهُ یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ دکھلاتا تہا تجھکو
ان کفار قریش کو خدا فِیْ مَنَامِکَ قَلِیْلًا بیچ خواب تیرے کے تہوڑے کہ اصحاب اسکو سنکر دلیر ہوگئے وَلَوْ اَرٰکَهُمْ کَثِیْرًا اور اگر
دکھلاتا تجھکو ان کفار کو بہت اور اصحاب کم تو کفار کی کثرت کی خبر دیتا تو لَفَشِلْتُمْ البتہ بزدل ہوتے تم اور نامردی کرتے اے اصحاب
رسول وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ اور البتہ جہگڑا کرتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ جنگ کرین یا بہاگ جائین وَلٰکِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اور
لیکن خدا نے سلامت رکھا تمکو اس نامردی و جہگڑے سے اور اختلاف سے یا اعداء کے ضرر سے اِنَّهٗ عَلِیْمٌ تحقیق کہ وہ جاننے والا ہے اور

عالم ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتھ سینہ کی باتونکے اور دلہریکو اور خوف کو سب کو جانتا ہی اور مومنین کیطرف خطاب کر کے خدا تعالی فرماتا ہی
کہ وَاِذْ یُرِیْكُمُوْهُمْ اور یاد کرو تم اے مسلمانو جسوقت دکھاتا تھا خدا تمکو اُن کفار کو اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْٓ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا جسوقت ملاقات
کی تمنے بیچ آنکھون تمہاری کے تھوڑی یعنی جسوقت تمنے اُن کفار سے ملاقات کی تو دکھلاتا تھا خدا اُنکو بیچ آنکھون تمہاری کے تھوڑی کہ دل تمہارے
قوی ہو جاوین وَیُقَلِّلُكُمْ فِیْٓ اَعْیُنِهِمْ اور تھوڑا دکھلاتا تھا تمکو بھی بیچ آنکھون اُنکی کے کہ دشمن دلیر ہو کر تمسے جنگ کرین لِیَقْضِیَ
اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا تا کہ تمام کرے خدا اُس کام کو کہ ہے کیا گیا یعنی اُسکے علم مین گذرا ہے مدد کرنا مومنین کا اور خوار اور ذلیل کرنا کفار کا
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پھرتے ہین سب کام کہتے ہین کہ ابوجہل بروز جنگ بدر مسلمانونکو تھوڑا دیکھکر کہتا تھا کہ
مسلمانون سے تلوار سے جنگ مت کرو بلکہ اُنکو ہاتھونسے پکڑو اور اُنکی مشکین باندہ لو پس جسوقت لڑائی مین مشغول ہوئے تو خدا تعالی نے اُن کی ع ۵ ۱
نظر مین مومنین کو دو چند دکھلایا اس سبب سے کفار شکستہ دل ہو گئے اور شکست اُنکو ہوگئی اور کہتے ہین کہ ابن مسعود نے وقت ملاقات
دو نو گروہ کے ایک شخص سے کہ اُسکے پہلو مین تھا کہا کہ کفار ستر آدمی ہونگے اُسنے سنکر کہا کہ سو کا بھی احتمال کہتے ہین اور حقیقت مین وہ نو ایک
سو اور پچاس آدمی تھے اور اب خدا تعالی مومنین کو جہاد مین ثابت قدم رہنے کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے
وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً جسوقت ملاقات کرو تم گروہ کفار سے فَاثْبُتُوْا پس ثابت رہو تم جسوقت کہ وہ تم سے لڑین
اور اُنکے مقابلہ سے اپنے مُنہ کو مت پھیرو وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا اور یاد کرو تم خدا کو بہت دل اور زبان سے دونو سے دشمنونپر غالب ہونے
کیواسطے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تا کہ تم رستگار ہو اور فتح پاؤ دشمنونپر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد خدا کے یاد کرنے سے یہ ہے کہ وقت تلوار مارنے کے اللّٰہ اکبر
کہو وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی اور پیغمبر اُسکے کی جہاد کے مقدمہ مین اور ثابت قدم رہنے مین وَلَا تَنَازَعُوْا
اور مت جھگڑا کرو تم اختلاف رائے کر کے فَتَفْشَلُوْا پس بدل اور سست ہو جاؤ گے تم وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ اور جاتی رہیگی دولت تمہاری
اور قوت تمہاری اور دولت کو ریح اسواسطے کہا ہی کہ جیسے ہوا چلتی ہی ایسے ہی دولت سے بھی کام جاری ہوتے ہین اور کام مومنین دو
چلتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ریح اپنے معنی مین ہی اسواسطے کہ نصرت نہین ہوتی ہی مگر ہوا سے کہ تقاضا فتح کی ہوا چلتی ہی اور اُس کو
ریح النصرۃ کہتے ہین اور جناب سرور صلعم نے فرمایا ہی کہ مین منصور ہوا ہون صبا سے اور ہلاک ہوئی ہی قوم عاد دبور سے وَاصْبِرُوْا اور
صبر کرو تم اے مومنین لڑائی مین اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ تحقیق خدا ہمراہ صبر کرنیوالونکے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ شکست جو احد کی
لڑائی مین پہنچی تھی وہ جھگڑے اور اختلاف کے سبب سے تھی اور اگر صبر کرتے اور مخالفت نکرتے تو ایسی شکست نہ پہنچتی اور کہتے ہین کہ قریش
قافلہ کی حمایت کو جو مکہ سے روانہ ہوئے اور جحفہ مین پہنچے تو قاصد ابوسفیان کا اُنکے پاس آیا اور کہا کہ تم اُلٹے پھر جاؤ ہم قافلہ کو سلامت
لے آئے ہین لوگون نے یہ سنکر ارادہ پھرنیکا کیا ابوجہل نے کہا کہ ہم اُلٹے نہ پھرینگے بلکہ بدر مین جاوینگے اور شرابین نوش کرینگے اور گانیوالیان جو
ہمراہ ہین ہمارے گانے گاوینگی اور دف بجاوینگی اور اونٹونکو ہم ذبح کرینگے اور لوگونکو کھلاوینگے تا کہ آوازہ ہماری کرم اور شجاعت کی عرب کے قبیلون
اور قومون مین پہنچے اور آدمی ہماری شجاعت کا حساب کرین خدا تعالی مومنین کو کہتا ہی کہ تم مثل کفار کے اترانیوالے اور اپنے گھرونسے مت نکلو
چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو تم كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ مانند اُن لوگونکے کہ نکلے وہ گھرون اپنے سے بَطَرًا تکبر اور سرکشی
کرنیوالے ہو کر وَّرِئَآءَ النَّاسِ اور واسطے دکھلانے آدمیونکے اور بطر اور ریا دونو مصدر ہین کہ قائم ہوئے ہین موضع حال کے وَیَصُدُّوْنَ
اور باز رکھتے ہین وے کفار لوگونکو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے کہ وہ دین اسلام ہی اور یہ بدون محل نصب مین ہی اسواسطے کہ عطف
بطرا پر ہی وَاللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ اور خدا ساتھ اُسچیز کے ہی کہ عمل کرتے ہین وہ احاطہ کرنیوالا ہی اور جانتا ہی موافق اُنکے اعمال کے اُنکو جزا
دیگا اور پہلے اس سے بدر کے قصہ مین شیطان کا سراقہ کی صورت مین ہو کر آنیکا ذکر ہو چکا ہی اور اب پھر ذکر ہوتا ہی چنانچہ امام

باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جسوقت بدر کی لڑائی شروع ہوئی تو ابلیس مشرکین کی صف میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑا تھا
اور سراقہ بن مالک کی شکل میں تھا ابلیس الٹا پھرا حارث نے کہا کہاں اے سراقہ تو ہم کو بے یار چھوڑے جاتا ہے ایسے حال میں ابلیس نے کہا کہ جو کچھ میں
دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے حارث نے کہا کہ تو نہیں دیکھتا ہے مگر جاسوس مدینہ کا اور بعد اسکے ابلیس حارث کے سینہ پر ہاتھ مار کے چلا گیا اور کفار کو
شکست ہوئی اور جسوقت کفار لڑائی سے بھاگ کر مکہ میں آئے تو وہاں انہوں نے ذکر کیا تھا کہ سراقہ بھاگ گیا تھا سراقہ کو خبر ہوئی تو کہا کہ واللہ
مجھکو تمہارے جانیکی خبر نہیں تھی کہ تم کب گئے تھے یہانتک کہ تمہارے بھاگنے کی مجھکو خبر ہوئی لوگوں نے کہا کہ تو فلانے روز بدر میں ہمارے پاس
آیا تھا اور اب انکار کرتا ہے اسنے قسم کھائی کہ میں تمہارے پاس نہیں گیا تھا جبکہ وہ لوگ مسلمان ہوئے تو انکو معلوم ہوا کہ وہ ابلیس تھا جو کہ سراقہ
کی صورت میں تمہارے پاس آیا تھا اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ اور یاد
کرو تم اے مومنین جسوقت کہ آراستہ کیا واسطے ان کفار کے شیطان نے اعمال انکے کو اور دشمنی پیغمبر کو وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ اور
کہا اسنے انسے کہ نہیں ہے کوئی غالب واسطے تمہارے آج کے دن مِنَ النَّاسِ آدمیوں میں سے بسبب کثرت آدمیوں اور ہتھیاروں کے اور
اور موجود ہونے آراستگی اور سامان تمہارے کے وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ اور تحقیق میں ہمسایہ ہوں واسطے تمہارے اور میں سراقہ ہوں قبیلہ کنانہ
سے تمہاری کمک کو آیا ہوں اور تم کو اسنے کچھ ضرر نہ پہنچے فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ پس جسوقت کہ دیکھا دونوں لشکروں نے
آپس میں ایک لشکر نے دوسرے لشکر کو نَكَصَ الٹا پھرا شیطان عَلٰی عَقِبَیْهِ اوپر دونو پاشنوں اپنے کے اسواسطے کہ اسنے مسلمانوں کی
طرف جبرئیل کو دیکھا تھا اسواسطے بھاگا اور اسوقت حارث کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا حارث کی چھاتی پر ہاتھ مار کر بھاگا وَقَالَ اور کہا شیطان
حارث سے جسوقت حارث نے اسکو کہا کہ تو ہمکو بے یار چھوڑے ہوئے کہاں جاتا ہے کہ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ تحقیق میں بیزار ہوں تمسے اِنِّیْٓ
اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ تحقیق میں دیکھتا ہوں اس چیز کو کہ نہیں دیکھتے ہو تم یعنی ملائکہ مومنین کی مدد کو آئے ہیں اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق میں ڈرتا
ہوں خدا سے اور یہ شیطان نے دروغ کہا اسواسطے کہ اگر وہ خدا سے ڈرتا تو انجام اسکا یہانتک کیوں پہنچتا وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور
خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے کفار کو حضرت امام علی بن الحسین سے روایت ہے فرمایا کہ بدر کے روز جسوقت مسلمان پیاسے ہوئے تو حضرت علی مشک
لیکر واسطے پانی کے کنوئیں پر گئے اور کنوئیں پر جا کر کھڑے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک ہوا سخت آئی اور پھر چلی گئی اور بعد تھوڑی دیر کے ایک ایسی ہوا
اور آئی اور چلی گئی اور بعد اسکے ایک اور ہوا آئی اور قریب تھا کہ پاؤں کو ڈگا دے اور جناب امیر علیہ السلام کوئیں پر جو کھڑے تھے بیٹھ گئے
یہانتک کہ وہ ہوا چلی گئی جسوقت حضرت علی جناب رسول خدا صلعم کی خدمت میں آئے تو اس ہوا کی آپنے خبر دی رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ پہلی ہوا
میں تو جبرئیل تھا مع ہزار فرشتوں کے اور دوسری ہوا میں میکائیل تھے مع ہزار ملائکہ کے اور اس تیسری ہوا میں اسرافیل تھے مع ہزار فرشتوں کے
اور انہوں نے تجھکو سلام کیا تھا اور وہ ہماری مدد کو آئے تھے اور انہی کو دیکھ کر ابلیس الٹے پاؤں بھاگا تھا اور کہتا تھا کہ جو کچھ میں
دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے ہو اور کہتے ہیں کہ ایک گروہ قریش میں سے مسلمان ہو کر مکہ میں رہ گئے تھے اور ہمراہ رسول خدا کی ہجرت کر کے انکے باپوں اور
قبیلوں نے انکو مکہ میں رکھ لیا تھا اور انکو قید کر دیا تھا جسوقت کفار قریش بدر کی لڑائی پر روانہ ہوئے تو وہ بھی ہمراہ قریش کے بدر میں آئے
وہ لوگ ضعیف الایمان تھے اور ارادہ انکا یہ تھا کہ جو کوئی زبردست اور قوی ہو گا اسکی طرف ہم ہو جاوینگے اور وہ قیس بن الولید اور ابو قیس
بن الفاکہ اور حارث بن ربیعہ اور عاص بن المنبہ وغیرہ تھے اور دلوں میں انکے شک اور نفاق تھا جسوقت انہوں نے قلت مسلمانوں کی اور کثرت
کفار کی دیکھی تو مسلمانوں کو کہنے لگے کہ بیچارے مسکین ہیں انکو انکے دین نے فریفتہ کیا ہے ابھی کوئی دم میں سب مارے جاتے ہیں اسی مقدمہ میں خدا تعالی
فرماتا ہے کہ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ یاد کرو جسوقت کہ کہتے تھے منافقین مدینہ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور وہ لوگ کہ بیچ دلوں
انکے بیماری شک کی ہے یعنی منافقین مکہ کہ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ فریفتہ کیا ہے ان مسلمانوں کو دین انکے نے کہ باوجود قلت کے مقابلہ

ایسے بڑے لشکر آراستہ کو مقابلہ میں آئے ہیں حقتعالی اُنکے جواب میں فرماتا ہے کہ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور جو شخص کہ توکل کرے اوپر خدا کی کہ اپنے
سب کام اُسکے سپرد کرے تو فَإِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ پس تحقیق خدا غالب ہے سب پر اور جو کوئی کہ اُسپر توکل کریگا تو وہ اُسکو بے یار اور مددگار نہ چھوڑیگا
حَكِيمٌ حکمت والا ہے کہ سب کام موافق مصلحت کے کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت ان منافقوں اور دل کے بیماروں نے قلت مسلمانوں کی اور کثرت
کفار کی مشاہدہ کی تو کفار کیطرف ہو کر مسلمانوں سے لڑنے لگے اور جسوقت درمیان معرکہ کے جا پڑے تو فرشتوں نے کوڑے اور سونٹے اُنکی آنکھ اور منہ پر مارے
اور سب کو ہلاک کیا خدا تعالی اپنے حبیب کو اس حال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَوْ تَرَىٰ اور اگر دیکھتا تو اے محمد صلعم حال کفار کا إِذْ
يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا جسوقت کہ جان نکالتے تھے ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے ہیں الْمَلَائِكَةُ فرشتے یعنی جسوقت فرشتے کافروں کی جان نکالتے تھے تو يَضْرِبُونَ
مارتے تھے وہ فرشتے وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ منہوں انکو اور پشتوں انکی کو سونٹے آگ کے اور کہتے تھے وہ فرشتے جسوقت انکو مارتے تھے کہ
وَذُوقُوا اور چکھو تم اے مشرکین عَذَابَ الْحَرِيقِ عذاب آگ جلانیوالی کا ذَٰلِكَ یہ یعنی ضرب تازیانوں اور سونٹوں کے بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ
بسبب اسکے ہے کہ پہلے کیا ہے ہاتھوں تمہارے نے کہ پہلے تمنے کفر اور شرک کیا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہجرت کی اور پھر عہد شکنی کر کے کفار کیطرف ہو گئے
وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ اور تحقیق خدا نہیں ہے ظلم کرنیوالا واسطے بندوں کے کہ بدون جرم انسے مواخذہ کرے پس عذاب کرنا کفار کا عین عدل
ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مشرکین جسوقت مسلمانوں کیطرف منہ کرتے تھے تو فرشتے انکے مونہوں پر تلواریں مارتے تھے اور جسوقت وہ پشتوں کو
پھیرتے تھے تو گرزیں اور کوڑے انکی پشتوں پر مارتے تھے اور اب خدا تعالی اپنے حبیب کی تسلی کیلئے فرماتا ہے کہ حال کفار کا مثل حال کفار سابقین
کے ہے کہ وہ انبیاء کو جھٹلاتے تھے ایسے ہی یہ جھٹلاتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ اے محمد تیرے ساتھ عادت کفار قریش کی كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ
مانند عادت لوگوں فرعون کے ہے وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ اور مانند عادت ان لوگوں کی کہ جو پہلے انسے تھے یعنی عاد اور ثمود کہ كَفَرُوا
بِآيَاتِ اللّٰهِ کفر کیا انہوں نے ساتھ نشانیوں قدرت خدا کے کہ معجزوں کا انہوں نے انکار کیا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ پس
پکڑ لیا انکو خدا نے ساتھ گناہوں انکے کہ انکو عذاب میں گرفتار کیا إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ تحقیق کہ خدا قوت والا ہے شَدِيدُ الْعِقَابِ
سخت کرنیوالا عذاب کا کافروں اور جھٹلانیوالوں کو کہ کوئی اُسپر غالب نہیں ہو سکتا اور کداب آل فرعون خبر ہے واسطے مبتدا محذوف کی ذَٰلِكَ یہ یعنی گرفتار
کرنا انکا عذاب میں بِأَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نہیں ہے بدل ڈالنے والا یعنی عادت اسکی نہیں ہے کہ بدل ڈالے
نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ اس نعمت کو کہ انعام کیا ہے اُسکو اوپر کسی قوم کے اپنے فضل اور کرم سے حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ یہانتک کہ بدل
ڈالیں وہ لوگ اس قوم کی اس چیز کو کہ ساتھ نفسوں انکے ہے یعنی بدل ڈالیں وہ اعمال کو کہ جو ثابت ہو انکے نفسوں کو بدتر حالسے وَأَنَّ اللّٰهَ
سَمِيعٌ اور تحقیق خدا سننے والا ہے سخنان بد مشرکین کا عَلِيمٌ جاننے والا ہے انکی نیتوں اور اعتقادوں بد کا مراد اس سے مشرکین قریش ہیں
کہ انہوں نے اپنے حال کو کہ بت پرستی کرتے تھے اور مردار کو کہاتے تھے اب پیغمبر خدا سے دشمنی کر کے اور قطع رحم کر کے اور قرآن کی تکذیب کر کے اور مومنین کی
خونریزی کر کے اور ستم انکو آزار پہنچا کے اپنے حال کو جو پہلے تھا اسسے بدتر کر لیا ہے کہ پہلے تو فقط بت پرستی اور مردار خوری تھی اور اب اسپر یہ بڑھ گیا ہے مثل کفار
سابقین کہ کفر اور شرک پر گناہ تکذیب اور قتل انبیاء کا زیادہ کر کے مستحق عذاب کے ہوئے اور تمام اور ہیبائے سے اکھاڑے گئے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ فرمایا میرے والد ماجد فرماتے تھے کہ تحقیق خدا نے حکم حتمی کیا ہے کہ خدا تعالی اپنی نعمت عطا کی ہوئی کو بندہ سے نہیں چھینتا ہے یہانتک کہ
بندہ گناہ کرے کہ اسکے سبب سے مستحق عذاب کا ہو اور لم یک کی اصل لم یکون ہے واو لم کی جہت سے ساقط ہوا ہے اور نون کثرت استعمال کی وجہ سے اسکو
کہ ساقط ہوا اور واسطے تاکید کے خدا تعالی مکرر فرماتا ہے كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ عادت کفار قریش کی مانند عادت لوگوں فرعون کے ہے
تیری جھٹلانے میں اے محمد کہ جیسے وہ انبیاء کو جھٹلاتے تھے ویسے ہی یہ تجھکو جھٹلاتے ہیں وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ اور مانند عادت ان لوگوں کی ہے کہ وہ
پہلے انسے تھے عاد اور ثمود کہ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ جھٹلایا انہوں نے اور تکذیب کی جیسی قریش ساتھ نشانیوں قدرت پروردگار اپنے کی فَأَهْلَكْنَاهُم

بِذُنُوبِهِمْ پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو بدلے انکے گناہون کے وَاَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ اور ڈبو دیا ہمنے لوگون فرعون کے کو
دریا مین وَكُلٌّ اور ہرایک اُن لوگون مین سے كَانُوا ظَالِمِينَ تھے وہ ظلم کرنیوالے اپنے نفسون پر بسبب کفر اور گناہون کے کہ اپنے تئین
اُنہون نے عذاب مین گرفتار کیا اور ذکر آل فرعون کو خدا نے مکرر فرمایا ہے اسواسطے کہ پہلے سے تو مراد اُنکی حال کا بیان ہے مستحق ہونا اُنکا عذاب
آخرت کا ہے اور دوسرے سے مراد مستحق ہونا عذاب دنیا کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے سے تو مراد مشابہ کرنا اُنکے حال کا فرعون کے حال سے تکذیب کیا
ہے اور دوسرے سے مراد مشابہ کرنا انکے حال کا بیخ کنی سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے سے مراد گرفتار کرنا اُنکا عذاب مین ہے اور دوسرے سے مراد کیفیت
عذاب ہے اور اب خدا تعالی اِن لوگونکی مذمت مین فرماتا ہے کہ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ تحقیق بدتر زمین پر چلنے والونکے نزدیک
خدا کی الَّذِينَ كَفَرُوا وہ لوگ ہین کہ کفر کیا ہے اُنہون نے مثل ابوجہل اور عتبہ وغیرہ قریش کی یا مانند منکران یہود کے مثل کعب بن اشرف
اور حی بن اخطب وغیرہ کے فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ پس وہ نہین ایمان لاتے ہین جب ایسا حال ہے اُنکا اے محمد تو اُنسے توقع ایمان کی مت رکھ
اور خاطر اپنی اُنکے سبب سے پریشان مت کر اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد اُن لوگون سے بنی امیہ ہین اسواسطے کہ وہ بدتر مخلوقات
خدا کی ہین اور فاہم کی عاطفہ ہے اور عطف جملہ کا جملہ پر ہے اور کہتے ہین کہ یہود ان بنی قریظہ سے جناب سرور صلعم نے عہد لیا تھا کہ سرور کے
دشمنون کی حمایت نکرینگے لیکن اُنہون نے عہد کو توڑ ڈالا کہ جنگ بدر مین مشرکین کی کمک اُنہون نے ہتھیارون سے کی اور بعد اسکے سرور سے
سے کہا کہ ہم عہد کو بھول گئے تھے اور پھر عہد کیا اور اُسکو بھی توڑا کہ بروز جنگ خندق ابوسفیان سے اتفاق کر کے اُسکی مدد کرنیکو آئے اسمقام
کا خدا تعالی ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ وہ لوگ کہ عہد لیا ہے تو نے اُنسے اے محمد صلعم یعنی بنی قریظہ سے
ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ پھر توڑتے ہین وہ عہد اپنے کو فِي كُلِّ مَرَّةٍ بیچ ہر مرتبہ کہ عہد کیا ہے وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ اور
وہ نہین پرہیز کرتے ہین عہد کو توڑنے سے اور نہین ڈرتے ہین اس خیانت کو عذاب سے فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ پس اگر پاوے تو اُن کو
بیچ لڑائی کے فَشَرِّدْ بِهِمْ پس بھگا دے اور متفرق کر دے تو بسبب اُنکے مَنْ خَلْفَهُمْ اُن لوگونکو کہ پیچھے اُنکے ہین یعنی تو اُن کو
زخمی اور قتل کر کے بھگا دے اور متفرق ہوئے اُن لوگونکو جو اُنکے پیچھے ہین اور وہ دشمن تمہارے ہین کہ اُنکے مارنے سے پہلون کو تیرے ہیبت ہوجاویگی لَعَلَّهُمْ
يَذَّكَّرُونَ وہ بہاگنے والے نصیحت پکڑین اور پھر کوئی عہد کو توڑنیکی جرات نکرے اور ارادہ جنگ کا نکرے اور اِمّا اصل مین ان شرطیہ ہے ما اُسکی اوپر زیادہ کیا گیا
ہے وَإِمَّا تَخَافَنَّ اور اگر خوف کرے تو مِنْ قَوْمٍ کسی قوم سے یعنی اندیشہ کرے تو اور پاوے تو خِيَانَةً خیانت کو اُنسے کہ وہ عہد کو
توڑ ڈالین اور سمجھ اُسکی علامات سے معلوم ہو جاوے تو فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ پس ڈالدے تو طرف اُنکی عہد اُنکا عَلٰى سَوَاءٍ اوپر برابری کے یعنی
لڑائی سے پہلے اُنکو کہدے کہ مین نے بھی عہد تمہارا باطل کیا اور مین اب اِس عہد پر نہین ہون جیسے کہ تم نہین ہو اور اگر بدون توڑنے عہد کے تو اُنکا تو
یہ ایک خیانت ہوگی کہ تو با وجود عہد کے … پھر اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ تحقیق خدا نہین دوست رکھتا ہے خیانت کرنیوالون کو کہ ع ١٠
عہد اپنے قایم نہ رکھین … اب خدا تعالی لڑائی کے واسطے سامان کرنے اور آمادہ ہونیکو فرماتا ہے کہ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اور نہ گمان کرین وے کہ
اُن لوگون نے کافر ہوئے ہین کہ سَبَقُوا سبقت لیگئے ہین وہ عذاب پر کہ ہم کو وہ عذاب کرنے دیوین اور مراد اُنسے بھاگ گئے بدر کے مین یا توڑنیوالے
عہد کا اور فرماتا ہے کہ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ تحقیق وہ نہ عاجز کرسکینگے ہمکو عذاب کرنیسے یعنی اگر ہم اُنکو عذاب کرنا چاہین تو وہ ہمکو مانع نہین ہو سکتے
اور ولا تحسبن کو ابن عامر اور ابوجعفر اور حمزہ اور حفص نے یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ یعنی نگمان کرین وہ کفار یہ کہ ہم اُنکے عذاب کرنے سے عاجز ہین اور
انہم لا یعجزون کی ہمزہ کو ابن عامر نے مفتوح پڑھا ہے اور باقیون نے مکسور اور یعجزون بفتح نون ہے اور بکسر نون بھی ہو سکتا ہے بحذف یا اور فرماتا ہے
خدا کہ وَأَعِدُّوا لَهُمْ اور تیار کرو تم اے مومنین واسطے اُن کفار کے جو کہ بدر سے بھاگ گئے ہین یا جنہون نے کہ عہد توڑا ہے مَا اسْتَطَعْتُمْ
مِنْ قُوَّةٍ جو کچھ کہ کر سکتے ہو تم قوت سے یعنی جو سامان لڑائی کا کہ تم سے ہو سکے مثل تیر اور نیزہ اور شمشیر کے سب تیار کر دیا قلعہ بناؤ اور اعتماد خدا کی

عنایت پر کرو وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ اور تیار کرو تم بندھے ہوئے گھوڑے واسطے جہاد کے اپنی سرحد پر کہ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ ڈراؤ تم
ساتھ اس سامان کے عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ دشمنان خدا کو اور دشمنون اپنے کو کہ وہ مکہ والے کفار ہین وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ اور
اورون کو سوائے اُن کفار مکہ کے کہ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ نہین جانتے ہو تم اُنکو اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ خدا جانتا ہی اُنکو کہ وہ منافق ہین کہ ظاہر مین
نماز پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین اور کلمہ شہادت پڑھتے ہین سو اسطرح تو کیا جانے کہ یہ کافر ہین اور اپنے دلون مین کفر رکھتے ہین خدا تعالی جانتا ہی کہ وہ
کیا فی الضمیر سے اطلاع رکھتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ بنی قریظہ مراد ہین یا فارس کے لوگ یا جمیع کفار اور تم ہون تو اور کسی نے یعقوب سے مستند پر
اور آخرین کا عطف لکم کی ہم پر ہی اور فرماتا ہی کہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی شے سے
راہ خدا کی جہاد کے سامان مین تو يُوَفَّ اِلَيْكُمْ پورا کیا جائیگا وہ طرف تمہارے اور تمام اور کامل پایا جائیگا تم کو ثواب اُس کا وَاَنْتُمْ
لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم نہ ظلم کیے جاؤگے کہ تمہارے ثواب مین کسیطرح کمی کیجاوے ایسا ہرگز نہو گا وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ اور اگر رغبت
اور میل کرین وہ کفار واسطے صلح کے کہ تجھسے وہ صلح کرنا چاہین تو فَاجْنَحْ لَهَا پس رغبت اور میل کر تو واسطے اُس صلح کے وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
اور توکل کر تو اوپر خدا کی اور خوف اس امر کا مت کر تو کہ انہون نے مکر اور حیلہ سے صلح کی ہی اسواسطے کہ خدا تیرا نگہبان ہی انکے مکر سے اور ابوبکر نے سلم کو
بکسرسین پڑھا ہی اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہی اُنکی باتون کا الْعَلِيْمُ جاننے والا ہی اُنکی نیتون کا کہ اگر یہ صلح انکی
فریب ہی تو وبال اسکا انکو ہی پہنچے گا اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اور اگر ارادہ کرین وہ کفار اَنْ يَّخْدَعُوْكَ یہ کہ مکر کرین وہ
اور صلح کرکے تجھکو جہاد سے باز رکھین تو فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ پس تحقیق کافی ہی تجھکو خدا مفسدون کا برائیون هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ
وہ خدا وہ شخص ہی کہ جسنے قوت دی ہی تجھکو ساتھ نصرت اپنی کے ملائک کو تیری مدد کیواسطے بھیجکر وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ اور ساتھ مومنین کے کہ وہ علی بن
ابیطالب ہی کہ کبھی جہاد سے بھاگا نہین ہی اور لڑائیان سر کی ہین اور لفظ جمع کا واسطے تعظیم کے ہی اور ایک شخص کیواسطے صیغہ جمع کا قرآن مین بہت آیا
ہی اور علی کی تاکید کرنیکو تائید کرتی ہی وہ روایت کہ جو تفسیر در منثور مین ابو ہریرہ سے ہی کہ عرش پر خدا نے لکھا ہی لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی و
محمد عبدی ایدتہ بعلی یعنی نہین ہی کوئی معبود سوای میرے کہ یکتا ہون مین نہین ہی کوئی شریک واسطے میرے اور محمد بندہ میرا ہی قوت دی ہی مینے اسکو ساتھ علی
کے اور اکثر مفسرین ظاہر لفظ کا اعتبار سے کہتے ہین کہ مومنین سے مراد انصار ہین وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ اور الفت دی خدا نے درمیان دلون
اُن مومنین کے اور کہتے ہین کہ مراد اُنسے اوس اور خزرج ہین کہ یہ دونو فرقہ عرب کے سالہا سے درمیان آپس مین عداوت رکھتے تھے اور کشت و خون آپسمین
کرتے تھے جب مسلمان ہوے تو آپسمین اُنکے الفت ہوگئی اور اگرچہ مومنین سے مراد اوس اور خزرج لیتے ہین لیکن قرآن مین مطلق مومنین کا ذکر ہی اس سے یہ معلوم
ہوا کہ علی کیطرف والے آدمی مومن تھے اور یا جنگ جمل مین عایشہ کیطرف والے لوگ اور جنگ صفین مین معاویہ کیطرف کے لوگ اور خوارج مومن نہ تھے
اسواسطے کہ انکے دلون مین الفت نہ تھی اور ایک دوسرے کو قتل کرتا تھا لیکن یہ تو نہین ہو سکتا کہ علی کیطرف والے مومنین ہین سو نہون اسواسطے کہ مسند مین
امام اہلسنت کے یعنی مسند مین احمد حنبل کے روایت ہی کہ جو قرآن مین ایسی آیت ہی کہ اسمین خدا تعالی مومنین کیطرف خطاب کرتا ہے تو راس اور
رئیس مومنین کی ذات علی بن ابیطالب ہین پس جبکہ تحقیق ہین کہ علی سردار مومنین کے ہوئے تو جو لوگ کہ بخلوص اعتقاد علی کی پیروی کرتے تھے اور
علی کے تابعین ہین سو تھے البتہ وہ مومن تھے اور فرماتا ہی خدا کہ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا اگر خرچ کرتا تو اے پیغمبر کہ جو کچھ
زمین کے ہے سب کو یعنی جو کہ زمین مین مال اور دولت ہی اگر تو اس سب کو خرچ کرتا ان مومنین کی الفت دینے مین تو مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
نہ الفت دے سکتا تو درمیان دلون انکے کی اور تجھکو انکے دلون مین الفت دینے کی ہرگز قدرت نہ تھی کہ وہ اسلام سے پہلے بہت کینہ اپنے دلون مین رکھتے تھے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اور لیکن خدا نے الفت دی درمیان انکے اپنی حکمت سے اِنَّهٗ عَزِيْزٌ تحقیق کہ وہ غالب
حَكِيْمٌ حکمت والا ہی موافق مصلحت اور حکمت کے کام کرتا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ اے پیغمبر کفایت کرتا ہی تجھکو خدا

ع

ع ۴

وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور وہ شخص کہ پیروی کری تیری مومنین مین سی اس سی معلوم ہوا کہ جتنے رسولخدا کی پیروی کی ہی
وہ مومن ہین اسواسطے کہ یہان بیان کیواسطے ہے اور جتنے رسولخدا کا کہنا نمانا اور حضرت پر اعتراض کیا وہ مومنین مین سی نہین ہے بعضے کہتے ہین
کہ یہ آیت جنگ بدر سی پہلے نازل ہوئی ہی اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین لکہا ہی کہ مراد مومنین سی اس آیت مین علی بن ابیطالب ہین اسواسطے کہ
نصرت رسولخدا صلعم کی سب جہادون مین جو کچہہ علی سی ہوئی وہ کسی سی وقوع مین نہین آئی بلکہ جو نامی صحابہ مشہور تہے وہ اکثر جہادون مین سے
بہاگا کرتے تہی اور ان دو نو امرون پر روایات سنی اور شیعہ کی دلالت کرتی ہین اور حافظ ابونعیم نے جو کہ عالم اور محدث اہلسنت کا ہی
حلیۃ الاولیاء مین روایت کی ہی کہ یہ آیت علی کی شان مین نازل ہوئی ہی اور حق یہ ہے کہ اگر علی نہوتے تو اسلام کی ترقی کیونکر ہوتی کہ
کہ صحابہ تو جہادون مین سی بہاگ جاتے تہی اور علی لڑائی کو سر کرتے تہی مثل احد اور خیبر اور دیگر غزوات کے ؎ گر نبودی دست حیدر ذوالفقار
کی شدی اللہ اکبر آشکار اور فرماتا ہی خدا کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ رغبت دلا تو اور برانگیختہ
کر تو مومنین کو عَلَى الْقِتَالِ اوپر لڑائی کفار کے کہ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اگر ہوین تم مین سی عِشْرُوْنَ بیس مرد صَابِرُوْنَ
صبر کرنیوالے تکلیفون پر يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ غالب ہوینگے وہ دوسو کو یعنی بیس آدمی دوسو آدمی سی بہاگین نہین بلکہ انکے مقابلہ مین
صبر کرین ہمراہ غلبہ سی حملہ کرتا ہے اور یہ حکم ابتدائی اسلام مین تہا جب مسلمانونکی کثرت ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ
يَّغْلِبُوْا اَلْفًا اور اگر ہوین تم مین سی سو تو غالب ہوینگے ایک ہزار پر مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ان لوگون سی کہ کفر کیا ہی انہون نے
یعنی یہ غالب ہونا تمہارا اور مغلوب ہونا انکا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ کفار قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ایسی قوم ہین کہ
نہین سمجہتے ہین اور نہین جانتے ہین خدا کو اور روز جزا کو اور اعتقاد دوزخ اور بہشت کا نہین رکہتے ہین کہ دوزخ کی خوف سی اور بہشت
کی طمع سی جہاد کرین اور ثابت قدم رہین اس سبب سی مقابلہ کیوقت ثابت قدم نہین رہتے اور صبر نہین کرتے اور کہتے ہین کہ بعد
نازل ہونے اس آیت کے مومنین اندیشناک ہوئے کہ ایک آدمی دس آدمیون سے کیونکر لڑے اور نہایت گران معلوم ہوا خدا تعالی
نے اس آیت کو منسوخ کیا اور واسطے تسلی مومنین کے یہ آیت نازل کی کہ اَلْئٰنَ اب خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ تخفیف کی
خدا نے وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا اور جانا کہ تحقیق بیچ تمہارے سستی اور ناتوانی ہی فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ پس اگر ہوین
تم مین سی سو آدمی صبر کرنیوالے تو يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ غالب ہون وہ دوسو کو یعنی ایک شخص تم مین سی دو کے مقابلہ مین صبر کرے اور
بہاگے نہین وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ اور اگر ہوین تم مین سی ہزار آدمی تو يَغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ غالب ہوینگے دو ہزار آدمیون پر بِاِذْنِ
اللّٰهِ ساتہ اذن خدا کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور خدا ہمراہ صبر کرنیوالونکے ہی اور حکم پہلی آیت کا اسوقت تہا کہ مسلمان تہوڑے
تہی اور جب بہت ہو گئے تو خدا تعالی نے اس آیت کے حکم سی تخفیف دی اور یغلبوا اگرچہ لفظ خبر کا ہی لیکن مراد اس سی امر ہے دونو جگہ اور
مراد غلبہ سی یہان غالب ہونا نہین ہی بلکہ مطلب غلبہ سی یہان ثبات ہی یعنی ایک آدمی دو کے مقابلہ مین سی بہاگے نہین اور بعضی تفسیر مین لکہا ہی
کہ حکم پہلی آیت کا اس آیت کے حکم سی منسوخ نہین ہی اور سبب اسکا یہ ہے کہ رسولخدا صلعم نے امیر حمزہ کو مع تیس سوارون کے ابوجہل
کے لشکر پر بہیجا کہ ہمراہ اسکے تین سو سوار تہے جب لڑائی ہوئی تو مسلمانونکو بہت مشقت ہوئی حقتعالی نے تخفیف کی آیت نازل کی اور فرمایا کہ
ایک شخص دو سی نہ بہاگے اور کہتے ہین کہ بروز جنگ بدر ستر کفار قید ہو گئے حضرت نے انکے مقدمہ مین اصحاب سے مشورہ کیا ابوبکر نے کہا
کہ یا رسولخدا یہ تیری قوم کے آدمی ہین اور چہوٹے اور بڑے انکے تیرے رشتہ دار ہین ان سی فدیہ لیکر چہوڑ دیجے کہ کسی روز ایمان کو قبول کرینگے
اور یہ فدیہ تیرے اصحاب کی قوت اور مدد ہوگی عمر نے کہا کہ یا رسولخدا یہ لوگ پیشوا مشرکون کے ہین اور تجہکو انہون نے تیرے شہر سے
باہر نکالا ہی پس ان پر رحم مت کر اور حکم کر کہ سب کی گردن مارین عقیل کو علی کے سپرد کر کہ اسکو قتل کرے اور عباس کو میرے سپرد کر کہ

مین اسکو قتل کرون ہر ایک کو ہر ایک کے رشتہ دار کے سپرد کرا اور انصار مین سے سعد بن معاذ نے کہا کہ انکو ایک جنگل مین ڈالکر اور لکڑیان لگا کر پھونکدو سب کو آگ
مین جلادو حضرت نے فرمایا کہ امر اسکا تین صورت سے خالی نہین ہے یا تو یہ اسلام کو قبول کرین یا انکو قتل کردیا انسے فدیہ لو خلاصہ یہ ہے کہ فدیہ لینا
انسے اختیار کیا اور دوسرے روز جناب رسولخدا کو دیکھا کہ دلتنگ اور غضبناک بیٹھے ہین ابوبکر نے سبقت کر کے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ تیرے اور تیرے
یارونکی طمع سے فدیہ لینے مین عذاب خدا کا ایسا نزدیک تھا جیسے کہ یہ درخت جو کھڑا ہے نزدیک ہمارے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ نہین لایق ہے واسطے کسی پیغمبر کے اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى یہ کہ ہووین واسطے اسکے قیدی کہ انسے فدیہ لیوے
حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ یہانتک کہ بہت خونریزی کرے بیچ زمین کے کہ یہ امر سبب قلت اور ذلت کفار کا اور باعث ظہور عزت اور
شوکت اہل اسلام کا ہے اور ابوجعفر اسرٰی کا اساریٰ پڑھتے ہے اور اہل کوفہ نے ان یکون کو ان تکون پڑھا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ تُرِيْدُوْنَ
عَرَضَ الدُّنْيَا ارادہ کرتے ہو تم اور چاہتے ہو مال و اسباب دنیا کو کہ فدیہ لیکر اپنے تصرف مین لاؤ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ اور خدا
ارادہ کرتا ہے آخرت کو یعنی اسکے ثواب کو کہ ہمیشہ کو وہ تمہارے واسطے ہے اور مال و اسباب دنیا کا چندروزہ ہے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور خدا
غالب ہے کہ اپنے دوستون کو دشمنون پر فتح دیوے حَكِيْمٌ حکمت والا ہے کہ جو کچھ بندون کے ساتھ کرتا ہے فدیہ کا منع کرنا اور قتل کا حکم دینا
سب موافق مصلحت کے ہے اور اس آیت مین عتاب ابوبکر پر ہے کہ فدیہ لینے کا مشورہ انہون نے دیا تھا اور رسولخدا تو دونو امر مین خاموش
تھے اور فرماتا ہے خدا کہ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ اگر نہوتا لکھا ہوا خدا کیطرف سے لوح محفوظ مین اور خدا کا حکم کیا ہوا کہ سَبَقَ پہلے ہو لیا ہے
اور یہ ہے مالعنت صریح کے عذاب نکرے کسی پر اور یہ ہے کہ فدیہ کا کہانا جو لوح محفوظ مین مباح لکھا ہے پہونچتا تو لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ فِيهِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ البتہ پہونچتا تم کو بیچ اس چیز کے کہ لیا ہے تمنے عذاب بڑا یعنی فدیہ کے لینے مین تم کو بڑا عذاب پہونچتا کنز العرفان مین لکہا ہے کہ خدا تعالی نے
رسولخدا کو قتل کرنے اور فدیہ لینے مین اختیار دیا تھا اصحاب نے طمع سے فدیہ کو انسے لیکر انکو چھوڑ دیا اور خون سے انکے درگذرے اور فدیہ ہر ایک
سے چالیس اوقیہ لئے مگر عباس سے سو اوقیہ لیا اور ایک اوقیہ چالیس مثقال کی وزن کا اور سونے کا ہوتا ہے اور مثقال تخمیناً تین ماشہ اور تین رتی
وزن ہوتا ہے اور حضرت عباس مکہ سے قریش کے ہمراہ ہو کر مسلمانون سے لڑنے کو آئے تھے اور چالیس اوقیہ طلا اپنے واسطے خرچ خوراک کفار قریش
لیکے اپنے گھر سے لیکر نکلے تھے ہنوز اس طلا کی صرف کرنیکی نوبت نہ پہنچی تھی کہ کفار کو شکست ہوگئی اور وہ چالیس اوقیہ طلا تو عباس کا غنیمت
مین مسلمانونکے ہاتھ آیا جب اسیرون کا رہا کرنا فدیہ لیکر قرار پایا تو ہر ایک کافر قریشی سے فدیہ لیتے تھے اور اسکو رہائی دیتے تھے رسولخدا صلعم نے عباس
اور عقیل اور نوفل بن الحرث بن عبد المطلب کو بھی طلب کیا اور حضرت عباس سے کہا کہ تم بھی اپنا فدیہ دو عباس نے کہا کہ اے محمد مین تو مسلمان
ہو گیا تھا یہ قریش زبردستی کر کے مجھکو ہمراہ اپنے لائے ہین جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جیسے تم مسلمان ہو خدا انکو خوب جانتا ہے لیکن بدون ادا
کرنے فدیہ کے نجات تم کو نہوگی اپنا فدیہ دو اور اپنے دونو بھتیجون عقیل اور نوفل کا فدیہ دو عباس نے کہا کہ چالیس اوقیہ طلا میرا جو مسلمانون نے
لوٹ لیا ہے اسمین میرا فدیہ سمجھ لے رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ وہ تو مال غنیمت ہے کہ خدا نے ہمکو دلوایا ہے وہ فدیہ مین محسوب نہین ہو سکتا فدیہ لیوے
اور کہین سے لاؤ عباس نے کہا کہ اے محمد تو چاہتا ہے کہ چچا تیرا فقیرونکی طرح در در گدائی کرے اور ہر ایک کے روبرو ہاتھ پھیلا کے بھیک مانگے اور فدیہ
اسطرح سے بہم پہونچا کر ادا کرے مین اسقدر مال کہانسے لاؤن رسولخدا نے فرمایا کہ وہ مال کہان ہے کہ جسوقت کہ تم روانہ ہوتے تھے تو اپنی زوجہ
ام الفضل کے سپرد تمنے کیا تھا اور زوجہ سے اپنی اسوقت یہ کہا تھا کہ اگر مجھپر کوئی حادثہ پڑے اور مر جاؤن تو اسمین سے اسقدر مال تو میرے فرزند
عبد اللہ اور عبید اللہ اور قثم کو دینا اور اسقدر تو لینا عباس نے یہ سنکر کہا کہ مین نے تو شب کو یہ مال پوشیدہ اسکو دیا تھا اور پوشیدہ اس سے
کہا تھا کسی کو اس امر کی خبر نتھی تجھکو کسنے خبر دی ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو خدا نے خبر دی ہے اسوقت عباس نے حضرت کو سچا پیغمبر جانکر
کلمہ شہادت پڑھا اور اسلام کو قبول کیا اور قریب اس مضمون کے حضرت صادق علیہ السلام سے کافی مین روایت ہے اور بعضی روایتین

آیا ہے کہ عباس فدیہ نہ دینے کیواسطے ظاہر مین مسلمان ہوگئے تھے اور اپنی زوجہ ام الفضل کے لانیکو اسطے کہ مکہ جانیکی حضرت سے اجازت لی اور وہین ٹہر
ٹہرا یا کہ مکہ مین پہنچکر پھر کافر ہو جاؤنگا اور مدینہ مین نہ آؤنگا جبرئیل نے رسولخدا صلعم سے یہہ حال اُنکی نیت کا بیان کیا رسولخدا نے عباس کو بلا کر
کہا کہ تمنے اپنے دل مین یہہ ٹہرایا ہے کہ پھر کافر ہو جاؤنگا اب فدیہ دو یا قیدمین ہو جبتک کہ تہ دل سے ایمان نہ لاؤ اُسوقت عباس نے یقین کیا
کہ یہہ وہ تو خبرین سوائے خدا کے اور کسی کے کان تک نہین پہنچی ہین اور کسی کو معلوم نہین ان خبرونکو بیشک پیغمبر سے خدا نے ظاہر کر دیا ہے اور
یہہ سچا پیغمبر ہے اور دین اسکا سچا ہے تب حضرت عباس ایمان لائے اور کہتے ہین کہ جسوقت فدیہ لینے کے مشورہ پر عتاب ہوا تو اصحاب بہت
ہراسان ہوئے اور جبکہ یہ اسیرون سے وصول ہوا تو اصحاب نے فدیہ لینے سے پرہیز کیا اُسوقت خدا تعالی نے آیت نازل کی اور فرمایا کہ فدیہ
کو لیلو کہ وہ تمپر حلال ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ پس کہاؤ تم اُس چیز مین سے کہ غنیمت مین لیا ہے تمنے فدیہ کو اسواسطے کہ وہ بھی
مال غنیمت ہی مین داخل ہے پس کہاؤ تم اُسکو حَلٰلًا طَيِّبًا حلال پاکیزہ اور یہہ حال واقع ہوا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا
سے کہ خدا کے احکام کی مخالفت نکرو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے اس گناہ کو کہ وقت شرک کے واقع ہوا ہے رَّحِيْمٌ مہربان ع ۹ ۵
ہے کہ مباح کیا تمپر جو کچھ کہ تمنے کفار سے لیا ہے غنیمت اور فدیہ اور کہتے ہین کہ جب عباس ایمان لائے تو یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ کہہ تو واسطے اُن لوگون کے کہ بیچ ہاتھون تمہارے کے ہین مِّنَ
الْاَسْرٰۤى قیدیون مین سے اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ اگر جانیگا خدا اور دیکہیگا فِيْ قُلُوْبِكُمْ بیچ دلون تمہارے کے نیکی ایمان کو تو
خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ دیگا تمکو بہتر اُس چیز سے کہ لیا گیا ہے تمسے بطور فدیہ کے وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشش کریگا واسطے تمہارے
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہے گناہونکو جو کہ زمانہ شرک مین واقع ہوئے ہین رَّحِيْمٌ مہربان ہے کہ ایمان لانیوالونکے گناہونکو بخشتا ہے
اور حضرت سجاد علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم کے پاس کہین سے مال آیا حضرت نے عباس سے فرمایا کہ چادر اپنی بچہا اور اس مال مین سے
لے عباس نے چادر بچہا کر اُسمین سے خوب مال لیا جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ یہہ وہ ہے جو کہ خدا نے فرمایا ہے کہ اگر تمہارے دلونمین نیکی ایمان کی
دیکہیگا تو تمکو بہتر اُس سے دیگا جو کہ تمسے لیا گیا ہے اور کہتے ہین کہ عباس نے کہا کہ خدا تعالی نے مجہسے دو وعدے کئے تھے ایک تو یہہ کہ جو کچھ
مجہسے لیا ہے اُس سے بہتر مجھکو دیویگا اور دوسرے بخشنا گناہون کا پہلا وعدہ تو خدا تعالی نے وفا کیا کہ بیس غلام میرے ہین ہر ایک غلام میرے واسطے
بیس ہزار درہم کی تجارت کرتا ہے اور زمزم کی سقایت بھی مجھکو دی ہے کہ اُسکو نہایت دوست رکہتا ہون اور وعدہ دوسرا کہ مغفرت ہے امیدوار رکہتا
ہون کہ اُسکو بھی خدا وفا کریگا اور بخشیگا کہ خدا تعالی کریم ہے اور کریم وعدہ کے خلاف نہین کرتا ہے اور اب خدا تعالی اُن اسیرونکے مقدمہ مین
فرماتا ہے کہ جنسے فدیہ لیا تہا وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ اور اگر ارادہ کرین وہ قیدی خیانت تیری کا اے محمد کہ عہد کو توڑ ڈالین اور
تیرے دشمنونکی مدد کرین فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ پس تحقیق خیانت کی ہے انہون نے خدا کی پہلے اس سے کفر کیا اور عہد کو توڑ کے
یا کفار کے ہمراہ بدر مین آنکر تمہارے ساتھ لڑائی کرنیسے فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ پس قادر کیا اُسنے تجھکو اے محمد یعنی تجھکو اُنپر دیدی قوت اور قدرت
دی کہ بروز بدر تیرے ہاتھون مین وہ گرفتار ہوئے اور امکن اصل مین امکنک ہے ضمیر خطاب کی کہ مفعول فعل کا ہے محذوف ہو گیا ہے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
اور خدا جاننے والا ہے اُنکے حال کا حَكِيْمٌ حکمت والا کہ موافق مصلحت کے کرتا ہے جو کرتا ہے اور اب خدا تعالی حکم کرتا ہے مومنین کو آپس مین
دوستی کرنیکا اور کفار سے قطع کرنیکا اور آپس مین باعتبار ایمان کے وارث ہونیکا نہ باعتبار قرابت کے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہین اور ہجرت کی ہے انہون نے دوستی مین خدا اور رسول کے کہ اپنے وطن اصلی کو چھوڑ دیا اور مکہ سے مدینہ کو چلے گئے
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ اور جہاد کیا ہے انہون نے ساتھ مالون اپنے کے کہ مجاہدین محتاجین کی نفقہ مین دیا ہے وَاَنْفُسِهِمْ اور جہاد
کیا ہے انہون نے ساتھ جانون اپنی کہ کفار سے ہتیار کیے اپنی جانون کو انہون نے تکلیف دی ہے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے یہہ تو

ذکر مہاجرین کا ہی اور بعد اسکے خداتعالی انصار کا ذکر کرتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا اور وہ لوگ کہ جگہ دی ہی انہون نے مہاجرین کو اپنے شہر
مین جسوقت وہ بیوطن ہو کر انکے شہر مین آتے تھے وَّنَصَرُوْٓا اور نصرت کی انہون نے رسولخدا کی اُولٰٓئِكَ یہ لوگ کہ جنکا ذکر ہوا
ہی بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعض انکے دوست ہین بعض کے یہ آیت مہاجرین اور انصار کی تعریف مین ہی اور بیشک یہ لوگ ایسے
ہی تھے بلکہ بعضے انمین سے اولیاء کامل تھے لیکن چند آدمی انمین سے کہ جو بعد رسولخدا کے اپنے عہد پر قائم نرہے اور حقوق اہلبیت کے انہون نے غصب
کئے انکو ہم اچھا نہین جانتے اور جو بعضی روایتون مین آیا ہے کہ سوائے چار یا پانچ آدمیون کے کوئی انمین اچھا نتھا یہ روایت احادین سے ہے اسکا کچھ
اعتبار نہین ہی بلکہ اکثر انمین سے خوب تھے اور انکی خوبی مین کچھ شبہ نہین ہی اور اکثر روایتین بھی انکی خوبی پر دلالت کرتی ہین اور کہتے ہین کہ
جسوقت رسولخدا صلعم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ مین تشریف لائے تو درمیان مہاجرین کے آپسمین انکی مواخات کی یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی
کیا اور ایسے ہی درمیان انصار کے انکے باہم مواخات کی اور ایسے ہی درمیان مہاجرین اور انصار کے بس جو کوئی انمین سے مرجاتا تھا تو اسکا
برادر دینی وارث ہوتا تھا اور اسکا مال لیتا تھا اور اسکے قریبون کو کچھ نہ پہنچتا تھا بعد جنگ بدر کے خداتعالی نے آیہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ
اَوْلٰى بِبَعْضٍ کو نازل کیا تو وہ منسوخ ہوگیا اور قرابت کیجہت سے حصہ پانے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ ہجرت اور نصرت کیجہت سے ہر ایک کا ارث
دوسرے کا ہوتا تھا اور جسنے نہ ہجرت کی اور نہ نصرت کی تھی وہ وارث نہین ہوتا تھا اور نہ رشتہ دار وارث ہوتا تھا اور جبکہ خداتعالی نے
آیہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ کو نازل کیا تو وہ حکم منسوخ ہوگیا اور فرماتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور نہین
ہجرت کی ہی انہون نے کہ راہ خدا مین اپنے وطن کو انہون نے نہین چھوڑا ہے تو مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ نہین ہی واسطے
تمہارے دوستی انکی سے میراث مین مِّنْ شَيْءٍ کوئی چیز حَتّٰى يُهَاجِرُوْا یہانتک کہ ہجرت کرین وہ اور اپنے وطن کو چھوڑ کر
طرف دار الایمان کے روانہ ہون اور حمزہ نے ولایت کو بکسر واو پڑھا ہے وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ اور اگر نصرت طلب کرین تمسے وہ مومنین
کہ جنہون نے ہجرت نہین کی ہی اور مدد چاہین وہ تمسے فِي الدِّيْنِ بیچ دین کے کہ ان کفار سے لڑائی ہوتی ہو تو فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ
پس اوپر تمہارے نصرت کرنی ہی یعنی واجب ہی تمپر اسے تو سمین ایسی صورتمین مدد کرنی انکی اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ مگر اوپر اس قوم
کے بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ درمیان تمہارے اور درمیان انکے عہد ہی کہ اگر وہ ایمان لانیوالے جنہون نے ہجرت نہین کی ہی ان قوم
سے لڑتے ہون کہ جس سے تمنے عہد کیا ہی تو اسصورتمین انکی مدد نکرو اور ان کافرونسے لڑکر عہد کو مت توڑو وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور
خدا ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم بینا ہے اور دیکھنے والا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ شخص کہ کافر ہوئے ہین بَعْضُهُمْ اَوْ
لِيَآءُ بَعْضٍ بعض انکے دوست ہین بعض کے مدد کرنے مین یا میراث مین اِلَّا تَفْعَلُوْهُ اگر نکرو تم اسکو کہ ہمنے فرمایا ہے آپسمین دوستی کرنے کو
اور کفار سے قطع کرنیکو تو تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ ہوجاوے فتنہ بیچ زمین وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ اور فساد بڑا دین مین یعنی تم آپسمین
دوستی کرکے متفق نہوا اور ایک مومن دوسرے مومن کی مدد نکرے تو کفار خروج کرین اور بڑا فتنہ اور فساد برپا ہو اور پھر خداتعالی مومنین مہاجرین
اور ناصرین کی جزا کی خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور ہجرت کی انہون نے کہ خدا کی
پیغمبر کی دوستی مین انہون نے اپنے وطن کو چھوڑا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جہاد کیا انہون نے بیچ راہ خدا کے اور فرمانبرداری کی
آنکی کہ تادم واپسین ایمان پر اپنے درست ہے اور نبوت مین رسولخدا کی کبھی شک انہین کیا اور جہاد مین کفار کو قتل کرتے تھے اور مارے گئے انہون سے
قتل ہوتے تھے اور خالص واسطے خوشنودی خدا کے ہجرت کرتے تھے اور مراد اس سے مہاجرین ہین وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اور وہ لوگ
کہ جگہ دی ہی انہون نے مہاجرین کو اور مدد کی ہے انہون نے پیغمبر کے جہاد کفار مین اور مراد اس سے وہ انصار ہین جو کہ وقت مرگ اپنے ایمان
پر قایم رہے اُولٰٓئِكَ یہ وہی لوگ ہین هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ایمان لانیوالے حق اور راستی کے ساتھ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

واسطے انکے بخشش ہے اور روزی بزرگ کہ بہشت ہے اور مشقت ہی اور حقا مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ کہ ایمان
لائے مِن بَعْدُ بعد اسکے یعنی بعد صلح حدیبیہ کے وَهَاجَرُوا اور ہجرت کی ہی انہون نے وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ اور جہاد کیا ہی انہون
نے ہمراہ تمہارے ہو کر کفار سے فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ پس یہ لوگ تم مین سے ہین کہ مہاجرین اور انصار ہو تم اور حکم انکا وہ ہے کہ جو حکم تمہارا ہے
دوستی اور نصرت مین اگرچہ ایمان اور ہجرت انکی تمہارے ایمان اور ہجرت سے ہوتے ہے وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ اور
صاحبان خویشی بعض انکا سزاوار زیادہ ہے ساتھ بعض کے میراث اپنی مین اُن لوگون سے کہ آپس مین مواخات ہی مہاجرین اور انصار مین سے
فِي كِتَابِ اللَّهِ بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ مین یا قرآن مین یہ آیت ناسخ ہی اُس آیت کی کہ جو بسبب برادر دینی ہونے اور یا بسبب ہجرت
اور نصرت کے بعض آیت کے حکم سی میراث لیتے تھے اور اس آیت سے دلالت کی اس امر پر کہ قریب کے ہوتے بعید کو میراث مین سے کچھ دینا نہ چاہیے
پس بعید پہنچانے فریضہ کے جو کچھ باقی ہو وہ بھی اُس سے زیادہ قریب ہی کو پہنچانا چاہیے موافق حکم اس آیت کے اور اس آیت کے حکم سی عصبہ کو دینا
باطل ہو گیا اور جو لوگ کہ اس آیت کے حکم سے عصبہ کو مستثنی کرتے ہین قول انکا خلاف ظاہر کے ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ
جس وقت امیر المومنین علیہ السلام کا کوئی غلام مرجاتا تھا اور وہ اپنے کسی رشتہ دار کو چھوڑتا تھا تو حضرت علی اُسکے مال مین سے کچھ نہین لیتے تھے بلکہ اُسکے
قریبون کو دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ خدا ساتھ ہر چیز کے میراث دینے مین
قرابت کے جہت سے یا ہجرت اور نصرت اور مواخات کی جہت سے عَلِيمٌ عالم اور دانا ہے جو کچھ مقرر کرتا ہے پہلے سے اُسکی مصلحت کو خوب جانتا ہے

سُورَةُ التَّوْبَةِ یہ سورت مدنی ہی کہ مدینہ مین نازل ہوئی ہی اور اسمین ایک سو انتیس آیتین ہین اور بسم اللہ اس سورہ پر نہین ہے
اسواسطے کہ بسم اللہ واسطے امان اور رحمت کے ہوتی ہی اور یہ سورہ واسطے رفع امان کے ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ سورہ انفال اور
سورہ توبہ دونو ایک سورت ہی اسواسطے بسم اللہ اس سورہ توبہ پر نہین آئی اور بعض علمائے اہلسنت بھی یہی کہتے ہین اور ثواب ہی ان دونو
سورتونکے پڑھنیکا ایک ہی چنانچہ سورہ انفال کے اول مین گذر گیا ہی اور اس سورہ کو برات کہتے ہین کہ یعنی بیزاری ہی کفر اور نفاق سے اور توبہ بھی
کہتے ہین اسلیے کہ اسمین ذکر توبہ کا کی جگہ ہی اور فاضحہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ یہ سورت فضیحت کرنیوالی منافقین کی ہی اور مخزیہ بھی کہتے ہین کہ رسوا کرنیوالی منافقین کی ہے اور مقشقشہ بھی
کہتے ہین کہ پاک کرنیوالی نفاق سے ہے اور سورۃ العذاب بھی کہتے ہین کہ اسمین بحث عذاب کفار کی ہی اور مبعثرہ بھی کہتے ہین کہ یہ ویران کرنیوالی اور
زیر و زبر کرنیوالی کفار اور منافقین کی ہی اور مثیرہ بھی کہتے ہین کہ نکلنے اور بھاگنیوالے انکی ہی اور مثیرہ بھی کہتے ہین کہ برانگیختہ کرنیوالی انکے حال
کی ہی اور حافرہ بھی کہتے ہین کہ ڈہونڈنے اور پست کرنیوالی انکی ہی اور منکلہ بھی کہتے ہین کہ عقوبت کرنیوالی انکی ہی اور مدمدمہ بھی کہتے ہین کہ ہلاک کرنیوالی
انکی ہی اور منفرہ بھی کہتے ہین کہ بھگانیوالی انکی ہی اور بحوثہ بھی کہتے ہین کہ انکے حال کی بحث کرنیوالی ہی اور اس سورہ کے اول مین لوگ بسم اللہ
کے عوض اعوذ باللہ من النار ومن شر الکفار ومن غضب الجبار والعزۃ للہ پڑھتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین فرمایا کہ سورہ
برات کے اول کی آیتین بعد مراجعت فرمانے رسولخدا صلعم کے جنگ تبوک سے نازل ہوئی ہین سنہ نو ہجری مین اور جس وقت رسولخدا صلعم
نے مکہ کو فتح کیا تھا تو مشرکین کو اُس سال مین حج کرنے سے منع نہین کیا تھا اور عادت عرب کی یہ تھی کہ جن کپڑون مین وہ طواف کرتے تھے اسکو اپنے پاس
نہین رکھتے تھے بلکہ تصدق کر دیتے تھے اور جو کوئی مکہ مین آتا تھا وہ کسی سے کپڑا طلب کر کے اسمین طواف کرتا تھا اور پھر اسکو واپس کر دیتا تھا اور
اگر مستعار نہ آتا تھا تو کرایہ کو لیتا تھا اور اگر کرایہ کو بھی ہاتھ نہ آتا تھا اور اُسکے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا تو وہ برہنہ ہو کر طواف کرتا تھا اسیطرح ایک
عورت عرب کی خوبصورت مکہ مین طواف کیواسطے آئی اور اُسکے پاس ایک کپڑا تھا دوسرا کپڑا جو اُسنے تلاش کیا تو اُسکے ہاتھ نہ آیا نہ مستعار نہ کرایہ
کو لوگون نے اُس سے کہا کہ تو اپنے اس کپڑے مین طواف کر لے گی تو البتہ اسکو تصدق کر دیگی اُسنے کہا کہ کیونکر کرون تصدق کہ میرے پاس تو یہی ایک کپڑا
ہے پس برہنہ ہو کر اُسنے طواف کیا اور ستر پر ایک ہاتھ اپنا آگے رکھا اور دوسرا پیچھے رکھا لوگون نے اُسکو خوب دیکھا جب طواف سے فارغ ہوئی تو ایک

جماعت نے اسکی خواستگاری کی اُسنے کہا کہ مین شوہردار ہون اورجناب رسولخدا صلعم کی عادت تہی کہ سورہ برات کے نازل ہونیسے پہلے کسیسے
جنگ نہین کرتے تہے مگراس شخص سے کہ جو حضرت سے خود لڑے اور ارادہ لڑنیکا کرے اور خدا تعالےٰ نے بہی حکم کیا تہا کہ جو کوئی تمسے صلح کرے تو اُس سے
تم مت لڑو یہانتک کہ یہہ سورہ نازل ہوا اور حکم ہوا کہ مشرکین کو قتل کرو مگر اُن لوگونکو کہ بروز فتح مکہ اُنسے عہد ہوا تہا اُنسے مت لڑو کہ چار مہینے کی
اُنکو مہلت ہے اگر اس عرصہ مین وہ کفر اور نفاق کیطرف سے ایمان لاوین تو واسطے اُنکے بہتر ہے ورنہ وہ بہی قتل کئے جاوینگے اور وہ چار مہینے عید قربان کی دسوین
سے ربیع الثانی کی دسوین تک تہی اور حکم تہا کہ ان چار مہینونمین جہان چاہو رہو اور شیعہ اور سنی کے دونونکے یہان روایت ہے کہ رسولخدا صلعم
نے چالیس آیتین اول سے اس سورہ کی ابوبکر کو دیکر مع چالیس آدمیونکے مکہ کو روانہ کیا تاکہ زمانہ حج مین مشرکین کے درمیان آیتونکو لیجا کر پڑہے
ابوبکر ان آیتون کو لیکر وہانسے روانہ ہوئے بعد اسکے جبرئیل نازل ہوئے اور رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ خدا تعالیٰ بعد سلام کے حکم کرتا ہے کہ سورہ برات
کو کوئی نہین پہنچا سکتا مگر تو یا جو کوئی تجہسے ہووے رسولخدا صلعم نے علی بن ابیطالب کو بلا کر اور ناقہ عضبا پر سوار کرکے مکہ کو روانہ کیا اور فرمایا کہ ابوبکر
سے آیتونکو سورہ برات کی لیکر تو مشرکین کے روبرو پڑہ علی مرتضیٰ روانہ ہوئے اور آیتون کو سورہ برات کی ابوبکر سے لیکر جمرہ عقبی کے نزدیک کہڑے ہوکر
فرمایا کہ اے آدمیو مین رسول ہون رسولخدا کا تمہاری طرف اور سورہ برات کی آیتین پڑہین چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ**
وَرَسُوْلِهٖ بیزاری ہے خدا کی اور پیغمبر کیطرف سے **اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ** طرف اُن لوگونکے کہ عہد کیا ہے تمنے اے مسلمانو اُنسے **مِّنَ**
الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون مین سے اور براءۃ خبر ہے مبتداے محذوف کی یعنی ہذہ الایات براءۃ من اللہ ورسولہ اور حاصل اسکا یہ ہے کہ خدا اور رسول بیزار
ہین اُس عہد سے کہ تمنے مشرکین سے کیا ہے اسواسطے کہ اُنہون نے عہد کو توڑ ڈالا ہے اور جن لوگون نے عہد کو نہین توڑا تہا اُنکو خدا نے فرمایا ہے
کہ اُنسے تم بہی عہد کو نہ توڑو اور جن لوگون نے عہد کو توڑ ڈالا ہے اُنسے عہد نہین ہے اور چاہئے کہ اُنکو مہلت ہو چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ کہو تم اُن سے کہ
فَسِيْحُوْا پس سیر کرو تم اے مشرکین **فِى الْاَرْضِ** بیچ زمین کے آؤ تم اور جاؤ تم بیخوف ہوکر مسلمانون سے **اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ**
چار مہینے دسوین ذیحجہ سے ربیع الثانی کی دسوین تک اور حضرت علی نے کفار کو فرمایا کہ کوئی مرد اور عورت برہنہ ہوکر طواف نکرے اور نہ کوئی مشرک
طواف کرے مگر جس کسی سے کہ عہد لیا ہے پس مدت اسکی بہی چار مہینے ہین اور کہتے ہین کہ جسوقت علی نے سورہ برات کی آیات کو پڑہا تو مشرکین نے
کہا کہ اے علی ہم بہی تیرے اور تیرے چچا کے بیٹے کے عہد سے بیزار ہین اور عہد ہمارا تیغ اور نیزہ ہے اور جسوقت امیر المومنین ادائے رسالت سے فارغ
ہوئے تو حج کو ادا کرکے مدینہ مین تشریف لائے اور اب علی اور ابوبکر کے مرتبہ کو ملاحظہ کرنا چاہئے کہ خدا کے نزدیک ابوبکر چالیس آیتونکے ادا کرنے کی
لیاقت نہ رکہتے تہے تو تمام قرآن کی لیاقت کیونکر رکہین گے اور کسطرح خلیفہ حق ہو جاوینگے عاقل کیواسطے اسیقدر کفایت کرتا ہے واسطے لیاقت اور
عدم لیاقت علی اور ابوبکر کی اور رسولخدا جو بعلم نبوت جانتے تہے کہ بعد میرے علی کو خلافت سے کہ حق اُنکا ہے محروم رکہینگے اور ابوبکر کو اُسکی جگہ قائم
کرینگے اسواسطے حضرت نے واسطے اتمام حجت کے ایسا کیا کہ پہلے ابوبکر کو آیتین دیکر روانہ کیا اور اسکے بعد علی کو بہیجا کہ ابوبکر سے آیتین لیکر ادائے رسالت
کرے اور یہ سب بحکم خدا تہا کہ لوگون کو معلوم ہو کہ ابوبکر قابل اس منصب کے نہین ہے کہ بعد میرے لوگ اس امر کو یاد رکہین اور ابوبکر کو قابل خلافت
کے نسمجہین لیکن لوگون نے کل ارشاد رسولخدا صلعم کو پس پشت ڈالدیا اور حضرت کے فرمانے پر عمل نکیا اور دست اور واہی تاویلین کرکے اس
گناہ کو اپنے سے مدفوع جانا اور بعضی روایت جو کہ معاویہ کے زمانہ مین موضوع ہوئی ہین اہل سنت کی کتابون مین اسطرح کی بہی مرقوم ہین
کہ ابوبکر کو رسولخدا صلعم نے امیر حاج کیا تہا اور علی کو سورہ برات دیکر بہیجا تہا اور ابوبکر کو اس سورہ کی آیتین نہین دی تہین وہ معزول کیونکر ہوا
ہم کہتے ہین کہ پہلے ابوبکر کو سورہ برات کا دینا اور بعد اسکے علی کو رسولخدا کا حکم کرنا کہ ابوبکر سے لیکر تو ان آیتون کو پڑہکر سنا یہ اہل سنت کی بہت
کتابون مین لکہا ہے مثل تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر در منثور اور تفسیر کواشی اور ترمذی اور نسائی اور مسند حنبل اور کتب دار قطنی اور بیہقی وغیرہ
کے اور اگر ابوبکر امیر حاج تہے تو اُس امیری سے بہی معزول ہوئے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر در منثور اور کنز العمال اور جمع الجوامع وغیرہ

مین مذکور ہے کہ ابوبکر اُلٹے پھر کر چلے آئے اور کہا کہ یا رسول خدا کیا میرے مقدمہ مین کچھ نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ نہین تمہین خیر ہے لیکن جبرئیل
نے مجھسے کہا کہ یا تو اسکو تو پہنچا یا وہ شخص پہنچائے کہ وہ تجھسے ہو اب معلوم نہین کہ ابوبکر کو کس فضیلت سے خلیفہ کیا اور اگر اہل سنت کی کتابون کو
ملاحظہ کرو تو دیکھو کہ جو فضائل کہ علی کے لکھے ہین وہ کسی صحابے کے نہین ہین چنانچہ صاحب مسند حنبل اقرار کرتے ہین اور ابوبکر کے فضائل نہایت
قلیل ہین لیکن وہ بھی موضوع چنانچہ صاحب سفر السعادت کہتا ہے کہ جو کچھ ابوبکر کی شان مین ہے وہ سب موضوع ہے اور بڑی دلیل ابوبکر اور عمر
کی فضیلت کی اہل سنت کے نزدیک یہ ہے کہ ابوبکر اور عمر کے زمانہ مین اسلام بہت جاری ہوا اور اُنہون نے بہت شہر فتح کرکے لوگونکو
مسلمان کیا ہے اور علی نے تو ایک شہر بھی فتح نہین کیا بلکہ خلافت مین ہمیشہ مسلمانون سے ہی لڑتا رہا ہم کہتے ہین کہ اگر یہی امر موجب فضیلت
کا ہے تو علی بدرجہا افضل ہے سب صحابہ سے جسنے اسلام کی جڑ قائم اور استوار کردی رسول خدا صلعم کے زمانہ مین کفار پر جہاد کرکے جسوقت کہ ابوبکر اور عمر
وغیرہ سب بھاگ جاتے تھے جہاد مین سے گر نبودی دست حیدر ذوالفقار ؛ کے شدی اللہ اکبر آشکار ؛ اور جبکہ علی نے اسلام کو مضبوط
کردیا اور اُسکی تلوار سے لاکھون آدمی اسلام مین داخل ہوئے تو بعد اُسکے جو کوئی چاہے اُن مسلمانون کا رئیس بنکر حکمرانی کرے اور شیخین نے جو اپنے
زمانہ مین اسلام کو جاری کیا ہے یہ سعی اُنکے واسطے ترقی ریاست اپنے کے تھی کہ گھر مین بیٹھکر مسلمانون کو حکم جہاد کا دیتے تھے اور خود اُنکے ہمراہ نہین
جاتے تھے اور مسلمان سود غنیمت اور ترقی اسلام سمجھکر شہرونکو فتح کرتے تھے اور اُنکی ریاست مفت بڑہتی تھی اور رونق پکڑتی تھی اور یہی اُن کا
مکنون خاطر ابتدا سے تھا اور اگر مسلمانون کو جہاد کیواسطے نہ بھیجتے تو مسلمان اُنکو خلیفہ رسول کا ہیکو جانتے بلکہ اسیوقت معزول کردیتے اور کہتے
کہ یہ کیسا خلیفہ رسول کا ہے کہ مثل رسول کے حکم جہاد کا نہین دیتا ہے لیکن خود کہین لڑنیکو نہین گئے اور علی کے زمانہ مین جو شہر مفتوح نہوئے
یہ سب موجب عداوت اہل اسلام کا ہے علی سے کہ علی کو کبھی آرام سے بیٹھنے نہ دیا کبھی عائشہ اور طلحہ اور زبیر علی سے لڑے اور کبھی خوارج لڑے اور معاویہ ہمیشہ علی سے
جنگ کرتا رہا پہلے دشمن خانگی کو دفع کرلیتے تو بعد اُسکے کفار پر جہاد کرتے لیکن دشمنان خانگی نے تو تا دم واپسین چین سے نہین بیٹھنے دیا اور
اگر فضیلت منحصر اسی پر ہے کہ شہرون اور قلعونکو فتح کرے تو معاویہ اور یزید اور عبد الملک وغیرہ اہل اسلام نے بہت شہر اور قلعے فتح کیے ہین
چاہیے کہ یہ بھی افضل ہون علی سے اور کبھی فضیلت مین ابوبکر کے بیان کرتے ہین کہ رسول خدا نے اُسکو نماز پڑہانیکا حکم دیا تھا لیکن اُنکی ہی کتابون مین
لکھا ہے کہ جسوقت حضرت کو خبر ہوئی کہ ابوبکر نماز پڑہانیکو کھڑا ہوا ہے تو حضرت اُسی حالت بیماری مین تشریف لیگئے اور سب کو بیٹھکر نماز پڑہائی
ابوبکر کو پیچھے اپنے کرکے اس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا نے ابوبکر کو نماز پڑہانیکا حکم نہین دیا تھا بلکہ عائشہ نے کہدیا کہ میرا باپ نماز پڑہائے چنانچہ
روایتون مین آیا ہے اور یہ امامت نماز کوئی فضیلت ہے واسطے خلافت کے کہ جسکو اہل سنت کے نزدیک ہر لوطی اور کونی اور زانی کے پیچھے
پڑہ سکتے ہین اور اگر نماز پڑہانا فضیلت رکھتا تو رسول خدا کہ جو افضل الناس ہین وہ ابوبکر اور عبد الرحمن کے پیچھے کا ہیکو نماز پڑہتے چنانچہ اہل سنت
یہ بھی کہتے ہین کہ ان دونوکے پیچھے رسول خدا نے نماز پڑہی ہے نعوذ باللہ من ہذا الافترا اور اب خداتعالی عہد کے توڑنیوالونکی طرف خطاب
کرکے فرماتا ہے کہ وَاعْلَمُوْا اور جانو تم اے عہد کے توڑنیوالو کہ أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ تحقیق تم نہین عاجز کرنیوالے خدا کے ہو عذاب
دفع کرکے تمین اپنے سے ہر چند کہ تمکو مہلت دی ہے وَأَنَّ اللهَ مُخْزِي الْكَافِرِيْنَ اور جانو تم کہ تحقیق خدا رسوا کرنیوالا کافرونکا ہے دنیا مین
تو قتل اور اسیر کرکے اور آخرت مین آتش دوزخ سے جلاکر اور اب خداتعالی مشرکین کو اعلام کرتا ہے اپنی بیزاری کا اُنسے کہ اُنکو عذر باقی نہ
رہے اور فرماتا ہے کہ وَأَذَانٌ اور یہ اعلام اور خبر کرنی ہے مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا کے اور پیغمبر اُسکے کیطرف سے إِلَى النَّاسِ طرف
آدمیون کے کہ وہ کفار ہین يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ روز حج بزرگ کے کہ وہ دسوین تاریخ ذیحجہ کی ہے روز عید قربان کا اور روز حج اکبر اسکو اسواسطے
فرمایا ہے کہ اکثر افعال حج کے اسروز واقع ہوتے ہین اور بعضی روایتون مین جو اس حج کی اکبر ہونیکی اسطرحسے مرقوم ہے کہ اُس سال مین مسلمانون
اور مشرکون نے دونون نے حج کیا تھا اور بعد اُسکے کسی مشرک نے حج نہین کیا اور بعضی روایت صادقی مین یہ ہے کہ روز حج اکبر یوم النحر یعنی

روز عید قربان ہی اور حج اصغر سے مراد عمرہ ہے اور ایک شخص یحیی بن الجزار روایت کرتا ہے کہ مین نے علی علیہ السلام کو روز عید قربان ایک اونٹ پر
سوار دیکھا کہ مصلی کے یعنی عیدگاہ کیطرف کو جاتے تہے ایک شخص نے انکی اونٹ کی مہار کو پکڑکر پوچھا کہ روز حج اکبر کونسا روز ہے فرمایا کہ جسمین تو ہے
اندر تو ہی اور اذان کا عطف براءۃ پر ہے اور مضمون اعلام کا یہ ہے أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ تحقیق خدا بیزار ہے مشرکون سے اور
عہدون انکے سے وَرَسُولُهُ اور پیغمبر اسکا بہی بیزار ہے اور پہلی آیتین تو خبر تہی ثبوت براءت مین اور اس آیت مین اعلام ہی براءت
کا پر لازم نہ آئے اور یعقوب نے رسولہ کو منصوب پڑہا ہے اللہ پر عطف کرکے اور باقیون نے مرفوع پڑہا ہے بری کی ضمیر پر عطف کرکے اور ان کی
اور اسکے اسم کے محل پر عطف ہی اور ان اللہ بری با کی تقدیر مین ہی یعنی بان اللہ بری اور فرماتا ہی خدا کہ فَإِنْ تُبْتُمْ پس اگر توبہ کرو
تم کفر اور عہد سے تو فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے ایسے کا فرو وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ اور اگر پھر جاؤ تم توبہ سے اور کفر کو ترک نہ کرو تم تو
فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ پس جانو تم کہ تحقیق تم نہین عاجز کرنیوالے خدا کے ہو کہ اسکے ملک سے بہاگ جاؤ یا اسکا مقابلہ
کرسکو اور اس سے جنگ کرو اور اگر وہ چاہے تو ابہی تم سب مرجاؤ اور اگر عذاب کرنا چاہے تو کوئی اسکے عذاب کو دفع نہین کرسکتا ہی اور کوئی
سفارش کرکے بچا سکتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَبَشِّرِ اور خوشخبری دے تو اے محمد صلعم الَّذِينَ كَفَرُوا ان لوگونکو کہ کافر ہوے ہین وہ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ساتھ عذاب دردناک کے اور بشر کا عطف اذان کے معنی پر ہے اور تقدیر مین اذن و بشر ہے یعنی اعلام کرتو اور خوشخبری
دے تو ان لوگونکو کہ کافر ہوے ہین ساتھ عذاب دردناک کے إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مگر وہ لوگ کہ جنسے عہد کیا ہی تمنے
مشرکون مین سے مثل کنانہ اور بنی ضمیرہ کے کہ روز حدیبیہ انہون نے عہد کیا تہا ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا پہر نہین کم کیا ہے انہون نے
تمسے کسی چیز کو عہد کی شرطون مین سے وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا اور نہین پشتی اور مدد کی ہی انہون نے اوپر لڑنے تمہارے
کے کسی کو دشمنون تمہارے مین سے فَأَتِمُّوا پس تمام کرو تم اے مسلمانو إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ طرف انکے عہد انکے کو طرف مدت
انکی کے جو کہ عہد مین مقرر کی ہی إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ تحقیق خدا دوست رکہتا ہی پرہیزگارونکو اور وفا کرنا عہد کا بہی تقوی اور
پرہیزگاری مین سے ہے اور اب مشرکون کے مقدمہ مین فرماتا ہی کہ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ پس جس وقت کہ گذر جائین مہینے حرام
کہ وہ چار مہینے انکی مہلت کے ہین اور انسے لڑنا ان مہینونمین حرام ہی اور ذیحجہ کی دسوین سے ربیع الاخر کی دسوین تک ہین جب یہ چار مہینے
گذر جائین تو بعد اسکے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ پس قتل کرو تم ان مشرکین کو کہ جنسے تمنے عہد نہین کیا ہی اور جن مشرکین نے کہ عہد کو
توڑا ہے حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ جسجگہ کہ پاؤ تم انکو حرم مین یا حرم سے باہر مہینون حرام مین کہ وہ رجب ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم ہی یا سوا
انکے اور مہینونمین اور انسلاخ اصل مین جیونکی کہال ادہیڑنیکے معنے مین ہین اور استعمال اسکا نکلنے اور گذرنیکے معنی مین ہی پس خدا فرماتا ہی
قتل کرو تم مشرکون کو جسجگہ کہ پاؤ تم انکو وَخُذُوهُمْ اور پکڑو تم انکو گرفتاری وَاحْصُرُوهُمْ اور باندہ رکہو تم انکو اطواف
خانہ خدا سے اور مسلمانونکے شہرونمین پہرنے سے کہ نہ انکو طواف کعبہ کا کرنے دو اور نہ مسلمانونکے شہرونمین انکو پہرنے دو وَاقْعُدُوا لَهُمْ اور بیٹھو
تم واسطے انکے یعنی قتل اور قید کرنیکے واسطے كُلَّ مَرْصَدٍ ہر راہ پر اور جگہہ گہات کی پر یعنی راہین انپر بند کردو کہ شہرونمین پہیلنے نپائین اور کل
مرصد کو کوئی تو کہتا ہی کہ تقدیر اسکی علی کل مرصد ہی اور کوئی کہتا ہی کہ بکل مرصد ہی اور کوئی کہتا ہی کہ ظرف ہی بتقدیر حرف جر کی اسمین نہ چاہیے
اور فرماتا ہی خدا کہ فَإِنْ تَابُوا پس اگر توبہ کرین وہ مشرکین کفر اور شرک سے وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ اور قائم کرین
نماز کو اور دیوین وہ زکوۃ کو تو فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ پس خالی کردو تم رستہ انکا کہ انکو کچہ نکہو اور جسجگہ کہ وہ جائین انکو جانے دو إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہی گناہان گذشتہ کا رَحِيمٌ مہربان ہی ثواب کے دینے مین اور توبہ کے قبول کرنے مین اس آیت سے
معلوم ہوا کہ جو کوئی نماز نہین پڑہتا ہی بدون عذر کے اور زکوۃ کو ادا نہین کرتا ہے باوجود قدرت کے اسکو قتل کرنا چاہیے اور فرماتا ہی خدا کہ وَإِنْ

اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور اگر کوئی مشرکوں میں سے بعد گذرنے چار مہینے کے کہ جنکو قتل کرنا چاہئے اسْتَجَارَكَ پناہ چاہی تجھ سے اے محمد صلعم فَاَجِرْهُ
پس پناہ دے تو اسکو حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ یہانتک کہ سنے وہ کلام خدا کو تیرے پاس اور اسمین فکر اور تامل کرکے راہ حق کو پاوے ثُمَّ
پھر بعد اسکے یعنی بعد سننے قرآن کے اگر ایمان نہ لاوے تو اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ پہنچادے تو اسکو جاے امن اسکی کو کہ جسجگہ اسکا گھر ہے اور بعد اسکے
اس سے جنگ کر اور پناہ دیکر دغا سے اسکو قتل مت کر اور احد فاعل ہے فعل محذوف کا کہ تفسیر کرتا ہے اسکو استجارہ مذکور ذٰلِكَ یہ یعنی امان دینا
یا حکم امان کا دینا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ ایسی قوم ہین کہ نہین جانتے ہین وہ ایمان کی حقیقت کو اور نہین پہچانتے
ہین وہ خدا کو سبحان اللہ کیا رحم اور کرم ہے کہ فرماتا ہے کہ اگر کوئی مشرکوں میں سے پناہ چاہے تو اسکو پناہ دے تو تاکہ وہ قرآن کو سنکر ایمان لاوے اور
اگر ایمان نہ لاوے تو اسکی جگہ اسکو پہنچادے کہ کوئی تجھکو خائن اور دغاباز نہ کہے لیکن بعد اسکے پہنچنے کے تجھکو اختیار ہے چاہے تو اس سے جنگ کر اور
چاہے مت کر اور یہ کام ہمارا مشرکین پر بسبب انکی نادانی کے ہے اور فرماتا ہے كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ کیونکر ہو سکتا ہے واسطے
مشرکین کے عہد عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ نزدیک خدا کے اور نزدیک پیغمبر اسکے کہ جسوقت انہون نے غدر کیا اور عہد کو توڑا اِلَّا
الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مگر جن لوگون سے کہ عہد کیا ہے تمنے یعنی بنی ضمیرہ اور بنی کنانہ کہ رسول خدا نے انسے عہد کیا تھا عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
نزدیک مسجد الحرام کے حدیبیہ مین اور غدر انسے ظاہر نہین ہوا ہے فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ پس جبتک وہ سیدھے رہین واسطے تمہارے
اپنے عہد پر تو فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ پس سیدھے رہو تم بھی واسطے انکے یعنی اگر وہ عہد کو نہ توڑین تو تم بھی نہ توڑو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ
تحقیق خدا دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو جو کہ اپنے عہد پر ثابت رہتے ہین كَيْفَ کیونکر باقی رہین مشرک اپنے حال پر وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ
اور حال یہ ہے کہ اگر غالب ہین وہ اوپر تمہارے تو لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ نہ نگاہ رکھین وہ بیچ حق تمہارے کے اِلًّا حق قرابت کو یا سوگند
کو وَّلَا ذِمَّةً ط اور نہ ذمہ کو کہ عہد کو وفا کرین يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ راضی کرتے ہین وہ تمکو ساتھ منہون اپنے کے یعنی ساتھ
زبانون اپنی کے کہ وعدہ کرتے ہین وہ تم سے زبان سے ایمان اور طاعت کا وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ اور انکار کرتے ہین دل انکے یعنی زبان اور
دل انکے موافق نہین ہین وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ اور اکثر انکے باہر ہو جانیوالے ہین حکم سے سرکش ہین قبول کرنے ایمان سے اور کمتر انمین سے
یہ سبب بدنامی کے عہد کے توڑنے سے پرہیز کرتے ہین اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ خرید کیا یعنی بدلا ہے انہون نے ساتھ آیات خدا کے ثَمَنًا
قَلِيْلًا مول تھوڑا کو اور حقیر کو کہ وہ متاع دنیا ہے چندروزہ فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ط پس باز رکھا ہے انہون نے راہ خدا کی سے اِنَّهُمْ
سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تحقیق کہ وہ لوگ وہ ہین کہ بری ہے وہ چیز کہ ہین وہ عمل کرتے کہتے ہین کہ ابوسفیان نے بعضے آدمیونکو مشرکوں مین
دنیا کی طمع دیکر واسطے قتل مسلمانونکے جمع کیا اور انہون نے تکذیب کی آیات قرآن کی اور اسکو جھٹلایا اور مسلمانونکے قتل کے درپے ہوئے اور
لوگونکو راہ حج خانہ کعبہ سے منع کرتے تھے اور خدا فرماتا ہے کہ لَا يَرْقُبُوْنَ نہین نگاہ رکھتے ہین وہ مشرکین عہد کے توڑنیوالے فِيْ مُؤْمِنٍ
بیچ حق مومن کے اِلًّا قرابت یا سوگند کو وَّلَا ذِمَّةً اور نہ ذمہ کو کہ عہد کو وفا کرین وَاُولٰٓئِكَ اور یہ لوگ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ وہ ہی
حد سے گذرنیوالے ہین فَاِنْ تَابُوْا پس اگر توبہ کرین وہ کفر سے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور قائم کرین وہ نماز کو اور دیوین
وہ زکوٰۃ کو تو فَاِخْوَانُكُمْ پس بھائی تمہارے ہین وہ فِي الدِّيْنِ ط بیچ دین کے اور واسطے انکے ہے وہ کہ جو تمہارے واسطے ہے وَنُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ اور مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیون قدرت اپنی کو لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین اور سمجھتے ہین وہ
اور فکر اور تامل کرتے ہین خدا کی قدرت کی نشانیونمین اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہ بلا عذر نماز نہین پڑھتے ہین اور نہ زکوٰۃ دیتے ہین وہ لوگ نہ تو مومن
ہین اور نہ برادر دینی ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ اور اگر توڑ ڈالین وہ سوگندون اور پیمانون اپنے کو مِّنْۢ بَعْدِ
عَهْدِهِمْ پیچھے عہد کرنے اپنے سے وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ اور طعن اور عیب کرین وہ بیچ دین تمہارے کے تو فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ

میں جنگ کرو تم پیشوایان کفر سے اور مشرکوں کے سرداروں سے اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ تحقیق کہ وہ لوگ وہ ہیں کہ نہیں ہیں عہد اور پیمان اور
سوگندیں واسطے انکے اسواسطے کہ اگر پیمان انکا درست ہوتا تو وہ شکست نہ ہوتا پس لڑو تم انسے لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ تاکہ وہ باز آئیں شرک
سے یا دین میں طعن کرنیسے اور ائمۃ الکفر میں خدا تعالیٰ اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ لایا ہے اسواسطے کہ اسمیں اطلاع ہے طرف اس امر کے کہ وہ جو کفر کے
سردار اور پیشوا ہوگئے ہیں وہ ہی لائق قتل کے ہیں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد ائمہ کفر سے ابوسفیان اور حارث و سہل اور عکرمہ ہیں
کہ انہوں نے رسول خدا صلعم کے عہد کو توڑا تھا اور حذیفہ نے فرمایا ہے کہ اس آیت کے لوگ ابھی ظاہر نہیں ہوئے ہیں اور انسے لڑیگا ایک شخص اولیا
میں سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے روز جنگ جمل اس آیت کو تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ واللہ رسول خدا صلعم نے مجھسے عہد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اے علی البتہ
جنگ کریگا تو گروہ عہد اور بیعت کے توڑنیوالوں سے کہ وہ اہل جمل ہیں اور قاسطین سے یعنی عدول کرنیوالوں راہ حق سے کہ وہ اہل صفین ہیں
معاویہ اور اسکے ہمراہی اور مارقین سے یعنی خارج ہو جانیوالوں دین سے کہ وہ خوارج ہیں اور یہ آیت وہ ہے کہ جو روز صفین جناب امیر نے معاویہ
اور اسکے اصحاب کے مقابل پڑھی ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے روز جنگ جمل کہ نہیں جنگ کیا ہے میں نے اس گروہ بیعت کے توڑنیوالوں
سے مگر بحکم آیت قرآن چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وان نکثوا ایمانہم الآیہ اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی یہی روایت ہے کہ لوگ اس
آیت کے اہل جمل ہیں عائشہ کیطرف والے اور فرماتا ہے خدا بطور ترغیب و تحریص کے کہ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ کیا نہیں جنگ کرتے ہو تم
اے مسلمانوں قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ اس قوم سے کہ توڑا ہے انہوں نے قسموں اور عہدوں اپنے کو وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ
اور قصد کیا ہے انہوں نے ساتھ نکالدینے رسول کے مکہ سے دار الندوہ میں مشورہ کرکے وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ
ہیں کہ ابتدا کی ہے انہوں نے تمسے عہد کے توڑنیکی اَوَّلَ مَرَّةٍ ط اول مرتبہ پھر تم انسے کیوں نہیں لڑتے ہو اور کونسی چیز تمکو مانع
ہے انسے لڑنیمیں اَتَخْشَوْنَهُمْ کیا ڈرتے ہو تم انسے جنگ کرنیمیں اور انسے کسی مکروہ کے پہنچنے کا تمکو خیال ہے بلکہ انسے خوف نکرنا چاہیئے
فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ پس خدا لائق زیادہ ہے یہ کہ ڈرو تم اس سے اور اسکے ترک کرنیمیں پس لڑو تم انسے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر
ہو تم ایمان لانیوالے خدا پر اسواسطے کہ ایمان اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ سوائے خدا کے کسی سے نڈرنا چاہیئے اور اسکی فرمانبرداری میں مستعد رہنا
چاہیئے قَاتِلُوْهُمْ لڑو تم انسے کہ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ عذاب کریگا انکو خدا ساتھ ہاتھوں تمہارے کے کہ تمہاری تلواروں سے وہ
مقتول ہونگے وَيُخْزِهِمْ اور رسوا کریگا انکو مغلوب کرکے وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ اور نصرت کریگا اور فتح دیگا تمکو اوپر انکے وَيَشْفِ
صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اور شفا دیگا سینوں قوم مومنین کو کہ وہ بنی خزاعہ ہیں کے لوگ ہیں جو کہ یمن کے مسلمان ہوئے تھے اور کفار انکو ایذا دیتے
تھے وَيُذْهِبْ اور لیجائیگا خدا تمہاری فتح سے غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ غصہ اور اندوہ دلوں ان مومنین کا جو کفار کیطرف سے انہوں نے آزار پائے
تھے اور یعذب اور یخز اور ینصر اور یشف اور یذہب سب مجزوم ہیں اسواسطے کہ جواب میں امر کے واقع ہوئے ہیں وَيَتُوْبُ اللّٰهُ اور توبہ قبول
کرتا ہے خدا اپنے فضل اور کرم سے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ اوپر جس شخص کے کہ چاہے کہ وہ عکرمہ پسر ابوجہل ہے اور سہل بن عمرو وغیرہ کہ وہ ایمان لائے
تھے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہے ہر ایک کے ظاہر اور باطن کا حَكِيْمٌ صاحب حکمت ہے کہ موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے
جو کچھ کرتا ہے اور یتوب جملہ مستانفہ ہے اور بعضوں نے اسکو منصوب پڑھا ہے بتقدیر اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کیا ہے تمنے کہ جہاد سے کراہت
رکھتے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ خطاب طرف منافقین کے ہے اور ام منقطعہ ہے استفہام کے معنی میں اور اصل میں ام حرف عطف کا ہے یعنی
کیا گمان کیا ہے تمنے اے منافقین اَنْ تُتْرَكُوْا یہ کہ چھوڑے جاؤ تم اس حال پر جیسے کہ تم ہو وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ
اور حال یہ ہے کہ ابھی نہیں جانا ہے خدا نے ان لوگوں کو کہ جہاد کریں وہ تم میں سے یعنی اب تک تمنے جہاد نہیں کیا ہے کہ خدا انکو مجاہدین میں سے
جانے اور اگرچہ عالم ہے خدا ابتدا میں بھی سب معلومات کا وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہیں پکڑا ہے انہوں نے سوائے

خدا کے وَلَا رَسُوْلِهٖ اور نہ سوائے رسول کے وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ اور نہ سوائے مومنین کے وَلِيْجَةً کوئی دوست نہانی کہ اُسپر
اپنے راز کو ظاہر کرین یعنی تم کو بمجرد دعوی ایمان کے چھوڑ دیا جائیگا کہ خدا نے تمکو ابہی جہاد کرنیوالا نہین جانا ہے اور سوائے خدا اور پیغمبر اور مومنین کے
کسی کو دوست پکڑنیوالا نہین جانا ہے بلکہ دیکھا جائیگا کہ کون کون تم مین سے جہاد کرتا ہے اور کون مشرکون سے دوستی کرتا ہے اور راز اپنا اُنسے
کہتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ مومن خالص ہے اور یہ منافق ہے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا خبر والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو ع ۱۰
تم اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت عباس جنگ بدر مین قید ہو کر آئے تو حضرت علی نے اُنکو بہت ملامت کیا اور کہا کہ تمنے قطع رحم ۸
کیا اور اپنے بھتیجے سے یہان لڑنیکو آئے اور مومنین دیگر نے سوائے علی کے اور قیدیون کو ملامت کیا اور کہا کہ تمنے شرک کو اختیار کیا اور قطع رحمی کی
اور ہمسے یہان لڑنیکو آئے حضرت عباس نے یہ سُنکر حضرت علی کو جواب دیا کہ تم ہماری برائیون کو ذکر کرتے ہو اور نیکیونکو یاد نہین کرتے ہو حضرت علی نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے
تمہارے پاس کہ جسکو تم نیکیون مین سے شمار کرتے ہو کہا کہ ہم مسجد الحرام کو آباد رکھتے ہین اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرتے ہین اور حاجیونکو پانی پلاتے ہین اور قیدیونکو قید سے رہائی
دلاتے ہین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ نہین سزاوار ہے واسطے مشرکین کے یہ کہ آباد کرین وہ مسجد
خدا کی یعنی جائیکہ مسجد الحرام کہ وہ سب مسجدون سے زیادہ بزرگ ہے شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ جسوقت کہ گواہی دینے والے ہون وہ اوپر نفسون اپنے کے
ساتھ کفر کے کہ بتون کو سجدہ کرتے ہین اور پیغمبر کی تکذیب کرتے ہین اور خانہ کعبہ کے گرد ننگے ہو کر پہرتے ہین اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ یہ وہ
لوگ ہین کہ برباد اور باطل ہو گئے ہین عمل اُنکے بسبب شرک کے کہ وہ آباد کرنا مسجد الحرام کا اور تعظیم خانہ کعبہ کی اور پانی پلانا حاجیون کا تہا
وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ اور بیچ دوزخ کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین اور مساجد اللہ کو اہل بصرے نے اور ابن کثیر نے مسجد الله پڑہا ہے
اور فرماتا ہے خدا اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ سوائے اسکے نہین کہ آباد کرتا ہے مسجدون کو خدا کی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وہ شخص کہ
ایمان لایا ہے ساتھ خدا کے اور اسکے رسول پر بہی ایمان لایا ہے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ایمان لایا ہے ساتھ دن آخرت کے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
اور قائم کیا ہو اُسنے نماز کو کہ ہمیشہ پڑہتا ہے مع شرائط وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور دیا ہے اُسنے زکوٰۃ کو وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ اور نہین ڈرتا ہے
وہ مگر خدا سے فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ پس قریب ہے یہ لوگ کہ جامع علم اور عمل کے ہین اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ یہ کہ ہوین
وہ ہدایت پانیوالون مین سے کہ بصفت علم موصوف ہین اور اعمال نیک بجا لاتے ہین اور مسجد مین خدا کو بہ بزرگی اور پاکی یاد کرتے ہین اور شرک اور عیب
اور نقصان سے اُسکو پاک کرتے ہین اور مساجد کا آباد کرنا یہ ہے کہ اُسمین جہاڑو دیوے اور فرش ڈالے اور چراغ روشن کرے اور اُسمین بیٹھکر ذکر خدا
مین مشغول ہو اور درس دین علم کا اُسمین جاری رکہے اور دنیا کی باتین اُسمین نہ کرے اور حدیث قدسی مین مذکور ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ میرے
گھر دنیا مین مسجدین ہین اور میرے زوار وہ ہین کہ جو مسجدونکو آباد کرتے ہین پس خوش ہے وہ بندہ کہ جو اپنے گھر مین طہارت کرے اور بعد اسکے میرے
گھر مین میری زیارت کرے پس سزاوار ہے اُسکو کہ جسکی زیارت کی ہے یہ کہ اپنی زیارت کرنیوالے کو اکرام کرے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ آخر
زمانہ مین میری اُمت کے لوگ مسجدون مین بیٹھکر دنیا کی باتین کرینگے اور دنیا کو دوست رکھینگے اونکی ہمراہ مت بیٹھو کہ خدا کو اُنکی کچھ حاجت
نہین ہے اور کہتے ہین طلحہ بن شیبہ فخر کرتا تہا کہ مین افضل ہون اسواسطے کہ کنجی خانہ کعبہ کے میرے پاس ہے اور عباس کہتے تہے کہ مین افضل ہون
اسواسطے کہ مین حاجیون کو پانی دیتا ہون دونو صاحب اس مقدمہ مین نزاع کرتے تہے آخر کو دونو نے یہ ٹھہرایا کہ یہانسے چلو جو کوئی پہلے سامنے
سے رستے مین ہمکو ملے اوسکو منصف اپنا ٹھہراؤ وہان سے روانہ ہوئے تو حضرت علی سے رستے مین ملاقات ہوئی اونکو اپنا منصف مقرر کیا
علی نے فرمایا کہ مین تم دونو سے افضل ہون کہ تم سے پہلے خدا پر ایمان لایا ہون اور پیغمبر کے اور قیامت کی تصدیق کی ہے اور راہ خدا مین
جہاد کئے ہین اور تم پر سے میں نے ہی تلوار نہین اوٹھائی یہانتک کہ تمکو اسلام کیطرف کہینچا پھر یہ دونون علی کو لیکر رسولخدا صلعم کے
پاس گئے تاکہ حضرت کو اپنا منصف مقرر کرین ہم تینون مین کون افضل ہے لیکن حضرت کے پاس گئے تو حضرت نے کچھ جواب نہ دیا اور

اور واحدی کہ علمائے اہل سنت سے ہے اسنے تفسیر اسباب نزول مین اور کواشی نے اپنی تفسیر مین اور تفسیر حسینی والے نے اپنی تفسیر مین لکہا
ہے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے علی کے قول کی تصدیق کی اور یہ آیت نازل کی
اور فرمایا کہ اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَاجِّ کیا کر دیا تمنے سیراب کرنے یعنی سیراب کرنیوالے حاجیون کو وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اور آباد کرنے یعنی آباد کرنیوالے مسجد الحرام کو کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ مانند اس شخص کے کہ ایمان لایا ہے ساتھ خدا کے
اور دن آخرت کے وَجٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور جہاد کیا ہے اسنے بیچ راہ خدا کے مشرکون پر لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ نہین
برابر ہین وہ نزدیک خدا کے بلکہ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لانیوالا اور راہ خدا مین جہاد کرنیوالا افضل ہے اُنسے وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور خدا نہین ہدایت کرتا ہے قوم ظلم کرنیوالونکو کہ وہ مشرک ہین اور اپنے نفسو پر ظلم کرتے ہین شرک کرکے وہ برابر ہوسکتے
ہین شخص کے کہ جسنے ہدایت پائی ہے اور فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور ان چیزون پر کہ جو خدا نے نازل کی ہین
وَهَاجَرُوْا اور ہجرت کی ہے انہون نے کہ خدا کی اور رسول کی فرمانبردار ہین انہون نے اپنے وطن کو ترک کیا ہے وَجٰهَدُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور جہاد کیا ہے انہون نے بیچ راہ خدا کے کفار پر بِاَمْوَالِهِمْ ساتھ مالون اپنے کے مجاہدین نادار وغیرہ اور سامان
جہاد مین خرچ کرکے وَاَنْفُسِهِمْ اور ساتھ نفسون اپنے کے راہ خدا مین خوب ثابت رہکر لڑتے ہین اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ
زیادہ بزرگ ہین از روئے درجے کے یہ خبر الذین آمنوا کی ہے یعنی جن لوگونکے یہ اوصاف ہین وہ خدا کے نزدیک درجہ مین بہت بڑے ہین
اور مرتبہ انکا بہت بلند ہے اُن لوگونسے کہ جو حاجیون کو پانی دیتے ہین اور مسجد الحرام کو آباد کرتے ہین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ
اور یہ لوگ وہ ہی مراد پانیوالے ہین اور مطابق اسکے حدیث رسول خدا صلعم کی ہے شیعہ اور سنی کی کتابون مین کہ علی وشیعتہ هم الفائزون
یعنی علی اور شیعہ اسکے وہ ہی مراد پانیوالے اور رستگاری پانیوالے ہین یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ خوشخبری دیتا ہے انکو
پروردگار انکا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے وَرِضْوَانٍ اور ساتھ خوشنودی کے اپنی جانب سے وَجَنّٰتٍ لَّهُمْ اور ساتھ بہشتون
واسطے انکے کہ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ بیچ ان بہشتون کے نعمت ہے مدام کہ کبھی منقطع نہوگی خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہین
اُن بہشتون کے مدام اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا وہ شخص ہے کہ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ نزدیک اسکے اجر ہے بڑا اور شعبی اور حسن بصری
اور محمد بن کعب اور حاکم ابو القاسم حسکانی کہ یہ سب علمائے اہل سنت سے ہین انہون نے لکہا ہے کہ یہ تینون آیتین علی کی ثنا مین نازل
ہوئی ہین اور یہی تقریر علی کے عباس اور طلحہ بن شیبہ سے بیان کی ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم کو ہجرت کا حکم ہوا تو بعضے صحابہ
تو بخوشی تمام مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے اور وطن کے چھوڑنے کو اور مفارقت اہل و عیال کو راہ خدا مین افضل جانتے تھے اور بعضے ایسے تھے کہ
انکو محبت مادر اور پدر اور فرزند اور اقارب اور مال کے مانع ہجرت کے ہوتے تھے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے
کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کو خبر کی تھی جسوقت رسول خدا صلعم نے فتح مکہ کا ارادہ کیا تھا انکے مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی ہے
فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ مت پکڑو تم باپون اپنے کو وَاِخْوَانَكُمْ اور
بہائیون اپنے کو اَوْلِیَآءَ دوست اور مددگار اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ اگر دوست رکہین وہ کفر کو اوپر ایمان کے
اور تمکو ہجرت سے باز رکہین یعنی ان لوگونکو تم دوست رکہتے ہو وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ اور جو شخص کہ دوست رکہے انکو تم مین سے تو
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس یہ لوگ وہی ظلم کرنیوالے ہین اپنے نفسو پر کہ دوستی کو بے محل عمل مین لاتے ہین اسواسطے کہ دوستی
مومنین سے چاہیئے نہ کفار سے اگرچہ رشتہ دار ہون اور کہتے ہین کہ جسوقت وہ پہلے آیت نازل ہوئی اور ہجرت کرنیکا حکم ہوا تو جو لوگ کہ ہجرت
کو پسند نہین کرتے تھے انہون نے کہا کہ اب تو ہم اپنی قوم اور قبیلہ مین ہین اور انسے معاملہ اور تجارتین کرکے بسر اوقات اپنی کرتے ہین اور

اگر ہجرت کی تو باپ اور مان اور زوجہ اور فرزند کو ترک کرینگے اور تجارتین ہمارے ہاتھون سے جاتی رہینگی اور اُسوقت ہم بیکس اور محتاج
ہوجاوینگے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ جسوقت امیرالمومنین علیہ السلام نے مکہ مین جاکر اعلام کیا کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک مسجد الحرام
مین داخل نہونے پاوے تو قریش نے بہت جزع اور فزع اور زاری کی اور کہا کہ لوگ بطور تجارت کے یہان آتے تہے اب ہماری تجارتین
جاتی رہینگی اور عیال ہمارے ضائع ہوجاوینگے اور گہر ہمارے خراب اور منہدم ہوجاوینگے خداتعالی نے اُنکے جواب مین یہہ آیت نازل کی چنانچہ
فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ اگر ہین باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے اور بہائی
تمہارے وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ اور جورو ین تمہاری اور کنبے تمہارے اور یگانے تمہارے وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا اور
مال کہ کسب کیا ہے اور کمایا ہے تمنے اُنکو وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا اور سوداگری کہ خوف کرتے ہو تم کہوٹے ہونے اُسکے کو وَمَسَاكِنُ
تَرْضَوْنَهَا اور حویلیان کہ پسند کرتے ہو تم اُنکو یہہ سب أَحَبَّ إِلَيْكُمْ زیادہ دوست ہین طرف تمہارے مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
خدا سے اور پیغمبر اُسکے سے وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ اور جہاد سے بیچ راہ اُس خدا کے تو فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ تو پس انتظار
کرو تم یہانتک کہ لاوے خدا حکم اپنے کو یعنی عذاب کے یعنی تمہارے واسطے عذاب کا حکم دیوے دنیا مین اور عقبی مین بہی وَاللَّهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور خدا نہین ہدایت کرتا ہے اُس قوم کو کہ جو باہر ہونیوالے ہین حکم خدا سے کہ دیدہ و دانستہ بسبب
عناد کے خدا کی قدرت کی نشانیون سے انکار کرتے ہین اس سبب سے خداتعالی نے نظر لطف اور توفیق کو اُنپر سے اُٹھا لیا ہے اور اُنکو
اُنکے حال پر چہوڑ دیا ہے اور یہہ کہ آخرت مین اُنکو بہشت کی راہ نہ دکہلاویگا اور بہشت مین اُنکو نہ لیجاویگا بلکہ دوزخ کیطرف اُنکو ہانکی کریگا یہہ سبب
اُنکی نافرمانی کے اور اس زمانہ کے بہی اکثر لوگون کا یہہ حال ہے کہ اولاد اور مال اور کمانے اور جمع کرنے مال کے دوستی مین خدا اور رسول
کو بہول جاتے ہین کہ وقت پر نماز کو ادا نہین کرتے اور بیجا بر خلاف حکم خدا کے اپنی شادیون اور تقریبون مین خرچ کرتے ہین اور مومنین محتاجین
کی خبر نہین لیتے اگر خدا اور رسول کی دوستی ہوتی تو موافق اُنکے ارشاد کے عمل مین لاتے اب تو خواب غفلت مین سوتے ہین مرینگے تو ہوشیار
ہوجاوینگے اور اُسوقت افسوس کرینگے کہ ہمنے یہہ کیا کیا لیکن اُسوقت کا افسوس کچہہ کام نہ آویگا اور کہتے ہین کہ بعد فتح مکہ کے دو گروہ ہوازن
اور ثقیف کے رسولخدا صلعم سے جنگ کرنے پر آمادہ ہوئے اور حضرت کو اُنکی تیاری کی خبر ہوئی اور یہہ خبر سنکر حضرت بہی تیار ہوئے اور بارہ ہزار آدمی اپنے
ہمراہ لیکر اُنکی طرف روانہ ہوئے اور وہ کفار چار ہزار آدمی تہے ابوبکر نے جو قلت کفار کی اور کثرت مسلمانونکی ملاحظہ کی تو کہا کہ آج ہم سبب قلت
کفار اور کثرت اہل اسلام کے مغلوب نہونگے حضرت نے اس کلام کو پسند نکیا اور اس کلام کی نحوست سے مسلمانونکو بڑی شکست ہوئی اور بعد اسکے فتح پائی
بعد اُس جنگ کی نصرت کو خداتعالی یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ البتہ بتحقیق نصرت کی تمہاری خدا نے اے
مومنین فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ بیچ مقامون بہت کے مثل بدر اور احد اور خندق اور فتح مکہ اور خیبر اور جنگ بنی قریظہ اور جنگ بنی نظیر
کے اور سوائے اُنکے وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اور روز حنین کے کہ وہ ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے کہ رسولخدا نے لشکر ہوازن اور
ثقیف سے وہان جنگ کی تہی جسوقت کہ اُن لوگون نے بعد فتح مکہ کے متفق ہوکر حضرت سے اور مسلمانون سے لڑنیکا ارادہ کیا تہا اُسکو خدا فرماتا
ہے کہ وہان تمہاری نصرت کی إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ جسوقت تعجب مین ڈالا اُنکو کثرت تمہاری نے چنانچہ ابوبکر نے مسلمانونکی
کثرت اور کفار کی قلت کو دیکہکر کہا تہا کہ آج ہم مغلوب نہونگے فَلَمْ تُغْنِ پس نہ دفع کیا اُس کثرت تمہاری نے عَنْكُمْ شَيْئًا تم سے
کسی چیز کو دشمنونکے مدد مین سے وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ اور تنگ ہوئی تہی اوپر تمہارے زمین اے مسلمانون بِمَا رَحُبَتْ
اور وجود کشادہ ہونیکے کہ تمکو کوئی جگہ پناہ کی نہ ملتی تہی نہ تو سختی اور خوف سے اطمینان حاصل ہو ثُمَّ وَلَّيْتُمْ پہر پشت پہیری تمنے دشمنون
کیطرف سے مُدْبِرِينَ جسوقت کہ پیچہے ہٹنے والے تہے تم لڑائی سے اور بہاگنے والے تہے دشمن کے حملہ سے اور یوم حنین کی تقدیر فی یوم حنین

غزوۂ ہوازن و حنین کا ذکر

ہی اور ناکارجت ہین مصدریہ ہے اور مدبرین حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم واسطے فتح مکہ کے نکلے تو اول ظاہر کیا کہ ہوازن کی لڑائی کو جاتے ہین اور جسوقت ہوازن کو یہ خبر پہنچی تو لڑائی کے واسطے وہ تیار ہوئے اور قومین اور جماعتین عرب کی متفق ہوئین اور ہتیار انہون نے جمع کئے اور ہوازن کے رئیس مالک بن عوف نضری کے پاس اکٹھے ہوئے اور اسکو اپنا سردار بنایا اور اپنی عورتین اور لڑکے اور مال اپنے ہمراہ لئے اور رسول خدا صلعم کو انکی تیاری کی خبر ہوئی تو بارہ ہزار آدمی ہمراہ لیکر حضرت بہی انکی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت علی کو اپنا نشان دیا اور خدا تعالی نے رسول کو خبر دی تہی کفار کے مال اور عورتون اور لڑکون کے ہاتھ لگنے کی اسواسطے اصحاب کو لڑنیکی طرف زیادہ رغبت ہوئی اور دو لشکرون کا مقابلہ ہوا مختصر یہ ہے کہ مسلمان کفار پر غالب ہوئے اور انکو شکست دیکر بہگا دیا اور غنیمت کے لوٹنے مین مشغول ہوئے اور بعد اسکے مشرکین کو غیرت آئی اور ایک نے دوسرے کو آواز دی اور کہا کہ کہان جاتے ہو عورتون اور بچون کو تمنے مسلمانون کے قبضے مین چہوڑ دیا اسکے بعد انکی تلافی ہرگز نہوگی یہ کہکر سب متفق ہوئے اور ایک دفعہ ہی مسلمانون پر انہون نے حملہ کیا اور لشکر اوپر گر پڑے اور مسلمان اسوقت غنیمت کے لوٹنے مین مشغول تہے ایکبارگی جو کفار انپر گر پڑے تو وہ مضطرب ہوکر بہاگے اور کوئی جناب رسول خدا صلعم کے پاس موجود نرہا مگر نو آدمی تہے بنی ہاشم مین سے اور ایک شخص انصار مین سے کہ نام اسکا ایمن تہا اور وہ ام ایمن کا بیٹا تہا اور وہ اسی لڑائی مین مارا گیا اور وہ نو آدمی علی اور عباس اور ابو سفیان بن حارث اور نوفل بن حارث اور فضل بن عباس اور ربیعہ بن الحرث اور عبد اللہ بن زبیر اور عتبہ اور معتب پسران ابولہب تہے اور علی بن ابیطالب نشان کو ہاتہ مین لئے ہوئے رسول خدا صلعم کے آگے جہاد کرتے تہے اور کفار سے لڑتے تہے اور عباس رسول خدا کے دست راست اور فضل بن عباس دست چپ اور ابو سفیان حضرت کے پیچہے کہڑے تہے اور باقی حضرت کے گرد تہے اور عباس حضرت کے خچر کی باگ پکڑے ہوئے کہڑے تہے اور رسول خدا اپنی طرف کے لوگونکو آواز دیتے تہے اور پکارتے تہے کہ کہان بہاگے جاتے ہو یہان آؤ کہ مین ہون رسول خدا مجہکو تنہا چہوڑ کر کہان جاتے ہو کوئی الٹا نہ پہرا اور کفار نے حضرت پر حملہ کیا اور حضرت بہی تنہا انپر حملہ کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ مین ہون پیغمبر اور حضرت نے اسوقت بڑی شجاعت کی کہ تنہا کفار کے مقابلہ مین کہڑے ہوئے اور اور عباس اور ابو سفیان حضرت کی سواری کی لگام کو پکڑے ہوئے کہڑے تہے اور دشمنونکے غول کے اندر حضرت کو نہین جانے دیتے تہے جسوقت عباس نے حضرت کے غول کے اندر نجانے دیا تو حضرت نے عباس سے کہا کہ تم اونچے ٹیلے پر چڑہکر مہاجرین اور انصار کو آواز دو اور حضرت عباس کی بہت بلند آواز تہی ایک ٹیلے پر چڑہکر انہون نے آواز دی کہ اے مہاجرین اور انصار اے بیعت رضوان والے سورہ بقر والو کہان بہاگے جاتے ہو عہد جو تمنے رسول خدا سے کیا تہا اسکو مت توڑو اور اصحاب نے آواز عباس کی سنی تو الٹے پہرے اور رسول خدا کے پاس حاضر ہوئے حضرت نے انکو آتے ہوئے دیکہکر پوچہا یہ کون ہین عباس نے کہا کہ یہ آپکے اصحاب ہین حضرت نے فرمایا کہ اب ہماری نصرت ہوگی اور فرشتے کمک کیواسطے نازل ہوئے اور کفار کو شکست ہوئی اور وہ سب بہاگے اور زمین اور آسمان کے درمیان آواز ہتیارونکی سنتے تہے اور مسلمانونکو لوٹ مین بہت مال اور عورتین اور لڑکے ہاتہ لگے ایک شخص شجرہ بن ربیعہ کہ مسلمانونکی قید مین تہا اسنے پوچہا کہ وہ گہوڑے ابلق اور سفید کپڑون والے مرد کہان ہین ہم تو انکے ہاتہون سے قتل ہوئے ہین کہا کہ وہ فرشتے تہے اور باوجودیکہ بہت آدمی ان کافرونکے قتل ہوگئے تہے لیکن پہر بہی چہ ہزار بردہ مرد اور عورتین اور لڑکے قید مین آئے اور چوبیس ہزار شتر اور چار ہزار گاؤ اور چالیس ہزار سے زیادہ گوسفند لوٹ مین آئے اور چالیس آدمی فقط امیر المومنین علیہ السلام نے قتل کئے تہے اور جسوقت کفار بہاگے تو مومنین کو تسکین ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **ثم انزل اللہ سکینتہ** پہر نازل کیا خدا نے رحمت کو کہ وہ سبب تسکین اور آرام کا تہا **علی رسولہ** اوپر پیغمبر اپنے کے کہ تنہا مقابلہ مین کفار کے کہڑے ہوئے اور انکی کثرت کا کچہ اندیشہ نکیا **وعلی المومنین** اور اوپر مومنین کے کہ وہ عباس کی آواز کو سنکر واپس چلے آئے **وانزل جنودا** اور نازل کیا لشکرون کو فرشتونکے **لم تروہا** نہین دیکہتے تم انکو اور کفار انکو دیکہتے تہے اور وہ

تھے سفید لباس پہنے ہوئے اور سرخ عمامہ باندھے ہوئے اور شملے سرون کے پیچھے لٹکائے ہوئے ابلق گھوڑون پر سوار اور سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ ایک مشرک
نے مجھسے حکایت کی کہ جنگ حنین کے روز جسوقت مسلمانون سے اور ہمسے لڑائی ہوئی اور ہمنے مسلمانون پر حملہ کیا اور انکو پراگندہ کر دیا تو سفید خچر پر سوار یعنی
محمد صلعم کے پاس ہم پہنچے اور اسکے پاس ہمنے کچھ مرد دیکھے خوبصورت اور لباس سفید پہنے ہوئے جسوقت انہون نے ہمکو دیکھا تو کہا کہ بُرے ہو جو منہ آگئے اور ہم
حملہ کر کے انہون نے ہمکو بھگا دیا اور فرمایا ہے خدا نے **وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** اور عذاب کیا خدا نے اُن لوگونکو کہ کافر ہوئے تھے وہ **وَذٰلِكَ**
اور یہہ یعنی جو کچھ کہ واقع ہوا ہے **جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ** جزا ہے کفر کرنیوالونکی اور امام رضا علیہ السلام نے سکینہ کی شرح مین فرمایا ہے کہ سکینہ خوشبو
کی ہے اور صورت اسکی آدمی کی سی ہے اور وہ ہمیشہ پیغمبرونکے ہمراہ رہتی ہے خدا تعالیٰ نے اسکو نازل کیا تھا کہ مشرکین کو شکست ہوئی اور کہتے ہین
کہ یہہ شکست کفار کو شب کو ہوئی تھی اور کفار گھات کی جگہ سے مسلمانون پر تلوار اور نیزہ اور لٹھ چلاتے تھے جسوقت مسلمان بھاگنے کے بعد پھر آئے
اور کفار پر حملہ کیا تو رسول خدا صلعم نے مٹھی خاک کی اور کنکریون کی زمین سے اٹھا کر کفار کیطرف پھینکی اور فرمایا کہ شاہت الوجوہ کوئی ایسا کافر
نہوگا کہ جسکی آنکھ مین وہ خاک نہ پہنچی اور شکست کفار کو حاصل ہوئی اور منقول ہے کہ ایک شخص ہوازن مین سے اونٹ پر سوار تھا اور سیاہ نشان
اسکے ہاتھ مین تھا وہ شخص لشکر کفار کے سامنے کھڑا ہو کر لڑتا تھا اور جس کسی مسلمان پر فتح پاتا تھا تو اسکو قتل کرتا تھا اور جسوقت فرصت نہ پاتا تو
بھاگنے والونکے پیچھے چلا جاتا تھا حضرت علی علیہ السلام نے اسکا قصد کیا اور ایک وار اسپر کیا کہ وہ اونٹ پر سے نیچے گرا اور ایک تلوار اسکے منہ پر ماری
کہ وہ دوزخ کو روانہ ہوا اور چالیس کفار اور قتل کئے جب کافرون نے یہہ دیکھا تو شکستہ ہوئے اور مسلمانون نے اُنپر حملہ کیا اور پانچہزار ملائکہ
خدا تعالیٰ نے مومنین کی مدد کو بھیجے اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی ہوازن کے اور ثقیف کے بعد معرکہ حنین کے رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہو کر
مسلمان ہوگئے تھے انکے حق مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ** پھر توبہ قبول کرتا ہے خدا پیچھے اس لڑائی کے
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ اوپر جس شخص کے چاہے اُن لوگونمین سے جسوقت کہ وہ اسلام کو قبول کرین **وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ** اور خدا بخشنے والا ہے توبہ
کرنیوالونکے گناہون کا **رَّحِيْمٌ** مہربان ہے کہ بعد توبہ کے مواخذہ نہین کرتا ہے کہتے ہین کہ جسوقت وہ لوگ مسلمان ہوئے تو رسول خدا صلعم سے
انہون نے عرض کی کہ یا رسول خدا تو بہتر اور نیکتر ہے سب آدمیون سے اور ہماری عورتین اور اولاد لوٹ مین آئے ہین حضرت نے انسے فرمایا
کہ تم اپنی عورتین اور اولاد کو چاہتے ہو یا اپنے مالونکو اُن لوگون نے عرض کی کہ ہم مال اپنے نہین چاہتے نہ اونٹ نہ گوسفند ہمتو اپنے آدمیونکو
چاہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ میرا ہے اور بنی ہاشم کے پاس ہے وہ میَنے سب تمکو دیا اور یہہ فرمایا کہ اور مومنین سے سفارش کرتا ہون چنانچہ لوگون
سے فرمایا کہ جو کوئی چاہے خوشی سے بدون کراہت کے انکی عورتون اور لڑکونکو پھیر دے اور جو کسی کی خوشی مفت پھیرنیکی نہو وہ مجھسے فدیہ
اسکا لیوے سب آدمیون نے خوشی سے پھیر دیا اور اسکے عوض مین کچھ نلیا اگر تھوڑے سے آدمیون نے بدون فدیہ کے نہ پھیرا اب یہانسے غور کرنا چاہیے
کہ اگر فدک خلیفہ صاحب کے نزدیک صدقہ مین داخل تھا تو اسیطرح مسلمانونسے بحل کروا کر فاطمہ زہرا کو دیسکتے تھے جب ایسے لوگونکو مسلمانون نے
واپس کر دیا تو پیغمبر خدا کی دختر کو کیا بخشش نہین کرسکتے تھے اور یہان تو بعضے صحیون نے بدون فدیہ کے نہ دیا یقین ہے کہ فاطمہ زہرا کے دینے
کو کوئی بھی انکار نکرتا لیکن خلیفہ صاحب کو تو منظور ہی تھا کہ فاطمہ فدک سے متمتع ہو اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے مالک بن عوف سے فرمایا
کہ اگر تو مسلمان ہوجاے تو سب آدمی تیرے تجھکو دیدون اور ایکسو اونٹنیان تجھکو دون وہ شخص مسلمان ہوا تو حضرت نے وعدہ کو وفا کیا اور اسنے
ان اونٹنیونکو جو جو کہ اسکے ہمراہ مسلمان ہوئے تھے اُن سب پر تقسیم کر دیا اور پہلے اس سے تو خدا تعالیٰ نے کفار سے دوستی کرنیکو منع کیا تھا اور اب
بیان کرتا ہے کہ انکو مسجد الحرام مین جو کہ گرد خانہ کعبہ کے ہے سے نکالنے دو کیونکہ یہہ نجس العین ہین چنانچہ فرماتا ہے **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا** اے وہ لوگو
کہ ایمان لائے ہو تم **اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ** جز این نیست کہ مشرکین نجس ہین یعنی مشرکین پلیدیان اور نجاستین ہین بسبب ناپاکی
اعتقادی اور پلیدی باطن اپنے کے **فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ** پس چاہیے کہ نزدیک ہوویں وہ مسجد الحرام کے **بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا** پیچھے

مشرکین کا مسجد الحرام کے پاس نہ جانا

اس سال اپنے کے یعنی بعد سال نہم ہجری کے جس سال مین کہ حضرت علی نے سورہ برات کو کہ مین کفار کے روبرو پڑہا تہا اور حج اور عمرہ کرنیسے اُنکو منع
کیا تہا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مشرکین ناپاکیان اور نجاستین ہین لیکن مشرکین اُسوقت مکہ اور مدینہ مین اور اُسکے گرد و نواح مین
دو قسم کے تہے ایک تو بت پرست اور دوسرے اہل کتاب کہ جو یہود اور نصارٰی ہے وغیرہ ہین بت پرستونکی تو ناپاکی اور پلیدی مین کسی طرح کا
شک نہین ہے اسواسطے کہ اُنکی طہارت مین کوئی روایت نہین آئی اور آیت دلالت کرتی ہے اُنکی نجاست پر البتہ اہل الکتاب کی نجاست
اور طہارت مین روایات مختلفہ وارد ہوئی ہین اور صحیح اور قوت اُنکی نجاست ہی کو ہے چنانچہ پہلے اس سے ذکر اسکا آیہ وطعامہم حل لکم
کی تفسیر مین گذر گیا ہے اور لفظ نجس آیت مین کہ بفتح نون اور جیم ہے مصدر ہے اور واحد اور جمع پر دونو پر بولا جاتا ہے اور معنی اسکے صراح اور
غیاث اللغات اور منتخب اللغات وغیرہ مین ناپاکی اور پلیدی کی لکہی ہین اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین نجس العین ہین اور نجاست ہی
کی جہت سے اُنکو مسجد مین جانیکا حکم نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فلا یقربوا المسجد الحرام اور نجاست حکمی بہی ہوتی ہے جیسے کہ جنب اور حائض کے
اور یہ دونو اگرچہ اصل مین نجاسب نہین ہین اور نہ اُنکی مس کی ہوئی ہر چیز نجس ہے لیکن غسل کرنیسے پہلے جو حکم نجاست کا رکہتے ہین اسواسطے
اُنکو بہی مسجد مین ٹہرنیکی اجازت نہین ہے اور مشرکین کے نجس العین ہونیکی ایک تو وجہ یہ ہے کہ ہمارے علماء کے نزدیک اس آیت مین
مراد نجس سے نجس العین ہے اور ابتدا سے اتفاق سب کا اسپر چلا آیا ہے اور بت پرستونکی نجاست مین کسیقدر اختلاف نہین کیا ہے اور جسوقت
ابتدا سے سب علماء اُنکو نجس العین کہتے چلے آئے ہون تو ضرور ہے کہ اُنمین معصوم بہی شریک ہون البتہ اہل الکتاب کی جو طہارت اور نجاست
مین روایات مختلفہ وارد ہوئے ہین اسواسطے بعضے علماء نے بہی اُسمین اختلاف کیا ہے اور اُنکو طاہر جانا ہے لیکن وہ قول اُنکا نہایت ضعیف ہے
اور قرار ہی نجاست عینی کے معنی مین لفظ نجس کو اس آیت مین کہتا ہے اور دوسری وجہ مشرکین کی نجس العین ہونیکی یہ ہے کہ اس آیت مین
خدا تعالی نے مصدر کو کہ وہ لفظ نجس ہے مشرکین کے لفظ پر حمل کیا ہے اور مفسرین نے نجس کے لفظ کو مشرکین کے لفظ کی مطابقت کیواسطے
بلفظ انجاس تفسیر کیا ہے اور نجس بمعنی نجاست ہے اسواسطے کہ جیسے لفظ نجس مصدر ہے ایسے ہی لفظ نجاست مصدر ہے یا اسم مصدر ہے یہ دونو
لفظ بمعنی پلیدی اور ناپاکی کے ہین اسصورت مین حاصل اس آیت کا یہ ہوا کہ جز این نیست کہ مشرکین نجاستین ہین اور جسوقت وہ نجاستین
ٹہرین تو عین اُنکا نجس ہوا مثل اور نجاستونکے اسواسطے کہ نجاست کوئی ایسی نہین ہے کہ جسکا عین نجس نہو مثل گوہ اور پیشاب اور منی اور
خون اور سگ اور خوک وغیرہ کے اور فتح مکہ کے قصہ مین لکہا ہے کہ ابوسفیان اپنی دختر ام حبیبہ زوجہ رسولخدا کے پاس گیا اور اُسکے بستر پر بیٹہنے
لگا اُسنے اُٹہکر بستر کو اُٹہا لیا ابوسفیان نے اُسکی وجہ پوچہی تو کہا کہ یہ بستر رسولخدا کا ہے اور تو نجس ہے اسواسطے کہ تو مشرک ہے اسلئے
مین نے بستر اُٹہا لیا اور بعضی کتاب لغت عربی مین لفظ نجس کو بمعنی قذر بہی تفسیر کیا ہے اور قذر ناپاکی اور کراہت کہتے کو دونو کے معنی
مین اگرچہ آیا ہے چنانچہ مجمع البحرین مین ہے لیکن اس آیت مین فلا یقربوا المسجد الحرام کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان مراد اُس سے ناپاکی
اور پلیدی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام کے قول مین بہی مراد قذر سے ناپاکی اور پلیدی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ کل ماء طاہر الا ما علمت
انہ قذر یعنی ہر پانی پاک ہے مگر وہ پانی کہ جانے تو کہ تحقیق وہ نجس ہے اور قذر جیسے کہ نجاست کو کہتے ہین ایسے گوہ کو بہی کہتے ہین چنانچہ
مجمع البحرین مین لکہا ہے اور اگر قذر کو کراہت کے معنی مین کہین تو اس آیت مین یہ معنی ہرگز مناسب نہین ہو سکتی بلکہ یہان قذر بمعنی
نجاست ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نجس کا لفظ مضاف الیہ ہے مضاف مقدر کا یعنی مشرکین صاحب ناپاکی کے ہین اور یا بتاویل مشتق
ہے یا بدون تاویل کے مبالغۃ ایسا فرمایا ہے پس گویا کہ مشرکین مجسم نجاست ہین اور ایسے کلام کو مجاز عقلی کہتے ہین اور یہ وجہ اولی ہے
پہلی دونو وجہون سے چنانچہ علماء معانی نے تصریح کی ہے اسکی اور منتہی الارب مین بہی قذر کی نجاست ہی کے لکہے ہین اور قاموس مین
نجس کو بمعنی قذر لکہا ہے نہین ہے بلکہ نجیس کو لکہا ہے کہ ہو اسم شئے من القذر اور مشرکین کو نجس ہونیکی ہی جہت سے مسجد الحرام مین

جانیکا حکم نہین ہی اسواسطے کہ مشرکین نجاست ہین مثل خوک اور سگ کے ہین اور مسجد مین نجاست مطلق کر کہنے کا حکم نہین ہی تر ہو یا خشک ہو بلکہ مسجد مین نجاست کا داخل کرنا ہی درست نہین ہی اگرچہ مسجد کی زمین کو وہ نجاست نہ لگے اور آلودہ نکرے جیسے کہ کوئی کپڑے مین یا بدن مین نجاست کو لگا کر جاوے خواہ تر ہو وہ نجاست خواہ خشک ہو چنانچہ شرایع اور جامع عباسی وغیرہ مین لکہا ہی کہ نہین جائز ہی داخل کرنا نجاست کا طرف اسکے ہرچند مسجد کو وہ نجاست نہ لگے اور یہہ جو بعضے علما کہتے ہین کہ نجاست متعدیہ کو مسجد مین داخل نکرے مراد اس سے یہہ ہی کہ بدن یا کپڑے مین نجاست کو لگا کر یا اور کسیطرح سے اسطور لیکر نجاوے کہ وہ نجاست مسجد کی زمین کو پہنچے اور اسکو نجاست سے آلودہ کرے خواہ تر ہو وہ نجاست خواہ خشک ہو اسواسطے کہ معنی تعدی کی گزشتن چیزے از یکے بدیگرے ہین چنانچہ صراح مین لکہا ہی خواہ تر ہو وہ چیز خواہ خشک ہو اسطرح سے نجاست کو لیکر نجاوے کہ وہ اسکے پاس سے گزر کر مسجد کی زمین کو پہنچے اور یہہ مراد تعدی سے نہین ہی کہ تر نجاست کو مسجد کی زمین تک نہ پہنچاوے اور خشک کے پہنچانیکا کچھ مضایقہ نہین ہی اسواسطے کہ اگر خشک نجاست کا مسجد کی زمین پر رکہنا جائز ہو تو چاہیے کہ معاذ اللہ گوہ خشک کے ٹوکرے بہر کر مسجد مین ڈہیر لگا دین اور ایک مزبلہ اور کوڑا اسکو بنا دین اور یہہ وہ امر ہے کہ جسکا کوئی مسلمان قائل نہوگا اور یہہ ان مسجدون کا ذکر ہے کہ جو سوائے مسجد الحرام کے اور مسجدین ہین اور خدا تعالی تو مسجد الحرام کو فرماتا ہی کہ جو افضل ہی سب مسجدون سے کہ اسمین سب مشرکین داخل نہون پس مشرکین مثل گوہ خشک کے ہین جیسے کہ مسجد مین گوہ خشک کو نہین ڈال سکتے ہین ایسے ہی مشرکین کو مسجد مین جگہہ نہین دے سکتے کہ وہ اوسمین پہرین اور ٹہرین اور درمیان علما اہل سنت کے نجاست مشرکین مین جو کہ بت پرست ہین اختلاف ہی تفسیر بیضاوی مین لکہا ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ مشرکین نجس العین ہین مثل کتون کے اور یہی مذہب امام شافعی کا ہی لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک مشرکین پاک اور طاہر ہین اور چہوے ہوے اونکی تر چیز بہی پاک ہی اور اون کا جہوٹا بہی طاہر ہی خواہ خاکروب ہووے وہ خواہ چمار ہو سب پاک اور طاہر ہین اور منتہی الارب مین قول عمر بن عبد العزیز کا لکہا ہی کہ مشرکین مثل سگ اور خوک کے نجس العین ہین اور یہی قول حسن کا ہی اور امام مالک کے نزدیک سور مشرک کا نجس ہی اور امام رازی نے تفسیر کبیر لکہا ہی کہ یہہ آیت نص صریح ہی مشرکین کے نجس ہونیکی اور دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ مشرکین نجس ہین اور مومنین نجس نہین ہین اور ایک قوم نے یعنی حنفیون نے قضیہ کو عکس کر دیا ہی اور کہا ہی کہ مشرک طاہر ہی اور مومن حالت جنابت اور حدث مین نجس ہی اور گمان کیا ہی اوس قوم نے کہ مشرکین کے اعضا کا استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کرنیوالا ہی اور جو پانی کہ مسلمانون کے اعضا مین استعمال کیا جاوے وہ نجس ہی نجاست غلیظہ اور یہہ امر عجائب و غرائب مین سے ہی یہانتک تہا قول امام رازی کا اور بعضے حنفی کہتے ہین کہ مشرکین خود تو پاک ہین لیکن ایمان اور اعتقاد اونکا نجس ہے ہم کہتے ہین کہ خدا تعالی تو مشرکین کو نجس فرماتا ہی اگرچہ اونکے اعتقاد کی جہت سے ہو اور ظاہر اس آیت کا بہی یہی دلالت کرتا ہی کہ مشرکین نجس ہین اب ہمکو کونسی ضرورت باعث اس امر کی ہی کہ ہم اونکو پاک اور طاہر جانین آیت مین تاویل کرکے اور کہین کہ وہ خود تو پاک ہین اور اعتقاد اونکا نجس ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نجاست مشرکین کی حکمی ہی مثل نجاست جنب اور حائض کے اور شیعون کے مذہب مین مشرکین نجس العین ہین پس اس صورت مین اونکے ہاتہہ کی مس کی ہوئی تر چیز بدن کو یا کپڑے کو لگ جاوے تو جبتک کہ اوسکو پاک نہ کرلیوین تو نماز اوس نجس بدن یا نجس کپڑے سے صحیح نہوگی اور سوا اسکے گناہ بہی ہوگا کہ نجاست سے نماز پڑہی بہت تعجب ہے کہ ہزارون شیعہ اس ملک کے ہندو کا مس کیا ہوا کہانا اور گہی اور دہی اور شیرینی وغیرہ کو کہاتے ہین اور بدون پاک کرنے ہاتہہ اور منہ کے اوس نجس ہاتہہ اور موہنہ سے نماز پڑہتے ہین اور یہہ خیال نہین ہی کہ ہمکو گناہ ہوتا ہے اور نماز ہماری درست نہوئی اور ہرچند حنفی اہل سنت کے مذہب مین مشرکین نجس نہین ہین لیکن گزارش اونکی خدمت مین یہہ ہی کہ جس وقت وہ تمکو مثل خاکروب اور چمار کے ناپاک جانتے ہون اور دور سے تمکو پانی پلاتے ہون اور دور سے تمہارے ہاتہہ پر کہانا ڈالتے ہون جیسے کہ دور سے خاکروب اور چمار کے ہاتہہ پر کہانا ڈالتے ہین اور سکا اور

اور خوک کو زیادہ تکو بخس جانتے ہین اور ایسا ہی عمل نہین لاتے ہین مگر کو مسلمان سمجھ کر اور یہی اُن شیعون کو کہا جاتا ہے کہ جو اُنکی ترجیحون سے
پرہیز نہین کرتے ہین کہ واے تمہاری اس دینداری پر اے مسلمانو اور افسوس ہے کہ تم ہین کچھ غیرت اور حمیت دین کی نہین ہے کہ ایسی حالت
مین تم اُنکا کھانا اور پانی نوش جان کرتے ہو کہ تم سے بالکل غیرت اسلام کی جاتی رہی اور منقول ہے کہ مشرکین کو جو ممانعت ہوئی مسجد الحرام مین
داخل ہونیکی تو مسلمانون نے کہا کہ یا رسول خدا اگر مشرکین موسم حج مین نہ آئینگے اور غلہ نہ لائینگے تو ہماری تجارت جاتی رہے گی اور کہانیکی ہمپر
تنگی ہو جائیگی اور منافع ہمارے موقوف ہو جاینگے خدا تعالی نے اُنکے جواب مین یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً
اور اگر ڈرتے ہو تم مفلسی سے اے مکہ والو بسبب منع کرنے مشرکین کے مسجد الحرام کے داخل ہونیسے تو فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ پس قریب
ہے کہ تونگر کر دیگا تم کو خدا مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ فضل اپنے سے اگر چاہے گا کسی اور وجہ سے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق کہ خدا جاننے والا
ہے احوال بندون کا حَكِيْمٌ صاحب حکمت ہے کہ موافق مصلحت کرتا ہے اور ایک دروازہ بند کرتا ہے تو دوسرا دروازہ روزیکا کھولتا ہے اور
ابن مسعود کے قرآن مین لکھی ہین عیلہ کی جگہ عائلة تھا اور خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ اگر چاہیگا تو تمکو تونگر کر دیگا یہ اسواسطے فرمایا کہ کسب کو نہین بالکل
تساہل کرین اور تونگری کے حاصل کرنے مین رغبت خدا کیطرف کرین اور تنبیہ ہے اس امر پر کہ خدا تعالی فضل کرنیوالا ہے اور تونگری وعدہ کی ہوئی
اور فراخی روزی کی بعضو کے واسطے ہے اور بعضے کو نہین ہے اور کسی سال مین ہے اور کسی سال مین نہین ہے اور خدا تعالی نے وعدہ اپنا وفا کیا اور
کثرت سے بارش ہوئی اور اہل یمن کو توفیق دی کہ وہ ایمان لائے اور مکہ مین غلہ لیکر آئے اور بعد اسکے اور شہر فتح ہوئے اور غنیمتین ہاتھ لگین اور
چارون طرف سے غلہ وغیرہ سوداگری کی جنسین آئے اور اب خدا تعالی اہل الکتاب سے لڑنیکا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے قَاتِلُوا الَّذِيْنَ جنگ
کرو تم اُن لوگون سے کہ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ نہین ایمان لاتے ہین وہ ساتھ خدا کے اور نہ ساتھ دن
آخرت کے یعنی یہود کہ وہ خدا کے قائل ہین اور نصاری کہ تین خدا کے قائل ہین اور یہود کہتے ہین کہ بہشت مین کھانا اور پینا ہوگا اور نصاری کہتے
ہین کہ قیامت کو ان جسمون سے نہ اٹھینگے اور کہتے ہین کہ بہشت ہمارے لئے مخصوص ہے اور آتش دوزخ ہمکو مس نہ کریگی پس ایمان اُنکا
جیسے کہ چاہیے قیامت پر نہ ہوا اور نہین ہے وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور نہین حرام کرتے ہین وہ اُس چیز کو کہ حرام کی ہے خدا نے
وَرَسُوْلُهٗ اور پیغمبر اُسکے نے مثل شراب اور خوک کے اور جس چیز کا کہ حرام ہونا قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اور یہ معتقد اپنے پیغمبر کے نہین
ہین اور ان امور کو عمل مین لاتے ہین اگرچہ اُنکے مذہب مین حرام ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ اور نہین قبول کرتے ہین وہ
دین حق کو کہ وہ اسلام ہے مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اُن لوگون مین سے کہ دیگئی ہے اُنکو کتاب توریت اور انجیل یہ بیان واقع ہوا ہے
الذین لا یؤمنون کا یعنی جو لوگ ایمان نہین لاتے ہین اہل الکتاب مین سے خدا پر اور روز قیامت پر اور نہ حرام کرتے ہین اُس چیز کو کہ حرام کی ہے
خدا نے اور پیغمبر اُسکے نے اور دین حق کو وہ قبول نہین کرتے ہین اُنسے تم لڑو اور جہاد کرو حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ یہانتک کہ دیوین
وہ جزیہ کو تنگ ہو کر عَنْ يَّدٍ ہاتھ اپنے سے یعنی مال جزیہ کا وہ اپنے ہاتھون سے دیوین ہر ایک آدمی آپ نہ بھیجین بوسیلہ وکیل اُنکا تاکہ
اپنے ہاتھ سے دینا موجب ذلت اور خواری کا واسطے اُنکے ہو چنانچہ فرماتا ہے وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ اور حال یہ ہے کہ وہ ذلیل ہونیوالی
ہیون کہ اُنکے ہاتھ سے جزیہ لو اُنکو یہانتک کہ جبتک کہ دیوین بیٹھے رہین اور بدون اُٹھتے ہوئے جانے نہ پاوین پس جو شخص کہ دار الاسلام مین ہے
نہین قبول کیا جاویگا اُس سے مگر جزیہ یا قتل اور جس وقت قبول کرین وہ جزیہ کو تو حرام ہے اسیر کرنا اُنکا اور حرام ہین مال اُنکے اور حلال
ہے نکاح اُنکا لیکن نکاح دائمی مین اختلاف ہے اور جو کوئی کہ دار الحرب مین ہے اُن لوگون سے تو حلال ہے اسیر کرنا اُسکا اور مال اُسکے اور
نہین حلال ہے نکاح اُسکا اور نہین قبول کیا جاویگا اُس سے مگر داخل ہونا اسلام مین یا جزیہ یا قتل اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے
پوچھا کہ مجوس کیونسے ہین کوئی پیغمبر تہا فرمایا کہ ہان کیا تجھکو خبر نہین کہ رسول خدا صلعم نے مکہ کے لوگون کو لکہا کہ اسلام کو قبول کرو یا لڑو اُن

ع ۵ ۱۰

لوگون نے جواب مین لکہا کہ ہمسے جزیہ لیلو اور ہمکو چہوڑ دو کہ ہم بتون کی پرستش کرین سو آنحضرت صلعم نے انکو لکہا کہ مین جزیہ نہین لیتا ہون مگر اہل
کتاب سو اُن لوگون نے حضرت کی تکذیب کی اراوہ سے پہر لکہا کہ تو اگر اہل کتاب ہی سے جزیہ لیتا ہے تو مجوس سے کسواسطے لیتا ہے کہ وہ تو
اہل کتاب مین سے نہین ہین حضرت نے انکو لکہا کہ مجوس کا ایک پیغمبر تہا کہ اسکو انہون نے قتل کیا اور ایک کتاب انکی تہی کہ وہ پیغمبر اس کتاب
کو لیکر آیا تہا بارہ ہزار جلدین گاؤ کے اس کتاب کو انہون نے جلا دیا پس وہ بہی اہل کتاب ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ عورتون پر
جزیہ نہین ہے اور نہ لڑکون پر جزیہ ہے اسواسطے کہ دار الحرب مین انکو قتل کرنیکو رسول خدا صلعم نے منع کیا ہے مگر یہ کہ وہ بہی لڑین مردون کے
ہمراہ ہو کر تو انکا بہی قتل یا جزیہ چاہیے اور جسوقت دار الحرب مین اُن کا قتل جائز نہو تو دار السلام مین بطریق اولا نہوگا اور جب اُن کا
قتل ممکن نہوا تو جزیہ بہی اُن پر نہوگا اور مرد اگر جزیہ اوا نکرینگے تو خون اُن کا مباح ہوا اور ایسے ہی اپاہج اور اندہے اور نہایت بوڑہے سے جزیہ
نہین لیا جاتا کہ دار الحرب مین انکے قتل کا حکم نہین ہوا اور تعیین جزیہ کے ہر ایک کے امام کی رائے پر ہے اور کہتے ہین کہ یہودی مدینہ کے
حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تہے نہ کل یہودی اور کہتے ہین کہ وہ یہودی گذر گئے اب نہین ہین اور وجہ حضرت عزیر کو پسر خدا کہنے کی یہ ہے
کہ جسوقت حضرت عزیر بخت نصر کی قید سے چہوٹ کر آئے اور اپنی قوم مین جا کر انہون نے دعوی نبوت کا کیا تو لوگون نے انکو راست گو
نجانا اور معجزہ انکا یہ تہا کہ پانچون انگلیون پر پانچ قلم باندہکر توریت کو پانچون قلمون سے از بر لکہدیتے تہے جسوقت انہون نے توریت کو
زبانی لکہدیا تو لوگون نے شبہہ کیا اور کہا کہ ہم کیا جانین کہ یہ توریت ہے ہم مین کوئی توریت کا پڑہنے والا نہین ہے ایک شخص نے کہا
کہ مین نے اپنے باپ سے سُنا ہے اور اسنے اپنے باپ سے سنا ہے کہ بخت نصر کے زمانہ مین اُسنے توریت کو ایک ظرف مین رکہکے پہاڑ کی
سوراخ مین رکہدیا تہا چند آدمی جمع ہو کر وہان گئے اور اُس توریت کو وہان سے نکال کر لائے اور حضرت عزیر کی لکہی ہوئی توریت سے
اسکا مقابلہ کیا تو ایک لفظ کا فرق نپایا اُسوقت اُن لوگون نے کہا کہ تمام توریت کا ازبر کرنا یاد بشر کا کام نہین ہے کہ وہ بہت بڑی کتاب ہے
اور نہایت مشکل ہے حقتعالی نے بعد سو برس کے توریت کو عزیر کے دل مین ڈالا ہے اسواسطے کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور قصہ اس کا مفصل
سورہ بقر مین اوکالذی مر علی قریۃ کی تفسیر مین گذر گیا ہے اور حضرت عزیر بیٹے شرجیا کے تہے اولاد لادی بن یعقوب مین سے اور چودہ ہون
پشت انکی ہارون بن عمران تک پہنچتی تہی عزیر کو یہودیون نے خدا کا بیٹا کہا تہا اور عیسی کو نصاری نے خدا کا بیٹا کہا تہا اس گمان سے
کہ فرزند بدون باپ کے پیدا نہین ہو سکتا اور یا یہ کہ بحکم خدا جو مُردون کو وہ زندہ کرتے تہے اور مادر زاد اندہے اور مبروص کو چنگا کرتے تہے
اسواسطے انکو خدا کا بیٹا کہا حالانکہ نہ خدا کو فرزند کی ضرورت ہے نہ بی بی کی اوسکی ذات واحد یکتا شریک سے بری ہے علاوہ اسکے
خدا کی ذات قدیم ہے اور یہ حادث ہین کیونکہ ایک وقت وہ تہا کہ عزیر اور عیسی کا وجود بہی نہ تہا چنانچہ خدا تعالی انکے
قول باطل کو بیان کرتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ اور کہا یہودیون نے کہ عزیر بیٹا خدا کا ہے وَقَالَتِ
النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ط اور کہا نصرانیون نے کہ مسیح بیٹا خدا کا ہے ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ یہ کہنا انکا بِأَفْوَاهِهِمْ ساتہ مونہون
انکے ہے کہ واقع مین اسکی کچہ حقیقت نہین ہے اور نہ اسکے واسطے کوئی وجود ہے يُضَاهِئُونَ مشابہ ہوتے ہین وہ قَوْلَ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ کہنے اُن لوگونکو کہ کافر ہوئے ہین وہ پہلے اس سے قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ہلاک کیجو انکو خدا اور رحمت اپنی سے دور کیجو
أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ کیونکر پلٹائے جاتے ہین حق سے طرف باطل کے کہ باوجود ہونے دلائل وحدانیت اور یگانگی خدا کے عزیر اور عیسی کو کہ جو
ممکنات مین سے ہین خدا کا بیٹا کہتے ہین اور عزیر کو عاصم اور کسائی اور یعقوب نے تنوین سے پڑہا ہے اور باقیون نے بدون تنوین کے
اور یضاہئون کو عاصم نے ہمزہ سے پڑہا ہے اور باقی قاریون نے بدون ہمزہ کے اور فرماتا ہے خدا کہ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ پکڑا انہون نے
یعنی اختیار کیا اُن یہود اور نصاری نے علمائے اپنے کو وَرُهْبَانَهُمْ اور عابدون اپنے کو أَرْبَابًا پروردگار اپنے مِنْ

دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا معبود حق کے کہ حلال اور حرام کے مقدمہ مین اور انہون نے فرمانبرداری کی اُن عالمونکی اور عابدون کی
جیسے کہ خدا کی فرمانبرداری کرنی چاہئے کہ جسکو اُنہون نے حلال کردیا اُن لوگون نے اُسکو حلال جانا اور جسکو حرام کردیا اُسکو اُنہون نے
حرام جانا وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ اور گردانا اُنہون نے خدا عیسی پسر مریم کو کہ اُسکو خدا کا بیٹا کہا وَمَآ اُمِرُوْٓا اور نہین حکم کئے گئے ہین وہ
یہود اور نصاریٰ اپنے یا علما اور عابد اور عیسی اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا مگر یہ کہ پرستش کرین وہ معبود یکتا کو کہ وہ خدا ہے لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے اسکے سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہے وہ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہین وہ
امام محمد باقر و جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ نے نماز اور روزہ اپنے عالمون اور عابدون کے واسطے نہین بجالائے تھے
بلکہ اُنکے حلال کرنیکو تو اُنہون نے حلال جانا ہے اور حرام کرنیکو اُنکے حرام جانا ہے اور تمام امر اور نہی مین اُنہون نے اُن کی فرمانبرداری
کی ہے اسی طرح سے اُنہون نے اُن کی عبادت کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ اُن علماء اور
عابدون نے اپنی پرستش کیطرف اُنکو نہین بلایا ہے اور اگر اپنی پرستش کیواسطے اُنسے کہتے تو وہ ہرگز قبول نکرتے لیکن اُنہون نے اُنکے
حلال کئے ہوئے کو حلال جانا ہے اور اُنکے حرام کئے ہوئے کو حرام جانا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عیسی کی اُنہون نے
نافرمانبرداری کی اور لیکن وہ لیکن اُنہون نے اُسکو بہت بڑا جانا یہانتک کہ گمان کیا اُسکو کہ یہ فرزند خدا کا ہے اور ایک گروہ نے اُسکو کہا
کہ وہ تیسرا تین مین کا ہے اور ایک گروہ مین اُنہین سے اُسکو کہا کہ وہ خدا ہے اور علمائے اور عابدون کی اُنہون نے فرمانبرداری کی اور
جس چیز کی طرف اُنکو اُنہون نے بلایا اُسکو وہ بجالائے پس اُنہون نے اُن علماء اور عابدون کو اُنکی فرمانبرداری کرنیکی جہت سے پروردگار
اپنا ٹھیرایا اور بسبب ترک کرنیکے حکم خدا کو اور اُسکی کتابون اور پیغمبرون کو پس ڈالدیا اُنہون نے اُن سب کو پس پشت اپنے اور فرماتا ہے
خدا کہ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا اور ارادہ کرتے ہین وہ یہود اور نصاریٰ اسکے یہ کہ بجھاوین وہ نُوْرَ اللّٰهِ نور خدا کو کہ وہ وحدانیت
خدا یا نبوت پیغمبر آخر الزمان ہے یا قرآن ہے بِاَفْوَاهِهِمْ ساتھ مونہون اپنے کے شرک کی باتین کرکے وَيَاْبَى اللّٰهُ اور منع کرتا ہے
خدا اور انکار کرتا ہے اور نہین پسند کرتا ہے اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ مگر یہ کہ تمام کرے وہ نور اپنے کو کہ دین کو روشن کرے کلمہ توحید کو بلند
کرکے اور اسلام کو عزت دیکر وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اگرچہ مکروہ جانین کنارا اس امر کو اور یابی کہ انکار اور جحد کے واسطے ہے
اسمین سے نفی نکلتی ہے اسواسطے اُسکے بعد الا استثناء کا لفظ آیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تقدیر اُسکی یہ ہے کہ یابی اللّٰہ کل شئی الا اتمام نورہ
اور اسی قول کو پسند کرتے ہین اور نور کے تمام کرنیمین فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ وہ خدا وہ شخص ہے کہ بھیجا اُس نے
پیغمبر اپنے کو کہ وہ محمد صلعم ہے واسطے تمام کرنے اُس نور کے بِالْهُدٰى ساتھ ہدایت کے کہ وہ قرآن ہے وَدِيْنِ الْحَقِّ اور
ساتھ دین حق کے کہ وہ اسلام ہے لِيُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کرے وہ اُس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اوپر دین کے کل اُس
دین کے یعنی سب دینون پر اُسکو غالب کرے وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اگرچہ مکروہ جانین مشرکین اور ناخوش ہون اس
دین سے کہ وہ بعد نزول عیسی اور ظہور مہدی کی ہے کہ اسوقت سوائے دین محمدی کے کوئی دین زمین پر باقی نرہیگا اور امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت ہے کہ غلبہ دین اسلام کا کل دینون پر وقت خروج مہدی علیہ السلام کے ہے اور اسوقت کوئی ایسا آدمی نہوگا
کہ قائل نبوت محمد صلعم کا نہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ واللہ ہنوز تاویل اس آیت کی ظاہر نہین ہوئی ہے اور نہین
ظاہر ہوگی وہ یہانتک کہ خروج کرے قائم علیہ السلام پس جسوقت وہ خروج کریگا تو کوئی کفر کرنیوالا خدا کا باقی نرہیگا اور نہ شرک کرنیوالا
امام کا مگر یہ کہ مکروہ جانیگا وہ اُسکے خروج کو اور اسلام غالب ہوگا یہانتک کہ اگر کافر اور مشرک پتھر کے اندر ہوگا تو وہ پتھر کہیگا کہ اے مومن میرے
شکم مین کافر ہے مجھکو توڑ اور اُسکو قتل کر اور حضرت صادق علیہ السلام کی حدیث مین ہے کہ فرعون نے حضرت موسی کی طلب مین

حاملہ عورتوں کے شکم چاک کروا ڈالے اسیطرح بنی اُمیہ اور بنی عباس جسوقت واقف ہوئے کہ زوال ملک اُمرا اور ظالموں کا اُنہین
سے قائم علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوگا تو اُنہوں نے ہمسے عداوت کھڑی کی اور بنوا لی اُنہوں نے تلوارین اہلبیت رسول کی قتل
کیواسطے اور اُنکی نسل کے منقطع کرنیواسطے قائم علیہ السلام کے قتل کی طمع مین پس انکار کیا خدا نے اس سے کہ ظاہر کرے امر اپنے کو واسطے
کسی کے ظالموں مین سے مگر یہ کہ تمام کرے نور اپنے کو اگرچہ مکروہ جانین مشرکین اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نہ باقی رہیگا روئے زمین
پر کوئی گھر ڈھیلے اور ... مگر کہ داخل کریگا خدا اُس گھر مین اسلام کو یا تو ساتھ عزت عزت والیکے اور یا ساتھ خواری خوار کے۔ الحدیث اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قائم ہمارا نصرت کیا گیا ہے اپنے رعب سے اور لپٹ جائیگی واسطے اُسکے زمین اور ظاہر ہوجائینگے
واسطے اُسکے خزانے جو کہ زمین کے اندر پوشیدہ ہین اور پہنچیگا غلبہ اُسکا مشرق اور مغرب مین اور غالب کریگا خدا بسبب اُسکے اپنے دین
کو سب دینوں پر پس باقی نہ رہیگا زمین پر کوئی ویرانہ مگر کہ آباد کریگا وہ اُسکو اور نازل ہوگا روح خدا عیسی بن مریم آسمان سے پس
نماز پڑھیگا وہ پیچھے اُسکے یعنی قائم علیہ السلام کے اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ غائب ہوگا صاحب الامر بسبب ظاہر
ہونے ایک غدار کے واسطے اُسکے کہ دلوں پر لوگوں کے ایک فتنہ ہوگا یہانتک کہ جو آدمیوں مین سب سے زیادہ قریب اُسکا ہوگا وُ
ہی اُسکی عداوت مین زیادہ سخت ہوگا اور اُسوقت مین خدا تعالی اُسکی مدد کریگا ایک لشکر سے کہ نہ دیکھو گے تم اُس لشکر کو وہ ملائکہ
ہوینگے اور غالب کریگا خدا اپنے پیغمبر کے دین کو اُسکے ہاتھوں سے سب دینوں پر اگرچہ مکروہ جانین اُسکو مشرکین اور اسیطرح کی روایتین بہت
ہین اور اب خدا تعالی یہود اور نصاریٰ کے علما اور عابدوں کے حال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے
وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ تحقیق کہ بہت علما اور عابد اور زاہد یہود اور نصاریٰ کے
لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ البتہ کہاتے ہین وہ مال آدمیوں کے یعنی لیتے ہین مال آدمیوں کے بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل کے
کہ وہ رشوت ہے احکام خدا کے بدل دینے کی وَيَصُدُّونَ اور باز رکھتے ہین وہ آدمیوں کو اور بند کرتے ہین عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا
کے سے کہ وہ دین اسلام ہے اور لوگوں سے کہتے ہین کہ تم اسلام مین داخل مت ہوا اور مسلمانوں کو ... اور فرماتا ہے خدا کہ وَالَّذِينَ
اور جو لوگ کہ اہل کتاب اور مسلمانوں مین سے از راہ بخل اور حرص کے ... يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ جمع کرتے ہین وہ سونے کو
اور چاندی کو وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور نہین خرچ کرتے وہ اُسکو بیچ راہ خدا کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ پس
خوشخبری دے تو ... ساتھ عذاب دردناک کے يَوْمَ يُحْمَى جسدن کہ گرم کیا جائیگا اور دہکایا جائیگا عَلَيْهَا اوپر ان خزانوں کے
فِي نَارِ جَهَنَّمَ بیچ آتش دوزخ کے فَتُكْوَى بِهَا پس داغے جائینگے ساتھ اُن خزانوں گرم کے جِبَاهُهُمْ پیشانیاں اُنکے
کہ فقیروں کو دیکھکر ان پیشانیوں پر چین ڈالتے تھے وَجُنُوبُهُمْ اور پہلو اُنکے کہ محتاج لوگوں سے پہلو تہی کرتے تھے وَظُهُورُهُمْ اور
پیٹھین اُنکی کہ مسکینوں کو دیکھکر اُنکو پھیر لیا کرتے تھے اور کہا جائیگا اُنکو اُس روز کہ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ یہ وہ چیز ہے کہ جمع کی تھی تمنے اور خزانہ کر
اسکو رکھا تھا تمنے لِأَنْفُسِكُمْ واسطے نفسوں اپنے کے یہ ارادہ کرکے کہ اُس سے ہم آیندہ کو فائدہ حاصل کرینگے اپنے نفسوں کے آرام
اور راحت کیواسطے اور اب اُس سے نہایت ضرر ہے نفسوں کیواسطے فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ پس چکھو تم عذاب اُس چیز کا
کہ تہے تم جمع کرتے اور الذین یکنزون باعتبار عطف کے ان کا اسم ہے اور مرفوع بہی ہوسکتا ہے جملہ مستانفہ ہوکر اور ولا ینفقونہا کی ضمیر مونث کی
مرجع مین کئی وجوہ ہین ایک تو یہ کہ باعتبار دلالت کرنیکے کلام کے کنوز کی طرف پھرتی ہے جو کہ اسمین سے سمجھا جاتا ہے اور ایک وجہ یہ ہے کہ
جسوقت ذہب اور فضہ کا ذکر ہوا تو اُسنے اموال پر دلالت کی اس صورت مین اموال کیطرف پھریگی اور ایک وجہ یہ ہے کہ ضمیر کے پھرنے مین
ایک مرجع پر اکتفا کرنیکے اختصار کیواسطے اور فضہ قریب تھا اُسکی طرف پھرے اور یحمی کا فاعل نار ہے نار کو حذف کرکے طرف علیہا کی اسناد

امام محمد باقر علیہ السلام سے قائم کے ظہور کا ذکر

کردیا ہے اور یہ آیت مال مطلق کی جمع کرنیمین ہے کہ مال کو جمع کرکے راہ خدا مین اُس مین سے نہ دیوے خواہ زکوۃ اُسکی ادا کی ہو خواہ ادا نکی
ہو خواہ سکہ دار ہو خواہ بےسکہ ہو اسواسطے کہ قرآن مین مطلق سونے اور چاندی کا ذکر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت زکوۃ کے مقدمہ مین ہے
جو شخص کہ مال کو جمع کرے اور زکوۃ کہ حق خدا ہے اُسکو اُسمین سے ادا نکرے تو اُسکا یہ عذاب ہی لیکن اُسوقت سونے اور چاندی کو مقید کر دیا یہ نکا
اور مراد اُس سے یہ ہوگی کہ وہ سونا اور چاندی سکہ دار ہو اور اُسکو جمع کیا ہو اور زکوۃ اُسکی ادا نہ کی ہو تو اُسکے واسطے یہ عذاب ہے اور روایتین
بھی دونو قولون کے موافق ہین جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر چار ہزار سے زیادہ ہو تو وہ کنز ہے خواہ زکوۃ اُسکی ادا کی ہو خواہ نکی
ہو اور اگر چار ہزار سے کم ہے تو وہ نفقہ ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس مال کی زکوۃ ادا نہ کیجائے وہ کنز ہے اگرچہ ظاہر مین کہا ہو
اور جس مال کی زکوۃ ادا کیجائے وہ کنز نہین ہے اگرچہ زمین مین مدفون ہو اور ابوذر سے روایت ہے فرمایا کہ مینے رسولخدا صلعم سے سنا ہے فرماتے
تھے کہ یہ آیت زکوۃ نہ دینے والون کے حق مین نازل ہوئی ہے اُس درہم اور دینار سے کہ جسکی زکوۃ نہین دی ہے داغ کرینگے اُس روز کہ مقدار
جسکی پچاس ہزار سال کی ہے اور اگر اونٹون والون سے زکوۃ اونٹون کی نہین دی ہے تو اُن لوگون کو صحرائی محشر مین اوندھا ڈالا
جائیگا اور اُن کے اوپر وہ اونٹ چلائے جائینگے اور جب سب اونٹ پھر لینگے تو پھر اُنکے اوپر سے اونٹ چلائے جائینگے ہمیشہ اُسی عذاب مین
رہینگے اور اسیطرح گائین اور بکریان کہ جنکی زکوۃ نہین دی ہے وہ ہمیشہ اُنکے اوپر پھرائے جائینگے اور سینگ اور لات اُنکے مارتے جائینگے یہانتک
کہ خدا حساب سے فارغ ہو اور ثوبان نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی مال جمع کرے اور زکوۃ اُسکی نہ دیوے خداتعالی اُس مال سے
ایک سانپ پیدا کریگا کہ اُسکے سر پر تین نقطے سیاہ ہونگے اور جسجگہ کہ وہ شخص جائیگا سانپ اُسکے ہمراہ ہوگا اور اُس سے جدا نہوگا وہ شخص کہیگا
کہ اے تجھپر تو کون ہے کہ میرے ہمراہ ہی نہین چھوڑتا ہے سانپ اُسکو جواب دیگا کہ مین خزانہ ہون تیرا کہ تونے مجھکو جمع کیا تھا ہرگز تجھسے
جدا نہونگا یہانتک کہ تجھکو خورد برد کرون اور کہا جاؤن پس دونو ہاتھ اُسکے اپنے منہ مین لیکر توڑ ڈالے گا اور اسیطرح اُسکے سب اعضا منہ
مین لیکر توڑیگا اور نگل جائیگا یہانتک کہ تمام اعضا کا نوالہ کرجائیگا اور پھر اُسکو نکالے گا اور اسیطرح سے کہا جائیگا ہمیشہ اُسکو اسیطرح عذاب
رہیگا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ درہم اور دینار نے ہلاک کیا اُن لوگون کو کہ جو پہلے تمسے تھے اور تمکو ہلاک کرینوالے ہین اور قمی نے اپنی
تفسیر مین لکھا ہے کہ عثمان نے کعب الاحبار کیطرف نظر کی اور اُس سے پوچھا کہ اے ابو اسحاق کیا کہتا ہے تو اُس شخص کے حق مین کہ جسنے زکوۃ
مفروضہ اپنے مال مین سے ادا کی ہو اُس شخص پر بعد اُسکے بھی کچھ واجب ہے کعب الاحبار نے کہا کہ کچھ واجب نہین ہے اگرچہ ایک خشت
سونیکی اور ایک خشت چاندی کی بنواکر مال کو جمع کرے اُسپر کچھ واجب نہین ہے ابوذر نے یہ سنکر عصا اپنا اُٹھایا اور کعب الاحبار کے سر پر
مارا اور کہا کہ اے پسر یہودیہ کافرہ تیری قدرت ہے کہ تو احکام مسلمین مین دخل دیوے خدا کا قول زیادہ صادق ہے تیرے قول سے خدا نے جو
فرمایا ہو کہ والذین یکنزون الذہب والفضۃ یعنی خدا مطلق مال کو کہتا ہے کہ زکوۃ اُسکی ادا کی ہو یا نہ کی ہو اور اُسکو جمع کرے اور راہ خدا
مین اُسمین سے نہ دیوے تو واسطے اُسکے وہ عذاب ہے کہ جو قرآن مین لکھا ہے اور رسولخدا صلعم نے جسوقت یہ دو آیتین نازل ہوئین تو فرمایا کہ
ہلاک ہو جو سونا اور چاندی اور تین مرتبہ یہی کلمہ پڑھا اصحاب یہ سنکر سب پریشان ہوئے اور عرض کی کہ یا رسولخدا ہم کونسا مال کرین مال کے
جمع کرنیمین کہ جسکا انجام نیک ہو اور وہ مذموم نہو فرمایا کہ دل شکر کرنیوالا اور عورت مومنہ کہ دین مین تمہاری مددگار ہو یعنی وہ ذخیرہ کہ جسمین
وبال نہو وہ اعمال صالحہ ہین پس عاقل دیندار وہ ہے کہ اگر لوگ زینت اور مال مین مصروف ہوئین تو وہ نیک اعمال کے جمع کرنیمین متوجہ ہو
غرض حق یہ ہے کہ اگر مال حرام جمع کیا ہے تو اُسپر عذاب ہے خواہ زکوۃ اُسکی ادا کی ہو خواہ نہ کی ہو اور اگر مال حلال جمع کیا ہے اور زکوۃ
مفروضہ اُسمین سے ادا نہین کی ہے تو بھی عذاب ہے اور اگر زکوۃ اُسکی ادا کر دی ہے تو پھر اُسپر کچھ واجب نہین ہے لیکن حسابہ کا
دینا ہوگا اور بعد ادا کرنے زکوۃ مفروضہ کے پھر اُسمین سے کچھ دینا واجب تو نہین ہے مگر مستحب ہے کہ اپنے قریبون اور مومنین محتاجون کو اُسمین

دینا رہے کہ موجب مزید ثواب ہے ورنہ جمع کرکے دنیا میں چھوڑ جانا اور راہ خدا میں اُسمیں سے صرف نکرنا اگرچہ بعد ادائے زکوٰۃ کے موجب عقاب نہ
کا تو ہوگا لیکن باعث حسرت اور ندامت کا ہوگا چنانچہ احادیث سے ثابت ہوا اور اب خدا تعالیٰ مہینوں کے شمار کا ذکر کرتا ہے کہ سال کے کتنے
مہینے ہیں اور اُسمیں کے مہینے حرام ہیں کہ اُنمیں جنگ کرنا جائز نہیں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا
عَشَرَ شَهْرًا تحقیق شمار مہینوں کے نزدیک خدا کے بارہ مہینے ہیں فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ بیچ کتاب خدا کے کہ وہ لوح محفوظ ہے یا کتب
سابقہ یا اُسکے حکم میں اور مراد مہینوں سے ماہ قمری ہیں اور حق تعالیٰ نے اکثر اعمال مسلمانوں کے مثل روزہ اور حج اور عدہ وغیرہ کے انہیں مہینوں
پر مقرر رکھے ہیں اور فرمایا کہ عدد اُنکے بارہ ہیں يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جسدن کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو تب سے
بارہ ہیں مِنْهَآ اُن بارہ میں سے اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ چار مہینے حرام ہیں کہ اُنمیں اعدائے دین سے لڑنا نہ چاہیئے مگر وہ سبقت کریں
تو مضائقہ نہیں ہے اور وہ چاروں رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم ہیں اور فرماتا ہے ذٰلِكَ یہ یعنی حرام کرنا اُن چاروں کا الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ وہ دین قائم اور درست ہے کہ دین ابراہیم اور اسمٰعیل کا ہے اور عرب کو وہ میراث میں پہنچا ہے اور محققین کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ
نے شمار مہینوں کے کہ جنسے نیکی معاش اور معاد خلایق کے متعلق ہے بندوں پر نہ چھوڑے اور فرمایا کہ عند اللہ و فی کتاب اللہ اور برجوں کو
آسمان کی بھی خود اُسنے بارہ کیا اور ایسے ہی عدد نقبائے بنی اسرائیل کے بھی اپنی طرف منسوب کئے ہیں چنانچہ فرمایا کہ وبعثنا منہم اثنا عشر
نقیبا اور بارہ چشمے جو موسیٰ کے ہاتھ سے جاری ہوئے وہ بھی اُسی کے حکم سے تھے جیسے کہ فرمایا کہ فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا لیکن تعجب ہے کہ عدد
ائمہ دین کے کہ صلاح معاش اور معاد خلایق کے اُسی سے متعلق ہے اور حقیت اور بطلان دین کا اُسپر موقوف ہے اُسکو بندوں کے سپرد کیا
کہ جسکو چاہیں امام بناکر ٹھہرا دیں اور خود تو اُسکو مقرر کریں اور پھر کہدیں کہ یہ خلیفہ رسول کا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ پس
نہ ظلم کرو تم بیچ ان چار مہینوں کے اَنْفُسَكُمْ نفسوں اپنے پر اُن مہینوں کی حرمت کا ہتک کرکے اور یا یہ کہ نہ ظلم کرو تم بیچ اُن بارہ مہینوں کے
حرام کاموں اور باتوں کو اختیار کرکے اور ابن عباس کے نزدیک ضمیر فیہن کی بارہ ہی کیطرف پھرتی ہے اور فرماتا ہے کہ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ
كَآفَّةً اور جنگ کرو تم مشرکین کل سے كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً جیسے کہ جنگ کرتے ہیں وہ تم سے اور آپسمیں اتفاق رکھتے
ہیں اور کافہ مصدر ہے اور واقع ہوا ہے موضع حال میں اور احاطہ کرنیکے معنے میں ہے اور مشتق ہے کف سے اور کف بمعنی منع ہے اور کافہ پر الف
لام نہیں آتا ہے اور فرماتا ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور جانو تم کہ تحقیق خدا ہمراہ پرہیزگاروں کے ہے اُنکی نصرت اور حمایت
کرنیمیں اور کہتے ہیں کہ عادت کفار کی ایام جاہلیت میں یہ تھی کہ ہمیشہ لڑتے تھے اور لوٹ اور غارت کرتے تھے اور حرام مہینوں میں جنگ نہیں
کرتے تھے اور حضرت ابراہیم کے زمانہ سے یہی عادت اُنکی تھی لیکن بعد اسکے اُنہوں نے یہ کیا کہ جسوقت وہ جنگ میں مشغول ہوتے تھے اور ماہ
حرام آجاتا تھا تو وہ اُسکو حلال کردیتے تھے اور اُسکے عوض میں اور کسی مہینے کو حرام کرتے تھے اسیطرح تمام سال میں چار مہینے حرام کرتے تھے لیکن
تخصیص نکرتے تھے کہ کونسا مہینا حرام ہے اُسی کا نام اُنہوں نے نسی رکھا تھا اُس حال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ سوائے اسکے نہیں کہ تاخیر حرام ہونے ایک مہینے کے دوسرے مہینے کے ساتھ کہ حرام مہینے کو موخر کردینا حلال مہینے سے بدلکر
لوٹ مار کیواسطے زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ زیادتی ہے بیچ کفر کے اسواسطے کہ خدا کے حرام کو حلال کرنا اور اسکے حلال کو حرام کرنا کفر ہے
اور اُنہوں نے اپنے اس کفر کو اُس کفر اصلی پر زیادہ کردیا ہے اور نسی کو ابو جعفر نے مشدد پڑھا ہے بغیر ہمزہ کے اور ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام
نے اُسکو مخفف پڑھا ہے بدون ہمزہ کے بر سے کے وزن پر اور باقیوں نے مد اور ہمزہ سے پڑھا ہے يُضَلُّ بِهِ گمراہ ہوتے ہیں ساتھ اُس عمل
کے اور ابو قتیبہ نے اُسکو بضم یا اور کسرہ ضاد پڑھا ہے اور کوفیوں نے اُسکو سوائے ابوبکر کے بضم یا اور فتح ضاد پڑھا ہے یعنی گمراہ کئے جاتے ہیں
ساتھ اس عمل کے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ کہ کافر ہوئے يُحِلُّوْنَهٗ حلال کرتے ہیں وہ اُس نسی کو کہ وہ تاخیر حرمت ایک مہینے

کی ہے دوسرے مہینے کے ساتھ پس حلال کرتے ہیں وہ اُسکو عَامًا ایک سال وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا اور حرام کرتے ہیں وہ اُسے
یعنی دوسرے سال میں لِّیُوَاطِـُٔوْا تاکہ موافق کریں وہ اور پورا کریں عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ شمار اُس چیز کو کہ حرام کی ہے خدا نے
چار مہینے جو خدا نے حرام کیے ہیں اُنکو پورا کر دیں کہ وہ چار ہو جائیں جو کوئی مہینا کہ ہو اُسمیں کچھ خصوصیت کسی مہینے کی نہیں ہے فَیُحِلُّوْا
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ پس حلال کرتے ہیں وہ اُس چیز کو کہ حرام کی ہے خدا نے کہ فقط عدد کا پاس رکھتے ہیں اور وقت کی رعایت نہیں کرتے
زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ آراستہ کیگئی ہے واسطے اُنکے بدی اعمال اُنکے کی کہ شیطان نے اُنکے اعمال بد کو مزین اور آراستہ کر کے
اُنکو دکھلایا ہے وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ خدا نہیں ہدایت کرتا ہے قوم کفار کو کہ دیدہ و دانستہ عناد کی جہت سے انکار کرتے
ہیں دلیلوں روشن کا بلکہ اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور یا یہ معنے ہیں کہ آخرت میں اُنکو بہشت کی راہ نہیں دکھلاتا ہے بلکہ اُنکے کفر کی جہت سے
دوزخ کی راہ اُنکو دکھلاتا ہے اور کہتے ہیں کہ نویں سال ہجرت کے جسوقت کہ رسول خدا صلعم جنگ حنین سے پھرے تو ارادہ جنگ تبوک کا کیا
اور اُن ایام میں ہوا بہت گرم تھی اور مدینہ کے آدمی بسبب قحط اور خشک سالی کے نہایت پریشان تھے جسوقت حکم پہنچا کہ اصحاب واسطے
جنگ مشرکین کے آمادہ ہو کر طرف تبوک کے روانہ ہوں تو لوگوں نے بسبب بُعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زاد راہ اور حرارت ہوا
چاہیے کراہت کی اور روانہ ہونے میں ہمراہ رسول خدا صلعم کے کاہلی کی اُنکے روانہ ہونیکی تاکید میں یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو مَا لَكُمْ کیا ہے واسطے تمہارے کہ واسطے بلند کرنے کلمہ دین کے اِذَا قِیْلَ
لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جسوقت کہا جاتا ہے واسطے تمہارے کہ باہر نکلو تم بیچ راہ خدا کے تو اثَّاقَلْتُمْ بھاری ہو جاتے ہو
تم اور کاہلی کرتے ہو یا کاہل ہوتے ہو تم اِلَی الْاَرْضِ طرف زمین کے کہ اُس زمین سے تم باہر نہیں نکلتے ہو اَرَضِیْتُمْ
بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ کیا راضی ہوئے تم ساتھ زندگانی دنیا کے آخرت سے کہ دنیا کو دین پر مقدم جانتے ہو فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ پس نہیں ہے فائدہ زندگانی دنیا کا بیچ مقابلہ آخرت کے اور اُسکی نعمتوں کے اِلَّا قَلِیْلٌ مگر تھوڑا اور عنقریب فانی ہونے والا
ہے اور عاقل فائدہ کثیر دائم آخرت کی کو چھوڑ کر اندک نفع دنیا کو کہ جو فانی ہے کیونکر اختیار کریگا اور فرماتا ہے کہ اِلَّا تَنْفِرُوْا اگر باہر نہ نکلو گے
تم اُس لڑائی کیواسطے کہ جسکا تم کو حکم ہوا ہے تو یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب کریگا تمکو خدا عذاب دردناک کہ دشمن کو تمپر فتح دیوے
یا قحط سے تمکو ہلاک کرے وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ اور بدل دیگا وہ تمکو ایک قوم سے کہ غیر تمہارے ہوں اور وہ قوم بہتر اور زیادہ فرمانبردار
تم سے ہوں اور وہ قوم فارس کہ ہی قوم سلمان فارسی کی چنانچہ حدیث میں آیا ہے وَلَا تَضُرُّوْهُ شَیْـًٔا اور نہ ضرر پہنچا سکو گے تم
اُسکو کچھ کہ وہ خدا غنی اور غالب مطلق ہے وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ جو چاہے سو کرے اور تمہاری
نصرت کا وہ محتاج نہیں ہے وہ اپنے رسول کی خود نصرت کریگا اور بعضی روایتوں میں سبب ان آیتوں کے نزول کا اسطرح سے لکھا ہے
کہ کچھ آدمی شام سے غلہ وغیرہ مال تجارت لیکر مدینہ میں آئے تھے اور اُنہوں نے مدینہ میں یہ مشہور کیا تہا کہ روم کے آدمی جمع ہوئے ہیں اور
ارادہ انکار رسول خدا صلعم سے جنگ کرنیکا ہے اور ایک لشکر عظیم جمع ہوا ہے اور ہرقل بادشاہ روم کا اپنے لشکروں کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا ہے اور
اور بہت قوموں کو اُسنے ہمراہ اپنے لیا ہے اور لشکر اُسکے مقابلہ پر آئے ہیں اور وہ حمص پر اوترا ہے رسول خدا صلعم نے یہ خبر سنکر اپنے اصحاب کو
تیاری جہاد کا اور سامان جنگ کا حکم دیا اور قومیں عرب کی جو کہ گرد اور نواح رہتی تھی اور جو کہ مکہ معظمہ کیطرف رہتے تھے اور جو آدمی کہ عرب
میں مسلمان ہوگئے تھے سب کو جہاد کرنیکا حکم کیا اور سب جماعتیں عرب کی آئیں اور منافقین اور سوائے اُنکے جو کہ ضعیف الایمان تھے وہ
بیٹھ رہے خدا تعالیٰ اُن کاہلی اور سستی کرنیوالوں پیغمبر حضرت کے اصحاب میں سے عتاب کر کے فرماتا ہے کہ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ اگر نہ نصرت
کرو گے تم اُس پیغمبر کی اور تنہا اُسکو چھوڑ دو گے تو نصرت کریگا اُسکی پروردگار اُسکا جزا اُسکی محذوف ہے اور تقدیر اُسکی یہ ہے الا تنصروه فقد نصره الله

یعنی اگر نہ نصرت کروگے تم اس پیغمبر کی تو بس قریب ہے کہ نصرت کریگا اسکی خدا اور ہے یار و مددگار اسکو نہ چھوڑیگا جیسے کہ پہلے اس سے بے یار و
مددگار اسکو نہیں چھوڑا ہے فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ پس تحقیق نصرت کی ہے اسکی خدا نے پہلے اس سے یہ جزائے مقدم ہے اس شرط کی
کہ جو بعد اسکے ہے لا تحزن ان اللہ معنا تک اور یا جزا اسکی محذوف ہے بعد اسکے اور دلالت کرتا ہے اسپر فقد نصرہ اللہ یعنی پس تحقیق نصرت
کی ہے اسکی خدا نے اِذْ اَخْرَجَهُ جسوقت کہ نکالدیا تھا اسکو مکہ سے اسکے وطن قدیم سے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ان لوگوں نے
کہ کافر ہوئے وہ یعنی ارادہ اسکے نکالدینے کا اور قتل کرنیکا کیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اسکو حکم نکلجانیکا کیا ثَانِيَ اثْنَيْنِ جسوقت دوسرا
دو کا تھا وہ یہ حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ اسوقت رسولخدا کے ہمراہ ابوبکر تھے اسواسطے خدا نے دوسرا دو کا فرمایا ہے یعنی اسوقت
اسکی مدد کی ہے کہ جسوقت اسکے ہمراہ سوائے ابوبکر کے کوئی نہ تھا اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ جسوقت کہ وہ دونو بیچ غار کے تھے اور وہ غار جبل
ثور میں ہے کہ مکہ معظمہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ سے جانب راست مکہ کے اور اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک گول پتھر ہے مثل گنبد کو چاک سے
اور اندر سے وہ خالی ہے اسکو خدا تعالیٰ نے غار فرمایا ہے اور دروازہ اسکا ایک بالشت اور چار یا پانچ انگشت کا طول میں ہے اور
اسی کے قریب عرض میں ہے اس تنگ دروازہ میں سے جناب رسولخدا صلعم اور ابوبکر دونوں پتھر کے اندر داخل ہوئے تھے کہ وہ اندر
سے خالی ہے اور دبلے پتلے آدمی اب بھی اس دروازہ میں سے اسکے اندر داخل ہوتے ہیں اور اس پتھر کے شکم ہی کو خدا تعالیٰ نے
غار فرمایا ہے اور رسولخدا صلعم کے داخل ہونیکے بعد لوگوں نے اس تنگ دروازہ کے مقابلہ میں ایک اور دروازہ اس تنگ دروازہ سے
کشادہ بنادیا ہے اس پتھر کو توڑکر کہ اس تنگ در میں سے داخل ہوکر اس کشادہ میں سے باہر نکلجاتے ہیں اور فراخی اس پتھر کے اندر اسکی
اسقدر ہے کہ میانہ قد کا آدمی اسمیں سیدھا کھڑا نہیں ہوسکتا اور یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ کفار نے جناب رسولخدا صلعم کے قتل اور قید کا اور
نکالدینے کا اسمیں سے ایک امر کا ارادہ کیا تھا اور پھر رائے سب کے حضرت کے قتل پر قرار پائی اور جبرئیل حضرت کے پاس حکم لائے کہ تو
شہر سے باہر نکلجا جناب رسولخدا صلعم اپنی جگہ امیر المومنین کو سلاکر شب پنجشنبہ کو تنہا اپنی دولتسرائے سے روانہ ہوئے اور ابوبکر کو
رستہ میں کھڑا ہوا دیکھا انکو ہمراہ اپنے لیجانا مناسب جانا اور شہر مکہ سے باہر نکلکر جبل ثور کیطرف روانہ ہوتے اور اس پہاڑ کے اوپر چڑھکر
اس غار میں داخل ہوئے اور پہلے اس سے اس غار میں جانیکی عادت تھی اور تین روز اس غار میں رہے خدا تعالیٰ نے اس غار
کے دروازہ پر درخت ببول کا خار دار اوگا دیا اور بحکم خدا اسکے دروازہ میں کبوتری نے انڈے رکھے اور مکڑی نے اسمیں جالا تنا اور
عامر بن فہیرا اپنی گوسفندوں کو وہاں چرانیکو لیجاتا تھا اور دو صاحب انکا دودھ پیتے تھے اور جسوقت کہ حضرت اپنی دولتسرا میں کفار کو نہ
ملے اور حضرت علی مرتضیٰ کو وہاں دیکھا تو مایوس ہوکر واپس چلے گئے اور سراقہ کہ بڑا کھوجی تھا اسکو ہمراہ اپنے لیکر حضرت کا کھوج نکالتے ہوئے
چلے وہ شخص کھوج نکالتا ہوا انکو غار تک لیگیا لیکن غار کے دروازہ میں جو انڈے اور جالا تنا ہوا دیکھا تو کہا کہ اسمیں تو نہیں گئے ہیں
یا تو آسمان پر چلے گئے ہیں یا زمین میں گھس گئے ہیں وہ وہاں سے مایوس ہوکر پھر گئے اور رسولخدا صلعم اور ابوبکر بعد تین روز کے وہاں سے
نکلکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور یہ قصہ پہلا اس سے مفصل سورہ انفال میں گزر گیا ہے اور کہتے ہیں کہ ابوبکر نے جو اس غار کے دروازہ کو
دیکھا تو بیقرار ہوئے اور بہت خوف کیا اور حضرت سے کہا کہ یا رسولخدا اگر کوئی شخص مشرکین میں اپنے زیر قدم نگاہ کریگا تو البتہ وہ ہمکو دیکھ لیگا
حضرت نے فرمایا کہ اسکا رنج مت کر خدا تعالیٰ ہمارا نگہبان ہے چنانچہ خدا تعالیٰ اس حال سے خبر دیتا ہے کہ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ جسوقت
کہتا تھا وہ پیغمبر واسطے ہمراہی اپنے کے یعنی رسولخدا صلعم ابوبکر سے فرماتے تھے کہ لَا تَحْزَنْ مت رنج کر تو کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا تحقیق
خدا ہمراہ ہمارے ہے کہ ہمارے حال کو وہ جانتا ہے اور باعث ابوبکر کے رنج اور غم کرنیکا خوف کفار تھا کہ وہ غار کے دروازہ پر کھڑے تھے اور انکو
یہ خیال تھا کہ مفت میں مارے گئے اسواسطے رسولخدا صلعم نے ابوبکر کو منع کیا کہ غمگین مت ہو تو خدا تعالیٰ ہمارے حال سے مطلع ہے وہ ہم کو

قصہ غار جبل ثور

بچائیگا اور محفوظ رکھیگا اور ہمکو دشمنون پر فتح دیگا اور انکے شر سے ہمکو نگاہ رکھیگا اور کہتے ہین کہ ایک شخص مشرکین مین واسطے دفع کرنے ضرورت کے اپنا ستر کھول کر غار کے دروازہ کے آگے بیٹھا رسولخدا صلعم نے اپنا روے مبارک اُسکی طرف سے پھیر لیا اور ابوبکر سے فرمایا کہ دیکھا تو نے کہ یہ لوگ ہم کو نہین دیکھتے ہین اور اگر ہمکو یہ دیکھتے تو یہ شخص ہمارے سامنے اپنے ستر کو کھولکر نہ بیٹھتا اور بعد اسکے حضرت نے اپنے ہاتھون کو اُٹھا کر دعا کی کہ خداوندا ان کافرون کی آنکھون کو کور کردے خدا تعالیٰ نے اُنکو اُنکی طرف سے اندھا کردیا یہانتک کہ وہ سب اُس پہاڑ مین گردش کرتے ہوئے پھرے اور سب غارون مین پہاڑ کے حضرت کو تلاش کیا لیکن اُسکے ہی غار مین وہ نہ گئے فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ پس نازل کیا خدا نے رحمت اپنی کو کہ وہ سبب تسکین اور آرام دل کا تھا عَلَيْهِ - اوپر اس پیغمبر کے اس حضرت کو یقین ہوگیا کہ کفار پھر قتح نہ پائینگے اور ابوبکر کو جو حضرت حزن کرنیسے منع کرتے تھے یہ بھی یقین ہے کی جہت سے تھا کہ ہمکو کوئی دستیاب نہین کرسکتا اور خدا تعالیٰ ہمارا حافظ ہے کہ اُسنے سب سامان حفاظت کا موجود کردیا ہے اس صورت مین جزع اور فزع کرکے اپنے تئین ہلاکت مین نہ ڈالنا چاہئے اور جو امر کہ خلاف حفاظت ہو اُسکو نہ کرنا چاہئے اور یہ مراد نہین ہے یقین ہے کہ اگر چاہین اندر سے کوئی حرکت کرکے کفار کو خبر کردین تو اُسکا بھی کچھ مضایقہ نہو اسواسطے کہ اس صورت مین تو پوشیدہ رہنے کی کچھ حاجت نہ تھی اور خدا تعالیٰ تو سب طرح کی قدرت ہے اگر چاہتا تو حضرت کو حضرت کے گھر ہی مین محفوظ رکھتا اور غار مین نہ جانے دیتا لیکن ہر ایک امر کا ایک سامان ہوتا ہے خدا تعالیٰ نے سامان حفاظت کا غار پر موجود کردیا اُس سامان کی جہت سے حضرت کو اپنے محفوظ رہنے کا یقین ہوگیا اور یہ سامان اس امر کا تجویز کرنیوالا نہین ہے کہ غار کے اندر لشتے اور ولتے کرینگا ہی کچھ خوف نہو اور فرماتا ہے کہ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور مدد کی اور قوت دی اُس پیغمبر کو ساتھ لشکرون کے کہ نہین دیکھتے تھے تم اُنکو یعنی ملائکہ کے لشکرون کو غار پر بھیجا کہ وہ نگہبانی رسولخدا صلعم کی کرتے تھے اہل سنت اس آیت سے ابوبکر کی فضیلت ثابت کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ اسمین کوئی فضیلت نہین ہے اسواسطے کہ فضیلت اسوقت ہوتی ہے کہ جسوقت کوئی فضیلت کا کام کرے اور یہان خلیفہ صاحب نے کیا کام کیا بجز اس کے کہ حضرت کے ہمراہ ہوکر غار مین جاکر کفار کے خوف سے بیچ کرینگے اور جزع اور فزع کرکے خوف کو بڑہانے لگے کہ جس سے کفار کو اطلاع ہوجاوے اور کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ نے رسولخدا صلعم کو ثانی اثنین فرمایا ہے اثنین مین ایک رسولخدا ہین اور دوسرے ابوبکر ہین کہ ایک مکان مین دونو کا اتفاق تھا ہم کہتے ہین کہ اسمین کونسی فضیلت ہے موجب دو ہونگے تو ایک اُنمین سے دوسرا دو کا ہوگا اور ایک مکان مین ہونے سے بھی کچھ فضیلت حاصل نہین ہے مومن اور کافر اکثر ایک جگہ ہوتے ہین حضرت نوح اور لوط کی بیبیان ہمراہ اُنکے ایک بستر پر رہتی تھین اور اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کہنے مین بھی ابوبکر کو کوئی شرف حاصل نہین ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ ہر آدمی کے ہمراہ ہے چنانچہ فرماتا ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور اگر خدا تعالیٰ حفاظت کیلئے ہمراہ اُنکے تھا جیسے قرینہ بھی اسی پر دلالت کرتا ہے تو وہان حفاظت رسول خدا صلعم کی منظور تھی کہ لوگ حضرت کے درپے تھے اور ارادہ حضرت کے قتل کا رکھتے تھے اور ابوبکر کے درپے کون تھا کہ حفاظت اُنکی ملحوظ ہوتی اور حضرت کی حفاظت کیلئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور حضرت کی حفاظت کیواسطے غار پر فرشتے بھیجے اور اگر ابوبکر کی بھی حفاظت ملحوظ ہوتی تو فرماتا کہ وَاَيَّدَهُمَا بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور یہ معیت بلحاظ قرینہ حفاظت کے پر دلالت کرتی ہے نہ اُسکے غیر پر اسواسطے کہ یہ ایسا ہے مقام ہے اور خدا تعالیٰ جو کسی کے ہمراہ ہوتا ہے تو مراد اس سے یہ نہین ہوتی کہ خدا تعالیٰ اُس سے چپٹا ہوا ہے بلکہ مراد اُس سے یہ ہے کہ اُسکا علم اور قدرت اُس سے متعلق ہے اور رسولخدا صلعم نے جو فرمایا تھا کہ خدا ہمارے ہمراہ ہے تو مراد اُس سے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے حال کو جانتا ہے اپنی قدرت سے وہ ہم کو محفوظ رکھیگا سو خدا تعالیٰ نے دونو کو محفوظ رکھا حضرت کو اصالتاً اور ابوبکر کو حضرت کے طفیل سے کہ وہ ہمراہ حضرت کے تھے ورنہ اگر ابوبکر کی حفاظت کیواسطے بھی خدا ہمراہ ابوبکر کے ہوا تو اسمین کیا بزرگی ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ کفار کی بھی حفاظت کرتا

...روں کو دریا کی آفتوں سے کون بچاتا ہے اور صحرا کے درندوں سے انکے مسافروں کی کون حفاظت کرتا ہے کیا سوائے خدا کے ان کا حامی اور حافظ ہے جو واسطے محافظت کے انکی ہمراہ ہے اور سب معیتیں ایک طرح کے نہیں ہوتے اور ایک معیت کا دوسری معیت پر حمل نہیں ہوسکتا بلکہ معیتوں میں فرق ہے جہاں فرمایا ہے کہ مع المتقین وہاں مراد یہ ہے کہ خدا انسے راضی ہی اور انکے افعال کو پسند کرتا ہے یعنے جو اعمال و افعال متقین سے از راہ اتقا و پرہیزگاری کے سرزد ہوتے ہیں ایسے خوش ہوتا ہے اور جسجگہ فرمایا ہے کہ ان اللہ مع المومنین وہاں مراد یہ ہے کہ واسطے نصرت کے ہمراہ مومنین کے ہے چنانچہ جنگ بدر کے قصہ میں فرمایا ہے کہ وان اللہ مع المومنین اور غار میں جو رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ معنا وہاں حفاظت خدا مراد ہے نہ اور کوئی امر سوائے حفاظت کے اور حفاظت خدا جیسے کہ مومنین کیواسطے دنیا مین ہی ایسے ہی کفار کے واسطے بھی ہوتی ہی اسمین کوئی فضیلت نہین ہی اور بعض روایت مین یہ آیا ہے کہ ابوبکر نے رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ علی آپکے بستر پر تنہا ہے مجھکو اسکی طرف سے رنج ہے حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا یعنی نہ رنج کر تو کہ تحقیق خدا ہمراہ ہمارے ہی یعنی ہمراہ میرے اور علی کے اور حقیقت مین ابوبکر کو خدا پر اعتماد اور توکل نہ تہا تاکہ جانتے کہ خدا ہمارا حافظ ہے اور حزن سے باز رہتے بلکہ اس مقام مین بڑی غفلت ہے خلیفہ صاحب کی چہ جائیکہ فضیلت اسواسطے کہ خدا تعالی کی قدرت کی نشانیون کو اور رسولخدا صلعم کے معجزہ کو کہ وہ انڈے دینے کبوتری کے اور جالا تنا مکڑی کا اور پیدا ہو جانا درخت خاردار کا دروازہ مین تہا یہ سب سامان حفاظت کا ملاحظہ کرتے تہے اور پہر یقین ان کو نہ تہا کہ ہم بچینگے اور نہ رسولخدا کے فرمانیکا یقین تہا کہ وہ حضرت فرمایا کرتے تہے کہ ہم ہجرت کرکے مدینہ مین پہنچینگے اور دین ہمارا سب دینون پر غالب ہوگا لیکن اپنی جان کا خوف تہا خلیفہ صاحب اسواسطے رنج کرتے تہے اگر وقت نکلنے کے انکو یہ معلوم ہوتا کہ ہم ایسی بلامین گرفتار ہونگے تو ہرگز ہمراہ حضرت کے نہ آتے امر سہل سمجہکر ہمراہ ہو لیئے تہے اور اب مشکل پڑی اسواسطے رنج کرتے تہے اور خدا سے دعا مانگتے تہے کہ اس بلا سے نکالے جیسے کہ حافظ شیرازی کہتے ہین

؎ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ٭ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا ٭

اور رسولخدا صلعم کی جان کی کچہ پروا نہ تہی اور نہ حضرت کی جان کا کچہ رنج تہا اسواسطے کہ ایسا تو بعد اسکے بارہا وقوع مین آیا ہے کہ ہزارون کافرون مین رسولخدا صلعم کو تنہا چھوڑ کر جہاد مین سے بہاگ جاتے تہے اور اسوقت تو چند کفار تہے اور اگر یہان بہی کوئی راہ بہاگنے کی پاتے تو یہان سے بہی بہاگ جاتے کیا اسی کو عشق اور محبت کہتے ہین کہ اپنی جان کو رسولخدا کی جان پر مقدم جانکر حضرت کو معرکہ جہاد مین تنہا چھوڑ جانا اور غار مین کونسی محبت صرف کی تہی اور کس آفت سے حضرت کو بچایا تہا اور کونسے مقام مین جان نثاری خلیفہ صاحب سے ظہور مین آئی تہی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے عاشق اور جان نثار حضرت کے ہین بلکہ جو مقام کہ جان نثاری کا تہا وہان سے تو حضرت کو تنہا چھوڑ کر بہاگ جاتے تہے اور غار مین اگر حضرت کے واسطے رنج کرتے تہے تو وہ مقام تو رنج کرنیکا ہی نہ تہا اسواسطے کہ وہ تو بحکم خدا مثل حصن حصین کے ہو گیا تہا وہان کسیطرح کا کہٹکا نہ تہا بلکہ غار مین جو رنج کرتے تہے بسبب بے اعتمادی کے اپنی گرفتاری کا رنج تہا ایسے مکان مین کہ جہان سے بہاگ نہین سکتے تہے اور عشق اور جانثاری وہ ہے کہ جو علی ابن ابیطالب سے ظہور مین آیا کہ حضرت کے بستر پر جا نشین ہوکر سینکڑون کفار کا تنہا مقابلہ کیا اور کسی سے خوف نہ کیا جسوقت کفار حضرت کے دولتسرا مین داخل ہوئے اور نہ کبہی جہاد مین حضرت کو تنہا چھوڑ کر بہاگے اور خلیفہ صاحب اگر حضرت کے دوست ہی تہے تو دوست نادان تہے کہ باوجود ملاحظہ سامان حفاظت کے پہر رنج اور جزع اور فزع کرتے تہے کہ جس سے کفار کو اطلاع ہو جاتے کہ غار مین بیٹہے ہین اور آدمی نادان کی ہمراہی سے سانپ اور بچہو بہتر ہین کہ ان کے سبب سے خوف درد اور الم کا ہوتا ہے اور آدمی نادان کی ہمراہی سے خوف جان کا ہی اور شیخ سعدی کے شعر مین اسی کیطرف اشارہ ہی کہ

؎ مرا اژدہا گر بود یار غار ٭ ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار ٭

اور اگر خلیفہ صاحب حضرت کے ہمراہ ہے تو کیا فائدہ حضرت کو انکی ہمراہی سے ہوا راستے مین انکو کہڑا ہوا دیکہکر ہمراہ اپنے لے لیا لیکن پہلے سے انکو حضرت نے نہین کہہ رکہا تہا کہ تم ہمراہ میرے غار مین چلنا اگر اسوقت کوئی اور شخص مسلمانون مین سے راہ مین ملتا تو اسکو ہمراہ اپنے لیجاتے اسواسطے کہ مصلحت راز کی پوشیدہ رکہنے مین تہی اسمین کچہ ابوبکر کی خصوصیت نہین ہے اور امام علیہ السلام نے

جو اپنی تفسیر مین فرمایا ہی کہ خدا تعالی نے رسولخدا صلعم کو وحی کی کہ اے محمد علی اعلی تجہکو سلام کہتا ہی اور کہتا ہی کہ فلانے اور فلانے فانزل اللہ سکینتہ علیہ
در پے ہین اور حکم کرتا ہی کہ ہمراہ لے تو ابوبکر کو اگر وہ تجہسے اُنس کریگا اور تیری مدد کریگا اور اپنے عہد اور عقد پر ثابت رہیگا تو جنت مین تیری [illegible] ابوبکر
سے ہوگا اور حضرت نے ابوبکر سے پوچہا کہ تو ہمراہ میرے چلنے پر راضی ہی کہا کہ ہان مین راضی ہون اور آپکی محبت مین مجہکو ایذا اور بلا پہنچے تو اُسکو
مین دنیا کی سلطنت سے بہتر جانتا ہون اور میری جان اور مال اور اہل اور عیال تمپر فدا ہین حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ اگر تیری زبان تیرے دل کے
موافق ہو تو خدا تعالی تجہکو بمنزلہ کان اور آنکہہ اور سر کے بدن سے اور بمنزلہ روح کے بدن سے کریگا مثل علی کی کہ وہ ایسا ہی ہے بلکہ اس سے
بہی زیادہ اُسکے فضائل ہین اے ابوبکر جسنے خدا سے عہد کیا اور پہر اسکو توڑا نہین اور نہ بدلا اور نہ متغیر کیا اور نہ حسد کیا ہو اُس شخص سے کہ جسکی فضیلت
خدا نے ظاہر کی ہی وہ ہمارے ہمراہ ہوگا مقام بلند مین انتہی یہ وحی حضرت پر اُسوقت نازل ہوئی ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے ابوبکر کو رستہ
مین کہڑا ہوا دیکہا ہی اور بعد اُسکے اُنکو اپنے ہمراہ غار مین لیگئے ہین اور اس روایت سے ابوبکر کی فضیلت ثابت نہین ہوتی ہی اسواسطے کہ اسمین بہت
شرطین مذکور ہین کہ جنمین سے ابوبکر نے ایک شرط بہی ادا نہین کی ہی اور اگر ابوبکر اچہے اور ان شرطون کے بجالانیوالے ہوتے تو خدا تعالی اپنی
وحی مین شرط کیساتہ بیان نکرتا بلکہ کہتا کہ تو ابوبکر کو ہمراہ اپنے لیجا کہ وہ تجہسے انس کریگا اور تیری مدد کریگا اور عہد کو وفا کریگا اور اُسپر ثابت و
قائم رہیگا اور نیز رسولخدا صلعم اُسکو ایسا فرماتے کہ اگر زبان تیری دل کیموافق ہو اور کیونکر ایسا فرماتے کہ حضرت تو جانتے تہے کہ دل انکا انکی زبان کیموافق
نہین ہی اور جیسا یہ اسوقت کہتے ہین اُسکے موافق نکرینگے اور بعد میری ریاست کی حرص کرینگے چنانچہ جامع الاصول مین کہ جو جامع صحاح
اہلسنت کے ہی اُسمین لکہا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ ستحرصون علی الامارۃ وتکون لکم ندامۃ یعنی قریب ہی کہ حرص کروگے تم اوپر
حکومت کے اور ہوویگی وہ واسطے تمہارے ندامت اور ایسا ہی ہوا اور یہ بہی جامع الاصول وغیرہ مین لکہا ہی کہ رسولخدا صلعم نے شہدائے
احد کو فرمایا کہ انکے انجام کے نیک ہونیمین گواہی دیتا ہون ابوبکر نے کہا کہ یا رسولخدا کیا ہم انکے بہائی نہین ہین کہ اسلام کو قبول کیا اور جہاد
کیا ہمنے جیسے کہ اُنہون نے جہاد کیا تہا رسولخدا صلعم نے یہ سُنکر فرمایا کہ ہان البتہ ایسا ہی ہی لیکن نہین جانتا ہون کہ بعد میرے مرنیکے تم دین مین
کیا احداث کروگے ابوبکر یہ سنکر روئے اور کہا کہ کیا تحقیق ہم موجود رہینگے بعد تیرے یا رسولخدا اور یہ خطاب خاص ابوبکر کے اور اُنکے یارونکی طرف
ہی اور مراد احداث سے تغیر اور تبدیل ہی دین مین کہ جس سے سب فضائل ابوبکر کے باطل ہوگئے اور یہ باتین خلیفہ صاحب کی خوشامد کی
کہ جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ بڑا ہی دوست جانثار ہی رسولخدا کا یہ باتین ظاہرداری حضرت کے روبرو تہین اور ہمیشہ ایسے ہی باتین کیا
کرتے تہے مگر بعد رسولخدا کے جو کچہہ خلیفہ صاحب نے کیا ہی اور اہلبیت رسول کے حقوق ضبط کرکے اُنکو رنج پہنچائے ہین کتابین اُس سے بہری ہوئی
ہین اور حال اُس کا اور عہد اور عقد پر قائم رہنے کا یہ تہا کہ زیر درخت حضرت کے ہاتہ پر بیعت کی کہ ہم جہاد مین سے کبہی نہین بہاگینگے اور
بعد اُسکے جنگ حنین مین ایسے بہاگے کہ پیچہے کو پہر کر نہ دیکہتے تہے صرف نو آدمی بنی ہاشم کے حضرت کے پاس رہگئے تہے اور رسولخدا صلعم اُنکو پکارتے
تہے کہ کہان بہاگے جاتے ہو مین یہان ہون رسولخدا اور حضرت کی آواز سے جب کوئی نہ پہرا تو حضرت عباس نے ایک ٹیلے پر چڑہکر آواز دی کہ اے
مہاجرین وانصار اے بیعت رضوان والو اے سورۃ البقرۃ والو بیعت کو مت توڑو کہان بہاگے جاتے ہو یہان آؤ اسوقت حضرت عباس
کی آواز کو سنکر اُلٹے پہرے چنانچہ کتب تفاسیر اور تواریخ مین لکہا ہی اور ایسے ہی خیبر سے بہاگے جسکو اہلسنت تعبیر کرتے ہین کہ بہاگے نہین
بلکہ جسوقت خیبر فتح نہوا تو وہانسے بدون مقصود واپس ہو کر چلے آئے تہے اور حال یہ ہے کہ رسولخدا صلعم کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
بہاگ کر چلے آئے تہے چنانچہ حضرت نے بعد انکے خیبر سے چلے آنیکے فرمایا کہ مین کل کو اپنا علم ایسے شخص کو دونگا کہ جو غیر فرار ہو وہ بہاگے تہے
پس صاف ظاہر ہوتا ہی اس سے کہ وہ بہاگ کر آئے تہے ورنہ غیر فرار کہنے کی کیا احتیاج تہی یہ حال تہا عہد اور عقد پر قائم رہنے کا اور اُس عہد
اور عقد سے بہی سے خلافت علی بن ابیطالب کی تہی کہ اُس عہد کو کہ جو غدیر خم مین علی کی خلافت پر کیا تہا اور جسکی مبارکباد خلیفہ دوم

روں کو

...ں اور جانفشانی پہنچائی تھی جس عہد کو توڑ ڈالا اور علی کے مرتبہ کا حسد کیا اور اُسکے حق کو غصب کیا اور خلافت کی نص میں چون و چرا اور
اُسکے بدلنے لگے اور اگر ابوبکر کا دل صاف ہوتا اور رسولخدا اُنکو جانتے کہ یہ کبہی خدا کے اور میری مخالفت نکرینگے نہ میری زندگی میں نہ میری
بعد مرنیکے تو ایسا کیوں فرماتے کہ اے ابوبکر جیسے خدا سے عہد کیا اور پہر اُسکو توڑا نہیں اور نہ بدلا اور نہ متغیر کیا اور نہ حسد کیا دوسرے شخص کے
فضائل سُنکر تو وہ ہمارے ہمراہ ہوگا اُسکے کہنے کی کیا احتیاج تہی اور اپنے دوست کو ایسا کون کہتا ہے مگر وہ شخص کہ جسکے دل میں کہٹکا
دوست کیطرف سے ہو اور جانتا ہو کہ یہ عہد کو توڑیگا اور تغیر اور تبدیل کریگا اور فضائل والیکی فضیلتوں کا حسد کریگا اور ایسا ہی ہوا اور اسیواسطے
حضرت نے کتنی شرطیں بیان کیں اور جب اُن شرطوں کو وفا نکیا تو مشروط بہی باقی نرہا اور ابوبکر کے گہر سے بلا کر لیجانیکی روایت کہیں
کتابوں میں موجود نہیں ہے نہ خلاصۃ المنہج میں اور نہ تفسیر امام علیہ السلام میں اور یہ جو تفسیر امام علیہ السلام میں لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وحی کی
رسولخدا صلعم پر کہ تو ابوبکر کو ہمراہ اپنے لیجا اگر وہ عہد پر قائم رہیگا تو ہمراہ تیرے جنت میں ہوگا یہ وحی بہی اُسیوقت کی ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم
ابوبکر کو راستے میں کہڑا ہوا دیکہکر تردد کیا کہ اُسکو میں ہمراہ اپنے لیجاؤں یا نہیں خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ اُسکو ہمراہ اپنے لیجا اگر یہ ایسا
اور ایسا کام کریگا تو جنت میں تیرے رفقا میں سے ہوگا لیکن اُسنے کسی شرط کو پورا نکیا چنانچہ مذکور ہوا ہے اور خلاصۃ المنہج میں اُسیقدر ہے
کہ ابوبکر کو ہمراہ اپنے غار میں لیگئے اور ابوبکر کے گہر جاکر بلا لانیکا کچہ ذکر نہیں ہے اور اہل سنت ابوبکر کے فضائل میں بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ
نے قرآن میں ابوبکر کو رسولخدا صلعم کا صاحب فرمایا ہے ہم کہتے ہیں کہ ایسے لفظ سے فضیلت مراد لینی نہایت تعجب ہے اسواسطے کہ صاحب بمعنی
ہمراہ ہے جو کوئی کسی کے ہمراہ ہوتا ہے اُسکو اُسکا صاحب کہتے ہیں خواہ مومن ہو خواہ کافر چنانچہ قرآن میں بہی آیا ہے کہ فقال لصاحبہ
وہو یحاورہ اور حال یہ ہے کہ وہ آدمی جس مومن کا صاحب کہنے والا کافر تہا اور یہ سورہ یوسف میں فرمایا ہے کہ یا صاحبی السجن بیضاوی
میں لکہا ہے کہ یہ اصل میں یا صاحبی فی السجن ہے یہاں اضافت صاحبین کیطرف یاے متکلم کی ہوئی ہے اور معنی اسکے یہ ہوئے کہ حضرت
یوسف نے اُن دو کافروں سے کہ جو ہمراہ اُنکے قیدخانہ میں تہے کہا کہ اے دو صاحب میرے بیچ قیدخانہ کے پس جسوقت کافروں کو صاحب
کہا تو اس لفظ سے کوئی بزرگی حاصل نہوئی اور عرب کے شاعروں نے گدہے کو بہی آدمی کا صاحب کہا ہے اور اصل یہ ہے کہ صاحب کا لفظ
صحبت سے مشتق ہے جو کوئی کسیکا ہم صحبت ہوتا ہے کہ دونو ایک جگہ میں ہوں یا کوئی ہم قوم اور ہم قبیلہ ہوتا ہے تو اُسکو صاحب کہتے
ہیں نہ بمعنی صحابی اور اسیواسطے جناب رسولخدا کو خدا تعالیٰ نے کفار کا صاحب فرمایا ہے کہ ما ضل صاحبکم وما غوی اور فرمایا ہے کہ وما صاحبکم
بمجنون پس ایسے لفظ کے بیان میں کونسی بزرگی ہے کہ جسکو مومن اور کافر دونوں پر بولتے ہوں اور اگر ہم تسلیم کریں کہ مراد صاحب سے صحابی
ہے جیسے کہ حالت اسلام میں رسولخدا صلعم سے ملاقات کی ہو اس میں بہی کچہ فائدہ نہیں ہے جبتک کہ تمام عمر صحابی کی ایمان صحیح پر نگذری ہو
اور بعد رسولخدا صلعم کے کوئی احداث دین میں نکیا ہو اور اہل سنت کہتے ہیں کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہ میں ضمیر علیہ کی صاحب کے لفظ کیطرف
پہرتی ہے اور مراد صاحب سے ابوبکر ہے اسواسطے کہ جزع اور فزع ابوبکر کرتا تہا اور رنج میں مبتلا تہا پس چاہیے کہ ضمیر علیہ کی اُسکی طرف پہرے
یہ دلیل بہی سست اور رکیک ہے اسواسطے کہ اُسوقت گو ابوبکر جزع اور فزع کرتے تہے لیکن خدا کو یہ منظور تہا کہ ابوبکر کہ ایک شخص غیر اور بمنزلہ
کے ہمراہ ہے میں سو ہے اُسپر تو سکینہ کو نازل کروں اور رسولخدا جو کہ مقصود اصلی ہیں اور خوف ہے اُنکو کفار کیطرف سے کہ خاص اُنکی ہی
جان کے درپے ہیں اُسپر سکینہ کو نازل نکروں اور سوا اسکے خدا تعالیٰ اس آیت کے اول میں فرماتا ہے کہ اگر تم اُسکی نصرت نکروگے تو خدا تعالیٰ
اُسکا ناصر ہے کہ اُسنے اُسکی نصرت اُسوقت کی ہے کہ جسوقت اُسکو کفار نے نکالدیا تہا اور بعد اُسکے اپنی نصرت کا ذکر کرتا ہے کہ فانزل اللہ
سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا اب میں پوچہتا ہوں کہ سکینہ جسکی نصرت کی ہے اُسکے واسطے چاہیے یا اُسکے غیر کیواسطے چاہیے اور یہ کیونکر ہو
ہو کہ جسکی نصرت کری اُسکے واسطے تو سکینہ نہووے اور ایک شخص ہمراہی کیواسطے ہو جاے اور تائید کرتا ہے رسول خدا کیطرف ضمیر پہیرنیکو ولی

حقتعالی کا جو کہ پہلا اس سے اسی سورہ میں ہے کہ ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین اور سورہ فتح میں فرمایا ہے کہ فانزل اللہ سکینتہ علی
رسولہ وعلی المومنین اور اگر ابوبکر پر بھی سکینہ کا نازل کرنا منظور ہوتا تو کہتا کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہما اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ فقط ابوبکر
پر تو سکینہ نازل ہو کہ جو ہمراہ ہو لیا ہے اور رسولخدا کہ جو مقصود اصلی ہے اور کفار اسکے قتل کے درپے ہیں اور ہر جانب سے اسپر دشمنوں کا زغہ
ہے اور کفار کے ظلم سے وہ جلاوطن اور بے خان ومان ہو کر نکلا ہے اسپر سکینہ نازل نہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور ان سب امور سے قطع نظر
کرکے قرآن کے الفاظ کیطرف ملاحظہ کرو اور اس آیت کو اول سے دیکھو کہ ضمیر تنصروہ کی اور نصرہ کی اور اخرجہ کی اور لصاحبہ کی سب رسولخدا
کیطرف پھرتی ہے اور بعد علیہ کے لفظ کی ضمیر ایدہ کی بھی رسولخدا کیطرف پھرتی ہے اور ان سب ضمیروں کے بیچ میں ضمیر علیہ کی ابوبکر کیطرف کیونکر پھر سکتی
ہے یہ امر تو کسی زبان میں درست نہیں ہے نہ ترکی میں نہ فارسی میں نہ ہندی میں اور کلام خدا کہ جسکی برابر کوئی کلام فصیح نہیں ہے اسمیں یہ کیونکر
درست ہوگا اور تعجب ہے بعض اہل سنت سے مثل صاحب بیضاوی کے کہ باوجود کمال وقوف علم عربی کے بیمحابا خلاف محاورہ اہل زبان
کے کہتے ہیں کہ ضمیر علیہ کی پیغمبر کیطرف پھرتی ہے یا اسکے صاحب کیطرف اور یہی اظہر ہے اور جاننا چاہیئے کہ اذ اخرجہ الذین سے لا تحزن ان
اللہ معنا تک شرطیہ ہے کہ اسمیں ہر ایک جملہ ماقبل کے جملہ سے تعلق رکھتا ہے اور فقد نصرہ اللہ اسکی جزا ہے مقدم ہے اور فانزل اللہ سکینتہ کا عطف اسپر
ہے اور یا یہ کہ جزا اسکی محذوف ہے کہ تفسیر کرتا ہے اسکی فقد نصرہ اللہ کہ اس کلام میں تقدیم اور تاخیر ہے اور ایسا قرآن میں بہت آیا ہے پس معنی آیت
کے اسوقت میں یہ ہونگے کہ جسوقت نکال دیا اس پیغمبر کو ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے جسوقت دوسرا دو کا تھا وہ پیغمبر جسوقت کہ وہ دونوں غار میں
تھے جسوقت کہتا تھا وہ پیغمبر واسطے ہمراہی اپنے کہ غم نکر تو کہ تحقیق خدا ہمراہ ہمارے ہے تو پس تحقیق نصرت کی اس پیغمبر کی خدا نے اسوقت
پس نازل کیا سکینہ اپنی کو اوپر اسکے اور قوت دی اسکو ساتھ لشکروں کے کہ نہیں دیکھتے تھے تم انکو اور اوپر کی آیتوں کو چھوڑ کر صرف اذ یقول
لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ لے لینا اور عبارت کے سمجھنے میں خبط کرنا یہ کام اس شخص کا ہے کہ جسکے حق میں خدا تعالی فرماتا
افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اور دیکھو کہ فانزل اللہ سکینتہ تحت میں فقد نصرہ اللہ کی واقع ہوا ہے اور سکینہ کا نازل کرنا اسی کو اوپر
چاہیئے کہ جسکی نصرت کی ہے نہ اسکے غیر پر کہ جسکا کوئی خواہاں نہیں ہے اور منع کرنا حضرت کا ابوبکر کو رنج سے اسیواسطے تھا کہ کثرت خوف اور رنج سے
زیادہ جزع اور فزع نکرنے لگیں اور اگر وایدہ بجنود کا عطف فانزل اللہ سکینتہ پر نکریں بلکہ خلاف محاورہ کے فقد نصرہ اللہ پر کریں اور علیہ کی
ضمیر کو صاحب کے لفظ کیطرف پھیریں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بلاغت کلام سے نہایت بعید ہے اور جیسے کہ انتشار ضمیروں کا مخالف بلاغت
کی ہے ایسے ہی اسطرحکا عطف بھی مخالف بلاغت کے ہے اور سوائے اسکے انتشار ضمائر تو اب بھی باقی رہتا ہے کہ پانچ ضمیریں ہیں چار ضمیریں
تو ایک شخص کیطرف پھرتی چلی آتی ہیں اور ایک ضمیر دوسرے شخص کیطرف پھری اسطرحکا کلام خالی سقم سے نہیں ہے اور نظم قرآنی سے ہرگز مناسب
نہیں ہوتا ہے کہ کہیں اسطرحکا عطف بھی آیا ہو اور اگر خدا کو ایسا ہی منظور ہوتا کہ سکینہ ابوبکر ہی پر نازل کرے تو فانزل اللہ سکینتہ علیہ کا کہتا
اور وایدہ بجنود کو فقد نصرہ اللہ کی تحت میں اسکے قریب ذکر کرتا اور ایسے ایسے واہی تاویلوں سے کیا فائدہ ہے کہ قرآن شریف میں تصرف بیجا
کرنا نہیں چاہیئے اور اقرب کیطرف ضمیر کو اسوقت پھیرتے ہیں کہ جسوقت عبارت کی نظم میں کوئی خرابی لازم نہ آتی ہو اور یہاں اول سے
ایک شخص کیطرف سب ضمیریں عود کرتی ہیں اگر اسکے بیچ میں ایک ضمیر کو اسکے غیر کیطرف پھیریں تو اس سلسلہ میں خلل واقع ہوگا اور انتشار
ضمائر لازم آئیگا اور قرآن شریف میں کسی جگہ انتشار ضمائر کا کسی آیت میں واقع نہیں ہوا ہے اور اگر ایسا ہو تو بلاغت سے خارج ہو جاتا ہے اور
معجزہ ہونا اسکا باقی نہیں رہتا ہے اور مسلمان ایسے امر کو قرآن میں ہرگز تجویز نکریگا کہ جو امر سبب [illegible] مذموم ہے اور ان الانسان لربہ لکنود
وانہ علی ذلک لشہید میں ہرگز انتشار ضمائر نہیں ہے اور اسمیں سب ضمیریں انسان کیطرف پھرتی ہیں اور وانہ علی ذلک لشہید میں بھی
انہ کی ضمیر انسان کیطرف پھرتی ہے اور وہ انسان گواہ ہے بسبب ظاہر ہونے آثار ناشکری کے اسمیں اور جاننا چاہیئے کہ اگر ہمراہ

رسولخدا کی کسی جگہ مومنین ہو نفسہ ہین اور سکینہ اُنپر نازل ہوتا ہے تو سب کو شامل ہوتا ہے پیغمبر کو بھی اور اُن مومنین کو بھی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المومنین اور غار مین سوا ابوبکر کے اور کوئی ہمراہ حضرت کے نتہا سو خداتعالی نے وہان رسولخدا صلعم پر تو سکینہ کو نازل کیا اور ابوبکر پر نازل نکیا دیکھو اس سے کیا لازم آتا ہے اور اگر خلاف نظم قران کے فرض کرین ہم کہ علیہ کی ضمیر ابوبکر ہی کیطرف پھرتی ہے اور خدا نے ابوبکر پر ہی سکینہ کو نازل کیا تو اسصورت مین بھی ابوبکر کی کچھ فضیلت ثابت نہوگی اسواسطے کہ اگر نزول سکینہ کا ابوبکر پر ہوگا تو بالعرض ہوگا واسطے حفاظت رسولخدا صلعم کی مثل اور سامان حفاظت کے جیسے کہ اژدہے اور جیسے کبوتری کا اور جالا اُنا مکڑی کا اور منظور ہوگا اُس سکینہ سے خاموش کرنا ابوبکر کا اسواسطے کہ ایسا نہو کہ مارے خوف کے اور کثرت رنج سے زیادہ نالہ اور واویلا کرکے کفار کو خبر کردین اور اُنکو معلوم ہوجاتے کہ حضرت یہان چھپے ہین اسواسطے سکینہ کو نازل کیا تا کہ خلیفہ صاحب خاموش ہوجاتین اور فریاد و زاری نکرین اور بالذات ابوبکر پر سکینہ کا نازل کرنا کیا فائدہ ہے کہ انکا تو کوئی خواہان ہی نتہا کفار تو حضرت کی جان کے درپے تھے اور اُن حضرت ہی کی حفاظت منظور تھی نہ ابوبکر کی اور کیا کام فضیلت کا خلیفہ صاحب نے کیا تہا کہ جسکے سبب سے سکینہ اُنپر بالذات نازل ہوتا بجز اسکے کہ جزع اور فزع کرکے خوف کو زیادہ کرتے تھے اور کام فضیلت کا تو تہا کہ جو علی بن ابیطالب نے کیا تہا کہ تنہا نے ہزارون کفار کے مقابلہ مین رسولخدا صلعم کے بستر پر قیام کیا تہا اور حقتعالی نے اُسکے منقبت مین فرمایا کہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور ابوبکر کو کیا خوف تہا کہ وہ رسولخدا کے ہمراہ ہو بیٹہے ہر آفت سے بچے ہوئے تھے جو کچھ کہ رسولخدا پر گذرتا وہ اُنپر بھی گذرتا اور خدا تو اپنے حبیب کا حامی اور مددگار تہا ابوبکر کو بھی حضرت کی ہمراہی کے سبب سے کوئی آفت نہ پہونچی لیکن وہ تو باوجود اسکے پہر بھی رنج اور جزع اور فزع مین مبتلا تھے اور اگر یہ سب امور تسلیم کیے جاتین کہ ابوبکر کو رسولخدا اُنکے گہر سے ہی بلا کر لے گئے تھے اپنا دوست اور یار جانکر اور حضرت ہی کیواسطے وہ رنج کرتے تھے اور سکینہ بھی اُنپر ہی خدا نے نازل کیا تہا لیکن اُسوقت ان امور کا حاصل ہونا کچھ فائدہ نہین بخشتا ہے اسواسطے ایمان نجات کی کفایت نہین کرتا ہے جبتک کہ وقت مرنے کے ایمان صحیح حال نہین ہوتا اور بعد ایمان لانے کے تا دم واپسین افعال بد صادر نہوے ہون اسواسطے کہ خداتعالی ان لوگون ہی کیطرف خطاب کرتا ہے کہ ومن یرتد منکم عن دینہ اور فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ اور فرماتا ہے کہ الذین امنوا و لم یلبسوا ایمانہم بظلم اور ابوبکر کا ہمراہ رسولخدا کے ہونا غار مین باعث اس امر کا نہین ہوسکتا کہ بعد اسکے ابوبکر سے کوئی فعل بد مخالفت یا انکاری کا صادر نہوا اور حضرت صادق اور امام رضا علیہم السلام سے روایت ہے کہ قرات صحیح مین فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ آیا ہے یعنی علیہ کی جگہ لفظ علی رسولہ کا آیا ہے اور خدا فرماتا ہے **وجعل کلمۃ الذین کفروا** اور کردیا خدا نے کلمہ اُن لوگون کا کافر ہوے تھے **السفلی** پست کہ کفر کیطرف جو بلاتے تھے اور حضرت کا قتل کرنا جو چاہتے تھے اُس امر کو اُنکے خداتعالی نے خوار اور ذلیل کردیا **وکلمۃ اللہ** اور کلمہ خدا کا کہ وہ بلانا طرف اسلام کے ہے یا وہ توحید ہے خدا کی یا کلمہ شہادت ہے **ہی العلیا** وہ ہی بلند زیادہ ہے اور بہت بڑے مرتبہ والا ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ پیغمبر کو اُن کافرون کے ہاتھون سے نجات دیکر مدینہ کو پہنچایا اور یہ ابتدا ہے قوت اسلام کی اور کلمۃ اللہ کی تا کو بعضون نے منصوب پڑہا ہے کلمۃ الذین پر عطف کرکے **واللہ عزیز** اور خدا غالب ہے کہ مسلمانون کو عزت دیتا ہے اور کفار کو ذلیل کرتا ہے **حکیم** حکمت والا ہے کہ جو کچھ وہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور مقصود ذکر قصے غار کے قصہ کے درمیان ذکر جنگ تبوک کی یہ ہے کہ خداتعالی نے فرمایا ہے کہ اے مسلمانو اگر تم جہاد کرنے اور تبوک کی طرف روانہ ہونے سے کراہت رکہتے ہو اور میرے پیغمبر کی نصرت نکروگے تو کچھ پروا نہین ہے ہم نے اُسکی حالت تنہائی مین نصرت کی ہے کہ جسوقت کہ سواے ایک آدمی کے اُسکے پاس کوئی اور نتہا اور اب بھی ہم اُسکی نصرت کرسکتے ہین اور بعد اسکے خداتعالی پہر تبوک کو جانیکو حکم کرتا ہے بعد نصیحت کرنیکے کہ **انفروا خفافا وثقالا** باہر نکلو تم اے مومنین ہلکے ہونیوالے ہوکر اور خواہ بہاری ہونیوالے ہوکر کیونکہ یہ دونون لفظ حال واقع ہوے ہین اور مراد اس سے ذکر سے سوار اور پیادے ہین یا تندرست اور بیمار یا جوان اور بوڑہے یا تونگر اور درویش یا بے ہتہیار اور باہتہیار یا تنہا اور مع خدمتگار یا مع بال بچوں اور سواری یا بے زوجہ اور بازوجہ اور کہتے ہین کہ بعضے آدمیون نے زراعت اور اسباب کے ضائع ہونیکا

بہانہ کرکے ارادہ کیا کہ تبوک کو نجاوین خدا تعالی نے عذر انکا قبول کیا اور حکم کیا سبکو نکلو خواہ سبک ہو مال اور اسباب سے بوجہ تیرے حضرت
وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ اور جہاد کرو تم ساتھ مالوں اپنے کے کہ سامان جہاد مین مالونکو خرچ کرو تم وَأَنفُسِكُمْ اور جہاد کرو ساتھ
جانوں اپنی کے کہ مشرکین سے لڑو تم فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کے ذَٰلِكُمْ یہ یعنی باہر نکلنا اور جہاد کرنا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر
ہے واسطے تمہارے جہاد کے ترک کرنے سے إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو امر خیر کو اور جہاد کے ثواب کو اور اسکے ترک کرنیکے عذاب کو اور کہتے
ہین کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم نے لوگون کو واسطے جانے تبوک کے حکم دیا تو وہ لوگ تین فرقے ہوگئے تھے ایک فرقے نے تو ارشاد حضرت کا دل و
جان قبول کیا اور واسطے جانے تبوک کے آمادہ ہوئے اور جلدی کی تو وہ اکابر مہاجرین اور انصار تھے اور بعضے ناتوان مومنون کو وہان کا جانا گران
معلوم ہوا لیکن چار و ناچار حکم خدا اور رسول کو اختیار کیا اور ایک فرقے نے اجازت نجانیکی چاہی اور وہ لوگ منافق تھے انکے حق مین خدا تعالی نے
فرمایا ہے کہ لَوْ كَانَ عَرَضًا اگر ہوتا وہ مال اور اسباب یعنی جسطرف کہ وہ بلائے جاتے ہین اگر ہوتا وہ مال و اسباب قَرِيبًا نزدیک
کہ بے مشقت انکو ہاتھ لگتا وَسَفَرًا قَاصِدًا اور ہوتا وہ سفر میانہ کہ دور نہوتا تو لَّاتَّبَعُوكَ البتہ پیروی اور متابعت کرتے وہ تیری
اے محمد صلعم وَلَٰكِن بَعُدَتْ اور لیکن دور اور بعید ہوئی عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ اوپر انکی مسافت کہ وہ مشقت سے قطع کرتے ہوتے
وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ اور قریب ہے کہ قسمین کھائینگے وہ ساتھ خدا کے جسوقت کہ تو تبوک سے الٹا پھریگا اور قسمین کھا کر کہینگے کہ لَوِ اسْتَطَعْنَا
لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ اگر طاقت رکھتے ہم تو البتہ نکلتے ہم ہمراہ تمہارے اور تمہاری رفاقت اور موافقت مین بہت کوشش کرتے خدا تعالی فرماتا
ہے کہ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ ہلاک کرتے ہین وہ نفسون اپنے کو جھوٹی قسم کھا کر اپنے تئین مستحق عذاب کا کرتے ہین وَاللَّهُ يَعْلَمُ
ع ٥ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور خدا جانتا ہے تحقیق کہ وہ البتہ دروغگو ہین اپنے اس قول مین کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو البتہ تبوک کو روانہ ہوتے اور یہ آیت
١٢ بھی معجزات قرآن مین سے ہے کہ خدا تعالی نے پیش از وقوع خبر دی ہے کہ جسوقت تو سفر سے پھریگا تو یہ لوگ جھوٹی قسمین کھائینگے اور ایسا ہی ہوا اور
وہ لوگ ہمراہ حضرت کے نگئے اور جسوقت کہ ارادہ جانیکا کیا تو منافقین نے کہا کہ جسوقت محمد مع اصحاب یہانسے روانہ ہوگا اور تبوک کہ یہان سے
بہت دور ہے اور قریب سرحد روم کے ہے وہان پہنچیگا تو مدینہ خالی ہوجائیگا اسوقت ہم محمد کے اور اسکے اصحاب کے گھرون کو لوٹینگے اور انکے
بچون اور عورتون کو قید کرینگے خدا تعالی نے جبرئیل کو بھیجکر اس خبر سے مطلع کیا رسولخدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ پھر کیا تدبیر کرنی چاہئے جبرئیل
نے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہان نوبت تلوار چلنے کی نہ پہنچیگی بلکہ صلح ہوجائیگی تم اپنی جگہ علی کو اپنا نائب کرکے چھوڑ جاؤ اور اہل بیت کو اور
محراب و منبر کو اسکے سپرد کرو کہ وہ یہان تمہارا خلیفہ اور نائب ہوکر رہیگا اور مدینہ کی حمایت کریگا اور جسوقت علی تمہاری زندگی مین صلاحیت تمہاری
نیابت کی رکھتا ہے تو بعد وفات تمہارے کے بھی اولی ہے سبب اسکے رسولخدا صلعم نے حضرت علی کو اپنا نائب کیا اور بعد اسکے تبوک کیطرف روانہ
ہوئے منافقون نے جسوقت یہ حال دیکھا تو کہنے لگے کہ مکر ہمارا باطل ہوگیا اور طعن کرنا شروع کیا کہ محمد کو علی سے کچھ رنج ہے کہ اسکو عورتون اور لڑکون
کی محافظت کیواسطے یہان چھوڑ گیا ہے امیر المومنین کو یہ بات سنکے تو بہت شاق معلوم ہوا اور ہتھیار سج کیا اسکا اور ہتھیار باندھکر حضرت کی خدمت مین
روانہ ہوئے اور پہلی منزل پر حضرت سے ملاقات ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اے علی تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو مدینہ کو خالی چھوڑ کر چلا آیا امیر المومنین نے عرض کی
کہ منافقین کا طعن سنکے اور میری حقیقین مجھکو یہان لایا ہے کہ ایسا اور ایسا کہتے ہین وہ حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ تو راضی نہین ہوتا ہے کہ تو وصی اور وزیر
اور خلیفہ میرا ہوا اور گوشت تیرا گوشت میرا ہے اور خون تیرا خون میرا ہے و انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی من بعدی یعنی اور تو مجھسے بمنزلہ
ہارون کے ہے موسی سے مگر فرق یہ ہے کہ بعد میرے کوئی پیغمبر نہین ہے حضرت علی نے کہا کہ مین راضی ہون اور وقت روانگی تبوک کو منافقین نے
جو جانے مین عذر کیا تھا تو رسولخدا صلعم نے انکو ہمراہ اپنے نہ لیا حقتعالی نے اپنے حبیب کو بسبیل تعطف و تلطف خطاب کیا کہ عَفَا اللَّهُ عَنكَ
معاف کرے خدا تجھسے اے محمد صلعم لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ کسواسطے اذن دیا تونے واسطے ان منافقین کو نہ جانیکے واسطے حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ

رسول خدا کی کسی جگہ میں رہنے واسطے تیرے احوال اُن لوگوں کے کہ صَدَقُوا راست گو تھے وہ عذر میں وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ اور جانتا تو
بکینہ عملی رسیدہ یعنی تجھکو حال اُن لوگوں کی سچ اور جھوٹ کا معلوم ہو جاتا کہ کون سچا ہے عذر کرنے میں اور کون جھوٹا ہے تجھکو اذن دینا نچاہیے تھا بلکہ اول
اور دیکھنا تھا تو انکو اذن نہ دیتا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کو انکے نفاق سے خبر نتھی اسواسطے انکو اذن دیا تھا اور خدا تعالیٰ نے جو رسول
خدا صلعم کو عفی اللہ عنک فرمایا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان حضرت سے کوئی گناہ سرزد ہوا تھا بلکہ یہ موافق محاورہ عرب کے ہے کہ عفو اور
رحمت کے ساتھ دعا کرتے ہیں بدون صدور جرم کے مثلاً کوئی پیاسے کو پانی پلاتے تو وہ اسکو کہتا ہے کہ غفر اللہ لک اور جس وقت کسی کو چھینک
آتی ہے تو دوسرا آدمی اسکو شکر کہتا ہے کہ یرحمک اللہ اور خاطر میں اسکے اسوقت یہ نہیں گذرتا کہ اس سے گناہ صادر ہوا ہے بلکہ اسمیں ایک تعظیم
اور توقیر مخاطب کی ہے اور اسمیں ایک معاتبہ لطیف ہے کہ اسمیں عفو کا لفظ عتاب سے پہلے آیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے ادام اللہ
لک العفو لم اذنت ہے یعنی ہمیشہ رکھے خدا واسطے تیرے عفو کو کیوں تو نے اذن دیا اور بعضی روایتیں ہیں یہ ہے کہ خطاب رسول خدا کی طرف ہے اور مراد
اس سے امت کے لوگ ہیں اور اسکے مابعد کی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے خود انکا جہاد میں جانا نہیں چاہا اس سے معلوم ہوا کہ اذن دینا قبیح نتھا
لیکن اگر اذن نہ دیتے تو اولیٰ تھا اور تعجب ہے زمخشری سے اور صاحب تفسیر بیضاوی سے کہ باوجود کمال علم عربی کے بے محابا لکھتے ہیں کہ پیغمبر سے
خطا ہوئی ہے ان صاحبوں کا یہ حال ہے کہ غلطی تراشتے ہیں سو اگر کسی واقع میں خطا سرزد ہوئی ہو تو اس خطا کو تاویل کرکے ایسا مٹاتے
ہیں کہ اس خطا سے انکو بالکل پاک اور صاف کر دیتے ہیں اور اگر کسی پیغمبر کی لغزش کا ظاہر قرآن میں ذکر ہو گا تو اسکو ایسا ثابت کیا اور روشن کرتے
کہ پیغمبر اپنے مرتبہ سے گر جائے اور کہنے کو گنجایش ہو کہ نعوذ باللہ سے خطا ہوئی ہے تو کیا مضائقہ ہے پیغمبروں سے بھی خطائیں صادر ہوتی ہیں اور اب خدا تعالیٰ
مومنین کے اوصاف بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ نہیں اذن چاہتے ہیں تجھسے اے محمد صلعم وہ
لوگ کہ ایمان لاتے ہیں بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ یہ کہ جہاد کریں
وہ ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے یعنی جو لوگ کہ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے ہیں وہ اپنے مالوں اور جانوں سے جو خود میں جہاد کرنے میں اور
تجھسے اس مقدمہ میں اذن نہیں چاہتے ہیں کہ تو حکم دیوے تو وہ جہاد کریں بلکہ تجھکو جس وقت جہاد کا سامان کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ تو جلد تیار
ہوتے ہیں وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ اور خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ پرہیزگاروں کے اور پیچھے والوں کو بیٹھ رہنے سے پس اُن
کو ثواب بخشش فرمائیگا إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ سوا اسکے نہیں کہ اذن چاہتے ہیں تجھسے وہ
لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اور اسکے ثواب کا اعتقاد نہیں رکھتے ہیں وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ اور شک ہوا
بیچ دلوں انکو یعنی اسلام کے حق ہونے میں مترددہیں فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ پس وہ بیچ شک اپنے کے تردد میں ہیں اور حیران ہیں
اسواسطے کہ اگر مومن خالص ہوتے اور اعتقاد صحیح رکھتے تو روز آخرت میں اور نصرت خدا میں شک نکرتے اور ثواب اُخروی کی امید میں جہاد کرنے پر
مستعد ہوتے اور اذن کو طلب نکرتے وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ اور اگر ارادہ کرتے وہ منافقین نکلنے کا طرف جہاد کے لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً
البتہ تیار کرتے وہ واسطے اس نکلنے کے سامان کو کہ سفر کے کام میں آتی وَلَكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ اور لیکن مکروہ جانا ہے خدا نے اٹھنا
انکا واسطے سفر کے اگر جاتے وہ تو سوائے شر کے لانے اور کچھ صادر ہوتا اور جبکہ ایسا حال انکا ہے تو فَثَبَّطَهُمْ پس بند کیا انکو خوف کو انپر
غالب کرکے وَقِيلَ اقْعُدُوا اور کہا گیا کہ بیٹھو تم گھروں میں مَعَ الْقَاعِدِينَ ہمراہ بیٹھنے والوں کے کہ وہ عورتیں اور لڑکے
ہیں اور بیمار اور اندھے اور لنگڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس وقت رسول خدا صلعم تبوک کو روانہ ہوئے تو عبد اللہ بن ابی منافق بھی ایک جماعت منافقوں
کی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور مقابلہ میں ثنیہ الوداع کے جسکو وادی جدہ کہتے ہیں انسے مقام کیا اور جسوقت لشکر اسلام کا دوسری منزل پر پہنچا کہ جسکو جرف
کہتے ہیں تو وہ اپنے آدمیوں سمیت الٹا پھر گیا یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہنچی حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمیں ایمان ہوتا تو وہ ہمارے ہمراہی کرتا اور غنیمت

بچایا تو کہ انکی شر سو تمنے خلاصی پائی چنانچہ خدا تعالی موافق قول حضرت کے فرماتا ہی کہ لو خرجوا فیکم ما
زادوکم الا خبالا زیادہ نہ کرتے وہ تمکو مگر تباہی اور بدی اور مکر اور تمکو نامرد اور بددل کر دیتے ہین فساد اور
ولا وضعوا خلالکم اور البتہ گھوڑے دوڑاتے وہ درمیان تمہارے فساد کے کہ ایک شخص کی تم مین سے دوسرے کے سامنے چغلی
کرتے اور آپس مین تمہاری نزاع ڈلوا دیا کرتے یبغونکم الفتنۃ چاہتے ہین وہ تم مین اور طلب کرتے ہین فتنہ کو کہ تمہارے آپس مین
مخالفت ہو جاوے وفیکم سمٰعون لہم اور درمیان تمہارے سننے والے ہین واسطے انکے یعنی جاسوس ہین اُن کی طرف سے
اور وہ خبرین تمہاری انکو پہنچاتے ہین واللہ علیم بالظلمین اور خدا جاننے والا اور عالم ہی ساتھ ظلم کرنیوالونکے کہ وہ منافق ہین اور
انکے لوگونکی باتون کو جانتا ہی موافق اسکے انکو لقد ابتغوا الفتنۃ البتہ تحقیق طلب کیا ہی انہون نے فتنہ کو یعنی اصحاب کا
متفرق کرنیکو من قبل اُس سے پہلے کہ جنگ احد مین سے بھاگ گئے اور جنگ خندق مین انہون نے کہا کہ یا اہل یثرب لا مقام لکم و
قلبوا لک الامور اور الٹ دیا انہون نے واسطے تیرے کامون کو تیرے واسطے محمد صلعم یعنی تیرے کامونکے بگاڑ دینے مین انہون نے حیلے اور
تدبیرین کین حتی جاء الحق یہانتک کہ آیا حق کہ تجھکو نصرت حاصل ہوئی وظہر امر اللہ اور غالب ہوا کام خدا کا اُن
انکے کامون پر کہ دین اسلام بلند ہوا اور کفر کو پستی حاصل ہوئی وہم کارہون اور وہ ناخوش ہونیوالے ہین اور کراہت کرنیوالے ہین نصرت
اور دولت تیرے سے اور سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ بارہ منافقون نے جنگ تبوک مین شب کو پہاڑ کی گھاٹی پر کمین گاہ مین بیٹھکر ارادہ کیا کہ
جسوقت پیغمبر اودھر کو آوے تو ایک دفعہ ہی پہاڑ سے انکا اسکو ہلاک کرین لیکن انکا مکر پیش نہ گیا اور رسول خدا کو نصرت حاصل ہوئی اور وہ لوگ ذلیل
ہوئے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے جد بن قیس کو دیکھا تو فرمایا کہ تجھکو رغبت ہی کہ تو واسطے لڑائی رومیون کے ارادہ کرے اور اُن
خوبصورت لونڈیان لیوے تو جد نے کہا کہ انصار جانتے ہین کہ مین عورتون پر فریفتہ ہوتا ہون ڈرتا ہون کہ گوری عورتون کو دیکھکر
تو صبر نہ کرسکونگا اور بلا اور فتنہ مین پڑجاونگا اسکے مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی کہ ومنہم من یقول ائذن لی اور
بعض ان مین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہی اذن دے تو واسطے میرے کہ لڑائی مین نہ جاؤن مین ولا تفتنی اور نہ فتنہ مین ڈال تو مجھکو اور بعضے
کہتے ہین کہ مراد فتنہ سے اسباب اور عیال ہین یعنی منافق کہتے تھے کہ اے محمد ہمکو بیٹھنے کا اذن دے اور ہمکو فتنہ مین مت ڈال بسبب ضائع ہونے
اسباب اور عیال ہماری کے کہ بعد ہمارے انکا کوئی خبر لینے والا نہین ہی الا فی الفتنۃ سقطوا خبردار ہو کہ بیچ فتنہ کے پڑے ہین
وہ کہ وہ فتنہ جہاد سے بیٹھ رہنے کا اور ظاہر ہونے نفاق کا ہی وان جہنم لمحیطۃ بالکفرین اور تحقیق کہ دوزخ البتہ احاطہ کرنیوالا ہی ساتھ
کافرون کے قیامت کے روز کہ اُس سے وہ نکلنے نہ پاوینگے اور فرماتا ہی خدا کہ ان تصبک اگر پہنچے تجھکو اے محمد صلعم حسنۃ کوئی نیکی مثل فتح
غنیمت کے جیسے کہ بدر مین تجھکو پہنچی ہی تو نیکی جو تجھکو پہنچی تسؤہم بری لگتی ہی اُن منافقون کو بسبب حسد اور نفاق کے وان تصبک
مصیبۃ اور اگر پہنچتی ہی تجھکو کوئی مصیبت شکست جو تجھکو حاصل ہوئی احد مین جیسی کہ ہوئی تو یقولوا کہتے ہین خوش ہوکر قد اخذنا
تحقیق پکڑ لیا تھا ہمنے امرنا من قبل کام اپنا پہلے اس سے کہ دور اندیشی کرکے بیچنے احتیاط کی اور لڑائی پر ہم نہ گئے ویتولوا اور پھر جاتے ہین وہ
وہم فرحون جسوقت کہ وہ خوش ہونیوالے ہین خدا تعالی فرماتا ہی کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ لن یصیبنا الا
ما کتب اللہ لنا ہرگز نہ پہنچیگا ہمکو مگر جو کچھ کہ لکھا ہی خدا نے واسطے ہمارے لوح محفوظ مین فتح اور غنیمت یا شہادت اور حیات جاوید سے ہین ہو
مولٰنا وہ خدا آقا ہمارا ہی وعلی اللہ اور اوپر خدا ہی کے نہ اسکے غیر پر فلیتوکل المومنون پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان لانیوالے
ساتھ اسکی کہ ایمان کا حق یہی ہی کہ خدا کے غیر پر اعتماد اور توکل نکرین کہ خدا پر توکل کرنا موجب ہی حاصل ہونے مقصود کا اور امنی ہی آفات سے اور امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد حسنہ سے غنیمت اور عافیت ہی اور مراد مصیبت سے بلا اور سختی ہی اور فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم

ن بِنَآ نہیں انتظار کرتے ہو تم ساتھ ہمارے اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ مگر ایک کا دو نیکیوں میں سے کہ وہ نصرت ہو یا رسولخدا کی کسی جگہ میں
جانتے ہیں ہم وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اور ہم انتظار کرتے ہیں ساتھ تمہارے ایک کا دو میں سے اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ
اور ایسی مِّنْ عِنْدِهٖٓ یہ کہ پہنچاوے تمکو خدا ساتھ عذاب کے نزدیک اپنے سے اَوْ بِاَيْدِيْنَا یا ساتھ ہاتھوں ہمارے کے تمکو عذاب پہنچاوے کہ تمکو ہم قتل کریں کے سبب
کفر اور نفاق تمہارے کے فَتَرَبَّصُوْٓا پس انتظار کرو تم اسکو جو انجام ہمارا ہے اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ تحقیق کہ ہم ہمراہ تمہارے انتظار کرنے والے
ہیں کہ تمکو بدی پہنچے اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَنْفِقُوْا خرچ کرو تم یہ امر بمعنی خبر ہے یعنی جسوقت کہ خرچ کرو گے تم طَوْعًا
اَوْ كَرْهًا رغبت سے یا ناخوشی سے جس طرح چاہو تو لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا تمسے اور کہتے ہیں کہ جد بن قیس نے کہا تھا کہ اے
محمد صلعم مجھکو بیٹھ رہنے کی اجازت دے اسواسطے کہ آنا میرا رومیوں کی لڑائی کو اسواسطے دشوار ہے لیکن میرے مال میں سے تیرے لشکر کی مدد کرونگا
حق تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اے محمد صلعم ان لوگوں سے کہہ تو کہ خرچ کرنا تمہارا درگاہ خدا میں قبول نہیں ہے اسواسطے کہ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق کہ تم ہو تم قوم بدکار یا سرتاب لے حکم خدا سے اور خرچ کرنا اور خیرات کافروں کی مقبول نہیں ہے بلکہ مومن پرہیزگار
کی خیرات قبول ہوتی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا مَنَعَهُمْ اور نہیں منع کیا ہے انکو اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اس سے کہ قبول کئے جاویں
انکے خرچ انکے اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا مگر اس امر نے کہ تحقیق کفر کیا ہے انہوں نے بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ ساتھ خدا کے اور ساتھ پیغمبر اسکے کے
وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اور نہیں بجا لاتے ہیں وہ نماز کو جماعت میں ہمراہ پیغمبر کے اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى مگر جسوقت کہ وہ کاہلی کرنیوالے ہیں وَلَا
يُنْفِقُوْنَ اور نہیں خرچ کرتے ہیں وہ مالوں کو اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ مگر جسوقت کہ وہ کراہت کرنیوالے ہیں کہ نماز اور زکوۃ کو ادا کرنیسے امید ثواب کے
اور اسکے ترک کرنیسے خوف عذاب کا نہیں رکھتے ہیں فَلَا تُعْجِبْكَ پس نہ تعجب میں ڈالیں تجھکو خطاب اسمیں پیغمبر کیطرف ہے اور مراد اس سے
مومنین ہیں یعنی نہ تعجب میں ڈالیں تمکو اے مومنین اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مال انکے اور نہ اولاد انکی کہ بہت ہونا مال اور اولاد کا وبال
ہے واسطے انکے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے خدا اور چاہتا ہے لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا تاکہ عذاب کرے انکو
ساتھ اس مال اور اولاد کے فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کے بسبب مشقت جمع کرنے مال کے اور اسکی حفاظت کے اور جو رنج کہ انکو
پہنچتے ہیں فرزندوں کے سبب سے وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکلیں جانیں انکی نہایت سختی سے وَهُمْ كٰفِرُوْنَ جسوقت کہ وہ کفر
کرنیوالے ہوں یعنی حالت کفر میں وہ مریں کہ نہ مال انکے ہاتھ پکڑیں اور نہ فرزند انکے فریاد کو پہنچیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اور
قسمیں کھاتے ہیں وہ منافقین ساتھ خدا کے اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ یہ کہ تحقیق وہ البتہ تم میں سے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں تم سے کہ ہم بھی تمہاری مثل مسلمان
ہیں وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہیں وہ تم میں سے کہ وہ نہیں ہیں وہ کفر کو پوشیدہ رکھتے ہیں وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ و لیکن
وہ ایک قوم ہیں کہ ڈرتے ہیں وہ تمسے کہ انکو قتل یا قید کرو تم اور اسی خوف سے وہ اسلام کو ظاہر کرتے ہیں لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اگر پاتے وہ
کسی جائے پناہ کو مثل قلعہ کے یا کسی جزیرہ کو اَوْ مَغٰرٰتٍ یا کسی گڑھے کو اَوْ مُدَّخَلًا یا کسی سوراخ کو کہ بھاگ کر اسمیں چلے
جائیں تو لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ البتہ پھر جاتے وہ طرف اسکے اور تمہارے خوف سے وہ بھاگ کر وہاں چھپ جاتے وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اور وہ جلدی
کرتے وقت میں مثل گھوڑے سرکش اور منہ زور کی لیکن کوئی جگہ پناہ کی وہ اپنے واسطے نہیں پاتے ہیں اسواسطے ناچار ہوکر تم سے موافقت رکھتے ہیں
اسلام کو ظاہر کرتے تاکہ کوئی آزار انکو تمسے نہ پہنچے اور کہتے ہیں کہ جناب رسولخدا صلعم نے غنیمت ہوازن کے واسطے تالیف قلوب کی تھوڑے لوگوں
کو کچھ زیادہ دی تھی حرقوص بن زہیر کہ سردار خوارج کا تھا اسنے طعن کیا اور سبب یہ کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے طلائی خالص جو یمن سے بھیجا تھا
رسولخدا صلعم نے وہ طلا چار آدمیوں کو اشراف عرب میں سے عطا فرمایا حرقوص نے جرات کرکے کہا کہ یا رسول خدا انصاف کرنا چاہیے حضرت
نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نکرونگا تو کون انصاف کریگا اور حضرت نے اسکا اور اسکی قوم کا نام مارقین رکھا اور فرمایا کہ اے علی تو

ان سے لڑیگا اور جنگ نہروان جو مشہور ہے اُس میں ان لوگوں ہی کے ہمراہ حضرت علی نے اپنی خلافت میں لڑائی کی
ہی روایت ہی فرمایا کہ جنگ نہروان والے دو تہائی آدمی خوارج میں سے ہی اس آیت کے لوگ ہیں اور اُس شخص نے جو طعن کیا تھا رسول
اسلئے اُسکے مقدمہ میں خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ اور بعض اُن منافقوں میں سے وہ شخص ہے کہ عیب لگاتا
تجھکو اور طعن کرتا ہے تجھپر اے محمد صلعم فِي الصَّدَقَاتِ بیچ صدقوں کے اور بعض روایات میں آیا ہی کہ یہ آیت ابو الخیر منافق کی شان میں
کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے غنیمت کو تقسیم کیا تو اُسنے کہا کہ اپنے صاحب کو دیکھتے ہو کہ تمہارے صدقوں کو مویشی والے لوگوں کو دیتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ
انصاف کرتا ہوں اور غرض طعن کرنیوالوں کی غنیمت کی تقسیم میں اپنا فائدہ ملحوظ تھا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا پس
اگر دیے جاویں وہ اُن صدقوں میں سے حسب بخواہش اپنے تو رَضُوا راضی ہوتے ہیں وہ اور پسند کرتے ہیں وہ اُس تقسیم کو وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا
اور اگر نہ دیے جاویں وہ اُسمیں سے موافق خواہش اپنی کے تو إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ اُسوقت وہ غصہ میں ہو جاتے ہیں اور راضی نہیں ہوتے
وَلَوْ أَنَّهُمْ اور اگر بتحقیق وہ منافقین کہ جیسے صدقوں کو طلب کرتے ہیں رَضُوا راضی ہوتے وہ اور پسند کرتے مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ اُس چیز کو جو دی ہے اُنکو خدا نے اور پیغمبر اُسکے نے از مال غنیمت میں سے اور اُسکو لیکر وہ خوش ہوتے وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ اور کہتے وہ
کہ کافی ہے ہمکو خدا یعنی فضل خدا کا اور بصدق دل اور اعتقاد صحیح سے یہ بات کہتے کہ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قریب ہے کہ دیگا ہمکو خدا
فضل اپنے سے صدقہ اور غنیمت سوا اسکے وَرَسُولُهُ اور پیغمبر اُسکا وہ بھی ہمکو دیگا زیادہ اس سے کہ اب ہمکو دیا ہی إِنَّا إِلَى اللَّهِ تحقیق کہ ہم
طرف خدا کی رَاغِبُونَ رغبت کرنیوالے ہیں اور امیدوار ہیں کہ ہم کو اپنے فضل اور کرم سے تونگر اور غنی کر دے اور جواب لو کا محذوف ہی اور وہ یہ کہ اُن
خیر انکے ہی یعنی اگر وہ اُس غنیمت سے راضی ہوتے اور ایسا اور ایسا کہتے تو البتہ ہوتا بہتر واسطے اُنکے اور اب خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ صدقات مثل زکوۃ واجب کے
کس کس کو دینے چاہئیں اور رسول خدا صلعم نے جو غنیمت تقسیم کی ہے وہ بہت خوب ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ سوا اسکے نہیں ہے
صدقہ یعنی زکوۃ مفروضہ لِلْفُقَرَاءِ واسطے فقیروں کے ہے کہ جو محتاج ہوں اور کسی سے سوال نکرتے ہوں وَالْمَسَاكِينِ اور واسطے مسکینوں کے
ہی کہ وہ فقیروں سے زیادہ پریشان حال اور تنگدست ہیں اور یہی حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا اور واسطے کام کرنیوالوں کے
اوپر اُن صدقوں کے کہ وہ صدقوں کو اپنی کوشش سے تحصیل کر کر جمع کرتے ہیں پیغمبر اور بعد اُسکے امام کے پاس پہنچاتے ہیں اور غیبت امام میں مجتہد جامع الشرائط کے پاس
پہنچاتے ہیں وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ اور واسطے اُن لوگوں کے ہی کہ الفت دیے گئے ہیں دل اُنکے کہ وہ کفار ہیں کہ رسول خدا اُنکو زکوۃ میں سے دیتے تھے تاکہ
دین اسلام سے الفت پکڑیں اور مسلمانوں کی مدد کریں کفار کی لڑائی میں اور کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ رسول خدا مجھکو بخشش کرتے تھے اور
اس سے تمام جہان میں مثل اُنکے کسی کو میں دشمن نہیں رکھتا تھا اور بعد اُسکے اسقدر مجھکو دیا کہ مثل اُنکے کسی کو میں دوست نہیں رکھتا تھا وَفِي
الرِّقَابِ اور واسطے چھوڑانے گردنوں کے اور وہ غلام ہیں کہ جنہوں نے اپنے آقاؤں سے شرط کی ہے کہ اسقدر مال ہم تمکو دیویں تو تمہاری غلامی سے
آزادی پاویں اور وہ غلام کو جو اپنے آقاؤں کے پاس سختی اور تکلیف میں ہوں اُنکو بھی آزاد کر دیں زکوۃ میں سے دیکر اور اگر کوئی اور مستحق نہو توان
غلاموں کو بھی زکوۃ میں سے دیکر آزاد کر سکتے ہیں جن غلاموں پر کہ شدت اور سختی نہو وَالْغَارِمِينَ اور واسطے قرضداروں کے ہیں وہ
صدقے جن قرضداروں نے کہ قرض لیکر اُسکو حرام میں خرچ نہیں کیا ہی بلکہ واجب یا سنت یا مباح میں خرچ کیا ہو وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ اور
بیچ راہ خدا کے ہے صرف کرنا زکوۃ کا جیسے کہ مجاہدین کو دینا کہ وہ ہتھیار خرید کریں اور سامان لڑنیکا اُنسے تیار کریں اور پل اور مسافرخانہ اور چاہ وغیرہ
اُمور خیر کے بنانے میں صرف کریں وَابْنِ السَّبِيلِ اور بیچ صرف مسافر کے ہے زکوۃ کہ اپنے وطن سے دور ہو اور زاد راہ اپنے پاس نہ رکھتا ہو اگرچہ
شہر میں وہ تونگر ہو حال یہ ہے کہ زکوۃ فرض کیگئی ہے فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ فرض کرنا جانب خدا سے اور فریضہ مفعول مطلق ہے وَاللَّهُ عَلِيمٌ
اور خدا جاننے والا ہی مستحقوں کا حَكِيمٌ حکمت والا ہی کہ موافق مصلحت کے تقسیم کرتا ہے زکوۃ کو اور ہر چیز کو اُسکے موقع پر رکھتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام

…ہے کہ لوگون سے سوال نہین کرتاہے اور مسکین اُس سے زیادہ سخت حال ہے اور بائسُ اُس سے زیادہ بدحال ہوتاہے اور حضرت
…نے فرمایاہے کہ فقیر تو وہ ہے کہ جو سوال نہین کرتاہے اور مسکین وہ ہے کہ جو سوال کرتاہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے
…ون کے حال سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فقرا وہ ہین کہ جو سوال نہین کرتے ہین اور عیال کے اُنکے اوپر خرچ ہین اور دلیل اُنکی نہ سوال کرنے پر
قول حقتعالی کا ہے سورہ بقر مین للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللّٰہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماہم لا
یسئلون الناس الحافا یعنی واسطے فقیرون کے وہ لوگ کہ روکے گئے ہین بیچ راہ خدا کی نہین طاقت رکھتے ہین چلنے کو بیچ زمین کے جانتا ہے اُنکو جاہل تونگر بسبب
سوال سے بچانتا ہے تو اُنکو ساتھ علامت اُنکی کہ نہین سوال کرتے ہین وہ آدمیون سے لپیٹ کر اور مساکین عاجز والے آدمی ہین جیسے کہ اندھا اور لنگڑا اور
مجذوم اور سوائے اسکے مرد اور عورتین اور لڑکے اور العاملین علیہا وہ آدمی ہین کہ جو کوشش کرتے ہین مال زکوۃ کی وصول کرنے مین اور اسکو جمع کر کے
اُس شخص کے پاس پہنچاتے ہین کہ جو زکوۃ کو تقسیم کرتے ہین اور المؤلفۃ قلوبہم وہ لوگ ہین کہ جو خدا کو واحد جانتے ہین اور لیکن اُنکے دلون مین رسول
خدا کی نبوت کی حقیقت نہین پہنچی ہے پس رسول خدا اُنکو اپنی طرف رغبت کراتے تھے اور اُنکے دلون کو تالیف کرتے تھے خدا تعالی نے اُنکے واسطے بھی صدقات
مین مثل زکوۃ کے حصہ مقرر کیا ہے تاکہ وہ حق کو پہچانین اور دین حق کی طرف رغبت کرین اور فی الرقاب وہ لوگ ہین کہ جنکے ذمہ لازم ہو گئی ہین کفارے قتل خطا
اور کفارہ ظہار اور جرم مین شکار کے قتل کا کفارہ اور کفارہ قسمون کا اور اُنکی پاس اسقدر نہین ہے کہ وہ کفارہ مین دیوین اور وہ مومنین ہین خدا تعالی نے صدقات
زکوۃ مین ہو اُنکے واسطے بھی حصہ مقرر کیا ہے تاکہ کفارو نکو ادا کرین اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے یہ ہے کہ فی الرقاب مین وہ
غلام بھی داخل ہین کہ جنہون نے اپنے آقا کو مال دینا مقرر کیا ہے اپنی آزادی کیواسطے اور کچھ ادا کیا ہے اور کچھ باقی ہے اُنکو بھی مال زکوۃ مین سے دیوین
کہ وہ اپنی گردنون کو غلامی کی قید مین سے رہا کرین اور الغارمین وہ لوگ ہین کہ جنکے ذمہ قرض ہے اور طاعت خدا مین اُسکو صرف کیا ہے اور
بیجا خرچ نہین کیا ہے اُنکو بھی مال زکوۃ مین سے دینا چاہیے کہ وہ اپنے قرض کو ادا کرین اور فی سبیل اللّٰہ وہ لوگ ہین کہ جو جہاد کے واسطے نکلتے ہین
اور اُنکے پاس کچھ نہین ہے یا وہ لوگ ہین کہ حج کرنیکے واسطے اُنکے پاس کچھ نہین ہے اور سوائے اسکے جمیع امور خیر کے اُنکو بھی مال زکوۃ مین سے دینا
چاہیے اور ابن السبیل مسافر ہین کہ جو سفر مباح مین ہین اُنکو بھی دینا چاہیے کہ وہ اپنے گھر کو پہنچ جاوین یہ آٹھ قسمین ہین مستحق مال زکوۃ کی
کہ موافق احتیاج کے اُن کو دینا چاہیے اور کہتے ہین کہ عبداللّٰہ بن نوفل منافق رسول خدا صلعم کے پاس بیٹھا تھا اور حضرت سے
باتین سنکر منافقین کے روبرو نقل کرتا تھا اور حضرت کی طرف سے سخن چینی کرتا تھا حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور رسول خدا صلعم کو
خبر کی کہ ایک منافق آپکی سخن چینی کرتاہے اور آپکی باتین منافقین کے روبرو نقل کرتاہے حضرت نے پوچھا کہ وہ کون ہے کہا کہ
وہ ایک مرد سیاہ رنگ ہے جسکے سر پر بہت بال ہین اور وہ دونو آنکھون سے دیکھتا ہے گویا کہ وہ دو ہنڈیان ہین اور اُسکی زبان
شیطان بولتا ہے رسول خدا صلعم نے اُسکو بلا کر فرمایا کہ تو ایسا اور ایسا کہتا ہے اور کرتاہے اُسنے قسم کہائی کہ مین نہین کرتا حضرت نے
فرمایا کہ مین نے تجھسے قبول کیا اور اسکے اپنی قوم کے پاس وہ گیا اور کہا کہ محمد کان شنوا رکہتا ہے کہ خدا تعالی نے اُسکو خبر دی ہے میری
کہ مین جو اُسکی طرف سے سخن چینی کرتا ہون اور پیٹھے اُس سے کہا کہ مین ایسا نہین کرتا ہون تو مجھسے اُسنے قبول کیا اُس مقدمہ مین خدا تعالی نے
فرماتا ہے کہ ومنہم الذین یؤذون النبی اور بعضے منافقین مین سے وہ لوگ ہین کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر کو ویقولون ہو اذن
اور کہتے ہین کہ وہ خوب سننے والا ہے کہ جو کچھ اُس سے کہیں وہ سب سن لیتا ہے اور قبول کرتاہے اور فرماتا ہے خدا کہ قل
کہہ تو اے محمد صلعم اُنکو کہ اذن خیر لکم وہ سننے والا بھلائی کا ہے واسطے تمہارے نہ اُس وجہ سے کہ تم اُسکی مذمت کرتے ہو
بلکہ سننے والا امر نیک کا ہے اور اذن خیر کو حاصم نے دونو کو تنوین اور ضمہ سے پڑھا ہے اور باقیون نے اضافت سے اور اذن خیر لکم
خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور وہ ضمیر ہو کی ہے اور تقدیر اُسکی ہو اذن خیر لکم ہے اور اب تفسیر اُس خیر کی کرتا ہے کہ

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ایمان لاتا ہی وہ پیغمبر ساتھ خدا کے اُسکی تصدیق کرتا ہے وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ اور
سچ کہ انکی بات کو قبول کرتا ہے انکی نیتون کے خالص ہونیکے سبب وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ اور رحمت ہے
لوگون کو ایمان لاتے ہین وہ تم مین سو ظاہر مین کہ اپنا ایمان کو ظاہر کرتے ہین نہ یہ کہ تمہارا جہوٹ اور سچ وہ نہین جانتا ہی بلکہ سب
اور اپنی رحمت سے تمکو ظاہر کرکے رسوا نہین کرتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ اور جو لوگ کہ
ایذا دیتے ہین رسول خدا صلعم کو لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ واسطے اُنکے عذاب ہے دردناک آخرت مین اور اہل سنت کی احادیث
صحیح مین لکہا ہے کہ ایذا دینے فاطمہ کا ایذا دینے رسول ہو اور ایذا دینے رسول ایذا دینے خدا ہے اور یہ بہی لکہا ہے کہ فاطمہ نے مرنے سے پہلے علی کو وصیت
کی تہی کہ جن لوگون نے مجہکو رنج دیا ہے انکو میرے جنازہ پر نہ آنے دینا اور جسوقت علی نے موافق وصیت کے لوگون کو خبر نکی کہ وہ
فاطمہ زہرا کے جنازہ پر حاضر ہون تو ابوبکر نے حضرت علی سے شکایت کی کہ تمنے ہمکو فاطمہ زہرا کے مرنیکی خبر کیون نکی کہ ہم جنازہ پر حاضر
ہوتے یہ سب سنیون کی کتابون مین لکہا ہے اور کہتے ہین کہ ایک جماعت منافقین نے جنگ تبوک کے جانے سے عذر کیا اور اپنے
گہرون مین بیٹہ رہے جسوقت مومنین تبوک سے واپس آئے تو وہ منافقین قسمین کہانے لگے تاکہ مومنین راضی ہو جائین اور جانین
ع ۱۴ کہ ہم مین سے ہین چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ قسمین کہاتے ہین وہ منافقین ساتھ خدا کے اے مومنین لَكُمْ
واسطے تمہارے اپنی راستی پر لِيُرْضُوكُمْ تاکہ راضی کرین وہ تمکو وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ اور خدا اور پیغمبر کا زیادہ
لائق ہے کہ راضی کرین وہ اُسکو إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ اگر ہین وہ ایمان لانیوالے جیسا کہ دعوی کرتے ہین اور بعد اس کے خدا تعالی
مومنین کو تنبیہ کرتا ہے کہ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ کیا نہین جانا انہون نے کہ تحقیق جو شخص
کہ مخالفت کرے خدا کی اور پیغمبر اُسکے کی اور حد سے گذرے فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ پس تحقیق واسطے اُس شخص کے آتش دوزخ ہے کہ
خَالِدًا فِيهَا ہمیشہ رہنے والا ہے وہ بیچ اُسکے ذَٰلِكَ یہی دوزخ مین ہمیشہ رہنا الْخِزْيُ الْعَظِيمُ رسوائی
ہے بڑی واسطے منافقین کے کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم واسطے جنگ تبوک کے روانہ ہوئے تو منافقین آپس مین باتین
کرتے تہے اور کہتے تہے کہ یہ شخص یعنی محمد روم کی لڑائی کو دوسری لڑائیون کی مانند جانتا ہے آیا یہ شخص بہی زندہ اُن مین سے وہان
سے اُلٹ پہر کر آئے گا کسی نے اُن مین سے کہا کہ اس کی مخالفت نکرنی چاہئے ایسا ہو کہ خدا تعالی ہماری باتون کی
محمد کو خبر کر دیوے اور جو کچہ ہمارے دلون مین ہے اُس سے مطلع کرے اور اُس کے مطابق قرآن نازل ہو کہ لوگ اُس کو
پڑہین اور ہماری رسوائی ہو تب اُنہون نے کہا کہ یہ ہنسی کی باتین ہین جناب رسول خدا صلعم نے بنور نبوت انکی باتونکو
معلوم کرکے عمار یاسر کو اُنکے پاس بہیجا عمار نے جاکر اُن سے پوچہا کہ تم کیا کہتے تہے کہا کہ ہم کچہہ نہین کہتے آپس مین ہنسی کی باتین
کرتے تہے اس مقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ خوف کرتے
ہین وہ منافقین اس امر سے کہ نازل ہوا اوپر اُن مومنین کے کوئی سورت قرآن کی تُنَبِّئُهُم خبر کر دیوے اُن
اُن مومنین کو بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ساتہ اُس چیز کے کہ بیچ دلون اُن منافقین کے ہے اور فرماتا ہی خدا کہ قُلِ اسْتَهْزِئُوا
کہہ تو اے محمد صلعم کہ ٹہٹہا کرو تم یعنی ٹہٹہا کئے جاؤ تم کہ البتہ جزا اُس کی پاؤ گے تم اور جزا اُس کی یہ ہے کہ إِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ
تحقیق خدا ظاہر کرنے والا ہے مَّا تَحْذَرُونَ اُس چیز کو کہ ڈرتے ہو تم اُس کے ظاہر ہونے سے اور فرماتا ہے خدا کہ
وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ اور البتہ اگر پوچہے گا تو اُن منافقین سے کہ کیا کہتے تہے تم تو البتہ کہین وہ کہ
إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ سوا اسکے نہین کہ ہین ہم کہ بحث کرتے ہین اور بازی کرتے ہین مشغل مسافرون

نے کو ہنستے اور کہیلتے چلتے ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت بارہ شخصون کے حق مین
پہاڑ کی گہاٹی پر کہڑے ہو کر انہون نے آپس مین مشورہ کیا تہا کہ رسول خدا کو مار ڈالو اور بعض نے بعض سے
کہ اگر وہ دریافت کو جاوین گے تو ہم کہین گے کہ آپس مین ہم ہنستے تہے اور اگر وہ دریافت نہ کرین گے تو ہم محمد
کو مار ڈالین گے اور یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ رسول خدا صلعم جنگ تبوک سے اُلٹے پہرے تہے جبرئیل نازل ہوے اور رسول خدا صلعم
کو ان منافقون کے مشورے سے خبر دی اور کہا کہ کسی کو بہیجکر انکو وہان سے دفع کرو اور عمار یاسر حضرت کی سواری کی باگ پکڑے
ہوتے تہے اور حذیفہ اسکو پیچہے سے ہانکتے تہے حذیفہؓ نے حضرت سے فرمایا کہ انکی سواریون کے منہ پر جاکر مار حذیفہ نے جاکر انکی سواریون کے
منہ پر مارا وہ ایک طرف کو ہوگئے جب نیچے اترے تو حضرت نے حذیفہؓ سے پوچہا کہ تو نے انمین سے کسی کو پہچانا کہا کہ نہین حضرت نے
فرمایا کہ فلانا اور فلانا تہا سب کے نام لئے حذیفہ نے عرض کی کہ آپ کیون نہین بہیجتے ہین ہم کو کہ ہم انکو جاکر قتل کرین حضرت نے فرمایا
کہ مجہکو یہ امر مکروہ معلوم ہوتا ہے عرب کہین گے کہ محمد اپنے اصحاب کو خود قتل کرتا ہے اور ایساہی اہل سنت کی کتابون مین لکہا ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ کیا ساتہ خدا کے اور آیتون اسکی
کے اور نشانیون قدرت اسکی کے وَرَسُولِهِ اور پیغمبر اسکے کے كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ہوتم ہنستے لَا تَعْتَذِرُوا عذر کرو تم
کہ عذر تمہارا جہوٹا ہے قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ تحقیق کہ کفر کیا ہے تمنے بعد ایمان اپنے کے یعنی پہلے تمنے اپنے ایمان کو ظاہر کیا اور بعد اُس
تمنے رسول پر طعن کرکے اور اسکو ایذا دیکر کفر کیا إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ سے تم مین
کہ بخلوص نیت وہ توبہ کرین نفاق اور ہنسی کرنے سے کہتے ہین کہ ایک شخص نے ان منافقون مین سے مخشی بن حمیر اشجعی نے توبہ کی تہی
اور بصدق دل ایمان لایا تہا اور خدا تعالی سے درخواست کی کہ مجہ کو شہادت نصیب ہو دعا اُس کی قبول ہوئی اور یمامہ کی لڑائی
مین وہ شہید ہوا اسکو اور سواے اسکے اور ایسے آدمیون کو خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے بعد
توبہ کے تو نُعَذِّبْ طَائِفَةً عذاب کرین گے ہم گروہ دوسرے کو بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ بہ سبب اس کے کہ تحقیق
وہ ہین گناہ کرنیوالے کہ نفاق کو اپنے دلون مین رکہتے ہین اور عاصم نے نعف اور نعذب کو نون سے پڑہا ہے متکلم مع الغیر کا صیغہ
اور طائفۃ کو منصوب اور باقیون نے نعف کو یا مضمومہ سے اور فا کی فتح سے پڑہا اور تعذب کو تا سے اور طائفۃ کو مرفوع اور امام محمد
باقر علیہ السلام نے لا تعتذروا کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ پہلے وہ لوگ مومنین صادقین تہے اور بعد اسکے انہون نے شک کیا اور منافق
ہوگئے بعد ایمان لانیکے اور وہ چار آدمی تہے اور ان نعف کی تفسیر مین لکہا ہے کہ جسنے توبہ کی تہی وہ ایک شخص ان چار مین سے
مخشی بن الحمیر اسنے توبہ کی اور کہا کہ یا رسول خدا مجہکو میرے نام نے ہلاک کیا ہے رسول خدا نے اسکا نام عبد اللہ بن عبد الرحمان
رکہا اور اُس شخص نے کہا کہ خداوندا مجہکو شہادت عطا کر اس طرح سے کہ کسی کو اطلاع نہو کہ وہ کہان گیا ہے پس وہ یوم یمامہ
مارا گیا اور کسی کو خبر نہوئی کہ وہ کہان قتل ہوا اور وہ شخص وہ ہے کہ جس سے خدا تعالی نے معاف کیا ہے اور اب خدا تعالی منافقون
کے حال سے اور انکے انجام سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ منافق مرد اور منافق عورتین
اور بعضے کہتے ہین کہ منافق مرد تو تین سو تہے اور منافق عورتین ایک سو ستر تہین یہ سب بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ بعض انکا بعض
سے ہے یعنی وہ سب ایک ہین نفاق مین اور یہ تکذیب ہے اُنکے قول کی وہ کہتے تہے کہ ہم تم مین سے ہین اے مسلمانو اور تحقیق
ہی خدا کے قول کی اُس نے فرمایا تہا کہ وہ تم مین سے نہین ہین يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ حکم کرتے ہین وہ ساتہ برائی کے کہ
وہ کفر ہے اور جہٹلانا پیغمبر کا وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ اور منع کرتے ہین وہ منافقین نیکی سے کہ وہ ایمان ہے اور فرمان برداری

پیغمبر کی وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ اور بند کرتے ہین وہ ہاتہون اپنے کو خیرات کرنیسے اور راہ خدا مین دینے سے نَسُوا
دنیا مین اللّٰهَ خدا کو کہ اُسکی فرمانبرداری اُنہون نے کی فَنَسِيَهُمْ پس بہول جائیگا اُنکو خدا آخرت مین کہ ثواب
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ تحقیق کہ منافقین مرد اور عورت هُمُ الْفَاسِقُونَ وہ باہر ہونیوالے ہین دائرہ ایمان سے وَعَدَ
اللّٰهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وعدہ کیا ہے خدا نے منافق مردون اور منافق عورتون کو وَالْكُفَّارَ اور کافرونکو خواہ مرد ہو
خواہ عورت ہو نَارَ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کا کہ خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُس دوزخ کے هِيَ حَسْبُهُمْ وہ آگ
کافی ہے اُنکو واسطے عذاب کے وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور لعنت کی ہے اُنکو خدا نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے اور خوار اور ذلیل کیا ہے اُنکو
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے ہمیشہ کہ کبہی منقطع ہو پس اے منافقو تم كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ مانند اُن لوگونکے
ہو کہ پہلے تمسے تہے بخشتے اپنے کفر مین کہ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً تہے وہ زیادہ مضبوط تم سے قوت مین کہ بدن مین تمسے زیادہ قوی
تہے وہ وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا اور بہت زیادہ مالون اور اولاد مین فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ پس فائدہ لیا اُنہون نے
ساتہ حصے اپنے کہ دنیا کی لذتون کا اور مال اور فرزندون سے فائدہ اُٹہایا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ پس فائدہ لیا تم نے ساتہ
حصہ اپنے کے دنیا کے مزون کا كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ جیسے کہ فائدہ لیا اُن لوگون نے کہ پہلے تمسے تہے ساتہ
حصہ اپنے کے وَخُضْتُمْ اور بحث کی تمنے باطل مین کہ وہ کفر ہے اور خوض کیا تمنے یعنی اور شروع کیا كَالَّذِي خَاضُوا مانند اُس
چیز کے کہ بحث کی اُنہون نے جو کہ پہلے تمسے گزر گئے ہین أُولَئِكَ یہ وہ لوگ ہین کہ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ نابود اور نیست ہو گئے
ہین عمل اُنکے فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بیچ دنیا اور آخرت کے کہ دنیا مین تو مال اور فرزندون سے وفا نہ کی اور آخرت مین اُن
اعمالون کا ثواب حاصل نہوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ اور یہی لوگ نقصان پانیوالے ہین دو نو جہان مین کہتے
ہین کہ حذیفہ نے بعد وفات جناب رسولخدا صلعم کے کہا کہ منافق اس زمانہ کے بدتر ہین پہلے زمانہ کے منافقون سے اس واسطے کہ
پہلے منافق تو اپنے نفاق کو پوشیدہ رکہتے تہے اور اس زمانہ کے منافقون نے نفاق کو ظاہر کیا ہے اور اہل سنت کی کتب احادیث مین
مثل ترمذی وغیرہ کے ابو دجانہ اور جابر سے روایت ہے کہ ہم نہین پہچانتے تہے منافقون کو رسول خدا کے زمانہ مین مگر علی کے بغض سے
اور صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ علامت منافق کی تین چیزین ہین اگرچہ وہ روزہ رکہے اور نماز پڑہے
اور گمان کرے کہ مسلمان ہون جسوقت بات کرے تو جہوٹ کہے اور جسوقت وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جس وقت امانت لیوے
کسی کی تو خیانت کرے اور مشکوۃ مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسمین چار چیزین ہون وہ منافق
خالص ہے اور جسمین ایک خصلت ہو اُن چارمین سے تو ایک خصلت نفاق کی ہے یہانتک کہ چہوڑے اُسکو اور وہ چار یہ ہین کہ
جسوقت امانت کسی کی اپنے پاس رکہے تو خیانت کرے اور جسوقت بات کہے تو جہوٹ بولے اور جسوقت عہد کرے تو بیوفائی
کرے اور جسوقت مخاصمہ کرے تو گناہ بد کرے اور نووی نے شرح مسلم مین لکہا ہے کہ جماعت علما کی کہتے ہین کہ مراد اس سے
وہ منافق ہین کہ جو رسول خدا کے زمانہ مین تہے اور جن لوگون پر یہ علامات صادق آتے ہین اُنکے حالات سے مطلع ہونا چاہیئے
صحیح مسلم کی کتاب الجہاد مین لکہا ہے کہ علی اور عباس جہگڑا کرتے ہوئے طلب میراث مین عمر کے پاس آئے علی تو اپنی زوجہ کی
طرف سے رسول خدا کے ترکہ مین دعوی کرتا تہا اور عباس رسول خدا کا چچا تہا وہ اس واسطے رسول خدا کے ترکہ مین دعوی کرتا تہا
عمر نے بعد ایک کلام طویل کے کہا کہ جسوقت رسولخدا نے وفات پائی تو ابوبکر نے کہا کہ مین خلیفہ رسولخدا کا ہون تم دونو اُسکے پاس
اور طلب کرتا تہا تو اے عباس اپنی میراث کو اپنے پسر برادر کیطرف سے اور طلب کرتا تہا علی میراث اپنی زوجہ کی اُسکے باپ کیطرف سے ابوبکر نے کہا کہ

کوئی وارث نہین ہوتا جو کچھ ہم چھوڑا ہو وہ صدقہ ہی ہے پس دیکھتے تھے تم دونو اسکو اور جانتے تھے کاذب اور گنہگار اور
خیانت کرنیوالا اور خدا جانتا ہے کہ وہ راست گو اور نیکوکار اور ہدایت یافتہ اور پیروی کرنیوالا حق کا تھا اور ابوبکر مرگیا تو مین
رسول کا اور خلیفہ ابوبکر کا ہوں تم دونو مجھکو بھی جھوٹ کہنے والا گنہگار بے وفا خیانت کرنے والا سمجھتے ہو اور خدا جانتا ہے
مین راست گو اور نیکوکار اور ہدایت یافتہ اور پیروی کرنے والا حق کا ہوں عمر کے کلام سے معلوم ہوا کہ علیؑ اور عباسؓ ابوبکر
اور عمر کو کاذب اور آثم اور غادر جانتے تھے اور یہی علامات نفاق کے ہین جو کہ مسلم اور مشکوۃ مین مذکور ہوئے ہین اور علی کی برابر کون
صادق اور راست گو ہوگا اور جو علم کہ علیؑ کو تھا وہ کس کو تھا اور ایسا ہی نہین ہو سکتا کہ خلیفہ دوم علیؑ اور عباس پر تہمت
کرتے ہوں بلکہ حقیقت مین وہ ان کو ایسا ہی جانتے ہونگے اور یہ سب اہل سنت کی کتابون مین لکھا ہے اس کے لکھنے مین
ہمارا کچھ قصور نہین ہے اور یہ بھی اہل سنت کی کتابون مین لکھا ہے کہ رسول خدا اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم بہت مشابہ
ہو بنی اسرائیل سے جو کچھ کہ وہ کرتے تھے تم بھی کروگے یہانتک کہ وہ سوسمار کے سوراخ مین گئے تھے تو تم بھی جاؤگے لیکن نہین جانتا
مین کہ مثل انکے گوسالہ پرستی بھی کروگے یا نہین چنانچہ ابن اثیر نے نہایہ مین اور زمخشری نے کشاف مین لکھا ہے اور یہ مطابق
ہے تفسیر کالذین من قبلکم کے اور فرماتا ہے خدا کہ الم یاتھم کیا نہین آئی انکے پاس یعنی البتہ آئی ہے وہ منافقون کے
پاس جو کہ دنیا کی لذتون مین مغرور ہین اور ثواب آخرت سے محروم ہین نبأ الذین من قبلھم خبر ان لوگون کی کہ پہلے انکے
تھے قوم نوح قوم نوح کی کہ وہ طوفان مین غرق ہوئے وعاد اور قوم عاد کی کہ وہ ہوا سے ہلاک ہوئی وثمود اور قوم
ثمود کی کہ وہ جبرئیل کی چیخ سے مر گئے وقوم ابراھیم اور قوم ابراہیم کی کہ وہ طرح طرح کے عذاب مین گرفتار ہوئے اور نمرود انکی قوم سمیت
مچھرون سے ہلاک ہوا واصحاب مدین اور اہل مدین قوم شعیب کے کہ آگ سے ہلاک ہوئی والمؤتفکات اور لوگ
شہرون الٹے ہوئے کے کہ وہ قوم لوط کی تھی اور انکے شہر زیر و زبر ہو گئے تھے سبب فعل قبیح کے یہ قومین وہ ہین کہ اتتھم رسلھم بالبینات آئے تھے
انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں اور معجزون روشن کے فما کان اللہ لیظلمھم پس نہ تھا خدا ایسا کہ ظلم کرے انکو یعنی عادت خدا کی ظلم
کرنیکی نہین ہے کہ بدون صدور جرم کسی پر عذاب نازل کرے ولکن کانوا انفسھم یظلمون اور لیکن تھے وہ کہ جانون اپنی
پر ظلم کرتے تھے بسبب کفر کے اور مخالفت پیغمبرون کے اور اب خدا تعالی مومنین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ والمؤمنون
والمؤمنات اور مومن مرد اور مومن عورتین بعضھم اولیاء بعض بعضے انکے دوست ہین بعضون کے کہ ہر طرح
سے ایک مومن دوسرے مومن کی مدد کرتا ہے اور حق مومن ہونیکا ادا کرتا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جنگ جمل والی عائشہ
اور طلحہ اور زبیر وغیرہ کہ جو علی سے اور اسکے طرف والون سے جنگ کرتے تھے اور ایسے ہی معاویہ اور اس کے ہمراہی جو علی سے
اور علی کے گروہ سے جنگ کرتے تھے مومن نہ تھے اور ایسا نہین ہو سکتا کہ دونو طرف کے آدمی مومن ہوں اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے
کہ مومن آپس مین دوست ہوتے ہین اور وہ آپس مین عداوت رکھتے تھے کہ ایک طرف کے آدمی دوسری طرف والون کو قتل کرتے تھے اور
اگر انکو مومن کہتے ہو تو علی کو اور اسکے ہمراہیون کو کہو کہ یہ مومن نہ تھے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ روایت کی ہے
عبد الرزاق نے معمر سے کہ عائشہ کو خوش نہین معلوم ہوتا تھا ذکر کرنا علی کا بخیر اور نیکی سے اور مسند احمد حنبل مین عائشہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا میمونہ کے گھر مین بیمار ہوئے اور اپنی بیبیون سے اجازت لیکے میرے گھر مین آئے اور اسوقت عباس کے اور
ایک مرد کے شانہ پر تکیہ کئے ہوئے تھے اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہا کہ تمنے جانا کہ عائشہ نے نام نہ لیا دوسرے آدمی کا
اور کہا کہ عباس کا اور ایک مرد کے شانہ پر ہاتھ تھا وہ علی بن ابیطالب تھا کہ اسکا نام نہ لیا اس واسطے کہ عائشہ کو خوش نہین

جنگ جمل اور صفین کے باوہ مقابلہ جناب امیر ہرگز مومن نہ تھے

معلوم ہوتا ہے کہ علی کا نام لیوے اور یہی تاریخ طبری میں لکھا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ عائشہ
خیر سے ذکر کرنا اور صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ علی کے دشمن بہت آدمی تھے اور شرح نہج البلاغہ میں ابن
شیخ اپنے سے روایت کی ہے کہ کل اہل بصرہ علی سے بغض رکھتے تھے اور بہت آدمی مدینہ کے عداوت رکھتے تھے اور کل
علی سے بغض رکھتے تھے اور کل قریش علی کے دشمن تھے اور ملل و نحل میں لکھا ہے کہ کہا انہوں نے کہ کینہ اور دشمنی انکے امیر المومنین
سے اس حد کو پہنچی تھی کہ سعد بن وقاص اور ابن عمر اور اسامہ بن زید اور رافع بن خدیج انصاری اور محمد بن مسلمہ اور زید بن ثابت
انصاری اور ابو ہریرہ اور ابو درداء اور ایک جماعت نے سوائے انکے ان سب لوگوں نے علی کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جس وقت کہ
وہ خلیفہ ہوا اور بعد اس کے معاویہ کے ہاتھ پر اور یزید کے ہاتھ پر بیعت کی جس کسی نے کہ ان میں سے یزید کو پایا اور مسلم اور ترمذی
اور نسائی میں امیر المومنین علی سے روایت ہے کہ قسم خدا کی کہتا ہوں میں کہ عہد کیا ہے مجھ سے رسول خدا صلعم نے کہ اے
علی دوست نہیں رکھتا ہے تجھکو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا ہے تجھکو مگر منافق پس بموجب اس آیت کے اور اس حدیث کے وہ
لوگ کیونکر مومن ہونگے کہ جو علی سے کینہ اور عداوت رکھتے تھے اور انکو مومن کہتے ہو تو علی کو مومن نہ کہو اور یہ نہیں ہو سکتا
کہ بموجب اس آیت کے اور اس حدیث کے آپس میں دشمنی رکھنے والے سب مومن ہوں اور مومنین کی شان میں خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ **يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ** حکم کرتے ہیں وہ مومنین ساتھ نیکی کے کہ واجبات کی اور طاعت خدا کی ادا کرنے کے واسطے
برادران ایمانی کو تاکید کرتے ہیں **وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ** اور منع کرتے ہیں وہ برائی سے کہ حرام باتوں سے اور حرام کاموں کے
کرنے سے بچاؤ **وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ** اور قائم کرتے ہیں وہ نماز کو کہ ہمیشہ اسکو پڑھتے ہیں اس کے وقت پر مع شرائط اور ارکان کے
وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ اور دیتے ہیں وہ زکوٰۃ کو جس وقت ان پر وہ واجب ہوئی ہو **وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ** اور فرمانبردار
کرتے ہیں وہ خدا کی اور پیغمبر اسکے کی جو حکم ہو دین یا **أُولَٰئِكَ** یہ وہ لوگ ہیں **سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ** قریب ہے کہ رحمت کرے ان پر خدا
دنیا اور آخرت میں **إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ** تحقیق کہ خدا غالب ہے ہر چیز پر جو کچھ چاہے سو کرے **حَكِيمٌ** حکمت والا ہے کہ موافق مصلحت
کے کرتا ہے جو کچھ کرتا ہے اور اب خدا تعالیٰ مومنین کی جزا کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ** وعدہ
کیا ہے خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے **جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ** بہشتوں کا کہ جاری ہیں نیچے محلوں
اور درختوں انکے سے نہریں **خَالِدِينَ فِيهَا** ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ ان بہشتوں کے **وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً** اور وعدہ کیا ہے
خدا نے گھروں پاکیزہ کا کہ ان میں ہمیشہ لذت پائیں **فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ** بیچ بہشتوں عدن کے کہتے ہیں کہ مساکن
طیبہ محل ہیں موتی اور زبرجد اور یاقوت کے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ عدن خانہ خدا ہے کہ نہیں دیکھا ہے
اسکو کسی آنکھ نے اور نہیں گذرا ہے کسی آدمی کے دل میں اور نہیں ساکن ہونگے اس میں مگر تین گروہ انبیاء اور
صدیقین اور شہدا اور کہتا ہے خدا عدن کو خوش حال ہے وہ شخص کہ جو داخل ہو تجھ میں اور عدن بہشت کے
مکان کو بھی کہتے ہیں اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشت میں محل ہیں موتی سے بنے ہوئے اور ہر ایک محل
میں ستر خانہ ہیں یاقوت سرخ کے اور ہر خانہ میں ستر گھر ہیں زمرد کے اور ہر گھر میں ستر تخت ہیں اور ہر تخت پہ ستر فرش ہیں طرح
طرح کے رنگ اور نقش کے اور ہر فرش پر حور العین ہے اور ہر خانہ میں ستر خوان کھانے کے ہیں اور ہر خوان میں ستر قسم کا کھانا ہے
اور حق تعالیٰ بندہ کو اسقدر قوت کھانے کی اور جماع کی دیگا کہ ایک صبح کو سب کھانوں سے اور حوروں سے لذت حاصل کریگا اور
یہ محل جنت عدن میں ہیں اور اسمیں ہوائے خوش عرش کے نیچے سے چلتی ہے اور مشک سفید کے ٹیلوں پر سے ہو کے گذرتی ہے اور

...ں ہو اور خوشبو یہاں سو برس کی راہ تک پہنچتی ہے اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ وہ شخص کہ
...کہ زندہ رہے وہ میرا سا زندہ رہنا اور مرے وہ میرا سا مرنا اور ساکن ہو وہ بہشت میری میں کہ جس کا وعدہ کیا
...پروردگار میرے نے عدن کے بہشتیوں کا کہ بویا ہے اسکو خدا نے اپنی دست قدرت سے اور کہا اُس کو کہ پیدا ہو جا تو
...ں وہ ہو گیا پس چاہئے کہ دوستی کرے وہ شخص علی بن ابیطالب سے اور اولاد اُس کی سے بعد اُسکے اور حدیث بلال
میں ہے کہ جنت عدن بہشتوں کے درمیان ہے اور دیواریں اُس کی یاقوت سُرخ کی ہیں اور سنگریزے اُس کے موتی ہیں اور
امیر المومنین علیہ السلام سے ایک یہودی نے پوچھا کہ بہشت میں تمہارا پیغمبر کہاں رہیگا فرمایا کہ اُسکے اعلیٰ درجہ میں اور سب سے زیادہ
بزرگ اور بلند مکان میں جنت عدن میں یہودی نے کہا کہ سچ کہتا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ یہ ہے ہارون کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور
موسیٰ کا لکھوایا ہوا ہے اور پہلے اس سے خدا تعالیٰ نے مومنین اور مومنات کو وعدہ جنات عدن کا دیا تھا اور اب اُس سے زیادہ
بزرگ اور بہتر کا وعدہ کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ** اور رضامندی جانب خدا سے مومنین
کے واسطے **اَكْبَرُ** بہت بزرگ ہے اور زیادہ شریف اور عظیم ہے جنات عدن سے کہ موجب حاصل ہونے ہر سعادت اور کرامت کا ہے
ذٰلِكَ یہ یعنی رضامندی خدا کی **هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ** وہ ہے مراد کو پہنچنا اور رستگاری بڑی اور روایت ہے کہ جس وقت بہشتی ع
بہشت میں جا کر رہیں تو خدا تعالیٰ اُنکو خطاب کریگا اے بہشتیو وہ جواب میں کہینگے لبیک و سعدیک الخیر فی یدیک اُس وقت حقتعالیٰ
فرمائیگا کہ تم راضی ہوئے بہشتی جواب میں کہیں گے کہ ہم کیونکر راضی نہوں کہ ہم کو تو نے وہ نعمتیں عطا کی ہیں کہ کسی مخلوقات کو نہیں عطا
کیں حقتعالیٰ فرمائیگا کہ میں تم کو اس سے بہتر اور زیادہ بزرگی عطا کروں بہشتی کہیں گے کہ اس سے زیادہ بزرگ کیا ہے خطاب پہنچے
اُن کو کہ میں تم سے راضی ہوں کہ کبھی تم پر غصہ نکروں پس معلوم ہوا کہ خدا کی رضامندی سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے لیکن خدا جب
راضی ہوتا ہے کہ اُسکی فرمانبرداری کرے اور کل واجبات کو بجا لاوے اور جمیع محرمات سے پرہیز کرے اور یہ بھی معلوم ہوا پہلی آیتوں
سے کہ مومنین وہ ہیں کہ جو آپس میں دوستی کرتے ہیں اور نماز کو ہمیشہ پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ کو ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور نیکی کا حکم کرتے
ہیں اور بُرائی سے منع کرتے ہیں اور خدا کی اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرتے ہیں پس جو شخص کہ مومن سے بغض رکھے اور نیک کام
سے کسی کو منع کرے اور بدکام کا حکم کرے کسی کو اور بدکام کسی سے کرائے اُس کو اغوا کرکے اور نماز کو بجا نلائے اور زکوٰۃ کو
ادا نکرے اور خدا اور رسول خدا کی فرمانبرداری نہ کرے وہ شخص حکم خدا سے باہر ہونے والا ہے اور مومن ہونیکے اوصاف سے
خارج ہے اور اب خدائے تعالیٰ جہاد کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ** اے پیغمبر بلند قدر **جَاهِدِ الْكُفَّارَ**
جہاد کر تو کفار پر تلوار سے **وَالْمُنٰفِقِيْنَ** اور منافقین پر حجت اور حد قائم کرنے سے اور قرأت اہلبیت علیہم السلام میں جاہد الکفار
بالمنافقین ہے یعنی جہاد کر تو کافروں سے ساتھ منافقوں کے پس اسواسطے ہو کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے منافقوں پر جہاد
نہیں کیا ہے اور لیکن اُلفت دیتے تھے اور تالیف قلوب اُنکی کرتے تھے اس واسطے کہ منافقین کفر کو ظاہر نہیں کرتے تھے
اور خدا تعالیٰ اُنکے کفر کو جانتا ہے اور جس وقت کہ وہ ایمان کو ظاہر کرتے تھے تو قتل اُنکا مباح اور جائز نتھا لیکن امیر المومنین نے
منافقین پر جہاد کیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ **وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ** اور سخت ہو تو اوپر اُن کے اور تُرشروئی کر تو اُن سے **وَمَاْوٰىهُمْ**
جگہ اُن کافروں اور منافقوں کی **جَهَنَّمُ** دوزخ ہے **وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ** اور بُری جگہ پھرنیکی ہے دوزخ اور کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم
حجرہ کے سایہ میں بیٹھے تھے اصحاب سے فرمایا کہ اسوقت ایک مرد تمہارے پاس آویگا اور شیطان کی آنکھوں سے وہ دیکھیگا جس وقت وہ
آئے تو اُس سے کچھ کلام نکرو ناگاہ ایک مرد آیا کبود چشم رسول خدا صلعم نے اُسکو اپنے پاس بلایا اور اُس سے پوچھا کہ تو اور تیرے اصحاب کسواسطے مجھ کو

کابیان دیتے ہوئے اُسنے سب اصحاب اپنے جمع کئے اور انکو حضرت کے پاس لایا انہنے قسم کہائی کہ ہم دشنام دہی
چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ قسم کہاتے ہین وہ ساتہ خدا کے کہ مَا قَالُوْا نہین کہا ہے انہون نے
کَلِمَةَ الْكُفْرِ اور البتہ تحقیق کہا ہے انہون نے کلمہ کفر کا رسول خدا کی نسبت اور مشہور اس آیت کی تفسیر مین ہے
بن سوید کے حق مین نازل ہوئی ہے اور وہ وقت روانگی تبوک کی مع بعضے ہمراہیون اپنے کو دراز گوش پر سوار ہوکر قبائل کی طرف
مدینہ مین آیا واسطے نفرت دلانے لوگون کے اس سفر سے اور کہا کہ جو کچہ محمد کہتا ہے اگر حق ہو تو مین اس دراز گوش سے بدتر ہون اس
بات کو مصعب کی زوجہ نے رسول خدا تک پہنچایا حضرت نے اسکو طلب کیا اور اس سے پوچہا تو اُسنے انکار کیا اور اپنے اصحاب سمیت
قسم کہائی کہ ہمنے نہین کہا ہے حقتعالی نے فرمایا کہ جہوٹی قسمین کہاتے ہین کہ ہمنے نہین کہا ہے اور حال یہ ہے کہ انہون نے کہا ہے
وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ اور کفر کیا ہے اُنہون نے بعد اسلام اپنے کے وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا اور قصد کیا ہے انہون نے
ساتہ اس چیز کے کہ نہ پایا اُنہون نے اسکو اور مقصود انکا نکال دینا رسول خدا کا اور مہاجرین کا مدینہ سے تہا تاکہ ابن ابی کو اپنا
سردار مقرر کرین وَمَا نَقَمُوْا اور نہ کینہ رکہا اُنہون نے پیغمبر اور مومنین سے اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
مِنْ فَضْلِهٖ مگر یہ کہ تونگر کر دیا انکو خدا نے اور پیغمبر اسکے نے فضل اپنے سے کہ پہلے وہ محتاج تہے اور رسول خدا صلعم کے قدم کی برکت سے
وہ مال غنیمت سے دولتمند ہوگئے اور مثل مشہور ہے کہ اُس شخص کے شر سے ڈرنا چاہئے کہ جسکے ساتہ احسان کیا ہو یہ تہا موجب عداوت
کا کہ اُن کو تونگر کر دیا تہا اور کہتے ہین کہ جلاس کا ایک غلام تہا لوگون نے اسکو مار ڈالا تہا رسول خدا صلعم نے حکم کرکے بارہ ہزار
درہم اسکی دیت مین جلاس کو دلوائے تہے اس سبب سے وہ تونگر ہو گیا تہا اسواسطے خدا نے فرمایا کہ سبب اس کینہ اور دشمنی
کا نہین ہے مگر وہ تونگری فرماتا ہے خدا کہ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ پس اگر توبہ کرین وہ تو ہوگا بہتر واسطے ان کے
وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا اور اگر پہر جائین وہ اور توبہ نکرین تو يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عذاب کریگا انکو خدا عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب دردناک
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بیچ دنیا اور آخرت کے کہ دنیا مین تو وہ قتل ہونگے اور آخرت مین آتش دوزخ مین جلینگے وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
اور نہین ہے واسطے انکے بیچ زمین کے مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ کوئی دوست اور مددگار ہو کہ انکو عذاب سے بچاوے اور نگاہ رکہے
جسوقت کہ وہ عذاب مین گرفتار ہون اور مجمع البیان مین ان آیتون کی تفسیر مین لکہا ہے کہ یہ آیتین ان لوگون کے حق مین
نازل ہوئی ہین کہ جن لوگون نے مشہور کیا تہا بعد مراجعت جنگ تبوک کے اور ارادہ کیا تہا کہ گہاٹی پر پہاڑ کے رسول خدا کو قتل
کرین اور وہ بارہ آدمی تہے منافقین مین سے جبرئیل نے رسول خدا صلعم کو انکے ارادہ کی خبر کی اور وہ اپنے مقصود کو نہ پہنچے اور
جسوقت ان سے پوچہا تو انہون نے جہوٹی قسمین کہائین کہ ہم تو آپس مین ہنستے تہے اور کہتے ہین کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری عبادت
اور زہد مین بہت مشہور تہا ایک روز رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے فقر اور فاقہ کی سختی شکایت کی اور حضرت سے درخواست
کی کہ میرے واسطے دعا کرو تاکہ خدا تعالی مجہکو تونگر کرے حضرت نے اسکو بہت نصیحت کی اور فرمایا کہ اس مطلب سے درگذر کر انجام
تونگری کا اچہا نہین ہے اور جو کچہ تیرے پاس ہے اسپر قناعت کر کہ تہوڑے پر شکر کرنا بہتر ہے بہت سے اُسنے کہنا حضرت کا نہ مانا
اور بعد چند روز کے پہر حضرت کے پاس آیا اور وہی درخواست کی اور کہا کہ یا رسول خدا مین نے عہد کیا ہے کہ جو کچہ کہ حقوق مال
کے ہین سب ادا کرونگا اور اسمین سے رشتہ دارون کی بہی خبر لیتا رہونگا جسوقت کہ اسنے بہت مبالغہ اسمین کیا تو رسول خدا
صلعم نے دعا کی کہ خداوندا ثعلبہ کو مال عطا کر اسکی خواہش کے موافق دعا حضرت کی قبول ہوئی اور خدا تعالی نے تہوڑے سے گوسفندون
مین کہ جن پر وہ قناعت کرتا تہا اسقدر برکت دی کہ کثرت سے اسکی گوسفندون کے ریوڑ ہوگئے یہانتک کہ گرد مدینہ کے انکے بیٹہنے کی جگہ باقی نہ رہی

گوسفندون کی خبرگیری مین اسقدر فرصت نہوئی کہ نماز پنجگانہ کو ہمراہ رسول خدا صلعم کے جا کر ادا کرے اور
ہو گیا اور سوائے روز جمعہ کے مدینہ مین نہین جا سکتا تہا اور جب زیادہ کثرت گوسفندونکی ہوئی تو اور آگے کو بڑہا اور
ہو گیا یہانتک کہ نماز جمعہ کیواسطے بہی شہر مین نہ جا سکا ایک روز رسول خدا صلعم نے اسکو پوچہا اور اسکے حال سے سوال کیا کہ وہ
کیواسطے نماز جمعہ مین حاضر نہین ہوتا ہے لوگون نے عرض کی کہ یا رسول خدا اسقدر وہ ریوڑ گوسفندون کے رکہتا ہے کہ صحرا مین بہی انکو جگہ
نہین ملتی ہے اس سبب فلانے صحرا مین جا کر اسنے مقام کیا ہے حضرت نے یہ سنکر تین دفعہ فرمایا کہ افسوس ہے ثعلبہ پر اور زکوٰۃ کی آیت نازل
ہوئی تو ایک مرد جہنی کو وہ آیت دی اور ایک شخص کو بنی سلیم مین سے اسکا رفیق کر کے ثعلبہ کے پاس اسکو بہیجا تاکہ آیہ زکوٰۃ کو اسکے روبرو پڑہ کر
مال زکوٰۃ اسکے پاس سے لاتے اور ایک خط بہی اسکو لکہا اور اسمین سب شرطین اسکی لکہین اور اس جہنی سے کہا کہ جسوقت اس سے
زکوٰۃ کو وصول کر لو تو فلانے مرد سلیمی کے پاس جاؤ کہ وہ بہت سے اونٹ اپنے پاس رکہتا ہے اس سے بہی زکوٰۃ کو وصول کرو وہ دونو آدمی
ثعلبہ کے پاس پہنچے اور عنایت نامہ حضرت کا اسکو دیا اور زکوٰۃ کی آیت اسکے روبرو پڑہی اور زکوٰۃ اس سے طلب کی ثعلبہ نے جواب
صاف دیا اور کہا کہ محمد مجہسے جزیہ طلب کرتا ہے اور مال کی محبت نے اسکو راہ حق سے اور اطاعت رسول سے برگشتہ کر دیا اور زکوٰۃ اسنے نہ دی
اور ان آدمیون سے کہا کہ تم دوسری جگہ جاؤ کہ مین اپنے مقدمہ مین فکر اور تامل کرون وہ دونو اس مرد سلیمی کے پاس گئے اور آیت کو اسکے
روبرو پڑہا اسنے سنکر کہا کہ مین بسر و چشم حاضر ہون اور مجہکو فرمانبرداری خدا کی اور رسول کی منظور ہے اور گلّہ مین اونٹون کے جا کر بہتر اور
خوبتر اونٹ انکو نکال دیئے اور کہا کہ انکو رسول خدا کے پاس لیجاؤ ان دونو نے کہا کہ ہم کو حضرت نے یہ نہین فرمایا ہے کہ تم بہت اچہے
مال زکوٰۃ مین لو اسنے کہا کہ مین تو بہتر ہی مال خدا اور رسول کو دونگا انہون نے وہ مال لیا اور پہر ثعلبہ کے پاس گئے اس نے وہی
جواب دیا جو پہلے کہا تہا کہ یہ جزیہ ہے اور مال زکوٰۃ نہ دیا اور کہا کہ دوسری جگہ جاؤ کہ مین پہر اپنے مقدمہ مین فکر کرلون وہ دونو رسول خدا
کے پاس چلے آئے اور سب حال عرض کیا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے بہی یون روایت ہے کہ ثعلبہ نے عہد کیا تہا کہ مین تونگر ہو جاؤنگا تو
حقدار کا حق ادا کرونگا اور جب تونگر ہوا تو اسنے بخل اختیار کیا اور زکوٰۃ نہ دی اور جسوقت ان دونو آدمیون نے ثعلبہ کا حال حضرت سے بیان
کیا تو حضرت نے سنکر فرمایا کہ وائے ثعلبہ پر اور یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ اور بعض ان منافقون مین سے
وہ شخص ہے کہ عہد کیا تہا اسنے خدا سے کہ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ البتہ اگر دیگا ہمکو خدا فضل اپنے سے کچہ مال تو لَنَصَّدَّقَنَّ البتہ
صدقہ دینگے ہم اور زکوٰۃ کو نکالینگے ہم اپنے مال مین سے وَلَنَكُوْنَنَّ اور البتہ ہوینگے ہم اس زکوٰۃ کے نکالنے سے مِنَ الصّٰلِحِيْنَ نیکون
مین سے فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ پس جسوقت دیا انکو خدا نے فضل اپنے سے اور تونگر کر دیا انکو بَخِلُوْا بِهٖ بخل کیا انہون نے ساتہ
اسکے اور حق خدا اسمین سے ادا نکیا وَتَوَلَّوْا اور منہ پہیر لیا انہون نے اپنے عہد اور پیمان سے وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ جسوقت کہ وہ انکار کرتیہو
تہے زکوٰۃ کے دینے سے اور حکم خدا اور رسول سے فَاَعْقَبَهُمْ پس پیچہے سے لایا انکو بخل اور زکوٰۃ کا نہ دینا نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ نفاق کو بیچ
دلون انکے کے اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ اس روز تک کہ ملاقات کرینگے وہ جزا اسکی کو یعنی قیامت تک بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ
بسبب اسکے کہ خلاف کیا انہون نے خدا سے اسچیز کا کہ وعدہ کیا تہا انہون نے اسکا اس سے وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ اور
بسبب اسکے کہ جہوٹ کہتے تہے وہ وعدہ کو وفا کرینکو اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ کیا نجانا ان عہد کے توڑنیوالون نے اسکو کہ تحقیق خدا
جانتا ہے سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ پوشیدہ انکے کو اور راز انکے کہ زکوٰۃ کو وہ جزیہ کہتے ہین وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اور تحقیق خدا جاننے
والا پوشیدہ گیبونکا ہے کہتے ہین کہ جسوقت یہ آیتین نازل ہوئین تو ایک شخص ثعلبہ کے یگانون سے وہان حاضر تہا وہ ان آیتون کو سنکر ثعلبہ کے
پاس گیا اور کہا اسکو کہ وائے تجہپر اے ثعلبہ تیری حقمین یہ آیتین نازل ہوئی ہین کہ تیرے کفر اور نفاق پر دلالت کرتی ہین ثعلبہ رسول خدا صلعم کے پاس

حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول خدا جس طرح سے آپ فرماتے ہیں زکوٰۃ کو حاضر کروں جسکو چاہو دیدو اور جس طرح چاہو خرچ کرو حضرت نے
کہا ہو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زکوٰۃ کو اسکے قبول نکرونگا ثعلبہ یہ سنکے اٹھا اور سر پر اپنے خاک ڈالتا تھا اور فریاد کرتا تھا حضرت نے فرمایا
فقیری پر صبر کر اور تونگری کو طلب مت کر میرے کہنے کو تو نے قبول نکیا اسواسطے اس قضیہ میں تو مبتلا ہوا وہ مایوس ہو کر اپنے موضع کو پھر گیا اور
کو رحمت خدا شامل ہوئی کہ حضرت نے انہیں ایام میں وفات پائی اور بعد اسکے ثعلبہ ابو بکر کے پاس آیا اور کہا کہ زکوٰۃ میری قبول کر ابو بکر نے کہا کہ زکوٰۃ تیری کو
رسول خدا نے قبول نہیں کی ہے میں بھی قبول نکرونگا اور بعد اسکے عمر کی خلافت میں عمر کے پاس آیا اور اسنے بھی جواب دیا اور زکوٰۃ اسکی قبول نکی اور بعد اسکے
عثمان کے زمانہ میں عثمان کے پاس گیا کہتے ہیں کہ عثمان نے اسکی زکوٰۃ قبول کر لی اور حکم خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین کو ترک کیا باوجودیکہ عبد الرحمن
نے اسی شرط پر اسکو خلیفہ کیا تھا کہ کتاب خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین پر عمل کرے جس وقت کہ علی نے سیرت شیخین پر عمل کرنے سے انکار کیا تھا اور عثمان نے
اقرار کیا تھا کہ میں عمل کرونگا کتاب خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین پر اسواسطے عبد الرحمن نے عثمان کو خلیفہ کیا اور علی کو خلیفہ نکیا چنانچہ اہل سنت
کی کتابوں میں لکھا ہے اور ابابیل کی دوستی میں نہ کتاب خدا پر عمل کیا نہ سنت رسول پر نہ سیرت شیخین پر اور کہتے ہیں کہ سالم بن عمیر انصاری ایک
صاع خرما وزن میں کہ وہ تین سیر سے کچھ زیادہ ہوتا ہے شاہجہان آباد کے وزن سے رسول خدا کے پاس لایا اور عرض کی کہ یا رسول خدا میں نے دو صاع
خرما کہ مزدوری کی تھی ایک صاع تو میں نے اسمیں سے اپنی عیال کیواسطے رکھا ہو اور ایک صاع خدا کو قرض دیتا ہوں حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ تو
اپنے خرما ان لوگوں کے خرما پر کہ جنہوں نے بہت دیئے ہیں بکھیر دے اور یہ پہلے سے منافقین یہ امر دیکھکر ٹھٹا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ واللہ خدا تعالیٰ اسکے
صاع سے بے پروا ہے اور خدا تعالیٰ اسکی صاع کو لیکر کیا کریگا اور ایسے ہی امیر المومنین بھی مزدوری کرکے خرما لائے اور تصدق میں اسکو دیا اور عبد الرحمن
نے صدقہ میں درہم دیئے اور منافقین انکو عیب لگاتے تھے جنہوں نے بہت دیا تھا انکو کہتے تھے کہ انہوں نے ریا سے دیا ہے اور جن لوگوں نے تھوڑا
دیا تھا انکو کہتے تھے کہ اس تھوڑے کو لیکر خدا کیا کریگا وہ خود غنی اور تونگر ہے خدا تعالیٰ نے انکے قدح میں یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ **الذین**
یلمزون المطوعین جو لوگ کہ از راہ تمسخر عیب لگاتے ہیں رغبت کرنیوالوں کو **من المومنین فی الصدقات** مومنین
میں سے بیچ صدقوں کے جو کہ زیادہ دیتے ہیں صدقہ میں **والذین لا یجدون** اور عیب کرتے ہیں ان لوگوں کو مومنین میں سے کہ نہیں
پاتے ہیں وہ صدقہ دینے میں **الا جہدہم** مگر طاقت اپنی کہ اس طاقت سے مشقت کرکے کچھ حاصل کرتے ہیں اور اسکو راہ خدا میں دیتے ہیں
اور انکو کہتے ہیں کہ خدا انکا صدقہ لیکر کیا کریگا **فیسخرون منہم** پس ٹھٹا کرتے ہیں وہ منافقین ان مومنین سے **سخر اللہ منہم** جزا
ٹھٹا کرنیکی دیگا خدا انکو **ولہم عذاب الیم** اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک اور کہتے ہیں کہ پسر عبد اللہ بن ابی کہ اسکا نام بھی
عبد اللہ تھا مومنین مخلصین میں سے ہو گیا تھا اسنے اپنے باپ کی بیماری میں کہ وہ منافق تھا رسول خدا سے جا کر عرض کی کہ میرے باپ کیواسطے بخشش
کی دعا کرو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **استغفر لہم او لا تستغفر لہم** بخشش چاہ تو واسطے ان منافقین کے
یا نہ بخشش چاہ تو واسطے انکے کہ بخشش کا طلب کرنا انکے واسطے اور نہ طلب کرنا دونوں برابر ہیں اسواسطے **ان تستغفر لہم سبعین مرۃ**
اگر بخشش چاہے تو واسطے انکے ستر مرتبہ **فلن یغفر اللہ لہم** پس ہرگز نہ بخشش کریگا خدا واسطے انکے اور ستر مرتبہ سے عرب کے استعمال
میں کثرت ہے اور عدد معین مراد نہیں ہے یعنی اگر بیحد واسطے انکے تو بخشش چاہیگا تو خدا انکو نہ بخشیگا **ذلک** یہ یعنی نہ بخشا جانا
ان منافقین کا **بانہم کفروا باللہ ورسولہ** بسبب اسکے ہے کہ تحقیق انہوں نے کفر کیا ہے ساتھ خدا کے اور پیغمبر اسکے کے **واللہ لا یہدی القوم**
الفاسقین اور خدا نہ ہدایت کریگا قوم بدکاروں اور باہر ہونیوالوں کو ایمان کی طرف بہشت کی راہ اب خدا تعالیٰ منافقین کا خوش ہونا کہ جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے
بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **فرح المخلفون** خوش ہوئے پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ یعنی پیچھے رہنے والے **بمقعدہم** ساتھ بیٹھنے اپنے کے مدینہ میں **خلاف رسول اللہ** پیچھے
رسول خدا کے یا واسطے مخالفت رسول خدا کی جہاد میں جانے سے بیٹھ رہے **وکرہوا ان یجاہدوا باموالہم وانفسہم** اور مکروہ جانا انہوں نے اس کو

اور جانون اپنی کی فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کی بلکہ اُنہوں نے تن آسانی اور راحت اختیار کی اور اپنے آرام کو
وقالوا لا تنفروا فی الحر اور کہا اُنہوں نے کہ مومنین نہ باہر نکلو بیچ گرمی کے یعنی خود نہ گئے اور مومنین کو بھی چاہتے تھے کہ بٹھا رکھیں
قل کہہ تو اے محمد صلعم اُن منافقوں سے کہ نار جہنم اشد حرا آگ دوزخ کی بہت سخت ہے حرارت میں اس آگ سے کہ جو دنیا
میں ہے لو کانوا یفقہون اگر ہیں وے سمجھتے کہ انجام اُنکا اُسی آگ کی طرف ہے فلیضحکوا قلیلا چاہیے کہ ہنسیں منافقین تھوڑا اس دنیا
ناپایدار میں کہ سبب عمر کوتاہ میں بہت سی خوشی کا سبب ہے ولیبکوا کثیرا اور چاہیے کہ روئیں وے بہت آخرت کو کہ وہ باقی ہے ہمیشہ کو ہے اور اسباب رنج کو وہاں مہیا
پاوینگے قلیلا اور کثیرا دونو صفت ہیں مصدر محذوف کی یعنی ضحکا قلیلا اور بکاء کثیرا اور فرمایا ہے خدا نے کہ بدلا دیگا اُنکو جزاء بما کانوا یکسبون بسبب اُسکے
کہ تھے وہ کسب کرتے نفاق اور بدی کو اور بدون عذر رہ جانے بیٹھ رہنے کو اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر جانو تم جو کچھ میں جانتا ہوں تو بہت کم ہنسو اور بہت روؤ اور فرمایا ہے خدا نے
فان رجعک اللہ پس اگر پہیرے تجھکو خدا نے بعد تبوک سے الی طائفۃ منہم طرف ایک گروہ کے اُن منافقوں میں سے اور روانہ ہو تو
طرف مدینہ کی اور اُن منافقوں کو تو دیکھے کہ جو بدون عذر بیٹھ رہے اور توبہ اُنہوں نے نہیں کی ہے فاستاذنوک للخروج پس اذن چاہینگے
وے تجھسے واسطے نکلنے کے کسی جہاد کیواسطے بعد تبوک کے تو ہرگز اُنکو اذن مت دے فقل لن تخرجوا معی ابدا پس کہہ تو کہ ہرگز نہ نکلو گے تم ہمراہ میرے
ہمیشہ ولن تقاتلوا معی عدوا اور ہرگز نہ لڑو گے تم ہمراہ میرے ہو کر دشمن سے انکم رضیتم بالقعود تحقیق کہ تم راضی
ہوئے ہو ساتھ بیٹھ رہنے کے اول مرۃ پہلی مرتبہ جنگ تبوک سے فاقعدوا مع الخالفین پس بیٹھ رہو تم ہمراہ پیچھے رہنے والونکی مثل زنان
و اطفال کے کہ وہ لیاقت جنگ کرنیکی نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم کا دستور تھا کہ منافق کے جنازے پر نماز پڑہا کرتے تھے اور احکام مسلمانونکے اُنپر جاری
کرتے تھے اور یہ بھی حضرت کا قاعدہ تھا کہ قبر پر کھڑے ہو کر صاحب قبر کے واسطے دعا کرتے تھے خدا تعالی نے منع کیا اور فرمایا کہ ولا تصل علی
احد منہم مات ابدا اور نماز نہ پڑھ تو اوپر جنازہ کسی کے اُن منافقوں میں سے کہ مر گیا ہو ہمیشہ یعنی ہمیشہ اور کبھی اُس پر نماز مت پڑھ ولا تقم
علی قبرہ اور نہ کھڑا ہو تو اوپر قبر اُس کی کے واسطے دفن اور زیارت اور استغفار اور دعا کے اُسواسطے انہم کفروا باللہ
تحقیق کہ اُن منافقوں نے کفر کیا ہے ساتھ خدا کے ورسولہ اور پیغمبر اُسکے کہ خدا کا اُنہوں نے شریک پیدا کیا اور پیغمبر
کی نافرمانبرداری کی ہے وماتوا وہم فاسقون اور مرگئے وے جسوقت کہ وہ باہر ہونیوالے حکم خدا سے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی منافق
کی عیادت کو یعنی وہ بیمار تھا اُسکی مزاج پرسی کو رسولخدا تشریف لیگئے اُسنے ایک تو حضرت سے پیرہن کی درخواست کی کہ اُسمیں میرا
کفن کرنا اور دوسرا امر یہ ہے کہ اُسنے کہا کہ میرے جنازہ پر حضرت نماز پڑھیں جب وہ مر گیا تو رسولخدا اُسکے جنازہ پر نماز پڑھنے کیواسطے کھڑے
ہوئے تھے جبرئیل نے دامن کھینچ لیا اور کہا کہ اسپر نماز مت پڑھو اور یہ آیت پڑھی کہ ولا تصل علی احد اور پیرہن کو لوگوں نے پوچھا تو حضرت نے
فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرا پیرہن اُسکو کچھ فائدہ نکریگا لیکن امید ذات خدا سے یہ ہے کہ اس امر کی جہت سے لوگ
اسلام میں داخل ہوں اور دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن ابی نے جو واسطے تبرک کے حضرت سے پیرہن طلب کیا اور حضرت
پیرہن اپنا اُسکو دیا تو ایک ہزار آدمی خزرج کے مسلمان ہوئے جسوقت اُنہوں نے سنا کہ رسولخدا کی پیرہن سے عبد اللہ نے شفا طلب
کی تھی اور کہتے ہیں کہ حضرت نے اپنا پیرہن عبد اللہ کو اُس لباس کے عوض میں دیا تھا کہ اُسنے عباس کو دیا تھا جسوقت کہ وہ برہنہ اسیر
ہو کر آئے تھے جنگ بدر میں اور کہتے ہیں کہ جسوقت رسولخدا صلعم ابن ابی کے جنازہ پر نماز پڑھنے کیواسطے کھڑے ہوتے تو عمر نے رسولخدا کا دامن
پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ تو کسواسطے نماز پڑھتا ہے کیا خدا نے تجھکو منع نہیں کیا ہے کہ منافق پر نماز مت پڑھ اور اُسکی قبر پر مت کھڑا ہو حضرت نے فرمایا
کہ واے تجھپر تو جانتا ہے کہ میں نے کیا کہا ہے اُسکے جنازہ پر میں نے کہا ہے کہ الہی بھر دے اُسکے قبر کو آگ سے اور شکم اُسکے کو آگ سے اور داخل
کر تو اُسکو آگ میں عمر نے سنکر کہا کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ خدا کی نارضامندی خدا کی سے اور نارضامندی رسول کی سے اور فرماتا ہے

خدا کہ وَلَا تُعْجِبْكَ اور نہ تعجب میں ڈالے تجھکو اس میں خطاب اگرچہ رسول خدا کیطرف سے ہے مگر مراد
ہیں ڈالیں تجھکو اے مومنین اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ مال اُن منافقوں کا اور نہ اولاد انکی اگرچہ مال
اور اولاد انکی قوی اور قدرت والی ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے خدا
ساتھ اُن مالوں اور اولاد کے فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے کہ ہمیشہ وہ مالوں کے رکھنے اور اُٹھانے اور خرچ ہو جانے اور ضائع ہونے کی وقت
محافظت کے رنج میں رہیں اور واسطے معاش اور پرورش اولاد کی محنت اور مشقت کھینچتے رہیں وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکلیں یہ
جانیں انکی حسرت سے وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور جسوقت کہ وہ کفر کرنیوالے ہوں بعضے عارف کہتے ہیں کہ مالدار آدمی بڑے
شقی اور بدبخت ہیں کہ مال دنیا کو جمع کرتے ہیں طرح طرح کی محنت اور مشقت اور پریشانی سے اور اُسکی نگہبانی میں بہت رنج کھینچتے ہیں
اور آخر کو ہزار حسرت اور افسوس اُسکو یہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں ع جو کوئی جمع کرتا ہے دنیا میں مال کو پچھلے گا روز حشر وہ اُسکے
وبال کو۔ مال حرام لیکے جہنم میں جائیگا۔ اور خطرہ حساب ہے مال حلال کو۔ اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اور جسوقت
کہ نازل کیجاے کوئی سورت قرآن کی اور اُسمیں مذکور ہو اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ یہ امر کہ ایمان لاؤ تم
ساتھ خدا کے اور جہاد کرو تم ہمراہ پیغمبر اُسکے کے ہو کر تو اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ اذن چاہتے ہیں تجھسے اے محمد صلعم صاحب مال اور طاقت
کے بیٹھ رہنے کیواسطے مِنْهُمْ اُن لوگوں میں سے کہ جو منافق ہیں وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ اور کہا انہوں نے کہ چھوڑ دے
تو ہمکو کہ ہوویں ہم ہمراہ بیٹھ رہنے والوں کے گھر میں رَضُوْا اور راضی ہیں وہ منافقین بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ساتھ اس امر
کہ ہوویں وہ ہمراہ پیچھے رہجانیوالوں کے مثل عورتوں اور لڑکوں اور آزاریوں کے وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور مہر کی گئی ہے اور دلوں انکے
بسبب نفاق کے یعنی انکے دلوں میں حق جو اثر نہیں کرتا ہے گویا کہ حق کیجانب سے انکے دلوں پر مہر لگی گئی ہے فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ پس وہ
نہیں سمجھتے ہیں کہ جہاد میں کیسے کیسے منافع دنیا اور آخرت کے ہیں اور بیٹھ رہنے میں کیسے نقصان ہیں اور اب خدا تعالیٰ پیغمبر کی اور مومنین کی تعریف
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لیکن پیغمبر اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں مَعَهٗ ہمراہ اُسکے جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
جہاد کیا انہوں نے ساتھ مالوں اپنے کے کہ جہاد کے سامان میں وہ مال خرچ کرتے ہیں وَاَنْفُسِهِمْ اور ساتھ جانوں اپنی کہ راہ خدا میں وہ
لڑے وَاُولٰٓئِكَ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ واسطے انکے خوبیاں ہیں دنیا اور آخرت کی کہ نصرت اور غنیمت دنیا
میں ہے اور بہشت اور نعمتیں آخرت میں ہیں وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہی لوگ رستگاری پانیوالے ہیں اور مقاصد کو پہنچنے والے اَعَدَّ
اللّٰهُ لَهُمْ تیار کیا ہے خدا نے واسطے انکے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہشتوں کو کہ جاری ہیں نیچے درختوں انکے سے نہریں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اُن بہشتوں کے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یہ ہے مراد پانا اور رستگاری بڑی کہ مثل اُسکے
کوئی مقصود اور مراد نہیں ہے خداوندا ہم کو بھی ایسی روزی عطا کر اور فرماتا ہے خدا کہ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ اور آئے عذر
کرنیوالے جنگل کے رہنے والوں عربوں میں سے اعراب جنگل کے رہنے والوں کو کہتے ہیں اور معذرون کو یعقوب اور ابن قتیبہ نے بسکون عین اور تخفیف ذال کے
پڑھا ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت اُن بادیہ نشینوں کی شان میں ہے کہ جو تبوک کے جانے سے عذر کرتے تھے اور لیکن حقیقت میں
کوئی عذر نہ تھا اور جو کچھ کہ عذر اُن کا تھا وہ یہ تھا کہ اگر ہم جہاد کو جائیں گے تو بنی طے ہمارے اہل اور عیال اور مواشی کو لوٹ
لینگے ہم کو نہ لیجانے کی اجازت حاصل ہو جاتی اور ابن عباس کے نزدیک یہ ہے کہ اُن کے واسطے عذر تھا اور وہ عذر
کرنیوالے بنی غفار کے لوگ تھے اور جن کا پہلے ذکر ہوا ہے وہ قبیلہ اسد اور غطفان سے تھے اور بعضے ایسے تھے کہ نہ آئے اور نہ عذر
کیا اور بعضوں نے آکر عذر کیا اُن سب کا حال خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اور آئے عذر کرنے والے صحرائی لوگوں میں سے

دی جاوے واسطے اُنکے بیٹھ رہنے کے اُسے وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ اور بیٹھ رہے وہ لوگ کہ جھوٹ
بولے اور پیغمبر اُس کے سے کہ ہم ایمان لائے ہیں بلکہ وہ منافق ہیں اور نہ وہ آئے اور نہ اُنہوں نے عذر کیا سَيُصِيبُ
الَّذِينَ كَفَرُوا قریب ہے کہ پہونچے اُن لوگون کو کہ کفر کیا ہے اُنہوں نے مِنْهُمْ اُن لوگوں میں سے کہ جو صحرا نشین ہیں
عَذَابٌ أَلِيمٌ عذاب دردناک دنیا میں تو قتل اور غارت ہونا اور آخرت میں آتش دوزخ میں جلنا اور جو لوگ کہ حقیقت میں
معذور ہیں کہ کسی مرض میں گرفتار ہیں یا زادِ راہ اور سواری کا مقدور نہیں رکھتے ہیں کہ جہاد میں جائیں ایسے لوگون کو اجازت ہے اگر
جہاد میں نجائیں چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ
حَرَجٌ نہیں ہے اوپر ناتوانون عاجزون کے اور نہ اوپر مریضون کے اور نہ اوپر اُن لوگون کے کہ نہیں پاتے ہیں اُس چیز کو کہ خرچ
کریں وہ جہاد میں کوئی تنگی یعنی یہ لوگ کہ جو ناتوان اور بیمار ہیں اور مفلس ہیں کہ جہاد میں خرچ کرنے کو اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے ہیں یہ
لوگ اگر بیٹھ رہیں اور جہاد میں نجائیں تو اُن پر کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے إِذَا نَصَحُوا جسوقت کہ خیرخواہی کریں وہ اور فرمانبرداری
کریں لِلَّهِ وَرَسُولِهِ واسطے خدا کے اور پیغمبر اُسکے کے اور معنی نصح کے خالص کرنے عمل کے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ
نہیں ہے اوپر اُن نیکی کرنیوالون کے کہ ناصح اور خیرخواہ ہیں مِنْ سَبِيلٍ کوئی راہ عتاب کی اور ملامت کرنیکی وَاللَّهُ غَفُورٌ
اور خدا بخشنے والا ہے اُس شخص کا کہ جو واسطے عذر کے جہاد میں نہیں جاسکتا ہے رَحِيمٌ مہربان ہے کہ معذورون کو رخصت بیٹھ رہنے کی
دیتا ہے کہتے ہیں کہ سات آدمی انصار میں سے ایسے تھے کہ اپنے پاس وہ سواری نہیں رکھتے تھے تاکہ جہاد میں جائیں اور نہ زادِ راہ رکھتے
تھے اور وہ معقل بن یسار اور صخر بن خنساء اور عبداللہ بن کعب اور سالم بن عمیر اور عبداللہ بن مغفل بن زید اور ابو علیہ تھے یہ لوگ
روتے ہوئے رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول خدا ہمارا قصد جہاد کا ہے اور پیدل ہو کر ہم نہیں چل سکتے ہیں
ہم کو سواریاں عنایت ہوں کہ ہم سوار ہو کر جائیں حضرت نے عذر کیا کہ میرے پاس سواریاں نہیں ہیں لوگ روتے ہوئے مشتاق جہاد کے
حضرت کے پاس سے اُٹھ گئے لیکن ابن عمیر کو حضرت نے زادِ راہ اور سواری دی اور اپنے ہمراہ اسکو لیگئے اور کہتے ہیں کہ اسوقت ہمراہ حضرت
کے تیس ہزار آدمی تھے اور دس ہزار انہین سے پیدل تھے اُن معذورون ناچارون کے حال میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا عَلَى الَّذِينَ اور
نہیں ہے حرج بیٹھ رہنے میں اوپر اُن لوگون کے کہ إِذَا مَا أَتَوْكَ جسوقت کہ آئے وہ تیرے پاس اے محمد صلعم اور درخواست کی اُنہوں نے
لِتَحْمِلَهُمْ تاکہ سواری دیوے تو اُنکو اور سوار کرکے اُنکو اپنے ہمراہ جہاد میں لیجائے قُلْتَ کہا تو نے اُنکو اسوقت لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ
نہیں پاتا ہوں میں چیز کہ سوار کروں میں تمکو اوپر اسکے تَوَلَّوْا پھر گئے وہ لوگ تیرے پاس سے وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ جسوقت کہ آنکھیں اُنکی نکلتی ہیں
آنسو غم کی شدت کے سبب حَزَنًا واسطے اندوہ کے أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ اسواسطے کہ نہیں پاتے وہ اُس چیز کو کہ خرچ کریں وہ سفر جہاد میں اور
وہ سات آدمی تھے انصار میں سے کہ جسکے واسطے ذکر ہوا ہے ان لوگون پر کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے اگر جہاد میں نجائیں اور کوئی سبیل نہیں ہے إِنَّمَا السَّبِيلُ
عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ سوائے اسکے نہیں کہ راہ عتاب کی اوپر اُن لوگون کے ہے کہ اذن چاہتے ہیں تجھ سے بیٹھ رہنے کے واسطے وَهُمْ أَغْنِيَاءُ اور
حال یہ ہے کہ وہ تونگر ہیں اور سواری اور زادِ راہ اُنکے پاس موجود ہے ایسے حال میں رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ
راضی ہیں وہ ساتھ اس امر کے کہ ہوویں وہ ہمراہ پیچھے رہنے والون کے مثل عورتوں اور بچون اور آزاد لوگون کے وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ
اور مہر رکھی ہے خدا نے اوپر دلوں اُنکے کے اپنے علم سے جانکر کہ یہ ایمان نہیں لائینگے بسبب عناد اور حسد کے باوجود ظاہر ہونے
حقیقت اسلام کے فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ پس وہ نہیں جانتے انجام کار اپنے کو اور اُس عذاب کو کہ جو اس نافرمانی پر مقرر ہے اور اب
خدا تعالیٰ مومنین کو خبر دیتا ہے کہ جو منافقین جھوٹے عذر کرکے جہاد میں نہیں گئے تھے جس وقت کہ تم جہاد میں سے پھر کے تو وہ تمسے پھر عذر کرینگے چنانچہ فرماتا ہے

(دیکھو جلد دوم صفحہ اول)

فہرست کتب موجودہ کتب خانہ مطبع یوسفی دہلی

نام کتاب	قیمت	نمبر	نام کتاب	قیمت	نمبر	نام کتاب	قیمت
ترجمہ ... التفاسیر	[illegible]	۱۴	ضربت حیدریہ اردو مجلد	[illegible]	۳۹	منازل الفرقان	۱۰ر
... لاثانی		۱۵	بنیان الایمان	۸ر	۴۰	یواقیت وزبر	۵ر
		۱۶	مودۃ الاسلام	۱۰ر	۴۱	تحفۃ الحاجیات	۴ر
	[illegible]	۱۷	حجۃ القدیر در باب حدیث غدیر اردو	۳ر	۴۲	ریحان معراج	۳ر
	۵ر	۱۸	فوائد مذہبیہ اردو	۳ر	۴۳	تکمیل الوضو	۱ر
... رضائی	[illegible]	۱۹	مرآت العرفان اردو	۳ر	۴۴	نور العیون ترجمہ ضیاء العیون	۲ر
کاغذ سفید	[illegible]	۲۰	ہدایۃ الصلوٰۃ	۲ر	۴۵	مثنوی زاد آخرت	۲ر
		۲۱	ردّ الآیات	۵ر	۴۶	عین الیقین مقدمہ فدک	ر
	[illegible]	۲۲	غلاجیدری المعروف ...	[illegible]	۴۷	زینۃ العباد	۱ر
... کلاں	[illegible]	۲۳	ثابت نامہ	۱۲ر	۴۸	تحفۃ العوام	۲ر
خورد	۹ر	۲۴	شمس المشرقین	۲ر	۴۹	اعمال الصالحین	۲ر
	۳ر	۲۵	محاربہ صفدری ترجمہ حملہ حیدری	[illegible]	۵۰	احکام الائمہ	۴ر
... بنگین	[illegible]	۲۶	جانی جگر کس شکستہ ...	۱۰ر	۵۱	حلیۃ العرائس	۳ر
...	۱۴ر	۲۷	مفتاح الجنان	[illegible]	۵۲	حلیۃ المتقین	۱۲ر
... انی	۱۲ر ۶پ	۲۸	شرح دیوان جناب امیر علیہ السلام	[illegible]	۵۳	تذکرۃ المعصومین	۱۲ر [illegible]
	[illegible]	۲۹	حدیث نبوی	۳ر	۵۴	دفع المغالطہ	[illegible]
...	۳ر	۳۰	تنقیح المسائل	۲ر ۶پ	۵۵	گھری باتیں	۱ر
... حضرت علی	۶ر	۳۱	کتاب العلوم ترجمہ ... الاسلام	۸ر	۵۶	انذار المنافقین	۱ر
	۳ر	۳۲	تنبیہ الاطفال	۱ر	۵۷	قصۂ تبلیہ	۱ر
	۱ر ۶پ	۳۳	ذواب انتقام	۲ر	۵۸	تحفۃ الصائمین	ر
... رنگین	۸ر	۳۴	قرۃ المومنین	ر	۵۹	نصر المومنین	ر
... سفید	۶ر	۳۵	کاشف الرویا	۲ر	۶۰	فالنامہ قرآنی	۱ر
... ثانی	۵ر	۳۶	ارشاد العوام	۴ر	۶۱	فال جعفری تعبیر خواب	ر
...	۴ر	۳۷	مثنوی آب ...	۱ر	۶۲	عین البکا	ر
اردو ... مجلد	[illegible]	۳۸	موعظۂ فاخرہ	۱ر	۶۳	وظائف الابرار	[illegible]

اسماء کتب موجودہ مطبع

نمبرشمار	نام کتاب	قیمت	نمبرشمار	نام کتاب	قیمت	نمبرشمار	نام کتاب	قیمت
۶۴	احکام النساء	۲ر	۸۳	کحل الناظرین	۸ر	۱۰۱	جامع عباسی شیخ بہائی	عدر
۶۵	نخل ماتم کاغذ قسم اعلیٰ	۸ر	۸۴	حیات القلوب مجلد ہر چہار جلد	ھعہ	۱۰۲	خلاصۃ العقائد قلمی	عہ
؍؍	؍؍ قسم دوم	۶ر	۸۵	حیات القلوب فارسی ہر جلد	ھر	۱۰۳	نفاق الشیخین	۴ر
۶۶	ہادی التواریخ کاغذ اعلیٰ	۷ر	۸۶	تاریخ اعثم کوفی اُردو	زیر طبع	۱۰۴	رجم الشیاطین	۸ر
؍؍	؍؍ قسم دوم	۶ر	۸۷	تاریخ اعثم کوفی فارسی	عہ	۱۰۵	وسیلۃ الزائرین	۸ر
۶۷	خلاصۃ المصائب	۱۲ر	۸۸	انوار الہدیٰ	عہ	۱۰۶	بشارات الانوار	۸ر
۶۸	تنبیہ المنکرین مع مخزن الغرائم	۳ر	۸۹	شمس الضحیٰ	عہ	۱۰۷	لآلی مخزونہ	۴ر
۶۹	سراج الایمان	۲ر	۹۰	کشف الغمہ فارسی	عہ	۱۰۸	ضیاء المشرقین	۲ر
۷۰	مرثیہ اسلام	۸ر	۹۱	زبدۃ المصائب	عہ	۱۰۹	تنبیہ الخوارج	۸ر
۷۱	تحفۃ العابدین	۱ر	۹۲	ذوالفقار ماتم عرف چہل مجلس	عہ	۱۱۰	جادۂ حیدری	۶ر
۷۲	مجموعہ صنائع	۴ر	۹۳	ریحان غم جلد اول	عہ	۱۱۱	رسالہ سبعہ	۴ر
۷۳	ترجمۃ الصلوٰۃ فارسی	۱ر	؍؍	؍؍ جلد دوم	عہ	۱۱۲	عین الحیات	[illegible]
۷۴	ترجمۃ الصلوٰۃ اُردو	۲ر	۹۴	حدیقۂ ماتم جلد پنجم	۸ر	۱۱۳	تحفۂ جوادیہ	عہ
۷۵	ذخیرۂ آخرت	۸ر	۹۵	مصائب الابرار	۳ر	۱۱۴	تفسیر عفت	۶ر
۷۶	مخمس سجاد	۸ر	۹۶	دفتر غم جلد دوم	۱۲ر	۱۱۵	عین الیقین لنفی رویت رب العالمین	۲ر
۷۷	ناراذات لہب	۲ر	؍؍	؍؍ جلد سوم	۳ر	۱۱۶	سیف صارم	۱۲ر
۷۸	گوہر شب چراغ	۲ر	۹۷	مجالس العلویہ جلد دوم	عہ	۱۱۷	بعد حیدر ہندی	۱ر
۷۹	تنبیہات العقول	۲ر	۹۸	تشئید المطاعن	عہ	۱۱۸	منہج الوصول	۳ر
۸۰	دلیل الحسنات	۳ر	۹۹	زاد المعاد کشوری	عہ	۱۱۹	دفتر رباعیات	زیر طبع
۸۱	تحفۃ المومنین	۴ر	؍؍	؍؍ طبع کلکتہ	عہ	۱۲۰	تحفۃ العارفین	؍؍
۸۲	فرائد بہیہ	۶ر	۱۰۰	جامع عباسی بابی اُردو	عہ	۱۲۱	آیۂ تطہیر	۵ر

اعلان ہر ستہ جلد تفسیر عمدۃ البیان کا حق تصنیف جناب مولوی سید عمار علی صاحب مرحوم و مغفور
اعلی اللہ مقامہ نے اپنی حیات میں بسند تحریری بنام راقم ہبہ کردیا ہے چنانچہ ہر ستہ جلد جداگانہ
باضابطہ جسٹری ہو چکی ہیں لہٰذا کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں ورنہ مضرت عظیم اٹھائینگے فقط